UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232761
UNIVERSAL
LIBRARY

نُورٌ عَلٰی نُورٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ یَّشَاءُ

کتاب شریف و صحیفۂ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

۲

فہرست جلد چہارم یعنی علم اجمالی کتاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوۃ المصابیح

صفحہ	
۲	باب بیچ بیان طب اور منترون کے
۲۴	باب بیچ بیان فال بد اور شگون بد کے
۳۰	باب بیچ فال گوئی کرنے کے
۳۵	باب بیچ بیان خواب کے
۴۶	کتاب آداب کا
ایضاً	باب سلام کا
۵۹	باب اذن چاہنے کا گھر مین آنے کے لیے
۶۱	باب مصافحہ اور گلے لگنے کا
۶۶	باب بیچ بیان تعظیم کرنے کے
۶۹	باب بیچ بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے اور لیٹنے کے
۷۴	باب بیچ بیان چھینکنے اور جمائی لینے کے
۷۷	باب بیچ بیان ہنسنے کے
۷۸	باب بیچ بیان نامون کے
۸۵	باب بیچ بیان کرنے اور شعر کے
۹۲	باب بیچ بیان محافظت زبان اور غیبت اور برا کہنے کے
۱۰۸	باب بیچ بیان وعدہ کرنے کے
۱۱۰	باب بیچ بیان خوش طبعی کے
۱۱۲	باب بیچ بیان فخر کرنے اور حمایت کرنے کے
۱۱۸	باب بیچ بیان نیکی کرنے اور سلوک کرنے کے ماں باپ اور اقرباء وغیرہ کے ساتھ
۱۲۰	باب بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر
۱۳۵	باب بیچ بیان محبت للہ فی اللہ کے
۱۵۲	باب بیچ بیان چھوڑنے ملاقات اور کاٹنے دوستی اور عیب جوئی کے
۱۶۲	باب بیچ بیان بچنے اور ڈھیل کرنے کے کامون مین
۱۶۷	باب بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلقی کے
۱۷۶	باب بیچ بیان غصہ اور تکبر کے
۱۸۵	باب بیچ بیان ظلم کے
۱۹۰	باب بیچ بیان امر بالمعروف کے
۲۰۲	کتاب بیچ بیان ان حدیثون کے جو کہ نرم کرتی ہین
۲۲۳	باب بیچ بیان فضیلت فقرا و گذران نبی کے
۲۴۸	باب بیچ بیان آرزو رکھنے اور حرص کرنے کے
۲۵۵	باب بیچ بیان محبت مال کے اور عمر کی طاعت کے لیے

صفحہ	
۲۶۲	باب بیچ بیان توکل اور صبر کے
۲۷۸	باب بیچ بیان عبادت کرنے کے دکھانے سنانے کے لیے
۲۸۹	باب بیچ بیان رونے اور ڈرنے کے
۳۰۱	باب بیچ بیان تغیر حال لوگون کے
۳۰۶	باب بیچ بیان ڈرانے اور نصیحت کرنے کے
۳۱۲	باب بیچ بیان فتنون کے
۳۲۱	کتاب بیچ بیان لڑائی اور قتال کے
۳۴۵	باب بیچ بیان علامتون قیامت کے
۳۶۹	ف دعا واسطے حصول درجہ ابدال کے
۳۵۶	باب بیچ بیان نشانیون کے آگے قیامت کے اور ذکر دجال کے
۳۷۸	باب بیچ بیان قصہ ابن صیاد کے
۳۸۴	باب بیچ بیان اترنے حضرت عیسیٰ کے
۳۸۶	باب قرب قیامت کا اور بیچ بیان اسکے کہ جو شخص مرا قائم ہوئی قیامت اسکی
۳۸۹	باب بیچ بیان اسکے کہ برپا نہو گی قیامت مگر اوپر بد لوگون کے
۳۹۱	باب بیچ بیان پھونکنے صور کے
۳۹۴	باب بیچ بیان حشر کے
۴۰۲	باب بیچ بیان حساب اور قصاص اور میزان کے
۴۱۰	باب بیچ بیان حوض اور شفاعت کے
۴۲۴	باب بیچ بیان حال جنت اور لوگون اسکے کا
۴۵۴	باب بیچ بیان دیدار خدا کے
۴۶۲	باب بیچ بیان دوزخ اور دوزخیون کے
۴۷۱	باب بیچ بیان پیدائش جنت اور دوزخ کے
۴۷۴	باب بیچ بیان ابتداے پیدائش کے اور ذکر پیغمبرون کے
۵۰۰	باب بیچ بیان فضیلتون سید المرسلین صلعم
۵۱۲	باب بیچ بیان نامون اور صفتون آنحضرت صلعم کے

صفحہ	
۵۲۲	باب بیچ بیان اخلاق اور خصلتون آنحضرت صلعم کے
۵۴۴	باب بیچ بیان نبی ہونے آنحضرت کے اور ابتداے وحی کے
۵۴۵	باب بیچ بیان علامتون نبوت کے
۵۵۶	باب بیچ بیان معراج کے
۵۷۱	باب بیچ بیان معجزون کے
۶۱۷	باب بیچ بیان کرامتون کے
۶۲۳	باب وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
۶۳۵	باب بیچ متفرقات اور لواحق پہلے باب کے
۶۴۱	باب بیچ مناقب قریش اور ذکر قبیلون کے
۶۵۱	باب بیچ مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم
۶۶۱	باب بیچ بیان مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کے
۶۷۴	باب بیچ بیان مناقب عمر رضی اللہ عنہ کے
۶۷۹	باب بیچ بیان مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے
۶۸۳	باب بیچ بیان مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کے
۶۹۰	باب بیچ بیان مناقب ان تینون کے
۶۹۱	باب بیچ بیان مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے
۷۰۲	باب بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کے رضو
۷۱۲	باب بیچ بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والون کی تعریف مین
۷۳۶	باب بیچ بیان مناقب بیبیون نبی صلعم کے
۷۴۷	باب جامع مناقب کا
۷۴۹	باب بیچ بیان ان صحابہ اہل بدر کے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے جامع بخاری مین
۷۵۳	باب بیچ ذکر یمن اور شام کا اور ذکر اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا
[illegible]	باب بیچ بیان ثواب اس امت کے

تمت

نُورٌ عَلٰی نُورٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ یَّشَاءُ

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

منشی نولکشور مطبع مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رب یسر — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وتمم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہ کتاب ہی بیچ بیان طب کے اور منتروں کے ف طب ساتھ زیر طے کے مشہور ہی اور کہا سیوطی نے کہ طب مثلثۃ الطاء ہی بمعنے علاج کرنے کے اور طب ساتھ زیر طے کے بمعنے سحر کے بھی آیا ہی اور مطبوب بمعنے مسحور کے اور طب جسمانی ہی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت اور دفع مرض کے اور نفسانی علاج نفس کا ساتھ ازالہ اخلاق ردیہ مہلکہ کے اور دوائین بھی دو قسم کی ہین جسمیہ طبعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہی اور وہ چیز کہ حکم قرآن مین ہی اور آنحضرت علاج کرتے امت کا ساتھ طبیہ کے بھی اور روحانیہ کے بھی اور رقی جمع رقیہ کی ہی بمعنے افسون کے کہ ہندی مین اسکو منتر کہتے ہین اور رقیہ ساتھ قرآن اور اسمائے الٰہی کے جائز ہی بالاتفاق اور ماسوا اسکے اگر کلمات ایسے ہین کہ علوم ہون معانی انکے اور مخالف نہون شریعت کے وہ بھی جائز ہین والا جائز نہین اور جو کچھ کہ اہل عزائم اور تکسیر تعیین مثل حفظ ساعات وغیرہ کے مکروہ و حرام ہی نزدیک اہل دیانت اور تقوی کے کذا قال العلماء

الفصل الاول پہلی فصل

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اتاری اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اسکے لیے شفا یعنے علاج و دوا کہ شفا بخشے اسے نقل کی یہ بخاری نے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برء باذن اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر بیماری کے دوا ہی پس جسوقت کہ پہونچ جاوے دوا بیماری کو اچھا ہو جاتا ہی ساتھ حکم اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے ساتھ ارادہ اسکے کے یہ قید اسلئے لگائی تا کہ کوئی یہ گمان نکرے کہ دوا مستقل ہی شفا مین اور تفسیر اسکی روایت حمیدی مین آئی ہی کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اسکے لئے دوا ہی پس جبکہ بیمار ہوتا ہی کوئی تو بھیجتا ہی اللہ عز وجل ایک فرشتہ کہ اسکے ساتھ پردہ ہوتا ہی پس کرتا ہی وہ اسکو درمیان بیماری اور دوا کے پس جو کچھ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہین واقع ہوتی بیماری پر پھر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اسکے اچھے ہونیکا حکم کرتا ہی فرشتہ کو ساتھ اٹھا لینے پردے کے پھر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اسکو اللہ تعالی بسبب اسکے انتہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دوا کرنی

مستحب ہے اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہے اور اس میں اشارہ ہے طرف رد اُس شخص کے کہ انکار کرے دوا کرنے کا اور کہے کہ ہر چیز ساتھ قضا وقدر
کے ہے نہیں حاجت دوا کرنے کی اور حجت جمہور کی یہ حدیثیں ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ کہ فاعل اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوا کرنی بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور یہ
مانند امر کے ہے ساتھ دعا کے اور قتال کفار کے باوجودیکہ اجل نہیں تاخیر کرتی حاصل یہ کہ رعایت اسباب کے ساتھ دوا وغیرہ کی نہیں منافی ہے توکل کی جیسے
نہیں منافی ہے دفع کرنا بھوک کا ساتھ کھانے کے آنحضرت سید المتوکلین تھے وہ بھی دوا کرتے تھے ثوع ج **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الشفاء في ثلث في شرطة محجم او شربة عسل او كية بنار وانا انهى امتي عن الكي رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفا بیچ تین چیزوں کے ہے بیچ لگانے سینگی پچھنے والی کے یا پینے شہد کے یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ میں ملا ہو
یا بیچ داغنے کے ساتھ آگ کے اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** محجم ساتھ زیر میم اور جزم حاء اور زبر جیم کے سینگی کو
کہتے ہیں اور یہاں مراد وہ لوہا ہے کہ جس سے پچھنے دیتے ہیں یعنی استرہ اور شرط ساتھ زبر شین کے پچھنے لگانے تا خون نکلے پس ترجمہ فی شرطہ محجم کا یہ ہوا کہ بیچ پچھنے لگانے
کے استرہ سے اور سفر السعادۃ کے مصنف نے لکھا ہے کہ علماء نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف معالجہ تمام امراض مادی کے اسلئے کہ امراض مادی یا دموی
ہیں یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہیں تو علاج انکا ساتھ نکالنے خون کے ہے اور اگر باقی تین قسمیں ہیں تو علاج انکا ساتھ اسہال کے ہے پس ساتھ
شہد کے تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھ داغنے کے آگ سے اشارت کی اس حالت پر کہ طبیب معالجہ سے عاجز آویں اسلئے کہ دفع ہوتا ہے داغنے سے خلط باغی کہ
منقطع نہیں ہوتا مادہ اسکا مگر داغنے سے چنانچہ اسلئے کہا ہے کہ آخر الدواء الکی انتہی اور نہی داغنے سے باوجود ہونے اسکے علاج اس سبب سے ہے کہ عرب عظیم الشان
جانتے تھے اسکو اور کہتے تھے کہ وہ قطع کر دیتا ہے مادہ علت کو یقیناً اور اگر داغیں نہیں تو سبب ہلاک کا ہوتا ہے اور مشہور تھا درمیان انکے کہ آخر الدواء
الکی پس نہی کی اس سے تا شرک خفی میں نہ گرفتار ہوں اور نہی اس سے تنزیہی ہے والا اگر داغے اور امید شفا کی حق سے رکھے تو جائز ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
نہی داغنے سے بیچ موضع خطر وتردد کے ہے یعنی جہاں کہ داغنے میں خوف ہلاک اور سرایت کا ہے اور جزم نہو فائدے کا اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ حدیثیں
بیچ مقدمہ داغنے کے مختلف آئی ہیں بعضی دلالت جواز پر کرتی ہیں اور بعضی نہی پر جیسے یہ حدیث اور وہ حدیثیں اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ جو شخص نہیں
رکھتا ہو ان میں داغنے کو اور کسیں مدح اور ثنا آئی ہے اسکے ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثوں کے علماء نے لکھا ہے کہ فعل دلالت کرتا ہے اصل
جواز پر اور عدم نسبت دلالت منع پر نہیں کرتی اور مدح اور ثنا اسکی ترک پر دلالت کرتی ہے اوپر اولویت ترک اسکی کے اور نہی محمول ہے اوپر کہ داغنا بطریق
اختیار کے ہو بلا سبب مرض کے یا بیچ دفع مرض کے احتیاج اسکی نہو اور علاج مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہے اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی آئی ہے کا ایک سبب
واقع ہونے کے بیچ ورطہ شرک خفی کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ فرمایا آنحضرت کا داغنے کو بعضے صحابیوں کو تین سبب فساد زخم اور قطع عضو کے تھا اور صحت وہاں
یقینی تھی اور حاصل یہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہے مگر بسبب ضرورت کے اور منحصر ہونے علاج کے اسمیں بقول طبیب حاذق کے جائز ہے واللہ اعلم ثوع ج
وعن جابر قال رمي ابي يوم الاحزاب على اكحله فكواه رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کی رگ ہفت اندام پر دن احزاب کے کہ اسکو جنگ خندق بھی کہتے ہیں پس داغ دیا انکو پیغمبر خدا نے یعنی حکم کیا داغنے کا یا اپنے ہاتھ
سے داغا تا خون بند ہو جاوے نقل کی یہ مسلم نے **وعنه** قال رمي سعد بن معاذ في اكحله فحسمه النبي صلى الله عليه وسلم بيده بمشقص
ثم ورمت فحسمه الثانية رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام میں پس داغ دیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ سے ساتھ پیکان تیر کے پھر سوج گیا ہاتھ انکا پس داغا اسکو دوبارہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنه** قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي
بن كعب طبيبا فقطع منه عرقا ثم كواه عليه رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس

ابی بن کعب کیطرف ایک طبیب کو پس کاٹی طبیب نے انکی رگ پھر داغ دیا ابی کو اس رگ پر نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شھاب السام الموت والحبۃ السوداء الشونیز متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ اسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بیچ سیاہ دانہ کے شفا ہے ہر بیماری سے سوائے سام کے کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہے اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے اگرچہ حدیث عام ہے کہ کلونجی میں شفا ہے ہر بیماری سے ولیکن مخصوص ہے ساتھ اُن امراض کے کہ رطوبت اور بلغم سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے کہ وہ حار یابس ہے پس دفع کرتی ہے اون امراض کو کہ ضد اسکے ہیں اور بعضون نے کہا کہ عموم پر محمول ہے اور داخل ہوتی ہے کلونجی ہر دوا میں ساتھ ترکیب کے اور کرمانی نے کہا کہ متعین ہے عموم بدلیل استثنا کے اور سفر السعادت کی مصنف نے کہا کہ ایک جماعت اکابر سے بیچ تمام امراض کے معالجہ ساتھ کلونجی کے کرتے تھے اور بعضے بیچ تمام امراض کی شہد استعمال کیا کرتے تھے اور بسبب برکت حسن اعتقاد کے امراض انکے دفع ہوتے تھے وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرأ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا بھائی میرا چلتا ہے پیٹ اسکا یعنے دست پر دست چلے آتے ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پلا اسکو شہد پس پلایا اسکو پھر آیا وہ اور کہا پلایا تھا میں نے اسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اسکو یعنے شہد نے مگر دست آنے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو تین بار یعنے ہر بار فرماتے تھے کہ پلا اسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پھر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا میں نے اور پیٹ اور زیادہ چلا پھر آیا چوتھی بار یعنے اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نے پلا تو اسکو شہد پس اسنے کہ تحقیق میں نے پلایا اسکو پس نہ زیادہ کیا اسکو شہد نے مگر پیٹ چلنا پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا اللہ نے اور جھوٹا ہے پیٹ بھائی تیرے کا پھر پلایا اسنے بھائی کو شہد پس اچھا ہوگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پلایا اسکو شہد یعنے نرا یا ملا ہوا پانی میں اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کرے اپنی بیوی سے کہ کچھ دیوے اسکو اپنے مہر میں سے پھر خرید کرے اسکا شہد لو نمکے پانی میں ملاکر سو بے یا دیگا شفا یا برکت اور سچ کہا اللہ نے یعنے اس آیت میں فیہ شفاء للناس یا یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیویگا تو اسکے پیٹ کو آرام ہوگا وہ مراد ہے اور جھوٹا ہے الخ یعنے خطا کی اسنے اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتے ہیں کذب کو جگہ خطا کے جیسے کہ کذب سمعہ جھوٹ کہا کان اسکے نے یعنے خطا کی اور نہ پائی حقیقت اس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیے کہ لوگون کو بیچ حکم فرمانے آنحضرت کے ساتھ پینے شہد کے اس مادہ مین توقف وحیرت ہے یعنے شہد مسہل اور چلانے والا پیٹ کا ہے پس حکم کرنا ساتھ پلانے اُسکے کے بیچ دفع پیٹ چلنے کے مخالف مذہب اطبا کے ہوا اسلیے کہ ہر بار کہ شہد پلایا پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعائے آنحضرت سے اور ظہور معجزہ آپکے سے ہو بیچ مادہ خاص کے پس اور سواد کو اسپر قیاس نہین کرسکتے اور یہ بھی اگرچہ ایک روش نیک ہے اہل ایمان کے لئے ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کے ظاہر ہوتا ہے کہ امر ساتھ پلانے شہد کے اس مادہ مین موافق مذہب طب کے ہے اور دلیل کمال صداقت پر ہے اسلیے کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلاے مادہ فاسد کے تھا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہے اور اخراج مادہ کا کرتا ہے موافق مذہب طب کے ہے اور صاحب سفر السعادہ نے کہا کہ طب نبوی ساتھ طب اطبا کے نسبت نہین رکھتی اسلئے کہ طب نبوی متیقن القطعی ہے اسلیے کہ صادر ہے وحی الہی سے اور قلب نبوت اور کمال عقل سے اور طب غیر آپکے کی نکالی گئی ہے ظن اور تجربہ سے کہ مظنہ خطا کا ہے اسمین اور جو کوئی کہ ساتھ طب نبوی کے کہ متیقن الفلاح ہے منتفع نہو بالیقین جاننا چاہیے کہ نقصان ایمان اسکے سے ہے اور جو کوئی اسکو ساتھ قبول وصدق اعتقاد

پاک کے عمل مین لاوے البتہ اُس سے منتفع ہو جیسے کہ قرآن کریم کہ شفا سینون اور دلون کی ہی جو کوئی اُسکو ساتھ اخلاص و قبول کے نہ سیکھے سبب زیادتی مرض اور وبال حال اُسکے کا ہوتا ہی اس لئے بعضون نے کذب بیٹ اسکی کو اوپر عدم صدق نیت اور عدم خلوص اعتقاد اُسکے کے عمل کیا ہی فافہم و باللہ التوفیق ❊ ع ❊ ح ❊ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اُس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اُسکے بھری ہوئی سینگی کھچوانا اور استعمال کرنا قسط بحری یعنے کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفساء دھونی لیتی ہین اُسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکے ہوے کو اور دفع کرتی ہی زہر دن کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو اور اسکے پینے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اور چوتھے دن کی تپ کو بھی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانے سے جھائیان اور چھیپ جاتی رہتی ہی اور دھونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوا اسکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین اسلئے اُسکو افضل دوا اُن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ اور بحری افضل ہی ہندی سے اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ❊ ح ❊ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنے لڑکون کو ساتھ دبانے کے ہاتھ سے یا کپڑے سے بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذرہ ایک بیماری ہی لڑکون کے حلق مین پیدا ہوتی ہی جوشش خون سے دائیان اسکے دفع کے لئے لڑکے کے تالو کو انگوٹھے سے دباتی ہین اور اسمین خون سیاہ نکلتا ہی اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سے کرو یعنے اُسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکا دے کہ اوسکو سعوط کہتے ہین پس وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اُسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضے طبیب اس بیماری کے علاج کرنے کو ساتھ کٹ کے تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سے ہوتا ہی خصوصاً نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علما اوسکا جواب یہ دیتے ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اُسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھ کٹ کے مفید ہوتا ہو اُسکو اسلئے کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیۃ بھی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہ معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ہو واللہ اعلم ❊ ح ❊ **وَعَنْ** اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِھٰذَا الْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ مِنْھَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام قیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کے اونگلی سے ساتھ اس دبانے کے بلکہ لازم ہی تمپر استعمال کرنا عود ہندی کا یعنے کٹ کا اسلیے کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اُن سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط کیجاوے عذرہ سے یعنے عذرہ کے دفع کے لئے ناک مین ٹپکائی جاوے اور لدود کی جاوے یعنے منہ مین باچھ کی طرف سے ٹپکائی جاوے ذات الجنب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تدغرن الخ دغر کہتے ہین حلق کے دبانیکو انگلی سے بسبب عذرہ کے

کہ نہی کی اُس سے حدیث سابق مین اور یہان بھی بطریق انکار کے فرمایا کہ کسواسطے دباتے ہو حلق لڑکون کے اور معنے علاق کے وہی ہین جو دغر کے مذکور ہوے اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتھ زیر ہمزہ کے اور لکھا ہی علمانے کہ یہ روایت دلے اور اصوب ہی اور معنے اعلاق کے وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنی اولاد کے حلق ساتھ اونگلی کے بیماری عذرہ مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سے یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی کہ عود ہندی قسط ہندی ہی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہی اُسکو بعضون نے ساتھ عود ہندی کے اور نافع دونون ہین لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سے ہی اور یہان مراد ذات الجنب سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہوجاتے ہین نواحی پہلو مین اسلئے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اُسوقت اور شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سے زیادہ کی دوا نہین بلکہ بہت بیماریون کو مفید ہی جیسے کہ بعض نسخے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اس لئے اُنکو ذکر فرمایا اور بعضون نے کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کے ۱۲ح ۱۲ع

وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اُسکو ساتھ پانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کے یعنے نمونہ اُسکا ہی اور بعضون کے نزدیک محمول حقیقت پر ہی جیسے کہ باب مواقیت الصلواۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہوسکتا ہی کہ حرارت تپ کی بھی اثر اُسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنے مکہ مدینہ والون کو کہ اکثر تپ اُنکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب کے یا حرکت یا غضب یا مانند انکے کے اُسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنے پانی بدن پر ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹھنڈا کرنے سے استعمال کرنا ہی دوا اُن سرد کا پانی ملاکر یا مراد ٹھنڈا کرنے سے یہ ہی کہ للہ پانی پلاوے اُسکی برکت سے خدا تعالے تپ کو دور کردیگا لوح مولانا عن الشروح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سے اور ڈنک سے اور بیماری نملہ کی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد افسون سے دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کے اور دعائین نظر کی ابتدا اسے کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سے یعنے ڈنک زہردار سے اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کے حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اُسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اُسکی کے اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلئے ذکر کیا کہ افسون ان مین اوسے اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کے اور بعضے روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون مین

اس مین بھی یہی تاویل ہی یا یہ کہ اول افسون سے منع فرمایا تھا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد ازان رخصت ہوئی ہو ان تین
چیزون مین بسبب اہتمام شان انکی کے اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علے الاطلاق و اللہ اعلم ؂
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا وین ہم نظر سے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ
يَعْنِيْ صُفْرَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی یعنے بیٹی یا لونڈی کہ اسکے چہرے مین سفعہ یعنے زردی تھی
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھواؤ واسطے اسکے پس تحقیق اسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی و لیکن شارحون نے اسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر
انکی تیز تر بھالے سے ہی ؂ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو
بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَاَمْ عَرَضُوْهَا
عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ
کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئی اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تھے
پس کہا انھون نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہمارے پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہین ہم اسکو ڈنک مارنے
بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پھر عرض کیا انھون نے وہ منتر روبرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے یعنے تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکھتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے
تم مین سے یہ کہ نفع پہونچا وے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پہونچا وے اسکو یعنے جسطرح کہ ہو خواہ
منتر ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ
يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہلیت
کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا بیان کرو
روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے اس مین اسما جن و شیاطین کے ہون اور معانی اسکے سے کفر لازم نہ آوے اسلیے کہا ہی علما نے
کہ جن الفاظ کے معانی معلوم نہون افسون ساتھ اسکے نہ کرنا چاہیے مگر انکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن
بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑھے جاتے ہین
افسون ساتھ اسما شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات انکو اور نکل جاتے ہین جگہ اپنی سے اور اسی طرح
سانپ کے کاٹے ہوے کو بھی کبھی اثر جن کا ہوتا ہی کہ جن بصورت سانپ کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑھا جاتا ہی

اُسپر افسون ساتھ ناموں شیاطین کے تو سیلان کرتا ہی زہر اُسکا بدن انسان سے اور دفع ہوجاتا ہی اُس سے
پس اجماع ہی علمائے امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء و صفات اُسکے سے
اور برکت ترین افسونوں کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورہ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور وہ آیتین کہ
مشتمل ہین اوپر معنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوے
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اُسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی
کی نظر اپنے مال پر یا فرزند پر کہ جو اُسکو خوش لگتا ہی پڑی چاہیے کہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اُنھون نے ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑھا ٹھوڑی اسکی کا تا نظر اُسکو
نہ لگے اور افسونوں مشہورہ سے آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سے کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتیٰ کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نے آپ کی جناب مین
بیٹے کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سے پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نے قرآن مین آیات شفا کو پس
پائین مین نے چھ جگہہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونها شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
پس لکھا مین نے ان آیات کو اور پانی مین دھو کر پلائین اُسکو پس شفا پائی اسنے فی الحال گویا بند اُسکے پانون سے
کھولا گیا کذا اسنے المواہب اللدنیہ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کے حکایت استاد ابو القاسم قشیری کی
لایا ہی اور دیکھنا اللہ تعالے کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑھنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا انکا چینی کے باسن
مین اور دھو کر پلانا اُسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سے نقل کیا ہی کہ کہا دیکھا مین نے بہت مشائخ کو کہ لکھتے
تھے ان آیات کو واسطے بیماری کے رہا یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزاء آیات مین انھین کو لکھتے یا تمام آیتین جو کچھ دیکھا گیا ہی
لکھنا انھین جمیع اکو ہی واللہ اعلم ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ
فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز پڑھنے والی تقدیر
سے تو بڑھ جاتی اُس سے نظر اور جسوقت کہ طلب دھونے کے لئے جاؤ تم پس دھوؤ نقل کی یہ مسلم نے ف
نظر حق ہی یعنے کارگر ہونا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچھا جان کر نظر کرے ثابت و واقع ہی ساتھ تقدیر الٰہی کے
اور حق تعالے نے یہ خاصیت بعضوں مین رکھی ہی مانند سحر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اُس چیز کا کیا ہی اور پڑھنے والی یعنے اگر کوئی
چیز پیش لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الٰہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اُسکو اور یہ مبالغہ
ہی بیچ شدت تاثیر نظر کے اور سرعت نفوذ اسکی کے اشیا مین اور طلب دھونے کی کیئے جاؤ الخ عادت تھی
لوگون کی کہ نظر لگانے والے کے ہاتھ پاؤن اور ازار کے نیچے سے دھولیتے تھے اور وہ پانی ڈالتے تھے اسپر کہ
جسکو نظر لگتی تھی اور اسکو سبب شفا کا جانتے تھے پس آنحضرت نے اُسکی رخصت دی اور واسطے فائدہ اسمین یہ ہی

کہ وہم دفع ہو جاتا ہے اور طور اس دھونی کا فصل دوسری کے اخیر میں آویگا اور جمہور علماء اہل حق اسپر ہیں کہ تاثیر نظر کی ثابت ہے نفوس و اموال
وغیرہ میں اور بعضے لوگ معتزلہ وغیرہ اسکے منکر ہیں جیسے تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتے ہیں کہ جو چیز مقدر میں ہے ہونے والی ہے کسی اور چیز کو دخل نہیں اسمیں اور یہ
نہیں جانتے کہ تقدیر منافات ساتھ عالم اسباب کے نہیں رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہے کہ یہ خاصیت اللہ تعالے نے اس میں رکھدی ہے اور اسکو
سبب کیا ہے اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہے اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازاں کلام کیا ہے علماء نے بیچ کیفیت
نظر کے کہ کیونکر لگتی ہے اور ضرر پہونچاتی ہے بعضے نظر لگانے والوں سے منقول ہے کہ کہا انھوں نے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کسی چیز کو اچھا جان کر تو ایک
حرارت پاتے ہیں ہم کہ آنکھ سے نکلی اور بعضوں نے کہا کہ نظر لگانے والے کی آنکھ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے اور متکیف ہوتی ہے ساتھ اسکے ہوا اور
پہونچتی ہے نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہے فساد و ہلاک کی مثل زہر کے کہ افعی سے پہونچتا ہے یعنے بعضے افعی ایسے ہوتے ہیں کہ بمجرد نظر کرنے کے زہر
پہونچتا ہے اور ہلاک کرتا ہے حاصل یہ کہ مثال تیر کے ایک چیز نظر لگانے والے سے جانب نظر زدہ کے روانہ ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع کہ بچاو اسکا کرے درمیان میں
نہو تو پہونچتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان میں ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سے ہے تو نہیں پہونچتی اور نہیں نفوذ کرتی ہے
اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانے والے ہی کی طرف پلٹ آتی ہے مانند تیر معکوس کے بر تقدیر سختی سپر کی اور جیسا کہ بعضوں میں قوت اور خاصیت
نظر کی رکھی ہے نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اسکی کا بھی دیا ہے ؛ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اسامة بن شریک قال قالوا یا رسول اللہ افنتداوی قال نعم یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء
الا وضع لہ شفاء غیر داء واحد الھرم رواہ احمد والترمذی وابو داود ؛ روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ کہا عرض کیا
بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم فرمایا کہ ہاں اے بندوں اللہ کے دوا کرو اسلیئے کہ تحقیق اللہ تعالے نے نہیں رکھی ہے کوئی بیماری مگر
کہ معین کی اسکے لیئے شفا سوا ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** اے بندوں اللہ کے یہ
اشارہ ہے اسپر کہ دوا کرنی نہیں منافی ہے عبودیت و توکل کے لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا ؛
ع **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ
یطعمھم ویسقیھم رواہ الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ؛ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کیا کرو اپنے بیماروں کو کھانا کھلانے پر اسلیئے کہ اللہ تعالے کھانا کھلاتا ہے انکو اور پلاتا ہے انکو
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** کھانا کھلانے پر یعنے کھانے پلانے پر اور انھیں کہ حکم میں ہے دوا اور
اخیر جملہ حدیث کے یہ معنی ہیں کہ قوت بخشتا ہے اللہ تعالے اور مدد کرتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ فائدہ دیتی ہے مثل فائدے کھانے اور پینے کے اور زندہ رہنا اور
قوت ہوتی ساتھ قدرت الہی کے ہے نہ ساتھ کھانے پینے کے حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز میں مشغول ہے کہ احتیاج طعام کی نہیں رکھتا اور اگر ساتھ
جریان عادت کے کوئی سبب واسطے بقا کے چاہیئے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اسکو کرے کافی ہے ؛ ح **وعن** انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی اسعد بن زرارة من الشوکة رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ؛ اور روایت ہے
انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف داغ دیا یعنے اپنے ہاتھ سے یا کسی کو حکم کیا داغنے کا اور یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس بیماری کے لئے داغ کہاں دیا ؛ ع **وعن** زید بن
ارقم قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت رواہ الترمذی

نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قتل کرنے سے یعنے اور ڈالنے اسکے سے دوا میں اور بسبب سکے حاصل ہوتی ہو مطابقت درمیان سوال و جواب کے اور
... روایت کہ جامع میں آئی ہو نہی عن قتل الضفدع للدواء کہ انہوں نے شاید کہ حضرت نے منع کیا تھا تشبیک کرنے سے اسلیئے کہ نہیں مناسب جانی دوا کرنی
... اسلیئے یا واسطے نجاست حرمت کے لیئے کیونکہ نہیں جائز ہو دوا کرنی ساتھ حرام چیز کے یا واسطے کراہت طبع کے اور تنفر کے اس سے یا اس لیئے کہ کسی
حضرت نے اس میں مضرت زیادہ اس چیز سے کہ دیکھی طبیب نے اس میں منفعت ہو ع ؛ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ
وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور روایت ہو انس سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بھری ہوئی کھچواتے بیچ دو رگوں کے کہ دونوں طرف گردن کے
ہیں اور درمیان مونڈھوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تھے حضرت سینگی کھچواتے سترھویں
تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ
وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہو ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کھینچی لینے سترھویں
تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہو ابی
ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچواوے سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں کو ہوتی ہو
شفا ہر بیماری سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ
وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہو
کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سے یہ کہ تحقیق انکے باپ تھے منع کرتے اپنے گھر کے لوگوں کو سینگی کھچوانے سے منگل کے دن اور نقل کرتے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہو یعنے غلبہ خون کا اس میں ایک ساعت ہو کہ نہیں تھمتا خون یعنے پس اگر اس روز میں
خون لیوے شاید کہ موافق اس ساعت کے پڑے اور ہلاک ہو جاوے نہ تھمنے خون سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ وَقَدْ اُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ اور روایت ہو زہری تابعی سے بطریق ارسال کے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص سینگی
کھچوائے بدھ کے دن یا ہفتہ کے دن پھر پہونچے اسکو کوڑھ پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے
کہ تحقیق اسناد کی گئی ہو یہ حدیث یعنے متصل ہو باعتبار راویوں کے ایک اور اسناد میں اور صحیح نہیں ہو وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہو
بسبب اسکے قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہو ہمارے نزدیک اور تمام نقاد کے نزدیک ہو ع ؛ **وَعَنْهُ** مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ فِي الْوَضَحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہو زہری سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچواوے یا لیپ
کرے یعنے کسی عضو بدن پر دن ہفتے کے یا بدھ کے پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو بیچ پہونچ جانے کوڑھ کے نقل کی یہ بغوی نے
شرح السنہ میں **وَعَنْ** زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا فَقَالَ مَا هٰذَا
فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ فَاَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلُ عَبْدِ اللّٰهِ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک فقلت لم تقول ھکذا لقد کانت عینی تقذف وکنت اختلف الی فلان الیہودی فاذا رقاھا سکنت فقال عبد اللہ انما ذلک عمل الشیطان کان ینخسھا بیدہ فاذا رقی کف عنھا انما کان یکفیک ان تقولی کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما رواہ ابو داؤد اور روایت ہے زینب عورت عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ تحقیق عبد اللہ نے دیکھا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہے یہ پس کہا میں نے تاگا ہے یہ منتر پڑھا گیا ہے واسطے میرے اس میں کہا زینب نے پس لیا عبد اللہ نے اس تاگے کو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اسکو پھر کہا تم اے اہل عبد اللہ کے البتہ بے پروا ہو شرک سے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق منتر اور منکی اور ٹونکی شرک ہیں پس کہا میں نے کس طرح کہتے ہو یہ بات سے یعنے اور حکم کرتے ہو مجکو ساتھ توکل کے اور نہ منتر کرنے کے باوجودیکہ میں نے منتر کرنے میں فائدہ پایا ہے البتہ تحقیق تھی آنکھ میری نکلی پڑتی بسبب درد کے اور میں آمد و رفت رکھتی تھی طرف فلانے یہودی کے پس جب منتر پڑھکر دم کیا اسنے آنکھ پر آرام پایا آنکھ نے پس کہا عبد اللہ نے نہیں ہے یہ درد آنکھ کا اور اچھا ہونا اسکا بسبب منتر کے مگر کام شیطان کا تھا شیطان چونکتا تھا آنکھ کو اپنے ہاتھ سے پس جب منتر پڑھا گیا باز رہا شیطان آنکھ سے سوا اسکے نہیں کہ تھا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے کھودے تو بیماری کو اے پروردگار لوگوں کی اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری الہی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بے پروا ہو شرک سے اور حاصل اسکے نہیں کہ بیچ دفع امراض اور بہتری کے تمسک ساتھ ان افعال کے کر کے مشترک کرتے ہیں اور متضمن شرک کو ہیں اسلئے کہ متعارف اس زمانہ میں منتر عہد جاہلیت کے تھے کہ مشتمل تھے مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ مراد شرک سے اعتقاد اسکا ہے کہ یہ سبب قوی ہے اور اسکے لئے بڑی تاثیر ہے پس یہ شرک خفی ہے اور اگر اعتقاد کرے یہ کہ وہ موثر ہے پس وہ شرک جلی ہے اور منتر یعنے وہ منتر کہ اسمیں نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوا اسکے وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہے شرعا اور اس میں داخل ہے وہ منتر کہ نہ معلوم ہوں معنے اسکے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یہ معنے تعویذ کے کہ لڑکے کے گلے میں ڈال جاوے اور یہاں وہ تعویذ مراد ہے کہ ہوں اسمیں اسمائے الہی اور آیات اور دعائیں ماثورہ اور بعضوں نے کہا کہ تمیمہ کہتے ہیں منکی کو کہ عورتیں اولاد کے گلے میں ڈالتی ہیں بگمان اسکے کہ اس سے نظر نہیں لگتی ہے اور تولہ ساتھ زیر ت اور زبر واو و لام کے ایک قسم ہے سحر کی کہ دھاگے میں یا کاغذ میں واسطے محبت مرد و عورت کے کرتے ہیں اور شرک ہیں یعنے یہ سب کام اہل شرک کے ہیں اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تھا یعنے یہ درد جو تیری آنکھوں میں تھا نہیں تھا درحقیقۃ بلکہ ضربہ تھا ضربات شیطان سے **وعن** جابر قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال ھو من عمل الشیطن رواہ ابو داؤد اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سے پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** نشرہ ساتھ پیش نون و سکون شین معجمہ کے ایک قسم ہے افسون کی کہ آسیب زدہ کے لئے کرتے ہیں اور قاموس میں ہے کہ نشرہ رقیہ یعنے افسون ہے کہ علاج کیا جاتا ہے ساتھ اسکے مجنون و مریض پس حاصل معنے اسکے رقیہ اور تعویذ ہیں پس مراد ساتھ نشرہ کے کہ اسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل ہلو و ملت سے ہو مشتمل اسماء بتوں اور شیاطین کے گویا زبان عبرانی میں ہو کہ معلوم نہوں معنے اسکے نہ ساتھ قرآن اور اسمائے الٰہی کے طرح **وعن** عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ابالی ما اتیت ان انا شربت تریاقا او تعلقت تمیمۃ او قلت الشعر من قبل نفسی رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے

ف ابوداؤد نے نقل کی یہ اپنی طرف سے چیزین تصنیف کرون یعنے شعر نہین کہون کلام مین نہ گلے مین لٹکاؤن تعویذ یا تریاق نہین پیون اگر کرون مین ہر عمل سے کہ نہین پروا کرتا مین
نہین پروا کرتا مین الخ یعنے اگر ان چیزون مین سے ایک چیز بھی مجھسے صادر ہو تو مین ان لوگون مین سے ہون کہ پروا نہین کرتے ہر چیز کے کرنے مین اور پرہیز نہین کرتے
نامشروع سے مقصود یہ ہے کہ کرنا ان چیزون کا کام اس شخص کا ہے کہ بیقید اور بے پروا ہو بیچ کرنے نامشروعات کے ان چیزون کا استعمال حضرت نے اسلئے برا جانا
کہ تریاق مین گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہے پس حرام ہے وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اسمین حرام چیزین نہ پڑین کچھ مضائقہ نہین اسکا اور بعضون نے کہا
کہ ترک اسکا بھی ویسے ہی عمل کرنے کو ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سے تمیمہ جاہلیت کے ہین یعنے منتر اونکے اور منکی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتھ قرآن
اور اسماے الہی کے ہون خارج ہین اس حکم سے بلکہ مستحب ہین اسیدہی برکت کی انمین اور کہنا نہین شعر الخ یعنے قصد کرون مین شعر کہنے کا اور کہون اپنے
دل سے یہ بات حضرت نے بسبب اس قول اللہ تعالے کے فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بے قصد وبے اختیار زبان سے کلام موزون نکلے وہ اور بات ہے
داخل کہنے شعر کے اور مذموم نہین اسلئے کہ اہل عرف واصطلاح بھی اسکو داخل شعر کے نہین رکھتے چونکہ حق تعالے نے آنحضرت کو منزہ اور معصوم کیا تھا
مطلق شعر کہنے حضرت کے لئے روا نرکھے پس یہ کمال مخصوص ہے ساتھ حضرت کے اور بیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل اور کلامون کے ہین کہ اچھے مضمون
کے اچھے ہین اور برے مضمون کے برے ... ن توجہ باطن کی اسکی طرف اور ضائع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کہ مانع ہو امور فرض وریہ دینی سے مذموم ہے اور کہا ابن ملک نے
یعنے کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہین مجھپر اور بیچ حق امت کے تمائم اور کہنا شعر کا حرام نہین جبکہ نہو اسمین جھوٹ اور ہجو مسلمان کی
یا کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نہو اسمین کوئی حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کے نہین حرام انتہی مع ح وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داغ لیوے یا منتر پڑھوائے پس تحقیق بری ہوا توکل سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے داغ اور منتر اگرچہ مباح ہین
وقت حاجت کے ولیکن مقام توکل بالاتر ہے اس سے فرمایا اللہ تعالے نے وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون بیچ مبالغہ کرنے مباشرت اسباب کے دلالت ہے اوپر غفلت
اسکی کے رب الارباب سے چنانچہ اسلئے کہا ہے امام غزالی رحمہ اللہ نے کہ جو کوئی بند کرے دروازہ اپنا ساتھ دو قفلون کے یا ایک قفل کے پھر کہے ہمسایہ کو ساتھ محافظت
کے نکلا توکل سے مع ع وَعَنْ عِيْسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً فَقَالَ نَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عیسے بن حمزہ سے کہ گیا
مین عبد اللہ بن عکیم کے پاس اس حال مین کہ انکے بدن پر بیماری سرخی کی تھی پس کہا مین نے کیون نہین لٹکاتے تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نے پناہ مانگتا ہون مین
ساتھ اللہ کے اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لٹکاوے کسی چیز کو سونپا جاتا ہے طرف اسکے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کہا طیبی نے
شاید کہ عبد اللہ نے پناہ مانگی ساتھ اللہ کے لٹکانے تعویذ کے سے اسلئے کہ وہ تھے متوکلین سے اگرچہ جائز ہے لیکن مکروہ ہے کسی چیز کو یعنے لٹکانے تعویذ اور منکی اور مانند
انکے کے اس اعتقاد سے کہ یہ چیزین نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور لفظ وکل ساتھ پیش واو اور تخفیف کاف مکسور کے ہے یعنے چھوڑا جاتا ہے اور
سپرد کیا جاتا ہے طرف اسکے یعنے محروم کیا جاتا ہے اعانت وامداد الہی سے اور شفا نہین پاتا ہے اسلئے کہ سب چیزین ماسوا حق کے نہ ضرر کرتی ہین اور نہ نفع
دیتی ہین مقصود ترغیب دلانی ہے اوپر تفویض وتوکل کے مع ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین منتر تاثیر کرتا مگر نظر سے یا ڈنک زہردار سے یعنے بچھو اور مانند اسکے کے ڈنک سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت
کی یہ ابن ماجہ نے بریدہ سے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تاثیر کرتا منتر مگر نظر سے یا ڈنک زہردار سے یا خون سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
اس حدیث مین لفظ خون کا زیادہ آیا اور علمانے مراد اس سے خون نکسیر کا لکھا ہی اور اگر عام مراد رکھین کہ جو بیماریان خون کے سبب سے ہون خواہ بسبب
روان ہونے خون کے یا بسبب فساد خون کے تو بھی جائز معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم اور ابو داؤد کی ایک روایت مین لا فی نفس آیا ہی بجائے الا فی عین کے اور کہا علمانے
کہ مراد نفس سے نظر ہی اور حمۃ آ و دم کے اور لدغۃ آیا ہی کہ بمعنی کاٹنے کے ہی دانتون سے جیسے کہ سانپ و مانند اسکے کے سا اور منتر ہر دکھ بیماری کو نافع ہی مانند درد سر اور
درد دانتون وغیرہ کے جیسے کہ احادیث مین آیا ہی اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جبرئیل پیغمبر خدا کے پاس آئے حالیکہ حضرت بیمار تھے کہا جبرئیل نے بسم اللہ ارقیک
من کل داء یوذیک پس مراد ساتھ حصر کے اس حدیث مین مبالغہ ہی اور مراد یہ ہی کہ منتر ان تین چیزون مین اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور چیزون کے اور شائع
اور متعارف ہی درمیان لوگون کے بیچ وَعَن اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَیْہِمُ الْعَیْنُ اَفَاَسْتَرْقِیْ
لَہُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّہٗ لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاِبْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی
اسماء بیٹی عمیس کی سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہونچتی ہی طرف انکے نظر یعنے بسبب خوبصورت اور خوب سیرت ہونے انکے
کے اثر کرتی ہی کیا منتر پڑھوا دین ہم انکے لیے فرمایا ہان اسلیے کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانے والی تقدیر سے تو سبقت لیجاتی اس سے نظر یعنے نظر امر عظیم ہی پس جائز ہی منتر
پڑھوانا اسکے لیے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جیسے بعضی نظر بسبب حسد اور خبث طبع کے ضرر پہونچاتی ہی ایسے ہی اسکے مقابلہ مین نظر عارفون اور
واصلون کی نافع ہوتی ہی مانند اکسیر کے کہ کافر کو مومن کر دیتی ہی اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم شرع وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَۃَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِیْنَ ہٰذِہٖ رُقْیَۃَ النَّمْلَۃِ کَمَا عَلَّمْتِیْہَا الْکِتَابَۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی شفا بیٹی عبد اللہ کی سے کہ کہا
اندر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین تھی نزدیک حفصہ کے پس فرمایا کیا نہین سکھلاتی تو اسکو یعنے حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکھلایا تو نے اسکو لکھنا
نقل کی یہ ابو داؤد نے ف شفا ساتھ زیر شین کے بیٹی عبد اللہ بن شمس کی قرشیہ عدویہ ہین نام انکا لیلی ہی اور شفا لقب ہی کہ غالب آیا ہی نام پر اسلام
لائین یہ پہلے ہجرت کے اور تھین فاضلہ عاقلہ عورتون مین اور حضرت انکے ہان تشریف لیجاتے اور قیلولہ کرتے اور حضرت کے لیے بچھونا اور ازار رکھ چھوڑی تھی
کہ وقت آرام کرنے کے خدمت مین آوین اور نملہ پھنسیان ہین کہ پہلو پر نکلتی ہین اور نہایت دکھ دیتی ہین اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہی گویا چیونٹیان
چلتی ہین اور یہ شفا منتر پڑھتی تھین نملہ کی دفع کے لیے مکہ مین جب یہ مسلمان ہوئین اور حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین
ایام جاہلیت مین منتر نملہ کے لیے کرتی تھی چاہتی ہون کہ آپ کے آگے عرض کر دون پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکھا اور فرمایا کہ تعلیم کر اسکو
حفصہ کے تئین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ کلام حضرت سے بطور تعریض کے تھا حفصہ کو کہ انھون نے افشاے سر حضرت کا کیا تھا چنانچہ وہ قصہ سورہ تحریم
مین مذکور ہی اور مراد رقیہ نملہ کیسے چند کلمات ہین کہ مشہور تھے درمیان انکے باین نام اور عورتین عرب کی اسکو رقیہ نملہ کہتی تھین نہ رقیہ نملہ حقیقۃ کہ
اسمین کچھ خرافات تھا اور منع فرمایا تھا اس سے پس کیونکر حکم فرماتے اسکے سکھانے کا انکو اور کلمات مشہور یہ ہین العروس تنتعل وتختضب وتکتحل
وکل شیء تفتعل غیر ان لا تعصی الرجل اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہ ہی کہ عورت آراستہ کرتی ہی اپنے تئین اور سب کچھ کرتی ہی مگر نافرمانی مرد کی پس آنحضرت نے تعریض
کی حفصہ کو اور تادیب کیا انکو نافرمانی کرنے پر اور افشاے سر کرنے پر اور عورتونکو لکھنے کے سکھانے سے ایک حدیث مین نہی آئی ہی کہ فرمایا
لا تعلموہن الکتابۃ اور اس حدیث سے جواز سمجھا گیا پس یہ حکم پہلے نہی سے ہوگا اور بعضون نے کہا کہ عورتین آنحضرت کی مخصوص تھین ساتھ
بعضے احکام و فضائل کے اور نہی کتابت سے محمول ہی اور تمام عورتون پر کہ خوف فتنہ کا وہان متصور ہی اور یہان نہین اور کہا خطابی نے
کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سکھانا کتابت کا عورتونکو مکروہ ہی کہتا ہون نہین کہ یہ جائز ہو اسوقت کی عورتونکو نہ بعد فساد زمانہ کے اور کہا

ملا علی قاری ۱۲

بعضوں نے کہ یہ حکم خاص حضرت حفصہ ہی کے لیے تھا نہ اوروں کے لیے ہرع رح وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رَاٰى عَامِرُ
بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا فَقَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ
رَبِيْعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَّا بَرَّكْتَ اِغْتَسِلْ لَهٗ
فَغَسَلَ لَهٗ عَامِرٌ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ
فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهٗ بَاْسٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّاْ لَهٗ
فَتَوَضَّاَ لَهٗ اور روایت ہے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہ کہا دیکھا عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتے پس کہا عامر نے قسم ہے اللہ کی
نہیں دیکھا میں نے کوئی دن مانند آج کے دن کے اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس جلد کے یعنے جلد سہل کی کہا ابو امامہ نے پس گرایا گیا سہل
یعنے گر پڑا زمین پر مارے ٹوک اسکی کے پس لایا گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا گیا واسطے رسول خدا کے ای رسول خدا کے
کیا ہے آپ کو رغبت بیچ علاج کرنے سہل بن حنیف کے قسم ہے اللہ کی نہیں اٹھا سکتا ہے سر اپنا پس فرمایا حضرت نے کیا گمان کرتے ہو تم کسی پر کہ
اسکو نظر لگائی ہے پس کہا لوگوں نے کہ گمان کرتے ہیں ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اسنے نظر لگائی کہا راوی نے پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے عامر کو اور سخت کہا اسکو اور فرمایا کس واسطے قتل کرتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی کو کیوں نہ دعا دی تو نے اسکو ساتھ برکت کے یعنے کیوں
نہ کہا تو نے بارک اللہ علیک تا کہ نہ تاثیر کرتی اسمیں نظر دھو یعنے اعضا اپنے سہل کے لیے اور ڈال پانی اسپر پس دھوئے واسطے سہل کے لئے عامر نے منھ اپنا اور
ہاتھ اپنے اور کہنیاں اپنی اور گھٹنے اپنے اور سر اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے اور اعضا ازار کے اندر کے یعنے ستر اور ران اور کولے ایک
پیالہ میں پھر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اٹھ کر ساتھ لوگوں کے اس حال میں کہ نہ تھا اسکو کچھ خلل یعنے اسی وقت صحت پائی اور کیا
نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور نقل کی یہ مالک نے اور مالک کی روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنے ٹوکنے والے کو تحقیق نظر حق ہے
وضو کر دے واسطے اسکے پس وضو کیا واسطے اسکے **ف** کہا نووی نے کہ وصف ٹوک لگانے والے کی وضو کا نزدیک علما کے اس طرح ہے کہ لایا جاوے
پیالہ پانی کا اور نہ رکھا جاوے پیالہ زمین پر پھر لیوے وہ ایک چلو اور کلی کرے پھر ڈالے کلی پیالہ میں پھر لیوے اسمیں سے پانی اور دھوئے اس سے
منھ اپنا پھر لیوے بائیں ہاتھ سے پانی اور دھوئے داہنی ہتیلی اپنی پھر لیوے داہنے ہاتھ سے پانی اور دھوئے اس سے ہتیلی بائیں پھر بائیں
ہاتھ سے پانی لیوے اور دھوئے کہنی داہنی پھر داہنے ہاتھ سے لیوے پانی اور دھووے اپنی کہنی بائیں اور نہ دھوئے اس چیز کو کہ درمیان کہنیوں اور
ہتیلیوں کے ہے پھر دھوئے قدم داہنا پھر بایاں پھر گھٹنا داہنا پھر بایاں بطور سابق کے اور یہ سب پیالہ میں دھوئے پھر تہبند کے اندر سے دھوئے
پس جب یہ سب دھو چکے تو ڈالے پانی اسکے پیچھے سے اسکے سر پر اور اس طرح کے معالجات اسرار حکمت سے ہیں کہ عقل دریافت کرنے انکے سے عاجز
اور کہا مازری نے کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور جبر کیا جاوے ٹوکنے والا اوپر وضو کے واسطے ٹوک زدہ کے سبب صحیح روایت کے اور کہا کہ بعید ہے
خلاف کرنا اس میں جبکہ خوف ہو ٹوک زدہ کے ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانے کے تو لازم ہے کہ
پرہیز کرے اس سے اور لائق ہے امام کو کہ منع کرے اسکو آنے سے لوگوں میں اور حکم کرے اسکو کہ اپنے گھر میں رہا کرے اور اگر محتاج ہو تو
وہ مقرر کرے اسکے لیے بقدر کفایت اسکی کے اسلئے کہ ضرر اسکا اشد ہے ضرر جذامی کی سے اور کہا نووی نے کہ قول اس کہنے والے کا صحیح متعین
ہے اور نہیں معلوم ہوتا غیر اسکے سے خلاف اسکا واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ

مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے جنون سے اور ٹوک آدمی کی سے یہانتک کہ اترین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب اترین یہ شروع کی حضرت نے پناہ مانگنی ساتھ ان دونون سورتون کے اور چھوڑ دی پناہ پکڑنی سواے ان دونون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتے ہین تمہارے اندر مغربون کہا مین نے کہ کون ہین مغربون فرمایا وہ لوگ ہین کہ شریک ہوتے ہین انمین جن نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** شریک ہوتے ہین جن یعنے انکے نطفہ مین اور اولاد مین بسبب ترک کرنے ذکر اللہ کے وقت صحبت کرنے کے بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اسکے ستر کے ساتھ ملاتا ہے اور جماع کرتا ہے ساتھ اسکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ پس واجب ہے انسان کو کہ کرے جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ جب صحبت کرنے لگے بیوی اپنی سے تو کہے بسم اللہ اللّٰھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب ترک کرتا ہے یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہے شیطان صحبت کرنے مین پس معنے مغربون کے ہین تجاوز کرنے والے ذکر خدا سے اور دور ڈالنے والے نفس اپنے کو ذکر حق سے وقت جماع کے یاد در ڈالنے والے فرزند کو عنصر اپنی سے اور لانے والے رگ غریب کو نسب مین پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہتے تا بچے اس بلاے عظیم سے اور بسبب اسکے ترک کرنے کے فساد ابناے روزگار کا ظاہر ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد مشارکت جن سے آن مین حکم کرنا انکا ہے انکو ساتھ زنا کے اور اچھا کر دکھانا ہے زنا کا انکو پس پیدا ہوتی ہے اولاد بری ۱۲ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِيْ بَابِ التَّرَجُّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ بہتر اسکا جسکا تم دوا کرتے ہو بیچ باب ترجل کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا نسبت بدن کے مانند حوض کے ہے بہ نسبت درخت کے اور رگین بیچ پیٹ آدمی کے کہ اعضا سے آئی ہین طرف معدہ کے اور پیوستہ ہین ساتھ اسکے ایسی ہین کہ جیسے کوئی پانی پینے کے لئے حوض پر آوے پس جسوقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی ہین رگین معدہ سے طرف اعضا کے ساتھ رطوبات جیدہ اور غذاے صالحہ کے کہ سبب صحت بدن اور قوت اسکی کے ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی ہین رگین طرف اعضا کے ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب بیماری بدن او ضعف اسکے کے ہین **ف** یعنے حال اسکا مانند حال حوض کے ہے کہ رگ و ریشے درخت کے اسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتے ہین اگر پانی صاف و شیرین ہے تو سبب تازگی اور نشو نماے درخت کا ہوتا ہے اور اگر پانی مکدر و شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہے کذا ذکر الطیبی اور اظہر یہ ہے کہ حمل کرین اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کے اور اقوال و آداب اسکے موافق کھانے پینے اسکے کے ہوتے ہین پس اگر داخل ہو حرام پیٹ مین منشا ہوتے ہین افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتے ہین افعال وغیرہ فضول ہے اصول و فروع سے پس ہے طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ روئیدگی کے کہ ظاہر ہوتے ہین اس سے فی الحال جیسے کہ کہا گیا ہے کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالے نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نے من بنت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث مین بعضون نے کلام کیا ہے اور بعضون نے اسکو موضوعات مین گنا ہے اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت اسکی کے ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کے ہے حسن یا ضعیف پس نہین صحیح ہے یہ کہ کہا جاوے اسکے حق مین انہ باطل

یعنے کہتے اعوذ باللہ من الجان والبولین ۱۲ ح شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا اللہ دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس چیز سے کہ دی تو نے ہمکو یعنے اولاد ۱۲ ترجمہ حضرت شیخ ۔۔۔ یعنی اوس سے ۔۔۔ ابن عباس ۔۔۔

یعنے المعدۃ حوض البدن ۱۲

لا اصل لہ۔ ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ یُصَلِّیْ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ فَلَدَغَتْہُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِہٖ فَقَتَلَہَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَّلَا غَیْرَہٗ اَوْ نَبِیًّا وَّغَیْرَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَّمَاءٍ فَجَعَلَہٗ فِیْ اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ یَصُبُّہٗ عَلٰی اِصْبَعِہٖ حَیْثُ لَدَغَتْہُ وَیَمْسَحُہَا وَیُعَوِّذُہَا بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا اسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتے پس رکھا ہاتھ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی انگلی مین بچھو نے پس مار ڈالا اسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کے پس جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو کہ نہین چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اسکو یعنے ہر ایک کو ایک باسن مین پھر شروع کیا کہ ڈالتے تھے اسکو یعنے اس چیز کو کہ باسن مین تھی اپنی انگلی پر اس جگہہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے انگلی کو اور پڑھتے تھے اسپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْہَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَہْلِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَکَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَیْنٌ اَوْ شَیْءٌ بَعَثَ اِلَیْہَا مِخْضَبَۃً فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ تُمْسِکُہٗ فِیْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّۃٍ فَخَضْخَضَتْہُ لَہٗ فَشَرِبَ مِنْہُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ فَرَاَیْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ کہا بھیجا مجکو اہل میری نے طرف ام سلمہ کے ساتھ پیالہ پانی کے اور تھی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کے ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھین رکھتین بال کو بیچ نلی چاندی کے پس ہلاتین اسکو اسکے لئے پس پیتا وہ اس پانی سے کہا راوی نے پس جھانک کر دیکھا مین نے نلی مین پس دیکھے مین نے کتنے ایک بال سرخ روایت کی یہ بخاری نے **ف** کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کا یہان تھا مانند ڈالنے حریر کے کعبہ پر واسطے تعظیم کے اور یہ بال سرخ خلقی تھے یا بھورے تھے بسبب آمد بڑہاپے کے یا مہندی مین رنگے ہوئے تھے یا بسبب خوشبوی کے متغیر ہوگئے تھے ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَمْاَۃُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُہَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ وَالْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَہِیَ شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ قَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ فَاَخَذْتُ ثَلٰثَۃَ اَکْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُہُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَہُنَّ فِیْ قَارُوْرَۃٍ وَکَحَلْتُ بِہٖ جَارِیَۃً لِّیْ عَمْشَاءَ فَبَرَاَتْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق کتنے ایک لوگون نے اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کھنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہے بہشت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر سے کہا ابوہریرہ نے پس لین مین نے تین کھنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نے انکو یعنے کوٹ کر عرق انکا نچوڑا اور رکھا مین نے انکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کے دیا مین نے انکو ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ مین پس اچھی ہوگئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک ہے الخ یعنے جیسے دانہ چیچک کے فضلات ردیہ ہین کہ لڑکون کے پوست مین سے باہر نکلتے ہین ایسے ہی یہ کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہے کہ زمین سے نکلتی ہے یہ بات صحابہ نے از راہ مذمت کھنبی کے کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سے ہے یعنے جملہ عطایا سے ہے کہ منت رکھی اللہ تعالے نے اپنے بندون پر ساتھ اسکے کہ بے مشقت بونے اور پانی دینے کے زمین سے نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت دی اس من سے کہ حضرت موسیٰ کی قوم پر اترتی تھی یعنے جیسے وہ بے مشقت اترتی تھی ویسے ہی یہ بھی بے مشقت تخم ریزی وغیرہ کے نکلتی ہے اور یہ ظاہر تر ہے اسلئے کہ ایک روایت مین آیا ہے الکماۃ من المن والمن من الجنۃ اور پانی اسکا الخ کہا نووی نے کہ کہا بعضون نے کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہے اور بعضون نے کہا ملا کر ساتھ کسی دوا کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو واسطے

ٹھنڈک آنکھوں کی گرمی کے تو نرا پانی شفا ہو اور اگر ہو غیر اسکے تو ملا کر ساتھ اور دوا کے اور صحیح بلکہ صواب یہ ہی کہ نرا پانی شفا ہو مطلق چنانچہ دیکھا مین نے بعضے مشائخ زمانہ اپنے کے تئین کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی پھر دینے پانی اسکے کے بسبب اعتقاد کرنے کے ساتھ حدیث کے اور متبرک جاننے اسکے کے شفا دے کامل پائی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ لَمْ یُصِبْہُ عَظِیْمٌ مِّنَ الْبَلَاءِ اور روایت ہو انھین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے مین صبح کو نہین پہنچتی اسکو بڑی بلا **ف** یعنے برکت اور خاصیت شہد سے بلائے عظیم دفع ہوتی ہی کہا جامع حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد ساتھ پانی کے ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتے تھے انتہی اور لکھا ہو علمائے کہ بیچ پینے شہد کے پانی مین ملا کر ایسی حفظ صحت ہو کہ راہ نہین پاتی معرفت اسکے کی مگر فضلائے اطبا اسلیئے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اسکا نہار منھ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتھ اعتدال کے اور کھولتا ہی سدّون کو **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاھُمَا ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ اَنَّ الْاٰخِرَ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہ دونو حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنے علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنے انکا قول ہی **ف** شہد مین شفا ہی بسبب اس قول اللہ تعالے کے فیہ شفاء للناس اور قرآن کے حق مین فرمایا ہی ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسلیئے فرمایا کہ ہدی وشفاء ہی **وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰی ھَامَتِہٖ مِنَ الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَیْرِ سَمٍّ کَذٰلِکَ فِیْ یَافُوْخِیْ فَذَھَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّیْ حَتّٰی کُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہو ابی کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لئے درمیان سر پر بسبب بیماری کے کہ ہوئی تھی کہ کھائے بکری زہر دار کے سے کہا معمر نے کہ راوی اس حدیث کے ہین پس پچھنے لیئے مین نے بغیر کھانے زہر کے اسی طرح سے درمیان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھسے یہانتک کہ سکھلایا جاتا تھا مین الحمد نماز مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت زائد کے کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہی **وَعَنْ نَافِعٍ** قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ یَا نَافِعُ یَنْبَغُ بِیَ الدَّمُ فَاْتِنِیْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْہُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْہُ شَیْخًا وَلَا صَبِیًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحِجَامَۃُ عَلَی الرِّیْقِ اَمْثَلُ وَھِیَ تَزِیْدُ فِی الْعَقْلِ وَتَزِیْدُ فِی الْحِفْظِ وَتَزِیْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ کَانَ مُحْتَجِمًا فَیَوْمَ الْخَمِیْسِ عَلَی اسْمِ اللّٰہِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَۃَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ وَاحْتَجِمُوْا یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَۃَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّہُ الْیَوْمُ الَّذِیْ اُصِیْبَ بِہٖ اَیُّوْبُ فِی الْبَلَاءِ وَمَا یَبْدُوْ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَیْلَۃِ الْاَرْبِعَاءِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو نافع سے کہ کہا کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہو میرے بدن مین خون نے پس بلا لا میرے پاس سینگی والے کو کہ کھینچے لوہو اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو یعنے تو سینگی اچھی طرح کھینچے کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سینگی کھچوانی نہار منھ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین یعنے اسکو کہ حافظہ نہین رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنے کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانے والا پس کھچواوے دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالے کے اور بچو سینگی کھچوانے سے دن جمعہ کے اور دن ہفتے کے اور دن اتوار کے اور سینگی کھچواؤ پیر کے دن منگل کے دن اور بچو سینگی کھچوانے سے دن بدھ کے اسلیئے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پہنچے اسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ

مگر بیچ دن بدھ کے یا بدھ کی رات **ف** پڑے اسمین عیوب بلا مین ظاہر یہ ہی کہ سبب پڑنے کا بلا مین لینا پچھنون کا تھا بدھ کے دن اور نفس دن نے اور
بھی اسباب سکنے ذکر کئے ہین شاید کہ یہ جملہ اُن اسباب سے ہو اور لکھا ہی علمانے کہ حدیث کبشہ بنت ابو بکرہ سے کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون
لینا منگل کے دن خوب نہین اور اس حدیث مین برخلاف اسکے آیا جواب اسکا یہ کہ بر تقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہ ہی کہ منگل کہ سترہوین
تاریخ واقع ہو جیسے کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور مگر بیچ دن بدھ کے ظاہر یہ ہی کہ یہ حصر باعتبار غالب اور از راہ مبالغہ کے ہی ؀ ع ح ؁

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ
دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَالِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى
وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھچوانی
منگل کے دن سترہوین تاریخ مہینے کے دوا ہی واسطے بیماری برس روز کے نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نے کہ مصاحب ہی امام احمد بن حنبل کا
اور نہین اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اُسپر اعتماد کرین اسی طرح سے ہی منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی اور روایت کی رزین نے مانند اسکے
ابی ہریرہ سے **ف** منگل کے دن پچھنے لینے مین روایتین مختلف آئی ہین پس اولیٰ ہی یہ کہ پرہیز کرے اس سے جبتک کہ نہو اُسمین اُسکی ضرورت
واللہ اعلم ع **ف** چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے احکام
واقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیہ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سے لکھے ہین ترجمہ اُسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہی تا مفید ہو جاننا چاہیے کہ حکم سحر کا
مختلف ہی اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنے نام بتون کے اور ارواح خبیثہ کے ساتھ ایسی تعظیم کے کہ شایان رب العزت کے ہی
مانند ثابت کرنے عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکلکشائی کے یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیر ذلک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنے والا
اُسکا مرتد ہوتا ہی اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرح کا سحر واسطے کسی مطلب اپنے کے کرادے دیدہ دانستہ تو وہ بھی کافر ہوتا ہی اور احکام ارتداد
کے اُسپر جاری ہونگے اگر مرد ہی تو اُسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیئے تا توبہ کرے اور اس قول وفعل سے تبرا کرے اور بعد تین دن کے اگر توبہ اُسکی
درست نہوئی تو اُسکو مار ڈالین اور پھینکدین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اُسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کے اُسکو تجہیز وتکفین نکرین اور اُسکے لیے
فاتحہ اور درود وصدقات ندین اور اگر عورت ہی تو اُسکو بھی نزدیک امام شافعی کے بطریق مردون کے بعد از مہلت دینے تین روز کے مار ڈالین اور امام
اعظم رح کے نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کرے اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد کفر کا نہو لیکن کرنے والا اُسکا دعوی کرتا ہی کہ مین
اپنے سحر سے کار خدائی کر سکتا ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کے یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کے
اور معجزات اُنکے کر سکتا ہون مانند اُڑنے کے ہوا مین یا قطع کرے مسافت ایک مہینے کے ایک لمحہ مین پس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوے کے
نہ بسبب نفس سحر کے اور اگر کہتا ہی کہ ان اعمال بد میرے مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اُسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا
اور پہونچانا مس کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہ سحر جھوٹ باندھنا اور فسق ہی کرنے والا اسکا کاذب و فاسق ہی اگر یہ اپنے سحر سے کسی نفس
معصومہ کو ہلاک کرے تو مانند قتاق اور پھانسی دینے والے کے اسکو مار ڈالین اسلیئے کہ سعی کرنے والا ساتھ فساد کے ہی اور اسباب مین درمیان ساحر و
ساحرہ کے کچھ فرق نہین یہ ہی جو لکھا کہ امام فخر الدین زاہدی اور علماے حنفیہ نے منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سے یون آیا ہی کہ جو کسیکو معلوم
کرین کہ وہ سحر کرتا ہی اور ساتھ اقرار وتنبیہ کے یہ بات ثابت ہو تو اُسکو مار ڈالنا چاہیئے اور طلب توبہ کی اُس سے نکرنی چاہیئے اور اگر کہے کہ مین سحر کو ترک
کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اُسکی بات کو قبول نکرنا چاہیئے ہان اگر کہے کہ مین سابق مین سحر کرتا تھا اور ایک مدت سے اس شغل کو ترک کردیا ہی

ہین نے تو اُسکے قول کو قبول کرین اور اُسکے خون سے درگذر کرین اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اُسکے کے سحرزدہ مر گیا ساحر سے
پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ مین نے اُسپر سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہی اُسپر قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہے کہ مین نے اسکو سحر کیا ہی لیکن سحر میرا
کبھی مار ڈالتا ہی اور کبھی نہین پس یہ قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کے جاری کرنے چاہیین اور اگر کہے کہ مین نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا ساتھ نام سکے
موافق پڑا اگذر اسکا بیچ جگہ سحر کے پڑا اور آئین تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کے اُسپر جاری ہوتے ہین اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی
حاصل اُسکا یہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الہی سے صادر ہوتے ہین اکثر اوقات اولیا سے ظہور مین آتے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل
صورتون کے اور ایسے ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کے ہین مانند زندہ کرنے موتٰی کے اور قطع کرنے مسافت طویلہ کے ایک ساعت مین اور
مانند انکے کے اولیا سے کثیر الوقوع ہین اور احوال لکھنے والے ان اولیا کے اُن افعال کو بیچ کرامات و مناقب اُن اولیا کے لکھتے ہین اگر
نسبت کرنا فعل الہی کا ساتھ غیر کے کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کے کہ وہ غیر رکھتا ہی کفر نہو تو ساحر کے حق مین کیون
حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ بیچ حال دعوتیون کے اور عزائم خوانون کے کہ ساتھ سیفی اور دعوات کے مانند ان عجائبات کے بہت ظاہر کرتے ہین مشابہت
تمام ساتھ ساحرون کے بہم پہونچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کے ہون خواہ اور
جنس کے سب اللہ تعالےٰ کے قبضۂ قدرت مین ہین اور اُسی کے ارادہ اور پیدا کرنے سے صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ اولیاء کے ہاتھ سے
صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتے ہین اسباب مین فرق نہین ہی مگر یہی فرق ہی کہ اولیاء اور دعوتی اور عزائم خوان
اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتے بلکہ طرف قدرت اللہ تعالےٰ کے یا خواص اسماء اُسکے کے نسبت کرتے ہین پس شرک نہین لازم آتا اور
ساحر اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتے ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور بیر اور خواص منترون کے اور نام بتون کے ہین اور اسلیئے اُن افعال کو اپنے
قابو اور حکم مین جانتے ہین اور اُن افعال پر اجرت لیتے ہین اور بھینٹ چاہتے ہین اور نذرین اور قربانیان واسطے اُن ارواح خبیثہ اور
اُن بتون کے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اسی کے کہ افعال عادت الہی کو مانند بخشنے فرزند کے
اور فراخ کرنے رزق کے اور شفا دینے کے اور مانند انکے کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتے ہین اور کافر ہوتے ہین اور موحد
تاثیر اسماء الہی سے یا خواص مخلوقات اُسکے سے کہ دوائین ہین جانتے ہین یا تاثیر دعاؤن صلحا بندون اُسکے سے کہ اُسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت روائی
کرواتے ہین سمجھتے ہین اور اُنکے ایمان مین خلل نہین آتا اسی طرح یہ آمدیم برآنکہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اُسکے کتنے ہین اور کون سی قسم اُسکی موجب
کفر کی ہی اور کون سی موجب فسق کی ہی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس بحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا
قدرت کا ہی اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کے بسبب مزاولت اسباب خفیہ کے بغیر توسل کے جناب الہی مین ساتھ دعا یا پڑھنے اسماء اللہ تعالےٰ کے اور بغیر
نسبت کرنے اُن افعال کے طرف قدرت اللہ تعالےٰ کے اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کے ہین سحر کی بھی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اُن اقسام
کا یہ ہی کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا نورانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر
کے یا روحانیات جزئیہ خاص ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانون کے کہ بنی آدم کے بدنون مین سے نکل گئی ہین کہ اُن جانون
کو بعد اُسکے مسخر کرنے کے اپنے کام مین بیر کہتے ہین لغت ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کے تاثیر عجیب کرتے ہین یا بسبب
خواص کے یعنی بمقتضائے صور نوعیہ کے بغیر توسط کیفیات کے مانند جذب مقناطیس کے لوہے کو پھر طریق حاصل کرنے مناسبت کا ساتھ روحانیات
کے اور طریق کھینچنے تاثیر اُنکی کا یاد کر کرنا ناموں اُنکے کا ہی اور التجا کرنی طرف اُنکے ساتھ شرائط معتبرہ کے یا بنانا صورتون مناسبہ کا

السحر بالکسر فسون و جادو و حق کردن و کل مالطف مأخذہ و دق و تمویہ و دو البستن و تیزی و ... علت کردن ... ۱۲ صراح

اور کرنا عملوں مرغوبہ انکے کا یا پڑھنا اُس کلام کا کہ مفردات اُس کلام کے بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ کرتے ہین امر پرعظمت ایک روح کے ارواح میں سے
یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اُس سے کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص و عام کے ساتھ مدح اور ثنا اُسکے کے جاری ہوئی تھی بس اقسام سحر کے بنظر ان
شقوق کے تعدد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول ہے چند قسم ہے ایک قسم اُس سے کہ عمدہ اقسام ہے سحر کلدانیین اور سحر بابل ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام واسطے رد مذہب اور باطل کرنے عقیدہ اُنکے کے مبعوث ہوئے تھے اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت و ماروت سے ہے کہ اہل بابل
اسکو اُنسے سیکھ کر کام مین لاتے تھے اور اُسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتے تھے بہت اس علم مین مشغول رہتے تھے تواریخ
معتبرہ مین لکھا ہے کہ حکماے بابل نے عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اُسکا تھا چھ طلسم بنائے تھے کہ عقول و اوہام بیچ دریافت کرنے کیفیت
اُنکی کے حیران تھین اول یہ کہ ایک بط تانبے کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اس شہر مین آتا تو اُس بط مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر
اُس آواز کو سنتے اور جانتے کہ مقصود اسکا کیا ہے اور اُس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے دوسرے ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اُس نقارے پر
چوب مارتا اُس نقارے مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہ ہے اور بعد از تلاش کے اُسی طرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تھا واسطے معلوم کرنے حال
غائب کے کہ صاحب غرض اُس آئینہ مین دیکھتا حال اسکے غائب کا اُس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین صورت
اُسکی ساتھ اُس حال کے کہ غائب اُس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا تھا چوتھے
ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اُس حوض پر جشن مرتب کرتے تھے اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے تھے اور ہر کوئی جو کچھ
کہ چاہتا اقسام شربتوں سے لاتا اور اُس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اُس حوض پر واسطے پلانے لوگون کے کھڑے ہوتے اور حوض مین سے نکالتے
تو ہر کسی کے لیئے وہی نکلتا کہ آپ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا واسطے فیصلہ قضایا کے کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا آپسمین اور حق
اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کے آتے اور تالاب مین جاتے جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اُسکی ناف سے نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ
باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اُسکے سر پر پھر جاتا اور اُسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوے باطل اپنے سے باز آتا تو اُسوقت نجات پاتا چھٹے
نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اُسکے سایہ کے نیچے دربار کے لوگ بیٹھتے تھے اور جسقدر لوگ بھڑھتے جاتے سایہ درخت کا بھی بڑھتا
جاتا تا آنکہ اگر لاکھ آدمی ہوتے سایہ بھی اُسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹھے رہجاتے
اور نمرود کہ بادشاہ اُنکا تھا وہ بھی اس باب مین توغل بہت رکھتا تھا کہتے ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہے اور بعد از انکہ کسی کو پہونچنا
طرف حقیقت اُس صناعت کے میسر ہو جو کچھ چاہے ظاہر کرنے مخالف عادت سے یا منع کرنے موافق عادت سے کر سکتا ہے جیسے کہ معالجہ کرنا اُن امراض
کا کہ اطبا اُس سے عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیر ذالک کے سبب اُس کے ہو سکتا ہے اسلیئے کہ وہ ساتھ استعانت روحانیات کے تدبیر کرتا ہے اور طبیب ساتھ
استعانت جسمانیات کے جب حضرت ابراہیم پیدا ہوے تو اللہ تعالےٰ نے اُنکو ارواح واجسام دکھائے اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور
و بے اختیار دیکھا سب سے منھ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کے ہوے جیسے کہ سورہ انعام مین فرمایا وَكَذَٰلِكَ نُرِيٓ إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَمَا أَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے اسلیئے کہ شرائط اس سحر مین مندرجہ ہین لکھا ہے کہ اول شرط اسکی یہ ہے کہ ارواح کو دلون کے
مطلع جانے اور ہرگز گمان عجز وجہل کا اُنکے حق مین نکرے والا وہ ارواح اُنکا کہنا نمانین اور مطلب کو نہ پہونچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات
کواکب مین لکھتے ہین کہ ابتدا ساتھ دعوت قمر کے کرتے ہین ساتھ ان الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین
اسطرح کہتے ہین کل ما حصل لی من السحر فمنک وکل ما یندفع من الشر عنی فمنک وعلی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد اور یہ قول

منافی اسلام اور توحید اور ملت حنفی کے ہی اور قسم دوسری اُس سحر سے سخر کرنا جن وشیاطین کا ہی خاصۃ اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہی اور اُس سخر کرنے مین بڑے جنون سے مانند بھوانی اور ہنومان اور ماتند انکے کے التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اُنکے لئے گذرانی اور عطریات مناسب بیچ جگھون حضور اُنکے کے رکھنی ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا بیر کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی کہ اول اُس انسان کو کہ قوی القلب والجثہ مرا ہو تلاش کرین بعد ازان اسکی روح کو ساتھ پڑھنے بعضے الفاظ کے کہ مشتمل اوپر ذکر بڑے شیطانونکے ہوتے ہین اور تعظیم بہت اُنکی اُسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کھینچین اور بعوت اُن الفاظ کے اور رکھنے نذر اور ہدیہ کے اُس روح کو اپنے حکم و قابو مین لیوین سجدے کہ مانند غلام یا نوکر کے جس چیز کا حکم کرے سرانجام کرین پس یہ عمل بھی لازم کرنے والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کے پہونچاتا ہی اور غالباً اُس طرح کے ارواح کہ ساتھ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کے متوجہ ہون نہین ہوتین مگر جنس خبیث سے مانند ہنود یا فساق کے پس مخالطت خبائث کی بھی اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کے بیچ خیال ایک شخص تصرف کرین تا اُسکو جو کچھ کہ موجود نہین ہی نظر آوے یا صورتون ہائل تخیل اپنی سے ڈرے یا حرکات غیر واقع کو واقع جانے اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتے ہین اور بیچ قصہ ساحرون فرعون کے بیچ آیۂ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کے اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کے واسطے دفع کرنے دلالت اسکی کے نبوت پر کیا جاوے یا بیچ مقابلہ اولیا کے واسطے معارضہ اُنکے کے عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کے کسی کو دغا دیوین اور اسکی آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال مین کرتے ہین التجا کرنی ارواح جنون سے یا ذکر کرنا نام بڑے جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتھ تعظیم بہت کے ہو کفر لازم آویگا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلے ہنود مین رواج بہت رکھتا تھا اور اب نام و نشان بھی اُسکا موجود نہین اور اُسکو تعلیق الوہم بھی کہتے ہین اور طریقہ اُسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور کر کر پیش نظر رکھکر وہم کو ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے متعلق کرتے ہین اور شرائط اس تعلیق کے کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگونسے وغیرہا ہین عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھ اُسکے قصد کرین مانند جدائی ڈالنے کے درمیان دو زناکار ونکے یا ہلاک کرنے کسی ظالم و کافر کے مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھ اُسکے قصد کرین مانند جدائی ڈالنے کے درمیان میان بیوی کے یا ہلاک کرنے معصوم کے حرام ہی اور قسم چھٹی سحر کی نیرنج ہی یعنے بسبب خواص اشیا کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکے کہ جب چاہین کہ انگلیون سے آگ روشن کرین تو تھوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کر کر تھوڑا سا کف دریا اُسمین ملا دین اور انگلی پر ملین اور اُس مقام پر ڈالین پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اُسمین جلتا ہو اُس انگلی کو آگے چراغ کے لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاوے گی اور جلنے کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیلی ہین کہ ساتھ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کے امور غریبہ حادث کرین اور بنا اُن آلات کا اکثر ہوتا ہی اوپر تعمق کے ریاضیات مین مثل حیل ساحران فرعون کے اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین سحر کے شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت یعنے بھان متی عمل مین لاتے ہین واسطے متعجب کرنے لوگونکے اور سبب خفی اس طرح کے سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل اشکال کا ساتھ سرعت کے ہی اور یہ تینون قسمین سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتھ اُسکے کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سے حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیئے کہ اکثر اقسام سحر کو جو ذکر کیا ہے امت مصطفویہ نے علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اُس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ علویہ کو ساتھ اُسکے تسخیر کرتے ہین لیکن باستعانت اسماے عظام الٰہی اور آیات قرآنی کے اور اصلاح قسم دوسری کے عزائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین کو اور جنون کو سخر کرتے ہین لیکن باستعانت اسما و آیات کے بغیر آمیزش کفر

کہ نظر بندی بھی تھی
اور یہ بھی ۱۲

و شرک کے یا تعظیم غیر اللہ کے بلکہ ساتھ حکومت اور استیلا کے اور صلاح قسم تیسری کی حاصل کرنا رابطہ کا ساتھ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کے ہی کہ اکثر ایسے
شرب عمل مین لاتے ہین اور اپنے حوائج مین اور خلق کے حوائج مین ساتھ اسکے منتفع ہوتے ہین اور بیچ طریق حاصل کرنے اسکے کے بھی طہارت اور تلاوت اور بھیجنا
ثواب صدقات کا واسطے اُن ارواح کے منظور رکھتے ہین اور اصلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیا سے ابرار سے واسطے حل مشکلات کے
عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق و ہم تشکیف ساتھ کیفیت عظمے کے ہی کہ بسبب استغراق کے بیچ ملاحظہ ایک اسم کے اسمائے الہی سے میسر ہوتا ہی اور اصلاح قسم
چھٹی کے تعمق ہی بیچ خواص آیات اور اسما اور ارقام اور اعداد اُنکے کے اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسا کہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص
اسما اور سورتون قرآن کے ساتھ قیود و شروط کے اور بیچ کتابون تکسیر کے مفصل اور مشروح ہی حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتھ کفر اور شرک
اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہوا اور موقوف ہوا اوپر التجا کے طرف غیر خدا کے اور منہمک ہونے کے بیچ دیکھنے اسباب کے
ساتھ اسطرح کے کہ دیکھنے قدرت مسبب کے سے غافل کرے اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوے تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کے ہی اگر مقصد
خیر ہو تو سحر اُسکے لئے بہتر ہی اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کے لکھتے ہین کہ یہود اوپر نوعل
کرنے کے بیچ سیکھنے اس دو طرح کے سحر کے کہ مذموم و معیوب ہی اکتفا نہین کرتے بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنے اور علمون کے بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور
وحی الہی سے ہین صرف کرتے ہین **وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ** یعنے سیکھتے ہین اُن علمو کو کہ ضرر کرتے ہین اُن کو گو کہ اور اونکو ضرر نکرین اور
نفع نہین دیتے انکو گو کہ اور ونکو نفع دین اور عاقل کو چاہیے کہ احتراز کرے اُس چیز سے کہ ضرر کرے اور نفع نہ دے یہان جاننا چاہیئے کہ علم مذموم نہین ہوتا بندو کے
حق مین مگر بسبب ایک جہت کے تین جہتون مین سے اوّل یہ کہ توقع ضرر کی ہو اُس سے اپنے تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اسی باب سے
ہی اسلئے کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد اوضاع ستارون اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتے ہین تو اُنکی خاطرون مین مستقر
ہوتا ہی کہ بسبب تاثیر فلانے ستارہ اور فلانے برج اور فلانے درجہ کے ہی پس امید حصول ہونے مطالب کی اور خوف فوت ہونے اُنکے کا جہت ستارہ اور
برج سے دلمین جگہ پکڑتے ہین اور التفات طرف مالک ضر اور نفع کے نہین رہتا اور حجاب عظیم دلپر حائل ہوتا ہی کہ نظر الی اللہ سے مانع آتا ہی
دوسرے یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نرکھے لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کے دقائق اُس علم کے نہین معلوم کر سکتا اور جبکہ اُسکے دقائق
کو نہ پہونچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیلے سے ہی بحث کرنی اسرار الہیہ اور احکام شرعیہ سے اور اکثر علوم فلسفیہ اور علم قضا و قدر کا
اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کے جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیمابین اُن بزرگون کے واقع ہوئین وغیر
ذلک اور اسی طرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے کہ اُنکے دل بھرے ہوئے شہوات سے ہین
حکم سم کا رکھتا ہی اور مورث ملکہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بیچ علمون محمودہ شرعیہ کے تعمق بیجا کرے اور افراط تفریط کرے
مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوے اور بیچ علم فقہ کے حیلون اور روایات نادرہ بے اصل کو بیان کرے اور علم سلوک مین اشتغال
حو گیہ کو دخل دیوے اور علم دعوت اسما کے مین قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوے اور بیچ علم قصص انبیا کے جھوٹ یہود اور روافض کے سننا موجب فساد
عقائد کا ہو علی ہذا القیاس اور یہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتے ہین اور نفع کہ ان علوم سے متوقع ہی اُنکو نہین پہونچتا اور یہودی اسی طرح کے علم مین
مشغول تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کیا تھا **بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ** یہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کے **ف** فال ساتھ ہمزہ کے اور
اکثر استعمال اُسکا ساتھ ابدال ہمزہ کے الف سے ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہی جیسے کہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنے اس بات کے کہ صحت
پاوے لگا یا نہین سنے کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنے یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی مین بھی آتا ہی جیسے کہتے ہین فال نیک و فال

فال بد اور طیرہ ساتھ زیر طا اور زبر ی کے مصدر ہی تطیر سے جیسے کہ خیرہ تخیر سے اور سوائے ان دونون لفظون کے مصدر اس وزن پر نہین آیا ہی اور استعمال طیرہ کا نہین ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبھی طیرہ بمعنے مطلق فال کے بھی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک یعنی محمود ہی اور سنت کہ آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتے تھے خصوصًا لوگون کے نامون سے اور جگہون سے اور فال بد یعنی مذموم اور ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکی کی یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتے تھے اس طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرند جانور کو یا ہرن کو جھجکارتے اگر داہنی طرف بھاگتا اسکو مبارک جانتے اور فال نیک لیتے اور اس کام کے لئے نکلتے اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتے اور کام سے باز رہتے اور شکار کے آنے کو بائین طرف سے سنوح کہتے ہین اور داہنی طرف سے آنے کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتے ہین اور بروح کو نحس اور یہی ہین معنے فال لینے کے ساتھ سوانح اور بوارح کے کہ عبارات مین واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کے یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سے اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت اسکے کا ہونا بہرحال بہتر ہی اگرچہ خطا کرے اور غلط پڑے اور قطع کرنا امید کا حق سے اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلاً اور شرعًا اور ہو ویگا وہی جو اسنے چاہا ہی تحقیق معنے فال طیرہ کے یہ ہین جو ذکر کئے گئے اور مولف اور محدثین بھی لایا ہی اس مین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند انکے کے بیچ حکم تطیر کے ہین شرح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْکَلِمَۃُ الصَّالِحَۃُ یَسْمَعُھَا اَحَدُکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین شگون بد اور بہترین اسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہی فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین شگون بد یعنے نہین ہی شگون بد لینے کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنے منفعت کے اور دفع کرنے ضرر کے اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہئے اسکا جو کچھ کہ ہوتا ہی ہو وے ہیگا اور شارع نے اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی اور بعد ازان کہ نفی کی تطیر سے اور منع فرمایا اس سے مدح کی فال کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کے فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینے کے آیا لیکن یہان اشکال یہ ہی کہ اس عبارت سے ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حالانکہ فال بد قطعًا اچھی نہین جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہان بمعنے بد کے ہی نہ بمعنے بہتر کے جیسے کہ کہتے ہین والآخرۃ خیر وابقے وہی ابالجنۃ خیر یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بھی اعتقاد بہی کا رکھتے تھے یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضًا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمہارا اور تفاول لے اس سے جیسے ڈھونڈھنے والا سنے یا واجد اور گمراہ سنے یا راشد ۔

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذام والے سے جیسے کہ بھاگتا ہی تو شیر سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہین ہی لگنا بیماری کا یعنے ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کے بیٹھتا ہی یا ہمراہ اسکے کھاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اسکی اسمین لکھا ہی علماء نے کہ اطبا اسکے زعم مین یہ سرایت سات امراض مین ہی جذام اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتے ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نے اسکو نفی اور باطل کیا یعنے سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسرے کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نے جیسے اسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ ساتھ تخفیف میم کے اصل مین بمعنے سر کے ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سے پیدا ہوتا ہی اور اڑتا ہی اور کہتے تھے عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سے ایک جانور کہ نام اسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجھکو پانی دو مجھکو یہانتک کہ مارا جاتا ہی

مارنے والا اسکا اور بعضون نے کہا کہ روح اُسکی جانور ہوجاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تاکینہ اپنا مارنے والے اپنے سے لیوے اور جب کینہ لیا جاتا ہی اُڑجاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نے اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ کچھ نہین اور بعضون نے کہا کہ ہامہ اُلو ہی جسوقت کہ آبیٹھتا ہی کسیکے گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران ہوجاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہ داخل طیرہ کے ہی اور نہ صفر اسمین بہت اقوال آئے ہین بعضون کے نزدیک تو مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کے آتا ہی عوام اُسکو محل نزول بلا اور حوادث وآفات کا جانتے ہین یہ اعتقاد بھی باطل وبے اصل ہی اور بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کے وقت بھوک کے کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتے تھے کہ الم کہ وقت بھوک کے ہوتا ہی اُسی سے ہوتا ہی اور ایک سے دوسرے مین سرایت کرتا ہی اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہی کہ وہ کیڑے ہین پیٹ مین کہ کاٹتے ہین وقت بھوک کے اور کبھی اُس سے زرد ہوجاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہوجاتا ہی پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہی اور باوجود اسکے کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پھر فرمایا بھاگ جذامی سے الخ وجہ تطبیق اُسکی آخر فصل مین بیان کرین گے انشاء اللہ تعالیٰ شرح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اُنھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتے ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنے بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہی اُنمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کردیتا ہی اور ان کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کسنے خارشتی کیا ہی پہلے کو یعنے وہ بھی بتقدیر الٰہی خارشتی ہوا تھا یہ بھی بتقدیر الٰہی ہوئے روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** نوء ساتھ زبر نون اور سکون واو کے اور آخر مین ہمزہ ہی یعنے غروب ہونے ایک ستارہ کے اور نکلنے اور ستارے کے عرب گمان کرتے تھے کہ مینھ اسی سبب برستا ہی جیسے ہندو کہتے ہین کہ مینھ برستا ہی فلانے نچھتر سے اور نہایہ مین ہی کہ نوء کی جمع انوا ہی یعنے منازل قمر کے اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ آیہ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انھین کی طرف ہی پس عرب نسبت کرتے تھے نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینھ کی اور ہونا اُسمین نا چاند کا ہی بعضے منازل مین پس شارع نے اُسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینھ کا بتقدیر الٰہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر سبب جانے بایں معنی کہ حق سبحانہ تعالیٰ مینھ برساتا ہی اُسوقت مین بے آنکہ یہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلے اُسوقت سے اور بعد اُسوقت کے بھی برساوے اور اگر چاہے اُسوقت مین بھی نہ برساوے جیسے کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل و کفر نہ ہوگا اور امام نووی نے کہا کہ باوجود اسکے بھی کہنا مکروہ ہی اسلئے کہ شعار کفر سے ہی اور موہم علیت کا انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی مطلق ہی واسطے قطع کرنے مادۂ اعتقاد فاسد کے اور اس لئے کہ نہین وارد ہوئی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کرے اوپر جواز اسکے کے اور حاصل مضمون کا یہ ہی کہ نہ کہو کہ برسائے گئے ہم فلانی نوء سے بلکہ کہو کہ برسائے گئے ہم ساتھ فضل اللہ تعالیٰ کے واللہ اعلم شرح **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا سنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین لگ جاتی بیماری کسی کی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہی روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** غول ساتھ پیش غین اور سکون واو کے جمع اُسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جن وشیاطین سے عرب گمان

چون آنحضرت نفی این
اشیا کرد بعض اعرابی چون
در عدوی مخالف این
تجربہ کردہ بود گفت

کرتے تھے کہ غول جنگلون مین دکھائی دیتے ہین لوگونکو ساتھ شکلون طرح طرح کے اور لوگون کو راہ بھلادیتے ہین اور ہلاک کرتے ہین پس نفی کیا اسکو شارع نے اور لکھا ہی علما نے کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہی بلکہ نفی ہوجانا انکی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنے کی آدمیونکو یعنے انکو بغیر اذن اللہ تعالے کے اور بیراہ بھلادینے اور ہلاک کرنے لوگون کے قدرت نہین ہی شرح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا بیچ جماعت ثقیف کے ایک شخص جذام والا یعنے اور ارادہ کیا اُسنے یہ کہا کہ آوے آنحضرت کے پاس بیعت کرنے کے لئے پس بھیجا آنحضرت نے طرف اُسکے ایک شخص کو یہ کہنے کے لئے کہ تحقیق ہمنے بیعت کی تجھسے یعنے زبانی بغیر پکڑنے ہاتھ کے پس پھرجا روایت کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے اور اُس سے کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سے اور حدیث لا عدوٰی سے خلاف اسکے پس انکے تطبیق مین علما کے بہت اقوال آئے ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نے شرح نخبہ مین کہا کہ اوبیچ وجہ تطبیق کے یہ ہی کہ نفی عدوٰی کی باقی ہی اوپر عموم و اطلاق اپنے کے اور مخالطت ان بیمارون کی اصلا سبب لگنے بیماری کے نہین ولیکن امر بھاگنے کا جذامی سے باب سد ذرائع سے ہی تاکوئی ورطہ شرک مین نہ پڑے یعنے اگر کسی مخالطت جذامی سے کی اور ناگہان تقدیر الہی سے علت جذام مین مبتلا ہوگیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کے ہوا پس حکم کیا ساتھ بچنے کے تا اس وہم مین نہ پڑے اور اسلئے آنحضرت نے آپ جذامی کے ساتھ طعام کھایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کے اور عدم توہم کے پس حکم بھاگنے کا اُسکے لئے ہی کہ اپنے نفس مین صدق یقین نپاوے اور بر تقدیر پہونچنے مرض کے ورطہ شرک خفی مین پڑے انتہی اور کرمانی نے کہا کہ جذام مستثنے ہی لا عدوی سے اور نووی نے کہا کہ جذام کیلئے ایک بو ہی کہ بیمار کردیتی ہی اُسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہم بستری پس یہ بات طب سے ہی عدوی نہین جیسکہ ضرر کرتا ہی طعام ناخوش اور بوے ناخوش اور سب باذن خدا ہی واللہ اعلم شرح اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الِاسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتے اور شگون بد نہ لیتے اور دوست رکھتے نام نیک کو یعنے فال لیتے ساتھ اُسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت قطن بن قبیصہ سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف عیافہ ساتھ زبر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور کہ بیچ بیان معنے تطیر کے پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی اور اعتبار اسمین ساتھ نام جانورون کے ہی جیسے کہ فال لیجاوے ساتھ عقاب کے عقاب پر اور ساتھ غراب کے غربت پر اور ساتھ ہدہد کے ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ اور طیرہ کے یہ ہی کہ طیرہ عام ہی یعنے شگون بد پرندہ سے لیا جاوے یا اور جانور وغیرہ سے اور عیافہ کا استعمال خاص جانور ہی کے آواز وغیرہ سے فال لینے مین آتا ہی اور نہایہ مین ہی کہ عیافہ کے معنا پرندہ کا اور فال لینے ساتھ اسما اور آواز اور گذرنے اسکے کے اور طرق ساتھ زبر طا اور جزم را کے سنگریزے مارنا کہ عادت عرب کی عورتون کی تھی کہ وقت فال لینے کے مارتی تھین اور بعضون نے کہا کہ خط ریت مین کھینچنا جیسے کہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتھ زبر جیم اور جزم با کے معنی سحر و کہانت کے ہی اور بعضون نے کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کی جاوے سواے اللہ تعالے کے یعنے یہ افعال سب شرک اور اعمال مشرکون کے سے ہین اور اظہر یہ ہی کہ جبت شیطان ہی یعنے یہ افعال شیطان سے ہین شرح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ

بالتوکل ھذا عندی قول ابن مسعودؓ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ نقل کی اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمائی یہ بات تین بار یعنے مبالغۃً تاکہ لوگ بہت بچین اُس سے اور نہین ہم مین سے کوئی مگر یعنے مگر وہ کوئی کہ کبھی اُسکی خاطر مین فال بد سے تردد و خلجان رہتا ہی لیکن خدائے تعالے لیجاتا ہی اُسکو بسبب توکل کے یعنے اگر بحکم بشریت کے کچھ شک اور وہم خاطر مین آوے تو چاہیے کہ توکل خدا پر کرے اور اُس کام کو جاوے تاکہ جائے اُس وہم کا نہووے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے بخاری سے کہتے تھے کہ کہتا سلیمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہی کہتا اس حدیث مین وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہ کلام نزدیک میرے قول ابن مسعود سے ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک ہی یعنے شگون بد لینا مشرکون کے رسمون مین سے ہی اور موجب شرک خفی کا اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہی شرح **وعن** جابرٍ انّ رسولَ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم اخذ بیدِ مجذومٍ فوضعہا معہٗ فی القصعۃِ وقال کُلْ ثقۃً باللہِ وتوکلاً علیہِ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ جذام والے کا اور رکھا اُسکو ساتھ اپنے بیچ پیالہ کے اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون مین ساتھ اللہ کے اور توکل کرتا ہون اُسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعد از حصول توکل ویقین کے بھاگنا جذامی سے لازم نہین شرح **وعن** سعدِ بنِ مالکٍ انّ رسولَ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم قال لا ھامۃَ ولا عدوی ولا طیرۃَ وان تکن الطیرۃُ فی شیءٍ ففی الدارِ والفرسِ والمرأۃِ رواہ ابو داؤد اور روایت سعد بن مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی ہامہ اور نہین ہی عدوی اور نہین ہی شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد کسی چیز مین تو ہوتا گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کے مختلف آئی ہین بعضیون سے نفی تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اُسکے سے مطلق سمجھی جاتی ہی اور یہ بہت ہین اور بعضیون سے ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گھوڑی مین اور گھر مین ساتھ لفظ جزم کے جیسے کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس کے یا ساتھ لفظ شرط کے آیا ہی جیسے کہ اس حدیث مین اور مانند اسکے مین اور بعضیون سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجھا جاتا ہی مانند تمام امور کے جیسے کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی مین ابن عباس سے آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت کے تھا جیسے کہ حدیث حضرت عائشہ کی مین آیا ہی وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہی اور اگر فرض کیا جاوے ثبوت اُسکا تو یہ چیزین منزلہ اور محل اُسکی ہین اور جگہ اُسکی رکھتی ہین کہ انمین ثابت ہووے ایسا ہی جیسا حضرت نے فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور اسی طرح کلام ہی قاضی کا کہ کہا پیچھے لا ناالا طیرہ کے اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی ایسی یعنے اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان چیزون مین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہین انمین پس اصلا وجود نہین رکھتے اور بعضون نے کہا کہ نحوست عورت مین ناموافقت اُسکی ہی اور یہ کہ بچہ نہوتا ہو اُسکے اور اطاعت خاوند کی نکرے یا مکروہ بد شکل ہو نزدیک اُسکے اور نحوست گھر مین یہ ہی کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بُرے ہون اور ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑے مین یہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہی یا نحوست محمول ہی اوپر کراہیت و ناخوشی کے بسبب شرع یا طبع کے پس نفی شوم وتطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی واللہ اعلم شرح **وعن** انسٍ انّ النبیّ صلی اللہُ علیہِ وسلّم کان یعجبہٗ اذا خرج لحاجۃٍ ان یسمعَ یا راشدُ یا نجیحُ رواہ الترمذیؒ اور روایت ہی انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خوش آتا اُنکو جسوقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کے یہ کہ سنین اے راشد اے نجیح یعنے یہ فال نیک ہی نقل کی ترمذی نے **وعن** بریدۃَ انّ النبیّ صلی اللہُ علیہِ وسلّم کان لا یتطیّرُ من شیءٍ فاذا بعثَ عاملاً سألَ

عَنْ اِسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اِسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اِسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ
قَرْيَةً سَاَلَ عَنْ اِسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اِسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اِسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ
ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے
پھر جسوقت کہ بھیجنے لگتے عامل پوچھتے نام اسکے سے پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اسکا خوش ہوتے ساتھ اسکے اور دیکھی جاتی خوشی اسکی بیچ چہرہ
مبارک آنکے کے اور اگر مکروہ جانتے نام اسکا دیکھی جاتی ناخوشی اسکی بیچ چہرہ مبارک آنکے کے یعنے اور بدل دیتے اس نام کو ساتھ اچھے نام کے اور جسوقت
کہ داخل ہوتے کسی بستی مین پوچھتے نام اسکے سے پس اگر اچھا لگتا آنکو نام اسکا خوش ہوتے ساتھ اسکے اور دیکھی جاتی خوشی اسکی بیچ چہرے
آنکے کے اور اگر مکروہ رکھتے نام اسکا دیکھی جاتی ناخوشی اسکی بیچ چہرے آنکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ تطیر نہین ہی اسلیئے کہ بسبب
اسکے اس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت وقبح اسکے کا چہرۂ مبارک مین ظاہر ہوتا تھا اسلیئے کہ بھلائی
اور برائی کو تاثیر طبعی ہی بیچ خوشی وناخوشی کے قطع نظر کرنے کر تطیر وتفاول سے اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہی
یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنے فرزند اور خادم کے لیئے نام اچھا اسلیئے کہ برے نام کبھی موافق ہو جاتے ہین تقدیر کے جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی اپنے بیٹے کا
خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہی تقدیر الٰہی ساتھ اسکے کہ لاحق ہو اس شخص کو یا اسکے بیٹے کو خسار پس اعتقاد کرتے ہین بعضے لوگ یہ کہ
یہ بسبب نام اسکے کے ہی پس نحس جانتے ہین اور احتراز کرتے ہین ہمنشینی اسکی سے **ش ع** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر مین بہت تھے اس مین عدد ہمارے
اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہمنے طرف ایک اور گھر کے کم ہو گئے اسمین عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
چھوڑ دو اس گھر کو اس حال مین کہ برا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت نے جو اس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کے سے نہین ہی بلکہ بسبب
اسکے کہ ہوا اسکی ناموافق ہوئی آنکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو آنکے تئین اسلیئے فرمایا کہ آنکے دلون مین یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان
وخرابی بسبب بسنے کے اس مکان مین ہی پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاوین تا مادہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کے نہ پڑین **ع**
وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ
لَهَا اَبْيَنُ وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی یحیی بیٹے عبد اللہ بیٹے بحیر کے سے کہ کہا خبر دی مجکو اس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کے سے کہ کہتا تھا کہ کہا مینے یا رسول اللہ نزدیک
ہمارے ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو ابین اور وہ زمین ہی زراعت ہماری کی اور غلہ ہمارے کی یعنے اور شہروں سے وہان آن کر غلہ جمع ہوتا ہی بکنے کے لیئے
یا یہان سے اور شہرون کو لوگ لیجاتے ہین اور تحقیق وبا اسکی سخت ہی پس فرمایا کہ چھوڑ اسکو داخل ہونے اپنے سے اسمین اور آمد ورفت کرنے سے
طرف اسکے اسلیئے کہ قریب ہونے بیماری اور وبا کے سے پیدا ہوتا ہی تلف وہلاک نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدوی کے سے
نہین ہی بلکہ قبیلہ طب اور علاج کے سے ہی اسلیئے کہ ہوائے صالح اور موافق ان اشیا سے ہی اوپر صلاح بدن کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت
اسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہی انتہی اور شاید کہ بھاگنے والے وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کے تمسک کرتے ہونگے کہ اس شخص نے شکایت
وبا کی کہ اس زمین مین ہوتی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اسکو اور باہر نکل اس زمین سے اسلیئے کہ مخالطت ساتھ مرض وبا کے باعث

ہلاکت کی ہوتی ہو ولیکن تمسک ساتھ اسکے نہیں ہو سکتا اسلئے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونے وبا کی سے اس زمین میں اور اُسکو نحس دیکر وہ جانا
اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اُسکے اور خوف واقع ہونے کے بیچ ورطہ شرک خفی کے اُسکو ساتھ نکالنے کے وہان سے رخصت دی نہ یہ کہ وبا
وہان واقع ہووے اور بعد از واقع ہونے کے وہان سے بھاگنے کو جائز رکھا اور کلام اسمین ہی اور وظیفہ بیچ بلا کے پیش از وقوع کے احتراز و اجتناب
ہی اور بعد از وقوع کے صبر و رضا ہی مگر دعا و تضرع کرنی کہ حکم ساتھ اُسکے فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کے کہ صحیحین وغیرہما مین ہی ساتھ منع اور
نہی کے نکلنے اور بھاگنے وبا کے سے اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئے ہین اور یہ حدیث سنن ابی داؤد مین ہی معارض صحیحین کے
حدیثون کی نہیں ہو سکتی اور لکھا ہی علمائنے کہ فروہ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثون کے روایت نہیں کی گئی ہین اور وہ بھی ایک مرد
مجہول سے کہ معلوم نہیں نام اُسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کے بھی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہیں حاصل یہ کہ بیشک وبا سے بھاگنا ممنوع
اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ بر تقدیر صبر کے مرجاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہی اور بغیر اس اعتقاد کے
عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنے کے گھر کے اندر سے وقت زلزلہ اور لگنے آگ کے فاسد ہی بسبب وارد ہونے نص کے اوپر خلاف اسکے کے اور یہ بھی ہی
کہ ہلاک بیچ صورت زلزلے اور گر پڑنے گھر کے اور لگتے آگ کے گھر مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنے کے وقت نہ نکلنے کے وبا سے کہ مشکوک
وموہوم ہی شروع ## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ
بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مُرْسَلًا
روایت ہی عروہ بن عامر سے کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ بہتر انمین سے فال ہی اور نہ روکے
شگون بد یعنے کسی مسلمان کو اُس کام سے کہ قصد اُسکا کیا ہی پس جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا اُس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی یعنے وہ چیز کہ شگون
بد اُس سے لیتے ہین اور خلجان ووسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیئے کہ کہے یا الٰہی نہیں لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہیں ہی پھرنا
برائی سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کے نقل کی یہ ابو داؤد نے بطریق ارسال کے ## بَابُ الْکَهَانَةِ
باب ہی بیچ بیان کہانت کے ف صراح مین لکھا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کے فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کے حرفہ اُسکا اور
طیبی نے کہا کہ کاہن وہ کہ خبر کیسے حوادث آیندہ کی اور دعوے کرے معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کاہن تھے کہ بعضے انمین سے دعوے
کرتے تھے کہ ہمکو جنات خبرین دیجاتے ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سے سن آتے تھے احکام الٰہی آسمان پر سے اور کاہنون سے کہدیتے تھے
اور وہ اسمین جو کچھ چاہتے زیادہ کر کر کہتے پس قبول کرتے اُسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئے تو شیطان آسمان پر جانے سے روکے گئے اور باطل
ہوئی کہانت اور بعضے مقدمات اور اسباب اور علامات سے کچھ معلوم کرتے تھے کہ انکو عراف کہتے تھے وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئے کا پتا دیتے تھے
جیسے رمال کرتے ہین اور کبھی اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بھی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین اور اُنپر مال لینا بھی حرام ہی اور لینے والا اور دینے والا
دونون گنہگار ہوتے ہین اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہی شروع ## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ
شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ
وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی معاویہ بن حکم سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تھے

ہم کرتے انکو جاہلیت مین ایک اُنمین سے یہ ہی کہ تھے ہم آتے کاہنون کے پاس یعنی اور پوچھتے ایسی چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کے پاس کہا معاویہ نے

کہا مین نے دوسری چیز یہ ہی کہ تھے ہم شگون بد لیتے فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنے کے پس نہ باز رکھے تمکو یعنی کسی کام سے یہ خیال آیا کہا

معاویہ رض نے کہا مین نے ایک اُنمین سے یہ ہی کہ ہم مین کتنے ایک شخص خط کھینچتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے یعنی بامر الہی یا ساتھ علم لدنی کے پس

جو شخص کہ موافق پڑے خط اُسکا خط اُس پیغمبر کے پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سے دانیال ہی اور بعضون نے کہا ادریس علیہما السلام

اور مباح ہی والا خطا مراد اس سے نہی ہی یعنے جب علم اُس خط کے کھینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اسپر حرام و ممنوع ہوا یعنے یہ کیا جانتا

ہی کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھے تا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اُسکا بھی حرام ہوا اور بیان اسکا باب مالا یجوز من العمل

نے الصلوۃ مین بھی ہو چکا ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا

أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كِذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ سوال کیا لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال کاہنون کا کہ

بات اُنکی سچ اور لائق اعتماد کے ہی یا نہین پس فرمایا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نہین وہ کچھ یعنے پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اُنکی خبرون پر

عرض کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتے ہین اور خبر دیتے ہین کبھی ساتھ ایک چیز کے کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ یہ کلمہ ہی

سچ اُچک لیتا ہی اُسکو جن پھر ڈالتا ہی اسکو بیچ کان دوست اپنے کے مانند آواز کرنے مرغ کے کہ بلاتا ہی دوسرے مرغ کو دانہ کے لئے پس ملاتے ہین وہ

کاہن اُس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹھ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا اُنھون نے حق سے بواسطہ

وحی کے یا ساتھ مکاشفہ لوح محفوظ کے واسطے اُنکے اور بعضون نے کہا کہ معنی یقرہا کے ڈالنے کے ہین یعنے ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنے مرغ کے یعنے جیسے وہ مٹی ہی

مرغی سے جفتی کرنے کے وقت اسطرح کہ نہین جانتے اُسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہی اُس کلمہ کو اپنے دوست کے کان مین اسطرح کہ نہین

مطلع ہوتا اُسپر غیر اسکا ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ

وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ

مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہ فرماتے تھے تحقیق فرشتے یعنے ایک جماعت اُن مین سے اُترتے ہین عنان مین اور عنان کہتے ہین ابر کو پس ذکر کرتے ہین کامون کا کہ تقدیر

کئے گئے آسمان مین پس چوری سے اور پوشیدہ کان رکھتے ہین اُسپر شیاطین پس سنتے ہین اُس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہونچاتے ہین اُسکو

طرف کاہنون کے پس جھوٹ بنا لیتے ہین کاہن ساتھ اُن کلمون کے کہ شیاطین سے سنے ہین سو جھوٹھ اپنی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے **ف**

یعنے اس سبب سے بعضی چیزین موافق واقع کے ہو جاتی ہین لیکن ہر گاہ کہ غالب ہوتا ہی اُسمین جھوٹھ بند کر دیا شارع نے دروازہ استفادہ کا اُسے

اور فرمایا کہ نہین وہ کچھ ع **وَعَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ

لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن اور نجومی

کے پاس اور پوچھے اُس سے کچھ یعنے غیب کی باتین نہین قبول کیجاتی واسطے اُسکے نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہایت

مزا اور کم بختی اُسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نا مقبول ہوئی یا مراد یہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی تو اور

اعمال بطریق اولے نامقبول ہونگے اور مراد نہ قبول ہونے سے یہ ہے کہ ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اُس سے واجب نہو حاصل ہے اور حدیث میں اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز وشب مراد ہے اسلئے کہ کلام عرب میں اکثر اس طرح آتا ہے کہ روز یا شب ذکر کرتے ہیں اور دوسرا تابع اسکا ہوتا ہے **ش ح وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے پیچھے مینھ برسنے کے کہ تھا رات کو پس جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے یعنے اُسوقت اشارت کی ساتھ آنے وحی کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہیں کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ صبح کی بعضے بندوں میرے نے کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور بعضوں نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینھ برسائے گئے ہم ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اُسکی کے پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میرے اور کفر کیا ساتھ ستاروں کے اور جس شخص نے کہا کہ مینھ برسائے گئے ہم بسبب غروب ہونے ایک ستارے کے اور نکلنے ایک ستارے کے یہ شخص کافر ہوا ساتھ میرے اور ایمان لایا ساتھ ستارے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ ستارے فاعل او رمدبر مینھ برسانے کے ہیں مانند اعتقاد اہل جاہلیت کے پس کفر ہوا اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینھ اللہ کی طرف سے اور فضل اسکے سے ہے اور ستارے علامت اور مظنہ مینھ برسنے کے ہیں یہ کفر نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ بھی مکروہ تنزیہی ہے **ش ع وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں نازل کرتا اللہ تعالے آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہے ایک جماعت آدمیوں میں سے ساتھ اسکے کفر کرنیوالی اوتارتا ہے اللہ تعالے مینھ پس کہتے ہیں کہ مینھ برسا بسبب ستارے فلانے اور فلانے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ مراد برکت سے مینھ ہے اور جملہ ینزل اللہ الغیث بیان اسکا اور احتمال ہے کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل اللہ الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکے کا ہو **ش ح**

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکھتا ہے ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرتا ہے ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** تشبیہ دی علم نجوم کو ساتھ سحر کے بقصد برائی بیان کرنے اسکے کے گویا کہ عمل کرنیوالے نجوم پر جملہ ساحروں اور کاہنوں کے ہے کہ بُرے کام کرتے ہیں اور خبریں غیب کی بتاتے ہیں **ش ح وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن کے پاس اور سچا جانے اُسکو بیچ اُس چیز کے کہ کہتا ہے یا صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا بدفعلی کرے اپنی بیوی سے بیچ مقعد اسکی کے پس تحقیق بیزار ہوا اُس چیز سے کہ اُتاری گئی محمد پر یعنے شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد

اور ابو داؤد نے **ف** بیزار ہوا یعنے کافر ہوا یہ محمول ہو حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید پر اور پر کرنے ان شنائع کے **الفصل الثالث**

فصل تیسری عن ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملئکۃ بِاَجنحتہا خضعانا لقولہ کانہ سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا للذی قال الحق وھو العلی الکبیر فیسمعہا مسترقو السمع ومسترقوا السمع ھکذا بعضہ فوق بعض ووصف سفیان بکفہ فحرفہا وبدد بین اصابعہ فیسمع الکلمۃ فیلقیہا الی من تحتہ ثم یلقیہا الاخر الی من تحتہ حتی یلقیہا علی لسان الساحر او الکاھن فربما ادرک الشہاب قبل ان یلقیہا وربما القاھا قبل ان یدرکہ فیکذب معہا مائۃ کذبۃ فیقال الیس قد قال لنا یوم کذا وکذا کذا وکذا فیصدق بتلک الکلمۃ التی سمعت من السماء رواہ البخاری

اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہو اللہ تعالے کسی کام کا آسمان مین مارتے ہین فرشتے بازو اپنے یعنے ڈرتے اور کانپتے ہین ہیبت اور عظمت حکم الہی سے بسبب خوف قول اور کلام الہی کے گویا آواز کلام الہی کی یعنے بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم اور استماع آسکے کے مانند زنجیر کے ہی کہ کھینچی جاوے پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہو ڈر فرشتون کے دلون سے کہتے ہین یعنے تمام فرشتے کم رتبہ فرشتون مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نے کہتے ہین فرشتے مقرب اُس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نے یا کہتے ہین اُن فرشتون پوچھنے والون سے حق ہو یعنے حق ہو جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نے اور وہ ذات اللہ تعالے کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہو پس سنتے ہین اُن باتون کو چوری سے سننے والے کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سے سننے والے اسطرح ہین کہ بعضے اُنکے اوپر بعضون کے ہین اور بیان کی سفیان نے ہیئت اُنکی ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے ساتھ انگلیون ہاتھ کے پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنی کے پس سنتا ہو چوری سے سننے والا بات کو پھر ڈالتا ہو اسکو طرف اُسکے کہ نیچے اُسکے ہو پھر ڈالتا ہو اسکو دوسرا طرف اُسکے کہ نیچے اُسکے ہو یہان تک کہ ڈالتا ہو وہ اُس بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس اکثر پاتا ہو چوری سے سننے والے کو شعلہ پہلے ڈالنے اس بات کے طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہو اس بات کو پہلے پہونچنے شعلہ کے پس پہونچتی ہو وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہو کاہن ساتھ اُس بات کے سو جھوٹ یعنے اور خبر دیتا ہو لوگون کو ساتھ اُس بات کے بیچ اثنا جھوٹی باتون کے پس جب جھٹلاتا ہو اسکو کوئی ساتھ بعضے جھوٹی باتون اُسکی کے تو کہا جاتا ہو یعنے کہتا ہو تصدیق کرنے والا کاہن کا ساتھ اُسکے کہ جھٹلاتا ہو اسکو کیا نہین ہو اور نہین جانتا تو کہ کہا واسطے ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانے فلانے دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہو کاہن بسبب اُس بات کے کہ سنی گئی آسمان سے اور راست گو ہوا آسمین یعنے اور وہ سو جھوٹ نہین منظور کرتے بسبب گمراہی کے کہ اُنکے باطن مین ہو جیسے کہ ان نجومیون کا حال ہو کہ اگر ایکبار بات اُنکی بحسب اتفاق کے سچی ہو گئی تو دنیادار معتقد اُنکے ہو جاتے ہین بسبب نہایت محبت دنیا کے اور گمراہی کے کہ اُنکے دلون مین ہو نقل کی یہ بخاری نے **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث مین کہ آگے آتی ہو صریح آیا ہو کہ کاہن ساحر ہو پس ساحر سے یہان مراد کاہن ہو اس صورت مین او شک کے لئے ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہو جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہو المنجم ساحر اسلئے کہ ساحر خبر غیب کی نہین بتاتا ہو پس لفظ او والکاہن مین تنویع کے لئے ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہو اسمین کہ رجوم آیا ساتھ رجم کے ایذا پاکر پھرتا ہو یا جل جاتا ہو ساتھ رجم کے **وعن** ابن عباس قال اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہم بینا ھم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم واستنار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون فی الجاھلیۃ اذا رمی بمثل ھذا قالوا اللہ

وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّہَا لَا یُرْمٰی بِہَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنْ رَبُّنَا تَبَارَکَ اِسْمُہٗ اِذَا قَضٰی اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَۃُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَھْلُ السَّمَآءِ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ التَّسْبِیْحُ اَھْلَ ھٰذِہِ السَّمَآءِ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ الَّذِیْنَ یَلُوْنَ حَمَلَۃَ الْعَرْشِ لِحَمَلَۃِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ فَیُخْبِرُوْنَہُمْ مَا قَالَ فَیَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغَ ھٰذِہِ السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَیَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَیَقْذِفُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَآئِہِمْ وَیُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِہٖ عَلٰی وَجْہِہٖ فَہُوَ حَقٌّ وَلٰکِنَّہُمْ یَقْرِفُوْنَ فِیْہِ وَیَزِیْدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون میں سے کہ تھا انصار سے یہ کہ صحابہ اسوقت کہ بیٹھے ہوے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہو گیا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تھے تم کہتے جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکے کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی ساتھ حقیقت حال کے تھے ہم کہتے کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنے کبھی یون کہتے تھے اور کبھی یون یعنے اسکو علامت ایک امر عظیم کے جانتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پھینکا جاتا بسبب مرنے کسیکے اور نہ بسبب حیات کسی کے ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتے ہین فرشتے اٹھانے والے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہین وہ آسمان والے کہ متصل ہین عرش کے اٹھانے والون کے یہان تک کہ پہونچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پھر کہتے ہین وہ فرشتے کہ متصل اٹھانیوالون عرش کے ہین واسطے عرش کے اٹھانے والون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے پس خبر دیتے ہین وہ انکو اس چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے ہین بعضے آسمان والے بعضون سے یہان تک کہ پہونچتی ہی خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اچک لیتے ہین جن سننے کو یعنے ان خبرون کو چوری سے لے آتے ہین پھر ڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے یعنے کاہنون کے اور پھینکے جاتے ہین طرف انکے یہ ستارے یعنے پس سبب ان ستارون کے پھینکے جانے کا یہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتے ہو پیدایش وموت کا پس وہ چیز کہ لائے کاہن اسکو اوپر اس طرح کے کہ ہی یعنے بغیر تصرف کے راست ودرست پس وہ چیز راست ہی ولیکن وہ کاہن جھوٹ ملا لیتے ہین اسمین اور زیادہ کرتے ہین یعنے اس سننے ہوے پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذِہِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَہَا زِیْنَۃً لِلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِلشَّیٰطِیْنِ وَعَلَامَاتٍ یُہْتَدٰی بِہَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْہَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِیْبَہٗ وَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْلَمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَفِیْ رِوَایَۃِ رَزِیْنٍ تَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْہِ وَمَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِہِ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَعَنِ الرَّبِیْعِ مِثْلُہٗ وَزَادَ وَاللّٰہِ مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ نَجْمٍ حَیٰوۃَ اَحَدٍ وَلَا رِزْقَہٗ وَلَا مَوْتَہٗ وَاِنَّمَا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَیَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اور روایت ہی قتادہ سے کہ کہا پیدا کئے اللہ تعالے نے یہ ستارے واسطے تین باتون کے ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطے زینت آسمان کے اور دوسرے واسطے مار شیطانون کے اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکے یعنے بیچ دریا اور جنگل کے پس جسنے کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اس چیز مین کہ نہین جانتا یعنے نہین متصور ہی علم اسکا اسلئے کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب وسنت سے حالانکہ اسمین نہین ہی زیادہ اس سے جو کہ گذری نقل کی یہ بخاری نے بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کے یون ہی کہ تکلف کیا اس چیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اس چیز کے کہ نہین اسکو علم ساتھ اسکے اور تکلف کیا بیچ جاننے اس چیز کے کہ عاجز ہوے علم اسکے سے انبیا اور فرشتے اور روایت ہی ربیع سے مانند اسکے اور زیادہ کیا ربیع نے یہ کلام کہ قسم ہی اللہ کی نہین مقرر کی اللہ تعالے نے ستارے مین زندگی کسی کی یعنے پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنے مال

وجاہ اور شہرت کسی کا اور سوا اسکے نہیں کہ افترا کرتے ہیں کاہن اللہ پر جھوٹی اور ٹھہراتے ہیں طلوع ہونے ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کے ف ضائع کیا حصہ ہمنا یعنے اپنی عمر میں سے اور وہ مشغول ہوتا ہے بیفائدہ چیز میں کہ نفع دیتی ہے دنیا میں اور نہ آخرت میں شرح بیان ملا علی قا اور حضرت شیخ رح نے خوب تفصیل لکھا ہے چاہیے منظر ثمہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لِغَیْرِ مَا ذَکَرَ اللّٰہُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ کَاہِنٌ وَالْکَاہِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ کَافِرٌ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سے واسطے غیر اُس چیز کے کہ ذکر کی اللہ نے یعنے قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں پس تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سے یعنے اور وہ برا علم ہے کہ بعض اسکا فسق ہے اور بعض اُسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہے کہ ساتھ علامتوں کے خبریں غیب کی بتاتا ہے اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہے کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہے اور ساتھ اُسکے ضرر خلق کو پہونچاتا ہے اور جو کوئی سحر کرے اور اعتقاد اُسکا رکھے کافر ہے یعنے پس اسیطرح کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہیں اور کافروں اور بددینوں کے اعمال سے ہیں نعوذ باللہ من ذلک وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَکَ اللّٰہُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِہٖ خَمْسَ سِنِیْنَ ثُمَّ اَرْسَلَہٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَۃٌ مِنَ النَّاسِ کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سُقِیْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بند رکھے اللہ مینھ اپنے بندوں سے پانچ برس یعنی مثلاً پھر برساوے البتہ ہو ایک جماعت آدمیوں میں سے کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کے کفر کرنیوالے کہیں برسائے گئے ہم بسبب منزل قمر کے کہ نام اُسکا مجدح ہے نقل کی یہ نسائی نے ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کے نزدیک عرب کے منازل قمر سے ہے کہ سبب ہے مینھ کا شرح

کِتَابُ الرُّؤْیَا

کتاب ہے بیچ بیان خواب کے ف حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کے پیدا کرنا حق تعالےٰ کا ہے بیچ دل سونیوالے کے علوم اور ادراکات کو جیسے کہ جاگتے کے دل میں اور اللہ سبحانہ قادر ہے اُسپر نہ بیداری باعث اسکے ہے اور نہ نیند مانع اُس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتے کے دل میں علامتیں ہے اور امور پر کہ پیش آتے ہیں ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہے جیسے کہ ابر دلیل ہے وجود مینھ پر شرح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ مَالِکٌ بِرِوَایَۃِ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ یَرَاہَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں باقی رہا آثار نبوت سے کچھ مگر مبشرات یعنے خواب خوشخبری دینے والے کہا صحابہ نے کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مالک نے ساتھ روایات عطا ابن یسار کے اس عبارت کو کہ دیکھتا ہے اس خواب کو مرد مسلمان یعنے اپنے لئے یا دیکھا جاوے واسطے اُسکے یعنے کوئی اور مسلمان دیکھے واسطے اُسکے ف نہیں باقی رہا الخ یعنے وحی منقطع ہو جائے گی بسبب مرنے میرے کے اور نہیں باقی رہے گی وہ چیز کہ جانی جاوے اُس سے چیز ہونے والی مگر خواب کہ اس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کریں گی اور مبشرات مشتق ابشارت سے ہے ساتھ پیش میم اور زیر بے کے بمعنے خوشخبری کے اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہے اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہے اور خواب بد کو حلم کہتے ہیں ساتھ پیش ح کے لیکن یہ تخصیص شرعی ہے اور لغت میں بمعنی مطلق خواب کے ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہے اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ صالحہ کے واسطے بیان و ایضاح کے ہے یا صالحہ بمعنے صادقہ کے ہو یعنے خواب صحیح مطابق واقع کے اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنے مبشرات کے کہ غالباً یا کلیاً بیچ خبر نیک شادی بخش کے مستعمل ہوتا ہے اور اگرچہ اسمیں صدق بھی معتبر ہے جیسے کہ طیبی نے کہا ولیکن سیاق حدیث ناظر بیچ معنے ثانی کے ہے اسلئے کہ ثبوت میں خبر صدق معتبر ہے خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشر کا

باعتبار تغلیب کے ہی یا محمول ہی معنی مطلق کے کہ معجزات ہین ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑون نبوت کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ رویاے صالحہ کے یہان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزء شی کا ساتھ شی کے ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نرہی تو جزء اسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ رویا ایک جزء ہی اجزاے علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہ پرتوہ ہی نبوت کا اور مانند اسکے اگرچہ دیکھنے والا نبی نہو جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہین آور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کی باگرچہ علمانے بہت کچھ لکھی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ علم اسکا اور راز بیچ ان معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چھبیس آیا ہی بدلے چھیالیس کے اور ایک مین چوبیس اور ایک مین چھیالیس وغیر ذالک مراد ان سب سے تکثیر ہی نہ تحدید انتہی ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق دیکھا مجکو یعنے گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین بنتی ہوتے ہین اسپر احکام کہ وہ صحابی ہوجاوے یا عمل کرے اُس چیز پر کہ سنے اُس حالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت کی اپنے زمانہ کے لوگ ہین یعنے میرے وقت کے لوگون مین سے جسنے مجکو خواب مین دیکھا توفیق دیگا اسکو اللہ تعالے میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نے کہا کہ یہ بمعنے اخبار کے ہی یعنے جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دو اسکو کہ خواب اُسکا حقیقۃً اور سچا ہی نہین ہی اضغاث احلام سے اسلیے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنے یہ مجال نہین شیطان کی کہ کسی کے خواب مین آوے اور اُسکے خیال مین ڈالے کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہ جھوٹ باندھے اور بعضے محققین نے لکھا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالے بن سکتا ہی اور جھوٹ باندھ سکتا ہی یعنے دیکھنے والے کو وسوسے مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالے سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کے ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندھ سکتا اسلیے کہ آنحضرت مظہر ہدایت کے ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کے ضد ہی اور حق تعالے جامع ہی صفات اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور بھی ہی کہ دعوے الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہی اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کے چنانچہ اسی لیے اگر کوئی دعوی الوہیت کا کرے تو صدور خارق عادت اُس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کرے تو معجزہ اُس سے ظاہر نہین ہوتا ع ح وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دیکھا مجکو پس تحقیق حق دیکھا یعنے سچا ہی خواب اسکا کہ اُسنے مجھے کو دیکھا نہ غیر میرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ یہ حدیثین ساتھ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کے دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنے آنحضرت کو خواب مین دیکھا انھین کو دیکھا دروغ اور شیطان کو اسمین دخل نہین اور علماء نے اسکو خصائص حضرت کے سے شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نے اسمین بعضون نے تو یہ کہا کہ محمل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکھے آنحضرت کو ساتھ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ رکھتے تھے پھر بعضون نے ان مین سے توسع کیا اور کہا کہ اُس شکل و صورت مین دیکھے کہ مدت عمر شریف مین اُسپر تھے خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین آور بعضون نے دائرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اُس صورت پر دیکھے کہ بیچ آخر عمر کے اُس صورت پر اس عالم سے سدھارے تاآنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین

تھے اور نوبت بنیل کی نہ پہونچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کے پاس جب کوئی اگر قصہ خواب میں دیکھنے حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتے کہ بیان کر کہ کس صورت میں دیکھا ہی تو پھر اگر ساتھ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ کہتے کہ جا تو نے آنحضرت کو نہیں دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہ ہی کہ آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ انکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوا اُسکے اختلاف صورت کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان ایمان دیکھنے والے کے ہی جسنے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جسنے برخلاف اسکے دیکھا بسبب نقصان دین کے دیکھا اور اسیطرح پر ایکنے بڈھا دیکھا اور ایکنے جوان اور ایکنے راضی اور ایکنے خفا اور ایکنے روتے ہوے اور ایکنے خوش اور ایکنے ناخوش تمام یہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنے والے کی اور اُسمیں ضابطہ مفید ہی سالکوں کے لئے کہ اُس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کر علاج اُسکا کریں اور اسی قیاس پر بعضے ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب میں سنے تو اُسکو سنت قویمہ پر عرض کرے اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ اُسکے کے ہی پس رویا ذات کریمہ انکی کا اور اُس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت میں تفاوت اور اختلاف کہ ہی تعجب ہی حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراے مغرب سے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اُسکو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں اُسنے واسطے دفع اس اشکال کے علماے استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی پھر ایک عالم نے محمل اور تاویل اُسکی بیان کی ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت کے کہ انکو شیخ محمد بن عراق کہتے تھے جب یہ استفتا انکی نظر سے گذرا تو انھوں نے فرمایا کہ یوں نہیں ہی جسطرح اسنے سنا اس شخص کے سامعہ میں خلل ہی آنحضرت نے اسکو فرمایا لا تشرب الخمر اسنے لا تشرب کو اشرب سنا **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیکھا مجکو خواب میں پس شتاب دیکھے گا مجکو جاگتے میں اور نہیں بنتا شیطان میری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت کے زمانہ میں جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب میں حضرت کو تو اللہ تعالے توفیق دیتا تھا اُسکو کہ جاگتے میں دیکھے اور مسلمان ہو اور یا یہ مراد ہی کہ آخرت میں دیکھے گا جاگتے میں خ ع **وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلٰثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب اچھا اللہ کیطرف سے ہی اور خواب برا شیطان کیطرف سے ہی پس جسوقت دیکھے ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکھے اُسکو پس بیان کرے اُسکو مگر اُس شخص کے روبرو کہ دوست رکھتا ہی اُسکو یعنے علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کرے اللہ تعالے کی جیسے کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں ہی اور جسوقت دیکھے ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہی پس چاہیے کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے برائی اُسکی سے اور برائی شیطان کی سے اور چاہیے کہ تھوکا کرے تین بار یعنے بقصد دفع کرنے شیطان کے اور نہ بیان کرے اُس خواب کو کسی کے روبرو یعنے دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری نہ کہے بحسب ظاہر صورت کی کہ اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہیں ضرر کریگا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شیطان کیطرف سے یعنے باعث خوشی اُسکے کا ہوتا ہی اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونوں کا ساتھ پیدایش الہی کے ہی حاصل یہ ہی کہ اچھا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندے کے لئے تا باعث حسن ظن کا ہو ساتھ اللہ تعالے کے اور سبب ہو مزید شکر کا اور خواب بد ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہی تا غمگین کرے مسلمان کو اور بدگمان اور سست ہو بیچ سلوک طریق حق کے اور معنے نہ ضرر کرنے کے یہ ہیں کہ اللہ تعالے نے گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سے جیسے کہ گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا انتہی ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا خواب کہ مکروہ

جاننا اسکو نہیں چاہیئے کہ تفل کرے بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار اور پھرے کروٹ اپنی سے کہ تھا اسپر وقت دیکھنے خواب کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث میں بصاق ذکر کیا کہ تفل سے زیادہ ہی تفل تھوک منھ سے نکالنا اور بصق منھ کے اندر سے نکالنا کہ کچھ حلق سے نکلے اور بصاق وہ تھوک کہ نکلا اور اسکو براق بھی کہتے ہیں پس تفل بعد بصق کے ہے اور بعد ازان نفث ہے کہ پھونکنا ہے ساتھ آب لبون کے اور بعد اسکے نفخ ہے کہ پھونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کے فلینفث بھی آیا ہی اور اس حدیث میں ذکر بائیں طرف کا آیا اور پہلی حدیث میں مطلق اور اس حدیث میں کروٹ سے پھرنا بھی آیا ہی اسلیئے کہ اسکو بہت تاثیر ہی بیچ تغیر حال کے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلٰى اَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُوْنُسُ وَهُشَيْمٌ وَاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُوْنُسُ لَا اَحْسَبُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِيْ هُوَ فِي الْحَدِيْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہیں قریب کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزو ہی چھیالیس جزو نبوت کی سے اور جو چیز کہ ہو اجزاے نبوت سے پس تحقیق وہ نہیں جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نے کہ میں کہتا ہون اور روایت کرتا ہون ان احادیث سے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کی طرف سے پس جو شخص کہ دیکھے خواب میں ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھے پس نہ بیان کرے اسکو روبرو کسی کے اور چاہیئے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے یعنی بسبب برکت اور نورانیت نماز کے تو ہم خیر ونفیت کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہے کہا ابن سیرین نے اور تھے آنحضرت مکروہ رکھتے طوق دیکھنا خواب میں اور خوش آتا انکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنے اہل تعبیر کہتے ہیں کہ قید ثابت رہنا دین میں ہی نقل کی یہ یعنے ساری حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و موقوف کے بخاری اور مسلم نے لیکن دونون کو تردد ہی آخر حدیث میں کہا بخاری نے کہ روایت کیا اسکو یعنے مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے کہ نقل کی اسنے ابی ہریرہ سے اور کہا یونس نے کہ نہیں گمان کرتا میں اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سے مگر پیغمبر خدا سے بیچ مقدمہ قید کے کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کے کہ کہا کان یکرہ الغل یعنے یہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنے روایت کیا اسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور انھون نے آنحضرت سے بخاری نے تو یون کہا اور کہا مسلم نے راوی ابن سیرین سے کہ نہیں جانتا میں کہ یہ قول مذکور قید میں بیچ حدیث پیغمبر خدا کے واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی میں مانند اسکے ہی کہ کہا گیا اور یہ بھی کہا مسلم نے کہ ادراج کیا یعنے ابن سیرین یا ابو ہریرہ نے حدیث میں اس قول اپنے کو کہ کہا اکرہ الغل آخر کلام تک یعنے تمام کلام کہ بیچ غل اور قید کے واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث میں اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہی کلام اپنے کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیان کرنے قول بخاری اور مسلم کے سے حقیقت حال ضمیر دن قال اور کان یکرہ کے بھی ظاہر ہو جاتی ہی **ف** جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمانے اول تو یہ کہ مراد قریب ہونے زمانہ کے سے آخر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسے کہ اور حدیث میں صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ میں نزدیک نہیں کہ جھوٹ ہووے خواہ مومن کا اور بعضے مشائخ اپنے سے سنا ہی میں نے کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسرے

یہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز ہی اسلیئے کہ جس موسم مین رات دن برابر ہوتے ہین مزاج تندرست اور معتدل ہوتا ہی خواب درست تر اور زیادہ
دخل سے سالم تر ہوتا ہی تیسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہی کہ سال مانند مہینے کے گذرینگے اور مہینے مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند روز کے اور روز مانند ساعت کے
اور لکھا ہی علما نے کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہی کہ اُن دنون مین اُنکے عدل سے سب عیش مین ہونگے اور زمانہ عیش کا ہرچند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور
زمانہ غم و محنت کا ہرچند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس بیچ زمانہ مہدی کے بھی خواب صحیح و راست ہونگے اسلیئے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ
جو کوئی راست تر ہی خواب اُسکا بھی راست تر ہی اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور مدح اُسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا واسطے بیان اقسام خواب
کے ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کے نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام ہی حق کی طرف سے
لائق تعبیر وغیرہ کے ہی آور خیال نفس ہی جیسے کہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہی ازبسکہ وہ خیال مین بیٹھ رہا ہی وہی خواب مین دیکھتا ہی یا عاشق معشوق کے
خیال مین ہوتا ہی اُسکو خواب مین دیکھتا ہی آور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور مکدر کرے اُسکو بسبب دشمنی کے کہ بنی آدم سے رکھتا ہی اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتھ
اُسکے آدمی زاد سے بازی کرتا ہی جیسے کہ دیکھتا ہی کہ سر اسکا کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سے ہی احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہی اور کبھی سبب فوت ہونے نماز
اور تاخیر اسکی کا ہوتا ہی وغیر ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کے نہین آور تیسری قسم بشارت دینے اور اعلام کرتا ہی جانب حق سے بندہ کے لیئے تا ساتھ اُسکے
خوش ہووے اور طلب حق مین تازہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری رکھے یہ قابل تعبیر کے ہی اور نہ بیان کرے الخ یعنے اسلیئے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کے
نہین تو کہنا اسکا داخل عبث و لایعنے کے ہی اور یہ بھی ہی کہ جب کہیگا اور سننے والا تعبیر بد کہیگا تو توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین
ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہی وقوع مین اور شارحون نے بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کے چند احتمالات لکھے ہین ایک تو یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین
کی طرف پھرتی ہو جیسے کہ ظاہر عبارت کہ پہلے گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اسمین اور اس تقدیر پر ضمیرین کان یکرہ کی پھرتی ہین آنحضرت
کی طرف اور معنے یہ ہونگے کہ کہا ابن سیرین نے تھے آنحضرت کہ ناخوش رکھتے اُسکو کہ کوئی دیکھے خواب مین کہ طوق اُسکی گردن مین ڈالا ہی اسلیئے کہ یہ
صفت دوزخیون کی ہی جیسے کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھری اور کان یکرہ کے ابوہریرہ
کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہی ابوہریرہ سے یعنے کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابوہریرہ ناخوش رکھتے دیکھنے طوق کو خواب مین اور ابوہریرہ نے آنحضرت سے
سنا ہوگا یا اپنے اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی پھری طرف راوی کے ابن سیرین سے اور کان یکرہ مین ابن سیرین کی طرف یعنے کہا اُنکے
تھے کہ تھے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتے طوق کو اور زیادہ ظاہر یہ احتمال ایسطرح کی ترجیح رکھتا ہی اسلیئے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر خواب مین واللہ اعلم
آور خوش آتا اُنکو دیکھنا قید کا یعنے بیڑیون کا پانون مین آور یعجبہم ساتھ صیغہ جمع کے روایت بخاری کی مین آیا ہی پس بحسب احتمال اول کے ضمیر راجع
ہی طرف آنحضرت کے اور صحابہ اُنکے کے اور بحسب احتمال دوسرے کے طرف ابوہریرہ اور اتباع اُنکے کے اور بحسب تیسرے کے طرف ابن سیرین کے اور
تعبیر کہنے والے اہل عصر اُنکے کے یعنے اگر کوئی خواب مین دیکھتا کہ قید اُسکے پانون مین ہی تو اُسکو اچھا جانتے تھے کہ علامت باز رہنے کی قبائح اور معاصی سے اور
ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہی جیسے کہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر نسبت اہل دین اور اہل طاعت کے ہی اور لکھا ہی اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی بیمار
یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پانون مین ہی تو تعبیر اُسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہی کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہی ساتھ
اختلاف دیکھنے والے کے مثلا اگر تاجر دیکھے خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکھکر بیٹھا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت مین ہی کہ
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنے کی مقام حقیقت مین ہی وعن جابر قال جاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت فی المنام کان رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نے پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جسوقت کہ کھیلے شیطان ساتھ ایک تمہارے کے خواب اسکے میں پس نہ بیان کرے اسکو روبرو لوگون کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے یہ خواب بیچ اضغاث احلام کے ہی اور اس قسم سے ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتھ آدمی کے تا غمگین کرے اسکو ایسے خواب کو چھپانا چاہیے اور طیبی نے کہا کہ آنحضرت نے وحی سے جانا ہوگا یا دلالت حال سے کہ یہ خواب اضغاث احلام میں سے ہے اور بازی شیطان ہی اگرچہ نزدیک تعبیر کرنے والون کے اسکی تعبیر ہی مثل زوال النعمت اور مفارقت قوم اور مانند اسکے کہ ذکر کیا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے ایک رات بیچ اُن چیزون کے کہ دیکھتا ہی سونے والا یعنے خواب میں دیکھتا ہون کہ گویا میں اور صحابہ میرے بیٹھے ہین بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کے پس لائی گئین ہمارے پاس کھجورین تر کہ انکو رطب ابن طاب کہتے ہین پس تعبیر کی مین نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہی دنیا میں اور عاقبت نیک آخرت میں یعنے رفعت لفظ رافع سے لیا اور عاقبت عقبہ سے اور یہ کہ دین ہمارا اچھا ہی یعنے یہ لفظ رطب بن طاب سے لیا نقل کی یہ مسلم نے ف عادت شریف آنحضرت کی تھی کہ نامون سے بطریق تفاول فال یا نیک معانی لیتے تھے اور یہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کے نہ تھا بیداری میں بھی ساتھ انکے فال لیتے تھے جیسے کہ سفر ہجرت میں کہ مکہ سے مدینہ کو تشریف لیے جاتے تھے کہ بریدہ اسلمی کو ساتھ چند سوارون کے راہ میں کہ قریش نے اسکو واسطے پکڑنے آنحضرت کے تعین کیا تھا اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تو کون ہی اور نام تیرا کیا ہی اسنے کہا بریدہ پس حضرت نے ابوبکر سے فرمایا قد برد امرنا یعنے خنکی ہوئی کام ہمارے میں الی آخر الحدیث شرح وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا میں نے خواب میں کہ تحقیق میں ہجرت کرتا ہون مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اسمین کھجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اسکی کے طرف اسکے کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اسکا یثرب ہی اور دیکھا میں نے اس خواب بیچ میں کہ تحقیق ہلاتا ہون میں تروار پس ٹوٹ گئی اوپر سے پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تروار کی وہ تھی کہ پہونچی یعنے مومنون کو سختی دن روز جنگ احد کے یعنے زخمی ہوئے بعضے اور بعضے شہید ہوئے پھر ہلایا میں نے تروار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تروار اور درست ہوگئی بہتر اس سے کہ تھی پس ناگہان تعبیر درست ہونے تروار کی وہ تھی کہ لایا اسکو خداے تعالے کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنین کا یعنے فتح مکہ یا صلح مدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کے سے کہ اسمین کھجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اُس نام سے حضرت نے منع فرمایا اسلیے کہ یثرب مشتق ہی ثرب بالتحریک سے کہ معنی فساد کے ہی اور اس حدیث میں وارد اور بعضی حدیثون میں جو حضرت نے یثرب فرمایا تو پہلے نہی کے فرمایا ہی یا بیان جواز کے لیے اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیے کہ ابتداے ہجرت میں لوگ اس نام کو جانتے نہ تھے جانا کہ پہچان لین اسلیے جمع کیا درمیان اسم نام اور نام شرعی کے اور یہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ میں جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کے فرمایا ہی شرح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ کَفِّیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَیَّ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْیَمَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ یُقَالُ اَحَدُهُمَا مُسَیْلِمَةُ صَاحِبُ الْیَمَامَةِ وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِیِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نے اسوقت کہ تھا میں سوتا لایا گیا میں خزانے زمین کے پس رکھے گئے میرے ہاتھوں میں دو کڑے سونے کے پس گران ہوئے مجھ یعنے ناگوار ہوئے بسبب کراہت پہننے سونے کے پس وحی کی گئی طرف میرے یعنے الہام کیا اللہ نے مجکو سوتے میں یہ کہ پھونک مار انکو پس پھونک مارا میں نے انکو پس اڑ گئے وہ پس تعبیر کی انکی میں نے دو جھوٹے کہ میں درمیان ان دونوں کے ہوں یعنے باعتبار مکان کے ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یعنے ترمذی کی یوں ہی کہ بیچ بیان تعین ان دونوں جھوٹوں کے فرمایا کہ کہا جاتا ہے ایک انمیں سے مسیلمہ ہے صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی ہے صاحب صنعا نہیں پائی میں نے یہ روایت صحیحین میں اور ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نے ترمذی سے ف لایا گیا میں الخ یعنے لائے میرے پاس کنجیاں زمین کے خزانوں کی اور بعضوں نے کہا کہ خزانے حقیقۃً لائے گئے گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہووینگے اسکے حضرت اور امت انکی اور دین و ملت انکی عالم میں پھیلے گی اور صنعا ایک شہر ہے یمن کے شہروں میں سے اسکا سردار تھا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کے میں دعوے نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نے بیچ مرض وفات آنحضرت کے اسکو مارا پس فرمایا آنحضرت نے فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بھی دعوے نبوت کا کیا تھا اسکو وحشی قاتل حمزہ کے نے حضرت صدیق کی خلافت میں مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑوں کے ساتھ دونوں جھوٹوں کے لکھا ہے علمانے کہ کڑے مشابہ ساتھ قید ہاتھ کے ہیں اور قید باز رکھتی ہے ہاتھ کو پکڑنے اور عمل کرنے اور تحقیقًا تصرف کرنے سے پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کے ہوئے تھے مشابہ قید کے ہوئے کہ دست مبارک انکے میں ہے اور مانع عمل و تصرف سے گویا ہاتھ انکا پکڑ رکھا ہے اور نہیں چھوڑتے کہ کام کریں اور دیکھنا سونے کے کڑوں کا تھا بسبب انہماک کے بیچ زیب و زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلظت ان دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب ش ع ح وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ رَاَیْتُ لِعُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ فِی النَّوْمِ عَیْنًا تَجْرِیْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ یَجْرِیْ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ام العلاء انصاریہ سے کہ کہا دیکھا میں نے واسطے عثمان بن مظعون کے خواب میں ایک چشمہ کہ جاری ہے پس بیان کیا میں نے اسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اسکے کا ہے کہ جاری کیا جاتا ہے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے پہونچتا ہے طرف اسکے ثواب اسکے عمل صالح کا بعد مرنے اسکے کے قیامت تک اسلئے کہ تھا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہیں اسکے لئے عمل اسکے قیامت تک ش ع وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰی مِنْكُمُ اللَّیْلَةَ رُؤْیَا قَالَ فَاِنْ رَاٰی اَحَدٌ قَصَّهَا فَیَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَاَلَنَا یَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَاٰی مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْیَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَا بِیَدِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِیَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِیْدٍ یُدْخِلُهٗ فِیْ شِدْقِهٖ فَیَشُقُّهٗ حَتّٰی یَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ یَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَیَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَیَعُوْدُ فَیَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰی قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ یَشْدَخُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ لِیَاْخُذَهٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلٰی هٰذَا حَتّٰی یَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ اِلَیْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا

إلى ثقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد تحته نار فإذا ارتفعت ارتفعوا حتى كادوا أن يخرجوا منها وإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا وسط الشجرة لم أر قط أحسن منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا هي أحسن وأفضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت

اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنے صبح کی متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ چہرے اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے تم میں سے آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالے پس پوچھا حضرت نے ہمسے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہمنے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصوں کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنے شام کے پس ناگہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اسکے ہاتھ میں آنکڑا ہے لوہیکا داخل کرتا ہے اسکو بیچ کلے بیٹھے ہوئے کے اور چیرتا ہے اسکو یہاں تک کہ پہونچتا ہے گدی اسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے اسکے کے مانند اسکی یعنے آنکڑا سے گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلا اسکا یہ پھر عود کرتا ہے پس کرتا ہے مانند اسی کے یعنے ہر بار کلے چیرتا ہے اور جب ملجاتے ہیں پھر چیرتا ہے ہر بار یونہی کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہیں کہا میں نے ان دو شخصوں سے کہ کیا ہے یہ کہا ان دونوں شخصوں نے چلو یعنے پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہیں تعبیر اسکی معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہے ساتھ اسکے سر اسکا پس جسوقت مارتا ہے اسکو لڑھ جاتا ہے پتھر پس جاتا ہے وہ طرف اس پتھر کے تاکہ لاوے اسکو یعنے مارنے کے لیے پس نہیں پھرتا طرف اسکے یہانتک کہ ملجاتا ہے سر اسکا اور ہو جاتا ہے سر اسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اسکے اور مارتا ہے اسکو پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے اوپر اسکا تنگ تھا اور نیچا اسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اٹھتی آگ اوپر اٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑیں اس سے پھر جسوقت پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اسمیں اور اس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور کتنے ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں شخصوں نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اسمیں ایک شخص تھا کھڑا بیچوں بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا آگے اسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ بیچ میں نہر کے پس جسوقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے پھینکتا ہے وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ منہ اسکے کے پس پھیر دیتا ہے اسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کنارے والا بیچ منہ اسکے کے پتھر پس پھر جاتا ہے اسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کے اسمیں تھا ایک درخت بڑا اور اسکی جڑ میں ایک بوڑھا اور لڑکے اور ناگہاں وہاں ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کے آگے اسکے آگ ہے کہ جلاتا ہے اسکو پس چڑھے مجکو دونوں شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر میں کہ تھا بیچوں بیچ درخت کے نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اس گھر سے اسمیں کتنے مرد ہیں بڈھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر نکالا ان دونوں نے مجکو اس گھر سے

اور لیکر چڑھے مجھکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا مجھکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مین نے واسطے اُن دونون شخصون کے کہ تحقیق تم نے بہت پھرایا مجھکو آج کی رات پس خبر دو مجھکو اس چیز سے کہ دیکھی مین نے قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشَقُّ شِدْقُهٗ فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ بِمَا فِیْهِ بِالنَّهَارِ یُفْعَلُ بِهٖ مَا رَاَیْتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّهَرِ اٰکِلُ الرِّبَا وَالشَّیْخُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِیْمُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَاَنَا جِبْرَئِیْلُ وَهٰذَا مِیْکَائِیْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَیْضَآءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَکْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَکْمَلْتَهٗ اَتَیْتَ مَنْزِلَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ کہا اُن دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین ہم اب وہ شخص کہ دیکھا تم نے اُسکو کہ چیرے جاتے ہین کلّے اُسکے پس وہ شخص جھوٹا ہے بولتا ہے جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اُس سے یہان تک کہ پہونچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے جو کچھ کہ دیکھا تم نے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تم نے اُسکو کہ کچلا جاتا ہے سر اُسکا پس وہ شخص ہے کہ سکھلایا اُسکو اللہ تعالے نے قرآن یعنے توفیق دی اُسکے سیکھنے کی پس سو رہا اُس سے راتکو اور نہ عمل کیا دنکو موافق اُس چیز کے کہ قرآن مین ہے کیجاتی ہے ساتھ اُسکے وہ چیز کہ دیکھی تم نے قیامت تک اور وہ کہ دیکھی تم نے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکھا تم نے اُسکو نہر مین وہ سود خور ہے اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تم نے اُسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم عم ہین اور لڑکے گرد اُنکے پس اولاد ہے آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہے آگ مالک ہے داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اُسمین گھر ہے عام مومنین کا یعنے وہ بہشت ہے کہ جسمین تمام مومنین رہینگے اور اب یہ گھر پس گھر ہے شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اُٹھاؤ تم سر اپنا پس اُٹھایا مین نے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے تھا یعنے نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے کہا اُن دونون شخصون نے کہ ہے یہ مکان آپ کا کہا مین نے چھوڑ دو مجھکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اُن دونون شخصون نے کہ تحقیق باقی رہی ہے عمر تمہاری نہین پورا کیا تم نے اُسکو پس اگر پورا کروگے تم اُسکو داخل ہوؤگے اپنے مکان مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** سو رہا اُس سے راتکو الخ یعنے نہ پڑھا قرآن رات کو اور دنکو اُسپر عمل نکیا عمل قرآن کا رات اور دن مین ہے اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہے ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اُسکی کے ہے مخصوص کیا ساتھ اُسکا اور عمل ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ وجہ یہ ہے کہ بڑی نعمت ملی تھی یعنے علم قرآن پس اُسکی تلاوت سے غافل ہوکر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بھول جانے کا ہوتا ہے اور وہ گناہ کبیرہ ہے اور تساہل کرنے والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہے چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہے کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہے قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اُس چیز پر کہ اُسمین ہے پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے سو رہا اُس سے یعنے اعراض کیا اُس سے اور جو کہ سوئے بغیر اعراض کے اُس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہے اس وعید سے انتہی آور شہیدون کا یعنے مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر اور کہا نووی نے کہ اس مین تنبیہ ہے اوپر استحباب متوجہ ہونے امام کے بعد سلام کے مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچھنے کے خواب سے اور اوپر مبادرت تعبیر کرنے کے

کے علاوہ تعبیر اسکی کے اول روز مین تا کہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے **وذکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین
بیچ باب حرم مدینہ کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عن ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا حدث بھا و
واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر
فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصہا الا علی وادّ او ذی رأی روایت ہی ابی رزین عقیلی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ خواب مومن کا ایک جزو ہی چھیالیس جزو نبوت کے سے اور خواب اوپر پانون پرندہ کے ہی جبتک کہ نہین کہتا اسکو پس جسوقت کہتا ہی کسی کے
روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کے مگر روبرو دوست کے یا دانا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور
بیچ روایت ابو داؤد کے ہی کہ فرمایا آنحضرت نے خواب اوپر پاون پرندہ کے ہی جبتک تعبیر نہین کی جاتی پس جبکہ تعبیر کی جاوے واقع ہوتی ہی اور
گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کے یا صاحب عقل کے **ف** اوپر پانون پرندہ کے یہ مثل بیچ
عدم تقرر شے کے یعنے جو امر کہ قرار نہین پاتا ہی اسکو عرب کہتے ہین علی رجل طائر یعنے جیسے پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہین اڑتا رہتا ہی اور حرکت
کرتا ہی اور جو کچھ اسکے پانون پر ہوتا ہی وہ بھی نہین ٹھہرتا ہی ویسے ہی یہ امر بھی ٹھہرتا نہین پس فرماتے ہین کہ خواب جبتک کسی سے کہا نہین ہی او دل
مین پوشیدہ رکھا ہی اعتبار نہین رکھتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اسنے تعبیر کی واقع ہوتا ہی اسی طرح کہ تعبیر کہی پس نہ کہنا چاہئے
اور برے خواب کے حق مین ہی کہ اسکے وقوع سے ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکھتا ہی جیسے کہ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتھ دوست کے تا حمل نیکی پر کرے
اور تعبیر اچھی کہے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کے تعبیر بری کہے گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کے تعبیر اچھی کہے گا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب
وقوع سب چیزون کا ساتھ قضا و قدر کے ہی تو تاثیر کتمان خواب کی بیچ سقوط کے اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سے ہی مانند دعا اور
صدقہ اور تمام اسباب کے ہی **وعن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ
انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ
ثیاب بیض ولو کان من اہل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عائشہ سے
کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کے سے کہ وہ مومن تھا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نے کہ وہ تصدیق کرتے تھے آپکی ولیکن مرے
پہلے ظاہر ہونے نبوت آپکی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ دکھلایا گیا ہون مین اسکو خواب مین اس حال مین کہ اسپر کپڑے سفید ہین اور اگر ہوتا وہ
دوزخیون مین سے تو ہوتے اسپر کپڑے اور طرح کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کے بیٹے حضرت خدیجۃ الکبری
کے تھے اور انھون نے ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکھا تھا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالے کی کرتے تھے اور عبادت بتون کی سے
بیزار تھے بڑے عمر تھے اور آخر عمر مین اندھے ہوگئے تھے اور قصہ لیجانا حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداے وحی مین انکے پاس اور بشارت دینے انکے کا آنحضرت کو ساتھ
صدق حال کے اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ مین انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علماء کا بیچ اسلام انکے کے ذکر کیا ہی اور
یہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نے بطریق سماع کے صحابہ سے روایت کیا ہو اسلیے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کے
آنحضرت کی خدمت مین نہ تھین اور کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نے الخ یعنے پہلے جواب دینے حضرت کے حضرت خدیجہ نے بکر عایت خال اپنے چچا کے بیٹے کے اور گمان نسبت

ادب کے ساتھ آنحضرت کے کلام میں بھی کہا اول ناظر بیچ ثبوت ایمان آسکے کے ہی کہ کہا اُسنے اور تصدیق کی آپکی نبوت میں اور کہا کہ یہ فرشتہ کہ
آپنے دیکھا ہی وہی ناموس ہی کہ حضرت موسے اور حضرت عیسے پر اترتا تھا اور تم پیغمبر خدا کے ہو اگر میں بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہارے کے زندہ رہا تو
مدد قوی تمہاری کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان اُسکے کے کہ کہا ولکن بات قبل ان تظہر الخ اگر ان حضرت نے کلام مذکور فرماکر ایمان
اُسکا ثابت کیا پس حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کے اور اُسمیں کیا جگہ احتمالات کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی میں اُنھوں نے تصدیق کی اگر
پہلے نبوت کے کرتے تو گنجائش رکھتا تھا شرح **وَعَنِ** ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِي خُزَيْمَةَ اَنَّهُ رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّهُ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت
ہی ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ اُنھوں نے دیکھا اس حالت میں کہ دیکھتا ہی سونے والا یعنے خواب میں دیکھا کہ سجدہ کیا ہی
اوپر پیشانی آنحضرت کے پس عرض کیا یہ خواب روبرو حضرت کے پس لیٹ گئے حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کے تا سجدہ کرلیں اور فرمایا سچ کر خواب
اپنا یعنے عمل کر بمقتضاے خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی
عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سے ہو جیسا کہ خواب میں دیکھے کہ روزہ رکھا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد صالح
کی زیارت کی ہی وغیر ذلک شرع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ اَبِيْ بَكْرَةَ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ ترجمہ اسکا یہ ہی کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر و عمر کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهِ هَلْ رَاٰى
اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا
ابْتَعَثَانِيْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَاِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ بِطُوْلِهِ وَفِيْهِ
زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ وَهِيَ قَوْلُهُ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ
الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا
مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ
قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ
فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ
قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَاِذَا هُوَ نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا
فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَذَكَرَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَاَمَّا الرَّجُلُ
الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ
الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ
كَانُوْا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتے واسطے اصحاب اپنے کے کہ کیا دیکھا ہی کسی نے تم میں سے خواب پس بیان
کرتا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کرے اور تحقیق فرمایا حضرت نے ہمکو ایک روز کہ آئے میرے پاس آج کی رات دو شخص آنیوالے اور تحقیق اُن

دونون نے اُٹھایا مجکو اور اُنھون نے کہا مجکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتھ اُنکے اور ذکر کیا سمرہ نے مانند حدیث ذکر کی گئی کے بیچ فصل پہلی کے ساتھ درازی کے
اور اس حدیث مین کچھ زیادتی ہی کہ نہین بیچ حدیث مذکور کے اور وہ زیادتی یہ ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ اندھیرے کے یعنے بسبب بہت
سبزے کے اندھیرا ہو رہا تھا اُسمین ہر طرح کے شگوفہ بہار کے تھے اور ناگہان درمیان اُس باغ کے ایک شخص ہین لمبے نہین قریب دیکھون مین سر اُنکا بسبب درازی کے
جانب آسمان مین اور ناگہان گرد اُس شخص کے اکثر لڑکے ہین کہ نہین دیکھا مین نے اُنکو ہرگز کہا مین نے اُن دونون شخصون کو کہ کون ہی یہ لمبا شخص کون ہین یہ لڑکے فرمایا حضرت
نے کہا اُن دونون شخصون نے چلو چلو پس چلے ہم پھر پہونچے ہم طرف ایک بڑے باغ کے کہ نہین دیکھا مین نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اس سے اور نہ بہتر اس سے فرمایا حضرت
نے کہا اُن دونون نے مجکو کہ چڑھ اسمین فرمایا پس چڑھے ہم اُسمین پس پہونچے ہم طرف ایک شہر کے کہ بنایا گیا ہی ساتھ سونے کی اینٹون کے اور ساتھ چاندی کی اینٹون
کے پس آئے ہم اُس شہر کے دروازے پر اور کھلوایا ہمنے پس کھولا گیا واسطے ہمارے پس داخل ہوئے ہم اُسمین پس ملے ہمسے اُس شہر مین کتنے ایک شخص کہ تھا آدھا
بدن ہر ایک کا اُنمین سے مانند بہتر اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہی اُسکو اور آدھا بدن مانند بدتر اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہی اُسکو فرمایا حضرت نے کہ کہا اُن
دونون نے اُن شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اُس نہر مین فرمایا آنحضرت نے اور ناگہان وہان ایک نہر تھی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اُسکا دودھ خالص ہی
سفیدی مین پس گئے وہ اور پڑے اُسمین پھر پھر کر آئے طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی وہ بُرائی اُنکے بدن سے پس ہو گئے بیچ بہترین صورت
کے اور ذکر کیا آنحضرت نے بیچ تفسیر اس زیادتی کے اے یہ وہ شخص لمبا کہ تھا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تھے اور اے یہ وہ لڑکے کہ تھے گرد اُنکے پس ہر لڑکا کہ مرا
فطرت پر یعنے جو لڑکا چھوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کے پاس ہوتا ہی کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضے مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکے مشرکون کے
پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکے مشرکون کے بھی اُنکے سپرد ہوتے ہین اور اے یہ وہ لوگ کہ تھا آدھا بدن اُنکا اچھا اور آدھا بُرا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ گئے
اُنھون نے عمل ملے جلے کچھ نیک کچھ بد درگذر کیا اللہ تعالے نے اُنسے نقل کی یہ بخاری نے ف لفظ قط پہلا یہان تاکید نفی کے واقع ہوا ہی اور نحویون نے اُسکو
مخصوص ساتھ تاکید نفی کے کیا ہی مثل ما رایتہ قط اور نہین کہتے ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہ ہی کہ اور حدیثون مین مقام اثبات مین بھی واقع ہوا ہی لیکن طیبی نے
کہا کہ اصل ترکیب یہ ہی واذا احول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاید اسکا یہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَی الْفِرَی اَنْ یُرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْہِ مَالَمْ تَرَیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہ ہی کہ دکھلاوے آدمی اپنی آنکھون کو وہ چیز کہ نہین دیکھا ہی اُنھون نے نقل کی یہ بخاری نے
ف یعنے جھوٹ باندھے آنکھون پر کہ اُنھون نے دیکھا ہی حال آنکہ واقع مین کچھ نہین دیکھا ہی مقصود کہنا خواب جھوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمین اسلئے
ہوتا ہی کہ خواب بیچ معنی وحی کے ہی پس گویا خدا ے تعالے پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالے فرشتہ کو بھیجتا ہی کہ خواب دکھلاوے
ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سچا خواب پچھلے پہر کا ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف اسلئے کہ اکثر
اُسوقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہی ع

کِتَابُ الْاٰدَابِ

کتاب ہی بیچ بیان آداب کے ف
ادب کہتے ہین استعمال کرنے اُس قول و فعل کو کہ محمود ہی اور بعضون نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور
اعراض کرنا سئیات سے اور بعضون نے کہا کہ تعظیم کرنی اُسکی کہ اعلی اُس سے ہی اور نرمی کرنی اُس سے کہ پست اُس سے ہی ع

بَابُ السَّلَامِ

باب ہی بیچ بیان سلام کے ف سلام اسم ہی تسلیم سے بمعنی سلامت اور برات کے نقائص و عیوب سے اور اسم ہی اسماے الہی سے اور معنی السلام علیک یہ
ہین کہ اللہ تعالے مطلع ہی تیرے حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خداے تعالے کا تجھ پر ہی یعنے اُسکی حفاظت اور نگاہبانی مین ہی تو جیسے کہتے ہین اللہ معک

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کے یہ ہین کہ سلامتی ہمین ہی تو مجھسے اور مجھکو بھی سلامت رکھ اپنے سے پس مشتق ہوا سلم سے کہ معنی مصالحت کے ہین یعنے با امن رہ مجھسے اور با امن رکھ مجھکو اور شریعت اسکی ابتداے اسلام مین تھی واسطے تمیز مسلمان کے کافر سے تا تعرض نکرے گویا آگاہ کرنا تھا ساتھ اسلام کے بعد ازان جاری رہی بر شریعت ہر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اسکی ساٹھ گز کی پس جب پیدا کیا اسکو کہا جا اور السلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ تھی جماعت فرشتون کی بیٹھی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہی تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئے حضرت آدم اور کہا سلام ہو اوپر تمہارے پس کہا فرشتون نے سلام ہی تجھپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتون نے بیچ جواب سلام آدم کے لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کے ہوگا حال آنکہ لنبائی اسکی ساٹھ گز کی ہوگی یعنے بابن بلندی قد اور حسن و جمال کے کہ آدم رکھتے تھے بہشت مین داخل ہونگے اور دوزخی بدہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی یعنے لوگوکے قد چھوٹے آدم کے ابتک کہ اس مقدار کو پہونچے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیدا کیا آدم و اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ معنے اس حدیث کے بعضے تو کہتے ہین کہ یہ احادیث صفات مین سے ہی پس تاویل اسکی سے باز رہے جیسے بیچ امثال اسکے کے متشابہات سے مذہب سلف یہی ہی اور بعضے تاویل اسکی کرتے ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کے ہی جیسے کہ کہتے ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال یون ہی یعنے پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اوپر صفت اپنی کے اور موصوف کیا اسکو ساتھ ان صفتون کے کہ پرتو صفات کریمہ اسکے کی ہین پس کیا اسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کے لئے ہی جیسے کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنے پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہی اوپر اسرار و لطائف کے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے اپنے پاس سے بخشے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پھرتی ہی یعنے پیدا کیا آدم کو ابتداے حال سے بتمام الخلقت کامل الصورت بطول ساٹھ گز کے نہ جیسے اور آدمیون کہ کہ اول ہین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتے ہین پس بیان پیدائش آدم عم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونے ایسکے کے ہی بخلاف تمام صفات کے اور بقدر غرض کی بقیاس اسکے مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نے الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہی کہ اگر کوئی کہے السلام علیک اسکے جواب مین کہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بھی کہے اسکے جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور بعضے روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بھی درست ہی جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون مین کچھ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نے بھی ارادہ کیا ہو سلام کرنے کا ابتدا آدم پر جیسکہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کے یہ کہ واقع ہو بعد سلام کے نہ یہ کہ واقع ہون دونون ساتھ جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر فا تعقیب کی اور اس سے اکثر لوگ غافل ہین پس اگر زمین دو شخص اور السلام علیک کرین آپس مین ایک دفعہ تو جب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنے آدم علیہ السلام ساٹھ گز کا قد رکھتے تھے بعد انکے لوگ کوتاہ ہونے لگے پھر جب بہشت مین جاوینگے

مانند قد و جمال و ہیئت کے مانند آدم علیہ السلام کے ۔ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا اور بیگانہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تخصیص ان دونوں صفتوں کی مناسب حال سائل کے ہی یعنے بعضی جا کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور بعضی جا لے کسیکو تو مناسب حال پوچھنے والے کے ہوتا تھا کہ جسکی طبیعت مین ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اسکے لئے اس خصلت نیک کو افضل فرماتے مثلا ایک کے مزاج مین بخل دیکھا اسکے لئے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرا ساتھ پیش ت کے مشتق ہی اقرا سے بمعنے پڑھوانے کے اور ساتھ زبر ت کے قرات سے بمعنے پڑھنے کے بھی آیا ہی اور معنی اسکے ظاہر ترہین اور باوجود اسکے پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن معنے اسکے خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہ ہی کہ چونکہ سلام کرنے والا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گو یا پڑھوا تا ہی اسکو سلام کے تئین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سے ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت اور مانند اسکے کہ جیسے کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی ۔ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْہَدُہٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَہِدَ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰکِنْ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہی عیادت کرے اسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اسکی نماز وغیرہ کے لئے جسوقت کہ مرے اور قبول کرے دعوت اسکی جبکہ بلاوے اسکو کھانے کے لئے یعنے اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کے یا از راہ فخر و ریا کے ہو اور سلام کرے اسپر جسوقت کہ ملے اس سے اور جواب دے اسکی چھینک کا جسوقت کہ چھینکے یعنے اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنے کے ورنہ مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کرے اسکی جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نے کہ نہین پائی یہ حدیث بیچ صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کے بیچ مین ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول والے نے ساتھ روایت نسائی کے **ف** خیر خواہی کرے الخ یعنے حاضر و غائب خیر خواہ رہے یہ نکرے کہ جب سامنے آوے تو تملق کرے اور غائبانہ غیبت کرے کہ یہ صفت منافقین کی ہی ۔ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوگے تم بہشت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگے یعنے ایمان کامل یعنے ایمان کامل نہین ہوگا یہانتک کہ آپسمین دوستی کرو یعنے لمبہ اور کہا گیا اور نہ بتلاؤں مین تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان اپنے یعنے آشنا و بیگانہ سے سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نے **ف** مشکوۃ کے صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار سے آگے پڑھے گئے ہین لفظ لا تومنوا ساتھ حذف نون کے ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تومنوا کے ہی اور بعضے نسخون مین ولا تومنون نون سے آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کے ہی ۔ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام علیک کرے سوار پیادہ پا چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے بہتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار پیادہ پر سلام علیک کرے واسطے تواضع کے بسبب اسکے کہ رفعت دی ہی اللہ نے اسکو بسبب سواری کے اسکو فروتنی ہی کرنی چاہئے اور تھوڑے بہتون پر کرین واسطے تواضع کے

اور اکرام بہت کا اور کہا نووی نے جبکہ ملے ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کتنے ایک لوگوں کو ان میں سے ساتھ سلام کے تو مکروہ ہی اسلیے کہ قصد سلام سے مؤانست اور الفت ہی اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہی باقیوں کی اور اکثر یہ سبب عداوت کا بھی ہوتا ہی اور جبکہ چلتے ہوں بازار میں یا شارع عام میں بہت سے لوگ تو وہاں سلام مکرر یا البعض پر کفایت کرتا ہی اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امور شرع سے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** لکھا ہی علما نے کہ یہ حکم ملاقات کا ہی یعنے جبکہ دو آدمی ملاقات کریں حکم یہ ہی اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسرے پر تو ابتداے سلام وارد پر ہی بہر حال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت شرح **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا اُن پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم **وَجَزَاهُ اللّٰهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا** شرح **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو یہودیوں اور نصرانیوں کے ساتھ سلام کے اور جبکہ ملو تم ایک اُنکے سے راہ میں پس تنگ کرو اُنکو طرف راہ تنگ تر کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنے اول تم اُنسے سلام علیک نکرو اسلیے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہیں اور اسی طرح نہیں جائز ہی محبت کرنی اُنسے ساتھ سلام اور مانند اسکے کے موافق فرمودہ خداے تعالیٰ کے **لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ** الخ اور اگر وہ سلام علیک کریں اُنکے جواب میں علیک یا علیکم کہے اور لکھا ہی علما نے کہ بیچ جواب سلام کفار کے کہے ہداک اللہ اور بعضے علما نے ابتدا سلام یہود و نصاری پر واسطے ضرورت یا حاجت کے جائز رکھا ہی اور یہی حکم ہی بدعتیوں اور فاسقوں کا اور اگر سلام علیک کی ایک آدمی کو اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہی یہ کہ طلب سلام پھیرنے کی کرے اُس سے کہ کہے استرجعت سلامی یعنے طلب کی میں نے پھیرنے سلام اپنے کی اور تنگ کرو الخ یعنے غلبہ کرو ایسا کہ وہ یکسو ہو جاوے اور تنگ ہو اُسپر راہ واسطے اظہار عزت و شوکت اسلام کے اور بعضے حواشی میں لکھا ہی کہ مراد تنگ کرنے سے حکم کرنا ہی یکسو ہونیکا تا بیچ راہ کا چھوڑا رہے مسلمانوں کے لیے شرح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام کرتے ہیں تم پر یہودی پس سواے اسکے نہیں کہتا ہی ایک اُنکا سام علیک یعنے موت ہو تجھ پر پس کہہ تو اسکے جواب میں وعلیک یعنے تجھی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سلام علیک کریں تم سے اہل کتاب یعنے یہود و نصارے پس کہو اُنکے جواب میں وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلی حدیث میں لفظ فقل اور وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کے ہی اور اسمیں فقولوا اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کے اور اور روایتوں میں وعلیک اور علیکم ساتھ واو اور بدون واو کے دونوں طرح آیا ہی اور کلام مؤلف میں ساتھ واو کے ہی اور روایت موطا میں علیک ہی بدون واو کے اور اسی طرح روایت دارقطنی میں علیکم بدون واو کے ہی بعضے علما نے کہا ہی کہ مختار یہ ہی کہ بدون واو کے کہے تا مشارکت لازم نہ آوے اُس چیز میں کہ کہا اور بعضوں نے کہا کہ مضائقہ نہیں ساتھ مشارکت کے اسلیے کہ موت سبکو آنے والی ہی گویا معنے یہ ہونگے کہ ہم اور تم اسمیں برابر ہیں ہم سب مرینگے اور بعضوں نے کہا کہ واو یہاں مشارکت کے لئے نہیں ہی بلکہ استیناف کے لئے ہی اور صورتیں میں تقدیر ہو گی

یعنے ایک اور دوسرے اور ایک واو کے ساتھ اور دوسرا بدون واو کے ہی ۱۲

وعلیکم قسطلانی نے کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ دونوں طرح جائز ہے ساتھ واؤ کے بھی اور بدون واؤ کے بھی بسبب واقع ہونے روایت کے دونوں طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق
کیا ہے علما نے جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن نہ کہا جائے وعلیکم السلام یعنے نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہے اور وعلیکم جب کہے
کہ جب کئی ہوں اور جب وہ ایک ہو تو وعلیک کہے کہ اس میں تعظیم اسکی لازم آوے گی ش ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى**
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ
فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا اجازت مانگی ایک
جماعت نے یہودیوں میں سے اوپر آنے کے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انھوں نے السام علیکم یعنے موت تم پر پس کہا میں نے بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت
نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کاموں کے کہا میں نے کیا نہیں سنا آپ نے اس چیز کو کہ کہا انھوں نے یعنے بدلے سلام کے سام کہا فرمایا حضرت
نے کہ تحقیق کہا میں نے یعنے انکے جواب میں اور تم پر اور ایک روایت میں تم پر اور نہیں ذکر کی واؤ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ**
اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ
وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ
اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ اور ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور کہا موت ہو تم پر فرمایا حضرت نے اور تم پر بھی پس کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کے موت ہو تم پر اور لعنت کرے تم پر اللہ کی اور غضب
اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر اے عائشہ اوپر تیرے ہے نرمی کرنی اور بچ تو سختی اور بیہودگی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا
نہیں سنا آپ نے اس چیز کو کہ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا تو نے اس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے انپر پس قبول کی جاتی ہے دعا میری انکے حق میں اور نہیں قبول
کی جاتی دعا انکی بیچ حق میرے کے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہ ہو اے عائشہ بیہودہ باتیں کرنے والی اس لیے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیہودگی کو اور بیہودگی کو کہ تکلف ہو
وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ
عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر
کہ اسمیں لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے انپر یعنے بقصد سلام کے مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ ان میں کئی مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہ ہے کہ سلام کرے انپر بقصد
مسلمانوں کے یا مسلمان کے اور لکھا ہے علما نے کہ اختیار رکھتا ہے چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہے کہے السلام علی من اتبع الہدی
اور اگر لکھے خط مشرک کو تو سنت یہ ہے کہ لکھے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ش ع ح **وَعَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ
مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللهِ
قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہیں چارہ واسطے ہمارے
مجلسوں ہماری سے راہوں میں چارہ یعنے بیٹھنا ضروری ہے باتیں کرتے ہیں ہم انمیں یعنے دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ اور مطالعہ

[illegible]

اور مصالحہ اور معاملہ کے فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کا سوائے اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنے اگر باز نہ آؤ بیٹھنے سے راہون مین پس دو تم راہ کو حق اسکا
یعنے اگر راستے مین بیٹھتے ہو تو راستے مین بیٹھنے کے حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہی حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھون کا یعنے حرام چیزون پر نظر نہ ڈالے
اور باز رہنا ایذا سے یعنے گذرنے والون کو ایذا نہ دے ساتھ تنگ کرنے راہ کے اور مانند اسکے کے اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگون کو ساتھ باتون شروع
کے اور منع کرنا نامشروع سے یعنے اس طرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام اسلئے کہ سنت یہ
ہے کہ چلنے والا سلام کرے بیٹھے کو جیسے کہ ذکر کیا گیا ہم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ
وَاِرْشَادُ السَّبِیْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ الْخُدْرِیِّ هٰکَذَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ
اس قصہ کے یعنے جو مضمون کہ اوپر کی حدیث مین گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنے بھولے ہوے کو یا نہ جاننے والے کو نقل کی یہ ابوداود نے پیچھے حدیث ابوسعید
خدری کے اسی طرح یعنے جیسے ذکر کی مصابیح والے نے اور اتباع کیا اسکا مشکوۃ والے نے وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِیْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰکَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا
فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کے کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی
اور راہ بتلانی بھولے کو نقل کی یہ ابوداود نے پیچھے حدیث ابی ہریرہ کے اسی طرح سے اور نہین پایا مین نے ان دونون حدیثون کو صحیحین مین یعنے بخاری
اور مسلم مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَی
الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهٗ وَیُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ
جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہین پسندیدہ خدا سلام علیک کہے اُس سے جسوقت کہ ملے اُس سے اور قبول کرے جسوقت کہ بلاوے اُسکو یعنے کھانے
کے لیئے یا اور کام کے لئے اور یرحمک اللہ کہے جسوقت کہ چھینکے اور خبر لیوے پوچھے اُسکی جسوقت کہ بیمار ہوا اور پیچھے جاوے جنازہ کے جسوقت کہ مرے اور
دوست رکھے اُسکے لیئے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا
جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَرَدَّ عَلَیْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ
ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَکَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اُسکے سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی گئین اسکے لیئے دس نیکیان
پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہے تم پر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے لکھی گئین اسکے لیئے بیس نیکیان
پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہے تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتین پس جواب دیا حضرت نے اُسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اسکے لیئے تیس نیکیان
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یہ کلام بیچ فعل مسلم کے تھا اور اگر مسلم السلام علیک اور مسلّم علیہ اسکے جواب مین لفظ و رحمۃ اللہ زیادہ
کرے یا مسلم السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہے اور مسلم علیہ اسکے جواب مین و برکاتہ زیادہ کرے اُسکے لیئے بھی یہی حکم ہوگا بیچ زیادتی اجر کے اور ایسا ہی
حکم و مغفرتہ کا ہے جیسے کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہے ح وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ
ثُمَّ اَتٰی اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰکَذَا

تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موافق معنوں پہلی حدیث کے اور زیادہ کیا معاذ نے
ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک اور شخص جو تھا پس کہا اُسنے سلام تم پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اُسکی اور بخشش اُسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا
اسی طرح سے زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب یعنے جسقدر سلام کرنے والا لفظ بڑھاتا جاوے ثواب بڑھتا جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لکھا ہے علما نے کہ افضل
سلام میں یہ ہے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کے اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینے والا بھی ساتھ ضمیر جمع اور واو کے کہے وعلیکم السلام اور ادنے سلام کا
السلام علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہے اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے کہے تو بھی کافی
ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھ واو کے کہے اسمیں دو وجہیں ہیں ۃ ح وَعَنْ
اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام
کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپسمیں اسلئے کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام کے اور اگر ایک
بیٹھا ہوا اور دوسرا اُسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیٹھے پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھ سلام کے نزدیک تر ہوگا اسلئے کہ اُسنے ادا کیا ہے حق کو کہ
لازم تھا اُسکے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اُسکے لئے ہوگی اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ تین چیزیں ہیں موجب خلوص محبت بھائی مسلمان
کی ہیں ایک تو ابتدا السلام وقت ملاقات کے دوسرے پکارنا ساتھ اُس نام کے کہ دوست رکھے اُسکو تیسری جگہ دینی جب آوے مجلس میں ۃ ح
وَعَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جریر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اُنپر نقل کی یہ احمد نے ف یہ مخصوص ہے حضرت کے لئے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر اُنکے کو مکروہ ہے
یہ کہ سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہ ہو بڑھیا بعید مظنہ فتنہ سے اُس سے سلام علیک جائز ہے ۃ ح وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ
عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی
اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَهُوَ شَيْخٌ لِاَبِیْ دَاؤُدَ اور روایت ہے علی ابن ابی طالبؓ سے کہا البتہ کفایت کرتا ہے جماعت کیطرف سے
جسوقت کہ گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک اُن میں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہ کہ جواب دے ایک اُنمیں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق
مرفوع کے یعنے قول آنحضرت کا ہے حضرت علیؓ کا اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے یعنے بطریق موقوف کے اور کہا ابوداؤد نے یعنے بعد تمام کرنے سند اپنی کے کہ رفع کیا
اُسکو حسن بن علی نے اور یہ حسن بن علی شیخ ہیں ابی داؤد کے یعنے نہ امام حسنؓ بن علی ابن ابی طالب حاصل یہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداؤد نے طریق حسن
ابن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق دوسرے سے موقوف ف جسوقت گذریں یا ایسی ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا حاضر ہیں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل
حدیث کا یہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کر لیگا یا ایک جواب دیگا اسکے ذمہ سے
ساقط ہو جائیگا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہے ۃ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى
الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اُسنے نقل کی اپنے
دادا سے یعنے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے یعنے غیر اہل
ملت ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے

لہ یعنی سلام کے تمام انگلی شہادت کی ساتھ ہو ... شی

اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرنا ہی ساتھ ہتیلیون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** یعنی مت مشابہت کرو یہود و نصاریٰ کی بیچ تمام افعال انکے کے خصوصاً بیچ ان دو خصلتون کے اور شاید کہ وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام کرنے مین یا جواب دینے مین یا دونون مین ساتھ اشارون مذکورتین کے بغیر کہنے لفظ سلام کے کہ سنت حضرت آدم کی ہی اور انکی ذریت کی انبیا اور اولیا سے اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ انکی امت مین سے بعضے لوگ کرینگے اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پشت کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کے فقط اور اس حدیث کی سند اور بھی ہی کہ وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا لقی احدکم اخاہ فلیسلم علیہ فان حالت بینہما شجرۃ او جدار او حجر ثم لقیہ فلیسلم علیہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت ملاقات کرے ایک تمہارا اپنے بھائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کرے اسپر پس اگر حائل ہو درمیان ان دونونکے درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملے اس سے پس چاہیے کہ سلام کرے اسپر یعنی دوبارہ نقل کیا ابوداود نے **ف** یعنے اس قدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی چہ جائے زیادہ اور اس مین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کے اور رعایت اس ادب کی اور مستثنیٰ ہین اس سے کتنے ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکے کے تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اسپر اور جواب دینا اسپہ واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام مین یا کھاتا ہو اور لقمہ اسکے منہ مین ہو پس اگر سلام کرے اسکو ایسے وقتون مین تو وہ نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کیوقت نہ سلام کرے اور نہ جواب دے اور قرآن پڑھنے والے کو بھی سلام نہ کرے اور اگر کوئی کرے تو اسکے تئین چاہیے کہ ٹھہر کر جواب دے اور پھر اعوذ پڑھ کر پڑھنا شروع کرے ع **وعن** قتادۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم بیتا فسلموا علی اہلہ واذا خرجتم فاودعوا اہلہ بسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہی قتادہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب داخل ہو تم گھر مین پس سلام کرو اپنے گھر کے لوگون پر اور جب نکلو تم گھر سے پس رخصت کرو اپنے اہل کو ساتھ سلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے **ف** اور اگر گھر مین کوئی نہو تو مستحب ہی کہ کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہان ہووین سلام پہونچے اور ظاہر یہ ہی کہ ایداع یہان بمعنی تودیع کے ہی وداع سے یعنی رخصت کرو ساتھ سلام کے اور کہا بعضے ہمارے علما نے کہ جواب اس سلام کا مستحب ہی اسلیے کہ یہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی قاری رح اور کہا حضرت شیخ رح نے کہ لفظ اودعوا ایداع سے ہی یعنے ودیعت رکھو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنے جب سلام کیا تم نے وقت نکلنے کے تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نے سلام کی خیر و برکت کو پاس گھر والون کے اور لوٹو گے تم اسکو آخرت مین جیسے کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کے پاس رکھتا ہی اور پھر لیتا ہی اور طیبی نے کہا کہ تا رجوع کرو طرف اسکے اور پھر لو ودیعت اپنی جیسے کہ ودیعتین لیجاتی ہین اس مین تفاول ہی ساتھ سلامتی کے اور معاودت کے دوبارہ **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی اذا دخلت علی اہلک فسلم یکون برکۃ علیک وعلی اہل بیتک رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میرے جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنے کے تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجپر اور تیرے گھر والون پر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہی یعنے اول چاہیے کہ سلام کرے پھر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہی **وعن** عمران ابن حصین قال کنا فی الجاہلیۃ نقول انعم اللہ بک عینا

وَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تھے ہم جاہلیت مین کہتے یعنے
وقت ملاقات کے ٹھنڈا کرے اللہ بسبب تیری آنکھون کو اور داخل رہے تو نعمتون مین وقت صبح کے پھر جب ہوا اسلام منع کئے گئے ہم اس کہنے سے نقل کی یہ
ابوداؤد نے ف لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومت سے بمعنے نرمی اور تازگی اور خرمی کے اور یہ عبارت محتمل دو معنے کو ہی ایک تو یہ کہ بے معنے
سبب کے ہی یعنے تازہ اور روشن کرے خدائے تعالے بسبب تیرے آنکھین تیرے دوستون کی کہ کنایہ ہی رفاہت حال مخاطب سے
کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکھنے اسکے کے خوش ہون دوسرے یہ حرف بے زیادہ ہو واسطے تاکید تعدیہ کے یعنے تازہ اور خرم کرے
تجکو خدائے تعالے یعنے بسبب دیکھنے اس چیز کے کہ دوست رکھتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنے تر و تازہ اور خوش رہ
از رو سے صباح کے یعنے خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہ بھی کنایہ ہی خوش گذرانے اور فراغ وقت سے اور تخصیص وقت
صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر غارت اور مکارہ واقع ہوتے ہین وقت صبح کے ہوتے ہین + ح ع وعن غالب قال انا لجلوس بباب
الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ائْتِهِ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی غالب سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے اوپر دروازہ حسن بصری کے ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے
دادا میرے سے کہ کہا بھیجا مجکو باپ میرے نے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ
انکو سلام کہا دادا میرے نے پس آیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نے تجھپر اور
اور تیرے باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی کسی کیطرف سے سلام پہونچانے تو سنت یہی کہ
پہونچانے والے پر بھی سلام بھیجے اور جسکی طرف سے سلام پہونچایا اسپر بھی یعنے علیک وعلی فلان السلام یا کہے وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ
نسائی مین بعینہ یہ الفاظ روایت کئے ہین + ح + ع وعن ابی العلاء الحضرمی ان العلاء الحضرمی کان عامل رسول
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَاَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابوالعلا حضرمی سے یہ کہ علاء حضرمی تھا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے اور تھا علاء جس وقت لکھتا طرف پیغمبر خدا کے خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ابوالعلا کا
نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق بعضے نسخون مصابیح کے آیا ہی وعن ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف
حضرموت کے کہ نام شہر کا ہی اور اسکے آگے کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلاء الحضرمی ہی اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین
لکھا ہی کہ علاء ابن حضرمی حلیف بنی امیہ کے تھے صحابی بزرگ عامل ہوئے تھے بحرین کے آنحضرت کی طرف سے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی
بدستور انکو عامل وہان کا رکھا یہان تک کہ وہ مرے اور شروع کرتا الخ یعنے یون لکھتے تھے من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علماء باتباع آنحضرت کے اس طرح لکھا کرتے تھے کہ آنحضرت بھی لکھتے تھے من محمد رسول اللہ الی فلان بعد
ازان سلام لکھتے اسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکھتے سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تھا
اور آنحضرت نے معاذ کو انکے بیٹے کی تعزیت مین یون لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام
علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونے اسکے کے ہی مقدمہ سلام
کا جیسے کہ بیان کیا گیا اور اسیطرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکے لایا مولف بیچ احوال کتاب کے باعتبار متعلق ہونے انکے کے ہی ساتھ

سلام کے کہ کبھی سلام لکھا بھی جاتا ہے اور اسیطرح ہی عادت مولف کی کہ اخیر فصل میں وہ حدیثیں لاتا ہے کہ متعلق اور مناسب مقام کے ہوتی ہیں ؛

ح ع **وعن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كتب احدكم كتابا فليتربه فانه انجح للحاجة رواه الترمذي وقال هذا حديث منكر اور روایت ہے جابر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ لکھے ایک تمہارا خط پس چاہیے کہ مٹی پر ڈالدے یا مٹی اوسپر برادے اسلیے کہ تحقیق یہ فعل بہت بر لانے والا ہے واسطے حاجت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** یہ بالخاصیت ہے واسطے حاجت برآری کے کہ سوائے شارع کے کسی کو وجہ اسکی معلوم نہیں لیکن بعضے ارباب معرفت نے بیچ توجیہ معنے اول کے لکھا ہے کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطے ساقط کرنے اسکی شے ہی نظر اعتبار سے اور اعتماد ہے حق جلا وعلا پر بیچ پہونچانے اسکی کے مقصد کو اور دوسرے معنونکو موید ہے یہ قصہ کہ امام غزالی نے منہاج العابدین میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کے مکان میں پھر ارادہ کیا کہ مٹی ڈالے اوسپر مکان کی دیوار میں سے پھر یہ خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہے پھر یہ خطرہ آیا دل میں کہ کیا مضائقہ ہے اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اسنے ہاتف کو کہ کہتا ہے کہ قریب ہے کہ جان لیگا حلال جاننے والا اس مٹی کا اس چیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کے اور یہ حدیث منکر ہے باعتبار راویوں کے اور طبرانی نے اوسط میں ابی درداء سے بطریق مرفوع کے نقل کی ہے اذا كتب احدكم الى انسان فليبدأ بنفسه واذا كتب فليترب كتابه فهو انجح ح ع

وعن زيد بن ثابت قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وبين يديه كاتب فسمعته يقول ضع القلم على اذنك فانه اذكر للمآل رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وفي اسناده ضعف اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا داخل ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور روبرو حضرت کے ایک لکھنے والا بیٹھا تھا پس سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے رکھ قلم کو اپنے کان پر اس لیے کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہے مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اسکی کے ضعف ہے **ف** یاد دلاتا ہے مطلب کو یعنے عبارت کو واسطے بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیت ہے کہ اسکو شارع ہی جانتا ہے اور طیبی نے کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہے جیسے کہا علماء نے القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہے اور کہنا زبان کا کان پر کہ جگہ سننے کی ہے موجب نزدیکی کا ساتھ دل کے ہے تا سنے جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہے یعنے عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہائے نحویانہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہے واللہ اعلم اور غریب ہے یعنے باعتبار متن کے یا سند کے اور ضعیف ہے یعنے بنسبت بعض راویوں اسکے کے پس حدیث ضعیف ہے اور یہ منافی صحت کے نہیں اور سوا اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی انس سے بطریق مرفوع کے اذا كتبت فضع قلمك على اذنك فانه اذكر لك اور جامع صغیر میں ہے روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے بطریق مرفوع کے ضع القلم على اذنك فانه اذكر للمملي ح ع

وعنه قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتعلم السريانية وفي رواية انه امرني ان اتعلم كتاب يهود وقال اني ما آمن يهود على كتاب قال فما مر بي نصف شهر حتى تعلمت فكان اذا كتب الى يهود كتبت واذا كتبوا اليه قرأت له كتابهم رواه الترمذي اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سیکھوں میں زبان سریانی اور ایک روایت میں ہے یہ کہ آنحضرتؐ نے حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھوں میں خط کتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہیں ہوتا ہے یہود سے اوپر خط کتابت کے کہا زید نے پس نگذرا مجکو آدھا مہینہ یہانتک کے سیکھا میں نے پس تھے حضرتؐ جسوقت کہ لکھتے طرف یہود کے لکھتا میں اور جسوقت کہ لکھتے یہودی طرف حضرتؐ کے تو پڑھتا میں واسطے حضرتؐ کے خط انکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سریانی زبان یہود کی ہے اور اطمینان نہیں ہوتا الخ یعنے ڈرتا ہوں کہ اگر یہود سے نامہ کسی یہودی کے لئے لکھواؤں تو کم زیادہ نہ لکھدے اور انکا نامہ آیا ہوا پڑھواؤں تو کم زیادہ نہ پڑھدے اور اس سے معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کے زبان

۱۸۸۳۴

نفروں کی سیکھنی جائز ہے اور بغیر ضرورت کے سیکھنا اُسکا اچھا نہیں کہ تشبہ ساتھ کفار کے لازم آتا ہے اور منع ہے کہ فرمایا آنحضرت نے من تشبہ بقوم فہو منہم ملک طیبی نے بلا ضرورت سیکھنے کو حرام لکھا ہے بشمولا ناع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ پہونچے ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کرے پس اگر دل میں آوے بیٹھنا پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس پھر جسوقت کہ کھڑا ہو واسطے چلنے کے پس چاہیے کہ سلام کرے اسلیے کہ نہیں سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسرے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** جسوقت کہ کھڑا ہو یعنے بعد بیٹھنے کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد معنا اسکے یہ ہے کہ جب ارادہ کرے چلنے کا اگرچہ نہ بیٹھے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے وقت چلنے کے بھی جیسے کہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور ایسے ہی جواب بھی دونوں کے واجب ہیں اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ سلام جاتے وقت کا اور جواب اُسکا مستحب ہے ع **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ هَدَی السَّبِیْلَ وَرَدَّ التَّحِیَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحَمُوْلَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنے کے راہوں پر مگر واسطے اُس شخص کے کہ بتاوے راہ یعنے اندھے کو اور راہ بھولے ہوئے کو اور جواب دے سلام کا اور بند کرے نگاہ کو یعنے دیکھنے حرام چیزوں کی سے اور مدد کرے اُس شخص کی کہ بوجھ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** حمولہ ساتھ پیش ح کے ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ح کے ہے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر ح کے وہ جانور ہے کہ جسپر بوجھ لادا جاتا ہے مانند گدھے وغیرہ کے اور ساتھ پیش ح کے بوجھ کہ لادا جاتا ہے یعنے مدد کرے اُس شخص کی کہ اُٹھاتا ہو بوجھ اپنے جانور کی پیٹھ پر رکھنے کے لئے یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر رکھنے کے لئے ع **وذكر** حَدِیْثُ اَبِیْ جُرَیٍّ فِیْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰی اُولٰئِكَ الْمَلٰئِكَةِ اِلٰی مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ قَالُوْا عَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ بَنِیْكَ بَیْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهٗ وَیَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اخْتَرْ اَیَّتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ یَمِیْنَ رَبِّیْ وَكِلْتَا یَدَیْ رَبِّیْ یَمِیْنٌ مُّبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَاِذَا فِیْهَا اٰدَمُ وَذُرِّیَّتُهٗ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّیَّتُكَ فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَّكْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَاِذَا فِیْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ یَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمْرَهٗ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ یَا رَبِّ زِدْ فِیْ عُمْرِهٖ قَالَ ذٰلِكَ الَّذِیْ كَتَبْتُ لَهٗ قَالَ اَیْ رَبِّ فَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمْرِیْ سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ اٰدَمُ یَعُدُّ لِنَفْسِهٖ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِیْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّیْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ یَّوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پھونکی انمین روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اُسکی کے پھر کہا واسطے آدم کے پروردگار اُسکے نے رحمت کرے تجکو اللہ ای آدم جا طرف اُن فرشتوں کے کہ جماعت ہے اُنمین سے بیٹھی ہوئی اور کہ سلام ہو تمپر یعنے پس گئے آدم اور کہا سلام ہے تمپر کہا فرشتوں نے تجھپر بھی سلام اور رحمت اللہ کی

پھر پھر گئے آدم طرف رب اپنے کے یعنے اُس مکان میں کہ کلام کیا تھا اُن سے اللہ تعالے نے پس فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق یہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری
کی آپس میں پس فرمایا واسطے اُسکے اللہ تعالے نے اس حال میں کہ دونوں ہاتھ اُسکے بند تھے پسند کر تو ان دونوں میں سے جو چاہے تو پس کہا آدم نے کہ اختیار
کیا میں نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے با برکت ہیں پھر کھولا اُسکو پس ناگہاں اُس میں شکل آدم کے اور اولاد
اُنکی کے تھے یعنے دیکھا آدم نے تمثال اپنے اور تمثال اولاد اپنی کی کو عالم غیب میں پس کہا آدم نے اے رب میرے کون ہیں یہ فرمایا یہ ہیں اولاد تیری پس
ناگہاں ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اُسکی درمیان دونوں آنکھوں اُسکی کے پس ناگہاں اُن میں ایک شخص تھا بہت روشن اُن کا یا از جملہ روشن
ترین لوگوں کا یعنے یہ شک راوی کا ہے یعنے اُن میں ایک جماعت تھی روشن تر اوروں سے اور یہ شخص منجملہ اُنکے تھا کہا آدم نے اے رب میرے کون ہے
یہ فرمایا کہ یہ ہے بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکھی میں نے واسطے اُسکے عمر اُسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نے اے رب میرے زیادہ کر بیچ عمر اُسکی کے فرمایا
یہ وہ چیز ہے کہ لکھی میں نے واسطے اُسکے کہا آدم نے اے رب میرے پس تحقیق دیے میں نے واسطے اُسکے عمر اپنی میں سے ساٹھ برس فرمایا تو جانے اور
مطلوب تیرا یعنے تو مختار ہے فرمایا آنحضرت نے پھر رہے آدم بہشت میں جب تک کہ چاہا اللہ نے پھر اُتارے گئے بہشت سے اور تھے آدم گنتے واسطے اپنے
یعنے عمر اپنی یعنے تاآنکہ عمر اُنکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اُنکے پاس ملک الموت یعنے روح قبض کرنے کے لئے پس کہا واسطے اُسکے آدم نے کہ تحقیق جلدی
کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہے واسطے میرے عمر ہزار برس کی کہا فرشتے نے البتہ ولیکن تو نے دیے ہیں اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم نے
پس انکار کرتی ہے اولاد اُنکی اور بھول گئے آدم یعنے اللہ تعالے کے منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کے اور کھالیا اُسکو پس بھولتی ہے اولاد
اُنکی فرمایا آنحضرت نے پس اُس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہوں کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بند تھے جیسے کہ کوئی ہاتھ میں کچھ رکھکر
ہاتھ بند کر کر اُسکو چھپا لیتا ہے اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کہا الخ یہ کلام حضرت آدم کا ہے یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داہنا ہاتھ کہنا متشابہات
سے ہے اور علما نے اس قول کے کئی معانی اور تاویلات لکھے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالے کے لئے ثابت ہے ید صفت نہ ید جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے نفی
ید جارحہ سے اسلئے کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بھی ہوتا اور اخیر کلام میں اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہے کہ لازم ید یمنی اور مادہ مشتقات
اُسکے کا ہے اور دوسرے یہ کہ شمال یعنے بایاں ہاتھ ناقص ہوتا ہے قوت اور گرفت میں پس دونوں ہاتھوں کا یمین ہونا کنایہ ہے نفی نقصان سے بیچ صفات
اللہ تعالے کے اور بیان ہے اسکا کہ صفات اُسکی کامل ہیں اور تیسرے یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالے کا ہے ساتھ نہایت جود و کرم اور احسان
کے اسلئے کہ عرب کہتے ہیں اُسکو کہ بہت نفع پہونچاتا ہے کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اُنکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے کہ اس سے لازم
آتی ہے فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کے امتیاز کے
تا باعث ہو اوپر سوال کے حال اُنکے سے اور مترتب ہوا پھر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنے قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ زیادتی
رکھتے تھے بیچ تمام صفات کمال کے پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کے ایک طرح کی نورانیت اُس عالم میں ہو یا اس عالم میں بھی کہ ساتھ اسکے ممتاز ہوں اور
پیغامبروں میں سے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تھے ساتھ ایک صفت کے پس اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اُنکو تمام انبیا پر اور لکھی گئی واسطے میرے الخ
یہ قول حضرت آدم کا سچا تھا اور اُسکے ضمن میں انکار تھا نہ صریح کہ کہتے میں نے نہیں دیا اپنی عمر سے کچھ اس لئے کہ صادر ہونا جھوٹی خبر کا قصداً اور صریحاً انبیا
علیہم السلام سے نہیں ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکے انبیا سے پایا گیا ہے یا کہیں ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کے تھا اور نہیں انکار کیا الخ یعنے
انکار کو میوں کی طبیعت میں اس سبب سے بیٹھا کہ اول حضرت آدم سے صادر ہوا اگرچہ اُن سے بطریق تعریض و نسیان کے تھا اور ان سے صریحاً و عمداً صادر
ہوتا ہے ع **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَوَاهُ

ابو داؤد و ابن ماجة والدارمی اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا گذرے ہم پر یعنے جماعت عورتوں پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بالیکہ تھیں ہم درمیان جماعت عورتوں کے پس سلام کیا آنحضرت نے ہم یعنے جماعت عورتوں نقل کی یہ ابو داؤد نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہ مخصوص ہی آنحضرت کے لئے جیسے کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کے بیان اسکا گذرا ۲ ع **وعن** الطفیل بن ابی بن کعب انہ کان یاتی ابن عمر فیغدو معہ الی السوق قال فاذا غدونا الی السوق لم یمر عبد اللہ بن عمر علی سقاط ولا علی صاحب بیعۃ ولا مسکین ولا علی احد الا سلم علیہ قال الطفیل فجئت عبد اللہ ابن عمر یوما فاستتبعنی الی السوق فقلت لہ وما تصنع فی السوق وانت لا تقف علی البیع ولا تسأل عن السلع ولا تسوم بہا ولا تجلس فی مجالس السوق فاجلس بنا ہہنا نتحدث قال فقال لی عبد اللہ بن عمر یا ابا بطن قال وکان الطفیل ذا بطن انما نغدو من اجل السلام نسلم علی من لقینا رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی طفیل بیٹے ابی بن کعب کے سے یہ کہ وہ تھے آتے ابن عمر کے پاس پس صبح کو جاتے ساتھ ابن عمر کے طرف بازار کے کہا طفیل نے پس جس وقت جاتے ہم طرف بازار کے نہ گذرتے عبد اللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کے اور نہ اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر سلام علیک کرتے اس سے کہا طفیل نے پس آیا میں عبد اللہ بن عمر کے پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانے لگے مجکو عبد اللہ طرف بازار کے پس کہا میں نے انکو کہ کیا کروگے تم بازار میں حال آنکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنے پر اور نہ پوچھتے ہو تم اسباب کو کہ بیچتے ہیں اور نہ چکاتے ہو تم اسکو اور نہ بیٹھتے ہو بازار کی مجلسوں میں پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس جگہ باتیں کریں ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجکو عبد اللہ بن عمر نے اے بڑے پیٹ کہا راوی نے اور تھے طفیل بڑے پیٹ والے سوائے اسکے نہیں کہ ہم جاتے ہیں یعنے بازار کو واسطے سلام کرنے کے سلام کرتے ہیں ہم اس شخص پر کہ ملتے ہیں ہم اس سے یعنے اس میں ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ۳ ع **وعن** جابر قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لفلان فی حائطی عذق وانہ قد اذانی مکان عذقہ فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بعنی عذقک قال لا قال فہب لی قال لا قال فبعنیہ بعذق فی الجنۃ فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت الذی ہو ابخل منک الا الذی یبخل بالسلام رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطے فلانے شخص کے یعنے نام لیا اسکا بیچ باغ میرے کے درخت ہی کھجور کا اور تحقیق شان یہ ہی کہ ایذا دی ہی مجکو ہونے درخت اسکے نے کہ بسبب اسکے وقت اور بیوقت باغ میں آتا ہی پس بھیجا آنحضرت نے یعنے اسکے پاس کسیکو کہ بیچ تو میرے ہاتھ درخت کھجور اپنی کا کہا اسنے کہ نہیں بیچتا ہوں فرمایا پس ہبہ کر واسطے میرے یعنے اگر بیچنے میں عار آتی ہی تو یونہیں ہبہ کر کہا کہ میں ہبہ کردوں باغ والیکو کہا کہ نہیں فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھ اسکو بدلے درخت کھجور کے کہ جنت میں ہو تیرے لئے پس کہا نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے اس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجھسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتھ سلام کے یعنے وہ البتہ تجھسے زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تھوڑے سے فعل کے ثواب بہت نہیں حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لکھا ہی علمانے کہ یہ حضرت نے اسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کے والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تھا بدلیل فرمانے آنحضرت کے کہ اسکے عوض درخت جنت میں لے لیکن بہر صورت وہ خالی سختی طبع سے نہ تھا ۴

وعن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البادی بالسلام بری من الکبر رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۲۰
اور روایت ہی عبد اللہ سے کہ نقل کی اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتھ سلام کے پاک ہی تکبر سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

ف یعنے جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسے دونون پیادہ پا چلتے ہون یا دونون سوار ہون تو مسنون ہے جو پہلے سلام علیک کرے وہ پاک ہو تکبر سے اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے انپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا تو واجب نہین ہے اسکا جواب و لیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیئے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ اسکے ساتھ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی حضرت نے اسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے مرتکب امر نا مشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا ۔

باب الاستیذان

یہ باب ہے بیچ بیان اذن چاہنے کے ف کسیکے دروازہ پر جاوے تو مستحب ہے کہ اذن چاہے گھر مین آنے کے لئے اور اصل اس مین قول اللہ تعالے کا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا الخ یعنے اے ایمان والو نہ داخل ہو گھرون مین کہ غیر ہون تمہارے گھرون کے یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والون پر اور سنت مین یہ ہے کہ کہے السلام علیکم مین آؤن ۔

الفصل الاول

فصل پہلی عن اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِکَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو موسیٰ اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر رض نے بھیجا تھا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین انکے پاس پس حاضر ہوا مین انکے دروازے پر اور سلام کیا مین نے تین بار بقصد اذن چاہنے کے پس نہ جواب دیا مجکو پس پھر آیا مین پس کہا عمر نے کس چیز نے منع کیا تھا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا مین نے کہ تحقیق مین آیا تھا پس سلام کیا مین نے اوپر دروازے تمہارے کے تین بار پس نہ جواب دیا تم نے یعنے تمنے اور تمہارے خدام نے مجکو پس پھر گیا مین اور تحقیق فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذن مانگے ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے واسطے اسکے پس چاہیئے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمر رض نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس کھڑا ہوا مین ساتھ ابو موسی کے اور گیا مین پاس حضرت عمر کے پس گواہی دی مین نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو موسی نے یہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بھی یہ حدیث سنی ہے آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمر کے پاس اور گواہی دو پس گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمر کی بنا بر احتیاط کے تھی تا جھوٹے جرأت نکرین حدیث بنا لینے پر ورنہ خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصاً ابو موسے اشعری جیسے کہ کبار صحابہ سے تھے اور تین سلام اسلئے کرے کہ ایک تعرف کے لئے ہوا اور دوسرا تامل کے لئے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لئے ۔

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ یُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن تیرا مجھپر یہ ہے کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میرے یہانتک کہ منع کردون مین تجکو نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرت کے گھرون کے دروازون پر پردے پڑے رہتے تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن تیرے کی واسطے آنے تیرے کے مجھپر یہ ہے کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ ہے کہ سنے تو کلام پوشیدہ میرا یعنے تو پردہ اٹھاوے اور دیکھے کہ مین کسی سے کلام خفیہ کرتا ہون تو بھی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنے کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے مبالغہ ہے یعنے اگرچہ مخصوصون کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آ تو چہ جاے کلام آشکارا حاصل یہ ہے کہ جب ہونا میرا گھر مین [illegible] چلا آ حاجت اذن چاہنے کی نہین ہے تا آنکہ منع کردون مین تجکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تھی آن حضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گھر والون مین سے تھے کہ جب چاہتے ہین چلے آتے اور یہ بات ظاہر ہے کہ بیچ غیر وقت حاضر ہونے عورتون کے ہو گا خصوصاً بعد اترنے آیہ حجاب کے ۔

وعن جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ کَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّهٗ کَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے

جابر سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ دین کے کہ تھا میرے باپ پر پس کھٹکھٹایا میں نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے پس کہا میں نے میں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ برا جانا اس کہنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ دین کے الخ قصہ دین کا یہ ہے کہ باپ جابر کے عبداللہ انصاری تھے وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور دین اپنے ذمہ پر چھوڑا تھا اور قرض خواہوں نے انکو یعنے جابر کو تنگ کیا تھا وہ آنحضرت کے پاس استعانت کے لئے آئے تا آپ سے تخفیف طلب کریں اور بسبب معجزہ آنحضرت کے انکے مال میں کہ کھجوریں تھیں برکت وجود میں آئی حتے کہ بعد از ادائے دین کے کھجوریں جوں کی توں باقی رہیں کچھ انمیں سے کم نہوا اور بسبب برا جاننے کلمہ انا کا یہ تھا کہ اس سے ازالہ ابہام کا نہیں ہوتا اور تعین و تشخیص نہیں حاصل ہوتی پس چاہیے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتے کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبھی واسطے شناخت کے آواز سے بھی تعین حاصل ہو جاتی ہے لیکن آنحضرت نے مکروہ جانا واسطے تعلیم آداب کے جابر کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کے ساتھ سلام کے ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کے واسطے انکار کے جابر پر تشنیع

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا هِرٍّ اِلْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَیَّ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے آپکے گھر میں پس پایا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابوہریرہ جا اہل صفہ کے پاس اور بلا لا انکو میرے پاس پس آیا میں انکے پاس اور بلایا میں نے انکو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا انکو پس داخل ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اہل صفہ آئے اور سبھوں نے بسبب معجزہ آنحضرت کے دودھ پیا اور سیر ہوئے جیسے کہ اور حدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کتنے ایک لوگ تھے فقرائے مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو مثنی اور آگے جو حدیث آتی ہے کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے تو اذن ہے اسکے لئے یعنے اسکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں پس توفیق اس حدیث میں اور اس میں یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کے آئے ہونگے ساتھ نہ آئے ہونگے پس محتاج ہوئے اذن کے یا بسبب نہایت ادب و حیا کے اذن چاہا یا لوگوں کو وہ حدیث نہ پہونچی ہوگی یا وہاں کوئی چیز مقتضے اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات ۞

الفصل الثانی فصل دوسری

عن كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ وَجِدَایَةٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَاَدْخُلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے کلدہ بن حنبل سے یہ کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا یعنے میرے ہاتھ دودھ اور بچہ ہرن کا اور لائے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت اترے ہوئے تھے جانب بلند مکہ میں کہ اسکو معلا کہتے ہیں کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں حضرت کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے یعنے پہلے داخل ہونے کے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تعلیم کے پھر جا تو یعنے دروازے سے اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَی الرَّجُلِ اِذْنُهٗ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنے بلانے والے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانے والے کے واسطے اسکے اذن ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ ایک روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن اسکا ہے **ف** یعنے جس وقت کسیکو بلانے کے لئے بھیجا اور وہ اسکے ساتھ آیا حاجت پھر مانگنے کی نہیں بلانا

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی بَابَ قَوْمٍ لَمْ یَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ فَیَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ

السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کے منہ اپنا یعنے تاکہ گھر والوں پر نظر نہ جا پڑے ولیکن آتے طرف داہنے دروازے کے یا بائیں اسکے پھر کہتے سلام تمپر
سلام ہی تمپر اور یہ نہ آنا سامنے اسواسطے تھا کہ نہ تھے اُن دنوں میں دروازوں پر پردے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** تکرار سلام کی اسلیئے تھی کہ تا تحقیق ہو سماع اور اذن
اور ہر تکرار سے تعدد ہی نہ اقتصار دو بار پر اسلیئے کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور آخر حدیث سے یہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ
پڑا ہو اسپر تو نہیں مضائقہ ہی سامنے آنے کا ولیکن انحراف اولے ہی برعایت اصل سنت کے اور اسلیئے کہ بعض اوقات کواڑ کیا پردہ کھولتے ہیں اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنے ہو تو بھی

و ذکر حدیث انس قال علیہ الصلوٰۃ والسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی
کہ سر اُسکا یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بیچ باب ضیافت کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ
اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے یہ کہ
ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کروں میں وقت جانے کے اپنی ماں کے پاس پس فرمایا کہ ہاں یعنے اسلیئے کہ بعض اوقات کھلے
ہوتے ہیں اُسکے وہ اعضا کہ نہیں جائز بیٹے کو دیکھنا اُنکا پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھ اُسکے رہتا ہوں یعنے ایک گھر میں پس اذن کیوں مانگوں کیا اُس شخص نے
یہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کے لیے ہی کہ گاہ گاہ آتا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانے کے اُس پاس پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں خادم
ہوں اُسکا یعنے بار بار جاتا ہوں اُس پاس خدمت کے لیئے پس کیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہی دفع حرج کے لیئے بمقتضائے قواعد شرعیہ کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اذن مانگ وقت جانے کے اُس پاس یعنے اگرچہ ساتھ کھنکارنے اور آہٹ پاؤں اور بلند کرنے آواز کے ہو کیا دوست رکھتا ہی تو یہ کہ دیکھے اسکو ننگا یعنے اگر اذن بلا
جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہو گی تو نظر جا پڑے گی کہا نہیں چاہتا میں کہ دیکھوں اُسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانے کے پاس اُسکے نقل کی یہ مالک نے بطریق
ارسال کے **ف** مان کا یہ حکم اور محارم کا بھی یہی ہی خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کے علاقہ کے پاس اُنکے سوائے بیوی کے **ع** **وعن** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِيْ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی
حضرت علی سے کہ تھا واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا میں جسوقت داخل ہوتا رات کو کھنکھارتے آنحضرت واسطے اذن میرے کے
نقل کی یہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کھنکھارنا تھا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ تھا میں جب بارات کو پس اگر کھنکھارتے پھر آتا میں
پس اس سے معلوم ہوا کہ کھنکھارنا علامت عدم اذن کی تھی ظاہر ہر وقت میں بقرینۂ حال کے علامت مختلف ہوتی تھی واللہ اعلم اور یہ کہ علامت اشغل شغل دن
میں کیا تھی پس احتمال معلوم ہوا ہی یہ کہ سلام یا بعکس بمقتضائے مفہوم فی الانہ کے یعنے تھا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکھارتا میں واسطے اُنکے اور احتمال ہی غیر اسکا
واللہ اعلم **ع** **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَاْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو آنے کا اُسکے لیئے کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

یہ باب ہی بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کے **ف** معانقہ کے معنے ہیں دست در گردن یکدیگر در آوردن اور
مصافحہ کے معنے ہیں دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت ملاقات کے اور چاہیئے کہ دونوں ہاتھوں سے ہو اور بعضے آدمی جو مصافحہ کرتے ہیں بعد از نماز
عصر کے یا جمعہ کے کچھ نہیں ہی اور بدعت ہی بسبب تخصیص وقت کے اور تصریح کی ہی بعض علماء ہمارے نے کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذموم ہاں اگر کوئی آدمی مسجد میں

اور لوگ نماز میں ہوں یا ارادہ شروع نماز کا رکھتے ہوں یعنی بعد فراغ کے مصافحہ کرے انسے لیکن بشرط سبقت سلام کے مصافحہ پر تو یہ جملہ مصافحہ مسنونہ سے ہی بلا شبہہ وعمدا جسوقت کہ پھیلا دے مسلمان ہاتھ اپنا مصافحہ کے لئے تو نہیں لائق ہے اعراض سا تھ کھینچ لینے ہاتھ کے اسلئے کہ رنج ہوگا اسکو کہ وہ زیادہ ہے مراعات ادب پر اور عورت جوان سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور معانقہ نہیں اسمیں شبہہ سکا شتہات نہو چنانچہ منقول ہے کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتے اپنی خلافت میں ان بڑھیوں سے کہ وہ دودھ پلایا تھا اور اسی طرح مرد بڈھا کہ امن میں ہو شہوت سے اسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہے اور مصافحہ ساتھ امرد خوش شکل کے درست نہیں اور جسکو دیکھنا حرام ہے اسکو چھونا بھی حرام ہے بلکہ حرمت چھونے کی سخت تر ہے نظر سے کذافی مطالب المؤمنین اور رسلوہ مسعودی میں لکھا ہے کہ جب سلام علیک کرے ہاتھ دے یعنے مصافحہ کے لئے کہ ہاتھ دینا سنت ہے ولیکن ہتیلی ہتیلی پر رکھا اور سر انگلیوں کے نہ پکڑے کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہے خصوصاً وقت آنے کے سفر سے جیسا کہ بیچ حدیث جعفر ابن ابیطالب کے آیا ہے اور امام ابوحنیفہ اور محمد رح سے منقول ہے کراہیت معانقہ کی اور چومنے ہاتھ ساتھ منہ اور آنکھوں کے اور وہ کہتے ہیں کہ معانقہ سے نہی کی ہے چنانچہ فصل اول میں بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہے اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہے پہلے نہی کے تھا اور شیخ ابومنصور ماتریدی نے بیچ تطبیق احادیث کے نقل کیا گیا ہے کہ جو معانقہ کہ بوجہ شہوت کے ہو مکروہ ہے اور جو کہ بوجہ برو کرامت کے ہو مشروع ہے اور لکھا ہے علمانے کہ اختلاف اس جگہہ ہے کہ ننگا ہو ورنہ ساتھ قمیص و جبہ کے مضائقہ نہیں بالاجماع وہو الصحیح کذافی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتھ عالم متورع کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کے جو اپنا ہاتھ چومتے ہیں کچھ نہیں اور فعل جاہلوں کا ہے اور مکروہ ہے اور زمین بوس کرنا آگے امرا اور علما اور مشائخ کے حرام ہے اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اسپر دونوں گنہگار ہیں کذافی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نے کہا کہ جو کوئی زمین بوس کرے آگے سلطان و امیر کے یا سجدہ کرے اگر بوجہ تحیہ کے ہے کافر نہیں ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کے ہو کافر ہوگا اور اگر کچھ نیت نکریگا تو بھی کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر علما کے اور زمین بوس کرنا سکتر ہے رکھنے رخسارہ یا پیشانی کے تئیں زمین پر کذافی الظہیریہ اور اگر اوپر ہاتھ عالم یا سلطان کے بوسہ دے بسبب علم وعدالت کے اور اعزاز دین کے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر واسطے غرض دنیاوی کے کرے تو اشد مکروہ ہے اور کوئی اگر عالم یا زاہد سے التماس اسکے پانوں چومنے کی کرے تو چاہیئے کہ نمانے کہنا اسکا اور بیچ بوسہ دینے اطفال کے رخصت ہے اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر ہاتھ طفل کے سنت ہے اور کہا ہے علما نے کہ بوسہ پانچ طرح پر ہے ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہے لڑکے کے رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت اور وہ بوسہ اولاد کا ہے والدین کے سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہے بیوی کے منہ پر اور چوتھا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانوں کا ہے آپس میں ہاتھ پر اور پانچویں بوسہ دینا بہن کا ہے بھائی کی پیشانی پر اور بعضوں کے نزدیک بوسہ دینا آپس میں اوپر ہاتھ اور منہ کے مکروہ ہے اور بعضوں کے نزدیک بوسہ لینا چھوٹے لڑکے کا واجب ہے اور کہا نووی نے کہ بوسہ لینا ساتھ شہوت کے حرام ہے بالاتفاق برابر ہے اسمیں باپ اور غیر اسکا انتہی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِىْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت قتادہ سے کہ کہا کہا میں نے واسطے انس کے کہ کیا تھا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے وقت ملاقات کے بعد سلام کے کہا کہ ہاں نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِىْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور تھے نزدیک حضرت کے اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نے کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہیں نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے کسی کا پس دیکھا طرف اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی و شفقت کرتا اپنے خلق خدا پر یا اولاد پر نہیں رحم کیا جاتا یعنے اللہ بھی اسپر نہیں رحمت کرتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَثَمَّ لُكَعُ فِىْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِىْ بَابِ الْاَمَانِ اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اسکا یہ ہے اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ

وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اور ذکر کی گئی حدیث اصبہانی کے بیچ باب الامان کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما روایت ہے براء ابن عازب سے
کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں یعنے آپس میں مگر کہ بخشش کیجاتی ہے واسطے اُن دونوں کے پہلے جدا ہونے سے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت ملیں دو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور
بخشش چاہیں اللہ سے بخشش کیجاتی ہے واسطے اُن دونوں کے **ف** روایت کی حکیم ترمذی نے اور ابو الشیخ نے عمر رضی اللہ عنہ سے بطریق مرفوع کے کہ جب ملیں دو مسلمان اور سلام کرے ایک اُن دونوں
کا اپنے یار پر ہوتا ہے محبوب تر بیچ اُنکا نزدیک اللہ کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سے ملتا ہے اپنے یار سے پھر جب مصافحہ کرتے ہیں دونوں تو اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے اُنپر سو رحمتیں
نوے ۹۰ تو ابتدا کرنے والے پر اور دس اُسپر کہ جسنے مصافحہ لیا انتہیٰ **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ
قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیأخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک
شخص ہم میں سے ملتا ہے مسلمان بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے واسطے اُسکے یعنے وقت ملاقات کے فرمایا کہ نہیں کہا اُس شخص نے کیا گلے لگے اُسکے
اور بوسہ لے اُسکا فرمایا کہ نہیں کہا اُس شخص نے کیا پکڑے ہاتھ اُسکا اور مصافحہ کرے اُس سے فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جھکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم
رکوع کے ہے اور وہ عبادت اللہ کی ہے مانند سجود کے اور طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہے کہ جھکنا پیٹھ کا مکروہ ہے بسبب وارد ہونے حدیث صحیح کے بیچ نہی کے اُس سے اگرچہ بہت اہل علم وصلاح
اُسکو کرتے ہیں لیکن اعتماد اور اعتبار اُسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین میں شیخ ابو منصور ماتریدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اگر بوسہ دیوے کوئی آگے کسی کے زمین کو یا پیٹھ
ٹیڑھی کرے یا سر جھکاوے کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہے اسلیے کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضے مشائخ نے بیچ منع ہونے اسکے کے تغلیظ وتشدید بہت کی ہے اور کہا
کاد الانحناء ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے ابو یوسف نے کہ مکروہ کہتے ہیں گلے لگنے اور بوسے لینے کو جیسے کہ اور امام ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ سے نقل کیا
گیا اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ وہ ہے کہ بطریق تملق وتعظیم کے ہو اور جائز وہ ہے کہ وقت رخصت کرنے کے اور آنے کے سفر سے ہو یا ہو بسبب نہونے ملاقات کے بہت دنوں سے
یا بسبب غلبہ محبت اللہ کے اور اگر بوسہ دے تو ہاتھ پر نہ دے بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دے **وعن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض
ان یضع احدکم یدہ علی جبہتہ او علی یدہ فیسألہ کیف ہو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ احمد والترمذی وضعفہ
اور روایت ہے ابو امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہے کہ رکھے ایک تمہارا ہاتھ اپنا اُسکی پیشانی پر یا اُسکے ہاتھ پر پھر پوچھے اُس سے
کہ کیسا ہے وہ اور پورے سلام تمہارے آپس میں کرتے ہو مصافحہ ہے یعنے جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام وکامل ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا
اُسکو **وعن** عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فأتاہ فقرع الباب فقام الیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رأیتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی اور روایت ہے
عائشہ سے کہ کہا آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے میرے گھر میں پس آئے زید حضرت کے پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑے ہوئے اور چلے طرف
اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگے بدن یعنے سوائے تہبند کے کچھ اور کپڑا بدن مبارک پر نتھا کھینچتے ہوئے کپڑا اپنا یعنے چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے اُنکو ننگا پہلے
اُسکے اور نہ پیچھے اسکے یعنے وقت استقبال کسی کے ساتھ اسطرح کہ شوق کے سبب ننگے بدن جاتے نہیں دیکھا پس گلے سے لگایا زید کو اور بوسہ لیا اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ
حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہے ابو یوسف پر جائز ہونے معانقہ اور بوسہ لینے کی اور مختار یہی ہے کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنے کے سفر سے جائز ہے بلا
کراہت **وعن** ایوب بن بشیر عن رجل من عنزۃ انہ قال قلت لابی ذر ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا

تقیمتموہ قال ما لقیتہ قط الا صافحنی وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اھلی فلما جئت اخبرت فاتیتہ وھو علی سریر فالتزمنی وکانت تلک اجود واجود رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص نے کہ تھا وہ قبیلہ عنزہ سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ کہا میں نے واسطے ابی ذر کے کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تم سے جس وقت کہ ملتے تم انسے کہا ابو ذر نے نہیں ملاقات کی میں نے انسے کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نے مجھسے اور بھیجا میرے پاس ایکدن یعنے ایک شخص کو میرے بلانے کے لئے اور نہ تھا میں اپنے گھر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کے پاس اور حضرت بیٹھے ہوئے تھے تخت پر پس گلے سے لگایا مجھکو پس ہے یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنے مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنیکے سفر سے بھی آیا ہے اور واسطے اظہار محبت اور عنایت کے ہے **وعن** عکرمۃ ابن ابی جھل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جئتہ مرحبا بالراکب المھاجر رواہ الترمذی اور روایت ہے عکرمہ بیٹے ابی جہل کے سے کہا کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن کہ آیا میں انکے پاس اپنے سال فتح میں واسطے بیعت اسلام کی خوشحالی ہو سوار ہجرت کرنے والے کو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع میں مصعب بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ جب آنحضرت نے عکرمہ بن ابی جہل کو دیکھا تو اٹھے اور اسکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور عکرمہ سوار مشہور تھا بھاگا دن فتح مکہ کے اور یمن میں چلا گیا پس گئی پاس اسکے بیوی اسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اسکو حضرت کے پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت اچھا ہوا اسلام اسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرت سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنے کے ساتھ معانقہ کے ہے **وعن** اسید بن حضیر رجل من الانصار قال بینما ھو یحدث القوم وکان فیہ مزاح بینا یضحکھم فطعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصرتہ بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ قال انما اردت ھذا یا رسول اللہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک شخص ہیں انصار میں سے کہا راوی نے اسوقت کہ اسید باتیں کرتے تھے قوم سے اور تھی انکے مزاج میں خوش طبعی اسوقت کہ ہنساتے تھے اسید قوم کو پس چبھو دیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو انکے کے ساتھ لکڑی کے پس کہا اسنے بدلہ دو مجھکو فرمایا آنحضرت نے کہ بدلا لے مجھسے کہا اسنے کہ تحقیق آپکے بدن مبارک پر کرتہ ہے اور نہ تھا میرے بدن پر کرتہ یعنے اگر میں کرتے پر سے چبھوؤنگا تو پورا بدلا نہیں ادا ہونیکا پس اٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا آنحضرت کے پہلو پر کہا اسنے کہ سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کیا تھا میں نے یہ یعنے بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح میں مذکور ہے یعنے ساتھ ہونے لام کے مقتضی اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنے والا اور بدلا لینے والا اور ہی اسید بن حضیر راوی ہے اور لفظ جامع الاصول یوں ہے عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیہ [illegible] فبینما ھو یحدث القوم یضحکھم اذ طعنہ النبی الخ یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن حضیر اسکے حال سے روایت کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کو توجیہ کر کر موافق اسکے کیا ہے اور اسمیں تکلفات کئے ہیں اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہے کہ اسید بن حضیر عظمائے صحابہ سے ہیں انسے وجود اس معنے کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرت نے انکے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا لوگونکا مباح ہے اگر اسمیں کوئی چیز ممنوع شرع نہو **وعن** الشعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ وقبل ما بین عینیہ رواہ ابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان مرسلا وفی بعض نسخ المصابیح وفی شرح السنۃ عن البیاضی متصلا اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر بن ابیطالب سے پس گلے سے لگایا انکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں انکی کے نقل کی ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے **ف** یہ وہی قصہ آنے جعفر کا ہے حبشہ سے جیسے کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے یا یہ اور ہے اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو مذکور ہوا ہے بغیر نام کے مراد اس سے عبداللہ بن جابر انصاری

صحابی ہیں تیسرے ہیں شرح **وعن** جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فخرجنا حتی اتینا المدینۃ فتلقانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح خیبر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پھرنے اُنکے کے حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنے حبشہ سے یہانتک کہ آئے ہم مدینہ میں پس ملے ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگایا مجھکو پھر فرمایا نہیں جانتا ہوں کہ ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہوں میں یا ساتھ آنے جعفر کے اور اتفاق سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کے نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کے مالک کے پاس آئے مالک نے اُنسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے سے لگتا میں اگر بدعت نہوتا سفیان نے کہا کہ گلے لگے ہیں وہ کہ بہتر مجھسے اور تمسے تھے گلے لگے ہیں پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سے اور بوسہ دیا اُنہوں وقت آنے اُنکے کے حبش سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کے سفیان نے کہا نہیں بلکہ عام ہے اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہے اگر صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کروں میں مالک نے کہا ہاں اذن دیا میں نے پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کے اور مالک نے سکوت کیا شرح **وعن** زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے زارع سے اور تھے وہ بیچ ایلچیوں عبد القیس کے کہا جبکہ آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اُترنے میں سواریوں اپنی سے پس بوسہ دیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر اور پاؤں پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤں کا جائز ہے شرح لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہ کرینگے کہ خصائص حضرت سے ہو یا ابتدا یہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطراب میں انسے یہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشبہ سمتا وھدیا ودلا وفی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات کرنے میں اور کلام کرنے میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہؓ سے یعنے حضرت فاطمہؓ ان امور میں بہت مشابہ تھیں ساتھ آنحضرت کے پس حضرت عائشہؓ نے یہ بیان کرکر اُنکی محبت آپس کی بیان کی کہ آثار و نشان مشابہت اور مجانست کے ہے کہ کہا تھیں فاطمہؓ جسوقت داخل ہوتیں حضرت کے پاس کھڑے ہو جاتے حضرت اور متوجہ ہوتے طرف اُنکے پھر پکڑتے ہاتھ اُنکا اور بوسہ لیتے اُنکا یعنے دونوں آنکھوں کے درمیان میں اور بٹھاتے اُنکو بیچ جگہ بیٹھنے اپنی کے یعنے اپنی جگہ اُنکے لئے چھوڑ دیتے اور اُنکو بٹھاتے اور تھے حضرت جسوقت کہ آتے حضرت فاطمہؓ کے پاس کھڑی ہو جاتیں طرف حضرت کے اور پکڑتیں ہاتھ حضرت کا اور بوسہ لیتیں اُنکا یعنے حضرت کے دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹھلاتیں اُنکو اپنی جگہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابہا حمی فاتاہا ابوبکر فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے براء سے کہا گیا میں ساتھ ابی بکر کے یعنے اُنکے گھر میں بیچ ابتدا آنے اُنکے کے مدینے میں یعنے کسی غزوہ سے پس ناگہان دیکھا میں نے کہ عائشہؓ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق اُنکو بخار چڑھی تھی تب پس آئے اُنکے پاس ابوبکر صدیقؓ اور کہا کیسی ہے تو اے بیٹی میری اور بوسہ دیا اُنکے رخسار پر یعنے ازراہ شفقت و محبت کے یا برعایت سنت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بصبی فقبلہ فقال اما انہم مبخلۃ مجبنۃ وانہم لمن ریحان اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اُسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں **ف** یعنے اولاد کے سبب سے آدمی بخل کرتا ہے کہ کسیکو کچھ دیتا نہیں اور اُنکے سبب سے نامردی بھی کرتا ہے کہ جہاد سے بچتا ہے بخوف اسکے کہ یہ مارا جاوے اور اولاد بیکس رہے پس اول حضرت نے اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی اُنکی بیان فرمائی کہ یہ ریحان ہے ریحان کے معنے یا تو رزق و نعمت کے ہیں

یا مراد ریحان سے پھول ہے کہ بوسہ لیتا ہے آدمی انکا اور سونگھتا ہے اور خوش ہوتا ہے انکو دیکھ کر مانند پھول کے۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن یعلی قال ان حسنا وحسینا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمھما الیہ وقال ان الولد مبخلۃ مجبنۃ رواہ احمد۔ روایت ہے یعلی سے کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑ کر آئے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گلے لگایا ان دونوں کو آنحضرت نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہ احمد نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ یہاں مقصود محبت اور شفقت اور مدح ہے بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے فرح

وعن عطاء الخراسانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تصافحوا یذھب الغل وتھادوا تحابوا وتذھب الشحناء رواہ مالک مرسلا۔ اور روایت ہے عطاء خراسانی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرو آپس میں جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے

وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعا قبل الھاجرۃ فکانما صلاھن فی لیلۃ القدر والمسلمان اذا تصافحا لم یبق بینھما ذنب الا سقط رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کے پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان ان دونوں کے کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ظاہر مراد گناہوں سے عام گناہ ہیں اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سے وہی کینہ اور دشمنی ہے جیسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا واللہ اعلم فرح

باب القیام

یہ باب ہے بیچ بیان کھڑے ہو جانے کے یعنے تعظیم کے لئے **ف** کہا بعضے علما نے کہ کھڑے ہو جانا واسطے آنے والے کے سنت ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کی اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے اور بدعت اور یہی عمدہ ہے چنانچہ ثابت ہوا ہے حدیث انس کی میں مکروہ رکھنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابوامامہ کے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا نہ اٹھو جیسے کہ عجمی اٹھتے ہیں اور فرمایا کہ یہ عادت عجمیوں کی سے ہے شرح

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ وکان قریبا منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم متفق علیہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا جب اترے بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف سعد بن معاذ کے یعنے واسطے بلانے انکو تا آویں اور بنو قریظہ میں حکم کریں اور تھے سعد قریب آنحضرت سے پس آئے سعد خر پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہونچے مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو تم طرف سردار اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہے یہود میں سے آنحضرت نے بعد فتح خندق کے پچیس روز تک انکو گھیر رکھا قلعہ میں پھر وہ اترے قلعہ سے اوپر حکم سعد کے کہ سردار اسکے تھے اور بنو قریظہ حلفا اسکے تھے انہوں نے گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہمارے کی کرینگے پس جب اترے اس عہد پر کہ جو کچھ سعد حکم کرے اختیار کرینگے ہم آنحضرت نے سعد کو بلوایا کہ انکا حکم کریں انکے حق میں اور سعد قریب اترے ہوئے تھے حضرت سے اور انکے زخم پہونچا تھا اکحل پر غزوہ خندق میں اور خون زخم سے جاری تھا جب آنحضرت نے انکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس آئے سعد اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ جہاں آنحضرت حالت اقامت میں نماز پڑھا کرتے تھے نہ مسجد عرفی اسلئے کہ حضرت بنو قریظہ میں اترے ہوئے تھے وہاں مسجد کہاں تھی یا شاید کہ اس مدت میں وہاں مسجد بھی بنائی ہو اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے بہت اہل علم نے اوپر اکرام اہل فضل کے ساتھ کھڑے ہو جانے کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ اسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہے کہ واسطے آنے والے مجلس کے متعارف و معادت ہوا ہے اور اس سے نہی واقع ہوئی ہے اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیوں کی سے ہے اور آنحضرت کے نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نے کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتے نہ الی سیدکم پس مراد قیام سے یہ ہے کہ اٹھکر جلدی جاؤ انکی طرف اور مدد کرو انکے اترنے میں سواری سے تا حرکت کرنا موجب بہنے لہو کا زخم سے نہو اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کھڑے ہو گئے عکرمہ بن ابی جہل کے لئے وقت آنے انکے کے پاس حضرت کے اور روایت کیا گیا ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا نہیں آیا میں آنحضرت کے پاس کبھی مگر کہ کھڑے ہو جاتے تھے واسطے میرے یا ملتے تھے پس ان روایتوں سے دلیل پکڑنی صحیح نہیں ہے بسبب ضعیف ہونے انکے کے کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نہ ہو کہ قیام

آنحضرت کا حضرت فاطمہ کے لئے اور قیام انکا حضرت کے لئے سابق میں معلوم ہوا اور اسمیں یہ تاویل کرنی کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ خالی بعد سے نہیں اور طیبی نے بھی محی السنہ سے نقل کیا ہے کہ اجماع کیا ہے جمہور علما نے ساتھ اس حدیث کے اوپر اکرام اہل فضل کے یعنی علما صلحا کے اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ قیام اہل فضل کے لئے بیچ وقت آنے کے مستحب ہے اور حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور بیچ نہی اسکی کے کچھ صحیح نہیں ہوا اور مطالب المومنین میں قنیہ سے نقل کیا ہے کہ مکروہ نہیں قیام بیٹھنے والوں کا واسطے آنے والے کے بسبب تعظیم کے اور قیام نفسہ مکروہ نہیں ہے بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہے اگر کسی نے قیام کیا اسکے لئے اور وہ محبت قیام کی نہ رکھے تو قیام اسکے لئے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ قیام منہی عنہ اسکے حق میں ہے کہ بیٹھا ہو اور اسکے آگے لوگ کھڑے ہیں اسکے بیٹھنے تک جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے اور بیچ قیام اور تعظیم کے واسطے اہل دنیا کے وعید شدید وارد ہوئی ہے اور نہایت مکروہ ہے ش ح **ومضٰی** الحدیث بطولہ فی باب حکم الاسراء اور گذری حدیث تمام بیچ باب حکم قیدیوں کے **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اٹھاوے کوئی کسی کو جگہ بیٹھنے اسکی سے پھر آپ بیٹھ جاوے جگہ اسکی میں ولیکن فراخ کرو جگہ کو اور جگہ دو آنے والے کو یعنی تا حاجت اٹھانے کی نہ پڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور بعضوں نے کہا کہ تقدیر حدیث میں یوں ہے ولکن لیقل تفسحوا الخ یعنی ولیکن چاہئے کہ کہے کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نے کہ یہ نہی واسطے تحریم کے ہے پس جو کوئی سبقت کرے طرف ایک جگہ مباح کے یعنی مسجد وغیرہ کے دن جمعہ وغیرہ کے واسطے نماز کے یا غیر اسکے کے پس وہ احق ہے ساتھ اسکے اور حرام ہے اوپر غیر اسکے کے اٹھا دینا اسکا بسبب اس حدیث کے ش ح **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فھو احق بہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اٹھے اپنی جگہ بیٹھنے کی سے پھر پھرے طرف اسکے پس وہ احق ہے ساتھ اس جگہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اٹھا ہو بقصد پھر آنے کے عنقریب جیسے وضو کو یا واسطے کسی تھوڑے سے کام ضروری کے لئے اٹھا اور پھر آیا جلدی سے تو وہی اس جگہ کا مستحق ہے پس اگر کوئی وہاں آن بیٹھے تو اسکو اٹھا دینا درست ہے اس لئے کہ نہیں باطل ہوا ہے اختصاص اسکا واسطے رجوع کرنے کے طرف جگہ اپنی کے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث کہ آگے آوے گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتے پھر اٹھتے اور ارادہ کرتے پھر آنیکا تو اتار جاتے جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اٹھا اور کوئی کام کرنے دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہ اسکی نہ رہی اور وہ مستحق اسکا نہیں ہے ش ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس قال لم یکن شخص احب الیھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہ لذلک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث صحیح روایت ہے انس سے کہ کہا نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھے وہ جس وقت کہ دیکھتے حضرت کو نہ کھڑے ہوتے بسبب اسکے کہ جانتے تھے وہ ناخوش رکھنا آنحضرت کا اسکو یعنی کھڑے ہونے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** ناخوش رکھتے تھے حضرت کھڑے ہونے کو واسطے تواضع کے اور مخالفت عادت متکبرین کے بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کے بیچ ترک کرنے تکلف کے قیام میں اور بیٹھنے میں اور کھانے میں اور پہننے میں اور چلنے میں اور تمام افعال و اخلاق میں اور اسی لئے روایت کیا گیا ہے انا والقیاء امتی براء من التکلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکھنا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کے تھا کہ در صورت اتحاد کامل قلبی کے حاجت تکلف ظاہری کی نہیں رہتی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہے بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کے ش ح **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کرے یہ کہ کھڑے رہیں آگے اسکے لوگ کھڑے رہنے کر پس چاہئے کہ تیار کرے جگہ بیٹھنے اپنی کی دوزخ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** تیار کرے الخ یہ امر بمعنی خبر کے ہے گویا کہ فرمایا جسکو خوش کرے یہ کھڑا رہنا واجب ہوا واسطے اسکے یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہ دوزخ کی میں کہا گیا ہے کہ یہ وعید اسکے حق میں ہے کہ بطریق تکبر و تعظیم کے دوسرے بیٹھے

اور اُن کے کھڑے رہنے کو اور اگر یہ نخوت سے نہ کرے اُسکی راہ کھڑے ہوں لوگ اپنی خوشی و خدمت کے لئے یا بطلب ثواب کے لئے یا بقصد تواضع کے تو نہیں مضائقہ حاصل یہ کہ مکروہ اور ممنوع ہے دوست رکھنا بیٹھے ہوئے کا کھڑے رہنے کو لوگوں کے بطریق تعظیم و تکبر کے اور اگر اس طرح نہ ہو تو مکروہ نہیں اور نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں خطابی سے بیچ معنی حدیث کے کہ وہ یہ ہے کہ حکم کرے انکو ساتھ اُسکے اور لازم کرے اُنپر اُسکو بطریق تکبر و نخوت کے اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کے دلیل ہے اوپر اسکے کہ کھڑا رہنا آدمی کا آگے رئیس فاضل اور والی اور عادل کے اور کھڑے رہنا متعلم کا واسطے معلم کے مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نے کہ یہ قیام ہوتا ہے اُن مقاموں میں بطریق بر و اکرام کے جیسے کہ تھا قیام انصار کا واسطے سعد کے اور قیام طلحہ کا واسطے کعب بن مالک کے اور نہیں لائق ہے واسطے اُس شخص کے کہ قیام کیا جاتا ہے واسطے اسکے یہ کہ ارادہ کرے اسکا صاحب اُسکے یہانتک کہ اگر نکرے وہ قیام تو کینہ رکھے اُس سے یا شکوہ کرے یا عتاب ہو اُس سے **وعن** ابی امامۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی عصا فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعضا رواہ ابو داود روایت ہے ابو امامہ سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کئے ہوئے اوپر عصا کے یعنے عصا ٹیکے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم واسطے حضرت کے پس فرمایا نہ کھڑے ہو جیسے کھڑے ہوتے ہیں عجمی تعظیم کرتا ہے بعض اُنکا بعض کی نقل کیا ابو داود نے

ف یعنے جب کوئی سردار انمیں آتا ہے تو عجم دیکھتے اُسکے کہ اُٹھ کھڑے رہتے ہیں کھڑے ہو کر اور اسکی تعظیم کے لئے کھڑے رہتے ہیں جیسے کہ اشارہ کیا اُسکی طرف ساتھ قول اپنے کے کہ تعظیم کرتا ہے بعض اُنکا یعنے چھوٹے بعض کی یعنے اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سے اصل قیام ممنوع نہوا جیسے کہ بعضی حدیثوں میں آیا ہے بلکہ جو کہ بطریق تکبر اور عظم شان کے ہو وہ حرام **وعن** سعید بن ابی الحسن قال جاءنا ابو بکرۃ فی شہادۃ فقام لہ رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ذا ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لم یکسہ رواہ ابو داود روایت ہے سعید بن ابی الحسن سے کہا آئے ہمارے پاس ابوبکرہ صحابی واسطے ادائے شہادت کے یعنے ایک قضیہ میں کہ گواہ تھے وہ اسمیں پس کھڑا ہوا واسطے تعظیم اُنکی کے ایک شخص جگہ اپنی سے یعنے تا وہ وہاں بیٹھیں پس انکار کیا ابوبکرہ نے بیٹھنے سے اس جگہ میں اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے یعنے بیٹھنے سے اُس جگہ میں کہ اُٹھے اُس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اُس شخص کے کہ نہیں پہنایا اُسکو کپڑا روایت کی یہ ابو داود نے

ف یعنے اگر ہاتھ طعام وغیرہ میں بھرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کے کپڑے سے نہ پونچھے اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اُسکا ہو کہ اُسنے کپڑا اُسکو دیا ہے اسکے کپڑے سے پونچھے تو مضائقہ نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اسکے پونچھنے سے تو جائز ہے مس اسکا اور اسی طرح اگر جانے کہ کوئی اپنی جگہ سے بطیب خاطر اُٹھا ہے تو مضائقہ نہیں ہے بیٹھنے کا جگہ اُسکی میں جیسے کہ مستفاد ہوتا ہے اس آیت سے تفسحوا فی المجالس اور جیسے کہ دلالت کرتی ہے اُسپر یہ حدیث صدر الدابۃ احق بصاحبہا الا اذا اذن اور مانند اسکے بہت سے فروع ہیں اور ابوبکرہ صحابی نے جو انکار کیا تو سبب یہ تھا کہ یا تو انکو شک ہوگا اُس شخص کی رضا میں کہ شاید وہ کسی کے کہنے سے اُٹھا ہو یا بسبب حیا کے یا احتیاط کے یا ورع کے نہ بیٹھے حمل کیا انھوں نے حدیث کو اطلاق پر **وعن** ابی الدرداء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک اصحابہ فیثبتون رواہ ابو داود روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹھتے اور بیٹھتے ہم گرد اُنکے پھر اُٹھتے یعنے گھر میں جانے کے لئے اور ارادہ رکھتے پھر آنیکا تو اُتار جاتے پاپوش اپنی یعنے بیٹھنے کی جگہ اُسکو رکھ جاتے اور ننگے پاؤں جاتے یا چھوڑ جاتے بعض اُس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنے چادر وغیرہ پس پہچانتے ساتھ اسکے اصحاب حضرت کے پھر آنا انکا مجلس میں پس ٹھہرے رہتے وہ نقل کی یہ ابو داود نے **ف** گرد اُنکے یعنے دائیں اور بائیں اور آگے اُنکے یہ اسلئے کہا گیا کہ وارد ہوئی ہے نہی بیٹھنے سے درمیان حلقہ کے **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے نقل کی اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں حلال ہے کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالے درمیان دو شخصوں کے بیٹھے ہوں مگر ساتھ اذن انکے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنے انکے بیچ میں آ کر نہ بیٹھے

اسلیئے کہ کبھی ہوتی ہی اُن مین محبت اور خفیہ باتین کرنی منظور ہوتی ہین پس اُنکو شاق گذریگا بیٹھنا اُسکا بیچ مین اُنکے اور لکھا ہی علمانے کہ اگر اُسکو محبت ہونی اُنکی آپس مین معلوم ہو تو نہ بیٹھے اور اگر معلوم ہو کہ علاقہ محبت کا نہین ہی اُن مین تو بیٹھ جاوے اور اگر مبہم و نامعلوم ہی تو احتیاط اسمین ہی کہ نہ بیٹھے شرح

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجلس بین رجلین الا باذنہما رواہ ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخص کے مگر ساتھ اذن اُنکے کے نقل کی یہ ابو داود نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے ساتھ ہمارے مسجد مین باتین کرتے ہم سے پس جسوقت اُٹھتے کھڑے ہوتے ہم کھڑے ہونا لینے دراز یہانتک کہ دیکھتے ہم آپ کو داخل ہوئے بعضے گھرون بیویون اپنی کے مین **ف** کھڑے ہوتے لینے بسبب بزرگی بخاست ہونے مجلس کے نہ واسطے تعظیم حضرت کے اسلیئے کہ صحابہ نہین کھڑے ہوتے تھے وقت تشریف لانے حضرت کے پس کیونکر کھڑے ہوتے وقت جانے کے اور کھڑے رہنا صحابہ کا واسطے کہ شاید کہ اسلیئے تھا کہ وہ منتظر اسکے رہتے ہونگے کہ حضرت کسی کام کے لئے پھر ادہر باہر تشریف لا وین بیٹھنے کے لئے پس جب مایوس ہوتے تو متفرق ہوتے

وعن واثلۃ بن الخطاب قال دخل رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد قاعد فتزحزح لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان سعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للمسلم لحقا اذا راٰہ اخوہ ان یتزحزح لہ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھے تھے پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئے اپنی جگہ سے اسکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہی لینے پس کیون تکلیف فرمائی آپنے حرکت کرنے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے مسلمان کے حق ہی جب دیکھے اسکو بھائی مسلمان اُسکا یہ کہ حرکت کرے واسطے اُسکے لینے قطع نظر تنگی اور فراخی جگہ سے حرکت کرنا اور ایکطرف ہو جانا جگہ سے بقصد اکرام بھائی مسلمان کے حق ہی روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہی بیچ بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے اور اسمین ذکر لیٹنے کا بھی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفناء الکعبۃ محتبیا بیدیہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو بیچ صحن خانۂ کعبہ کے بیٹھے ہوئے گوٹ مارے ساتھ ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ہیئت اس نشست کی یہ ہی کہ دونون زانو کھڑے رکھے اور تلوے زمین پر رکھے اور دونون ہاتھون سے پنڈلیون پر حلقہ کرے خواہ سرین زمین پر رکھے یا نہ رکھے اور بجاے ہاتھون کے کبھی کپڑا بھی پاؤن پر لپیٹ لیتے ہین مانند دوپٹہ وغیرہ کے اور عرب اسطرح بہت بیٹھا کرتے ہین اور آنحضرت کا بیٹھنا اکثر اسی ہیئت پر بھی روایت کیا گیا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹھنا جائز بلا کراہت ہی شرح

وعن عباد بن تمیم عن عمہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیہ علی الاخری متفق علیہ اور روایت ہی عباد بن تمیم سے نقل کی اُسنے چچا اپنے سے یہ کہا اُسنے کہ دیکھا مین نے آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹے ہوئے رکھنے والے ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رکھنا قدم کا قدم پر نہین مقتضی ہوتا کھلنے ستر کا بخلاف رکھنے پاؤن کے پاؤن پر کہ اس سے بعض اوقات ستر کھل جاتا ہی اور اس سے تطبیق ہو جاتی ہی درمیان اس حدیث کے اور درمیان حدیثون نہی اسکی کے کہ آگے آتی ہین اور زیادہ تحقیق اسکی آگے ہو گی اور اسی طرح لیٹنا آپ کا کبھی کبھی تھا واسطے بیان جواز یا حاصل کرنے راحت اور دفع تکان کے وا معلوم ہوا ہی کہ بیٹھنا حضرت کا مجمعون مین خلاف اسکے تھا کہ بیٹھے تھے آپ چار زانو با وقار و با تواضع شرح

وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وہو مستلق علی ظہرہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ اٹھاے مرد ایک پانون اپنا دوسرے پاؤن پر اس حال مین کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ**

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسْتَلْقِیَنَّ اَحَدُکُمْ ثُمَّ یَضَعُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پاؤن اپنا دوسرے پاؤن پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ دو حدیثین کہ جابر سے آئی ہین ظاہر مین منافات رکھتی ہین ساتھ حدیث ابن عمر کے کہ اول مذکور ہوئی ہین اور تطبیق ان مین یون دی ہے کہ رکھنا ایک پاؤن کا دوسرے پاؤن پر دو طریق سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ دونون پانون دراز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکھے اس طریقہ کا مضائقہ نہین کہ اس ہیئت سے کھلنا ستر کا لازم نہین آتا اور طریق دوسرا یہ ہے کہ زانو ایک پاؤن کا کھڑا رکھے اور پانون دوسرا اس پانون کے زانو پر کھڑا کیا ہے رکھے یہ منع ہے اور یہ بھی اُس صورت مین ہے کہ ستر کھلجاوے جیسے کہ پاجامہ نہ پہنے ہو اور تہ بند یا دامن کرتے کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہ بھی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنے اور نہ کھلنے ستر کے ہے ایسا ہی کہا ہے علما نے **ع وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَتَبَخْتَرُ فِیْ بُرْدَیْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْہُ نَفْسُہٗ خُسِفَ بِہِ الْاَرْضُ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تھا بیچ دو کپڑون خطدار کے اور تحقیق عجب مین ڈالا تھا اسکو نفس اسکے نے اور خوش آتے تھے اسکو وہ کپڑے یعنی اُنکے پہننے سے تکبر اور عجب مین پڑا تھا دھنسایا گیا اسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے زمین مین قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ وہ شخص قارون تھا اور نووی نے کہا احتمال ہے کہ وہ شخص اس امت مین سے ہو یا اگلی امتون مین سے ہو اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور اختیار اور اترانا اور اکڑ کر چلنے مین گناہ ہے اور انجام اسکا برا اعاذنا اللہ من ذلک اور رفتار کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی مین ذکر کین ہین ہمنے اور افضل سبھون مین ہون ہے ساتھ زبرہ اور جزم واو کے کہ آہستہ ساتھ حرکت تمام اور تھوڑی سے سرعت کے چلیں نہ مثل مردہ دلون اور افسردون کے مانند لکڑی خشک کے چلیں اور نہ ساتھ ہلکا پن اور گھبراہٹ کے کہ یہ دونون قسمین بری ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بے عقلی کے اور قرآن شریف مین اللہ تعالے نے ہون کی تعریف کی ہے اور اپنے خاص بندون کو ساتھ اُسکے وصف کیا ہے وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنی بندے رحمن کے وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین زمین پر آرام و باوقار بے تعظیم و تکبر اور بے مردگی اور افسردگی کے **ع**

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ عَلٰی یَسَارِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا جابر نے دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اوپر تکیہ کے کہ رکھا تھا بائین طرف آپکے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکھتے تھے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی تکیہ دے تو رد نکرے جیسے کہ بیچ مقدمہ خوشبو کے فرمایا ہے **ع وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ احْتَبٰی بِیَدَیْہِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے مسجد مین گوٹ کرتے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ رزین نے **ع وَعَنْ** قَیْلَۃَ بِنْتِ مَخْرَمَۃَ اَنَّھَا رَاَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَھُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے قیلہ بنت مخرمہ کی سے کہ تحقیق دیکھا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹھے بہ ہیئت قرفصا کے کہا قیلہ نے پس جبکہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سے بیٹھے کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور مین تھے کانپنے لگی مین مارے ہیبت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قرفصا ساتھ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا اور زبر اسکے کے اور ساتھ صاد مہملہ کے مقصود اور ممدود دونون طرح آیا ہے اور قاموس مین ثلثۃ القاف والفاء کہا ایک قسم ہے بیٹھنے کی اور وہ اسطرح کہ بیٹھے دونون سرین پر اور لگاوے رانین پیٹ کو اور احتبا کرے ساتھ دونون ہاتھون کے یعنی دونون ہاتھون سے حلقہ کرے پاؤن پر یا بیٹھے تکیہ کرکے دونون زانوون پر اور لگاوے رانین پیٹ سے اور داخل کرے ہتیلیان ہاتھ کی دونون بغلون مین داہنی ہتیلی بائین بغل مین اور بائین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہ بیٹھنا عرب کے جنگلیون کا ہے

اور غیرہ اور مشغول کرو دلمین فکر اور اندیشہ اور خیال رکھتا ہو وہ بھی اسطرح بیٹھتے ہین ۞ **وعن** جابر بن سمرة قال کان النبي صلی الله علیه وسلم اذا صلی الفجر تربع في مجلسه حتی تطلع الشمس حسناء رواه ابوداود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑھ چکتے فجر کی چارزانو بیٹھے رہتے یہانتک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** ابي قتادة ان النبي صلی الله علیه وسلم کان اذا عرس بليل اضطجع علی شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه علی كفه رواه في شرح السنة اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ اُترتے رات کو سفر مین یعنے راحت سونے کے لیے لیٹتے اپنے داہنی کروٹ پر اور جب اُترتے قریب صبح کے کھڑا کرتے پہونچا مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یعنے عادت شریف یہ تھی کہ جب اُترنے کے وقت سفر مین کچھ رات ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتے جیسے عادت غیر سفر مین تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کرکر ہتیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی نہ آجاوے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے اور داہنی کروٹ سے سونے مین بھی غفلت بہت نہین ہوتی اسلیے کہ دل لٹکتا رہتا ہے اور قرار کم ہوتا ہے اسکو اور جب بائین پہلو پر سوتا ہے تو دل اپنے ٹھکانے پر ہوتا ہے اور آرام پاتا ہے اور نیند فراغت سے آتی ہے چنانچہ اطبا کہ غرض انکی سونے سے آرام اور ہضم طعام ہے بائین کروٹ سوتے ہین تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن مین پہونچ جاوے اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت آخر شب کو اُترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کے نیچے رکھتے اور جب قریب صبح کے اُترتے تو پہونچا کھڑا کرکر سر مبارک ہتیلی پر رکھتے ۞ **وعن** بعض آل ام سلمة قال کان فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم نحوا مما يوضع في قبره وكان المسجد عند راسه رواه ابوداود اور روایت ہے بعضی اولاد ام سلمہ سے کہ کہا تھا بچھونا حضرت کے آرام کرنیکا مانند اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف مین اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک انکے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اول جملہ کے معنے یہ ہین کہ تھا بچھونا حضرت کے آرام کرنیکا قریب اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف مین اور وہ معلوم تھا بعضے لوگون کو یعنے تھوڑا سا تھا طول و عرض نہ تھا اور بعضون نے یہ معنے کہے ہین کہ بچھونا حضرت کا اُس کپڑے کی جنس سے تھا کہ رکھا گیا قبر مین اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کے حضرت کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تھا اُسنے بغیر اتفاق صحابہؓ کی قبر شریف مین جسد مبارک کے نیچے رکھدی اور کہا نہین چاہتا مین کہ کپڑا حضرت کا بعد انکے کوئی پہنے اور صحیح یہ ہے کہ صحابہ نے بعد اُسکے کہ ہنوز قبر بند نہوئی تھی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تھا کہ بجاے یوضع کے وضع ہوتا ساتھ صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کے کیا واسطے حکایت حال کے اور تھی مسجد الخ یعنے وقت آرام کرنیکے سر مبارک مسجد کیطرف کرتے تھے اسلیے کہ حجرہ شریف مین تو سر مسجد کیطرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف کی جانب دست چپ مسجد کے ہے اسمین ولقبلہ سونے سے مسجد سرہانے ہوتی ہے اور ایک نسخہ مین مسجد ساتھ زبر جیم کے ہے بمعنے مصلے کے یعنے وقت آرام کرنیکے مصلے سرہانے رہتا تھا تا جلدی سے نماز کے لیے بچھالین ۞ **وعن** ابي هريرة قال رای رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا مضطجعا علی بطنه فقال ان هذه ضجعة لا يحبها الله رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے اوندھا پس فرمایا آپ نے اسکو کہ یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہے کہ نہین دوست رکھتا اسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لکھا ہے علمانے کہ لیٹنا چار قسم کا ہے ایک تو چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہے کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کے نظر عبرت سے دیکھتے ہین اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالے کے دلیل پکڑتے ہین اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سے ہے اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہے کہ ساتھ اس وضع کے مستعد اور مہیا قیام شب کے لیے ہوتے ہین واسطے نماز اور طاعت مولے عز و علا کے اور تیسرا لیٹنا بائین کروٹ پر ہے اور یہ لیٹنا امیر لوگون کا ہے کہ ساتھ اسکے ارادہ کرتے ہین ہضم ہونے طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتھے لیٹنا اوندھا ہے اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہے کہ سینہ اور مُنہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزاے بدن کے ہین انکو خاک ذلت پر اوندھا ڈالتے ہین بیچ غیر طاعت سجود کے اور یہ لیٹنا اغلامیون کا ہے پس مشابہت کرنی اُنسے بُری ہے ۞ **وعن** يعيش بن طخفة بن قيس الغفاري عن ابيه وكان من اصحاب الصفة قال بينما انا مضطجع من السحر علی بطني اذا رجل يحركني برجله فقال ان هذه

ضِجْعَةٌ یَبْغَضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے یعیش بیٹے طخفہ بیٹے قیس غفاری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی طخفہ سے اور تھا باپ اسکا اصحاب صفہ سے کہا اسکے باپ نے اسوقت کہ میں لیٹا ہوا تھا اسباب درد سینے کے اوپر اپنے پیٹ پر یعنی اوندھا کہ ناگہان ایک شخص ہلاتا ہے مجھکو اپنے پاؤں سے اور کہا اس شخص نے کہ یہ لیٹنا ہے کہ دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو پس دیکھا میں نے پس ناگہاں دیکھتا ہوں کہ وہ شخص پاؤں سے ہلانے والے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیئے اسطرح فرمایا یا اسلیئے فرمایا کہ ممکن تھا کہ دونوں پاؤں رجھک جاتے واسطے دفع درد کے اوپر پھیلانے پاؤں کے **وعن** عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ لَیْسَ عَلَیْهِ حِجَابٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِیِّ حِجًی اور روایت ہے علی بن شیبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات کو سووے گھر کی چھت پر کہ نہو اسپر پردہ یعنی گرد اسکے دیوار کہ مانع ہو گرنے سے اور ایک روایت میں ہے لفظ حجار کا لیکن بدلے حجاب کے اور حجار جمع حجر کی ہے ساتھ زیر ح کے یعنے چیز مانع گرنے سے مانند دیوار وغیرہ کے پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چھت پر سووے پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ معالم السنن کے کہ نام کتاب خطابی کا ہے بجائے حجاب کے حجی واقع ہوا ہے **ف** بری ہوا اس سے ذمہ مراد عہد کہ حق سبحانہ نے واسطے نگہبانی اسکی کے باندھا ہے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے از راہ کرم و مہربانی کے واسطے حفاظت اپنے بندوں کے عہد کیا ہے اور ملائکہ اور اسباب اس کام کے لئے پیدا کیئے پس جب اس شخص نے اپنے ہاتھ سے نفس کو تہلکہ میں ڈالا اور ایسی جگہ سویا کہ بحکم عادت کے سبب ہلاکت اسکی کا ہو وہ عہد و محافظت اسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھ زیر ح اور زبر اسکے کے مقصور ساتھ تنوین کے ہے اور مراد دونوں وجہ سے پردہ ہے اسلیئے کہ زیر سے حجی ہے بمعنے عقل کے ہے تشبیہ دی پردہ کو ساتھ عقل کے کہ جیسے عقل مانع ہے امور ناشائستہ سے ویسے ہی پردہ مانع ہے گرنے سے اور ساتھ زبر کے حجی ہے بمعنے جانب کے ہے کہ اطلاق کیا ہے حجاب کو کہتے ہیں اور پردہ جانب کوٹھے کے ہوتا ہے اسلیئے اسکو حجی کہا شرح **وعن** جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَطْحٍ لَیْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے آدمی کو اس کوٹھے پر کہ نہو پردہ اسپر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** حُذَیْفَةَ قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا لعنت کیا گیا ہے اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ کے وہ شخص کہ بیٹھے درمیان حلقہ کے نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہے علما نے ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ کئے بیٹھے ہیں اور ایک شخص آیا لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر بیچ میں جا کر بیٹھا اور یہ نہ کیا کہ جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا اور دوسرے یہ کہ بیچ میں حلقہ کے جاکر بیٹھا اسطرح کہ بعضے لوگوں کا منہ کا سامنا رکا کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتا پس منع فرمایا لوگوں نے اسسے اور تیسرے یہ کہ بیچ میں جا کر بیٹھا مسخراپن کرنے کے لئے تا کہ لوگوں کو ہنساوے شرع **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین مجلسوں کی فراخ ترین انکی ہے یعنے ایسی جگہ مجلس کرنی چاہیئے کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہوں اور ایذا نہ پاویں نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے گھر سے باہر نکلے اور اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپ نے کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں تمکو متفرق نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** عزین جمع عزت کی ہے ساتھ تخفیف زے کے بمعنے جماعت کے مکروہ رکھا آنحضرت نے تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوئی کا ہے اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کے کہ نشان یگانگت اور اتحاد کا ہے حاصل یہ کہ سب حلقہ کر کر بیٹھو یا صف کر کر متفرق جماعتیں بنا کر نہ بیٹھو شرع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهٗ فِی الشَّمْسِ وَبَعْضُهٗ فِی الظِّلِّ فَلْیَقُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْیَقُمْ فَاِنَّهٗ مَجْلِسُ الشَّیْطَانِ هٰکَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹھا سایہ میں پس اٹھ جاوے اُس سے سایہ پس ہو کچھ اُسکا آفتاب میں اور کچھ
سایہ میں پس چاہیے کہ اُٹھ کھڑا ہو یعنی اور جگہ جا بیٹھے تاکہ ہو وے سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلیئے کہ جب آدمی بیٹھتا ہی ایسی جگہ کہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ دھوپ میں تو
فاسد ہو جاتا ہی مزاج اُسکا بسبب اختلاف حال بدن کے موثر ہین متضاد چیزین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنی مرفوع اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا ابوہریرہ
نے جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اُٹھ جاوے اُس سے سایہ پس اُٹھ کھڑا رہے اسلیئے کہ وہ جگہ کچھ سایہ میں ہی اور کچھ آفتاب میں جگہ بیٹھنے شیطان کی ہی یعنی
طرح یعنی جیسا کہ شرح السنہ میں ہی روایت کیا ہی اسکو معمر نے موقوف ابوہریرہ پر **ف** یعنی قول ابوہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع
میں ہی اسلیئے کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہین معلوم ہو سکتی اُسکو صحابی بغیر سنے کے حضرت سے نہین کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنے شیطان کی ہی ظاہر یہ ہی کہ محمول
ہی ظاہر پر اور بعضون نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلیئے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اسپر تاکہ پہونچے اُسکو ضرر پس وہ دشمن ہی بدن کا بھی جیسا کہ دشمن ہی
دین کا شرع اگر تمام آفتاب میں ہو تو یہ بھی بسبب ڈالنے نفس کے تعب و مشقت میں ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونے اُسکے کے مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑے
کا ہو تو مضائقہ نہین ع ح **وعن** اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ
الرِّجَالُ مَعَ النِّسَآءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لِلنِّسَآءِ اسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّهٗ لَیْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ فَكَانَتِ
الْمَرْاَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اِنَّ ثَوْبَهَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی اُسید انصاری سے کہ اُنھون نے سنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے یعنی باتین اور امر و نہی کرتے تھے لوگوں کو حال یہ کہ آنحضرت نکلنے والے تھے مسجد میں سے پس مل گئے مرد ساتھ عورتوں کے راہ
میں پس فرمایا حضرت نے عورتوں کو پیچھے چلو مردون کے اور الگ ہو اسلیئے کہ نہیں ہو پہونچتا تمکو اے عورتو یہ کہ بیچ میں راہ کے چلو لازم کر و اپنے پر کہ چلو راہ کے کنارے
پس جب یہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنے میں دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہان تک کہ کپڑا اُسکا اٹکتا تھا ساتھ دیوار کے یعنی کبھی بسبب نہایت الگ چلنے کے بسبب فرمانبرداری
امر حضرت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلَ بَیْنَ
الْمَرْاَتَیْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عمر رضی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چلے یعنی مرد درمیان دو عورتوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف لفظ یعنی تفسیر ہی بعضے راوی سے یعنی ارادہ کرتے تھے آنحضرت فاعل یمشی سے الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہین ہی اصل حدیث میں پس حاصل معنی
ہی اور یہ منع اسلیئے ہی کہ اختلاط مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروت سے بھی دور ہی اور مرد کو جیسے دو عورتوں کے بیچ میں چلنا منع ہی اسی طرح
راہ میں ساتھ بھی اُسکے چلنا منع ہی در صورت خوف فتنہ کے ع ح **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا
حَیْثُ یَنْتَهِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے ہم جب آتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی آپکی مجلس شریف میں بیٹھ جاتا ایک ہم میں
سے اُس جگہ کہ پہونچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جہان جگہ پاتا وہین بیٹھ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف اور منافی
حظ النفس کے کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسے کہ شان اہل جاہ کی ہی ع **وذکر** حَدِیْثَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِیْ بَابِ الْقِیَامِ وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَیْ عَلِیٍّ
وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْ بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئین وہ حدیثین عبداللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کے
کہ ایک حدیث کا تو یہ ہی لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ بعد اُسکے ہی لا یجلس بین رجلین اور ذکر کرینگے ہم دونون حدیثین حضرت علی رضی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کے انشاء اللہ تعالٰی کہ ایک کا سر تو یہ ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسری کا یہ ہی ما رایت اللہ شیئا احسن من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَهْرِیْ وَاتَّكَاْتُ عَلٰی اَلْیَةِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شرید بن غرید ثقفی صحابی سے کہ کہا گذرے مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحال میں کہ میں بیٹھا تھا اس طرح یعنی جسطرح کہ دکھاتا ہوں بعد ازان بیان کی ہیئت اپنی بیٹھنے کی ساتھ قول اپنے کے اور حال آنکہ تحقیق رکھا تھا میں نے بایان ہاتھ اپنا اپنی بیٹھ کے پیچھے اور تکیہ کیا تھا میں نے اوپر گوشت کے انگوٹھے کی جڑ میں ہے پس فرمایا آنحضرت نے کیا بیٹھتا ہے تو اوپر ہیئت بیٹھنے اُن لوگوں کے کہ غضب کیا گیا ہے اُنپر نقل کی ابوداؤد نے **ف** مراد مغضوب علیہم سے یہود ہین ولیکن انکو اسطرح ذکر کرنے مین دو فائدے ہین ایک تو تنبیہ ہے اسپر کہ اسطرح کا بیٹھنا ان چیزون کی جنس سے ہی کہ دشمن رکھتا ہی انکو حق تعالے اور دوسرے یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہ ہی چاہیئے کہ تشبہ نکرے اُنکے ساتھ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالے نے اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین بھی مغضوب علیہم سے یہی یہود مراد ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبر ہین کہ جنکے بیٹھنے اور چلنے وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کے ہوید ا ہین **وَعَنْ**

اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰى بَطْنِيْ فَرَكَضَنِيْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ يَا جُنْدُبُ اِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا کہ گذرے مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین لیٹا تھا اپنے پیٹ کے بل یعنے اوندھا پس لات ماری مجکو آنحضرت نے اور فرمایا اے جندب نہین ہے اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جندب نام ہی ابو ذر کا اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار سے ہی اس دار مین یا اسطرح کا لیٹنا انکا ہوگا اسحال مین کہ ہون گے دوزخ مین

بَابُ العُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

باب ہی بیچ بیان چھینکنے اور جمائی لینے کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہی جمائی کو پس جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور تعریف کرے اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنے اسکو یہ کہ کہے واسطے چھینکنے والے کے یرحمک اللہ لیکن پس جمائی پس سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان سے ہی پس جسوقت کہ آوے جمائی ایک تمہارے کو پس چاہیئے کہ دفع کرے اسکو جہانتک ہو سکے پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہی یعنے کھولتا ہی منہ ہنستا ہی اس سے شیطان نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے یون ہی اسلئے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہتا ہی ہا یعنے جمائی لیتے ہین ہنستا ہی شیطان اس سے **ف** دوست رکھتا ہی چھینکنے کو الخ اسلئے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوائے ادراکیہ کا ہی پس باعث اور معین ہوتا ہی طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلاء اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اطاعت مین نشاط نہین ہونے دیتی پس شیطان اس سے خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سے اسکو شیطان سے کہا اور نسبت اسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکھنا حق تعالے کا چھینکنے کو اور مکروہ رکھنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ انکے کے ہی کہ نشاط طاعت مین اور کسالت اسمین ہی اور تعریف کرے الخ یعنے الحمد للہ کہے اور اگر رب العالمین زیادہ کرے بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہے بہت بہتر کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف مین حضرت علی سے بطریق موقوف کے کہ جو کوئی کسیوقت چھینکنے اپنے کے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین پاویگا درد ڈاڑھ اور کان کا کبھی اور حکمت بیچ حمد کرنے کے بعد چھینکنے کے یہ ہی کہ چھینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہی آور ہی حق الخ یہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب چھینکنے والے کا ساتھ یرحمک اللہ کے فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن علما کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہ ہی کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک بھی حاضرون مین سے کہے گا سب کے ذمے سے ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہی آور سفر السعادۃ کے مولف نے کہا کہ ظاہر حدیثون کا یہی کہ جواب چھینکنے والے کا فرض ہی ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اور ون سے نہین ساقط کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہی آور مذہب شافعی یہ ہی کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی ولیکن افضل یہ ہی کہ ہر ایک دے اور مذہب مالک مین اختلاف

ہے کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہے اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت میں ہے کہ چھینکنے والا حمد کہے اور حاضرین سنیں اور اگر حمد نکہے مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور اگر آہستہ کہے کہ کوئی نہ سنے تو بھی جواب لازم نہیں ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اس حدیث میں ہے دلالت اسپر کرتا ہے اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایوں کا ہے مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکی کے اور شرح السنہ میں ہے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ لائق ہے یہ کہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے تاکہ سنیں مجلس والے اور مستحق جواب کا ہووے ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہئے کہ کہے الحمد للہ اور چاہئے کہ کہے واسطے اسکے مسلمان بھائی اسکا یا فرمایا یار اسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہے اسکو یرحمک اللہ پس چاہئے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** خطاب کرنا ساتھ جمع کے باعتبار غالب کے ہے کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتے ہیں پس عالمین سبکو شریک کرے یا خطاب مذکور واسطے تعظیم کے ہے یا تمام امت مرحومہ مراد ہے ع

وعن انس قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما ولم یشمت الآخر فقال الرجل یا رسول اللہ شمت ھذا ولم تشمتنی قال ان ھذا حمد اللہ ولم تحمد اللہ متفق علیہ اور روایت ہے انسؓ سے کہا چھینکا دو شخصوں نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جواب دیا حضرتؐ نے ان دونوں میں سے ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا اس شخص نے کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تھا یا رسول اللہ جواب دیا آپنے اسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنے حمد کی تھی اللہ کی اور نہیں حمد کی تونے اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پس مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نے کہ تھا میں ابن عمر کے پہلو میں پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب میں پس کہا ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کے اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اسکی چھینک کا ع

وعن ابی موسیٰ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابوموسیٰؓ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اسکو نقل کی یہ مسلم نے

وعن سلمۃ بن الاکوع انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال الرجل مزکوم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی انہ قال لہ فی الثالثۃ انہ مزکوم اور روایت ہے سلمہ بن اکوعؓ سے یہ کہ انھوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرتؐ کے پس کہا واسطے اسکے حضرتؐ نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرتؐ نے یعنی کہ یہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی میں ہے یہ کہ حضرتؐ نے فرمایا اسکو تیسری بار میں کہ یہ زکامی ہے **ف** یعنی یہ بیمار ہے بہت چھینکے گا اور حمد کرے گا اور اسکے ہر بار کے جواب میں حرج ہوگا اور اور حدیث میں ابوداؤد اور ترمذی سے آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوے اور بیچ زیادہ کے اس سے اختیار رکھتا ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہے تین بار ہے اور اس سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہے درمیان سکوت کے کہ رخصت ہے اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب اسکا بعد تین بار کے نہ یہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم

وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ فان الشیطان یدخل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہئے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے یعنے اسکے منہ میں اگر کھلا رکھتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ مراد دخل سے حقیقۃً ہے یا مراد قادر ہونا ہے اسپر ساتھ وسوسہ ڈالنے کے ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او ثوبہ وغض بہا

صوتہ رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت چھینکتے ڈھانک لیتے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کے یا ساتھ کپڑے اپنے کے اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنے آواز بلند نکرتے تھے چھینکنے میں اور منہ ڈھانکتے تھے اسلیئے کہ یہ بھی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے مبادا اپنے بدن پر یا ہمنشینوں کے بدن پر پڑے اور وقت چھینکنے کے تغیر ہیئت بھی چہرہ میں واقع ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہیئے اور پست آواز سے چھینکنا بھی حسن ادب ہے کہ کبھی بلند آواز گمان سے لوگ چونک اٹھتے ہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں کذا فی مطالب المومنین ؛ ح وعن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ کہے الحمد للہ اوپر ہر حال کے اور چاہیئے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اسکو یرحمک اللہ اور چاہیئے کہ کہے وہ یعنے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے وعن ابی موسیٰ قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے ابوموسیٰؓ سے کہ کہا تھے یہود چھینکتے تکلف پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے باامید اسکے کہ کہیں آنحضرت انکو یرحمکم اللہ پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنے نفرماتے یرحمکم اللہ اسلیئے کہ رحمت خاص ہے واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکے کے کرتے ؛ ع وعن ھلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال لہ سالم علیک وعلی امک فکان الرجل وجد فی نفسہ فقال لما انی لم اقل الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلی امک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العلمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہ کہا تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے اور کہا السلام علیکم یعنے بگمان اسکے کہ بدلے الحمد للہ کے سلام بھی جائز ہے پس کہا واسطے اسکے سالم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی میں یعنے لفظہ علی امک کے کہنے سے پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیئے کہ کہے واسطے اسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیئے کہ کہے یعنے چھینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنے چھینکنے میں یہ الفاظ کہنے چاہیئیں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہے اور کہا بعضوں نے اولی یہ ہے کہ جمع کرے درمیان یغفر اللہ الخ کے اور درمیان یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہے سوائے الحمد للہ کے تو مستحق جواب چھینک کا نہیں ہوا لیکن چونکہ اسنے سلام کہا آنحضرت نے جواب سلام اسکے کا دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشارے ہیں ایک کہ سلام بے محل بے موقع کے ہی جیسے کہ کوئی بیچ وقت ارادہ سلام تیرے کے سلام تیری ماں پر کرے دوسرا یہ کہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اسکو ہے ساتھ اسکے کہ یہ ادب آدمیوں کا ہی اور اسکا تربیت مردوں سے نپائی ہو اور ماں کے پاس ادب زمانہ حال کا سیکھا ہو اور یہ بھی لکھا ہے علماء نے کہ تنبیہ ہے اور حماقت اسکی کی بسبب سرایت صفات ماں اسکی کے اسمیں پس محتاج ہوا دعا کا واسطے ماں اپنی کے ؛ ع ح وعن عبید بن رفاعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شمت العاطس ثلثا

فما زاد فان شئت فشمتہ وان شئت فلا رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین بار یعنے ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اسکو اور اگر چاہے نہ جواب دے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی ھریرۃ قال شمت اخاک ثلثا فان زاد فھو زکام رواہ ابوداؤد وقال لا اعلمہ الا انہ رفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا چھینک کا جواب دے تو بھائی اپنکو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے نہیں جانتا میں ابوہریرہ کو مگر یہ کہ اسنے پہونچائی حدیث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنے یہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابوہریرہ پر نہیں اور ابوہریرہ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر نکریں تو بھی یہ حکم مرفوع کے ہوگی اسلئے کہ تعیین عدد بغیر سننے کے شارع سے نہیں کر سکتے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ قال ابن عمر وانا اقول الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ولیس ھکذا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نقول الحمد للہ علی کل حال رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب روایت ہی نافع سے کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کے پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام ہی اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر رسول خدا کے لیکن نہیں اسطرح سے یعنے نہیں ہی ادب مامور مستحب اسطرح کہ ملا دیں سلام ساتھ حمد کے وقت چھینکنے کے بلکہ وہ تابع تمام کے ہی بغیر زیادتی اور نقصان کے سکھایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہیں ہم حمد ہی واسطے اللہ کے اوپر ہر حال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **باب الضحک** باب ہی بیچ بیان ہنسنے کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں حضرت کا کوا کہ تالو میں ہوتا ہی سوائے اسکے نہیں کہ تھے مسکراتے یعنے اکثر نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جریر قال ما حجبنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رانی الا تبسم متفق علیہ اور روایت ہی جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا مجکو مگر کہ مسکراتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں منع کیا یعنے انکے پاس آنے سے جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی لیکن جب مجلس مردوں کی ہوتی یا منع نکیا مجکو اس چیز سے کہ طلب کی میں نے حضرت سے یعنے جو کچھ کہ میں نے حضرت سے مانگا دیا مجکو منع کیا **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقوم من مصلاہ الذی یصلی فیہ الصبح حتی تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس قام وکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاھلیۃ فیضحکون ویتبسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی یتناشدون الشعر اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے مصلے اپنے سے کہ نماز پڑھتے اسمیں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب یعنے اور پابند ہوتا اسمیں جسوقت کہ نکلتا آفتاب اٹھتے اور تھے صحابہ باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کے یعنے بطریق مذمت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یہ ہی کہ پڑھتے تھے صحابہ شعر **ف** اٹھتے یعنے واسطے نماز اشراق کے یا پھرتے گھر میں تشریف لیجانے کے لئے اور مراد شعروں سے وہ شعر ہیں کہ جنمیں مضمون حمد اور ترغیب و ترہیب کے ہوتے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا انپر تعجب سے **الفصل الثانی** فصل دوسری **وعن** عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رایت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہی عبد اللہ بن الحارث بن جزء سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو بہت مسکرانے والا زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** قتادۃ قال سئل ابن عمر ھل کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحکون قال نعم والایمان فی قلوبھم

اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ اَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے قتادہ سے کہا سوال کئے گئے ابن عمرؓ کہ کیا تھے صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ابن عمرؓ نے ہاں اور حال انکہ ایمان انکے دلون مین بہت بڑا تھا پہاڑ سے اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا مین نے صحابہ کو کہ دوڑتے تھے درمیان نشانون تیر کے یعنی وقت تیر اندازی کے اور ہنستا تھا بعض انکا متوجہ ہو اور مائل ہوکر طرف بعضے کے پس جس وقت ہوتی رات ہوتے بہت ڈرنے والے اللہ سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **ف** حال انکا یعنی ایسا ہنستے تھے کہ جیسا اہل غفلت ہنستے ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہو اور خلل نور ایمان مین آتا ہو بلکہ اس حال مین بھی آداب شرع نہ چھوڑتے تھے اور ایمان کامل رکھتے تھے اور بہت ڈرنے والے یعنی مارے خوف الٰہی کے عبادت کرتے خدا کی اور روتے اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتے تھے

باب الاسامی

یہ باب ہے بیچ بیان ناموں کے **ف** مراد بیان احکام ناموں کا ہو کہ کیا نام رکھے اور کیا نہ رکھے اور کونسا نام اچھا ہو اور کونسا برا ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہو انسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اس شخص نے کہ نہین پکارا تھا مین نے مگر اس شخص کو یعنی اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکھتا تھا پس فرمایا نبی صلی علیہ وسلم نے کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے اسواسطے کہ تحقیق مین سوا اسکے نہین کہ ٹھہرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کنیت اسکو کہتے ہین کہ بیٹے یا باپ کر مشہور ہو جیسے بیٹا فلانے کا یا باپ فلانے کا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت اور مانند انکے کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہو کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سے گنہگارون کو پس یہ بات تمہارے حق مین غیر موجود ہو بلکہ یہ نام ہی لفظاً اور صورۃً تمہارے حق مین اور تمہاری اولاد کے حق مین حاصل یہ کہ مین ابو القاسم نرا اسی سبب سے نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ لحاظ کئے گئے ہین بیچ میرے معنے قاسمیت کے باعتبار تقسیم کرنے امور دینی اور دنیوی کے پس نہین ہون مین مانند ایک تمہارے کے نہ ذات مین اور نہ صفات مین پس تمکو میری سی کنیت نہ رکھنی چاہیئے اور اس صورت مین معنے ابو کے ہین صاحب اس وصف کے جیسے کہ کہا جاتا ہو ابو الفضل اگرچہ بیٹا اسکا فضل نہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ یہ نہی خاص حضرت ہی کے زمانہ مین تھی تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب انکا ساتھ خطاب غیر انکے کے اور یہی صحیح ہو کذا ذکرہ الملا علی قاری رحہ اور حضرت شیخ رحہ نے لکھا ہو کہ ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکھنا جائز ہو اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونون اسمین جمع ہون یا نام اور کچھ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہ قول امام شافعی اور اصحاب ظواہر کا ہو اور تمسک انکا ساتھ انہین دونون حدیثون کے ہو اور علماء کے اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک تو یہی قول ہو جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہ ہو کہ جمع کرنا روا نہین یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر تنہا ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین معنے حدیث مذکور کے انکے نزدیک یہی ہین کہ جمع نکرین فافہم اور یہ قول محمد شیبانی کا ہو اور قول تیسرا یہ ہو کہ جمع کرنا بھی درست ہو اور اس قول کو نسبت امام مالک کیطرف کرتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ حدیثین منع کی منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہو کہ منع آنحضرت کے زمانہ شریف مین تھا اور بعد انکے درست ہو اور دلیل انکی حدیث حضرت علیؓ کی ہو کہ آنحضرت سے التماس کیا کہ اگر بعد آپ کے میرے ہان فرزند پیدا ہو تو اسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھون حضرت نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کے پیدا ہوئے حضرت علیؓ نے انکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت کہ انکے قول پر اعتماد نہین کہتی ہو کہ نام بھی حضرت کا رکھنا جائز نہین اور قول صواب ان قولون مین سے یہی

وبهذا قال مالك قال القاضي عياض وبه قال جمهور السلف وفقهاء الامصار

کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے جائز ہے بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کے اگرچہ بعد از زمانہ شریف کے ہو ممنوع ہے اور زمانہ شریف میں منع قوی تر تھا اور ایسے ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کے ممنوع بطریق اولے ہے اور حضرت علی نے جو کیا تو وہ مخصوص تھا انکے لئے اور کو جائز نہیں جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور جمع الجوامع میں ایک حدیث بھی اس مضمون کی آئی ہے واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر ناموں تمہارے سے طرف اللہ عز وجل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہے کہ بعد انبیا علیہم السلام کے ناموں کے یہ نام دوست تر ہیں لیکن یہ دونوں نام اسم محمد سے دوست تر نہیں ہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں باہم شرع **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ہو فلا یکون فیقول لا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال لا تسم غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے کہ نہ نام رکھوا اپنے غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلئے کہ تحقیق تو پوچھے گا کسی سے کیا اس جگہ ہے وہ یعنے یسار یا رباح خلاصہ نہووے وہ فرضا پس کہے گا جواب دینے والا نہیں یسار یا رباح یہاں نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سے ہے بمعنے آسانی اور فراخی کے اور رباح ربح سے ہے بمعنے فائدہ کے اور نجیح نجح سے بمعنے پیروزی اور برآنے حاجت کے اور افلح فلاح سے ہے بمعنے چھٹکارہ کے اور نافع نفع سے ہے پس اس طرح کے نام رکھنے کو اسلئے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والوں سے پوچھے کہ فلانا یہاں ہے اور کہے وہ کہ نہیں ہے تو باعتبار اصل معنے الفاظ کے مکروہ ہے اگرچہ مراد یہاں ذات معین ہے اور اخیر روایت میں نافع مذکور رہا نہ نجیح اس سے معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انھیں ناموں پر نہیں ہے بلکہ جو کہ انکی معنے میں ہوں وہی حکم رکھتا ہے اور کہا نووی نے کہا اصحاب ہمارے نے کہ مکروہ تنزیہی ہیں اس طرح کے نام رکھنے نہ تحریمی شرع **وعن** جابر قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینہی ان یسمی بیعلی وبرکۃ وبافلح وبیسار وبنافع وبنحو ذلک ثم رایتہ سکت بعد عنہا ثم قبض ولم ینہ عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کریں نام رکھنے سے ساتھ یعلی اور ساتھ برکت کے اور ساتھ افلح کے اور ساتھ یسار کے اور ساتھ نافع کے اور ساتھ مانند انکے کے پھر دیکھا میں نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کے ان ناموں کے منع کرنے سے پھر وفات کئے گئے اور نہیں منع کیا اس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس طرح کے نام رکھنے سے نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نے گویا جابر نے علامتیں نہی کی دیکھیں اور سنی وہ چیز کہ مشعر نہی پر تھی اور نہیں سنی تھی صریح اسلئے اس طرح کہا ولیکن نہی کس سے احادیث صحیحہ میں واقع ہوئی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر انتہی کہتا ہوں میں کہ اسکی اور بھی تاویل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا نہی تحریمی کرنیکا پھر سکوت کیا بعد اسکے از راہ رحم کرنے کے امت پر کہ اکثر لوگ حسن وقبیح ناموں میں فرق کرتے نہیں ہیں حرج میں پڑینگے پس نہی منفی کی محمول ہے تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر شرع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخنی الاسماء یوم القیمۃ عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قال اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنے بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے فرمایا بہت ناخوش ترین مردوں کا نزدیک اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنے بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے سوائے اللہ تعالے کے جو جاوے بادشاہ بادشاہان کہ اصلا وہم شراکت کا بھی اس راہ میں نہیں رکھتا شرح **وعن** زینب بنت ابی سلمۃ قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باہل البر منکم سموہا زینب رواہ مسلم

اور روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ سے کہا نام رکھا گیا میرا برہ یعنے نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سراہو اپنے نفسوں کو اللہ دانا تر ہے ساتھ
اہل نیکی کے تم میں سے نام رکھو اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام رکھنا چاہئے جس میں نفس کی تعریف ہو **وعن** اِبْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے تھیں جویریہ کہ ازواج مطہرات سے ہیں نام انکا تھا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام انکا کہ جویریہ اور تھے حضرت مکروہ رکھتے
یہ کہ کہا جاوے نکلے برہ کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** برہ کے معنے ہیں نیکوکار پس حضرت نے مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوے کہ نکلے نیکوکار کے پاس سے اسلئے کہ نکلنا نیکوکار
کے پاس سے اچھا نہیں اور کان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباسؓ کا ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت ہی نے خبر دی ہو ما فی الضمیر کی اور سبب ممانعت اسطرح کے
نام رکھنے کا یہاں یہ فرمایا اور در باب زینب کے تزکیہ نفس اسلئے کہ مزاحمت اسباب میں نہیں ہوتی ہے دونوں چیزیں صلاحیت سببیت کی رکھتے ہیں شاید کہ
قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصداً انکا اس نام کے رکھنے سے مدح اور ثنا ہو نہ یہاں اور یہ بھی ہے کہ یہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کے پاس اور نکلے فلانی کے
پاس سے مستعمل و متعارف تھے پس یہاں اسی کو کہا واللہ اعلم اور بد فالی جیسے نجیح و فلاح میں اعتبار کی گئی احتمال ہے کہ یہاں بھی ہو اور تزکیہ اور کراہت کہ یہاں
اعتبار کی ہے وہاں بھی ممکن ہے ع ح **وعن** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمِيْلَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تھی بیٹی حضرت عمرؓ کے کہا جاتا تھا اسکو عاصیہ یعنے گنہگار پس نام رکھا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ نقل کی
یہ مسلم نے **ف** عرب ایام جاہلیت میں اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکھتے تھے بمعنے سرکشی اور تکبر اور تعظیم کے عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سے جب ظہور
اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ برے ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہے ع ح ع **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ
ابْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ فَقَالَ مَا اسْمُهٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس وقت کہ جنا گیا پس رکھا آنحضرت نے اسکو اپنی ران مبارک پر
اور فرمایا کہ کیا ہے نام اسکا کہا لانے والے نے فلانا فرمایا نہیں لیکن نام اسکا منذر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فلانا یعنے جو نام کہ رکھا تھا بیان کیا چونکہ
راوی کو وہ نام معلوم نہ تھا اسطرح کہا اور منذر انذار سے مشتق ہے بمعنے تبلیغ احکام اور ڈرانے کے ہے ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَ
فَتَاتِيْ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَايَ فَاِنَّ
مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنے میرا بندہ اور میری لونڈی
سب مرد تمہارے بندے اللہ کے ہیں اور سب عورتیں تمہاری لونڈیاں اللہ کی ہیں ولیکن چاہئے کہ کہے غلام اور جاریہ یعنے لڑکے میرے اور خادم میرا اور خادمہ میری
اور نہ کہے غلام یعنے مالک کو رب میرا ولیکن چاہئے کہ کہے سید میرا اور ایک روایت میں ہے چاہئے کہ کہے سید میرا اور مولے میرا اور ایک روایت میں ہے نہ کہے غلام اپنے مالک کو
مولے میرا اسواسطے کہ مولے تمہارا اللہ ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ کہے عبدی الخ اسے منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کے عبودیت میں یا حقیقت عبدیت میں
اور اسی طرح امتی کہنے سے منع فرمایا کہ امت بمعنے مملوکہ کے ہے کذا فی القاموس اور مالک حقیقی نہیں مگر اللہ ہی کے لئے اور غلام بمعنے لڑکے کے ہے اور جاریہ بمعنے لڑکی کے
اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ میں معنے شفقت اور مہربانی کے ہیں اور فتا اور فتاۃ انکو اسلئے کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڑے ہوں
انکے ساتھ معاملہ جوانوں کا سا کرتے ہیں اور حرمت بڑھاپے کی انکا نہیں رکھتے اور ہو سکتا ہے کہ بسبب قوت و مستعد ہونے انکے کے خدمت گذاری میں کہتے ہوں پس
فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ مقرر کرنے لونڈی غلام کے لئے بہتر ہیں عبدی اور امتی کہنے سے اور لکھا ہے علما نے کہ نہی الفاظ عبد اور امت سے اس صورتیں

ہو کہ بر وجہ افتخار نہ کہے اور حقارت اُنکی کے ہو والا اطلاق عبد و امۃ کا قرآن و احادیث میں آیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والصالحین من عبادکم و امائکم
وقال عبداً مملوکا لا یقدر علی شئ اور اسی طرح حدیثوں میں بھی بہت آیا ہے اور جیسے کہ مالکوں کو فرمایا ساتھ محافظت زبان کے یعنے الفاظ ناشائستہ سے مملوکوں
کو بھی فرمایا کہ نہ کہیں اپنے مالک کو ربی اسلیئے کہ رب اگرچہ بمعنے تربیت کرنے والے کے ہے ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالیٰ کے ہے
پس اطلاق آدمی پر وہم دلانے والا شرک کا ہے اور یہ بھی اگر بطریق تعظیم کے ہو تو منع ہے والا قرآن میں آیا ہے اذکرنی عند ربک اور سید کہنے اسلیئے کہ سیادت و فضیلت
و ریاست ثابت ہے مالک کو بہ نسبت مملوک کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ مولے کہے اور ایک میں آیا کہ نہ کہے تو جاننا چاہیئے کہ مولے کے کئی معنی آئے ہیں متصرف
اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سے ہے کہ مولے کہے اور اُسکو متصرف اپنا مراد رکھے چنانچہ اسلیئے اطلاق کیا جاتا ہے لفظ مولے معتق پر اور معتق پر جیسے کہ
فرمایا آنحضرت نے مولے القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولے الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکے ہے کہ ناصر اور معین مراد رکھے اسلیئے کہ مولائے
حقیقی باعتبار معنی مذکور کے اللہ ہی ہے نعم المولے و نعم النصیر پس منافات نہیں دونوں روایتوں میں حاصل یہ کہ مرجع اسکا بھی قاعدہ پہلا ہے کہ بطریق غایت
تعظیم کے منع ہو والا نہیں ت ح وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم
وفی روایۃ لہ عن وائل بن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے انہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا کہ نہ کہو یعنے درخت انگور کو کرم اسلیئے کہ کرم دل مومن کا ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں وائل بن حجر سے ہے کہ نہ کہو تم کرم ولیکن کہو عنب و
حبلہ ف حبلہ ساتھ زبر ح اور ب کے اور ساتھ جزم ب کے بھی ہے بمعنے درخت انگور کے اور کبھی بطریق مجاز کے انگور کو بھی کہتے ہیں یعنے انگور اور درخت انگور کے اور
بھی نام ہیں وہ نام لیا کرو لیکن کرم نہ کہا کرو اُسکو جاننا چاہیئے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتھ جزم کے کہتے تھے بعلاقہ اسکے کہ شراب اُس سے بنتی ہے اور وہ باعث
سخاوت و کرم کی ہے پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اُس سے اسلیئے کہ وصف کرنا ساتھ کرم و خیر کے ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہے مناسب نہیں تا وسیلہ تعریف محرمات
کا اور رغبت دلانے اُسکے کا نہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطے مومن اور دل اُسکے کے کہ کان انوار علم و تقوے کا اور منبع اسرار معارف کا ہے مناسب ہے اور کرم مشتمل
تمام بھلائیوں کو ہے اور لکھا ہے علمانے کہ جب وصف کیا تونے کسیکو ساتھ کرم کے ثابت کیں اُسکے لیئے تمام بھلائیاں ت ح وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ البخاری اور روایت ہے
ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ہو ناامیدی زمانہ کی اسلیئے کہ تحقیق اللہ وہی ہے زمانہ یعنے زمانہ اُسکے اختیار
میں ہے نقل کی یہ بخاری نے ف ایام جاہلیت میں جب لوگونکو مصیبت پہونچتی تھی تو کہتے تھے یا خیبۃ الدہر مراد رکھتے تھے اسے برا کہنا زمانہ کا پس منع کئے گئے
اس سے اسلیئے کہ پھیرنے والا احوال زمانہ کا اللہ تعالیٰ ہے یعنے خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتے ہو حقیقت میں خدا کی طرف سے ہے فاعل حقیقی وہی ہے
پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے ت ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدہر
فان اللہ ہو الدہر رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہے ایک تمہارا زمانہ کو اسلیئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ
وہی ہے پھیرنے والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نے وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی
ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا برا ہوا جی میرا لیکن کہے
لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خبثت نفسی اور لقست نفسی کے زبان عرب میں ایک ہی معنے ہیں یعنے غثیان اور شورش دل یعنے جی متلانا
قے سے ولیکن آنحضرت نے مکروہ رکھا خبثت نفسی نہ کہے بسبب قبح اس عبارت کے اور بسبب احتراز نسبت کرنے مومن کے خبث کو طرف نفس اپنے کے ت ح
وذکر حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ سر اسکا ہے یؤذینی ابن آدم

بہ الایمان میں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** شُرَیحِ بنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِیهِ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ یُکَنُّوْنَهُ بِاَبِی الْحَکَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْهِ الْحُکْمُ فَلِمَ تُکَنّٰی اَبَا الْحَکَمِ
قَالَ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ فَحَکَمْتُ بَیْنَهُمْ فَرَضِیَ کِلَا الْفَرِیْقَیْنِ بِحُکْمِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ
هٰذَا فَمَا لَکَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِیْ شُرَیْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَمَنْ اَکْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

روایت ہے شریح بن ہانی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم اپنی کے سنا حضرت نے اسکی قوم کو کہ کنیت کرتے ہیں اسکو ساتھ ابی الحکم کے پس بلایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے وہی ہے حکم اور طرف اسی کے ہے حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہے تو ابو الحکم کہا ہانی نے کہ تحقیق قوم میری جس وقت اختلاف کرتی ہے بیچ کسی چیز کے آتی ہے میرے پاس پس حکم کرتا ہوں میں درمیان انکے پس راضی ہوتے ہیں دونون فریق ساتھ حکم میرے کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے یہ یعنے حکم کرنا درمیان لوگون کے پس کیا ہے واسطے تیرے اولاد سے کہا میری اولاد شریح ہے اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہے بڑا انمین کہا میں نے شریح ہے فرمایا پس تو ابو شریح ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ساتھ ابی الحکم کے کنیت کبھی ہوتی ہے ساتھ اوصاف کے جیسے کہ ابی الفضل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہے ساتھ نسبت کرنے کے طرف اولاد کے جیسے کہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار خلاف الالفت کے ہوتی ہے جیسے ابی ہریرہ کہ آنحضرت نے دیکھا تھا انکو ایسے حال میں کہ انکے ساتھ بلی تھی پس کنیت کی انکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہے تری علمیت کے لئے مانند ابی بکر اور ابو عمر وکے اور طرف اسی کے حکم ہے یعنے ابتدا اور انتہا حکم کی اسی کی طرف ہے نہین رد کر سکتا کوئی اسکے حکم کو اور نہین خالی ہے حکم اسکا حکمت سے پس یہ صفت خاص ذات باری ہی کے لئے سزاوار ہے نہ غیر اسکے کے لئے اور کہنا ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہے شریک کرنیکا اسکے وصف مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا ہے اسپر ابو الحکم بسبب وہم دلانے ولایت اور دلالت کے **وعن** مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِیْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مسروق سے کہا ملاقات کی مین نے حضرت عمر سے پس فرمایا کون ہے تو کہا مین نے مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اجدع شیطان ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے اجدع نام ایک شیطان کا ہے اور اجدع اصل مین کہتے ہین کان اور ناک اور ہاتھ اور ہونٹ کٹے ہوئے کو اور اس نام مین مراد یہ ہے کہ یہ دلیل ہے اور حضرت عمر نے کلام مذکور از راہ خوش طبعی کے فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہ نام بدل ڈال **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَسْمَائِکُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَکُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاؤ گے تم دن قیامت کے ساتھ نامون اپنے کے اور نامون باپون اپنے کے پس اچھے رکھو نام اپنے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اچھے رکھو نام یہ حکم عام ہے تمام بنی آدم کو ہے پس باپ بھی داخل ہین اسمین اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ دن قیامت کے لوگونکو نام ماؤن کے پکارین گے اور لکھا ہے کہ اسمین حکمت یہ ہے کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہون اور واسطے رعایت حال عیسے بن مریم کے کہ بے پدر تھے اور واسطے اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کے باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر روایت ثابت ہو تو آباء کو حمل تغلیب پر کرین گے جیسے کہ ابوین کہتے ہین اور شاید کہ کبھی بنام ماؤن کے یا بعضونکو بہ نسبت باپون کے اور بعضون کو بہ نسبت ماؤن کے یا بعضے جگہون مین اسطرح اور بعضے مین اسطرح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اِسْمِهٖ وَکُنْیَتِهٖ وَیُسَمّٰی مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرت کے اور کنیت انکی کے اور نام رکھا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نامی ساتھ ابو القاسم کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یسمے اس تقدیر پر ہونگے کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول جیسے کہ جامع ترمذی اور شرح السنہ اور اکثر نسخون مصابیح کے مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضے نسخون مصابیح کے مین محمدًا واقع ہوا ہے ساتھ

نصب کے اس تقدیر پر یعنی ساتھ صیغہ معلوم کے ہوگا یعنے نام و کنیت کرے کوئی محمد نام کو ساتھ ابا القاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنے کی اوپر ہو چکی ہے شرح **وعن**
جابر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمَّيْتُمْ بِاسْمِي فَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ تَسَمّٰى بِاسْمِي فَلَا يَتَكَنّٰى بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنّٰى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمّٰى بِاسْمِي اور روایت ہے جابر سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داؤد
کے فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے پس نہ رکھے کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا **ف** یہ حدیث بھی صریح ہے بیچ نہی کے جمع
کرنے سے درمیان اسم و کنیت حضرت کے تا اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ہے **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَلَدْتُ
غُلَامًا فَسَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهٗ اَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ اَحَلَّ اسْمِيْ وَحَرَّمَ كُنْيَتِيْ اَوْ مَا الَّذِيْ حَرَّمَ
كُنْيَتِيْ وَاَحَلَّ اسْمِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عائشہ سے تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں جنا ہے ایک لڑکا پس نام رکھا
میں نے اسکا محمد اور کنیت رکھی اسکی ابو القاسم پس ذکر کیا گیا واسطے میرے کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اسکو یعنی جمع کرنے کو درمیان نام اور کنیت آپ کی کے تو کہا
پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال کیا نام میرے کو ساتھ نام میرے کے اور حرام کیا کنیت میری کو یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کنیت میری کو اور حلال
کیا نام میرے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنۃ نے یہ غریب ہے **ف** ظاہر ہے کہ یہ شک راوی کا ہے اور اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کنیت کا یا اول ذکر
حرمت کنیت کا کیا بعد اسکے حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سے ایک ہی ہے تفاوت مقصود میں نہیں ہے لیکن محدثین بیچ روایت لفظ حدیث کے احتیاط تمام
رکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت سے سنتے ہیں اسی طرح روایت کرتے ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنے سے
درمیان نام و کنیت کے تحریم کے لئے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کے لئے ہے شرح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ
اِنْ وُلِدَ لِيْ بَعْدَكَ وَلَدٌ اُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے نقل کی اپنے باپ سے کہ حضرت علی بن ابی طالب
مرتضیٰ نے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو اگر پیدا کیا جاوے میرے ہاں بعد آپ کے کوئی لڑکا یعنے حضرت فاطمہ سے یا اور سے تو نام رکھوں میں اسکا ساتھ
نام آپ کے کے اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی کے فرمایا اچھا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کے
بعد حضرت کے جائز ہے اور اختلاف علماء کا اوپر گذر چکا ہے **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ صَحَّحَهٗ اور روایت ہے انس سے کہا کنیت رکھی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ
ایک ساگ کے کہ تھا میں چنتا اسکو یعنی توڑتا تھا اور کھاتا تھا اسکو عرب میں حمزہ کہتے ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ ہوئی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم
اسکو مگر ساتھ اس وجہ کے یعنے ساتھ اس اسناد کے اور کہا شیخ جزری نے کہ یعنے حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہے مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کے اور مصابیح میں
صحیح کہا ہے اسکو **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے برے نام کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مثلاً ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کا نام اسود یعنے کالا تھا تغیر کیا حضرت نے اسکو اور کہا اسکا نام
ابیض یعنے گورا ہے شرح **وعن** بَشِيْرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمِّهٖ اُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ اَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ اَصْرَمُ قَالَ بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ وَغَيَّرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيْزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ وَقَالَ تَرَكْتُ اَسَانِيْدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ
اور روایت ہے بشیر بن میمون تابعی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ اسامہ بن اخدری صحابی ہے یہ کہ ایک شخص تھا کہ اسکو اصرم کہتے تھے تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] بکنیتی علی ما رواہ احمد والشیخان والترمذی وابن ماجہ عن انس ۱۲

کے پاس لیس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہے نام تیرا کہا اسنے کہ نام میرا اصرم ہے فرمایا آنحضرت نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہے یعنے چونکہ اصرم مشتق صرم سے تھا بمعنی قطع اور کاٹنے درخت کے ناخوش رکھا اسکو آنحضرت نے اور اسکے بدلے زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہے شعر جود اور دہم اور برکت کو نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنے بطریق تعلیق کے اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہے دلالت کرتا ہے عصیان اور عدم اطاعت والقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت والقیاد ہے اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنے اسلئے کہ عزیز اسماء الٰہی سے ہے پس لائق ہے یہ کہ کہا جاوے عبد العزیز اور اسلئے کہ دلالت کرتا ہے عزت اور غلبہ پر اور داب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہے اور اسی طرح نہیں لائق ہے یہ کہ نام رکھا جاوے حمید اسلئے کہ یہ اسماء و صفات الٰہی سے ہے بروجہ مبالغہ کے پس نہ نام رکھا جاوے مگر عبد الحمید اور اسی طرح کریم اور مانند اسکے کے اور تغیر کیا عتلہ کو یعنے اسلئے کہ معنے اسکے غلظت و شدت کے ہین اور مومن موصوف ہے ساتھ لین جانب اور خفض جناح کے اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنے اسلئے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالے ہی ہے اور نہین حکم ہے مگر اُسیکا لیکن جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولے لائق تغیر کے ہے اور تغیر کیا نام غراب کو یعنے اسلئے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتے ہین پلید تر ہے جانورون مین کہ مردار و نجاست کھاتا ہے اور اسلئے کہ معنے اسکے دوری کے ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنے اسلئے کہ حباب نام شیطان کا ہے اور سانپ کو بھی کہتے ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنے اسلئے کہ آگ کے بھڑکتے شعلہ کو شہاب کہتے ہین اور مارے جاتے ہین ساتھ اسکے شیاطین اور ظاہر یہ ہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کے یعنے شہاب الدین نام رکھین تو نہو مکروہ اور کہا ابوداؤد نے کہ نہ ذکر کی مین نے اسناد ان حدیثون کی کہ جنمین تغیر ان نامون کا واقع ہوا واسطے اختصار کے **وعن** اَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ لأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةُ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا واسطے ابی عبد اللہ کے یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطے ابی مسعود کے یعنے شک ہوا ہے کسی راوی کو اہمین کیا سنا ہے تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بیچ زعموا کے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بری سواری مرد کی ہے یعنے زعموا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہے کہ کبار صحابہ سے تھے **ف** بیچ زعموا کے یعنے بیچ حق اس لفظ کے اور معنے اسکے کہ نسبت زعم کی کرتے ہین طرف لوگون کے کہ کہتے ہین زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھ پیش اور زبر زے کے قریب معنے ظن کے ہے کذا فی النہایہ اور صراح مین لکھا ہے کہ زعم کے معنے کہنا اور کہا کہ زعم قول بے صحت و بے اعتماد کو کہتے ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتھ پیش زے اور زبر اور زیر اسکے کے قول اور اطلاق ہوتا ہے اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اُس چیز مین کہا جاتا ہے کہ اُسمین شک ہے پس ایک صحابی نے دوسرے صحابی سے پوچھا کہ آنحضرت زعموا کے حق مین کیا فرماتے تھے اور بری سواری الخ تشبیہ دی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتداء کلام مین لاتا ہے تا پہونچے بسبب اُسکے غرض کو کہ رکھتا ہے ساتھ سواری کے کہ اُسپر سوار ہوکر منزل مقصود کو پہونچتے ہین اور ادائے حاجت کرتے ہے پس فرماتے ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہے یعنے ایسا کلام کہتے ہین کہ مبنی اور مدار اسکا اوپر زعم اور گمان کے ہوتا ہے نہ جزم و یقین پر اسلئے کہ زعم اُس حدیث و کلام مین کہتے ہین کہ کچھ سند اور ثبوت نہ رکھے بلکہ نری حکایت ہے بسبیل گمان کے زبان پر آئی ہے پس چاہئے کہ بیچ روایت و حکایت کے احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکرین اور اسلئے مثال مین آیا ہے زعموا مطیۃ الکذب اور دوسرے معنے یہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہئے کہ نسبت زعم و گمان کی کسی کی طرف کرے اور کہے زعم فلان کذا مگر یہ کہ یقین رکھتا ہو ساتھ دروغ گوئی اسکی کے اور چاہئے کہ لوگ اسکے جھوٹ سے پرہیز کرین اور دغا نہ پاوین اس مصلحت کے لیے درست ہے گی نسبت زعم کی جیسکہ محدث وغیرہ کرتے ہین **وعن** حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے حذیفہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکہو تم جو کچھ کہ چاہا ہے اللہ اور چاہا ہے فلانا یعنے وہی ہوگا اسلئے کہ اسمین برابر کرنا بندہ کا ساتھ اللہ کے ہوتا ہے ارادے اور مشیت مین ولیکن کہو یعنے اگر سوائے اللہ تعالے کے کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہا ہے اللہ

ساتھ اسماء الٰہی کے ۱۲

ف

[illegible]

پھر چاہے فلان یعنے تابعیت مشیت اللہ تعالے کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے اور ایک روایت مین آیا ہی بطریق انقطاع کے یعنے سند متصل نہین اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنے خواہ چاہے غیر اسکا یا نہ چاہے پس یہ منافی نہین ہی اوپر کی روایت کے کہ جس مین جواز ماشاء اللہ ثم شاء فلان کا ہی نقل کی بغوی نے شرح السنہ مین

وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم رواہ ابوداود اور روایت ہی حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلئے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے پروردگار اپنے کو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اگر ہو وہ سید یعنے سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام اور لونڈی کا اور اور اموال کا تو اسکے سید کہنے سے اللہ تعالے غضب ہوتا ہی اسلئے کہ اسمین تعظیم اسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہین اور جس صورت مین وہ سردار ہوگا نہین تو مع ذالک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہی کہ کافر اور فاسق مجاہر بھی حکم منافق مین ہو ولیکن خاص منافق کو اسلئے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اسکا پوشیدہ ہی تعریف و تملق اسکے لئے محتمل تھی پس نہی کی کہ اسکو سید نکہو ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ قال جلست الی سعید بن المسیب فحدثنی ان جدہ حزنا قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمک قال اسمی حزن قال بل انت سھل قال ما انا بمغیر اسما سمانیہ ابی قال ابن المسیب فما زالت فینا الحزونۃ بعد رواہ البخاری روایت ہی عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہ کہا بیٹھا تھا مین پاس سعد بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میرے یہ کہ دادا اسکا نام اسکا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا بلکہ نام تیرا سہل رکھا مین نے کہا مین نہین ہون تغیر کرنے والا اس نام کو کہ رکھا ہی نام باپ میرے نے کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے کے سختی اب تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حزن زمین سخت کو کہتے ہین اور سہل ضد اسکی یعنے نرم اور چونکہ اسنے نام اختیار کیا ہوا حضرت کا نرکھا اور نام برا ہی رہنے دیا بشومی اسکی کے اسکے خاندان مین سختی باقی رہی اور غالبا یہ قبول نکرنا انکا ابتداے ہجرت مین تھا کہ جب یہ ہجرت کرکر اسلام کے لئے آئے تھے اور ہنوز ساتھ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کے مشرف نہوئے تھے ۱۲ ع

وعن ابی وھب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن واصدقھا حارث وھمام واقبحھا حرب ومرۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ نامون انبیا کے اور بہترین نامون مین طرف اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین اور مانند انکے کے مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند انکے کے اور خوب سچے نامون مین یعنے مطابق واقع کے حارث اور ہمام اور بدترین نامون کے حرب اور مرہ کہ معنی لڑنے اور تلخی کے ہین نقل کی یہ ابوداود نے **ف** ساتھ نامون انبیا کے یعنے نہ ملائکہ کے اور نہ نامون جاہلیت کے مانند کلب اور حمار اور عبد شمس اور مانند انکے کے اور حارث کے معنی ہین کسب کرنے والا اور ہمام ہم سے ہی بمعنی قصد و ارادہ کے اور کوئی شخص کسب و ہم سے خالی نہین اسلئے انکو خوب سچا فرمایا ۱۲ ع

باب البیان والشعر

باب ہی بیچ بیان اور شعر کے **ف** بیان کے معنے اصل مین کشف او ظہور اور وضوح کے ہین اور صراح مین لکھا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح و اوضح کلاما اور شعر لغت مین بمعنی دانائی اور زیرکی ہی شاعر بمعنی دانا او زیرک کے اور اصطلاح مین شعر کہتے ہین کلام موزون مقفی کو کہ کہنے والے نے قصد موزونیت اسکے کا کیا ہو پس جو کہ قرآن وحدیث مین موزون واقع ہوا ہی مقصود بالذات نہین ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبیانھما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان لسحرا رواہ البخاری روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا آئے دو شخص جانب مشرق سے پس کلام کیا انہون مین کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگون نے بسبب بیان و فصاحت انکی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ آنحضرت نے اسوقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور انمین دو شخص تھے کہ ایک کا نام حصین بن بدری تھا اور لقب اسکا زبرقان تھا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نے بیان اپنے فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ مین ایسا اور ایسا ہون اور عمرو اس بات کو جانتا ہی عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اسکا دیا اسطرح کی برائیان اسکی بیان کین زبرقان نے کہا یا رسول اللہ

یہ فضائل سے جاتا ہے اور خلاف اس چیز کے کہ اعتقاد رکھتا ہے لیکن بسبب حسد کے اس طرح کرتا ہے پس امام حضرتؐ نے فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہے یعنے حکم سحر کا رکھتا ہے بیچ تغیر حال اور پھیرنے دلوں کے کہ جیسے کہ سحر آدمی کو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے پھیر دیتا ہے ایسا ہی بعضا بیان پھیر دیتا ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ یہ کلام حضرت نے بیچ برائی بیان کے فرمایا یا اسکی تعریف مین اور ظاہر تر یہ ہے کہ محتمل دونوں وجہوں کو ہے اور معنے یہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کے ہے بیچ مائل کرنے والوں کے اور ظاہر کرنے کے لانے مشکل اسکے اور یہ محمود ہے اگر حق مین ہو اور مذموم ہے اگر باطل مین ہو جیسکہ حدیث مین آیا ہے الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح ترجمہ **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے تمام شعر برے نہین ہوتے بلکہ بعضے اُن مین فائدہ کے بھی ہوتے ہین ترجمہ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَھَا ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوے وہ شخص کہ مبالغہ کرتے ہین کلام مین فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے تکلف کرنا کلام کرنے مین اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کے بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کے اور متوجہ کرنے انکے کے اپنی طرف برا ہے ترجمہ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اسکو شاعر نے کلمہ لبید کا ہے کہ یہ وہ ہے خبردار ہو ہر چیز سوائے اللہ کے فانی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لبید صحابی تھے اور جاہلیت اور اسلام مین معزز و مکرم رہے اور ایک سو ستاون برس کی عمر انکی ہوئی ترجمہ **وعن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھِیْہِ فَاَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ ثُمَّ اَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُہٗ مِائَۃَ بَیْتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا پیچھے بیٹھا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری پر ایکدن پس فرمایا کیا یاد ہے تجکو بیتوں امیہ بن ابی صلت سے کچھ کہا مین نے کہ ہان یاد ہین مجھے فرمایا کہ ہان پڑھ پس پڑھی مین نے روبرو حضرت کے ایک بیت پس فرمایا اور بھی پڑھ ایک بیت پھر پڑھی مین نے ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑھ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑھین مین نے سو بیتین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتے تھے اور وہ پڑھتا تھا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تھا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سے دین سیکھا تھا اور عبادت اور دینداری کی باتین کرتا تھا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکھتا تھا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تھا چنانچہ آنحضرت نے اُسکے حق مین فرمایا امن شعرہ وکفر قلبہ اور حریص تھا اوپر پوچھنے اور جاننے خبر کے اور صفت پیغمبر آخر الزمان کے اہل کتاب سے اور گمان رکھتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہونگا جیسا کہ قریش مین ہونگے اور صفات آنحضرت کے بہ تفصیل جانین پھر گیا اس طریق سے اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا نہ چاہئے مجھے ایمان لانا اوپر اسکے کہ ثقیف سے نہو اور ابن جوزی نے کتاب وفا مین لکھا ہے کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کے سنتا تھا آرزو کرتا تھا کہ انکے پاؤں اُنکو اور خدمت اور مدد انکی کرون جب نور نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پھر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اس شعر کا کہ اسمین علم و حکمت ہو سنت ہے اگرچہ کہنے والا اسکا کافر و فاسق ہو ترجمہ **وعن** جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاھِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ ھَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیچ بعضی لڑائی کے اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی انگلی حضرت کی پس فرمایا نہین تو مگر انگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کے ہے وہ چیز کہ دیکھی تونے اور پیش آئے تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین تو الخ جب انگلی حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب اسکو فرمایا بطریق استعارہ کے یا حقیقۃ بکدر حالیکہ تسلی دیتے تھے اسکو اور معنی یہ ہین کہ بزخم و خون آلودگی سہل ہے تجھپر اس لئے کہ تو نہین مبتلا ہوئی ساتھ کسی چیز کے یعنے ہلاک و قطع کے سوائے اسکے نہین کہ خون آلودہ ہوئی ہے تو اور یہ بھی ضائع نہین بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اُسکی کے ہے ثواب ملیگا اسپر جیسکہ کہا وفی سبیل اللہ ما لقیت

اور اسمین تلقین ہی امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہونچے تو صبر کرین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین
اس سے اور متصور نہین صدور اسکا حضرت سے اسلئے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہ ہی کہ کہنے والے نے قصد موزونیت کا کیا ہو جیسے کہ اوپر معلوم ہوا
اور صدور اس قول کا آنحضرت سے بغیر قصد موزونیت کے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ قبیلہ رجز سے ہی اور اسکو داخل شعر کے نہین رکھتے ہین اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی
بطریق ندرت کے کبھی شعر کہے وہ شاعر نہین ہی اور مراد قول سبحانہ سے وما علمناہ الشعر یہ ہی کہ وہ شاعر نہین ہی ع ح **وعن** البراء قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظة لحسان بن ثابت اھج المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لحسان اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس متفق علیہ اور روایت ہی براء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ
کے واسطے حسان بن ثابت کے کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبرئیل ساتھ تیرے ہین یعنے امداد و اعانت تیری کرتے ہین بیچ القاء والہام مضامین کے اور تھے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسان کے جواب دے میری طرف سے یعنے کافرون کو کہ ہجو کرتے ہین اور ناسزا کہتے ہین مجکو یا الٰہی تائید کر اور قوت دے حسان کو ساتھ
جبرئیل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن قریظہ کے بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود مین سے ایک جانب مدینہ کے انکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تھا بعد غزوہ خندق کے اور
حسان بن منذر انصاری ہین صحابی بڑے شعراے اسلام سے ہین ایکسو بیس برس کی عمر انکی ہوئی ساٹھ برس کفر مین گذرے اور ساٹھ برس اسلام مین ح **وعن**
عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اھجوا قریشا فانہ اشد علیھم من رشق النبل رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اپنے شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اُنپر پھینکنے تیر کے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمن دین کی ولیکن چاہئے کہ ہجو کرین انکی بعد ہجو کرنے انکی کے مسلمانون کی اور اس سے پہلے ہجو انکی نکرین تا باعث
ہجو مسلمانون کی نہو بموجب فرمانے اللہ تعالے کے ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنھا** قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھجاھم حسان فشفی واشتفی رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے واسطے حسان کے کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری جبتک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سے یعنے مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور ذکر
کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ رض نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنے
تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغبر بطنہ
یقول واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینة علینا وثبت الاقدام ان لاقینا ان الاولی قد بغوا علینا
اذا ارادوا فتنة ابینا یرفع بھا صوتہ ابینا ابینا متفق علیہ اور روایت ہی براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے مٹی دن خندق کے یعنے
جس زمانہ مین خندق کھودی جاتی تھی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سے اسکے کاروبار مین مشغول رہتے تھے کہ مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے یہان تک کے
غبار آلودہ ہوا تھا پیٹ حضرت کا فرماتے یعنے پڑھتے یہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سے ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم
اور نہ نماز پڑھتے ہم پس اتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہم پر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملین ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہی ہم پر سبب اسکے کہ جب
ارادہ کرتے ہین وہ فتنہ کا یعنے کفر کے طرف پھیرنیکا انکار کرتے ہین ہم بلند کرتے تھے آنحضرت ساتھ ان بیتون کے آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** ضمیر بہا کی پھرتی ہی طرف کلمہ ابینا کے اور اول ابینا کی لفظ قائلا مقدر ہی اور مکرر کہتے تھے اسکو واسطے تاکید اور تلذذ اور سنانی اور رونق مسلمانون اور
کافرون سے اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیتون کے اور ابینا ابینا حال ہی یعنے خصوصاً ساتھ لفظ ابینا ابینا کے ع **وعن** انس قال

جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا
اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجروں اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس جز کو ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر
جبتک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتے تھے انکو ساتھ ان کلمات کے یا الہی نہیں زندگی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین
کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمیں تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالے کے وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ ۱۲ **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کردے پیٹ اسکے کو بہتر ہے بھرنے پیٹ کے سے شعر
مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جسمیں مستغرق رہے اس طرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رکھے پس اس صورتمیں
ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر سے مضمون ہے کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ کے ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری

عن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ
لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ
انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالے نے نازل کی بیچ حق شعر کہنے کے وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ
تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے کے ہے گویا کہ مارتے ہو کفار کو ساتھ شعر کے مانند مارنے تیر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور
مذکور ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے کہ اچھا ہے یا برا پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے
ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ تین شخص ممتاز شعراء اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک
ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کے اور ڈالتے تھے رعب بیچ دل انکے کے اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب انکے کے اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے تھے
انکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے قبح شعر سے اور تاسف کے اوپر حال اپنے کے عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالے نے بیچ مذمت شعر کے یہ آیت اتاری والشعراء
یتبعہم الغاون حضرت نے فرمایا کہ شعر اگر ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتے ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں اور رکھنے والا اسکا ان شعراء میں کہ
اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ اسلئے استثنا کیا ہے اللہ تعالے نے انکو ساتھ قول اپنے کے الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے
بیچ بیان ہونے ہجو کفار کے بیچ حکم جہاد کے والذی نفسی بیدہ الخ ۱۲ **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ
وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان بستگی بری بات سے دو شاخیں
ہیں ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اسکا کتاب الایمان میں
ہو بھی چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی
اور شغل عبادت اور اصلاح باطن کی قدرت نہیں رکھتا اوپر تقریر و بیان کے اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد سے بوجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور
تقوے کرتا ہے بری باتوں سے بخلاف منافق کے کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و قادر ہوتا ہے اوپر بیان اور تیز زبانی کے ۱۲ **وعن** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَ

ابعدکم منی مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیهقون رواه البیهقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوه
عن جابر وفی روایته قالوا یا رسول الله قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیهقون قال المتکبرون اور روایت ہے ابی ثعلبہ
خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہاری طرف میرے اور بہت نزدیک تمہارے مجھ سے دن قیامت کے بہت خوش اخلاق
تمہارے ہیں اور تحقیق دشمن ترین تمہارے طرف میرے اور دور ترین تمہارے مجھ سے بداخلاق تمہارے ہیں کہ وہ ہیں بہت کلام کرنے والے تکلف کر کر اور خلاف حق کے اور فراخی
کرنیوالے کلام میں بغیر احتیاط کے اور تفیہق نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت ہے ترمذی سے مانند اسکے جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے یوں ہے کہ عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ تحقیق جانا ہم نے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہیں متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالے **ف** نس کہتے ہیں فراخ کرنے سخن کو اور منہ بھر کر کلام کرنے کو
جیسے متکبر بغیفاتے ہیں بس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر کے کرتے ہیں تفسیر کیا تفیہقون کو ساتھ متکبرین کے بعلاقہ لزوم کے اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی
اور تقریریں بنا بنا کر نی مذموم و مکروہ ہیں لیکن جو کچھ کہ خطبوں میں اور وعظوں میں بہ نیت تاثیر کے دلوں میں اور نرم کرنے دلوں کے اور متوجہ کرنے کے طرف
طاعتوں کے کرتے ہیں مکروہ نہیں لیکن سمین بھی موافق سمجھ لوگوں کے کلام کریں نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولیں سامنے ان پڑھوں کے کہ یہ بھی اچھا نہیں
ش رح ع **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یخرج قوم یاکلون
بالسنتهم کما تاکل البقرة بالسنتها رواه احمد اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی
قیامت یہاں تک کہ نکلے گی ایک قوم کہ کھاوے گی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ زبانوں الخ یعنے
زبانوں کو وسیلہ کھانیکا کرینگے کہ تعریف و مذمت لوگوں کی کرینگے جھوٹی اور ظاہر کرینگے فصاحت و بلاغت تاکہ لوگوں کو مال میں پھانسیں اور حاصل کریں انسے دنیا
اور خواہش نفسوں اپنے کی جیسے کہ کھاتی ہے گائے الخ یعنے جیسے وہ کھاتی ہے اپنی زبان سے اور تمیز نہیں کرتی بیچ چرنے چارے کے درمیان تر اور خشک اور شیریں
و تلخ کے اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانوں کو وسیلہ مقاصد اپنے کا کیا ہے تمیز نہیں کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کے ش ع **وعن** عبدالله بن
عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانه کما تتخلل الباقرة بلسانها رواه
الترمذی وابوداود وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی
دشمن رکھتا ہے اس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام میں وہ جو کھاوے ساتھ زبان اپنی کے یا پھیرے زبان اپنی کو گرد دانتوں کے یعنے از راہ مبالغہ کے بیچ اظہار بلاغت
و بیان کے جیسے کہ لپیٹتی ہیں اور کھاتی ہیں چار اگائیں ساتھ زبانوں اپنی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** لیں وہ کلام
اچھا ہو کہ بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اسکا ساتھ باطن اسکے کے موجب شریعت کے ش ع **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم مررت لیلة اسری بی بقوم تقرض شفاههم بمقاریض من النار فقلت یا جبریل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء
امتك الذین یقولون ما لا یفعلون رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے گذرا میں اس رات کو کہ معراج کروائی گئی مجھکو ایک قوم پر کہ کاٹے جاتے تھے ہونٹ انکے ساتھ مقراضوں آگ کے پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ
ہیں واعظ قوم تیری سے کہ جو کہتے ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنے لوگوں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور آپ
نہیں کرتے اور برائی انکے نکرنے میں ہے اور کہنے میں برائی نہیں اگرچہ آپ نکریں چنانچہ اسلئے امر بالمعروف میں فعل شرط نہیں ہے اور اگر کریں تو بہتر ہے ولیکن
امر بالمعروف بغیر فعل کے تاثیر نہیں رکھتا ش ع **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم صرف الکلام
لیسبی به قلوب الرجال او الناس لم یقبل الله منه یوم القیمة صرفا ولا عدلا رواه ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے پھیرنا کلام کا یعنے طرح طرح بیان کرنا کلام کا تا فائل ہو وین لاوے بسبب اسکے دل مردون کے یا فرمایا لوگون کے نہین قبول
کریگا اللہ تعالے اُس سے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ
فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ اَوْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ
فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے یہ کہ انھون نے کہا ایکدن اُس حالت مین کہ کھڑا ہوا ایک شخص یعنے خطبہ پڑھنے کو یا وعظ کہنے
کو اور بہت بیان کیا یعنے واسطے اظہار فصاحت و بلاغت کے یہان تک کہ تنگ ہوئے لوگ پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر مین تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اسکے
سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا مین نے یا فرمایا حکم کیا گیا مین یہ کہ اختصار کرون مین تقریر مین پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف حدیث مین لفظ فقال عمرو مکرر ہے بسبب طول کلام کے اسلئے کہ واو قصدا لخ مقولہ ہے قال یوما کا اور قام رجل حال ہے پس چونکہ قول و مقولہ مین فرق پڑگیا بسبب
حال کے پھر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو **وعن** صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے صخر بن عبداللہ بن بریدہ سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عبداللہ سے اُنھون نے نقل کی صخر کے دادا سے یعنے بریدہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر ہے اور
تحقیق بعضا علم جہل ہے اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہے اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنے کہنے والے پر ملال ہے سننے والے پر اگر جاہل ہے تو بسبب اسکے کہ سمجھتا
نہین اور اگر عالم ہے تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہے یا گران ہے اُس پر کہ نہین چاہتا کہ سنے اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بعضا علم جہل ہے اسکے دو معنی ہین ایک تو
یہ کہ مراد یہ ہے کہ سیکھے ایسے علوم کہ احتیاج نہین ہے اُنکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند انکے کے اور چھوڑ دے اُن علوم کو کہ محتاج ہین لوگ اُنکے یعنے قرآن اور اور
علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرنے والے جہل اور علوم کے ہوتے ہین پاین اعتبار اُسکو جہل کہا دوسرے یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنے علم پر عمل نکرے یہ جاہل
اسلئے ہوا کہ جو کوئی علم رکھے اور عمل نکرے تو گویا جاہل ہے اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک عوے علم کا کرتا ہے اور اپنے گمان مین عالم ہے اور واقع مین جاہل ہے یہ علم اُسکا علم
نہین بلکہ جہل ہے اور حکم ساتھ پیش ح کے بمعنے حکمت کے ہے اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوْ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کے واسطے منبر مسجد مین کہ کھڑے ہوتے اُس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے حضرت کیطرف سے یا کہا کہ
مقابلہ کرتے حضرت کی طرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالے تائید کرتا ہے حسان کی ساتھ جبرئیل کے جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ وَكَانَ
حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی کہنے والا کہا جاتا تھا اُسکو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اُسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے آہستہ ہانک اونٹونکو اے انجشہ مت توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نے مراد رکھتے تھے یعنے آنحضرت ساتھ شیشون کے مراد ضعیف عورتونکو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتھ گانا اور آواز کے کذا فی الطرح اور یہ حدی کہ ایک قسم ہے گانے کی مباح ہے بالاتفاق کسیکو علماء مین سے خلاف نہین ہے اسمین اور
عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تھک جاتے ہین تو خوش آوازی کرتے ہین اور حدی کہتے ہین اُس سے اونٹ گرم و مست ہو جاتے ہین اور تیز چلنے لگتے ہین اور قواریر جمع
قارورہ کی ہے بمعنے شیشہ کے اور معنی اخیر جملہ کے دو ہین ایک تو یہ کہ بسبب ضعف و نرمی کے کہ عورتون کے بدن مین ہے تیز چلنا اونٹونکا اور جنبش ہو جینے

مشقت کی ہے اور دوسرے معنے یہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتوں کی ہے یعنے مبادا اُسکے گانے سے تغیر اُنکے باطن میں پیدا ہو اور خطرے بُرے آنے لگیں کہ گانا باعث تحریک طبیعت کو جنبش میں لاتا ہے اور وسوسے دلمیں ڈالتا ہے اسی سبب سے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنے گانا منتر زنا کا ہے اگرچہ یہ احتمال ازواج مطہرات میں ضعیف ہے لیکن وسوسے خاطر کے طبیعی ہیں اختیار میں نہیں راہ احتیاط کی چلنی اولیٰ ہے کذا قالوا اور حقیقت میں افعال و اقوال آنحضرت کے واسطے تعلیم و تلقین امت کے ہیں اور اکثر شارحین نے دوسرے معنوں کو ترجیح دی ہے اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہیں باعتبار الفاظ کے ۔ ش ح **وعن** عائشۃ قالت ذُکِرَ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدارقطنی وروی الشافعی عن عروۃ مرسلا ۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر یعنے پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہے یا بُرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شعر کلام ہے پس اچھا اُسکا اچھا ہے اور بُرا اُسکا بُرا ہے یعنے مدار مضمون پر ہے اگر اچھا مضمون ہے تو وہ شعر اچھا ہے اور اگر بُرا ہے تو بُرا ہے نقل کی یہ دارقطنی نے اور نقل کی شافعی نے عروہ سے مرسل ۔ **وعن** ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلئ جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلئ شعرا رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جس وقت چلتے تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عرج میں کہ نام ہے ایک بستی کا مکہ کی راہ میں ناگہاں روبرو آیا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانے دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے اُسکے لیے بھرنے سے ساتھ شعر کے نقل کی یہ مسلم نے ۔ **ف** چونکہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کہ شعر پڑھتا ہے وہ بیباک اور بے محابا چلا جاتا ہے اور التفات مسلمانوں کی طرف نہیں کرتا جاتا کہ نہایت شائق ہے شعر کا اور بھرے ہوئے ہیں شعر اُسکے باطن میں اور بیجا اور بے ادب ہے پس اُسکو شیطان کہا کہ دور ہے قرب و رحمت الٰہی سے اور مذمت کی شعر کی کہ ساتھ اُسکے مشغول رہتا تھا ۔ ش ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ راگ جماتا ہے نفاق کو دل میں جیسا کہ جماتا ہے پانی کھیتی کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنے راگ ہے سبب نفاق کا اور بیچ روایت دیلمی کی اس سے یہ الفاظ آئے ہیں کہ ان الغناء واللھو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر لینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب اور کہا نووی نے کتاب روضہ میں کہ گانا ساتھ بری آواز کے مکروہ ہے اور سننا بھی اُسکا مکروہ ہے اور اگر ہو سننا اُسکا اجنبی عورت سے تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتھ ساز شعار پینے والوں کا ہے مانند عود و طنبور اور باجوں کے حرام ہے ایسا گانا بھی اور سننا بھی ۔ ش ح ع **وعن** نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع مزمارا فوضع اصبعیہ فی اذنیہ وناء عن الطریق الی الجانب الآخر ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ھل تسمع شیئا قلت لا فرفع اصبعیہ من اذنیہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت یراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا رواہ احمد وابو داود ۔ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا میں ساتھ ابن عمر کے بیچ راہ کے پس سنی اُنہوں نے نے پس رکھیں دونوں اُنگلیاں اپنی کانوں میں اور دور ہوئے راہ سے دوسری طرف یعنے بقصد احتراز اور اجتناب سے پھر کہا واسطے میرے پیچھے اُسکے کہ دور ہوئے اے نافع کیا سنتا ہے تو کچھ یعنے اس آواز سے کہا میں نے نہیں پس اُٹھالیں اُنگلیاں اپنی دونوں کانوں اپنوں سے کہا ابن عمر نے تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سنی آواز نے کی پس کیا حضرت نے مانند اُس چیز کے کہ کیا میں نے کہا نافع نے اور تھا میں اُسوقت لڑکا چھوٹا نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** یعنے اس سبب سے مجھکو منع نکیا سننے اُسکے سے کہ میں چھوٹا تھا تکلیف شرعی مجھ پر نہ تھی تا کوئی نہ کہے کہ کراہیت تنزیہی تھی نہ تحریمی اور امتناع ابن عمر کا بسبب کمال تقوے اور ورع کے تھا ورنہ نافع کو بھی اُس سے منع کرتے اور کلام دربارۂ غنا کے طویل ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ محدثین کہتے ہیں کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح نہیں ہوئی اور مشائخ کہتے ہیں کہ جو کچھ کہ مقام نہی میں واقع ہوا ہے مراد یہ ہے کہ اُسکے ساتھ باجا ہو اور فقہا اس باب میں تشدید بلیغ رکھتے ہیں اور فتاوٰی قاضی خان میں لکھا ہے کہ سننا آواز لہو کا یعنے باجوں کا حرام اور گناہ ہے بموجب فرمانے آنحضرت کے استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر لو اگر سنے اچانک پس نہیں گناہ ہے

اور لذت اٹھانی [illegible] کفر [illegible]

اسیر اور واجب ہے اسپر پہلے بہت کوشش کرے اسمین کہ نہ سنے اسلئے کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ انگلیاں کانمین رکھ لین ح ع

باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم

یہ باب ہے بیچ بیان محافظت زبان کے یعنے اس کلام سے کہ نکلنا چاہئے خصوصاً غیبت اور برا کہنا اسکا کہ نہ چاہئے اسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ رواہ البخاری روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت اس چیز کی کہ درمیان دونوں کلون اسکے کے ہے یعنے زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور برے سے اور دانتوں کو کھانے اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اس چیز کی کہ درمیان دونوں پانوں اسکے کے ہے یعنے ستر کو محفوظ رکھے زنا سے ضامن ہوں مین واسطے اسکے بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی مین اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سے ہے جیسا کہ اپنے فضل سے ضامن رزق بندون کا ہوا ہے ویسے ہی وعدہ قوی جزاے اعمال کا بھی کیا ہے اور آنحضرت نائب اسکے ہیں ؛ ع ح

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لہا بالا یرفع اللہ بہا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی جہنم رواہ البخاری وفی روایۃ لہما یہوی بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کے کہ اسمین رضامندی حق کی ہے نہین جانتا اس بات کی شان بلند کرتا ہے اللہ بسبب اسکے بڑے درجے یعنے بندہ نہین جانتا ہے قدر اسکی اور گمان کرتا ہے اسکو سہل و کم اعتبار حال آنکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہے اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کے کہ اسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہے مضائقہ نہین جانتا اسکے کہنے مین اور سہل جانتا ہے اسکو گراتا ہے بسبب اسکے دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے یہ الفاظ آئے ہین کہ گرتا ہے بندہ بسبب اس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کے دور تر ہے اس مسافت سے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے **ف** یعنے زبان کو نگاہ رکھنا چاہئے اور اسکے فعل کو آسان نہ جاننا چاہئے ایک بات کہ بندہ کی زبان سے نکلتی ہے اگرچہ آدمی اسکو آسان اور سہل جانے اگر وہ بات حق ہے تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہے اور اگر بری ہے تو موجب گرنے کی درکات دوزخ مین ہوتی ہے ؛ ح

وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنا مسلمان کا فسق ہے اور مار ڈالنا اسکا کفر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شاید یہ تغلیظ اور تشدید ہے بیچ نہی کے مار ڈالنے مسلمان ناحق کے اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہے جیسے کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر رکھتی ہے یا مراد مار ڈالنا ہے بسبب اسلام کے کہ حلال و مباح جانے بسبب اسکے قتل اسکا اور یہ بے شک ہے کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اسکے کے اور حلال و مباح جاننے کے کفر ہے ؛ ح

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہے ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک ان دونوں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے کہنے والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہے اسلئے کہ اگر سچ کہا تو وہ شخص کافر ہے اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر ہوتا ہے اسلئے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث ان حدیثوں مین سے ہے کہ گنا ہے انکو بعضے علما نے مشکلات سے بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہے کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوے مسلمان بسبب گناہوں کے مانند قتل و زنا کے اور کہنے اسکے کے اپنے بھائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی طرح تاویل کی گئی ہے ایک تو یہ کہ محمول ہے اوپر حلال جاننے والے اسکے کے پس

پس اس صورت میں معنی بابہا کے یہ ہون گے کہ رجوع کرتا ہی طرف اسکے کفر اور دوسرے یہ ہیں کہ اسکے یہ ہیں کہ رجوع کرتی ہے اسپر معصیت تکفیر اسکی ہے اور تیسرے یہ
کہ یہ محمول ہی اوپر خوارج کے کہ کافر کہتے ہیں مومنین کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کے نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت
کے کافر نکیے جاوین گناہون میں کہ یہ بیچ غیر حق روافض وخوارج زمانے ہمارے کے ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتے ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بلکہ تمام
اہل سنت وجماعت سے پس وہ کافر ہین بلا نزاع اسی طرح **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ
رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کرے اسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہی کلمہ کفر و فسق کہنے والے پر اگر نہو یار اسکا
کہ جسکو وہ کلمہ کہا اس طرح کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے فاسق و کافر نہین یعنے اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ
کافر ہوا ہرج **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ذر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے دشمن خدا کے اور نہین ہی وہ شخص اس
طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اسپر یعنے آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس رضی اور ابی ہریرہ رضی سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص برا کہنے والے آپس مین گناہ اس چیز کا کہ کہین اوپر اسکے ہی کہ پہلے برا کہا یعنے دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اسکا گناہ بھی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور
دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اسکو برا کہنے پر جبتک کہ تجاوز نکرے مظلوم نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نے حد سے بایں نہج کہ زیادہ ہوا برا کہنا اسکا
برا کہنے پہل کرنیوالے کے سے اور ایذا اسکی سے ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالے
پر بلکہ ہوتا ہی دوسرے پر بھی گناہ بسبب تعدی کے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین جائز واسطے صدیق کے یہ کہ ہو بہت لعنت کرنے والا نقل کی یہ مسلم نے
ف صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی بمعنی کثیر الصدق کے اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیۂ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین
والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور ایسے مقام مین ہو گیا کہ بعد مقام نبوت کے ہی اور تمام انبیاء واسطے رحمت کے
اور نزدیک کرنے لوگون کے مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے ہی شان اسکی نہوا اور مقتضائے مقام صدیقیت کا نہین اور اسلیے خصلت
پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اسکا ہوا اور اپنی زبان کو ساتھ اسکے آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتھ اسکے
نکرین اور ساتھ لعنت کرنے بدون کے اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہین نزدیک خدا کے کیا حاجت کہ او کوئی اسکو لعنت کرے مگر جائز ہی اس کافر پر کہ خبر صادق مخبر دی ہو ساتھ
مرنے اسکے کے کفر پر اور جاننا چاہیئے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الٰہی سے اور ناامید مطلق کرنا ہی فضل نامتناہی اسکے سے یہ تو مخصوص کافرون
کے لیے ہی اور دوسرے دوری اور محرومی مقام قرب و رضائے حق سے کہ راجع اور عائد ساتھ ترک اولے اور راحوط کے ہی پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضے
اعمال و اوراد کے اور بعضے صحابہ وغیرہم سے بھی منقول و ماثور ہی سب اسی باب سے ہی نہ قسم اول سے اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائے کہ اکثر تھوڑی سی لعنت
نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن مالک نے کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ ذم نہین ہی اسکے لیے کہ صادر ہو لعنت اس سے ایکبار یا دو بار **وعن**
اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی درداء سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بہت لعنت کرنے والے نہونگے گواہی دینے والے اور نہ شفاعت کرنے والے

دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** گواہی دینے والے یعنے لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کے لوگ ہین اور امت محمدی گواہی دینگے کہ انکے رسولون نے ابلاغ احکام الہی کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ پس فرماتے ہین کہ لعنت کرنے والون کو کہ لعنت عادت اور خو انکی ہو درجہ شہادت یعنے گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب نہین ہو نیکا دن قیامت کے **ع** **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی یہ کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنے کے لوگون کو رحمت الہی سے نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کے اوپر حال انکے کے تو وہ کہنے والا انکا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے ناامید کیا اور یہ معنے اہلکہم کے ہین کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہے لوگونکو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنے کے معاصی ہین ڈالتا ہے اسلئے کہ سننے اس کلام کے سے شکستہ دل اور ناامید و بے شوق ہوتے ہین گنہگار کہ کرنا صفت قہر و جلال کے ہین انکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت و مغفرت الہی کے امیدوار کرنا خوب مفید ہے پس یہان اشارہ ہے اسپر کہ لوگون کو بشارت دینے اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہئے **ح** **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ یعنے منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنے ہر جماعت سے از راہ خوشامد کے ایسی باتین کرتا ہے کہ موافق مرضی انکی کے ہو رعایت حق کی نہین کرتا جیسے کہ حال منافقون کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنے ساتھ نجات پانے ہو دونکے چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین بجائے لفظ قتات کے لفظ نمام کا آیا ہے **ف** نمات اور نمام ایک ہے معنے مین کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہونچاوے اور بوجہ فساد کے **ع** **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے اوپر سچ بولنے کو اسلئے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کے یعنے خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے نیکی کرنے کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنے پہونچاتی ہے نیک کار کو طرف بہشت کے یعنے مراتب عالیہ اسکے کے اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئین جھوٹ بولنے سے اسلئے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہے بالخاصیہ طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہے طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے مین یہان تک کہ لکھا جاتا ہے نام اسکا نزدیک اللہ تعالی کے بڑا جھوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ الفاظ آئے ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہونچاتی ہے طرف بہشت کے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہونچاتا ہے طرف آگ کے **ف** لکھا جاتا ہے الخ یعنے حکم کیا جاتا ہے اسپر ساتھ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہے اسکے لئے مقام صدیقیت کا

ثواب اُسکا یا لکھا جاتا ہی نام اُسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلیٰ کے یا لوگ اپنی کتابون مین نام اُسکا صدیق لکھتے ہین اور مقصود
یہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہی خلق مین ساتھ اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہی لوگون کے دل مین اور جاری کیا جاتا ہی زبانون پر کہ یہ سچا ہی بر قیاس قول اللہ
تعالےٰ کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہی کہ یہ جھوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہی اُسکے لئے مذہب
جھوٹون کا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اُسسے بغض رکھتے ہین شرح **وعن** اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام کلثوم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جھوٹا
وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کے اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کے ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور پہونچاتا ہی اچھی باتین یعنے ایک
کیطرف سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہتا ہی الخ یعنے کلام کہ متضمن ہی خیر کو نہ شر کو مثلاً زید خصم مین بگاڑ ہی یہ آپس کی اصلاح کے لئے کہتا ہی ایک
کیطرف سے دوسرے کو کہ وہ تجھکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو اگرچہ اُسنے نکہا ہو **وعن** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو انکے منہ مین مٹی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو
تمہارے بطمع مال کے برابر ہی کہ تعریف نثر ہو یا نظم اُنکے منہ مین مٹی ڈالو یعنے محروم کرو کچھ ندو یا مراد یہ ہی کہ کچھ تھوڑا سا دے دو کہ مشابہ ہی ساتھ ڈالنے خاک کے قلت وحقارت
مین تاکہ سجونکرین تمہاری اور بعضے علمانے اُسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سے کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ ایسی خاک کی ہے اور بیانہ امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ
کی تعریف کرنیوالے کے منہ مین ڈالدی اور اسمین زجر ہی تعریف کرنے والے کو اسلئے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اُسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نے کہ مداحین وہ لوگ
ہین کہ عادت پکڑی ہی انھون نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اُسکے سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے
ہین نفع کے لیس تعریف کرے کسی کی اچھے فعل اور امر محمود پر تاکہ اُسکو رغبت ہو اور بھلائیون کے کرنے کی اور لوگون کو رغبت ہو اُسکے اقتدا کی لیس نہین ہی وہ مداح
یعنے مداح برا **وعن** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا
مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
ابی بکرہ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے مبالغہ کیا اُسکی تعریف مین پس فرمایا حضرتؐ نے وائے
تجھکو کاٹی تونے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنے والا ضرور لیس چاہیئے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنے مرد صالح مثلاً حال اُسکا اللہ تعالیٰ
جانتا ہی حقیقت حال اُسکی کو اور حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اُسکا ہی اُسکے کردار پر اگر گمان رکھتا ہی تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی یعنے جیسے کہ تعریف کی
اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کسی کو کہ وہ ایسا ہی یعنے احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہے
کہ بلا شبہہ ایسا ہی ہی تاحکم علم الٰہی پر نہو **ف** کاٹنا گردن کا بمعنے رنج اور ہلاک جسمانی کے ہی استعمال کیا اُسکو بیچ ہلاک روحانی کے کہ ممدوح کو اُس سے عجب و غرور پیدا
ہوتا ہی وہ ہلاک معنا مین ہی اور یہ دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کے بھی ہوتی ہی جیسکی تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اُسکے قصاص مین
اُسکو ہلاک کیا حاکم نے شرح **ف** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کرے اُسکی اُسکے منہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اُس سے اور دوسرے
یہ ہی کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اُسکو پہونچے لیس اس سے بھی نہی کی گئی اور تیسرے یہ ہی کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ احوال مین کہ نہ پروا ہو
اُسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اُسکی ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہی لیس اس تعریف کا مضائقہ نہین شرح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ

لی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ رواہ مسلم وفی روایۃ اذا قلت لاخیک ما فیہ فقد اغتبتہ واذا قلت ما لیس فیہ فقد بہتہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے غیبت کہا بعضے صحابہ نے کہ اللہ و رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز و صفت کے کہ ناخوش رکھے کہا بعضے صحابہ نے پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بھائی میرے کے یعنے اس شخص میں کہ اسکو برائی سے ذکر کیا میں نے وہ چیز کہ کہتا ہوں میں یعنے اگر وہ صفت بد اسمین ہے اور سچ میں نے کہا اور اسکو ناخوش لگا یہ بھی غیبت ہے فرمایا حضرت نے اگر ہے اس شخص میں وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اسکی اور اگر نہو اسمین وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان کیا تو نے اسپر یعنے غیبت یہی ہے کہ عیب کسی کا سچ کہے اور اگر سچ نہ کہے تو افترا و بہتان ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ الفاظ آئے ہیں جسوقت کہ کہے تو واسطے بھائی اپنے کے وہ چیز کہ اسمین ہے پس تحقیق غیبت کی تو نے اسکی اور جسوقت کہے تو وہ چیز کہ نہیں اسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نے اسپر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہے نہایت برا اور بہ نسبت اور گناہوں کے زیادہ پھیلا ہوا ہے لوگوں میں کہ بہت ہی کم ہیں ایسے لوگ کہ بچیں اس سے اور غیبت کہتے ہیں کسیکے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اسکو خواہ وہ عیب اسکے بدن میں ہو یا اسکی عقل میں یا اسکے دین میں یا اسکی دنیا میں یا اسکی خلق میں یا اسکے نفس میں یا اسکے مال میں یا اولاد میں یا ماں باپ میں یا بیوی میں یا اسکے خادم میں یا کپڑے میں یا رفتار و گفتار میں یا ہیئت میں یا نشست و برخاست میں یا اسکے حرکات و سکنات میں یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تندخوئی میں اور سخن گوئی اور خاموشی میں اور سوائے انکے میں جو کچھ کہ متعلق ہے ساتھ اسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ کے ہو یا کنایہ کے یا رمز کے یا اشارہ کے ساتھ آنکھ اور بھوؤں اور سر اور ہاتھ اور مانند انکے کے اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جس چیز سے سمجھا جاوے کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اسکے ہو پس وہ غیبت حرام ہے اور اگر اسکے منہ پر کہے اور ناخوش لگے اسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہ اور بھی گناہ ہے اور کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشوائے اس سے کہ جسکی غیبت کی ہے اگر خبر اس غیبت کی اسکو پہونچی ہے اور اگر نہیں پہونچی ہے یا وہ مرگیا یا مسافت دور ہے تو استغفار کافی ہے اور بخشوانے میں لازم نہیں ہے کہ تفصیل کے بطریق اجمال کے کافی ہے کہ کہے تیری غیبت کی ہے میں نے بخش وہو الصحیح اور بیچ استغفار کرنے کے اسکے لئے کہ جسکی غیبت کی ہے یہی کفارہ غیبت کا ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے نزع ح **ف۲** ذکر کرنا آدمی کی برائیوں کا بطریق اہتمام کے نہیں مضائقہ ہے اور مکروہ ہے اس صورت میں کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنے اور نقصان کا اور جیسے غیبت کی ایک شہر والوں کی یا بستی والوں کی تو نہیں ہوتی وہ غیبت یہاں تک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے لیکن ضرر پہونچاتا ہے لوگوں کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اسکا ساتھ اس چیز کے کہ اسمین ہے نہیں ہوتی غیبت اور اگر خبر پہونچاوے سلطان کو اسکی تاکہ وہ تنبیہ کرے اسکو پس نہیں گناہ ہے اسپر کذا فی فتاوے قاضی خان عالمگیریہ **وعن** عائشۃ ان رجلا استاذن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائذنوا لہ فبئس اخو العشیرۃ فلما جلس تطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجہہ وانبسط الیہ فلما انطلق الرجل قالت عائشۃ یا رسول اللہ قلت لہ کذا وکذا ثم تطلقت فی وجہہ وانبسطت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی عاہدتنی فحاشا ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ وفی روایۃ اتقاء فحشہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اسکو پس برا ہے اپنی قوم میں پس جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نے بیچ ملاقات اسکی کے اور تبسم کیا واسطے اسکے یا میٹھی باتیں کیں اس سے پس جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہؓ نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے اسکے حق میں ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے بیچ ملاقات اسکی کے اور میٹھی باتیں کیں اس سے پس فرمایا حضرت نے کب پایا تو نے مجھکو فحش بولنے والا تحقیق بدترین آدمیوں کا نزدیک اللہ کے مرتبے میں دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ چھوڑیں اسکو لوگ واسطے بچنے برائی سے اسکی کے اور ایک روایت میں واسطے بچنے فحش اسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ شخص عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب یا سنگدلان عرب کا اور بھی

قوم میں رئیس تھا اور تھا بد خلق اور آثار نقصان دین و ایمان کہ اس سے حضرتؐ کی حیات میں اور بعد وفات حضرتؐ کے ظہور میں آئے اور بعد رحلت آنحضرتؐ
کے مرتد ہو گیا تھا اور حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان مرا اور اسوقت میں کہ آنحضرتؐ کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام
کامل نہ تھا اور کلام مذکور آنحضرتؐ کا اسکے حق میں علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ خبر غیب ہے اور حقیقت حال اسکے سے دی خبر کو آثار بد کی بارتداد وغیرہ اس سے
ظہور میں آئے اور یہ مذمت اسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اسکے کی تھی تا لوگ اسکو پہچانیں اور فریب کھاویں اور فتنہ میں نہ پڑیں پس غیبت نہ تھی اور تو
کہا کہ حضرتؐ نے اس سے نرم کلام کیے واسطے تالیف قلب اسکے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مدارات اسکی کہ ڈر ہو اسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہے غیبت فاسق کی
اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہے واسطے اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونوں کے اور یہ مباح ہے اور بعض اوقات میں اچھی
ہوتی ہے اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہے واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہے لائق یاد رکھنے کے اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سے اور ان دونوں کے فرق سے جاہل ہیں
اور حضرتؐ نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہے حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نے مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کیوں برا کہا تب اسکو حاضر میں جیسے کہ برا
آپنے غائب میں اور واسطے بچنے فحش اسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہیں ایک تو یہ کہ میں نے کہ اسکے منہ پر فحش اور سخت کہا سبب اسکے کہ فحش گوئی میں اسکی عادت
ہو گئی ہے لوگ ساتھ ترک کرنے انکے کے کہیں بسبب فحش انکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے چھوڑ دیا میں نے اور اسکے منہ پر اسکو برا کہا اور برا شخص ہے
وہ کہ چھوڑ دیں اسکو لوگ بسبب پرہیز کرنے کے برائی اسکی سے ؏ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًى
اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا
وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عافیت میں ہے
یعنی نہیں ماخوذ ہوتی اور نہیں عذاب کیجاتی سخت مگر آشکارا کرنے والی برائی کے اور تحقیق بے پروائی سے ہے یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی مثلاً عمل بد پھر صبح کرے اس
حال میں کہ تحقیق چھپا رکھا تھا اسکو اللہ تعالی نے یعنی اسکے عمل کو لوگوں سے یا پردہ پوشی کی تھی اسکی کہ نہیں عذاب کیا اسکو رات میں یہاں تک کہ جیتا رہا دن تک پس کہے
شخص کسی سے اے فلانے کیا میں نے آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اسکی پروردگار اسکے نے اور صبح کرتے ہی کھولا پردہ اللہ کا اپنے
سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت شیخ نے معنی معافی کے یہ لکھے ہیں کہ سلامت رکھی جاتی ہے یعنی غیبت نہیں کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ
کرنے والے اور طیبی نے بھی یہی معنی لکھے ہیں اور ملا علی نے لکھا ہے کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہیں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئے اور شیخ مرحوم نے لکھا ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام ہے اسکی ہے کہ برا کام کرتا ہے پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہے اور آشکارا برائی کرتا ہے غیبت اسکی غیبت نہیں اور لکھا ہے علما نے
کہ جائز ہے غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کیطرف بلاوے اور وقت داد خواہی اور اظہار ظلم کے اور جائز ہے
غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی۔ **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ فِیْ بَابِ الضِّيَافَةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے من کان یومن باللہ باب الضیافہ میں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِیْ وَسَطِ
الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِیْ اَعْلَاهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِی الْمَصَابِيْحِ قَالَ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہے اسکے لیے محل بیچ کنارہ جنت کے اور
جو شخص کہ چھوڑ دے جھگڑا اس حالت میں کہ ہے حق بنایا جاتا ہے اسکے لیے مکان بیچ میں بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے مکان اسکے
بیچ جگہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی بیچ شرح السنہ کے اور بیچ مصابیح کے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف**

اور بیہودہ ناحق بقید اسلیئے لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضے مواضع مین جائز ہی جیسیکہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانے مین اور بچانے مال مسلمان
مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دعوی میان رکہتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجہی زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اُسکے تہا لیکن رفع
نزاع کی اُسنے اور راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غایت مروت دینی کے ہی کہ سکوت کرنے سے اُس مین کوئی خلل دین مین نپڑے امام شافعی رح سے
منقول ہی کہ فرمایا بحث ومناظرہ نہ کیا مین نے ہرگز مگر دوست رکہا مین نے کہ حق اوپر ہاتہ خصم میرے کے ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ مراد لینے جہگڑے
سے اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کے ساتھ ظاہر کرنے خلل کی اُسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مرا یہ کہ ترک کرے انکار و اعتراض کو
پس جو کلام کہ سُنے تو اگر حق ہو تصدیق کر اُسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتہ امور دین کے تو سکوت کر اُس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچہے اوصاف
و کمالات کو اور اکثر اطلاق اُسکا بیچ عرف بیان کے کشادہ پیشانی و حسن معاشرت پر آتا ہی فرع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَ
الْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو
بہشت مین یعنی اسباب جو داخل کرنے اُنکے کے بہشت مین ساتہ فائزین کے ہین اونمین سے کونسی چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا
جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ مین دو چیزین کاوا منہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ادنے تقوے کا یہ ہی کہ بچے شرک سے
اور اعلے اُسکا یہ ہی کہ بچے خطرہ ماسوای اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتہ خلق کے کہ ادنے اُسکا ترک کرنا ایذا اُنکے کا ہی اور اعلے اُسکا یہ ہی کہ احسان کرے اُسپر کہ جو بدی
پہنچاوے اُسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ خوش خلقی بہی داخل تقوے مین ہی پس ذکر اُسکا بعد ذکر تقوے کے تخصیص بعد تعمیم ہی مگر یہ کہ مراد تقوے سے
اعمال ظاہر رکہیں اور حسن خلق سے اخلاق باطنی اور طیبی نے کہا کہ تقوے اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتہ خالق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجا لاوے
تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتہ خلق کے اور منہ کہ زبان بہی داخل اُسمین ہی اور پڑنا بیچ کہانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور
لاطائل کا ساتہ زبان کے ہی اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اُسکے مخالفت خالق کرتا ہی اور مغلوب العقل ہو جاتا ہی وَعَنْ بِلَالِ بْنِ
الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ
يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ
رَوٰى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہی بلال بن حارث سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی
ایک بات بہلائی کی نہین جانتا قدر اُسکی ثابت کرتا ہی اللہ واسطے اُسکے بسبب اُسکے خوشنودی اپنی اُس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالے سے اور تحقیق آدمی
البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہین جانتا قدر اُسکی ثابت کرتا ہی اللہ بسبب اُسکے اُسپر خفگی اپنی اُس دن تلک کہ ملاقات کرے اُس سے نقل کی یہ
شرح السنہ مین اور روایت کی مالک و ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اُسکے ف ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنے دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی
ہو اللہ اُس سے اور برزخ مین بچاتا ہی عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہی قبر اُسکی اور کہا جاتا ہی کہ سو رہ مانند سونے عروس کے اور روز قیامت کے اُٹہیگا سعید اور اللہ تعالے
کے سایہ مین ہوگا پہر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جو خفگی ہوگی اُسکے حق مین عکس اسکے سمجہ لے پس معنی توقیت یعنی اُس دن تلک الخ کے
یہ نہین ہی کہ رضا اور غضب اُس دن تلک ہی بعد ازان منقطع ہونگے اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نے
کہ مراد بہلی بات سے کلمہ حق کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کے انتہی اور اسی قیاس ہی بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین مین اور بظاہر حدیث سے علم معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
کلمہ ہو فرع وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ

القوم ویل لہ ویل لہ رواہ احمد والترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واے ہی واسطے اُس شخص کے کہ بات کہے جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے ساتھ اُسکے قوم کو واے ہی واسطے اُسکے واے ہی واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد اور دارمی نے **ف** ویل کے معنے ہیں ہلاک عظیم یا نام ایک نالے گھری کا ہی جہنم میں اور مکرر فرمانا اُس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کے ہی وعید میں اور جھوٹ بولی اس قید سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یاروں کے مضایقہ نہیں اور چاہیے یوں کہ اُسکو بھی عادت و پیشہ اپنا نکرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسے کہ حدیث آئندہ میں فرمایا ہے

ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیقول الکلمۃ لا یقولہا الا لیضحک بہ الناس یہوی بہا ابعد مما بین السماء والارض وانہ لیزل عن لسانہ اشد مما یزل عن قدمہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہیں بولتا ہی اُسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اُسکے لوگوں کو گرتا ہی سبب اُس بولنے کے بیچ دوزخ میں گرنا کہ دور تر ہی مسافت مبدا اور منتہی اُسکے کی اُس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور تحقیق بندہ پھسلتا ہی سبب زبان کے اپنے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنے جھوٹ وغیرہ کہ اُسکی زبان سے صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اُسکو بہ نسبت ضرر کرنے اُسکی کے پانو سے منہ کی بل اسلیے کہ ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سے ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا رواہ احمد والترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنے کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت میں اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہی زبان کے سبب سے پہونچتی ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم پر ہی ایک تو ضرر محض ہی اور دوسرا نفع محض ہی اور تیسرا وہ کہ اُسمیں ضرر بھی ہی اور نفع بھی ہی اور چوتھا وہ کہ نہ اُسمیں ضرر ہی اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہی ضرور لازم ہی خاموشی اُس سے اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونوں رکھتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنے نفع کے سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اُسکے موجب ضائع کرنے وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہی اُسمیں بھی خطر و آفت ہی کہ کبھی اُسمیں آمیزش ریا کی و تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اُسکا بھی مشکل ہی پس خاموشی بہر حال بہتر ہی کہ زبان کی آفتیں ان گنت ہیں کیا خوب کہا ہی کسی نے اللسان جرمہ صغیر و جرمہ کبیر و کثیر ع **وعن** عقبۃ بن عامر قال لقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ما النجاۃ فقال املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات کی میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنے دنیا اور آخرت میں فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجھکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہوں پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** لفظ املک ساتھ زبر ہمزہ کے اور زیر لام کے ہی یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اُس چیز سے کہ نہیں اُسمیں خیر کہا ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنے اُسکے یہ ہیں کہ بند کر اپنی زبان کہ حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنے پر امور اپنے کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجھکو گھر تیرا یہ کہ رہے تو اُسمیں اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنے سے اُسمیں بلکہ غنیمت جان تو اُسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہی ہذا زمان السکوت و ملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ ظاہر میں وارد ہی گھر پر اور حقیقت میں مخاطب پر یعنی بیٹھ گھر میں مشغول ساتھ عبادت مولے کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہوں پر ع **وعن** ابی سعید رفعہ قال اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء کلہا تکفر اللسان فتقول اتق اللہ فینا فانما نحن بک فان استقمت استقمنا وان

[illegible]

اُغْرِجْنَا اَعْوَجْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ پونہچائی انہوں نے حدیث حضرت تک فرمایا آنحضرت نے جسوقت صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا پس تحقیق ساری اعضا عاجزی کرتے ہین واسطے زبان کے او کہتے ہین ڈر اللہ سے بیچ حق ہماری کے اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدھی رہیگی تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑہی ہوگی تو ٹیڑہے ہونگے ہم نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر کوئی کہے کہ اصل و مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسے کہ حدیث مین آیا ہی ان فی الجسد مضغۃ ان صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اسکا ہی پس حکم اسکا حکم دل کا ہی گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہی زبان اسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اسپر عمل کرتے ہین ع ح وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْھُمَا اور روایت ہی علی بن حسین سے یعنی حضرت امام زین العابدین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کی سی ہی چھوڑ دینا اسکا اس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اسکو نقل کی یہ مالک اور احمد نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین دونون سے یعنی ابو ہریرہ اور علی بن حسین سے ف یعنے علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اسکا ہی اس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اسکے نہ کیے او غرض ساتھ اسکے متعلق نہو اور شان اسکی ایسی نہو کہ اہتمام کرے اسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اسکے کے یعنے امر ضروری نہو امر لایعنی کہ کہتے ہین اسکے یہی معنے ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اسکی کے معاش مین اور سلامتی و نجات اسکی کے معاد مین متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر اسکے کی ہو اور مانند انکے وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوے انسے اور بہرہ مند و دولتمند ہو انسے اور نہ فضول قوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے اسلام اور ایمان اور احسان ہین جیسے کہ حدیث جبرئیل مین بیچ کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضامندی مولی کے ہین وہ تو لایعنے نہین اور سوائے انکے لایعنے ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنے کی ہون یا کہنے کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد لایعنی کی یہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال و مال مین اور مثال اسکی یہ ہی کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو ان سے احوال سفرون کا اور ان چیزون کا کہ سفرون مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون کے اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیرہ لکے پس یہ ایسے امور ہین کہ اگر سکوت کرتا تو انسے تو گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیون مین سے پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونے بہشت کے یعنے ببرکت صحبت آنحضرت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہی تو یہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت حال اسکی شاید کہ اسنے کلام کیا ہو بیچ اس چیز کے کہ ضرور نہو اسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرے اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے اسکے کے بہشت مین شاید کہ کلام لایعنے کہا ہو اسنے اور بخل کیا ہو اور اسکے سوال و حساب مین گرفتار ہو اور داخل ہونے بہشت کے سے منع کیا گیا ہو ح وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِہٖ قَالَ ھٰذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کون چیز بہت خوفناک ہی ان چیزون سے کہ ڈرتے ہو تم انسے مجھ پر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنے یہ اسکے شر سے بہت ڈرتا ہون تمہارے حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اسی سے سرزد ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم اذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتے ہین اُس سے فرشتے یعنے محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بوے بد اُس چیز کی سے کہ لایا بندہ اُسکو یعنے جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** سفيان بن اسيد الحضرمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كبرت خيانة ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت به كاذب رواه ابو داود اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہت بڑی بات ہی از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجھکو ساتھ اُس بات کے سچا جاننے والا ہی اور تو اُس بات مین جھوٹ بولنے والا ہی یعنے جھوٹ بولنا تو بہر حال گناہ ہی اور اِس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان ذا وجهين في الدنيا كان له يوم القيامة لسانان من نار رواه الدارمي اور روایت ہی عمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا مین ہون گی اُسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی نقل کی یہ دارمی نے **ف** دو رویہ اُسکو کہتے ہین کہ وہ کسی کے سامنے ہو تو ایسی باتین کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہی اور اُسکے پیچھے ایسی باتین کرے کہ باعث اُسکی ایذا کی ہون اور بعضون نے کہا کہ دو رویہ وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہ ہر ایک پاس جا کر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنے ہر ایک کے پاس جا کر دوسرے کو بُرا کہتا ہی اور اُسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی ع **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وفي اخرى له ولا الفاحش البذي وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا اور نہ لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کے اور نہین ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنے والا یعنے اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتھ بدی کے یعنے نہین ہی مومن فحش کہنے والا بمبالغہ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكون المؤمن لعانا وفي رواية لا ينبغي للمؤمن ان يكون لعانا رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنے والا اور عادت کرنے والا اُسکی اور نہ چاہیے اُسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہ الفاظ آئے ہین نہین لائق ہی مومن یعنے مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنے والا **وعن** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بجهنم وفي رواية ولا بالنار رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو آپس مین ساتھ لعنت خدا کے یعنے آپس مین ایک دوسرے کو یہ کہے کہ تجھ پر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس مین ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے دوزخ مین یعنے نہ کہو کہ غضب خدا کا تجھ پر اور دوزخ مین جاوے تو اور ایک روایت مین ہی اور نہ ساتھ آگ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **وعن** ابي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان العبد اذا لعن شيئا صعدت اللعنة الى السماء فتغلق ابواب السماء دونها ثم تهبط الى الارض فتغلق ابوابها دونها ثم تاخذ يمينا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الى الذي لعن فان كان لذلك اهلا والا رجعت الى قائلها رواه ابو داود اور روایت ہی ابی درداءؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز پر یعنے آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑھتی ہی لعنت طرف آسمان کے پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اُترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس بند کیے جاتے ہین دروازے اُسکے نزدیک صعود لعنت کے پھر مائل ہوتی ہی دائین اور بائین یعنے پس اودہر سے بھی روکی جاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پھرتی ہی طرف اُسکے کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اُسکے تو پہونچتی ہی اُسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اُسکے پھر آتی ہی لعنت طرف کہنے والے اپنے کے

نقل کی ابوداود نے **ف** یعنے جب لعنت کی جاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اُسپر نہین ہوتی بلکہ جاہتی ہی کہ باہر نکل جاوٗن جب جلد نکلنے کی نہیں پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اُسپر اور اگر وہ مستحق اُسکا نہین ہوتا تو پھر آتی ہی لعنت بھیجنے والے پر پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکرے اُسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متیقن نہین ہی **وعن** ابن عباس ان رجلا نازعتہ الریح رداءہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ایک شخص کی اُڑائی ہوائی چادر پس لعنت کی اُسنے ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کرو اُسکو اسلیئے کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق شان یہ ہی کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے **ف** حکم کی گئی ہی ساتھ چلنے کے واسطے بھیجا ہی اُسکو واسطے مکلفون کے تنگ آتا اُس سے اور مکروہ جاننا اُسکو منافی ادب عبودیت و استقامت کے ہی اور اسیطرح ہی ادب بیچ نزول حوادث زمانہ کے اور وارد ہونے احکام ادیکھا چاہیے کہ باطن اور ظاہر یہ ساتھ دل و زبان کے راضی و ساکت ہو اور اگر دلمین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پائے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے صحابیون میں سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنے جنس تقصیرات و افعال بد اور خصلتون سے کہ فلانی نے ایسا کیا اور فلانی نے یون کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنے گھر سے طرف تمہارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہون اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و با کینہ نہون نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی کو نہ چاہیے کہ نزدیک میرون اور بزرگون کے بلکہ نزدیک کسی کے کسی کی طرف سے بری کہے تا باعث عداوت و کینہ کے نہو یہ معنی اسکے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلین وے بیچ اس حال میں کہ دل آنحضرت کا راضی ہو اپنے صحابہ سے **وعن** عائشۃ قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت کلمۃ لو مزج بہا البحر لمزجتہ رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کافی ہی تجکو صفیہ سے یعنے انکے عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھین عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ کوتاہ قد تھین عائشہ نے چاہا کہ یہ عیب انکو حضرت کے سامنے ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنا عائشہ سے ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نے ایسا کلمہ کہ اگر ملا جاوے ساتھ اسکے دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کردے نقل کی یہ احمد اور ترمذی و ابوداود نے **ف** یعنے جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر کردے اور غالب آوے اسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اس قدر عیب کا لینا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ کذا وکذا کنایہ ہی ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہی طرف بالشت اپنے کے کہتا ہون ظاہر تکرار کذا سے تعدد لغت اُسکی کا ہی پس شاید کہ اونہون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا فحش یعنے سخت کلامی کسی چیز میں یعنے کسی مرد میں موجود سے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہی اُسکو اور نہین ہوتی حیا و نرمی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیتی ہی اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا طیبی نے اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اُسکو بھی عیبناک کردے یا زینت دیکے **وعن** خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل اور

روایت ہی خالد بن معدان سے کہ اُسنے نقل کی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جو شخص کہ عار دلاوے یعنے سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ صادر ہوا ہی اُس سے پہلے نہین مرتا وہ عار دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اُسکو مراد رکھتے تھے حضرت عار دلانا اُس گناہ سے کہ توبہ کرچکا ہی اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکے متصل اس لیئے کہ خالد نے نہین پایا معاذ بن جبل کو **ف** تو یہ کرچکا ہی اور اگر توبہ نہین کی ہی اور اُس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کرسکتے ہین اُسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اُس سے اور یہ تفسیر یعنے قول یعنے من ذنب الخ منقول ہی امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت مین اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو احمد و طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے **وَعَنْ** وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی واثلہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی کے یعنے اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلاے دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکھتا ہی اُس سے پس اگر خوش ہووے گا تو رحم کرے گا خدای تعالی اُسپر و مبتلا کرے گا تجکو ساتھ اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نہین دوست رکھتا یہ کہ نقل نکالون مین کسی کی حالانکہ ہو میرے لیئے ایسا اور ایسا یعنے اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا سے بسبب اس نقل نکالنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اُسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ مین **وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادٰى اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اُسنے اونٹ اپنے کو پھر باندھ دیا پانون اُسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد مین پس نماز پڑھی پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ سلام پھیرا اُس اعرابی نے آیا اپنے اونٹ کے پاس اور کھولا اُسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الہی رحم کر مجھ پر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اُسکا کیا نہین سنا تمنے اور کان نہین رکھا تمنے طرف اُس کلام کے کہ اُسنے کہا کہا صحابہ نے کہ ہان سنا ہمنے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے اُسنے جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوے پس ہمین تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہماری ہی لیے ہو اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اُسکا ہی کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کے فصل پہلی مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنے مثلا کہا اُسکو اے سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنے تعریف کرنیوالے پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اُسکی کے عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونے امر عظیم سے اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کے راضی ہونا ہی ساتھ اُسچیز کے کہ اُسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پہونچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماے بے عمل و شاعروں اور فاریوں کی داخل ہی اس مین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہی تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور اُسکا بچنا اس بلاے عظیم سے جب ہی ہی کہ پرہیز کرے اُنکی صحبت سے

ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ کُلِّہَا اِلَّا الْخِیَانَۃَ وَالْکِذْبَ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان
اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوائے خیانت اور جھوٹ کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے ف یعنے مومن کامل میں یہ خصلتیں نہیں ہوتیں
بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق وامانت پر کہ مقتضای تصدیق وایمان کے ہیں یا مراد مبالغہ ہی بیچ نفی ان دونوں صفتوں کے مومن سے جا بجا اثر امانت ایمان کا
ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتوں سے ہی یعنے نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہوں ساتھ ان صفتوں کے ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّہٗ
قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ
الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سے کہ کہا گیا واسطے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا ہوتا ہی مومن بزدل فرمایا ہاں پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کے کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہاں پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہی
مومن بہت جھوٹا فرمایا نہیں نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے ف یعنے مومن جھوٹا نہیں ہوتا اسلیے کہ صدق اور حقانیت
ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر میں باطل وناحق ہی اور یہ بھی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کے اور بیچ لانے کذاب کے کہ صیغہ مبالغہ کا ہی ایما ہی اسکیطرف کہ اگر
کبھی بحکم بشریت کے بیچ بعضے جگہ کے کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سے ہو جھوٹ واقع ہو جاوے تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر
ہی اہل مدینہ سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہیں رکھا اور وقت مرنے کے بیٹھے ہوئے جان دی اور انکی پیشانی میں کثرت سجود سے داغ
ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور مناقب انکے بہت سے ہیں ح وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ
لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُہُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْکِذْبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ
وَجْہَہٗ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُہٗ یُحَدِّثُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی بیچ صورت ایک شخص کے یعنے کبھی کبھی پس
آتا ہی ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی انکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص انمیں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اسکا یعنے
اگر دیکھوں تو پہچان لوں اور نہیں جانتا میں نام اسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی مسلم نے ف مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر
جھوٹی اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط وتحری کریں بیچ حدیث میں کہ معلوم کرے صحیح وغیر صحیح ہونا اسکا اور جو کچھ کہ سنی اور جس سے سنی نقل نکرے
بغیر دریافت صدق اسکے کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کے نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ یہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کے حضرت سے ممکن نہیں
حکم مرفوع میں ہی ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُّہٗ فِی الْمَسْجِدِ مُحْتَبِیًا بِکِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَہٗ
فَقُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا ہٰذِہِ الْوَحْدَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ
الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہی عمران بن حطان
سے کہا عمران نے کہ آیا میں ابوذر کے پاس پس پایا میں نے انکو مسجد میں گوٹ ماری ہوئے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے اے ابوذر
کیا ہی یہ تنہائی یعنے کیوں نہیں صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتی تنہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر بہتر ہی چپ رہنے سے
اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے برائی کے سے یعنے اور معین سکوت پر گوشہ نشینی وتنہائی ہی ف تنہا بیٹھنا الخ یعنے چونکہ اسوقت میں یاران خاص سے
کہ اعتماد اوپر نیکی اور صلاح اسکی کے ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور جو بیٹھتے ہیں تو بیٹھتا ہی ہوں ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے **ف** لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور ساتھ پیش میم کی بھی آیا ہی یعنے ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنے مداومت سکوت اسکی کی شر سے افضل ہی اُس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنے کہے ہین مرتبہ اُسکا نزدیک اللہ کے الخ اور زیادہ افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین سلامت رہتا ہی اُنسے بسبب چپ رہنے کے جیسے وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ رح نے یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کے بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ جو سکوت کہ اُسمین جولانی کرے فکر بیچ معاد اور حقائق الہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریاے ذکر خفی کے اور متنور ہو ساتھ نور ذات و صفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت و عبادت جوارح یعنے اعضا سے کہ بیچ تفرقہ اور بےحضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہ ہو اگرچہ سالہا ہو **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِہٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّہٗ ذِکْرٌ لَّکَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّکَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّہٗ مَطْرَدَۃٌ لِّلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَّکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ اِیَّاکَ وَکَثْرَۃَ الضِّحْکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْھَبُ بِنُوْرِ الْوَجْہِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِیَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِکَ** اور روایت ہی ابوذر سے کہ کہا ابوذر نے داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کی ابوذر نے یا راوی ابوذر نے حدیث دراز یعنے حدیث دراز ذکر کی کہ یہان مذکور نہین یہانتک کہ کہا ابوذر نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجھکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجھکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کے یعنے امور دینی اور دنیوی کے کہا مین نے زیادہ کرو مجھکو یعنے اور نصیحت فرمائیے فرمایا لازم ہی تجھکو تلاوت قران کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنے جو کچھ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قران ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہی تجھکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرین گے تجھکو ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیرے لئے زمین مین یعنے اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مین نے زیادہ کرو مجھکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجھکو چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون الٰہی کے اسواسطے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہی اور رجاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنے والی ہی تیرے لیے اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور انوار کی ہی بسبب فکر خفی کے کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجھکو فرمایا بچا رہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنے سبب ہوتا ہی دہونے ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھنے نور علم و معرفت کے کہ حیات دل اس مین ہی اور کہو دیتا ہی منہ کے نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونے علامت عبادت سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو منہ بے نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات حسی و معنوی کے ہی کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجھکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنے ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجھکو فرمایا نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے اور تائید و تقویت اُسکی کے ملامت ملامت کرنے والے کے سے کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجھکو فرمایا باز رکھے تجھکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے **ف** ذکر خدا کا تمام افعال خیر کو بہ نیت نصرت الی اللہ کے کرین داخل کر سکتے ہین اگر اس معنے پر حمل کرین

تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد التخصیص کے ہوگا اور حدیث میں آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہ امر لوکہیں گے تو قبیلہ ذکر جزو کے سے بعد کل کے بسبب زیادتی فضل و شرف کے اور نہ داسمیں قطع تعلق کا بی خلق سے بالکل و ثابت رہنا حق پر نغیر کرنے کے طرف مذہب لوگون کے اور تصوف انکی کے فرمایا اللہ تعالی نے وتبتل الیہ تبتیلا او نفس اپنے سے یعنے عیوب نفس اپنے سے یعنے امر بالمعروف و نہی منکر لیکن عیب جوئی اور غیبت انکی نکر اور اپنے تئین دلمین سب سے خوار و ناقص جان سے غافلند این خلق از خود بخبر لاجرم گوید عیب یکدگر یہ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا اور روایت ہی انس سے کہ اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ای ابو ذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنے پشت مکلف پر اور بدن اُسکے پر یا پشت زبان پر اور بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابو ذر نے کہا مین نے ہان فرمایئے فرمایا دراز چپ رہنے کی یعنے ساتھ تفکر اور خوش خلقی کے قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنے کوئی کام بہتر انہی کامون سے نہین ف سبکی و آسانی دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے مین محنت و مشقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانے اور بات کے ترتیب دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور سبکی خوش خلقی مین اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمین نہ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَھُوَ یَلْعَنُ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ فَقَالَ لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَاَعْتَقَ اَبُوْبَکْرٍ یَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ ثُمَّ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ پر اس حال مین کہ وہ لعنت کہتے تھے یعنے غلام اپنے کو بسبب التفات کی حضرت نے طرف اُنکے اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہی تو نے لعنت کرنے والون اور صدیقون کو یعنے اُنکو کہ جامع ان دونون صفتون کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتی جیسیکہ اوپر حدیث گذری لاینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابو بکرؓ نے اُسدن یعنے غلام اپنے کو یعنے کفارہ مین اس تقصیر کے پھر آئے ابو بکر یعنے عذر کرنے کے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نہ کرونگا مین ایسا کام یعنے کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ حدیث عمران بن حطان سے اس حدیث تک ہوئی ہین ؛ **وَعَنْ** اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ وَھُوَ یَجْبِذُ لِسَانَہٗ فَقَالَ عُمَرُ مَہْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ ھٰذَا اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی اسلم سے کہا تحقیق حضرت عمرؓ داخل ہوئے ایک دن ابو بکر صدیقؓ کے پاس اس حال مین کہ ابو بکرؓ کھینچتے تھے زبان اپنی یعنے گویا نکال ڈالنا اُسکا چاہتے تھے مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تھا اُسپر پس کہا حضرت عمرؓ نے نہ کرو بخشے اللہ تجکو پس کہا واسطے اُنکے ابو بکرؓ نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہ مالک نے **وَعَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متکفل و ضامن ہو واسطے میرے چھ چیزون کا واسطے منفعت نفسون اپنے کی ضامن ہون گا مین واسطے تمہارے بہشت کا یعنے داخل ہونے بہشت کا ساتھ اچھے لوگون کے سچ بولا کرو جس وقت کہ بات کہو

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنے کی یعنے حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنے دیکھنے اُس چیز کے سے کہ نہیں جائز ہی دیکھنا اُسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنے مارنے سے اور پکڑنے اُس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ ہی یا یہ معنے ہیں کہ باز رکھو اپنے نفسوں کو ظلم سے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہیں کہ جسوقت دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہیں کہ چلتے ہیں مجلسوں میں ساتھ چغلی کے یعنے بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اُسکو کہ جدائی ڈالتے ہیں درمیان دوستوں کے چاہتے ہیں پاک لوگوں سے مشقت اور ہلاکت و فساد اور گناہ اور زنا کو یعنے ایک جماعت کو کہ پاک و منزہ ہیں گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتے ہیں اُنکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت میں ڈالتے ہیں نقل کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف یاد کیا جاوے اللہ یعنے بسبب تعلق اور اختصاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ایسے مرتبہ کو پہنچے ہیں کہ آثار و انوار اُسکے اوپر احوال و اطوار اُنکے کے ایسے ہویدا ہیں کہ جب آنکھ اُنکے جمال پر پڑتی ہی تو خدائے تعالیٰ یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت عبادت کے اوپر منہ اُنکے کے اور بعضوں نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہیں کہ دیکھنا اُنکا مانند ذکر خدا کے ہی جیسے کہ کہا ہی علماء نے کہ نظر کرنی عالم کے منہ پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے منہ پر نور ایمان ایسا باطن میں آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث میں آیا ہی النظر الی وجہ علی عبادۃ اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنے اول کو بھی آیا ہی کہ حضرت علی رضہ گھر سے نکلتے تھے اور لوگوں کی نظر اُنکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا الٰہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الٰہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الٰہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الٰہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اُنکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمۂ توحید کا

ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصوں نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونوں روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھیر کر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنے افطار نکرو اور قضا کرو بدلے اُسکے ایکدن اور یعنے یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہی قضا اُسکی ولیکن باوجود اسکے بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اُسکے بدلے رکھو احتیاطاً اور کہا اُن دونوں نے کسواسطے یا رسول اللہ یعنے اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کریں فرمایا غیبت کی تمنے فلانی شخص کی ف یعنے اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ حدیث بر سبیل تغلیظ و زجر کے واقع ہوئی ہی والا حقیقت میں غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہیں لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کے غیبت مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہی احتیاط و تقوی اُسمیں ہی کہ بعد از وقوع غیبت کے تجدید وضو کی کرنی چاہیے بلکہ کہا ہی علماء نے کہ اگر ہنسے یا سخن لایعنی کہے اور بیت کہے تو وضو کرنا مستحب ہی واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہی اُس سے اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کرے

ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سے کہا

دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطے غیبت سخت تر ہی زنا سے فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اسکی اور ایک روایت میں ہی پس توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ واسطے اسکے یعنے اسلیے کہ حق اللہ کا ہی تو تحقیق غیبت والے کو نہین بخشش کیجاتی یہانتک کہ بخشے اسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنے اسلیے کہ یہ اسکا حق ہی اور بیچ روایت انس کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اسکے توبہ نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین ف نہین واسطے اسکے توبہ یعنے غالب اسلیئے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے گناہ کے چیز ہی اسلیے کہ بلا جب عام ہوتی ہی تو اسکی برائی دل سے نکل جاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور ورطہ کفر مین جا پڑے یا یہ معنے ہین کہ نہین اسکے لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہی معاف کرنے اسکی اوپر رضامندی اسکی کے جسکی غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت مین گذرا انوع ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ تقول اللہم اغفر لنا ولہ رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر وقال فی ہذا الاسناد ضعف اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو واسطے اس شخص کے کہ غیبت کی ہی تو نے اسکی کہے تو یا الہی بخش ہمکو اور اسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین کہ نام اسکی کتاب کا ہی اور کہا کہ اسکے اسناد مین ضعف ہی ف بخش ہمکو یعنے اگر ہون یہ جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنے سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہی ہی کہ بخشش چاہنا اس صورت مین ہی کہ نہ پہونچی ہو غیبت اسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جبکہ پہونچ جاوے اسکو تو ضرور ہی بخشوانا اس سے اسی طرح کہ خبر دے اسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتھ اس چیز کے کہ کہا ہی اسکو اور بخشوا دے اسکو اس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا کہ جب ہو سکے گا بخشواؤنگا اس سے پس جبکہ بخشوا دے گا اس سے ساقط ہو جاویگا اس سے جو کچھ کہ اسکا حق تھا اسپر اور اگر عاجز ہوا اس سب سے بسبب اسکے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غایب مثلا تو بخشش چاہیے اللہ تعالی سے اسکے فضل وکرم سے امیدوار رہے کہ راضی کر دے اسکے دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کے اس سے کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ جائز ہی اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت پہونچی ہو اسکو کہ جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اسکی یہ ہی کہ بخشوا دے اس سے اور اگر نہ پہونچے غیبت تو بخشش چاہے اللہ سے اور دل مین یہ رکھے کہ پھر ایسی حرکت نہین کرنے کا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہین اسلیے کہ فضائل اعمال مین کفایت کرتی ہی حدیث ضعیف بھی اور جامع صغیر مین ایک روایت انس سے مروی اسکی بھی آئی ہی کہ الفاظ اسکے یہ ہین کفارۃ من اغتبتہ ان تستغفر لہ ع

باب الوعد

باب ہی بیچ بیان وعدہ کے ف استعمال وعدہ کا خیر اور شر مین ہوتا ہی اگر مذکور ہون خیر اور شر کہا جاتا ہی وعدتہ خیرا و وعدتہ شرا اور اگر نہ مذکور ہون تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہی خیر مین اور وعید و ایعاد شر مین ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن جابر قال لما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء ابا بکر مال من قبل العلاء بن الحضرمی فقال ابو بکر من کان لہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین او کانت لہ قبلہ عدۃ فلیاتنا قال جابر فقلت وعدنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعطینی ہکذا وہکذا وہکذا فبسط یدیہ ثلث مرات قال جابر فحثا لی حثیۃ فعددتہا فاذا ہی خمسمائۃ وقال خذ مثلیہا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابو بکر صدیق کے پاس مال جانب علاء بن حضرمی کے سے کہ عامل تھے حضرت کے بحرین پر پس کہا ابو بکر نے جس کسی کا ہو حضرت پر دین یا ہو حضرت کی طرف وعدہ یعنے آنحضرت نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس کہا مین نے وعدہ کیا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنے تین بار دونون

ہاتھ بھر کر پس گھوے جابر نے دونوں ہاتھ پنے تین بار یعنے واسطے دکھانے صورت لپ کے کہ آنحضرت نے اس طرح وعدہ کیا تھا کہا جابر نے پس رکھ لیے
بھر کر مجھکو ابو بکر صدیق نے ایکبار پس گنا میں نے اُس چیز کو کہ تھی لپ میں پس تھی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دو مثل اسکے یعنے ہزار تا کہ زیادہ تو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اُسکے کا خلیفہ کے لیے اور یہ ایسا ہی ہمیں وارث ور اجنبی اور
اس میں اشارہ ہی اسپر بھی کہ وعدہ ملحق ہی ساتھ دین کے جیسے کہ آیا ہی آنحضرت سے العدة دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعود ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی جحیفة قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض قد
شاب وکان الحسن بن علی یشبہہ وامر لنا بثلثة عشر قلوصًا فذھبنا نقبضھا فاتانا موتہ فلم یعطونا شیئا
فلما قام ابو بکر قال من کانت لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدة فلیجئ فقمت الیہ فاخبرتہ فامر لنا بھا رواہ
الترمذی روایت ہی ابی جحیفہ سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنے مائل بسپیدی تحقیق بڑھاپا ظاہر ہوا تھا یا ابو جحیفہ
حسن بن علی مشابہ حضرت کے یعنے نصف اعلی میں یہ بات کہی واسطے اثبات صحبت اپنی کے حضرت سے اسلیے کہ بعضے کہتے ہیں سے صحابہ میں اُس وقت
کے صغیر تھے پس کہتے ہیں ابو جحیفہ کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو یا بن صفت اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کے ساتھ تیرا اُن تینوں جوان کے پس گئے ہم
تا قبض کریں وان تینوں کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچھ پس جب کھڑے ہوئے ابو بکر یعنے خطبہ کے لیے یا خلیفہ ہوئے کہا جو کوئی کہ ہو
اُسکے لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنے کچھ دینے کا پس چاہیے کہ آوے پس کھڑا ہوا میں اور گیا طرف ابو بکر کے پس خبر دی میں نے بھی سنگی کہ حضرت نے وعدہ
کیا تھا تیرا اُن اونٹنیوں کے دینے کا پس فرمایا ابو بکر نے واسطے ہمارے ساتھ دینے اونٹنیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن ابی الحمساء قال
بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یبعث وبقیت لہ بقیة فوعدتہ ان اتیہ بھا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد
ثلث فاذا ھو فی مکانہ فقال لقد شققت علی انا ھھنا منذ ثلث انتظرک رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحمسا سے کہ کہا خریدا
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبی ہونے سے اور باقی رہا واسطے حضرت کے بھی کچھ مول یعنی وعدہ کیا میں نے حضرت سے یہ کہ لاؤنگا میں اُنکے لیے بقیہ
مول کو بیچ جگہ اُنکی کے کہ جہاں آپ بیٹھے تھے یا بیچ جگہ بیع کے پس بھول گیا میں وہ وعدہ پس یاد کیا میں نے بعد تین دن کے یعنے دیکھا میں وہاں نزدیک
آنحضرت کے اُسی جگہ پس پایا گمان لکھا میں نے کہ آنحضرت وہیں بیٹھے ہیں پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تو نے مجھکو میں اسی جگہ ہوں منتظر تیرا تین دن سے نقل کی یہ ابی داؤد
نے **ف** لفظ حمساء مشکوۃ کے نسخوں میں ساتھ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کے سین پر واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کے نسخوں میں ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ
سہو وخطا ہی مصابیح والے سے اور اُسی کی تقلید مشکوۃ والے نے کی ورصواب ابی الحمساء ساتھ تقدیم میم کے سین پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں کہا ہی اور
انتظار کرنا حضرت کا واسطے پورا کرنے وعدے کے تھا نہ واسطے لینے مول مذکور کے اور اسمیں تعلیم ہی امت کو پورا کرنے وعدے کی اور وعدے کے پورا کرنیکا حکم
سب دینوں میں رہا ہی اور سب رسول محافظت اُسکی کرتے رہے ہیں چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کے فرمایا وابراھیم الذی وفی ع **وعن** زید بن ارقم
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل اخاہ ومن نیتہ ان یفی لہ فلم یف ولم یجئ للمیعاد فلا اثم علیہ
رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ نقل کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے
اور نیت میں ہو پورا کرنا اُس وعدہ کا اُسکے لیے اور نہ پورا کیا یعنے بسبب کسی عذر کے اور نہ آیا وقت وعدہ کے پس نہیں گناہ اُسپر نقل کی
یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہو اگرچہ وفا نکرے گنہگار نہیں ہوتا اور یہ بھی اس سے سمجھا
گیا کہ جب نے وعدہ کیا اور نیت میں یہ ہی کہ نہیں وفا کرینگا اُسکو تو گنہگار ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اُسکو یا نہ پورا کیا اس لیے کہ

یہ خلاف منافقین سے ہے اور بعضون نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کے حرام ہے اور مراد حدیث مین بھی یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق رکھتے ہین علماء اسپر کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کرے اسکو اور وفا سے وعدہ واجب ہی یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علماء اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہی اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز بھی انھین مین سے ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی آیا ہی کہ فرماتے تھے لفظ عسی **ع** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِيْهِ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عامر سے کہ کہا بلایا مجکو میری مان نے ایک دن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میرے گھر مین پس کہا میری مان نے آگاہ ہو اور ادہر آ مین تجکو دون پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تھا تو نے دینے کا اُسکو کہا ارادہ کیا تھا مین نے یہ کہ دون مین اسکو ایک کھجور پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اُسکو کچھ لکھا جاتا تجپر ایک جھوٹ نقل کی ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کیا ارادہ کیا تھا الخ آنحضرت سمجھے کہ کہنا اسکا لڑکے کو کلام مذکور واسطے پاس خاطر اسکی کے ہی جیسے بچون کے آگے وقت رونے کے مسخرے کرتے ہین اور جھوٹ بولتے ہین اور ڈراتے ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کے اس عورت سے پوچھا **ح** اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَاْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِیْ جَاءَ لِيُصَلِّیْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک اُن مین سے نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تھا تاکہ نماز پڑھے پس نہین گناہ اُسپر نقل کی یہ رزین نے

ف صورت اسکی یہ ہی کہ دو شخصون نے آپس مین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانے وقت ہم دونون آوینگے اور جمع ہونگے پھر ایک اُن دونون مین سے پہلے وہان گیا اور منتظر دوسرے کا بیٹھا رہا تا آنے وقت نماز کے اور وہ دوسرا اُس وقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اُسکا بیٹھا تھا بعد اسکے انتظار نکرے اور نماز کے لیئے وتھ کر چلا جاوے خلاف وعدہ اُسنے نکیا اور گنہگار نہین ہو نیکا اسلیے کہ جانا نماز کے لیے ضروریات دین سے ہی اور اگر پہلے آنے وقت نماز کے بلا ضرورت اُٹھکر چلا جاوے بُرا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کھانے اور پینے اور بول و براز اور مانند انکے کے پیش آجاوے اسکے لیے بھی جانا جائز ہی **ح** بَابُ الْمِزَاحِ باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کے **ف** لفظ مزاح ساتھ زیر میم کے مصدر ہی بمعنے خوش طبعی کرنے کے اور ساتھ پیش میم کے اسم ہی بمعنے مطائبہ یعنے خوش طبعی کے اور مزاح اُس خوش طبعی کو کہتے ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کے ہو اور اگر ساتھ ایذا کے ہو تو اُسکو سخریہ کہتے ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کرے اُسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسنے اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سے اور فکر سے مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اُسکے ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہے ان امور سے پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بھی کرتے تھے واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کے اور موانست کے اور یہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہے کہ یہ قول مخالف اس حدیث کے ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سے کہ کہا مارئیت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اُسکا یہ ہی کہ حضرت کے برابر اور کوئی اپنے نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہ مخصات حضرت کی سے ہو اور اور کو ترک کرنا اُسکا اولے ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتے ہین ہمسے فرمایا کہ مین نہین کہتا

مدینہ میں حاصل یہ کہ سوا آنحضرت کے اور لوگ داخل ہیں نہی میں مگر جسکو قدرت رکھتا ہو مستقیم رہنے کی اُسکے حد پر اور نہ منحرف ہونے کی راہ اُسکی سے ؛ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ وَكَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا اُسنے کہ تحقیق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط و خوش طبعی کرتے ہمسے یہانتک کہ فرماتے یعنے بطریق خوش طبعی کے واسطے بھائی چھوٹے میرے کے اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر تھا چھوٹے بھائی میرے کے لیئے نغیر کھیلتا تھا ساتھ اُسکے پس مرگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس کا یہ چھوٹا بھائی تھا اخیافی یعنے ماں شریک اُسکا باپ تھا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اُسکا نام تھا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہے مانند چڑیا کے سرخ چونچ کا اور بعضوں نے کہا کہ مثل چڑیا کے ہوتا ہے سرخ سر کا اور بعضوں نے کہا کہ اہل مدینہ اُسکو بلبل کہتے ہیں پس وہ جانور بعلاج کا یا مانند اُسکے اُسکو انکے بھائی لیکر حضرت کے پاس آیا کرتے تھے جیسے کہ چھوٹے آتے ہیں ناگہاں وہ جانور مرگیا پھر جو وہ حضرت کے پاس حاضر ہوتا تو فرماتے ازراہ خوشطبعی کے کہ اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اُسکی صغر کی واسطے موافقت سجع نغیر کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے لڑکوں کو کھیلنا جانور سے اگر عذاب نکریں اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کنیت کرنی چھوٹے کی اور داخل نہیں ہے جھوٹ میں بلکہ بطریق تفاؤل کے ہے ؛ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق تو خوش طبعی کرتے ہیں ہمسے فرمایا کہ تحقیق میں نہیں کہتا مگر حق نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے سچ اور نہیں ہر ایک تمہار افراد اس حصر پر واسطے نہ معصوم ہونے تمہارے کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ منشاء صحابہ کے سوال کا یہ تھا کہ آنحضرت نے منع کیا تھا انکو مزاح سے جیسے کہ اوپر گذرا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ مگر سچ یعنے میں مزاح کرنے میں ایسی بات نہیں کہتا کہ خلاف واقع کے ہو اگرچہ صورت میں خلاف واقع کے معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کے یہی ہے کہ اگر متضمن جھوٹ کو نہو جائز ہے لیکن باوجود اسکے مداومت اُسپر نکرنی چاہیے کہ ہیبت و وقار کو کھودیتی ہے اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سے تھا جیسے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا ؛ **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق میں سواری دونگا تجھکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا میں بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف وہ شخص سمجھا تھا کہ بچہ اونٹنی سے چھوٹا بچہ مراد ہے کہ قابل سواری کے نہیں ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تھی کہ جو اونٹ ہوتا ہے اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے پس حضرت نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کے فرمایا بعد ازاں متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمیں باوجود خوش طبعی کے اشارہ ہے اسپر کہ لائق کلام کے ہے سننے والے کو کہ تامل کرے اُسمیں اور نہ سبقت کرے اُسکے روبرو مگر بعد غور کرنے کے ؛ ع **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو اے دو کانوں والے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف اسمیں خوش طبعی بھی ہے اور تعریف بھی ہے انس کی ذکا اور فہم اور خوب سننے انکے کی ؛ ع **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ** اور روایت ہے انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے یعنے بطریق مزاح کے ایک عورت بڑھیا کو یعنے جب اُسنے التماس دعا کی آنحضرت سے ساتھ داخل

نہ جائے بہشت میں کوئی بڑھیا یعنی داخل ہوگی بہشت میں بڑھیا یعنی پس کہا بڑھیا نے ازراہ تحیر وحسرت کے کیا ہی واسطے انکے کہ نہ داخل ہون گے بہشت میں اور تھی وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطے اسکے کیا نہیں پڑھا تونے قرآن میں کہ تحقیق ہم پیدا کرین گے بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرین گے ہم انکو کنواریان یعنی بڑھیون کو بھی باکرہ اٹھاوین گے وہ بہشت میں لیجاوین گے پس درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیان بصفت بڑھاپے کے بہشت میں نہیں داخل ہون گی نقل کی یہ رزین نے یعنی بایں الفاظ مشکوۃ میں مذکور ہیں اور شرح السنہ میں کہ بغوی کی کتاب ہی ساتھ لفظ مصابیح کے ہی **ف** مصابیح میں یون ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نہیں داخل ہون گی بڑھیان پس منھ پھیرا اور گئی وہ عورت اسحال میں کہ روتی تھی پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو اسکو کہ نہیں داخل ہون گی بہشت میں اس حالیکہ بصفت بڑھاپے کے ہون گی اسلیئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابکارا الخ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ ابْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے یہ کہ ایک شخص باہر کا رہنے والا تھا نام اسکا زاہر بن حرام اور تھا وہ تحفہ لاتا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر سے یعنی ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ ترکاریون اور پھلون وغیرہ کے اور سامان سفر کا درست کر دیتے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنی مدینہ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسکے حق میں کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہمارے لیے باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین اسکے شہر کے دیتے ہین اسکو چیزین شہر کی اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے اسکو اور تھا زاہر بدشکل پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی بازار میں اور وہ بیچتا تھا اسباب اپنا پس گود لے بھرے آنحضرت آئے اسکے پیچھے سے اس حال میں کہ وہ نہیں دیکھتا تھا آنحضرت کو یعنی پیچھے سے جاکر دونون ہاتھ اسکے بغلون کے نیچے سے نکال کر اسکی آنکھون پر ہاتھ رکھدیئے تا نہ پہچانے پس کہا زاہر نے چھوڑ مجھکو کون ہی یہ پس کن انکھیون سے دیکھا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہیں قصور کرتا تھا اپنی پیٹھ کے لگانے مین ساتھ سینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطے حاصل کرنے برکت کے اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانے تئے کون شخص خریدے غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہی خدا کی پاؤگے مجھکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک خدا کے نہیں تو ناکارہ نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیئے کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ استفہام کی خریدنے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت میں کبھی اوپر مقابلہ شی کے اور کبھی اوپر استبدال کے یہ ہی کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کے اکرام کو یعنی اسیر اکرام کرے یا کون بدلے اسکو مجھسے کہ لاوے میرے پاس مثل اسکے اور ممکن ہی یہ کہ ہو قبیلہ تجرید سے پس معنے یہ ہون گے کہ کون شخص لے اس عبد کو الخ **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک مین اس حالمین کہ حضرت تھے بیچ خیمے چمڑے کے پس سلام علیک کی مین نے پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آؤ پس کہا مین نے بطریق مزاح کے آیا تمام بدن میرا آوے یا تمام بدن نہ کو داخل ہون یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آوے تمام بدن

تیرا یار اور اپنے تمام بدن کو بھی داخل ہوا میں اندر خیمہ کے کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا اسکے نہیں کہ کہا عوف نے درلاؤں تمام بدن اپنے کو واسطے چھوٹے ہونے قبہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتے تھے حضرت سے مقام بے تکلفی میں ۔ع

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ اَبُوْ بَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن آنے کا چاہا ابوبکر رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئے گھر میں ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ ماریں انکو اور کہا نہ دیکھوں میں تجکو یعنی بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیق کو یعنی مارنے حضرت عائشہ کے سے اور نکلے ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے ابوبکر کس طرح دیکھا تو نے مجکو اے عائشہ کہ چھڑایا میں نے تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سے کہا عائشہ رضہ نے پس درنگ کی حضرت ابوبکر نے یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرت میں کئی دن یعنی بسبب خفگی کے کہ عائشہ سے رکھتے تھے یا بسبب شرمندگی کے حضرت سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن آنے کا چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح میں پس کہا ابوبکر صدیق نے دونوں کو داخل کرو مجکو اپنی صلح میں جیسکہ داخل کیا تمنے مجکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہمنے تحقیق کیا ہمنے داخل کیا تمکو صلح میں مکرر تاکید کے لئے فرمایا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر مزاح اسمیں قول آنحضرت کا ہے کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکھا تو نے مجکو کہ چھڑایا تجکو اس شخص سے اور یہ نہ فرمایا کہ تیرے باپ سے گویا آنحضرت نے بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ رضہ سے بقصد مزاح کے ۔ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے انسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اس سے یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اسکو اور حضرت شیخ نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو اسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا سرے سے وعدہ کرے مت اور راہ وعدہ کرنے کی نہ کر یا خلاف وعدگی میں نہ پڑے تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ۔ع

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

باب ہے بیچ مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح میں ہے فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سے تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کے تفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر میں انتہا تفخر بڑھانا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطے حق کے ہو اور واسطے مصلحت دینی کے اور اظہار قوت کے اعدائے دین پر تو جائز ہے اور اصحاب سلف سے آیا ہے اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کے ہو تو مذموم ہے اور اکثر استعمال اسکا عرف میں بامعنے آتا ہے اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبی اسکو کہتے ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کرے اور انکے لیے غصہ کرے اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اسکے لیے کذا فی القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹے اور اقربا باپ کی جانب کے اور تعصب اصل میں بمعنے تشدید اور سخت کرنے کے آتا ہے چنانچہ اسلیے پٹھے کو عصب کہتے ہیں کہ سبب مضبوطی و سختی جوڑوں بدن کا ہے اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہے اپنی قوم سے اور متعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کے لیے اور وہ کہ مبدا تعصب کرے ایک مذہب میں واسطے اظہار قوت و شدت کے اور تعصب بھی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو ہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کے ہو مذموم ہے اور اکثر اطلاق اسکا ظلم و ناحق میں آتا ہے جیسے کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کئے جاوینگے ۔ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ فَقَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ

فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا آدمی بزرگ ہے فرمایا بزرگ تر انکا نزدیک خدا کے پرہیزگار انکا ہے یعنے اگر بزرگی ذاتی پوچھتے ہو کہ اسمین اعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل انکے کے اور خصائل نفس اپنے کے نہو وہ تقوی ہے کہا صحابہ نے نہین اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا آنحضرت نے یعنے اگر بزرگی حسب اور نسب کی پوچھتے ہو تو بزرگ لوگون کا اس راہ سے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پرپوتا دوست خدا کا یعنے طرح طرح کی بزرگیان جمع ہوئی ہین کہ خود بھی نبی ہین اور تین پشت بھی انکی نبی ہین اور پردادا کو انکے لقب خلیل اللہ کا ملا ہے کہ اللہ تعالی نے انکو دوست خالص بنایا گرا اور وہ متصف تھے ساتھ علم اور حیا اور عفو اور کرم اور اخلاص اور عدل اور ریاست کی دین اور دنیا مین پس اس اعتبار سے برگزیدہ تھے کہا صحابہ نے نہین اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس اصول اور حسب والون عرب سے سوال کرتے ہو جیسے کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنے کے اور باپون اپنے کے افتخار اور دعوے بزرگی کا کرتے ہین اور ایک دوسرے کو اپنے بیچ مین ساتھ ان صفات کے بزرگی کرتے ہین بلا اعتبار تقوے اور نسب کے کہا کہ ہان یہ پوچھتے ہین فرمایا بہترین تمہارے جاہلیت مین بہترین تمہارے ہین اسلام مین یعنے جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور رئیس تر اور پسندیدہ تر تھے وہی بزرگتر اور عزیز تر ہین اسلام مین جس وقت کہ فقیہ و دانا ہون ساتھ شرائع اور احکام دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جنکی جوہر ذات مین صفات حمیدہ کے ساتھ انکے ممتاز و متعین تھے جاہلیت مین ساتھ اون صفات کے اسلام مین بھی عزیز و مکرم ہونے غایت یہ کہ جاہلیت مین ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کے ملوث و مظلوم تھے اور ساتھ ہوائے شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کے مطہر و منور ہوئے اور تابعدار حق کے اور اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات و اشخاص لوگون کے ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ الخ کتاب العلم مین مذکور ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پرپوتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِیْ یَوْمِ حُنَیْنٍ کَانَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِہٖ یَعْنِیْ بَغْلَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِیَہُ الْمُشْرِکُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِیَ مِنَ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا براء نے کہ دن جنگ حنین کے تھا ابو سفیان بن حارث پکڑنے والا باگ خچر انکے کی یعنے خچر آنحضرت کی پس جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکون نے اوترے یعنے خچر پر سے پس شروع کیا کہ فرماتے تھے اس خبر کو مین ہون نبی نہین کچھ جھوٹ اسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نے پس نہین دیکھا گیا لوگون مین سے اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت خچر کو ہانکتے تھے با حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا انھون نے اوترے اسمین دلیل ہے اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کے کہ ایسے معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئے تھے اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھے اور حملہ کرتے تھے اور جب تھوڑا اونھون نے پیادہ ہوئے اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنے سے منع فرمایا ہے آنحضرت نے لیکن یہ فخر کرنا اسطرح کا نہین کہ جو ممنوع ہے کہ وہ وہ ہے کہ برسم جاہلیت کے بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کے ہو اور یہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کے تھا کہ وہ جائز ہے اور یہ بھی تھا کہ بعضے لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سے پہلے ظہور حضرت کے خبر دیتے تھے ساتھ ظاہر ہونے امر نبوت انکی کے

نشانوں نبوت کے کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب میں سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتے تھے کہ میں وہی پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہوں کہ نشان دیتے تھے تمام
لمہور میرے کے **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین
خلق کے ابراہیم تھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہیں
پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوسے جواب اسکا تین طرح پر دیا ہی علماء نے ایک تو یہ کہ آنحضرت نے یہ بطریق تواضع اور تنزل کے فرمایا بسبب رعایت حق خلت
او باپ ہونے کے جیسے کہ ایک شخص کا حق ہی ساتھ تعظیم و تقدیم کے وہ اوروں کو اپنے پر مقدم رکھے اور تعظیم کرے دوسرا یہ کہ یہ حضرت نے پہلے اسکے فرمایا کہ وحی
کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہ ہی کہ ابراہیم بہترین خلق کے اپنے وقت میں تھے ولیکن عبارت مطلق لائے واسطے مبالغہ کے
بیچ **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ**
فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میرے کے
جیسے کہ زیادتی کی نصاریٰ نے بیچ تعریف بیٹے مریم کے یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوائے اسکے نہیں کہ میں بندہ خدا کا
ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندگی مقام خاص الخاص مخصوصہ آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہیں اور
سب سے کامل تر اس صفت میں اور کمال بیچ اوس بیان علو مقام آنحضرت کا ہی اسناد اس صفت کے ہی **وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ**
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف میرے یہ کہ
تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں دلیل ہی اس پر کہ فخر بطریق تکبر
و ستم کے ہو حرام ہی بیچ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ**
اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ
بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ
وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز آویں قوم
فخر کرنے میں ساتھ باپوں اپنے کے کہ مر گئے سوائے اسکے نہیں کہ وہ کوئلے دوزخ کے ہیں یا البتہ ہوں گے ذلیل تر نزدیک خدا کے یعنے اگر باز نہ آویں گے
تو ہوں گے خدا کے نزدیک خوار تر کرم نجاست کی سے کہ دھکیلتا ہی نجاست کو ساتھ ناک اپنی کے تحقیق اللہ تعالیٰ نے دور کی تم سے نخوت جاہلیت کی اور
فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں کے نہیں آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بد کا یعنے پس فخر کرنا ساتھ باپوں کے اور تکبر کرنا اسکو لائق نہیں اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز
ہی ساتھ باپوں کے فخر کرنے کی کیا حاجت اور کیا لائق حال اسکے ہی اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کے اسکو تکبر کرنے کی کہاں جگہ تمام آدمی اولاد آدم ہیں اور آدم پیدا
ہوئے مٹی سے یعنے اور مٹی خوار و پست ہی تعزز اور ترفع اسکو سزاوار نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** مگر کوئلے دوزخ کے لیے کہ دوزخ کی آگ میں
سوختہ اور سیاہ ہوتے ہیں مانند کوئلوں کے ورود اسکا مشرکوں کے حق میں ہی کہ بالیقین دوزخ میں ہیں اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کریں
اسکو بھی محتمل ہی اسلیے کہ مرنا انکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا حکم فخر کرنے کی ہی اور لفظ جعل ساتھ پیش جیم اور زبر عین کے بھی اور ساتھ سکون
عین کے اور آخر میں لام ہو معنی پلیدی کے تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنے والوں کو ساتھ باپوں کے کہ ایام جاہلیت میں مر گئے ہیں ساتھ کرم نجاست کے

اور تشبیہ دی انکے باپوں کو کہ مرے ہیں ساتھ پلیدی کے اور تشبیہ دی انکے فخر کرنے کو ساتھ باپوں کے ساتھ دھکیلنے اور ہلانے کرم کے نجاست کو کیا خوب
ہے کسی نے سعدوشی ہیدم کہ ایسے بگفت ہند پدر تو زیرفان بودہ است با وجود یکہ نسبت معلوم پر خود مگر فتم کہ آنچنان بودہ است و ہیچکس بدو کہ گر خود دست پرکین
بعمدند یم آن بودہ است نیز وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ
وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا یعنے میرے باپ نے یعنے عبد اللہ نے کہ صحابی ہیں جیسے کہ ابوداود
میں ہے گیا میں بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گری کے بھیجا تھا بنی عامر نے انکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے یعنے بعد تحیہ
کے کہ آپ سردار ہیں ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہے پس کہا ہمنے آپ بہترین ہمارے ہیں از روے بہترائی کے اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش میں پس
فرمایا کہو یہ بات یا اس سے بھی کمتر یعنے مبالغہ نکرو میری تعریف میں ساتھ اُس چیز کے کہ لائق خالق تعالی کے ہو نہ مخلوق کے یعنے اسقدر کہہ سکتے ہو بلکہ
اس سے بھی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ میں نجاؤ بہتر ہے اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان نقل کی یہ ابوداود نے ف اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان یعنی
کہ جو چاہو بلاتامل بطریق وکالت کے اسکی طرف سے کہنے لگو اور لفظ جری ساتھ زیر جیم اور زیر را اور تشدید تی کے وکیل کو کہتے ہیں کہ جاری مجری موکل
اپنے کے ہے اور لا یستجرینکم ساتھ ہمزہ کے جگہ ی کے بھی پڑہا ہے جرات سے یعنے دلیر و بیباک نکردے شیطان تمکو کہو جو کچھ کہ چاہو اور سردار خدا ہے یعنے
وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اُسکے میں ہے وہ خدا ہی ہے اور کوئی کہا ہے علمانے کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت
اس سبب سے تھا کہ اونہوں نے خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتھ امرا اور روسا قوم وقبائل کے کرتے ہیں اور چاہیے یوں تھا کہ خطاب کرتے
ساتھ لفظ نبی کے اور رسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہے نہ انکار تھا بسبب ثابت کرنے اصل سیادت انکی کے اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم میں
بلاشبہ ہیں وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حسن سے اُسنے نقل کی یہ سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہے اور کرم تقوی ہے نقل کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے ف حسب کہتے ہیں فضیلتوں اور خصلتوں کو کہ آدمی شمار کرتا ہے اور گنتا ہے اپنی اور اپنے بزرگوں کی پس فرماتے ہیں کہ حسب و فضیلت
نزدیک لوگوں کے یہی مال ہے کہ مرد بغیر مال کے سب کے نزدیک بیقدر و خوار ہے اور کرم نام واسم صفات خیر کا ہے اور شامل ہے تمام فضیلتوں کو لیکن نزدیک
اللہ تعالی کے اصل اور عمدہ کرم کا تقوے ہے اور بغیر تقوے کے کوئی خصلت اعتبار نہیں رکھتی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم
نیز وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا
تَكْنُوْا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو کوئی نسبت
کرے ساتھ نسبت جاہلیت کے پس کٹواؤ اُسکو ہن باپ اُسکے کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ میں ف لفظ ہن ساتھ زبر ہا اور تخفیف
نون کے اور نہایہ میں ہے ساتھ تخفیف و تشدید کے ہر چیز قبیح کو کہتے ہیں کہ نام اُسکا نہ لے سکیں اور اُس پر ستر مرد اور عورت کے بھی اطلاق کرتے ہیں پس فرمایا
کہ جو کوئی فخر کرے ساتھ باپ دادوں اپنے کے کہ ایام جاہلیت میں گذرے ہیں پس کٹواؤ اور اُسکے منہ میں ڈالو یعنے کہو اُسکو کہ کاٹ اور منہ میں ڈال ستر آلہ
اپنے کا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے تاکہ مفاخرت نکریں ساتھ انکے اور بعضوں نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہیں
کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کے قبیلہ برابر کہنے اور لعنت کرنے اور عار دلانے اور گالی گلوج کرنے لوگوں کے سبب
ذکر کرو صراحۃ نکنایۃ واسطے اُسکے قبایح باپ اُسکے کی قسم پرستش بتوں سے اور زنا کرنے سے اور شراب پینے سے اور مانند انکے کے تاکہ وہ کسی کو نہ برا

کہ طور آدمیون کی کرے ؟ ج ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُقْبَۃَ عَنْ اَبِیْ عُقْبَۃَ وَکَانَ مَوْلًی مِنْ اَھْلِ فَارِسٍ قَالَ شَھِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقُلْتُ خُذْھَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ ھَلَّا قُلْتَ خُذْھَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی عقبہ سے کہ نقل کی ابی عقبہ سے اور تھا وہ مولے یعنے بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سے تھا کہا ابوعقبہ نے کہ حاضر ہوا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ اُحد مین پس مارا مین نے ایک شخص کو مشرکین مین سے یعنے تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا مین نے لے تو یہ ضربہ میری طرف سے اور مین ہون غلام فارس کا یعنے دلیر و کہنہ مارنے والا پس دیکھا آنحضرت نے طرف میرے اور فرمایا کیون نکہا تو نے کہ لے مجھسے اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے اگر اس مقام مین نسبت انصار کی طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کے ہین اور بحکم مولے القوم منہم کے تو انمین سے ہی تو یہ بہتر ہوتا نہ مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہین اور مولے بعض انصار کا عادت یون تھی کہ اہل عجم جو ایمان لاتے اور ہجرت کرتے تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کے مہاجرین اور انصار مین سے پناہ پکڑتے تھے اور راہ اختیار اپنے کی نیک و بد مین انکے ہاتھ مین دیتے اور اسکو موالات کہتے تھے اور ایک قسم مولے عتاقہ ہی یعنے غلام آزاد کردہ شدہ اور ابوعقبہ صحابی تھے نام اُنکا رشد تھا ساتھ پیش را و زیر شین کے اور عبدالرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ؟ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن مسعود سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ مدد کرے اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اُونٹ کے ہی کہ گر پڑا کنوین مین پس وہ کھینچا جاتا ہی ساتھ دُم اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جو کوئی بلند کرے نفس اپنے کو ساتھ مدد کرنے قوم اپنی کے باطل پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اُس اُونٹ کے ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنے یہ گناہ کے کنون مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اُسکے نکالنے کی نرہی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتھ اُونٹ ہلاک ہونے والے کے اسلیے کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونے والا ہی اور مشابہت دی اُنکے مددگار کو ساتھ دُم اُس اُونٹ کے جیسے کہ کھینچنا اُونٹ کا ساتھ دُم اُسکی کے نہین خلاص کرتا ہی اُسکو مہلک سے اسی طرح یہ مددگار نہین خلاص کرے گا اُنکو کنوین ہلاکت کے سے کہ پڑے ہین وہ اُسمین ؟ ح وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَصَبِیَّۃُ قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَکَ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہ کہا واثلہ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنے جاہلیت فرمایا یہ کہ مدد کرے تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچھا ہی جیسے کہ حدیث آئندہ مین فرمایا ؟ ح وَعَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِہٖ مَالَمْ یَاْثَمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ بہتر ین تمہارا وہ ہی کہ دفع کرے لوگون کے ظلم کو اپنی قوم سے جبتک کہ گنہگار نہو یعنے بسبب اس دفع کرنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اگر کہا جاوے کہ وہ دفع ظلم کرتا ہی دفع ظلم سے ظلم مین کیونکر پڑیگا جواب سکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سے ظلم کے دفع کرنے پر تو اُسکو ہاتھ سے مارنا روا نہین اور اگر مارنے سے حاصل ہو تو جان سے مارڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سے زیادتی کرے تو ظلم و تعدی ہی ؟ ح وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّۃً وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہم مین سے یعنے اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ بلاوے لوگون کو طرف عصبیت کے یعنے باعث ہو لوگون کو کہ حمایت کرین اُسکی باطل پر اور نہین ہم مین سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب

عصبیت سے اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ تقدیر عصبیت یعنے حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم
کے ہو مذموم و ممنوع ہے **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم رواہ ابوداؤد
اور روایت ہے ابی درداء سے اُسنے نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنے محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہے تو اچھی معلوم ہوتی ہے اور اگر اُس سے بد سنتا ہے تو اچھا جانتا ہے بسبب غلبۂ محبت کے محبوب چیز کے
عیب نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے یا یہ مراد ہے کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے محب کو غیر محبوب سے کہ سوائے جمال اُسکے کے نہ دیکھتا ہے اور نہ سوائے
کلام اُسکے کے سنتا ہے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ وارد ہوئی ہے بیچ حق اُس شخص کے کہ حمایت کرتا ہے کسی کی
باطل پر بسبب محبت اُسکی کے نہ حق دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے مارے محبت کے حمایتی بن رہا ہے بیچ **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عبادۃ بن کثیر الشامی من اہل فلسطین عن امرأۃ منہم یقال لہا فسیلۃ انہا قالت سمعت ابی یقول سألت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ من العصبیۃ ان یحب الرجل قومہ قال لا ولکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومہ علی الظلم رواہ احمد و
ابن ماجۃ اور روایت ہے عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تھی انمین سے کہا جاتا تھا اُسکو فسیلہ
اُس عورت نے کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے
ہے دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد و ابن ماجہ نے **وعن** عقبۃ
بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم ہذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع
لم تملؤہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیہقی فی
شعب الایمان اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمہارے نہیں ہیں جگہ برا کہنے اور سبب
عار کی اوپر کسی کے تم سب اولاد آدم کے ہو برابر ایک صاع کے دوسرے صاع کے نہیں بھرتے تم اُسکو نہیں واسطے کسی کے کسی پر بزرگی مگر ساتھ
دین و تقوے کے کفایت کرتا ہے شخص کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے و بیہقی نے شعب الایمان میں **ف**
برابر ایک صاع الخ یعنے تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے اُس چیز کے کہ پیمانہ میں ہے برابر ہونے
اُسکے کے ساتھ پیمانہ کے جسوقت کہ نہ بھرے پورا اور تقوے کے یعنے بچنے کے شرک خفی و جلی سے اور احتراز کی کبائر و صغائر سے حاصل یہ کہ سب
لوگ مرتبۂ نقصان و خسران میں ہیں مگر صاحب تقوی و کمال دیندار جیسیکہ اشارہ کیا طرف اُسکے سبحانہ تعالے نے والعصر ان الانسان
لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکر ملا علی و حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہ معنے نقل کیئے ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک
دوسرے کے نقصان میں مانند طف صاع کے کہ نہ بھرا ہو اور طف صاع نزدیک بھرنے کے پیمانہ یعنے نزدیک برابر ہو نقصان میں
اور نہ پہونچنے میں درجۂ کمال کو بسبب ہونے تمہارے کے اولاد آدم کہ پیدا کیئے گئے ہیں خاک سے **باب البر والصلۃ** باب ہے
بیچ بیان بر وصلہ کے **ف** بر ساتھ زیر ب کے بمعنے احسان و نیکی کے ہے اور مراد یہان نیکی کرنے ساتھ والدین کے اور ضد اُسکی عقوق
ہے اور صلہ لغت میں بمعنے ملانے اور پیوند کرنے کے ہے اور مراد یہان انعام و احسان ہے ساتھ اقارب کے بیچ **الفصل الاول** فصل پہلی
عن ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال
ابوک وفی روایۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک متفق علیہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ اچھی صحبت رکھنے میرے کے فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اُس شخص نے پھر کون
فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنے چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہے اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری
پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب اپنے سے یعنے بعد ماں باپ کے اور قرابتیوں میں ترتیب قرب کی معتبر ہے کہ جو بہت قریب ہے
مقدم تر اور مستحق تر ہے ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ ماں کے لیے تین حصہ احسان ہے
بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اُٹھاتی ہے بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہے خدمت میں
اور نیکی و احسان کرنا اُس پر واجب تر و موکد تر ہے اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونوں کے متعذر ہو یعنے رعایت کرنی دونوں کے حق کی مشکل ہے
جیسکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام میں حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت و انعام میں حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق میں سے
ہے کہ ایسی تواضع اور تملق کرے اور ادا سے خدمت کرے یہاں تک کہ راضی ہوں وہ اور مباح چیز میں اطاعت اُنکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہوں
وہ اور آواز اپنی اُنکی آواز سے بلند نکرے اور اُنکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام میں اُنسے پہل نکرے اور امر معروف و نہی منکر میں نرمی کرے اور ایک بار کہے اگر قبول نکریں
سلوک کرے اور دعا و استغفار میں مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم کے اپنے باپ کو بیچ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ کِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اُسکی خاک آلودہ ہو ناک اُسکی خاک آلودہ
ہو ناک اُسکی یعنے وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق میں آپ یہ بد دعا کرتے ہیں فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے
اُنکے کو اُنمیں سے یا دونوں کو پھر نہ داخل ہو بہشت میں یعنے خدمت اُنکی نہ کی اور اُنکو اپنے سے راضی نہ رکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ**
اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِکَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ
اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِیْهَا **مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہے اسما بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنے مکہ سے مدینہ میں اور وہ تھی مشرکہ
بیچ زمانہ صلح قریش کے یعنے آنا اُسکا اُسوقت میں تھا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اُنسے لڑنے کی نہیں اور یہ حدیبیہ میں تھی پس کہا میں نے
یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میرے پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا پس سلوک کروں میں اُس سے فرمایا کہ ہاں سلوک کر اُس سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہوں تو بھی اُنسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہے بیچ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَلٰکِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا **مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے حضرت کہ تحقیق آل ابی فلاں کے نہیں میرے دوست سوائے اسکے نہیں کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیک بخت مومنین لیکن واسطے اُنکے ناتا ہے یعنے جسسے تر کرتا ہوں میں
اُسکو ساتھ تری اُسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا لفظ
فلاں کر ذکر کیا ظاہر ہوتا ہے روایت نے ذکر کرنے نام سے صراحۃً خوف رکھتا ہو گا فتنہ کا اور بیچ نسخوں اصول کے بعد لفظ ابی کے سفیدی چھوڑی
ہے اور نام نہیں لکھا بسبب علت مذکورہ کے اور مراد ابی فلاں سے ابو لہب ہے اور بعضوں نے کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ علی العموم ہے یعنے مراد
ہیں طلیق الف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کے اور نہیں میرے دوست جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاؤہ الا المتقون اور مراد صالحین سے
صلحاء مومنین ایک خصوص ہے اور بعضوں نے کہا کہ ابو بکر رض مراد ہیں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت علی رض اور تر کرتا ہوں الخ یعنے کچھ دیتا ہوں اُنکو اُس سے ضرورت

لازم ہے سلوک و احسان
و خدمت گزاری

انکی منع ہو چونکہ تری ورنری باعث ملنے اشیاء کے ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل گو کہ بہ معنے تری کے ہی استعارہ کرتے ہین واسطے صلۂ رحم یعنے ناتے کے اور یبس کو کہ بمعنے خشکی کے ہی واسطے کاٹنے ناتے کے ۔

ع وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَکَرِهَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی تم پر ایذا دینی ماؤن کی اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت مین کرتے تھے بسبب ڈر فقر و عار کے اور حرام کے تم پر بخیلی اور گدائی کرنے اور مکروہ رکھے واسطے تمہارے قیل و قال اور بہتایت سوال کی اور ضایع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونے حقوق انکے کے جیسے کہ پہلے معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونے دلون انکے کے کہ ذرا سی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنے اولاد کے انکے حقوق مین اور لفظ منع ساتھ جزم اور زبر نون کے اور ساتھ زبر عین کے بنا بر اسکے کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اس سے بخل و امساک ہی اور لفظ ہات بمعنے آت کے کہ امر ہی ایتاء سے یعنے دے اور عبارت ہی طلب سوال سے اور لکھا ہی علماء نے کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کے مال مین سے اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سے اموال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سے اور تکلیف دینی انکو ساتھ بجالانے اس چیز کے کہ واجب نہین ان پر اور کرہ ساتھ زبر کے اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید راء اور زبر اسکی کے اور قیل و قال ساتھ زبر لام کے بطریق حکایت کے فعل ماضی مجہول و معلوم سے ہی اور مقصود نہی ہی اس چیز سے کہ لوگ باہم گرد بیٹھ کر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانے نے ایسا اور نہی قیل و قال سے اس صورت مین ہی کہ واسطے تحقیق کسی امر کے نہو والا واسطے تحقیق اس چیز کے کہ حقیقت اسکی معلوم ہو اگر اقوال لوگون کے نقل کرین حرام نہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قیل و قال سے بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوت قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضایع کرتا ہی اور بہتایت سوال کے کئی ہی معنے لکھے ہین علماء نے ایک تو یہ کہ بہت پوچھنا یا نجھی اور تجسس کرنا احوال لوگون کے سے اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین واسطے امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑنے کے اسمین اور تیسرے بہت پوچھنا آنحضرت سے کہ سبب انکا دینے اور باعث تنگی و تشدید کا ہی احکام مین جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا لاتسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضایع کرنے مال کے سے اسراف ہی اور خرچ کرنا اسکا غیر طاعت حق مین جیسے کہ کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دے ڈالے اور اہل حقوق اسکے محتاج ہون یا مال پانی مین ڈال دے یا آگ مین جلادے یا کسی فاسق کو دے کہ غیر مرضی حق مین صرف کرے اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اسمین ضایع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکھتا اور اگر حرام و مکروہ ہی تو بے شبہہ ضایع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اس جگہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کیجئے تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اس سے نکلتے ہون جیسے کہ صرف کرنا بیچ بنانے مکانون دور و دراز کے بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنے انکے کے وسعت و فسحت مین بھی کہ احتیاج اسکی نہین ہوتی اور اسراف خرچ کرنے مین اور توسع بیچ پہننے اچھے کپڑون کے اور کھانون لذیذ کے زیادہ حد اعتدال سے واسطے تری حظ نفس کے اور تفاخر کے بغیر رعایت جانب فقراء و محتاجون کے جیسے کہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کے حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی کا ہی اور ایسے ہی آراستہ کرنا باسنون اور ظروف اور ہتیارون کا ساتھ سونے اور جواہر کے اور مانند انکی کے اور بیباکی اور بیقیدی بیچ و شرا مین ساتھ اوٹھانے غبن فاحش اور مقرر کرنے مدتون دراز کے اور مانند انکے کے سب داخل بیچ ضایع کرنے اور اسراف کے ہین ۔

ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْهِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهٗ فَیَسُبُّ اُمَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ

کبائر سے ہی گالی دینی اپنے ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنے ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنے یہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اسکو نہیں جانتے ہو پھر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی کسی کی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینے ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر وجہ کہ ہو گناہ کبیرہ ہی اسلیے کہ داخل عقوق کی ہی سے گر با درخویش دوست داری ۃ دشنام مدہ بمادر من ۃ اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق وفساد کا ہو وہ بھی فاسق ہی اور داخل ہی اسکے گناہ میں ن ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ الْاَبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نیکتر نیکیوں سے احسان کرنا آدمیوں کا ہی اپنے باپ کے دوستوں سے بعد از مرنے یا غائب ہونے باپ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے باپ مرگیا ہو یا سفر میں ہو اسکے پیچھے اسکے دوستوں سے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہی اور چونکہ غایبانہ رعایت اسکی کی نہایت نیکی کی **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ کشادگی کی جاوے اسکی روزی میں اور تاخیر کیجاوے اسکی اجل میں یعنے عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے داروں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اثر اصل میں بمعنے نشان پاؤں کے ہی چلنے میں زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہی کیونکہ جو کوئی مرا اسکا نشان قدم زمین پر نہ رہا پس اثر سے مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہی کہ اجل اور رزق مقدر ہیں نہ زیادہ ہوتے ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے اذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر ساتھ بقاے نام نیک کے ہی جہان میں یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اسکے دعا کریں اور نام نیک اسکا باقی رکھیں کہ بقاے اولاد پیدائش ثانی ہی مرد کے لیے اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالی نے سلوک کرنے کو ناتے داروں سے فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے سبب پیدا کیا ہی جسکے لیے چاہتا ہی کہ رزق اسکا فراخ اور عمر اسکی دراز کرے توفیق دے حقوق کے بخشتا ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ محو اثبات بہ نسبت خلق کے ہی جیسے کہ لوح محفوظ میں لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہی اور اگر صلۂ رحم کرے چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوینگے اور بہ نسبت علم حق تعالی کے تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہ ہی کہ جب شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا شان سعادت یہ ہی کہ بمجرد سننے ان خبروں کے مانند عمل اسپر کریں اور حقیقت حال اسکی سپرد اللہ تعالی کے کریں نہ یہ کہ بحث کریں اور چون و چرا میں پڑیں ن ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنے تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں اس طرح پر کہ وقت پیدائش کے ہوں گے پس جب فارغ ہوا پیدا کرنے سے کھڑا ہوا رحم یعنے ناتا اور پکڑے کمر رحمن کے پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتے نے یہ ہی جگہ کھڑے ہونے پناہ پکڑنے والے کے ساتھ تیرے کاٹنے سے یعنے میں روبرو تیرے کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن عزت و عظمت تیرے میں مارا ہی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ کوئی قطع کرے مجکو اور صلہ اور پیوند میرے کے رعایت نکرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤں میں اسکو یعنے سلوک و احسان کروں اسپر کہ ملادے تجکو یعنے سلوک کرے تجھسے اور کاٹوں میں اس سے یعنے احسان و انعام نکروں اسپر کہ قطع کرے تجھسے کہا ناتے نے ہاں راضی ہوں میں ای پروردگار میرے فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیرے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فارغ ہو یعنے پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کے کسی کام میں ہی

اور اس سے خدای تعالی پاک ہی اسلیے کہ اُسکو ایک کام دوسرے کام سے مانع نہین ہوتا جیسیکہ دعاے ماثور مین آیا ہی سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتھ
زبر حاء مہملہ اور جزم قاف کے اصل مین ازار کے باندھنے کی جگہہ کو کہتے ہین اور چونکہ بیچ باندھنے ازار کے دونون طرفین اُسکی بہم باندھی جاتی ہین تثنیہ لائے کہ کہا حقوی
الرحمن یعنے دونون طرفین جگہہ بندھنے ازار کے اور ازار پر بھی اطلاق کرتے ہین اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہی وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہی کہ عادت
ہی لوگون کی کہ جب کوئی کسی سے پناہ چاہتا ہی تو اُسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبھی کہ کار سخت ہوتا ہی اضطرار ہوتا ہی کام مین اور مبالغہ اور تاکید منظور
ہوتی ہی تو ہاتھ دونون حقو ازار پر مارتا ہی تا وہ تنگ ہوکر پوچھے کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطے پناہ ڈھونڈنے رحم کے
ساتھ حضرت رحمن کے قطع کرنے رحم سے بعد ازان یہ عبارت مثل ہوئی اس معنے مین بغیر اسکے کہ معنے حقو کے اور پکڑنے اسکے کے منظور ہون جیسے کہ کہتے ہین یداہ
مبسوطتان یعنے دونون ہاتھ اُسکے فراخ ہین یعنے سخی و جواد ہی اگرچہ ول پیدائش سے ہاتھ نہ رکھتا ہو ہاتھ اُسکے لیے ہون یا بیچ وجود ہاتھ کا اُسکے لیے جیسیکہ پروردگار
تعالی اور یہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن اور حدیث اوپر طرز زبان عرب کے واقع ہوا ہی یہ اصل عظیم ہی واسطے تاویل متشابہات قرآن و احادیث کے
بلا تکلف اور رحم ایک معنے ہین معانی سے ذات نہین ہی کہ کھڑا ہووے اور پناہ پکڑے کھڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈھونڈنا اُسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہی گویا رحم ایک
شخص ہی کہ کھڑا ہوا اور دامن گیر ہوا اور عزت و عظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈھونڈے اور کہا نووی نے کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی وہ
معنے ہی معانی سے نہین آتا اُس سے قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اُسکے کی اور فضیلت صلہ رحم کرنے والے کی اور برائی گناہ قطع کرنے والے اُسکے کی
اور نہین خلاف ہی اس مین کہ صلہ رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اُسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کے درجے ہین کہ بعض اُنکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنے اُنکا
چھوڑنا مہاجرت یعنے ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتھ کلام کے ہوتا ہی اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتھ اختلاف قدرت اور حاجت
کے پس بعض اُس سے واجب ہی اور بعض مستحب ہی اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اُسکا نہین نام رکھا جاوے گا قاطع اور اگر قصور کیا اُس چیز سے
کہ قادر ہی اوپر اور لائق تھا اُسکو یہ کہ کرے اُسکو نہین نام رکھا جاویگا صلہ کرنیوالا انتہی ع **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم**
شجنۃ من الرحمن فقال اللہ تعالی من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ رواہ البخاری اور روایت ہی اُنہین ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنے رحم کو کہ جو شخص ملاوے تجکو یعنے رعایت تیرے
حق کی کرے ملاؤنگا مین اُسکو یعنے ساتھ رحمت کے اور جو شخص کاٹے تجکو کاٹونگا مین اُسکو یعنے اپنی رحمت سے محروم رکھونگا نقل کی یہ بخاری نے
ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مین نے رحم کو اور اشتقاق کیا مین نے اُسکے لیے نام اپنے نام سے کہ رحمن ہی اور
احتمال ہی کہ مراد دونون لفظون سے معنے ہون یعنے قرابت رحم کہ واجب ہی رعایت اُسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی ح
نے کہا کہ لفظ شجنۃ مثلثۃ الشین یعنے ساتھ زبر اور زیر اور پیش شین کی قاموس مین اور نہایہ مین ساتھ زیر اور پیش شین کے اور جزم جیم کی اصل مین رگین اور جڑین
درخت کے ملے ہوئی ہین اور یہان مراد اس سے یہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سے یعنے رحمت سے کہ مشتق ہی اُس سے رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنے
ملا ہوا ہی ساتھ رحمن کے مانند اشتباک رگون درخت کے اور بعضون نے کہا ہی وجہ شجنہ کے یہ کہ حروف رحم کے موجود ہین بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین بیچ
مانند داخل ہونے رگون درخت کے واسطے ہونے اُسکے کے اصل واحد سے اور معنے یہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت اُسکی سے اور متصل ہی ساتھ اُسکے پس قطع
کرنے والا اُسکا قطع کرنیوالا ہی رحمت خدا سے اور وصل کرنے والا اُسکا ملنے والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کے جیسیکہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ
ع **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم معلقۃ بالعرش تقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی**
قطعہ اللہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتھ عرش کے کہتا ہی یعنے بطریق خبر اور نہ

دعا کی جو شخص کہ ملاوے مجھکو ملا دیگا اُسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجھکو کاٹے گا اُسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لٹکایا گیا ہی یعنے پکڑے ہوئے ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اُس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم او قطع رحم سے از راہ تلذذ کے
ساتھ اُس خبر کے کہ سنا ہی اللہ تعالیٰ سے یا بطریق دعا کے ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے
رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال جانکر بغیر سبب و بغیر شبہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم
اُسکی کے وہ بہشت مین داخل نہین ہونے کا اور یا یہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پائی ہوون کے اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی صلہ رحم کرنے والا یعنے کامل مکافات کرنے والا یعنے ساتھ اوروں
کے کہ اگر وہ اسپر احسان کرتے ہین تو یہ بھی اُنپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنے والا کامل وہ ہی کہ جس وقت کاٹا جاوے رحم اُسکا یعنے رعایت نکیجاوے حق قرابت اُسکے
کی وصل کرے رحم کو یعنے رعایت اُسکے حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے ف لکھا ہی علماء نے کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے اور حق
اوروں کا ادا کرے ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ
إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ
عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین
اُن سے اور وہ نہین سلوک کرتے ہین مجھسے اور احسان کرتا ہون مین اُن سے اور وہ برائی کرتے ہین مجھسے اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون
اُنسے اور وہ جہل کرتے ہین مجھپر یعنے برا کہتے ہین اور غضب ہوتے ہین مجھپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پھنکاتا ہی تو اُنکو راکھ گرم اور
ہمیشہ ہی ساتھ تیرے اللہ کیطرف سے مددگار اور دفع کرنے والا شر و ایذا اُنکے کا اُنپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اس صفت پر نقل کی
یہ مسلم نے ف پھنکاتا ہی الخ یعنے چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتے ہین حرام ہی عطا تیری اُنپر اور حکم اگ کا رکھتی ہی اُنکے پیٹون مین تشبیہ دی ہی
گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اُنکو کھانے اُسکے سے ساتھ راکھ گرم کے اور بعضون نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنے کے اُنپر رسوا و حقیر کرتا ہی اُنکو آگے نفسون اُنکی
کے مانند اُس شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہی راکھ گرم کو اور رکھاتا ہی اُسکو اور بعضون نے کہا احسان تیرا اُنپر مانند راکھ گرم کے ہی کہ جلاتا ہی اور بیکلا
کرتا ہی اُنکو اور بعضون نے کہا کہ منہ اُنکا کالا کرتا ہی مانند راکھ گرم کے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر
مین مگر نیکی کرنی ماں باپ و اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہی اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے
ف مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالیٰ نے سبب گردانا ہی رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہی یعنے اللہ تعالیٰ نے تقدیر
کیا ہی کہ بندہ دعا کرے گا اور یہ بلا اُسکے دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کے یہی حکم رکھتے ہین جیسے کہ دوائین طبیہ شفا
کے لئے اور اعمال بندون کے واسطے داخل ہونے بہشت و دوزخ کے اور بعضون نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندے کا آسان کرتا ہی وارد ہونے قضا کو
اور خوش لگتا ہی اُسکو اُسکے دل مین یعنے جب دعا کی اور دیکھا کہ تقدیر نہین پھرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بتقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک معلوم ہوتا ہی بوجھ اُسکا اُسکے

دل بخلاف اسکے کہ یکایک آوے اور ناگہان نازل ہو دیکھو یا کہ رد کیا دعا نے اسکو کذا نقل الطیبی و راس مسکین کے دلمین یون آتا ہی کہ ہوسکتا ہو کہ مقصود
مبالغہ ہیچ تاثیر دعا کے او بیچ اسکی یعنی کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسا کہ مثل سکی ہیچ مقدمہ نظر کے
حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سے برکت ہونا ہی اسمین جیسے کہ مفصل اول مین
بیان مفصل ہوچکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق اسکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون
کے پس بعضے تاویل کرتے ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکھین یعنی مال
وحشمت و کامرانی ہی تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب و حضور وقت اور صفائی رزق سے کہ صاف ہو کدورت
ظلمت سے جیسے کہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالے فرماتا ہی من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق و فجور کے
کہ حاصل ہی انکے وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونے اسکے سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی
نے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہی تو فکر پا بجا ہی گناہ سے ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اسکی کے راہ پاتی ہی
اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی بعضے مومن گنہگارون کے لیے کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ انکو کدورت گناہ سے پاک کرکر بہشت مین داخل کرے پس
بعضون کے گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کرکر پاک صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتھ پہنچنے بلا کے متنبہ کرکر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ
مومن نے جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سے شامل حال اسکے ہی تو ساتھ فقر یا مرض کے اسکو گناہ سے پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اسکے
حال پر نہین ارزانی رکھتا تو اسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ** وعن عائشة قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنة فسمعت فیہا قراءة فقلت من ھذا قالوا حارثة بن النعمان کذلکم البر کذلکم البر وکان
ابر الناس بامہ رواہ فی شرح السنة والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایة قال نمت فرأیتنی فی الجنة بدل دخلت
الجنة اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین نے اسمین آواز پڑھنے قرآن کی
پس کہا مین نے کون ہی یہ کہ قرآن پڑھتا ہی کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلائے صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اسنے
کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اسکے کے اس فضیلت کو فرمایا
اسیطرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا مان باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا ساتھ مان اپنی کے نقل کی یہ بغوی
نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کے یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے سو گیا تھا مین پس دیکھا مین نے
اپنے تئین بہشت مین یہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجائے اسکے کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنہ مین مذکور ہی ** وعن عبد اللہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہی نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** اور ایسے ہی حکم مان کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ** وعن ابی الدرداء ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأة وان امی تأمرنی بطلاقہا
فقال لہ ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ علی الباب
او ضیعہ رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی ابی الدرداء سے کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہی ایک عورت
اور تحقیق مان میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اسکی کے پس کہا اسکو ابو درداء نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ بہترین

دروازون بہشت کا ہی یعنے سبب آنے بہشت کے محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہے کہ دروازے بہشت مین اس دروازے سے کہ بہترین دروازون کا ہی جانا چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس تجکو اختیار ہی اگر چاہے تو محافظت کر اُس دروازہ پر یا ضایع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف یعنے اگر طلاق دی تونے رضاے والدہ کی نگاہ رکھی تو نے وگرنہ ضایع کی تو نے اور اس حدیث ابو درداء نے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنے شخص جننے والا مراد رکھا یہ مناسب تر ہی کہ ماں و باپ دونون کو شامل ہی ج وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی بہز کے دادا سے نام اُسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر نیکی کر اُس سے کہ قریب تر ہی تجھسے یعنی بعد مان باپ کے جیسے کہ بھائی اور بہن پھر اُس سے کہ بعد اُسکے قریب ہی یعنے جیسے کہ چچا اور ماموں اور ساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَا اللّٰهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ برکت والے اور بلند قدر نے کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنے متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نے یعنے رحم ناتے کو اور نکالا مین نے یعنے نام رحم کا نام اپنے سے یعنے رحمن سے پس جو کوئی ملاوے رحم کو یعنے رعایت اُسکے حق کی کرے ملاؤنگا مین اسکو یعنے طرف رحمت اپنی کے اور جو کوئی کاٹے اُسکو یعنے رعایت اُسکے حق کی نکرے کاٹونگا مین اُسکو یعنے رحمت خاص اپنی سے نقل کی یہ ابو داود نے ف مین ہون اللہ یعنے واجب الوجود تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پھر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سے یعنے رحمن ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین اُترتی رحمت اُس قوم پر کہ اُسمین کاٹنے والا ہو ناتے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مراد قوم سے وہ لوگ ہین کہ مدد کرتے ہین کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے ناتے پر یا انکار نہین کرتے اُسپر احتمال یہ بھی ہی کہ مراد رحمت سے مینہ ہو یعنے روکا جاتا ہی اُنسے مینہ بسبب نحوست کاٹنے ناتے کے ع وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرٰى أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی گناہ لائق تر اسبات کے کہ جلدی کرے اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنے اُسکے کے بیچ آخرت کے نکل جانے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے ناتے کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف یعنے ان دو گناہو پر دنیا مین بھی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بھی عذاب ہوگا کہ اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بھی ہوتا ہی یعنے ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت لوگون مین عذاب انکا دنیا مین بھی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی یہ صفت رکھتے ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع ترین ہی ج وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکھنے والا عوض دینے کے اور نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا یعنے جو کہ

بغیر توبہ کے مرجاوے نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے ف منان منت سے ہے یعنی دے کر احسان جتاوے یہ برا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی اور بعضوں نے کہا کہ منان من سے ہے یعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ہے ایذا دینے والا باپ کا اور اقربا کا یعنی ترک
کرے یا عاق مخصوص ہے ساتھ ایذا دینے والدین کے یا ایک کا ان دونوں میں سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہے کہ ساتھ فائزین کے یعنی نجات پائے ہوؤں
کے بہشت میں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے بہشت میں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کر دیگا بموجب وعدے اپنے کے ویغفر ما دون
ذلک لمن یشاء کے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم
فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاھل مثراۃ فی المال منسأۃ فی الاثر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم اپنے نسبتوں میں سے اس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اسکے اپنے ناتے والوں سے اسواسطے کہ سلوک کرنا
ناتے داروں سے سبب ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہے کثرت و برکت کا مال میں اور سبب ہے تاخیر کا اجل میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب
ہے ف سیکھو تم الخ یعنی باپ دادا اور ماؤں دادیوں نانیوں اور اولاد انکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام انکے یاد رکھو تا ذوی الارحام یعنی اقرباء کو کہ
انسے سلوک کرنا چاہیے جانو تم کہ جاننا انکا ضروری ورنہ منع ہے وعن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
انی اصبت ذنبا عظیما فہل لی من توبۃ قال ہل لک من ام قال لا قال وہل لک من خالۃ قال نعم قال فبرہا رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہونچا ہوں ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہے واسطے میرے
توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہے رجوع کرنے اللہ تعالیٰ کا مجھ پر ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اس سے فرمایا کہ کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ نہیں فرمایا اور کیا ہے
واسطے تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی تا بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہوں کا
ہے اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اس شخص کے حق میں بوحی معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ انکے نزدیک بسبب شبہت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور
واقع میں وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکھتی ہے وعن ابی اسید الساعدی قال بینا نحن عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من بنی سلمۃ فقال یا رسول اللہ ہل بقی من بر ابوی شیء ابرہما بہ بعد موتہما قال نعم
الصلوۃ علیہما والاستغفار لہما وانفاذ عہدہما من بعدہما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بہما واکرام صدیقہما رواہ
ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی اسید ساعدی سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا انکے پاس ایک
شخص بنی سلمہ سے پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہے نیکی ماں باپ میرے کی سے کچھ یعنی ماں باپ سے انکی زندگی میں سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا انکے سلوک سے
کچھ کہ کروں میں اسکو بعد مرنے انکے کے یعنی بعد انکے مرنے کے بھی انکے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی صورت ہے فرمایا ہاں دعا کرنی انکے لیے کہ اسمیں داخل ہے نماز جنازہ
پڑھنی انپر اور استغفار کرنی انکے لیے اور پورا کرنا انکی وصیت کو بعد مرنے انکے کے اور سلوک کرنا انکے ناتے داروں سے کہ نہیں کیا جاتا مگر واسطے
ماں باپ کے یعنی محض انکی قرابت کے سبب سے اور واسطے طلب رضا انکی کے کہ رضائے حق متعلق ہے ساتھ اسکے نہ واسطے اور غرض کے اور تعظیم کرنی ماں
باپ کے دوستوں کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے وعن ابی الطفیل قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانۃ اذ اقبلت
امراۃ حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لہا رداءہ فجلست علیہ فقلت من ہی فقالوا ہی امہ التی ارضعتہ رواہ
ابو داود اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے جعرانہ میں کہ نام ایک موضع کا ہے ایک منزل مکہ سے کہ ناگہان
آئی ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہونچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بچھا دی آپ نے اسکے لیے چادر مبارک اپنی پس بیٹھ گئی وہ اسپر پس کہا میں نے یعنی بعضے لوگوں ۲

سے لگکون ہی یہ پس کہا اُنھوں نے کہ یہ ماں حضرت کی کہ جسنے دودھ پلایا تھا حضرت کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی دائی حلیمہ سعدیہ اور ثویبہ
لونڈی ابولہب کی نے بھی دودھ پلایا تھا ابتدا میں اور اختلاف ہے ان دونوں کے اسلام میں

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما ثلثة نفر یتماشون اخذهم المطر فمالوا الی غار فی الجبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت علیهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها لله صالحة فادعوا الله بها لعله یفرجها
روایت ہے ابن عمر سے اُنہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اس وقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا انکو بڑے مینہ نے پس جھکے وہ طرف ایک غار کے کہ پہاڑ میں تھا پس گرا غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ میں سے پس بند کردیا اُسنے دروازہ غار کا پس کہا انہوں نے آپس میں کہ دیکھو اپنے نیک اعمال کو کہ کیے ہیں تم نے خالص للہ ہی کے لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے ان عملوں کے امید ہے کہ کھول دے اللہ اس پتھر یا سختی کو فقال احدهم اللهم انه کان لی والدان شیخان کبیران ولی صبیة صغار کنت ارعی علیهم فاذا رحت علیهم فحلبت بدأت بوالدی اسقیهما قبل ولدی وانه قد نای بی الشجر فما اتیت حتی امسیت فوجدتهما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما واکره ان ابدأ بالصبیة قبلهما والصبیة یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دأبی ودأبهم حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا فرجة نری منها السماء ففرج الله لهم حتی یرون السماء پس کہا ایک نے اُن میں سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے واسطے میرے ماں باپ بوڑھے بڑے اور عیال انکے تھے میرے بچے چھوٹے اور تھا میں چراتا بکریاں کہ خرچ کروں میں دودھ انکا اُن پر پس جبکہ شام کو آتا میں اُن بچوں کے پاس اور دودھ دوہتا میں شروع کرتا میں ساتھ ماں باپ اپنے کے پلاتا میں اُنکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقاً ایک دن دور لے گئے مجکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریوں کی تھے دور پڑے پس دور چلا گیا میں چرانے کو پس نہ آیا میں گھر میں یہاں تک کہ شام ہو گئی پس پایا میں نے ماں باپ کو کہ سو رہے ہیں پس دودھ دوہا میں نے جیسا کہ عادت تھا پس لایا میں باسن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا میں ماں باپ کے سر کے پاس اس حال میں کہ مکروہ جانا میں نے جگانا انکا اور مکروہ جانا میں نے یہ کہ دوں میں بچوں کو پہلے اُن سے اور بچے روتے اور چلاتے تھے مارے بھوک کے پاس پاؤں میرے کے پس یہی رہا حال میرا اور حال انکا یعنی ماں باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور میں کھڑا تھا یہاں تک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کے پس کھول دے واسطے ہمارے اس پتھر میں سے کھولنا کہ دیکھیں ہم کشادگی سے آسمان کو پس کھول دیا اللہ تعالی نے واسطے انکے یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے آسمان ف گویا بیچ شریعت اُس قوم کے حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تھا حق اولاد پر یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا ماں باپ کو اور بعضوں نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کے بچوں کو دیا ہو اور بلبلانا اور فریاد انکی واسطے زیادہ کے ہو یعنی قال الثانی اللهم انه کانت لی بنت عم احبها کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت الیها نفسها فابت حتی آتیها بمائة دینار فسعیت حتی جمعت مائة دینار فلقیتها بها فلما قعدت بین رجلیها قالت یا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم فقمت عنها اللهم فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها ففرج لهم فرجة کہا دوسرے شخص نے یا الٰہی تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اُسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردوں کے عورتوں کو پس طلب کیا میں نے طرف اُسکے نفس اُسکے کو یعنی خواہش کی میں نے اُسکی صحبت کرنے کی اور بھیجا کسی کو اُسکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اُسنے یہاں تک کہ لاؤں میں اُسکے پاس سو دینار پس کسب کیا میں نے یہاں تک کہ جمع ہوئے میں نے سو دینار پس ملا میں اُس سے ساتھ اُن دیناروں کے پس جب بیٹھا میں درمیان دونوں پاؤں اُسکے کے یعنی جماع کے لیے کہا اُسنے اے بندہ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اُٹھ کھڑا رہا میں اُس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا میں نے اسکو

یا الٰہی اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھول واسطے انکے اللہ تعالیٰ نے کشادگی
وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مرد و مزدور کو فرق چانول کے پس جب کہ چکا وہ کام اپنا کہا دے مجھکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اسپر حق اسکا یعنی دینے لگا اسکو حق اسکا پس چھوڑ گیا اسکو اور اعراض کیا اس نے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا ان چانولون کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے انکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنے بعد مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجھپر اور دے مجھکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلون کے اور چرانے والون انکے کے کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھسے پس لے تو ان بیلون کو اور چرانے والے انکے کو پس لیا اسنے انکو اور لے گیا سبکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ نے ان سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر اور جزم رکے نام ہی ایک پیمانہ کا مدینے مین کہ اسمین سولہ رطل یعنے قریب آٹھ سیر کے غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانے والے اسکے یعنے غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانے والون کا کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اسی کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا مین نے تا آنکہ بہت ہوے اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسپند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی ہی کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے اسکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت سے اور مد نظر رکھنا انکی راحت آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سونے کو مکروہ ہی خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ راحت نیند کی لذیذتر اور خوشتر ہی بندہ پر ہی کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور ہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور شور اسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کے بغیر اذن اسکے کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کے اور بعد اجازت اسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک ادا اے امانت اور خوش معاملگی امر ہیں بہتر اور پہونچانے والے ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندہ کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب رفع بلا کے اور کشادگی کے تنگی محنت و ابتلائے سے اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء کے حق ہین جیسکہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مین نے یہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپ سے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ماں کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑ تو اسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤن اسکے کے ہی نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

ف یعنے ماں کے پاؤں کے پاس رہ اور خدمت اسکی کر کہ باعث دخول بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے انکے ساتھ اسکے والدکو
واخفض لهما جناح الذل من الرحمة ؎ وعن ابن عمر قال كانت تحتي امرأة أحبها وكان عمر يكرهها فقال لي طلقها فأبيت فأتى
عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم طلقها رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی
ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت یعنے نکاح میں تھی میرے کہ دوست رکھتا تھا میں اسکو اور تھے حضرت عمر ناخوش رکھتے اس عورت کو پس
کہا حضرت عمر نے مجھکو کہ طلاق دیدے اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس کہا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یہ امر بنا بر استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو اسجگہ کوئی باعث اور وجہ ؎ وعن ابی
امامة ان رجلا قال يا رسول الله ما حق الوالدين على ولدهما قال هما جنتك ونارك رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق
ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد انکی کے فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف
یعنے حق انکا رضا انکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت میں اور ترک کرنا فرمانبرداری کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ میں ؎ وعن انس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليموت والداه او احدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو لهما ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہیں ماں باپ اسکے یا ایک انمیں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ
اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے انکے اور استغفار کرتا ہی واسطے انکے یہاں تک کہ لکھتا ہی اسکو اللہ نیکوکار ف یعنے دعا و استغفار
فرزند کی والدین کے لیے بعد انکے مرنے کے وہ فائدہ رکھتا ہی کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالے انکو راضی کردیگا اس سے اور لکھیگا نام اسکا بیچ دیوان
نیکی کرنیوالوں کے ساتھ ماں باپ کے اور رضا جوئی انکے کے ؎ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح مطيعا
لله في والديه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان كان واحدا فواحدا ومن امسى عاصيا لله في والديه اصبح له بابان
مفتوحان من النار وان كان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه وان ظلماه
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ
اپنے کے یعنے حق انکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہیں اسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں یا باپ میں سے یعنے اطاعت کیا گیا
پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کھلے ہیں اسکے لیے دو دروازے
دوزخ سے اور اگر ہی ایک ماں باپ سے یعنے نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب
فرمودہ حق کے ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اسکے اسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اسپر اور اگرچہ ظلم کریں
اسپر اور اگرچہ ظلم کریں اسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی اگر خلاف
دین کے ہو تو روا نہیں ؎ وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ولد بار ينظر الى والديه نظر رحمة
الا كتب الله له بكل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر كل يوم مائة مرة قال نعم الله اكبر واطيب اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنے ایک بار ان دونوں
میں سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالے واسطے اسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنے ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے
ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنے اس چیز سے کہ تم نے گمان کیا ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ف

وعن ابی بکرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الذنوب یغفر اللہ تعالی منها ما شاء الا عقوق الوالدین فانه یعجل لصاحبه فی الحیاة قبل الممات ۔ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی شرک کے بخشتا ہے اللہ تعالی اُن میں سے جو چاہتا ہے مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے ف یعنے بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے یعنے مرنے سے پہلے اور ممکن ہے کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے انکے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا یہ احتمال ہے کہ ہون بیچ حکم انکے کے تمام حقوق بندون کے اسلیئے کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہے بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے اوپر نافرمانی ماں باپ کے ترجمہ وعن سعید بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق کبیر الاخوة علی صغیرهم کحق الوالد علی ولده روی البیهقی الاحادیث الخمسة فی شعب الایمان ۔ اور روایت ہے سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کے مانند حق باپ کے ہے اوپر بیٹے اپنے کے نقل کین بیہقی نے پانچون حدیثین شعب الایمان میں

باب الشفقة والرحمة علی الخلق باب ہے بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر الفصل الاول

فصل پہلی عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس متفق علیه روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رحمت کرتا یعنے رحمت خاص کاملہ اللہ اس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعن عائشة قالت جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتقبلون الصبیان فما نقبلهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمة متفق علیه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسے لیتے ہین لڑکون کے پس عرض کیا کیا بوسے لیتے ہو تم لڑکون کے پس نہین بوسہ لیتے ہیں ہم لڑکون کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہون مین واسطے تیرے یہ کہ دفع کرون اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیرے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنے اللہ تعالی نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہے مین اسکو دفع نہین کر سکتا اور یہ معنے اسکے ہین کہ لفظ ان کو ساتھ زبر ہمزہ کے پڑہین جیسیکہ اکثر روایات مین ہے اور ایک نسخہ مین ساتھ زیر ہمزہ کے ہے اسکے معنے یہ ہین کیا مالک ہون مین رکھنے رحمت کا تیرے دل مین اگر نکالے اللہ تعالی تیرے دل سے رحمت کو یعنے اللہ تعالی نے جو تیرے دل مین رحمت و شفقت نہ رکھی مین نہین رکھ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہے صلہ رحمی پر اور اشارت ہے اسپر کہ دلون مین رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہے اگر اسنے نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کر سکتا اور مآل دونون روایتون کا ایک ہی تفاوت توجیہ اعراب مین ہے فقط وعنها قالت جاءتنی امراة ومعها ابنتان لها تسألنی فلم تجد عندی غیر تمرة واحدة فاعطیتها ایاها فقسمتها بین ابنتیها ولم تاکل منها ثم قامت فخرجت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثته فقال من ابتلی من هذه البنات بشیء فاحسن الیهن کن له سترا من النار متفق علیه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت اور اسکے ساتھ دو بیٹیان تھین اُسکی مانگتی تھی وہ عورت کچھ مجھسے پس نہ پایا اسنے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے پس دی مین نے اُس عورت کو وہ کھجور پس بانٹ دی اُس عورت نے وہ کھجور درمیان دونون بیٹیون کے اور آپ نہ کھایا اسمین سے کچھ پھر اُٹھی وہ عورت اور باہر نکلی پھر داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مین نے آنحضرت سے یعنے یہ ماجرا اس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمائش کیا جاوے بسبب ان بیٹیون سے ساتھ کسی چیز کے یعنے ساتھ ایک کے یا دو کے یا زیادہ کے پس احسان کرے طرف انکے ہوینگی وہ بیٹیاں واحسان کرنا اسنے اسکے لیے پردہ آگ دوزخ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس لیئے کہ بیٹیون کی حق بیچ احسان کی زیادہ ہوتی ہے نسبت بیٹون کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسمین کہ مراد ابتلا اور امتحان ساتھ نزی ہونے بیٹیون کے ہے

یا ساتھ اُس چیز کے کہ صادر ہوا اُس سے قسم محبت اور ایذا اور صبر کرنے سے اُسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہ ہی کہ موافق شرع کے ہو اور ظاہر یہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہے یہانتک کہ حاصل ہوے پروائی اُنکو بسبب نکاح کے یا غیر اُسکے کے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پرورش کرے دو بیٹیوں کو یہانتک کہ پہنچیں وہ حد بلوغ کو یا پہنچیں اپنے خاوندوں کے پاس آویگا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ میں اور وہ باہم ہوں گے اس طرح اور ملائیں انگلیاں اپنی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے واسطے بیان معنے ملنے اُنکے اور کیفیت باہم ہونے کی اُنگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائیں یعنے جیسیکہ اِن دونوں انگلیوں کو ملا ہوا دیکھتے ہو اسیطرح میں اور وہ روز قیامت کے باہم ہوں گے یعنے میں اور وہ محشر میں ساتھ ہوں گے یا جنت میں ساتھ داخل ہونگے ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرنے والا عورت بے خاوندوالی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنے والے کی ہی راہ خدا میں یعنے جو کہ سلوک و خبرگیری کرے عورت بے خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہی اُسکو مانند ثواب سعی کرنے والے اور خرچ کرنے والے کے ہی راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہوں میں اُنکو کہ یہ بھی کہا کہ خبرگیری کرنے والا عورت بے خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنے والے کے ہی رات کو نماز کے لیے کہ سستی نہیں کرتا اور فتور واقع نہیں ہوتا اُسکی شب خیزی میں اور مانند روزہ دار کے ہی کہ نہیں افطار کرتا یعنے دن کو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقیر بھی بیچ حکم مسکین کے ہی بلکہ بالاولی ہی بعضوں کے نزدیک اور یہ بھی کہا کہنے والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی مالک سے جیسیکہ تصریح کی ساتھ اسکے بخاری نے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ گمان کرتا ہوں میں مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوۃ و مصابیح کا یہ ہی کہ کہنے والا اسکا ابوہریرہ ہی پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابوہریرہ کو شک بیچ اس قلیل اور ثانی کے چنانچہ موید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد و شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار ۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور پرورش کرنے والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اُسکا ہو یا اور کا جنت میں اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا ساتھ اُنگلی شہادت کے اور بیچ کی اُنگلی کے اور کشادگی کی درمیان اُنکے تھوڑی سی نقل کی یہ بخاری نے ف واسطے عدم تصور کثرت کے اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف عالی ہونے مرتبہ نبوت کے اور طرف نزدیکی ثبوت کے رتبہ نبوت و مروت کا ہی ۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیگا اور پاویگا تو اے مخاطب کامل مسلمانوں کو بیچ رحم کرنے بعض اُنکے کے بعض پر بسبب برادری ایمانی کے بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنے احوال کے بعلاقہ محبت کے کہ آپس میں رکھتے ہیں مانند ملاقات کرنے کے آپس میں اور تحفہ بھیجنے کے آپس میں اور بیچ مہربانی اور مدد کرنے کے آپس میں مانند حال بدن کے جس وقت دکھتا ہی ایک عضو تو بلاتے ہیں ایک دوسرے کو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کے اور موافقت کرتے ہیں اعضا آپس میں بیچ درد و مشقت کے ساتھ بیداری و تپ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جس وقت دکھ دے بعضے عضو کے تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہی ایسے ہی مومنوں کو یکتن ہونا چاہیے کہ جب ایک کو ان میں سے مصیبت پہونچے تو

لائق ہی یہ کہ سب اسکے رنج مین شریک ہوں اور قصد کرین اسکی مصیبت کے دفع کرنے کا اسی کا ترجمہ شیخ سعدی رح نے کیا ہی بنی آدم اعضاے یکدیگر اند
کہ در آفرینش ز یک گوہر اند چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار شعر **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین یعنے مانند اعضا ایک شخص کے ہین اسلیے کہ وہ ایک دین پر ہین اگر دکھتی ہی آنکھ اسکی دکھتا
ہی یعنے بیچین ہوتا ہی سارا بدن اسکا اور اگر دکھتا ہی سر اسکا دکھتا ہی سارا بدن اسکا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبک بین اصابعہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ مسلمان واسطے مسلمان کے مانند مکان کے ہی یعنے تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتے ہین اسباب مین کہ مضبوط کرتے ہین بعضے اجزا
مکان کے بعض کو یعنے اسیطرح مسلمانون کو چاہیے کہ آپس مین ایک دوسرے کی تقویت و تائید مین رہین پھر داخل کین آنحضرت نے انگلیان اپنی ایک ہاتھ کی بیچ انگلیون
ہاتھ دوسرے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے واسطے بیان تمثیل کے کہ مسلمان اسطرح آپس مین ملے ہوئے اور ایک دوسرے کا مددگار رہے لیکن مددگاری حق بات مین ہو
حرام و مکروہ اور موجب گناہ کی نہو **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اتاہ السائل او صاحب الحاجۃ قال اشفعوا
فلتؤجروا ویقضی اللہ علی لسان رسولہ ما شاء متفق علیہ اور روایت ہی اسی ابو موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ تحقیق تھے آنحضرت جب آتا انکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتے یعنے صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر
اپنے کے جو کچھ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے تم سفارش کرتے رہو تا ثواب اسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر
الہی و حکم اسکے ہی اور بلا لحاظ اسکے کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اسکو اور ثواب اسکا ہاتھ سے نہ دو اور جاننا چاہیے کہ سفارش حدود مین بعد پہونچنے
کے امام تک جائز نہین اور پہلے پہونچنے کے اس تک جائز ہی اور تعزیر مین جائز ہی سفارش مطلق اور یہ سب اس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی و شریر نہو
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما
فکیف انصرہ ظالما قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اسکی حال مین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اسکی معلوم ہی پس
کیونکر مدد کرون اسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نے منع کرے تو اور باز رکھے تو اسکو ظلم سے پس یہ باز رکھنا اسکو ظلم سے مدد کرنی تیری ہی اسکی یعنے شیطان اور
نفس پر کہ باعث ہین اسکے ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ
ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیمۃ
ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی
مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم ماں کا رکھتی ہی اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکرے مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالے اسکو مہلکہ میں اور نہ چھوڑے اسکو
دشمن کے ہاتھ مین بلکہ مدد کرے اسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بھائی مسلمان کے ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اسکی کے اور جو کوئی دور
کرے مسلمان سے کوئی غم یعنے خواہ تھوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اس سے ایک غم غمہاے دن قیامت کے سے کہ دم نہین مار سکے گا اسمین اور جو کوئی
ڈھانکے بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈھانکے گا اللہ تعالی عیب اسکے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** ساتھ ڈھانکنے کے اس موقت نے
ترک کرنے محاسبہ کے اور پوشیدہ کرنے ذکر اسکے کے اور لکھا ہی علما نے کہ پردہ پوشی مستحسن اور مستحب ہی اہل عزت و حیا کی یعنی کہ عیب انکا پوشیدہ ہی اور

اگر کوئی کام ناشایستہ کرتے ہین تو پردہ حیا مین اُسکو پوشیدہ رکھتے ہین اور جسنے کہ پردہ حیا کا اُٹھا دیا اور ساتھ ایذا اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اُسکا واجب ہی اور منع اور زجر اُس سے لازم اور اگر منع سے باز نرہے تو خبر حاکم کو کرنی چاہیے تا اُسکو ایذا لوگون کی سے اور فساد ڈالنے سے دین مین باز رکھے اور جرح راویون کا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطے نگہبانی دین کے اور حفاظت حقوق لوگون کے واجب و لازم ہی اور قبیلہ اظہار غیب ممنوع کی سے نہین وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ههنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اُسپر اور نہ ترک مدد کرے اُسکی اور حقیر جانے اُسکو پرہیزگاری اس جگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نے طرف سینہ مبارک اپنے کے تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سے حقیر کرنا بھائی مسلمان کو یعنے یہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پہ حرام ہین خون اُسکا اور مال اُسکا اور آبرو اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف حقیر جانے الخ یعنے ساتھ ذکر کرنے عیبون اُسکے کے اور بدزبانی اور ٹھٹھا کرنیکے اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہو کیا جانتا ہی کہ قدر اُسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اُسکا کیسا ہوگا اہل اللہ سب عزت والے ہین فللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون بہر وجہ عزت ایمانی اُنکی ہاتھ سے نہ دینی چاہیے خصوصاً جو کہ نور علم و عبادت سے روشن ہو رہے ہین رعایت تعظیم اُنکے کی بطریق اولی ملحوظ رکھے اکثر لوگ خصوصاً اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین بال فقرا و غربا مین گرفتار رہین کہ بیچارون کو حقیر جانتے ہین اعمال کار کہ باعث عزت و نجات کے دنیا و آخرت مین ہی محبت فقرا و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے واسطے حصول محبت مساکین کے اور حکم کئے گئے تھے ساتھ ہمنشینی فقرا کے جیسا کہ سورہ کہف مین مذکور ہی اور پرہیزگاری اس جگہہ ہی الخ یعنے نہین جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہون سے یا یہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سے تاکید و تقویت جملہ پہلے کی ہی یعنے جو کہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کرے حالانکہ حقیقت حال اُسکے کی معلوم نہین یا یہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دل مین ہی پس جسکے دل مین تقوی ہی مسلمان کی حقارت نکرے اسلیے کہ متقی حقارت کرنیوالا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنے اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین دم خون اسکا الخ یعنے ایسا کام نکرے اور کلام نکہے کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اسکا تلف ہو اور آبروریزی اُسکی ہو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہی کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تھی وعن عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط مصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال واہل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین ہم فیکم تبع لا یبغون اہلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وہو یخادعک عن اہلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش رواہ مسلم اور روایت ہی عیاض بن حمار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہین یعنے جو کہ لائق ہین ساتھ سابقین اور مقربین کے بہشت مین داخل ہین تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنے والا لوگون سے توفیق دیا گیا بھلائی کی اور دوسرا شخص مہربان یعنے چھوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنے مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنے والا یعنے اُس چیز سے کہ نہین حلال پرہیز کرنے والا یعنے سوال سے اور توکل کرنے والا اللہ پر عیالدار یعنے نہین باعث ہوتی اُسکو محبت عیال کی اور نہ خوف تنگی رزق کا اوپر ترک کرنے توکل کے ساتھ سوال کرنے کے خلق سے اور حاصل کرنے کے مال حرام کو اور ساتھ غافل ہونے کے علم و عمل سے بسبب عیال کے اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنے وہ مستحق عذاب کے ہین بسبب شومی ان افعال کے مقصود ہی برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظاً و تشدیداً اُن پر جیسے اوپر تعریف کے تحسین افعال مذکورہ کی اول سست عقل کہ نہین عقل اُسکو کہ باز رکھے کار ناشایستہ

... منافی نہین ... ۱۲

سے اور ثبات و استقامت نہو اُسکو وقت شہوت کے اور صبر نہ کر سکتا ہو گناہون اور بُری باتون سے وہ لوگ کہ تمھارے تابع اور خادم ہین یعنے اور پھرتے ہین
گرد امرا انھیں تمھارے گھر کے اور نہ غلام اور خیال نہیں ہی مگر جو بُنیت کا یونا کپڑے کا اگرچہ شبہ و حرام سے ہو نہیں ڈہونڈتے ہین اہل و مال کو یعنے نہ طالب ہین بیوی
اور حرام کے لیس اعراض کرتے ہین حلال سے اور مرتکب ہوتے ہین حرام کے اور نہ طالب اور راغب ہین مال حلال کے کہ بوسیلہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت
اُنکی کھانے اور پہننے پر اگرچہ حرام ہو یہ بھی سستی عقل سے ہی اور دوسرا شخص دوزخیون مین سے وہ بے دیانت ہی کہ نہیں پوشیدہ اُسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اُسمین اگرچہ
شی قلیل ہو مگر کہ ڈھونڈھتا ہی اور تفحص کرتا ہی اُسکو تا پاوے اور مطلع ہو اُسپر اور خیانت کرے اُسمین اور بعضون نے کہا کہ خفا بمعنے ظہور کے بھی آتا ہی یعنے خائن کہ
ظاہر نہیں ہوتی اُسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اُسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اُسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب
اہل تیرے کے یعنے ہر صبح و شام کار اُسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکھتا ہی اہل و مال تیرے مین اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی
اُسمین اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جھوٹے کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہ مسلم نے ف مراد رحیم سے صفت فعلیہ ہی کہ ظاہر ہو وجود اُسکا خارج
مین یعنے غیر مین اور رقیق سے مراد ہی صفت قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اُسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل و کذب مصدر ہین قائم مقام
فاعل کے یعنے ذکر کیا آنحضرت نے بیچ مقام تعداد اہل نار کے بخیل و کاذب کو یعنے فرمایا اور اور دوزخیون مین سے بخیل و کاذب ہی اور اسطرح جو عبارت
لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کے یاد نہیں رہے یعنے کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنے بخل و کذب کے اُس سے
سمجھے جاتے تھے خواہ یون فرمایا او البخیل والکاذب یا او لفظ فرمایا اور قول او الکذب اکثر روایتون مین بلفظ او شک راوی کے ہی یعنے چوتھے بخیل کو ذکر کیا
یا کاذب کو اور بعضی روایت مین والکذب واو سے آیا ہی اسی حدیث مین بھی واو بمعنی او کے ہی اور لفظ شنظیر بعضون نے کہا کہ منصوب ہی بنا بر معطوف ہونے کے کذب
اور صحیح یہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور بہر نوع چوتھا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر ہی ح، وعن انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس خدا کی کہ جان میری اُسکے دست قدرت مین ہی ایمان نہیں لایا یعنے کوئی بندہ یعنے کامل و تمام نہیں ہوتا ایمان
اُسکا یہانتک کہ دوست رکھے واسطے بھائی مسلمان کے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اُس چیز کو یعنے
بھلائی دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بھلائی آخرت کی نجات پانا ہی عذاب دوزخ سے اور پہونچنا درجات بہشت کو
بسبب کرنے اعمال صالحہ کے اور بھلائی دنیا کی اسباب اور متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کے ہون پس اِن چیزون کو اپنے لیے دوست رکھتا ہی
چاہیے کہ سب مسلمانون کے لیے بھی دوست رکھے اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کے اپنے لیے مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور
فساد و وبال و عذاب کا ہو چاہتا ہی اور دوست رکھتا ہی کیونکر اور مسلمان بھائی کے لیے دوست رکھے اُسکو چاہیے کہ نہ اپنے لیے دوست رکھے اور نہ اور
کے لیے کیونکہ وہ خیر نہیں یا ایک شخص ہی کہ حصول مال و جاہ اُسکے لیے سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولے تعالی کا ہوتا ہی جیسے کہ مال واسطے
حج اور خبرگیری فقرا کے کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہیں ہوتا اُسکے لیے ایسا بلکہ باعث
فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست رکھنا اُسکا اُسکے لیے درست نہوگا اسلیے کہ اُسکے حق مین وہ خیر نہیں منج وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذي
لا يأمن جاره بوائقه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان
لاتا یعنے کامل قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لاتا قسم اللہ کی نہیں ایمان لاتا پوچھا گیا کون ہی کہ ایمان نہیں لاتا اور کسکو آپ فرماتے ہین یا رسول اللہ فرمایا

وہ کہ امن میں نہیں ہوتا ہمسایہ اُسکا بدیوں اُسکی سے روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنے ساتھ نجات پانے والون کے وہ شخص کہ نہیں امن میں رہتا ہمسایہ اُسکا برائیون اُسکی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین مبالغہ ہی کہ اگر دانا ہونے امر کو وقوع ضرر کے سبب واسطے نفی دخول جنت کے پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہولاحق ہونا ضرر و شر کا **وَعَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی عائشہ سے اور ابن عمر سے کہ نقل کی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبریل امر کرتے تھے مجکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کے یعنے ساتھ احسان کرنے کے اُسپر اور دفع کرنے ضرر کے اُس سے یہان تک کہ گمان کیا مین نے کہ تحقیق جبریل نزدیک ہین کہ وارث کردین کے یعنے ساتھ وحی آلہی کے ہمسایہ کو کہ آپس مین ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوا کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آپس مین بے سنائے شخص دوسرے کے کہ تیسرا ہی یہانتک کہ ملو تم ساتھ لوگون کے یعنے بعد ملنے لوگون کے اور کثرت اجتماع کے اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ نہیں پس اگر چار شخص مصاحب ہون اور دو شخص آپس مین سرگوشی کرین تو روا ہی یہ منع سرگوشی کرنی دو شخصون کی سے وقت مصاحبت تین شخصون کے بسبب غمگین کرنے اس فعل کے ہی اُس تیسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ یحزن ساتھ زبر ی اور پیش ز کے اور ایک لغت مین ساتھ پیش ی اور زیر ز کے ہی اور دونون لغت فصیح ہین اور متعدی حزنہ واحزنہ اندوہگین کردا ور او ر روایت اول مشہور تر ہی اور سبب غمگین ہونے کا یہ ہی کہ اُسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بد اندیشی کا مشورہ کرتے ہون کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کی سے روبرو تیسرے کے اور اسی طرح تھی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سی رو برو ایک کے نہی تحریمی ہی پس حرام ہی جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر مگر با ذن اُسکے کے اور یہ مذہب ابن عمر او ر مالک اور اصحاب ہمارے کا یعنے شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہی اور یہ عام ہر زمانہ مین سفر مین ہو یا حضر مین **وَعَنْ تَمِیْمٍ الدَّارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نصیحت ہی یعنے افضل اعمال دین کے یا امر مہم دین مین خیر خواہی ہی تین بار فرمائی یہ بات کہا ہمنے یعنے بعضے صحابہ نے کہ یہ خیر خواہی کسکے لیے ہی اور کسکے لیے کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور واسطے کتاب اُسکی کے اور واسطے رسول اُسکے کے اور واسطے سلمانون کے اماموں کے کہ امرا و علما ہین اور واسطے سب سلمانون کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** خیر خواہی اللہ کی یہ ہی کہ ایمان لاوے اُسکی وحدانیت و صفات پر اور ترک کرے الحاد کو اُسکے صفات مین اور خالص کرے نیت اُسکی عبادت مین اور فرمان برداری کرے اُسکی اور امر و نواہی کی اور اقرار کرے اُسکی نعمت کا اور شکر کرے اُسکا اور دوست رکھے اُسکے فرمانبردارون سے اور دشمنی رکھے اُسکے نافرمانون سے اور خیر خواہی اُسکی کتاب کی یہ ہی کہ اعتقاد کرے یہ کہ اُتری یہ اللہ کے پاس سے اور عمل کرے اُسپر اور تلاوت اُسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کے اور تعظیم اُسکی کرے اور خیر خواہی اُسکے رسول کی یہ ہی کہ تصدیق کرے اُنکی نبوت کی اور قبول کرے اُس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہین اور اطاعت کرے اُنکی اور دوست رکھے اُنکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور مان باپ اور سب لوگون سے اور محبت رکھے اُنکے اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے اُنکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہی یا سب کتابین اللہ تعالیٰ کی اور مراد رسول سے آنحضرت ہین یا سب رسول اللہ تعالیٰ کے ہین اور یہ خیر خواہیان راجع بندے کی طرف ہین کہ خیر خواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہی بسبب اُنکے اور خیر خواہی

امراء کی یہ ہی کہ فرمانبرداری انکی کرے اچھی باتون میں نہ بری باتون میں اور خبردار کردے انکو وقت غفلت کے اور خروج نکرے انپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کرے
علماء کی انکے حکمون میں جو موافق حق کے کہین اور روایت کرین اور خیرخواہی سب مسلمانون کی یہ ہی کہ ہدایت کرے انکو طرف بھلائیون دین و دنیا کے اور دفع کرے
شر انسے اور نفع پہونچاوے انکو اور یہ حدیث جامع الکلم سے ہی کہ مدار تمام دین و دنیا کا اسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کے مندرج ہین اسمین شرح

وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جریر سے کہا جریر نے کہ بیعت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیرخواہی کے ہر ایک
واسطے ہر مسلمان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سے وہ عبادتین ہین جو کہ عمدہ ہین عبادتون
بدنی و مالی مین اور ارکان اسلام سے ہین بعد شہادتین کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہو سکتا ہی کہ روزہ اور حج اسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیرخواہی
مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندون کے منقول ہی کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنے والے کو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم
سے آیا بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اسنے کہا کہ یہ تم جانو اے عبداللہ پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہو اس سے آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑھاتے گئے یہان تک
کہ پہنچے آٹھ سو درہم کو پھر خرید اسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا انہون نے یہ کہ مین نے بیعت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنے کی شرح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ کہا سنا مین نے
ابو القاسم سے کہ سچے سچے کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہین نکالی جاتی رحمت یعنے شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کے دل سے نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نے **ف** سچے کیے گئے یعنے اللہ تعالے نے انکے سچے ہونے کی خبر دی ہی و ما ینطق عن الہوی اور بدبخت سے مراد کافر ہی یا فاجر **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی
السَّمَآءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنے والے خلق پر رحمت
کرتا ہی انپر رحمن رحم کرو انپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کرے تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** انپر کہ زمین مین ہین یعنے
جانور اور آدمی خواہ نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بدون پر یہ ہی کہ انکو بدی سے باز رکھین جیسا کہ گذرا کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد
یہ ہی کہ رحم کرو انپر کہ مستحق رحم کے ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنے اللہ تعالی کہ کمال قدرت و سلطنت اسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت کرنی
انکی یہ ہی کہ محافظت کرین دشمنون سے اور موذیات سے کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سے واسطے
رحم کرنے والون کے شرح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا**
وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی ہمارے تابعین مین سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر اور حرمت نگاہ نہ رکھے ہمارے بڑون کی اور نہ امر کرے
نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب کبر سن اسکے کے مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطے اسکے وقت کبر سن اسکے کے
اس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کرے اسکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے

کہ عمر دراز ہوتی ہی اُس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہی بوڑھے کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کے کہ مصر مین تھا اور وہان پہنچا اور ایک مدت اُسکی خدمت میں حاضر رہا اور اُنہین دنون میں ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کے لیئے آئی پس اشارہ کیا شیخ نے اُسی مرید کو کہ جا اور سواری کے تمام لیے پس نکلا وہ مرید لیکن یہ خطرہ گذرا اُسکے دل مین کہ یہ سفر دور دراز کر رہین شیخ کے پاس آیا اُسکا یہ نتیجہ ہوا پس جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس کہا پیر نے ای ولد میرے قریب ہی کہ تیرے پاس اکابر آوین گے اور متعین کریگا اللہ تعالی واسطے تیرے اُنکو کہ خدمت کرین گے اُنکے پس کینے مین کہ ایسا ہی ہوا کہ اُسکے دروازی پر نہین پائے جاتے تھے مگر خچر اور گھوڑے بسبب کثرت آنے اکابر کے اُسکی ملاقات کے لیئے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بھی اللہ تعالی نے یہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے کہ دس برس عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر رہے تھے پس دراز کی اللہ تعالی نے عمر اُنکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اُنکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئے ﴿ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ﴾ اور روایت ہی ابو موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سے ہی تعظیم کرنی بوڑھے مسلمان کی اور تعظیم کرنی اُٹھانے والے قرآن کی یعنے پڑھنے والے قرآن کے اور حافظ کے اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اُسمین اور نہو دور رہنے والا اُس سے اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سے ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ﴿ف﴾ دو قیدین لگائین اُٹھانے والے قرآن کے ایک تو غلو کرنے والا نہو اور دوسرے یہ کہ نہ دور ہو اُس سے بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تھی کہ میانہ روی کرتے تھے عبادات وغیرہ مین اور غلو کرنے والا وہ کہ تجاوز کرے حد سے لفظا اور معنے مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کے یا خیانت کرے لفظ قرآن مین ساتھ تحریف اُسکی کے مانند اکثر عوام کے بلکہ مانند اکثر علما کے یا خیانت کرے اُسکے معنون مین ساتھ تاویل باطل کے مانند تمام مبتدعون کے اور بعضون نے کہا کہ غلو مبالغہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑھنا اسطرح کہ مانع ہو سمجھنے معانی سے اور دور ہونے والا وہ کہ اعراض کرے تلاوت قران سے اور احکام قراوت سے اور عمل کرنے سے اُس چیز پر کہ اُسمین ہی اور بعضون نے کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہے اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور عبادت کیطرف ہر گز نہ متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قران مین مشغول رہے اور تلاوت نکرے اور اوفی عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل اُسکا ظلم پر بخلاف عکس اُسکے کہ یعنے ظلم اُسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور رہنا اُس سے افضل ہی چنانچہ اسی لیے کہا ہی بعضے علماء ہمارے نے کہ جو کوئی کہے اس زمانے مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکے کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایکطرح کے عدل سے اور تحقیق اُسکی مبنی ہی اوپر فرق کے درمیان اُسکے کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کے پس اول الطلاق کیا جاتا ہی اُسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبھی کبھی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اُسپر کہ ہو موصوف ساتھ عدل کے بطریق دوام کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑھتا ہی اور شرح السنہ مین ہی کہ کہا طاؤس نے سنت سے ہی یہ کہ توقیر کرے تو چار کی عالم کی اور بوڑھے کی اور سلطان کی اور باپ انتہی کہتا ہون مین اور باپ کے حکم مین مان بھی ہی اور مراد عالم سے عالم باعمل ہی جیسے کہ سمجھا جاتا ہی لفظ حامل القران سے اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیئے ہی کہ ظاہر ہی یا اس لیے کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القران اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیجاوے تعظیم اُسکی اس لیے کہ واجب ہی تعظیم اُسکی بہت سی وجھون کر اور روایت کی خطیب نے جامع مین انس سے کہ فرمایا آنحضرت نے إِنَّ مِنْ إِجْلَالِي تَوْقِيرَ الشَّيْخِ مِنْ أُمَّتِي ﴿ج ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ﴾ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر ہی گھر دن کا مسلمانون

کے گھروں میں وہ گھر ہے کہ اسمیں جو یتیم کہ احسان کیا جاوے طرف اُسکے اور بُرا گھر مسلمانوں کے گھروں میں وہ گھر ہے کہ اسمیں ہو یتیم کہ برائی کیجاوے طرف اُسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اور ایذا دیجاوے اُسکو ناحق اور اگر واسطے تعلیم و تادیب کے مارین تو داخل احسان کے ہے نہ برائی کرنے کے نوع **وَعَنْ** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر یعنی بطریق شفقت کے درحالیکہ نہیں پھیرتا ہے ہاتھ مگر واسطے اللہ کے یعنی واسطے طلب رضا اُسکی کے نہ واسطے اور غرض کے ہوتے ہیں واسطے اُسکے بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہے اُسپر ہاتھ اُسکا نیکیاں اور جو شخص کہ احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اُسکے ہے یعنی اُسکی پرورش میں ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا میں اور وہ بہشت میں مانند ان دونوں کے اور ملائین دونوں انگلیاں اپنی یعنی بیچ کی اُنگلی اور اُسکے پاس کی کہ انگوٹھے کی طرف ہے یعنی میں اور وہ مانند ان دونوں انگلیوں کے نزدیک ہونگے بہشت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے

ف لفظ تمر ساتھ زبر تے اور پیش میم کے ہے صیغہ مونث کا اور ترجمہ اُسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش ی اور زیر میم کے صیغہ مذکر کا آیا ہے بیت مفعول فاعل اُسکا ضمیر ماسح کی ہے اور یدہ مفعول اُسکا اور ترجمہ اُسکا یہ ہے کہ پھیرتا ہے وہ شخص اس بال پر ہاتھ اپنا اور لفظ حسنات ساتھ رفع کے ہے بنابر ہونے اُسکے کے اسم کان کا اور ظاہر ہے کہ نیکیاں مختلف ہوتی ہیں کمیت و کیفیت میں باعتبار اچھا کرنے نیتوں کے اور احسان کرے یعنی شفقت و مہربانی کرے اُسپر اور تادیب تعلیم کرے اُسکو اور نکاح کردے اُسکا اور محافظت کرے اُسکے مال کی اگر مال ہو اُسکا اور لفظ او یتیم میں تنویع کے لیے ہے اور ظاہر یہ ہے کہ شک کے لیے ہے کہ کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا یتیم اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف بشارت حسن خاتمہ اُسکے کے بنوع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيْمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جگہ دیوے یتیم کو طرف کھانے اور پینے اپنے کے واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے بہشت مقرر یعنے قطعا بلا شک و شبہ بموجب وعدے اپنے کے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیوں کو یا پرورش کرے انکو کہ مانند بیٹیوں کے ہیں کہ بہنیں ہوں پس ادب سکھاوے انکو اور شفقت کرے اُنپر یہاں تک کہ بے پروا کرے انکو یعنے بڑی ہوں اور نکاح کیجاوین واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے بہشت پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو یعنے فرمایئے کہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کرنے میں بھی یہی ثواب ملتا ہے فرمایا پرورش کرے دو بیٹیوں یا دو بہنوں کو یہاں تک کہ اگر کہتے لوگ یا ایک کو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جس شخص کے لے لے اللہ دو پیاریاں واجب ہوئے اُسکے لیے بہشت پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہے دو پیاریوں سے فرمایا دونوں آنکھیں اُسکی نقل کی شرح السنہ میں **ف** وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا ہے یعنے شرک اور حقوق بندے کے پس تقدیر یہ ہے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کے یا ساتھ بخشوانے اور مانند اُسکے کے حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالیٰ کے ہیں بخشے جاتے ہیں اگر چاہتا ہے اللہ سوائے شرک کے اور اگر کہتے لوگ الخ یہ بموجب مذہب مختار کے کہ کہتے ہیں احکام مفوض ہیں آنحضرت جو کچھ چاہیں کریں اور جسکو چاہیں تخصیص کریں ظاہر ہے اور جو کہ قائل عدم تفویض کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بعد التماس اُنکے کے وحی ہوئی ساتھ اُس چیز کے کہ موافق مقصود اُنکے کے تھی اور مانند اُسکے بہت سی حدیثوں میں آیا ہے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَنَاصِحُ الرَّاوِیْ لَیْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہی واسطے اُسکے تصدیق کرنے ایک صاع غلہ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کے قوی **ف** یعنے حفظ و ضبط مین کہ اعتماد اُسپر کیجیے پس یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی اجماعاً اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہی ت ج ع **وَعَنْ** اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہی ایوب بن موسی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے موسی سے موسی نے نقل کی ایوب کے دادا سے یعنے عمرو بن سعید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیا باپ نے اپنے بیٹے کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث نزدیک میرے مرسل ہی **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَۃٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ کَہَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوْمَاَ یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اِلَی الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃِ اِمْرَاَۃٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِہَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَہَا عَلٰی یَتَامَاھَا حَتّٰی بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ اور روایت ہی عوف بیٹے مالک اشجعی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنے بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کے رخسارہ اُسکے سیاہ ہوگئے مانند ان دو نون اُنگلیون کے ہون گے دن قیامت کے اور اشارہ کیا یزید بن زریع نے کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی اونگلی کے اور اونگلی شہادت کی یعنے واسطے بیان دو اُنگلیون کے وہ عورت ہی کہ ہوئی بے شوہر یعنے بسبب مرنے یا طلاق دینے خاوند کے تھی جاہ و جمال والی روکا اپنے نفس کو یعنے نکاح کرنے سے واسطے پرورش اور شفقت کرنے کے اوپر حال یتیمون اپنے کے یہان تک جدی ہوے یعنے وہ لڑکے یعنے بسبب بڑی اور بالغ ہونے کے محتاج مان کے نرہی یا مرگئے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جس عورت کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اُس عورت نے اولاد کی پرورش کے واسطے کسی سے نکاح نہ کیا اور اُنکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اُنکی کے تک اور بسبب خدمت اُنکی کے اپنا حسن و جمال برباد کیا تو حضرت نے اُسکے حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون اُنگلیون کے قریب بہم ہون گے اُس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح و عفت اختیار کرین اور ترک زیب و زینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول ہین تو بڑی فضیلت رکھتا ہی ن ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْھَا وَلَمْ یُہِنْھَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَہٗ عَلَیْہَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکے ہوے ایک بیٹی پہن نہ گاڑا اُسکو زندہ یعنے جیسکہ جاہلیت مین بسبب عار و فخر کے کرتے تھے اور نہ حقیر و ذلیل کرکر رکھا اُسکو اور نہ ترجیح دی اپنے ولد کو اُسپر یعنے لڑکون کو دینے دلانے وغیرہ مین داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے ساتھ سابقین کے اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹے پر کرتے ہین کہا ابن عباس نے کہ اس حدیث مین ولد سے مراد حضرت کی بیٹے ہین ن ع **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَہٗ اَخُوْہُ الْمُسْلِمُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ فَنَصَرَہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاِنْ لَّمْ یَنْصُرْہُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ اَدْرَکَہُ اللّٰہُ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیجاوے نزدیک اُسکے بھائی مسلمان کے حال آنکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنے اُسکے کے یعنے ساتھ دفع کرنے غیبت و عار کے اُس سے اور منع کرنے کے غیبت اُسکی سے پس مدد کی

مدد کریگا اُسکی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اُسکی اور وہ قادر تھا اُسکی مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اُسکے سبب مدد نکرنیکے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ شرح السنہ مین ٭ **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْہِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰہِ اَنْ يُّعْتِقَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ الْبَيْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ باز رکھے کھانے گوشت بھائی اپنے کے سے یعنے غیبت کرنیوالے کو منع کرے غیبت کرنے بھائی مسلمان کے سے غائبانہ ہی حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اُسکو آگ سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ف کھانے گوشت کی سے کنایہ ہی غیبت کرنے سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنے آیا دوست رکھتا ہی ایک تمھارا اپنے بھائی مردہ کے گوشت کھانے کو تشبیہ دی غیبت کرنے کو ساتھ کھانے گوشت مناسب کے چونکہ آبروریزی اُسکی کرتا ہی گویا کہ اُسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اُسکا کھاتا ہی اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اس تقریر پر مغیبت بمعنے غیبت کے ہی ساتھ زیر غین کے یعنے غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال کھتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو لحم اخیہ کے تقدیر اکل لحم اخیہ کے اور مغیبت بمعنے غیبت کے ہو ساتھ زیر غین کے یعنے باز رکھے کھانے گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور مآل دونون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کیا اور باز رکھنا لوگون کا ہی آپس کی غیبت سے یعنے جو کہ باز رکھے لوگون کو غیبت کرنے سے اور آزاد کریگا الخ یعنے اول وہلہ مین پہلے داخل ہونے کے اُسمین یا بعد داخل ہونے کے بیچ بورا کرنے عذاب کے ٭ **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْہِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰہِ اَنْ يَّرُدَّ عَنْہُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابودرداء سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کرے اور باز رکھے غیبت کو آبرو بھائی اپنے کے سے یعنے منع کرے اُسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ باز رکھے اُس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پھر پڑہی آنحضرت نے واسطے استشہاد کے اپنے قول پر کلان حقا الخ یہ آیت اور ہی ثابت واجب ہمپر مدد کرنے مومنون کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ٭ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰہُ تَعَالٰى فِیْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰہُ تَعَالٰى فِیْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکرے مرد مسلمان کی اور منع نکرے غیبت اُسکی سے اُس جگہ کہ بےحرمتی کی جاتی اُسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اُس جگہ مین آبرو اُسکی سے مگر کہ نہین مدد کریگا اُسکی اللہ تعالیٰ اُس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اُسمین مدد خدا کی یعنے آخرت مین اور دنیا مین اور نہین ولی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی اُس جگہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہی اُسمین آبرو اُسکی سے اور بےحرمتی کیجاتی ہی اُسکی اُسمین مگر کہ مدد کریگا اُسکی اللہ تعالیٰ اُس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اُسمین مدد اُسکی نقل کی یہ ابوداؤد نے ٭ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْؤُدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے یعنے جانے عیب اور برائی یعنے کسی مسلمان میں اور ڈھانکدے اُسکو ہوگا ثواب اُسکو مانند ثواب اُس شخص کے کہ زندہ کیا جیتے گاڑے ہوئے کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈھانکنے عیب کے ساتھ زندہ کرنے جیتے گاڑے کے یہ کہی ہی علماء نے کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت مانند مردہ کے ہوتا ہی اور دوست رکھتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کسی نے عیب اُسکا ڈھانکا تو دفع کی اُس سے خجالت کہ وہ اُسکے نزدیک بمنزلہ موت کے تھی پس ڈھانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنے کے ہوا جیسے کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تھی قبر مین اور قریب مرنے کے تھی پس نکالی گئی اور زندہ رہی

دفع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اُسمین برائی تو چاہیے کہ دور کرے اُس سے برائی یعنے اور مشغول ہو ساتھ اصلاح حال اُسکے کے جسطرح کہ ہوسکے ساتھ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کے جیسے کہ شرط ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اُسکو یعنے روایت حدیث ساتھ اس لفظ کے ضعیف ہی اور بیچ ایک روایت ترمذی کے اور ابو داؤد کے یون ہی مسلمان آئینہ مسلمان کا ہی اور مسلمان بھائی ہی مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہی اُس سے وہ چیز کہ اُسمین ضرر اور ہلاکت اُسکی ہی اور نگاہ رکھتا ہی یعنے حق اُسکا غائبانہ اُسکے **ف** مسلمان آئینہ دوسرے مسلمان کا ہی یعنے آگاہ کر دیتا ہی اُسکو اُسکی برائی پر مانند آئینہ کے کہ جو کچھ دیکھنے والے کے وجود مین ہوتا ہی اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہی اور خفیہ آگاہ کرتا ہے تاکہ وہ ذلیل نہو لوگوں مین جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اُسکے کسی پر معلوم نہین کرواتا اور وہ دوسرا بھی مطلع ہو جاتا ہی اپنی رائے کے سبب آگاہ کرنے مومن دوسرے کے جیسے کہ مطلع ہوتا ہی اپنے چہرے کی برائی پر سبب دیکھنے کے آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر مین جبتک کہ کاوش کرتے رہین حال ایک دوسرے کے سے اور جب متفق ہون گے ہلاک ہون گے اور واسطے تقویت و تائید اس معنون کے فرمایا المومن اخ المومن الخ اور نگاہ رکھتا ہی الخ یعنے غیبت نہین کرتا اُسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اُسکی تو منع کر دیتا ہی اور ساکت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اُسکی کے نفس مین اور مال مین اور آبرو مین بیچ غ۔ **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَکًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِهٖ شَیْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بیٹے انس کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنے اُسکی آبرو کو منافق کے شر سے بھیجے گا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اُسکے کو یعنے اُسکے بدن کو دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کے یعنے عیبون مین سے درحالیکہ چاہتا ہی ساتھ اُس چیز کے عیب اُسکا قید کریگا اُسکو اللہ اوپر پل دوزخ کے یہانتک کہ نکلے عہدہ اُس چیز کے سے کہ کہا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے پاک ہو اُسکے گناہ سے ساتھ راضی کرنے مدعی اُسکے کے یا ساتھ شفاعت کے یا ساتھ عذاب کرنے کے بقدر گناہ کے اور منافق سے یہان مراد غیبت کرنے والا ہی اُسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیر خواہی اور دل مین ارادہ رکھتا ہی فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہی کہ حاضر و غایب یکسان نہین ہوتے بیچ ح۔ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے بہترین یارون کا یعنے اکثر اُنکا از روے ثواب کے نزدیک اللہ کے بہترین اُنکا ہی واسطے یار اپنے کے یعنے اکثر اُنکا از روے احسان کے اگرچہ ساتھ خیر خواہی کے ہو اور بہترین ہمسایون کا نزدیک اللہ کے بہترین اُنکا ہی واسطے ہمسایہ اپنے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَاْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ سلم کے یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرون مین نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنے کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہو مجھسے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح

اسکا تشریح عباس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت سنے تو اپنے ہمسایون کو کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تونے پس تحقیق نیکی کی تونے اور جسوقت سنے تو ہمسایون
کو کہ کہتے ہین تحقیق برا کیا تونے پس تحقیق برا کیا تونے یعنے نیکی وبدی تیری ساتھ گواہی دینے ہمسایون کے معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سنے تو
ہمسایون کو یعنے سب ہمسایون کو یعنے اسلیے کہ نہین جمع ہوتے ہین سب ضلالت پر غالبًا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنة الخلق اقلام الحق کذا ذکر علی
اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائے اسکے اہل حق و انصاف والے اور نہ بہت محبت رکھتے ہون اور نہ بہت دشمنی **وعن**
عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب انکی کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنے بیچ مراتب معینہ انکے کے یعنے حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک ہی شریف و اہل عزت
اور دوسرا ہی وضیع وذلیل دونون کو یکسان نرکھو تعظیم وتکریم مین ہر ایک کے ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اسکے کا نہو پس نہ
برابری کرو درمیان خادم اور مخدوم کے بلکہ ہر ایک سے موافق مرتبہ اسکے کے پیش آؤ فرماتا ہی اللہ تعالی ورفعنا بعضهم درجات اور احیاء العلوم
مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رض کھانا کھا رہین تہین کہ ایک فقیر اس راہ سے گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اسکو بھیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اس سے کہلا بھیجا کہ
طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئیے ایک شخص نے حاضرین مین سے تفاوت احوال سے پوچھا فرمایا حضرت عائشہ رض نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے انزلوا الناس منازلهم وہ مسکین اس روٹی کے ٹکڑے سے راضی ہوگیا اور اگر سوار سے بھی ایسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت
اسکی لازم آتی اور یہ حدیث مبدا ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیاء کے اور تفضیل خلفاء کے اور مانند انکے کے جیسے کہ یہ حدیث منشا ہی وہم اغنیا و متکبرین کا
امرا و وزرا سے جیسا کہ دیکھا جاتا ہی بیچ مجلسون انکی کے قد علم کل اناس مشربهم فہم کل فریق مذہبهم یضل به کثیرا ویہدی به کثیرا یعنے علما کا فہم اس سے یہ جا ہی
کہ وہ اہل علم وفضل کو فضیلت دیتے ہین انکے غیر پر اور اغنیا کا وہم یہ جا کہ وہ اہل علم وفضل وفقرا کی حقارت کرتے ہین اور فاسق دولتمند فاجرون
کی عزت وتعظیم کرتے ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتے ہین انکو اللہ تعالی نے اس سے گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ
فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ روایت ہی عبد الرحمن
بیٹے ابی قراد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیون نے کہ ملتے تھے اپنے بدن کو پانی حضرت کے وضو کا پس فرمایا واسطے
انکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس
شخص کو خوش لگے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور اسکے رسول کو یعنے بوجہ کمال کے یا دوست رکھے اسکو اللہ اور رسول اسکا پس چاہیے کہ سچ بولے اپنے بات مین خصوصًا جسوقت
کہ بات کرے اور چاہیے کہ ادا کرے امانت لوگون کی کہ اسکے پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاے اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایون کی
ف مراد وضو کے پانی سے اکثرون کے نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہی کہ باسن مین بچ رہتا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہی کہ جدا ہوا
اعضاے مبارک سے اور لفظ او یحبه الله ورسوله مین تنویع کے لیے ہی اور یہ مرتبہ بالاتر ہی اول سے اور حقیقت مین دونون مستلزم ایک دوسرے کی ہین
کہ ہر کوئی اپنے دوستدار کو دوست رکھتا ہی اور یا لفظ او بمعنے بل کے ہی اور یہ ظاہر تر ہی اور احتمال ہی کہ شک راوی کے لیے ہو اور معنے حدیث کے یہ کہ دعوے
محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتون سے کہ چندان نفس پر شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضرور ہی اسمین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصًا
بجالانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایون سے کہ معاملات میں اور حقوق لوگون میں ان چیزون مین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہی

اور شاید کہ ان لوگون مین حضرتؐ نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی ہے ادائے ان حقوق کے جو اس سبب سے خاص ان چیزون کو ذکر کیا ع وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس المؤمن بالذی یشبع وجارہ جائع الی جنبہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو اسکے پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف جملہ وجارہ الخ حال ہے ضمیر یشبع سے یعنے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال مضطر ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اسکے کا اور یہ ذکر کرنے پہلو کے اشارہ ہے کمال غافل ہونے اسکے کے بیچ خبرگیری ہمسایہ سے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ان فلانۃ تذکر من کثرۃ صلاتہا وصیامہا وصدقتہا غیر انہا تؤذی جیرانہا بلسانہا قال ہی فی النار قال یا رسول اللہ فان فلانۃ تذکر قلۃ صیامہا وصدقتہا وصلوتہا وانہا تصدق بالاثوار من الاقط ولا تؤذی بلسانہا جیرانہا قال ہی فی الجنۃ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے یعنے لوگون مین بطریق شہرت کے بسبب کثرت نماز اسکی کے اور روزے اسکی کے اور اللہ دینے اسکی کے یعنے لوگ کہتے ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنے ہمسایون کو ساتھ زبان اپنی کے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کے اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اسکے کا نہین ہون گے کہا اس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے بسبب کم رکھنے روزون کے اور کم اللہ دینے کے اور کم نماز پڑھنے کے اور تحقیق وہ اللہ دیتی ہے چند ٹکڑے قروط کے اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہے اور نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے یعنے عبادات نفل کی اور ضائع کرنے وصول کے جیسے کہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علماء اور صلحاء کے کہ علماء تو ترک کرتے ہین ان چیزون کو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحاء اس علم کو کہ واجب ہے اوپر حاصل کرنا اسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کے وہ مقدم رکھتے ہین رعایت پرہیز کرنے کو اوپر دینے دوا کے وہ چلتے ہین راہ حکما کی کہ وہ کہتے ہین تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور اسلیے گردانا ہے انہون نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اس معنے کے بطریق نفی و اثبات کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کے پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ع وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی ناس جلوس فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم قال فسکتوا فقال ذلک ثلث مرات فقال رجل بلی یا رسول اللہ اخبرنا بخیرنا من شرنا فقال خیرکم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ وشرکم من لا یرجی خیرہ ولا یؤمن شرہ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نیکترین تمہارے کے اور ممتاز کرون نیکترین تمہارے کو بدترین تمہارے سے یعنے بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہے اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نے پس چپ رہے لوگ یعنے بخوف اسکے کہ متعین کر کر فرما دین کہ یہ نیک ہے اور یہ بد ساتھ مفہوم عام اور عنوان کلی کے اور یہ بات موجب فضیحت اور ذلت کے ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو اور تمیز کر دیجیے نیکترین ہمارے کو بدترین ہمارے سے پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہون لوگ بھلائی اسکے کی اور امن مین رہتے ہون اسکی بدی سے اور بدترین تمہارا وہ ہے کہ امید نہ رکھتے ہون لوگ اسکی بھلائی کی اور نہ امن مین رہتے ہون اسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف اور جو ایسا ہو کہ امید اسکی بھلائی کی رکھین لوگ اور اسکی بدی سے امن مین نہون ہو یا اسکی بدی سے

اس میں ہو لیکن پیدا بھلائی کی اُس سے نہ رکھتے ہوں تو وہ بہت برے ہیں ہی نہ نیکی ہے نہ بدی ہے۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِى الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِى الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیے درمیان تمہارے خلق تمہارے جیسے کہ تقسیم کیے درمیان تمہارے رزق تمہارے تحقیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے دنیا اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے یعنے انبیا اور اولیا میں سے مانند سلیمان علیہ السلام اور عثمان رضی اللہ عنہ کے اور دیتا ہے اسکو کہ نہیں دوست رکھتا ہے یعنے مانند فرعون وغیرہ کے اور نہیں دیتا دین کو یعنے اخلاق نیک کو مگر اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اسکو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں مسلمان ہوتا یعنے کامل بندہ یہاں تک کہ مسلمان ہو دل اسکا اور زبان اسکی اور نہیں مومن ہوتا یعنے کامل یہاں تک کہ امن میں ہو ہمسایہ اسکا برائیوں اسکی سے **ف** اسلام دل کا پاک کرنا اسکا ہے عقائد باطلہ سے اور اسلام زبان کا باز رکھنا اسکا ما لایعنی سے کذا قال الطیبی۔ ظاہر یہ ہے کہ عبارت تصدیق و اقرار سے ہے بلکہ کنایہ ہے تسویہ ظاہر و باطن سے اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونے انکے مدار اسلام و ایمان کی ہے۔ **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَالَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل ہے الفت کا اور نہیں بھلائی اُس شخص میں کہ نہیں الفت کرتا اپنے مسلمانوں سے اور نہیں الفت کیا جاتا یعنے مسلمان دوست نہ رکھیں اسکو نقل کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لفظ مالف ساتھ زبر لام کے مصدر میمی ہے استعمال کیا گیا بیچ معنے فاعل و مفعول کے یعنے یالف و یولف یعنے الفت کرتا ہے اور الفت کیا جاتا ہے جیسے کہ ایک روایت میں ہے اور موید ہے اسکی آخر حدیث بھی اور کہا طیبی نے احتمال ہے یہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کے جیسے کہ رجل عدل یعنے الفت کرنے والا ہے یا مالف اسم مکان ہے یعنے ہوتا ہے جگہ الفت کے اور منشا اسکا اسلیے کہ سبب الفت کے حاصل ہوتا ہے اجتماع درمیان مسلمانوں کے اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہے تفرقہ اور حق سبحانہ تعالیٰ نے منت رکھی ہے مومنوں پر ساتھ تالیف قلوب انکے کے اس آیت میں كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ اور کئی جگہ مثل اس مضمون کے ہے۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِىْ حَاجَةً يُّرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِىْ وَمَنْ سَرَّنِىْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کے امت میری سے یعنے امت اجابت سے درحالیکہ چاہتا ہے یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجھکو یعنے میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کے اور جسنے خوش کیا مجھکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت میں **ف** اور جامع صغیر میں ہے کہ جسنے روا کی واسطے بھائی مسلمان کے ایک حاجت ہوتا ہے واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اُس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نے انس سے۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَّاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہے اُسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ فریاد رسی کرے کسی مظلوم کی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے تہتر بخششیں ایک اُن تہتر بخششوں میں سے بخشش ہے کہ اسمیں اصلاح سب کاموں اُسکے کی ہے یعنے دنیا اور آخرت میں اور بہتر بخششیں واسطے اُسکے موجب درجات کے ہوں گے دن قیامت کے۔ **وَعَنْهُ** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ رَوَى الْبَيْهَقِىُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے اُسی اُنس سے اور عبد اللہ سے کہ کہا اُن دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہے پس بہترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہے کہ احسان کرے طرف کنبے اللہ کے نقل کیں تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف عیال آدمی کی وہ ہیں کہ جنکو یہ پرورش کرتا ہے اور کھلاتا ہے اور مال خرچ کرتا ہے پس یہ بہ نسبت غیر اللہ تعالیٰ کے مجاز ہے اور بہ نسبت اللہ تعالیٰ کے حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت میں وہی ہے جیسکہ خلاق ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا تم **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنے والے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہوں گے نقل کی یہ احمد نے ف یعنے اول دو شخص آپس میں جھگڑنے والے بعد جھگڑنے اہل کے دو ہمسایہ ہوں گے کہ جھگڑیں گے بیچ اس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس میں حقوق واجب الادا میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اول جو محاسبہ ہووے گا بندے سے وہ نماز کے ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اول جو چیز کہ حکم کیا جاویگا اُسمیں درمیان لوگوں کے خون ہوگا اور ایک روایت یہ آئی کہ اول دو جھگڑنے والے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہوں گے پس تطبیق انمیں یون دی ہے علما نے کہ حقوق اللہ میں اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اُسکی کے تمام عبادات پر اور حقوق العباد میں اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کے کہ وہ بہت بڑا گناہ ہے اور یہ حدیث مفید ہے ساتھ اختصاص خصمین کے یعنے جو لوگ ایسے ہیں کہ ہر ایک نے بہ نسبت دوسرے کے قصور کیا ہے ادائے حقوق میں اور اُس سے گناہ لازم ہوا ہے انمیں اول یہ دو شخص جھگڑتے ہوں گے اور اُنکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر یہ فرض کیا جاوے کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب و مشاکلت کے ہوگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا اور اولیت ہر ایک میں اضافی ہے منافات نہ لازم آئی انمیں تم **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** قَسْوَةَ قَلْبِہٖ فَقَالَ امْسَحْ رَأْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی دل اپنے کی کہ علاج اسکا [illegible] یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے ف یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت یاد آئے گی اور نعمت جانیگا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہے اور کھلا مسکین کو تاکہ دیکھے تو آثار نعمت الٰہی کے اپنے پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیرے سے طرف اوروں کو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی تم **وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَیْكَ لَیْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَیْرُكَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سراقہ بیٹے مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کروں میں تجکو اوپر بہترین صدقہ کے کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہے اوپر بیٹی اپنے کے در حالیکہ پھیری گئی ہو طرف تیرے یعنے طلاق دی ہے اسکو خاوند اسکے نے اور تیرے گھر آن پڑی ہے اور نہیں واسطے اُس بیٹی کے کوئی کمانے والا سوائے تیرے یعنے نہ بیٹا ہے کہ خدمت کرے اسکی اور نہ کوئی خبر گیران ہو تو یہ تیرے گھر آن پڑی نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ

یہ باب ہے بیچ بیان محبت کرنے کے بیچ ذات خدا کے اور واسطے خدا کے ف حب فی اللہ یعنے بیچ ذات اللہ کے اور واسطے رضا اسکی کے کہ نہ غرض ہو اس میں ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنے سبب اللہ کے اور رضا اسکی کے یعنے جب دوست رکھے کسی بندے کو تو دوست رکھے اسکو واسطے اللہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روحیں پہلے آنے کے بدنوں میں مانند لشکر کے تھیں یعنے ایک جا جمع تھیں بعد ازاں متفرق کیا انکو اور بدنوں میں بھیجا پس جو ارواحیں کہ جان پہچان تھی اُن میں سے بسبب علاقہ مناسبت اور مشارکت کے صفات میں آپس میں الفت رکھتے ہیں یعنے بعد تعلق کے بدنوں میں اور جو انجان تھیں اُن میں سے اختلاف رکھتے ہیں نقل کی

یہ بخاری نے روایت کی یہ مسلم نے ابی ہریرہ سے **ف** یعنے جن روحون مین روز ازل کے مناسبت تھی صفات مین یہان بھی محبت ہوتی ہی اور جن مین وہان اختلاف تھا یہان بھی اختلاف رہتا ہی مثلاً نیکون مین آپس مین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سے اور ظہور وہان کے تعارف کا بسبب الہام خدا کے ہوتا ہی کہ لوگون کے دلون مین بسبب وہان کی محبت کے یہان محبت بھی ڈالدیتا ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَیُبْغِضُهٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِی الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہی کسی بندے کو یعنے ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطے کسی بندے کی اپنے بندون مین سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون فلانے کو پس دوست رکھ تو اسکو فرمایا حضرت نے پس دوست رکھتا ہی اسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنے بموجب حکم الٰہی کے پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی فلانے کو پس دوست رکھو تم اسکو پس دوست رکھتے ہین اسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہی اسکے لیے قبولیت یعنے محبت زمین مین کہ زمین والے یعنے جن وانس اس سے محبت رکھتے ہین اور جسوقت کہ بغض رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکھتا ہون فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکھتے ہین اہل آسمان اس سے پھر رکھا جاتا ہی واسطے اسکے بغض زمین مین یعنے زمین والے بھی اس سے عداوت رکھتے ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطے اسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اوپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہی کرنے کا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکھتی ہی دو وجہون کو ایک تو یہ کہ استغفار کرتے ہین وہ اسکی اور ثنا کرتے ہین اسپر اور دعا کرتے ہین اسکے لیے اور دوسرے یہ کہ محبت ظاہر معنے معروف پر لین کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اسکے اور اشتیاق ملنے اسکے کا ہی کہتا ہون مین یہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اسکے معنے حقیقی پر تو کیون معنے مجازی کیطرف پھیرے معہذا معنے اول متفرع ہین ثانی پر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے یعنے سب لوگون کے سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضون بندون کے کہ کہان ہین آپس مین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے اور واسطے تعظیم میری کے یا کہان ہین وہ کہ تھے محبت رکھتے آپس مین واسطے رضا جناب میرے کے اور ملنے ثواب میرے کے آج کے دن جگہ دونگا مین ان کو بیچ سایہ اپنے کے ایسا دن کہ نہین سایہ سوائے سایہ میرے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدائے تعالی کے سے یا سایہ عرش کا ہی جیسے کہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف وتعظیم کے ہی یا مراد سایہ حق سے حفاظت اور رحمت اسکی ہی جیسے کہ السلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی رحمت اور نعمت سے جیسے کہتے ہین عیش ظلیل یعنے زندگانی خوش **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی مسلمان سے کہ تھا ایک اور بستی مین پس منتظر بٹھلایا اللہ نے واسطے اسکے اسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اس فرشتہ نے اس شخص سے کہ کہان جایا چاہتا ہی

سلہ یعنی ملا علی قاری رحمہ

تو کہا اُسنے ارادہ کرتا ہون مین اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اُس فرشتے نے کہ آیا ہی تیرے لیے اُسپر حق نعمت کا کہ مالک ہووے تو اور تربیت کرے تو جسکی کوئی نعمت ہی یعنی تو نے اُسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلے اسکے کے جاتا ہی کہا اُس شخص نے کہ نہین سوائے اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو واسطے طلب رضا اللہ کے کہا فرشتہ نے کہ تحقیق مین بھیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیرے تا خبر دون تجھکو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دوست رکھا تجھکو جیسے کہ دوست رکھا تو نے اُسکو واسطے خدا کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبھی اللہ تعالیٰ فرشتون کو بھیجتا ہی اولیاء کے پاس اور وہ کلام کرتے ہین اُنسے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اگلی امتون کے خصائص سے ہی کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی نزع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ فَقَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اُس شخص کے لیے کہ دوست رکھتا ہی ایک قوم کو یعنے علما یا صلحاء سے اور نہین پہونچا انکی صحبت مین یا اُنکے علم و عمل کو نہین پہونچا پس فرمایا وہ شخص ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حشر کیا جاویگا ساتھ محبوب اپنے کے اور ہوگا رفیق اُسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کے ہی وہی ہی کہ متابعت اور موافقت کیطرف کھینچے لیکن اصل اتحاد اور اعتقاد صورت معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہی دوستداروں صلحا اور علماء اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اُنکے زمرہ مین اُٹھین گے اور اُنکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی رح نے لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطے صالح اور بدبخت کے اور موید ہی اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ جیسے کہ آویگی پس اسمین ترغیب و ترہیب ہی اور وعدہ وعید **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَیْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَھَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَھُمْ بِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وائے ہی تجھکو کیا تیار کیا ہی تو نے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سے یعنے اُسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہووے ظاہر آنحضرت کو یہ سوال اُسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت و استبعاد کے پوچھتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کے کہا اُسنے کہ نہین تیار کیا مین نے اُسکے لیے کچھ مگر یہ کہ دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس نے پس دیکھا مین نے مسلمانوں کو خوشی ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے مانند خوشی ہونے اُنکے کے ساتھ اس کلمہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوست رکھتا ہون مین الخ اُسنے یہی ذکر کیا اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلیٰ مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطے محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یحبہم و یحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی یعنے ملحق ہی ساتھ اُسکے کہ غالب ہی محبت اُسکی اور محبت غیر اُسکے کے نفس اور اہل و مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اُسکے کے اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کرے امر محبوب کا اور نہ پہنچ سکے اور مراد غیر اُسکے کی جیسے کہ کہا رابعہ نے **نظم** تَعْصِی الْاِلٰہَ وَاَنْتَ تُظْھِرُ حُبَّہٗ ٭ ھٰذَا لَعَمْرِیْ فِی الْقِیَاسِ بَدِیْعٌ ٭ لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ ٭ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُحِبُّ مُطِیْعٌ اور مسلمان اسلیے خوش ہوئے کہ وہ پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنے ہمراہی ساتھ نری محبت اور متابعت کے بلکہ موقوف ہی اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کے اور مجاہدون کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین ابن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزند میرے سے اور مین اپنے گھر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپکو پس نہین صبر کرتا مین یہان تک کہ آتا ہون آپ کے پاس اور دیکھتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون

سوتا ہون دوست آپ کی تو خیال کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہونگے جنت مین اعلی درجہ مین ہونگے ساتھ نبیون کے اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون
اس سے کہ نہیں دیکھنے کا آپ کو پس نجواب دیا اسکو آنحضرتؐ نے یہان تک کہ اتری یہ آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ الخ پس ظاہر ہوا ساتھ اسکے یہ کہ مراد ساتھ معیت کے یہان معیت خاص ہی اور معیت خاص یہ ہی کہ حاصل ہو گی اُس سے ملاقات درمیان
محب و محبوب کے نہ یہ کہ وہ دونون ہونگے ایک جگہ مین اسلیے کہ یہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل و مختصر اسکا یہ ہی کہ
اعلی درجہ والی اتر طرف اُنکے کہ اسفل ہین اُن سے پس جمع ہونگے بیچ باغون جنت کے اور ذکر کرینگے اُن چیزون کا کہ انعام کی ہونگے اللہ نے اُنپر اور
ثنا کرینگے اُسپر اور اترینگے اُنکے لیے اہل درجات اور وسیعہ ذکر کیا اونکے اُنکو وہ چیز کہ چاہینگے وہ اور مانگیں گے پس وہ باغ جنت مین خوش ہونگے
اور چین کرینگے پس ظاہر یہ ہی کہ یہ معیت اور وجوہ مختلف ہیگا ساتھ اختلاف حسن معاملہ کے واللہ اعلم نیر عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ
مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک و بد کے مانند اوٹھانے والے مشک کے اور پھونکنے والے بھٹی کے
ہی پس اوٹھانے والا مشک کا یا دیگا تجھکو مشک مفت اور یا خریدیگا تو اُس سے اور یا ویگا تو اُس سے خوشبو یعنے اگر مشک ہاتھ نہین لگتا خوشبو ہی پہونچتی ہی اسیطرح
اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت شخص نہین پہونچتی ہی بس ہی کہ ایک ساعت اُسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹھتا ہی اور پھونکنے والا مشک کا یا جلاویگا
کپڑے تیرے یا پاویگا تو اُس سے ہوا بد یعنے دھوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضایع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ
نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف لفظ یعنے اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکھا گیا ہی حضرت شیخ نے لکھا ہی اور
ملا علی نے لکھا کہ مراد یہ ہی کہ لازم کر اپنے پر صحبت و مصاحبت اول کی اور بیچ تو صحبت اور موافقت دوسرے کی سے اس مین رغبت دلائی ہی اوپر
صحبت و ہمنشینی صلحا اور علما کے کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرت مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کے سے کہ ضرر کرتی ہی دین و دنیا مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِیَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ يَقُوْلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ يَّغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ اور روایت ہی معاذ بیٹے جبلؓ کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی واجب یعنے ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطے محبت کرنے والون کے آپس مین بسبب میرے اور واسطے
بیٹھنے والون کے بسبب میرے اور ذکر میری کے اور واسطے ملاقات کرنے والون کے میری رضا کے لیے یعنے بعض بعض سے ملتے ہین میری عبادت کے لیے اور
واسطے مال خرچنے والون کے میری رضا مین نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کے ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ محبت کرنے والے آپس مین
بسبب عظمت و جلال میری کے ہونگے اُنکے لیے منبر نور کے کہ رشک کرینگے اُنپر نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا افضل
سب لوگون سے ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتے ہین باوجود اس فضل عظیم کے کہ اُنکو حاصل ہی رشک لیجا دین اس جماعت
پر کہ یہ عمل ساتھ اس آسانی کے کیا اور رشک سوا مفضول کے فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علما نے یہ دیا ہی کہ مراد رشک سے یہان اچھا جاننا اور تحسین ہی
نہ حقیقت معنے اُسکے کہ طلب کرنا ہی مثل اُس چیز کو کہ یہ رکھتے ہین یعنے انبیا اور شہدا اُنپر ثنا کرتے ہین اور اُنکے انعام کو اچھا جانتے ہین جواب دوسرا یہ ہی کہ کلام مبنی
ہی اوپر فرض و تقدیر کے یعنے اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو اُن پر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین

میں نہو باوجود فضائل و کمالات کے کہ اُنکے مقابلہ میں صفت مفضولوں کی موجود ہی جیسکہ ایک کے پاس ہزار غلام خوبصورت ساتھ کتنی ایک صفتوں کے و ہنرون کے ہوں اور
ایک لڑکے کے پاس ایک غلام بچہ ہو کہ وہ بھی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہیے کہ وہ بھی حسرت ہاتھ لگ جاوے واللہ اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ يَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّھَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِمَكَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ
اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْھِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاہُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور
روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہیں یعنے جماعت عظیم ہی اولیا سے کہ نہیں وہ نبی اور نہ شہید رشک
لیجاوینگے اُن پر انبیا اور شہداء دن قیامت کے بسبب مرتبہ اُنکے کے نزدیک خدا کے رکھینگے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگے وہ فرمایا
قوم ہیں کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں بسبب روح خدا کے کہ قرآن ہی حال آنکہ محبت اُنکی وہ ہوگی بغیر ناتے کے درمیان اُنکے ہو اور بغیر اموال کے کہ داد و ستد کرتے ہیں اُنکو آپس میں
پس قسم اللہ کی کہ تحقیق منھ اُنکے البتہ نورانی ہونگے یا وہ نفس نورانی ہونگے یعنے یہ مبالغہ فرمایا مانند رَجُلٌ عَدْلٌ کے اور تحقیق وہ نور کے منبرون پر ہونگے یا مستولی
اور متمکن ہونگے نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اُنکے کا ہی نہ ڈرینگے جس وقت کہ ڈرینگے لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑہی حضرت نے یعنے استشہاد
اور ثابت کرنے ولایت خدا کی اُنکے لیئے اور واسطے نفی خوف و حزن کے اُنسے یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہیں ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے نقل کی یہ ابوداؤد
نے اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں ابی مالک سے ساتھ لفظ کے کہ مصابیح میں مذکور ہی ساتھ اور زیادتیوں کے یعنے جیسکہ مصابیح میں ہی اور اسیطرح روایت
کی ہی بیہقی نے یعنے ساتھ زیادتیوں کے شعب الایمان میں **ف** رشک لیجاوینگے انبیا یعنے وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہو گی اُن سے ملاقات آپس کی واسطے محبت اور
ہمنشینی آپس کی اللہ درمیان ہر نبی و امت کے حاصل ہی بلا شبہ اور اسی طرح شہداء سے وہ شہداء مراد ہیں کہ فوت ہوئی ہی اُنسے ہمنشینی اور مانند اُسکے کے
اور لفظ روح ساتھ پیش رے کے اصل میں معنے اُس چیز کے ہی کہ زندہ ہو ساتھ اُسکے بدن اور مراد اُس سے یہاں قرآن ہی جیسکہ قرآن مجید میں فرمایا وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا
اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور جیسکہ حیات بدنون کی ساتھ روح کے ہی حیات دلون کے ساتھ قرآن کے ہی اور دوست رکھنا بسبب قرآن کے یا تو باین اعتبار ہی
کہ محبت جامع اور باعث محبت اُنکی کا قرآن ہی یعنے دین و اسلام نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث و حکم کرنے والا ہی ساتھ محبت مومنین کے
آپس میں اور بعضے مراد روح اللہ سے محبت رکھتے ہیں اسلیئے کہ محبت بھی سبب حیات و نشاط اور تازگی دلون کی ہی جیسکہ محبوب کو کہتے ہیں جان من اور بعضے
نسخون میں لفظ روح ساتھ زبر رے کے ہی معنے رحمت و رزق کے کذا فی الصحاح اور مآل سب معنون کا ایک ہی ہی یعنے دوست رکھنا واسطے اللہ کے اور لفظ مصابیح کی

اسیطرح ہیں عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان للہ عزوجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء
بقعدہم وقربہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم تکن بینہم ارحام یتواصلون بہا ولا دنیا یتباذلون
بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام عرش الرحمن **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ
وَسَلَّمَ لِاَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰہِ رَوَاہُ الْبَيْہَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذر کے اے ابی ذر کونسی رسیان ایمان کی یعنے
شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابوذر نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کے اور دوست رکھنا کسیکو بسبب خدا کے یعنے اگرچہ
ایک طرف سے ہو مانند دوست رکھنے ہمارے کے بعض اُن اولیاء اللہ کو کہ نہیں دیکھا ہی ہمنے اُنکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ میں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ
وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت
عیادت کرتا ہے مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہے اور اُسکے دیکھنے کو جاتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یعنے بلا واسطے یا زبانی ملائکہ کے کہ خوش ہوئی زندگانی
تیری یعنے دنیا اور آخرت میں اور خوش ہوا ہے چلنا تیرا کہ یہاں آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نے اور پکڑی تو نے بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل
کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف خوش زندگانی دنیا میں ہے ساتھ قناعت کے اور رضا کے اور برکت رزق کے اور وسعت حال کے اور حسن خلق
کے اور توفیق علم و عمل کے اور یہ تینوں لفظ یعنے طبت و طاب و تبوأت اخبار ہیں اور احتمال دعا کا بھی رکھتے ہیں یعنے خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ
چلنا تیرا اور پکڑے تو بہشت سے منزل وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ یْكَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْیُخْبِرْهُ
اَنَّهٗ یُحِبُّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے مقدام بیٹے معدیکرب کے سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکھے
شخص اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ خبر کر دے وہ شخص اُس مسلمان کو کہ وہ دوست رکھتا ہے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ جب وہ سنیگا
تو وہ بھی اسکو دوست رکھیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعاگو اور خیرخواہ اُسکا رہیگا ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَعِنْدَهٗ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ عِنْدَهٗ اِنِّیْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَیْهِ
فَاَعْلِمْهُ فَقَامَ اِلَیْهِ فَاَعْلَمَهٗ فَقَالَ اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ
وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال میں کہ نزدیک حضرت کے تھے کتنے ایک شخص پس کہا ایک
شخص نے اُن لوگوں میں سے کہ حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تحقیق میں البتہ دوست رکھتا ہوں اس شخص کو کہ گذرا واسطے خدا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا خبردار کیا تو نے اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے تو اسکو کہا اُسنے کہ نہیں فرمایا کہ اُٹھ اور جا طرف اُسکے اور خبردار کر تو اُسکو پس اُٹھا وہ اور گیا طرف اُسکے
اور خبردار کیا اُسکو کہ میں دوست رکھتا ہوں تجھکو پس کہا اُس شخص نے یعنے دعا دی کہ دوست رکھے تجھکو وہ کہ دوست رکھا تو نے مجھکو واسطے اُسکے یعنے اللہ تعالی
کہا انس نے پھر پھر کر آیا وہ شخص پس پوچھا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا اُس شخص نے تیرے جواب میں پس خبر دی اُسنے حضرت کو ساتھ اُس خبر کے کہ
کہی تھی اُسنے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو ساتھ اُس شخص کے ہوگا کہ دوست رکھتا ہے تو اُسکو اور تیرے لیے ہے جزا اور اجر اُس چیز کا کہ نیت کی تو نے واسطے
خدا کے یعنے بیچ محبت رکھنے اُسکے کے بلکہ ہر عمل میں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ روایت ترمذی کے یہ لفظ ہے کہ مرد ساتھ اُس شخص کے
ہوگا کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اور اُسکے لیے ہے اجر اُس چیز کا کسب کیا بہ نیت ثواب کے ف معنے احتساب کے ہیں امید ثواب کے رکھنے
خدائے تعالی سے اور حسبہ ساتھ زیر ح اور جزم سین کے اسم ہے اُس سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہے بمعنے گننے کے گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت تو
کے حساب میں لاتا ہے ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے اُسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یاری مت کر اور صحبت نہ کر
مگر مسلمان سے یعنے نہ کافر سے یا یہ مراد ہے کہ یاری نہ کر مگر مسلمان صالح سے نہ فاسق سے اور مؤید اس معنے کا ہے قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار
نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور دارمی نے ف یعنے چاہیے کہ طعام تیرا وجہ حلال سے ہو تا قابل کھانے متقیوں کے ہو اور چاہیے کہ متقیوں کو کھلاوے تاکہ
انکو اُس سے قوت عبادت کی ہو نہ غیر اُنکے کے تاکہ اُنکو قوت گناہ کی نہو اس سے منع فرمایا حضرت نے مصاحبت اور مواکلت یعنے ہم نوالہ ہونے کفار و فجار

سکے سے تا سبب الفت و محبت ہو اور اُنکی مصاحبت سے بری صفتیں سرایت نہ کریں اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ شرط طعام دعوت میں ہے نہ طعام حاجت میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر ملنے کا فر تھے پس واسطے دفع حاجت کے یعنے بھوکے کا فر کو دینا جائز ہے ؎ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول صلے اللہ علیہ سلم نے آدمی جو ہوتا ہے اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے یعنے جو کوئی دوست رکھتا ہے کسیکو البتہ اسکے مذہب و سیرت پہ ہوتا ہے غالباً پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا کس سے دوستی کرتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نے کہ اسناد اسکے صحیح ہے ف چاہیے کہ دیکھے اُسکو فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی و مخالطت حریص کی باعث ہوتی ہے حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی رغبت کرتی ہے دنیا میں اسلیے کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ و اقتدا اوپر کے اور بعد حدیث کے جو مولف عبارت لایا مقصود اس سے مبالغہ ہے رد کے اُسپر کہ توہم کیا ہے اُسنے کہ یہ حدیث موضوع ہے ؎ **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْئَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے یزید بن نعامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جسوقت کہ بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اُس سے نام اُسکا اور نام باپ اُسکے کا اور پوچھے کس قبیلہ میں سے ہے اسلیے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینے والا ہے واسطے دوستی کے نقل کی یہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّکٰوةُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰی اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْفَصْلَ الْاَخِیْرَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا ابی ذر نے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہے طرف اللہ کے کہا ایک کہنے والے نے نماز یا زکوٰۃ اور کہا ایک کہنے والے نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالیٰ کے دوستی ہے بیچ راہ خدا کے اور بغض ہمراہ خدا کے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابو داؤد نے فصل خیر یعنے جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور درمیان سوال و جواب کے اول مذکور ہوا روایت نہیں کیا ف لفظ والزکوٰۃ میں ظاہر یہ ہے کہ واو بمعنے او کے ہے یا تقدیر یہ ہے وقال قائل الزکوٰۃ اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ کیونکر رہا ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوٰۃ اور جہاد سے ہوں حالانکہ یہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہے کہ جو کوئی محبت اللہ رکھتا ہے محبت رکھیگا انبیا اور اولیا اور صلحا سے اور بالضرور اطاعت و اتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکھیگا واسطے خدا کے دشمنی رکھیگا دشمنان دین کی اور سعی کریگا جہاد و قتال اُنکے میں پس یہاں سب طاعتیں نماز اور زکوٰۃ اور جہاد وغیر ذلک داخل ہیں انمیں کوئی چیز باہر نہ ہے اُنسے گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال و طاعات حب للہ اور بغض للہ ہے یا مراد یہ ہے کہ اعمال قلبی میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور جہاد اس صورت میں کچھ تعارض نہ رہا اور یہ مراد ہے کہ بعد ارتکاب امورات شرعیہ کے اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کے حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہیں پس لازم پکڑو تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہیں ہے کہ یہ دونوں افضل ہیں نماز اور روزہ اور زکوٰۃ سے ثواب میں اور موید ہے اسکی وہ روایت کہ طبرانی نے نقل کی ہے ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المومن ترجمع ؎ **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے کہ نہیں دوست رکھا کسی بندہ نے کسی بندہ کو واسطے اللہ مگر کہ تعظیم کی اُسنے اپنے پروردگار عز وجل کی نقل کی یہ احمد نے ؎ **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّهَا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اسماء بنت یزید کی سے کہ تحقیق اُسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے کیا نہ خبر دون مین تمکو بہترین تمہارے کون ہین
فرمایا بہترین تمہارے وہ لوگ ہین کہ جب دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین یہ حدیث مع ترجمہ اور
شرح کے گذر چکی ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِی
الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَهُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ هٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندے محبت رکھین آپس مین واسطے خدا کے ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین یعنی مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ درمیان
اُن دونون کے دن قیامت کے یعنی واسطے شفاعت آپس کے یا جنت مین بطریق مصاحبت کے فرماویگا یعنی زبانی فرشتے کے یا بلا واسطہ ہر ایک
کو اُن دونون مین سے یہ بندہ وہ ہے کہ تھا تو محبت رکھتا اس سے بسبب میرے **وَعَنْ** اَبِیْ رَزِیْنٍ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ
عَلٰی مِلَاکِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ
مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَکٍ کُلُّهُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْہُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ اور روایت ہے
ابی رزین سے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین کو کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر جڑ اس امر کے یعنی دین کے کہ پہنچے تو بسبب
اُسکے بھلائی دنیا اور آخرت کے گو کہ وہ یہ چیزین ہین لازم کر اپنے بیٹھنا اہل ذکر کی مجلسون مین یعنی ذکر کے لیے اور جب تنہا بیٹھے تو پس ہلا زبان اپنی جبتک
کہ ہو سکے ساتھ ذکر اللہ کے یعنی لوگون مین اور تنہا ذکر کر تا رہ اور دوست رکھ واسطے اللہ کے یعنی جسکو دوست رکھے تو اور دشمن رکھ واسطے اللہ کے یعنی
جسکو دشمن رکھے تو اے ابو رزین آیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہے اپنے گھر سے بقصد ملاقات اپنے بھائی مسلمان کے پیچھے پیچھے اُسکے ہوتے ہین ستر ہزار فرشتے
سب دعا و استغفار کرتے ہین اُسکے لیے اور کہتے ہین اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاقات کیا واسطے تیرے پس ملا اُسکو ساتھ رحمت اور مغفرت
اپنی کے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ کام مین لاوے تو اپنے بدن کو اسمین یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَعُمُدًا مِنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ
لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ تُضِیْءُ کَمَا یُضِیْءُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ یَسْکُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ
فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھا مین ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کی اُنپر بالاخانے ہین زمرد کے اُنکے
دروازے ہین کھلے ہوئے روشن اور چمکتے ہین وہ بالاخانے اور دروازے اُنکے جیسے کہ روشن اور چمکتے ہین ستارے روشن پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ
کون رہینگے اُنمین فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکھتے ہین آپس مین واسطے اللہ کے اور ہمنشینی کرتے ہین واسطے اللہ کے اور ملاقات کرتے ہین آپس مین واسطے اللہ کے
نقل کین بیہقی نے شعب الایمان مین یہ تینون حدیثین

بَابُ مَا نُهِیَ عَنْہُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

باب ہے اُس چیز کا منع کیا گیا ہے اُس سے چھوڑنے ملاقات کی سے اور کاٹنے دوستی کی سے اور ڈھونڈھنے عیبون کے سے
ف تہاجر کے معنے ہین کاٹنا اور یہی معنے ہین تقاطع کے پس تقاطع بیان و تفسیر ہے تہاجر کی اور مراد اُسسے ترک ملاقات و سلام بھائی مسلمان کا اور
کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سے اور یہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا تھا اسلیے کہا ما نہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور

عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکھے اور مکروہ جانے آدمی اُسکے ظاہر ہونے کو اور دوست رکھے کہ پوشیدہ رہے یعنے عیب و نقصان کہ آدمی مین ہین اور اتباع عورت عیب جینی کرنی ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال واسطے کسی شخص کے یہ کہ ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے کہ ملین دونون پس منھ پھیر لیوے یہ ایک طرف اور منھ پھیر لیوے وہ دوسری طرف یعنے ایک دوسرے کو نہ دیکھے اور بہتر ان دونون کا وہ ہی کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** زیادہ تین دن سے اس قید سے سمجھا جاتا ہی کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہین اسلیے کہ آدمی کی طبیعت مین غضب اور بدخلقی اور رحمت اور مانند انکے کے بیٹھ رہے ہین پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہ ہی کہ تین کے عرصہ مین خفگی جاتی رہے یا کمتر ہو جاوے اور بعد اسکے کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتھ قول یلتقیان الخ کے اور مراد یہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکے حقوق کے ہو تو منع ہی مثلا اُسنے اسکی غیبت کی اور اُسکی خیرخواہی نکی اُس سے اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہ نچاہئے اور اگر تقصیر امور دین مین کرتا ہی جیسے اہل ہوا و بدعت تو اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جبتک کہ نہ ظاہر ہو تو بہ اور رجوع اُسکی طرف حق کے اور سیوطی نے موطا کے حاشیہ مین ابن عبدالبر سے نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علما نے اسپر کہ جو کوئی ڈر رکھتا ہو کسی کے کلام کرنے سے اور ملنے سے اپنے دین کے فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہی اُسکو کنارہ کشی اور دوری ڈھونڈھنے اس سے با حسن وجوہ یعنے بغیر واقع ہونے کسی ہیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کے انتہےٰ اور احیاء العلوم مین ایک جماعت صحابہ و غیرہم سے نقل کیا ہی کہ بعضون نے آپس مین سے ترک ملاقات کی تھی مرتے دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تین صحابیون پر کہ غزوۂ تبوک مین نہ گئے تھے پچاس روز تک صحابہ کو اور اُن کی بیبیون اور قرابتیون کو حکم کر دیا تھا کہ اُنسے ملاقات و کلام نکرین بسبب خوف راہ پانے نفاق کے اُن مین اور آنحضرت ایک مہینے تک اپنی بیٹیون سے خفا رہے تھے اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر سے ایک مدت تک ترک ملاقات کی تھی غرض کہ امور دین مین ثابت ہوئی ہی خفگی لیکن چاہیے کہ نیت صادق رکھے اسمین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کرے یعنے پہلے کرے سلام علیک اور رفع کدورت کرے اسمین اشارہ اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سے اور اس مقدار کفایت کرتا ہی اس سے کم نچاہیے تا حق مسلمانی ہاتھ سے نجاوے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان بد سے اسلیے کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودی کے خریدنے کا او بطور نہو لینا اور حسد نکرو آپس مین اور نہ بغض رکھو آپسمین اور نہ غیبت کرو آپسمین اور ہو و بندے اللہ کے بھائی اور ایک روایت مین ہی اور نہ حرص کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دروغ ترین باتون کا ہی کہ جب کسی پر کچھ گمان لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جھوٹ ہو گا اور مراد ساتھ بات کے بات نفس کی ہی اور وہ بالقاے شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اُسکو اس سبب سے ہی یا مبالغہ ہی اسمین اور قرآن مین آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد اُس سے گمان بد ہی اور لکھا ہی علما نے کہ گمان بد کہ نہین آتی ہی اُس سے وہ ہی کہ استقرار کرے اور جزم کرے ساتھ اُسکے نہ وہ کہ بطور خطرہ کے گذرے دل مین اور بعضون نے کہا ہی کہ موجب گناہ کا جب ہی کہ کلام کرے ساتھ اُسکے اور زبان پر لاوے اور بہر تقدیر دلیل رکھتا ہو اسپر یا دونون دلیلین متعارض ہون وبحکم دلیل و قرینہ واضحہ کے جو گمان لیجاوے اُس سے ماخوذ نہین ہوتا اور لا تحسسوا پہلا ساتھ حاء حطی کے ہی اور دوسرا

ساتھ جیم کے اور بالعکس اور فرق درمیان تجسس اور تحسس کے علماء نے کئی وجہ کیا ہے قاموس میں بیچ فصل جیم کے کہا ہے کہ تجسس دریافت کرنا خبرون کا مثل تحسس
اور جاسوس اور جسیس مشتق اس سے ہے یعنے صاحب سر شر کے اور فصل ح میں کہا ہے کہ حاسوس بمعنے جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھ خبر خیر کے اور جیم سے
مخصوص ساتھ خبر شر کے انتہی اور بعضون نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کے اور ح سے دریافت کرنا اُسکا حاسّہ سے جیسے کہ چوری سے
سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کے عیبون سے اور ح سے سننا اُنکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کے لیے اور ح سے
اپنے لیئے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کے عیبون کا اور امور پوشیدہ اُنکے کا بذات خود یا بمدد غیر کے اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کرنے
خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانے کے خیر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لاتناجشوا النجش سے ہے نجش ساتھ جزم جیم کے کہا بعضون نے کہ مراد اس سے
ہے طلب نعت اور بلندی اور لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگائی بغیر ارادہ خریدنے کے تا دوسرا اسکی دیکھا دیکھی اُتنے سے لے کو اور اصل میں
نجش کہتے ہیں شکار کے برانگیختہ کرنے کو اور بعضون نے کہا کہ نجش حدیث میں بمعنے ورغلانے کے کسی کو کسی سے شر وخصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت
غیر ظالم کی یا آرزو کرنے اسکی کہ نعمت اسکی مجھکو پہونچ جاوے کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو آپسمین یعنے احتراز کرو اسباب حادث ہونے بغض کے سے الا حب
ونفض خلقی بلکہ بندہ کو انمین اختیار نہیں ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا اور مذاہب میں اسلیے کہ بدعت دین میں اور گمراہی راہ مستقیم سے باعث بغض
کی اور ظاہر تریہ ہے کہ نہی آپس کے بغض سے ہے اس واسطے کہ محبت رکھنے کے آپس میں مطلقا اگرچہ بابت کہ خلل پڑے دین میں تو اسصورت میں بغض جائز ہے
آپس کی بلکہ واجب ہے بغض اسلیے کہ غرض شارع کے اجتماع کلمہ امت کا ہے موجب قول اللہ تعالی کے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمین شک نہیں
ہے کہ محبت آپس کی سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا اور معنے یہ ہیں کہ نہ بغض رکھے بعضا تمہارا بعضے سے اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہیں کہ
نہ ڈالو تم عداوت مسلمانوں میں [illegible] [illegible] [illegible] سے اسلیے کہ اسمین بنیاد رکھتے فساد کی ہوتی ہے اور لاتدابروا یعنے غیبت نکرو آپس میں
پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے تقاطع ہے یعنے ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹھ دیتا ہے دوسری کو یعنے اعراض کرتا ہے بیچ ادا
حقوق اسلام کے اور ہو بندے اللہ کے الخ یعنے سب تم بندے ایک مولا کے ہو تو سب عبودیت میں برابر رہو اور آپس میں بھائی رہو اور حسد اور بغض اور غیبت
کو چھوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت میں ہے ظاہر یہ ہے کہ بعد سب لفظون کے ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ بعد لا تحاسدوا کے اور معنے تنافس کے تحاسد میں
یا قریب اسکے اور احتمال ہے کہ معنے تنافس کے ہون میل ورغبت کرنے دنیا میں جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ڈرتا ہون میں تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس
یعنے رغبت کرو اسمین الخ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ
فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے دن پیر کے اور جمعرات کے پس بخشش کیا جاتا
ہے واسطے ہر بندے کے کہ شریک نکرتا ہو ساتھ اللہ کے کسیکو یعنے نہیں رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہے درمیان اسکے اور درمیان کسی مسلمان کے دشمنی
وکینہ پس کہا جاتا ہے ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی رکھتی ہیں یہانتک کہ صلح کریں آپس میں نقل کی یہ مسلم نے ف کھولے جاتے
ہیں دروازے بہشت کے یعنے طبقات اسکے کہ بالاخانہ اور درجات اُسکے کہلاتے دونون میں واسطے کثرت رحمت کے کہ اوترتی ہے ان دونون
میں اور باعث ہے مغفرت کے کذا فال علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ کھلنا دروازون کا کنایہ ہے کثرت مغفرت سے اور درگذر کرنے سے جرائم خلق سے اور دینے ثواب اور
رفعت درجات سے اور ثواب یہ ہے کہ محمول ہے یہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پھیرنے والی ظاہر سے نہو اور کھلنا دروازون کا
علامت عفو کی ہو اور یہانتک کہ صلح کریں ظاہر یہ ہے کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہے اسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہے کہ دوسرا صاف ہو یا نہو

واللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ہذین حتی یفیئا رواہ مسلم اور روایت ہے اسی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہیں عمل لوگوں کے آگے پروردگار تعالی کے ہر ہفتہ میں دو بار دن پیر کے اور دن جمعرات کے پس بخشش کی جاتی ہے واسطے ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان مسلمان بھائی اسکے کے دشمنی پس کہا جاتا ہے کہ چھوڑ دو ان دونوں کو یہاں تک کہ رجوع کریں اور باز آویں دشمنی سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب الا فی ثلث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل امراتہ وحدیث المراۃ زوجہا اور روایت ہے ام کلثومؓ بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی ہے کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرے درمیان لوگوں کے یعنی ساتھ جھوٹ اپنے کے اور کہے نیک بات یعنی ہر ایک کو دونوں دشمنوں میں سے ایسی بات کہے کہ باعث صلح ہو اور پہونچاوے نیک بات نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثومؓ نے اور نہیں سنا میں نے انکو مراد رکھتی تھی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کے ان چیزوں میں سے کہ کہتے ہیں لوگ اسکے حق میں کہ وہ جھوٹ ہیں مگر بیچ تین چیزوں کے ایک تو لڑائی میں اور دوسرے صلح کروانے میں درمیان لوگوں کے اور تیسرے بات کرنے مرد کے میں اپنی بیوی سے اور بات کرنے بیوی کے میں اپنے خاوند سے **ف** پہونچاوے نیک بات دونوں کو کہ جو سنی نہو آسکے مثلا کہے کہ فلانا سلام کہتا تھا تمکو اور دوست رکھتا ہے اور نہیں کہتا ہے تیرے حق میں مگر اچھی بات اور مانند اسکے کے اور جھوٹ لڑائی میں یہ ہے کہ ایسی باتیں کہے کہ اس سے قوت مسلمانوں کی ظاہر ہو اور دل اپنے لشکر کے لوگوں کے قوی ہوں اور دشمن فریب کھا جاوے اگرچہ خلاف واقع کے ہو مثلا کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہے اور مدد انکی بہت سی آتی ہے یا کہے کسی کافر کو کہ دیکھ اپنے پیچھے کہ فلانا آپہونچا ہے تیرے پیچھے مارنے کو تیرے اور درمیان بیوی کا جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت و خوشنودی کا کریں زیادہ اس سے کہ واقع میں ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو ترجمہ ح

وذکر حدیث جابر ان الشیطان قد ایس فی باب الوسوسۃ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اسکا یہ ہے ان الشیطان الخ بیچ باب الوسوسہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الکذب الا فی ثلث کذب الرجل امراتہ لیرضیہا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کے جھوٹ بولنا مرد کا ہے اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافروں کے اور جھوٹ بولنا اس لیے کہ صلح کرے درمیان لوگوں کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** اس حدیث میں فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے کیونکہ عورتیں جاہل و نادان ہیں انکی تسلی و راضی کرنے کی اکثر حاجت پڑتی ہے اور اوپر کی حدیث میں دونوں کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نے از راہ اختصار کے ایک ہی کا ذکر کیا ترجمہ ح

وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ سلم علیہ ثلث مرار کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہ صدیقہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق واسطے مسلمان کے یہ کہ ترک ملاقات کرے دوسرے مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جس وقت کہ ملاقات کرے اس سے تو چاہیے ہیں کہ سلام علیک کہے اس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اسکو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ اسکے کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی جسنے

کہ جواب نہ دیا تو پھر وہ ساتھ گناہ ترک ملاقات کے یا ساتھ گناہ اپنے کے یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنے والے کے یعنی سلام کرنے والا گناہ ترک ملاقات کے سے باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینے والے کی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنے والے کا بھی اسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا باوجود **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جو شخص کہ چھوڑے ملاقات زیادہ تین دن سے یعنے اگرچہ ایک ساعت ہو پھر مر جاوے یعنے اسی حالت میں بغیر توبہ کے داخل ہوگا آگ میں نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ** سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ کَسَفْكِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی خراش سلمی سے کہ سنا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے برس روز پس وہ مانند خون کرنے اسکے کے ہے یعنے گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنے کا قریب قریب ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال ہے واسطے مومن کے کہ ترک کرے ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سے پس اگر گذریں تین دن تو چاہیے کہ ملے اُس سے یعنے جس سے کہ ملاقات ترک کی ہے اور سلام علیک کرے اُس سے پس اگر جواب دیا اُسنے اُسکے سلام کا پس تحقیق شریک ہوئے دونوں ثواب میں یعنے ثواب ملجانے میں پہلا السبب ابتدائے سلام اور ترک خفگی کے اور دوسرا سبب جواب سلام اور قبول کرنے اُسکے کے اور اگر جواب نہ دیا اُسنے سلام کا پس تحقیق پھرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کے یعنے گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کے اور نکلا گناہ ترک ملاقات سے سلام کرنے والا نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس عمل کے کہ افضل ہے درجہ اسکا اور بہت ہے ثواب اسکا درجہ روزے اور ثواب اور صدقہ اور نماز کے سے کہا ابو داؤد نے کہ کہا ہمنے ہاں یعنے فرمائیے فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصوں کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصوں کے وہ ہی مونڈنے والا یعنے دین میں خلل ڈالنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** ظاہر یہ ہے کہ واو والصدقہ وغیرہ میں جمع کے لیے ہے پس معنے یہ ہونگے کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزوں مذکورہ سے اور احتمال یہ بھی ہے کہ واو بمعنے او کے ہو پس معنے یہ ہونگے کہ یہ افضل ہے ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب میں اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزوں مذکورہ سے یعنے روزے وغیرہ سے نوافل ہیں نہ فرایض کہتا ہوں میں کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ مراد کیا ہے اسواسطے کہ کبھی متصور ہے یہ کہ ہو صلح کروانی فساد میں کہ متفرع ہو اُسپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور ہتک حرمت فضل ان عبادات فرض سے کہ ممکن ہے قضا انکی اور یہ عبادتیں اللہ تعالی کے حقوق میں سے ہیں کہ سہل ہیں حق سبحانہ کے نزدیک بندوں کے حقوق سے پس جبکہ ہوا یہ اسطرح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوے کہ یہ جنس عمل سے افضل ہے اُس جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اسکے کے افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المرأة اور اصلاح ذات البین یعنے نیک کرنا احوال کا کہ درمیان یکدیگر کے ہے جیسے کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت میں واقع ہے اور فساد ڈیرا ہے انکو مبدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کے کرنا اور فساد سے طرف صلاح کے لانا اصلاح ذات البین کے یہ معنے ہیں اور ذات البین نام ان احوال کا ہے کہ درمیان لوگوں کے ہیں اور اصلاح انکا نیک کرنا ہے اور مبدل کرنا انکا فساد سے ساتھ صلاح کے اور فساد

احوال کہ ذات البین ہی حالقہ ہی حلق کہتے ہین بال مونڈنے کو اور حالقہ بال مونڈنے والے اور مراد یہان ہلاک کرنا اور جڑ سے اوکھیڑنا ہی یعنے فساد ذات بین
ایک خصلت ہی ہلاک کرنے والی دین کی اور جڑ سے اوکھیڑنے والی ثواب کی جیسیکہ اوسترہ بالون کو جڑ سے مونڈتا ہی اور اسمین رغبت دلانی ہی صلح کروانے پر
اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہی فساد ڈالنے سے آپس مین ٭ع وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَيْكُمْ
دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہی طرف تمہارے اور سرایت کی ہی تم مین بیماری امتون کی کہ پہلے تم سے تھین وہ بیماری حسد و بغض ہی وہ بغض
یا ہر ایک ان دونون مین سے مونڈنے والا ہی نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالون کو ولیکن مونڈتا ہی یعنے جڑ سے اوکھیڑتا ہی دین کو یعنے ضرر اسکا بڑا ہی دنیا
اور آخرت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ٭ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ
يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو
تم حسد سے اسلیے کہ حسد کھاتا ہی یعنے فنا کردیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنے والے کی نیکیون کو جیسے کہ کھاتی اور جلاتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی معتزلہ نے اپنے مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور اہل سنت
وجماعت کے نزدیک یہ نہین ہی بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسیکہ فرمایا اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ اور جواب انکی دلیل پکڑنے کا اس حدیث سے
یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور
بعضون نے یہ جواب دیا ہی کہ مراد کھانے اور لیجانے حسد کے سے حسنات کو یہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنے مال کے اور ہلاک کرنے
نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزین کرتا نہین تو ارادہ رکھتا ہی اور کچھ نہین تو ہتک حرمت بسبب غیبت کے تو ضرور کرتا ہی پس روز
قیامت کے نیکیان اُسکی محسود کو دینگے عوض مین اُسکے حقوق کے کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین سے وہ
شخص ہی کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوۃ اور روزے اور شب بیداری کے آویگا اور حال اُسکا یہ ہویگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو
بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اُسکی اُنکو دیگا کہ جن پر ظلم کیا تھا معنے حبط
اعمال کے یہ ہین نہ مٹانا اور فنا کرنا اُن کا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کس اعمال کے اویگا حال آنکہ حدیث
ناطق ہی ساتھ آنے کے مع اعمال کے روز قیامت کیلئے اور جواب یہ ہی کہ حسنات مضاعف ہوتے ہین ساتھ استمداد و صلاح بندے کے پس جب مرتکب
خطاؤن کا ہوتا ہی تو مضاعفیت سے محروم رہتا ہی ٭ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا
الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی دلوانے سے درمیان دو شخصون کے پس تحقیق وہ
مونڈنے والی ہی یعنے تباہ کرنے والی ہی دین کی نقل کی یہ ترمذی نے ٭ وَعَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ
اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی صرمہ سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہونچاوے یعنے کسی مسلمان کو بے وجہ شرعی پہونچاویگا اللہ ضرر اُسکو یعنے سزا دیگا اُسکے عمل کی اور جو شخص مشقت
ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اُسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف اور لفظ شاق الخ کے یہ معنے بھی لکھے ہین
کہ جسنے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اُس سے عداوت کریگا اللہ یعنے عذاب کریگا اُسکو ٭ع وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابی بکر صدیق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہی یعنے دور ڈالا گیا ہی درگاہ قرب و رحمت الٰہی سے وہ شخص کہ ضرر پہنچاوے
کسی مسلمان کو یعنے ظاہر مین یا مکر کرے یعنے ضرر پہنچاوے خفیہ اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وعن ابن عمر
قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع فقال یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان
الی قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم ولا تتبعوا عوراتھم فانہ من یتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع اللہ عورتہ ومن یتبع
اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سے کہا چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگون کو
ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا اے گروہ اُن شخصون کے کہ اسلام لائے ہین ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پہنچا ہی ایمان طرف دل اُنکے کے نہ ایذا دو تم مسلمانون کو
یعنے کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائے ہین زبان سے اور ایمان لائے ہین دل سے اور نہ عار دلاؤ اُنکو اور نہ تلاش کرو عیب اُنکے پس تحقیق جو شخص کہ ڈھونڈھے عیب اپنے
بھائی مسلمان کا ڈھونڈھیگا اللہ عیب اُسکا اور جسکا ڈھونڈھا اللہ نے عیب رسوا کریگا اُسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنے لوگون سے بیچ گھر اپنے کے نقل کی یہ ترمذی
نے ف اسلام لائے ہین الخ شریک ہین اس مین مومن و منافق اور نہین پہونچا ہی ایمان یعنے اصل ایمان یا کمال اُسکا طرف دل اُنکے کے پس شامل ہی یہ فاسق
کو بھی اور یہی ظاہر تر ہی اسلیے کہ آگے فرمایا من تتبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوت یعنے بھائی چارا ہی نہین پس طیبی نے جو اختیار کیا ہی
کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہ خلاف ظاہر کے ہی اور حکم اعم بہت مناسب اور کامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنے تنبیہ اور طعن نکرو
اُس گناہ پر کہ پہلے ہو چکا ہی اگلے زمانہ مین برابر ہی کہ جانو توبہ کرنے اُنکے اس سے یا نہ جانو اور عار دلانے حالت مباشرت مین یعنے جبکہ کر رہا ہی
یا بعد اُسکے پہلے ظاہر ہونے توبہ کے واجب ہی اُسکے لیے کہ قادر ہوا اُسپر اور کبھی واجب ہوتی ہی حد و تعزیر پس یہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سے ہی
اور نہ تلاش کرو یعنے تجسس نکرو اُنکے اُن عیبون مین کہ نہین جانتے تم اُنکو اور نہ اظہار کرو اُن عیبون کو کہ جانتے ہو تم پس تحقیق شان یہ ہی کہ جو کوئی ڈھونڈھے
یعنے طلب کرے عیب یعنے ظاہر کرنا عیب بھائی مسلمان کا یعنے کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کے کہ واجب ہی عذر کرنا آپ اور عذر کروانا اور رکو اُس سے
اور ڈھونڈھیگا اللہ یعنے ظاہر کریگا عیوب اُسکے یعنے یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بھائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنے ظاہر
کریگا برائیان اُسکی کہا امام غزالی نے کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتھ مسلمان کے پس دل نہین ٹھہر سکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنے کو پس باعث ہوتا ہی پردہ
[illegible] اور حد پردہ کی یہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کرے اور جو دیوار کی ہو مکان کی پس نہین جانا ہی چوری سے کان لگانا اُسکے گھر پر تاکہ سنی آواز تارون کے یعنے
ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اُس پر واسطے دیکھنے گناہ کے مگر یہ کہ ظاہر ہو [illegible] کہ معلوم کر لیتا ہی لوگ وہ کہ باہر گھر کے ہو مانند
آواز مزامیر کے اور آواز نشے والون کے کہ آپسمین نشے والون کی سی باتین کر رہے ہون اور اسیطرح جبکہ چھپا لین پاس شراب کے اور آلات لہو کے آستینون مین
اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہی کھولنا اُنکا اور اسیطرح نہین جائز ہی سونگھنا تاکہ پاوے بو شراب کی اور نہین جائز یہ کہ طلب خبر کی کرے اپنے ہمسایون
سے تاکہ خبر دیوین وہ اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتا ہی شرابی کے گھر میں اور اس قول مین کہ نہین پہونچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکے کہ جبتک کہ نہین
پہونچتا ہی ایمان طرف دل کے نہین حاصل ہوتی اُسکو معرفت اللہ کی اور نہین ادا کرتا حقوق اُسکے پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالیٰ کی
ہی اور حقوق ادا کرنے مسلمانون کے پس نہ ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پہونچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی اُنکے احوال کا تمام ہوا کلام امام کا
اور حاصل ہوا مقصد اور تمام بخیر ہوا اس سے ع وعن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربوا الاستطالۃ
فی عرض المسلم بغیر حق رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن زید سے اُنھنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا زیادہ ترین سود کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کے ناحق نقل کی یہ ابوداود نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے غیبت

لہ بہتان ہی بولنا [illegible]

کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترشرو ہو تکبر کرنا اُسپر اور حقیر جاننا اُسکو ناحق اور بے مصلحت شرعی کے اور زیادہ ترین سود مین کا ہی یعنے بڑا سود ہی یہ نسبت اور
سودون کے حرمت و گناہ مین اور ربوا لغت مین معنے زیادتی کے ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنے کسی کی آبروریزی
مین لینا ہی زیادہ اُس چیز سے کہ استحقاق رکھتا ہی اور زیادہ اُس چیز سے کہ رخصت ہی تشبیہ دی اُسکو ساتھ ربوا کی کہ زیادہ حق سے لیتا ہی اور اسکو اربی یعنے بڑا ربوا
کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اُسکے مال سے پس ضرر اور فساد اُسکے لینے مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضے احوال مین مباح
ہوتی ہی آبروریزی جیسیکہ صاحب حق کہے یا ظالم اُسکو کہ حق اُسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح یعنے اُسکا نقصان بیان کرے اور اسی قبیلہ سے ہی جرح رواۃ کا
کہ محدثین راویون کو واسطے مصلحت دین کے کرتے ہین اور اسکے مانند ہی ذکر کرنی برائی منگنی کرنے والے کی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانے کے لوگون کو +
حرج **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی ربی مررت بقوم لھم اظفار من نحاس یخمشون
وجوھھم وصدورھم فقلت من ھؤلاء یا جبرئیل قال ھؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضھم رواہ
ابوداؤد اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیگیا مجھکو رب میرا یعنے جب معراج ہوئی مجھکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اُنکے
ناخون تھے تانبے کے کھرچتے تھے موہنہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مین نے کون ہین یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنے غیبت کرتے ہین
اُنکی اور پڑتے ہین لوگون کی آبرو مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے غیبت کرتے ہین اور برا کہتے ہین اور بسبب اسکے آبروریزی کرتے ہین لوگون کی غیبت کرنی
جو کہا کھانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبروریزی لوگون کی کی اور اُس سے خوش ہوئے حق تعالی نے موہنہ اور سینے اُنکے
بھی اُنکے ہاتون سے زخمی کروائے +
حرج **وعن** المستورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہ
مثلھا من جھنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جھنم ومن قام برجل مقام سمعۃ وریاء
فان اللہ یقوم لہ مقام سمعۃ وریاء یوم القیمۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی مستورد سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص کہ کھاوے
بسبب غیبت کسی نے یا بہتان زنا کرنے یا لیے بروئی کرنے کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کھلاویگا اُسکو مانند اُس لقمہ کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ پہناوے
کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنے کسی شخص مسلمان کے پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اُس کپڑے کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ کھڑا کرے کسیکو بیچ مقام سنانے
اور دکھلانے کے پس تحقیق اللہ تعالی کھڑا ہوویگا واسطے اُسکے بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ اکلۃ ساتھ پیش ہمزہ
اور جزم کاف کے ہی بمعنے لقمہ کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے بمعنے یکبار کھانے کے جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور برائی کسی مسلمان
کے سے خوش ہوتا ہو کوئی اُسکے پاس جاوے اور از راہ خوشامد کے غیبت اُس مسلمان کی کرے اور اُس سبب سے اپنے لیے روٹی پیدا کرے اور وجہ رزق کی بہم پہنچاوے
اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کے ہی یعنے البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکھا گیا اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مفعول کے ہی یعنے پہنایا جاوے کپڑا اور یہ
مناسب ہی قرینہ سابقہ کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اول کے ہین کسی نفسہ ثوبا یعنے پہناوے اپنے نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے اسی
طرح کہ پہلے ذکر کی گئی کھانے مین اور مقام برجل مین حرف ب تعدیہ کے لیے ہی اور مراد رجل سے نفس اُسکا ہی یا غیر اُسکا یعنے کھڑا کرے اپنے تئین یا کسی اور
کو بیچ مقام دکھانے اور سنانے کے یعنے تعریف کرے اور خوبیان دکھلاوے اپنی یا اور کی تا لوگ دیکھین اور سنین اُسکی فضیحت کرنے کے لیے کھڑا ہوگا اللہ پس
کھڑا ہونا اللہ کا مقام سنانے اور دکھانے مین کنایہ ہی اسکے فضیحت کرنے سے اور کہا مظہر نے کہ ب برجل مین احتمال ہی کہ تعدیہ کے لیے ہو یا سببیہ کے لیے
پس اگر تعدیہ کے لیے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی کھڑا کرے کوئی کسی کو مقام سنانے اور دکھلانے مین یعنے تعریف کرے کسی کی ساتھ صلاح و تقوے کے
اور ساتھ زہد اور عبادت کے شہرت دی تا لوگ اُسکے معتقد ہون اور خدمت کرین اُسکی اور اُسکو جال ٹھہراوے اپنے لیے تا اُسکے سبب سے مال و جاہ اپنے تئین

حاصل ہو جیسا کہ بعضے خادم درویشوں کی کرتے ہیں ہمارے زمانے میں بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالیٰ مقام فضیحت اور رسوائی
میں کھڑا کریگا ساتھ اس طرح کے حکم فرماویگا فرشتوں کو کہ اظہار کریں کہ یہ جھوٹا ہے کہ ایک شخص کو جھوٹ شہرت دی تھی اپنی غرض نفسانی کے لیے بعد ازان
عذاب دیگا اسکو عذاب جھوٹوں کا اور اگر یہ سبب کے لیے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی ظاہر کرے صلاح اور زہد اور تقوے بسبب اسکے کہ معتقد ہو اسکا کوئی شخص
ذی قدر اور بہت مال والا تاکہ حاصل ہو اسکو مال و جاہ جیسے کہ کہتے ہیں لوگ عرف میں کہ یہ زاہد امیر کا ہی ٹھہرا ہوگا اللہ تعالیٰ اسکے رسوا کرنے کے لیے یعنے ارادہ کریگا
اسکی فضیحت کرنے کا مقام سلف اور دکھلانے میں یعنے فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کریں کہ یہ ریاکار تھا خلق کے لیے کام کرتا تھا بعد ازان عذاب کریگا اسکو عذاب
ریاکاروں کا متن ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک گمان رکھنا جملہ عبادات حسنہ سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** یعنے نیک گمان
رکھنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے جملہ عبادات حسنہ سے ہے پس نہیں لائق ہے ترک کرنا عبادتوں کا بخلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہیں عوام کہ حسن ظن یہ ہے کہ ترک کرے
عمل کو اور اعتماد کرے اللہ پر اور کہے کہ وہ کریم و غفور رحیم ہے پس جسنے ترک کی عبادت اور دعوے کیا نیک گمانی کا ساتھ معبود کے وہ مغرور و مردود ہے یا معنے
یہ ہیں کہ گمان نیک لیجانا مسلمانوں پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکھنا ساتھ ان کے جملہ عبادات حسنہ سے ہے یا ناشی ہے حسن عبادت سے یعنے جو کوئی متعبد
و نیکوکار ہو لوگوں پر گمان نیک لیجاتا ہے اور بدگمان سوائے بدکار کے نہیں ہوتا ہے بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار بد نامہ خود خواند اندر حق یار متن ح **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا
اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت
ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تھی سواری زیادہ یعنے ایک اونٹ تھا زیادہ انکی حاجت سے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہ دے تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنے بطریق استفہام انکاری کے کہ میں دیتی ہوں اس یہودیہ کو پس
غصے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی ان سے ملاقات مہینے ذی حجہ کے اور محرم کے اور کچھ صفر کے مہینے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت صفیہ رضی اللہ
عنہا بیٹی تھیں حیی بن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل میں سے تھا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سے اور بیوی تھیں ابو الحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر میں
اور یہ پکڑی آئیں پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لائے اور بعضے ازواج مطہرات کو انسے سوء مزاجی تھی چنانچہ حضرت عائشہ بھی انھیں میں سے تھیں
اور آنحضرت حمایت اور رعایت انکی کرتے تھے ایک روز انکو حضرت عائشہ نے یہودیہ کہا اور کچھ سخت سست کہا انہوں نے حضرت سے شکایت کی فرمایا کہ تو اسے کہہ
میں پیغمبر زادی ہوں اور تو بیٹی ابو بکر کی اور حضرت زینب بھی بیوی تھیں حضرت کی پس آپ خفا ہوئے انسے بسبب بدزبانی کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ
جائز ہے ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سے بسبب فعل قبیح کے یعنے بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تقریر سے حاصل
ہو جاتی ہے تطبیق حدیثوں میں جیسا کہ اوپر گذرا **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا فِيْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث
معاذ بن انس کی کہ سر اسکا یہ ہے من حمی مومنا بیچ باب شفقت اور رحمت کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ دیکھا حضرت عیسیٰ بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرتے پس کہا واسطے اسکے عیسیٰ نے چوری کی تو نے یعنے کیا چوری کی تو نے کہا ہرگز نہیں
یوں قسم ہے اس ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اسکے پس کہا عیسیٰ نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا میں نے نفس اپنے کو

نقل کی یہ مسلم نے ف ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنے اسکی وحدانیت کے کہ کبھی جانی ہی جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہ ہی کہ تصدیق کیا مین نے تیرے قسم کھانے کو ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا مین نے اپنے نفس کو یعنے اُس چیز مین کہ کہی مین نے بنا پر ظاہر کے واسطے احتمال اُسکے کہ یہ لینا خفیہ نہو چوری واسطے نہونے کسی شرط کے اُن شروط مین سے کہ معتبر ہین حد چوری مین شرعاً کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی کہ یعنے تصدیق کیا مین نے تجکو تیری قسم مین اور پھیرا مین اُس چیز سے کہ گمان کیا تھا مین نے اور جھٹلایا مین نے اپنے نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے ہر چند کہ برخلاف اُسکے معلوم ہو چاہیے کہ اپنے علم کو متہم کرے اور بموجب اُسکے عمل کرے بسبب تعظیم نام خدا تعالی کے ❊ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَّكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدَرَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نزدیک ہی فقر یہ کہ ہووے کفر اور نزدیک ہی حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر ف یعنے قریب ہی کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنے کے اللہ تعالی پر اور یا بسبب نہ راضی ہونے کے قضاے اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنے کے ماسوے اللہ سے یا بسبب میل کرنے کے طرف کفر کے بسبب دیکھنے اسکے کہ اکثر کفار اغنیا ہوتے ہین اور اکثر مسلمان فقرا اور آزمائش مین ہین بمقتضا اسکے کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنے بندون کی تسلی کے لیے لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ آیا ہی کہ تھے یعنے مومن دیکھتے تھے مشرکون کو چین مین پس کہتے تھے کہ اعدا اللہ کا حال تو ہم اچھا دیکھتے ہین اور ہم ہلاک ہو گئے مارے بھوک اور مشقت کے اسپر یہ آیت اُتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہی پھر فنا ہونے والا ہی اور تمہارے لیے بڑے چین آخرت کے ہین پس فانی کو دیکھ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کے اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسی زیادتی غنا کی بھی سبب سرکشی اور گرفتار ہونے گناہ کی ہوتی ہی اور اس لیئے متوسط اور بقدر ضرورت کے ملنا افضل ہی غنا و فقر سے خیر الامور اوسطہا اور آخیر جملہ حدیث کے معنے یہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اُسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نے کہا قریب ہی حسد یعنے گمان حاسد کے یہ کہ بدل دیگا تقدیر کو ❊ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ الْمَكَّاسُ الْعَشَّارُ اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کرے طرف بھائی مسلمان اپنے کے پس معذور نرکھے اُسکو وہ بھائی یعنے انکار اُسکے عذر کا کرے اور کہے کہ عذر نہین رکھتا ہی تو جھوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کرے عذر اُسکا اور کہے اگر چہ عذر رکھتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہوگا اُس بھائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینے والا ہی ف یعنے وہ کہ ظلم کرے اور موافق حق کے نہ لے اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث مین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذاً باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہ ہی کہ صاحب مکس بھی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا بیچ کہنے اُسکے مین کہ یہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجھسے عشر لے لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکے کے اور حضرت عائشہ رض سے بطریق مرفوع آئی ہی حدیث مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ لَمْ يَرِدْ عَلَى الْحَوْضِ نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین ساتھ برے تمہارے کے عرض کیا صحابہ نے کہ بہتر اگر چاہیے تو فرمایئے یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم مین سے وہ ہی کہ اُترے منزل پر اکیلا اور کوڑے مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوے عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بری کے اس سے کہا انھون نے ہان اگر چاہیے تو فرمایئے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھے لوگون سے اور لوگ بغض رکھین اُس سے فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بری کے اس سے کہا ہان اگر چاہیے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتے خطا یعنے عذر خطا اور نہین قبول کرتے معذرت اور نہین بخشتے گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون

ہین تمکو ساتھ بہترے کے اس سے کہا انھون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اس سے خیر کی ورنہ امن ہو شر اسکے سے نقل کی یہ طبرانی وغیرہ نے اور ابی ہریرہ سے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا آپنے عفت کرو لوگون کی عورتون سے یعنے بدنظر نہ دیکھو انپر عفت کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنے باپون

سے نیکی کرینگے تم سے بیٹے تمہارے اور جسکے پاس آوے مسلمان بھائی اسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیے کہ قبول کرے اسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر نہ

قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا یہ صحیح الاسناد ہی ت ع ع **بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِّيْ فِي الْاُمُوْرِ** باب ہی بیچ

بیان بچنے اور درنگ کرنے کے کامون مین **ف** حذر ساتھ زبر ح اور ذال کے اور بجزم ذال کے معنے پرہیز و احتراز کرنے کے اور حذر ساتھ زیر ح

اور زبر ذال کے مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ کرنا کار مین اور شتابی نکرنی اسمعیل و رآنات بروزن قنات کے اسم ہی اس سے معنے درنگ کیلیے اوی کو چاہیے

کہ لوگون کے شر اور زمانہ کے آفات سے خواہ دین کے ہو خواہ دنیا کے پر حذر رہے اور اپنے کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کامون مین

جلدی نکرے اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضے کامون خیر کے ہین کہ شتابی اُن مین فرمائی ہی وہان شتابی کرے جیسے نماز و غیرہ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی

ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دو بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور

بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضمومہ کے ح ساکنہ پر سوراخ سانپ اور بچھو اور مانند انکے کا فرماتے ہین کہ شان مومن دانا کی کہ موصوف برعایت حق و حمایت

دین کے ہو یہ ہی کہ عہد شکنی و سرکشی سے کہ دشمن دین کا ہی درگذر نکرے اور غضب و بدلا اسکا لینا نچھوڑے اور ہر بار حلم و تغافل نکرے اور فریب نکھاوے

اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کھائے تو سہل ہی لیکن امور دین مین نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہی کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہی اور

سبب وارد ہونے اس حدیث کا یہ ہی کہ ابو عزہ ایک شاعر تھا شعرای کفار سے کہ مسلمانون کی ہجو کرتا تھا اور اپنی قوم کی بدذاتو کو مسلمانو

کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر مین بندیون مین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کے پاس نجاونگا پس آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بسبب اس عہد و پیمان کے چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو پھر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ احد مین

ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرت نے اسکے قتل کا حکم کیا اور اسوقت بعضے لوگون نے درخواست اسکے عفو کی کی پس فرمایا حضرت نے

لا یلدغ المؤمن الخ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ

وَالْاَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کے کہ سردار عبد القیس کا تھا کہ تحقیق تجھمین دو خصلتین

ہین کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ یعنے خواہ تجھمین ہون یا تیرے غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبد القیس

نام ایک قبیلہ کا آیا ہی کہ جب جماعت عبد القیس کی آئی حضرت کی آمارت کے لیے تو حضرت کو دیکھکر اونٹون پر سے کود پڑے اور ملازمت شریف کیلئے دوڑے اور بیقراری اور

ذوق محبت ظاہر کین آنحضرت نے انکو نفر پر فرمایا یعنے انکو ان اضطرابیون سے منع نکیا لیکن اشج کہ نام انکا منذر تھا اور رئیس و سردار انکے تھے مکان پر ٹھہرے

اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندھا اور غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سے مسجد شریف مین آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی

پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے آنحضرت کو یہ وضع انکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھمین دو خصلتین ہین الخ اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت

نے انکو ساتھ وجود ان دو صفتون کے خبر دی تو انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دو صفتین کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین

میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا انھون نے شکر اس خدا کو کہ پیدا کیا مجھکو اوپر دو صفتون کے کہ دوست رکھتا ہی

انکو خدا اور رسول اسکا یعنے اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکھتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہی کہ ہمیشہ و باقی رہینگے ع

فصل

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سهل بن سعد الساعدي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الاناة من الله والعجلة
من الشيطن رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في عبد المهيمن بن عباس الراوي
من قبل حفظه روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں مین اللہ تعالی کی طرف سے ہے یعنے اسکے الہام سے
اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضے اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی
اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اسکی کہ یعنے وہ حافظہ خوب نرکھتا تھا **ف** یعنے ہے وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نرکھتا تھا پس دادا اسکا سہل ہے
اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق مرفوع کے اور لفظ اسکی یہ ہین التانی من اللہ والعجلة من الشیطان و جلدی کرنی بعض امور دنیا مین
شیطان سے ہے یعنے اسکے وسوسہ سے ہے کہا ہے بعضوں نے کہ مستثنے ہین اس سے وہ چیزین کہ نہین ہے شبہ انکی خیریت مین یعنے اچھی چیزون مین جلدی کرنی
شیطان سے نہین ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ویسارعون فی الخیرات کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کے اور
درمیان جلدی کرنے کے نفس عبادات مین پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم یعنے مسارعت اور مبادرت طرف طاعات کے یہ ہے کہ مثلا وقت نماز کا آیا در
نکیے اسمین جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنے لگے اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کرلے پس اول یعنے مسارعت اچھی ہے اور دوسری یعنے
جلدی سے کرلینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھے کام کے لیے اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اسکو
برا ہے ۱۲ مولف **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حليم الا ذو عثرة ولا حكيم الا ذو تجربة
رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا بردبار کامل
مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب لغزش کا یعنے
جو کہ گناہ مین پڑا اور خطا اور خلل کار مین اس سے وجود مین آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اسکے دوست رکھتا ہے کہ لوگ عیب و خطائین اسکی ڈھانکین اور قصور
اسکے عفو کرین پس حاصل یہ کہ ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنے مین پائی تو لوگون سے بھی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل الخ
حکیم کہتے ہین دانا اور راست و استوار کار کو اور حکمت کہتے ہین جاننے حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہین کاموں کے پہچاننے کو پس فرماتے ہین کہ جسکو حاصل ہوئی
پہچان اشیاء کی اور جاننا نفع انکا اور پہچاننا اشیاء کے مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا ۱۲ ح **وعن** انس ان
رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم اوصني فقال خذ الامر بالتدبير فان رايت في عاقبته خيرا فامضه وان خفت غيا
فامسك رواه في شرح السنة اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجھکو یعنے ساتھ ایک
چیز کے کہ جاتا رہے تحیر میرا بیچ کام میرے کے پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنے اس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اسکے کا ساتھ دیکھنے انجام اسکے کے اور تامل کرنے کے
بیچ مصالح اور مفاسد اسکے کے پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اسکے کے بھلائی یعنے نفع دنیوی یا اخروی پس کر اسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اس کام مین
پس باز رہ اس کام کے کرنے سے اور چھوڑ دے اسکو نقل کی یہ شرح السنہ مین **وعن** مصعب بن سعد عن ابيه قال الاعمش لا اعلمه
الا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التؤدة في كل شيء خير الا في عمل الاخرة رواه ابو داؤد اور روایت ہے مصعب بن سعد سے کہ نقل
کی اپنے باپ سے یعنے سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سعد سے نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے اسکے باپ کہ
سعد ہے آنحضرت سے روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسلیے کہ بیچ تاخیر بھلائیون کے آفات
ہین اور منقول ہے کہ اکثر جلانا موذیون کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہے کہ امور دنیویہ جو ہین نہین جانا جاتا انجام ان کا انکی ابتدا مین

کہ انجام انکا اچھا ہو جلدی کیجیاوے انمین یا برائی پس تاخیر کیجیاوے انسے بخلاف امور اخرویہ کے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے فاستبقوا الخیرات وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم کہا غزالی نے شیخ تفسیر قول اللہ تعالی کے الشیطان یعدکم الفقر کہ لائق ہی مومن کو کہ جب حرکت کرے اسکے لیے داعیہ خرچ کرنیکا نہ توقف کرے اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اس سے فقر کا اور ڈراتا ہی اسکو اور روکتا ہی خرچ کرنے سے تھے ابو الحسن پاخانہ مین پس پکارا انھون نے اپنے شاگرد کو اور کہا کہ اتار میرے بدن سے قمیص کو اور دے اسکو فلانے کے تئین پس کہا شاگرد نے کہ کیون نہ صبر کیا تمنے یہانتک کہ نکلتے پاخانہ سے کہا انھون نے کہ میرے دلمین آیا تھا دینا اسکا اور نہین امن ہی مجکو اپنے نفس پر اسکے متغیر ہونے سے ﴿ع﴾ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ وروش نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کام مین اور میانہ روی جزو ہین چوبیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نے ﴿ف﴾ میانہ روی یعنے بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال اور افعال مین اور بچنا دونون طرفون کمی اور زیادتی سے جیسے اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہی اسراف اور بخل کے اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ مین تہور اور جبن کے اور اسی قبیلہ سے ہی میانہ روی اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنت کا کہ بیچ مین ہی جبر وقدر کے اور اسیطرح میانہ روی معیشت مین جیسے کہ حدیث مین فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنے میانہ روی خرچ کرنے مین کہ بیچ بیچ مین ہو اسراف وتنگی آدھی معیشت ہی اور اسیطرح حکم ہی میانہ روی کا تمام احوال وافعال مین جیسے کہ بعضی چیزون کو اللہ تعالی نے بیان فرمایا واقصد فی مشیک الآیۃ اور قول اللہ عزوجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض عارفین نے کہ طلب کر علم کو باین حیثیت کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور عمل کر باین حیثیت کہ نہ باز رکھے تجکو علم سے غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی چاہیے اور جزو ہی یعنے سب چیزین ملکر بمنزلہ ایک جزو کے ہین یا ہر ایک انمین سے جزو ہی یعنے ایک خصلت ہی خصال انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے سے اور تعیین عدد کی سپرد ہی شارع کے اور سوائے نور نبوت کے حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی ﴿ح﴾ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ وروش نیک اور میانہ روی جزو ہین پچیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ﴿ف﴾ فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کے یہ ہی کہ ہدی متعلق ہی ساتھ احوال باطنہ کے اور سمت ساتھ اخلاق ظاہرہ کے پس یہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان اور اسلام کے ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کے نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتھ اسکے حقیقت اور اس حدیث مین ایک جزو پچیس مین سے کہا اور پہلی مین چوبیس جزو سے پس ہو سکتا ہی کہ یہ تفاوت وہم اور خطا راوی سے ہو یا بسبب ورسرکے واللہ اعلم ﴿نح﴾ احتمال ہی کہ پہلے یہ حکم ہوا ہو پھر از راہ کرم وعنایت کے وہ حکم ہوا جو کہ اوپر کی حدیث مین گذرا یا یہ کہ ان تین چیزون کا ملکر وہ حکم ہوا اور ان تین چیزون کا ملکر اس صورت مین نسبت کرنے خطا ووہم کیطرف راوی کی کچھ ضرورت نہین واللہ اعلم بہولت ﴿ع﴾ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے انھنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسوقت کہ کہے کوئی شخص کوئی بات یعنے ایسی بات کا ارادہ کرتا ہی اسکے اخفا کا پھر غائب ہووے یعنے چلا جاوے پس وہ امانت ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے ﴿ف﴾ یعنے حکم اسکا حکم امانت کا ہی بہ نسبت مجلس والون کے کہ جنھونے سنی ہی پس انکو چاہیے کہ اسمین خیانت نکرین یعنے افشا نکرین ﴿نح﴾ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ابوالہیثم بن تیہان کے کہ کیا ہی واسطے تیرے خادم کہا نہیں پس فرمایا کہ جسوقت آوے ہمارے پاس بندی تو آئیو ہمارے پاس پس لائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو بندے پس آئے آنحضرت کے پاس مع حبیب عدہ آنحضرت کے ابوالہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیجیو تو ایک کو ان دونوں میں سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوے ساتھ اُسکے چاہیے کہ امین ہو یعنے جسمین کہ مصلحت ہو بہبودی مشورہ چاہنے والے کی ہو وہی کہے اور خیانت نہ کرے اور مقصود یہ ہی کہ چونکہ تو نے مشورہ مجھسے کیا اور مجھے اعتبار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارت کی ایک بردے کیطرف اور فرمایا کہ لے تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہی اسکو نماز پڑھتے اور قبول کرو وصیت میری بیچ حق اسکے کے احسان کرنیکے نقل کی یہ ترمذی نے

ف اور حدیث میں آیا ہی کہ جب ابوالہیثم گھر میں آئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیا ہی اور نیکی و احسان کرنیکی اسکے حق میں وصیت کی ہی اُنکی بیوی نے کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو آزاد کر دیجیو **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجلسین ساتھ امانت کے ہین یعنے جو بات مجلس مین سنین اُسکو کہین نقل نکرین اور بخن چینی نکرین مگر تین مجلسین اور تین باتین کہ مجلس مین سنین واجب ہی نقل اور پہونچا دینا اُنکا غیر کو وہ یہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چھین لینے مال کا ناحق نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے اگر سنی کسی سے یہ بات کہ مین ارادہ رکھتا ہون کہ فلانے شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سے زنا کرونگا یا فلانے کا مال لونگا از راہ ظلم کے تو چاہیے کہ ان باتون کو پہونچا دے اُن لوگون کو تا پر حذر ہوں اور اپنے کو بچاوین یہ حضرت شیخ نے لکھا ہی اور ملا علی قاری نے کہا معنے یہ ہین کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکھے اہل مجلس کو برا کام کرتے تو نہ چرچا کرے اُس چیز کا کہ دیکھی ہی اُن سے مگر تین مجلسین یعنے ایک مجلس تین مجلسون مین سے الخ **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابوسعید کی کہ سر اُسکا یہ ہی ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کے **ف** یعنے یہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہی ایک بار باب المباشرت مین کہ کتاب النکاح مین ہی صحاح مین ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین حسان سے لایا اور مینے باب المباشرۃ مین بحال خود چھوڑ دی اور باب الحذر والتانی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کی اور ثواب ذکر کرنا اسکا صحاح ہی مین ہی اور شاید کہ مصابیح کے نسخون مین کہ مؤلف کے پاس موجود تھے مکرر مذکور ہو ولیکن جو نسخے ہمنے دیکھی ہین اس باب مین مذکور نہیں اور باب المباشرۃ مین ہی فقط غالباً لکھنے والون نے بسبب تکرار کے اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے عقل کو فرمایا اُسکو کھڑی ہو پس کھڑی ہوئی پھر فرمایا اُسکو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اُسکو منھ کر میری طرف پس منھ کیا پھر کہا واسطے اُسکے بیٹھ پس بیٹھی عقل پھر کہا اُسکو نہین پیدا کی مین نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھسے اور نہ فاضل تر اور زیادہ تجھسے کمال میں اور نہ خوب تر تجھسے سبب تیرے لیتا ہون مین

یعنے عبادات اپنے بندون سے یا جس سے کہ نعمت لے لیتا ہون تیرے ہی سبب سے لیتا ہون کہ تقصیر کی ہو موجب غضب کا ہوا ور سبب تیرے دیتا ہون مین یعنے ثواب درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون اسواسطے تیرے دیتا ہون کہ خدمت کی ہو مستحق انعام کا ہوا ور سبب تیرے پہونچاتا ہون مین ور سبب تیرے غصہ کرتا ہون اور سبب تیرے ثواب دیتا ہون اور سبب تیرے عذاب کرتا ہون یعنے مدار تکلیف و رخطاب در عتاب اور ثواب و رعقاب دنیا اور آخرت مین عقل ہی ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کے بعضے علماء نے اور کہتے ہین کہ یہ حدیث موضوع ہی ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسکہ پیدا کیجاویگی موت بصورت دنبہ کے اور ذبح کی جاویگی درمیان مین جنت و دوزخ کی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون مین سے اور روزہ دارون مین سے اور زکوۃ دینے والون مین سے اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سے یہان تک کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نے سب اقسام خیر کا یعنے کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین والاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کے ف مراد عقل سے یہان پہچاننا اشیاء کا ہی اور معلوم کرنا اصلاح و فساد مبداء و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کے اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کا اور واصل ہونا ساتھ حق کے اور عقل معاد کہ بعضون کے کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہی اور اس جگہ مین ہی اختلاف علماء کا اور بحث اُنکی بیچ تفاضل علم و عقل کے کہ کہتے ہین علم افضل ہی یا عقل یعنے بعضے علم کو افضل کہتے ہین اور بعضے عقل کو اور اگر علم کو بھی اوپر معنے تمیز و دریافت کے حمل کرین کا اثر عقل کا ہو بامین معنے کچھ خلاف درمیان مین نہین ہتا اور ساتھ اس معنے کے علم و عقل افضل ہی عمل و عبادت سے لکھا ہی علماء نے کہ ایک رکعت اس عالم عاقل کی افضل ہوگی ہزار رکعتون سے وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابی ذر نہین ہی کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہین ہی ورع مانند باز رہنے کے اور نہین ہی حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی ف تدبیر کے معنے ہین انجام کار کو دیکھنا پس معنے اس جملہ کے یہ ہین کہ نہین ہی کوئی عقل مانند عقل تدبیر کے یعنے مانند اس عقل کے کہ ساتھ ہو اسکی تدبیر یعنے انجام کار کو دیکھنا اور اسکے مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنے ہین پرہیز گاری کہ جو معنے تقوی کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ متورع بالاتر ہی متقی سے اور کہتے ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سے ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سے بھی اور صواب یہ ہی کہ دونون کے ایک ہی معنے ہین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرماتے ہین کہ نہین ہی ورع کامل مانند کف یعنے باز رہنے کے طیبی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بمعنے باز رہنے کے حرام چیزون سے ہی پس للورع مثل الکف کیا معنے رکھتا ہی اور جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد کف سے یہان باز رہنا ہی مسلمانون کی ایذا سے یا باز رکھنا زبان کو لالعینی سے چونکہ مفاسد اسکے اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کے اور ممکن ہی کہ کہا جاوے ورع اور تقوے اگرچہ لغت مین بمعنے باز رہنے اور پرہیز کرنے کے ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال کو اور اجتناب کو معًا اور اگر بمعنے اجتناب ہی کے ہون تو ترک کرنے امتثال اوامر سے بھی اجتناب کیا جاتا ہی باینوجہ پھر شامل امتثال و اجتناب کو ہونگے اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوے یہ علما ہی فرمودہ پر از راہ امتثال و اجتناب کے پس ورع کے لئے دو چیزین چاہئیں امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکھا ہی علماء نے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کی ضرورتر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کے اور اگر کوئی جانب امتثال مین اقتصار کرے فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کرے تو پہونچ جاویگا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کے اور قرب الٰہی کے ہی اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کرے جیسیکہ ادا کرے سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بھی کرے تو منزل مقصود کو نہ پہونچیگا

اصلی مثال ایسی ہی جیسے ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہیں کھاتا تو اچھا ہو جاویگا اگرچہ شاید بہت دیر میں اچھا ہو اور اگر دوا کھا دے اور پرہیز نکرے ہرگز شفا نہیں پاویگا اور ہر روز زیادہ تر مزاج بگڑتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ اور کتابوں میں مذکور ہی اور نہیں ہی حسب اور فضیلت مانند خوش خلقی کے حسب اُس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنا اور اپنے باپوں کے پس فرماتے ہیں کہ اصل کمال و بزرگی خوش خلقی ہی یہ چاہیے آدمی میں بدون اسکے سب کچھ ضائع ہی اور مراد خلق سے اگر تمام صفات باطن رکھیں تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسیکہ عرف میں خلق اسی کو کہتے ہیں تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سے ڈھونڈھنی چاہیے حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذائے خلق سے باز رہنا ہی اور واسطی نے کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتھ خلق کے اور راضی رکھنا خلق کو راحت و محنت میں ہی اور سہل تستری نے کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ جفا اٹھاوے خلق سے اور بدلہ نہلے اور رحم اور شفقت کرے ظالم پر اور بخشش چاہے اسکے لیے **ترجمہ** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ میں آدھی معیشت ہی اور دوستی آدمیوں کی آدھی عقل ہی اور اچھی طرح سوال کرنا آدھا علم ہی نقل کیں بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** میانہ روی الخ یعنے کمی زیادتی نکرنی خرچ میں آدھا سرمایہ ہی گذران کا یعنے زندگانی کرنے میں دو چیزیں چاہییں دخل اور خرچ بناے خرچ میانہ روی پر چاہیے پس رعایت میانہ روی کی آدھی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیوں کی الخ یعنے محبت ظاہر کرنی مصاحبین کی اور سر رشتہ انکی محبت کا نگاہ رکھنا آدھی عقل معاش ہی گویا تمام عقل یہ ہی کہ کچھ کسب کار کرے اور آپسمیں محبت بھی رکھے اور یہ اس صورت میں ہی کہ محبت انکی موجب قوت ہونے دین و دیانت کی ہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنے اچھی طرح سوال کرنا علم سے آدھا علم ہی اسلیے کہ پوچھنے والا دانا اُس چیز سے سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اسکے اور یہ محتاج ہی ساتھ زیادتی علم کے اور تمیز کرنے کے درمیان اقسام مسؤلات کے کہ کیا پوچھنا چاہیے اور کیونکر پوچھنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اسکا حاصل کہ علم دو قسم پر ہی سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اسکی سے ساتھ تمام شقوق کے اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے اور کچھ تردد باقی نرہے جواب میں پس سوال اس طرح قبیلۂ علم سے ہوگا اور وارد نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہی بسبب جہل و تردد کے نہ علم کے لیے اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہا جاوے کہ سمجھا جاتا ہی اچھی طرح سوال کرنے طالب کے سے کہ اسکو شارکت ہی علم میں اور وہ چاہتا ہی یہ کہ ملاوے ساتھ اسکے بقیہ علم بخلاف اسکے کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اسکے نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹھا تھا مجلس میں پس کہا ابو یوسف نے کہ جسوقت مشکل ہو تجھپر کوئی چیز تو پوچھ اور شرم نکر اسلیے کہ حیا باز رکھتی ہی علم سے اور اسوقت امام موصوف کلام کر رہے تھے تعریف صوم میں کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نے اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکھے پس کہا امام نے کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیرے کلام کرنے سے اور کیا خوب کہا ہی بعضے صاحبان حال نے کہ جاہل جب کلام کرے تو مانند گدہے کے ہی اور جب چپ رہے تو مانند دیوار کے ہی **ترجمہ**

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہی بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلق کے **ف** رفق ضد ہی عنف کی یعنے مدارا کرنی ساتھ رفقا کے اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولت سے اور حیا اور شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈر عیب برائی کے اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہو کہ اُس چیز کے سے کہ بری ہی شرع میں اور کہا جنید نے کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکھنے نعمتوں الٰہی کے اور قصور کرنے کے

نعمتوں کے شکر کرنے میں اور کہا ذوالنون نے پایا جاتا ہے ہیبت کا دل میں ساتھ وحشت کے بسبب گناہوں گذشتہ کے اور کہا دقاق نے کہ وہ ترک کرنا دعوے کا ہے آگے مولیٰ کے اور حسن خلق کے بہت ظاہر تر یہ ہیں کہ اتباع کرے اس چیز کا کہ لائے ہیں آپ اسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسیلئے جبکہ پوچھیں گئیں حضرت عائشہؓ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ وارد ہے انکے حق میں وانک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہؓ نے کہ خلق آپکا قرآن تھا یعنے جو کہ قرآن میں خصلتیں اچھی ہیں تھے حضرتؐ متصف ساتھ انکے اور جو فعل برے ہیں اسمیں پرہیز کرتے تھے حضرتؐ انسے پھر اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کے ہی لیتا ہے ہر ایک حصہ اپنا نوع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِىْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِىْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِىْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِىْ شَىْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا شَانَهٗ

روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہے یعنے اپنے بندوں پر چاہتا ہے انکے لیے آسانی نہ دشواری اور نہیں تکلیف دیتا ایسی چیزوں کی کہ طاقت نہیں رکھتے انکی یا یہ معنے ہیں کہ دوست رکھتا ہے یہ کہ نرمی کریں بندے آپسمیں جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکھتا ہے مہربانی کو یعنے راضی ہوتا ہے اس سے اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہے وہ چیز کہ نہیں دیتا اس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے نقل کی اسکو مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سے تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیدیتی ہے اسکو اور نہیں دور کیجاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کر دیتی ہے اسکو **ف** دوست رکھتا ہے مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تاکہ آپس میں نرمی اور مہربانی کریں اور اپنے کاموں میں خواہ طلب رزق ہو یا اور کچھ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں بعد اسکے اشارہ کیا ساتھ اختیار کرنے طریق نرمی کے بیچ طلب کرنے رزق کے اور حاصل کرنے مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتھ اس قول کے کہ دیتا ہے بندہ دوست نرمی پر وہ چیز یعنے ثواب اور مقاصد کہ نہیں دیتا ہے سختی پر اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا اس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے یعنے اور اسباب پہلے ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اسکی ہے اور دوبارہ اشارہ کیا اسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہے اوپر تمام اسباب حاصل کرنے مقصد کے اگر کوئی کہے کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کے سے ہیں تو ترجیح گنجایش نہیں رکھتی اور اگر قبیلہ سختی سے ہیں تو بھی کلام اول سے ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا جواب یہ کہ یہ تاکید ہے پہلے کلام کی اور تفاوت عبارت میں ہے اور مقصود یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرے تمام مقاصد کا رزق وغیرہ سے بطریق نرمی کے اسپر کہ دینے والا اللہ ہے اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اسکے ہے زیادہ دیگا اسپر نسبت سختی کرنے اور منہمک ہونے کے بیچ مباشرت اسباب کے

وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریرؓ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہے کہ جو محروم کیا جاوے نرمی سے محروم کیا جاوے نیکی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے سب بھلائیوں سے جیسیکہ جامع صغیر میں لفظ کل کا ہے پس اسمیں تنبیہ ہے عظیم اوپر نرمی کی اور رغبت دلانی ہے اسکے حاصل کرنے پر اور مذمت ہے سختی کی اور یہ کہ نرمی سبب تمام بھلائیوں کی ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک شخص پر انصار میں سے کہ وہ نصیحت کرتا تھا اپنے بھائی کو بیچ مقدمہ حیا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دے اسکو اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہے ایمان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ حیا کے کہ بہت حیا کیا کرا اسلیے کہ اس سے باز رہتا ہے آدمی رزق سے اور علم سے جیسیکہ ایک روایت میں ہے پس اسکے بھائی نے جب یہ کہا تو حضرتؐ نے اسکو منع کیا کہ تو منع نکر چھوڑ دے اسکو بحال خود اور کہا طیبی نے کہ معنے یعظ کے میں نیذر یعنے ڈراتا تھا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اسمیں کچھ ڈرانا بھی ہو اور کہا خلیل نے کہ وہ نصیحت کرنا ساتھ خیر کے ہے اسطرح کہ دل اس سے

نہ ہو تمام ہوا کلام اسکا اور وعظ یہاں بمعنے عتاب کے ہے جیسیکہ ایک روایت میں لفظ یعاتب کا آیا ہے ؏ **وعن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یاتی الا بخیر وفی روایۃ الحیاء خیر کلہ متفق علیہ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت میں ہے کہ حیا بہتر ہے تمام اقسام اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال آتا ہے کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہے بعضے حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کے جواب یہ کہ جس جگہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت میں وہ حیا نہیں ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہے کہ نقصانوں میں سے ہے اور اگر اسکو حیا کہیں گے تو مجازا کہیں گے حقیقت اور حیا کی از راہ شرع کے یہ ہے کہ باعث ہو اوپر ترک کرنے قبیح کے یہ جواب علماء نے دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ معنے حیا کے انقباض نفس کا ہے کرنے قبیح سے کے سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھی ہے تعریف کی گئی ہے شرع میں وہ ہے کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اسکے بس ظاہر تر جواب میں ہے کہ یہ کلیہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہے ساتھ اسکے کہ موافق رضائے حق کے ہو ؏ **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت رواہ البخاری اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اس چیز سے کہ پایا ہے لوگوں نے پہلے انبیاء کے کلام میں سے یہ کلام ہے جب تو نہ کرے شرم یعنی کی تو نے پس کر جو چاہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** پایا ہے الخ یعنے پہونچا ہے انکو اور باقی ہے حکم اسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نے اسمیں راہ نہیں پائی ہے اور معنے اس حدیث کے کئی طرح بیان کئے ہیں لوگوں نے ایک تو یہ کہ یہاں معنے امر کے حکم اور طلب مراد نہیں ہے بلکہ یہ خبر ہے اور مقصود یہ ہے کہ باز رہنا بری چیزوں سے کرانے سے حیا ہے اور جب حیا نہ رکھی تو نے تو کریگا تو جو کچھ کہ چاہیگا اور دوسرے یہ کہ صیغہ امر کا واسطے تہدید کے ہے جیسیکہ اعملوا ما شئتم یعنے جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اسکی پاؤ گے ؏ **وعن** النواس بن سمعان قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرھت ان یطلع علیہ الناس رواہ مسلم اور روایت ہے نواس بیٹے سمعان کے سے کہ کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنے عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ ہے کہ تردد کرے تیرے سینے میں اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہوں اس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تردد کرے اور اطمینان نہو اسپر دل کو لیکن یہ اس شخص کے حق میں ہے کہ کھولدیا ہے خدائے تعالی نے سینہ اسکا اسلام کے لئے اور روشن اور آراستہ کیا ہے دل اسکا ساتھ نور تقوی کے اور یہ اس جگہ ہے کہ انکار شارع کا اس بات میں ہو نہیں اور سوا اقوال علماء کے وہاں مختلف ہوں اور علامت دوسرے گناہ کے پہچان کی بعد آ فرمائی کہ مکروہ جانے تو الخ اور یہ بھی اچھے ہی لوگوں کا حال ہے ؏ **وعن** عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من احبکم الی احسنکم اخلاقا رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میرے نیک ترین تمہارا ہے از روئے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جو کہ خصلتیں اچھی رکھتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کے حقوق کی اور بندوں کے حقوق کی ؏ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر تمہارے نیک ترین تمہارے ہیں از روئے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اعطی حظہ من الرفق اعطی حظہ من خیر الدنیا والاخرۃ ومن حرم حظہ من الرفق حرم حظہ من خیر الدنیا والاخرۃ رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اسکو نصیبہ اسکا

نرمی سے تو دیا گیا نصیب اُسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے نقل کی یہ شرح السنہ میں **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم رکھنی بُرے کام سے ایمان سے ہی اور ایمان یعنے اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیہیائی بدی سے ہی اور
بدی آگ میں ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ اَلْخُلُقُ
الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِیْكٍ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہی کہا
اُس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہی اُس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ
بن شریک سے ہی **وعن** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ
قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ فِیْ سُنَنِہٖ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْہِ عَنْ حَارِثَةَ
وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ یُقَالُ الْجَعْظَرِیُّ الْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ
عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُہٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِیُّ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ اور روایت ہی حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا روایت کرنے والے نے اور جواظ سخت گو سخت خو ہی
نقل کی یہ ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہی جامع الاصول میں حارثہ سے اور اسی طرح شرح السنہ
میں نقل کی گئی ہی حارثہ سے اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں اسطرح ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنے وصف کیا جواظ ساتھ جعظری
کے اور کہا کہ کہا جاتا ہی جعظری سخت خو اور سخت گو یعنے اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کے ایک ہی معنے ہیں اور مصابیح کے نسخوں میں عکرمہ
بن وہب سے ہی یعنے مصابیح کے بعضے نسخوں میں عکرمہ سے ہی والا اکثر نسخوں میں حارثہ ہی سے ہی اور لفظ حدیث اُن مصابیح کے نسخوں میں یوں ہیں
کہ کہا راوی نے اور جواظ وہ ہی کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہی **ف** یعنے بعضی روایتوں سے معلوم ہوا کہ جواظ اور
جعظری دونوں کے ایک ہی معنے ہیں اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابوں سے معلوم ہوتا ہی کہ جواظ بمعنے متکبر کے ہی اور جعظری بمعنے بدخلق
کے اور حاصل یہ کہ یہ دونوں لفظ قریب ہیں معنوں میں اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد جواظ اور جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہی اسلیئے کہ خطیب نے حضرت عائشہ رض
سے بطریق مرفوع کے روایت کی ہی کہ ہر چیز کے لیئے توبہ ہی مگر صاحب بری خلق کے لیئے نہیں اسلیئے کہ وہ توبہ نہیں کرتا ایک گناہ سے مگر
کہ پڑتا ہی اُس سے برے میں اور حرف لا زائدہ جو لائے لفظ جعظری پر تو اشارہ ہی اسپر کہ موصوف ساتھ ہر ایک کے دونوں خصلتوں میں سے نہیں داخل
ہوگا جنت میں مطلق اگر ہی منافقین سے یا نہیں داخل ہوگا ساتھ نجات پائے ہوؤں کے اگر ہی مومنین سے شرح ع **وعن**
اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ
یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی اَبُوْ دَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہی ابی درداء
سے کہ انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری چیزوں میں سے کہ رکھی جاوینگی مومن کی ترازو میں اعمال میں دن قیامت
کے خلق نیک ہی اور تحقیق اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہی فحش بکنے والے بیہودہ گو کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت
کیا ابوداؤد نے پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنے لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رح نے بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہی لیکن ملا علی رح نے کسی
شارح سے بذی کے معنے بدخلق نقل کیئے ہیں اور لکھا ہی کہ مناسب مقام کے یہی معنے ہیں اور یہ بھی لکھا ہی کہ دوسرا جملہ جو پہلے جملہ کے مقابلہ میں لائے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدخلقی بہت بری ہوگی میزان اعمال میں **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق مومن یعنے کامل مومن مرتکب وہ عالم عامل ذوالتقیہ پاتا ہے بسبب خلق نیک کے درجہ رات کے نماز گذار کا سا اور دن کے روزہ رکھنے والے کا سا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** کہا سہل نے کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ متحمل ہو لوگوں کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا لینے کو اور درگذر کرے ظالم سے اور استغفار کیوے اسکے لئے اور شفقت کرے اسپر **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابو ذر سے کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقوی کر تو اللہ کا جہاں ہووے تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تا کہ مٹا وے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** تقوی کہ یعنے ساتھ بجا لانے جمیع واجبات کے اور باز رہنے کے تمام برائیوں سے اسلئے کہ تقوی بنیاد ہی دین کی اور سبب اسکے حاصل ہوتے ہیں مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہے کہ ادنے درجہ تقوی کا یہ ہے کہ بیزار اور پاک ہو شرک سے اور اعلی درجہ اسکا یہ ہے کہ احتراز کرے ما سوی اللہ سے اور درمیان ان دونوں کے کلے ورمراتب ہیں بعض انکے برتر ہیں بعض سے کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پھر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووے تو یعنے خلوت میں یا جلوت میں اور وطن میں یا سفر میں اور نعمتوں میں یا بلاؤں میں اسلئے کہ اللہ تعالی جانتا ہی تیری چھپی ہوئی باتوں کو بھی جیسے کہ جانتا ہی تیری ظاہری باتوں کو پس لازم ہے تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کی بیچ محافظت اوامر اسکے کے اور بچنے کے گناہوں اسکے سے داود طائی سے منقول ہے کہ انہوں نے سنی آواز ایک قبر میں سے کہ میت کہتا ہی کیا نہیں تو کہ وہ دی میں نے تیری کیا نہیں نماز پڑھی میں نے کیا نہیں کیا میں نے ایسا اور ایسا میں نے اتنے میں پکارا گیا کہ ہاں ای دشمن اللہ کے کیا تو نے یہ سب کچھ لیکن جب خلوت میں ہوا تو مقابلہ کیا تو نے اللہ کا ساتھ کرنے گناہوں کے اور لحاظ کیا تو نے اسکا اور پیچھے کر برائی کے نیکی الخ یعنے تجھسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اسکے پیچھے نیکی کر تا کہ مٹاوے وہ نیکی اس برائی کو اور مراد نیکی سے توبہ اور مانند اسکی ہے اور پایا کہ اسی سے وہ نیکیاں کہ ضد میں ان برائیوں کی کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ مٹلنے اپنے سیئات کے سبب ساتھ کرنے حسنات کے فارغ نہو اور ہر بدی کے بدلے کرے نیکی کہ اسکی جنس سے ہو جیسے کہ گانا بجانا سنے اور صحبت رکھے انکے کہ جو گرفتار ہیں اس بلا میں تو اسکے بدلے میں قرآن سنے اور ذکر کی مجلسوں میں بیٹھے اور اگر شراب پیوے تو اسکے بدلے میں حلال چیزیں پینے کی دیوے اور تکبر کے بدلے میں تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کے انتہی اور مٹانے سے مراد یہ ہے کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی بسبب نیکی کے اثر برائی کے دل سے یا اعمال کے لکھنے والے فرشتوں کے دیوان سے اور یہ جب ہے کہ جو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہے تو بچاتی ہیں نیکیاں اسکی کو یعنے مظلوم کو عوض اسکے حق کے یا راضی کرے اللہ تعالی اسکو اپنے فضل سے منقول ہے کسی بزرگ کا حال کہ انکو دیکھا کسی نے خواب میں بعد انتقال کے پس پوچھا انسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نے تم سے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجپر مگر آہستہ حساب لیا مجھسے یہاں تک کہ مطالبہ کیا مجھسے ایکدن کہ تھا میں روزے سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا میں نے ایک گیہوں اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا میں نے اسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہوں میرا نہیں ہی پس ڈالدیا میں نے اسکو گیہوں ان پر پس لی گئی میری نیکیوں سے مقدار نقصان توڑنے اسکے کے اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹے گناہوں کا کفارہ نیکیاں ہوتی ہیں اور اسیطرح ان گناہوں کا جو کہ پوشیدہ رہتے کبائر میں سے بسبب عام ہونے قول اللہ تعالی کے نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ اور بسبب عام ہونے اس حدیث کے اور جو کہ ظاہر ہوئے ان کبائر میں سے اور ثابت ہوئے حاکم کے نزدیک پس نہیں ساقط ہوتی حد انکی اور نہیں معاف ہوتے مگر توبہ سے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ

عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہو آگ اُسپر حرام ہے اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگوں سے اور نرم خو کے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** سوال ہے واسطے مبالغہ و تاکید کے دونوں شق ذکر کیں حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے یعنے دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا اُسمیں جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہے اور متعارف زبان پر یہی ہے کہ کہتے ہیں آگ دوزخ کی اُسپر حرام ہے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن بیچ نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہے اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** غر ساتھ زبر غین کے مرد فریب کھانے والا اور صراح میں غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کے مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنے حدیث کے یہ ہیں کہ مومن بسبب ... اور نرمی کے فریب کھا جاتا ہے ہر اُس شخص سے کہ فریب دیتا ہے اُسکو اور نہیں معلوم کرتا مکر و فریب لوگوں کا اور تفتیش اور کاوش نہیں کرتا اور یہ سبب جہل و نادانی اُسکی کے نہیں ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اُسکی کے ہے اور بعضے یوں تقریر کرتے ہیں کہ چونکہ سلیم القلب ہے سادہ لوح ہے اور لوگوں پر گمان نیک رکھتا ہے اور تجربہ بواطن امور کا نہیں کیا ہے اور لوگوں کے سینوں کے کینہ پر مطلع نہیں ہوتا جو کچھ کہ اُسکے سامنے کہیں قبول کر لیتا ہے اور فریب کھا جاتا ہے اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اُسکا ساتھ امر آخرت اور اصلاح نفس اپنے کے ہے کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہے اور اہتمام اُسکا نہیں کرتا اور اسمیں فریب کھا جاتا ہے ولیکن کار آخرت میں ... کامل رکھتا ہے اور باوجود اسکے تنبیہ کی حضرت نے ساتھ قول ... کہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کھائے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے دیوے ... یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضوں نے کہا کہ یہ مخصوص ساتھ امر آخرت کے ہے لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور سعی کرنے والا ... فتنہ انگیز ہے اور ... اور اپنے لیئے ساتھ فریب کے راضی نہیں ہوتا اور اگر کبھی فریب کھاوے ... اپنے اختیار سے نہیں کھاتا اور ... **وعن** مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْآنِفِ إِنْ قِيدَ انْقَادَ وَإِنْ أُنِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن نیچ یا نرم خو اور متواضع ہیں مانند اونٹ مہار دار کے اگر کھینچا جاوے کھنچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے پتھر پر بیٹھ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنے مومن تابع ہوتا ہے شرع کے امر و نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہے شرع کا اُسیطرح چلتا ہے اپنا کچھ اختیار نہیں رکھتا اور متحمل ہوتا ہے مشقت کا ... احتمال ہے کہ مراد تابعداری و تذلل مومنوں کی ہو آپس میں بغیر تکبر کے اور یہ بھی حقیقت میں طاعت اللہ تعالیٰ کی ہے **وعن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابن عمر سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگوں میں اور صبر کرے اُنکی ایذا پر بہتر ہے یعنے ثواب میں اُس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگوں میں اور نہ صبر کرے اُنکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگوں میں ملے رہنا افضل ہے عزلت سے اور اکثر تابعین بھی اسی پر تھے اور یہ افضل و اکمل ہے باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنے کے اوپر تقوے اور استعانت اسلام کے اور عزلت کے حق میں حدیثیں آئی ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اُسکی فضیلت پر اور تحقیق اس بات میں یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ اختلاف زمانوں اور مکانوں اور لوگوں اُنکے کے یعنے بعض اوقات اور بعضے مکانوں

اور بعضے لوگوں کے ساتھ ملے رہنا افضل ہی اور بعض اوقات اور بعضے مکانوں میں اور بعضے لوگوں سے الگ رہنا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل آداب الصالحین
مین کتاب احیاء سے نقل کیا گیا ہی اور مختار ہمیں یہ توسط ہی کہ عزلت کرے اکثر لوگوں سے اور اُنکے عوام سے اور ملا رہے صالحین خواص میں اور جمع ہو
اُنکے عوام کے ساتھ جمعہ و جماعت میں اور عزلت جب کرے کہ پہلے علم کہ باعث عمل ہی اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سے حاصل کرلے چنانچہ اسیلیے
کہا ہی بعضے عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کے زلت ہی اور بغیر زا کے زہد کے علت او یہی طریقہ تھا کامل صوفیوں کا مانند نقشبندیہ و شاذلیہ و کبرویہ کے
کہ لوگوں سے الگ بھی تھے اور ملے بھی تھے ع **وعن** سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ
غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ اَمْنًا وَاِيْمَانًا اور روایت ہی سہل بن معاذ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے انس سے
یہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ روکے غصے کو اس حال میں کہ وہ قادر ہی اُسکے جاری کرنے پر بلاویگا اُسکو اللہ روبرو خلائق کے
دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اُسکو بیچ پسند کرنے حور کے کہ چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی
اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے منقول ہی سوید بن وہب سے کہ انہوں نے نقل کی ایک شخص سے آنحضرتؐ کے اصحاب کی بیٹوں میں سے تھا روایت
کرتا ہی اپنے باپ سے یعنے صحابی سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بھرے اللہ تعالی دل اُس شخص کا کہ روکے غصہ کو لہ بسبب کسی ڈر کے یا تھا امن و ایمان سے
ف بلاویگا اُسکو الخ یعنے شہرت دیگا اُسکو لوگوں میں اور ثنا کریگا اُسکی اور فخر کریگا ساتھ اُسکے اور کہا جاویگا اُسکے حق مین کہ یہ ایسا ہی کہ صادر ہوئی
اُس سے یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنے اُسکے سے جنت میں اور پہونچانے اُسکے سے درجہ بلند کو اور غصہ کے روکنے کی
تعریف اسلیئے کی کہ اُسنے قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیئے تعریف کی اُنکی اللہ تعالی نے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور جو کہ نفس کو باز رکھتا ہی اُسکی
خواہش سے اُسکا ٹھکانا جنت ہی اور حور عین جزا اُسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتبہ ہو اترے غصے کے روکنے پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملاوے
اُسکے ساتھ عفو کرنے کو یا احسان کرے اُسپر کہا ثوری نے کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کرے تو برائی کرنیوالے پر اسلیئے احسان کرنا
احسان کرنے والے پر بدلا ہی بس ع **وذکر** حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ اور ذکر کی گئی حدیث سوید
کی کہ اُسکا یہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی زید بن طلحہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
واسطے ہر دین کے خلق ہی یعنے ایک صفت غالب ہی عمدہ ہی اُسمیں اور خلق کہ غالب ہی دین اسلام میں حیا ہی نقل کی یہ مالک نے یعنے زید بن طلحہ
سے بطریق ارسال کے یعنے اسلیئے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سے **ف** حیا یعنے
بیچ اُس چیز کے کہ مشروع ہی اُسمیں حیا بخلاف اُس چیز کے کہ نہیں مشروع اُسمیں مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور حکم کرنے
کے ساتھ حق اور قایم ہونے کے ساتھ حق کے اور ادا کرنے شہادت کے جیسا کہ چاہیے اور ظاہر یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ غالب اوپر ہر دین کے لوگوں
کے ایک خصلت ہی سوائے حیا کے کہ وہ خالص غالب ہمارے ہی لیئے ہی باوجود اشتراک اُسکے کے واسطے تمام دینوں کے بیچ تمام خصلتوں کے واسطے
قول علیہ السلام کے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہی کہ تمام اخلاق تھے ناقص سب پہلوں میں اور وہ کامل ہوئے ہمارے دین میں

بہتر لیت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چنانچہ اسیلئے فرمایا کنتم خیر امة اخرجت للناس آخر آیة تک اور انس وسے ابن عباس سے یعنے بطریق مرفوع کے نہ موقوف کے جیسے سمجھا جاتا ہی مطلق چھوڑ دینے سے پھر ظاہر یہ ہی کہ ہر ایک نے ان دونوں میں سے یعنے ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کی ہی ان دونوں سے یعنے انس و ابن عباس سے اور احتمال یہ ہی کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کے یعنے ابن ماجہ نے انس سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس سے واللہ اعلم پھر دیکھا میں نے جامع صغیر میں کہ نسبت کیا ہی اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کے بروایت انس و ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے بھی دونوں سے روایت کیا ہوگا ۃ **وعن** ابن عمران النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الحياء والايمان قرناء جميعا فاذا رفع احدهما رفع الآخر وفي رواية ابن عباس فاذا سلب احدهما تبعه الآخر رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان تحقیق یکجا کیے گئے ہیں یعنے جسوقت کہ اٹھایا جاتا ہی کسی سے ایک ان دونوں میں سے اٹھایا جاتا ہی دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یون ہی کہ پس جسوقت کہ دور کیا جاتا ہی ایک ان دونوں میں سے دور کیا جاتا ہی دوسرا یعنے وہ بھی جاتا رہتا ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لفظ قرنا جمع قرین کی ہی اسمیں دلیل ہی اسکے لئے کہ کہتا ہی اقل جمع دو ہیں اور بعضے نسخوں میں قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کے بلفظ ماضی مجہول کے آتا ہی ۃ **وعن** معاذ قال كان آخر ما وصاني به رسول الله صلى الله عليه وسلم حين وضعت رجلي في الغرز ان قال يا معاذ احسن خلقك للناس رواه مالك اور روایت ہی معاذ سے کہ کہا معاذ نے کہ تھی آخر اس چیز کی کہ وصیت کی مجکو ساتھ اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ رکھا میں نے پانو اپنا رکاب میں یہ کہ فرمایا اے معاذ اچھا کر خلق اپنے کو واسطے تربیت لوگوں کے نقل کی یہ مالک نے **ف** آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کے بھیجا تھا اور وقت بھیجنے کے بہت سی نصیحتیں کیں انکو اور سوار کیا اور پیادہ پا انکے پہنچانے کے لئے گئے اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو پھر نہ دیکھے مجکو اور بعد انکے جانیکے رحلت فرمائی پس اسوقت میں آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی نے کہا کہ مراد لوگوں سے یہاں وہ لوگ ہیں کہ مستحق خلق اور نرمی کے ہیں اور اہل کفر و فسق اور ظالم اس دائرہ سے خارج ہیں اور انکے لئے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ و تشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کے ہی کہ تربیت اور تہذیب انکی اس میں ہی اور سلامتی اور رفاہیت عالم روں کی اسمیں ہوتی ہی اور سیوطی نے گویا مراد حسن خلق سے یہاں نرمی اور درگذر کرنا رکھا ۃ **وعن** مالك بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواه في الموطا ورواه احمد عن ابي هريرة اور روایت ہی مالک سے کہ پہنچا انکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بھیجا گیا میں واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے نقل کی یہ مالک نے موطا میں اور نقل کی احمد نے ابی ہریرہ سے **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث میں ہو چکی ۃ **وعن** جعفر بن محمد عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نظر في المرأة قال الحمد لله الذي حسن خلقي وخلقي وزان مني ما شان من غيري رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلا اور روایت ہی امام جعفر صادق سے کہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ اپنے امام باقر سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے آئینہ میں کہتے سب حمد ہی واسطے اللہ کے کہ کیا اللہ نے اچھی پیدائش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوشنمائی مجھ سے یعنے میری پیدائش اور خلق سے وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے **ف** یعنے بعضے آدمیوں میں بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہاتھ یا ایک پانوں نہ پیدا کیا یا ٹیڑھا پیدا کیا اور مجکو ان عیبوں سے صحیح و سالم رکھا یہ مولانا اسحاق نے لکھا ہی اور ملا علی نے بعد لفظ غیری کے لکھا ہی برابر ہی کہ عیب بیچ پیدائش اسکی کے یا خلق اسکے کے اور اسمیں دلالت صریحہ ہی اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کی بہت خوب تھی بہ نسبت غیر انکے کہا طیبی نے کہ اسمیں معنے قول آنحضرت کے ہیں بعثت لاتمم حسن الاخلاق پس کہ وہ انکے فضائل کو غیب اور مثل اس حمد کے حمد داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالی کے ولقد آتينا داود وسليمان علما وقالا الحمد لله الذي فضلنا على كثير من عباده المؤمنين اس سے معلوم ہوا

کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے مدد کرنی اوپر اچھی پیدائش اور اوپر اچھی خلق کے اسلیے کہ یہ دونوں نعمتیں اللہ کی بخشی ہوئی ہیں اور واجب ہے شکر کرنا اُن پر اور باقی رہا کہ حسن خلق ہر تو آئینہ میں معلوم ہوتا ہے اُسکا شکر کیا آئینہ میں دیکھ کر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہے وہ تو کچھ آئینہ میں معلوم ہوتا ہی نہیں اُسکو اُسکے ساتھ کیوں ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یوں دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہے اس مناسبت سے اُسکو ذکر کیا اور اگر کہے تو کہ آیا حضرت کے سوا اور کو بھی یہ بات کہ حضرت کی پیروی کی راہ سے کہنے یہ حمد یا یہ خاص حضرت ہی کے لیے ہے اور حضرت کے سوا اور لوگ وہ دعا پڑھیں کہ اُسکے بعد کی حدیث میں ہے جواب اسکا یہ کہ جائز ہے ہر مومن کے لیے کہ پڑھے یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہے حسن صورت پر اور صاحب ایمان ہے نہیں شک اسمیں کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہے خ **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم حسنت خلقي فاحسن خلقي رواه احمد اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی اچھی کی تو نے پیدائش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نے **ف** فرماتے یعنی مطلق یا وقت دیکھنے کے آئینہ میں جیسیکہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے جزری نے حصن حصین میں اور یہی لائق ہے بسبب حدیث پہلی کے اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطے تعلیم اور تلقین امت کے تھی یا مراد طلب کامل کرنے دین کی اور تمام کرنے نعمت کی ہے اسلیے کہ سب اچھے اور مہذب نے خلق آنحضرت کا قرآن تھا جیسیکہ عائشہؓ نے فرمایا کہ تھا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنے خلق کا حقیقت میں طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اُسکا ہے خ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انبئكم بخياركم قالوا بلى يا رسول الله قال خياركم اطولكم اعمارا واحسنكم اخلاقا رواه احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو اسکی کہ بہترین تمہارے کون ہیں عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں خبر دیجیے فرمایا بہترین تمہارے وہ ہیں کہ بہت دراز ہے عمر اُنکی اور بہت اچھے ہیں خلق اُنکے نقل کی یہ احمد نے **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہے اگر اُنکی عمر دراز ہوگی تو نیکیاں اور عبادتیں بہت کرینگے اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگے اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہے اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہے کہ کار خیر میں مشغول رہے خ **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا رواه ابو داود والدارمي اور روایت ہے اُسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنوں کے ایمان میں بہترین اُنکے ہیں اخلاق میں نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے خ **وعنه** ان رجلا شتم ابابكر والنبي صلى الله عليه وسلم جالس يتعجب ويتبسم فلما اكثر رد عليه بعض قوله فغضب النبي صلى الله عليه وسلم وقام فلحقه ابو بكر قال يا رسول الله كان يشتمني وانت جالس فلما رددت عليه بعض قوله غضبت وقمت قال كان معك ملك يرد عليه فلما رددت عليه وقع الشيطان ثم قال يا ابابكر ثلث كلهن حق ما من عبد ظلم بمظلمة فيغضي عنها لله عز وجل الا اعز الله بها نصره وما فتح رجل باب عطية يريد بها صلة الا زاده الله بها كثرة وما فتح رجل باب مسئلة يريد بها كثرة الا زاده الله بها قلة رواه احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابو بکر کو اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے درحالیکہ تعجب فرماتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب اُس شخص نے بہت کہا برا کہنے کو جواب دیا حضرت ابو بکر نے بعضی بات اُسکی کا یعنے کچھ اونھوں نے بھی اُسکے مقابلہ میں برا کہا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے ہوئے پس پہونچے اور پایا آنحضرت کو ابو بکرؓ نے یعنے عذر کرنے کے لیے یا پوچھنے کے لیے گئے اور کہا رسول اللہ تھا وہ شخص کہ برا کہتا تھا مجھکو اور تم بیٹھے ہوئے تھے پس جبکہ جواب دیا میں نے اُسکو بعضی بات اُسکی کا غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے ہوئے یعنے پس کہا حکمت ہے اسمیں فرمایا کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اُسکو یعنے بدلے تیرے پس جب جواب دیا تو نے اُسکو یعنے

اور داخل کیا اسمین حضرت نے آپ اور شیطان ہے پھر فرمایا کہ اے ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کے پس چشم پوشی کرے بندہ اس سے واسطے طلب رضا اور ثواب اسکے یعنی واسطے سنانے اور کہانے کے اور نہ بسبب عجز کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب حلم کے یا اس خصلت کے مدد کرنی اسکی یعنی مدد کرتا اسکی دنیا اور آخرت مین اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اس بخشش کے سلوک کرنا ناتے داروں اور مسکینون سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اسکے دینے کے بہتایت مال اسکا اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ سوال و گدائی کا چاہتا ہی ساتھ اسکے بہتایت مال کی یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کے مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اس سوال کے کمی کہ یعنی کمی حقیقی یا کمی تنقل کی روایت کیا اسکو احمد نے تعجب کرنیکے سبب یعنی سبب مبالغہ اس شخص کے دشنام دینے کے یا بسبب صبر ابوبکر کے اور کثرت دفع اسکے کے اور سکوت ابوبکر کے یعنی بسبب کہ تفرقہ فرق کے دو ہون شخصون مین اور بسبب تکلیف اس چیز کے کہ مرتب ہوئے دونون فعلون پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کامل کے ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوتی تھی اور جواب دیا الخ یعنی عمل کرنے کو رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنے عزیمت کو کہ مناسب ہی مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالی نے وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفى واصلح فاجره على الله اگرچہ جمع کیا ابوبکر نے درمیان بدلہ لینے بعض حق اپنے کے اور درمیان صبر کرنے کے بعض سے ولیکن چونکہ مطلوب آنکے لیے کمال تھا کہ مناسب ہی مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئے یعنی تغیر ہوئے مانند تغیر ہونے غصہ کرنیوالے کے اور اٹھ کھڑے ہوئے یعنی اس مجلس سے بسبب عمل کرنے کے قول اللہ تعالی کے واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه اور آیا شیطان یعنی درمیان گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور برائی کا بیش از مین تجبیر یہ کہ تعدی کرے تو اپنے دشمن پر اور ہو جاوے تو ظالم بعد اسکے کہ تھا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ ظالم اور چشم پوشی کرے الخ یعنی درگذر کرے اس سے اور ترک کرے جواب اسکا یا مطالبہ اسکا دنیا مین یا مطلق معاف کر دے ۱۲ ع **وعن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يريد الله باهل بيت رفقا الا نفعهم ولا يحرمهم اياه الا ضرهم رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتھ کسی گھر والون کے نرمی کو مگر نفع دیتا ہی اللہ انکو بسبب اسکے اور نہین محروم کرتا انکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ انکو بسبب اسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ؛

باب الغضب والکبر

باب ہی غضب کا اور تکبر کا ف غضب ساتھ زبر غین اور ضاد کے غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کی ہوتی ہی جانب خارج کے بقصد بدلہ لینے کے اور دفع کرنے مکروہ کے اسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی ہی حالت غضب مین طرف اسکے کہ غصہ آتا ہی اسپر تا بدلہ لیوے اس سے اور دفع کرے مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہو جاتا ہی منہ اور پھول جاتی ہین رگین جیسے کہ حالت خوشی مین بھی میل کرتی ہی خارج کیطرف تا پہنچ اوسے محبوب کے چنانچہ اسلیے وقت افراط غضب کے اور خوشی کے خوف ہوتا ہی ہلاک کا بسبب نکلنے تمام روح کے باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی منہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہی اور اس جگہ بھی خوف ہلاک ہوتا ہی بسبب چلے جانے روح کے اندر کی جانب اور سرد ہونے اسکے کے مطلق اور یہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سے سوال نہ کرے غصہ ہوتا اللہ اسپر غضب ہوتا ہی یہ مجاز ہی یعنی کرتا ہی اس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کے اپنے زیر دستون پر کہ بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد غضب کی حلم ہی اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس سے اسطرح کہ اسکو وقت پہونچنے کے محبوب کے پاس بھی بیقرار نہ کرے جیسے کہ بیچ حدیث عبد القیس کے آیا ہی کہ جب وقت دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اضطراب نکیا جیسا کہ اسکی قوم نے کیا آنحضرت نے اسکے لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب اگر حق پر ہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلے اور اگر حق کے لیے ہو تو محمود ہی اور مقصود ریاضت سے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اسکا موافق حق کے

اور غضب سبب انتظام بدن اور بقاے حیات کا ہی بسبب دفع کرنے ضرر اور موذیات کے اور اسیلیے جبکہ نباتات میں قوت غضبیہ نہین رکھی ہی ہر کوئی قادر ہو اُسکے ہلاک کرنے پر بخلاف حیوانات کے اور حکمت کاملہ الٰہی نے حیوانات مین آلات پیدا کیے ہین کہ اُن سے دفع کرے موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین ولیکن اُسکو عقل و تدبیر سکھادی ہی کہ اُس سے ہر طرح کے ہتیار کہ لائق اور مناسب حال کے ہون بناوے اور موذی کو دفع کرے اور ایسے کبر منشا اُسکا عجب ہی کہ اچھا دیکھنا نفس اپنے کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اُسکو اظہار کرے اور سبب اُسکے لوگون سے سبقت اور بلندی ڈھونڈھے اور فرمانبرداری حق ورماننے اُسکے سے انکار کرے اور سرکشی ڈھونڈھے تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر بر خلاف واقع کے ہو اور ہیچ ذات اُسکی کے صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی نہون اور ساتھ تکلف اور تصنع کے نفس سے اظہار کرے اور واقع مین وہ فضائل نہون اور سبب اُنکے سبقت اور بلندی ڈھونڈھے موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کے کبر یہی کہ جو کچھ رکھتا ہو اُس سے زیادہ کا دعوے کرے اور صغر یہ ہی کہ اپنے مقام سے فروتنی کرے اور جس چیز کا استحقاق رکھتا ہی اُسکو بھی ترک کرے اور تواضع قائم ہونا اوپر طریقہ توسط اور اعتدال کے ہی اور مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکھی واسطے مبالغہ اُسکے ازالہ مین کیا کہ صغر کو جگہ تواضع کے رکھنا نفس کے ہمقام تواضع مین ٹھہرے لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین ترجمہ **الفصل الاول**

فصل اول **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وصیت کیجیے مجکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پھیر عرض کی اُسنے یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے ہر بار کہ اُس شخص نے وصیت طلب کی جواب اُسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اُس شخص مین صفت غصہ کی غالب تھی اور عادت شریف ایسی ہی تھی کہ موافق حال ہر سائل کے جواب دیتے تھے اور ہر ایک کے درد کا مناسب حال اُسکے علاج فرماتے تھے پس اُسکے حق مین اُسکے منع کرنے کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نے کہ غضب وسوسہ شیطانی سے ہی نکل جاتا ہی آدمی بسبب اُسکے حد اعتدال سے صورت مین اور سیرت مین یہان تک کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل برے شرعا اور عرفا اور دلمین کینہ اور بغض رکھتا ہی اور سوا اسکے بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بدخلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبھی کفر بھی سرزد ہو جاتا ہی غصہ والے سے اسلیے کئی بار حضرت نے اُسکے منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کے زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اُسکو کہ اچھا کر خلق اپنا اور خلق جوامع الکلم سے ہی پھر علاج اُسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنے یہ جانے کہ سب کچھ اللہ ہی کیطرف سے ہی مین ضرر پہونچانیوالے پر کیون غصہ کرون اور اپنے نفس کو نصیحت کرے کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکے درگذر فرماتا ہی کہ کتنے مخالف کرتے ہین لوگ اُسکے حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچھا مالک ہی ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا گمان کا ٹہرا آیا کہ جسکے ناک کاٹنے ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہے اور وضو کرے تاکہ شغل مین لگ جاوے نفس ترجمہ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچھاڑے لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہی کہ مالک ہو اپنے نفس کا وقت غصہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہی جیسا کہ فرمایا اَعْدٰی عَدُوِّكَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْكَ اور بدن کی قوت ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی لو پچھاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکھتا ہی ؎ مردی نہ زور بازو دانی نہ زور کتف ٭ با نفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ترجمہ **وعن** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہَلْ اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَکَبِّرٍ اور روایت ہی حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کی یعنے کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف حقیر جانین اُسکو لوگ ور جبر و تکبر کرین اسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اُسکی کے اگر قسم کھاوے اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اُسکو یا اُسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کی یعنت کو جھگڑالو یا طل پہ جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا حرامزادہ متکبر ف مراد ضعیف سے یہان یہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اُسکا یہی ہی جو ذکر کیا اور بعضون نے زیر بھی پڑھی ہی اُسکے معنے ہین متواضع اور ذلیل ور گمنام اور مراد انکے بہشتی ہونے سے یہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسے کہ اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اسکے کئی طرح سے معنے بیان کیے ہین علما نے ایک تو یہ کہ اگر قسم کھاوے کسی کام کے اپنے پر باندہ کرنے پر بطمع امید و کرم الہی کے ور اعتماد کرنے کہ اُسکے لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اُسکو تو سچا کرتا ہی اُسکو قبول کرتا ہی امید و طمع اُسکی یعنے پوری ہوتی ہی قسم اُسکی تو ٹوٹتی نہین ور دوسرے یہ کہ اگر سوال کرے اپنے پروردگار سے کچھ اور قسم دے اُسکو کہ دیوے اُسکو مراد اُسکی تو برلاتا ہی حاجت اسکی اور تیسرے یہ کہ اگر قسم کھاوے کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اُسکو اللہ تعالی یعنے اُسی طرح کرتا ہی کہ اُسنے قسم کھائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنے کو کسی قوم کیطرف منسوب کہنے اور واقع مین ہووے نہین اُنمین سے جیسیکہ قرآن مجید مین یہ دو صفتین یعنے عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کے واقع ہوئی ہین ف ع ح وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ولا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین یعنے بطریق ہمیشہ رہنے کے وہ کوئی کہ جسکے دل مین ہو مانند دانہ رائی کے ایمان سے اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنے ساتھ سابقین کے وہ کوئی کہ جسکے دل مین ہو مقدار دانہ رائی کے کبر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ایمان سے یعنے ثمرات ایمان سے اور وہ اخلاق اُسکے ہین کہ جو متعلق ہین ساتھ باطن کے یا ظاہر کے کہ صادر ہوتے ہین نور ایمان سے ور ظہور الایمان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کے ہان شعبے اُسکے بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سے مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کے اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کے جیسیکہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہمارے کہنے پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنے حدیث کے یہ ہین نہین داخل ہوگا جنت مین ساتھ تکبر کے بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اس خصلت بری سے یا تو بسبب عذاب دینے کے صاف کرے اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنے کے پھر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی نے کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہ کہ مراد کبر سے کفر و شرک ہی اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اُسکا جنت مین تو نکال ڈالیگا اُسکے دل سے کبر یہان تک کہ داخل کریگا اُسکو بغیر کبر اور کدورت کے اُسکے دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سے تکبر کرنا لوگون پر ہی ف ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو بیچ دل اُسکے مقدار ذرہ کے کبر سے پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہی یہ کہ ہو کپڑا اُسکا اچھا اور پاپوش اُسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ جمیل ہی دوست رکھتا ہی جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگون کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد ذرہ سے یا تو چھوٹی چیونٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کے چمکتا ہی اور مراد شخص پوچھنے والے سے معاذ بن جبل ہین یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اور پاپوش اچھی یعنے دوست رکھتا ہی اُنکے پہننے کو بغیر اسکے کہ خیال ہو اُسکو نظر کرنے خلق کا اور تکبر اور اترانے اور سنانے اور دکھانے کا اور علامت اسکے صدق نیت کی یہ ہی کہ دوست رکھے اسکو تنہائی مین بھی اور پوچھنے والے نے جو دیکھا کہ عادت متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتے ہین اُسنے خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر سے ہی اور اللہ جمیل ہی یعنے اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور تمام جمال ظاہری و باطنی نزد اُسکے جمال کے ہیچ نہین ہی جمال و جلال مگر اُسی ذات پاک کے لیے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے آراستہ کرنیوالے اور جمال بخشنے والے کے ہی اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے جلیل کے ہی یعنے بزرگ اور بعضون نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن و جمال کا ہی اور بعضون نے کہا انکو کار ساز بندون کے اور کبر یعنے کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید و عبادت ہی اور سرکشی کرنی ساتھ حق کے اور دفع کرنا اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضون نے بطر الحق کے معنے لکھے ہین باطل کرنا جمال حق کا نوع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اُن سے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنے کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اُن پر اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکھیگا طرف اُنکے یعنے نظر رحمت و عنایت سے اور ہوگا واسطے اُنکے عذاب دکھ دینے والا ایک تو بڈھا زناکار اور دوسرے بادشاہ جھوٹا اور تیسرے مفلس تکبر کرنیوالا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالیٰ کی اور نہ ثنا کریگا اُن پر بخلاف تمام مومنین کے کہ اُنکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنے ہین کہ نہین پاک کریگا اُنکو نجاست گناہون سے ساتھ عفو کرنے گناہون اُنکے کے اور جملہ ولهم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری کا ہی یا خود ہی طرف حدیث اصل کے اور معتمد یہی ہی اور یہ سب کنایہ ہی نارضامندی اور غضب الٰہی سے اُن پر اسلیے کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہین کرتا اُسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی اور نہ ثنا کرتا ہی اُسکی اور عذاب کرتا ہی اُسکو اور بڈھا زناکار اسلیے کہ جب برا ہی جوان کے حق مین باوجود ہونے اسکے معذور طبعا تو بڈھے کے حق مین کہ شہوت نہین رکھتا اور غفلت اُس سے دور ہوتی ہی ہوگا بدتر اور دلیل ہی یہ اسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جھوٹ بولنا سبکے حق مین برا ہی اور بادشاہ کے حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنے اور حکم اُسکے کے ہین بدتر ہی اور یہ بھی ہی کہ جھوٹ جو لوگ بولتے ہین تو اکثر واسطے دفع ضرر اور حاصل کرنے نفع کے بولتے ہین اور بادشاہ خود قادر ہی اُسپر بغیر جھوٹ بولنے کے پس اُسکو جھوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیئے بدنما ہی اور فقیر کے لیے کہ اسباب تکبر کے سے کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدنما تر اور دلیل ہی اُسکے خبث باطن اور لئیم طبعی پر سہ کبر زشت و از گدایان زشت تر ٭ روز سرد و برف وانگہ جامہ تر ٭ اور بعضے عائل سے عیالدار مراد رکھتے ہین کہ قبول صدقہ اور زکوٰۃ اور تواضع اور ملایمت لوگون کی سے کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کے ہین تکبر کرتے ہین اور عیال کو ضرر پہنچاتے ہین اور ہلاک کرتے ہین تعفف اور حیا کرنے سوال سے اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنے کے مہلے پر امر دیگر ہی اور تکبر برلے نداہی اور قبول نکرنا احسان کا لوگون سے بسبب تکبر کے باوجود احتیاج و اضطرار کے امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہ کہا جاے کہ مراد شیخ سے محصن ہی یعنے بیاہا ہوا

بوڑھا کہ جوان ہوا جب ہو سکتا اور سبب غلبہ شہوت زنا کے بدتر اسکے حق میں شرم اور عار لاحق ہوئی اسپر سنگساری جیسیکہ شیخ سے مراد بیاہا ہوا ہی یعنی آیہ منسوخہ
الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کے اور مراد بادشاہ سے غنی ہی اسلیئے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی غرض فاسدہ کے لیئے کہ منفعت
دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہیں محتاج ہوتا اسکا مطلق پس جھوٹ بولنا اسکو بدتر ہوگا اور مراد متکبر سے وہ شخص ہی کہ تکبر کرے فقر اور اسلیئے کہ تکبر کرنا
اغنیا متکبرین سے صدقہ ہی اور ظاہر تر یہی کہ مراد فقیر سے وہی کہ تکبر کرے کسب کرنے سے اور مشقت کرنے سے اپنے لیئے اور اپنی عیال کے
لیئے باوجود قادر ہونے کے کسب جیسیکہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ میں اور نہیں شک ہی کہ یہ تکبر کہ متضمن ہی واسطے رعونت اور ریا اور سمعہ کے
ساتھ ضرر پہونچانے نفس کے اور کرنے سوال کے اور لینے مال کے بغیر وجہ حلال سے بدتر ہی تکبر اغنیا کے سے خصوصًا جبکہ لگا لیوے اور بناوے
وضع فقیروں کی سی مانند بعضے فقہا کے کہ جو کہتے ہیں کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہو اس کی نسبت تعالیٰ سے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنے پس یہ بیماری مرکب سخت
بیماری ہی کہ عاجز ہیں اس سے حکما اگرچہ پہونچیں حد کمال کو **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ
تعالی الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منہما ادخلتہ النار وفی روایۃ قذفتہ فی النار
رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے بزرگی ذاتی میری میری ہی
یعنی بمنزلہ چادر کے ہی نزدیک تمہارے اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کے ہی نزدیک تمہارے پس جو شخص کہ چھینے چھینے
ایک کو ان دونوں میں سے یعنی تکبر کرے باعتبار ذات کے یا صفات کے اور چاہے ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میرے بیچ ذات و صفات
میری کے تو داخل کرونگا میں اسکو آگ میں یعنی آگ عذاب میں کہ جسکے حق میں فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین مثوی المتکبرین اور ایک روایت میں ہی کہ پھینکونگا
میں اسکو دوزخ میں یعنے اس عبارت میں حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسیکہ ڈھیلے کو پھینکدیتے ہیں لا پرواہ بے پروائی اور بے اعتباری کے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے بیان کی ہی واسطے سمجھا دینے لوگوں کے صفت کبریا اور عظمت میں یعنی یہ
دونوں صفتیں خاص میری ہی ذات کے لیئے ہیں کہ کسیکو مجال شرکت کی اسمیں اور متصف ہونا ساتھ انکے درست نہیں یعنے جود و کرم اور مہربانی
صفتیں میری ہیں اور خلق کو بھی انسے ایک طرح کا حصہ ہی اور جائز ہی وصف کرنا انکا ساتھ انکے بطریق مجاز کے مگر یہ دو صفتیں کہ بطریق مجاز کے
بھی میرے غیر کو وصف کرنا انکو درست نہیں مشابہ دو کپڑوں کے کہ کوئی پہنے ہو تو پہننا دوسرے کا انکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت
میں دونوں ایک ہی عنوان پر آتے ہیں کہ بزرگی و بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہی دونوں میں کہ ایک کو چادر کے ساتھ تشبیہ
دی اور ایک کو ازار کے ساتھ پس بعضوں نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنے اللہ تعالیٰ کبیر و متکبر ہی اپنی ذات میں خواہ دوسرا جانے یا نجانے
اور عظمت عبارت ہی ہونے اسکے سے اسطرح کا کہ اسکا غیر یعنے خلق بھی اسکو بڑا جانتے ہیں پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت اضافی
اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلیٰ ہوگی صفت اضافی سے اور چادر بھی اعلیٰ ہی ازار سے پس باین لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کے ساتھ
اور عظمت کو ازار کے ساتھ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذہب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابہم رواہ الترمذی
اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنے نفس کو یہانتک
کہ لکھا جاتا ہی یعنے نام اسکا سرکشوں میں یعنے ظالموں اور متکبروں کے دیوان میں پس پہونچتی ہی اسکو وہ چیز کہ پہونچی انکو یعنے آفات
و بلیات دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لفظ بنفسہ میں ب تعدیہ کے لیے ہی یعنے بلند کرتا ہی اپنے نفس کو اور بعید کرتا ہی

اُسکو لوگون سے مرتبہ مین بلند اعتقاد کرتا ہی اُسکو عظیم القدر یا صاحب کے لیے ہی یعنے موافقت کرتا ہی اپنے نفس کی بیچ جانے اُسکے کے طرف کبر کے
اور عزت دیتا ہی اُسکو اور اکرام کرتا ہی اُسکا جیسکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہان تک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنے کا یہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اُسکو اسکے درجہ
اور مرتبہ سے طرف رتبہ اعلی کے نسبت یعنے لیجاتا ہی اپنے نفس کو اسکی جگہ اور مرتبہ سے کہ اُسمین ہی جگہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کے اور موافقت کرتا ہی
نفس کی اور جاتا ہی ساتھ اُسکے ہر جانب مین وہ جاتا ہی اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر المتکبرون امثال الذر یوم القیمۃ فی صور الرجال یغشاہم
الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جہنم یسمی بولس تعلوہم نار الانیار یسقون من عصارۃ اہل النار طینۃ الخبال
رواہ الترمذی اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے
جاوینگے تکبر کرنے والے مانند چھوٹی چیونٹیون کے دن قیامت کے بیچ صورت مردون کے یعنے صورت انکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا
آویگی اور ڈہانکیگی انکو خواری ہر جگہ سے ہانکے اور کھینچے جاوینگے طرف ایک قیدخانہ کے کہ دوزخ مین ہی نام رکھا جاتا ہی اُسکا بولس غالب آویگی اُن پر
اور گھیر لیگی انکو آگ آگون کی اور پلائے جاوینگے نچوڑ دوزخیون کے سے کہ نام ہی اُسکا طینۃ الخبال یعنے خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون کے
بدن سے بہینگے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مانند چھوٹی چیونٹیون کے الخ اس حدیث کے معنے مین اختلاف کیا ہی علماء نے کہا بعضون نے
کہ یہ کنایہ ہی انکے خوار ہونے سے اُنکے محشر مین اور پایمال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کے جیسکہ حال چیونٹیون کا ہی بدلیل اسکے کہ اُٹھنا اور عود کرنا بدنون
کا ساتھ اُن اجزاے اصلی کے ہوگا کہ دنیا مین رکھتے تھے اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اُسکا گنجایش اُسکی رکھتا نہین چنانچہ اسی لیے کہا فی صور الرجال
تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگے نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بھی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنے خواری کے ہین اور سیاق حدیث
بھی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹھنا متکبرون کا ہی بہیات چیونٹیون کے حقیقت مین و لیکن صورت
مین مرد ہونگے حق تعالی قادر ہی کہ اجزاے اصلی کو کہ ساتھ اُنکے اُٹھین گے بیچ مقدار جثہ چیونٹی کے جمع کرے اور ساتھ اس صورت
کے بنادے اور خوار کرے یہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی رح نے بہت سے قول یہان نقل کیے ہین اور توربشتی سے نقل کیا
ہی کہ ہم ظاہر معنے اس حدیث کے اسلیے نہین لیتے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ اجساد عود کیے جاوینگے اوپر اُن اجزا کے کہ تھے یہان تک کہ بغیر ختنہ
اُٹھینگے کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بھی لگ جاویگی پس کیونکر ہوسکے کہ سب اجزا آدمی کے ناخن اور بال وغیرہما چیونٹیون کے جثہ مین جمع ہون پھر
اسکے جواب بھی علماء سے نقل کرکر پھر اُن پر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہ لکھی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا انکو وقت نکالنے اُنکے کے اُنکی قبرون سے
اوپر کامل ترین صورتون اُنکی کے اور ساتھ تمام اجزاے معدومہ کیواسطے ثابت کرنے وصف اعادہ کے بروجہ کمال پھر کردیگا اُنکو موقف جزا
مین اوپر صورت ذکر کی گئی از راہ اہانت اور ذلت دینے اُنکے کے یا چھوٹے ہو جاوینگے ہیبت الہی سے وقت آنے اُنکے کے طرف حساب
کی جگہ کے اور وقت ظاہر ہونے اثر عذاب سلطانی کے کہ اگر رکھا جاوے پہاڑ پر تو ہوجاوے غبار پراگندہ اور ثابت بھی ہوئی ہی تبدیل
دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کے مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کے موافق صفتون اور حالتون اُنکی کے پس اس سے
جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و لفظ بولس ساتھ زبر ب کے اور جزم واو اور زیر لام کے اور قاموس مین ساتھ پیش ب کے زیر لام کے
مشتق ہی بلس سے بمعنے تحیر اور ناامیدی کے اور ابلیس بھی اسی سے مشتق ہی اور آگ آگون کی یعنے نسبت اُسکی ساتھ اور آگون کے مانند نسبت آگ کے ہی
ساتھ اور چیزون کے کہ جلاوتی ہی اور خبال ساتھ زبر خ کے بمعنے فساد کے ہی کہا ایک شارح نے کہ وہ نام ہی عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اُنکی کا

اور خون کے بہنگا دوزخیون سے ۔ ؏ وعن عطیۃ بن عروۃ السعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب
من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ رواہ ابوداود
اور روایت ہے عطیہ بیٹے عروہ سعدی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق غصہ کرنا یعنے وہ غصہ کہ واسطے خدا کے نہو
شیطان سے ہے یعنے اسکے اغوا سے ہوتا ہے اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور بجھائی نہین جاتی آگ مگر پانی سے پس جسوقت
کہ غصہ ہو ایک تمھارا پس چاہیے کہ وضو کرے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** پانی سرد کے استعمال کرنے کی خاصیت ہے کہ غصہ کو دفع کرتا ہے
اور تجربہ اسپر گواہ ہے اور اگر ٹھنڈا پانی پیوے اسکی بھی یہی خاصیت ہے اور چاہیے یون کہ جب غصہ آوے تو پہلے اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم پڑھے کہ حدیث مین آیا ہے کہ اس سے بھی غصہ جاتا رہتا ہے پھر جب دیکھے کہ غصہ نہین گیا تو اٹھکر وضو کرے اور دو رکعت نماز کی
پڑھے واسطے اللہ تعالی کے ۔ ؏ وعن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم وھو قائم
فلیجلس فان ذھب عنہ الغضب والا فلیضطجع رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمھارا یعنے پاوے اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر
جاتا رہا اس سے غصہ فبہا والا لیٹ جاوے پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** شرح السنہ مین ہے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ تا غصہ مین
کوئی حرکت وجود مین نہ آوے کہ اس سے پشیمانی اوٹھاوے اسلیئے کہ لیٹا ہوا دور تر ہے حرکت مین بہ نسبت بیٹھنے کے اور بیٹھا دور تر ہے
کھڑے سے اور ظاہر ہے کہ یہ تغیر حالت کے اسطرح پر ہونے سکون آرام کی ہے ایک تاثیر ہے بیچ دفع شورش غصہ کے ۔ ؏ **وعن**
اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی
الکبیر المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدی ونسی الجبار الاعلی بئس العبد عبد سھی ولھی ونسی المقابر والبلی
بئس العبد عبد عتی وطغی ونسی المبتدأ والمنتھی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل
الدین بالشبھات بئس العبد عبد طمع یقودہ بئس العبد عبد ھوی یضلہ بئس العبد عبد رغب یذلہ
رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان وقالا لیس اسنادہ بالقوی وقال الترمذی ایضا ھذا حدیث غریب
اور روایت ہے اسماء بیٹی عمیس کی سے کہا اسماء نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے تئین
اچھا جانا اوروں سے اور تکبر کیا اور بھول گیا خدا سے بزرگ بلند قدر کو یعنے بھول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہے یا بھول گیا
اسکے حساب و عذاب کو با این حیثیت کہ نہ تقوے کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہے کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سے گذر گیا
اور بھول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہے قدرت و عزت مین سب سے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا کار دین کا اور مشغول رہا
دنیا مین اور بھول گیا مقبرون کو اور کہنگی اور بوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا
اپنے ابتداے حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے کہ کیسا عاجز و ناتوان تھا اور اپنے انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکھنا ہے اور
آخر اسکا کیا ہے کہ مٹی مین جاتا ہے یعنے جسکی ابتدا ایسی ہے اور انتہا ایسی تو لائق ہے اسکو کہ اطاعت کرے اللہ تعالی کی ان دونون
حالتون کے درمیان مین برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا یہ معنے ہین کہ فریب دیوے اہل دنیا کو ساتھ
.٢٠ عمل صلحا کے تاکہ وہ معتقد ہون اسکے اور حاصل کرے یہ مال جاہ ان سے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کے برا بندہ ہے وہ

بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سے اور حرص کھینچ لیجاتی ہی اُسکو دنیا داروں کے دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدھر چاہتی ہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اُسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اُسکے حاصل کرنے مین اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اُسکو اور آبرو ریزی اُسکے دین کی کرتی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی اور بیہقی نے کہ نہین ہی اسناد اس حدیث کے قوی اور یہ بھی ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** بھول گیا مقبرون کو یعنے اہل مقبرون کو کہ عبرت نہ پکڑے ساتھ اُنکے یا ذکر ہا مقابر کا کنایہ ہی موت سے یعنے بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنے کے اُسکے لیئے اور طمع الخ عجیب نقل ہی سید نا ذلی رحمۃ اللہ سے کہ وہ بہشت کے کھیت سے اُنھون نے کہا کہ وہ دو کلمے ہین گر اعلق کی اپنی نظر سے اور قطع کر طمع حق سے اسباب کے کہ دیوے تجھکو غیر اُس چیز سے کہ قسمت مین ہی تیری اور نہین اسناد اُسکے قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نے بھی اور بیہقی نے نعیم بن ہمار سے اور روایت کیا ہی اُسکو حاکم نے بھی اپنے مستدرک مین اسماء بنت عمیس سے اور اسمین شک نہین ہی کہ کثرت طرق قوی کردیتی ہی ضعیف کو اور کردیتی ہی اُسکو حسن لغیرہ اور اس سے تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہی اور غرابت نہین منافی ہی صحت اور حسن کی اور نہایت کار یہ کہو گے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال مین اتفاقاً پس واعظون مین لایق ہی یہ کہ ہو اُسپر عمل بطریق اولیٰ تمت

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عز وجل من جرعۃ غیظ یکظمھا ابتغاء وجہ اللہ تعالیٰ رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پیا کسی بندہ نے گھونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کے گھونٹ غصے سے کہ پی جاوے اُسکو واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ احمد نے **وعن** ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ادفع بالتی ھی احسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمھم اللہ وخضع لھم عدوھم کانہ ولی حمیم قریب رواہ البخاری تعلیقا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے دور کر تو یعنے برائی کو ساتھ اُس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نے صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کے پس جبکہ برتین گے صبر اور عفو نگاہ رکھیگا خدا اُنسے تعالیٰ اُنکو آفات نفس اور خلق سے اور پست ہوتا واسطے اُنکے دشمن اُنکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہی یعنے قریب ہی نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے **ف** اول اس آیہ کریمہ کا یہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنے برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین اسکے بعد یہ ہی ادفع بالتی ھی احسن یعنے دفع کر ساتھ اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہی یعنے نیکی سے برائی کو کہ پیش آوے تجکو یعنے اگر کوئی تجھسے بدی کرے تو نیکی کر اُس سے مصرع اگر مرد ے احسن الی من اسا پس ابن عباس اسکی تفسیر مین کہتے ہین کہ مراد دفع کرنے برائی کی سے ساتھ نیکی کے یہ ہی کہ جب غصہ آوے صبر کرے اور اگر کسی سے برائی پہونچے درگذر کرے اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنے قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم تمت **وعن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور روایت ہی بھز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی بھز کے دادا سے کہ نام اُسکا معاویہ بن حیدۃ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسا کہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمانکو یعنے کمال ایمان کو یا اُسکے نور کو اور بھی غصہ ایمان کو باطل بھی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک تمت **وعن** عمر قال وھو علی المنبر یا ایھا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تواضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ

صَغِیْرٌ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَفِیْ نَفْسِهٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا اس حال میں کہ منبر پر تھے اے لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ مین نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ تواضع کرے سا تہ لوگون کے واسطے خدا کے یعنے واسطے طلب رضا اسکی کے بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اسکا پس وہ اپنے نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنے بسبب شکستگی کے اپنے کو نظر کمی سے اور لوگون کی آنکھ مین بزرگ ہی یعنے بسبب بلند کرنے حق تعالی کے اسکے مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہی خدائے تعالی قدر اسکی پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہی لوگون کے نزدیک کتے یا سور سے **ف** یعنے متکبر اگرچہ اپنے کو بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکھاتا ہی و لیکن خدائے تعالی کے نزدیک حقیر ہی اور لوگون کے نزدیک بھی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنے کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکھاتا ہی لیکن خدائے تعالی کے نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کے نزدیک بھی بزرگ ہوتا ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَی ابْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی بیٹے عمران علیہ السلام نے اے رب میرے کون عزیز تر ہی تیرے بندون مین تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدے **ف** یعنے درگذر کرے اس سے کہ اسپر ظلم کیا اور رنج دیا اسنے اسمین اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنے کا اسلیے کہ تھا غالب انپر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی عفو کرے نزدیک قدرت کے عفو کریگا اللہ تعالی اس سے دن عسرت کے یعنے دن قیامت کے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَهٗ کَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بند رکھے زبان اپنی یعنے عیب و نقصان لوگون کے سے ڈھانکتا ہی اللہ تعالی عیب و نقصان اسکے یعنے لوگون سے یا فرشتون اعمال کے لکھنے والون سے یا دونون سے اور جو کوئی روکے غصہ اپنا یعنے لوگون سے باز رکھیگا اللہ تعالی اس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے یعنے اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کے قبول فرماتا ہی اللہ عذر اسکا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِیَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِکَاتُ فَهَوًی مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِیَ اَشَدُّهُنَّ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین پس جو تین چیزین نجات دینے والی ہین ایک انمین سے ڈرنا ہی خدا سے چھپے اور ظاہر مین یعنے حاضر و غایب خلق کے یا باطن و ظاہر مین اور دوسرے کہنا حق کا حالت رضامندی و ناخوشی مین اور تیسرے میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کے اور اپر ہلاک کرنے والی چیزین پس وہ بھی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسرے بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسرے گھمنڈ کرنا مرد کا ساتھ نفس اپنے کے یعنے اپنے تئین نیک جاننے اور اپنی صفتون کو خوش لگے کہ اس سے کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سے تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتان ذکر کی گئین کی ہی نقل کین بیہقی نے پانچون حدیثین شعب الایمان مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنے اگر کسی سے راضی ہو سوائے سچ اور واقعی بات کے نہ کہے اور اگر ناراض ہو تو بھی سوا سچ کے نہ کہے مثلا اگر کسی فاسق و ظالم سے نفع پہونچتا ہی اور راضی ہی اس سے تو تعریف نا حق اور

ظلمات واقع کرنا کیسے اس سبب سے اور اگر کسی مصلحت سے رنجیدہ ونا راض ہو تو ندامت و برائی نہ کرے اصل دونون میں طریق استقامت ثابت رہنا اور میانہ روی کرنی یعنے خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کے جیسیکہ کہا ہی علما نے کہ بقدر قوت کے بہم پہونچا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سے اور خواہش نفس کی پیروی کی گئی ہی یعنے تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھ وہ کہے اسکو کرنا اور جسطرف چاہے اودہر جانا یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی اور کامل وہ ہی کہ خواہش نفس اسکی تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل حرص فرمانبرداری کی گئی یعنے طبیعت آدمی کی خالی بخل اور حرص سے نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اسکی کرتا ہی اور سر احاطۂ فرمان اسکے سے نہین نکال سکتا اور خراب نفس و طبیعت ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہیے اور سخت تر ان سب کا یعنے بڑی ہی ازروے گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سے اور خرابی بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور ہوتا ہی اور اپنے کو اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اسکے جانے کی مانند بدعتی کے کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کرے اپنی بدعت سے

باب الظلم

یہ باب ہی بیچ بیان ظلم کے **ف** ظلم کے معنے ہین لغت مین رکھنا ایک چیز کا بیچ جگہ غیر مخصوص اسکی کے اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سے تجاوز کرے اور جسطرح کہ چاہیے واقع نہو ساتھ زیادتی یا نقصان کے یا بے وقت یا بے جا واقع ہو اور جور و تعدی کے بھی یہی معنے ہین اور شرع مین بھی ظلم وغیرہ کے یہی معنے ہین نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنے ظلم شرع مین اسکو کہین گے کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کرے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الظلم ظلمات يوم القيامة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندھیرون کا ہوگا دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ظالم کو اسدن تاریکی ہر طرف سے گھیر لیگی اور محروم ہوگا اس نور سے کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیت مین فرمایا نورهم يسعى بين ايديهم وبايمانهم یا مراد ظلمات سے شداید اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخ کے طبقون مین ساتھ انکے گرفتار ہونگے اور ظلمات کے معنے شدائد کے بھی آئے ہین جیسیکہ اس آیت مین قل من ينجيكم من ظلمات البر والبحر الخ **وعن** ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليملي الظالم حتى اذا اخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهي ظالمة الآية متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اسکی دراز کرتا ہی یعنے تاکہ بہت سا ہو اس سے ظلم یہان تک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اسکو نہین چھوڑیگا اسکو اور نہین بھاگ سکے گا ظالم اسکے عذاب سے پھر پڑھی آنحضرت نے موافق اسکے یہ آیت اور اسیطرح ہی پکڑنا رب تیرے کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنے بستی والون کو کہ ظالم ہین پڑھی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعد اسکے یہ ہی ان اخذه اليم شديد اور اسمین تسلی ہی مظلوم کے لیئے فی الحال اور وعید ہی ظالم کے لیئے تاکہ نہ مغرور ہو ساتھ مہلت دینے کے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظالمون الخ **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين ان يصيبكم ما اصابهم ثم قنع راسه واسرع السير حتى اجتاز الوادي متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر تو فرمایا یعنے صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم ان لوگون کے گھرون مین کہ جنہون نے ظلم کیا اپنی جانون پر یعنے کفر اختیار کیا اور جھٹلایا اپنے پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونے والے یعنے عبرت پکڑنے والے واسطے احوال اس جماعت کا یاد کرنیوالے کہ موجب رونے کا ہی اور نہ گذرو وہان سے ساتھ سہو و غفلت کے بسبب خوف اسکے کہ مبادا پہونچے تمکو وہ چیز کہ پہونچی انکو یعنے اس سبب کہ ایسی جگہون سے ساتھ غفلت کے گذرنا اور اس سے عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی و نہ ہونے خشوع کے ہی اور یہ ...

اور محبت دنیا کی ضعیف ہو جاتی ہے اور اس سے کہ بندہ دے اور ظلم کرے اور جبکہ محبت آخرت کی بہت قوی ہو احسان کرتا ہے مقابلہ میں ظلم کے اور یہ درجہ صدیقوں اور مقربوں کا ہے رزقنا اللہ منہ **وعن** معاویۃ انہ کتب الی عائشۃ ان اکتبی الی کتابا توصینی فیہ ولا تکثری فکتبت سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس والسلام علیک رواہ الترمذی

اور روایت ہے معاویہ سے یہ کہ انہوں نے لکھا طرف حضرت عائشہ کے یہ کہ لکھو واسطے میرے ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اس خط میں اور کثرت سے نہ لکھو یعنی مختصر اور جامع لکھو پس لکھا حضرت عائشہ نے یہ کلمات سلام تجھ پر پیچھے سلام کے تحقیق میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہے رضامندی اللہ کی ساتھ خفگی لوگوں کے کفایت کرتا ہے اسکو اللہ محنت لوگوں کی سے یعنے اگر ایسا کام کرے کہ رضا حق کی اسمیں ہے اور خلق سبب خواہش نفس اپنے کے اس سے ناراض ہوں تو حق تعالی راضی ہوتا ہے اور خلق کو بھی راضی کر دیتا ہے اور دفع کرتا ہے اس سے محنت و شر لوگوں کے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہے رضامندی لوگوں کی ساتھ خفگی اللہ کے سونپتا ہے اسکو اللہ طرف لوگوں کے اور سلام تجھ پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سونپتا ہے اسکو اور اسکے کار کو طرف خلق کے اور مدد نہیں کرتا اسکی اور دفع نہیں کرتا شر انکے اس سے اور مسلط کرتا ہے لوگوں کو اسپر کہ ایذا دیتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں اسپر یعنے اصل رضائے خدا ہے اگر یہ ہوے تو خلق بھی راضی و مطیع ہو جاوینگے اور اگر یہ نہوئے تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط میں بھی لکھے اور آخر میں بھی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کے ہے اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کے ہے ۱۲

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن مسعود قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم شق ذلک علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا یا رسول اللہ اینا لم یظلم نفسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذاک انما ہو الشرک الم تسمعوا قول لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم وفی روایۃ لیس ہو کما تظنون انما ہو کما قال لقمان لابنہ متفق علیہ روایت ہے ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ جب اتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم گراں ہوئی یہ بات اوپر صحابیوں حضرت کے یعنے بگمان اسکے کہ مراد ظلم سے مطلق گناہ ہیں کہا انہوں نے یا رسول اللہ کون سا ہم میں سے ہے کہ نہیں ظلم کیا اپنے نفس پر پس فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں یہ یعنے مراد ظلم سے جو تم سمجھے ہو گناہ وہ نہیں ہے بلکہ مراد ظلم سے نہیں ہے مگر شرک کیا نہیں سنا تمنے قول لقمان کا واسطے بیٹے اپنے کے اے بیٹے میرے نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یعنے نہ ملا شرک کرنے کو ساتھ ایمان باللہ اور تمام ان چیزوں کے کہ واجب ہے انپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ نہیں ہے مراد ظلم سے جیسا کہ تمنے گمان کیا ہے نہیں وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعد لفظ بظلم کے بقیہ آیت یوں ہے کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنے یہ لوگ ہیں کہ انکے لیے امن ہے اور یہ راہ سیدھی پائے ہیں اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نے ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہے ہم میں کہ اس سے گناہ نہیں ہوا پس حضرت نے فرمایا کہ ظلم سے گناہ نہیں مراد ہے بلکہ شرک ہے اور اگر کوئی کہے کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے کیونکر ہو سکتا ہے شرک ضد ایمان ہے ہاں ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے البتہ متصور ہے چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سے اس طرف گیا کہ ظلم سے گناہ مراد ہے جواب اسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے واقع ہے جیسا کہ مشرک مکہ کے ایمان خدا پر رکھتے تھے اور پھر بت پرستی کرتے تھے اور بتوں کو عبادت میں شریک حق کا کرتے تھے شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کے ہوتا ہے اور یہاں مراد شرک عبادت میں ہے اور یہ نص قرآن

دلالت کرتی ہے اسپر وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِکُوْنَ یعنے ایمان نہیں لاتے اکثر اُنکے مگر در حالیکہ مشرک ہیں یعنی لاویں ایمان ساتھ زبان کے اور شرک نگاہ رکھتا دل میں جیسیکہ حال منافقوں کا ہے کہ خلط کیا ہے ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی ظلم ہے یہ استیناف تعلیل ہے یعنے باطل کر دیتا ہے شرک ایمان کو اور نہیں جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کے ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ کیونکہ اور تمام گناہوں کے کہ وہ منافی ایمان کے نہیں ہیں بموجب مذہب اہل حق کے بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کے پس صحابہ نے اول سمجھا تھا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے اسلیئے کہ شرک نہیں متصور ہے ملنا اُسکا ساتھ ایمان کے پس جواب دیا حضرت نے کہ ملنا اُسکا ساتھ ایمان کے ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوے اللہ پر اور شریک کرے اُسکی عبادت میں غیر اُسکے کو یعنی گا ایمان لغوی نہ شرعی والا ایمان باللہ نہیں معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اور ثابت کرنے صفات کمال کے اللہ تعالی کے لیئے اور پاک کرنے اُسکے کے نقصانوں سے والا لازم آوے یہ ہوں تمام کفار ایمان رکھنے والے اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ ولیکن اللہ تعالی نے نہیں رخصت دی شریک کرنے ظاہری کی بھی جیسیکہ حدیث قدسی میں ہے انا اغنی الشرکاء عن الشرک ۱۲ ع ح **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدتر آدمیوں کا از روے مرتبہ کے دن قیامت کے وہ بندہ ہے کہ کھوئے اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنے دنیا واسطے دوسرے کے حاصل کی اور بسبب اُسکے ظلم لوگوں پر کیا جیسیکہ عامل اور مددگار ظالموں کی کرتے ہیں ۱۲ ح **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ الْاِشْرَاکَ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَهُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذَاکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنے نامہ اعمال تین طرح کے ہیں ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں بخشتا اللہ تعالی اُس چیز کو کہ اُسمیں ہے وہ وہ نامہ اعمال ہے کہ اُسمیں شریک کرنا ہے کسی چیز کو ساتھ خدا کے یعنے کفر ہے فرماتا ہے اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہیں بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں مہمل چھوڑیگا اُسکو خدا تعالی اور بالضرور حکم کریگا ساتھ اُسکے وہ ظلم بندوں کا ہے آپس میں یہاں تک کہ بدلہ لے بحکم الٰہی بعض اُنکا بعض سے یعنے یا فضل کرے اللہ بعضوں پر ساتھ راضی کر دینے مظلوم اُنکے کے پس وہ بمنزلہ بدلہ لینے کے ہوگا قائم مقام دیت کے دنیا میں اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں پروا کریگا اللہ تعالی ساتھ اُسکے یعنے اگر چاہے موافق اُسکے حکم کرے اور اگر چاہے نہ کرے وہ یہی ظلم کرنا بندوں کا درمیان اپنے اور درمیان خدا کے یعنے قصور کرنا اللہ کے حقوق میں پس یہ سپرد ہے اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے بندہ کو بسبب اُس عمل کے اور اگر چاہے درگذر کرے اُس سے اور عذاب نہ کرے اُسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندوں کے حقوق میں البتہ مواخذہ ہے اور اللہ تعالی کے حقوق میں شرک نہیں بخشا جانے کا اور باقی موقوف ہے مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کرے چاہے بخشدے ۱۲ ح **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْأَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو بد دعا مظلوم کی سے یعنے کسی پر ظلم کر کہ وہ تجھپر بد دعا کرے اسلیئے کہ وہ نہیں مانگتا ہے خدا سے مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہیں منع کرتا صاحب حق کو حق اُسکے سے یعنے بلکہ دیتا ہے ہر صاحب حق کو حق اُسکا **وعن** اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہے اوس بن شرحبیل سے کہ اسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کرے اسکی تاکہ تقویت اور تائید کرے اسکی حال آنکہ وہ شخص جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے پس تحقیق نکلا وہ شخص اسلام سے یعنے کمال ایمان سے **وعن ابی ھریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم لا یضر الا نفسہ فقال ابو ھریرۃ بلی واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا لظلم الظالم روی البیھقی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ابو ہریرہ نے سنا ایک شخص کو کہتا تھا تحقیق ظالم نہیں ضرر پہنچاتا مگر نفس اپنے کو یعنے ضرر اسکا سرایت نہیں کرتا اپس کہا ابو ہریرہ نے ہان یعنے غیر کو بھی ضرر پہونچتا ہے قسم اللہ کی یہانتک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہے اپنے گھونسلے میں دبلا ہو کر بسبب ظلم ظالم کے نقل کین بیہقی نے چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** حباری ہو ساتھ پیش ح کے ایک جانور ہے کہ اسکو تغدری کہتے ہیں یعنے بازرکھتا ہے خدا تعالی مینہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کے اور مرجاتے ہیں بسبب اسکے انسان اور جانور یہانتک کہ حباری بھی اور تخصیص حباری کی اس سبب سے ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہے دانہ پانی کی تلاش میں یہانتک کہ دیکھا ہے کہ اسکے پیٹ میں سے حبۃ الخضرا نکلا ہے کہ وہ بصرہ کے سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اسکے اوگنے کی جگہ میں اور بصرہ میں کئی روز کی راہ ہے اور اسکے گھونسلے کو دیکھا ہے کہ ایسی جگہ ہوتا ہے کہ مسافت اسمین اور پانی کی جگہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہے اور وہان سے پانی پکڑ آتا ہے پس مرنا اسکا بڑی دلیل ہے قحط پر اور امساک باران پر اور مراد اس شخص کی کہ جسنے کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہے کہ اگرچہ ظالم ظاہر میں نقصان مظلوم کا کرتا ہے لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہے اور مظلوم کے لیئے ایسا زیان ہے کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابو ہریرہ نے اسکو ساتھ قرینہ کے کہ اس مقام مین پیش آیا ہو عموم پر حمل کر کے یہ بیان کیا اور غالب یہ ہے کہ یہ قول ابو ہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا اسنے استنباط کیا کہ بازرکھنا مینہ کا شومی ظلم سے وارد ہوا ہے اور اسی کو لازم آتا ہے زیان پہنچنا حیوانات کو

باب الامر بالمعروف

باب ہے بیچ بیان امر معروف کے **ف** معروف معرفت سے ہے بمعنے پہچاننے کے یعنے وہ چیز کہ پہچانی گئی ہے شرع مین اور شرع ساتھ اسکے وارد ہوتی ہے مثل مرد آشنا کے کہ بسبب اسکو پہچاننے ہیں اور مقابل اسکے منکر ہے ساتھ زیر کاف کے بمعنے نہ پہچانے گئے کے شرع مین کہ نہ وارد ہوئی ہو ساتھ اسکے شرع جیسے کہ مرد ناآشنا کہ کوئی اسکو نہ پہچانے اور عجب ہے مؤلف سے کہ شروع باب مین والنھی عن المنکر نہ لکھا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجود دیکہ اکثر کتابوں مین دونوں لکھے آتے ہیں اور بعضی حدیثوں مین بھی کہ اس باب مین ہیں وہی صریح بیان نہی منکر کا ہے اور شاید کہ ترک اسلیئے کیا کہ امر بالمعروف شامل ہے نہی منکر کو بھی بیچ

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکھے یعنے جانے تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے اسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے مثلا باجے توڑ ڈالے اور شراب کی چیزین الٹ دے اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دے پس اگر طاقت نہ رکھے ہاتھ سے تغیر کرنے کی سبب ہونے فاعل اسکے کے قوی اس سے پس تغیر کرے اپنی زبان سے اور پڑھے آیتین وعید کی اسکے آگے اور نصیحت کرے اور ڈراوے اور سخت سست کہے اگر سیدھی طرح نمانے پس اگر تغیر اسکے زبان سے نہ کر سکے پس تغیر کرے ساتھ دل اپنے کے یعنے مکروہ رکھے دل سے اور متوحش دل ہو اور ارادہ رکھے اسکے تغیر کرنے کا ہاتھ اور زبان سے بر تقدیر قدرت کے اور عداوت اور کنارہ کرے اسکے کرنے والے سے نزدیک اور یہ رضا ہے اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کے سست ترین ایمان کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے یہ سست ترین زمانہ ایمان کا ہے اسلیئے کہ اگر ہوتے اہل زمانہ کے قوی تو قادر ہوتے اوپر انکار قولی اور فعلی کے اور نہ محتاج ہوتے طرف اقتصار کے اوپر انکار

قلبی کے یا یہ معنے ہیں کہ یہ شخص فقط دل ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہے اسلیئے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین میں تو نہ اکتفا کرتا اُسپر اور مؤید ہے اُسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جابر اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ امر اول واسطے امراء کے ہے اور دوسرا واسطے علماء کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور بعضوں نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنے ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہے اسلیئے کہ جب دیکھے ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہے دین مین بالضرور اور نہ مکروہ رکھے اسکو اور راضی ہو ساتھ اُسکے اور اچھا جانے اُسکو تو ہوگا کافر پھیر جانا چاہیئے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اُسے اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بھی تابع ہے اُس چیز کے کہ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہے کہ نہ باعث ہوں فتنہ کے جیسے کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے کہ وہ نہیں قبول کرنے کا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنے شعائر اسلام کے اور لفظ من شامل ہے ہر ایک کے لیئے یعنے یہ امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیئے کہ یہ جو واجب ہے امر معروف اسکی شرط نہین ہے کہ امر کرنے والا خود بھی کرتا ہو اور بغیر اُسکے درست نہو اسلیئے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہ جو کلام اللہ مین آیا ہے لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کے کہ ورود اُسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہے مراد اُس سے زجر اور منع کرنا نہ کرنے سے ہے نہ کہنے سے یعنے مراد یہ ہے کہ آپ کیوں نہین عمل کرتے اور یہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اس مین شبہ نہین کہ اگر آپ بھی کرین تو بہتر ہے اسلیئے کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اُسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نے کہ امر معروف اور نہی منکر بترتیب مذکور واجب ہے ساتھ کتاب و سنت اور اجماع امت کے اور نہین مخالف اسمین مگر بعضے روافض سو اُنکا کچھ اعتبار نہین اور جیسے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اُسکے ذمہ سے ساقط ہوگیا اور بعد اُسکے کچھ اُسپر لازم نہین اور کہا ہے علما نے کہ فرضیت اُسکی بطریق کفایہ کے ہے اور رہا کوئی قادر ہو اُسپر اور نہ کرے اُسکو بلا عذر تو گنہگار ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہین جانتا ہے اُسکو کوئی سوا اُسکے یا نہین قادر ہے اُسکے ازالہ پر کوئی سوا اُسکے جیسے کہ دیکھے اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتے تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہے اور نہین ساقط ہوتا ہے مکلف سے بگمان اُسکے کہ نہین فائدہ کرنیکا بلکہ واجب ہے اُسپر کرنا اُسکا فان الذکری تنفع المؤمنین و ما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون ہی کے لیئے اور امر حاکم کا بھی اُسمین شرط نہین ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہونچتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلی بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے حاکمون پر اور مسلمان اُنکو جائز رکھتے تھے اور سرزنش نہین کرتے تھے اُنکو پھر امر معروف اور نہی منکر وہ کرے کہ علم رکھتا ہو اُس چیز کا کہ امر کرتا ہے اُسکا اور نہی کرتا ہے اُس سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اُس چیز کے پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ جیسے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب اور مانند اُنکے کے تو تمام مسلمان علم رکھتے ہین انکا اُنمین شوق سے اور اگر دقائق افعال و اقوال سے ہے اُس قبیل سے کہ متعلق ہے ساتھ اجتہاد کے نہین ہے عوام کو دخل اُسمین اسلیئے کہ انکار اُسپر علماء ہی کو پہونچتا ہے اور انکار متفق علیہ مین ہے اور مختلف فیہ میں انکار نہین چاہیئے کہ ہر مجتہد مصیب ہے اسلیئے کہ کہنے مین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہے کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کے کرے اور واسطے خدا کے کرے نہ واسطے اغراض کے تا تاثیر کرے اور ثواب پاوے اور نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے **وعن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ

فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَابُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حال اور مثال سستی کرنے والے کی بیچ حدوں اللہ کے اور پڑنے والے کی بیچ حدوں اللہ کے یعنے کرنے والے گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کے ہے کہ بیٹھے کشتی میں اور قرعہ ڈالا تھا جس جگہ کا قرعہ بنام جس کسی کے آیا بیٹھا جیسکہ عادت شرکا کی ہے پس ہوئے بعضے انکی کشتی کے نیچے کے مکان میں اور رہے بعضے اوپر کے مکانمیں پس تھے وہ کہ نیچے کے مکان میں تھی کشتی کے گذر کے واسطے پانی کے ان لوگوں پر کہ اوپر تھے پس ایذا پائی اوپر والوں نے بسبب اسکے یعنے وہ کہ نیچے سے آتا ہے پانی لینے کے لیئے اور اوپر والوں پر گذرتا او نہوں نے ایذا پائی بسبب اسکے پس لیا نیچے والے نے تبر اور شروع کیا کھودنا کشتی کے نیچے کیطرف سے پس آئے اوپر والے اسکے پاس اور کہا کیا ہوا ہے تجکو اور کیا کام کرتا ہے کہ کشتی کو کھودتا ہے کہا نیچے والے نے کہ ایذا پائی تم نے بسبب اوپر آنے میرے کے اور گذرنے کے تمپر ساتھ پانی کے اور ضرور ہے مجکو پانی لینے سے پس اگر پکڑینگے اوپر والے اسکے ہاتھ کو نجات دینگے اسکو اور نجات دینگے اپنے کو یعنے غرق اور ہلاکت سے اور اگر چھوڑ دیں اسکو یعنے نہ پکڑیں ہاتھ اسکا اور کھودنے دیں ہلاک کریں گے اسکو اور ہلاک کرینگے آپکو نقل کی یہ بخاری نے

ف حدیث میں جو لفظ مداہن کا ہے اسکے معنے ہیں مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہے کہ ایک چیز خلاف شرع دیکھے اور تغیر نہ کرے اسکو اور منع نہ کرے اس سے باوجود قدرت رکھنے کے اسپر بسبب شرم کے یا بے حمیتی دین کے یا کسی کی جانبداری کی یا بالطمع رشوت لینے کے یا بے پروائی کے دین میں اور لغت میں مداہنت اور مدارات کے ایک ہی معنے ہیں لیکن شرع میں مدارات کی اجازت آئی ہے بلکہ بعضی جگہ مستحسن ہے اور مداہنت سے منع فرمایا ہے اور فرق مداہنت اور مدارات میں یہ ہے کہ مدارات یہ کہ واسطے حفظ دین کے اور نگاہ رکھنے کے تشویش و فتنے سے اور دفع کرنے ظلم ظالموں کے کرے اور مداہنت یہ کہ واسطے حظ نفس اور طلب کرنے دنیا کے اور طلب کرنے منافع کے لوگوں سے اور بسبب بے پروائی کے دین میں کرے اور مثال سستی کرنے والے کی بیچ حدود اللہ کے یعنے بسبب قائم کرنے حدود کے یا بسبب منع کرنے کے گناہوں کے کرنے سے کہ جو گناہ موجب حد کے ہیں اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد حدود سے مطلق گناہ پس فرماتے ہیں کہ مثال اور حال مداہنت کرنیوالے کی حدود خدا میں اور کرنے والوں گناہ کی ایسی ہے کہ جیسے ایک قوم نے قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹھنے کے لیے الخ یعنے تقسیم کیا اسکے درجوں کو ساتھ قرعہ کے اور یہ قید اتفاقی ہے اسلیئے کہ نہیں متصور ہے یہ مگر ایک جماعت خاص میں کہ مالک ہوں اسکے ساتھ شرکت برابر کی ورنہ ہوتی ہے تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کے بموجب اجارہ وغیرہا کے اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ ہے مفرد لائے تو بنظر لفظ بعض کے لائے اور اشارہ ہے اسپر کہ اگر ایک بھی ہو تو بھی امر ایسا ہی ہے اور اکثروں کے نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد پانی سے پیشاب و پاخانہ ہے کہ نیچے گرتا اور اوپر لاتا ہے تا دریا میں ڈالے اور لانے میں ان کے اوپر گذرتا ہے اور ایذا اوٹھانا ان کا اس صورت میں ظاہر تر ہے حاصل یہ کہ نیچے والا اوپر آتا ہے پانی لینے کے لیے یا پیشاب پاخانہ پھینکنے کے لیے اور اوپر والے اسکے جانے آنے سے ایذا پاتے ہیں پس نیچے والے نے کشتی کھودنی شروع کی تا وہاں سے پانی لیوے یا پیشاب وغیرہ ڈالے پھر آپس میں کلام مذکور رہے اور لفظ پانی کا بنا بر عرف و عادت اور بیان واقع اور تقریب کھودنے کشتی کی ہے اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کے یہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑیں الخ اور معنے یہ ہیں کہ اسیطرح اگر منع کریں لوگ فاسق کو فسق سے اور باز رکھیں اسکو اس سے تو خلاص کرینگے اسکو اور اپنے تئیں عذاب خدا سے اور اگر چھوڑ دینگے اسکو گناہ ہی کی حالت میں اور منع نہ کرینگے اسکو تو ہلاک کرینگے اسکو بھی اور اپنے تئیں بھی اور اوتریگا ان سب پر عذاب اور یہ معنے ہیں قول اللہ تعالی کے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً یعنے بچو تم اس فتنہ سے کہ نہ پہونچیگا ان لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے انہوں نے تم میں سے خاص کر کر یعنے بلکہ تم سبکو پہونچیگا بسبب مداہنت تمہاری کے کہا اشرف نے مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی کرنیوالے کو اللہ تعالی کے حدود میں ساتھ اس

شخص کے کہ اوپر کے درجہ مین ہے کشتی کی اور مشابہت دی حدود مین پڑنے والی کو یعنی گناہ کرنیوالی کو ساتھ اُس شخص کے کہ کشتی کے نیچے کے درجہ مین ہے اور مشابہت دی اُسکی انہماک یعنی مستغرق رہنے کو اُن حدود مین اور اُسکے نہ چھوڑنیکو اُن حدود یعنی گناہون کو ساتھ کھودنے اُسکی کے نیچے کشتی کے اور تعبیر کیا نہی کرنے والی کی نہی کو گناہ کرنے والے کے تئین ساتھ پکڑنے ہاتھ اُسکی کی اور ساتھ منع کرنے اُسکی کی اُسکے تئین کھودنے سے اور تعبیر کیا منع کرنیکے فائدہ کو ساتھ خلاصی پانے منع کرنیوالے کے اور منع کیئے گئے کے اور تعبیر کیا منع کرنیوالون کے نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑ دینے کے اور تعبیر کیا مداہنون کی گناہون کو کہ جنہون نے نہ منع کیا اور کرنیوالون کے گناہون کو ساتھ ہلاک کرنے اُنکی کے اُنکو اور اپنے کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سے کہ گھیرے ہوئے ہے دونون فریق کو اور جمع لائے منع کرنیوالون کے فرقہ کو واسطے رہنمائی کے طرف اسکے کہ مسلمانون کو ضرور ہے یہ کہ مدد کرین ایسی چیزون پر اور مضر لائی گناہ کرنیوالون کو واسطے اسکے کہ وہ ناقص ہین اگرچہ کتنے ہی ہون ۱۲ ع ح **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کے دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلدی سے نکل پڑینگی انتڑیان اسکی آگ مین پس پیسیگا اپنی انتڑیونکو یعنی پھیرے گا گرد اُسکے اور پامال کریگا اسکو مانند پیسنے خراس کے گدھے کے آٹے کو ساتھ چکی اپنے کے پس جمع ہونگے دوزخی یعنی فاسق اُسپر کہینگے اے فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہین کہتا تھا تو ہمکو ساتھ نیک کام کے اور منع کرتا تھا تو ہمکو بُرے کام سے کہیگا تھا مین کہتا تمکو ساتھ نیک کام کے اور آپ نکرتا تھا مین اُسکو اور منع کرتا تھا مین تمکو بُرے کام سے اور آپ کرتا تھا مین اُسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے **ف** پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ سزا بسبب عمل کرنے اُسکے کے ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنے کے کہ اگر یہ بھی نکرتا تو زیادہ اس سے مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنے دو واجب کے ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ امر کروگے تم ساتھ نیکی کے اور البتہ منع کروگے تم برائی سے یا قریب ہے کہ بھیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ دعا مانگوگے تم اور نہ قبول کی جاویگی واسطے تمہارے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سے ہونیوالی ہے یا امر معروف و نہی منکر تمسے یا عذاب بھیجنا تمپر اللہ کیطرف سے یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر نکروگے تو عذاب بھیجے گا خدا تعالی تمپر پھر دعا کروگے تم اللہ تعالی سے اُسکے دفع کے لیے اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور عذاب دربلا مین دعا سے احتمال دفع ہونیکا رکھتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف و نہی منکر کے ترک کرنے پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہین رکھتا اور دعا اسمین قبول نہین ہوتی اور روایت کی ہے بزار اور طبرانی نے کتاب اوسط مین ابی ہریرہ سے کہ البتہ امر معروف کروگے تم اور البتہ منع کروگے تم منکر سے یا البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہارے بدون کو پھر دعا کرینگے نیک تمہارے اور نہین قبول کیجاویگی دعا اُنکی ۱۲ ع ح **وَعَنِ** الْعُرْسِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے عرس ابن عمیرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ کیجاوین گناہ زمین پر پس برا جانے اُن گناہون کو یعنی اگرچہ دل سے برا جانے ہوگا مانند اُس شخص کے کہ غائب ہوا اُسسے یعنی اور نہ جانا اُنکو اور جو شخص کہ غائب ہوا اُنسے یعنی او رجانا اُنکو پس راضی ہوا اُنسے یا اچھا جانے اُنکو ہوگا مانند اُس

شخص سے کہ حاضر ہوا گناہوں میں یعنی اور نہ برا جانا انکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سے ہے تو جس نے جب ایک چیز کو مکروہ و ناخوش رکھے دل سے تو حقیقت میں اس سے غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہو اور جب دل سے اس سے راضی و خوش ہو حکم حاضر میں ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے

وعن ابی بکر الصدیق قال یا ایہا الناس انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا رأوا منکرا فلم یغیروہ یوشک ان یعمہم اللہ بعقابہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ وفی روایۃ ابی داؤد اذا رأوا الظالم فلم یأخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب وفی اخری لہ ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب وفی اخری لہ ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ہم اکثر ممن یعملہ اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ کہا اے آدمیو تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت اے لوگو جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑھتے ہو اور اسکو عموم اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس سے نہ واجب ہونا امر معروف اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یوں نہیں ہے اس لیے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکھیں ایک چیز خلاف شرع کو پس نہ تغییر کریں اور منع نکریں اس سے قریب ہے کہ پکڑے انکو خدا تعالی اپنے عذاب میں نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو اور بیچ روایت ابی داؤد کے یوں ہے کہ جب دیکھیں لوگ کسیکو ظلم کرتے پس نہ پکڑیں ہاتھ اسکا قریب ہے کہ پکڑے ان سبکو خدا تعالی ساتھ عذاب کے اور روایت میں ابی داؤد کے یہ ہے نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے ان میں ساتھ گناہوں کے اور قدرت رکھتے ہو وہ قوم اسکے تغییر کرنے پر پھر تغییر نکریں اسکو یعنی ہاتھ اور زبان سے مگر قریب ہے کہ پکڑے ان سبکو اللہ تعالی ساتھ عذاب کے اور روایت میں ابی داؤد کے یوں ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ کیے جاویں انمیں گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہوں ان لوگوں سے کہ کرتے ہیں گناہ **ف** یعنی جب ہوں وہ لوگ کہ نہیں کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالوں سے اور منع نکریں انکو گناہوں سے تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑیگا اس لیے کہ یہ بھی حکم قدرت میں ہے کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہیں قدرت رکھتے ہیں کم پر اور اصل مدار قدرت پر ہے کم ہوں یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرنے نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اسکا کیونکہ جائز ہو پس یہ آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہے ساتھ اسکے کہ لوگ اسکو نہ سنیں اور نہیں تاثیر کرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور ہو جیسی کہ حال لوگوں کا اخیر زمانہ میں ہوگا منقول ہے کہ یہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کے آگے پڑھی انہوں نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہیں ہے اس لیے کہ اسمیں لوگ سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں لیکن اخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ نہیں سنینگے یہ آیت انکے اسنے کی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگے آتی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے اس مضمون پر اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ مراد راہ پانے سے اس آیت میں انکار اور نہی منکر ہے اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہے اور مراد بانفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپس کی ضرر نہیں کرنے کی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہوں سے منع کرنے ہوگے طرح معنی آیت کے یہ ہیں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسوں کے گناہوں سے پس جب حفاظت کی تم نے اپنے نفسوں کی نہیں ضرر کریگی تمکو عاجز ہوئے تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اس شخص کی کہ گمراہ ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کے جبکہ راہ یاب ہوئے تم گناہوں سے بچنے کے

وعن جریر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا اصابہم اللہ منہ بعقاب

قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کرتا ہوا نہین گناہ قدرت رکھتے ہو وہ قوم اُسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون اُس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پہونچاتا ہی انکو اللہ اپنے پاس سے یا بسبب تغیر نکرنے کے عذاب پہلے اس سے کہ مرین نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی دنیا مین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بھی پہونچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کے کہ عذاب ہونا اُنپر دنیا مین لازم نہین شرح **وَعَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْہَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّہَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَّا بُدَّ لَکَ مِنْہُ فَعَلَیْکَ نَفْسَکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْہِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْہِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْہُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کے لازم پکڑو تم اپنی نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاؤ تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین نے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ترک کرو نہین بمقتضاے اس آیت کے امر معروف اور نہی منکر کو پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھ امر معروف کے اور منع کرو منکر سے یہانتک کہ جب دیکھے تو اے مخاطب صفت بخل کو لوگون مین فرمان برداری اسکی کیجاتی ہی اور دیکھے تو خواہش نفس کو کہ متابعت اسکی کیجاتی ہی اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہے آخرت پر اور دیکھے تو خوش کرنا اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کے نکرنا اور مفتی نفس اپنے کا ہونا اور دیکھے تو ایک امر کو کہ چارہ اور جدائی نہین ہی تجکو اُس امر سے پس اِن صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنے کو اور رکھ نگاہ اپنی کو گناہون سے اور چھوڑدے امر عوام کو اور تعرض نکر اُنسے اور گوشہ پکڑ اُنسے اسلیے کہ تحقیق آگے تمہارے آخر زمانہ مین ایسے دن آتے ہین کہ اُنمین صبر کرنا چاہیے ابتدا اِن ایام کی بعد خلفاء راشدین کے ہوئی آج کے دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کرے اُن ایام مین گویا کہ ہاتھ مین لیا انگارہ واسطے عمل کرنیوالے کے شریعت اور احکام دین پر اُن ایام مین اجر ہی پچاس شخصون کا کہ عمل کرتے ہین مانند عمل اُسکی کے یعنی اُنمین سے کہ مبتلا نہین مین آسکے سے بلا مین اور نہین مین اُن ایام مین کہا صحابہ نے یا رسول اللہ انکے لیے اجر پچاس شخصون کا ہی کہ اُنمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سے ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دیکھے تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کرے طرف اسکے خواہش نفس تیری سے صفات بُری سے کہ اگر رہیان لوگون کے آوے تو اور انمین سے ہے تو نے اختیار بحکم طبیعت کے اُسمین پڑے تو اس صورت مین کنارہ کرنا اُنسے لازم ہی کہ بُرائی مین نہ پڑے تو کذا قال الطیبی اور بعضے حواشی مین لکھا ہے کہ معنی یہ ہین کہ مراد لا بد سے سکوت اور اعراض ہی بسبب عاجز ہونے کے نہی منکر سے اور یہ معنی موافق ہین اُسکے کہ بعضے نسخون مین واقع ہوا ہی ولا ید لک منہ ساتھ یای تحتانیہ کے بمعنی لا قدرۃ لک علیہ کے یا مراد یہ ہو کہ دیکھے تو کار ضروری کہ احتیاج ہی تجکو اُسکی اور چارہ نہین ہی اُس سے اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکھے تو بعضے لوگون کو گناہ کرتے اور ضرور ہے تجکو سکوت بسبب عاجز ہونے تیری کے تو نگاہ رکھ اپنے نفس کو گناہون سے اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتھ نفس اپنے کے اور چھوڑ ظالم لوگون کا طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اسکی کے اور ہاتھ مین لیا انگارہ یعنی لاحق ہوگی اسکو مشقت بسبب صبر کے مانند مشقت صبر کرنیوالی کے اُسپر پکڑنے انگارے کے اپنے ہاتھ مین اور اخیر اس حدیث سے فضیلت آخر امت کی

لازم آتی ہے صحابہ پر اس صفت میں اور اسی سبب کہتے ہیں کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کے نہیں ہے اور شیخ ابوعمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر
محدثین سے ہے اس مسئلہ میں کلام کیا ہے اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کے کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضے انکے کے ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثوں کے کہ یہ بات اوسمے
سمجھی جاتی ہے دلیل لایا ہے اور مختار جمہور کا خلاف اسکے ہے اور خلاف اسکا اُن صحابہ میں ہے کہ ایمان لائے ہیں اور اپنے وطن کو چلے گئے اور زیادہ
اس سے صحبت نہیں رکھی نہ وہ اصحاب کہ اونہون نے صحبت آنحضرتؐ سے رکھی اور شب و روز خدمت میں رہتے اور آثار و انوار صحبت کے جمع
کیے انھنے اور باوجود اسکے شرف صحبت تمام صحابہ میں باقی ہے اور اس فضیلت میں کسیکو اُنکے ساتھ مشارکت نہیں ہے اور قوت القلوب میں
کہا ہے کہ ساتھ ایک نظر کے کہ اوپر جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑی وہ کچھ کھلتا ہے اور وہ کار برابری ہوتی ہے کہ اوروں کو ساتھ چلون کے
حاصل نہو واللہ اعلم ۱۲ ع ح **وعن ابی سعید الخدری** قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بعد العصر
فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعۃ الا ذکرہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ وکان فیما قال ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ
مستخلفکم فیہا فناظر کیف تعملون الا فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وذکر ان لکل غادر لواء یوم القیمۃ بقدر
غدرتہ فی الدنیا ولا غدر اکبر من غدر امیر العامۃ یغرز لواءہ عند استہ قال ولا یمنعن احدا منکم ہیبۃ الناس
ان یقول بحق اذا علمہ وفی روایۃ ان رای منکرا ان یغیرہ فبکی ابو سعید قال قد رایناہ فمنعتنا ہیبۃ الناس ان نتکلم
فیہ ثم قال الا ان بنی ادم خلقوا علی طبقات شتی فمنہم من یولد مومنا ویحیی مومنا ویموت مومنا ومنہم من
یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت کافرا ومنہم من یولد مومنا ویحیی مومنا ویموت کافرا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا
ویموت مومنا اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانے کو بعد عصر کے پس نہیں چھوڑی
کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے کہ ہونیوالی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اُسکو یاد رکھا اُسکو جس شخص نے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اُسکو جو کہ بھول گیا
یعنی احوال دراز تھا بعضوں نے یاد رکھا اور بعضوں نے فراموش کیا اور تھا بیچ اُس چیز کے کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے
تمکو دنیا میں پس دیکھنے والا ہے کیونکر عمل کرتے ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق واسطے ہر توڑنے والے
عہد کے نشان کھڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اُسکی کی دنیا میں یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی اُتنا ہی نشان بلند و نمایاں تر ہوگا تا پہچانا جاوے
بسبب اُسکے روز قیامت کے اور ہر باعث حق و باطل کے لیے نشان ہوگا تا اُس سے پہچانا جاوے اور نہیں ہے کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی امیر عام کی سے گاڑا
جاویگا نشان اُسکا نزدیک مقعد اُسکی کے یعنی واسطے ذلت و فضیحت اُسکی کے فرمایا آنحضرتؐ نے اور نہ باز رکھے کسی کو تم میں سے ڈر کہنی بات حق کی جگہ
جانے حق کو یعنی چاہیے کہ کلمۃ الحق کہنے میں خوف و ملاحظہ کسیکا نکرے اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بھی کہے اولی ہے اور ایک روایت میں ہے یعنی بجائے
کہنے حق کے مسئلہ یہ عبارت چاہیے کہ منع نکرے کسیکو ہیبت لوگوں کی جب دیکھے خلاف شرع تغیر کرنے اُسکے سے پس روئے ابوسعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا
ہمنے خلاف شرع کو پس باز رکھا ہمکو ہیبت لوگوں کی نے بولنے سے اُسمیں پھر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اوپر جماعتوں مختلفہ
اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں یعنی تمام عمر میں وقت سن تمیز سے آخر عمر تک
مومن اور مرتے ہیں مومن اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں کافر اور بعضے اُنمیں سے
وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں مومن اور مرتے ہیں کافر اور بعض اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ
رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں مومن **ف** دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت میں مزہ اُسکا لذیذ معلوم ہوتا ہے اور سبز ہے کہ اہل ظاہر کی آنکھوں میں صورت اُسکی

بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ عجب چیز نرم کو خضر اور کہتے ہین بسبب شابہ ہونے کے ساتھ خضراوات یعنی سبزیون اور ساگون اور ترکاریون کے بیچ جلدی جاتے رہنے اور کم ٹھہرنے کے اور اسمین بیان ہے مکر اور عند دنیا کا کہ لوگون کو ساتھ لذتون اور شہوتون کا ذبہ اور حسن جمال ملمع اپنے کے فریفتہ کرتی ہے اور فنا ہو جاتی ہے اور خلیفہ کرنیوالا ہے معنی اسکے یہ ہین کہ اموال تمہارے حقیقت مین نہین ہین تمہارے بلکہ ملک اللہ کے ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اُسکے ہو تصرف مین یا یہ معنی ہین کہ کیا ہے تمکو خلیفہ اُن لوگون کا کہ پہلے ہے تمسے تھے زمین مین اور دیا ہے تمکو وہ کہ اُنکے ہاتھ مین تھا پس دیکھنے والا ہے کہ کیونکر عمل کرتے ہو اور کسطرح تصرف کرتے ہو اموال املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ احوال گذرے ہوون کے اور تصرف کرنے اُنکے اموال مین اور بچو دنیا سے یعنی زیادتی دنیا سے کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون سے یعنی اُنکے مکر و فریب سے اور محبت سے کہ باعث ہوا اور پر جمع کرنے مال کے کہ مانع ہو حاصل کرنے علم و عمل کے سے اور مراد امیر عامہ سے متغلبی ہے کہ غالب ہوا ہو امور مسلمانون پر اور اُنکے شہرون پر اور عام لوگون نے اُسکو امیر کیا اور پشتیبان اُسکے ہوئے بغیر مشاورت خواص کے اور اہل حل و عقد کے کہ علما اور ارکین وقت ہین اور ابو سعید جو رونے کلام مذکور کر کر تو غرض اُنکی یہ تھی کہ ہمسے اولویت ترک ہوئی والا اُنہون نے بھی عمل کیا تھا بعضی حدیثون پر کہ جن مین اجازت تھی سکوت کی وقت خوف کے اپنے نفس پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونے اور زمانہ ضعف ایمان کے پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تھے باوجود کمال قوی ہونے اپنے کے دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکھتے تھے اظہار حق کی نسبت اہل باطل کے مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کے تو وائے برحال ہمارے کہ سلاطین اور امرا کا حال کیسا ہی خراب ہے اور علمائے عاملین کم ہین اور کثرت ہے حاکمون ظالمین کی اور جہلا کی اور مشایخ ریاکارون کی انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہین ہے کہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹھے رہنے گھرون کا ہے اور قناعت کرنے کا قوت لا یموت پر اور پیدا ہوتا ہے مومن یعنی مومن ماں باپ کے ہان پیدا ہوتا ہے یا شہر مومنون کے بیچ پیدا ہوتا ہے یہ اس لیے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہے تو قبل تمیز کے نسبت ایمان کی اُسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الہی کے اُسکے حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کے اور پیدا ہوتا ہے کافر یعنی کافر ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے یا شہر کفار مین پس یہ منافی نہین ہے اس حدیث کی کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اس لیے کہ مراد اُس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہے اگر نہو کوئی مانع باعث گمراہی سے جیسی کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کے ہے والا بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے ہین مومن اور بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین مومن اور مرتے ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اس لیے کہ مقصود اسمین سے یہ ہے کہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور وہ جانا گیا اُس سے کہ ذکر کیا گیا اجمالاً ہوع ح **قَالَ** وَذَکَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ یَکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْهُمْ مَنْ یَکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ یَکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ یَکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَی انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَیْنَیْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِکَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَکَرَ الدَّیْنَ فَقَالَ مِنْکُمْ مَنْ یَکُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْهُمْ مَنْ یَکُوْنُ سَیِّئَ الْقَضَاءِ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی فَخِیَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِیْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَوْمِکُمْ

هٰذَا فِيمَا حَفِظْنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے جلد غضب میں جلد جاتے رہنے میں یعنی تھوڑی سی بات میں جلدی غصہ میں آجاتا ہے لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہے پس ایک دونوں میں سے بدلی دوسری کی ہے یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری ہے اور جلد جاتی رہنا خصلت اچھی پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہے پس شخص مستحق مدح کا ہے مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بیچ میں ہے دونوں کے برابر ہونے دونوں خصلتوں کے اسمیں پس تو اسکے حق میں کہا جاویگا یہ بہتر ہے لوگوں میں اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہے انمیں اور بعضا انمیں سے وہ ہے کہ ہوتا غصہ دیر میں اور جاتا ہے غصہ دیر میں پس یہاں بھی ایک ان دونوں خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کے یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر میں اچھا ہے لیکن دیر میں جانا برا ہے یہاں بھی بین بین ہے اور بہترین تمہارے وہ ہیں کہ دیر کر غصہ آئے اور جلد جاتا رہے اور بدتر تمہارے وہ ہیں کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرت نے بچو تم غصہ[1] کرنے سے اس لیئے کہ وہ ایک آگ ہے روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کے کہ پوشیدہ ہے بیچ انگیٹھی نفس کے اور بیچ دل بنی آدم کے یعنی غالب ہے اسپر وقت غلبہ غصہ کے کہ عقل کو وہاں مجال تصرف نہیں کیا نہیں دیکھتے تم طرف پھولنے رگوں گردن غصہ والے کے اور سرخی آنکھوں اسکی کے یعنی یہ اثر حرارت اور اٹھنے بخارات غلیظہ کا ہے اور وہ سبب پھولنے رگوں کا ہوتا ہے جیسا کہ پایا جاتا ہے یہ وقت حرارت طبیعت کی تپ میں پس ظاہر عنوان باطن ہے پس جو شخص کہ پاوے کچھ اسمیں سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگ جاوے ساتھ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نے قرض کا یعنی چار اقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم میں سے وہ ہے کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنے میں یعنی جبکہ ہوتا ہے اسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہے قرض واسطے اسکے یعنی کسی پر تو سختی کرتا ہے طلب کرنے میں یعنی نہیں رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہے اسکے تقاضا کرنے میں اور تشدد کرتا ہے طلب کرنے میں پس یہ شخص اسکے ادا میں تو نیک ہے اور طلب میں بد پس ایک ان دو خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کے اور بعضا انمیں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے برا ادا کرنے والا دین کا اور اگر ہو اسکا کسی پر اچھی طرح اور سہولیت سے طلب کرتا ہے یعنی لیکن ادائے دین میں بد ہے اور طلب میں نیک پس ایک ان دو خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کے اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ جب ہو انپر دین اچھی طرح ادا کریں اور اگر ہو انکا کسی پر اچھی طرح طلب کریں اور بدترین تمہارے وہ لوگ ہیں کہ جب ہو انپر دین بری طرح ادا کریں اور اگر ہو انکا کسی پر سختی کریں اسکے طلب کرنے میں آنحضرت نے خطبہ میں نصیحتیں بیان فرمائیں یہاں تک کہ جس وقت ہوا آفتاب کھجور کے درختوں کے سروں پر اور دیواروں کے کناروں پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں باقی رہا ہے زمانہ دنیا سے بہ نسبت اُس زمانہ کے کہ گذرا ہے اُس سے مگر جیسا کہ باقی رہا ہے اس دن تمہارے سے بہ نسبت اُس زمانہ کے کہ گذرا ہے اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانے کو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوے اسکو کہ اصل میری مٹی ہے مجکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے اور اس لیٹ جانے کو بہت دخل ہے دفع غضب میں ۴ **وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ابی البختری سے کہ نقل کی ایک شخص سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہاں تک کہ بہت ہوں گناہ اور عیب انکے ذاتوں انکی سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** لفظ یعذروا ساتھ پیش یے اور جزم عین اور زیر ذال کے اعذار سے صراح میں ہے کہ اعذار بہت یا عیب گناہ ہونا اور قاموس میں ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہ ہے کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اسکی کے ہے اور جب کسیکے گناہ اور عیب بہت ہوں سبب عذاب کرنے حق تعالی کے اسکو اور منع اور نہی کرنے لوگوں کی اسکو منکرات سے جائے عذر نہیں پس اسنے بسبب کثرت گناہوں اور عیبوں کے سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہونیکے بھی آتا ہے اور یہ معنی بھی یہاں درست آتے ہیں یعنی ہلاک ہونگے لوگ یہاں تک واسطے رفع نسبت گناہ کے اپنی طرف سے تاویل میں پڑیں اور عذر فاسد پیدا کریں اور بعضی روایتوں میں لیعذروا ساتھ

[1] یعنی سبب غصہ کے بچھاوے ساتھ زمین کے اُس کے سبب سے ۱۲

زیری کے بھی آیا ہی عذر سے ساتھ زبر عین کے یعنی معذور رکھنا اور معنی اسکے یہ ہین کہ ہلاک ہونگے لوگ یہان تک کہ معذور رکھین ملامت کرنیوالون اور منع کرنیوالون کو اپنی ذاتون سے یعنی ملامت کرنیوالے نے انکے معذور او مغلوب پر ہون ملامت کرنے مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی تینون توجیہون کا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنے گناہون اور خلاف شرع کے ہی کہ بسبب اسکے محل زجر اور منع اور نہی کے انسے ہونگے **وعن** عدی بن عدی الکندی قال حدثنا مولی لنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروہ فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عدی بیٹے عدی کندی کے سے کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہمارے نے کہ اسنے سنا دادا میرے سے یعنی عمیرہ کندی سے کہ کہتا تھا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضون انکی کے یعنی اگر بعضے قوم مین سے گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکھین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنے کہ بعضون نے کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتے ہون اسکے تغیر کرنے پر پس تغیر کرین اسکو پس جب کرین اکثر اسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کے عذاب کریگا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** یعنے بعضونکو بسبب کرنے گناہ کے اور اکثرون کو بسبب انکار کرنے اور منع کرنیکے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم وآکلوہم وشاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض فلعنہم علی لسان داود وعیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ قال کلا واللہ لتامرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتاخذن علی یدی الظالم ولتاطرنہ علی الحق اطرا ولتقصرنہ علی الحق قصرا او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنہم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب گرفتار ہوئے بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور ہفتہ کے شکار کرنے مین اور سوا انکے مین منع کیا انکو علما انکے نے یعنی اول پس نہ باز آئے وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چھوڑا ممنوع چیزونکو پس ہمنشینی کی انکی علما نے انکے بیچ مجلسون انکے کے یعنی گنہگارون کے اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوئے انکے یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکھا پس خلط کیے خدا تعالی نے اور کیسین ملائے دل بعضون انکے کے ساتھ بعضون کے پس لعنت کی اللہ تعالی نے انکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتے تھے اور جو ساکت انکو مصاحب رہتے تھے انکے اوپر زبان داود اور عیسی بیٹے مریم کے یہ لعنت کرنی انکی بسبب گناہ کرنے اور تجاوز کرنے انکے کے تھی حدون سے یعنی بسبب اسکے کہ کھینچا انھون نے گناہون کو طرف کفر کے ساتھ حلال جاننے اور مانند انکے کے اور بسبب راضی ہونے کے گناہون سے اور بسبب اچھا جاننے گناہون کے کرنیوالون انکے سے کہا ابن مسعود نے پس اٹھ بیٹھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ کیے ہوئے یعنی پہلو پر یا پشت بہ تکیہ بیٹھے ہوے تھے پہلے اسکے پس تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے واسطے اہتمام کلام کے پس فرمایا نہین نجات پانے کے تم عذاب سے قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی یہان تک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سے منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے یون نہین ہی کہ جو گمان کرتے ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سے باوجود مداہنت کے قسم خدا کی البتہ کہو انسے بات اچھی اور منع کرو بری بات سے اور پکڑو ہاتھ ظالم کے اور البتہ مائل کرو اسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہ کنایہ کا کر دیا البتہ مار ریگا اور خلط

کرے گا اللہ تعالیٰ وان عصوا تمہاری کے بعض دلون پر پھر لعنت کرے گا اللہ تمکو جیسی کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی انکے کفر اور گناہون پر یعنی ایک مرتبہ
دونون مین سے ہونیوالا ہی قطعًا **ف** جملہ ضرب اللہ الخ کا ترجمہ ملا علی اور شیخ رح نے تو یہی لکھا ہی جو لکھا گیا اور ملا علی نے ابن ملک سے یہ نقل کیا ہی کہ
لفظ بعض مین تب بیبیہ کے لیے ہی یعنی سیاہ کیے اللہ نے دل انکے کہ نہین گناہ کیا تھا انھون نے بسبب نحوست گناہگارونکے پس ہو گئے دل سبھونکے
سخت اور دور قبول کرنے حق اور خیر اور رحمت سے بسبب گناہون اور مخالطت بعض کی کے بعض سے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَّارٍ قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ
مِنْ اُمَّتِکَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ
خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے شب معراج مین کتنے ایک شخصون کو کہ کترے جاتے ہین ہونٹھ انکے آگ کی مقراضون سے کہا مین نے کہ کون ہین
اے جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ او مشائخ ہین امت تیری کے کہتے تھے لوگونکو ساتھ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل
نکرتے تھے اور لوگون کو حکم کرتے تھے عمل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین یون آیا ہی
کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہ کہتے تھے وہ چیز کہ نہین کرتے تھے اور پڑھتے تھے کتاب اللہ اور نہین عمل کرتے تھے **ف** یہ عذاب بسبب عمل
نکرنے اسکے کے ہوگی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ الخ اور جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے وَیْلٌ لِّلْجَاہِلِ مَرَّۃً وَوَیْلٌ لِّلْعَالِمِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَۃُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا
وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اُتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت اور حکم کیے گئے یہ کہ نہ خیانت کرین
یعنی ساتھ قصد کھانے بہتر کے یا اکثر کے غیر اپنے سے اور نہ ذخیرہ کرین واسطے کل کے یعنی واسطے دن کے کہ پیچھے آوے خوان کے اُترنے کے دن سے
پس خیانت کی انھون نے اور ذخیرہ کیا اور اُٹھا رکھا کل کے لیے پس تبدیل کی گئین صورتین اُنکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
ظاہر یہ ہی کہ بڈھے انمین کے بصورت بندرون کے ہوئے اور جوان بصورت سورون کے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِھِمْ شَدَائِدُ
لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ
عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ
رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِہٖ کُلِّہٖ روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ پہونچین گی امت میری کو اخیر زمانہ مین اُنکے بادشاہون سے بلائین اور سختیان یعنی دین کی
یا دنیا کی یا دونون کی نہین نجات پاویگا اُس بلا سے یا اُس بادشاہ سے کہ وہ بلا اُس سے پہونچے مگر وہ شخص کہ پہچانا اُسنے دین خدا کو یعنی نہین غلامی
بانیکا بیچ زمانہ اُس سلطان مشابہ شیطان کے مگر وہ شخص کہ جمع کیا اُسنے درمیان علم و عمل کے اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتھ تفصیل
اُسکی کے اصول و فروع سے اور عمل کیا واسطے نفس اپنی کے اوپر اُس چیز کے کہ مقتضی ہی اُسکو امر مشروع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنے اعلاء دین

خدا کے ساتھ زبان اپنی کے یعنی بطریق نصیحت کے بیان سے اور ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے اگر ہو اسکو قدرت اور قوت اور ساتھ دل اپنے کے یعنے دل سے برا جانا وقت عجز کے پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلے پہونچا واسطے اُسکے کمال ثواب اور نیکبختیاں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اُسنے دین خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا دین اسکو یعنے جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کے نہ ہاتھ کے یہ مطلب ہوا ساتھ قرینہ مقابلہ کے چونکہ تصدیق کار دل کا ہے اور زبان ترجمان اُسکے ہے تعبیر اُن دونے ساتھ تصدیق کے کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا فی الجملہ پس خاموشی قبول کی اُسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کے پھر بیان کیا حال وصفت اُس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہے یہ اُس شخص کو کہ کام نیک کرتا ہے دوست رکھتا ہے اُسکو بنا بر اُسکے اور اگر دیکھتا ہے اُس شخص کو کہ عمل کرتا ہے غیر حق دشمن رکھتا ہے اسکو بنا بر اُسکے پس یہ شخص نجات پاتا ہے بنا بر پوشیدہ رکھنے اپنے کے محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنے دین اللہ تعالے کا پہچانا اور سخت ہوا دین خدا مین پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کے ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کے اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا دین اللہ کا اُن نے پہچاننا اور سکوت کیا پس نہ کوشش کی اُسمین مگر بقدر ایمان اپنے کے کہ مکروہ رکھنا دل سے ہے اور یہی مراد ہے حدیث مین فذلک اضعف الایمان پس یہ تینون قسمین مردون عارف اور پہچاننے والون دین کی ہین متفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط اور تیسرا ظالم جیسے کہ آیہ کریمہ مین ہے فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات تیسرے کو بسبب باقی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسرے کو میانہ رو اور اول کو سابق اور یہ تینون برگزیدہ درگاہ کے جیسے کہ اول آیت مین فرمایا ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ اور سوابق جمع سابقہ کی ہے سابقہ کہتے ہین ہر خصلت فاضلہ یعنے ہنر کو بولتے ہین کہ فلانے کو سابقہ ہے اس امر مین یعنے سبقت لیگیا ہے لوگون پر اس کام مین پس حاصل یہ کہ یہ شخص سابقین بالخیرات سے ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل کرنے سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین ساتھ جزا اور ثواب کے اور توفیق طاعت وعبادت مین اس مین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے والسابقون السابقون یعنی جمع کرنیوالے درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور درجات علم وعمل کے اور تعلیم کے اولئك المقربون یہ لوگ مقرب خدا ہین رع **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوحى الله عز وجل الى جبرئيل عليه السلام ان اقلب مدينة كذا وكذا باهلها فقال يا رب ان فيهم عبدك فلانا لم يعصك طرفة عين قال فقال اقلبها عليه وعليهم فان وجهه لم يتمعر في ساعة قط اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ اُلٹ دے شہر ایسے اور ایسے کہ یعنی فلانے شہر کو کہ صفت اُسکی ایسی ہے مع اہل اُسکے کے پس کہا جبرئیل نے ای رب میرے تحقیق اُن لوگون مین بندہ تیرا ہے فلانا کہ نہین گناہ کیا اُسنے تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اُلٹ اُس بستی کو اُسپر اور اُنپر اسلیے کہ مونہہ اس بندہ کا نہین متغیر ہوا بسبب میرے اور بسبب دین میرے کے ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالے گناہ کے ایک ساعت کبھی اور اسمین فرمانا ہے کہ اگر ایکبار بھی غصہ ہوتا اللہ کے لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کے رع **وعن** ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يسأل العبد يوم القيمة فيقول مالك اذا رايت المنكر فلم تنكره قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيلقى حجته فيقول يا رب خفت الناس ورجوتك روى البيهقي الاحاديث الثلثة في شعب الايمان اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچھے گا بندہ سے دن قیامت کے پس فرماویگا کیا ہو تجکو جب دیکھا تو نے ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تو نے اُسپر یعنی تغیر نکیا تو نے اُسکو اپنی زبان اور ہاتھ سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس

سکہایا جاویگا وہ حجت اپنی یعنی عذر بیچ ترک کرنے انکار کے جبکہ ارادہ کریگا اللہ اُسکے نجات دینے کا پس کہیگا اے رب میرے ڈرا میں لوگون سے یعنی میں ان سے ڈرا بعدی کبر
کرسکا زبان اور ہاتھ سے اور امید رکہتا تہا میں تیرے عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثیں شعب الایمان میں ف آمین اشارہ ہی اپنے
گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور عفو و کرم رب پر رکہنا بیہقی نے احتمال ہی یہ کہ ہو یہ اُس شخص کے حق میں کہ ڈرتا ہو لوگون کے دبدبہ اور غلبہ سے
اور نہ قدرت رکہتا ہو اُسکے دفع کرنے کی اپنے نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف و نہی منکر سے اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون کے
نکر سکے تو جائز ہی اور امید عفو کی ہی اُسمین کذا ذکرہ الطیبی و الشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع میں پس نہیں عتاب
کیا جاویگا اوسپر اور نہیں محتاج ہی سکہانے حجت کا یہ اُسکے حق میں ہی کہ قصور کیا اُسنے فی الجملہ پس الہام کریگا اُسکو اللہ یہ معذرت ط ع

وَعَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَهٗ وَیُوْعِدُهُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ اِلَیْکُمْ اِلَیْکُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ میں ہی کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے
یعنی بصورت آدمیون کے مانند اور تمام اعمال کے کہڑے کیے جاوینگے واسطے لوگون کے یعنی انکے کہ کیا ہی انکو دن قیامت کے پس اپر مشروع بشارت
یعنی خوشخبری دیگا اپنے یارون کو یعنی اپنے عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا انکو بہلائی کا اور اپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنے یارون کو
دور ہو مجہسے اور نہیں طاقت رکہینگے واسطے اُسکے یعنی اُس سے جدا ہونے کی مگر لگنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں
ف یعنی جدا اُس سے نہیں ہو سکتے کے یعنی عذاب جو اسپر مترتب ہی اس سے الگ نہیں ہو سکنے کے اور حاصل یہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگے اچہی صورتون
مین اور خوشبودار قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بدخلاف اُسکے اور لفظ تنصبان ساتھ صیغہ مؤنث کے ہی اور بنا مجہول کے اور ایک
نسخہ مین ساتھ صیغہ مذکر کے اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ تا خلیقة مین تانیث کے لیے نہیں بلکہ مبالغہ کے لیے ہی اور معنی یہ ہین کہ یہ دونون نوع ہین مخلوقات
سے کہ ظاہر ہونگے لوگون کے بیچ

کِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب ہی رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کی ہی بمعنی نرم کے یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اُنکے سننے سے دل مین نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دل مین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت اُن سے حاصل ہوتی ہی ط ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کہائے ہوے ہین اُن مین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ان
دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹے مین پڑے ہین کہ قدر انکی نہین جانتے اور مفت ہاتھ سے دیتے ہین اور بیچ معاملہ انکے کے نفس سے فریب کہاتے ہین جیسے
بیچ معاملہ بیع و شرا کے کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتھ سے دیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہی دو نعمتین یہ ہین صحت بدن کہ مرض سے اور خالی ہونا وقت کا
شواغل سے اور مشوشات سے پس قدر اُن نعمتون کی لوگ نہین پہچانتے یعنی کار آخرت نہین کرتے اُن مین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتے جس وقت
کہ بیمار ہون اور ساتھ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کے گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسا کہ کہا ہی علما نے النعمة اذا فقدت عرفت طرح معنے
اسکے یہ ہین کہ نہین پہچانتے قدر اُن نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتے ان مین ایسے اعمال بیچ دونون معاش کے کہ محتاج ہونگے انکا آخرت مین اور
نادم ہونگے اوپر ضائع کرنے عمرون اپنی کے وقت جاتے رہنے انکے کے اور نہین نفع دیگی انکو ندامت جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے ذلک
اور یہ

یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اُس ساعت پر کہ گذرے اُنپر اس حال مین کہ نہیں یاد کیا اُنہون نے اللہ کو اُسمین ہم وعن المستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع رواہ مسلم اور روایت ہے مستورد بیٹے شداد کے سے کہ کہا اُنہنے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہین ہے مثال دنیا کی یعنی اُسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کے یعنی نعمتون اور ایام اُسکے کی مگر مانند ڈالنے ایک تمہارے کے انگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کسی چیز کے پھرتی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کسقدر پانی اُسمین لگیا ہے دریا مین سے کچھ نہین لگتا سواے رطوبت یا ایک آدھ قطرہ کے پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہے نسبت آخرت کے اور یہ بھی تمثیل ہے واسطے سمجھانے لوگون کے والا متناہی کو غیر متناہی کے ساتھ کچھ نسبت نہین قطرہ مین کہ دریا سے نکلتا ہے باوجود قلت وحقارت کے کچھ نسبت رکھتا ہے دریا سے اور دنیا آخرت سے اسقدر بھی نسبت نہین رکھتی ہم حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہوا ور نہ اسکی تکالیف و تنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہے ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پھر جانے کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کرے اُسکو طاعت مین ہم وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بجدی اسک میت فقال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے بچہ چھوٹے کان والے یا بن کان والے یا کان کٹے مرے ہوئے پر پس فرمایا کون تم مین دوست رکھتا ہے کہ یہ ہوے اُسکے لیے بدلی ایک درہم کے یعنی کوئی ہے تم مین سے کہ اُسکو ایک درہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہین دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہو بدلے کسی چیز کے فرمایا آنحضرت نے قسم ہے خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کے بہت ذلیل ہے نزدیک خدا کے اِس بکری کے بچہ سے نزدیک تمہارے نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود اس سے بیرغبت کرنا ہے دنیا سے اور رغبت دلانی ہے عقبے مین سلیے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ بنابر اُس چیز کے کہ روایت کیا ہے اُسکو بیہقی نے حسن سے بطریق ارسال کے جیسا کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اُسمین یہ ہے کہ محبت رکھنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین ہوتا ہے اُسکے اعمال مین دخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہے اُسکو آخرت چنانچہ اسی لیے کہا ہے بعضون عارفون نے صاحبون یقین سے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کرسکین گے اُسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کرسکین گے اُسکو تمام مفسد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کے ہے مسلمان کے لیے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہے اُسمین اور منہیات سے اپنے تئین بچاتا ہے اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہے پا تنگ ہے میدان دنیا اور سکونت اُسمین اسلیئے ہمیشہ چاہتا ہے کہ اُس سے نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کے ہے کافر کے لیے کہ ساتھ لذتون اور شہوات کے اُسمین مشغول ہے اور نہین چاہتا اُس سے نکلنا اور بعضے کہتے ہین مراد یہ ہے کہ دنیا مانند قید خانہ کے ہے مومن کے لیے بہ نسبت اُن ثوابون اور نعمتون کے کہ طیار کی گئی ہین اُسکے لیے آخرت مین اور مانند بہشت کے ہے کافرون کے لیے مقابلہ مین اُس عذاب دردناک کے کہ تیار کیا گیا ہے اُسکے لیے آخرت مین یعنی مومن ہرچند کہ دنیا مین ناز و نعمت مین رہے منعم ہی ہے اور آخرت مین بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہرچند محنت و شدت دیکھے دنیا مین بدتر حال اُسکا اُس سے ہوگا چنانچہ مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمہارے نانا صاحب نے

جو کہا ہی الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یعنی کیونکر صادق آوے یہ نسبت میرے اور تمہارے تم گھوڑے پر چلے جاتے ہو اور چین میں راحت سے ہو اور مین بیمار اور طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نے یہی جواب دیا جو بقول بعض کے نقل کیا گیا ۱۲ مولف **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِہَا فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِہَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِہَا لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ لَمْ تَکُنْ لَہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن تمام بھلائیان بسبب اُس نیکی کے دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذالک نعمتین اور بدلہ دیا جاوے گا بسبب اُسکے آخرت مین اور کافر پس کھلایا جاتا ہی یعنی دیا جاتا دنیا مین بسبب نیکیون کے کہ کین مین واسطے اللہ کے یعنے کھلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکے کے یہانتک کہ جب پہونچیگا طرف آخرت کے نہوگی اُسکے لیے نیکی کہ جزا دیا جاوے بسبب اُسکے نقل کیا یہ مسلم نے **ف** یعنے مومن جب نیکی کرتا ہی تو اُسکو آخرت مین جزا اور ثواب اُسکا پورا ملتا ہے اور دنیا مین بھی اُسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراخ خاطر اور سلامتی آفات و ناگوار چیزون سے اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کے لیے تو بدلہ اُسکا تمام دنیا ہی مین پا جاتا ہی اور آخرت مین اُسکا بدلہ نہین دیکھتا اور اُسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا مین ساتھ انواع محنت اور مشقت اور بلاون کے یہانتک کہ جب پونہچیگا آخرت مین نہ ہوگی اُسکے لیے برائی کہ عذاب دیا جاوے اُسپر اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت من یعمل سوءا یجز بہ کہا ابوبکرؓ نے کہ کون نجات پاویگا ساتھ اسکے یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشی اللہ تجکو اے ابوبکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنج اُٹھاتا تو کیا نہین بیمار ہوتا ہی تو کیا نہین پہونچتین تجکو بلائین کہا اُنہون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا اُس چیز سے ہی کہ بدلا اور سزا دے جاتے ہو تم ساتھ اُسکے اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور جزا ہین دنیا مین ۱۲ مح ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّہَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتھ شہوتون اور لذتون کے اور ڈھانکی گئی ہی جنت ساتھ سختیون اور مشقتون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کے لفظ حُفَّتْ کا ہی بمعنی گھیرے جانے کے بدلے حُجِبَتْ کے **ف** یعنی جب بیچ مداومت کرنیکے طاعت و عبادت پر اور بیچ صبر کرنیکے شہوات و لذتون سے سختی دیکھین اور مشقت کھینچین بہشت کو پہونچینگے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہو وے جب پردہ تک پہونچین اور اسکو درمیان سے اٹھادین تب ظاہر ہوگی پس جونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون کے ہی اول مشقتون تک پہونچین اور اُنہین ڈراوین اور اُنکو کرین پس اُنسے گذر کر بہشت کو پہونچینگے اور اسی طرح شہوات یعنے خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پہونچین اور اُنکے مرتکب ہون دوزخ کو پہونچینگے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہین مانند شراب اور زنا اور غیبت اور مانند اُنکے کے والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب دُخول آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سے دور ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کے جب علم کو پہونچین اور اُس مین در آوین معرفت خدا کو پہونچینگے فافہم ۱۲ مح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْہَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ قَدَمَاہُ اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ

إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنے معبود جبار کی رضا پر اسطرح کہ
لیتا ہی اُسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہیں صرف کرتا اُسکو اُسکے مصرف مین حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہوا اور جمع کرتا ہو اُسکو اور بخل
کرتا ہی ساتھ اُسکے حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہو زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت اور نشان بندہ
ہونے زر اور کپڑے کا یہ ہی کہ اگر دیا جاوے زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہو یعنی طمع اُسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کے اور حرص اُسکی بیچ اسکے
جمع کرنے مین ہی اگر دین راضی ہوا اور نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دنیا اور نہ دنیا حق تعالے کا راضی ہونا اور غضب ہونا
اُس سے ہو پھر مکرر دعا بد کے تاکید کے لیے ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہو جیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگے اُسکے پاون مین بس
نہ نکالا جائیو یعنی جب شدت و محنت مین ہو کوئی مدد اُسکی نہ کیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتاران دنیا اور حرص و طمع کی چاہا کہ اُنکے مقابلہ مین ذکر کرے طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتھ جہاد کے اللہ تعالے کی راہ مین اور بیرغبت ہین دنیا اور زینت اُسکی سے اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظر مین
خوار و ذلیل معلوم ہوتے ہین پس فرمایا خوشحالی ہو جیو واسطے اُس بندے کے کہ پکڑے ہوے لگام اپنی گھوڑے اپنے کی واسطے جہاد کے راہ خدا مین
پراگندہ ہین بال سر اُسکے گرد آلودہ ہین پانو اُسکے اگر ہو بیچ نگہبانی لشکر کے یعنی اگر اُسکو آگے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی بیچ نگہبانی
کامل کے یعنے نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سے نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچھے کے لشکر مین یعنے مقرر کرتے ہین اُسکو
پیچھے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے رہتا ہی پیچھے کے لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچھ کہتے ہین کرتا ہی اور جہان کہتے ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون کی مجلسون مین کر ایکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونے مال و جاہ کے اور اگر سفارش
کرتا ہی کسی کی قبول نہین کی جاتی اُسکی سفارش یعنے بسبب خوار و بیقدر ہونے اُسکے کے لوگون کی نظرون مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** بندہ
دینار کا الخ یہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اور اگر مال اُسکی ملک مین ہو اور اُسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور
خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتے ہین بسبب اُنکی تمام مقاصد نفس و شیطان کے اور لفظ خمیصہ ساتھ زبر خ کے پر
وزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہی خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکے چارون طرف خط ہوتے ہین اور خاص اُسکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اُسکے پہننے مین
تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اُسکے طرف اور نہین طاقت رکھتے اُسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندے
اُسکے ہوتے ہین اور نقش اور انتقاش کے معنے ہین کانٹا پانون سے نکالنا یعنی جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اُسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا
پانون سے نکالنا ادنے مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اُسکی اُس سے زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جائز ہی حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شیاطین کے
کیا ہی بہنے والا اگر حمل کرین اُسپر خبر دینے کے قبح حال اُس جماعت کے سے اور برائی اور ذلت اور خواری اُنکی سے دنیا اور آخرت مین تو بھی جائز ہی جیسا کہ نہین
پوشیدہ ہی **ع** **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي
مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ
عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ
حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ
فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ

تعس بفتحتین ہلاک شدن و انتکاس بسر باز گردیدن بمعنی نکس شدن ... شیک بر آمدن خار ... فوردن ... الاستقصاء بعض من الاستفسار ۱۲

بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَایَشْبَعُ وَیَکُوْنُ شَہِیْدًا عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ ان چیزوں سے کہ ڈرتا ہوں میں تمپر اے صحابہ یا اے امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز ہے
کہ کھولی جاوےگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوےگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا
غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہے پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے حضرت یعنی بانتظار وحی کے دیر تک
یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اُتاری جاتی ہے وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پوچھا آنحضرت نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت
اُترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہاں ہے وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اُسکی یعنی اور اچھا جانا اسکو اس سوال کے سبب
اسباب کہ لوگوں کو اس سے فایدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سے ہے
اور اس سے برائی پیدا نہیں آتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہیں اُگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہے
فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہے جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اس چیز سے کہ اُگاتی ہے بہار قسم
گھانس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے جانور کو پیٹ پھلاکر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہے یعنی اگر مر نہیں قریب پہونچتا ہے یعنی ہلاک کے مگر کھانیوالا
جانور گھانس سبز کا اسطرح کہ کھائی گھانس یہانتک کہ تن گئیں کوکھیں اسکی بیٹھا سامنے قرص آفتاب کے یعنے یہ عادت ہے جانور کی کہ جب بدہضمی سے
پیٹ اسکا پھول جاتا ہے تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہے جب گرم ہوتا ہے پیٹ نرم ہوتا ہے اور جو کچھ اسکے پیٹ میں ہوتا ہے نکلجاتا ہے جیسیکہ فرمایا
پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس اپھارہ پیٹ کا جاتا رہا پھر پھیرا طرف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ
اور نرم و رنگین ہے کہ آنکھ میں اچھا معلوم ہوتا ہے اور لذیذ اور خوش مزہ ہے کہ لینا اسکا دل میں لذت زیادہ کرتا ہے پس جو کوئی کہ لیوے مالکو ساتھ
حق اسکے کے یعنے بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اسکو بیچ حق اسکے کے یعنی مصرف اسکے کے کہ واجب ہے یا مستحب پس اچھا مددگار ہوا ہے
وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اسکو بغیر حق اسکے کے ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اسپر یعنی اسکے
اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ وزینتہا عطف تفسیری ہے اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی شارہ ہے
اسپر کہ ابتدا اسکی شیرین اور سبز ہے اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہے اور معنے یہ ہیں کہ میں ڈرتا ہوں تمپر اس سے کہ کثرت اموال تمہارے کی وقت فتح ہونے
شہروں کے باز رکھے گی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم میں اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کے اور ان چیزوں کے
کہ متعلق ہیں ساتھ ان دونوں کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے سامان تیار کرنے موت کے سے اور پھر جو فرمایا النخ یعنی کھاتا ہے اور بدہضمی کرتا ہے
اور پیٹ سے نکال ڈالتا ہے اور پھر کھاتا ہے اور یہ تمثیل ہے حال اس شخص کی کہ بعض اوقات میں افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہے اور قریب ہلاکت کے
پہونچتا ہے بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہے بیچ طبیعت آدمی زاد کے لیکن جلدی اُس سے رجوع کرتا ہے اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہیں رہتا اور
بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے متوجہ ہو کر توبہ اور ندامت کرتا ہے اور ساتھ پاک کرنے نفس کے گناہوں سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہے اور قسم پہلی کہ کہی
وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے الخ اشارہ ہے طرف حال اس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اس میں ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار کی
نپائی اور ساتھ قیاس ان دونوں قسموں ذکر کی گئی کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وہ ہے کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نمارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا
اور دنیا میں بیرغبتی کی آول ظالم ہے اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیوں کے کرنے میں ایک سابق نے
اصلا ہاتھ دنیا میں نہ آلودہ کیا اور دوسرے مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دھو ڈالا اور تیسرے ظالم نے ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا

طرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اُسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ اور بغیر حق اُسکے کے یعنے بغیر حاجت کے طرف اُسکے اور جمع
کیا اُسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کے اور مانند اُسکے کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اُس شخص کے ہی
کہ اُسکو جوع البقر ہوا اور مانند اُس بیمار کے کہ اُسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کی اور بہت میٹہا
بہول جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رح نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانتے منتر اُسکا جائز ہی لینا اُسکا والا نہین جائز پس لوگون نے
کہا کہ منتر اُسکا کیا ہی کہا اُنہون نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کہان سے لیتا ہی اُسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہی اُسکو ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا
کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمرو بن
عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین فقر سے ڈرتا مین تمپر یعنی اسلیے کہ اُس مین سلامتی غالب ہی اور وہ انفع ہی تمہارے لیے ولیکن
ڈرتا ہون مین تمپر اِس سے کہ فراخ کیجاوی گی تمپر دنیا یعنی پس کروگے تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہوو گے ساتھ انواع بلا کے جیسے فراخ کی گئی اُن لوگون پر جو تہے
پہلے تم سے یعنے پس ہلاک ہوے وہ بسبب حرص کرنے کے نفقہ پر بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کروگے تم دنیا مین یعنی اختیار کروگے اُسکو تم اور رغبت
کروگے اُس مین نہایت جیسیکہ رغبت کی لوگون نے اُس مین اور ہلاک کریگی تمکو جیسے ہلاک کیا اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سبب خوف کا فراخی
دنیا سے کہ باعث رغبت اور ہلاک کے ہو یا گرفتاری حرص کے اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنے اُسکے کی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہی یا واقع ہونا
بیچ نزاع وخلاف کے کہ نوبت قتل وقتال کی پہونچے اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سے یہ ہی کہ نہون اُسکے پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین
اور بدن سے اور غنا سے مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہی سرکشی اور غافل ہونے کی عبادت رحمان سے ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَةٍ کَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای لفظ قوت کے لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف مراد آل محمد سے ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کے اور قوت اُس قدر کہانے پینے کو کہتے ہین کہ نگاہ
رکھے بدن کو اور قیام بدن ہو اُس سے اور بعضون نے کہا کہ وہ جان بچا رکھے اور کفایت کرے رزق سے اور کفاف ساتھ زبر کاف کے وہ ہی کہ باز رکھے
اور بے پروا کرے سوال سے اور بعضون نے کہا کہ کفاف اور قوت کے ایک ہی معنے ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان
ہی اُسکا کہ اکتفا ساتھ ادنے معیشت کے اولے ہی اور قبول کی اللہ تعالے نے دعا حضرت کے بیچ حق اُنکے کہ چاہا اُن لوگون مین سے کہ ارادہ کیا برگزیدہ
کرنے اُنکے کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے ایک تو ہی کہ عادت ساتھ قلیل کہانے کے ہی جسکے دو تین
روز یا زیادہ اُس سے بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکہتا
اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اُس سے طلب کرتا ہی پس
مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اُسکے قوت طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہون اور اِس حدیث مین تنبیہ اور
ارشاد ہی امت کو اُسپر کہ بیچ طلب کرنے زیادتی کے مشقت نہ اُٹہاوین اور مقدار قوت وکفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سے تجاوز نہ کرین اور
لکہا ہی علما نے کہ کفاف افضل ہی فقر اور غنا سے اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور عبادت کی
ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اسکو یعنی حلال بقدر کفایت کے
یعنی اس قدر کہ کفایت کرے امر دنیا میں اور باز رکھے اسکو ماسوے اللہ سے اور قانع کیا اسکو خدائے تعالے نے ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے اسکو قسم
رزق سے اور راضی کیا اسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ
ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہے بندہ مال میرا مال میرا یعنی
فخر کرتا ہے بسبب اگلے ہونے مال کے اور تکبر کرتا ہے ساتھ نسبت کرنے اسکے کے اور نہیں جانتا وبال اسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اسکے ہے مال اسکے سے تین چیزیں
ہیں یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہے اسکے لیے اسکے مال میں سے تین منافع ہیں فی الجملہ لیکن ایک منفعت اُن میں سے حقیقۃً اور باقی ہے اور منفعت دو صورت میں
ظاہر دنیا کی ہیں اور فنا ہونے والی ہیں وہ چیز کہ کھائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پھر اتار ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کی یعنی عقبے کے
لیے اور وہ چیز کہ سوائے اسکے ہے یعنی ذکر کی گئی تین قسم اور اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد اور جواہر اور مانند اسکے کے
پس وہ بندہ گذرنیوالا ہے اُن سے اور چھوڑ جانے والا ہے اُسکو واسطے لوگوں کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذخیرہ کیا اشارہ اس میں طرف اسکے ہے کہ
جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہ ہے کہ بخشی اور اللہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اسکا واسطے روز حاجت کے قیامت میں **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ
وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہیں
میت کے تین چیزیں پس پھر آتی ہیں دو چیزیں یعنی اپنے مکان کو اور چھوڑ آتی ہیں اسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہے اسکے ایک چیز ساتھ جاتے ہیں اسکے
اہل اسکے یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اسکے کے اور مال اسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکے کے
اور عمل اسکے یعنی اچھے اور برے پس پھر آتے ہیں اہل و مال اسکے اور ساتھ رہتے ہیں اسکے عمل اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کچھ
مترتب ہوتا ہے اسپر ثواب و عذاب سے چنانچہ اسیلیے کہا گیا ہے القبر صندوق العمل **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ
وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کون ہے تم میں سے کہ مال وارث اسکے کا بہت پیارا ہو طرف اسکے مال اپنے سے یعنی
کون ہے کہ دوست رکھے یہ کہ اسکے لیے مال نہو اور اسکے وارث کے لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اسکا بہت پیارا
ہوتا ہے طرف اسکے مال وارث اسکے سے فرمایا کہ تحقیق مال اسکا حقیقت میں وہ ہے کہ آگے بھیجا یعنی اللہ دیا فقرا کو اور مال اسکے وارث کا وہ ہے
کہ پیچھے چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نے **ف** پس اگر چاہتا ہے کہ اسکے لیے مال ہو تو چاہیے کہ اللہ دے اور آگے بھیجے اور پیچھے نچھوڑے اور چونکہ
آگے نہیں بھیجتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہے اپنے مال سے اور مراد یہ ہے کہ بخل کرتا ہے اور
حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کے اور وصیت کرنے کے واسطے فقرا کے کہ اکثر اسکا تہائی ہے واسطے وارثوں کے چھوڑ جاوے تو
افضل ہے جیسیکہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر اپنے وارثوں کو تونگر چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ بھیک مانگنے کے لیے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں ج

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَءُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مطرف تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن شخیر سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ پڑھتے تھے الھٰکم التکاثر یعنی باز رکھا تمکو اندیشہ آخرت کے سے آپس کے فخر کرنی نے ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کے کہ کہتا ہے آدمی زاد مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہیں حاصل ہوتا واسطے تیرے اے بیٹے آدم کے نفع اور نصیب مال سے کہ وہ چیز کہ کھائی تو نے پس فنا کی تو نے یا پہنی تو نے پس پرانی کی تو نے یا اللہ دی تو نے پس گذاری تو نے اور باقی چھوڑی آخرت کے لیے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تونگری ہے بہت مال و متاع سے ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ساتھ قناعت اور بے پروائی اور عالی ہمتی اور بچنے کے سوال سے اور ساتھ ترک کرنے حرص کے جسکا دل متعلق ہے ساتھ جمع کرنے مال کے اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کے فقیر و محتاج ہے اگرچہ مال رکھے اور جو کوئی قانع اور راضی ہے ساتھ قوت اور کفاف کے اور دور ہے حرص اور زیادہ طلبی سے غنی ہے اگرچہ مال نہ رکھے جیسے کہ کہا گیا ہے تونگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ غنائے نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہے کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اُسکے محظوظ اور تونگر نہیں ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہے نہ بسبب مال کے **بیت** تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال ✤ کہ مال طالب گور ست بعد ازان اعمال ✤ کہا بعض ارباب کمال نے ✤ **نظم** رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ✤ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ ✤ فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ✤ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ ✤ اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ مال میراث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہے اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہے ✤

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے کہ سیکھے مجھسے یہ کلام کہ آگے کہتا ہوں میں بعد ازان عمل کرے ساتھ انکے یا سکھا دے اس شخص کو کہ عمل کرے اوپر کہا میں نے کہ سیکھتا ہوں یارسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نے ہاتھ میرا پس گنیں پانچ چیزیں یعنی جیسے کہ عادت ہے کہ ہاتھ اپنا یا ہاتھ اُسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہیں پکڑ کر گنتے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو ان چیزوں سے کہ حرام کی ہیں شارع نے اگر بچے گا تو تو ہوگا عابد ترین لوگوں کا اور راضی رہ تو ساتھ اُس چیز کے کہ قسمت کی ہے اللہ تعالیٰ نے تیری اگر راضی ہوئے گا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تونگر ترین لوگوں کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنے نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بے نیاز ہوا اور یہی تونگری کے معنی ہیں اور نیکی اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگرچہ برائی کرے وہ تجھسے ہوئے گا تو مومن کامل اور دوست رکھ سب لوگوں کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھے تو اپنی نفس کے لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت کی ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیئے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور سخت کر دیتا ہے اُسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** عمل کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور شریف ہے اگر عمل کیا اسپر فھو المراد و گرنہ

بسبب تعلیم اوروں کے اور ہدایت کرنے انکے کے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سے درست ہے اور محارم شامل
ہے تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے مامورات کو اور عابد ترین لوگوں کا اسلیے کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض
سے اور عوام لوگ کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہیں اصول کو اور قیام کرتے ہیں ساتھ
فضیلتوں کے پس بعض اوقات ہوتی ہے ایک شخص پر قضا نمازوں کی اور غافل ہوتا ہے انکے ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش
کرتا ہے طواف اور نفل عبادتوں میں اور ہوتی ہے ایک پر زکوٰۃ یا حقوق لوگوں کے اور کھلاتا ہے فقراء کو اور رہتا ہے مسجدوں میں اور مدرسے
اور مانند انکے کے اور راضی ہو تو الخ پوچھا ایک شخص نے سید ابو الحسن شاذلی سے حال کیمیا سے پس کہا انہوں نے کہ وہ دو کلمہ ہیں دور کر خلق کو
اپنی نظر سے اور قطع کر تو اللہ سے طمع یہ کہ دیوے تجھکو غیر اس چیز کی کہ قسمت میں کیا ہے تیرے اور کہا سید عبد القادر جیلانی رح نے کہ جان تو کہ قسمت
نہیں فوت ہونے کی تجھسے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پہونچنے کا تو اُسکو بسبب حرص کرنے اپنے کے طلب میں اور
کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اُسکے تاکہ راضی ہووے تجھسے ذو الجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنی مثل
اس چیز کے کہ دوست رکھے تو اسکو اپنے لیے خاص کر یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کافر کے لیے اور توبہ فاجر کے لیے اور مانند انکے کے اور بہت نہ ہنس یعنی ہو
خوش دل اور زندہ ذکر رب کے لیے ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ
اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور
روایت ہے اُنہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے اے آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ
کر اپنے دل کو واسطے عبادت رب اپنے کے بھر دونگا میں سینہ تیرا بے پروائی سے یعنی بھر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگے بے پروائی کو غیر مولی سے
اور بند کر دونگا میں راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کے اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار ہے مہمات اور مشاغل
دنیا اور نفس کے سے تو بھر دونگا میں ہات تیرا یعنی اعضا تیرے طرح طرح کے شغلوں میں اور دور نہیں کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہ احمد اور ابن
ماجہ نے **ف** یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کے فقر نہیں جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہے اور بیچ فارغ ہونے کے واسطے
عبادت کی آسایش بھی ہے اور غنا بھی طرح حاصل یہ کہ رنج میں ڈالے گا تو اپنے نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنے مال کے اور نہیں پہونچیگا تو مال کو
مگر اُس قدر کہ مقدر کیا گیا ہے تیرے لیے ازل میں اور محروم رہیگا تو غنائے قلب سے بسبب ترک کرنے عبادت رب کے ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ
رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کے ساتھ عبادت بہت
اور ساتھ کوشش و مشقت کرنے کے یعنی طاعت میں باوجود کم بچنے کے گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری کے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتھ پرہیزگاری کے اگرچہ اس قدر عبادت
و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ لفظ یعنی کے تفسیر کی ہے کسی راوی نے لفظ رعۃ کے اور مراد ورع سے تقوی ہے یعنی بچنا حرام چیزوں سے
پس وہ کبھی مقتضی ہوتا ہے بجا لانے عبادتوں واجبہ کو ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ
قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بن میمون اودی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اس حال مین کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون فی الحال پہلے پانچ عوارض سے کہ متوقع ہون زیادہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلے بڑہاپے اپنے کے یعنی اور ضعیف ہونے کے طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑہاپے مین ہو پہلے بیماری اپنی کے کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد ایمان کے اور غنیمت گن تونگری کو پہلے فقر اپنے کے اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل اور مشوشات سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کے اس مین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت کے یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنے والے ہین جب تک کہ نہین پہونچے ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل مین اس مال کو کہتے ہین کہ کافرون کے لڑنے سے ہاتھ لگے اور بمعنی پانی مقصود بے مشقت کے بھی آتا ہے اور اغتنم اغتنام سے ہے بمعنی لینے غنیمت کے اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون اخرویہ پر بیچ مطلق احوال کے اور پہلے فقر اپنے کے یعنی مفقود کرنے تیرے کے اسکو زندگانی مین یا بعد مرنے کے بیچ **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینتظر احدکم الا غنی مطغیا او فقرا منسیا او مرضا مفسدا او ھرما مفندا او موتا مجھزا او الدجال فالدجال شر غائب ینتظر او الساعۃ والساعۃ ادھی وامر رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی اور حد امر و نہی سے باہر ڈالنے والی ہے یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بھلا دینے والی ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بھوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کے یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب اسکی یا انتظار نہین کرتا ہے مگر بہت بڑہاپے کا کہ بے عقل و بیہودہ گو کرتا ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنے والی ہے اور ہلاک کرنے والی ہے کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اسپر نہ رہے یا انتظار نہین لیجاتا ہے مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آوے گا اور گمراہ کرے گا اور فتنہ ڈالے گا پس دجال بد غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اسکا اور حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہے مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** حاصل معنے حدیث کے یہ ہین کہ فرماتے ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر مین کہ آسائش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہے کہ سرکشی مین ڈالے اور راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر چاہتا ہے کہ تمام عبادتون اور بھلائیون کو بھلا دے اور اسی طرح معنی اور جملون کے سمجھ لے الخ نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے توبیخ کے اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کے یعنی کب عبادت کروگے تم اپنے رب کی پس تم نے اگر نہ عبادت کی اسکی باوجود قلت شواغل اور قوت بدن کے تو کیونکر عبادت کروگے اسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنی اسی لیئے کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالے سے اور راندی گئی ہے جو کہ دنیا مین ہے یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اسکو اور عالم اور سیکھنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دوست رکھتا ہے اسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ سے یا ما والاہ کے

یہ ہین وہ چیز کہ قریب اور مشابہ ہو ذکر کے قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور عمال صالحہ سے اور وہ چیز کہ تابع ہو ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات اسکی
سے ہو قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی عز اسمہ کی سے اور والاہ وجہ اول کی جلی سے ہو بمعنی محبت کے اور وجہ ثانی پر دلی سے ہو بمعنی قرب کے
اور او پر وجہ ثالث کے موالات سے ہو بمعنی تبعیت کے اور یہ اس تقدیر پر ہو کہ مراد ساتھ ذکر اسم الٰہی کا ہو عز اسمہ جیسے کہ متعارف ہو
اور اگر مراد ساتھ اسکے ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب اور تعبد کے کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کے سب داخل ذکر کے ہونگی اور مراد
ساتھ ما والاہ کے اسباب اور آلات ہونگے کہ باعث ذکر کے اور مدد کرنے والے اسپر ہین قسم کفاف معشیت اور ضروریات کے سے اور ذکر کرنا عالم
اور متعلم کا تبیل تخصیص بعد تعمیم کے سے ہوگا ۱۲ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا
تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو سہل بیٹے
سعد کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کے نزدیک خدا کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اس مین سے گھونٹ
پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافر کو دنے چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ عدو
اللہ کے ہین اور عدو کو نہین دی جاتی وہ چیز کہ اسکی قدر ہو دینے والے کے نزدیک پس اسکی حقارت ہی کا سبب ہو کہ کافرون کو دیتا ہو اور اپنے
دوستون کو نہین دیتا جیسے کہ اشارہ کیا اس حدیث مین مازویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اسکی ذات ہی کا سبب ہو اللہ تعالےٰ کے
نزدیک کہ بہت دیتا ہو دنیا کفار و فجار کو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ولو لا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ خیال ہوتا اسکا کہ ہوجاوینگے
لوگ جماعۃ واحد یعنی کفر پر تو کرتے ہم واسطے انکے کہ کافر ہوے ہین واسطے گھرون انکے کے چھت چاندی کے اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے وما عند اللہ
خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقٰے ۱۲ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا
فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین نہو نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** ضیعہ ساتھ زبر ضاد اور جزم تی کے
صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہو مشغول ہونے سے ان مین اور مانند انکے مین کہ جو مانع ہون عبادت مولےٰ سے
اور متوجہ ہونے سے طرف امور عقبیٰ کے ۱۲ع اسلیے کہ ان چیزون کے اختیار کرنے مین حرص اور طلب کرنے زیادہ کے پیدا ہوتی ہو اور یہ اسکے حق مین ہو
کہ گرفتار ہونا اسباب مین اسکو مانع حضور سبب سے ہو اور ادائے حقوق سے باز رکھے اور اگر ایسا نہو تو منع نہین اور ان دونون معنون کو
آیہ کریمہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ محتمل ہو معنی اسکے یہ کہ وہ مرد کہ باز نہین رکھتی انکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا سے یعنی بیع اور تجارت
نہین رکھتے تا مانع ہو یا یہ مراد ہو کہ ہونا انکا ذکر سے باز نہین رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالےٰ کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب
تر ہو ترا ہو سہ گر ترا مال و جاہست زرع و تجارت ۞ چو دل با خدا ایست خلوت نشینی ۱۲ح **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو ابی موسےٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوست رکھتا ہو دنیا اپنی
کو یعنی ایسا دوست رکھنا کہ غالب ہو جب ہووے بہ نقصان پہونچاتا ہو آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت میں اسلیے کہ مشغول ہوتا ہو ظاہر و باطن
اسکا دنیا مین پس نہین ہوتی اسکو فراغت واسطے امر آخرت اور طاعت مولےٰ کے اور وہ شخص دوست رکھتا ہو آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہو دنیا اپنی کو
یعنی بسبب نہ متوجہ ہونے اسکے کے امر دنیا مین بسبب مشغول ہونے اسکے کے امر آخرت مین اور مہمات اسکے مین پس جب جانا تم نے کہ دوستی دنیا و آخرت کی

جمع نہیں ہوتیں تو پس اختیار کرو اس چیز کو کہ باقی ہے یعنی آخرت کو اوپر اس چیز کے کہ فانی ہے یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** علامت اختیار کرنے عقبے کی اور اعراض کرنے کی دنیا سے یہ ہے کہ مستعد رہے موت کے لیے پہلے آنے اسکے کے ۔ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کیا جاوے بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جو کوئی گرفتار انکی محبت کا ہے اور بسبب انکی بندگی کے خدا سے دور پڑا ہے وہ گویا بندہ انکا اور لعن کے معنی ہیں ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ۔ح **وَعَنْ** كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے کعب بیٹے مالک کے سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا اسکے باپ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریوں کے بہت خراب کرنے والے بکریوں کو حرص سے اس شخص کے سے مال وجاہ پر واسطے دین اسکے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** لفظ لدینہ متعلق ہے افسد کی اور معنی یہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال وجاہ پر بہت خراب کرتی ہے اسکے دین کو کہ مشابہ ہے بکری کے بسبب ضعف اسکے کے مقابلہ میں حرص کے بہ نسبت خراب کرنے دو بھیڑیوں بھوکوں کے ریوڑ بکریوں کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہیں کرتے جیسے حرص دین کو خراب کرتی ہے اور سند حدیث میں جو ہے عن ابیہ تو ہے اسی طرح مشکوۃ کے نسخوں میں لیکن یہ سبب سہو وخطا کے ہے اور صواب یہ ہے کہ لفظ عن ابیہ نہ ہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہے شاید شرف اسلام کے مشرف نہیں ہوا اور جامع ترمذی میں یوں ہے عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کے بعضے نسخوں میں بھی اسی طرح واقع ہوا ہے پس یہ حدیث کعب بن مالک سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہے ان تین تنوں میں سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے ۔ع ح **وَعَنْ** خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا اِلَّا نَفَقَتَهُ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے خباب سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خرچ نہ کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنے میں مگر کہ ثواب دیا جاتا ہے اس میں مگر خرچ کرنا اسکا اس خاک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی گھر کے بنانے میں کہ اس میں اجر وثواب نہیں ہوتا اور یہ بیچ غیر صورت ضرورت واحتیاج کے اور بنانے مکانوں خیر کے ہے والا بنانا گھر کا ضروریات سے ہے اگر بقدر حاجت کے ہو اور اسی طرح مکان خیر کے مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکے کے بنانا انکا مستحسن اور مستحب ہے ۔ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خرچ کرنا سب راہ خدا میں ہے یعنی ثواب رکھتا ہے اگر بہ نیت تقرب کے کرے مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے یعنی اگر زائد ہو حاجت سے پس نہیں ہے نیکی اور ثواب اس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** واسطے واقع ہونے اسراف کے اور اللہ نہیں دوست رکھتا اسراف کو اور سوائے اسکے جو خرچ کرتا ہے بہ نیت تقرب کے اس میں اسراف نہیں ہے اسلیے کہ وہ قبیلہ کھلانے اور انعام کے سے ہے اور یہ دونوں چیزیں برابر ہیں کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ۔ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اس حال میں کہ ہم جماعت صحابہ کی ساتھ آنحضرت کے تھے پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے انصار میں سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بطریق انکار و تعجب کے کہ کیا ہے یہ گنبد یعنی یہ عمارت بڑی ہے اور کسنے بنایا ہے اسکو عرض کیا حضرت کے صحابی نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا کہ ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت فرمایا حضرت نے اور کچھ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کراہت کے اور غضب کے اپنے دل میں یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اسنے حضرت پر لوگوں میں پس مونہہ پھیر لیا حضرت نے اس سے جواب اسکے سلام کا نہ دیا اور مونہہ پھیر لیا التفات نکیا اسکی طرف واسطے ادب دینے اسکے کے اور تنبیہ کرنے غیر اسکے کے کیا آنحضرت نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تھا اور آنحضرت مونہہ پھیر لیتے تھے اور جواب اسکے سلام کا نہ دیتے تھے یہانتک کہ پہچانا اس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرت کے اور روے مبارک پھیرنا اس سے پس شکایت کی اس شخص نے اسکی حضرت کے یاروں سے یعنی خاص یاروں سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا اس شخص نے قسم ہے خدا کی میں ناآشنا دیکھتا ہوں اپنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہوں حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا میں نے سبب اسکا کیا ہے کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھا تھا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اسکو پس پھر اوہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس گرا دیا اسکو یہانتک کہ برابر کر دیا اسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرت ایک روز پس نہ دیکھا اس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہمارے مالک اسکے نے آپکے مونہہ پھیرنے کی اس سے اور پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی ہمنے اسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانے گنبد کے ہے پس گرا دیا اس نے اسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی بیچ سبب مکروہ جاننے اس عمارت کے آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت میں اوپر مالک اسکے کے اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا یعنی مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اس سے اور ضروری ہے اسقدر معاف ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** معنی حدیث کے یہ ہیں کہ جو عمارت کہ بنادے اسکو مالک اسکا پس وہ وبال ہے یعنی عذاب ہے آخرت میں اور وبال اصل میں بوجھ اور مکروہ کو کہتے ہیں اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور زینت کیلیے زیادہ حاجت سے نہ عمارتیں خیر کی مانند مسجدوں اور مدرسوں اور خانقاہوں کے کہ یہ آخرت کی چیزوں میں سے ہیں اور اسی طرح جو چیز کہ ضروری ہے آدمی کے لیے قسم قوت اور لباس اور مکان رہنے کے سے روایت کیا بیہقی نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ تمام بنا وبال ہے اپنے مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعًا کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتھ ہتھیلی اپنی کے یعنی تھوڑی سی بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اسپر ع **وَعَنْ** أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيفٌ اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواے اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال سے ایک خادم کہ سفر ضروری میں خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اسپر راہ خدا میں یعنی جہاد میں یا حج میں یا طلب علم میں یعنی اگر کچھ رکھا چاہیے تو یہ دو چیزیں رکھ زیادہ اسکو اختیار نکر یا صرف کر دے اور نہ رکھ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہے قدر کفایت پر ان چیزوں میں سے کہ توشہ ہوں راہ آخرت کا نقل کیا یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضی مصابیح کے نسخوں میں عن ابی ہاشم بن عتبد ہے ساتھ دال کے بدلے ت کے اور یہ غلط ہے کسی راوی سے

سے یہ غلطی ہوئی ہے **وعن** عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن آدم حق فی سوی ہذہ الخصال بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہے عثمانؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اُس میں یعنی بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اُسکے ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر سالون کے کہ اُس سے بھوک کو دفع کرے اور پانی کہ اُس سے پیاس کو بجھا دے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد ساتھ حق کے وہ چیز ہے کہ واجب ہے واسطے اُسکے اللہ تعالےٰ کی طرف سے بغیر رنج وسوال کے اُس سے آخرت میں بس اکتفا کرے گا اسپر وجہ حلال سے نہیں سوال کیا جاوے گا اُس سے اسلیے کہ یہ چیزیں اُن حقوق میں سے ہیں کہ نہیں چارہ نفس کو اُن سے اور جو کچھ کہ سوائے انکے ہے حظوظ نفس سے سوال کیا جاوے اُن سے اور مطالبہ کیا جاوے گا اور جلف ساتھ زبر جیم اور جزم لام کے روٹی موٹی خشک بغیر سالون کے اور ساتھ زبر جیم کے بھی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی معنی ٹکڑے خشک روٹی کے کہ اُس سے بھوک کو دفع کرے ۱۲ ع **وعن** سہل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک الناس رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے کام کی کہ جسوقت میں کروں اُسکو دوست رکھے مجھکو اللہ اور دوست رکھیں مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا میں یعنی ساتھ ترک کرنے محبت اُسکی کے اور اعراض کرنے سے زوائد اُسکے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے تا دوست رکھے مجکو اللہ یعنی بسبب دوست نرکھنے تیرے کے دشمن اللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اُس چیز میں کہ نزدیک لوگوں کے ہے یعنی مال و جاہ تا دوست رکھیں تجکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** زہد کہتے ہیں میل کرنیکو طرف ایکطرف سے چیز کے اور زہد صادق و کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونے لذذات کے بیرغبتی کرے کہا ہے بعضوں نے کہ نہیں متصور ہوتا زہد اُس سے کہ نہیں ہے اُسکے لیے مال اور جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اُنہوں نے کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تھے کہ دنیا چلی آتی تھی اور باوجود اُسکے اُنہوں نے ترک کیا اُسکو اور ہم کس چیز میں زہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر ضرورت پر ہر چیز میں مانند کھانے اور پہننے وغیر ذلک کے اور چھوڑے فضولیوں کو جب زاہد ہوتا ہے ۱۲ ع **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اُٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تھا بوریے نے حضرت کے بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو یہ کہ بچھادیں ہم واسطے آپکے فرش نرم اور بنادیں ہم واسطے آپکے کپڑے اچھے تو بہتر ہوتا سونے آپ کے سے اس بوریا سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہے مجکو الفت ساتھ دنیا کے اور نہ دنیا کو الفت ومحبت ہے ساتھ میرے اور نہیں ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند حال سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہی کھڑا رہا پھر چل کھڑا رہا اور چھوڑ گیا اُس درخت کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اس میں نافیہ ہے یعنی نہیں ہے واسطے میرے الفت ساتھ دنیا کے اور نہ واسطے دنیا کے الفت ومحبت ساتھ میرے تا کہ رغبت کروں میں طرف اُسکی بچھونے بچھاؤں اُسپر اور جمع کروں اُس چیز کو کہ اُس میں ہے یا ما استفہامیہ ہے یعنی کونسی الفت ومحبت ہے واسطے میرے ساتھ دنیا کے یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطے میرے ساتھ میل کرنے کے طرف دنیا کے یا میل کرنے اُسکے کے طرف میرے اسلیے کہ میں طالب آخرت ہوں اور دنیا سوکن اور ضد اُسکی ہے اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹھہرنے اور جلدی چلے جانے کے ہے اسلیے کہ معلوم ہے گھوڑے کی پیٹھ پر کس قدر ٹھہر سکے گا یعنی تھوڑی ہی دیر ٹھہرتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اس میں اشارہ ہے طرف بعید ہونے مقصد کے یعنی آخرت کے اور اہتمام

کرنے کے ساتھ قطع مسافت اسکی کے اور تعلق اور التفات کرنے کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اس سے ۔ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی امامہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میرے دوستوں میں سے نزدیک میرے یعنی بہت اچھا انکا از روے حال اور فضل انکا از روے مال کے نزدیک میرے بلکہ فی میرے دین و مذہب میں البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے اچھی کرتا ہے بندگی رب اپنے کی اور طاعت کرتا ہے اسکی پوشیدہ اور خلوت میں عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہے یعنی جیسیکہ اطاعت و عبادت کرتا ہے اسکی ظاہر میں اور ہے وہ گمنام لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اسکے ساتھ انگلیوں کے یعنی مشہور اور انگشت نما خلق میں نہیں ہے بسبب علم و عمل کے اور ہے روزی اسکی بقدر کفایت کے پس صبر و قناعت کی اوپر اسکے پھر چٹکی بجائی حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب کے اور رہو چکنے کسی چیز کے بجاتے ہیں پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اسکی کم ہیں عورتیں رونے والیاں اسکی مرنے پر کم ہے میراث اسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ حاذ ساتھ تخفیف معجمہ کے پیٹھ سواری کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح میں خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سے سبکدوش ہے پس راہ خالق کی سیر خوب طرح کر سکتا ہے اور نہیں مانع ہوتی اسکو کوئی چیز علائق سے اور صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے یعنی بہت پڑھتا ہے نماز ساتھ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل اور تعلقات اہل و مال کے کم رکھتا ہے ضرور ہے کہ کثیر الصلوٰۃ اور بہت حضور رکھنے والا ہوگا ذکر کیس ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتے ہیں اسلیئے کرتے ہیں کہ نماز اور عبادت مولیٰ تعالےٰ بحضور کر سکیں اور ہے گمنام لوگوں میں اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہیں نکل جانا ان میں سے اسلیے کہ نکل جانا ان میں موجب شہرت کا ہے ان میں اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ مراد لوگوں سے عام لوگ ہیں پس نہیں ضرر کرتی اسکو معرفت خاص لوگوں کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہے جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کے معنی یہ ہیں کہ مارا سر انگوٹھے کا بیچ کی انگلی کے سر پر یہانتک کہ سنی گئی اس سے آواز اور نہایہ میں ہے کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ انگلیوں دست مبارک اپنے کے جیسے کہ درہم نقد کرتے ہیں یعنی پرکھتے ہیں ایک پھر اور پھر اور اور جانور چو دانہ اٹھاتا ہے ایک پھر اور پھر اور اسکو بھی نقد کہتے ہیں اور مراد مارنا سر انگلیوں کا ہے ایک دوسرے پر بقصد تعجب اور تقلیل کے یعنی حال اسکا یہ تھا چند روز میں موت آگئی پس چل کھڑا ہوا جیسے کہ فرمایا جلدی کی گئی موت اسکی یعنی جلدی انتقال ہو گیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سے یا مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہے بسبب قلت تعلق کے دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کے ۔ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَّاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُّکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انہیں ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجھپر پروردگار میرے نے کہ کر دے میرے لیے مکہ کے سنگریزوں کو سونا پس کہا میں نے نہیں چاہتا میں یہ اے پروردگار میرے ولیکن چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بھر کر کھاؤں میں ایک روز اور بھوکا رہوں میں ایک روز پس جسوقت بھوکا رہوں زاری اور عاجزی کروں طرف تیرے یاد کروں میں تجکو اور جسوقت سیر ہوں میں تعریف کروں تیری اور شکر کروں میں تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی تھا معنوی اور یہ ظاہر تر ہے یعنی مشورہ کیا مجھسے اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا میں اور چاہو توشہ بناؤ عقبے کا بلا حساب و عقاب اور بطحا اور بطیح

جگہ جاری ہونے پانی فراخ کی کہ اس میں سنگریزے باریک ہوں اور مراد سونے کر دینے بطحا مکہ سے بھر دینا اس نالہ کا ہے ساتھ سونے کے یا کر دینا سنگریزوں کا سونا اور یہ ظاہر تر ہے جیسے کہ اور روایت میں آیا ہے کہ پہاڑ مکہ کے سونے کے کر دے یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تو تمہارے لیے سنگریزہ مکہ کے سونے کے کر دوں اور زبدہ جملہ کا حاصل یہ ہے کہ میں نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بھوکا رہوں تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤں میں اور تعلیم و آگاہ کرنا ہے امت کو اوپر اختیار کرنے فقر و قناعت کے اور اس میں دلیل ہے اوپر اس کے کہ فقر نفس ہے غنا سے ٹو ع وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبید اللہ بیٹے محصن کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے تم میں سے نڈر بیچ جان اپنی کے عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنے کے یعنی ظاہر و باطن میں نزدیک اسکے ہے قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سے پس گویا جمع کی گئی اسکے لیے تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف نڈر یعنی دشمن سے یا اسباب عذاب خدا تعالےٰ کے سے بسبب توبہ کرنے کے گناہوں سے اور بچنے کے مناہی سے اور سرب مشہور ساتھ زبر سین اور جزم رے کی ہے بمعنی نفس اور طریق اور حال اور دل کے اور یہ معانی بھی مناسب مقام کے ہیں حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اٹھا صبح کو فارغ البال اور بے تشویش اور نڈر چیزوں ذکر کی گئی سے اور بعضوں نے کہا کہ سرب بمعنی جماعت کے ہے پس معنی یہ کہ اپنے اہل و عیال میں اور بعضوں نے کہا کہ ساتھ زبر سین اور جزم رے کے بمعنی مسلک اور طریق کے اور بعضوں نے کہا سرب ساتھ زبر سین اور رے کے بمعنی خانہ زیر زمین کے مانند گھروں چوہوں وغیرہ وحشی جانوروں کے اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکے بھی مناسب مقام کے ہیں یعنی اس گھر میں کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کے ہے آفات زمانہ سے نڈر ہے ٹو ع وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مقدام بیٹے معدیکرب کے سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں بھرا آدمی نے کوئی ظرف بدتر پیٹ سے یعنی پیٹ بدترین ظرفوں کا ہے اگر بھرا جاوے اور اسکے بھرنے سے ایسی برائیاں اٹھتی ہیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں کفایت کرتے ہیں ابن آدم کو کتنی ایک لقمہ کہ سیدھا رکھ رکھیں اسکے پیٹ کی ہڈی کو یعنی بجا لانے طاعت کے لیے اور درستی کرنے وجہ معاش کے لیے پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بھرنا منظور ہو اور ادنے قوت پر کفایت نکرے تو چاہیے کہ تین حصہ کرے پیٹ کو ایک حصہ جگہ طعام کی اور ایک حصہ جگہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چھوڑے دم لینے کے لیے تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا طیبی نے حق واجب ہے یعنی کہ نہ تجاوز کرے اس قدر سے کہ کھڑی رہے بسبب اسکے پیٹھ اسکے تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اسکے خدا تعالےٰ پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کرے قسم مذکور سے اور ٹھہرایا پیٹ اول ظرف مانند ان ظروف کے کہ کام میں آتے ہیں حوائج گھر کی از راہ حقارت شان اسکی کے پھر اسکو بدتر ظرفوں کا فرمایا اسلیے کہ ظروف استعمال کیے جاتے ہیں اس چیز میں کہ کہ اسکے لیے موضوع ہیں اور پیٹ خالی ہے قوت جب حاصل ہو گی کہ بھر لیگا اور بھرنا اسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہے پس ہو گا برا اور ظروف سے کہا ابو حامد نے کہ بھوک میں دس فائدہ ہیں اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیے کہ پیٹ بھرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہے اور اندھا کر دیتا ہے دل کو اور بہت ہوتا ہے اس سے بخار دماغ میں اٹھے اور دوسرے نرمی دل کی اور صفائی اسکی کہ اس سے دل میں تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسرے سبب ہے انکسار اور جاتے رہنے تکبر اور حرص اور فرحت کے کہ جو مبدأ طغیان ہے اور نہیں انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سے جیسے کہ ہوتا ہے بھوک سے اور چوتھے یہ کہ نہیں بھولتا بلائے خدا اور عذاب اسکے کو اور اہل بلا کو اسلیے کہ پیٹ بھرے بھول جاتے ہیں بھوکوں کو اور بھوک کو اور پانچویں بڑا فائدوں میں توڑنا شہوات سب گناہوں کا ہے اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کھانا

ف دس فائدہ بھوک کے بیان میں

ضعیف کر دیتا ہے شہوت و قوت کو اور تمام سعادتین اس مین ہین کہ مالک ہو آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت اس مین ہے کہ مالک ہو اُسکا نفس اُسکا اور چھٹے دفع ہوتا ہے
نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اس لیئے کہ جسکے پیٹ بھرا پانی بہت پیتا ہے اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اُسکی اور اُسکی کثرت مین ضائع ہوتی ہے عمر اور فوت
ہوتی ہے تہجد اور بلید ہوتی ہے طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہے اور عمر بڑا نفیس جواہر ہے اور راس المال ہے بندہ کا کہ اُس مین تجارت کرے اور نیند
موت ہے پس بہت ہونا اسکا ناقص کرنا عمر مین سے ہے اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہے تو باز رہتا ہے کثرت عبادت سے اسلیئے کہ محتاج
ہوتا ہے طرف ایک وقت کے کہ مشغول ہو کہانے مین اور اکثر محتاج ہوتا ہے ایک وقت کا کہ خریدے اُس مین طعام یا پکا دے اُسکو پھر محتاج ہوتا ہے ہاتھ کے
دہونے کا اور خلال کرنے کا پھر بار بار جاتا ہے پانی کی جگہ پینے کے لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات
مین تو بہت نفع اٹھاوے اُس سے کہا تستری رح نے کہ دیکھے مین نے علی جرجانی کے ستو کہ پھانکتے ہین اُس مین سے پس کہا مین نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی اُنہون نے کہا مین نے حساب کیا مابین چبانے کے پھانکنے تک ستر تسبیحون کا پس نہین چبائی مین نے روٹی چالیس برس سے اور آٹھوین کم کہانے سے صحت
رہتی ہے بدن مین اور دفع ہوتے ہین امراض اسلیئے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہے پھر مرض باز رکھتا ہے عبادات سے اور تشویش مین ڈالتا ہے دلکو و محتاج
ہوتا ہے فصد کا اور پچھنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بھوک مین ان سب سے امن ہے اور نوین خفت محنت کی اسلیئے کہ
جو کوئی عادت ڈالتا ہے کم کہانے کی کفایت کرتا ہے اسکو تھوڑا سا مال اور دسوین یہ کہ قادر ہوتا ہے ایثار و تصدق پر ساتھ اس طعام کے کہ زائد ہے حاجت سے
اور یہ مسکینون کے پس ہوئے گا دن قیامت کے اپنے صدقہ کے سایہ مین پس جو کچھ کہ کہاتا ہے خزانہ اسکا پاخانہ ہے اور جو کچھ کہ تصدق کرتا ہے جزا اسکی فضل اللہ
تعالے کا ہے ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ
اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہے پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سے اسلیئے کہ دراز ترین لوگون کا
بھوک مین دن قیامت کے دراز ترین انکا ہے پیٹ بھرنے مین جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بھر کر کہاتا ہے آخرت مین بہت بھوکا رہیگا روایت کی اسکو بغوی نے
شرح السنہ مین اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **ف** نام شخص مذکور کا وہب بن عبد اللہ تھا اور یہ گنے گئے ہین چھوٹے صحابیون مین کہ حضرت کے
زمانہ مین بالغ نہوئے تھے منقول ہے اُن سے کہ کہا انہون نے کہ کہایا مین نے ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا ہے یہ باز رہ ڈکار اپنی سے الخ اور مقصود منع کرنا ہے پیٹ بھر کہانے سے کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہے چنانچہ اسلیئے فرمایا اسلیئے کہ دراز ترین لوگون کا
الخ آیا ہے کہ پھر اُنہون نے پیٹ بھر کر کبھی نہین کہایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سے جبکہ رات کو کہاتے تھے تو صبح کو نہین کہاتے تھے اور اگر
صبح کو کہاتے تھے تو رات کو نہین کہاتے تھے ۱۲ ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ
اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے کعب بیٹے عیاض کے سے کہا اُس نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق ہر
اُمت کے فتنہ اور آزمائش ہے جانب حق سے اور آزمائش امت میری کی مال ہے یعنی حق تعالے انکو غنی کرتا ہے اور مال دیتا ہے تا آزماوے کہ صرف طاعت پر
رہتے ہین یا نہین نقل کی یہ ترمذی نے ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ
فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ
وَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُوْلُ لَهُ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ
اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهِ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ

اور روایت ہے انس سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ لایا جاوے گا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہے یعنی بسبب ضعف وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر و ذلیل پس کھڑا کیا جاوے گا روبرو اللہ تعالے کے پس فرماوے گا اُسکو اللہ تعالے یعنی زبانی فرشتہ کے یا بلا واسطہ ساتھ زبان قال یا حال کے دی تھی مین نے تجھکو زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکے کے اور دیے مین نے تجھکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ وماننداُنکے کے اور انعام کیا مین نے تجھپر یعنی ساتھ اوتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسول کے وغیر ذلک پس کیا کام کیا تو نے یعنی کیا شکر گذاری کی تو نے انکی پس کہیگا اے رب میرے جمع کیا مین نے مال کو اور بڑہایا مین نے اُسکو یعنی ساتھ سوداگری کے اور چھوڑا مین نے اُسکو یعنی دنیا مین وقت مرنے اپنے کے بہت اُس چیز کا کہ تھا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پھر بھیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیرے پاس مال سارا یعنی ساتھ خرچ کرنے اُسکے کے تیری راہ مین جیسی خبر دی ہے کفار کے حال سے اِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي الْآخِرَةِ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ پس فرماوے گا اللہ تعالے اُسکو کہ دکھلا مجکو وہ چیز کہ آگے بھیجی تو نے یعنی واسطے آخرت کے قسم مال سے اب وہ مال رکھا ہوا دنیا مین فائدہ رکھتا اور ممکن نہین پھر پہونچنا پس کہیگا یعنی جو کچھ آگے بھیجا نہو گا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پانے کا نہین کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہے گنہگار و نکی اور بیہودہ لوگونکی کہ جو کچھ نہین رکھتی بار بار اُسی پہلی بات کو کہے جاتے ہین اے رب میرے جمع کیا مین نے اور بڑہایا مین نے اُسکو اور چھوڑا مین نے اُسکو بہت اُس چیز سے کہ تھا پس پھر بھیج مجکو کہ لاؤن مین تیرے پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ نہین بھیجی اُس نے آگے کوئی بھلائی یعنی اُن دی گئی چیزون مین پس لیجایا جاوے گا اُسکو اور حکم کیا جاوے گا اُسکے لیے طرف دوزخ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نسبت کیا اُسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ متن اُسکے صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اُسکو **ف** کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اُس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے کہ دیا تھا اُسکو مالک اُسکے نے مال تاکہ تجارت کرے اُس سے اور نفع حاصل کرے پس نہ فرمانبرداری کی اُس نے مالک کے حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اس طرح کہ صرف کیا اُسکو غیر جگہہ اُسکے مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تھا پس وہ بندہ ٹوٹے مین ہے کہا ابوحامد نے جان کہ تمام بھلائیان اور لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہے نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہے اور نام رکہنا سوا اسکے کا سعادت غلط ہے یا مجاز ہے نام رکہنے سعادت دنیویہ کے کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہونچاوین طرف سعادت اخرویہ کے اور مدد ہون اُسکے ساتھ ایک واسطہ یا کئی واسطون کے اگر اُن کو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہے بسبب اُسکے کہ پہونچاوین گے طرف نعمت حقیقی کے بیچ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول پوچھے جانا بندے کا روز قیامت نعمت سے یہ ہے کہ کہا جاوے گا اُسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تھی ہمنے تیرے بدن کو اور نہین سیراب کیا تھا ہمنے تجکو ٹھنڈے پانی سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ ٹھنڈا پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نے اپنے مرید سے کہا اے بیٹے پانی سرد کرکے پی اسلیے کہ پانی سرد لگاتا ہے شکر کو تہ دل سے اپنے واللہ مین یاد رکھتا ہوں مین کہ جب پانی سرد پیتے بیخود ہو جاتے اور تھوڑی دیر ٹھہرتے تا بحال خود آوین جب بحال خود آتے کہتے سبحان اللہ یہ کیا چیز ہے اور کیا جوہر اور کچھ کلمات عالم ذوق اور توحید سے کہتے اور عجائب حال پانی کے سے یہ ہے کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اُسپر اور پھر قیمت کچھ نہین رکھتا اس مین عجب ایک **حکایت** منقول ہے کہ ایک پادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اُسکو بہت کہ قریب پونہچا ہلاک کے پس ظاہر ہوا اُسکے لیے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دے گا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نے کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اُس نے پانی پھر رکا اُسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اُسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دے گا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیرے

مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ آدہا ملک اور دون گا پس علاج کیا اُس نے پھر کہا اُس بادشاہ کہ کسے ملک اپنا اور پہچان قیمت اُسکی اور نہ مغرور ہوا اُسکی رونق پر اور ہیچ جمع کرنے کے درمیان نعمت صحت اور رہائی کے اشارہ ہے طرف اسکے یعنی یہ دونون نعمتین جو اُنکی بیان فرمائین تو اشارہ ہے اسپر کہ یہی بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتین ایک طرف واللہ اعلم ۱۲ع **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے ابن مسعود سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہین سرکنے کے پاؤن آدمی کے روز قیامت کے یعنی کھڑا رہین گے اُسکو بارگاہ خداوندی مین یہانتک کہ پوچھا جاوے گا پانچ حالتون سے پوچھا جاوے گا عمر اُسکی سے کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچھا جاوے گا جوانی اُسکی سے کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہے کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہے اور پوچھا جاوے گا مال اُسکے سے کہ کہانسے کمایا اسکو یعنی وجہ حلال یا حرام سے اور کس چیز مین صرف کیا اسکو یعنی طاعت مین یا معصیت مین اور پوچھا جاوے گا کہ کیا کام کیا بیچ اُس چیز کے کہ جانا یعنی علم کہ پڑھا یا عمل کیا یا نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** ابو درداء سے ہے کہ کہا انہون نے اے عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاوے گا تجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تھا تو یا جاہل پس اگر کہے گا تو کہ عالم تھا تو مین تو کہا جاوے گا تجکو کہ کیا عمل کیا تونے بیچ علم کے کہ سیکھا تو نے اور اگر کہے گا تو کہ جاہل تھا مین تو کہا جاوے گا تجکو کہ کیا تھا عذر تجکو جاہل رہنے مین کیون نہ علم پڑھا تو نے ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہووے تو ایک اُن دونون مین سے ساتھ تقوے اللہ کے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطے ہونے انکے کے اکثر اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ ان دونون کے رنگ آقا اور غلام کے ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ آقا گورا ہوتا ہے اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتھ سرخ رنگ کے عجم ہے اور ساتھ سیاہ رنگ کے عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتے ہین باعتبار اسکے کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہے انکے رنگ پر اور عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتے ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کے اُن پر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتھ تقوی اور عمل صالح کے ہے اور بغیر تقوے اور عمل صالح کے نسبت کرنے فضیلت نہین رکھتے جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ نے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوے کے کئی مراتب ہین ادنے انکا تقوے کرنا شرک جلی سے اور اوسط انکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سے ہے یعنی ریا اور سمعہ سے اور اعلے انکا یہ کہ ہو دائم الحضور ساتھ اللہ کے اور نہ رہنے والا خطرہ ماسوی اللہ کا ۱۲ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بے رغبتی کی کسی بندہ نے دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قسم مال و جاہ سے مگر کہ اوگائی اللہ نے حکمت یعنی معرفت اسکو اُسکی دل مین اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اسکی زبان کو اور کیا اسکو دیکھنے والا ساتھ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور خست شرکا اور سرعت فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دیکھنے والا بیماری اسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اُسکی کا اور دوا اُسکی کا یعنی معالجہ اسکے کا ساتھ ہجون علم اور عمل کے اور پرہیز کرنے کے اُس سے اور صبر و قناعت کرنے کے اور راضی ہونے کے مقدر پر اور نکالا اسکو حق تعالے نے دنیا اور آفات

اور بلیات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے عقبے پر طرف دار السلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی بہشت کے اشارہ ہے اس میں اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کے تمام و کمال دار آخرت میں اور وہ بہشت میں ہے ایک درویش سے پوچھا لوگوں نے کہ کیا حال رکھتے ہو تم کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت میں در آویں میں تب **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيْمًا وَّلِسَانَهُ صَادِقًا وَّنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَّخَلِيْقَتَهُ مُسْتَقِيْمَةً وَّجَعَلَ اُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَّعَيْنَهُ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمَعٌ وَّاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِّمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِيًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اسکا واسطے ایمان کے یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سے اور کیا دل اسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق مذمومہ اور احوال بد سے مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکے مولیٰ سے اور بھول جانے کے عقبے کو فرمایا اللہ تعالے نے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور کی زبان اسکی راست گو اور کیا نفس اسکے کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب اور محبت اسکی کے اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اسکی سیدھی یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کے اور کیا اسکے کانوں کو سننے والا آیات حق کا اور کیا اسکی آنکھ کو دیکھنے والا یعنی دلایل وحدانیت کا اور صنعتوں پروردگار کا پس ایسے کان قیف ہیں اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے اسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوسنے کہ کیا خداے تعالے دل اسکے کو یا کیا اس نے اپنے دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ایسے کان الخ یعنی کان بسبب پہونچانے اسکے کے کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کے رکھتے ہیں اور قیف اسکو کہتے ہیں کہ ظرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکھکر اس میں سے روغن اور شراب اور مانند انکے کے ڈالا جاتا ہے ظرف میں اسی طرح داخل ہوتا ہے سخن حق از راہ گوش کے دل میں اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے دل اس چیز کو اور ظرف اسکا ہوتا ہے یا ظرف کرتی ہے وہ چیز دل کو اور در آتی ہے اس میں اور بنظر اس معنی کے قلب کو مرفوع اور منصوب پڑھا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکھ کی راہ سے بھی دل میں چیزیں در آتی ہیں اور قرار پکڑتی ہیں اور ثابت رہتی ہیں اوس میں جیسے کہ کان کی راہ سے بعد ازاں حاصل دونوں حکموں کا بیان کیا ساتھ قول اپنے کے وقد افلح الخ لح **وَعَنْ** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اسکے کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکے نہیں کہ وہ دنیا استدراج ہے پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کے یہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کے وارد ہوئی ہے پس جسوقت بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اسکے یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا انہوں نے امر و نہی اسکی کو کھولے ہمنے ان پر دروازے ہر چیز کے یعنی دنیا کی نعمتوں کے یہانتک کہ جب خوش ہوے ساتھ اس چیز کے کہ دیے گئے یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کے وغیر ذلک ان نعمتیں پکڑا ہمنے انکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید متحیر تھے نقل کی یہ احمد نے **ف** استدراج لغت میں پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنی سیڑھی کے ایک پایا چڑھایا پھر اور ایک پھر اور استدراج حق تعالے کا بندہ کو یہ ہے کہ جب گناہ کرے بندہ دیوے اسکو نعمت تر و تازہ اور چھوڑ دیوے اور مہلت دے اسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے اور مستحق میں پس توبہ اور استغفار گناہ سے نکرے اور مغرور رہو ناگہان اسکو گرفتار کرے عذاب میں پس گویا پایہ بپایہ اسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے لح **وَعَنْ**

اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ
فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنی اسکی پیشانی اور پشت پر داغ دینگے
کہا ابو امامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں نقل
کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ایک جماعت تھی فقرا اور غربا صحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتے تھے اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد
شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اسکی مسجد تھی کہ جس وقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی تو اس
جگہ کو اسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی مقدار ستر اسی تن کے اور کبھی کم بھی ہوتے تھے اور کبھی زیادہ بھی اور انکے لیے نہ مکان تھا اور نہ مال
اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنے حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول
ہو کر حاصل کرنا انوار کا کرتے تھے اور انکو ضیاف اللہ کہتے تھے اغنیا صحابہ خدمت انکی کرتے تھے اور قوت پہنچاتے تھے اور اپنی گھروں میں لطریق
مہمانی کے لیجاتے اور کتنے ایک حضرت کی عنایت مخصوص تھے کہ حضرت کے گھر سے طعام کہاتے تھے اور کبھی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام کے
ہوتے تھے چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت حکم کیے گئے تھے انکے ساتھ بیٹھنے کا پس بار ہا انکو اپنے حضور شریف میں مشرف
کرتے تھے اور فرماتے کہ میں تم میں سے ہوں اور بشارت دیتے انکو کہ آخرت میں تم میرے ساتھ ہوگے اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤگے اور ابوہریرہ
بھی انہیں میں سے تھے **ع** دلا خوش باش کان محبوب جانرا ٭ بدرویشان و مسکینان سری ہست ٭ اور سناد اور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق میں سلسلہ
انکے ہے اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے تکلف ہے لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دیناروں کے چھوڑنے پر وعید فرمایا حقیقت
اوسکی یہ ہے کہ اگرچہ بیچ جمع کرنے اور نگاہ رکھنے ایک دینار اور دو دینار کے واسطے وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنج رکھے بعد ادا
حق زکوٰۃ کے تو ممنوع نہیں ممنوع وہ گنج ہے کہ اس میں سے حق زکوٰۃ ادا نکیے ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچھ چھوڑکر اور سب سے چشم پوشیدہ کر
اور صحبت فقرا کے اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھے ہیں اور ہی ہے گویا یہ تشدید اور توبیخ اوپر جھوٹے دعوے فقر و تجرید کے ہے چنانچہ راوی نے
کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مرا اور نہ کہا کہ ایک مرد اصحاب سے مرا یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ نامزد بنام زہد و فقر کے ہیں اور انکی صحبت میں بیٹھا اور
دعوے حال انکے کا کرنا منافی جمع کرنے درہم و دینار کے ہے اگرچہ اوروں پر کار آسان ہے تمام ہوا ترجمہ اور توضیح مقصد کی اس مقام میں یہ ہے کہ وہ دونوں
تھے ساتھ ان فقرا کے کہ لوگ تصدق کرتے تھے اوپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ انکے کے پس وہ بمنزلہ سائلین کے تھے یا از روے قال یا حال کے
اور حلال ہے نہیں کسیکو یہ کہ سوال کرے اس حال میں کہ اسکے پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اون کا باوجود ہونے دینار کے پاس
انکے اور اسی طرح جو شخص کہ ظاہر کرے اپنے تئیں بصورت فقرا کے کہ پہنے کپڑے پرانے یا بناوے وضع مشائخین کی اور اسکے پاس کچھ ہو قسم نقود سے
یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کے اور لیوے اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور کہاوے تو وہ حرام ہے اسپر اور اسی طرح جو کوئی ظاہر کرے اپنے تئیں
عالم یا صالح یا شریف اور نہو نفس الامر میں مطابق واقع کے اور دیا جاوے بسبب علم اسکے کے یا شرافت اسکی کے پس ہوگا حرام اسپر اور منقول ہے کہ شیخ
ابو اسحٰق گاذرونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کہاتے ہیں طعام سے کہ موضوع تھا واسطے مستحقوں کے پس کہا اے کہانے والو حرام کے پس رکے رہے
وہ کہانے سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہو کچھ دنیا سے کہاوے وہ دالانہ کہاوے پس کہایا بعضوں نے اور باز رہے بعضے پس کہا سبحان اللہ ایک
کہانا حرام ہے واسطے ایک قوم کے اور حلال ہے واسطے اوروں کے پس چاہیے کہ ڈرا کیے جاویں اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین اس سے کہ کہویں

کوئی اُن مین سے اِسحال مین کہ وہ غنی شرعی ہو اوقاف مین سے کہ موضوع ہین واسطے فقرا کے اور اسی طرح جو شخص کہ رہوے حجرون مین کہ وقف کیے گئے ہون مساکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نے ساتھ اُسکے کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہ کہ رہوے خانقاہون کے حجرون مین اور نہ اعتبار کرے کوئی ساتھ اِس روایت کے کہ مشہور ہوئی ہی یہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطے فقیر وغنی کے پس بتقدیر صحت اُسکی کے نہین صحیح ہی وقف ہمارے نزدیک اغنیا پر جبکہ ہون وہ غیر محصور ۱۲ع

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِىْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْهَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا خَالِ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ وَمَا ذَالِكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّىْ اُرَانِىْ قَدْ جَمَعْتُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہ وہ گیے پاس اپنے ماموں کے نام اُنکا تھا ابی ہاشم بن عتبہ تاعیادت کرین اُنکی پس رو دیے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رلایا تجکو ای ماموں میرے کیا بیماری نے قلق واضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص دنیا نے قلق واضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نے یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہی کہ جو کہا تو نے ولیکن قلق واضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مین نے اُسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہی وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نے کی تھی کہا ابو ہاشم نے کہ سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے سوا اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری کہ اُسپر راہ خدا مین جہاد کرے تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنے تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نے مال نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ اُرانی ساتھ پیش ہمزہ کے بمعنی ظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے ہی یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ۱۲ع

وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِى الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداء سے کہ بیوی ابو درداء کی تھین کہا کہ کہا مین نے ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہی تجکو کہ نہین مانگتے تم یعنی مال ومنصب آنحضرت سے یا صحابہ سے جیسے کہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نے کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمہارے گھاٹی ہی دشوار نہین گذرنے کی اس سے بطریق سہولت کے گرانبار پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوون مین یعنے ساتھ ترک کرنے طلب کے اور صبر کرنے تنگی اور برقناعت مال کے واسطے چڑھنے کے اُس گھاٹی پر ف گھاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہارے اور درمیان داخل ہونے جنت کے اور مراد اُس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اُسکے ہین اور گرانبار یعنی اٹھانے والے بوجہ مال وجاہ کے اور وسعت حال کے اور اسلیے کہا گیا ہی فاز المخفون وہلک المثقلون ۱۲ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِىْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے کہا صحابہ نے کہ کوئی نہین ہی ایسا کہ چلے پانی پر اور تر نہون قدم اُسکے فرمایا آنحضرت نے اسی طرح دنیا دار سلامت نہین رہتا گناہ سے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی گناہون سے کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکھنے والون کے لیے اس مین خوف شدید دلاتا ہی غنیون کے لیے اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دیتا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکھتا ہی انکے نقصان مین یہ کہ داخل ہونگے فقرا جنت مین پہلے اغنیا کے پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ۱۲ع

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِىَ اِلَىَّ

اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِىْ حِلْيَةٍ عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ اور روایت ہے جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ جمع کروں میں مال اور ہوں میں تجارت کرنیوالوں میں سے ولیکن وحی کی گئی ہے طرف میرے یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنے والوں میں سے یعنی نمازیوں میں سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجھکو موت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابی مسلم سے **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصًا نماز کے مستغرق رکھوں اور اخیر عمر تک مشغول اسمیں رہوں مجھکو فرصت مشغول ہونے کی ساتھ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کے کہاں ہے **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِىَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِىَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنے کے اپنے عیال کے لیے اور واسطے احسان کرنے کے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اس حالت میں کہ چہرہ اسکا مانند چودہویں رات کے چاند کے ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو حلال درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنے والا ہے مال میں اور فخر کرنے والا ہے یعنی فقرا پر بسبب مال کے جیسے طریقہ اغنیا کا ہے اور ریاکرنیوالا ہے یعنی اگر تصدیق کرتا ہے تو بطریق ریا اور دکھانے لوگوں کے کرتا ہے ملیگا خدائے تعالے سے اس حالت میں کہ اللہ تعالے اسپر ہوگا خفا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** اے عزیز میرے یہ طلب کرنے مال حلال کے بقصد زیادہ کرنے مال کے اور فخر کرنے کے آپس میں اور ریا کرنے کے تو یہ حال ہے پس طلب کرنے مال حرام کے کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا طلب کرنیوالے حرام کا واسطے اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ نہیں ہے یہ کار اہل اسلام کا اور اسلیے نہیں ذکر کیا کہ وہ فحوائے کلام سے آپ ہی سمجھا جاوے گا بع ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانے ہیں کہ ان خزانوں کے لیے کنجیاں ہیں یعنی باخیر لوگ ہیں کہ خزانے کھولتے ہیں اور بخشتے ہیں پس خوشی ہو جو اس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اسکو خدائے تعالے نے کنجی واسطے خیر کے یعنی سبب کھلنے دروازوں نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جو اس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اسکو خدائے تعالے نے کنجی شر کا اور سبب کھلنے دروازہ اسکے کا اور سبب بند ہونے دروازے خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کے سے لکھا گیا ہے اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ یہ خیر یعنی یہ جنس خیر پوشیدہ معلوم سے کہ مانند محسوس کے ہے خزائن ہے یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئیں پوشیدہ کی گئیں رکھی گئیں درمیان بندوں اسکے کے اور واسطے ان خزانوں کے کنجیاں ہیں یعنی اسکے بندوں کے ہاتھ وہ جو بمنزلہ وکیلوں اسکے کے ہیں اور کنجی واسطے خیر کے یعنی از راہ علم اور عمل کے یا اندادہ مال اور حال کے اور کنجی واسطے شر کے یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کے ساتھ بھائی مسلمانوں کے کہا طیبی نے کہ خیر وجمع ہے کہ رغبت کریں اس میں سب مانند عقل کے مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نام کے اور شر ضد اسکی ہے اور خیر اور شر فائدہ دیتے ہیں یہ کہ ہر خیر واحد شر دوسرے کے مانند مال کے کہ اکثر ہوتا ہے خیر واسطے زید کے اور شر واسطے عمرو کے انتہی اور اسی طرح علم بنسبت بعض کے حجاب ہے سبب عذاب کا

اور بہ نسبت اوروں کے سبب غربت کا طرف اللہ تعالے کے اور قیاس کر اپنے اور عبادتوں کو کہ بعضے اون میں سے باعث عجب اور غرور کے ہیں اور بعضے باعث نمود ہونے کے
اور مانند تلوار اور گھوڑے اور مانند انکے کہ کبھی ہوتے ہیں الہ جہاد کے ساتھ کفار کے اور وسیلہ ہونے میں داخل ہونے جنت کے اور کبھی اون سے
قتل کیے جاتے ہیں انبیا اور اولیا اور پہونچا ہے بسبب انکے بیچے کے درجے دوزخ کے ہیں + **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب نہ
برکت دی جاوے واسطے بندے کے بیچ مال اسکے کے یعنی بسبب اسکے کہ خرچ کرے اسکو بیچ رضا مولا کے اور عمارت عقبےٰ اپنے کے کرتا ہے اس مال کو
پانی اور مٹی میں یعنی خرچ کرتا ہے بیچ بنانے عمارت کے کہ جو زائد ہے حاجت سے + **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا
الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهٗ أَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنے مال حرام کے سے بیچ عمارتوں کے اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتوں میں بنیاد اور جڑ ہے خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی
نقل کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر مال حلال سے صرف کرے تو موجب خرابی کا نہیں ہوتا اور بعضے
کہتے ہیں کہ معنے اس عبارت کے یہ ہیں کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سے کہ عمارت کے بنانے میں لازم آتا ہے اور باعتبار اس معنی کے حرام وہی بنانا ہے اور بعضے کلمہ
فی کے مانند سکے ہیں کہ کہتے ہیں بیچ اس حلقے کے دو سیر لوہا ہے اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہے یہ کہ ظرف لوہے کا ہے اور مراد خرابی سے خرابی دین
کی ہے اور احتمال رکھتا ہے کہ مراد خرابی عمارت کی ہے یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اسکے کی ہے کہ آخر خراب ہوتا ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے لِدُوْا
لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ اسی طرح ہے بعضی شرحوں میں اور یہ بھی منصور ہے کہ مراد حدیث سے یہ رکھیں کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سے
بیچ عمارت کے یعنی عمارتیں اسلیے نہ بناؤ کہ وہاں بیٹھو اور فسق کرو اور ساتھ بچوں کے صحبت رکھو اور جو عمارت کہ اس میں فسق کریں آخر کو
خراب ہوتی ہے ط ح اور ملا علی شرح نے دو احتمال لکھے ہیں اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا انہ ایک تو یہ کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اوپر جائز ہونے
خرچ کرنے مال حلال کے عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہیں دلالت کرتی اسپر اور اسکو لکھا ہے کہ یہ مناسب تر ہے ساتھ باب کے + **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے عائشہ سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دنیا گھر اس شخص کا ہے کہ نہیں
گھر واسطے اسکے یعنی آخرت میں اور مال ہے واسطے اس شخص کے کہ نہیں مال واسطے اسکے اور اسکو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اوسکے
نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** دنیا گھر اس شخص کا ہے انتہی چونکہ دنیا فانی ہے اور قیام اور زندگانی خوش اس میں ممکن
نہیں پس جس نے کسو دنیا کو گھر اپنا پکڑا گویا نہیں ہے اسکے لیے گھر اور اسی طرح دنیا مال اسکا ہے کہ نہیں اسکے لیے مال یعنی مقصود مال سے خرچ کرنا ہے
بھلائیوں اور مرضیات الٰہی میں اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی میں صرف کریں ضائع ہے اور حکم مالیت سے باہر ہے پس گویا مال نہیں اور
بعضے حاشی میں لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیے اور مال اسکے کو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور حقارت اسکے کے اور مرجع
معنی کا بھی معنی اول کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اسکا ہے کہ نہیں گھر اسکے لیے آخرت میں اور مال اسکا ہے کہ نہیں اسکے لیے غنا اور
مال آخرت میں یعنی جسنے دنیا کو گھر ٹھہرایا اور مطمئن ہوا ساتھ اسکے اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
لِقَاءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوْا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهٗ أَخْلَدَهٗ واسکے لیے آخرت میں گھر اور غنا نہیں ہوگا اور واسطے دنیا اور بقا اور فایدہ
اٹھانے کے بیچ اسکے جمع کرتا ہے دنیا کو وہ شخص کہ نہیں ہے عقل اسکو یا لام لفظ لہا میں زائدہ ہے یعنی جمع کرتا ہے دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہیں رکھتا ہے

یعنی ... ساتھ رہتی ہی گو نہ ہو وے گھر اُسکے لیے کہ نہیں گھر اُسکے لیے اور نہ لیاقت رکھتی ہی کہ گنی جاوے مال اُسکے لیے کہ نہیں
مال اُسکے لیے اور مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا ہے اُسکے کا ہی اس سے کہ گنے جاوین گھر یا مال اُسکے لیے کہ ہی آخرت اُسکے لیے قرارگاہ در مال **وعن**
حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ
الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللهُ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ مین شراب پینی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اس مین جمع مین اور ہک وجود مین آتے مین اور عورتین جال ہین شیطان کے
اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کے کرتا ہی کہا حذیفہ نے کہ سنا مین نے حضرت سے کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو
عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا ہی انکو خدا ے تعالے نے یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اُن کو
چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہ تمام حدیث جیسے کہ مذکور ہوئی رزین نے نقل کی بیہقی نے جملہ اُس حدیث سے شعب الایمان مین حسن بصری سے بطریق
ارسال کے اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئة **ف** روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے بطریق مرفوع کے الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربها وقع
علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتے ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف زنا کے پس انکار
کیا پھر بلایا گیا طرف پینے شراب کے پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئین اور محبت دنیا کی الخ مفہوم مخالف اسکا یہ ہی کہ ترک دنیا سر
ہر عبادت کا کہا بعضون نے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہیں ہدایت کرتے اُسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا اُسکو نہیں گمراہ کرتے اُسکو تمام مفسد کہا طیبی نے
کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سے گناہون کو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک ان مین سے علحدہ علحدہ اصل ہی بہت سے گناہون کی الخ **وعن جابر**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَى وَطُولُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ
الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا
بَنُونَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْآخِرَةِ
وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت ڈرانے والی اون
چیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینے کی یعنی ساتھ تاخیر عمل کے پس پیر خواہش نفس کی کہ حکم مخالف
ہی ہدایت کے اور موافق ہی باطل کے پس باز رکھتی ہی قبول حق سے اور فرمانبرداری اُسکی سے اور اپر درازی آرزو جینے کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو
اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہی
اور واسطے ہر ایک کے دنیا اور آخرت سے بیٹے ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنے والے پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کے سے پس کرو
یعنی ایسے کام کرو کہ دنیا کے بیٹے گری سے نکل جاؤ اور تابع اور محکوم اُسکے نہو اسلیے کہ تم آج کے دن دنیا مین ہو کہ گھر عمل کا اور جگہ کام کرنے کی ہی پس غنیمت جانو
عمل کو پہلے آنے اجل کے اور نہین ہی حساب دنیا مین عمل پر اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہووگے کہ نہین ہی عمل اس مین بلکہ جگہ حساب کی ہی نقل کی یہ
بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کوچ کرنے والی جانے والی ہی اس طرح سے کہ نہین جانتا صاحب اُسکا جیسے کہ نہین جانتا چلنا کشتی کا بیٹھنے والا اُسکا
اور اس سے فانی ہونا دنیا کا اور گذرنا اُسکا بہت جلد سمجھا جاتا ہی اسلیے کہ اگر آخرت بجاے خود ہوتی اور دنیا اُس طرف جاتی تو بھی آخر گذر جاتی اور
تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بھی اس طرف سے اُدہر چلی آتی ہی اور دنیا اِدہر سے اُدہر چلی جاتی ہی درمیان ملاقی مین تمام ہوگی اور نہین جدا ہوگی

بجب ظاہر کے بنسبت فاجر کے والا روایت کیا گیا ہے حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ﴿ح﴾ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْیَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْیَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے علی رضہ سے یعنی بطریق موقوف کے کہا کوچ کیے جاتی ہے دنیا پشت دیتے ہوے اور کوچ کیے آتی ہے آخرت درحالیکہ متوجہ ہے طرف ہمارے یعنی ظاہر ہے پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اُسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اُسکا اور واسطے ہر ایک کے اُن دونوں میں سے بیٹے ہیں پس ہو تم آخرت کے بیٹوں میں سے یعنی ساتھ متوجہ ہونے کے طرف اُسکے اور نہ ہو تم دنیا کے بیٹوں میں سے یعنی ساتھ اعراض کرنے کے آخرت سے اور متوجہ ہونے کے طرف دنیا کے اسلیے کہ آج کے دن یعنی دنیا میں عمل ہے یعنی وقت عمل کا ہے اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہے اور نہیں ہے عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمۃ الباب میں **ف** یعنی عنوان ایک باب میں بغیر اسناد کے موقوف حضرت علی رضہ پر اور حدیث جابر سے معلوم ہوا کہ اصل اُسکی مرفوع ہے اور مضمون اُسکا مضمون اُسکا ہے ﴿ح﴾ **وَعَنْ** عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْہُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَیَقْضِیْ فِیْہَا مَلِکٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰہِ عَلٰی حَذَرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَہٗ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہے عمرو سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنے خطبہ میں کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہے غیر ثابت حاضر کھاتا ہے اُس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہیں فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت ہے معین وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق و ثابت اور حکم کرے گا آخرت میں بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنے والا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کے ساتھ ثواب و عذاب کے آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی ساتھ تمام اطراف انواع اپنے کے بہشت میں ہے آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھ انواع اپنے دوزخ میں ہے خبردار ہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب خدا سے خوف پر ہو یا یہ معنی ہیں کہ عمل کرو اور ڈرتے رہو اللہ سے کہ قبول ہوتا ہے یا نہیں اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیے جاؤ گے اپنے عملوں پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے نیکی دیکھے گا جزا اسکی یعنی آخرت میں یا دنیا میں اور جو کوئی عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے برا دیکھے گا سزا اسکی روایت کیا اُسکو شافعی نے **ف** پیش کیے جاؤ گے اپنے عملوں پر یہ عبارت محمول قلب پر ہے یعنی معنے اُسکے اُلٹے ہیں کہ عمل تمہارے پیش کیے جاوینگے تم پر یا معنے یہ ہیں کہ تم پیش کیے جاؤ گے حضرت پروردگار تعالے کے وسیلہ تمہارے عمل ہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ تم سامنے کیے جاؤ گے اللہ تعالے کے ساتھ افعال اپنے کے اور جزا دیے جاؤ گے اوپر اعمال اپنے کے مانند پیش کرنے لشکر کے امیر پر ﴿ع﴾ **وَعَنْ** شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْہَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ یَحْکُمُ فِیْہَا مَلِکٌ عَادِلٌ قَادِرٌ یُحِقُّ فِیْہَا الْحَقَّ وَیُبْطِلُ الْبَاطِلَ کُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا فَاِنَّ کُلَّ اُمٍّ یَتْبَعُہَا وَلَدُہَا اور روایت ہے شداد سے کہا اُس نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہے کھاتا ہے اُس دنیا سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہے سچا یعنی واقع غیر کاذب ہے حکم کرے گا اُس میں بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکھے گا اُس میں حق کو اور نابود کرے گا باطل کو یعنی متمیز اور جدا کر دے گا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کے بیٹون مین سے اور نہو تم دنیا کے بیٹون مین سے اسلیے کہ تحقیق ہر ماں تابع ہوتا ہے اُسکا بیٹا اُسکا **ف** اور دنیا بالطلاح کا تہکانا دوزخ ہے اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہے یعنی پس جو طالب و مستغرق دنیا کے ہین وہ اُسکے ساتھ دوزخ مین ہونگے اور جو طالب آخرت کے ہین وہ اُسکے ساتھ جنت مین ہونگے یہ تو ملا علی رح نے لکہا ہے اور حضرت شیخ رح نے بعد حدیث کے لکہا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق اُسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اُسکی کریگا اور کام اُسکے لیے کریگا **ع وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین طلوع ہوتا ہے آفتاب مگر کہ دونون پہلو اُسکے مین دو فرشتے ہین کہ پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو یعنی سنتے ہے اُس ندا کو خلائق سوائے جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے یعنی طرف حکم اُسکے کے یا انقطاع کرکر اور طرف سے رجوع ہو طرف اُسکے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے یعنی امر دین مین یا زاد عقبے مین بہتر ہے اُس مال سے کہ بہت ہو اور باز رکہے عبادت خدائے تعالے سے اور خوشحالی سے اور روایت کین یہ دونون حدیثین ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین **ف** شاید کہ بہید عدم سننے جن و انس کے مین یہ ہے کہ نہ اُٹھ جاوے تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پھر اگر کوئی کہے کہ یہ ندا واسطے تنبیہ آدمیون کے ہے اور جب انہون نے نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگے جواب اُسکا یہ کہ کفایت کرتا ہے اُس مین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان مین سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہے یہانتک کہ باز رکہا انکو اُس نے متوجہ ہونے سے طرف ذکر اللہ تعالے کے اور عبادت اُسکی کے پس رکہا گیا انکو کہانتک غفلت اور اعراض ذکر اللہ سے اور طرف عبادت رب اپنے کے **ع وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچاتے تہے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سے نقل کرتے تہے کہ جسکو حدیث مرفوع کہتے ہین کہا ابو ہریرہ نے جسوقت کہ مرتا ہے آدمی کہتے ہین اور پوچھتے ہین فرشتے کہ کیا آگے بہیجا یعنی اعمال خیر سے اور کہتے ہین آدمی کہ کتنا پیچھے چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہے اور نظر آدمیون کی مال پر **ع وَعَنْ** مَالِكٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ وَاِنَّ دَارًا تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے امام مالک سے کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنے بیٹے کو کہ اے بیٹے میرے تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد آدم سے آجکے دن تک اُنپر مدت اُس چیز کی کہ وعدہ دیے جاتے ہین ساتھ اُسکے یعنی بعث و حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کے جلدی چلے جاتے ہین اور تحقیق تو اے بیٹے میرے تحقیق پشت دی ہے تو نے دنیا کو جبسے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہے گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا تو طرف اُسکے بہت نزدیک ہے طرف تیرے اُس گھر سے کہ نکلتا ہے تو اُس سے نقل کی یہ رزین نے **ف** دراز ہوئی الخ معنے اسکے یہ ہین کہ دراز و بعید ہوا لوگون پر وعدہ آنے قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلے جاتے ہین طرف اُس چیز کے کہ وعدہ کیے گئے ہین اُسکا مانند قافلہ چلنے والے کے لیکن وہ نہین جانتے مانند بیٹھنے والون کشتی بہری ہوئی کے پھر بیان کیا اس معنی کو ساتھ قول اپنے کے اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹے کو کیا مراد اس سے خطاب عام ہے کہ شامل ہے سبکے لیے اور آخر جملہ حدیث کے یہ دلیل ہے کہ جو کوئی ایک جگہ سے نکلتا ہے ہر دم و قدم اُس سے دور ہوتا ہے اور جس چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسکے جانب نزدیک آتا ہے ایک مسافت درمیان مین ہے کہ ہر دم روز اُسکو قطع کرتا ہے اور اُس سے بہت نزدیک

(حاشیہ) عن ابیہ ... ان ... (حاشیہ) یعنی انقطاع کرکر ... طرف اللہ کے رجوع کرنا

ہوتا جاتا ہے اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکے گی اور وہاں پہونچے گا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہے امر آخرت سے
ف ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ
اللِّسَانِ قَالُوا صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اس نے کہا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچے زبان کو جانتے ہیں ہم جو ہرگز جھوٹ نہ بولے پس
کون ہے مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے گناہ اسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سے گذرنا اور نہ کدورت وکینہ اور نہ حسد نقل کیا ابن ماجہ نے
اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف مخموم خم سے ہے بمعنی جھاڑنے خاک اور کوڑے کے زمین اور کنوین سے پس یہان مراد یہ ہے کہ دل اسکا جھڑا ہوا
اور صاف ہے غبار اغیار سے اور پاک ہے برے اخلاق سے جسکو سلیم القلب کہتے ہیں فرمایا اللہ تعالے نے اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ اور نقی یعنی صاف
دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سے اور تقی یعنی بچنے والا بری عقاید اور برے اخلاق سے اور صحابہ نے جو معنی مخموم القلب کے پوچھے احتمال ہے کہ وہ
اس لغت کو نہ جانتے ہوں اسلیے کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتے تھے کہ صحابہ باوجود پہچاننے زبان عرب کے اور رکھنے فصاحت اور بلاغت کے نہ سمجھتے
تھے اور معنی اسکے نہ جانتے تھے لیکن اضافت مخموم کی قلب کی طرف اور معین ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نے بیان فرمایا اور یہ احتمال
ظاہر ہے واللہ اعلم ف ع ح وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ
الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ اور روایت ہے
اسی عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب پائی جاویں تجھمیں اے مخاطب پس نہیں ہے خوف
تجھپر اور ضرر نہیں ہے تجھکو فوت ہونے اور نہ ہونے دنیا سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کے اور حقوق بندوں کی اور
حقوق نفس کے اور دوسرے سچی بات بولنی اور تیسرے نیک خوئی اور چوتھے پارسائی کھانے میں یعنی پرہیز کرے حرام سے اور اکتفا کرے بمقدار حاجت پر اور بہت
نہ کھاوے نقل کیا احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ضرر نہیں الخ یعنی چونکہ حصول نعمت ہاے اخروی کے حاصل ہوئیں اور نفس نے بسبب اسکے کمال پایا
اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونے ثواب آخرت اور نعمتوں بہشت کا بہم پہونچا فوت ہونے نعمتوں دنیا اور شہوات اور لذات اسکے سے کیا غم ہے
بلکہ اگر وہ ہوں تو خلل وحشت کا رخانہ جمعیت وحضور میں اور کثافت اور ظلمت اوپر جمال لطافت ونور کے پیدا ہوتا ہے ع ح وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ
بَلَغَنِي اَنَّهُ قِيلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرَى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا
يَعْنِينِي رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہے امام مالک رح سے کہا پہونچا ہے مجکو یہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم کے کہ کس چیز نے پہونچایا ہے
تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نے کہ پہونچایا ہے مجھکو اس مرتبہ کو سچ بولنے نے یعنی ملازمت سچ بولنے نے اپنی بات
کہنے میں اور اور کی بات نقل کرنے میں اور ادای امانت نے یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑ دینے اس چیز کے نے کہ نہ نفع دے مجکو اور
ضرورت نہو مجکو اسکی روایت کی یہ مالک نے موطا میں کہ تصنیف امام مالک رح کی ہے حدیث میں ف اسی جگہ سے کہا ہے کہ حکمت راستگفتاری
اور نیک کرداری ہے اور لقمان بھانجے ہیں ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اور بعضوں نے کہا کہ انکی خالہ کے بیٹے تھے اور اختلاف ہے درمیان علما کے
اس میں کہ لقمان پیغمبر تھے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ حکیم وولی تھے اور آیا ہے کہ انھوں نے ہزار پیغمبروں کی خدمت اور شاگردی کی تھی
اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھے نہ پادشاہ تھے ایک غلام کالے تھے کہ بکریاں چراتے تھے حق تعالے نے انکو مقبول اپنا کیا اور حکمت اور

جو ن مردی اور عقل دی اور اپنی کتاب مین ذکر انکا کیا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِيْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِيْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگے اعمال پس آوے گی نماز پس کہیگی اے پروردگار میرے مین نماز ہون پس فرماوے گا اللہ تعالے تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہیگا اے رب میرے مین صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالے تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آوے گا روزہ کہیگا اے رب میرے مین روزہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق تو [illegible] آوینگے اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکے کے اوپر اسی طرح کے کہ مذکور ہوئے فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق [illegible] موقوف رکھیگا اللہ تعالے ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور مہلت دیگا انکی درخواست کی قبولیت کو بزرگی و مہربانی پھر آوے گا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہہ وارد ہونے [illegible] احکام کا ہے پس کہیگا اے رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہے یعنی سالم اور پاک تمام نقصانون اور آفتون سے اور سلامتی بخشنے والا بندون کا تمام شدائد اور خوفون سے اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنے والا اور مطیع امر اور تابعدار تیرے حکم کا ہون اور فرمایا ہے تو نے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پس فرماوے گا اللہ تعالے کہ تحقیق تو خیر پر ہے بسبب تیرے آجکے دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے نہ ہونے کے مواخذہ کرونگا ساتھ دینے عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دونگا مین یعنی ثواب تو اصل ہے اور مدار ہے تجہہ پر طاعت و معصیت کا جاہ جو کچھہ چاہتا ہے تو فرمایا اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کرے سوا دین اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز قبول کیا جاوے گا اسکے دینے وہ دین اور وہ آخرت مین نقصان پانے والون سے ہے ف آوینگے اعمال بندون کے یعنی نیک اعمال خصوصاً خداوند تعالے کے تا حجت ہون اور شفاعت کرین اپنے کرنے والون کی یا ہجگڑین اپنے ترک کرنے والون سے اور اعمال یا تو اچھی صورت مین دیکھینگے اللہ تعالے انکو اچھی صورتین عطا فرماوے گا جیسے کہ بعض معنون [illegible] سمجھا جاتا ہے اور یا قدرت الٰہی ثابت ہے اوپر لانے اعراض کے اور کلام کروانے انکے اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیرے کے تا شفاعت کرون بندے کی باعتماد قبولیت اور آبرو کے کہ تیری درگاہ مین رکھتی ہون کہ مجکو ستون اپنے دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت مین بٹھایا ہے تو نے اور فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ جو ن کہ دنیا مین منع کرنے والی فسق و فجور کی تھی مین امیدوار ہون آجکے دن کہ مانع غضب اور عذاب تیرے سے ہون مین پس فرماوے گا اللہ تعالے کہ تو اے نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کے ہے اور یہ توقف اور مہلت دینی ہے قبول شفاعت اسکے مین ساتھ پاکیزہ توجہ کے اور اچھے کلام کے یعنی تجکو بھی فضل و شرافت ہے اور لیکن خود ہی تو لیکن شفاعت کا وصف ایک دوسرے کی کہ اصل اور مبنی تیرا اور اور عبادتون ہم مثل تیرے کا ہے اور جامع ہے تمام اچھی صفتون کا کہ وہ اسلام ہے جیسکہ آتا ہے اور یہان ایک نکتہ ہے کہ کھڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اس ذات کے ہے کہ جامع ہو کمالات کی جیسکہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسما و صفات الٰہی کی ہے کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کھول سکے گا مگر وہ اسی طرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کرے گا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہے جیسکہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرنے کو آئی ہون منجملے کے اور مجکو ساتھ لطف اپنے کے نوازا تو نے اور میرے حق مین فرمایا اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور مین ہون روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تو نے ساتھ جزا

خاص ہے کہ سوائے تیرے کوئی اسکو نہ جانے گا اور جس نے کہ مجکو پایا اور حرمت وحق نگاہ رکھا میرا لحتا تو نے اور وعدہ بہشت مین جانے کا کیا تو نے اس سے اور اسلام جو کلام مذکور کہے گا اسلیے کہ در باب شفاعت اُسکو بہت دخل ہو کہ ابتدا ساتھ تعظیم اور ثنائے آلہی کے کرے جیسیکہ حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اول ثنا خاص کردگار کی کرینگے بعد ازان شفاعت کرین گے پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کے ندا کرے گا اور اپنے تئین بندہ مطیع کہیگا اس سبب سے شفاعت اُسکی قبول ہوگی اور احتمال ہے کہ اسلام سے مراد ہو صفت رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلے مقامات اہل قرب اور اصطفا کے ہے جیسیکہ حضرت ابراہیم عم کے حق مین آیا ہے کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین بہ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا عائشہ رض نے کہ تھا واسطے ہمارے پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اُس مین تھیں تصویرین پرند جانورونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ رض بدل ڈال اُسکو اسلیے کہ مین جب دیکھتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو ف یہ تعلیل دلیل ہے اسپر کہ صورتین بہت چھوٹی تھیں یا یہ فرمایا ہو پہلے حرام ہونے تصویرون کے اور اس مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ دیکھنا اس اسباب کا کہ چین کرتے ہین ساتھ اُسکے اغنیا لیجاتا ہے فقرا کی حلاوت قلوب کو بہ ع **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعِ الْإِيَاسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کے پس مانند اُس شخص کے کہ رخصت کرنے والا اور چھوڑنے والا ہے ماسوائے اللہ کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووے تو عذر خواہی کا بسبب اُس کلام کے کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہے کلام کرنے کو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سے یعنی ایسی بات نہ کہہ کہ اُس سے پشیمان ہووے تو اور محتاج عذر کرنے کا ہووے اور قصد مصمم کر اوپر ناامیدی کے اُس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھہ مین ہے یعنی قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کے مال سے طمع منقطع کر ف ایک معنی تو رخصت کرنے کے وہ ہین جو مذکور ہوئے اور ممکن ہے کہ مراد رخصت کرنا جان کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہے اور یہ آخر وقت ہے اوقات تیرے کا جیسیکہ مشائخ کی وصیتون مین آیا ہے کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز اپنی مین ایسا تصور کرے کہ یہ آخر نماز ہے اور جب ایسا جانے گا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سے ادا کرے گا اور آخر حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اُنسیت پکڑنی لوگون سے علامت افلاس کی ہے اور غنائے قلبی یہ ہے کہ ناامیدی ہو اُس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھہ مین ہے بہ ح ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسٰى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هٰذَا أَوْ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبْرِي فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا جب بھیجا اُسکو یعنی ارادہ کیا بھیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی یا عامل کر کر طرف یمن کے نکلے ساتھ اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانے کے لیے اس حال مین کہ وصیت کرتے تھے اُسکو اور معاذ تھے سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ہمراہ سواری اُسکی نیچے پس فارغ ہوئے حضرت وصیت سے فرمایا اے معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نملے تو مجھسے بعد سال عمر میری کے کہ یہ

سال ہی اور شاید کہ تو گذرے اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر التفات کیا آنحضرت نے یعنی منہ
پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کے اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین اور متصل ترین لوگون کے ساتھ میرے پرہیزگار ہین جو ہون
یعنی عربی یا عجمی گورے ہون یا کالے ہون اشراف ہون یا رذالے ہون اور جہان ہون نقل کین چار ون حدیثین احمد نے ف لفظ فاقبل الخ
تفسیر ہی التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تھی کہ نا دیکھین رونا انکا اور ہو سبب رونے آپ کے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا
اسپر کہ ضرور ہی چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبے کے پس تسلی دی حضرت نے انکو از راہ فعل کے اور وصیت کی زبان سے کہ تو جدا ہوئے گا
مجھسے اور جدا ہوگا مدینہ سے اور پھر دیکھیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکھیگا مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکے کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا میں ہی
پس فرمایا کہ قریب ترین لوگون کے ساتھ میرے یعنی ساتھ شفاعت میری کے یا قریب ترین لوگون کے طرف مرتبہ میرے کے متقی ہین الخ اور جہان
ہون یعنی مکہ مین ہون یا مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین وغیر ذلک پس دیکھ طرف رتبہ اویس قرنی کے یمن مین بسبب کمال تقوی کے
اور طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ انہون نے باوجود دور ہونے تقوے سے کیا درجہ پایا اور یہ بسبب تقوے کے کیسے محروم
بہت مقام قرب سے بلکہ اشقی ہوئے بسبب پہونچانے ایذا کے حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہی معاذ کو کہ تقوے اختیار کرنا چاہیے اور ہمارے فراق پر
غم نکہا جبکہ متقیون سے ہووے تو صورت مین اگرچہ جدا ہونا ہی معنی مین ہمارے ساتھ ہی ہی تو اور طیبی نے کہا کہ یہ تسلی ہی معاذ کو بعد از خبر دینے کے
اسکو ساتھ رحلت اپنی کے یعنی جبکہ پھر کر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتھ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کے ساتھ میرے کہ متقی ہین اور کہا کہ یہ
کنایہ ہی ابو بکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونگے جیسیکہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرت کے
اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پھر آنا اور رو وقت اس عورت نے کہا کہ اگر آؤن مین اور آپکو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون مین گویا کنایہ تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوے مجکو تو تو ابو بکر کے پاس آنا اشارہ کیا انکی خلافت کا بعد اپنے اور اس حدیث مین
رغبت دلائی ہی حضرت نے اوپر رعایت کرنے تقوے کے اور اس مین تسلی ہی واسطے بقیہ امت کے کہ جنہون نے نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خدمت کا
کہ اگر تقوے کرینگے تو تقرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ بحرع **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا
دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِتِلْکَ مِنْ عَلَمٍ یُّعْرَفُ بِہٖ قَالَ نَعَمْ التَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی
دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ پڑہی آنحضرت نے یہ آیت پس جسکو ارادہ
کرتا ہی اللہ ہدایت کرنے کا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوے اسکو طرف منزل اختصاص کے کھولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اسکا واسطے اسلام کے
یعنی واسطے شرائع اسلام کے بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہدایت داخل ہوتا ہی سینہ مین کھلجاتا ہی
اور فراخ ہو جاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطے اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر مین کہ پہچانی جاوے وہ حالت ساتھ اس نشانی کے
فرمایا آنحضرت نے ہان اسکے لیے نشانی ہی دور ہونا گھر غرور کے سے یعنی دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان بسبب اسکے لوگون کو فریب
دیتا ہی اور مراد دور رہنے سے زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا طرف آخرت کے کہ جگہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد رہنا واسطے موت کے
پہلے اترنے اسکے کے یعنی ساتھ کرنے توبہ کے اور سبقت کرنے کے طرف عبادت کے اور صرف کرنے وقت کے طاعت مین ف یعنی قبول کرتا ہی
تمام شرائع اسلام کے اور شیرین معلوم ہوتی ہی اسکے مذاق مین تلخی ان احکام کی کہ مقرر کیے ہین اللہ تعالے نے اور حکم کیا ہی ان کا اور یہ

قلب حقیقت مین عرش رب ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنے والی اور فریب دینے والی اور عہد شکن ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے ولا یغرنکم الحیوٰۃ الدنیا اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنی دہوکے کے ہی کہ گمان کرتا ہی اسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین اُسی دہوکے مین پڑرہے ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلے آنے موت کے یا ظاہر ہونے مقدمات اُسکے کے کہ مرض ہی اور بہت بڑھاپا کہ نہ قادر ہو اُس مین اوپر حاصل کرنے علم کے یا عمل کے اور اسوقت ندامت نفع نہ دے گی

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خَلَّادٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی خلاد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو غیرہ سے پس نزدیکی ڈھونڈو اُس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سے طریق سے ثابت ہوئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت پوچھے گئے کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اُس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالے حکمت عطا فرماوے اُسکی بڑی فضیلت آئی ہی فرمایا اللہ تعالے نے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ ہر مرشد کامل کرنے والا ہی واجب ہی ہر ایک پر کہ طلب کرے ہمنشینی اُسکی اور حاصل کرے ہمکلامی اُسکی کہا ہی بعض عارفین نے کہ صحبت رکہو ساتھ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکہو تو صحبت رکہو ساتھ اُسکے کہ وہ صحبت رکہے ساتھ اللہ کے اور علامت صحت احوال اسکے کی بعد تصحیح اقوال و افعال اُسکے کے وہ ہی کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامت انشراح صدر سے یا اس حدیث کہ موثر ہو صحبت اُسکی جمیع امور مین اور بے رغبت کرے یاروں اپنے کو دنیا سے یعنی تحصیل مال وجاہ سے اور زیادتی قدر حاجت سے کہ پہونچا دے طرف زاد عقبے کے پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ۱۲ع

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہی بیچ بیان فضیلت فقرا کے اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے ف مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہی اور دونون مضمونون ذکر کیے گئے کہ جمع کرنے مین نکتہ یہ ہی کہ حضرت کی اوقات بسری بھی بطور فقرا کے تھی مانند اکثر انبیا اور اولیا کے اور فقرا کی فضیلت مین یہ بات کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہی اس مین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضے کہتے ہین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اُسکے ہاتھ سے خیرات اور تقرب کی چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کے اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بھی بیچ شان اغنیا کے آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کے گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہی کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیثین باب کی تمام دلیلین اُنکی ہین اور حق یہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبھی صلاح کار غنا مین ہوتا ہی اور کبھی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالے بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اُسکے کا ہوتا ہی وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسی طرح بیچ تمام صفتون متضادہ کے واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی سے منقول ہی کہ اُن سے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونون سے بہتر ہی اور اس مین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہی کہ اُسپر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہی کہ اُسپر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبدالوہاب متقی اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جب تک اقرار نہ کیا اوپر فضیلت فقر کے ہم سے نہ کر والیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہ کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتھ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا چاہیے

کہ بعضوں نے فقیر و مسکین میں فرق کیا ہے کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے عکس اسکے کہا ہے اور مراد فقراء سے یہاں فقیر اور مسکین ہیں ہم ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دھکیلے گئے دروازوں سے اگر قسم کہاویں اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ انکو قسم میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** دھکیلے گئے الخ یعنی روکے گئے دروازوں سے ساتھ ہاتھ یا زبان کے اور معنی یہ ہیں کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازے پر جا کھڑے رہیں تو انکو اپنے گھر میں نہ آنے دے بسبب نہایت حقارت انکی کے لوگوں کی نظروں میں اور جب دروازوں سے دھکیلے گئے تو مجلسوں میں آنے سے بطریق اولی منع کیے جاوینگے اور یہ اسلیے ہے کہ چاہتا ہے اللہ تعالے چھپانا حال انکے کا خلق سے تاکہ نہ حاصل ہو انکو سوائے اللہ تعالے اور کسی سے کچھ النسبت پس محفوظ رکھتا ہے انکو کھڑے رہنے سے ظالموں کے دروازوں پر اور کہانے مال حرام انکے سے جیسے بچاتا ہے آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کے سے پس نہیں حاضر ہوتے وہ مگر اپنے مولے ہی کے دروازہ پر اور نہیں سوال کرتے غیر اسکے سے بسبب کمال بے پروائی اپنی کے اور مراد یہ نہیں ہے کہ وہ دنیاداروں کے دروازوں پر جاتے ہیں اور وہ دھکیلے ہیں اپنے دروازوں سے اور آنے نہیں دیتے اپنے گھروں میں اسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہیں اس ذلت سے اور اگر قسم کہاویں الخ یعنی اگر وہ قسم کہاویں خدائے تعالے کی کہ اللہ تعالے اس فعل کو کریگا یا قسم کہاویں کہ نہیں کریگا تو سچا کرتا ہے اللہ انکو اس قسم میں کہ کرتا ہے وہ فعل یا نہیں کرتا جیسے کہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ میں ہم ع حاصل حدیث یہ ہے کہ وہ اگرچہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہیں لیکن اللہ کے نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہیں کہ اگر قسم کہا بیٹھیں کسی کام پر تو اللہ تعالے سچا کرتا ہے انکو مولف

وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مصعب بیٹے سعد کے سے کہ کہا گمان کیا سعد نے یہ کہ اسکو فضیلت ہے اوپر اس کسی کے کہ کمتر ہے اس سے یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے جواب کے لیے اور انکے سنانے کے لیے نہیں مدد کیے جاتے تم یعنی دشمنان دین پر اور نہیں رزق دیے جاتے مگر برکت ضعیفوں اور فقیروں انکے کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** چونکہ سعد بہت سی فضیلتیں رکھتے تھے مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی انہوں نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام میں بسبب مدد کرنے مسلمانوں کے زیادہ ہے بہ نسبت اوروں کے کہ جو ایسے ہیں پس حضرت نے اس گمان سے باز رکھا انکو کہ یہ گمان تم نہ کرو بلکہ اکرام کرو ضعیفوں اور فقیروں کا اور تکبر نہ کرو انپر کہ تم ہی انکی برکت و دعا سے بہرہ مند ہوتے ہو لمعات ع

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑا ہوا میں بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب میں یا حالت کشف میں پس تھے اکثر ان لوگوں کے کہ داخل ہوئے بہشت میں غریب اور دولتمند ٹھہرائے گئے ہیں میدان قیامت میں لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہے انکو جانے کا طرف دوزخ کے یعنی مومن دو قسم ہیں محبوس اور غیر محبوس اور مآل ان سبہو نکا بہشت ہے اور کافر بالکل دوزخ ہی میں جاوینگے اور کھڑا ہوا میں دوزخ کے دروازہ پر پس ناگہاں اکثر انکے کہ داخل ہوئے ہیں اس میں عورتیں ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بسبب کثرت خواہش کرنے انکے کے دنیا کی اور بسبب روکنے انکے کے مردوں کو راہ عقبے سے اور ٹھہرائے گئے الخ یعنی جن والے اس دنیا فانی کے کہ مال و منصب والے ہیں ٹھہرائے اور روکے جاوینگے میدان قیامت میں واسطے

بہت حساب دینے کے اور رنج میں ہونگے بسبب کثرت اموال اپنے کے اور وسعت جاہ کے اور لذت حاصل کرنے کے دنیا میں اور بہرہ مند ہونے کے موافق شہوات نفس و ہوا کے اسلیے کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہے اور حرام اسکا سبب عذاب کا ہے اور فقراء اس سے بری ہونگے کہ نہ حساب لیے جاوینگے اور نہ رکے جاوینگے بلکہ چالیس برس پہلے اغنیا کی داخل ہونگے جنت میں عوض میں ان نعمتوں کے کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں انسے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا میں نے بہشت میں پس دیکھے میں نے اکثر اہل بہشت فقراء اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھیں میں نے اکثر رہنے والی اسکی عورتیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** چالیس برس یعنی مقدار چالیس برس اس دنیا کی اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم خاص فقرائے مہاجرین ہی کے لیے ہے اور اغنیاء سے بھی اغنیاء مہاجرین کے مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث میں معلوم ہوگا اور وجہ فقراء کے پہلے داخل ہونے کی یہ ہے کہ اغنیا بسبب حساب دراز کے رکے ہونگے بیچ میدان محشر میں اور فقراء بلا حساب جنت میں داخل ہو رہیں ہونگے **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس آپکے بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا ہے تو اس شخص کے حق میں یعنی یہ اچھا ہے یا برا ہے پس کہا اس شخص نے جس سے حضرت نے احوال گذرنے والے کا پوچھا تھا یہ شخص اشراف لوگوں میں سے ہے قسم ہے اللہ کی یہ شخص لائق ہے اسکے کہ اگر پیغام کرے نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوے اس سے اور اگر سفارش کرے یعنی کسی کی حکام اور سرداروں سے جو حاصل کرنے نفع کے یا دفع کرنے بلا کے قبول کی جاوے سفارش اسکی کہا سہل راوی نے پس چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پھر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکے پاس کیا گمان ہے تیرا اس شخص کے حق میں پس کہا اس نے یا رسول اللہ یہ شخص فقرائے مسلمین میں سے ہے یہ شخص لائق ہے اسکے کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوے اور اگر سفارش کرے کسی کی نہ قبول کیجاوے سفارش اسکی اور اگر کہے کچھ بات نہ سنی جاوے بات اسکی یعنی کوئی اسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کرے طرف اسکے بسبب نہایت فقر اسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص کہ تو نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہے بھری ہونے زمین سے مانند اس شخص کے سے کہ تو نے تعریف کی اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر تمام روئے زمین مثل اس شخص کے سے کہ تو نے تعریف کی ہے بھر جاوے تو وہ کہ ایک مرد کہ تیرے گمان میں حقیر ہے بہتر اور زیادہ تر ہوگا اس سے مرتبہ اور فضیلت میں اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اسکے سوال و جواب میں تنبیہ اسکے لیے اوپر فضیلت فقر کے اور ایسی فضیلت جو حضرت نے فقر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اسکی یہ ہے کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول

کرتا ہے امر پروردگار کا بخلاف اغنیاء اعبیا کے کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکہتے ہین قبول حق مین جیسکو فرمایا اللہ تعالے نے ساصرف عن آیاتی الذین
یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکھا جاتا ہے علماء کے شاگردون مین اور صلحاء کے مریدون مین کہ فقراء بہت جلد قبول کر لیتے ہین حق بات کو اور اغنیاء
حیل وحجت کرتے ہین اُس مین اور شخص اول بھی اغنیائے مومنین سے تھا نہ کافرون مین سے اسلیے کہ نہین ہے مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیے کہ نہین ہے خیر کفار
مین یہانتک کہ کہا ہے بعضے علماء نے کہ جس نے کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہے اُسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی اُن مین کہ نہین ہے خیر اون مین اور جزم
نہین کیا ہے اُسکے کفر مین اسلیے کہ کبھی قصد کیا جاتا ہے ساتھ خیر کے یہ کہ وہ قریب تر ہے ساتھ حق کے الخ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ
مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عائشہ سے کہ کہا نہین پیٹ بہر آل محمد نے یعنی اہلبیت اُنکے نے جو کی روٹی سے یعنی گیہون کے روٹی سے بطریق اولی دو دن پے در پے یہانتک کہ
وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بھرا تو دوسرے دن بھوکے رہے
بنابر اُسکے کہ حضرت نے اختیار کیا تھا فقر کو جبکہ پیش کیے گئے حضرت پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکے کے سونے کے کر دین تمہارے واسطے
پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہ کہا ایکدن مین بھوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوون ایکدن پس شکر کرون اور اس مین رد ہے اُسپر کہ کہا جس نے کہ ہوئے
تھے حضرت اخیر عمر مین غنی ہان مال بہت سا ہاتھ لگا حضرت کے لیکن اُسکو رکہا نہین بلکہ خرچ کیا اُسکو اپنے پروردگار کی خوشی مین اور رہے ہمیشہ
دل کے غنی اور منقول ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتے کئی راتین بھوک مین پے در پے حضرت اور اہل اُنکے کہ نہ پاتے تھے
طعام شب کا اور تھی اکثر روٹی اُنکی جو کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ہمارے زمانہ مین فقراء سے نہین بسر کرتا ہے زندگانی مانند بسر کرنے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ افضل الانبیاء ہین پس حضرت کے فعل مین بڑی تسلی ہے فقراء کے لیے الخ اور یہ بھوک حضرت کی اختیاری تھی ساتھ ترک کرنے دنیا
کے اور لذتون اُسکی کے اور قناعت کرنے کے قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینے فقراء اور مساکین کے اور ترجیح دینے حاجات لوگون کے اپنے
نفس کی حاجت پر الخ **وَعَنْ** سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى
اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعید مقبری سے
کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ وہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے اُنکے رکھی ہوئی تھی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اُنہون نے ابوہریرہ کو یعنی اُسکے کہانے کے لیے پس
انکار کیا ابوہریرہ نے اُسکے کہانے سے اور کہا یعنی بیچ عذر نہ کہانے کے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بھرا
روٹی جو کی سے یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تھا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّهٗ
مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَّهٗ بِالْمَدِيْنَةِ
عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ
عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ وہ لے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی
بسبب بہت دنون رہنے کے اور تحقیق گرو رکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کے اور لیے اُس سے کچھ جو واسطے اہلبیت اپنے
کے اور روایت کرنے والا انس سے کہتا ہے کہ تحقیق سنا مین نے انس سے کہتے تھے نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کے صاع گیہون سے اور نہ صاع اور دانون
غلہ کے یعنی ذخیرہ نہین کیا آپ نے رات کو غلہ کل کے لیے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے تھین نو بیبیان یعنی باوجود اسکے کچھ ذخیرہ نہ رکھتے تھے
نقل کی یہ بخاری نے **ف** شاید کہ وجہ قرض لینے کی یہودی سے یہ تھی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو اسلیے کہ گران ہوں آپ پر نہیں لیوین وہ آپ کو

شرم کرکر اور ظاہر تر یہ ہے۔ اس مین نہایت تنزیہ منظور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین جرأت سے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالے نے قل لا اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکے واقع ہوا ہے ہمارے امام اعظم سے کہ نہین ٹھہرتے تھے بیچ سایہ دیوار اسکے کہ مطالبہ رکھتے تھے اس سے دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے اپنی بیبیون کے لیے قوت ایک برس کا اٹھا رکھوا دیا جواب اسکا یہ کہتے ہین علما کہ یہ ترک تھا ذخیرہ کا اوائل حال مین تھا کہ فقر اونکے حال پر غالب تھا بعد ازان کہ وسعت ہوئی توت ایک برس کا انکو اٹھا رکھوا دیا اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ آل زائد ہے کہ کلام مین آیا کرتا ہے کہ آل فلان کہتے ہین اور مراد وہی فلان رکھتے ہین پس ذخیرہ نکرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کہ واسطے نفس شریف اپنے کے نکرتے تھے اور اگر بیبیون کے لیے ذخیرہ کرتے تھے تو منافات اس سے نہین رہتا ہے ع ح **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی رِمَالِ حَصِیْرٍ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِہٖ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُھَا لِیْفٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ فَلْیُوَسِّعْ عَلٰی اُمَّتِکَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَیْھِمْ وَھُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ فَقَالَ اَوَفِیْ ھٰذَا اَنْتَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِکَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَھُمْ طَیِّبَاتُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَھُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمر سے کہا حضرت عمر نے کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان حضرت لیٹے ہوئے تھے اوپر بوریے کے کہ بنا ہوا تھا کہجور کی پتون سے نہ تھا درمیان حضرت کے اور درمیان بوریے کے بچھونا تحقیق نشان ڈالدیے تھے بوریے نے حضرت کے پہلو مین اس حال مین کہ سرہانے تکیہ رکھے ہوے تھے چمڑے کا کہ بھرا تھا اسکا پوست خرما کا تھا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالے سے تا فراخی کرے تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم پر فراخی کی گئی اوپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتے اللہ کی پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہے تو یا اور تو ابتک اسی مقام مین ہے اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کے ای ابن خطاب یہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین انکے لیے خوبیان اور لذتین انکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ کیا راضی نہین ہے تو کہ ہووے انکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوپر بوریے کے الخ یعنی بستر انکا یہ بوریا تھا چارپائی پر ڈالا تھا یا زمین پر پڑا تھا اور بعضی عبارتون سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس چارپائی ہی کو کہجور کی پتے سے بنا تھا جیسے کہ چارپائیون کو بان سے بنتے ہین اور رمال ساتھ پیش را اور زیر اسکے کے معنی معمول کے بمعنی بنی ہوئی کے اور بھرا تھا اسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بھرے ہوئے تھے لیف ساتھ زیر لام کے اور جزم تی کے پوست خرما کو کہتے ہین جیسے کہ اغنیا روئی وغیرہ بھرتے ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کرکر بھرتے ہین اور فراخی کرے یعنی رزق فراخ کرے آپ کی امت پر چونکہ دیکھا عمر نے کہ آنحضرت نے فقر اختیار کیا ہے اور اپنے تئین اس حال سے رکھتے ہین نظر کی بیچ حال ضعفاء امت کی کہ تاب فقر کی نہ رکھین گے اور دشوار پڑے گی اونپر مناسب ساتھ حال ضعف انکے کے یہ دیکھا کہ فراخی ہو انکے لیے اور طلب دعا کہا مقصود عمر کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت کے لیے تھا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کے مناسب نہ جانا انکے لیے دنیا کے دینے سے طلب کرنا پس کہا اور روایت مین آیا ہے کہ عمر نے دیکھا آنحضرت کو بیچ گھر تاریک گرم کے ایک بوریے پر لیٹے ہوئے اور گھر کے کونون مین نگاہ کی کچھ چمڑے کے ٹکڑے دیکھے اور ایک دو پاس پڑے ہوئے روئے عمر رضی فرمایا آپ نے کہ کیون روتا ہے تو اے بیٹے خطاب کے کہا عمر رضی نے یا رسول اللہ آپ کو دیکھتا ہون کہ رسول خدا کے ہو کس حال سے پڑے ہو اور قیصر و کسرے ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اسکا ہے لیکن معنی اول مناسب تر ہین ساتھ قول انکے کے کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

رو م ۲۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا کِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهٗ بِیَدِهٖ کَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سے نہین تھا ان مین سے کوئی شخص کہ ہو اُسپر چادر کہ اوڑ ہے پراوڑہے اور کندہے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ نرکہتا تھا یا تہبند تھا اور یا کملی تھی کہ تحقیق باندہا تھا اپنی گردنون مین پس بعض اُن تہبندون اور کملیون مین سے وہ تھے کہ پہونچتے تہی پنڈلیون تک اور بعضی پہونچتے دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضے وضاع بیٹھنے مین بسبب ناخوش رکہنے اسکے کے کہ دیکھا جاوے ستر اُسکا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَکُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اور روایت ہے اُسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت نظر کرے ایک تمہارا طرف اُس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اُسکو اُسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اُسکے دیکھنے سے سستی بیچ شکر حق کے اور غبطہ اُسکے حال پر ہو تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اُس شخص کے کہ وہ پست تر اور کمتر اُس سے ہے یعنی تا شکر کرے اور خوش ہو مولی منعم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نظر کرو طرف اُس شخص کے کہ وہ کمتر ہے مرتبہ مین تم سے اور نظر نکرو طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سے مرتبہ مین پس یہ نظر کرنا طرف کم رتبے کے اور نظر نکرنا طرف زیادہ کے لائق تر ہے تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچی ہے **ف** حاصل یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص اُسکو کہ زیادہ ہو اُس سے حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین پہچانا یہ کہ اُسکے لیے آخرت مین بسبب اُسکے وبال ہے تو چاہیے کہ دیکھے اُسکو کہ وہ کم ہے اُس سے دنیا مین اور کمتر ہے درجہ مین اُس سے باعتبار مال ومنال کے اور آخرت مین اُسکے لیے درجہ عالی ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اُسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہے اگرچہ کوئی کسیکے بہ نسبت اعتدال رکھتا ہو اور کوئی کسیکے بہ نسبت پس جتنے اپنے سے افضل کو دیکھکر نظر اپنے سے کم پر کی اُسکا حال اچھا ہوا اور اس مین اشارہ ہے اُسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سطرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکھے اُسکی طرف کہ وہ کم ہو اُس سے تا کہ نہ حاصل ہو عجب وغرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اُسپر یہ کہ خوب شکر ادا کرے اُسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہو نیچے اُسکے کوئی فقر مین تو لائق ہے یہ کہ شکر کرے اپنے پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اُسکے بہت رنج وافکار مین چنانچہ اسیلیے شبلی کسی دنیادار کو دیکھتے تو کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی اور آیا ہے کہ ایک شخص فقرا مین سے کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک ولی کے اور شکوہ کیا اُن سے کہ مین نے نہین کہایا ہے اتنی اتنی مدت سے کہانا ملا مین پس کہا شیخ نے کہ جھوٹ بولا تو اے دشمن خدا کے اسلیے کہ اللہ نہین دیتا بھوک شدید مگر اپنے انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اُن مین سے تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چھپاتا تو خلق سے اس عنایت کو اور مجمل خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہے دین خلل وزوال سے تو نہین پرواکرتا نقصان جاہ ومال کا اور تمام مشقتون کے پہونچنے کا حال واستقبال مین جیسا کہ منقول ہے کہ امام غزالی کے ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اُس نے اُن سے انہون نے کہا شکر الہی کر اسلیے کہ بلا کبھی اُس سے بھی بڑی ہوتی ہے پھر ڈالا گیا وہ ایک قید کے کنوئین مین پس شکوہ کیا اُن سے پھر دیا پہلا سا جواب دیا اُنہون نے پھر ایک یہودی کے پاس جا پھنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تھا اور زنجیر مین باندھکر اپنے پاس رکھا اُس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سے کیا حکم کیا امام نے صبر شکر کرنے کا پس مرید نے بیقراری کے مین جواب دیا کہ کون سی بلا شدید ہوگی اس عذاب سے پس کہا امام نے جواب مین کہ

وہ یہ ہے کہ کہا جاوے تیری گردن میں طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب نوع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوں گے فقیر جنت میں پہلے دولتمندوں سے پانسو برس کہ آدھا دن ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اُس دن کی ہزار برس کی ہوگی برسوں دنیا کے سے بموجب قول اللہ تعالے کے وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ میں جو آیا ہے فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلے عموم سے محمول ہے اوپر طویل ہونے اُس دن کے کفار پر جیسا کہ لپیٹا جاوے گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کاروں کے یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کے جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالے کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نے کہ اگر کہے تو کیونکر تطبیق ہے اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں کہ جس میں چالیس برس کا فرق فرمایا ہے کہیں گے ہم کہ ممکن ہے یہ کہ مراد اغنیا سے اوپر کی حدیث میں اغنیائے مہاجرین ہوں یعنی فقرا چالیس برس پہلے داخل ہوں گے جنت میں اغنیائے مہاجرین سے اور دوسری حدیث میں اغنیا سے غیر مہاجرین مراد ہیں پس نہ تناقض رہا دونوں حدیثوں میں انتہی اور اولی یہ ہے کہ کہا جاوے انکی تطبیق میں کہ مراد دونوں عددوں سے کثرت ہے نہ تحدید پس کبھی تعبیر کیا اُسکو چالیس برس کر اور کبھی پانسو برس کر از راہ تفنن کے اور مآل دونوں کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتھ چالیس برس کے جیسے کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر خبر دی دوسرے بار ساتھ پانسو برس کے از راہ فضل اللہ تعالے کے فقرا پر برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تا یہ اختلاف ساتھ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کے ہے بیچ حال صبر اور رضا اور شکر انکے کے اور یہ ظاہر تر ہے اور مطابق ہے اُس تقریر کے کہ جامع الاصول میں ہے کہا اُس میں کہ وجہ جمع کی دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ پہلی حدیث میں جو چالیس برس پہلے کہا مراد اُس سے یہ ہے کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے داخل ہوں گے غنی حریص سے اور اس حدیث میں جو پانسو برس پہلے کہا تو مراد یہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلے داخل ہوں گے غنی راغب دنیا سے واللہ اعلم ع

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید الی قولہ زمرۃ المساکین اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی زندہ رکھ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں کے گروہ میں پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کس واسطے یہ دعا کرتے ہیں آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کر نیکے اور فضائل اور حسن اخلاق سے داخل ہوں گے بہشت میں پہلے دولتمندوں سے چالیس برس اے عائشہ نہ پھیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اُسپر اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کھجور کے ہو اے عائشہ دوست رکھ تو مسکینوں کو یعنی دل سے اور نزدیک کر انکو یعنی طرف مجلس اپنی کے اسلیے کہ خدائے تعالے نزدیک کرے گا تجکو اپنے دن قیامت کے یعنی انکے نزدیک کرنے سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین یعنی سوال وجواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہے ف مسکین مشتق ہے مادہ مسکنت سے بمعنی نہایت تواضع کے یا سکون وسکینت سے ہے بمعنی وقار اور اطمینان کے اور قرار کے زیر احکام قدر کے اور اُس میں تعلیم ہے امت کو تا کہ پہچانیں فضیلت فقرا کے اور دوست رکھیں انکو اور ہمنشیں ہوں انکے تا کہ پہونچے انکو برکت انکی اور اُس میں تسلی ہے مسکینوں کے لیے اور آگاہ کرتا ہے اوپر علو درجات انکے کے اور جائز ہے یہ کہ ارادہ

کیا جاوے مسکین کرنے سے یہ کہ کرے اللہ تعالے قوت حضرت کا بقدر کفایت کے اور نہ مشغول کرے انکو ساتھ مال کے اسلیے کہ کثرت مال کی فتنہ ہین کے حق مین باعث تہمت و وبال کی ہو آیا ہے کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس انہون نے کچھ التفات نکی اسکی طرف اور متوجہ نہوے اسکے پس کہا بادشاہ نے کہ تم کون ہو انہون نے کہا ہم ایک گروہ مین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہے اور عداوت ہماری سبب ترک عقبیٰ کی پس بے پرواہ ان سے ہوا اور دل تنگ ہو گیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہے ہمکو تمہاری عداوت کی اور بہتر ہیں اور مانند ان کے الخ اس جگہہ سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ فقرا پہلے اغنیا کے داخل ہونگے بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون اغلب یہ کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اظہار کرنا فضل و شرف فقرا کا ہے اور طلب کرنا اپنے التقدم کا انبیا پر اور خوف تاخر اپنے کا برتقدیر غنا کے ان انبیا سے کہ فقر مین نہوف تاخر ہے کا فقرا غیر انبیا سے فافہم بعد ازان وصیت کی آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنے حال فقرا کے اور محبت کرنے انکے پس فرمایا اے عائشہ نہ پھیر الخ اور روایت کی ہے شیخ نے اور بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سے کہ انہون نے سنا ابی سعید سے کہتے تھے اے لوگو نہ پھیر کرے تمکو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کے بغیر وجہ حلال سے اسلیے کہ مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینون کے پس تحقیق بدبخت ترین بدبختون کا وہ شخص ہے کہ جمع ہوا سپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نے کہ زیادہ کیا ہے اس مین غیر ابی زرعہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کے اکثر ہوئے مین کہ اگر نہو تی کوئی اور دلیل سوائے اس حدیث شریف کے تو البتہ کافی تھی یہ حدیث واضح ہونے مین اسکے کہ فقر صابر بہتر ہے غنی شاکر سے اور حدیث الفقر فخری وبہ افتخر باطل ہے نہین کچھ اصل اسکی بنابر تصریح کرنے حفاظ کے عسقلانی وغیرہ سے اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہے یقیناً اور برتقدیر اسکی صحت کے محمول ہے فقر قلبی پر اور ہوا ہے حریص نفس کا اور راضی ہونا ساتھ قضا و قدر کے اور اعتراض کرنا اوپر تقسیم کے روا کے اور روایت کیا گیا ہے الفقر شین عند الناس وزین عند اللہ یوم القیامۃ لیکن یہ دیکھی نہین گئی وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرو مجکو ... ضعیفون کے ... پس سوائے اسکے نہین کہ دیے جاتے ہو تم یا فرمایا نہین مدد دیے جاتے ہو دشمنون پر مگر برکت ضعیفون اپنے کے نقل کی اسکو ابو داود نے ف بیچ معنی ... ساتھ احسان کرنے کے ان سے یا مراد ضعیفون سے مظلوم ہین اگرچہ غنی ہون انکی مدد کرو ... اور موید ہے اسکو روایت ابو داود کی ... برکت ضعفا اپنے کے یعنی برکت وجود انکے کے اور احسان انکا وجود انکا ہے اسلیے کہ ان مین اقطاب بھی ہوتے ہین اور اوتاد بھی اور بسبب انکے انتظام ہے بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نے کہ ڈھونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق انکے کے اور خوش کرنے دلون انکے کے اسلیے کہ تحقیق مین انکے ساتھ ہون تن سے بعض اوقات مین اور جان و دل سے جمیع اوقات مین پس جسنے اکرام کیا ان لوگون کا اکرام کیا میرا اور جسنے انکو ایذا دی اسنے مجکو ایذا دی اور موید ہے اسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب الخ وَعَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَسِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے امیہ بن خالد بیٹے عبد اللہ بیٹے اسید کے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت طلب فتح کرتے یعنی کفار پر اللہ تعالے سے ساتھ برکت دعا فقرا مہاجرین کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہے مانند عصفور کے بمعنی فقیر کے اور ملا علی قاری نے معنی اس جملہ کی یہ لکھی ہین کہ طلب فتح کرتے تھے بواسطہ فقرا مہاجرین کے اور برکت دعا انکی کے اور بعد اسکے

ابن ملک سے یہ نقل کی ہے کہ طلب فتح کی کرتے تھے بواسطہ فقرائے مہاجرین کے اس طرح کہ فرماتے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَی الْاَعْدَاءِ بِعِبَادِکَ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ انتہی اور
حضرت شیخ نے بھی یہی معنے نقل کیے ہیں اور بعد ازان یہ لکھا ہے اس مین نہایت بزرگی ہے فقرا کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے تمامت
کی اور مخصوص اور مشرف کیا انکو ساتھ اسکے کہ ببرکت انکی طلب فتح کی کرتے تھے مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ
عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کے کہ رکھتا ہو اسلیے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہے وہ یا کیا چیز پیش آنیوالی ہے
اسکو بعد مرنے اسکے کے یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب اٹھاوے گا تحقیق فاجر کے لیے نزدیک خدا کے قاتل ہے
یعنی ہلاک کرنیوالا ہے یا عذاب سخت کرنیوالا ہے کہ اسکی شان سے یہ ہے کہ قتل کر ڈالے کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہے مراد رکھتے تھے
حضرت اس سے آگ نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یہ تفسیر کی ہے اسنے کہ روایت کرتا ہے ابی ہریرہ سے کہ نام اسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہے اور بسبب
نعمت کے کہ وہ اس مین ہے یعنی اسکی درازگی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال وجاہ کی دیکھکر اسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہے تو مثل اسکے اپنے لیے
ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْیَا
فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ
ہے مومن کا اور قحط ہے اسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہے دنیا سے جدا ہوتا ہے قیدخانہ سے اور قحط سے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** قیدخانہ اور قحط ہے
کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہے یعنی ہرچند کہ ناز و نعمت دنیا اسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت ان نعمتون کے کہ اسکے لیے
دار آخرت مین رکھی ہین حکم قیدخانہ اور قحط کا رکھتی ہے یا مراد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکھتا ہے
اور چین اور ترفہ کو اپنے مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکھتا ہے کہ اس محنت آباد سے خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہے لا یخلو المومن من قلۃ او
علۃ او ذلۃ وقد یجمع للمومن الکامل جمیع ذلک ع **وَعَنْ** قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَهُ الْمَاءَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالے کسی بندی کو بچاتا ہے اسکو دنیا سے جیسیکہ ہوتا ہے ایک تمہارا کہ بچاتا ہے اپنے
بیمار کو پانی سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** دنیا سے یعنی مال و منصب دنیا کے سے اور اس چیز سے کہ ضرر کرے اسکے دین مین اور نقصان کرے
اسکو عقبے مین اور کہا اشرف نے کہ منع کرتا ہے اسکو دنیا سے اور بچاتا ہے اسکو اس سے کہ متلوث ہو اسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اسکا ساتھ بیماری محبت
دنیا کے اور مراد بیماری سے وہ بیماری ہے کہ پانی اسکو ضرر کرتا ہے مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند انکے کے ع **وَعَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِثْنَتَانِ یَکْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَیَکْرَهُ قِلَّةَ
الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے محمود بن لبید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزین
ہین کہ ناخوش رکھتا ہے انکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے مومن کے لیے
فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہے کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہے حساب کے لیے نقل کی یہ احمد نے **ف** مراد فتنہ سے ہے گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ
مین اور جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنے چیزون نامشروع کے اور مانند انکے مکروہات دین کے زندگی اس لیے خوب ہے کہ طاعت کرین اور قدم

مستقیم ہے ... اور ہمالہ سلامت یعنی دین بغیر سلامتی ایمان کے زندگی کس کام آوے اور نیز صورت کراہ یعنی جمع کرنے کی اگرچہ قلیل برقرار رہی لیکن ... اس چیز کا کہ لائق و مناسب اسکے نہیں ہے یہ بھی فتنہ ہے ہاں اگر فتنہ اور ابتلاء دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ بسبب ... ہوں اور رفعت درجات کا ہے اور موت چاہنی اسکے لیے درست نہیں اور کمی ہے حساب کے لیے یعنی بعید تر ہے عذاب سے اور بہتر ہے مسلمان کے لیے اور جائے کہ بہت خوش ہو اس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کے ہے اور سختی اور محنت کے سبب اسکے پہونچے سہل ہے عزیز ہے یہ تمام شاخین میں ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کے فرمانے پر درست رکھتا ہے یقیناً جانتا ہے کہ جو کچھ اسنے فرمایا ہے حق ہے اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا میں بھی معلوم کرتا ہے کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور ذلت اور خواری بیچ جمع کرنے مال کے اور ... اور تعلق کرنے کے ساتھ اسکے کہ کھینچتا ہے محنت فقر سے کم نہیں اور مجردی اور بے تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنے اسکے کے اور ... تو نفاست پر ذکائی نفس اور صفائی کی ہے ہے **وعن** عبد الله بن مغفل قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني احبك فقال انظر ما تقول فقال والله اني لاحبك ثلث مرات قال ان كنت صادقا فاعد للفقر تجفافا للفقر اسرع الى من يحبني من السيل الى منتهاه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپکو یعنی بہت لائق دوست رکھتا ہے حضرت کو پس فرمایا دیکھ کر کیا کہتا ہے تو یعنی تفکر کر اس چیز میں کہ کہتا ہے تو اسلیے کہ تو دعوے کرتا ہے امر عظیم کا پس کہا اسنے کہ قسم خدا کی تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہے تو سچا یعنی بیچ دعوے محبت میری کے پس طیار کر واسطے فقر کے پاکھر البتہ فقر بہت جلد پہونچتا ہے طرف اس شخص کے کہ دوست رکھتا ہے مجکو جلدی پہونچنے نالہ کے طرف انتہا اپنی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے

ف تجفاف ساتھ زیر تا اور جزم جیم کے پاکھر کہ گھوڑے پر ڈالتے ہیں وقت جنگ کے تا زخم سے امان میں رہے مانند زرہ کے سوار کے لیے اور کنایہ کیا ساتھ تجفاف کے صبر سے اسلیے کہ وہ ڈھانکتا ہے فقر کو جیسے کہ ڈھانکتا ہے تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کے لیے خصوصاً فقر پر تاکہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پہونچنے نالے کے سے الخ معنی یہ ہیں کہ فقر کا جلدی پہونچنا اسکی طرف زیادہ تر نالے اور شدائد کا اسپر بکثرت ضرور ہے اسلیے کہ آیا ہے کہ اشد لوگوں کے از روے بلا کے انبیاء ہیں پھر درجہ بدرجہ اور اچھے لوگ پس چونکہ آنحضرت بھی انہیں میں سے تھے اور یہ محب تھا انکا اسکو بھی بقدر محبت انکی کے حصہ پہونچے گا بموجب المرء مع من احب کے اور تیار کر واسطے فقر کے پاکھر یہ کنایہ ہے صبر سے کہ آفت فقر سے نگاہ رکھتا ہے اور ہلاک نہیں کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الٰہی کے نہیں ڈالتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوے محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنے فقر کے اور چلنے طریقہ انکے کے ناروا اور جھوٹ ہے اور حقیقت میں اتباع اور موافقت لازم محبت ہے اور محبت بے متابعت محبوب کے درست نہیں ان المحب لمن يحب مطيع ٭ ولیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکے کا ہے اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور رجھنا دل کا ساتھ خوبی کے اور اچھا جاننے ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اسکے کے ہے کہ اسکو سب سے خوب دیکھتا ہے اور خوب جانتا ہے لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع ناقص ہے جیسے کہ ایمان بغیر عمل کے اور اگر اسکے ساتھ اتباع ہو طلے اور اکمل ہو اللهم ارزقنا **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد اخفت في الله وما يخاف احد ولقد اوذيت في الله وما يؤذى احد ولقد اتت على ثلثون من بين ليلة ويوم وما لي ولبلال طعام ياكله ذو كبد الا شيء يواريه ابط بلال رواه الترمذي وقال معنى هذا الحديث حين خرج النبي صلى الله عليه وسلم هاربا من مكة ومعه بلال انما كان مع بلال من الطعام ما يحمل تحت ابطه

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں بسبب اظہار دین خدا کے اور دعوت کرنے خلق کی طرف اسکے حال یہ ہے کہ ڈرایا گیا کوئی ساتھ میرے یعنی تنہا ابتدائے اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نتھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کے اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق گذرتے تھے مجھ پر تیس شب و روز پے در پے حالانکہ نتھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کھاوے اسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز سے کہ حیوان اسکو کھاوے نتھی چہ جائے آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چھپاتی اسکو بغل بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل میں کس قدر آتا ہے پھر وہی ایسا ہو کہ بغل میں سے ظاہر نہو اور باہر سے دکھائی دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مصداق اس حدیث کا سو وقت تھا کہ باہر نکلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھی تنہا ساتھ بلال کے جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹھاتا تھا نیچے بغل اپنی کے **ف** حدیث کے اول جملون کے معنی طیبی نے اسی طرح لکھی ہیں کہ جو مذکور ہوے ولیکن ظاہر یہ ہے کہ معنی یون ہون کہ ڈرایا گیا میں دین میں اور نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیاء میں سے جیسا کہ میں ڈرایا گیا اور ایذا دیا گیا کوئی مانند میرے جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت اسلیے کہ ایذا او پر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہے چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت انکی ظاہر تر تھی اور خواہش انکی ایمان اور ہدایت کرنے پر زیادہ تر سب سے تھی ایذا بھی انکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتون کی ہے بقصد ارشاد و تعلیم امت کے ساتھ قول اپنے کے لقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ انکے ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ وقت ہجرت کرنے کا مکہ سے مدینہ کو نتھا اسلیے کہ اسوقت بلال نہ تھے حضرت کے ساتھ بلکہ غالباً یہ قصہ اسوقت کا ہے کہ جب ابو طالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکے حضرت خدیجہ رض نے بھی وفات پائی اور اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کے انتقال کرنے کے تین مہینے بعد دسوین سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت مہینہ بھر تک وہان کے لوگون کو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے انہون نے کچھ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکون اور ناداتون کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تھے اور پاے مبارک پر حضرت کے پتھر مارتے اور پاؤن نعلین خون آلودہ کر دیں اور جب پتھر کے زخمون سے آنحضرت زمین پر گرتے تھے دونون بازو انکے پکڑ کے اوٹھاتے تھے اور جب چلتے تھے پھر پتھراو کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنے تئین سپر آنحضرت کی کرتے تھے یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالے نے ایک ابر بھیجا تا آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل نے آن کر کہا کہ تیرے پروردگار نے سنیں باتیں تیری قوم کی اور جو کچھ انہون نے رد کیا تجھے اور پہاڑون کے فرشتے کو حکم کیا کہ اگر فرماو تو اس قوم کو ہلاک کرون میں اور دونون پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ انکے بیچ میں آباد ہے آپس میں ملا دین ہم اور انکو انکے بیچ میں پیس ڈالیں فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہون میں کہ انکی پشتون میں سے وہ لوگ نکلیں کہ میرے پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجیں اور آخر اس حدیث میں ایک قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابون میں مذکور ہے پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہیں ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتھ آپ کے یعنی دونون ہون لیکن کتابون میں ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہے اس قصہ میں واللہ اعلم ۱۲ ح ع

وَعَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہا ابو طلحہ نے ذکر شکوہ کیا ہمنے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس کھولے ہمنے اپنے پیٹون سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے پیٹ کھولکر پتھر دکھاے پس کھولے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتھر پیٹ پر بھوک میں اسلیے باندھتے ہیں کہ پیٹ میں قوت ہو اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے پر قوت بخشتی اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتیں کمر سے لگ جاویں اور کھنچ جاویں اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہے تو حاجت دو پتھر کی باندھنے کی ہوتی ہے

تھے آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھے آپ بڑی ریاضت کرتے آپنے دو پتھر باندھے تھے ۱۲ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی فقرا صحابہ کو بھوک
پس دی اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کہجور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کہجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اُنپر اس حد کو
پہونچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کہجور پر اکتفا کرتے تھے ۱۲ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ
وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ
اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا
وَّلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے نقل کی اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ لکھتا ہے اُسکو شاکر و صابر جو کوئی دیکھے بیچ امر دین اپنے کے یعنی اچھے
اعمال کے کرنے میں طرف اُس شخص کے کہ زیادہ ہو اُس سے یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ
وہ مردہ پس پیروی کرے اُسکی یعنی صبر کرنے میں طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنے برائیوں کے سے یا تاسف کرے اُن کمالات پر کہ فوت ہوئے
اُس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اُس شخص کے کہ کم ہو اُس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اُس سے مال و جاہ میں پس تعریف و شکر کرے اللہ کا بنابر
فضیلت دینے خدائے تعالےٰ کے اُسکو اُسپر لکھتا ہے اُسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسرے کے صابر نہ ہوا یعنی بسبب خصلت پہلے کے اور جو شخص کہ نظر کرے
اپنے دین میں طرف اُسکے کہ وہ کم ہو اُس سے یعنی اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو اُسکو عجب و غرور و تکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اُس شخص کے
کہ وہ زیادہ ہو اُس سے یعنی مال و جاہ میں اور پیدا ہو اُس سے حرص و آرزو پس غم کرے اُس چیز پر کہ فوت ہوئی اُسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکھتا ہے اُسکو اللہ شاکر اور
نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی بسبب صابر ہونے ایک چیز کے بھی اُس سے دو چیزوں ذکر کی گئیں میں سے بلکہ برخلاف اُسکے لیا کہ کفران اور
جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہے اُسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہے بموجب قول اللہ تعالےٰ کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ
صَبَّارٍ شَکُوْرٍ اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کے دو نصف ہیں ایک نصف اُسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنے تئیں سیئات سے اور
شکر طاعات پر یعنی بجالانا طاعات کا اعضا سے ۱۲ع **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ
بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سر اُسکا یہ ہے اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُهَاجِرِیْنَ بیچ اس باب کے کہ بعد
فضائل قرآن کے ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو
وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ
تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ
نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ
لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ
فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ
بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہتے تھے

یعنی جو کچھ کہ بعد اسکے بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا اُنسے ایک شخص نے یہ کہ کہا کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دیتے ہیں سلف بہشت
دخول کے بہشت میں پس کہا واسطے اسکے عبداللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اسکے کہا کہ ہاں میری بیوی ہے کہ جگہ پکڑتا ہوں
میں پاس اسکے کہا عبداللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ رہے تو اس میں کہا اُس شخص نے کہ ہاں میرے پاس مکان ہے کہا عبداللہ نے پس تو ہے
دولتمندوں سے یعنی مہاجرین کے دولتمندوں میں سے ہے اسلیے کہ اُنکے فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری
چیز نہ تھی کہا اُس شخص نے یعنی جب سنا عبداللہ سے کہ عورت اور مکان کے ہونے سے اسکو غنی کہا تو اسنے کہا کہ میرے لیے خادم بھی ہے یعنی نوکر یا غلام
کہا عبداللہ نے پس تو بادشاہوں سے ہے یعنی اُنکے حکم میں ہے یعنی تجکو فقیر کہنا نہیں درست کہا عبدالرحمن نے اور آئے تین شخص طرف عبداللہ
بن عمر کے اور میں پاس تھا اونکے پس کہا اُنہوں نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر یعنی
تاکہ جہاد اور حج کریں اُسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی اسباب زائد پر تاکہ بیچیں ہم اسکو اور صرف کریں مول اُسکا پس کہا عبداللہ نے تمکو کیا چاہیے ہو تم اگر چاہتے
تم یعنی یہ کہ دنیا میں تمکو کچھ ملے پاس ہمارے تو پھر آنا ہمارے پاس پھر دین ہم تمکو وہ چیز کہ میسر کرے اللہ تعالے واسطے تمہارے یعنی اسوقت نہیں
پھر آنا دوبارہ اور اگر چاہا تم ذکر کرا دون میں قصہ تمہارا واسطے بادشاہ کے کہ اُسوقت میں معاویہ تھی یعنی وہ کچھ تمکو دیکر فارغ البال کر دیں اور اگر چاہا ہو
صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ ہو تم مال والوں کا ہے اسلیے کہ تحقیق سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ آگے بڑھینگے فقراء مہاجرین
دولتمندوں سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اُنہوں نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہیں نہیں مانگتے ہم کچھ یعنی تم سے نہ مانگیں کسی سے
بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَیْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِی الْمَسْجِدِ وَحَلْقَۃٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَیْھِمْ فَقُمْتُ اِلَیْھِمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُھَاجِرِیْنَ بِمَا یَسُرُّ
وُجُوْھَھُمْ فَاِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَلْوَانَھُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو
حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مَعَھُمْ اَوْ مِنْھُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے مسجد میں یعنی
مسجد نبوی میں اور حالانکہ حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہاں تشریف لائے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہو کر طرف فقراء کے
پس گیا میں اور کھڑا ہوا میں مائل طرف انکے یعنی واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنے نزدیکی کے اُن سے اور تاکہ مطلع ہوں اُس کلام پر کہ حضرت فرماوینگے
اُن سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دیے جاویں فقراء مہاجرین ساتھ اُس چیز کے کہ خوش حال کرے اُنکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے
بہشت میں پہلے تونگروں سے چالیس برس کہا عبداللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھے میں نے رنگ فقراء کے روشن و تاباں ہوئے یعنی بسبب سننے
اس بشارت کے کہا عبداللہ بن عمرو نے یہاں تک روشن ہوئے منہ یہاں تک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں ساتھ اُنکے یعنی دنیا میں ہمیشہ اُن جیسا یا اُن میں سے
یعنی عقبے میں ہوؤں اُنکی جماعت میں نقل کی یہ دارمی نے **ف** وجوہ سے مراد ذات ہے یا بمعنی مونہ کے ہے یعنی خوش کریں انکے دلونکو اور ظاہر ہو اثر اسکا اور ظاہر
جلد چہرہ انکے کے اور او منہم میں نفظ او تنویع کے لیے ہے اور معنی اسکے ذکر کیے گئے یا شک کے لیے ہے یعنی دوست رکھا میں نے کہ ہوں میں جملہ
فقراء مہاجرین سے یا بعض **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاکِیْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْھُمْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ
اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنِیْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقِیْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَسْاَلَ اَحَدًا شَیْئًا
وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَخَافَ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُکْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھُنَّ مِنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا حکم کیا مجکو میرے دوست

میرے سنے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سات خصلتوں کے اول حکم کیا مجکو ساتھ دوستی مسکینوں کے اور نزدیک ہونے کے اُن سے اور دوسرے
حکم کیا مجکو کہ نظر کروں میں طرف اُس شخص کے کہ کمتر ہی مجھ سے یعنی امور دنیا میں اور نہ نظر کروں میں طرف اُس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھ سے یعنی مال و جاہ و منصب
میں اور تیسرے حکم کیا مجکو یہ کہ ملائے رکھوں ناتے کو اگرچہ کاٹے ناتا یعنی ناتے والا اور چوتھے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگوں میں کسی سے کچھ اور پانچویں حکم کیا مجکو کہ کہوں
میں حق اور اگرچہ تلخ ہو اور ناخوش آیندہ ہو یعنی سننے والے پر اور چھٹے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ ڈروں میں بیچ دین خدا کے اور بیچ امر و نہی اور نہی منکر کے
ملامت کرنے کسی ملامت کرنیوالے کے سے اور ساتویں حکم کیا مجکو یہ کہ بہت کیا کروں میں کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو پس تحقیق یہ سات خصلتیں اُس خزانے
سے ہیں کہ رب العزت کے لیے ہے نیچے عرش کے کہ فیوض اور برکات اُس سے نازل ہوتی ہیں نقل کی یہ احمد نے ف ضمیر فانہن کی حضرت شیخ نے اُن
سات خصلتوں مذکورہ کے طرف پھیری ہے اور ملا علی نے طرف اُس کلمہ یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہا کہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی سے ہیں کہ
رکھا گیا ہے وہ گنج نیچے عرش رحمان کے نہیں پہونچتا طرف اُسکے کوئی مگر بحول خدا اور قوت اُسکی کے یا گنج ہیں گنجوں جنت کے سے اسلیے کہ عرش بہت
اُسکی ہے اور کہا کہ بعید ہے قول اُسکا کہ کہا خصلتیں سات گنج سے ہیں کہ نیچے عرش کے ہے اسلیے کہ یہ بات بلا دلیل ہے بلکہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سے
صحاح ستہ وغیرہ میں کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہے جنت کے گنجوں میں سے اور اختلاف کیا ہے علما نے اسکے معنوں میں پس بعضے کہتے ہیں کہ
نام کنز رکھا گیا اسلیے کہ یہ مانند کنز کے ہے بیچ نفاست اور محفوظ ہونے اپنے کے لوگوں کی نظروں سے یا اسلیے کہ یہ جنت کے ذخیروں میں سے ہے یا یہ کہ اُسکے
کہنے والے کے لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہے جنت میں اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا حضرت کے پاس تو آپ نے فرمایا آپ نے کہ جانتا ہے
تو کیا ہے تفسیر یعنی معنی اُسکے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہیں فرمایا نہیں ہے پھرنا واسطے بچاؤ اللہ کے گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے
اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے انتہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے وصیت کی ہے طالبوں کو ساتھ تکرار اس کلمہ کے کہ کوئی
کوئی چیز مدد گار نہیں زیادہ اس سے واسطے توفیق عمل کے نہیں ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ
يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتیں انکو دنیا میں سے تین چیزیں ایک تو کھانا
یعنی واسطے حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنے کے دین پر اور دوسرے عورتیں یعنی واسطے بچانے نفس کے بری خطروں سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطے
تقویت دماغ کے کہ وہ جگہ عقل کی ہے بعضے کہتے ہیں کہ نزدیک تر تھیں آنحضرت سے دو چیزیں یعنی کثرت دو سے ایک چیز یعنی کثرت کھانا پائیں عورتیں یعنی یہاں تک
کہ نو تھیں اور پائی خوشبو یعنی خارج سے باوجود یکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبو ہوں سے خوشبودار زیادہ تھا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نے
ف یعنی مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کے لیے ہے اسلیے کہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ آنحضرت سیر نہیں ہوئے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے تا دم وفات
اور یہ بات تھی بسبب اختیار کرنے حضرت کے فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل شانہ نے واسطے حبیب کے لیے یہ بات پسند کی تو اس میں طرح طرح کی حکمتیں
تھیں ہو **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ
فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میرے خوشبو اور عورتیں اور کردانی گئی خوشدلی میری نماز میں نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابن
جوزی نے بعد قول حضرت کے حبب لفظ من الدنیا کا ف گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت و سرور کہ نماز میں مجکو حاصل ہوتا ہے کسی وقت
اور کسی عبادت میں حاصل نہیں ہوتا چنانچہ اسلیے فرماتے آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑھوں میں اور رنج اور مشغولی اور کاموں کے سے خلاصی

ہووان اور مناجات حق مین مشغول رہوں اور لفظ قرہ یا مشتق ہے قر سے ساتھ زیر قاف کے بمعنی قرار اور ثبات کے اسلیے کہ دیدار سبب نظارہ ہوئیکے قرار پاتا ہے اور بسبب دیدار اسکے کے آرام پکڑتا ہے اور کسی اور کی طرف نہیں دیکھتا اور بسبب کیفیت غیر محبوب کے پریشان نہیں ہوتا ہے یا سنا رہ جاتا ہے یا مشتق ہے قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنی سردی اور خنکی آنکھ کے اور لذت اسکی کے مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسیلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور گرمی اور سوزش آنکھ کی بیچ دیکھنے دشمنوں کے ہے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے الخ یعنی اسکی روایت مین یون ہے حبب الی من الدنیا الطیب الخ جانا چاہیئے کہ لفظ حدیث کے جبیسا کہ اتفاق کیا ہے ائمہ نے یعنی احمد اور نسائی نے اوپر یہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہو ئے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے تینوں معجموں اپنے مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نے کامل مین اور حاکم مستدرک مین بھی لایا ہے اور کہا کہ صحیح ہے شرط مسلم پر بدون لفظ وجعلت کے اور روایت نسائی مین بھی وجہ دوسری سے لفظ من الدنیا کا آیا ہے اور یہ جو مشہور ہے لوگوں کی زبان پر زیادتی لفظ ثلث کے یعنی بعد لفظ حبب الی کے یا بعد لفظ من الدنیا کے کسی کتاب مین حدیثوں کی کتابوں مین سے پایا نہین گیا باوجود تتبع و تفتیش کے کہ درو جگہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سے کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نے کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہین پایا سے معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسا کہ اس کتاب مین مذکور ہے اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک روایت مین ثلث من الدنیا اور ثلث مین ہوتی تو اشکال نہین اور اگر دونوں نہین تو اشکال رکھتا ہے اسلیے کہ نماز دنیا سے نہین ہے اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ مراد دنیا سے حیات اس عالم کی ہے یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو ان مین سے امور طبیعہ دنیویہ سے ہین اور تیسرے امور دین سے پس صلوۃ بھی کے نزدیک جمہور کے نماز ہے پر اور بعضوں نے کہا کہ مراد صلوۃ سے اس حدیث مین درود ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَی الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا انکو طرف یمن کے یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکہ تو اپنے تئین استراحت اور تن آسانی سے اسلیے کہ بندہ کامل خاص خدا تعالے کے نہین آرام و استراحت مین ہوتے نقل کی یہ احمد نے ف بلا آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانوا قبل ذالک مترفین اور تنعم کے معنی مین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنے قضا شہوت کے بطریق تکلف کے اور بہت نعمتوں مین رہنا اور حرص کرنی کہانے مین اور خواہشوں مین سے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ راضی ہو اللہ سے ساتھ تھوڑے سے رزق کے یعنی قناعت کرے تھوڑی پر راضی ہوتا ہے اللہ تعالے اس سے ساتھ تھوڑے عمل کے یعنی طاعت **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِّنْ حَلَالٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پھر نہ مانگے انکو لوگوں سے یعنی نہ کہے کہ مین بھوکا ہون تاکہ کہانے کو دین اور نہ کہے کہ مین محتاج ہون تاکہ بخشین تو ہوتا ہے وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اسکے یہ کہ پہونچاوے اسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سے نقل کین یہ دونوں حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف مراد بھوک سے وہ بھوک ہے کہ تصور ہو ساتھ اسکے صبر اور جائز ہو اسمین چھپانا واللہ ہے کی ہے علماء نے کہ ایک آدمی اگر مر جاوے مارے بھوک کے اور سوال نہ کرے یا کہاوے نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار **وَعَنْ** عِمْرَانَ

بن حُصَین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّ اللہ یُحِبُّ عَبْدَہُ المؤمنَ الفقیرَ المُتَعَفِّفَ اَبَا العِیَالِ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اپنے بندہ مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی باوجود عیالدار و فقیر ہونے کے بچتا ہے حرام اور سوال کرنے سے پس وہ مومن کامل ہے اسلیے دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو

وعن زید بن اسلم قال استسقی یومًا عمر فجیء بماءٍ قد شیب بعسل فقال اِنّہ لَطَیِّبٌ لکنّی اسمع اللہ عزّ وجلّ نعی علی قومٍ شہواتہم فقال اَذْہَبْتُم طیّباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا فاخاف ان تکون حسناتنا عُجِّلَت لنا فلم یشربہ رواہ رزین اور روایت ہے زید بن اسلم تابعی سے کہ کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمرؓ نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہے لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیے کہ میں سنتا ہوں خدائے تعالیٰ سے کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشوں نفس انکے کو اور سرزنش کیا انکو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے لے گئے تم اور بہرہ ور ہیں تمنے لذتوں اور نعمتوں اپنی بیچ مدت حیات دنیا کے اور بہرہ مند ہوئے تم ساتھ انکے پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب انکا اس عالم میں پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی میں اگر یہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں اور حظ اٹھاؤں تو ڈرتا ہوں کہ یہ ثواب ہمارے عملوں کا ہو کہ دنیا میں دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسے کہ کافروں کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی میں ملجاتا ہے اور آخرت میں کچھ نصیب نہیں اور یہ آیت من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا نوع ع

وعن ابن عمر قال ما شبعنا من تمرٍ حتی فتحنا خیبر رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہیں سیر ہوئے ہم یعنی گروہ صحابہ نے ساتھ آنحضرت کے کھجور سے بسبب فقر کے یہانتک کہ فتح کی ہمنے خیبر کو کہ وہاں کھجوریں بہت تھیں نقل کی یہ بخاری نے

باب الامل والحرص

باب ہے بیچ بیان آرزو رکھنے اور حرص کرنیکے **ف** امل ساتھ زبر ہمزہ اور میم کے امید رکھنے اور حرص کے معنی ہیں زیادتی آرزو اور ارادہ کا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان تحرص علی ہدٰہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت انکی کے اور قاموس میں لکھا ہے کہ بدترین حرص یہ ہے کہ چاہے تو حصہ اپنا اور طمع کرے تو اپنے غیر کے حصہ میں انتہی اور مراد امل سے یہاں درازگی امل یعنی آرزو کی ہے امر دنیا میں استحال میں کہ غافل ہو تیاری کرنیسے موت کے لیے اور توشہ آخرت سے جیسے کہ فرمایا حق سبحانہ نے ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور اوپر درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنے علم و عمل کے محمود ہے بالاجماع جیسا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیکھنے حال عمرہ وحسن حالہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نویں کو بھی یعنی محرم کی اور اسی طرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنے مال کے اور کثرت جاہ بری ہے اور حرص کرنی جہاد پر اور علوم کے حاصل کرنے پر اور بہت کرنے اعمال نیک پر مستحسن ہے بلا نزاع نوع ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عبد اللہ قال خطّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطًّا مربّعًا وخطّ خطًّا فی الوسط خارجًا منہ وخطّ خططًا صغارًا الی ہذا الذی فی الوسط من جانبہ الذی ہو فی الوسط فقال ہذا الانسان وہذا اجلہ محیطٌ بہ وہذا الذی ہو خارجٌ املہ وہذہ الخطط الصغار الاعراض فان اخطأہ ہذا نہشہ ہذا وان اخطأہ ہذا نہشہ ہذا رواہ البخاری روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ کھینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع کو چار خطوں نے اسکو احاطہ کیا تھا اور کھینچا ایک خط بیچ میں اس شکل مربع کے کہ باہر نکلنے والا تھا اس شکل سے اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ طرف اس خط کے کہ درمیان میں اس جانب سے کہ درمیان میں تھے یعنی دونوں جانبوں سے وہ خط جو درمیان میں تھیں اسلیے کہ ایک جانب خط کے اندر ہے اور ایک جانب باہر پس فرمایا آنحضرت نے یعنی یہ جانب خط بیچ کے کہ درمیان شکل مربع کے واقع ہے مثال آدمی کے

کی ہے اور یعنی خط مربع اجل اُسکی ہے یعنی مدت اجل اُسکے کی اور مدت عمر اُسکے کی ہے کہ گھیرے ہوئے ہے آدمی کو اور یہ جانب خط کے کہ باہر نکلنے والی ہے یعنی مربع سے آرزو اُسکی ہے یعنی چیز آرزو کی گئی اُسکی ہے کہ جسکو گمان کرتا ہے کہ مین لونگا اُسکو پہلے آنے اجل اپنی کے اور یہ خط ہے اُس سے اسلیے کہ آرزو اُسکی دراز ہے کہ نہیں فارغ ہوتا اُس سے اور اجل اُسکی قریب تر ہے طرف اُسکے اُس سے اور یہ خط چھوٹے عوارضات ہین یعنی آفات و بلیات مثل امراض اور بھوک اور پیاس وغیر ذلک اُن چیزون مین کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل مین ساتھ اُسکے پس اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ نہیں پہونچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گذر گیا یہ حادثہ بھی پہونچا حادثہ دوسرا نقل کی یہ بخاری نے **ف** حاصل یہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکھتا ہے اور گمان لیجاتا ہے کہ پہونچیگا اُن امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتھ اُسکے آرزوون سے اور آرزوون اور امید کو بغیر پہونچے جان دیتا ہے اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نے یہ لکھی ہے اور اولی یہ ہے کہ گردانے جاوین عدد خطوط کے سات اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہے اور اس لیے کہ دس ایسا عدد ہے کہ تعبیر کی جاتی ہے ساتھ اُسکے کثرت اور معہذا اشارہ ہے طرف سات اعضا کے پھر دیکھی مین نے ایک اور صورت وہ صورت لکھی ہوئی مشہورہ کے اور وہ ظاہر تر ہے تصویر مین فقیر بروہ صورت یہ ہے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا خط کھینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہے مربع سے آرزو آدمی کی ہے اور یہ خط یعنی مربع اجل اُسکی ہے پس اُس وقت کہ آدمی اسی طرح ہے اور اسی اندیشہ مین ہے کہ ناگہان پہونچا اسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی چاہتا ہے کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پہونچے ناگہان اجل پہونچتی ہے اور بغیر حاصل ہونے آرزو کے چل کھڑا ہوتا ہے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اُس مین دو چیزین حرص مال پر یعنی اُسکے جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہر چند کہ آدمی بوڑھا ہو یہ دو صفتیں اُس سے شکستہ اور سست نہیں ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہے اوپر حب شہوات کے اور شہوات بغیر مال اور عمر کے ہاتھ نہیں آتین اور سبب قوی ہونے انکے کا سبب ضعف بدن کے ہے کہ اس مین شہوت تو قائم ہے اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکھے ضعیف ہو گئی وہ دفع اسکو نہیں کرسکتی ع بنہالے خوے بد محکم شدہ ٭ قوت بر کندن آن کم شدہ ٭ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہے دل بوڑھے کا اور آرزو اسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہے کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ٭ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نچھوڑی خدا تعالے نے جگہ عذر کی اور دور کیا عذر اُس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ تعالے نے اُسکی اجل کو

سیدنے قبیہ کی لکھی ہے

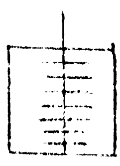

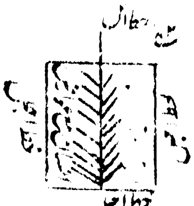

خط امل یعنی آرزو

[illegible]

یہانتک کہ پہونچایا اُسکو ساٹھہ برس کو نقل کی بخاری نے ف یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پھر توبہ و عذر خواہی نکی اور نہ چھوڑے گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کی رہی جوان کہتا ہے کہ جب بڑا ہونگا تو بہ کرونگا بڑا ہوا کیا کہیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی عبارت کے یہ ہیں کہ ثابت اور واجب کیا اُسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کرے اور اس میں تقصیر نکرے ۱۲ ح **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر ہوں ابن آدم کے لیے دو جنگل بھرے ہوئے مال سے یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈھونڈھے تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہیں ہوتا ہے بسبب حرص کے اور نہیں بھرتی آدمی کے پیٹ کو مگر خاک یعنی یہانتک کہ مر نہیں جاتا حرص اُسکی نہیں جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ حرص مذموم سے جب کسی سے کہ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ توبہ گناہ سے قبول ہے عمل ظاہر باطن سے اور یا یہ معنی ہیں کہ پھرتا ہے اللہ تعالے ساتھ رحمت کے جسپر کہ چاہتا ہے ساتھ توفیق ازالہ اُس خصلت بری کے اور تہذیب نفس کے اُس سے اور اس میں تنبیہ ہے اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹھہ رہا ہے جبلت میں آدمی کے ۱۲ ح **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضو بدن میرا یعنی دونوں مونڈھے میرے جیسے ایک روایت میں ہے بسبب عادت کے کہ وقت کلام اور نصیحت کرنے کے پکڑتے پس فرمایا کہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے تو یا گذرنے والا راہ کا اور گن تو اپنے نفس کو مردوں سے کہ قبر میں آسودہ ہیں اور سب گذر گئے ہیں اور مشابہت کر اُنکے ساتھ کہ تو گویا ہے حکم مردہ کے رہ نقل کی یہ بخاری نے ف کہا میرک نے کہ اس میں نظر ہے اسلیے کہ یہ جو روایت یہاں نقل کی ہے یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور لفظ بخاری کے اور طرح ہیں اور او عابر سبیل میں لفظ او کا یا تنویع کے لیے ہے یا بمعنی بل کے ہے ترقی کے لیے یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنے والا راہ کا ہے اس میں مبالغہ زیادہ ہے اسلیے کہ مسافر کبھی چند روز کہیں اقامت بھی کرتا ہے اور مشغول ہوتا ہے اور جو کہ سر راہ پر گذرنے والا ہے چلا جاتا ہے اور دل کسی چیز سے نہیں لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہے جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کی کیا ہے منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سے اور ٹوٹ جانا پیوند اسکا بدن سے اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونے سے روح کے لیے اور بدن کے مرنے سے معدوم و نابود نہیں ہو جاتی بلکہ متغیر ہوتا ہے حال اُسکا جیسے کہ سلب کی جاتی ہیں اس سے آنکھیں اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤں اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیے جاتے ہیں اُس سے اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیے جاتے ہیں گھوڑے اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریاں اور زمین اور مکان اور اور جو کچھ اسباب و آلات دنیا کے ہیں پس مشابہ ہونا ساتھ مردوں کے اور ہونا اُنکے حکم میں یہ ہے کہ متصف ہوساتھ قطع کرنے علائق بدنی کے حتے الامکان پس قطع کرے تصرف روح کا اعضا سے بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کے اور جانے کہ جو کچھ کہ اُسکے تصرف میں ہے دنیا سے اُسکی ملک سے نہیں ہے بلکہ تمام اللہ تعالے کی ملک سے ہے اور علامت اُسکی یہ ہے کہ اُسکے جانے رہنے سے غمگین نہو اور نہ اُسکے ہونے سے خوش اور اسی طرح انقطاع کرے اہل و اقارب سے اور آشناؤں سے اور اُنکے سبب سے حرام و مکروہ میں نہ پڑے

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتون کے متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردون کے اور داخل ہوگا انکے حکم مین بعد ازان رعایت کرے اور شرائط
آداب کی کہ بسبب انکے مشابہ ساتھ مردون کے ہو ایک ان مین سے توبہ ہے اور وہ برآنا ہے ہر مطلوب سے سوائے خدائے تعالے کے جیسیکہ
موت سے اور زہد ہے اور وہ برآنا ہے دنیا سے اور محبت اسکی سے اور شہوات اور لذتون اسکی سے جیسیکہ موت سے اور توکل ہے اور وہ
برآنا ہے قید اسباب سے جیسیکہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہے شہوات نفسانیہ سے جیسیکہ موت سے اور [illegible]
پھیرنا ہو [illegible] موت سے پس باقی نرہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوائے خدائے جل وعلا کے اور صبر [illegible]
حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے جیسے موت سے [illegible] ہے اور رضا ہے اور وہ باہر آنا ہے خوشنودی نفس سے اور درآنا [illegible]
[illegible] احکام [illegible] اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولے سبحانہ تعالے کے بے منازعت و اعتراض کے جیسیکہ ۹۷
موت سے اور [illegible] ہے اور وہ باہر آنا ہے ذکر ما سوی اللہ سے جیسیکہ موت سے اور مراقبہ ہے اور وہ باہر آنا ہے حول و قوت سے جیسے کہ موت
سے یہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کے اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑے گا یہ ہین معنی قول آنحضرت کے وعد
نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہے شیخ عبد الوہاب متقی رح نے
بیچ رسالہ نفس الترجمہ کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا وامی نطین شیئا فقال ما ھذا یا عبد اللہ قلت شیء نصلحہ قال الامر اسرع من
ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا گذرے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز [illegible] اس حال مین کہ مین اور مان میری مٹی سے لیپتی تھی کچھ یعنی دیوار یا چھت [illegible]
کہ کیا ہے یہ [illegible] عبد اللہ کہا مین نے ایک چیز ہے یعنی دیوار کہ درست کرتا ہون مین اسکو یعنی [illegible]
[illegible] فرمایا آنحضرت نے امر جلد تر ہے اس سے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی [illegible]
خراب ہونے اس گھر کے سے یعنی تو سنوارتا ہے گھر کو خوف گر پڑنے کے پہلے مرنے تیرے کے اور یہ یون کہ [illegible] گھر [illegible]
[illegible] اصلاح عمل تجکو بہتر ہے اصلاح گھر سے اس مین دل کا لگانا باعث ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ بنانا ضروری نہوگا بلکہ [illegible]
اور زینت کے لیے ہوگا والد ع **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یھریق الماء فیتیمم
بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ رواہ فی شرح
السنۃ وابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب
کرتے یعنی کبھی پس تیمم کرتے مٹی سے یعنی پہلے اسکے کہ وضو کرین پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سے نزدیک ہے یعنی اس قدر دور
نہین کہ اسکے سبب سے تیمم کیجیے فرماتے آنحضرت کس چیز نے معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانون مین کہ شاید نہ پہونچون مین اس پانی تک
نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء مین **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا کرے اور اجل آپہونچے
اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیے تیمم کیا ہون کہ ایک طرح کی طہارت حاصل رہے ع **وعن** انس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ھذا ابن آدم وھذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسط فقال وثم امالہ رواہ الترمذی
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اجل اسکی ہے یعنی نزدیک ہے اس سے اور رکھا

آنحضرت نے ہاتھ اپنا زمین پر یکبارگی رکھا یعنی واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پھر کھولا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتھ اور دور رکھا آدمی سے یعنی واسطے دکھلانے درازی آرزو کے پس فرمایا اُس جگہ یعنی دور تر ہے آرزو اسکے یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کے ہے اور ملا علی رح نے یون لکھا ہے کہ یہ ابن آدم ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف صورت معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اُسکی ہے اور بیان واضح اسکا یہ ہے کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آسکے جانب اپنے بیچ مسافت زمین کے یا بیچ مسافت ہوا کے طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہے پھر پیچھے ہٹایا ہاتھ اور رکھا قریب اُس جگہ کے کہ رکھا تھا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اُسکی ہے اور رکھا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنے ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کے بیچ عقب اس مکان کے کہ اشارہ کیا ساتھ اُسکے طرف اجل کے پھر پھیلایا ہاتھ اپنا یعنی بہت کھولنے بالشت کے ساتھ ہتیلی اور انگلیون اپنے کے یا معنی بسط کے یہ ہین کہ پھیلایا مسافت مین اُس جگہ سے کہ اشارہ کیا تھا ساتھ اُسکے طرف اجل کے پس فرمایا اُس جگہ اور اشارہ کیا طرف دور کے کہ یہ آرزو اسکی ہے حاصل یہ کہ اس اشارہ سے بیدار کیا خواب غفلت سے کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہے طرف اُسکے آرزو اسکی سے اور آرزو اسکی دراز تر ہے اجل اُسکی سے جیسے کہ کہا ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اُسپر ؎ کل امری مصبح فی اہلہ ٭ والموت ادنی من شراک نعلہ ٭ یہ مضمون نہین سوجھا ہے اس مقام مین واسطے واضح کرنے مطلب کے **وعن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غرز عودا بین یدیہ واخر الی جنبہ واخر ابعد فقال اتدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذا الانسان وہذا الاجل اراہ قال وہذا الامل فیتعاطی الامل فلحقہ الاجل دون الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو مین اُسکے اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سے یا دونون سے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے یہ یعنی کیا ہے مراد اسکے گاڑنے سے کس چیز کی مثال ہین یہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہین فرمایا انسان ہے یعنی پہلی لکڑی مثال اُسکی ہے اور یہ دوسری لکڑی کہ اُسکے پہلو مین گاڑی ہین مثال ہے موت کی کہ متصل ہے آدمی سے کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہین نشان آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز گئی ہے پس گرفتار رہتا ہے آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہے آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہے اسکے حاصل ہونے کا پس پہونچتی ہے اجل یعنی پہلے اسکے کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی آخر امت میری کی عمر ابتدا انکا ساٹھ برس ہین اور انتہا اُسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کے ہے اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے جیسے آگے کی حدیث مین فرمایا ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلہم من یجوز ذلک رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹھ کے ستر تک اور کمتر ہین امت مین سے ایسے لوگ کہ تجاوز کرین اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سے کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر حد طبعی پائی ہم نے اوپر درازگی عمر کے اس امت مین عمر بن صحابہ اور ائمہ مین سے یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

مری اور اسماء بیٹی ابوبکرؓ کی سو برس کی اور حال انکا یہ تھا کہ نہ دانت ٹوٹے تھے اور نہ عقل میں کچھ خلل آیا تھا اور ان دونوں سے زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تھی کہ ایک سو بیس برس کی ہو کر مرے ساٹھ برس کفر کی حالت میں رہے اور ساٹھ ہی برس اسلام میں اور انسے زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر میں مرے واللہ اعلم وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ فِي بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ صَلَاحِ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْيَقِينُ وَالزُّهْدُ وَأَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْأَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہے عمرو بیٹے شعیب کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہے اور اول فساد اس امت کا بخل ہے اور دراز رکہنا آرزوے بقا کا دنیا میں نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ف یقین کرنا ہیر کہ اللہ تعالے رزاق اور متکفل ارزاق کا ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا اور زہد بے رغبتی کرنی دنیا میں اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہے تو بخل نہیں کرتا اسلیے کہ بخل بسبب بے یقینی پہونچنے رزق کے ہوتا ہے کہتا ہے کہ اگر مال صرف کرونگا تو پہر کہاں سے کہاؤنگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا میں نہیں رہے گی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہے کہ ضد ہیں یقین کرنے رزاقیت حق کے اور زہد کرنیکے دنیا میں اور جان کہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہے کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہونچے اور سند پکڑے ساتھ دلیل اور برہان کے ہو کہ اثبات حق کرے اسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح میں یقین کہتے ہیں لیکن صوفیہ کے نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا ان چیزوں کی رغبت دلاوے کہ موافق ہوں شرع کے اور ان چیزوں سے کہ مخالف شرع کے ہوں باز رکہے اُسکو یقین نہیں کہتے مثلاً سبہوں کو جزم آنے موت کا حاصل ہے لیکن جسکے دل پر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنی اُسکے سبب سے مستعد رہے موت کا ساتھ کرنے طاعت کے اور ترک کرنے گناہوں کے وہ صاحب یقین ہے اور یقین چار چیز چاہیے اگرچہ تمام چیزیں کہ خبر دی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی جگہ یقین کی ہیں یعنی انپر یقین لانا چاہیے لیکن اصول انکے چار چیزیں ہیں کہ سالک کو انپر یقین کرنا ضرور ہے اول توحید کہ جانے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے حق تعالے ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے دوسرے توکل اور یقین کامل رکہنا اللہ تعالے کی ضمانت پر بیچ پہونچانے رزق کے تیسرے یقین کرنا بیچ جزاے اعمال کے قسم ثواب و عذاب سے چوتہے یقین کرنا ہے کہ اللہ تعالے مطلع ہے بندوں کے احوال پر پہل پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کے یہ ہے کہ نہیں التفات ہوگا طرف مخلوقات کے اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنے رزق کے اجمال ہے بیچ طلب کرنے اُسکے کے یعنی میانہ روی کرے گا اُسکے طلب کرنے میں یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونے رزق کے اور فائدہ یقین کا بیچ جزاے اعمال کی سبقت کرنی ہے طاعت پر اور دور رہنا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خداے تعالے کے یہ ہے کہ سامنے کوے گا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث میں یقین کرنا ہے رزاقیت خداے تعالے پر اور توکل کرنا ہے جیسیکہ کہا ہے ہمنے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچنے رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خداے تعالے پر ایک مرتبہ عالی ہے مراتب سے اور اُس سے چارہ نہیں سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہے اُسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابوالحسن شاذلی نے اکثر پردے خلق کے حق سے دو ہیں فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سے اور فکر رزق کی اشد ہے دونوں پردوں میں

اور منقول ہے اصمعی سے کہ کہا انہون نے کہ پڑھی مین نے ایک اعرابی کے آگے سورہ والذاریات پس جب پہونچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نے بس کر پھر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اسکو اور بانٹا اسکو ان لوگون پر کہ آگے اسکے تھے اور پیچھے اسکے اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کے اور توڑ ڈالا انکو اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا پھر ملا مین اس سے طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تھا جسم اسکا اور زرد ہو گیا تھا رنگ اسکا پس سلام کیا اسنے مجھ پر اور کہا پڑھو وہی سورہ پس جبکہ پہونچا مین اسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پھر کہا اعرابی نے کچھ اور بھی سوائے اسکے پس پڑھا مین نے فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نے اور کہا سبحان اللہ کون ہے وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالے کو یہان تک کہ قسم کھائی پس نہ سچ مانا اسکا یہانتک کہ تکلیف دی اسکو قسم کھانے کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتھ اسکے دم اسکا انتہی مدارک وعن سفیان الثوری قال لیس الزھد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزھد فی الدنیا قصر الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے سفیان ثوری سے کہ کہا نہین زہد دنیا مین ساتھ پہننے کپڑے موٹے اور سخت کے اور ساتھ کھانے دال دلیے اور بے مزہ کے اور روٹی خشک کے نہین ہے زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ف غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتھ زبر خ اور زیر شین کے وہ کپڑا کہ سخت ہو ہاتھ مین اور جشب ساتھ زبر جیم اور زیر شین کے کھانا سخت بے مزہ اور بعضون نے کہا روٹی بغیر لاون کے اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کے لیے ساتھ جلدی کرنے کے طرف توبہ کے اور علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقی وہ ہے کہ ہووے حال قلبی کہ بیزار ہو دنیا سے اور رغبت کرے طرف عقبے کے اور نہین ہے مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کے اسلیے کہ برابر ہین دونون امر اس مین باعتبار حقیقت کے اگرچہ لباس کی بے تکلفی کو اور کم کھانے اور بے مزہ کھانے کو تاثیر بڑی ہے بیچ استقامت بندے کے طریقت پر حاصل یہ کہ محبت دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہے واسطے ہلاک ہونے والے کے نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کے اور مشابہ ہے دل کشتی کے کہ اگر پانی کشتی کے اندر آوے تو ڈبو دیتا ہے اسکو مع بیٹھنے والون اسکے کے اور اگر باہر اسکے رہتا ہے اور گرد اسکے تو جاری کرتا ہے اسکو اور پہونچاتا ہے اسکو طرف جگہ اسکی کے چنانچہ اسی بیلئے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملامتیہ مین سے پہننا لباس عوام کا اور بعضون نے لباس امیرونکا واسطے چھپانے احوال اپنے کے ۱۲ ع وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزھد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر الامل رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے کہ یار ہے امام مالک کا کہ سنا مین نے امام مالک سے اس حال مین کہ پوچھا گیا انسے کہ کیا ہے زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ف کسب سے مراد ہے مکسوب یعنی کھانے پینے کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے رسولون کو کلوا من الطیبت واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتھ بہت کرنے عمل کے بخوف آنے اجل کے اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہے عقبے مین اگر کوئی کہے کہ کیا ہے دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اسکا یہ ہے کہ یہ رد ہے اس شخص کے گمان کرتا ہے کہ زہد بیچ نرے ترک کرنے دنیا کے اور پہننے موٹے کپڑے اور کھانے سوکھی روٹی اور مستی کسی کے ہے اسکو

رد کیا کہ نہیں ہے حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نے بلکہ حقیقت اسکی یہ ہے کہ کھاوے تو حلال اور قناعت کرے تو قدر ضرورت
پر اور کوتاہ کرے آرزو کو جبکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زہد کرنا دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع
کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ نہ اُس چیز پر کہ تیرے ہاتھ میں ہے بہت اعتماد کرنے والا بہ نسبت اُس چیز کے کہ اللہ کے ہاتھ میں ہے ؏

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب ہے بیچ بیان محبت مال کے اور عمر کی طاعت
کے لیے ف یعنی اس میں بیان ہے اسکا کہ جائز ہے طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطے صرف کرنے انکے کے عبادت اور
طاعت میں ؏ استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہے اسلیے کہ آدمی بالطبع اسکی طرف
مائل ہے اور عمر ساتھ زبر او پیش عین اور جزم میم کے زندگانی اور جینا اور ساتھ پیش عین اور پیش میم کے بھی آیا ہے اور یہ فصیح تر ہے
اور اگر مقام قسم میں واقع ہو تو زبر فصیح تر ہے ؏

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہے بندے متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نے ف متقی وہ کہ بچے ممنوع چیزوں سے
یا وہ کہ نہ خرچ کرے مال اپنا لہو و لعب میں اور بعضوں نے کہا المتقی وہ ہے کہ بچے حرام اور شبہات سے اور تورع کرے خواہش نفس
کی چیزوں اور مباحات سے اور غنی سے مراد تونگر ساتھ مال کے ہے یا ساتھ دل کے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے
اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کے ہے اور یہ منافی بھی نہیں ہے غنا نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہے غنا میں اور مترتب
ہوتا ہے اسپر غنا ہاتھ کا کہ باعث ہے حاصل ہونے درجات کا دنیا اور عقبے میں حاصل یہ کہ مراد اس سے غنی شاکر ہے اور
اس سے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا
اوپر ہو چکا ہے اور خفی سے مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سے انقطاع کر کر مشغول ہو اپنے رب کی عبادت میں
یا مراد ہے خبر پوشیدہ کرنے والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالے کی رضامندی میں اس طرح پوشیدہ کرے کہ کوئی مطلع
نہو اسپر اور یہ شامل ہے فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہے اور خفی ساتھ حاے مہملہ کے بھی روایت کیا گیا ہے بمعنی مہربانی اور احسان
کرنے والے کے حق پر اور صحیح اول ہی ہے اور اس میں دلیل ہے اسکے لیے کہ کہتا ہے گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سے اور جسنے
فضیلت دی ہے اختلاط کو تاویل کی ہے اسکے ساتھ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کے یا عمل کی جاوے اوپر اختلاط بروں کے
؏ وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ فِیْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث
ابن عمر کی کہ سرا اسکا یہ ہے لا حسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل قرآن کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری
عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ
النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیوں میں سے بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اسکی اور نیک ہوں عمل اسکے پھر کہا
اُس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہووے عمر اسکی اور برے ہوں عمل اسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور
دارمی نے ف ظاہر عبارت سے یہ حکم غالب کا ہے یعنی اچھے یا برے عمل زیادہ ہوں اور اگر عمل نیک و بد برابر ہوں

تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودی کہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہے **وَعَنْ** عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبید بیٹے خالد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصون کے یعنے صحابہ مین سے پس مارا گیا ایک اُن دونون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی شہید ہوا جہاد مین پھر مرا دوسرا یعنی اپنے بستر پر بعد شہید ہونے بھائی اپنے کے بقدر ایک ہفتہ کے یا قریب ہفتہ کے یعنے تخمینا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نے اسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا تم نے اور کیا پڑہا تمنے نماز مین کہ اسپر پڑہی یعنے کیا دعا کی اسکے لیے کہا صحابہ نے کہ دعا کی ہمنے خدائے تعالے سے کہ بخشے گناہ اُسکے اور رحمت کرے اُسپر اور پہونچا دے اسکو ساتھ یار اُسکے کے کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اُسکے کے جنت مین جیسے کہ دنیا مین اتحاد رکھتے تھے آپس مین اور رہتے تھے اکٹھے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پس کہان گئی نماز اُسکی بعد نماز اُسکے کے یعنی یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جبکہ یہ دعا کی تمنے اللہ سے کہ پہونچا دے اسکو ساتھ یار اُسکے کے کہ مرتبہ اسکا کم ہے مرتبہ بھائی اسکے سے پس کہان گئی نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کے اور کہان گیا ثواب اور عملون اس مرد کا کہ بعد اسکے کیے یا فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزہ اسکے کا کہ بعد اسکے رکھا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصون کے ہے بہشت مین اور قرب الٰہی مین دور تر اور زیادہ تر ہے تفاوت اس مسافت سے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہے شہید سے یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ کیونکر افضل اور غالب ہوا یہ شخص پچھلے کا ایک ہفتہ مین کیا اوپر شہادت اُس شخص کے کہ پہلے شہید ہوا باوجودے کہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا مین اور اظہار دین حق مین پایا بالا تر ہے خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہ زمانہ ابتدائے اسلام اور قلت مددگارون دین کا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ وہ شخص پچھلا بھی مرابط تھا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکھتا تھا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَّزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَّزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٍ رَّزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ

بَيِّنَةٌ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے کہ اُسنے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین خصلتیں اور تین حکم ہیں کہ قسم کھاتا ہوں میں اُنپر کہ وہ حق ہیں اور پڑھتا ہوں میں تمھارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکھو اُسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزیں کہ قسم کھاتا ہوں اُنکی حقیت پر وہ یہ ہیں پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینے کے یعنی اللہ دیتا اگرچہ صورت میں نقصان ہے ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا میں اور سبب حصول ثواب کا آخرت میں بیچ حکم زیادتی کے ہے نہ نقصان کے اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اُس سے مال ناحق کہ صبر کیا اُس بندہ نے اُسپر یعنی اگرچہ متضمن تھا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اُس بندہ کے لیے خدائے تعالے نے بسبب اُس مظلمہ کی عزت یعنی اپنے نزدیک جیسے کہ وہ زیادہ کرتا ہے ظالم کے لیے اپنے نزدیک ذلت بسبب اُسکے یا زیادہ کرتا ہے اللہ تعالے بسبب اُسکے عزت اُسکے لیے دنیا میں انجام کار کو جیسے کہ حاصل ہوتی ہے ظالم کے لیے ذلت بسبب اُسکے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہے امر کہ کیا جاتا ہے ظالم زیردست اور ذلیل مظلوم کے آگے از روے جزاے موافق کے اور نہ کھولا کسی بندہ نے یعنی اپنے نفس پر دروازہ سوال کرنے کا یعنی لوگوں سے بغیر حاجت و ضرورت کے بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کے مگر کہ کھولا اللہ تعالے نے اُسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی حاجتیں پیش آتی ہیں یا لے لیتا ہے اُس سے نعمت کہ اُسکے پاس ہی پس پڑتا ہے نہایت خرابی میں اور لیکن وہ حدیث کہ کہا تھا میں نے بیان کرنا اُسکا پس یاد رکھو اُسکو یہ ہے کہ کہتا ہوں میں پس فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان اُس حدیث کے نہیں ہے دنیا مگر چار آدمیوں کے لیے اور منحصر ہے احوال دنیا کا اس چار مرتبہ میں اول وہ بندہ کہ دیا اُسکو اللہ تعالے نے مال اور علم کہ بسبب اُسکے طریقہ خرچ کرنے کا اور کیفیت خرچ کرنے مال کی مصارف خیر میں پہچانتا ہے پس وہ بندہ تقوے کرتا ہے اس مال میں رب اپنے کا کہ نہیں خرچ کرتا اُسکو حرام اور چیزوں ناپسندیدہ حق میں اور احسان کرتا ہے اپنوں سے اور کام کرتا ہے واسطے خدائے تعالے کے اُس مال میں موافق حق مال کے یعنی ادا کرتا ہے واسطے اللہ تعالے کے حقوق کہ متعلق ہیں ساتھ مال کے مثل زکوٰۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کے پس یہ بندہ بیچ افضل مراتب کے ہے یعنی بہت اچھی خصلت رکھتا ہے دنیا میں یا بیچ اعلے درجات کے ہے عقبے میں اور دوسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو اللہ تعالے نے علم کہ وہ اچھی طرح ثواب کی جگہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہے اور نہیں دیا ہے اُسکو اللہ تعالے نے مال پس یہ بندہ بمقتضاے علم کے کہ رکھتا ہے صادق ہے نیت اُسکی اور دوست رکھتا ہے اور آرزو کرتا ہے مال کے ہونے کی کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو بہتر عمل کرتا میں عمل فلانے کا تاکہ تقوے کرتا ہے پروردگار کا مال میں اور صلہ رحم کرتا ہے اور صرف کرتا ہے مال کو حقوق میں پس ثواب اُن دونوں کا برابر ہے یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونے مال کے خرچ کرتا ہے اور دوسرا نہیں کرتا لیکن بسبب نیت صادق کے اجر اسکا پاتا ہے اور تیسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو خدائے تعالے نے مال اور نہیں دیا ہے اُسکو علم کہ بسبب اُسکے تقوے کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق میں پس وہ بہکتا ہے بیچ مال اپنے کے بغیر استعمال کرنے علم کے یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہے کبھی از راہ حرص اور حب دنیا کے اور کبھی خرچ کرتا ہے واسطے سنانے اور دکھلانے اور فخر و تکبر کے نہیں تقوے کرتا بیچ خرچ کرنے اُس مال کے رب اپنے کا یعنی بسبب نہ ہونے علم کے بیچ لینے اور صرف کرنے اُسکے اور نہیں احسان و سلوک کرتا ناتے داروں سے یعنی بسبب قلت رحم اور نہ ہونے علم اور ہونے کثرت

حرص و بخل کے اور نہیں عمل کرتا ہے اس مین ساتھ حق کے یعنی کسی طرح کے حق کے خواہ اللہ کا ہو خواہ بندون کا پس یہ شخص بیچ پلید ترین مرتبے کے ہے اور چوتھا وہ بندہ ہے کہ نہیں دیا اسکو اللہ نے مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کے پس وہ کہتا ہے کہ اگر ہو نیمیرے پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اس مین فلانے کا سا یعنی اہل شر مین سے پس وہ مغلوب ہے بسبب نیت اپنے کے یا پس وہ بدنیت ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** یہان نیت کو اوپر معنے عزم کے حمل کرنا چاہیے آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہے اور معنی عزم کے یہ ہین کہ جمے اسپر اور کوئی مانع اسکے جانب سے نہین ہے مگر نہ ہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا اسکو اگر قدرت ہو وے اور پہونچے اس تک تو جیسے توقف کرتا ہے مثلا اگر کوئی عزم زنا پر رکھے گنہگار ہے اور ماخوذ ہے اسپر اگرچہ عزم زنا زنا نہین ہے لیکن ایک گناہ علیحدہ ہے اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ اول وسواس شیطان ہے کہ دل مین پڑتا ہے بغیر کسب عمل کے اسکو ہاجس کہتے ہین اور ہاجس پر مواخذہ نہین ہے اور جب خاطر مین بیٹھے اور باطن مین جولان کرے اور پھر سے اسکو خاطر کہتے ہین اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سے مرفوع اور معاف ہے اور مواخذہ نہین اسپر اور یہ خصائص اس امت سے ہے بعد ازان ہم ہی کہ قصد و نیت فعل کی رکھے اور حسنات مین مجرد قصد و نیت کے حسنہ کامل لکھتے ہین اور سیئات مین معین بعد ازان عزم ہی جیسے کہ بیان کیا اس پر مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا ہے اور حضرت شیخ نے ضمیر فیہ کی جملہ یعمل اللہ فیہ مین مال کی طرف پھیری ہے اور ملا علی رح نے علم کی طرف یعنی کام کرتا ہے واسطے اللہ کے علم مین یعنی علم کے کہ ادا کرتا ہے حق اسکا اور عمل کرتا ہے اسپر ساتھ حق اللہ کے اور حق بندون اسکے کے پس یہ لکھکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کے نقل کیا ہے اور معنی لفظ یخبط کے حضرت شیخ نے یہ لکھے ہین کہ خبط و خلط کرتا ہے اپنے مال مین اور ہات اور پانو مارتا ہے بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کے طریق خیر و شر مین اور صرف کرتا ہے اسکو غیر حق مین جیسے فرمایا ہے لایتقی الخ اور ملا علی نے یہ معنے لکھے ہین کہ اٹھتا ہے اور بیٹھتا ہے ساتھ جمع کرنے مال کے اور نہ دینے کے اور مختلف ہوتا ہے حال مین باعتبار خرچ کرنے کے اور امساک کے اپنے مال مین **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی اذا اراد بعبد خیرا استعملہ فقیل وکیف یستعملہ یا رسول اللہ قال یوفقہ لعمل صالح قبل الموت رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہے ساتھ بندے کے بھلائی کا یعنی انجام کار اسکے مین ذکر واتا ہے اس سے بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا گیا آنحضرت سے کہ کس طرح کروا تا بھلائی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہے اسکو عمل نیک کی پہلے موت کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی یہانتک کہ مرتا ہے توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہے اسکا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ اسمین کار نیک کر سکتا ہے **طرح** **وعن** شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل اور فرمان بردار کرے اپنے نفس کو اللہ تعالے کے امر کا اور منقاد کرے اسکو اسکے حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کرے واسطے ثواب اور جزا کے کہ بعد موت کے پاوے گا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھ کہ نفس چاہے چیزون حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دیوے اسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکے گناہ کرتا ہے

اور خلاف فرمان حق کے چلتا ہے اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہیں کرتا ہے اور پھر آرزو اور خواہش رکھتا ہے خدائے تعالے سے کہ راضی ہو اور بخشدے اور بہشت میں داخل کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی حال تو یہ ہے اور آرزو یہ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ رب میرا کریم و رحیم ہے بخش ہی دے گا مجھکو حالانکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ اور فرمایا ہے نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ اور فرمایا ہے اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ اور فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ حاصل یہ کہ عمل نکرنا اور رکھے امیدوار رہنا نچاہیے بلکہ عمل کرے اور پھر امیدوار رحمت کا رہے اور ڈرتا رہے اسکے عذاب سے شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کے کہتے ہیں کہ علمائے ربانی نے کہا ہے کہ رجا کاذب کہ مغرور ہو صاحب اسکا اسپر اور باز رہے عمل سے اور دلیر کرے اسکو گناہوں پر حقیقت میں رجا نہیں ہے بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہے اور حضرت معروف کرخی رح فرماتے ہیں کہ طلب کرنا بہشت کا بے عمل کے ایک گناہ ہے گناہوں سے اور امید شفاعت بے سبب و بے علاقہ ایک قسم کا فریب ہے اور امیدوار رہنا رحمت کا اس سے کہ فرمانبرداری نکرے اسکی حماقت و جہالت ہے اور حسن بصری رح کہتے ہیں کہ ایک قوم کو باز رکھا بخشش کی آرزوؤں نے یہانتک کہ باہر نکلے دنیا سے اور حال یہ ہے کہ نہیں ہے انکے لیے نیکی کہتا ہے ایک ان میں سے کہ اچھا رکھتا ہوں میں گمان اپنے پروردگار سے بخشنے والا ہے جھوٹ کہتا ہے اگر اچھا ہے گمان اسکا ساتھ پروردگار کے تو اچھے عمل کرتا اور فرماتے ہیں حسن بصری کہ دور رہو اے بندگان خدا ان آرزوؤں باطل سے کہ یہ وادی حمقوں کی ہیں کہ پڑے ہیں لوگ ان میں قسم خدا کی نہ دی خدائے تعالے نے کسی بندے کو اسکی آرزوؤں سے خیر دنیا میں اور نہ آخرت میں اور عمر بن منصور نے اپنے ایک یار کو لکھا کہ تو امید رکھتا ہے دراز عمر اپنی کی اور آرزو رکھتا ہے تو خدائے تعالے سے ساتھ کار بد اپنے کے ہوش میں آ کہ تو ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہے تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا جو ابتدائے حدیث میں ہے اسکے معنی ایک تو یہی ہیں کہ جو مذکور ہوئے یعنی فرمان بردار کیا اور ذکر کیا نووی نے کہ کہا ترمذی نے اور اور علماء نے کہ معنی دان نفسہ کے حاسبہا ہیں یعنی محاسبہ کیا اپنے اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا میں پس اگر ہیں اچھے تو حمد کرے اللہ تعالے کی اور اگر ہیں شر تو توبہ کرے انسے اور تدارک کرے فوت ہوئی چیز کا پہلے اسکے کہ حساب کیا جاوے عقبےٰ میں جیسکہ روایت کیا گیا ہے حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا اور فرمایا اللہ تعالے نے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِهِ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ ترجمہ روایت ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تھے ہم ایک مجلس میں پس آئے ہمپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تھا حضرت کے سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانے کے پس کہا ہمنے یارسول اللہ دیکھتے ہیں ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرۂ مبارک پر ہویدا ہے فرمایا کہ ہاں کہا راوی نے کہ پھر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر دولتمندی کے کہ نیک ہے یا بد پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے مضائقہ دولتمندی کا واسطے اس شخص کے کہ ڈرے اللہ عزوجل سے اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتھ فقر کے ہو واسطے

پرہیزگار کے بہتر ہی دولتمندی سے اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتوں سے ہی کہ شکر اسکا واجب ہی اور سوال کیا جاوے گا بندہ اُس سے قیامت مین جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِينَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سے کہ کہا تھا مال اگلے زمانے مین مکروہ و ناپسند یعنی اسلیے کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اس زمانہ کے لوگون کا تھا اور قوت لایموت بے سعی و تردد کے اور بغیر توجہ کے طرف بادشاہون اور امیرون کے پہونچتا تھا اور اُنسے ایذا اور خواری نہین پہونچتی تھی پس لیے پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کے سست ہوگئے ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطے حاصل کرنے قوت کے توجہ اور تردد اغنیاء کے دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اُٹھائی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکے سبب سے بچتا ہی پڑنے سے حرام وشبہ مین اور باز رکھتا ہی اُسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کے سے اور کہا سفیان نے اگر نہوتے یہ دینار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کر ڈالتے ہمکو یہ بادشاہ اور کہا سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتھ اُسکے کے ان اموال سے کچھ یعنی تھوڑا سا بقدر کفایت کے پس چاہیے کہ اصلاح کرے اُسکو یعنی ضائع نکرے اُسکو بلکہ بڑہا وے اُسکو ایک طرح کی تجارت کرکر یا خرج کرے اُسکو بوجہ قناعت کے اس لیے کہ یہ زمانہ ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہوکوئی ہوگا اول ان شخصون کا کہ ہاتھ سے دین اپنے دین کو یعنی دنیا کے حاصل کرنے کے لیے اور کہا مال حلال نہین اٹھا تا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنة مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیے اور اُسکو نگاہ رکھے اور باحتیاط خرچ کرے تا چندے باقی رہے اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اُس مین اسراف کرسکین ۱۲ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّينَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کرے گا اُسکو خدا تعالے اُسکے دن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے یعنی تو وہ کہ عمر انکی دنیا مین ساٹھ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالے نے اُسکے حق مین یہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنے تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑے اس مین ایسا عاقل کہ اُسکی شان سے ہی یہ کہ نصیحت پکڑے اور حال آنکہ آیا تمھارے پاس ڈرانے والا یعنی بڑھاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلٰثَةً أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِينِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَكَانُوا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ آخِرًا

قولہ ترس المومن یعنی مال سپر ہی مومن کی ۱۲

قولہ لتمندل منتدیل یعنی رومال بنا کر کام مین لاتے ان بادشاہون کو دست و رومال کی طرح ...

بِلِيْلِهِ وَاٰوٰهُمْ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ اور روایت ہے عبداللہ بن شداد سے کہ کہا تحقیق کتنے ایک ادمی قبیلہ بنے عذرہ سے کہ تین تن تھے آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس مسلمان ہوئے یعنی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا بہ نیت مجاہدہ کے اور تھے وہ فقر وفاقہ والے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ کفایت کرے مجکو انکی خبرگیری سے یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کر دے تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تھے یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہ پس نکلا اُس لشکر مین ایک شخص اُن تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پھر بھیجا حضرت نے ایک لشکر اور پس نکلا اُس لشکر مین دوسرا شخص اُن تینون مین سے پس شہید کیا گیا پھر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال مین کہ مرابط اور نیت رکھنے والا جہاد کا تھا کہا عبداللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکھا مین نے یعنی خواب مین اُن تینون کو بہشت مین اور دیکھا مین نے اس شخص کو کہ مرا تھا اپنے بستر پر آگے اُنکے اور دیکھا مین نے اُسکو کہ شہید کیا گیا تھا آخر کہ پاس پاس جاتا ہے اُسکے اور متصل ہے ساتھ اُسکے اور دیکھا مین نے اُن تینون کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تھا اُن مین سے کہ نزدیک جاتا ہے اُس شہید آخر کے اور سب سے پیچھے ہے پس گذرا میرے دل مین اس سے شبہ یعنی چاہیے تھا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تھا پیچھے اُن سے ہوتا اور اس ترتیب کے جو خلاف دیکھا تو نہایت تعجب اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا تو نے اس قضیہ مین سے یعنی آگے سب سے دیکھنا تیرا اُسکو کہ مرا تھا بستر پر اور اسی طرح دیکھنا آخر کا آگے شہید اول سے جگہ انکار کی نہین ہے اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہے کوئی افضل نزدیک خدا کے اُس مسلمان سے کہ دراز کی جاوے عمر اُسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنے اُسکے کے خدا تعالے کو ساتھ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے **ف** اور مانند انکے کے تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سے بیشک اجر وفضیلت اُسکی زیادہ تر ہوگی اُس سے اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اُسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سے اور تاویل وتوجیہ اُسکی وہی ہے کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کے مذکور ہوئی چنانچہ یہان بھی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہے اُسکی طرف کہ تھا وہ مرابط الخ **ع ح**

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمٍ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَمُوْتَ هَرَمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہے محمد بن عمیرہ سے اور تھے وہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گرے اپنے منہ پر اُس دن سے کہ پیدا کیا گیا ہے یہان تک کہ مرے بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کے یعنی فرض کیا جاوے کہ وقت پیدائش سے بڑہاپے تک سجدہ اور نمازہی مین مونہہ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہونچے تو البتہ حقیر جانے گا اس اپنے پڑے رہنے کو طاعت وعبادت مین بیچ اُس دن کے یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکھنے ثواب ملنے کے اور البتہ دوست رکھےگا

اور آرزو کرے گا کہ پھر بھیجا جاوے طرف دنیا کے تا زیادہ ہووے اجر و ثواب عمل کا یعنی پس اس قدر کہ عمر زیادہ ہوتا کہ موجب باقی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہو گی نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

باب ہے بیچ بیان توکل کے اور صبر کے۔ **ف** وکل اور وکول لغت مین چھوڑنا کار کسی پر اور وکالت ساتھ زیر اور زبر کے اسم ہے اُس سے توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتھ پیش کے اسم ہے اُس سے اور شرع مین عبارت ہے سپرد کرنے بندے کے سے اپنے کام کو خدا کے تئین اور نکلنا تدبیر نفس سے اور تبری کرنا اپنے حول و قوت سے اور توکل سب کامون مین جاری ہوتا ہے اور اکثر استعمال اُسکا رزق مین ہوتا ہے اور حقیقت مین معنی توکل کے بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن ہونے حق عز و جل کے رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اُسکی نہین ہے بلکہ چاہیے کہ نظر اُس سے ساقط ہو اسلیے کہ توکل کار دل کا ہے جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہے اور کسب و کار ساتھ اسکے منافات نہین رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتے ہین واسطے ثابت کرنے مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتے ہین تا نظر اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہوا یہ کہ ہونا اسباب کا رزق کے پہونچنے مین شرط نہین ہے اور بعضون نے تفسیر کیا ہے توکل کو ساتھ نکل آنے کے کسب و اسباب سے بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالے پر اور یہ ابتداے حال توکل کی ہے یا مراد با یہ آنا ہے تعلق دل کے ساتھ اسکے اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہین ہوتی اور یقین اسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنے اُسکی کے ایک ہی حال پر ہوتا ہے مثلاً منتہی اگر درخت خرما کا لگاوے اور بطریق خرق عادت کے اُسی وقت وہ پھل لاوے یقین اُسکا قدرت صانع تعالے پر بیچ صورت مین اور اسصورت مین کہ درخت خرما بعد از سالہا سال کے بطریق عادت معمولی کے پھل لاوے یکسان ہوتا ہے بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت اُسکی کے بیچ صورت اسباب کے اور ترتب مسببات کے اُسپر زیادہ ہے اور بیچ بے سببی کے وہی ایک فعل ہے فقط اور یہان کتنے ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہین کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کے معطل کرنا پیدایش الٰہی کا ہے اور صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہے ایک چیز سے کہ اُسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین کبرے رح نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہے ساتھ مجاہدہ کے اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنے نفس کے محبوبات اُسکے سے اور عوارف مین لکھا ہے کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہے خداے تعالے پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشون اور خطرون کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفل فرض جیسکہ صبر کرنا ادائی فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل سے صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کے اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کے بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتے انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص ہے ساتھ صبر کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہے **ق٢** جاننا چاہیے کہ مانع قوی عبادت سے فکر کھانے اور پینے اور حوائج ضروری کے ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے اُنکا کہ کہتا ہے سب چیز سے باز آیا مین اور زہد و تقوے بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کے ساتھ خلق کے کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ اسکے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالے پر میسر نہین ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہے اور فراغ عبادت سے

حلاوت اُس مین ہاتھ نہین لگتی اور غم روزی کا اُسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے نہین بجا لا سکتا پس
توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ہووے قوی تر لوگون مین تو چاہیے
کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگے مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدا ے تعالے کو وکیل امور اپنے کا اور ضامن صلاح
اپنے کا جان کر محض اُسی پر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہی ہرگز فوت نہوگا اور حکم الٰہی
ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کرے یا نکرے اور جانے کہ خدا ے تعالے ضامن بندون کی روزی کا ہی وَمَا مِن دَآبَّةٍ
فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور اس پر قسم کھائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ پس اگر اوپر ضمانت اور وعدے اُسکے
کے اعتماد نکرے اور باور نکرے تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا اور مال اور اسباب اور
اکتساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوا ے خدا کے کوئی نہین ہی بے سبب دیے کسب بھی
پہونچاتا ہی وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اور کسب و سبب مین مشغول ہونے کو بھی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اُسپر
نکرے اور وعدہ الٰہی پر خاطر جمع رکھے اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بھی خدا ے تعالے روزی پہونچا دیگا اور یہ درجہ
ادنے اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اور اعلے تر
اس سے درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اُسکے علم کو سونپے اور کچھ تردد اُسکے دل مین نرہے اور یہ درجہ اولیا کا ہی
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ مشعر ہی اُسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کے وہی ہی کہ اعتماد دل کا
اوپر کسب اور سبب کے ہو اور اُسکو شرک خفی کہتے ہین پس جو کسب کرنے والا کہ اعتماد اُسکے دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سے ہی
لیکن اعلے درجہ توکل کا یہی ہی کہ ہاتھ تمام اسباب سے باز رکھے اور تمام امور مین توکل کرے اللہ ہی پر اور سونپے امور
اپنے اُسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہے اور امید
خلق سے منقطع رکھے اور رنج و بلا پر کہ پیش آوے راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول
ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہی اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کے بھی ہاتھ سبب سے باز رکھنا
روا نہین اسلیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نے کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کے بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور و فتور
دیکھے اُسکو ضرور ہی کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا
اُس کار و سبب سے کہ قطعاً کاربرآری سوا اُسکے نہو اور سنت اللہ اُسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہی جیسے کہ ہاتھ سے کھانا کھانا چھوڑ دے
بگمان اسکے کہ کھانا خود بخود منھ مین چلا جاوے گا کہ اُسکو جنون و حماقت کہتے ہین اور حق توکل ایسے امور مین یہ ہی کہ جانے کہ حق
تعالے نے طعام اسلیے پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سب کا وہی ہی یہ سبب اس کا رکھا ہی کہ خدا ے تعالے نے ہمکو دیا ہی
اور اعتماد ہاتھ پر نکرے اور جانے کہ بہتیرے کٹون کے امور بھی سرانجام پاتے ہین اور اُسپر ہاتھ باز رکھنا اُس اسباب سے
کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اُسکے قطعی نہو مانند لینے خرچ راہ کے سفر مین اور مانند اُسکے کے روا ہی اسلیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع
ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینے والون کا بھی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کے نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو
نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کے حق پر اعلے درجات سے ہی

اور جو کہ عیال رکھتا ہو اور عیال اُسکے تنگی پر صابر نہین اور رضامند نہین اسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکھنا بھی واسطے عیال کے ایک سال تک اور واسطے نفس اپنے کے چالیس روز تک منافی توکل کے نہین کہ رسول علیہ السلام نے رکھا ہے اور اسی طرح ہے علاج بیماری کا اور رکھنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کے کہ ہر روز کام مین آتے ہین لیکن اگر کچھ ذخیرہ نہ رکھے اور سب کچھ ترک کرے اور دل اُسکا اللہ تعالے پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلے درجہ ہے اُسکے لیے بڑی قوت یقینی چاہیے پس جسکو سوا ذخیرہ کرنے کے فراغ عبادت اور دلجمعی حاصل نہو اُسکو ذخیرہ رکھنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سے اور چھپانا مرض کا غیر طبیب سے شرط توکل ہے اور کہا ہے علمار نے کہ توکل سوائے توحید اور زہد کے راست نہین آتا اور مراد توحید سے یہان یہ ہے کہ تمام مخلوقات کو پیدا کیش اللہ تعالے کی جانے اور جانے کہ محرک سب کا سوائے واحد حقیقی کے کوئی نہین جو کچھ آتا جاتا ہے سب ایک ہی جگہ سے ہے جسکے دل پر یہ بات غالب ہو جاوے گی بے اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہے تا ایمان اُسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول ہو سکے کہ ساتھ جزع اور فزع اور تاسف کے عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہے ساتھ صبر کرنے کے ایک تو فتحیاب ہونا دشمنون پر ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالے نے فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہے صبر کے سبب سے جیسے کہ فرمایا و تمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہے وجعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہے انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہے وبشر الصابرین اور چھٹے محبت خدائے تعالے کی ہے ان اللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہے اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹھوین بزرگی اور سلام ہے اللہ تعالے کی طرف سے سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بے نہایت کا ہے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کرے ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکے حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جانا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہے جزع کرنے سے اور جزع ذکر کرنا مجبر اپنے کا ہے سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہے سختی سے بطریق قطع اور حکم کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہے اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہے کہ تامل کرے اس مین کہ جو کچھ مقدر ہے جزع و فزع سے متغیر نہین ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہے پھر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہے دوسرے صبر کرنا گناہ ہونے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے چوتھے صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب بجا لاوے عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سے امن مین رہے گا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاوے گا اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کرے سب نعمتون سے محروم رہے گا اور عبادت نہین کر سکے گا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کرے تو بسبب نہ صبر کرنے کے گناہون سے حبط ہوگا بحر العلوم و مغنی الطالب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہون گے بہشت مین میری امت مین سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتے ہین اور نہ شگون بد لیتے ہین اور اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہین یعنی بیچ تمام اُن چیزون کے کہ کرتے ہین اور ترک کرتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ تا بعین انکے کے پس نہین

منافی ہے اس حدیث کے کہ ہر ایک کے ساتھ ان میں سے ستر ہزار ہوں گے اور نہ طلب منتر کی کرتے ہیں یعنی مطلقاً یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ کے اور نہ شگون بد لیتے ہیں یعنی حیوانات کے اوڑ جانے سے یا آواز کے سننے سے بلکہ کہتے ہیں جیسے کہ وارد ہوا ہے اللّٰھم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الٰہ غیرک اللّٰھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ نے کہ یہ صفت اولیاء کاملین سے ہے کہ جو اعراض کرتے ہیں اسباب دنیا سے اور متعلقات اسکے سے اور نہیں التفات کرتے طرف کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہے کہ نہیں پہونچتے انکو غیر انکے اور واسطے عوام کے رخصت ہے انکے لیے دوا کرنے اور علاج کرنے کی اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ دعا کے ہوتا ہے جملہ خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کرے رخصت دی جاتی ہے اسکے لیے منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہیں سنا ہے تو نے کہ حضرت صدیق نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا انپر آں حضرت نے اسی لیے کہ جانتے تھے یقین وصبر انکا اور جبکہ لایا آپ کے پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوا سے میں کچھ ملک میں نہیں رکھتا پس حضرت نے اسکو مارا اور غصہ کیا اسپر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ کتاب وسنت سے معلوم نہیں ہوتے اور شارع نے انکو روا نہیں رکھا اور امن نہیں ہے اس میں پڑ جانے سے شرک میں بقرینہ قول ولا یتطیرون کے اسلیے کہ یہ بات ثابت ہے کہ تطیر عادات جاہلیت سے ہے اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سے تمام مسلمانوں پر لازم ہے اور باوجود اسکے اس میں فضیلت ہے اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ در آنا بہشت کا ہے بے حساب لیا اسے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار رہیں ساتھ اس باب کے اگرچہ جاہلیت سے ہوں اور یہ بھی درجات توکل سے ہے اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہے مطلقاً کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کہ وہی ہے متعارف توکل سے یہی معنے سمجھے جاتے ہیں پس شاید اسی لیے تفسیر کیا ہے صوفیوں نے توکل کو ساتھ ترک کرنے سب اور اسباب کے بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہے اور متوسطوں کا اور انکو یہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث میں مذکور ہے حاصل ہے ساتھ زیادتی کے للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ اور تیسرا امر مرتبہ منتہیوں اور مقربوں کا ہے کہ اسباب بالکل منظر ظاہری انکی سے ساقط ہے اور وجود وعدم انکا برابر ہوا ہے اور انکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہے اور اس حیثیت سے حکم عزیمت کا پکڑتا ہے اور یہ مرتبہ خص خوص کا ہے کہ انبیا اور اولیا ہیں کہ اپنے سے فانی اور باقی ساتھ خدا کے ہیں اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اسکی یہ ہے اور جزا انکی سب سے زیادہ ہے ح اور عالمگیری میں قاعدہ کلیہ یوں لکھا ہے کہ اسباب دور کرنے والے ضرر کے تین قسم کے ہیں ایک تو مقطوع بہ یعنی یقینی جیسکہ پانی کہ دور کرتا ہے ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہے ضرر بھوک کو اور دوسرے ظنی جیسے کہ فصد اور پچھنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کے اور معالجہ حرارت کا ساتھ برودت کے اور یہ اسباب ظاہرہ ہیں طب میں اور تیسرے موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑھ کر دم کرنے اور تعویذ تمام کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سے نہیں ہے بلکہ ترک کرنا اسکا حرام ہے در صورت خوف موت کے اور اسپر موہوم پس شرط توکل یہ ہے کہ ترک کرے اسکو اسلیے کہ وصف کیا ہے ساتھ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور رائے یہ درجہ متوسط کہ وہ ظنی چیزوں کا کرنا ہے مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کے نزدیک اطبا کے پس کرنا اسکا نہیں ہے مناقض توکل کا

بخلاف موہوم کے اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہے ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہے ترک کرنا ظنی کا افضل کرنے اُسکے سے بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہے درمیان دو درجون کے کذا فی الفصول العمادیہ انتہی **وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ ثُمَّ قِيْلَ لِيْ انْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيْ انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اُسی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکہائی گئین مجکو امتین یعنی ساتھ انبیا اُنکے کے بطریق کشف کے یا خواب مین یا خبر دی ہے دکہانے اُنکے سے دن قیامت کے اور تعبیر ساتھ ماضی کے بسبب تحقیق وقوع کے ہے پس شروع کیا کہ گذرتا ہے ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اُسکے ساتھ ایک شخص ہے یعنی تابع اُسکا کہ نہین تھا کوئی تابع اُسکا سوائے اُسکے اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر حال آنکہ اُسکے ساتھ ہین دو شخص اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اُسکے ساتھ ہے ایک جماعت اور گذرتا ہے ایک پیغمبر اور نہین ہے ساتھ اُسکے کوئی یعنی بسبب نہ متابعت کرنے کسی کے اُسکی پس دیکھا مین نے یعنے آگے اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکھا ہے اور بھر دیا ہے اُسنے کنارۂ آسمان کو پس چونکہ بہت تھی وہ جماعت امید رکھی مین نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسےٰ پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کے یعنی جو کہ ایمان لائے تھے اُنپر پھر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکھ یعنی گویا کہ آنحضرت نے حیا سے سر جھکا لیا تھا اسوقت اور منہ چھپا لیا تھا اُس جگہ سے کہ جہان سے لوگ گذرتے تھے پس کہا گیا آپ کو کہ دیکھو گے امت اپنی پس دیکھا مین نے یعنی آگے اپنے انبوہ بہت کہ روک رکھا ہے اُسنے کنارۂ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مین نے اُسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میرے یعنی بلکہ تیرے لیے زیادتی ہے بہ نسبت سابق کے دیکھ ادہر اودہر یعنی دائین بائین پس دیکھا مین نے ایک انبوہ بہت کہ گھیر لیا ہے اُسنے کنارۂ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگے اور دائین اور بائین ہین امت تیری ہین اور ساتھ اُنکے یعنی منجملہ اُنکے یا زیادہ اُنپر ستر ہزار آدمی کہ آگے اُنکے ہین داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے اور وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتے ہین اور نہ منتر پڑھواتے ہین اور نہ داغ لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالے سے یہ کہ کرے مجکو اُن مین سے یعنی متوکلین مین سے کہ داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے کہا آنحضرت نے خداوندا گردان تو عکاشہ کو اُن مین سے پھر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ گردانے مجکو اُن مین سے پس فرمایا حضرت نے کہ سبقت لے گیا تجھسے ساتھ اس دعا کے عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف مراد نبی سے اس مین رسول ہے حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نے احتمال ہے یہ کہ ہون معنے اسکے یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت مین سے سوائے اُنکے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہون معنے اسکے یہ کہ انہین مین سے ستر ہزار ایسے ہین اور

مؤید ہے اسکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک ویدخلون الجنۃ من ہولاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتے ہیں یعنی مگر وقت ضرورت کے لیتے ہیں اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ ان میں سے سعد بن ابی وقاص بھی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے یا مطلق داغ نہیں لیتے ہیں بسبب راضی ہونے کے قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کے کہ نہیں ضرر کرتا اور نہیں نفع دیتا مگر اللہ اور نہیں تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت میں سوائے اسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کے ہیں خارج دایرہ وجود سے فانی اپنے نفسوں کے حظوظ سے ع نہ داغ لیتے ہیں معنی اسکے یہ ہیں مگر وقت ضرورت کے باوجود اسکے کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالے رکھتے ہیں نہ نرے داغنے سے اور نہ منتر پڑھوالتے ہیں یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث صحیح میں اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے کہ ہو اس میں شرک اور نہ شگون بد لیتے ہیں یعنی کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کتے بلی وغیرہما جانوروں چرندہ سے پس مراد یہ ہے کہ وہ چھوڑتے ہیں اعمال جاہلیت کے پھر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہیں عدد مذکور سے کہیں گے ہم کہ مراد کثرت ہے نہ یہ عدد مخصوص مگر ماننی داغ کرنا بھی اسباب وہمیہ سے ہے اور حدیثوں میں نہی اس سے آئی ہے اور وقت ضرورت کے کہ اگر حکیم اطباء حاذق کے یقین ہوئے تو اجازت بھی ہے اور حضرت نے دوسرے شخص کے حق میں اسلیے دعا نہ مانگی کہ اذن نہیں دیے گئے تھے حضرت اس مجلس میں دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجائش دعا کی دوسرے کے حق میں نہ رہی یا یہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اسکے صراحۃً نہ فرمایا کہ تو اہل اسکا نہیں ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام مشترک کے اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کے دعا کرنیکا سبقت اسکی تھی ساتھ التماس دعا کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شخص منافقوں میں سے تھا اس سبب سے اسکے لیے دعا نہ کی اور باوجود اسکے ازراہ حسن خلق کے جواب دیا ساتھ کلام مجمل کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تخصیص عکاشہ کے دعا کی بسبب وحی خفی کے تھی اور یہ قول صواب تر ہے اس لیے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں واللہ اعلم اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ جلدی اور سبقت کرے طرف نیکیوں کے اور طلب دعا کی کرے صالحین سے وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب واسطے شان اور حال مسلمان کے کہ تمام شان اسکی اسکے لیے بہتر ہے اور نہیں ہے یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچے اسکو خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتیں اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہے پس ہوتا ہے شکر بہتر اسکے لیے اور اگر پہونچتا ہے اسکو ضرر یعنے فقر اور مرض اور رنج و بلا میں صبر کرتا ہے پس ہوتا ہے صبر بہتر اسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے ف مقام صبر و شکر کے دونوں عالی ہیں بوجہ دو ثواب انپر مرتب ہوتا ہے اور آدمی ان دو حال سے خالی نہیں پس وہ بہر حال بہتر ہے پھر یہ ہونا خیر کا ہر حال میں مومن کامل کے لیے ہے اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہے کہ اگر پہونچی ہے اسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتیں کرنے لگتا ہے اور اگر ضرر پہونچتا ہے اسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کے کہ اس سے ایسی بات نہیں ہوتی ہے ح ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ

شیئ فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور اعتقاد کے ساتھ خدا کے اور توکل اور اعتماد کے اُسپر اور قصد کرنے کے امور خیر پر اور جہاد کرنے کے راہ خدا مین یا قوی ہے صبر کرنے مین لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنے مین اُنکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنے مین بہتر ہے مسلمان ضعیف سے یعنی اِن صفات مین اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہے اور کوئی مسلمان صفات نیک سے خالی نہین اور اصل ایمان کا ملتزم صفتون خیر کی ہے حرص کر تو اُس چیز پر کہ نفع دے تجکو یعنی امر دین سے اور مدد و توفیق طلب کر خدائے تعالے سے یعنی عمل نیک کرنے پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سے اسلیے کہ اللہ تعالے قادر ہے اُسپر کہ دیوے تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہووے اُسکی استعانت پر اور بعضون نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنے اُس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اُسکا اور نہ چھوڑ تو اُسکو اور اگر پہونچے تجکو کچھ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سے یا زبان حال سے کہ مقدر کیا اللہ نے یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اُسکی کے اور جو کچھ چاہتا ہے خدائے تعالے کرتا ہے اسلیے کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانے کے کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الٰہی کے اور بہ نسبت حول و قوت نفس کے کہتے ہین کھولتا ہے کار شیطان کو اور لاتا ہے دل مین وسوسہ اُسکا ساتھ ندامت اور معارضہ تقدیر کے [illegible] نقل کی یہ مسلم نے ف یہ کہنا اسلیے منع ہے کہ کچھ فائدہ نہین رکھتا اسلیے کہ جو مقدر مین ہے وہی ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہے کہ منازعت ساتھ تقدیر کے لازم آوے اور الا وارد ہوا ہے قرآن مین لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل اور حدیث مین ہے لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین آتی [illegible] بہت [illegible] آیا ہے استعمال لو کا [illegible] کہ یہ نہی وارد ہوئی ہے اُس جگہہ کہ جہان فائدہ نہو [illegible] تقدیر کا ہو اور [illegible] ہے نہ تحریمی اور جبکہ [illegible] تاسف کے فوت ہونے طاعت الٰہی پر یا متعذر ہو اُس سے پس نہین مضائقہ ہے اُسکا اور اُسپر حمل کیا جاتا ہے استعمال لو کا کہ موجود ہے حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونے طاعت پر باعث ثواب ہے پس لائق ہے کہ گنا جاوے قبیلہ استحباب سے چنانچہ روایت کیا ہے رازی نے اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سے کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اُسے قریب ہوا دوزخ کے مسیرہ ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اُس سے قریب ہوا جنت سے مسیرہ ہزار برس کے ذکر کی یہ سیوطی نے جامع مین

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ الترمذی وابن ماجۃ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دے تمکو جیسے کہ روزی دیتا ہے جانورون پرندون کو نکلتے ہین جانور صبحکو بھوکے اور پھرتے ہین شام کو اپنے گھونسلون مین سیر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حق توکل یہ ہے کہ یقینا جانے یہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوائے اللہ تعالے کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالے کی طرف سے ہین اور وہ ضامن ہے رزق کا بیشک و شبہ پس اسکا یقین کر کر سعی کر سیج طلب کرنیکے اچھی وجہ پر یعنی رنج بہت نہ اٹھاوے اور حرص اور افراط و مبالغہ نکرے اُسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہے کہا امام غزالی نے کہ جو کوئی

گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور پڑے رہنا زمین پر مانند کپڑے کے ڈالے گئے زمین پر وہ جاہل ہے اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کی قلب ہے اور حرکت ظاہر بدن ہے پس وہ منافی توکل کے نہیں جبکہ اعتماد واثق خدائے عزوجل پر ہو چنانچہ اسلیے تشبیہ دی ساتھ جانور پرندہ کے کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہے لیکن اعتماد اللہ تعالے ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت میں اشارہ ہے اسپر کہ سعی اور واسطہ بھی کچھ نہیں منافی ہے اعتماد کی اللہ تعالے پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے وکاین من دابۃ لا تحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطے آگاہ کرنے کے ہے اسپر کہ کسب نہیں ہے رزق بلکہ رازق اللہ تعالے ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کے کسب سے اسلیے کہ توکل کی جگہ دل ہے نہیں منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کے بھی بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکے کے پہونچتا ہے رزق اللہ تعالے کا بسبب برکت اسکے کے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اللہ تعالے کے سے ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور منقول ہے کہ بچے کوے کے وقت نکلنے کے انڈے سے ہوتے ہیں سفید پس برے معلوم ہوتے ہیں وہ کوے کو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے انکو اور باقی رہتے ہیں بچے اکیلے پس بھیجتا ہے اللہ تعالے طرف انکے مکھی اور چیونٹی پس چن چن کر کھاتے ہیں وہ انکو یہانتک کہ بڑے ہوتے ہیں کچھ تو سیاہ ہو جاتے ہیں پس پھرتا ہے طرف انکے کوا تو دیکھتا ہے انکو سیاہ پس لے بیٹھتا ہے انکو اور پرورش کرتا ہے انکو پس یہ پہونچتا ہے انکو رزق بغیر سعی کے اور اور حکایتیں اس باب میں بہت ہیں اور عجیب تر حکایت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بھی کیا ہے تو نے کسی پر وقت روح نکالنے کے پس کہا عزرائیل نے ہاں اے رب میرے جسوقت کہ غرق ہوئے ایک کشتی کے لوگ اور کچھ ان میں سے باقی رہے کشتی کے تختوں پر اور تھی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نے اسکی روح قبض کرنے کا پس رحم کھایا میں نے اسوقت اسکے بچے پر فرمایا اللہ تعالے نے کہ میں نے ڈالا اس بچے کو ایک جزیرے پر اور بھیجی میں نے طرف اسکے ایک شیرنی کہ دودھ پلاتی تھی اسکو یہانتک کہ کچھ بڑا ہوا پھر متعین کیے میں نے کچھ جن تاکہ تعلیم کریں اسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا اٹھارہ اور داخل ہوا علما میں اور حاصل ہوئی اسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کے مرتبہ کو پس بادشاہ ہوا تمام روئے زمین کا پس دعوے کیا اسنے الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تھا اسکا شداد اور اللہ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر پس جو رحیم کہ رزق دے اپنے دشمنوں کو وہ کیونکر بھولے گا اپنے دوستوں کو اور ع

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف بہشت کے اور دور رکھے تمکو آگ دوزخ سے مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہے میں نے تمکو ساتھ اسکے اور نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو آگ دوزخ سے اور دور کرے بہشت سے مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہے میں نے تمکو اس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق روح القدس نے کہ مراد دونوں عبارتوں سے جبرئیل ہیں پھونکا میرے دل میں یعنی وحی خفی لائے میرے پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہانتک کہ پورا لیتی ہے رزق اپنا یعنی

جوکہ مقدر ہے اسکے لیے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے حق سبحانہ تعالے نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہے کہ جو رزق
مقدر کیا ہے پہونچنے والا ہے تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سے اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط کرو بیچ حاصل کرنے اور ڈھونڈنے
رزق کے یعنی تا بر وجہ مشروع اور موافق حق کے پر ہے اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہوں خدا کے
اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے مگر بسبب طاعت اسکے کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور بیہقی نے
شعب الایمان میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کے سرے کے جملہ دلیل صریح ہیں اسپر کہ تمام علوم امور
نافعہ اور دفع کرنیوالے ضرر کے حاصل کیے جاتے ہیں کتاب وسنت سے اور دلیل ہیں اسپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب وسنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے
بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسے کے آیا ہے اور یہان مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور وصف لانا اسکا ساتھ امین کے
بسبب امانت داری انکی کے ہے علم وحی میں اور اضافت اسکی طرف قدس کے کہ ساتھ پیش قاف اور سکون دال کے اور پیش اسکے کے
معنی طہر کے ہے بسبب کمال طہارت انکی کے ہے نجاست ناسوت سے اور اجملوا اجمال سے ہے یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اسکی طلب میں
اسلیے کہ تم نہیں تکلیف دیے گیے ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالے نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان
یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عزوجل نے وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک
والعاقبۃ للتقوے پس امر اباحت کے لیے ہے یا معنی یہ ہیں کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کے لیے ہے اور موید ہے اسکو قول حضرت کا
ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہوں اسکے کے یعنی جب رزق دیر کر پہونچے تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو
اسکو بوجہ حرام ومکروہ کے مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینے کے بیت المال سے زیادہ حاجت
سے اور مانند انکے کے اور حقیقت میں رزق ہرگز دیر کر نہیں پہونچتا اور جو کچھ پہونچا اور جسوقت پہونچے رزق وہی ہے اور مقدر اسی طرح تھا اور گناہ سے
زیادہ نہیں پہونچتا پہونچتا وہی ہے کہ مقدر ہے اور اضطراب سے سوائے گناہ کے حاصل نہیں ہوتا اور رزق کہ پہونچے بسبب گناہ کے
حرام ہوتا ہے پس طلب رزق ساتھ گناہ کے نکرو اور نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت اسکی کے
یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت پر کہ جو کچھ کہ پہونچتا ہے تمکو رزق سے پہونچتا ہے اگر گناہ سے حاصل کروگے حرام ہوگا اور مذمت
رجوع ہوگی اور اگر طاعت سے بہم پہونچاؤگے حلال ہوگا اور مدح رجوع کرے گی اور یا مراد اس چیز سے کہ نزدیک خدا کے ہے بہشت ہے اور ع
اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہے کہ نہ طلب کرے اسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطاء بمعنی ابطاء کے ہے اور سین مبالغہ کے لیے ہے اس میں جیسے
کہ استعفف بمعنی عف کے بیچ قول اللہ تعالے کے ومن کان غنیا فلیستعفف لیس **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا بِإِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ
أَوْثَقَ بِمَا فِي يَدَيِ اللّٰهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ اور روایت ہے
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زہد دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے لیکن
زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا میں یعنی شان دنیا میں یہ ہے کہ نہ ہووے تو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ ہاتھوں تیرے کے ہے قسم مال سے اعتماد کرنیوالا
زیادہ بہ نسبت اس چیز کے کہ بیچ ہاتھوں اللہ کے ہے اور زہد دنیا میں یہ ہے کہ ہووے تو بیچ ثواب مصیبت کے جسوقت کہ پہونچایا جاوے تو اور ۴۰

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اُس مصیبت کے بہت رغبت کرنیوالا اُس مین اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے ف زہد دنیا مین الخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہیں ہے ساتھ نری ترک کرنے لذتون اور شہوات کے کہ بیچ حکم حرام کرنے حلال کے ہے کہ منع کیا گیا ہے بموجب فرمانے اللہ تعالے کے لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزون کا ثابت ہی ہوا ہے حضرت سے زیادہ کون کمال رکھتا ہے پس فرماتے ہین کہ یہ جو بعضے جاہل کرتے ہین بگمان اسکے کہ یہ کمال ہے پس باز رہتے ہین کہانے گوشت اور حلوا اور میوون اور پہنے کپڑون نئے اور مانند انکے کے سے اور اسکو زہد جانتے ہین یہ زہد نہین ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے اور خرچ کرنے اسکے کے غیر محل مین کہ پھینک دے اسکو دریا مین یا دیدیوے اُسکو لوگون کو بغیر تمیز کے درمیان غنی اور فقیر کے حاصل یہ کہ نہین ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے پھر متوجہ ہوتا قلب کا طرف خلق کے وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہے ساتھ ما ذہب کے اور بیچ ہاتھون تیرے کے ہے یعنی اموال یا صنائع اور اعمال اور بیچ ہاتھون اللہ کے ہے یعنی اسکے ظاہر و باطن کے خزانون مین اور معنی یہ ہین کہ چاہیے ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالے کے تجھ سے ساتھ پہونچانے رزق کے تجھکو اور ساتھ انعام اسکے کے تجھ پر ایسی جگہہ سے کہ گمان نہین رکہتا ہے اور کمایا نہین تو نے تو ہی وثوق تر اُس چیز سے کہ تیرے ہاتھ مین ہو قسم جاہ و مال اور زمین اور انواع کاریگریون سے اگرچہ کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے تلف و فنا ہونے والا ہے بخلاف ان چیزون کے کہ اللہ تعالے کے خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہے ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف چین دنیا کے اور لذت حاصل کرنیکے ساتھ نعمتون اسکے کے بلکہ یہ جان کہ نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونے محنت کے اور پہونچنے بلاؤن کے ہے اُس مین تاکہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے اور نہ انس پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزون کے پس ہو وے تو اُس وقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہونچے بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کے بہ نسبت اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکھی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجھ سے پس یہ رکھا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم یصب کے اور جواب لو کا وہ ہے کہ دلالت کی ہے ماقبل اسکے نے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اسکے کے زیادہ تر رغبت تیری سے بیچ نہونے مصیبت کے پس یہ دونون امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیرے کے دنیا مین اور دلیل کرنے تیرے کے عقبے مین جاننا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بے رغبتی دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اسکے کو قسم مال و جاہ سے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد و تجرد اسکے تمام تعین ہونا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ نہ آوے اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہونچے کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کے اور مرغوب تر ہو اُنکے نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہوے زہد ہے والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہے

وعن ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا مین سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالے کے امر و نہی کو اور طالب اسکی رضا کا ہو نگاہ رکھے گا تجھکو اللہ تعالے یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سے اور عقبے مین طرح بطرح کے عذاب سے اور تو نگاہ رکھے گی امر ایسے کی ان

احفظ اللہ تجدہ تجاہک یعنی نگاہ رکھ تو اللہ تعالیٰ کے حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھ اور خوب فکر کر اسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اسکا پاوے گا تو اسکو
سامنے اپنے اور جب ارادہ کرے تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا امور دنیا اور آخرت
مین پس مدد چاہ اللہ ہی سے اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق
ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکے کہ نفع پہونچاوین تجکو ساتھ کسی چیز کے یعنی امر دین یا دنیا تیرے مین تو نہین نفع پہونچا سکین گے تجکو مگر اس چیز
کو کہ مقدر کیا ہے اسکو اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہونچاوین تجکو ساتھ کسی چیز کے تو نہ ضرر پہونچا سکین گے تجکو مگر
اس چیز کو کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اسکو تجھ پر اٹھا لیے گئے قلم اور خشک ہو گئے صحیفے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف پاوے گا تو
اسکو سامنے اپنے یعنی پاوے گا تو اسکو اسوقت گویا کہ وہ حاضر ہے سامنے تیرے اور مشاہدہ کرے گا تو اسکو بیچ مقام احسان اور
کمال ایمان اپنے کے گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے باین حیثیت کہ فنا ہو جاوے گا بالکل ماسوے اللہ تیری نظر سے پس اول حال
مراقبہ ہے اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ جبکہ محافظت کرے گا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکھے گا تجکو اور
مدد کرے گا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہووے گا تو اور سہل کر دے گا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کرے گا تو اور بعضون نے
کہا کہ معنی یہ ہین کہ پاوے گا تو عنایت و مہربانی اسکی قریب اپنے اور رعایت کرے گا تیری تمام حالات مین اور مدد کرے گا تیری
طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سے اسلیے کہ خزانے بخششون کے اسکے پاس اور ہاتھ مین ہین اور ہر نعمت و نقمت دنیوی یا آخروی
کہ بندے کو پہونچتی ہے یا دفع ہوتی ہے اس سے اسکی رحمت سے بے آمیزش غرض اور بے ضمیمہ علت کے ہے اسلیے کہ وہ جواد مطلق
اور ایسا غنی ہے کہ کبھی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہے یہ کہ نہ امید رکھے مگر اسکی رحمت سے اور نہ ڈرے مگر اسکے عذاب سے
اور التجا کر بڑی مہمات مین اسکی طرف اور اعتماد کرے تمام امور مین اسپر یعنی نہ مانگ غیر اسکے سے اسلیے کہ غیر اسکا نہین قادر ہے
دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پہونچانے نفع پر اسلیے کہ وہ اپنے نفسون کے نفع اور ضرر اور موت اور حیات کے تو مالک ہی نہین
چہ جائے غیر کے اور نہ ترک کر تو سوال ساتھ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جسنے نہ مانگا اسکے
اللہ سے غضب ہوتا ہے وہ اسپر اسلیے کہ سوال کرنے مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہے کیا خوب کہا ہے کسی نے ؎ اللہ یغضب
ان ترکت سوالہ ٭ وابنِ آدم حین تسال تغضب ٭ اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکے معنون کا یہ ہے کہ نفع اور ضرر اسکی طرف ہے ع
ہر حال مین اسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہونچانے والا اور ضرر پہونچانے والا اور دینے والا اور نہ دینے والا ہے اللہ تعالیٰ کی بعض کتبون
مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اس شخص سے کہ امید رکھے غیر
سے اور پہناتا ہون مین اسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کے یعنی ذلیل کرتا ہون انکے سامنے اور محروم کرتا ہون مین اسکو
قرب سے اور البتہ دور کرتا ہون مین اسکو اپنے وصل سے پس البتہ دور کرتا ہون مین اسکو متفکر حیران آیا امید رکھتا ہے
غیر میرے سے شدائد مین اور شدائد میرے ہاتھ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کھٹکھٹاتا ہے فکر مین دروازے غیر میرے کے
اور میرے ہاتھ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کھلا ہوا ہے اسکے لیے کہ دعا کرے مجھسے انتہی اور
اٹھائے گئے قلم یعنی احکام کے لکھنے سے اور خشک ہو گئے صحیفے یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے
مین لکھے گئے تھے وہ خشک ہو گئے پس نہین رکھا جاتا اسپر قلم بعد اسکے ساتھ لکھنے کسی چیز کے خلاصہ یہ کہ لکھا جا چکا لوح محفوظ

مین جو کچھ کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سے اب اور کچھ نہین لکھا جاوینگا بعد فارغ ہونے کے اس سے پس تعبیر کی گئی سبقت قضا و قدر
کی ساتھ اٹھنے قلم کے اور خشک ہونے صحیفہ کے بسبب مشابہت دینے کے ساتھ فراغ کاتب کے کتابت اپنی سے اور اول کتاب من
حدیث گذر بھی چکی ہے کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالے نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے کہا کیا لکھوں فرمایا کہ لکھ تقدیر یعنی
لکھا اُسنے جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہ منافی ہے قول اللہ تعالے کے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہ ہے
کہ محو و اثبات بھی انھین چیزون مین سے ہے کہ خشک ہوئے صحیفے اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہے مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کرنے
کے طرف لوح محفوظ کے ہے اور ساتھ اضافہ کرنے کے طرف علم اللہ کے نہ تبدیل ہے اور نہ تغیر اور اسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضے نے
کہا کہ اللہ کے پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہے اس مین فرشتہ
اعمال خلق کے اور وہ محل محو و اثبات کی ہے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے توکل پر اور راضی ہونے رضاے مولے پر اور نفی کرنے حول و قوت
پر اپنے سے اسواسطے کہ نہین ہے کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سے مگر کہ متعلق ہے
ساتھ اللہ کے اور قضا و قدر اسکی کے کہ مقدر کی ہے آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ اُس
چیز کے کہ ہونے والی ہے پس برابر ہے تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کے
ہے محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نے فتوح الغیب مین کہ لایق ہے ہر مومن کو کہ کرے اس حدیث
کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے اسپر تمام حرکات و سکنات اپنے مین تاکہ سالم رہے دنیا اور آخرت مین اور پاوے دونون جہان مین عزت
بسبب رحمت اللہ تعالے کے اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کے یہ زیادتی بھی آئی ہے تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ
یعنی شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خداے تعالے کے حالت فراغ اور آسانی مین ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہونچاوے گا
اور جزا اسکی دیگا تجکو نزدیک سختی کے اور بر لاوے گا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضا فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کر سکے
تو کام وہ ہے کہ لیے خدا کے ساتھ راضی ہونے کے یقین مین تو کر اسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر یہ کام
نکر سکے تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنے کے اوپر بلا اور محنت و مکروہ کے کہ تجکو پہونچے نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہے یعنی
دنیا ...... رلذاری حق کی ہے بہر حال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ بھی فضیلت
اسکی ہے تمام ہوا ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنے بندہ کے ہے اوپر طاعت کے اور گناہ سے اور کشادگی
مین محبوب اور غم کے ہے یعنی بعد از ہر تنگی کے کشادگی ہے اور بعد از غم کے راحت و شادی وان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کے آسانی ہے لیکن
بال کا ہے ...... یعنی اور ہرگز غالب نہ آوے ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کے گویا آیہ مین عسر ایک ہے اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب
نہین ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیان پاوے ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسے کہ مسلمانون نے
رنج و محنت اُٹھائی دنیا مین ساتھ محتاجگی اور سختی کے پس آسانی دیکھی دنیا مین ساتھ فتح اور مدد کے اور آخرت مین دیکھین گے نعمت اور لذت
چین بہشت کی اور دیدار مولے کا یہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ و مصابیح مین نہین لایا **وعن سعد قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ ومن
شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے سعد سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کے سے ہے راضی ہونا اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اُسکے اور بدبختی بیٹے آدم کے سے ہے چھوڑنا اُسکا مانگنے خیر کو اللہ تعالے سے اور بدبختی ابن آدم کے سے ہے غضب اور ناخوش ہونا اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالے نے واسطے اُسکے روایت کی ہے یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف نیکبختی الخ یعنی نیکبختی یہ ہے کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پھر راضی ہو اُس چیز پر کہ حکم کیا ہے ساتھ اُسکے اور مقدر کیا ہے اُسکو جیسے کہ دلالت کرتا ہے اُس پر مقابلہ اُسکا کہ وہ یہ ہے اور بدبختی الخ اور چھوڑنا اُسکا مانگنے خیر کو اللہ سے یعنی آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدا ئے تعالے سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ راضی ہو بہر حال تو توہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیے کہ آدمی پروردگار تعالے سے طالب خیر ہو تا اُسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر اور نامرضیات سے نگاہ رکھے اور راضی ہونا قضائے الہی پر بہت بڑی چیز ہے کہ نام رکھا گیا ہے اُسکا مقام انتہا اور راضی ہونے کو قضائے الہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہے علامت سعادت ابن آدم کے کی بسبب دو امروں کے ایک تو اسلیے کہ تا فارغ ہو عبادت کے لیے کہ جب راضی ہوا ساتھ قضا کے ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کے اور کہے گا کیوں ہوا ایسا اور کیوں نہوا ایسا اور دوسرے اسلیے کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالے کے میں بسبب غضب اپنے کے اور غضب بندے کا یہ ہے کہ ذکر کرے غیر اُس چیز کو کہ قضا کی ہے اللہ تعالے نے اُسکے لیے کہ یہ اصلح اور اولی ہے بیچ اُس چیز کے کہ نہیں یقین ہے فساد و صلاح اُسکے کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کرے خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ انسان نہیں جانتا ہے اپنے خیر و شر کو عسے ان تکرہو شیئا وہو خیر لکم وعسے ان تحبو شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پھر ترقی کرے اس طرح کہ اعتقاد کرے یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کے چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعائے استخارہ ہے بعد تحقیق مشاورت کے بیچ امر مہم کے امور دینیہ اور دنیویہ سے اور اقل اُسکا یہ ہے کہ کہے اللہم خرلی واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری اور کامل تریہ ہے کہ پڑھے دو رکعت نماز کی پھر وہ دعا استخارہ پڑھے کہ مشہور ہے سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں انس سے مرفوع ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما نے کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِیْ وَادٍ كَثِیْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَیْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَهُوَ فِیْ یَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ یُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِیْلِیِّ فِیْ صَحِیْحِهٖ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّیْفُ مِنْ یَّدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّیْفَ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ فَقَالَ كُنْ خَیْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ اُعَاهِدُكَ عَلٰی اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ یُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ فَاَتٰی اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَیْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَفِی الرِّیَاضِ

روایت ہے جابر سے کہ تحقیق انہون نے جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد کے پس جب پھرے حضرت جہاد سے پھرے جابر ساتھ حضرت کے پس پہونچے صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کے کہ بہت تھے درخت کیکر کے پس اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتے تھے ساتھ درختون کے یعنی ہر ایک نیچے ایک درخت کے گیا اور قیلولہ کیا پس اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ایک بڑے درخت کیکر کے پس لٹکا دی اُسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئے ہم کچھ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے تھے اپنے پاس پس گئے ہم اُنکے پاس اور ناگہان اُنکے پاس ایک اعرابی یعنی بدو کافر حاضر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اس اعرابی نے کھینچی مجھپر تلوار میرے اس حال مین کہ مین سوتا تھا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اُسکے ہاتھ مین تھی ننگی کہا اعرابی نے کہ کون بچا دیگا تجکو میری ایذا سے پس کہا مین نے کہ اللہ تعالے بچاوے گا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نے اُس اعرابی کو اور بیٹھے یعنی بعد اُسکے کہ تھے لیٹے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی بکر اسمٰعیلی کے کہ بیچ صحیح اپنی کے لایا ہے یون آیا ہے کہ پس کہا اُس اعرابی نے آنحضرت کو کہ کون بچاوے گا تجکو مجھسے فرمایا حضرت نے کہ اللہ بچاوے گا پس گر پڑی تلوار اعرابی کے ہاتھ سے پس لی آنحضرت نے تلوار اور کہا کہ کون بچاوے گا تجکو مجھسے پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنے والے یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نے کہ گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہے تو پس کہا اعرابی نے کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تم سے اسپر کہ نہ لڑونگا مین تمسے اور نہ ہونگا مین ساتھ اُس قوم کے کہ لڑین تم سے پس لی چھوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہارے پاس نزدیک بہتر آدمیون کے سے اسی طرح ہے یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہے **ف** لفظ نجد ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے اصل مین زمین بلند کو کہتے مین اور اب نام ہے اُسی دیار کا اسکو تہامہ کہتے ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زیر غین کے جمع عضہ کی ہے بمعنی درخت خار دار کے اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کے اُس درخت کو کہتے ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سے بعرح

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اُسپر یعنی فقط اسپر تو البتہ کفایت کرے انکو یعنی تمام افعال واورادت سے اُس آیت کا یہ ہے اور جو شخص کہ تقوے کرے اللہ سے گردانتا ہے اللہ اُسکے لیے خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کے سے اور روزی دیتا ہے اسکو اُس جگہہ سے کہ گمان نہین کرتا یعنی بے رنج و تردد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مابعد اسکے آیہ یون ہے ومن یتوکل علے اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیٔ قدرا اور مراد حضرت کی آیت سے یہ ساری آیت ہے پس ومن یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تلک اشارہ ہے طرف اسکے کہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہے اُسکو تمام اُن چیزون سے کہ ڈرتا ہے اور مکروہ رکھتا ہے انکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ الخ اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہے اسکو تمام اُن چیزون سے کہ طلب کرتا ہے انکو اور ڈھونڈھتا ہے امور دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنے والا ہے امر اپنے کو اور اُس مین بیان ہے واسطے وجہ ہونے توکل کے اللہ پر اور تفویض امر کے طرف اُسکے اس لیے کہ جب اُسنے جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اسکے اسے نہین ہوتی ہے مگر بتقدیر اور توفیق اللہ تعالے کے نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل بعرح **وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ**

[illegible]

[illegible]

قال اقرأنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین رواہ ابو داؤد
والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ
سکھائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ تحقیق میں ہوں روزی دینے والا زور آور اور سخت نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یہ قرأت شاذہ ہے اور قرأت مشہورہ یہ ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا ہو تو
واجب ہے کہ بھروسا کرے اسپر اور نہ سپرد کرے کسی طرف اسکے ہم ع وعن انس قال کان اخوان علی عہد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فکان احدہما یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر یحترف فشکی المحترف اخاہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لعلک ترزق بہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث صحیح غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے
دو بھائی حضرت کے زمانے میں پس تھا ایک ان دو بھائیوں میں سے کہ آتا تھا آنحضرت کے پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تھا اکثر حضرت
کی خدمت میں پہونچتا تھا واسطے طلب علم اور معروف کے اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرتا تھا یعنی کماتا تھا اسباب معیشت کا اور دونوں
ساتھ کھاتے تھے پس شکوہ کیا اس بھائی حرفہ کرنیوالے نے اپنے بھائی کا آنحضرت سے یعنی شکوہ کیا یہ کہ نہ میرے حرفہ میں میرا ہاتھ بٹاتا
ہے اور نہ آپ اور کسب کرتا ہے اپنی معیشت کے لیے پس بوجہ اسکے بار خرچ کا بھی مجھی پر پڑا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہے
برکت اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے ف یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنے کے اسپر نہ یہ کہ
وہ رزق دیا جاتا ہے بسبب حرفہ تیرے کے پس نہ احسان رکھ اسپر اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے یہ کہ ترک کرے انسان
شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کی کے واسطے زہد وتقوے کے اور دلیل ہے اسپر کہ خرچ کرنا فقیر پر اور خبرگیری انکی اپنے دیے
کرنی خصوصاً ذی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکے کی ہے ع ح وعن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان قلب ابن آدم بکل واد شعبۃ فمن اتبع قلبہ الشعب کلہا لم یبال اللہ بای واد اہلکہ و
من توکل علی اللہ کفاہ الشعب رواہ ابن ماجۃ روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق دل آدمی کے لیے ہر جنگل میں ایک شاخ اور قطعہ ہے یعنی ہر طرح کی فکریں ہیں اسکے خاطر میں بیچ اسباب رزق کے
اور حاصل کرنے اسکے کے پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دل کو سارے شعبوں کے یعنی درپے ان فکروں کے دل جاوے اور
تفرقہ میں پڑے نہیں پروا کرتا اللہ تعالے کہ بیچ کس جنگل کے ہلاک کرے اسکو اور جانا اسکا اس عالم سے کس مشغلہ میں اتفاق پڑے
اور کس حالت میں موت اسکی پہونچے اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ تعالے کو کفایت کرے اللہ تعالے اسکو
تمام تفرقوں اور حاجتوں اور محنتوں گوناگوں اسکے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال قال ربکم عزوجل لو ان عبیدی اطاعونی لاسقیتہم المطر باللیل واطلعت علیہم
الشمس بالنہار ولم اسمعہم صوت الرعد رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمانبرداری کریں میری یعنی بیچ امر و
نہی میرے کی البتہ برساوں میں انپر مینہ رات کو سوتے ہوں آرام سے اور نکالوں میں انپر دھوپ دن کو یعنی تاکہ وہ اپنے امور
وکسبوں میں مشغول ہوں اور نہ سناؤں میں انکو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈریں اور نہ گھبراویں پس غرض

یادین نقل کی یہ احمد نے **وعنہ** قال دخل رجل علی اھلہ فلما رای ما بھم من الحاجۃ خرج الی البریۃ فلما رأت امرأتہ
قامت الی الرحی فوضعتھا والی التنور فسجرتہ ثم قالت اللھم ارزقنا فنظرت فاذا الجفنۃ قد امتلأت
قال وذھبت الی التنور فوجدتہ ممتلئا قال فرجع الزوج قال اصبتم بعدی شیئا قالت
امرأتہ نعم من ربنا وقام الی الرحی فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما انہ لو لم
یرفعھا لم تزل تدور الی یوم القیمۃ رواہ احمد اور روایت ہے انہین ابوہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک
شخص اپنے اہل وعیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ انکے تھی یعنی حاجت وفقر وفاقہ نکلا طرف جنگل کے
یعنی واسطے تضرع کے طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اسکی عورت نے یعنی ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے
پاس سے بسبب حیا کے کھڑے ہوے اور گئی طرف چکی کے پس رکھا اسکو یعنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنے
یہ ہین کہ تیار کیا اسکو اور صاف کیا اسکو بامید اسکے کہ مرد اسکا کہ باہر گیا ہے کچھ لا وے اور اسکو پیس کر روٹی پکا دے اور کھڑی
ہوئے طرف تنور کے پس گرم کیا اسکو یعنی روٹی لگانے کے لیے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دے ہمکو یعنی
اپنے پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری تیرے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان گرانڈ چکی کا
بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کے یعنی تاکہ روٹی لگا دے اس مین بعد گوندھنے آٹے کے
پس پایا اسکو بھرا ہوا روٹیون سے یعنی اس آٹے کی خود بخود روٹیان ہو کر تنور مین جا لگین یا آٹا گرانڈ مین بحال خود رہا
اور تنور مین روٹیان غیب سے پیدا ہوئین کہا راوی نے پس پھر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تمنے بعد
جانے میرے کے کچھ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تم نے کہا عورت نے کہ ہان ہمارے پروردگار کی طرف سے
عنایت ہوا ہے یعنی خلق کی طرف سے بحسب عادت کے نہین ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالے نے عطا فرمایا اور کھڑا ہوا
یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی اٹھایا اسکو تاکہ دیکھے اثر اسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو
حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو و تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اٹھاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی
روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نے ف اور یہ امر بسبب برکت صبر وتوکل کے تھا اور یہ ماجرا حضرت کے وقت کا ہے
نہ اگلی امت کا ہے **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرزق لیطلب العبد
کما یطلبہ اجلہ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈتا ہے جیسے کہ ڈھونڈھتی ہے اسکو اجل اسکی روایت کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ف یعنی
پہونچنا دونون کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہین ہے کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈھے اور حاصل کرے بالضرور پہونچتی ہے
ایسے ہی رزق کو حاجت نہین ہے کہ ڈھونڈین جو کچھ مقدر ہے بالضرور پہونچتا ہے ڈھونڈین یا نہ ڈھونڈین اور اگر
ڈھونڈین رزق ڈھونڈنے سے نہین پہونچتا ہے ڈھونڈنا بھی مقدر ہے یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتھ
ضامن ہونے اللہ تعالے کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کرین واسطے قائم کرنے
رسم عبودیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے ۔ توکل کن ملرزان پا و دست ۔ رزق تو بر تو ز تو

عاشق تر ہست ہو کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی نے بعد الفاظ حدیث لکھا کہ لکھتا ہوں میں بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر
ہے پہونچنے اجل اسکی سے اسلیے کہ اجل نہیں آتی ہے مگر بعد فراغ رزق کے فرمایا اللہ تعالی نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم
ثم یحییکم نقل کیا ہے میرک نے منذری سے کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں اور بزار نے اور روایت
کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے مگر یہ کہ اسنے کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہ موید ہے میری تقریر کی
جو اوپر لکھی میں نے اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ میں بطریق مرفوع کے لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ
کما یدرکہ الموت ہو وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْكِیْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ
ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَیَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکایت کرتے ہیں
حال ایک پیغمبر کا پیغمبروں میں سے اور دکھاتے ہیں صورت اسکی مارا ان پیغمبر کو انکی قوم نے پس لہولہان کیا انکو اور حال انکہ
وہ پیغمبر صبر کرتے تھے اور پونچھتے جاتے تھے خون اپنے مونھ سے اور کہتے تھے یا الہی بخش تو واسطے قوم میری کے اسلیے کہ یہ
نہیں جانتے ہیں حقیقت حال میری کی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف گویا کہ میں دیکھتا ہوں الخ یعنی حضرت کا
بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہے اور آنکھوں کے سامنے ہے اور یا الہی بخش الخ یعنی انکے اس فعل کو یعنی اسکے کہ نہ عذاب
کر انکو ساتھ اس فعل کے دنیا میں اور نہ استیصال کر انکا اور معلوم ہے کہ مغفرت کفار کی یعنی عفو کرنے انکی شرک و کفر سے غیر جائز ہے
بالاجماع اور یہ نہیں جانتے یہ کمال حلم اور حسن خلق انکا ہے کہ گناہ کیا قوم نے اور انہوں نے عذر کیا انکی طرف سے
پروردگار کے آگے کہ انہوں نے نہیں کیا ہے یہ فعل مگر بسبب جہل کے اللہ اور رسول سے اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے
کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہے فی الجملہ بہ نسبت گناہ کے ساتھ علم کے چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہے ویل للجاہل مرۃ وویل
للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ واقف نہوا میں اوپر تعین ان پیغمبر مذکور کے اور نام انکے کہ کون ہیں
اور کیا ہے اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبر ہوں انتہی اور اخبار میں آیا ہے کہ نوح علیہ السلام کو انکی قوم اتنا مارتی تھی کہ خون
آلودہ ہوتے تھے اور مدتوں زمین پر پڑے رہتے تھے پھر اٹھتے اور دعوت کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت نے مراد ان پیغمبر
سے ذات شریف اپنی رکھی کہ بیچ صورت اجمال و ابہام کے ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہے اور یہ کلام آنحضرت سے روز احد میں
روایت کیا گیا ہے واللہ اعلم ع ح

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ہے دکھانے اور سنانے کا ف ریا
مشتق ہے رویت سے اور صراح میں ریا بالقصر والمد اپنے کو ساتھ نیکی کے خلق کو دکھانا اور عین العلم میں ہے کہا کہ ریا طلب
کرنا منزلت کا نزدیک لوگوں کے ساتھ عبادت کے پس ریا مخصوص ساتھ عمل ظاہر کے ہوا اور جو کچھ کہ قسم عبادت سے
نہو اس میں ریا نہیں بولتے جیسے کہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تیر لگانا ان چیزوں کو دکھاوے تو قبیلہ
تکبر وافتخار سے ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسے کہ مشائخ واسطے دکھانے مریدوں کے اور مائل
کرنے دلوں کے اور رغبت دلانے انکے کے اوپر اتباع کے کریں حقیقت میں ریا نہوگا اگرچہ صورت اسکی ہوا اور اسی سبب سے
کہا ہے کہ ریاء الصدیقین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا یہ ہے کہ ایک شخص کی ذات میں کچھ کمال ہو اور

وہ حکم واقع کے اُسکو لوگون کو دکہاوے اور دوست رکھے کہ لوگون پر ظاہر ہو اور صدق اُسکو جانین اور جو کہ نا بود دکہادے وہ کذب ہے اور نفاق بدتر ریا ہے بر قیاس اُسکے کہ کہا ہے علمار نے غیبت وہ ہے کہ عیب واقع ہو ایک شخص مین یہ ہو اُسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اُسکی وہ ہے کہ اُس مین قطعًا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولے تعالے کا نہو بلکہ محض واسطے دکہلانے خلق کے اور طلب منزلت کے اُنکے نزدیک ہو مانند اُس شخص کے کہ لوگون مین ہوتا ہے تو نماز پڑہتا ہے اور اگر اکیلا ہوتا ہے تو نماز نہین پڑہتا بلکہ کبہی نماز پڑہتا ہے بغیر طہارت کے ساتھ لوگون کے پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الہی کے ہے اور عمل اس مین باطل ہے تا آنکہ بعضون نے کہا ہے کہ موجب ارتداد کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کے غالب اور قصد ثواب کا ضعیف بایں حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اُسکو اور نہ باعث ہوتا اُسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اُسکو عمل پر پس یہ بہی بیچ حکم اول کے ہے اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو بایں حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسرے سے نہ باعث ہو اُسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہووے رغبت عمل پر اور ظاہر یہ ہے کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کے ہین اور چوتھے یہ کہ راجح اور غالب اُس مین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالے کا ہوتا ہے اُس مین نقصان ہے نہ بطلان یا ثواب و عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کے اور یہ بہی فرق کیا ہے اس مین کہ قصد ریا کا ابتداے عمل مین ہو یا اُسکے درمیان مین عارض ہو یا بعد عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہے پہر دوسرا اور تیسرا الکتر ہے اور اُسکے ہونے سے جو کچھ کیا ہے باطل نہین ہوتا اور یہ بہی فرق ہے اس مین کہ قصد ریا کا اور عزم اُسکا مصمم ہو یا خطرہ آگے اور کچھ نہو اور خلاصی ریا سے نہایت دشوار ہے اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہے تا آنکہ لکہا ہے علمار نے کہ اگر تعریف اپنی کسی سے سنے اور اُس سے شاد ہو علامت وجود ریا کی ہے اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہے اور خیال ریا کا خاطر مین رکہتا ہے وہ بہی ریا ہے اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہے کہ خوش ہو ساتھ فضل خدا کے اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کے ساتھ ڈہانکنے گناہون کے اور اشکارا کرنے طاعات کے بقصد اظہار دین اور طاعات کے تا اور پیروی کرین اور یہ محمود ہے اور داخل ابواب ریا کے نہین جیسکہ حدیثین اس باب مین آتی ہین اور یہ مسئلہ غامض ہے اور تفصیل رکہتا ہے اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈہونڈنی چاہیے خصوصًا کتاب احیاء العلوم سے اور یہ جو مذکور ہوا اُس سے منتخب ہے اور سمعہ ساتھ پیش سین اور جزم میم کے اکثر ساتھ ریا کے مذکور ہوتا ہے کہتے ہین کہ فلانا یہ کام واسطے ریا و سمعہ کے کرتا ہے یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتھ حاسہ سمع کے ہے اور ریا متعلق ساتھ حاسہ بصر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کی طرف صورتون تمہاری کے یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہارے کے یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اُسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہے طرف دلون تمہارے کے یعنی طرف اُس چیز کے کہ دلون مین ہے قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہے احوال اور برے احوال سے اور دیکہتا ہے طرف اعمال

تمہارے کے یعنی اچھے اعمال اور برے اعمال کے پس جزا دیتا ہے تمکو موافق انکے نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ قال قال رسول اللہ صلے**
اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ
وفی روایۃ فانا منہ بری ھو للذی عملہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ مین بے نیاز ترین شریکون کا ہون شرک سے یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتے ہین محتاج ہین
شرکت کے اور راضی ہین ساتھ اسکے تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اس چیز مین ہو کہ شریک ہون بخلاف میرے کہ خلاف علے الاطلاق
ہون بے پروا ہون اس سے کہ ساتھ شرکت کے عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص تنہا میرے لیے کرین اور نام رکھنا اللہ سبحانہ کا
ساتھ شریک کے باعتبار کرنے بندون کے ہے اسکی لیے شریک پھر بیان کیا بے نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سے کہ فرمایا جو کوئی
کہ کرے کوئی عبادت کہ شریک کرے اس عبادت مین ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہون مین اسکو ساتھ شرک اسکے کے اور ایک روایت
مین بجائے ترکتہ وشرکہ کے یون آیا ہے کہ مین اس سے بیزار ہون وہ شخص یا عمل اسکا واسطے اس شخص کے ہے کہ کیا ہے عمل واسطے اس شخص کے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ آمیزش ریار کی اور دخل اسکا بھی فوت کرنیوالا ثواب کا ہے ولیکن کہا ہے
علما نے کہ یہ بیچ ان قسمون ریار کے ہوگا کہ نیت ثواب کی اسمین قطعا نہو یا قصد ریار کا غالب ہوا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مقصود
مبالغہ ہے بیچ زجر اور منع کرنیکے مداخلت ریار سے واللہ اعلم ۱۲ ح **وعن جندب قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من**
سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ اور روایت ہے جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے
علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانی کے تاکہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کرے گا اللہ تعالے عیب اسکا اور رسوا کریگا
اسکو روز قیامت کے سامنے لوگون کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھلانے کے جزا دے گا اسکو اللہ تعالے جزا ریاکارون کی نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی کہے گا کہ جزا اپنی اس سے طلب کر کہ عمل اسکے لیے کیا تو نے اور بعضون نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ ظاہر کریگا
عمل برے اسکے کہ پوشیدہ رکھتا ہے اور فضیحت اور رسوا کرے گا اسکو نزدیک خلق کے دنیا مین یا آشکار کرتا ہے نیت فاسد اور غرض
باطل اسکی کو اور ظاہر کرے گا لوگون پر کہ عمل اسکا خدا کے لیے نتھا اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی سنا وے عمل اپنا
اور دکھاوے اسکو لوگونکو سنا وے گا اور دکھا ویگا خدا ے تعالے ثواب اسکا بغیر اسکے کہ دیوے وہ اسکو تا حسرت کھاوے اسپر یا مراد یہ ہے
کہ جو کوئی کہ دکھاوے اور سناوے عمل اپنا سناوے گا اور دکھاوے گا خدا ے تعالے اسکو لوگون کو اور ثواب اسکا بھی ہوگا دنیا مین اور محروم
ہوگا ثواب آخرت سے ۱۲ ح **وعن ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ**
الناس علیہ وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم اور روایت
ہے ابی ذر سے کہ کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجکو اس شخص کی کہ کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتے ہین لوگ
اسکی اس کام پر حکم اسکا کیا ہے آیا باطل ہوتا ہے ثواب اسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد از یحمدہ الناس علیہ کے یہ عبارت
بھی آئی ہے کہ دوست رکھتے ہین اسکو لوگ اس کام پر فرمایا آنحضرت نے کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکھنا
انکا اسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہے آخرت مین ملیگی
یعنی پہلے اس سے کہ آخرت مین ثواب اس عمل کا پاوے دنیا مین ثواب اسکا پایا کہ لوگون نے تعریف کی اور دوست رکھا

اُسکو اور یہ گویا بشارت دیتی ہو اُسکو ساتھ ثواب آخرت کے اور یہ ریا نہیں ہو اسلیے کہ قصد اُسکا ثواب آخرت تھا حق تعالے نے اپنے فضل سے دنیا میں بھی ثواب دیا ہو **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید بیٹے فضالہ کے سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ جمع کرے گا خدائے تعالے لوگون کو دن قیامت کے واسطے حساب وجزا اُس دن کہ نہیں شک بیچ آنے اُسکے کے پکارے گا فرشتہ پکارنے والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو سوائے خدا کے بیچ عمل کے کہ کیا اُسکو واسطے خدا کے یعنے ریا کیا دنیا مین پس چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شریک کیا اُسکو اسلیے کہ خدائے تعالے بے نیاز ترین شریکون کا ہی شرک سے نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ لام لیوم کا متعلق ہی جمع کے اور معنے اُسکے یہ ہین کہ جمع کرے گا اللہ خلق کو واسطے اُس دن کے کہ ضرور ہی حصول اُسکا اور نہین شک ہی اُسکے واقع ہونے مین تا کہ جزا دے ہر نفس کو ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اُسکے لیے اور جائز ہی یہ کہ ظرف جمع جیسکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کے ای جمع الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ ہو **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق ابن عمر نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سنا دے لوگون کو عمل اپنے اور مشہور کرے اپنے تئین نزدیک اُنکے ساتھ عمل اپنے کے سنا دے گا اللہ تعالے اُسکے عمل ریائی کو کانون خلق اپنے کے تئین یعنے پہونچا دے گا اللہ تعالے خلائق کے کانون مین کہ یہ ریاکار ہی اور مشہور کرے گا اُسکو ساتھ اُسکے لوگون مین اور فضیحت کرے گا اُسکو دن قیامت کے اور حقیر وذلیل کرے گا اُسکو یعنے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اُسکی یعنے قصد اصلی اُسکا بیچ امر علمی اور عملی کے طلب ثواب آخرت کا یعنے رضامندی اپنے مولے کی گردانتا ہی اللہ تعالے بے پروائی اُسکے دل مین یعنے بے پروا کردیتا ہی اُسکو خلق سے کہ ریا کرے ساتھ اُنکے اور بوسیلہ اُنکے مال وجاہ اُنسے بہم پہونچاوے اور جمع کرتا ہی اُسکے لیے پریشانیان اُسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اُسکی ساتھ مہیا کرنے اسباب معیشت کے ایسی جگہ سے کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اُسکے پاس دنیا یعنے وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہی اُسکے لیے دنیا مین سے حال آنکہ دنیا ذلیل اور بے قدر ہوتی ہی نزدیک اُسکے یعنے بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کے اسباب وحوائج معیشت کے ہاتھ آتے مین اور جو شخص کہ ہو نیت وقصد اُسکا طلب دنیا کا گردانتا ہی خدائے تعالے محتاجگی یعنے طرف خلق کے مانند امر محسوس کے سامنے آگے آنکھون اُسکے کے

اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہے اُسپر کام اُسکا اور نہیں آتی اُسکے پاس دنیا مین سے مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہے واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ابان سے کہ نقل کی اُسنے زید بن ثابت سے **ف** یعنے بیچ طلب کرنے آخرت کے اور عمل کرنے کے واسطے اُسکے جمعیت خاطر کی ہے اور ساتھ آسانی کے پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کے پریشانی اور سرگردانی ہے اور رزق وہی ہے کہ مقدر ہے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِیْ الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا مین نے یارسول اللہ اُسوقت کہ مین بیچ گھر اپنے کے مصلے پر تھا یعنے نماز مین تھا کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکھا اُس شخص نے مجکو اُس حال پر کہ نماز گذارتا ہے یعنے یہ خوش آنا ریا ہی ہوگا یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالےٰ ای ابوہریرہ واسطے تیرے دوھرا ثواب ہے ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہرا خوشحالی ابوہریرہ کی بیچ دیکھنے کے اُسکو اس حال پر بسبب اِسکے تھی کہ وہ مرد دیکھنے والا اتباع اُسکا کرے اور وہ بھی ساتھ اُس حال کے متصف ہو یا بسبب اسکے کہ بحکم مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا کے اُسکو ثواب عمل کرنے والے کا اُسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر تر ہے کہ خوش ہونا اُنکا تھا بحسب اصل طبیعت کے کہ مطابق شرع کے ہے یعنے خوش آتا ہے اُسکو یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکھتا ہے یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی بری حالت مین قطع نظر اسکے کہ ہو یہ عمل بخیال ریا و سمعہ کے پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ سَیِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ پس مومن خوش ہوتا ہے بسبب توفیق اعمال کے جیسیکہ غیر مومن خوش ہوتا ہے بسبب بہت ہونے اموال کے اور ممکن ہے خوش ہونا ابوہریرہ کا بسبب دیکھنے اس مرد کے اُنکو نماز مین بسبب شکرانہ اُسکے کے ہو کہ یارے درمیان مسلمانون کے ساتھ عبادت و توفیق کے نامزد اور معلوم ہوا اور جملہ قائم کرنے والون نماز کے سے کہ قوی تر ارکان اسلام سے ہے ہوا اور ایک مسلمان اُسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب ہین ساتھ معنے سرو علانیہ کے واللہ اعلم بالاحوال **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِئُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ فِیْهِمْ حَیْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلینگے آخر زمانہ مین کتنے ایک اشخاص طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پہنینگے واسطے لوگون کے یعنے نزد لوگون کے واسطے دکھلانے کے چمڑے دنبے کے یعنے صوف کے کپڑے پہنینگے مانند کمل وغیرہ کے تاکہ گمان کرین انکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبے واسطے اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کے تاکہ لوگ مرید و معتقد ہون اُنکے زبانین اُنکی شیرین زیادہ شکر سے ہونگی یعنے بیچ باتون کے شیرین اور نرم اور دوستدار دین کے سے کہنے کے اور دل اُنکے دل بھیڑیون کے سے یعنے بیچ سختی اور دشمنی کرنے کے اہل توحید کے اور غالب ہونے صفات بہیمہ اور اور شہوات حیوانیہ کے فرماتا ہے اللہ تعالےٰ کیا بسبب مہلت دینے اور چھوڑنے میرے

کے اُنکو مغرور ہوتے ہین اور فریب کہاتے ہین یعنے اور نہین جانتے کہ مین ڈھیل دیتا ہون یا مراد اغترار سے یہان نہ ڈرنا ہی اللہ تعالے سے اور ترک کرنا توبہ کا اپنے فعل بد سے یعنے پس نہین ڈرتے غضب اور عذاب میرے سے یا در مخالفت میری کی جرأت کرتے ہین یعنے بسبب مکر کرنے اُنکے کے لوگون سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کے پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا اُن لوگون پر انھین مین سے یعنے بسبب مسلط کرنے بعض اُنکے کے بعض پر بلا و آشوب کہ چھوڑے گا مرد عاقل کو ان مین متحیر کہ نہین قدرت رکھے گا اُسکے دفع کی اور نہ خلاص ہونے کی اُس سے نہ ساتھ قائم ہونے کے اُس مین اور نہ ساتھ بھاگنے کے اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف لفظ یختلون ساتھ جزم خ اور زبرت کی یعنے طلب کرین گے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا بدل لین گے دنیا کو ساتھ دین کے اور اختیار کرینگے دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنے اُسکے یہ ہین کہ فریب دین گے اہل دنیا کو ساتھ عمل دین کے یعنے فریب دین گے بیچ طلب کرنے دنیا کے ساتھ کرنے امور دینیہ اور تورع اور پہننے لباس نیدا بنکے بطریق ریا اور سمعہ کے جیسیکہ دلالت کرتا ہی اُسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ط ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالے نے فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نے ایک مخلوقات کہ زبانین اُنکی شیرین زیادہ شکر سے ہین اور دل اُنکے تلخ تر ہین ایلوی سے پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ وتار ون گا اُنپر فتنہ کہ چھوڑے گا دانا کو اُن مین حیران کیا پس ساتھ میرے فریب کہاتے ہین یا مجھپر دلیری کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ م ط اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر چیز کے زیادتی ہی اور واسطے ہر زیادتی کے سستی ہی پس اگر صاحب اُسکے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کے اور احتراز کیا افراط وتفریط سے پس امید رکھو یعنے اسکی کہ ہووے گا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اُسکے ساتھ انگلیون کے یعنے اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور ہو ساتھ زہد و عبادت کے اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم اُسکو یعنے کچھ اور نہ اعتقاد کرو اُسکو صالح واسطے ہونے اُسکے ریاکارون مین سے نقل کی یہ ترمذی نے ف شرہ ساتھ زیر ش اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط وانہماک ہی اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تھک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتھ اشیا کے اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پھر یہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط تفریط سے اور ہو لیا چلنے والا راہ مستقیم کا پس امید رکھو ہونے اُسکے کی مطلب یابون کاملین سے اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اُسکے ساتھ انگلیون کے پس نہ التفات کرو طرف اُسکے اور نہ کہو اُسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ ولا تعدوہ کے اشارہ ہی طرف مبہم ہونے عاقبت کے اور عدم علم تقدیر کے یعنے بظاہر امید وار ہونا

[حاشیہ: ... والمشہور ... الشرۃ الغایۃ بکسر الصاد وسکون ... ۱۲]

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کے چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدہی راہ سے دور نہین پڑتا محمود العاقبۃ اور رستگار ہی اور اگر ایسا نہین ہی اور ساتھ فسق و فساد کے انگشت نما ہوا اُسکو ظاہر مین اہل فلاح سے نہ گنو اور عاقبت کار دونون کی مبہم ہی کہ خاتمہ کیا ہوسے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است ۰ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ۰ لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہی اور سیدی راہ پر لے گئی ہین عاقبت اُسکی بھی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الہی کی بھی جاری ہی کہ بدکارون کو آخر نیکی کی طرف کھینچے رہین اور توبہ نصیب کرتے ہین اور نیک کارون کو راہ بد پر کمتر لاتے ہین نسأل اللہ تعالے العافیۃ

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُشَارَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اُسکے ساتھ انگلیون کے دین مین یا دنیا مین مگر جسکو بچاوے اللہ نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مشہور و انگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہی کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنے کے راہ امن و سلامت سے ہی اور دین مین اسلیے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کے اور تعظیم انکی کے اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانے شیطان کا ہی اور ایسے لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سے اور سلامت رہین اُس مین مگر مقرب اور صدیق جیسیکہ کہا ہی مشائخ کرام رح نے آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہی اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کے نزدیکتر اور مگر جسکو بچاوے اللہ یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ اُس شخص کے حق مین ہی کہ محبت ریاست وجاہ کی اور قبولیت لوگون کے دلون کی دامنگیر اُسکے حال کی ہوا اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنی ہین اس سے چنانچہ فرمایا رب العزت نے اپنے کلام مین اور حکایت کی حال خاص بندون اپنے سے وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہی کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگون مین اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتے ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور فاسق دنیا مین ہی یعنے جو کہ دنیا مین غنی ہوا اور مشہور ہو ساتھ غنا کے اور فسق و فجور مین نہ پڑے اور دین مین اوپر طریقہ سنت اور اتباع کے ہو داخل اس کلیہ کے نہین وباللہ التوفیق

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ قَالَ شَہِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَہٗ وَجُنْدُبٌ یُوْصِیْہِمْ فَقَالُوْا ہَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُہٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَاْکُلَ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یُحَوْلَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجَنَّۃِ مِلْءُ کَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَہْرَاقَہٗ فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی تمیمہ تابعی سے کہ کہا حاضر ہوا مین صفوان کے پاس اور اُسکے یارون کے پاس اس حال مین کہ جندب نصیحت کرتا تھا اُنکو اور اُسکے یارونکو یعنے مستقیم ہونے کی اوپر مجاہدہ کے یا زیادتی عبادت کے یا میانہ روی کے طاعت مین یا احتراز کرنے کے سمعہ و ریاسے اور اشارہ دیکھے ظاہر تر دونون باتون اخیر کی ہین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اُسپر یہ سوال و جواب پس کہا صفوان اور اُسکے یارون نے کہ آیا سنا ہی تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ یعنے کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اُنکے کلام سے کہا جندب نے کہ سنا ہی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ۵

جو شخص کہ سناوے یعنے عمل نیک لوگون کے سنانے کے لیے کرے رسوا کریگا اُسکو اللہ دن قیامت کے اور جو شخص کہ مشقت ڈالے یعنے اپنے
نفس پر کہ تکلیف دے اُسکو زیادہ طاقت اُسکی سے یا مشقت ڈالے اپنے غیر پر کہ کچھ کرنے کو کہے اُسکو زیادہ طاقت اُسکی سے
مشقت و محنت مین ڈالے گا اللہ اُسکو دن قیامت کے کہا صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا صفوان اور اُسکے
یارون نے جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نے یا جندب نے اول اُس چیز کے کہ خراب اور گندہ ہوتی ہے آدمی
سے اور پہونچتی ہے اُسکو آگ دوزخ کی پیٹ اُسکا ہے یعنے پہلے کہ سبب داخل ہونے دوزخ اور کھینچنے عذاب آدمی کا ہوگا کہانا
آدمی کا حرام کو ہے پس جو شخص کہ طاقت رکھے کہ نہ کہاوے مگر حلال کو چاہیے کہ کرے یہ کام تا دوزخ کی آگ سے نجات پاوے
اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اُسکے اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ اگر آیا ہو
پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ بخاری نے ف اُسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہے داخل ہونے بہشت کے سے اگرچہ
مقدار ایک چلو کی ہو چہ جائے زیادہ اُس سے عقل سے دور ہے کہ ارتکاب کرے ایسے کار حقیر وخسیس کا کہ مانع ہو ایسے امر
شریف وعظیم سے کہ درآنا بہشت کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد صفوان سے صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تھے اہل مدینہ
سے اور تھے نہایت نیک بندے کہتے ہین کہ نہین رکھا اُنھون نے پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اُنکی پیشانی مین
سوراخ پڑگیا تھا بسبب کثرت سجود کے اور نہین قبول کرتے انعام سلاطین سے اور مناقب اُنکے بہت ہین جندب بن عبداللہ
بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سے ہین اور کنیت اُنکی ابوذر غفاری ہے ع ع ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلَى مَسْجِدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ
قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ
الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ
مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے
یہ کہ وہ نکلے ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
روتے پس کہا عمرؓ نے کہ کس چیز نے رلایا تجکو یعنے حضرت کی ملاقات کے شوق نے یا کسی بلا کے واقع ہونے یا سوائے انکے
اور اسباب رونے کے نے کہا معاذؓ نے کہ رلایا مجکو یاد کرنے ایک چیز کے نے کہ سنا ہے مین نے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جو شخص کہ دشمنی رکھے خدا کے دوست سے یعنے ایذا دے
اور غصہ دلاوے اُسکو ناحق ساتھ فعل اور قول کے پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتھ جنگ کے یعنے اور جو کہ خدا سے لڑنے کے لیے نکلیگا
البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہو جاتا
نہ پوچھے جاوین اور جب حاضر ہون بلائے نجاوین واسطے مہمانی اور مجلس آرائی کے اور اگر بلائے جاوین پاس نہ بٹھائے
جاوین دل اُنکے چراغ ہدایت کے ہین کہ اُنکے نور سے راہ راست پائی جاتی ہے نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے نقل کی
یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف شرک ہے یعنے شرک عظیم ہے یا ایک نوع شرک سے ہے یعنے وہ نہایت

پوشیدہ ہے اور کم سالم رہتے ہیں اُن سے اقربا اور چہ جائے ضعفاء پس منجملہ اسباب رونق کے ہے اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہے
اور اکثر اُنکے پوشیدہ ہیں جیسے کہ حدیث قدسی میں ہے اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہیں ہے بدزبانی سے
ساتھ مسلمان بھائیوں کے کہ باعث ہوتی ہے گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیے ہیں یہ معنے ساتھ قول اپنے کے ومن عادی اللہ الخ
اور نیک کاروں کو یعنے جو کہ نیکی کرتے ہیں کہ وہ طاعت حق کی ہے اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسیلئے کہا ہے بعض عارفین نے
کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننے امر الہی کے ہے اور شفقت کرنے خلق پر ہے اور پرہیزگار یعنے شرک جلی و خفی سے اور ریا ہی اور لہو و لعب
سے اور اخفیا یعنے جو کہ پوشیدہ ہیں نظر خلق سے اور مخالطت اور معاشرت انکی سے اور قول ان اللہ الخ استیناف ہے بیان کرنے والا
حقیقت ولی کے اور ذکر کیے واسطے اُنکے ہیں احوال کہ جب ہوتے ہیں سفر میں نہیں ڈھونڈے جاتے اور جب حاضر ہوتے ہیں نہیں بلائے
جاتے طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتے ہیں مجلس میں نہیں نزدیک کیے جاتے اور چھوڑے جاتے ہیں صف نعال میں اور یہ
تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہے رب اشعث اغبر لا یؤبہ لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کے ہیں یعنے رہنما ہیں
راہ راست کے پس مستحق ہیں رعایت کے لائق ہے کہ طلب کرے اُنسے ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہے طرف تیرگی اور
تاریکی اور خرابی مکانوں اُنکے کے کہ کچھ نہیں رکھتے ہیں کہ چراغ روشن کریں اور لطافت دین گھروں کو اس حدیث میں
تنبیہ ہے کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اُنکے سے دھوکا نا کہا دے اور ساتھ ترک تعظیم
اور احترام اُنکے کے تقصیر نکرے کوئی کیا جانتا ہے کہ باطن اُنکا درست ہے یا نہیں ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی
کہ درین گرد سواری باشد ۔ اور یہ بھی اشارہ ہے کہ نری فقر و خواری کا اور بے اعتباری میں فضیلت نہیں ہے جب تک کہ تقوے اور نور
باطن نہو ۔ ع اور جاننا چاہیے کہ ولی کہتے ہیں متقی کو جیسے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے ان اولیاءہ الا المتقون اور نہیں ہیں
ولی اُسکے مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے کہ ولی وہ ہے کہ عارف ہو اللہ کا اور اُسکے صفات کا بحسب امکان
کے اور مواظبت رکھتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہوں سے اور معرض ہو منہمک رہنے سے لذات اور شہوات میں انتہی وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال
اللہ تعالی ھذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
بندہ جس وقت کہ نماز پڑھتا ہے ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے یعنے شرائط اور واجبات اور سنتیں اور مستحبات اُسکے ادا کرتا ہے
اور اسی طرح اور عبادتیں اور طاعتیں اچھی طرح ادا کرتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے پوشیدہ یعنے خلوت میں جب بھی اچھی
طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالے یہ ہے بندہ میرا ساتھ صدق و راستی کے کہ ریا عبادت میں نہیں کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے
وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی اخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ
فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذلک قال ذلک برغبۃ بعضہم الی بعض ورھبۃ بعضہم من بعض
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ میں کتنی ایک قومیں کہ دوست ہونگی
ظاہر میں اور دشمن ہونگی باطن میں پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سے ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنے
طمع کرنے بعض اُنکے کے ہے بعض سے اور بسبب ڈرنے بعض اُنکے کے بعض سے یعنے بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکھتے ہونگے

رغبت کرینگے اور اظہار دوستی کرینگے اور اگر غرض درمیان مین نہوگی بیگانہ ہونگے اور برتقدیر عدم حصول غرض کے دشمن ہونگے پس یہ
کہ نہین ہونگے وہ اہل حب للہ و بغض للہ بلکہ امور انکے متعلق ہونگے ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کے پس کبھی رغبت کرینگے ایک قوم مین
واسطے غرضون کے پس ظاہر کرینگی انکے لیے دوستی اور کبھی مکروہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگے عداوت انکے لیے اور خلاصہ اسکا یہ
نہین اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت انکی کا اسلیے کہ وہ دونون مبنی ہین اوپر غرض و شہوت انکی کے **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ**
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ
يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا اسنے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز
پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا یعنے شرک خفی جیسیکہ اسکے مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا
اور جو شخص صدقہ دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا نقل کین یہ دونو روایتین احمد نے ف یعنے جو عمل کہ ساتھ ریا کی کرے شرک ہی غایت یہ کہ
شرک خفی ہی اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہی ریاکار کہ ایسا عمل واسطے غیر خدا کے کرتا ہی وہ بھی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی کل
ماصدک عن اللہ فہو صنمک اور اس مین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزے مین بھی بخلاف اُس شخص کے کہ نفی کی ہی اُسنے اُسکی اور علت بیان
کی ہی اسکی یہ کہ مدار روزے کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اُس مین ریا کو اور نہین اعتبار ہی نہ کھانے اور نہ پینے اُسکے کا ساتھ عدم صحت نیت کے
پس ہم کہتے ہین کہ ریا محض نہین متصور ہی روزے مین لیکن ریا کبھی ہوتا ہی بطریق اشتراک کے کہ ارادہ کرے ساتھ اُسکے اللہ کی خوشنودی کا
اور ارادہ کرے مشہور ہونے کا بھی یا اور غرض کا سوا اللہ کے برابر ہی کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اُن مین سے غالب جیسیکہ
تفصیل اسکی اوپر گذری **وَعَنْهُ اَنَّهٗ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهٗ فَاَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلٰكِنْ يُرَاؤُنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ
يُصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور
روایت ہی شداد سے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اُسکے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی مین آنحضرت سے کہ فرماتے
تھے پس یاد کیا مین نے اُسکو پس رولایا مجکو سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کے شرک سے
یعنے شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنے وہ ایسی ہی کہ نہین پاتے اُسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالے کہا شداد نے کہ کہا مین نے
یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپ کی بعد آپ کے فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجے گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنے
شرک جلی نہین کرینگے ولیکن کرینگے دکھلانے کے واسطے عمل اپنے یعنے شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ صبح کرے ایک اُنکا روزہ دار پس پیش آوے اُسکو ایک شہوت اُسکی شہوتون مین سے یعنے مانند شہوت کہانے
یا پینے یا جماع کے پس چھوڑ دے اور توڑ ڈالے روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف بسبب غلبہ شہوت کے یعنے اور
توڑ ڈالنا اُسکا ایسا ہی بغیر ضرورت کے کہ باعث ہو اُسکو طرف اُسکے اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اُسکے باطن مین گویا کہ بروقت
نیت کرنے روزے کے اپنے نفس مین پوشیدہ رکھتا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوے گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کہا ناد غیرہ کہا ہی
جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوت خاص عزیز الوجود ہی شہوتون اُسکے کی کہ جو نہ پائی جاوے تمام اوقات اُسکے مین

پس مائل ہو طرف اسکے بالطبع اور نہ لحاظ کرے مخاطب ہونے اسکے کا واسطے شروع کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہے ساتھ شروع کرنے کے پس واجب ہے تمام کرنا اسکا ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيَ فَيُزَيِّنُ صَلٰوتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا ابی سعید نے کہ نکلے ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے آپس میں مسیح دجال کا یعنے اسکے فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ بہت خوفناک ہے تم پر نزدیک میرے یعنے بیچ شریعت اور طریقت میری کے فتنہ مسیح دجال کے سے یعنے پس واجب ہے تم پر رعایت محافظت اسکے کی پس کہا ہم نے ہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہے اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہے کہ مثلاً کھڑا ہوتا ہے آدمی پس نماز پڑھتا ہے پس زیادہ کرتا ہے یعنے کمیت یا کیفیت میں نماز اپنی یعنے تمام ارکان اسکے میں یا بعض میں بسبب اُس چیز کے کہ معلوم کرتا ہے کہ دیکھتا ہے کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے دجال سے ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اس واسطے کہ دلیلیں اور علامتیں دجال کے جھوٹے ہونے کی ظاہر ہیں اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہے ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل میں ہر طرح سے نہیں معلوم ہو سکتی برائی اسکی اے کلید در دوزخ است آن نماز کہ در چشم مردم گذاری دراز ۱۲ ح وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ يَقُولُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً أَوْ خَيْرًا اور روایت ہے محمود بیٹے لبید کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت ڈرنے والی چیز کی کہ ڈرتا ہوں میں تم پر شرک چھوٹا ہے کہا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ اور کیا ہے شرک چھوٹا فرمایا حضرت نے کہ وہ ریا ہے نقل کی یہ احمد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں کہ فرماوے گا اللہ تعالیٰ واسطے ریاکاروں کے جس دن کہ جزا دے گا بندوں کو انکے عملوں کی جاؤ طرف ان لوگوں کے کہ انکے دکھلانے کو کرتے تھے عمل دنیا میں پس دیکھو آیا پاتے ہو نزدیک انکے جزا یا بھلائی یعنے یہ شک راوی ہے کہ جزاء فرمایا یا خیرا ۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ تَخَرَّجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کرے ایک عمل بیچ بڑے پتھر کے کہ نہیں دروازہ واسطے اسکے اور نہ روشندان نکلے گا عمل اسکا طرف لوگوں کے جیسا کہ ہو ف صخرہ بڑے پتھر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد غار ہے یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضاً کوئی پتھر کے اندر جا دے کہ اس میں دروازہ نہیں ہوتا کوئی اسکی راہ سے اندر جا دے اور نہ روشندان کہ کوئی اُس میں سے دیکھے اور مطلع ہو اور کوہ ساتھ زبر کاف اور پیش اسکے کے اور تشدید واو کی مع تاء کے آخر میں روزن کہ دیوار میں ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتھ پیش کے آتا ہے اور غیر نافذ ساتھ زبر کے اور یہ بھی ہے کہ اگر ساتھ تاء کے ہو تو روزن چھوٹا اور تنگ اور اگر بغیر تاء کے ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث میں چونکہ روایت ساتھ تاء کے اور پیش کی ہے مراد روزن چھوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کے بھی یہی ہے اور حاصل یہ کہ فرماتے ہیں کہ ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت میں کرے اس طرح کہ کسکو کوئی اسپر مطلع نہو نکلتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے عمل اسکا طرف لوگوں کے جو کچھ کہ ہو یعنے حاجت اظہار کی نہیں ہے تا ریا کرے اور قبولیت و ثواب سے محروم ہو حق تعالیٰ کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہے اگر از راہ اخلاص کے واسطے خدا کے ہے اگر حکمت اللہ تعالیٰ کی اقتضا کرے اور صلاح

بندہ کی اُس میں ہو یا معنے یہ ہیں کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کرے بیچ اخفائے عمل اور حاصل کرنے اخلاص کے اس لیے کہ عمل ظاہر اور شائع ہوتا ہے اُس جگہ ہے کہ بندے کو جبر اور اضطرار اُس میں نہو وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے خدا تعالے اُس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے وہ شخص ساتھ اُس علامت کے ف ردا اصل میں چادر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد علامت ہے کہ جس سے ایک چیز پہچانی جاتی ہے اور ممتاز ہوتی ہے غیر اپنے سے جیسیکہ مرد چادر سے پہچانا جاتا ہے اور ممتاز ہوتا ہے اور مراد علامت سے ہیئت وصورت ہے حاصل یہ کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالے اُس سے ایک علامت یعنے ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہے کہ اُس سے پہچانا جاتا ہے کہ یہ ایسا ہے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں ڈرتا ہوں میں اوپر اس امت کے یعنی امت اجابت کے مگر شر ہر منافق کے سے یعنے ریاکار یا فاسق کے سے کہ کلام کرتا ہے ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کے اور عمل کرتا ہے ساتھ ظلم اور ناراستی کے نقل کیں بیہقی نے تینوں حدیثیں شعب الایمان میں ف یعنے کہتا ہے لوگوں کے دکھانے کے لیے اور آپ عمل نہیں کرتا یہ صفت منافقوں کی ہے پس فرماتے ہیں کہ وجود ایسے شخص کے سے اور اس صفت سے اپنی امت پر ڈرتا ہوں کیونکہ ایسا شخص امت میں پیدا ہوا اور یہ صفت اُن میں راہ پاوے ہے وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے مہاجر بن حبیب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ نہیں ہوں میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کروں میں یعنے جو کچھ کہ وہ کہے اسکو قبول نہیں کرتا ولیکن میں قبول کرتا ہوں قصد ونیت اور محبت اسکی کو کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہے پس اگر ہو نیت اور محبت اسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کے کرتا ہوں میں اسکے چپ رہنے کو تعریف واسطے اپنے اور بزرگی وحلم اگرچہ نہ کلام کرے وہ نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اسکی رکھے خاموشی اسکی کو محمود اور باعث علم ووقار کی ہے اور گویا وقت خاموشی کے حمد وثنا میری کہتا ہے اور اگر نیت اور محبت اسکی طاعت کے نہیں ہے کلام اسکا اگرچہ علم وحکمت میں ہو ضائع ہے کہ واسطے ریا اور دکھانی اور سنانے کے کہتا ہے ۞

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

باب ہے رونے اور ڈرنے کا ف بکا بالقصر نکلنا آنسوؤں کا ساتھ غم کے اور بالمد نکلنا آنسوؤں کا ساتھ بلندی آواز کے اور یہ مشہور تر ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ اسکے اس جگہ معنے عام ہیں اور تباکی تکلف کرنا رونے میں اور بزور رونا ساتھ یاد کرنے اور حاضر کرنے اُن چیزوں کے کہ سبب رلانے کے اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور مخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہے کہ پیش آتی ہے اور مراد یہاں رونا اور ڈرنا ہے اللہ سے آخرت سے اور عقاب خدا تعالے سے ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بقائے ذات میری کا اُسکی قبضہ قدرت میں ہے اگر جانو تم اُس چیز کو کہ میں جانتا ہوں یعنے احوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگاروں کے لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہر

جلالیہ باری تعالیٰ کے کہ باعث خوف وہیبت کے ہیں اور جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہے اُس سے غم و محنت میرے دل پر انجام کار تمہارا سے البتہ تم
بہت اور ہنستے تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ و تحذیر ہے امت کو اوپر رونے اور استحضار
اُس چیز کے کہ باعث غم اور رونے کے ہو قسم خوف الٰہی اور معلوم کرنے عظمت اور جلال حق سے اور تنبیہ و تحذیر ہے اوپر اجتناب
کرنے کے بہت ہنسنے سے اور راحت سے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہے اگرچہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ بامید عفو اور مغفرت اور رحمت اُسکی
کی گنجائش رکھتی ہے ع وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ام علاء انصاریہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے
اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوے گا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے نقل کی یہ بخاری نے ف
ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ عاقبت مبہم ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگے اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصاً
بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہے ساتھ دلیلوں قطعیہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم و یقین عاقبت بخیر
ہونے انکے کے اور وارد ہونا اُس حدیث کا بیچ موت عثمانؓ بن مظعون کے تھا کہ کبار مہاجرین سے تھے اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں
مہاجرین میں سے مرے ہیں یہی تھے اور آنحضرت نے بعد از موت کے انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائے اور انکو بقیع میں اپنے سامنے دفن
کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت وہاں حاضر تھی اُسنے کہا کہ گوارا ہو انکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہے پس آنحضرت نے
اُس عورت کو اِس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون انکار جزم کا بطریق مبالغہ کے اوپر بے ادبی کے رو برو حضرت
کے اوپر حکم کرنے کے غیب پر اور جزم کرنے کے ساتھ اُسکے اور خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے عدم تصریح سے ساتھ علم غیب کے از راہ ادب اور
حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہے بتفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں اسلیے کہ علم احوال غیب کا بتفصیل سوائے
عالم الغیب کے کسیکو نہیں معلوم اگرچہ مجملاً معلوم ہے کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں جانتا میں کہ موت سے مرونگا
یا قتل سے اور نہیں جانتا میں کہ نازل ہوگا تم پر عذاب جیسے کہ اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہے کہ ورود اس قول کا پہلے
نازل ہونے اس آیت کے ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلے ابہام تھا عاقبت میں اور بعد اوترنے اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت
بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ
بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا
وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کی گئی مجھ پر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج میں یا اور وقت میں خواب میں ہو یا بیداری میں
پس دیکھی میں نے اُس میں ایک عورت بنی اسرائیل میں سے یعنی انکی قوموں میں سے کہ عذاب کیجاتی ہے بسبب ایک بلی کے کہ اُسکی تھی باندھ رکھا تھا
اُسکو پس کھلاتی تھی اُسکو کچھ اور چھوڑتی تھی اُسکو کہ کھاوے حشرات الارض سے یعنے چوہے وغیرہ یہانتک کے مرگئی وہ بلی مارے بھوک کے اور
دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا ہے آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا وہ اول اُن شخصوں کا کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈ کی نقل کی یہ مسلم نے
ف سوائب جمع سائبہ کی ہے سائبہ اُس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کے یعنے عادت جاہلیت کی تھی کہ جب
انکی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سے یا اچھا ہوتا کوئی بیماری سے تو آزاد کرتی اُونٹنی کو یعنے چھوڑ دیتے اُسکو کہ سوار نہوتے

اسپر اور منع نکرتے اسکو پانی اور گھانس سے کہ جہان سے کہ کھاتی پیتی اور دودہ دوہتے اسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتھ بتونکے جانتے تھا اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو مذکور نے نکالی اور یہ بھی لکھا ہے علما نے کہ پہلے جو رسم بت پوجنے کی نکالی اور اسکو موجب تقرب کا کیا یہی تھا اور بعضی روایت میں عمرو بن لحی آیا اور ظاہر دونون ایک ہی ہین عامر نام اسکے باپ کا ہے اور لحی نام دادا کا بالعکس کبھی نسبت باپ کی طرف کی ہے اور کبھی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمی آب بھی دوزخ مین ہین اور عذاب دیے جاتی ہین اس مین انتہی اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کھولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حوال اسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اسکی دکھادی گئی واللہ اعلم **وَعَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زینب بنت جحش کی سے کہ ازواج مطہرات سے ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے پاس گھبرائے ہوئے اس حال مین کہ فرماتے تھے نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وائے ہے واسطے عرب کے شر سے کہ تحقیق نزدیک پہونچے کھولا گیا یعنے سوراخ ہو گیا آج کے دن سد یاجوج ماجوج سے مانند اسکے اور حلقہ کیا ساتھ دونون انگلیوں اپنی کے انگوٹھے کے اور اسکی پاس کی انگلی کے کہا زینب نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوین گے ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود انکے کی مانع نہین ہوگی واقع ہونے بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہلاک کیے جاوگے تم باوجود ہونے لوگون صالحون کے درمیان تمہارے جس وقت کہ بہت ہوگا فسق وفجور یعنے اگرچہ لوگ صالح ہونگے لیکن غلبہ اور کثرت فسق وفجور کی سبب اسکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مراد شر سے فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوے اول قتل عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کا تھا بعد ازان دائم ومستمر ہوا اب اور بعضے کہتے ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اس مین اور حکومتون مین ہے کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنے واسطے صورت دکھا دینے مقدار سوراخ سد کے یعنے آج تک سوراخ اس مین واقع نہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کے کھولا گیا اور ہو جانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سے ہے اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بھی علامات قرب قیامت سے ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہے طرف نکلنے ترکون چنگیزیہ کے کہ نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا انکے ہاتھ سے بغداد وغیرہ مین جو کچھ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتھ زبر خ اور ب کے بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کے ہے اور بعضون نے کہا معنے اسکے زنا کے ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہے کسی جگہ اور بھڑکتی ہے تو جلا دیتی ہے تر اور خشک کو اور غالب آتی ہے پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتے درمیان مومن اور منافق کے اور مخالف اور موافق کے اور آگے آتا ہے کہ جب اللہ نازل کرتا ہے عذاب کسی قوم پر تو پہونچتا ہے انکو کہ ان مین ہوتی ہین پھر اٹھائے جاوین گے موافق عملون اپنے کے اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتھ پیش خ اور جزم ب کے بمعنی نوحش اور فسوق کے یا معنی دونون کے ایک مین ہین ع **وَعَنْ** اَبِيْ عَامِرٍ اَوْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِّحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَاِنَّمَا هُوَ

بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ اور روایت ہے ابی عامر سے یا ابی مالک اشعری سے کہ کہا ابو عامر نے یا ابو مالک نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ ہوں گی میری امت میں سے کتنی ایک قومیں کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور باجوں کو اور البتہ اُتریں گی قومیں یعنی اُن میں سے بیچ پہلو پہاڑ بلند کے یعنی ہوں گے منزل اور مقام انکا بیچ جگہ مشہور اور نمایاں کے کہ گدا اور محتاج سب انکے دیکھنے کو آوینگے اور حاجتیں اپنی طلب کرینگے رات کے وقت آوینگے اُنپر مواشی انکے کہ چرنے کو گئی تھے پیٹ بھرے اور پر شیر لاوے گا انکو چرانے والا انکا آوے گا انکے پاس ایک مرد بہ سبب حاجت کے یعنی ایک سائل آوے گا کہ مواشی کے دودھ سے محفوظ ہووے پس کہیں گی وہ یعنی بقصد رد سوال اُسکے کہ پھر آنا طرف ہمارے کل کو پس راتوں رات بھیجے گا اُنپر اللہ تعالی عذاب اور لکھہ لیگا اور ڈالے گا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضوں انکے کے تا ہلاک و پست ہوں نیچے پہاڑ کے اسطرح کہ باقی نرہے اُنسے کچھ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی بعضونکو اُن میں سے یعنی کردے گا بصورت بندر اور سور کے قیامت تک یعنی باقی رہیں گے اسے صورت پر قیامت تک یا باقی رہے گا یہ عذاب اُن قوموں پر کہ یہ عمل کرینگے روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے بجائے الخز کے الحر ہے ساتھ مہملتین کے یعنی ساتھ ح مہملہ اور ر کے واقع ہوا ہے اور معنے حر کے ساتھ زیر ح اور تخفیف ر کے فرج عورت کے ہے کہ مراد اس سے زنا ہے اور یہ واقع ہونا الحر ساتھ مہملتین کے غلط ہے اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کی ہے کہ بعضے راویوں سے واقع ہوا ورنہیں ہے یہ لفظ مگر الخز ساتھ خ معجمہ کے اور ز معجمہ کے تصریح کی اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نے اس حدیث میں اور واقع ہے بیچ کتاب حمیدی کے بخاری سے اور اسطرح واقع ہوا ہے بیچ شرح بخاری کے کہ خطابی کی ہے تروح علیہم سارحة لهم یاتیهم لحاجة ف یا ابی مالک اشعری سے یعنے شک و تردد کیا ہے بخاری نے بیچ روایت اس حدیث کے کہ ابی عامر اشعری سے ہے کہ وہ چچا ہے ابو موسے اشعری کا بڑے صحابہ میں سے یا ابی مالک اشعری سے ہو کہ اسکو شجعی بھی کہتے ہیں وہ بھی صحابی مشہور ہے اور شک و تردد صحابی میں موجب طعن کا حدیث میں نہیں چونکہ صحابہ سب عادل و ثقہ ہیں جس سے کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتھ خ معجمہ اور ز مشددہ کے نام ایک کپڑے کا ہے کہ زمان قدیم میں پشم اور ریشم کا بنایا جاتا تھا اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین اسکو پہنتے تھے پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونے کے ساتھ عجم کے اور ہونے اسکے کے لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہے وہ خود حرام ہے اسلیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہے اور یہ حدیث محمول اسپر ہے اور اسی طرح حکا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں تھا پس یہ حدیث بہ سبب خبر دینے غیب کے معجزات سے ہے اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سے ہوگا اور معازف ساتھ ز کے بمعنی عود اور طنبور اور مانند انکے کے ہے جمع عزف یا معزف کی کہ ساتھ زیر میم اور جزم عین کے اور عزف اور عزیف اصل میں بمعنی آواز جن کے ہے اور گھنٹے کے کہ سنا جاتا ہے جنگل میں شب کو اور بمعنی آواز ہو کے بھی آیا ہے کذا فی القاموس اور معنے یہ ہیں کہ گنیں گے ان حرام چیزوں کو حلال ساتھ وارد کرنے شبہات اور تاویلات واہیہ کے جیسے کہ بعضے ہمارے علما نے ذکر کیا ہے کہ حریر وہ پہنا حرام ہے کہ متصل ہو بدن کے یعنے ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہیں اور بہت سے امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہے کہ پہنا حریر کا حرام ہے تو کہتے ہیں کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتے اسکو قاضی اور علما پس اسے پڑھتے ہیں بیچ حلال جاننے حرام کے اور اسی طرح بعضے علما کو تعلق ساتھ مزامیر کے ہے کہ بیان انکا طول رکھتا ہے اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے بیچ ذمت آلات لہو یعنے مزامیر کے انس سے مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنے جب کرینگے یہ چیزیں حلال جانکر تو ان بلاؤں مذکورہ میں گرفتار ہونگے اور تصریح کی شیخ مولف نے تائید کی غلطی کی ساتھ قول حمیدی اور ابن اثیر کے واسطے رد کرنے کے کسی پر کہ گمان کیا ہے کہ صحیح الحر ہے ساتھ

بینی

مہملتین کے اور نسخہ معجمتین کے غلط ہی اور اشارت ہی ساتھ قول اپنے کے فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتھ مہملتین کے اس حدیث مین ہی کہ ابی داود وغیرہ نے روایت کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری نے روایت کی ہی ساتھ معجمتین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری کی اکثر روایتون مین ساتھ مہملتین کے ہی اور اس تقدیر پر دو روایتین صحیح ہون واللہ اعلم اور ترجیح انح ساتھ تے فوقانیہ کے ترجیح مین اصراحۃ ساتھ رفع کے فاصل ترجیح اور یہ قرینہ ہی اوسپر کہ شیخ لبسارحۃ کے کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زائدہ ہی جیسے کہ بیچ وجہ دل کے کہ بیچ تقریر معنی حدیث کے اشارہ اسکا کیا ہمنے اور اسی طرح ان دونون کتابون مین یا تہم لحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کے ساتھ تقدیر لحاجۃ کے اول پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتون مین ہوا پس حدیثون مین جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ اس امت کے اور آخر زمانہ اس سے مستثنے ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف اور مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واللہ اعلم **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب پہونچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان انکے یعنے صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہی سنت الٰہی بعضے گناہون مین اور کبھی نگاہ بھی رکھتا ہی صالح کو غیر صالحون مین سے پھر اٹھائے جاوینگے موافق عملون اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتے ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا دیا جاوے گا اگر نیک ہی اچھی جزا دیا جاوے گا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا ۱۲ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث کل عبد علی مامات علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اٹھایا جاوے گا ہر بندہ روز قیامت کے اوپر اس حال اور صفت کے کہ مرا ہی یہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکھیے آخر کیا حال گذرے جیسیکہ کہا ہی کسی نے ع حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ۂ ولیکن بعضے عارفین نے کہا ہی کہ جبکسیکو ملکہ یادداشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل مین قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کے اختلاف و فتور اسکے استحضار مین راہ پاوے ضرر نہین رکھتا بعد انقضاے تشویش کی بہت وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیے وباللہ التوفیق ۱۲ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیکھا مین نے مانند آگ دوزخ کے یعنے شدت و ہول مین کہ سوتا ہی بھاگنے والا اس سے اور نہین دیکھا مین نے مانند بہشت کے یعنی بہجت و سرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنیوالا اسکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بھاگنے والا اگر کوئی شر دشمن قوی کے سے بھاگتا ہی سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بھاگتا ہی جتنا کہ ہوسکتا ہی مگر یہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتھ اس شدت اور شناعت کے در پے ہی اور لوگ بھاگنے مین اس سے غفلت کرتے ہین اور کوشش نہین کرتے اور اگر بھاگتے بھی ہین تو عین بھاگنے مین سوتے ہین اور غافل ہوتے ہین اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہون کے اور لازم کرنے طاعات کے ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا یعنے اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہین ہوتا اس سے اور سستی اور تساہل نہین کرتا اسکے طلب کرنے مین اور دوڑتا ہی اسکے پالینے کے لیے جتنا کہ ہوسکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کے کہ اس مین ہی آدمی اسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کی طرف اور پانا اسکا ساتھ کرنے طاعات کے اور بچنے کے گناہون سے ہوتا ہی ۱۲ح **وعن**

اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاِطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یَا لَیْتَنِیْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں اس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی علامتیں قیامت کی اور نشانیاں صنعت الہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالے کی اور سنتا ہوں میں اس چیز کو کہ نہیں سنتے تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کے اور ہولیں قیامت اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اسکو یہ کہ آواز کرے پھر بیان کیا سبب اسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکی ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتے رکھے ہوئے ہیں پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کے قسم ہے خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتوں کے بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ کے یعنے جیسیکہ شان غمگینوں کی اور غم سے بہ تنگ آنے والوں کی ہے کہ گھر سے نکل جاتے ہیں اور سر بصحرا ہوتے ہیں تا گرہ دل سے کھلے اور دل ٹھکانے ہو کہا ابوذر نے یعنے بعد از روایت کرنے اس حدیث کے از راہ دردناکی اور حسرت کے اے کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف آواز پالان اور زین کے یعنے چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کے بچے کا تعب سے اور آواز نالہ کرنے آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اس میں ناطق ہے بسبب کثرت اور ازدحام ملائکہ کے اور بوجھ انکے کے جیسیکہ جانور سواری کا نیچے بوجھ سواری کے مشقت سے آواز کرتا ہے اور ممکن ہے کہ نالہ کرنا اسکا خوف پروردگار تعالے سے ہے اور جبکہ آسمان باوجود اسکے کہ جمادی ہے اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہے خوف الہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان رکھتا ہے اور آلودہ گناہوں میں ہے لائق تر ہے کہ نالہ و گریہ کرے اور یہ معنی مناسب ہیں ساتھ مقصود کے جیسے کہ نہیں پوشیدہ ہے یہ بات اور رکھے ہوئے ہیں الخ یعنے تابعدار ہیں تاکہ شامل ہے اسکو کہ کہا گیا ہے کہ بعضے فرشتے قیام میں ہیں اور بعضے رکوع میں اور بعضے سجود میں یا خاص کیا ہے اسکو ساتھ ایک آسمان کے آسمانوں میں سے واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد بضمتین کی ہے کہ جمع صعید کی ہے بمعنی روے زمین کے جیسیکہ طرفات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہے طریق کی اور ہوتا میں درخت الخ یعنے تا آلودہ گناہوں میں نہ ہوتا میں جیسیکہ درخت کو کاٹ ڈالتے ہیں اور جاتا رہتا ہے ایسی ہی میں بھی ہوتا اور مثل ان آرزوں دردناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سے کہتے آئے ہیں کہ ایک نے کہا کاش کہ میں بکری ہوتا کہ اسکو ذبح کر کر کھا جاتے ہیں دوسرے نے کہا اے کاش میں پرندہ کہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور کچھ تکلیف اسپر نہیں اور یہ سب ایسے تھے کہ بشارت پائی ہے انھوں نے جناب رسالت مآب سے بہشت کی اور عاقبت انکی بخیر ہے اور انکو کیا ہے اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا ہے لیکن خوف درگاہ بی نیازی کا کمر توڑے ڈالتا ہے رح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِیَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے یعنے غارت کرنے دشمن کے سے وقت سحر کے بھاگتا ہے اول ہی شب یعنے تاکہ نجات پاوے دشمن سے اور جو شخص بھاگتا ہے اول شب پہونچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنے سوائے بذل نفیس کے نہیں ہاتھ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف منزل کو یعنے مطلوب کو کہا طیبی نے کہ یہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کے کہ شیطان انکی راہ پر لگ رہا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اسکی ہیں

پس اگر ہوشیار ہوا اپنے چلنے میں اور خالص کیا نیت کو بیچ عمل میں یا امن میں ہوا شیطان سے اور نفس کے شر سے جو الامارہ ہے وہ راہ کی اپنے مددگاروں کو ہمراہ لیکر بیچ رہنمائی کی حضرت نے طرف اسکے کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہے اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہیں حاصل ہوتی تھوڑی سی سعی سے پس فرمایا آگاہ ہو والخ اور تحقیق معنی کے معنی یہ ہیں کہ سول اللہ کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہیں کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ۱۲ع **وعن** انسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ جل ذکرہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام رواہ الترمذی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماوے گا اللہ تعالی کہ بزرگ ہے ذکر اسکا یعنے روز قیامت کے فرشتوں کو متعین دوزخ پر ہیں نکالو آگ میں سے اس شخص کو کہ یاد کیا مجھکو یعنے بشرط ہونے اسکے کے مومن مخلص ایکدن یعنے ایک وقت یا ڈرا ہے مجھسے کسی جگہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث ونشور کے **ف** ڈرا ہے الخ یعنے بیچ کرنے گناہ کے گناہوں میں سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نے کہ مراد ہے ذکر سے اخلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہے خالص دل سے اور صدق نیت سے والاتمام کا فر ذکر کرتے ہیں اللہ کا زبان سے نہ دل سے چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سے باز رکھنا اعضا کا ہے گناہوں سے اور لگا رکھنا انکا طاعات میں والا وہ حدیث نفس وسوسہ اور ایسی حرکت ہے کہ نہیں نام رکھا جاتا اسکا خوف اور یہ وقت دیکھنے ایک سبب ہولناک کے ہوتا ہے اور جب غائب ہوتا ہے وہ سبب نظر سے تو پھر تا ہے دل طرف غفلت کے کہا نفیس نے کہ جب کہا جاوے تجھکو کہ آیا ڈرتا ہے اللہ سے تو سکوت کر اسلیے کہ اگر کہا تو نے نہیں تو کافر ہوا اور اگر کہا ہاں جھوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف اس خوف کے کہ وہ باز رکھتا ہے اعضا کو گناہوں سے اور اس میں بشارت ہے کہ جس مسلمان نے ایکبار از راہ خلوص کے خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اسکے عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سے اسکو نجات ہے اور اگر چاہے اللہ تعالے تو اسکو دوزخ ہی میں نلیجا وے اور اول ہی بہشت میں بھیجدے یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اسکی ہے ۱۲ع **وعن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذہ الایۃ والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ اہم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا ابنۃ الصدیق ولکنہم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وہم یخافون ان لا یقبل منہم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کے سے اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں وہ چیز کہ دیتے ہیں یعنے قسم زکوۃ اور صدقات سے اور دل انکے لرزاں و ترساں ہیں یعنے بخوف اسکے کہ نہ قبول ہوا ان سے اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کے اور ماخوذ ہوں اس میں آیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں یعنے اسلیے کہ ڈرنا عذاب سے کام گنہگاروں کا ہے فرمایا آنحضرت نے نہ اے بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہیں ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں ولیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور باوجود اسکے وہ ڈرتے ہیں کہ مقبول نہو انسے بدلیل اسکے کہ آخر اس آیت میں فرمایا کہ وہ شتابی کرتے ہیں نیکیوں میں نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے نہایت رغبت کرتے ہیں طاعات میں اور دوڑتے ہیں طرف انکے پس نہیں صحیح ہے یہ کہ حمل کی جاوے شراب کے پینے پر اور چوری کرنے پر اور تمام سئیات پر اور آیت مذکورہ میں بعد لفظ وجلۃ کے یہ ہے انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیے کہ اس آیت

دو قرائتین ہین قرات قراء سبعہ کی یوتون ہی ساتھ پیش ی کے فعل مضارع ایتاء سے اور آتو ساتھ مد ہمزہ کے فعل ماضی اُس سے ہی اور اعطاء بمعنی عطاء
لینے دینے کے جیسے کہ معنے اسکے بیان کئے گئے اور قرات دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتو مشتق اتیان سے بمعنی کار بکنی اور معنے اسکے یہ ہین کہ وہ
لوگ کہ کرتے ہین جو کچھ کرتے ہین اور دل انکے ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتھ اس قرات کے مناسب تر ہی لیکن مصابیح کے نسخون مین بھی
اوپر لفظ قرات اول کے واقع ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اوپر لفظ قرات دوسری کے ہو یہ طیبی نے تفسیر زجاج کشاف سے نقل کیا ہی کہتا ہون مین
مراد قرات شاذہ سے کہ منسوب ہی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہی کہ کرتے ہین وہ چیز کہ کرتے ہین قسم طاعات سے نہ وہ مراد ہی کہ گمان
عائشہ رضہ نے کہ مراد اُس سے یہ ہی کہ کرتے ہین وہ چیز کہ کرتے ہین قسم معصیت سے اور نہ مراد عام ہی خیر و شر سے واسطے نہ مطابق ہونے اُسکے کے
ساتھ قول حق سبحانہ کے اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یسعون نے تفسیر ہی اللہ تعالے کی والذین یاتون ما اتوا موجب دونون قراتون کے
نہایت یہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سے ایک طرح کی تغلیب ہی بر ظاہر آیت مشہورہ کا متعلق ہی ساتھ عبادت مالیہ کے جیسیکہ شاذہ
متعلق ہی ساتھ طاعت بدنیہ کے علاوہ یہ کہ قرات مشہورہ جو ہی ممکن ہی کہ کہا جاوے اُسکی تفسیر مین کہ دیتے ہین اپنے نفسون سے وہ چیز کہ دیتے
ہین قسم طاعات سے اور نکالتے ہین نفسون سے قسم طاعات سے پس مشتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو ۱۲ ح **وَعَنْ** اُبَیِّ
بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا
اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی
ابی بن کعب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اُٹھتے یعنے نماز تہجد کے لیے پس فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یعنے یاد
وحدانیت ذات اُسکی کے اور تمام صفتون اُسکی کے یاد کرو اللہ کو یعنے عذاب و ثواب اُسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کے اور اُن لوگون مین
سے کہ جنکے حق مین فرمایا ہی اللہ تعالے نے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنے نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھ اُسکے
قائم ہوگی اور سب مر جاوینگے پیچھے آتا ہی اُسکے پیچھے آنیوالا یعنے نفخہ دوسرا کہ ساتھ اُسکے سب زندہ ہونگے اور اُٹھینگے قبرون سے
غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اُن احوال کے کہ اُس مین ہین آئی موت ساتھ اُن احوال کے
کہ اُس مین ہین یعنے جو چیزین کہ وقت موت کے اور بعد اُسکے واقع ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نے ف اے لوگو مراد اُنسے وہ لوگ
تھے کہ جو سوتے تھے اور غافل تھے ذکر اللہ سے اُنکو جگایا حضرت نے تاکہ مشغول ہو تم ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اس مین اشارہ ہی
طرف مستحب موکد ہونے قیام کے تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنے یاد کرو اُسکی نعمتون اور چین و ضرر کو اور
آیا زلزلہ اس مین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالے کے یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لاے واسطے تحقیق وقوع اُسکے کے پس گویا
کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہی کہ قریب ہی آنا اُسکا پس تیاری کرو واسطے سہل ہونے امر اُسکے کے اور اس مین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا
رکھتا ہی کہ اثر نفخہ پہلے کا ہی اور جاگنا حکم دوسرے نفخہ کا رکھتا ہی اور یہ دونون نشان قیامت کے اور یاد دلانیوالے اسکے ہین ۱۲ ح
وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ
ذِکْرَ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی اَلْمَوْتَ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا
تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
قَالَ لَہُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی

ملا علی کہتے ہین ۱۲

تمام

صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا اُنہنے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ادا کرنے نماز کے پس دیکھا لوگوں کو گویا کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو یعنے خواب غفلت سے کہ باعث ہی ہنسنے کے تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا تو البتہ باز رکھے تمکو اُس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں یعنے ہنسنے سے اور کلام اہل غفلت سے مراد کاٹنے والی لذتوں کے سے موت ہی پس بہت رکھو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا کہ موت ہی پس تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن یعنے وقت ورنا تہ مگر کہ بولتی ہی یعنے ساتھ زبان قال کے یا زبان حال کے پس کہتی ہی کہ میں ہوں گھر غربت کا یعنے دوری کا کہ نہیں جو آبا ہونیسے اور آشناؤں سے اور اپنے گھر سے دور ہی پس تو دنیا میں گویا کہ تو غریب ہی اور میں ہوں گھر تنہائی کا یعنے پس نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور میں ہوں گھر خاک کا یعنے اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہی کہ رہے مسکین خاک نشین تاکہ نہ قوت ہو اُس سے جنسیتہ مناسبہ اور میں ہوں گھر کیڑوں کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن کہتی ہی اُسکو قبر یعنے جیسک کہتے ہیں مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہ میں آگاہ ہو تحقیق تھا تو بہت پیارا نزدیک میرے اُن شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں مجھپر پس اُسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی میں تجھپر آجکے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس نزدیک ہی کہ دیکھیگا تو نیکی کرنی میری ساتھ تیرے یعنی ساتھ فراخی کرنے کے فرمایا حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہی قبر اُس بندہ کے لیے اور معلوم ہوتی ہی اُسکی نظر میں مقدار درازی بنائی اُسکے کی یعنے جہاں تک کہ نظر کار کرتی ہی اور کھولا جاتا ہی اُسکے لیے ایک دروازہ طرف بہشت کے یعنے اور دیکھتا ہی اُس میں جلگہ اپنی اور آتی ہی اُس میں سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو میں اور ٹھنڈی اور تازہ ہوتی ہیں آنکھیں اُسکی بسبب دیکھنے حور اور قصور اور نہروں اور درختوں اور میووں اُسکے کے اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ فاسق یعنے کافر یا کہا کافر کہتی ہی اُسکو قبر یعنے جیسے کہ نا آشنا اور بن بلائے ہوئے کو کہتے ہیں نہ آیا تو مکان فراخ میں اور نہ اپنی جگہ میں خبردار ہو تحقیق تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے اُن شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں مجھپر اُسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی میں تجھپر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس دیکھیگا تو بُرائی کرنی میری تیرے لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اُسپر یہانتک کہ مختلف ہوتی ہیں پسلیاں اُسکی یعنے در آتی ہیں بعضے بعضوں میں کہا ابو سعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے دکھلانے صورت اختلاف پسلیوں کے ساتھ انگلیوں اپنی کے پس داخل کیں بعضی انگلیاں اندر بعضوں کے فرمایا حضرت نے کہ متعین کیے جاتے ہیں واسطے اُس کافر کے ستر اژدہا اگر ایک اُن میں سے پھنکار مارے زمین میں تو نہ اُگائے زمین کچھ جبتک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہیں اُسکو اور نوچتے ہیں اُسکو یہانتک کہ پہونچایا جاوے اُس بندہ کو طرف حساب کے یعنے روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ قبر باغچہ ہی باغوں جنت سے یا گڑہا ہی گڑہوں آگ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا یہ نہایت نصیحت ہی غافلوں کے لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہی غافل کے دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین متقی جار کہتے تھے ایک تھیلی کہ لکھا ہوتا تھا اُسپر لفظ موت کا اور اُسکو لٹکا دیتی مرید کی گردن میں تاکہ وہ جانتا رہے کہ موت قریب ہی نزدیک

پس کم کرے آرزو اور بہت کرے عمل اور تھے بعضے نیک پادشاہوں میں سے کہ حکم کر رکھتے تھے کسی کو اپنے امرا میں سے یہ کہ کھڑا رہے ہمیشہ پیچھے انکے اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہو دوا اُنکی بیماری کی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کے لیے وجہ حکمت حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فانہ لم یات الخ اور یہ جو ہوں گھڑیوں کا یعنے پس نہیں الائق ہے کہ یہ موت وقت تمہارا بیچ استعمال لذات کے قسم کھانے کی چیزوں اور پینے کی چیزوں سے اسلیے کہ انجام کار اُنکا فنا ہے نہیں نفع دیتا اس جگہ مگر عمل صالح پر قبر بند روق ہے عمل کا کہا ہے بعضوں نے کہ ہمیشہ رہتے ہیں کپڑے بدبوئی اور کہا جاتا ہے بعضا کو پھر کہا تا ہے بعض اُنکا بعض کو یہانتک کہ باقی رہتا ہے ایک کیڑا پھر وہ بھی مر جاتا ہے بسبب بھوک کے اور مستثنے ہیں اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے شہدا کے حق میں ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علما ربانیین کہ تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر کے شاید اُنکی افضل ہے شہیدوں کے خون سے اور بندہ فاسق مراد ہے اُس سے فرد اکمل کافر کا ہے بسبب قرینہ مقابلہ اُسکے کے کہا بندہ مومن اور بسبب قول قبر کے کہ تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے اُس سے کہ چلتے تھے مجھپر اور اس قبیلہ سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہوئی ہے عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنے حکم فریقین کے بیچ دارین کے اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کے سے واسطے پردہ پوشی اُسکی کے ہے یا اسلیے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے اور اسیطرح ثابت کرنے ایک مرتبہ کے درمیان دو مرتبوں کے جیسے کہ وہم کیا ہے معتزلہ نے اور بیچ اُسکے دو احتمال ہیں اُس میں تجدید کا و تکثیر کا اور موید ہے دوسرے احتمال کی ایک اور روایت ہے بیچ مقدمہ مذہب کافر کے قبر میں کہ مسلط ہونگے اُسپر ایک کم سو اژدہا **وعن** ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود واخواتہا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا انہوں نے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہو گئے تم یعنے ظاہر ہوئے آثار ضعف کے پہلے پہنچنے بڑی عمر کے فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور بہنوں اُسکی نے نقل کی یہ ترمذی نے بہنیں یعنے جو سورتیں مانند اُسکے ہیں کہ جن میں ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہے پس انکے مضمون سے غم ہوتا ہے مجکو امت کی طرف سے کہ دیکھیے کیا حال ہو انکا اور اس غم کے مارے یہ حال ہو گیا ہے میرا **وعن** ابن عباس قال قال ابوبکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلت وعم یتساءلون واذا الشمس کورت رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہو گئے آپ فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنے اور مانند انکے نے کہ جن میں ذکر قیامت کا اور احوال اُسکے کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ لا یلج النار فی کتاب الجہاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** انس قال انکم لتعملون اعمالا ہی ادق فی اعینکم من الشعر کنا نعدہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المہلکات رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک تر ہیں بیچ آنکھوں تمہاری کے بال سے یعنے ہیں وہ بڑے نفس الامر میں اور تم چھوٹا اور حقیر جانتے ہو انکو اور گنتے ہو مکروہات سے اور انکے کرنے سے نہیں ڈرتے تھے ہم گنتے انکو آنحضرت کے زمانے میں موبقات سے یعنے ہلاک کرنے والوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ دور رکھ تو اپنے تئیں ان
گناہوں سے کہ حقیر اور چھوٹا جانا جاتا ہے انکو اسلیے کہ ان گناہوں کے لیے خدا تعالے کی طرف سے ایک طالب ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ
اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے ایک طرح کا عذاب ہے کہ عذاب دیتا ہے اسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہے
اسکو طلب کرنا نہیں پھیر سکتا اسکو پس لفظ طالبا میں تنوین تعظیم کے لیے ہے یعنے طالبا عظیما نہیں ہے لائق ہے یہ کہ غافل
رہے اسلیے کہ اکثر سہل جانتے ہیں کرنے والے انکو کہ نہ تدارک کرتے ہیں انکا ساتھ توبہ کے اور نہ التفات کرتے ہیں انکی
طرف ساتھ ڈرنے کے اور غافل ہیں کہ نہیں ہے صغیرہ ساتھ اصرار کے اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریائی اللہ تعالے کے
کبیرہ ہے اور تھوڑا سا بھی اُس میں سے بہت ہے اور اسی لیے کبھی عفو فرما دیتا ہے اللہ تعالے کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہے صغیرہ پر جیسے
کہ مستفاد ہوتا ہے قول اللہ سے ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء اور رہا یہ قول اللہ تعالے کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ
نکفر عنکم سیئاتکم پس معنے اسکے یہ ہیں کہ دور کریں گے ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کے لیکن بشرطیکہ بچتے تمہارے کے
کبائر سے نہ بچنے کے کبائر سے جیسا کہ معتزلہ کہتے ہیں واللہ اعلم اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ بچاؤ تم اپنے تئیں چھوٹے گناہوں سے اسلیے کہ مثال
حقیر گناہوں کی مانند مثال ایک قوم کے ہے کہ اتری وہ ایک نالہ کے اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہاں تک
کہ پکائی انہوں نے روٹی اپنی اور بلا شبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہے اللہ تعالے اُسکے کرنیوالے کو ہلاک کر دیتا ہے
وہ اسکو نقل کیا یہ احمد و طبرانی نے ع وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِيْ
مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ يَا اَبَا مُوْسٰى هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ
نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِيْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ قَالَ اَبِيْ لٰكِنِّيْ اَنَا وَالَّذِيْ
نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا
بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ اَبِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسے اشعری سے
کہ بڑے تابعین میں سے ہیں کہا کہ واسطے میرے عبد اللہ بن عمر نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا کہا باپ میرے نے واسطے باپ تیرے کے
کہا ابو بردہ نے کہ کہا میں نے نہیں جانتا ہوں کہا عبد اللہ نے پس تحقیق باپ میرے نے کہا واسطے باپ تیرے کے یعنے ابی موسے کے اے
ابی موسے کیا خوش کرتا ہے تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتھ آنحضرت کے یعنے ملا ہوا ساتھ بعثت انکی کے اور ہجرت ہماری ساتھ انکے
اور جہاد ہمارا ساتھ انکے اور عمل ہمارے یعنے نماز اور روزے اور زکوۃ اور حج اور مانند انکے کے سارے ساتھ انکے یعنے بیچ زمانے
انکے کے ثابت اور باقی رہیں واسطے ہمارے اور یہ کہ جو عمل کیے اور ہمنے بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نجات پاویں
اور خلاص ہو دیں ہم انسے برابر سر بسر پس کہا باپ تیرے نے واسطے باپ میرے کے یوں نہیں ہے قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنے بعد
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نماز پڑھی ہمنے اور روزے رکھے ہمنے اور کیے ہمنے عمل نیک بہت یعنے صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئے ہمارے ہاتھ پر یعنے بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہیں اُنکی یعنے ثواب چیزوں ذکر کی گئی کا زیادہ اوپر پہلے اسلام و ہجرت وغیرہ کے کہا باپ میرے نے یعنے حضرت عمرؓ نے لیکن میں قسم ہے اُس ذات کی کہ جان عمر کی اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ دوست رکھتا ہوں یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہیں میں نے ثابت اور باقی رہیں واسطے ہمارے اور یہ جو کچھ کہ کیا ہے ہمنے بعد آنحضرت کے نجات پا دیں اُن سے برابر سر بسر پس کہا میں نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے قسم خدا کی تھے بہتر باپ میرے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** برابر سر بسر یعنے نہ نفع اُسکا ہمکو پہونچے اور نہ ضرر اُسکا ہم پر پڑے اور نہ موجب ثواب کا ہوا ور نہ سبب عذاب کا یعنے اگر موجب ثواب کا نہو بارے سبب عذاب کا بھی نہو سہ طاعت ناقص ما موجب قبول نشود رہیم گر مرد علت عصیان نشود بہ اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہمنے اور گمان اُنکی مقبولیت کا رکھتے ہیں باقی رہیں تو نہی سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کے کیے ہیں ہمنے وہ خالی خرابی سے نہیں اگر سر بسر گذرے تو بھی غنیمت ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ تابع اسیر متبوع کا ہے صحت میں اور فساد میں بیچ اعتقاد اور خلاص کے علم و عمل میں کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ صحت بنائے نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کے ہے اور اسی طرح فساد اُسکا اور نہیں شک ہے بیچ وصول کمال کے اور حصول صحت اعمال کے بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعد آنحضرت کے جو طاعتیں واقع ہوئیں نہیں خالی ہیں تغیرات سے اور فساد حالات سے جیسیکہ خبر دی بعضے صحابہ نے وقت وفات آنحضرت کے کہ ہمنے ہاتھ اپنے مٹی سے نہ جھاڑے تھے اور ہنوز مشغول دفن ہی میں تھے کہ اپنے دلوں کو برا پایا یعنے بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی چھپنے آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہے یہ کہ برابر سر ابر رہیں طاعات و سیئات میں اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہؓ کے تھی اور جو کہ بعد انکے ہیں پس طاعات اُنکی کہ بھری ہوئی عُجب اور غرور اور ریا وغیرہ میں ہیں اُنکا کیا ٹھکانا ہے مگر یہ کہ فضل کرے اللہ ساتھ رحمت و عین عنایت اپنے کے کہ لاحق کرے بدکاروں کو ساتھ نیکوکاروں کے بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہے اُس طاعت سے کہ لازم کرے عُجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سے مراد یہ ہے کہ جب تیرا باپ باوجود اتنے اعمال و فضائل کے مقام خوف و دہشت میں ہے تو بہتر ہوا میرے باپ سے اور مقام اُنکا اعلیٰ ہوگا یا مراد یہ ہے کہ تعجب کرتا ہے کہ باوجود اسکے کہ تیرا باپ بہتر ہے میرے باپ سے یہ کچھ ڈرتا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ کار نازک ہے بلا حرج

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُوْنَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَآمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِيْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو رب میرے نے ساتھ نو چیزوں کے ایک تو ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر میں یعنے بیچ دل اور جسم کے یا خلوت و جلوت میں آور دوسرے بات راست و درست کہنی کہ حد شرع سے تجاوز نکرے بیچ حالت غصہ اور رضا کے یعنے آدمی راضی ہوتا ہے کسی سے تو تعریف کرتا ہے اُسکی اور اچھا کہتا ہے اُسکو اور عیب اُسکا ڈھانکتا ہے اور جب غصہ میں آتا ہے تو برخلاف اُسکے کرتا ہے چاہیے کہ دونوں حال میں یکساں رہے اور تیسرے میانہ روی بیچ فقر و غنا کے یعنے رزق بقدر کفایت کے ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہے کہ دونوں حالتوں میں اوپر طریقہ اعتدال کے مستقیم ہو یعنے فقر میں غصہ اور جزع فزع نکرے اور غنا میں تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کرے اور چوتھے یہ کہ ملائے رکھوں میں یعنے سلوک

کرون اُس سے کہ کاٹے مجھسے یعنی اگر کوئی ناتے دار مجھسے انقطاع و بدسلوکی کرے تو مین اُس سے سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع ہی پانچوین یہ کہ دون مین اُسکو کہ محروم رکھے مجکو اور چھٹے یہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینے کے اُس سے کہ ظلم کرے مجھپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ رہون تو فکر کرون بیچ اسماء اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کے آٹھوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خداے تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اُسکے سے اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کے کرون مین نہ ساتھ جہل و غفلت کے اور حکم کیا پروردگار میرے نے کہ حکم کرون مین ساتھ نیکی کے اور روایت کیا گیا ہی ساتھ معروف کے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی ایک روایت مین بجاے بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کے ایک ہی ہین یعنی اچھی بات کے اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اس لیے کہ امر بالمعروف دونونکو شامل ہی اچھی بات کے کرنے کو اور بری بات کے کرنے کو اور یہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سے جامع ہی تمام بھلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کے کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی ہو **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حَرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلے اُسکی آنکھون سے آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے یعنی تھوڑا سا بسبب خوف خدا کے پھر پہونچے آنسو اُسکے اچھے منھ پر مگر کہ حرام کریگا اُسکو اللہ آگ پر نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

باب ہی بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کے **ف** تغیر کے معنی ہین ایک حال سے اور حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اُس حالت سے کہ زمانہ نبوت مین تھے کہ لوگ مستقیم تھے طریقہ دین پر اور التزام تھا احکام سنت کا اور متبع تھے حق کے اور بے رغبت تھے دنیا سے اور مغرور نہ تھے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تھے اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفائے باطن رکھتے تھے اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اُسکے ہو گا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنے کے اور تغیر صفات اپنے کے مگر مانند سو اونٹون کے نہین قریب ہی کہ پاوے تو اے مخاطب اُنمین ایک قابل سواری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** راحلہ اُس اونٹ کو کہتے ہین کہ توانا ہو سفر کرنے پر اور بوجھ اُٹھانے پر اور حرف تے اُسمین مبالغہ کے لیے ہی اور معنی یہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسے اونٹ بہت سے ہوتے ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کے کم ہوتے ہین اسیطرح سے آدمیون مین بھی کام کے آدمی کہ قابل صحبت بنی کے ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر اُنکے درمیان مین بہت کم ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد ایسے آدمی اخیر زمانہ کے ہین کہ بعد قرون ثلثہ کے کہ نیک ہین امت کے پیدا ہونگے اور حق یہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال رکھتا ہی کہ مسلمان کامل اُس زمانہ مین بھی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتھ تمام صفات پسندیدہ کے تمام زمانون مین کم تھے اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بھلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اُنکے کہ بعد اُنکے آئے باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کے ہی اور ذکر کرنا سو کا واسطے تکثیر کے ہی نہ واسطے تحدید کے پس وجود عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کی سے

ہی چنانچہ اس لیے بعضے باپ چاہتے ہیں کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلے مسجد سے اور دیکھا اُنھون نے
بہت سے لوگون کو اندر مسجد کے اور باہر اسکے پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص اُنمین تھوڑے ہین اور حق سبحانہ تعالی نے
آگاہ کیا اس معنی پر کئی آیتون مین ایک اُنمین سے یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم ؕ
۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا
بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْھُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور
روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اُن لوگون کی
کہ پہلے تم سے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے مراد ہی اس سے موافقت اور مطابقت یعنی مطابعت اگلون کی
بجمیع وجوہ سب کامون مین یہانتک کہ اگر بیٹھے ہونگے وہ سوراخ گوہ کے مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگے تم اُنکی
عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلے ہمسے تھے اور متابعت کرینگے ہم اُنکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نے اگر وہ یہود
و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری ہی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سنن ساتھ
پیش سین کے جمع سنت کی ہی بمعنی طریقہ کے نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اُنھون نے اپنے دلون سے
بعد انبیا اپنے کے کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضے نسخون مین سنن ساتھ زبر سین کے ہی یعنی طریقہ اُنکا ؏ وَعَنْ
مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْھَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَیَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ
الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْھِمُ اللّٰہُ بَالَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مرداس اسلمی سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جاتے رہین گے یعنی مرتے جاوین گے نیک بخت اول پس اول یعنی ایک بعد دوسرے کے اور ہر ایک کو اول کہا اسلیے کہ جب
اول گذر گیا وہ کہ بعد اُسکے ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کے اور باقی رہین گے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بھوسی جو کے یا کھجور کے نہین ہو
کریگا اُنکی اللہ پروا کرنا یعنی کچھ قدر و اعتبار نہین کریگا اُنکی نقل کی یہ بخاری نے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِیَ الْمُطَیْطَاءَ وَخَدَمَتْھُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْکِ
اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سَلَّطَ اللّٰہُ شِرَارَھَا عَلٰی خِیَارِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی
ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت چلے گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین گے اُنکے بیٹے
بادشاہون کی کہ بیٹے فارس اور روم کے ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگے اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گے اور
خدمت کو کہین گے اور بادشاہ اور امرا اُنکی آن کر چاکر ہون گے اور خدمت کرین گے مسلط کریگا اللہ تعالی امت کے بدون کو
اُنکے نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہی اس لیے کہ خبر دی حضرت نے غیب کی اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کے ہوئی کہ جب شہر
فارس اور روم کے فتح کیے اور لیے مال اُنکے اور بندی مین پکڑی اولاد اُنکی اور چاکری کروائی اُنسے اور دولت قوی ہوئی مسلط
کیا پروردگار تعالی نے حضرت عثمانؓ کے قتل کرنے والون کو اُنپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اُنھون نے جو کچھ کہ کیا
اور لفظ مطیطا ساتھ پیش میم کے اور زبر طا کی مدود و مقصور اترا تے ہوئے اور ہاتھ لٹکے ہوے چلنا اور مط کھینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سے

اور سطیطار بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کے اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کے اور حواشی اور شرح اسکی کے ساتھ ایک ی کے درمیان دو طے کے ہی دوسری بعد از دوسری طے کے نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعض حواشی کتاب کے بھی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے ساتھ حذف تی کے بعد از ط دوسری کے روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات تی کے بعد از ط دوسری کے بھی ہی بلکہ ارجح ہی واللہ اعلم + ح ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قتل کروگے تم اپنے امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مارو گے تم ایک دوسرے کو ساتھ تلوارون اپنی کے اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگے دنیا تمھاری کے بدکار تمھارے یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کے ہاتھ آویگی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کے پڑیگا نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگون کا دنیا مین ساتھ کثرت مال کے اور منصب اور اجراے حکم کے لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکھی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سے کہ کہا حدیث کی مجکو اس شخص نے کہ سنا علی ابن ابی طالب سے کہ کہا علی رض نے تحقیق تھے ہم بیٹھے ہوے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئے ہم پر مصعب بیٹے عمیر کے اس حال مین کہ نہ تھی انکے بدن پر مگر چادر انکی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکرے چمڑے کے پس جب دیکھا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے بسبب اس امر کے کہ تھے یعنی پہلے اس دن کے بیچ نعمتون کے اور بسبب دیکھنے اس حال کے کہ اسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہوگا تمھارا جسوقت کہ صبح کو نکلے گا ایک تمھارا بیچ ایک جوڑے کے اور شام کو نکلے گا بیچ ایک جوڑے کے یعنی کیا ہوگا حال تمھارا جسوقت کہ بہت ہونگے اموال تمھارے کہ اول روز ایک لباس پہنے گا اور آخر روز دوسرا بسبب نہایت تنعم کے اور رکھا جاویگا آگے اسکے ایک پیالہ بڑا کھانیکا اور اٹھایا جاویگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین کی ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سے کہ طرح بطرح کے طعام موجود ہون گے ایک بعد دوسرے کے اور ڈھانکو گے تم اپنے گھرون کو یعنی اپنی دیوارون پر دیوار گیریان لگاؤ گے بسبب زیادہ تنعم کے جیسے کہ ڈھانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف سے

بیچ لباس اور طعام اور مسکن کے پس کہا انہون نے یا رسول اللہ ہم اُس دن کہ یہ حال رکھتے ہونگے بہتر ہونگے اس حال سے کہ آج رکھتے ہین اس لیے کہ فارغ ہونگے ہم بسبب معیشت کے اور تردد رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آنحضرت نے کہ یون نہین ہے کہ اُس روز مین بہتر ہوگے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بہ نسبت اُس دن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع مین حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کھال کا اپنی کمر کو باندھا تھا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اُس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اُسکا اور تحقیق دیکھا ہے مین نے اسکے مان اور باپ کو کہ کھلاتے تھے اُسکو خوشترین طعامون کا اور دیکھا ہے مین نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خریدا تھا اُسکو پس پہونچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکھتے ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلای صحابہ سے ہجرت کر کے مکے سے آئے آنحضرت کے پاس اور تھے جاہلیت مین متنعم ترین لوگون کے طعام و لباس مین اور جب مسلمان ہوئے سب کچھ چھوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے اُحد مین اور وقت شہادت کے یہ چالیس برس کے تھے یا کچھ زیادہ اور ظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بسبب رحم و شفقت کے مصعبؓ کہ یہ تھے عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تھے نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن اثبات کے کچھ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمرؓ مین جبکہ روئے عمرؓ آنحضرت کو دیکھکر لیٹے ہوے کھری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تھا چارپائی کی بان کا آنحضرت کے بدن شریف پر اور یاد کیا عمرؓ نے چین کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو اس مقام مین ہے اے عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ اُنکے لیے ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہے پس اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبی کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونے اُن چیزون کے کہ مددگار ہین عبادت کی مثل اسباب ضروری وغیرہ کے واللہ اعلم اور موید ہے ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آج کے دن بہتر ہو الخ اس لیے کہ جو فقیر کہ اسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہے غنی سے اسلیے کہ غنی مشہور رہتا ہے دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کے لیے مثل اُسکے کہ اُسکے پاس بقدر کفایت کے ہے بسبب کثرت اشتغال کے ساتھ حاصل کرنے مال کے پس حدیث صریح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کے غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا بہ نسبت صحابہ کے کہ وہ اقویا ہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اُنکے کا ضعفا مین سے اور موید ہے اسکے وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس مین ابن عمرؓ سے بطریق مرفوع کے ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہے پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کے دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقیر نے فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْہِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اُس زمانہ کے لوگون مین اپنے دین پر یعنی اوپر نگاہ رکھنے امر دین اپنے کے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے مانند شخص مین لینے والے انگارے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کے **ف** یعنی جبکہ

پکڑنا انگارے کا اور صبر کرنا اُسپر دشوار ہی ایسے ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اُسپر اخیر زمانہ میں مشکل ہو بسبب ظہور فسق کے اور غلبہ فساق کے اور قلت مددگاروں اور موافقوں کے اُسپر شرح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاءِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت کہ ہوں امیر تمہارے نیک تمہارے اور غنی تمہارے سخی تمہارے اور امور تمہارے آپس کے مشورے سے ہوں یعنی مسلمان ایک رائے پر ہوں اور متفق ہوں آپس میں مختلف نہ پس پشت زمین یعنی ظاہر اُسکا بہتر ہی تمہارے لئے پیٹ زمین کی سے یعنی زندگی بہتر ہی موت سے اس لئے کہ تم عمل کروگے ساتھ اُس چیز کے کہ کتاب و سنت میں ہی اور خوشحالی ہی اُسکے لیے کہ دراز ہو عمر اُسکی اور اچھے ہوں عمل اُسکے اور جبکہ ہوں امیر تمہارے بد تمہارے یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہارے بخیل تمہارے اور کام تمہارے سپرد ہوں طرف عورتوں کے پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہارے لیے پشت زمین سے یعنی مرنا بہتر ہی جینے سے اُسوقت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** طرف عورتوں کے حالانکہ وہ ناقصات عقل و دین ہیں اور وارد ہوا ہی شاوروہن و خالفوہن اور وہ مرد بھی عورتوں ہی کے حکم میں ہیں کہ اُنکا سا حال رکھتے ہیں یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہیں جانتے اُس چیز کو کہ اُس سے ضرر ہی دین میں اور نہیں جانتے وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تھا کہ کہا جاتا اور ہو امر تمہارا مختلف درمیان تمہارے جیسے کہ مقابل مشورہ کے ہی پس یوں جو فرمایا گویا اشارہ ہی اُسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر ازراہ متابعت عورتوں کے اور چلنے کے اُنکے کہنے پر ہوتا ہی شرح **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہیں گروہ کفر و ضلالت کے کہ بلاویں گے بعضے اُنکے بعضوں کو واسطے لڑنے اور کسر شوکت تمہاری کے جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کھانیوالی اور بلاتے ہیں بعضے اُنکے بعضوں کو طرف کاسہ طعام کے کہ کھاتے ہیں اُس سے اور بے مانع اور بے ملاحظہ کے جمع ہوتے اور کھاتے ہیں یعنی اسی طرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگے تمکو اور غارت کرینگے اموال تمہارے اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکے کہ تم اُنکے آگے مثل طعام کے ہوکر نگلتے ہیں اور ہلاک کرنے میں اُسکو پس کہا کہنے والے نے یعنی صحابہ میں سے کہ یہ جمع ہونا اور غالب آنا اُنکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگے اُسدن فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ بسبب کمی کے نہیں ہوگا بلکہ تم اُسدن بہت ہوگے ولیکن تم مانند جھاگ کے ہوگے کہ اوپر کنارہ نالہ کے ہوتی ہیں یعنی قوت و شجاعت نہ ہوگی تم میں اور البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے سینوں میں سے ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہارے دلوں میں ضعف و سستی کہا کہنے والے نے یارسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنے سستی کا ہمارے دلوں میں فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دلمیں محبت دنیا کی اور ناخوش رکھنا موت کا یعنی جب دنیا کی زندگانی کو دوست رکھوگے اور موت کو ناخوش تو لڑ نہیں سکوگے اور نہ دلاوری کرسکوگے نقل کی یہ ابوداود نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوہ میں

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

[illegible]

[illegible]

اجتمعوا فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک سائر الیوم الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اُسنے جبکہ اتری آیت ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکیون کو چڑھے پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کے ہی پس شروع کیا پکارنا اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی واسطے فرقون قریش کے یہانتک کہ جمع ہوئے یعنی فرقے قریش کے پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہ کہ ایک لشکر اترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہی کہ غارت کرے تمپر آیا سچا جانوگے تم مجھکو کہا اُنھون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنے تم پر مگر سچ کا اور نہین دیکھا ہمنے تم سے سواے سچ کے فرمایا آنحضرت نے پس اگر سچا جانتے ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلے اترنے عذاب سخت کے سے یعنی اگر ایمان نہ لاؤگے مجھپر تو اتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نے کہ چچا آنحضرت کا تھا عبد العزی نام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کے لیے اکٹھا کیا تھا تونے ہمکو پس اُتری یہ سورۃ ہلاک و زیان کار ہوجیو دونون ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوجیو بلکہ ہلاک ہی ہوئے بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بطن ہیٹ اور گروہ کم قبیلہ سے قریش قبیلہ ہی باپ اُنکا نضر بن کنانہ اور نیچے اسکے بطون اور افخاذ ہین حاصل یہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہی اور بطن بمنزلہ نوع کے اور فخذ بمنزلہ فصل کے اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اُسکا واسطے بعض کے چنانچہ اسلیے بنی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سے اُسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہ معروف ہی قریب مکہ کے اور گویا کہ مراد ہی اُس سے وادی کہ مشہور ہی ساتھ وادی فاطمہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ہلاک ہی ہوئے بالفعل بسبب گستاخی کے کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کی اور مراد ہاتھون کے ہلاک ہونے سے ہلاک ہونا ذات اُسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کے وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد دونون ہاتھون سے دنیا اور آخرت اُسکی ہی کہ دونون جہان اُسکے ہلاک اور زیان کار ہوے اور بعضون نے کہا کہ ہاتھون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نے ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نے پتھر اٹھایا تا آنحضرت پر پھینکے وفی روایۃ نادی یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رای العدو فانطلق یربا اہلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یہتف یا صباحاہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا اے بیٹون عبد مناف کے نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کرے اپنی قوم کی اور بچاوے اُنکو غدر وغارت دشمن کی سے پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑھے تا آواز اُسکی سنین پس ڈرا یہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کے اور پہونچین طرف قوم کے پہلے اسکے کہ پہونچے یہ طرف اُنکے پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتھ جزم ہا کے ایک کلمہ ہی واسطے ڈرانے کے ایک امر دہشتناک سے کہتے ہین اور اصل اسکی یہ ہی کہ اکثر غارت وقت صبح کے واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتے ہین صبح کو تا اُس سے آگاہ ہون اور معنی یہ ہین کہ اے قوم بچو غارت کرنے سے ساتھ چلے جانے کے پہلے آنے دشمن کے پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا بچو اللہ کے عذاب سے ساتھ ایمان لانے کے پہلے اُترنے عذاب کے **وعن ابی ہریرۃ** قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لؤی انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد مناف

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے یعنی یہ حدیث ساتھ اور الفاظ کے بھی آئی ہی ابوہریرہ سے کہ جب یہ آیت اتری کہ ڈرا تو اپنے کنبے کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوے پس تعمیم کی آنحضرت نے پکارنے مین اور تخصیص کی یعنی پکارا اُنکو ساتھ نام جد بعید اُنکے کے کہ سبکو عام و شامل ہو اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے پھر بیان کی راوی نے کیفیت عموم خصوص کی کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اُسکے آگ دوزخ سے نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سے ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ سے ای اولاد عبد مناف کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے ای اولاد ہاشم کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے ای اولاد عبد المطلب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سے اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہارے لیے عذاب اللہ سے کسی چیز کا سوا اسکے کہ واسطے تمہارے مجھپر حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اُسکو ساتھ تری اُسکی کے اور ساتھ پانی صلہ و احسان کے بجھاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اُنکی کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لوی ساتھ پیش لام کے اور زبر ہمزہ کے اور کبھی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سے اور ساتھ ہی مشددہ کے نام اُنکے جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتھ پیش میم کے اور تشدید رے کے باپ ہی قبیلہ کا قریش مین سے اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ اُسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین ذکر اسکا نیچے واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اُسمین چچا آنحضرت کے اور بیٹے چچا کے سب داخل ہوے اور ڈرانا اس حد کو پہونچا یا کہ اولاد شریف کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدۂ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اُنپر حرام ہوئی اُنکو بھی داخل اُن ڈرانے کے کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی نہین مین قادر اسپر کہ دفع کرون تم سے اللہ کے عذاب مین سے کچھ بھی اگر ارادہ کرے اللہ عذاب دینا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس آیت سے قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا[سله] بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ[سله] اور ساتھ تر ہے اُسکے کے یعنی ساتھ صلہ اُسکے کے اور ساتھ احسان کرنے کے اُنسے اور حاصل اُسکا یہ کہ مین قرابتون سے احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اُنسے دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکھا ہی کہ بلال جمع بلل کی ہی بمعنی تری کے اور عرب اطلاق کرتے ہین تری کو سلوک اور احسان کرنے پر جیسے کہ اطلاق کرتے ہین یبس کو قطع کرنے پر اس لیے کہ جب اُنھون نے دیکھا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتھ تری کے اور حاصل ہوتا ہی اُنمین تفرق ساتھ یبس کے استعارہ کیا اُنھون نے بلل کو واسطے معنی وصل کے اور یبس کو واسطے معنی قطع کرنیکے اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہی اُسمین والا فضیلت ان مذکورین مین سے اور داخل ہونا اُنکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہگاران امت کے لیے چہ جا اقربا حضرت کے لیے حدیثون صحیحہ سے ثابت ہی اور باوجود اسکے خوف اُسکی بے پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تھا اس حال کا اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اُسکے وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانیکا پس بجالاے اُسکو ع ح

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ

[سله] ترجمہ کہ پس کون مالک ہو واسطے تمہارے اللہ سے کسی چیز کا اگر ارادہ کرے ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے نفع کا ۱۲

[سله] ترجمہ کہ نہیں مالک ہون مین اپنی جان کے نفع اور ضرر کا مگر جو کچھ چاہے اللہ ۱۲

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۸ وہ یہ حدیث متفق علیہ ہے کہ بخاری اور مسلم نے اسکو روایت کیا ہی یا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے اے گروہ قریش کے خرید و اپنی جانون کو یعنی خلاص کرو انکو آگ سے ساتھ ایمان کے اور ترک کرنے کفران نعمت کے اور ساتھ طاعت و فرمانبرداری کے نہین دفع کر سکتا مین تم سے عذاب الله سے کچھ اے اولاد عبد مناف کے نہین دور کر سکتا مین تمسے الله کے عذاب سے کچھ اے عباس بیٹے عبد المطلب کے نہین دور کر سکتا مین تمسے عذاب الله سے کچھ اے صفیہ پھوپھی رسول الله کی نہین دور کر سکتا مین تجھسے الله کا عذاب کچھ اور اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھسے جو چاہے میرے مال سے نہین دور کر سکتا مین تجھسے الله کا عذاب کچھ **ف** بعضے کلام کرتے ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تھا خصوصاً مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ میرے مال مین سے یہ بات کچھ نہین دکرتی ہی اسکو یہ آیت ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کر دیا تجھکو یعنی ساتھ مال خدیجہ کے بحسب قول مفسرین کے اور وارد اسکے اطلاق مال کا تھوڑے اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہان سے معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہ تھا اور باوجود اسکے یہ عبارت وجود مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ مال میرے ملک مین ہوگا طلب کرنا لیکن نجات آخرت میری ملک مین نہین ہی ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی اوپر رحمت حق زیادہ ہی بہ نسبت اور امتون کے بسبب ہونے نبی انکے کے رحمۃ للعالمین نہین اوپر عذاب آخرت مین عذاب اسکا دنیا مین فتنے اور زلزلے اور قتل ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ناحق اور نہین اوپر عذاب یعنی شدید بلکہ عذاب انکا یہ ہی کہ سزا انکے اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کے اور طرح بطرح کی بلاؤن کے ہوتی ہی جیسے کہ مراد ہی بیچ قول الله تعالی کے من یعمل سوءا یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اسکا والله اعلم اور سو یہ ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث خاص ہی اس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتے کبیرہ اور ممکن ہی کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نے کہ یہ حدیث مشکل ہی اس لیے کہ اسسے سمجھا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین دیا جاویگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچھ یا الله کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے کہ مراد امت سے یہان وہ ہی کہ پیروی کرے حضرت کی جیسے کہ اور فرمانبرداری کرے الله تعالی کی اور باز رہے اس چیز سے کہ منع کیا ہی اس سے بیچ زلزلے اور حادثہ زمانے کے کہ انکو پہونچتے ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات انکے کے ہوتے ہین اور کشت وخون کہ انکے درمیان مین واقع ہوتا ہی اگر کافر اور مبتدعون کے ہاتھ سے ہی تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کے ہی تو دونون جانبین سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضے علما نے کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ مغفورہ کی سے ہی تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سے انکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگے اور وہان علانیہ دیکھینگے بیچ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِي الْاَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین

اور معاذ بن جبل کہ بڑے صحابہ مین سے ہین روایت کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت
اور رحمت کے یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کے تھا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا یہ
پادشاہت گزندہ پھر ہونے والا ہے یہ کار تکبر اور قہر اور حد سے گذرنا اور فساد بڑھتا ہے زمین مین حلال جانینگے یہ ریشمی کپڑون کو اور
استعمال کرینگے انکو مانند حلال کے اور حلال جانینگے عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابون کو روزی دیے جاوینگے
باوجود ان کامون کے اور مدد دیے جاوینگے یعنی کفار پر اور اپنے مخالفون پر اور ہلاک نہین کیے جاوینگے اگرچہ مستحق اسکے ہونگے
بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کے اس امت کے لیے اور شاید کہ اللہ تعالی کو اسمین کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کے اور درستی بعضے
احکام دین کے انسے اگرچہ خود فاسق ہون یہان تک کہ ملاقات کرینگے اللہ تعالے سے روز جزا کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین
ف لفظ بدا ساتھ الف کے ہے بمعنی ظاہر ہوا کے اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کے ہے یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ
حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہ ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت
کے کار دین و دیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اوسمین ساڑھے انتیس ۲۹ برس خلفاے راشدین رہے اور چھ مہینے باقی
مین حضرت امام حسن رض پس نہین ہے نصیب معاویہ کے لیے خلافت مین اور لفظ عض کے معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کے صیغہ مبالغہ کا
ہے اور ایک روایت مین بجاے ملکا کے ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کی جمع عض کی ساتھ زیر عین کے بمعنی خبیث شریر کے یعنی ہونگے
ایسے پادشاہ کہ ظلم کرینگے لوگون پر اور ایذا دینگے انکو ناحق اور یہ مبنی ہے غالب پر یعنی اکثر ایسے ہونگے اس لیے کہ نادر پر حکم نہین النادر
کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تھے عمر بن عبد العزیز عادل یہان تک کہ کہا جاتا تھا انکو عمر ثانی اور فضایل انکے
مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیر ذلک بری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسے کہ دیکھی جاتی ہے
ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالمون کے ہاتھ مین بطریق تسلط اور غلبہ کے بغیر رعایت شروط امامت کے پھر ظلم
و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا انپر ساتھ طرح طرح کے بلاون کے اور دیے مناصب نالایقون کو اور نہ التفات کیا طرف
علماے عاملین اور اولیاے صالحین کے پھر اکثر ہمارے زمانے کے سلاطین نے ترک کیا ہے جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوئے
طرف قتال مسلمانون کے واسطے لینے شہرون کے اور دفع کرنے فساد کے چنانچہ اسیلیے کہا ہے ہمارے بعضے علما نے کہ جو کوئی کہے ہمارے
زمانے کے سلطان کو عادل پس وہ کافر ہے غرضکہ فساد دن بدن بڑھتا ہی گیا حتی کہ بعضے اُزبکون نے قتل عام کیا باوجودیکہ
شہر مین اولیا اور علما اور صلحا اور لڑکے اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندھے بھی تھے کہ جو مستحق قتل نہ تھے حالانکہ
شہر والے ملت حنفیہ سے تھے کہ جو جملہ اہل سنت وجماعت سے ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تھا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتے ہین
اور تصریح کی ہے ہمارے علمانے کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائے جاوین انمین ہزارون اہل حرب لیکن انمین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو

نہین درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وما لم یشا لم یکن واعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر وان اللہ قد احاط بکل
شئی علما یاد رکھو اسکو ظاہر ہوا ہے فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بھی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اسکا اللہ کارساز
ہے اپنے دین کا اور مددگار ہے اپنے نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہے بہ نسبت سابق کے م ح ع **وعن
عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یکفأ قال زید بن یحیی الراوی** یعنی

يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اول اُس چیز کا کہ اُلٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نے یعنی اسلام مین جیسا کہ اُلٹا جاتا ہے باسن یعنی شراب ہو گی کہا گیا پس کس طرح لیجاوے گی شراب اور تغیر کیا جاوے گا حکم اُسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اُسکے وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اُسکی ساتھ اشد و اغلظ وجوہ کے بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نے کہ حیلہ و تاویل کرینگے اُسکے پینے مین بایمن طریق کہ نام رکھینگے اُسکا اور نام سوائے شراب کے پس حلال جانینگے اُسکو نقل کی یہ دارمی نے **ف** لفظ ما یکفأ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے ماخوذ کفا سے بمعنی اوندھا نے باسن کے تاکہ گرپڑے وہ چیز کہ اُسمین ہو قسم پانی وغیرہ سے اور یعنی اسلام یہ زید راوی نے بیان کیا اور کلمۂ فی کا لفظ راوی سے ساقط ہو گیا ہے اور آنحضرت بیان کرتے تھے خمر کا پس فرمایا بیچ اثناء حدیث اپنی کے اول ما یکفأ پس بیان کی راوی نے خبر محذوف ساتھ قول اپنے کے یعنی الخمر پس یہ بھی لفظ راوی کا ہے کہ بیان کرتا ہے مراد کو کہ اول ما یکفأ فی الاسلام کیا ہے خمر ہے حاصل یہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوے گی محرمات سے اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگون کے اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہے کہ پیوینگے اسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنے اُسکے کے جیسے کہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکھینگے الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند اُنکے کے اور واقع مین شراب ہو گی اور اس بہانہ سے پیوینگے یا بناوینگے اُسکو شہد اور چانول وغیرہ سے اور کہینگے کہ خمر نام انگور کے پانی کا ہے کہ مستی لاتا ہے اور یہ انگور کی نہین ہے پس خمر نہین اور نہ جانینگے کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہے حرام ہے اور خمر ہے حکم خمر کا رکھتی ہے اور حلال جانینگے حقیقۃً پس کافر ہونگے یا وہ ظاہر کرینگے کہ ہم پیتے ہین چیز حلال پس ہونگے فاسق ✽ ج ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ✽

روایت ہے نعمان بن بشیر سے اُسنے نقل کی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اُسکا درمیان تمہارے جبتک کہ چاہے اللہ تعالی ہونا اُسکا پھر اُٹھا لیگا نبوت کو اللہ تعالی یعنی ساتھ اُٹھا لینے نبی کے پھر ہو گی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی ہونا اُسکا پھر اُٹھا لیگا اُسکو بھی اللہ تعالی پھر ہو گی حکومت پادشاہت گزندہ یعنی کاٹنے گا بعض اہل اُسکا بعض کو مانند کاٹنے کتے کے پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی کہ ہو پھر اُٹھا لیگا اُسکو بھی اللہ تعالی عالم سے پھر ہو گی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی کہ ہو پھر اُٹھا لیگا اُسکو اللہ تعالی پھر ہو گی خلافت اوپر طریقۂ نبوت کے یعنی کمال عدالت کے ساتھ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام کا ہے پھر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نے کہ اس حدیث کے راویون مین سے ہے اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اُسکا ہے

روایت کرتا ہی اُس سے قتادہ وغیرہ پس جبکہ آئے عمر بن عبدالعزیز یعنی خلیفہ ہوئے لکھی مین نے یہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تھا مین انکو یہ حدیث اور کہا مین نے امید رکھتا ہون مین یہ کہ تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کیے گئے ہیچھے پادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کے پس خوش کیے گئے عمر اس بات سے اور خوش آئی انکو مُراد رکھتا ہی کہنے والا ساتھ دونون ضمیرون کے عمر بن عبدالعزیز نقل کی یہ احمد نے یعنی اپنے مسند مین اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین

كِتَابُ الْفِتَنِ

یہ کتاب ہی بیچ بیان فتنون کے **ف** فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کے جمع محنت کی بمعنی آزمایش اور خوش رکھنے ایک چیز کے اور فریفتہ ہونے کے ساتھ اُسکے اور بمعنی گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنے سونے اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی راے مین بھی آتا ہی اور جاننا چاہیے کہ مولف نے یہان سے آخر کتاب اپنی تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اُسکے ابواب ترتیب دیے اور وجہ اُسکی ظاہر نہین ہی خصوصاً باب فضائل ومناقب کہ انکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ وجیہ نہین رکھتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتھ اعتقاد اُنکی کے اور گرویدہ ہونے کے ساتھ اُنکے تو اس اعتبار سے تمام جو کچھ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہی واللہ اعلم ؛ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ حُذَيْفَةَ** قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا کھڑے ہوے ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونا یعنی خطبہ پڑھا اور وعظ کہا اور خبر دی اُن فتنون کی کہ ظاہر ہونگے نہین چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اُسکو یاد رکھا اُسکو اُس شخص نے کہ یاد رکھا اُسکو اور بھول گیا اُسکو جو شخص کہ بھول گیا یعنی بعضون نے یاد رکھا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نے کہ تحقیق جانتا ہی اُس قصہ کو میرے اُن یارون نے یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضے نہین جانتے ہین اُسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہی انکو کچھ نسیان کہ جو خواص انسان سے ہی اور مین بھی بعضین مین سے ہون کہ جو کچھ بھول گئے ہین جیسا کہ بیان کیا اپنے حال کو اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ واقع ہوتی ہی اُن چیزون مین سے کہ خبر دی تھی حضرت نے وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہون مین اُسکو پس دیکھتا ہون مین اُس چیز کو پس یاد دلاتا ہون مین اُسکو جیسا یاد دلاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنی بطریق اجمال وابہام کے جبکہ غائب ہوتا ہی اُس سے اور فراموش کرتا ہو اُسکو ساتھ تفصیل وتشخیص کے پھر جبکہ دیکھتا ہی اُسکو پہچان لیتا ہی اُسکو شخص یعنی ایسی ہی ہی وہ باتین مفصل بھولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اُنمین سے تو پہچان لیتا ہی کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اُسی حذیفہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پیش کیے جاوینگے اور رکھے جاوینگے فتنے دلون پر مانند بوریا کے تنکے تنکے پس جو دل کہ ملایا گیا ساتھ اُن فتنون کے نشان کیا جاویگا بیچ اُسکے نکتہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا اُن فتنون کا نشان کیا جاویگا اُسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہو جاوینگے

انسان باعتبار پیش آنے فتنون کے اور تاثیر اور عدم تاثیر انکی کے اُنکے دلون مین یا ہونگے دل باعتبار اسکے دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کے
کہ اُسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسے ہی یہ دل ہونگے کہ تاثیر نہین کریگا اُسمین فتنہ اصلا اور تشبیہ تہا سفیدی مین ہی بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہی
اور ضرر نہین کریگا اس طرح کی دل مین کوئی فتنہ جبتک باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند بادیہ اُلٹے کہ جو کچھ
اُسمین ہو گر پڑے یعنی اسی طرح وہ دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانیگا یہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر
اُس چیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اُسکی محبت کا از قسم ہواے نفسانی سے یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اُسکے
کہ وہ اچھی ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے **ف** فتنے یعنی بلائین اور محنتین اور بعضون نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو
تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کے اور یہ مشہور تر ہی اور روایتون سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ در آوینگے فتنے دلونمین ایک بعد دوسرے کے
جیسیکہ آ رہتین تنکے بیچ بنی بوریے کے ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنے فتنون کی ہی دلون پر ساتھ پیش آنے بوریے کے تنکون کے اُسکے بننے والے پر ایک بعد
دوسرے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دلمین مانند چمٹنے اور تاثیر کرنے اُسکے کے بیچ بدن سونے والے کے اُسپر اور دوسرا ساتھ زبر عین کے اور
ذال معجمہ کے اور معنی اُسکے پناہ چاہنی ہی خداتعالی سے فتنہ کی شر سے جیسیکہ اثناے کلام مین بعد ذکر کرنے کفر و معصیت کے کہتے ہین نعوذ باللہ منہا یا
معاذ اللہ اور تیسرا زبر سے عین کے ساتھ دال مہملہ کے اور مراد عود او رتکرار پیش آنے فتنہ کی ہی دل پر بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونون کے
آئی ہی اور دوسرا اور تیسرا ساتھ نصب ہی کے ہی فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل مین اور
فتنہ راسخ ہوگیا اُسمین اور تر آگیا رنگ اُسکا دل مین جیسیکہ در آتا ہی رنگ کپڑے مین اور اشراب بنا رنگ کا کپڑے مین گویا کہ پلایا ہی وہ اُسکو اور قول حق سبحانہ کا
واشربوا فی قلوبہم العجل بھی اسی قبیلہ سے ہی اور نکتہ آتا ہی بمعنی نشان کے کہ چھونے لکڑی وغیرہ کے سے زمین مین ہوجاتا ہی اور بمعنی نقطہ کے بھی آتا ہی
بمعنی نقطہ کے اُس چیز مین کہ مخالف رنگ اُسکے کے ہو بھی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو ساتھ ت اور ی کے پڑہا ہی بر تقدیری کی ضمیر پھرتی ہی انسان
کیطرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سے اور بر تقدیر ت کی پھرتی قلوب کیطرف کہ مذکور ہو صریح اور لفظ مربادا ساتھ زبر میم اور جزم رے اور تشدید دال کے
سیاہ اور خاکستر رنگ مد ساتھ پیش ر کے خاکستر گونی اور مراد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مربادا ساتھ ہمزہ مکسورہ کے بعد ب کے بھی آیا ہی

وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ رَاَیْتُ اَحَدَھُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَۃَ نَزَلَتْ
فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّۃِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِھَا قَالَ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ
مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ فَیَبْقٰی اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ
فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ وَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ وَلَا یَکَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَۃَ فَیُقَالُ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا
وَیُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا اَظْرَفَہٗ وَمَا اَجْلَدَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اُسی
حذیفہ سے کہ کہا بیان کین ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کے اور حادثہ کے بیچ زمانہ فتنہ کے دیکھی مینے ایک اُنمین سے یعنی
وہ اثر امانت کا ہی کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ صدوق اُسکا بھی واقع ہو **ف** یعنی وہ اُٹھ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے
یا تو معنی مشہور اسکے ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگون کے حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیۃ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموت والارض
الخ اور اصل سب کے ایمان ہی جیسیکہ اشارت کی آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اس جملہ مین لا یکاد احد یودی الامانۃ
وہ بھی مبنی ہی اسپر فرماتے ہین کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنون کے دلون کے اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی ترجمہ حدیث کی یہ ہوکہ تحقیق امانت یعنی

ایمان اترا لوگون کے دلون کی جڑ مین ف ع یعنی اول جو ایمان اترا لوگون کے دلون پر اترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب اور سنت پر
جیسکہ فرمایا ترجمہ پھر جانا یعنی ساتھ نور ایمان کے قرآن ہے ف ع یعنی احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالے گئے کتاب اللہ سے ترجمہ پھر
جانا سنت سے ف ح کہ بیان فرمائے یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اسکا حق جل و علا سے سابق ہے اور اوتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسولون کے حسب ما تقتضیہ
عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہے وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلی رتبہ ایمان
و امانت کا ہے کہ باوجود اتارنے اور ثابت کرنے اسکے دلون مین ساتھ کتاب و سنت کے بھی اسکو موید اور موکد کیا ہے اور یہ حدیث اول ہے کہ حذیفہ نے اسکو صحابہ
رسول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کے دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اٹھ جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانے آنحضرت کے ہوئی جیسکہ
کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسے اٹھنے امانت کی سے ف ع یعنی اٹھ جانے ثمرہ ایمان کے سے اور ناقص ہو جانے اسکے سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ
کے عصر مین ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سوویگا شخص سونا ف ح یعنی حقیقۃً یا کنایۃً ہے اس سے کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کتاب
اور اتباع سنت سے اور یہ مقابل اسکے ہے کہ فرمایا پھر جانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اسکی سے یعنی بعضے انوار اور ثمرات اسکے
کم اور ناقص ہو جاینگے پس ہو جایگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہے مانند نشان وکت کے ف ح اثر شی وہ چیز ہے کہ باقی رہے علامت اور بقیہ اسکے اور
وکت ساتھ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتے ہین برخلاف رنگ اس چیز کے جیسکہ نقطہ سیاہ سفید مین اور
بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب وارد ہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کے نور امانت کا کم ہو جائیگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال دل اپنے
سے تلاش کریگا تو سوا مقدار نقطہ کے اس سے نشان باقی نہ دیکھے گا ترجمہ پھر سوویگا شخص او سونا اور غافل ہوگا یاد کیے پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا
جز دوسرا امانت سے کہ باقی رہا تھا پس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اسکا مانند نشان مجل کے ف ح مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کے آبلہ پڑنا اور سخت ہونا
پوست ہاتھ کا کام کرنے سے کہ جسکو گھٹہ کہتے ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتے ہین ساتھ قول اپنے کے ترجمہ مانند انگارے کے یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارے
کے کہ لنڈھاوے تو اسکو اپنے پانون پر اے مخاطب پس آبلہ ہو جاوے پس دیکھے تو اس جگہ کو کہ آبلہ پڑا پھولی ہوئی حالانکہ نہین ہے اس آبلہ مین کچھ اور نہ کام کا پانی
دیتا ہے کوئی چیز کہ کام آوے ف ح ملکہ پانی خراب ہے اسی طرح یہ شخص کہ اثر امانت کا اسکے دل سے نکالا گیا صالح اور کارآمد نہ دکھائی دیتا ہے اور اسکے
باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ کار آوے نہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل نشان بقیہ امانت کے ہے کہ دلمین رہتی ہے لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ
ہے اثر وکت سے اور مناسب سوق کی یہ ہے کہ بقا اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی ہے تو قلیل و حقیر ہوگا
وکت سے اور یہ جواب خالی ضعف سے نہین ف ع کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کے یہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلون سے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جزو
اس سے زائل ہوگا نور اسکا اور قایم مقام ہوگی اسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ آجانا رنگ کا ہے مخالف پہلے رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچھ اور اسمین سے ہوگا
مانند مجل کے اور وہ نشان محکم ہے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہے پہلی سے پھر تشبیہ دی اس نور کے جاتے رہنے کو بعد واقع ہونے اسکے
کے دلون مین اور اسکے نکلنے کو بعد استقرار اسکے کے دلمین اور آنے پیچھے تاریکی کے آنے کو ساتھ انگارے کے کہ لنڈھا وے اسکو اپنے پانون پر یہانتک کہ
کہ تاثیر کرے اسمین پھر زائل ہو جاوے انگارا اور باقی رہے آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہمارے علماء مین سے کہ مراد یہ ہے کہ امانت اٹھ جاویگی دلون سے اچھے لوگون کے
دل والون کے بسبب گناہون کے یہانتک کہ جب جاگینگے اپنی نیند سے نہ پاوینگے اپنے دلونکو اسحالت پر کہ تھے آگے اور باقی رہیگا اسمین نشان کبھی مانند وکت کے
اور کبھی مانند مجل کے اور مجل اگرچہ مصدر ہے لیکن مراد اس سے یہان نفس آبلہ ہے اور یہ قول دو مرتبہ پہلے سے اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتھ چیز خالی کے بخلاف مرتبہ
پہلے کے کہ ارادہ کیا ساتھ اسکے خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اسکے کے ترجمہ اور صبح کرینگے لوگ اور حال انکا یہ ہے کہ شمار کرینگے ایسا شخص نہین قریب

[illegible] ۱۲ علی قاری

سو ہی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نہ کرے لوگون کے حق مین پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کے لوگون مین کہ تحقیق بیچ فلانے قبیلے کے یعنی باوجود کثرت لوگون کے ایک شخص ہے امانت ار یعنی کامل الایمان و امانت دار اور کہا جاویگا یعنی اُس زمانہ مین واسطے شخص کے **ف** یعنی دنیادارون مین سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنے مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن مین اور شجاع ذوی شوکت ہوگا اسکو کہینگے **ترجمہ** کیا خوب عقلمند ہے کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب ہے ادا اور خوشرو اور زبان آور اور خوشگو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے اور حالانکہ نہین ہے اُسکے دلمین رائی کے دانہ کے برابر ایمان **ف** احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اسکے کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ تعریف کرینگے اُسکی کثرت عقل اور ظرافت اور چالاکی و غیرہ کی اور تعجب کرینگے اُس سے اور نہین تعریف کرینگے کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح و تقوی ہے سب باد و ذاہب ہو اگرچہ دنیادار اُسکو خوب جانین اور بسبب اُسکے تعریف کرین اور معتبر تعریف سایہ تقوی اور قوت ایمانی کے ہے رزقنا اللہ **وعنہ** قال

كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَّا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيٰطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِلْاَمِيْرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ

اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے لوگ یعنی اکثر اُنکے کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے **ف** یعنی طاعت سے تاکہ بجالاوین اُسکو یا وسعت رزق تاکہ خوش ہون ساتھ اُسکے اور مدد حاصل کرین ساتھ دنیا کے آخرت پر **ترجمہ** اور تھا مین پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہو تا ہو وسعت رزق پر واسطے خوف اسبات کے کہ پہونچ جاوے مجکو **ف** یعنی واسطے خوف اسکے کہ لاحق ہو مجکو شر نفسیہ یا سبب اُسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما نے اور بعضے فضلا نے کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفی کما سوی اللہ کے بہتر ثابت کیا سوالی ہوا اور کہا لیکن کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر برعکس اُسکی ہے **ترجمہ** کہا حذیفہ نے کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے **ف** یعنی اُن ایام مین کہ غالب تھا انمین جہل ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور اُن چیزونکے تابع ہین اُنکے یعنی تمام احکام شریعت کے اور لفظ شر عطف تفسیری ہے یا مراد ہے اس سے کفر پس تخصیص بعد تعمیم کے ہے **ترجمہ** پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو **ف** کہ وہ اسلام ہے جو بعثت کے ساتھ آئی اور شیوع مخالف اسکا یہ ہے کہ دور کی اللہ نے شر ہمسے ساتھ اسکے اور دلر نے قواعد کفر و ضلال کے **ترجمہ** پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونیوالی ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہوگی بعد اس خیر کے شر کہا مین نے اور کیا پیچھے اُس شر کے خیر ہوگی کہ پھر دین کا رواج پاوے فرمایا ہان بعد اُس شر کے خیر ہوگی اور اُس خیر مین کہ بعد شر کے آوے گی کدورت ہوگی **ف** دخن ساتھ زبر خ اور دال کے بمعنی دخان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کے اور دل لوگون کے اُس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اوائل مین تھے نہین ہونگے اعتقاد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عمل بادشاہون کے کہ قرن اول مین تھے نہین ہونگے اور برایا اور بدعتین پیدا ہونگی اور بد ساتھ نیکون کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے **ترجمہ** کہا مین نے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اُس خیر کی فرمایا کدورت کہی مین نے کنایہ ہے ایسی قوم کے پیدا ہونے سے کہ راہ و روش اختیار کرینگے غیر راہ و روش میرے

اور راہ بتاوینگے لوگون کو غیر راہ میری کے اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کے پہچانیگا تو اُنسے کار وبار دین کے اور نہین پہچانیگا تو یعنی ف ع یعنی منکر
معروف اور شروع وناشروع دونون اُنمین جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر وشر کے کہ مراد نواح حضرت کے سے نعم وفیہ دخن اُسیتنون بغیر سنتی سے بھی یہی ہے اور کہا بعضون
نے کہ مراد شر اول سے وہ فتنے ہین کہ واقع ہوے وقت عثمان رض کے اور بعد اُنکے اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہوے بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کے اور مراد ساتھ الذین یستنون بغیر سنتی کے
حکم سے امرا ہین کہ پیدا ہوے بعد اُنکے پس تھے بعضے اُنکے تمسک کرتے ساتھ سنت کے اور عدل کرتے اور بعضے وہ تھے کہ بلاتے تھے طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تھے یا بعضے اُنمین
سے وہ تھے کہ عمل کرتے تھے اچھے کبھی اور عمل کرتے تھے بُرے کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کے امور دنیا سے نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے آخرت کا
اور رعایت کرتے تھے دار آخرت کی جیسا کہ حال بعضے امراے زمانہ ہمارے کا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمان رض کا اور مابعد اُنکے کا ہے اور مراد دخن ثانی سے
جو کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسن رض کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ میں بعضے امرا سے مانند زیاد کے عراق میں ہوا ت کہا مین نے اور آیا بعد اُس خیر
کے شر اور فرمایا ہان بلانیوالے ہونگے لوگون کو اوپر دروازون دوزخ کے کھڑے ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگون کو طرف گمراہی کے اور روکینگے اُنکو
ہدایت سے ساتھ طرح طرح کے فریبون کے گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالون کے بلانے کو اور قبول کرنے بلانے والون کو سبب واسطے داخل کرنے اُنکی کے اُنکو جہنم مین اور
داخل ہونے اُنکی کے اُسمین اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کے دروازون جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کرے بات بلانیوالون کی اور جاوے طرف جہنم کے
یعنی طرف گمراہی کے کہ پہونچانیوالی ہے طرف جہنم کے ڈالینگے وہ اُسکو اُسمین ف ع اور ہونگے وہ سبب نے اُسکے ہے جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون
وہ لوگ ہین کہ قائم ہونگے واسطے طلب کرنے ملک کے قسم خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جن مین نہین پائے جاوینگے شرط امارت اور امانت اور ولایت کے اور ہونگے بلانیوالے اوپر
دروازون دوزخ کے باعتبار مآل کار کے مانند قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ت کہا مین نے بیان کیجئے حال اُنکا
ہم سے یعنی کیا وہ ہم مین سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہمارے سے یا ابنائے جنس ہمارے سے یا اہل ملت ہمارے سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانون ہماری کے ف ع
یعنی عربی مین یا کلام کرینگے ساتھ قرآن و حدیث کے اور نصیحتون اور حکمتون کے حال آنکہ نہین ہوگی اُنکے دلمین بھلائی ت کہا مین نے پس کیا فرماتے ہو مجکو یعنی کیا کرون
اُنسے اگر پاوے مجکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کے حکم پر ہون اور امام اُنکا کو یعنی اہل سنت کے طریق پر رہنا اور رعایت متابعت امام کی
کرنا کہا مین نے پس اگر نہو مسلمانون کے لیے جماعت یعنی متفق اور نہ امام یعنی تو اُس صورت مین کیا کرون فرمایا پس کنارہ ہو تو اُن سب فرقون سے اگرچہ ہو کہ تو دانتون سے
لازم پکڑنے جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈنے کے ساتھ اُسکے جنگل مین اور ساتھ اُٹھانے شدائد اور مشقتون کے اور چابنے گھاس اور لکڑی کے اور قناعت
کرنے کے ساتھ اُس گھاس کے جنگل مین یہان تک کہ پاوے اور پہونچے تجکو موت حال آنکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلینگے میری سیدھی راہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑینگے روش و طریقہ
میرا یعنی من جہۃ العمل یا معنی یہ ہین کہ نہین عمل کرینگے کتاب و سنت پر اور اُٹھینگے اُن مین کتنے اشخاص کہ دل اُنکے دل شیطانون کے سے ہونگے یعنی ظلمت مین
اور قساوت مین اور وسوسہ مین اور فریب دینے مین اور دخلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کے یعنی صورت ظاہر اُنکی صورت آدمی کی ہوگی اور
سیرت باطن اُنکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے کیا کار کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اُس وقت کو فرمایا سنتا تو یعنی جو کچھ کہے امیر اور فرمانبرداری
کرنا اُسکی یعنی اُس چیز مین کہ نہین ہے گناہ اُسمین اگرچہ ماری جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیرے کے یا مارے اور
اور لیوے مال تیرا ضرب اور اخذ ساتھ صیغہ مجہول و معلوم کے ہے یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر ظلم کے صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگر جبر کرین تو اوپر بات
ہی لیکن وہان بھی اختیار کرنا ولی کا باقی ہے ت پس سنتا اور اطاعت کرتا ف ح یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنے اور فتنہ برپا کرنے کے وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ

مؤمنا ويصبح كافرا يبيع دينه بعرض من الدنيا رواه مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے ان فتنوں پر کہ مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہونگے ف ع کہ معلوم نہیں کر سکیں گے سبب انکا اور راہ نہیں ہوگی خلاصی کی انسے یعنی پہلے اسکے کہ ایسے فتنے پیدا ہوں کام نیک کر لو کہ انکے ہونے میں مشغول ہونگے اور بیچ محنت اور بلا دینی کے گرفتار ہونگے اور حال لوگوں کا انکے ہونے میں ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص بیچ ان فتنوں کے یعنی مومن ہوگا ساتھ اصل ایمان کے یا کمال ایمان کے ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافر کے بیچ عمل کرنیوالا ہوگا کافروں کا ت اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضوں نے کہ معنی یہ ہیں کہ صبح کریگا اس حال میں کہ حرام جانتا ہوگا اس چیز کو کہ حرام کیا اسکو اللہ نے اور شام کریگا اس حال میں کہ حلال جانتا ہوگا اسکو اور بالعکس اور حاصل یہ کہ تذبذب کا امر دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ اسمیں کئی وجہ ہیں ایک تو یہ کہ ہوگی درمیان مسلمانوں کے قتال بیچ تعصب اور غضب کے پس حلال جانینگے خون و مال کو اور دوسرے یہ کہ حاکم مسلمانوں کے ظالم ہونگے پس خونریزی کرینگے مسلمانوں کی اور لوٹینگے مال انکے ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے پس اعتقاد کرینگے بعضے لوگ کہ حق پر ہیں اور فتنے میں ڈالینگے انکو بعضے علماء بد اوپر جائز ہونے ان چیزوں کے کہ انکے قسم خونریزی اور لینے اموال اور اور حرام چیزوں کے اور تیسرے جو کچھ کہ جاری ہے درمیان لوگوں کے مخالف شرع کی چیزیں معاملات اور بیع و شراء وغیرہ میں پس حلال جانیں انکو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ یہ ہوگا بسبب اشتغال اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندوں کے کہ اختلاط کریگا انکے ساتھ اور گرفتار ہوگا حاجتوں میں انکی اور در آویگا انمیں تا حاجت روائی کرے اپنا تابع ہوگا انکا اور مضطر ہوگا ساتھ موافقت انکی کے ان امور میں کہ دین اسلام سے نہیں ہیں اور جائز ہے کہ معنی یہ ہوں کہ صبح کریگا ساتھ ایمان کے پھر بسبب حرام کرنے خون اور مال بھائی مسلمان کے اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنے انکی کے اس معنی پر مراد فتنوں سے جنگ و قتال ہو اور معنی اول میں ہے یہ ساتھ قول حضرت کے ت کہ بیچیگا دین اپنا بدلے متاع قلیل دنیا کے نقل کی یہ مسلم نے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجأ او معاذا فليعذ به متفق عليه وفي رواية لمسلم قال تكون فتنة النائم فيها خير من اليقظان واليقظان فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الساعي فمن وجد ملجأ او معاذا فليستعذ به اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے فتنے یعنی بڑے یا بہت ترجمہ بیٹھنے والا ان فتنوں میں بہتر ہوگا کھڑے سے ف ع اسلیئے کہ کھڑا دیکھتا سنتا ہے اس چیز کو کہ نہیں دیکھتا سنتا اسکو بیٹھا پس ہوگا قریب تر کھڑا طرف اس فتنے کے بسبب دیکھنے اسکے اس چیز کو کہ نہیں دیکھیگا اسکو بیٹھا اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد بیٹھنے والے سے ثابت اپنے مکان میں غیر متحرک فتنہ کہ واقع ہوا اس زمانہ میں اور مراد کھڑے سے وہ کہ ہو اسمیں ایک طرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی میں ترجمہ اور کھڑا یعنی اپنے مکان پر اسمیں بہتر ہے چلنے والے یعنی جانیوالے سے طرف اس فتنہ کے اور جانیوالا طرف اس فتنہ کے بہتر ہے دوڑنیوالے اور جلدی چلنے والے سے طرف اسکے پیادہ یا سوار جو شخص جھانکے گا طرف اسکے کھینچ لیگا وہ فتنہ اسکو طرف اپنے ف ح یعنی جھانکنا اور قریب ہونا طرف اسکے موجب پڑنیکا ہوگا اسمیں پس خلاصی اور نجات اسکی شر سے اسمیں ہے بیچ دوری کے اس سے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہ خلاصی اور بھاگنے کی یا جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنوں سے بسبب بھاگنے کے طرف اسکے اور بسبب پناہ پکڑنے کے ساتھ اسکے پس چاہیئے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے ف ع یعنی جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والے کے پاس تا امن پکڑے کہ مذکور ہوئی وہ ملجا او معاذ ہے یعنی چلا جاوے طرف ان دونوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا اس فتنہ میں کہ خبر نہیں اسکو اس سے اور نہ سنی خبریں اسکی بہتر ہے جاگنے سے ف ع اور غافل بھی سونے ہی کے حکم میں ہے اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگنے سے وہ ہے کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہے کہ خواہ بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا ترجمہ اور جاگتا لیٹا یا بیٹھا ہو بہتر ہے کھڑے سے اور کھڑا اسمیں بہتر ہے سعی کرنیوالے سے ف ح مراد سعی سے یہاں معنی مشی ہے یعنی چلنے کے ہیں کہ سعی بمعنی ہوتا ہے طرف سعی کے اور صراح میں ہے سعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کوشش کرنا پس یہاں معنی اخیر مراد ہونگے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہ بھاگنے کی

یا پناہ کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون فتن الا ثم تکون فتن القاعد فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی الیہا الا فاذا وقعت فمن کان لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کان لہ غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول اللہ ارایت من لم تکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللہم ہل بلغت ثلثا فقال رجل یا رسول اللہ ارایت ان اکرہت حتی ینطلق بی الی احد الصفین فضربنی رجل بسیفہ او یجیء سہم فیقتلنی قال یبوء باثمہ واثمک ویکون من اصحاب النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہی کہ نزدیک ہی کہ پیدا ہونگے فتنے بہت آگاہ ہو و پھر پایا جاویگا اُن فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹھا اُسمیں بہتر ہوگا چلنے والے سے اُسمیں اور چلنے والا اُسمیں بہتر ہوگا دوڑنیوالے سے طرف اُسکے آگاہ ہو ولیکن جسوقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہوں واسطے اُسکے اونٹ یعنی جنگل میں پس چاہیے کہ ملے ساتھ اونٹوں اپنے کے اور جو شخص کہ ہوں واسطے اُسکے بکریاں پس چاہیے کہ ملے ساتھ بکریوں اپنی کے اور جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے زمین اور گانوں و مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کے یعنی بھاگے فتنہ سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو کہ جس شخص کے لئے نہوں اونٹ اور نہ بکریاں اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتھ اُنکے اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کے یعنی اگر ہو اُسکے پاس پس مارے دھار تیز تلوار کے ساتھ پتھر کے **ف** یعنی توڑ ڈالے ہتھیار اپنے تاکہ نجاوے طرف لڑائی کے اسلیے کہ مسلمان جو آپسمیں لڑتے ہیں اُنکی لڑائیوں میں نہ جانا چاہیے پھر چاہیے کہ جلدی بھاگے یعنی تاکہ نہ پہونچے اُسکو فتنہ اگر جلدی کر سکے **ف** جاننا چاہیے کہ اس حدیث سے اور مانند اسکے سے دلیل پکڑی ہی اُس شخص نے کہ قائل ہوا اسکا کہ قتال جائز نہیں ہی فتنہ میں کسی حال میں اور کہتا ہی کہ جب دو فریق مسلمانوں میں آپسمیں لڑیں تو واجب ہی احتراز کرنا اُس سے اور کسیکو نہ جاوے گھر میں اُسکی طرف اُن دو فریق میں سے ہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہیں اور بعضے اور صحابہ کا بھی یہی ہی اور ابن عمر کہتے ہیں کہ قتال نکرنا چاہیے ابتداءً لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اُسکا لازم ہی اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہیں کہ واجب ہی مدد کرنی ذی حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کے اور اگر ایسا نکریں تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اس مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہی وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا آخر آیت تک ناطق ہی اسپر کہ جب قتال کریں دو جماعت مسلمانوں کی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان اُنکے اور اگر بغی کرے ایک اُن دونوں جماعتوں میں سے دوسرے پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا پھرے جانب حق کے اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا **ترجمہ** بار خدایا تحقیق پہونچا دیا میں نے حکم تیرے بندوں کو تین بار فرمائی یہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو اگر جبر کیا جاؤں میں یہاں تک کہ لیجایا جاوے مجھکو طرف ایک صف کے اُن دو صف قتال سے اپس ماری مجھکو ایک شخص نے ساتھ تلوار سے یا آلگے مجھکو تیر پس مار ڈالے مجھکو یعنی پس کیا حکم ہی قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھیریگا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کے اور گناہ تیرے کے **ف** اس عبارت کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ پھیریگا ساتھ گناہ اپنے کے کیا الفعل کیا اُسنے مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اُسکو مارتا اور گناہ اُسکا تجپر ہوتا دوسرے یہ کہ اُسکے سر پر رکھیں گے گناہ کو مضاعف کرینگے بسبب جرم تو بیخ کے اور دوسرے معنی یہ کہ پھیریگا ساتھ گناہ اپنے کے جسکے کرتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانوں کے کہ سبب قتل کا ہوا اور ساتھ گناہ مارنے تیرے کے کہ صادر ہوا اُس سے اب ترجمہ ہوگا دوزخیوں میں سے نقل کی ہی مسلم نے **ف** اور سے یہ سمجھا گیا کہ تو بھی گناہگار ہی جیسے قاتل ہی حضرت نے اسکو ذکر کیا اسلیے کہ اس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ جاوے اُنکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہ گرنے قطرات مینہ کے **ف** چند بکریاں رکھتا ہو اور

پہاڑ اور زملت اور چرنے کی جگہ جنگل میں سے کہ اسمیں بسنے پر تا پہاڑی تلاش کرے تا وہاں ہلے وہ بکریاں چرا کر قوت اپنا اُس سے پیدا کرے نقل کی یہ بخاری نے ترجمہ اور بچاوے
یہ مسلمان شخص دین کو ساتھ لیکر فتنوں سے اور لوگوں کے ساتھ اختلاط نکرے اور فتنہ میں نپڑے **وعن** اسامة بن زيد قال اشرف النبي صلى الله عليه وسلم
على اطم من آطام المدينة فقال هل ترون ما ارى قالوا لا قال فاني لارى الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر
متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینہ کے مکانوں میں سے **ف** اطم ساتھ پیش آ اور طا کے بمعنی
چھوٹی پہاڑ اور قلعہ و مکان بلند کے اور آطام ساتھ مد اول کے جمع اسکی ہے اور گرد مدینہ کے قلعے تھے کہ یہود وغیرہ وہاں بستے تھے پس اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ حضرت ایک روز ایک قلعہ
ان قلعوں میں سے پر چڑھے **ت** پس فرمایا کیا دیکھتے ہو تم اس چیز کو کہ دیکھتا ہوں میں عرض کیا صحابہ نے نہیں فرمایا کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں فتنوں کو کہ گرتے ہیں بیچ گھروں
تمہارے کے مانند پڑنے مینہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی اسکے یہ ہیں کہ دکھایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو کہ جس وقت کہ چڑھے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنوں کا تاکہ خبر دیں وہ انکی
پس لوگ بچتے رہیں اُنسے اور جانیں کہ وہ مقدر ہیں اور گمان نکریں کہ آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلكة امتي
على يدي غلمة من قريش رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں کے ایک
نوجوانوں کے ہے قریش میں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لفظ ہلکہ ساتھ زبروں کے بمعنی ہلاک کے اور امت سے مراد یہاں صحابہ اور اہلبیت ہیں کہ وہ بہترین امت تھے اور لفظ غلمہ
ساتھ زیر غین اور جزم لام کے جمع غلام کی بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح میں ہے غلام بمعنی لڑکے کے اور اسی غلیم اور غلمہ اور اغتلام کے غلبہ و جوش شہوت ہے اور طیبی نے تفسیر کیا
اسکو ساتھ نوسالوں بیباک کے کہ لادتے کریں عاقلوں اور با وقاروں کا اور مراد ان لڑکوں سے کشتہ گان عثمان و علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہیں اور مانند انکے
اہل فتنہ اور بغی اور ظالم اور مجمع البحار میں ہے کہ ابوہریرہ پہچانتے تھے انکو ساتھ اسما اور اشخاص انکی کے اور سکوت کرتے تھے تعیین نام لینے انکے سے بسبب خوف مفسدہ کے اور مراد
یزید بن معاویہ اور عبداللہ بن زیاد اور مانند انکے ہیں نوعمروں بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا انسے قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مدینہ کا انکا اور مار ڈالنا اچھے
اچھے مہاجرین اور انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامراء عبدالملک بن مروان کا تھا سلیمان بن عبدالملک سے اور اولاد اسکی سے کہ خونریزیاں کیں اور مال تلف کیے چنانچہ
مشہور ہے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان ويقبض العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قالوا وما الهرج
قال القتل متفق عليه اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپس میں زمانہ **ف** یعنی زمانہ دنیا
اور زمانہ آخرت کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور احتمال ہے کہ مراد اس سے آپس میں قریب ہونا بعضے اہل زمانہ کا بعضوں سے شر میں یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شر میں یہاں تک
کہ مشابہ ہو اول اسکا ساتھ آخر اسکی کے اور بعضوں نے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمریں لوگوں کی اخیر زمانہ میں اور احتمال ہے کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ کے سے بسبب کثرت گناہوں کے اور
یہ بھی احتمال ہے کہ مراد ہو اس سے جلدی گزرنا دولتوں کا اور جلدی ہو چکنا قرنوں کا پس قریب ہونگے آپس میں فی انکے یا مراد ہو کوتاہی مدت دنوں اور راتوں کی جیسیکہ وارد ہوا حدیث
میں آیا ہے کہ اخیر زمانہ میں سال مانند مہینے کے گزریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کے **ت** اور لیا جاوے اور اٹھایا جاویگا علم یعنی اس زمانہ میں بسبب اٹھ جانے علما کے
اور پیدا ہونگے فتنے اور ڈالا جاویگا بخل **ف** یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاویگا اخیر زمانہ میں اور اطاعت کرینگے اسکی یہاں تک کہ بخل کرینگے اہل حرفہ حرفہ کی تعلیم
میں اور مال والے مال کے دینے میں وغیر ذالک اور نہیں ہے مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بھی ہے جو وہ جبلت انسان میں ہے مگر جسکو بچاوے اللہ تعالی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی
نے ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قاموس میں
ہے کہ ہرج الناس کے معنی ہیں پڑیں لوگ فتنہ میں اور اختلاط و قتل میں پس مراد یہاں ہرج سے قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتھ فتنے کے اور اختلاط کے [illegible]
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم لا يدري القاتل فيم قتل ولا المقتول
فيم قتل فقيل كيف يكون ذلك قال الهرج القاتل والمقتول في النار رواه مسلم اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور فانی نہیں ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیوں پر ایک
یعنی آئیگا روز عظیم کہ اُسمین یہی شہرہ ہوگی نہیں جانیگا قاتل کہ کس چیز میں اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تھا اُسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول الشئی علی
جان ماری گئی یا اہل اُسکے کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف یعنی سبب شرعی سے یا غیر شرعی سے حاصل یہ کہ یونہی اشتباہ سے قتال کرینگے اور تمیز و تشخیص نہ کرینگے کہ حق کون
ہے اور باطل ہے کون چنانچہ یہ دونوں قسمیں ہمارے زمانہ میں پائی جاتی ہیں ت پس کہا گیا کسطرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اس طرح کے قتل کے واقع ہونیکا نہیں جانیگا
قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہے قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنوں سخت کا ہوگا ت
مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کے ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف ع مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخ میں ہوگا اور مارا گیا اسی سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ
مارے اور حریص و قصد کرنیوالا اُسپر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے اور یہ حکم برتقدیر جہل اور نہونے تمیز کے ہے اور اگر بسبب اشتباہ خطا کے
اجتہاد اور تحری صواب میں ہو اگرچہ واقع میں صواب نہو گا ایسا نہو گا واللہ اعلم اور اسمیں دلیل ہے مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نہ کرے اُسکو اور نہ بولے اُسکو وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ کَھِجْرَۃٍ
اِلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتھ استقامت اور مستعدی اسکی کہ بیچ زمانہ فتنہ
کے اور وقت قتال کے درمیان مسلمانوں کے مانند ثواب ہجرت کرنے کے ہے طرف میرے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جیسے کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کے دار الحرب سے ہجرت کر کر
شرف صحبت آنحضرت سے مشرف ہو کر ثواب پایا ویسے ہی اُس شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کی سے منہ پھیر کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو کر ثواب پایا وَعَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ
اَتَیْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَیْہِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ اَشَرُّ مِنْہُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّکُمْ
سَمِعْتُہٗ مِنْ نَبِیِّکُمْ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے زبیر بن عدی تابعی سے کہ کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہمنے طرف اُنکے
اُس چیز کی کہ پیش آتی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اُسکے ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اُسکے ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تم پر
کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اُسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف ع پس کیا جانتے ہو تم شاید کہ بعد اُسکے اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو تم یہانتک
کہ ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی روز آخرت کے سنی ہے میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ف ع اس حدیث میں اشکال لاحق ہے کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز
کا اور حضرت عیسیٰ و مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کے ہے اور وہ بدتر اُس سے نہیں بلکہ بہتر ہے اُس سے اور بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب اسکا دیا ہے کہ یہ فرمانا اور خبر
دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہے اور مراد ان باتوں سے زمانہ حجاج سے زمانہ دجال تک ہے اور زمانہ عیسیٰ و مہدی کا مستثنیٰ ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت کو اور
تعلیم و ترغیب اور ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہے شارع کے کلام سے اور باقی زمانوں میں بدتری موجود ہے کسی کی باعتبار کسی کسی جگہ کسی کسی امر
میں از راہ علم کے اور عمل کے اور استقامت وغیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہے اور مقتضا دوری کا ہے زمانہ حضرت کے سے کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانے سے دور ہوتا جاتا ہے بدی
و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہے حتی کہ صحابہ نے باوجود اس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگوں سے منقول ہے کہ ایکبار خطرہ گناہ کا گذرا تھا
پھر بعد ایک شب کے جو آیا دفع نہوا سوچا سبب اسکا کچھ نہ پایا سوا اسکے کہ ظلمت بسبب دوری کے ہے تو زمانہ حضرت کے سے کہ سبب ہے حاصل ہونے ایسے خطروں کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ قَائِدِ فِتْنَۃٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَعَہٗ ثَلٰثَ مِائَۃٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاہُ لَنَا بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِہٖ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یاران میرے یا انجان ہوتے ہیں کا کرتے ہیں یعنی بھولے نہیں تکلف بھولنے کا کرتے ہیں قسم خدا
کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا ف ع یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کے کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگوں کو

اسکے کرینگا یا مانند امیر ظالم کے کہ باعث ہو قتل و قتال کا ت تمام ہونے دنیا تک ایسا کھینچنے والا فتنہ کا کہ پہنچے تعداد انکا بعد اون کی ستر سے تین سو کو اور زیادہ کو
مگر کہ تحقیق ذکر کیا اسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اسکے اور نام باپ اسکے کے اور نام قبیلہ اسکی کے ف ظاہر قید عدد صریح کی اسلیئے نکالی کہ اجماع تعداد دنیا کی واسطے باعث
ہونے مفسدہ کا اور لاحق ہونے ضرر کا اکثر ہوتا ہی اور اگر کم اس سے ہون تو اعتبار نہیں کہتے وعن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما
اخاف علی امتی الائمۃ المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنهم الی یوم القیمۃ رواہ ابوداؤد والترمذی ت اور روایت ہی ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله
علیه وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ ڈرتا ہون میں اوپر امت اپنی کے سرداروں گمراہ کرنیوالوں سے ف یعنی لوگونکو بسبب گمراہی اپنی کے اس لیئے کہ ضرر انکی گمراہی کا اکثر اور بدتر
اوروں کی گمراہی سے ت اور جب رکھی جاویگی تلوار امت میری میں یعنی قتل واقع ہوگا نہیں اٹھائی جاویگی اونسے قیامت تک نقل کی ابوداؤد اور ترمذی نے ف
یعنی ہمیشہ کہیں نہ کہیں لڑائی ہوتی رہیگی او مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہی کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام میں اور بعد ازان باقی ہی ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق
کے روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہی امام کی اور امام کہتے ہین پیشوا اور رئیس قوم کو اور اسکو کہ بلاوے لوگون کو طرف قول کے یا فعل یا فساد کے وعن
سفینۃ قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول الخلافۃ ثلثون سنۃ ثم یکون ملکا ثم یقول سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر
سنتین وخلافۃ عمر عشرۃ وعثمان اثنتی عشرۃ وعلی ستۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہی سفینہ سے کہ کہا اسنے
سنا میں نے نبی صلی الله علیه وسلم سے کہ فرماتے تھے خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ الله اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کے ہو یا کاملہ تیس برس
تک ہوگی پھر اسکے ہو جاویگی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت ف ترجمہ حضرت شیخ کے مین بعد لفظ ملکا کے عضوضا بھی ہی یعنی گزندہ کہ لوگ گزند سہینگے اسکے سے
ان میں نہوں اور راہ عدالت اور دین پر وہی جیسیکہ چاہیئے جاری نہو اگرچہ اطلاق اسم کا از راہ مجاز کے اور معنی اسلیئے کہ خلف گذرے ہوون کے ہین درست ہی لیکن حقیقت
خلافت کی کہ آنحضرت نے اسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس ہی برس ہی کہ خلافت خلفاء اربعہ کی اسمین تھی اور اگر انکو امیر المومنین کہیں تو بعید نہیں کہ امیر حاکم ہیں مسلمانوں پر احکام
ظاہر میں اور شرح عقائد میں ہی کہ اس حدیث میں اشکال وارد ہوتا ہی اس لیئے کہ اہل حل و عقد متفق تھے اوپر خلافت خلفاء عباسیہ کے بعضے مروانیہ کے مانند عمر بن عبد العزیز کے
جواب یہ کہ شاید مراد یہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین نہ شرکت ہو مخالفت حق کی تیس برس ہی کی اور بعد اسکے کبھی ہوگی اور کبھی نہیں انتہی اور جاننا چاہیئے کہ مروانیون میں اول یزید بن
معاویہ ہوا پھر بیٹا اسکا معاویہ بن یزید پھر عبد الملک پھر ہشام بن عبد الملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید بن عبد الملک پھر ولید بن یزید پھر یزید بن
ولید پھر مروان بن محمد پھر نکلی انسے خلافت طرف اولاد عباس کے ت پھر کہتا ہی سفینہ ف یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہی لینے راوی سے یا عام خطاب
کرتا ہی واسطے سمجھانے حساب تیس برس کے ت کہ حساب کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس
نقل کی احمد و ترمذی و ابوداؤد نے ف یہ حساب تقریبی ہی یعنی ہی اوپر حذف کسور کے والا خلافت حضرت ابوبکر کی جیسیکہ جامع الاصول وغیرہ میں کو ہی دو برس چار مہینے اور خلافت
حضرت عمر کی دس برس چھ مہینے اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس نو مہینے اس حساب سے خلافت چاروں خلفاء کی انتیس برس اور
سات مہینے میں تمام ہوتی ہی اور پانچ مہینے جو باقی ہیں انمیں حضرت امام حسن خلیفہ ہی پس یہ بھی خلفاء میں سے ہوئے وعن حذیفۃ قال قلت یا رسول الله أیکون بعد
هذا الخیر شر کما کان قبله شر قال نعم قلت فما العصمۃ قال السیف قلت وهل بعد السیف بقیۃ قال نعم تکون امارۃ علی اقذاء وهدنۃ علی
دخن قلت ثم ماذا قال ثم ینشأ دعاۃ الضلال فان کان لله فی الارض خلیفۃ جلد ظهرک واخذ مالک فاطعه والا فمت وانت
عاض علی جذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال بعد ذلک معه نهر ونار فمن وقع فی نارہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع
فی نهرہ وجب وزرہ وحط اجرہ قال قلت ثم ماذا قال ثم ینتج المهر فلا یرکب حتی تقوم الساعۃ وفی روایۃ قال هدنۃ علی دخن و
جماعۃ علی اقذاء قلت یا رسول الله الهدنۃ علی الدخن ما هی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیه قلت هل بعد هذا الخیر

ف تعداد خلافت خلفاء اربعہ ابوبکر دو سال سہ ماہ

ثُمَّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلے اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہاں ہوگی بعد اسلام کے شر کہا میں نے کہ کیا طریق ہے بچاؤ کا اس شر سے فرمایا تلوار ف یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اس سے بسبب استعمال تلوار کے یا طریق بچاؤ کا یہ ہے کہ مارے انکو ساتھ تلوار کے کہا قتادہ نے کہ مراد اس جماعت سے وہ لوگ ہیں کہ مرتد ہوگئے بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ت کہا میں نے کیا باقی رہینگے اہل اسلام بعد قتال اور لڑنے کے کافروں سے اور صلاحیت رکھینگے اس زمانے کے لوگ امارت اور امانت کی اور جمع اور متفق ہونے لوگوں کی اوپر فرمایا ہاں ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت و پر فساد کے ف ع اقذاء جمع قذی کی ہے اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتے ہیں اس چیز کو کہ پڑتی ہے آنکھ اور پانی میں قسم غبار اور تنکے وغیرہ سے یعنی جماعت لوگوں کا امراء پر ساتھ کراہیت اور فساد اور انکار دل کے ہوگا نہ ساتھ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کے جیسے کہ جو آنکھ کہ اسمیں تنکا وغیرہ جا پڑتا ہے ظاہر اسکا اچھا دکھتا ہے اور اندر سے دکھتی ہے اور کہا قاضی نے کہ معنی یہ ہیں کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتھ کچھ بدعتوں اور کرنے منہیات کے ت اور ہوگی صلح اوپر کدورت کے ف ع ہدنہ ساتھ پیش ہ اور جزم دال مہملہ کے صلح اور اصل ہدن بمعنی سکون و آرام کے ہے اور دخن ساتھ زبر دال اور خ کے دخان یعنی دھواں یعنی صلح ہوگی ساتھ فریب و نفاق کے جیسے کہ پہلے گذرا اور یہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلے جملہ کے ہے اور اسمیں اشارہ ہے طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتھ معاویہ کے اور سپرد کر دینے ملک کے انکو اور قرار پانے امارت کے اوپر اور اس سے معلوم ہوا کہ معاویہ سبب صلح حضرت حسن کے مومنین ہوئے خلیفہ جیسا کہ وہم گیا ہے بعضوں کو ت کہا میں نے بعد اسکے کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلانے والے طرف گمراہی کے ف ع یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی امراء سے کہ بلاوینگے لوگوں کو طرف بدعات کے اور گناہوں کے ت پس اگر ہو واسطے اللہ کے خلیفہ زمین میں یعنی امیر موجود ہو زمین پر اگرچہ ہو صفت اسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹھ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لے لے مال تیرا یعنی از راہ غصب کے پس اطاعت کر اسکی یعنی جب تک خلاف حکم خدا اور رسول اسکے کے حکم نہ کرے تا نہ اٹھے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اس حال میں کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کی ف ع یعنی گوشہ پکڑ لوگوں سے اور گذار عمر ساتھ صبر و سختی کے جنگلوں میں پیچھے ایک درخت کے اور قناعت کر ساتھ چبانے گھانس اور تنکے کے اور بعضوں نے جملہ والا انت کو متعلق فاطلبہ کے کہا ہے یعنی اور اگر اطاعت نہ کریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی میں اور بعضے نسخوں میں بجائے فمت کے فقمت آیا ہے ساتھ لفظ ماضی کے قیام سے یعنی اگر ایسا نہو تو اٹھ اور جا اور کسی درخت کی جڑ میں پناہ پکڑ ت کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلے گا دجال یعنی امام مہدی کے زمانہ میں بعد اسکے یعنی بعد واقع ہونے شر اور فتنوں مذکورہ کے اس طرح کہ اسکے ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنی خندق آگ کی کہا بعضوں نے کہ یہ دونوں چیزیں بوجہ تخیل کے ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کے کہا بعضوں نے کہ پانی اسکا حقیقت میں آگ ہوگا اور آگ اسکی پانی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ محمول ہے حقیقت پر اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد لطف و قہر اور وعد و وعید ہو ت پس جو کوئی پڑا اسکی آگ میں ف یعنی جسنے مخالفت کی اسکی یہاں تک کہ ڈالا دجال نے اسکو اپنی آگ میں اور آگ کو جو اضافت کی اسکی طرف سو اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نہ ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اسکا ف یعنی بسبب صبر کے اور ثابت رہنے اسکے کے دین خدا پر اور بسبب طلب کرنے رضا اسکی کے اور اتارا گیا بوجھ اسکے پہلے گناہوں کا اسکی گردن سے ت اور جو کوئی پڑا اسکی نہر میں ف یعنی بسبب فرمانبرداری اسکی کے اور ایمان لانے اسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی اسکی کے ثابت ہوا بوجھ گناہ حال کا اور اتارا گیا ثواب اسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اسکا ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنایا جاویگا بچہ گھوڑے کا پس سواری نہیں دیگا یہاں تک کہ برپا ہوگی قیامت ف ع لفظ ینتج ساتھ صیغہ مجہول کے نتج سے ہے انتاج سے اور کہا ہے علما نے کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانے اور خدمت اور تدبیر اسکی جننے کی کرینگے جیسا کہ دایہ انسان کی کرتی ہے اور انتاج بمعنی پہونچنے وقت ولادت کے اور مہر ساتھ پیش میم اور جزم ہ کے بمعنی بچہ گھوڑے کے اور مہرہ ساتھ ہ کے مادہ یعنی بچھیری اور یرکب ساتھ پیش ی اور زبر کاف کے پہونچنا وقت سواری دینے کو یعنی قابل سواری کے ہوتا اور مراد اس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہے ایسے کہ اس وقت سے روز قیامت تک سواری گھوڑوں پر نہ واقع ہوگی بسبب نہونے کفار کے اور نہونے احتیاج لڑائی کے یا مراد یہ ہے کہ بعد نکلنے دجال کے آنے قیامت تک

زمانہ دراز نہیں ہونے کا قلیل ہوگا یعنی اُس وقت سے قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونے بچہ کے تا پہونچنے وقت سواری کے اُسپر اور یہ معنی ظاہر اور موافق ہیں ساتھ اور حدیثوں کے کہ اس باب میں آئی ہیں ت اور ایک روایت میں یعنی بدلے یکون الامارۃ علی اقذاء آگے کے یوں آیا ہے کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگوں کے اُس وقت کے ظاہر میں ساتھ کدورت باطن کے اور اتصال ہوگا ساتھ خوشیوں دل کے کہا میں نے یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن کیا آپ نے فرمایا اُسکے کیا معنی ہیں فرمایا نہ رجوع کرینگے دل ایک قوم کے اوپر اُس حال صفت کے کہ تھے دل اُس حال پر یعنی نہیں ہونگے دل اُنکے صاف کینہ اور بغض سے جیسے کہ تھے صاف پہلے اس سے بیچ سابق زمانہ اسلام کے جیسے کہ تھی پہلے اُسکے کدورت کے سے ف کہا میں نے کیا بعد اس چیز کے کہ ملی ہوئی ہے ساتھ شر کے اور بعد اس صلح با نفاق کے اور شر ہوگی فرمایا ہاں بعد اسکے شر ہوگی وہ ایک برا فتنہ ہے اندھا اور بہرا ف یعنی لوگ اُس فتنہ میں نہ حق کو دیکھینگے اور نہ سنینگے اور اسناد اندھے پن کے اور بہرے پن کے طرف فتنہ کے مجاز ہے اور حقیقت میں لوگ ایسے ہونگے اُس فتنہ کے وقت میں ت اُس فتنہ پر ہونگے بلانیوالے ف یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اُس فتنہ کی برپا کرنے پر اور باعث ہوگی لوگونکو طرف قبول کرنے اُسکی کے ت گویا کہ وہ کھڑے ہیں اوپر دروازوں دوزخ کے بلاتے ہیں خلق کو طرف اُسکے یہانتک کہ اُسمیں داخل ہو اُسمیں پس اگر مرے تو اے حذیفہ اس حالمیں کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسی اہل فتنہ میں سے نقل کی یہ ابو داود نے وعن ابی ذر قال کنت ردیفا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی حمار فلما جاوزنا بیوت المدینۃ قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ جوع تقوم عن فراشک ولا تبلغ مسجدک حتی یجھدک الجوع قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تعفف یا ابا ذر قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ موت یبلغ البیت العبد حتی انہ یباع القبر بالعبد قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تصبر یا ابا ذر قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ قتل تغمر الدماء احجار الزیت قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تاتی من انت منہ قال قلت البس السلاح قال شارکت القوم اذا قلت فکیف اصنع یا رسول اللہ قال ان خشیت ان یبھرک شعاع السیف فالق ناحیۃ ثوبک علی وجھک لیبوء باثمک واثمہ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا ابو ذر نے تھا میں ردیف پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن گدہے پر ف اسمیں دلالت ہے اوپر کمال تواضع اور حسن سلوک آنحضرت کے صحابہ سے اور کمال قرب ابوذر کے حضرت سے اور اوپر خوب طرح سننے اور یاد رکھنے اُنکی کے حدیث کو ت پس جبکہ آگے بڑھے ہم مدینہ کے گھروں سے فرمایا آپنے کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جبکہ ہوگی مدینہ میں بھوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اُٹھیگا تو بچھونے اپنے سے اور نہیں پہونچ سکیگا اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت میں ڈالیگی تجکو بھوک ف یعنی نصیب بھوک کے ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کے مسجد میں نہیں پہونچ سکیگا نماز کے لیے ت کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے ساتھ اُسکے یعنی میں نہیں جانتا کہ کیا کروں میں جو کچھ فرمایئے سو کروں فرمایا پارسائی کر اے ابوذر ف یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بھوک کی ایذا پر اور باز رکھنا اپنے تئیں حرام سے اور شبہہ سے اور سوال کرنے سے مخلوق سے اور طمع سے اور ذلت سے آگے مخلوق کے ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ میں موت یعنی بسبب قحط کے یا وبا کے لوگ بہت مرینگے پہونچے گی گھر قیمت غلام کو ف مراد گھر سے قبر ہے یعنی پہونچیگی قیمت جگہ ایک قبر کی قیمت غلام کو از بسکہ لوگ بہت مرینگے جگہ قبر کی لوگوں کو مشکل سے ہاتھ لگیگی اور اُسمیں تنگی اس حد کو پہونچیگی کہ جگہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کے ہاتھ لگیگی چنانچہ واضح کر کر فرمایا اس ابہام کو ت یہانتک کہ بیچی جاوے گی جگہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے نہیں جانتا میں کہ کیا کروں فرمایا آنحضرت نے فتنہ و صبر کر یا ہے ابوذر ف لفظ تصبر ساتھ تشدید ت مفتوحہ کے ہے امر باب تفعل سے اور ایک نسخہ میں تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہے معنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع فزع نکرنا مرنے پر اور راضی رہنا تقدیر پر اور نہ بھاگنا مدینے سے ت پھر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جسوقت کہ ہو مدینہ میں قتل کہ ڈھانک لے خون احجار الزیت کو ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے جانب غربی مدینہ کے کہ اُسمیں پتھر سیاہ ہیں گویا کہ آغشتہ تیل زیتون کا ملا ہے اور یہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت واقعہ ہے کہ زبان اور کان کلام کرنیوالے اور سننے والے کے تحمل کہنے اور سننے اسکی کا نہیں رکھتے اور وقوع اُسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید پلید کے ہے کہ بعد از

سنہ ۶۳

واقعہ قتل امام حسین کے بعد بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور بہتک حرمت اس شہر اطہر و مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ و تابعین کی جماعت
کثیر کو قتل کیا اور بہت سی خرابیاں کیں کہ کہہ نہیں سکتے اور بعد خراب کرنے مدینہ کے یہی لشکر مکہ کو بھیجا اور اسی سال وہ شقی داخل جہنم ہوا انتہی کہا ابوذر نے کہا میں نے
اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا آنحضرت نے جا تو اسکے پاس کہ تو اس سے ہے ف یعنی پھر جا تو اسکے پاس کہ آیا ہے اور نکلا ہے تو اسکے پاس سے یعنی جا تو اسکے پاس کہ موافق ہے تیرے
دین میں تیرے یا مشرب تیرے میں آگے کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے کہ جا تو اپنے اہل و اقارب کے پاس اور رہ اپنے گھر میں جا بیٹھ کہا طیبی نے کہ رجوع کر اپنے امام کی طرف کہ جس کا تابع ہے اور تو
ظاہر اور مناسب تر ہے ساتھ قول ابی ذر کے کہ کہا میں نے اور پہنوں میں ہتھیار اپنے اس وقت اور لڑوں میں قوم فتنہ انگیز سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک ہو
تو قوم کے اس وقت ف یعنی ہتھیار پہن کر لڑیگا مانند انکے ہوگا گنہگار اور فتنہ انگیزی میں یعنی ہتھیار نہ پہننا اور رہنا امام کے ساتھ اور ارباب صلاح کے ساتھ اور لڑنا
یہاں تک کہ حاصل ہو تجکو فلاح یہ حاصل کلام طیبی کا ہے لیکن اس پر شبہہ آتا ہے کہ جب امام اسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہو اسکو باندھنا قتال سے ساتھ اسکے اور کہا ابن
ملک نے کہ قول حضرت کا مشارکت واسطے تاکید زجر کے ہے خونریزی سے والا شرع میں دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوے جواب ہے تمام ہوا قول ابن ملک کا اور
طیبی نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور قرار دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہے جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مترتب ہو اس پر فساد بخلاف اسکے کہ ہو عدو کافر تو اس صورت میں واجب ہے
دفع کرنا اسکا جس طرح کہ ممکن ہو ف کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا کہ ڈرے تو کہ روشن ہو اور غلبہ کرے تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہے کہ
تجپر تلوار چلاوے اور تجکو مارے تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر ف یعنی منہ اپنا ڈھانک لے اور تغافل کر تاکہ نہ دیکھے تو اور ڈرے نہیں یعنی اس سے لڑ نہیں کہ وہ پھر لڑیں تجسے
بلکہ تابعدار کر اپنے نفس کو قتل کے لیے اسلیے کہ وہ اہل اسلام سے ہونگے اور جائز ہوگا ساتھ انکے نہ لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول اپنے کے کہ تا
تاکہ پھرے قاتل ساتھ گناہ تیرے کے یعنی گناہ قتل تیرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی ساتھ گناہان اپنے کے اور جاننا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ
تریسٹھ میں ہوا اور فوت ابی ذر کی سنہ بتیس میں ہے آخر خلافت عثمان کے اور ابوذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرت پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا
بغیر تعیین وقت اسکے کے پس خبر دی آنحضرت نے اسکے واقع ہونے کی ابوذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کے اسمیں بفرض احتمال پانے اسکے کے اسکو اور
وقوع بھوک و موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہوئی ہو اور ابوذر نے اسکو پایا ہو جیسے کہ عام الرمادہ وغیرہ میں یا حال اسکا بھی اسی قیاس ہو واللہ اعلم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ
وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَأْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ
وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کو کیا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ
چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کے ف حثالہ ساتھ پیش ح اور ث مثلثہ کے بوسہ یعنی بھوسی جو اور چاول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ترجمہ مل جاویں
اور فاسد ہونگے عہد انکے اور امانتیں انکی ف یعنی نہیں ہوگا امر انکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک مخلوط میں علیحدہ وضع پر اور وفا نہ کرینگے عہد نہیں کرینگے اور خیانت کرینگے
امانتوں میں ترجمہ اور اختلاف کرینگے آپس میں پس ہو جاوینگے اسطرح پر اور داخل کیں آنحضرت نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں ف یعنی سمجھانے کے لیے صورت دکھائی
اختلاف کی کہ اس طرح ایک دوسرے سے نزاع کرتے ہونگے اور درپے ہلاکت کے ہونگے اور مختلط ہوگا امر دین انکے کا پس نہیں پہچانا جاویگا امین خائن سے اور نہ نیک کار اور نہ
بدکار انگلیاں میں لانی کبھی اسلیے تصویر اجتماع اور الفت کے بھی ہوتی ہے جیسے کہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کے ہے بیان اتفاق بنی ہاشم کے اور بنی عبدالمطلب کے کر کے دکھایا اور
اصل معنی تشبیک کے خلط اور ملانے چیزوں کے ہے اسمیں یہ دونوں صورت میں ظاہر ہے ترجمہ کہا عبداللہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ او جو چیز کہ
پہچانے تو اسکا حق اور چھوڑ دے تو اس چیز کو کہ برا جانے تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکھ اپنے تیئں عام لوگوں سے ف یعنی اپنے دین کی محافظت کر اور لوگوں کے

خیال میت پر اور خیرعت ہی بیچ ترک کرنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جبکہ بہت ہون شریر اور ضعیف ہون نیک ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ لازم پکڑ اپنے
گھر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گھر مین اور باز رکھ سفیرون کو اور مضبوط کر لے اپنے پر زبان اپنی کو ف اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگون کے تاکہ نہ ایذا دین تجھکو ترجمہ اور لے تو اس چیز کو
کہ نیک جانتا ہے اور چھوڑ دے اس چیز کو کہ برا جانتا ہے اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف جاننا چاہیے کہ
رخصت دی آنحضرت نے عبداللہ بن عمرو کو ساتھ بیچ بیٹھنے کے لوگون مین بیچ ظاہر کے اور حکم کیا انکو ساتھ تہذیب اور اصلاح نفس اپنی کے خاصۃً اور نہ تعرض اور رکاوٹ کرنے کے احوال
عوام لوگون سے اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنے کا لوگون مین سے طرف جنگل کے اور لازم کرنے عزلت کے بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اس چیز کے کہ لائق حال اسکے تھا اور اصلاح اسکی
اس مین تھی اور بہتر حاصل ہوتا اسکا اسکو جیسے کہ مرشد کیا کرتے ہین و حقیقت حال یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرو جوانی مین نہایت عابد تھے کہ ہرگز افطار نہ کرتے اور راتکو سوتے
نہین اور عورت کیطرف میل نہ کرتے پس باپ انکے عمرو بن العاص انکو آنحضرت کے پاس لائے پس آپنے شدت ریاضت و مجاہدہ سے باز رکھا اور روزہ رکھنے مین روزہ کا اور قیام تہائی
یا چھٹے حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکھنی رضا باپ کی وصیت کی بلکہ ضرورت کے وہ ایام فتنہ مین بھی اپنے باپ کے ساتھ وزیر معاویہ کے تھے ملے رہتے اور حق وصیت آنحضرت
کا بجا لاتے اور جیسا کہ فرمایا تھا مشغول کار دین تھے بارہا وہ کہتے کہ تو ہمین کیسے واسطے ہم مین نہین رہتا یہ کہتے مین خیر مین تمہارا شریک ہون اور شر مین نہین اور باطن مین
اہل بیت سے رابطہ محبت کا محکم رکھتے وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ
فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہونگے مانند
ٹکڑون رات اندھیری کے یعنی شدت مین اور اندھیرے مین نہ ظاہر ہونے انکے امر مین صبح کریگا شخص بیچ ان فتنون کے مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا
کافر ف یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگے احوال اور افعال اور اقوال لوگون کے کبھی عہد باندھینگے اور کبھی توڑینگے کبھی امانتدار ہونگے کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگے کبھی بدعت
پر کبھی مسلمان ہونگے کبھی کافر و غیر ذلک بیٹھنے والا انمین بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے ف یعنی جتنا انسے دور ہوگا بہتر ہوگا قریب ہونے
سے اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہے پس جب دیکھو تم امر ایسا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو انمین چلے اپنی کمانون کے ف اسمین نہایت مبالغہ
ہے اسلیے کہ نہین ہے نفع چلون کے ہونے مین باوجود ٹوٹ جانے کمانون کے ترجمہ اور مارو اپنی تلوارون کو پتھرون پر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو اور اگر پس داخل کیا جاوے
یعنی آوے کوئی کسی پر مارنے کے لیے تو چاہیے کہ ہووے وہ مانند بہتر دو بیٹون آدم کے ف یعنی صبر کرے اور مقابلہ نہ کرے یہانتک کہ مارا جاوے مانند ہابیل کے اور نہ ہووے مانند
قابیل کے ترجمہ نقل کی یہ ابوداود نے اور ایک روایت ابوداود کی مین ذکر کی گئی حدیث تا قول انکی خیر من الساعی ف اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہین ہے بلکہ بعد خیر من الساعی کے
یہ عبارت ہے پھر کہا بعضے صحابہ نے پس کیا فرماتے ہین آپ ہمکو اسمین کہ کرین ہم فرمایا حضرت نے ہو تم ٹاٹ اپنے گھرون کے ف یعنی جیسے ٹاٹ بچھے فرش کے
نیچے ہمیشہ بچھا رہتا ہے ایسی ہی تم بھی اپنے گھرون مین ہمیشہ رہنا باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ مین کہ تمہارے دین کو تباہ کرے ترجمہ اور ترمذی کی روایت مین یون
آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کے کہ توڑ ڈالو تم فتنون مین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو انمین چلے اپنی کمانون کے اور لازم پکڑو انمین گھرون کے
اندر کو یعنی ہمیشہ گھرون مین رہنا تاکہ نہ پڑو فتنون مین اور ہو تم مانند بیٹے آدم کے یعنی ہابیل کے کہ مارا اسکو قابیل نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے
وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ

فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام مالک بہزیہ سے ف بہزیہ ساتھ زبر ب اور جزم ہ کے منسوب ہے طرف بہز بن امرء القیس کے حجازیہ ہے صحابیہ ترجمہ کہا اُنھون نے کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا تو نزدیک کیا اُسکو ف یعنی خبردی کہ وقوع اُسکا قریب ہوا اور کہا طیبی نے یعنی وصف خوب بیان کیا اُسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہے کسی چیز کا کسی کے سامنے اور ذکر کرتا ہے معائب احوال سامع سے سو قریب کرتا ہے اُسکو اُسکے یعنی اُسکے ذہن میں یا خارج میں بھی اسلیے کہ جب ذہن میں آئے اور متمکن ہوئے وجود اُسکا خارج میں بھی تحقیق ہوتا ہے ترجمہ کہا میں نے یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگون کا اُس فتنہ کے زمانے میں فرمایا بہترین لوگون کا اُس زمانہ میں وہ شخص ہے کہ اپنے مواشی میں ہو ادا کرتا ہو حق اُنکا یعنی زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہے اپنے رب کی ف بموجب قول اللہ تعالی کے ففروا الی اللہ اور قول اُسکے کے وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اُسکے کے والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گھوڑے اپنے کا یعنی گھوڑے پر سوار ہو کر باگ اُسکی پکڑے کھڑا ہے ڈراتا ہے دشمنان دین کو یعنی کافرون کو اور ڈرتے ہین وہ اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کے سے بھاگ کر قصد کیا کفار کی طرف لڑتا ہے اُنسے اور وہ ڈرتے ہین اُس سے پس بچا فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہونچے شر اُسکی سبکو مقتول اُسکے آگ میں ہونگے زبان دراز کرنی اُس فتنہ میں یعنی ساتھ غیبت اور بُرا کہنے کے سخت بہتر ہوگی مارنے تلوار کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مراد اس فتنہ سے وہ ہے کہ جو دو فریق بطمع مال و جاہ کے لڑین اسمین نہ مقصود ہو احقاق حق اور اعلاء دین و امداد اہل حق کی سنو جیسے خانہ جنگی و اونکا حال ہوتا ہے کہ اندھا دھند آپس میں لڑنے لگتے ہین وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندھا ف یعنی باعتبار لوگون کی اُسکے یا ان حیثیت کہ نہین پا سکے واسطے اُسکے فریاد رس اور نہین نکلین گے اُس سے جگہ نکلنے کی اور خلاصی یہ معنی ہین کہ نہین تمیز کرینگے درمیان حق و باطل کے اور نہین سننے کے نصیحت و امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اسمین حق ایذا دیا جاویگا یا پڑیگا بیچ فتنون اور محنتون کے ترجمہ جو کوئی دیکھیگا اُسکو اور نزدیک ہوگا اُسکے دیکھیگا اور نزدیک آئیگا وہ فتنہ اُسکے اور کھینچ لیگا اُسکی طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اُس فتنہ میں مانند پڑنے تلوار کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی تاثیر میں بلکہ زیادہ اُس سے جیسے کہ کہا گیا ہے بیت جراحات السنان لہا التیام ۝ ولا یلتام ما جرح اللسان ۝ یعنی کہا ہے کسی نے بیت میں سخت زیادہ ہے زخم تلوار کے سے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي إِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتّٰى يَصِيرَ النَّاسُ إِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا حضرت نے فتنون کا یعنی جو کہ واقع ہونگے آخر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر فتنون کا یہان تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف اور وجہ تسمیہ اس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اُسکے کی ہے اسلیے کہ حلس ٹاٹ کو کہتے ہین کہ بچھے فرشون نفیس کے اُسکو بچھاتے ہین اور وہ نیچے اُسکے ہمیشہ پڑا رہتا ہے اُٹھایا نہین جاتا یا یہ کہ تشبیہ دی اُس فتنہ کو ساتھ حلس کے بیچ سیاہی اور بُرائی کے

یا اشارہ کیا اسکی طرف کہ جیسے ٹاٹ گھر میں بچھا رہتا ہے ویسے ہی اس فتنہ میں لازم کریں لوگ گھروں کو اور گوشہ نشینی اختیار کریں ترجمہ پس کہا ایک کہنے والے نے کہ کیا ہے فتنہ احلاس یعنی کیا حال کہتا ہے اور کیسا ہے فرمایا وہ بھاگنا ہے یعنی بھاگے گا بعض انکا بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی آپس کے اور لینا مال اور جان کا بغیر استحقاق کے پھر فتنہ سراء کا ف ع لفظ فتنہ اسمیں ساتھ رفع کے عطف ہے حرب پر بسبب معنی کے پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس حرب ہے اور فتنہ سراء کا ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ نصب کے ہے عطف ہے فتنہ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سراء کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سراء کی یہ ہے کہ سبب اسکے ہونے کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف و تنعم ہوگا یا یہ واقع ہونا اسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پھر بیان کیا اسکو ترجمہ ظلمت فساد اسکا پیدا ہوگا نیچے دونوں قدموں ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ہے یعنی فعل میں اگرچہ ہو مجھسے نسب میں اور نہیں ہوگا مجھسے ف ع یعنی میرے اہل سے فعل میں اسلیے کہ اگر وہ ہوتا میرے اہل فعل میں تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہے انه لیس من اهلك یا یہ کہ نہیں وہ میرے دوستوں میں سے حقیقت میں اور یہ موید ہے اسکا یہ قول حضرت کا ترجمہ سوائے اسکے نہیں کہ دوست میرے پرہیزگار ہیں پھر الجدیں فتنہ کے جمع ہونگے لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولے کے اوپر پسلی کے ف ع یعنی استقامت نہ رکھتا ہوگا اور احوال اسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہیں ہوتا اور ساتھ اسکے مرکب نہیں ہوتا یعنی وہ لائق سرداری کے نہیں ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رائے کے چنانچہ نہیں واقع ہوگا اس لیے امر اپنے موقع پر جیسکہ کولا واقع ہوتا ہے پسلی پر غیر موقع اپنی کے ترجمہ پھر فتنہ دہیماء ف ع یہاں بھی لفظ فتنہ کی ہے دونوں اعراب ہیں رفع اور نصب مانند پہلے کے اور دہیما ساتھ پیش دال اور زبر ہا کے تصغیر دہماء کی ہے بمعنی سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کے لیے ہے اور بعضوں نے کہا کہ دہیما سے مراد داہیہ ہے بمعنی حادثہ کے اور دہیم اسماء داہیہ سے ہے ترجمہ نہیں چھوڑیگا وہ فتنہ کسی کو اس امت میں سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اس فتنہ کا سب لوگوں کو پہونچے گا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگے کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچھ فتنہ فرو ہوگا پھر زیادہ ہو جاویگا صبح کریگا شخص اسمیں مومن یعنی بسبب حرام جاننے اسکے کے خون اور آبرو اور مال بھائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننے اسکے چیزوں مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہاں تک کہ ہو جاوینگے لوگ طرف دو خیموں کے ف ع یعنی دو فرقوں کے اور بعضوں نے کہا دو شہروں کے اور فسطاط ساتھ پیش اور زیر فا کے اصل میں خیمہ کو کہتے ہیں پس تثنیہ ذکر محل اور ارادہ حال کے سے ہے ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہیں ہوگا نفاق اسمیں یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہیں ایمان ہوگا اسمیں ف ع یعنی اصلا یا کمال اسکا بسبب اعمال منافقین کے مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کے ترجمہ پس جب ہو یہ پس منتظر رہو ظہور دجال کا اسدن یا اسکے اگلے دن نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع یہ موید ہے اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہیں پس ہونگے امام مہدی بیت المقدس میں پس گھیریگا اسکو دجال پھر اتر ینگے حضرت عیسی پس گھل جاویگا وہ ملعون مانند گھل جانے نمک کے پانی میں پس مارینگے اسکو اپنے نیزہ سے اور حاصل ہوگی انکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتھ پیش اور زیر کے وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اس میں لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ آخر زمانہ میں ہوگا لیکن بیچ تعیین پہلے فتنوں کے کچھ کلام نہیں کیا ہے علماء نے خصوصا بیچ فتنہ سراء کے کہ وہ کون شخص ہے اہل بیت میں سے کہ اسکے قدموں کے نیچے سے یہ فتنہ اٹھیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ فتنہ احلاس قتال عبداللہ بن زبیر کا ہے اہل شام سے بعد بھاگنے انکے کے مدینہ سے اور فتنہ سراء تغلب مختار کا ہے اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تھا نصرت اہل بیت کا ساتھ اور محمد بن حنفیہ کے پھر اجتماع کیا اوپر مروان بن منتظم کے اور شروع ہوئے یہاں سے فتنے بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہے اور لوٹنا انکا مسلمانوں کے شہروں کو پس جمع لانا سے وہ منافق ہوئے انتہی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وائے ہے واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہونچے ف ع یعنی ظہور اسکا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان اور حضرت علی اور شہادت کا ہے کہتا ہوں میں مراد اس سے فتنہ یزید پلید کا ہے ساتھ حضرت امام حسین کے اور یہ قریب تر ہے معنی میں اسلیے کہ شر اسکی ظاہر ہو نزدیک عرب و عجم کے ترجمہ نجات پائی اور مطلب پایا ہوا وہ شخص کہ بند رکھا ہاتھ اپنا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی لیناء سے باز رکھا ہاتھ اپنا تب تمیز ہو حق الباطل سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله تعالی

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے **ف** تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس حسرت ہے اسکے لیے کہ نہ ہوا فتنہ سے اور صبر کیا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف ح** اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زبر ہے اور لفظ فواھا ساتھ تنوین کے الگ ہے اس سے اور معنی واہا کے تحسین یعنی حسرت ہے اسکے لیے کہ وہ نہ ہوا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اسمیں اور صبر نہ کیا در صورت ابتلا کے یا معنی عجب اور بہ اچھے کے ہے یعنی کیا عجب اور اچھا ہے صبر اور بچنا فتنوں سے اور بعضوں نے لام کو زیر بھی پڑھی ہے متعلق فواہا کے بمعنی تعجب کے **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھا الی یوم القیامۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ رکھی جاویگی تلوار میری امت میں یعنی بعضوں میں قتل و قتال شروع ہوگا نہ اٹھائی جاویگی لہذا قبل اس سے قیامت تک **ف** چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ معاویہ رضی سے اور جاری ہے اب تک سچا ہوا فرمانا حضرت کا ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ مل جاویں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت میں ساتھ مشرکوں کے **ف** یعنی کچھ تو اسمیں سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ خلافت صدیق اکبر رض کے ترجمہ اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت میں سے بتوں کو **ف** تتمہ اور شاید کہ یہ ہو زمانہ آیندہ میں یا معنی اور بعض اسمیں سے وہ ہیں کہ جنکے حق میں فرمایا تعس عبد الدینار و عبد الدرہم ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگے میری امت میں سے جھوٹے یعنی بیچ دعوے کرنے نبوت کے وہ تیس ہونگے سب گمان کرینگے کہ وہ پیغمبر خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی نبی پیچھے میرے **ف** لفظ خاتم ساتھ زبر ت اور زیر اسکی کے ہے اور یہ جملہ حال ہے جملہ لا نبی الخ تفسیر ہے پہلے جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہیں ضرر پہونچا سکیگا انکو وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی یعنی بسبب ثابت ہونے انکے کے اپنے دین پر یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف ح** یعنی قیامت یا مراد الساعۃ غلبہ دین کا ہے کہ اثر کفر کا زمین پر نہ رہے اور یہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہے لفظ لا تزال کا ہے **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یھلکوا فسبیل من ھلک وان یقم لھم دینھم یقم لھم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہیگی چکی دین اسلام کی **ف ح** یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کے فتنوں سے اور جاری رہنے احکام سنت کے جیسا کہ چاہیے ترجمہ بیچ مدت پینتیس برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے **ف** لیکن تمام ہے مدت انتظام امر اسلام کے یہ برس ہونگے اور ابتدا انکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہے اور انہیں شبہ نہیں کہ شہید ہونا حضرت عثمان کا کہ اول فتنہ ہے اسلام میں سنہ پینتیس ہجری میں واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس میں اور جنگ صفین سنہ سینتیس میں **ف ش** اور لفظ او اسمیں تنویع کے لیے ہے یا بمعنی بل کے اور احتمال ہے کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اس سال میں ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہے ہوں کہ زیادہ ہوتا تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کی ہے پس مراد انکو اولین مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی انکی اصل کو پہونچی کہ خبر دی تھی اور یہ توجیہ اولی ہے اگر مراد رہین استقرار و انتظام باعتبار نہ راہ پانے بدعت کے اور خلاف حکم شارع کے اور وجہ اول اولی ہے اگر استقرار و انتظام باعتبار نہ ہونے فتنہ لڑائی اور خلافت کے ہو اور احتمال ہے کہ ابتدا وقت ظہور وحی سے اعتبار کریں

پس تمام ہوا ان تینتیس برس کی مدت تمام ہونے خلافت حضرت عمر رض کے ہوگا اسلیے کہ امر دین و ایمان اور سنت جماعت او محبت انکی خلافت شیخین رض کے بہت منتظم اور نجیحا
اور حضرت عثمان رض کی خلافت میں جبکہ انکے ایک برس کچھ کچھ ظاہر ہوا کہ سست ہوا و ویرا ہونے فتنہ کا ہوا ت پس اگر ہلاک ہون ف ع یعنی اگر اختلاف کریں بعد انقضاء
اس کے مدت مذکورہ میں او سستی کرین امر دین میں گناہ کریں ت پس راہ انکی راہ انکی ہے جو کہ ہلاک ہوئے ف ع یعنی اگلے امتوں کی لوگ جنہوں نے کبھی حق سے اور اختلاف کیا
تو میل و سستی کی دین میں او دائم رکھا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونے کا ساتھ اس چیز کے کہ باعث ہو ہلاکت کی ہلاکت اور اگر قایم او رتمام ہو واسطے انکے کار و بار دین انکا ف ع
یعنی دنیا بر دار امرا و حاکم انکا و قائم رکھنے شرع کے اور احکام اور شوکت دولت اسلام کے ت تو قایم اور پورا ہوگا لیکن یہ ستر برس تک ف ع اور شاید یہ مدت باعتبار امور
مذکورہ کے خوبی و بہتر کے ساتھ ادا کامل ہو گئی نسبت ابتدائی کے ساتھ خبر دینے مخبر صادق کے اور وہی خوب جانتے ہیں اسکو ابن مسعود کہتے ہیں ت کہ کہا اور پوچھا میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا یہ ستر برس کہ تمام و کامل ہوگا انمیں وہ برس سوقت سے میں کہ باقی ہیں یعنی شروع ان ستر برس کا بعد پینتیس۳۵ یا چھتیس۳۶ یا سینتیس برس کے ہوگا
یا اسوقت سے گذرا یعنی ابتداے اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور دخل ہیں سیان ہیں انمیں فرمایا تمام وقائم ہوگا ابتدا اسوقت گذرا انقل کی یہ ہلوا دونے ف ع بعد
گذرنے پینتیس چھتیس۳۶ یا سینتیس کے اور یہ تقریر کہ ذکر کی او ضیعف کی ہمنے کافی ہو بیچ شرح اس حدیث کے اور وجہ مختار اور موافق لفظ کے بھی یہی ہو اور شارحین نے
اس مقام میں بہت سے کلام کیا ہی واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے معنی حدیث کے یہ لکھے ہیں کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا سنہ پینتیس میں بسبب قتل عثمان رض کے اور
چھتیس میں بسبب جنگ جمل کے اور سینتیس میں بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہون بسبب غلبہ باغیوں کے اور مغلوبیت امام حسن رض کے پس راہ انکی راہ انکی ہے جو کہ ہلاک
ہوئے اگلی امتوں میں اور ہو اسی طرح جسکو کہ مضطر ہوئے حضرت حسن رض طرف مصالحت کے اور اگر قایم رہے بالفرض بسبب غلبہ امام کے قایم رہیگا ستر برس انتہی **الفصل**
الثالث عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا
یعلقون علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الہا کما لہم آلہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان
قبلکم رواہ الترمذی ت روایت ہی ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلے طرف غزوہ حنین کے ف ع کہ بعد فتح مکہ کے ہی اور حضرت کے
ساتھ بعضے نو مسلم تھے کہ اسلام کے احکام جانتے نتھے ت گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے اسپر ہتیار اپنے ف ع واعتکاف کرتے گرد اسکے ت
کہا جاتا تھا اس درخت کو ذات انواط ف ح انواط جمع نوط کی ہی کہ وہ مصدر ہی بمعنی لٹکانے کے چونکہ ہتیار اسپر لٹکاتے تھے اسکا نام ذات نواط رکھا تھا اور نام
درخت سیر کا تھا ت پس کہا بعضے نو مسلموں نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ ٹھہرائیے ہمارے لیے بھی ایک درخت کہ اسپر ہتیار لٹکا دیں ہم اور اسکا
ذات انواط نام رکھیں جیسا کہ مشرکوں کے لیے ہی ذات انواط کہ اسپر ہتیار لٹکاتے ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب و انکار کے سبحان اللہ یہ کہنا
تمہارا ایسا ہی کہ جیسا کہا قوم موسی نے اے موسی علیہ السلام ٹھہرا و ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اسکو جیسے کہ کافروں کے لیے ہیں معبود ف ع لیکن تفاوت ان دونوں
کا پوشیدہ نہیں ہی اسلیے کہ شبہ قوی ہوتا ہی مشبہ سے ت قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری بیچ اسکے ہاتھ ہی البتہ سوار ہوگے یعنی چلوگے تم راہ ان لوگوں کی کہ
پہلے تم سے تھے ف ح نقل کی یہ ترمذی نے یعنی بنی اسرائیل وغیرہ یہ شکایت ہی انکے احوال کی کہ ایسی باتیں کہتے اور کرتے ہیں کہ سبب گمراہی اور ہلاکت کے ہو جیسے کہ اگلی امتیں
ہوا وعن ابن المسیب قال وقعت الفتنۃ الاولی یعنی مقتل عثمان فلم یبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی
الحرۃ فلم یبق من اصحاب الحدیبیۃ احد ثم وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلم ترتفع وبالناس طباخ رواہ البخاری
روایت ہی ابن مسیب سے ف ع سعید بن مسیب تابعی مشہور ہی اور کبھی زبر سے بھی پڑھتے ہیں تابعی جلیل القدر ہیں اور خلفاے اربع کو پایا ہی ت واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلا اس سے کوئی فتنہ اسلام
میں واقع نہوا تھا مراد رکھتے ہیں ابن مسیب پہلے فتنہ سے مارڈالنا یا زمانہ مارڈالنے عثمان رض بن عفان کا پس باقی رہا کوئی ان صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں

حاضر ہوئے تھے ف ع لفظ یعنی حدیث میں کلام راوی کا ہے کہ جو ابن مسیب سے روایت کیا ہے اُسنے تفسیر کی کلام ابن مسیب کی پہلا فتنہ سے یہ مراد تھی اُنکی اور بلوے ہونا
کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہے کہ اصحاب مرنے لگے اُسوقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمانؓ کا سنہ پینتیس میں اور کوئی باقی نہ رہا یہاں تک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا یعنی جنگ
کا اور یہ مراد نہیں ہے کہ اصحاب بیچ مقتل عثمان کے میں مارے گئے اور مرگئے اور اسیطرح اسکے بعد کے جملہ کے معنی سمجھنے چاہئیں اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا نہیں ہوئے فتنہ میں بار
بسبب کے کہ بچایا اُنکو اللہ تعالی نے برکت غزوہ بدر کے اور سب بدریوں میں سے جو آخر مرے ہیں سعد بن ابی وقاص ہیں کہ چند سال پہلے جنگ حرہ کے مرے ت پھر ہوا فتنہ دوسرا
یعنی حرہ کا ف ع حرہ نام ایک زمین کا ہے باہر مدینہ کے کہ اُسمیں سیاہ پتھر بہت ہیں اور وہاں کی جنگ مشہور ہے کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اُنکے لوٹنے مارنے کے لیے اور نہایت
ظلم وزیادتی اُسنے کی اور یہ جنگ سنہ تریسٹھ میں ہوئی ت پس نہ باقی رہا کوئی اُن اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھے یعنی بیعۃ الرضوان والے پھر واقع ہوا فتنہ تیسرا پس نہ گیا وہ
اس حال میں کہ لوگوں میں قوت اور فربہی ہو ف ع نقل کی یہ بخاری نے طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف ب کے اور کبھی ساتھ تشدید کے بھی آتا ہے بمعنی قوت اور فربہی کے پھر استعمال کیا گیا ہے
عقل اور نفع میں بھی کہ کہا جاتا ہے فلانی کو طباخ نہیں ہے یعنی عقل نہیں ہے اُسکو اور خیر نہیں رکھتے پاس اور مراد یہ ہے کہ اُس فتنہ میں نہیں باقی رہا لوگوں میں یعنی تابعین میں کوئی
صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تیسرے فتنہ سے خروج ابن حمزہ خارجی کا ہے بیچ زمانہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کے اور کرمانی نے کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج
کی ہے ساتھ عبداللہ بن زبیر اور اہل مکہ کے کہ اسمیں تخریب کعبہ کی بھی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر میں ہوا بیچ زمانہ عبدالملک بن مروان کے انتہی لیکن اس تقدیر پر صحیح نہیں ہوتا
کہ صحابہ میں سے کوئی باقی نہ تھا اس لیے کہ اُسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہے

باب الملاحم

باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کے ف ع لفظ
ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر ح کے ہے جمع ملحمہ کی بمعنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہے یا تو لحم سے بسبب ہونے گوشت مارے گیوں کے اُسمیں یا مشتق ہے لحمہ کپڑے کے کہ بمعنی
بانے کے ہے بسبب ملنے اور اختلاط لوگوں کے اُسمیں مانند اختلاط لحمہ یعنی بانے کے ساتھ تانے کے اور پہلے معنی مناسب اور قریب ہیں اور ملحمہ بمعنی لڑائی اور حادثہ عظیم کے بھی
آتا ہے اور صراح میں ہے ملحمہ فتنہ اور جنگ ہے اور اس باب میں ذکر ہے اُن لڑائیوں کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہوں معین کے بیچ مکانوں مخصوصہ اور شہروں معینہ کے اور اسی لحاظ سے
اس باب کو جدا لائے باب الفتن سے کہ اُسمیں ذکر قتال کا اکثر مجمل و مبہم تھا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ دعواہما واحدۃ وحتی یبعث
دجالون کذابون قریب من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم ویکثر الزلازل ویتقارب الزمان ویظہر الفتن
ویکثر الہرج وہو القتل وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یہم رب المال من یقبل صدقتہ وحتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ارب
لی بہ وحتی یتطاول الناس فی البنیان وحتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانہ وحتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت ورآہا
الناس امنوا اجمعون فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا ولتقومن الساعۃ
وقد نشر الرجلان ثوبہما بینہما فلا یتبایعانہ ولا یطویانہ ولتقومن الساعۃ وقد انصرف الرجل بلبن لقحتہ فلا یطعمہ
ولتقومن الساعۃ وہو یلیط حوضہ فلا یسقی فیہ ولتقومن الساعۃ وقد رفع اکلتہ الی فیہ فلا یطعمہا متفق علیہ
روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑینگے دو گروہ بڑے ہوگا درمیان اُنکے قتال عظیم
دعوی ہوگا اُنکا ایک ف ع یعنی دونوں دعوی دین اسلام کا رکھتے ہونگے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگے یا دونوں دعوی حقانیت کا رکھینگے اور کہینگے
اپنے گمان و اعتقاد میں حق پر ہونگے کہا علماء نے کہ مراد ان دو گروہوں سے ایک معاویہ اور علیؓ کے ہیں جیسے کہ علیؓ نے فرمایا اخواننا بغوا علینا
اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک کو معاویہ کے جانب سے اُنکے پاس قید کرکے لائے ایک شخص نے اُنکی جماعت میں سے اُسکے حال پر افسوس کیا کہ مرتد ہوا یہ مسلمان
اچھا اسلام رکھتا تھا فرمایا کیا کہتا ہے تو وہ اب بھی مسلمان ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر بطلان قول خوارج کے کہ کہتے ہیں دونوں جماعتیں کافر ہیں

اور وہ بطلان قول رافضی کے کرتے ہیں مخالف علی کے کافر ہیں ت اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ اٹھائی جاوینگے یعنی پیدا ہونگے شریر دغاباز بہت جھوٹے کہ جھوٹ بناوینگے اللہ و رسول پر قریب تیس کے ف اور ایک حدیث میں تیس فرمایا اور یہاں قریب تیس کے تو وہاں بھی قریب ہی تیس کے مراد ہوں یا ساتھ تیس فرمانا یہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال و ابہام کے ہوئی ہو اور پھر بقید تیس کے اور اسی طرح نہیں منافی ہے یہ حدیث روایت طبرانی کی عن ابن عمرو لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیے کہ مراد اس سے کثرت ہے یا انہیں مقید ہیں ساتھ دعوی نبوت کے اور باقی بغیر اسکے اور احتمال ہے کہ ستر غیر تیس کے ہوں کہ سب ہو جاویں ع اللہ اعلم ت ہر ایک انمین سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہاں تک لیا جاویگا اور اٹھایا جاویگا علم ف یعنی نفع دینے والا کہ متعلق ہے کتاب و سنت سے ساتھ مرنے علماے اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگے جاہل بدعتی موت عالم موت عالم ہے ت اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ بہت ہونگے زلزلے ف یعنی حسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہے یا معنوی کہ وہ طرح بطرح کی بلائیں ہیں ت اور قریب ہوگا زمانہ ف مراد ہے اس سے زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذریگی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسے کہ خاصیت ہے زمانہ عیش و خوشی کی کہ جلدی کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ پیدا ہونگے فتنے اور برائیاں مسلمانوں میں بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل ہے ف یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنہ کے وجود میں آویگا اور یہ تفسیر کسی راوی نے کی ہے ت اور یہاں تک کہ بہت ہونگے دنیا تمہارے مال ہیں بہت بہت ہونگے یہاں تک کہ قلق میں ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کرے صدقہ اسکا ف یہ جو عبارت ہے حدیث میں حتی یہم الخ کہ جسکا یہ ترجمہ لکھا ہے اسمیں کئی وجہیں ہیں اول تو یہ کہ یہم ساتھ پیش ی کے اور زیر ہ کے پڑھیں اور رب ساتھ نصب کے بنا بر اسکے کہ مفعول ہے یہم کا اور فاعل اسکا من یقبل ساتھ حذف مضاف کے کہ فقدان ہے اور یہ روایت مشہور ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہاں تک کہ قلق میں ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈنا اس شخص کا کہ قبول کرے اسکے صدقہ کو یعنی بہت ڈھونڈھیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اسکے لیے اور کم پاویگا بسبب کم ہونے محتاجوں کے دوسری یہ کہ ساتھ زبر ی اور پیش ہ کے پڑھیں یہم سے بمعنی قصد کے اور رب مرفوع اس صورت میں بنا بر فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہاں تک کہ قصد کرے اور بہت ڈھونڈھے صاحب مال اس شخص کو کہ لیوے صدقہ اسکا اور تیسرے یہم ساتھ زبر ی اور پیش ہ کے اور رب منصوب یہم سے بمعنی غمگین کرنے کے کہ متعدی بھی آیا ہے کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو نہ پانا فقیر کا کہ قبول کرے اسکے صدقہ کو ت اور یہاں تک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہے اسکے دینے کا روبرو اس شخص کے کہ گمان کرتا ہے اسکے قبول کرنیکا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اس مال کو اسپر نہیں حاجت مجھکو اسکی یعنی بسبب غنا ہے قلبی اور ظاہری کے یہ کہیگا اور یہاں تک کہ فخر کرینگے لوگ بیچ بنانے لمبی عمارتوں کے ف جیسے اس وقت میں کہ لوگ فخر کرتے ہیں بڑے بڑے مکان بنانے کا اور جو مکان کہ بھلائیوں کے ہیں انکو ڈھاتے ہیں اور انکو گرا کر باغ وغیرہ سیر کے مکان ٹھہراتے ہیں ت اور یہاں تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا اے کاشکے ہوتا میں جگہ اسکے ف یعنی بسبب کثرت غم اور فکر امور دین کے یا بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کے یہ آرزو کریگا کاشکے میں مردہ ہوتا نہ دیکھتا یہ فتنے ت اور یہاں تک کہ نکلے گا آفتاب مغرب کی طرف سے ف خروج اسکا بیچ باب العلامات میں بین یدی الساعۃ کے آویگی اور اسدن سے توبہ کے دروازے بند ہو جاوینگے بعد اسکے توبہ قبول نہیں ہونے کی جیسے کہ فرمایا ت پس جب نکلے گا آفتاب مغرب کی طرف سے اور دیکھینگے اسکو آدمی ایمان لاوینگے سب اور آخرت ظاہر ہو جاویگا پس یہ وقت ہے کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اسکا اس روز جیسا نفس کہ ایمان نہ لایا تھا پہلے اسدن کے اور نہ نفع دیگا کسب کرنا نفس کا نیکی کو اپنے ایمان میں اگر کسب کی تھی پہلے اس روز کے ف اور بعضوں نے کہا تقدیر اسکی یہ ہے کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اسکا اور نہ کسب نام اسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تھا پہلے سے یا نہ کسب کی تھی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہے یعنی نہیں نفع دیگا اس نفس کو ایمان لانا اسکا اور توبہ اسکی گناہوں سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کے لیے ہے پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اسکو توبہ [illegible]
ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہے قیامت کا اس حال میں کہ کھولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے ف یعنی بیچنے خریدنے کے ۱۰ع

لیے اور اضافت کپڑے کی ایک کی طرف اُن دونوں میں سے اسلیے ہے کہ وہ مالک اُسکا ہے اور دوسرے کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اُسکا ہے ت یعنی خرید و فروخت نہین کرچکین گے اُسکو اور نہین لپیٹین گے اُسکو اسی حال مین ہونگے کہ قیامت قائم ہو گی اور البتہ قایم ہو گی قیامت اس حال مین کہ پھرا ہوگا ایک شخص ساتھ دودھ اُونٹنی اپنی کے پس نہ پیویگا اُسکو ف یعنی اُونٹنی کا دودھ گھر لایا ہو گا اور نہ پیا ہو گا کہ قیامت آپہونچیگی ت اور البتہ قایم ہو گی قیامت اس حالت مین کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہو گا حوض اپنا یعنی تاکہ اپنے جانوروں کو اُسمین پانی پلاوے پس نہین پلایا ہو گا اُسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حالت مین کہ تحقیق اُٹھایا ہو گا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنے کے پس نہ کھا سکے گا اُسکو کہ قیامت آپہونچیگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت ناگہان آجاویگی لوگ کاروبار مین ہونگے کہ آپہونچیگی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہے کہ اُس سے سب مرجاوینگے لیکن علامتین پہلے اُسکی دیکھینگے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہو گی قیامت یہان تک کہ لڑو گے تم ایک قوم سے کہ پاپوشین اُنکی چمڑون بالون کی یعنی بافت کیے ہونگی ہونگی اور یہان تک لڑو گے تم ترکون سے ف کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام پدر کلان اُنکے کا ہے اور صورت اُنکی یہ ہے ت چھوٹی آنکھون والے سرخ چہرے بیٹھی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اُنکے سپرین چمڑون تہ بتہ کی ف مجان ساتھ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کی کہ میم کے زیر سے ہے بمعنی سپر اور مشابہت دی منہون کو ساتھ سپر کے بسبب چپٹے ہونے اُنکے اور اُنکے گول ہونے کو ساتھ مطرقہ یعنی سپر چمڑے تہ بتہ کے کی بسبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت اُنکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہو گی قیامت یہان تک کہ لڑو گے تم خوز اور کرمان سے کہ عجمیون مین سے ہین ف خوز ساتھ پیش خ اور جزم واو کے آخر مین ز ہے نام ایک گروہ کا ہے رہنے والون بلاد خوزستان سے اور کرمان ساتھ زیر اور زبر کاف کے نام ایک شہر معروف کا ہے درمیان فارس اور سجستان کے ت اور صفت خوز اور کرمان کی یہ ہے کہ سرخ منہ پست بینی خورد چشم منہ اُنکے مانند سپرون تو بر تو کی پاپوش اُنکی بالون کی نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین عمرو بن تغلب سے بجاے سرخ منہ کے چوڑے منہ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہو گی قیامت یہان تک کہ لڑینگے مسلمان یہودیون سے پس مار ڈالینگے یہودیون کو مسلمان یعنی غالب رہینگے اُنپر مسلمان یہان تک کہ چھپے گا یہودی پیچھے پتھر کے اور درخت کے پس کہیگا پتھر اور درخت یعنی دونون یا ایک اُنمین سے اے مسلمان اے بندے اللہ کے یہ ہے یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد ف یہ استثنا ہے درخت سے یعنی سب درخت آگاہ کرینگے مگر غرقد نہین کریگا اور غرقد ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہے اور مدینہ کو بقیع الغرقد کہتے ہین اضافت اُسی کی طرف کرتے ہین اس لیے کہ اگلے زمانہ مین یہ درخت وہان بہت تھے اور یہ درخت یہودی کو کہ ساتھ اُسکے پناہ لادیگا ظاہر نہین کریگا اور رسوا نہ کریگا اور پوشیدہ رکھیگا ت اس لیے کہ وہ درخت یہودیون کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف اور اُسکو اُنکے ساتھ ایک نسبت ہے کہ حقیقت اُسکی سواے خدا اور رسول اُسکے کے نہین جانتا اور کہا ہے بعضون نے کہ یہ ہو گا بعد نکلنے دجال کے جبوقت کہ لڑینگے مسلمانون سے وہ یہودی کہ تابع ہونگے دجال کے **وَعَنْهُ**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قایم ہوئیگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سے **ف ع** قحطان ساتھ زبر قاف اور جزم ح کے ابو الیمین ہے **ت** ہانکے گا وہ شخص لوگون کو ساتھ لاٹھی اپنی کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف ع** یہ کنایہ ہے اس سے کہ اطاعت کرینگے لوگ اسکی اور اتفاق کرینگے اُس پر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اُن پر اور مسخر کریگا اُنکو اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت ہانکنے کی ہو ساتھ عصا کے اور کہا بعضون نے کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اُسکو جہجاہ جیسے کہ آگے آتا ہے ذکر اسکا **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْھَبُ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ الْجَھْجَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَہُ الْجَھْجَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین تمام ہونگے دن اور رات یعنی نہین منقطع ہونے کا زمانہ اور نہین آنے کی قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اُسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہے یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے **ف ع** موالی ساتھ زبر میم کے جمع ہے مولی کی یعنی غلام اور معنی یہ ہین یہانتک کہ وہ ہوگا حاکم لوگون پر **ت** کہا جاویگا اُسکو جہجاہ نقل کی مسلم نے اور بعضے نسخون مین جہجاہ ساتھ دو ہیون کے اور بعضون مین جہجا ساتھ حذف ہ آخر کے ہے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَنْزَ اٰلِ کِسْرٰی الَّذِیْ فِی الْاَبْیَضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کے ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** آل کسری مین لفظ آل کا زائد ہے یا مراد ہے اُس سے اہل و اتباع اُسکے اور کسری ساتھ زیر اور زبر کاف کے معرب خسرو کا ہے اور بادشاہ فارس کو کسری کہتے ہین جیسے بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتھ زبر قاف کے اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہے مدائن مین کہ اہل فارس اُسکو سفید کوشک کہتے ہین اور اب بنائی گئی ہے جگہ اُسکی مسجد مداین مین اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رض کے نکالا گیا **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَقَیْصَرُ لَیَھْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَہٗ وَلَتُقْسَمَنَّ کُنُوْزُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچھے اُسکے **ف ع** ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہے یعنی قریب ہے کہ ہلاک ہوگا ملک اسکا اور صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقیق وقوع اور قرب اسکی کے یا دعا و تفاول ہے **ت** پس نہوگا کسری بعد اُسکے **ف ع** یعنی بعد کسری کے کہ موجود تھا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معنی یہ ہین کہ نہین مالک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگے اُسکے مسلمان بعد اُسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اُسوقت فرمائی کہ خسرو نے نامہ آنحضرت کا پھاڑ ڈالا **ت** اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتے ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا قیصر بعد اُسکے اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانے انکے راہ خدا مین اور نام رکھا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور یہ عطف ہے قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نے اور نام رکھا آنحضرت نے الخ چونکہ پہلے کلام مین اشارہ تھا طرف اسکے کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور لینا انکے خزانون کا ہوگا ساتھ لڑائی کے اور اکثر ہوتی ہے لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا آپنے صحابہ کو ساتھ جایز ہونے اُسکی کے تاکہ نہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کرنے مین ساتھ دشمنون کے فریب و حیلہ لا بد ہے کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل رکھتے ہین جیسے کہ اپنے لشکر کو حیلون سے دشمن کی آنکھون مین بہت دکھاوین یا سفر کرین ایکطرف جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلے گئے اور جنگ نہین کرینگے اور جب غافل ہون ان پر ناگاہ جا پڑین اور مانند انکے حیلہ کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھ پیش اور زبر خ کے اور جزم دال کے اور ساتھ پیش دال کے اور زبر اسکے کے بھی آیا ہے اور ساتھ زبر خ اور جزم دال کے فصیح تر ہے **وَعَنْ** نَافِعِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُھَا

له یعنی اب مین سادہ لوگون کو کہ وہ اولاد اُسکی ہین معزز نام ...

اللهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بھتیجا ہے سعد بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہے اسلام لایا فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگے یعنی بعد میرے جزیرہ عرب سے فع یعنی ولایت عرب سے اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریا نے اسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے یعنی یہ کہ جنگ کروگے بقیہ جزیرہ سے یا سارے جزیرہ سے باین حیثیت کہ نہین چھوڑا جاویگا کافر اسمین ت پس فتح کریگا اسکو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اسکو اللہ پھر جنگ کروگے روم سے پس فتح کریگا اسکو خدا تعالیٰ پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اسپر اللہ نقل کی یہ مسلم نے فع یعنی اسکو تمکو مغلوب کریگا اور ملک کہ اسکے تم کیا ہوگا تمہارے ہاتھ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے کہ وہ اترینگے مسلمانون کی مدد کیلیے اور خطاب اسمین صحابہ کو ہے اور مراد امت ہے **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَّاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک کے کہ نام ایک جا کا ہے زمین شام سے اس حال مین کہ آنحضرت چمڑے کے خیمہ مین تھے فرمایا گن تو چھ چیزون کو پہلے آنے قیامت سے یعنی یہ چھ چیزین علامات قیامت سے جان کہ پہلے اسکے واقع ہونگی اول مرنا میرا کہ جبتک مین تم مین ہون قیامت برپا نہین ہوگی دوسرے فتح ہونا بیت المقدس کا فح یعنی جب تک بیت المقدس کو فتح نہین کرینگے قیامت قائم نہین ہوگی اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کے بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ مین ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کے بروزن معظم کے ت تیسرے وبا عام کہ پیدا ہو تم مین مانند بیماری بکریون کے فع قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کے بیماری ہے کہ بکریون مین پیدا ہوتی ہے اور بکایک وہ مرجاتی ہین اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ مین پیدا ہوئی اور تین دن کے عرصہ مین ستر ہزار آدمی مر گئے اور لشکرگاہ مسلمانون کا اُسوقت عمواس تھا اور اسی لیے اسکو طاعون عمواس کہتے ہین اور یہ اول طاعون ہے کہ اسلام مین واقع ہوا ت چوتھے بہت ہونا مال کا لوگون مین یہانتک کہ دیے جاوینگے مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض اور قلیل اور حقیر جانیگا اسکو فع یہ ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت مین وقت فتوح کے ت پانچوین پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہین رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا اثر اور شر اس فتنہ کی اُس گھر مین فح لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمانؓ کا ہے یا جنس فتنہ کا بعد حضرت کے ہوئے ت چھٹے صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور درمیان روم کے فع بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیص بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا مائل بسفیدی ت پس عہدشکنی کرینگے وہ پس آوینگے تم پر نیچے اسی نشانون کے فح لفظ غایہ ساتھ غین معجمہ اور یے کے نشان کہ جنگ مین ہمراہ لشکر کے ہوتے ہین اور بعضے روایتون مین غابہ ساتھ بے موحدہ کے آیا ہے یعنی بیشہ کے تشبیہ دی اُس لشکر کو بسبب کثرت نشانون کے ساتھ بیشہ کے ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کی بخاری نے ف مقصود بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَّا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ

ع بفتح میم ... [illegible] بیت المقدس ع بفتح میم در نسخہ

عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ اتریں گے روم اعماق میں ف ع اعماق ساتھ زبر ہمزہ کے نام ایک جگہ کا ہے اطراف مدینہ میں سے ت یا دابق میں ف ع دابق ساتھ زبر بے کے اور کبھی زیر بھی دی جاتی ہے نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ سے اور مفاتیح میں ہے کہ وہ دونوں موضع ہیں نزدیک شام کے بیچ ہے ت پس نکلے گا طرف انکے ایک لشکر مدینہ سے ف ع کہا ابن ملک نے کہا بعضوں نے کہ مراد مدینہ سے حلب ہے اور اعماق اور دابق دونوں موضع ہیں قریب اسکے اور بعضوں نے کہا مراد مدینہ دمشق ہے اور کہا ازہار میں کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اسوقت میں ت بہتر لوگوں میں سے اسدن ف ع من خیار الخ بیان ہے جیش کا اور لفظ اسدن سے احتراز ہے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ت پس جسوقت کہ صف باندھیں گے یعنی لڑائی کیلیے کہیں گے روم خالی کر دو جگہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگوں کے کہ بندی پکڑ لائے ہیں ہم میں سے لڑیں ہم انسے ف ت یعنی جن مسلمانوں نے کہ جہاد کیا ہے اور اسیر کیا ہے ایک جماعت کو ہم میں سے انکو ہمارے سپرد کر دو لڑیں ہم انسے اور بدلا اپنا لیویں غرض فریب دینا مسلمانوں کا اور تفریق ڈالنی انکے باب میں ہے ت پس کہیں گے مسلمان قسم ہے اللہ کی نہیں خالی کریں گے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بھائیوں اپنے کے اور نہیں چھوڑینگے ہم تم کو ساتھ انکے پس لڑینگے مسلمان روم سے پس شکست کھاوینگے تہائی مسلمان اور بھاگ جاوینگے نہیں رجوع کریگا اللہ تعالیٰ ساتھ رحمت کے انپر کبھی ف ع یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور عذاب ہیگا انپر ہمیشہ ت اور مارے جاوینگے تہائی انکے وہ بہترین شہدا کے ہونگے نزدیک خدا کے اور فتح کرینگے تہائی مسلمان باقی یعنی روم کے شہروں کو نہیں فتنہ میں ڈالے جاوینگے کبھی ف ع یعنی نہیں مبتلا کیے جاوینگے کسی بلا میں نہیں امتحان کیے جاوینگے ساتھ مقاتلہ کے یا نہ میں عذاب دیے جاوینگے کبھی یہ اشارہ ہے خاتمہ بخیر ہونے انکے کا ت پھر فتح کرینگے قسطنطنیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہے مشہور ساتھ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور جزم نون کے بعد اسکے لام مکسور اور یے ساکن بعد اسکے نون مفتوحہ پہلے تے کے اور بعضوں نے ساتھ زیادتی یے مشددہ کے بعد نون دوسرے کے تصحیح کی ہے چنانچہ اکثر مشکوٰۃ کے نسخوں میں اسیطرح ہے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زیادتی یے مخففہ کے بدلے یے مشددہ کے اور ان دونوں صورتوں میں نون اخیر کو زیر ہوگی اور یہ بڑا شہر ہے روم کے شہروں سے کہ دار السلطنت روم کا ہے اور اسکو استنبول بھی کہتے ہیں اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت سے ہے اور کہا ترمذی نے کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کے زمانہ میں فتح ہوئی اور نزدیک نکلنے دجال کے بھی فتح ہوگی جیسے کہ فرمایا ت پس جسوقت کہ تقسیم کرتے ہونگے مسلمان غنیمتیں حال یہ کہ لٹکائی ہونگی تلواریں اپنی درخت زیتون پر ناگہاں آواز دیگا انمیں شیطان یہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچھے تمہارے آیا تمہارے اہل و اولاد میں پس نکلیں گے یعنی لشکر مدینہ کا یہ خبر سنتے ہی قسطنطنیہ سے اور یہ خبر شیطان کی جھوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگے مسلمان شام میں نکلیگا دجال ف ع ظاہر یہ ہے کہ مراد شام سے قدس ہے کہ وہ ہی میں بیچ ہے اسلیے کہ بعض روایات میں تصریح ہے ساتھ اسکے ت پس جسوقت ہتیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرتے ہونگے صفیں ناگہاں قائم کیجاوے گی نماز ف اور نسخہ صحیح میں اذا ساتھ الف کے ہے یعنی وقت تکبیر کہنے موذن کے نماز کے لیے ت پس اترینگے عیسیٰ بن مریم ف یعنی آسمان سے اوپر منارہ مسجد دمشق کے پھر آوینگے قدس میں ت پس امام ہونگے حضرت عیسیٰ مسلمانوں کے ف ع نماز میں اور حالانکہ مسلمانوں سے امام مہدی بھی ہونگے اور ایک روایت میں ہے کہ آگے ہوا چاہینگے امامت کے لیے حضرت عیسیٰ امام مہدی کو اور سبب بیان کرینگے کہ نماز تمہارے ہی لیے قائم کی گئی ہے اور اسمیں اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ میں نہیں ہوں بالاستقلال بلکہ میں مقرر ہوں بعد ہوں پھر بعد اسکے امامت کرتے رہینگے عیسیٰ کی ہمیشہ پس اس زمانہ میں کہ امام ہونگے تغلیبا ہے یا کرینگے امامت مجازا یعنی امر کرینگے انکے امام کو امامت کا اور ہوگا دجال اسوقت گھیرے ہوئے مسلمانوں کو ت پس جب دیکھیگا حضرت عیسیٰ کو دشمن خدا کا یعنی دجال گھلنے لگے گا جیسا نمک گھلتا ہے پانی میں اگر نہ چھوڑیں حضرت عیسیٰ اسکو بحال خود اور نہ مار ڈالیں گے البتہ گھل جاوے یہاں تک کہ مرجاوے وہ بن مارے ولیکن قتل کریگا اسکو خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے یعنی علم اور ارادہ الٰہی میں یوں ہے کہ ہلاک اسکا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ پر ہو پس دکھاوینگے عیسیٰ یعنی مسلمانوں کو یا کافروں کو اسکو خون دجال کا اپنے نیزے

ہین نقل کی مسلم نے ﴿وعن﴾ عبد الله بن مسعود قال إن الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون لأهل الشام ويجمع لهم أهل الإسلام يعني الروم فيتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يمسوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فإذا كان يوم الرابع نهد إليهم بقية أهل الإسلام فيجعل الله الدبرة عليهم فيقتتلون مقتلة لم ير مثلها حتى إن الطائر ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الأب كانوا مائة فلا يجدونه بقي منهم إلا الرجل الواحد فبأي غنيمة يفرح أو أي ميراث يقسم فبينما هم كذلك إذ سمعوا ببأس هو أكبر من ذلك فجاءهم الصريخ إن الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في أيديهم ويقبلون فيبعثون عشرة فوارس طليعة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعرف أسماءهم وأسماء آبائهم وألوان خيولهم هم خير فوارس أو من خير فوارس على ظهر الأرض يومئذ رواه مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ تحقیق قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ نہ بانٹی جاویگی میراث **ف** یعنی بسبب کثرت مارے جانے مسلمانوں کے یا بسبب نہ جاننے شرع کے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ میں یا بسبب کثرت ... کے نوبت تقسیم کی نہیں پہونچنے کی **ت** اور خوش کیے جاوینگے یعنی نہیں خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کے **ف ع** یا تو بسبب نہ ملنے کے یا بسبب ... نہ خوش ہونگے ساتھ اسکے اہل دیانت **ت** پھر کہا ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کے کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگے لشکر واسطے قتال اہل شام کے اور جمع کرینگے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان بھی لشکر مراد ہے دشمن سے روم پس انتخاب کرینگے اور چنیدہ کرینگے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجیں گے تا جنگ کرے اور مر جاوے نہ پھرے وہ فوج مگر غالب و فتحیاب **ف ع ح** یہ جملہ صفت کا شرطہ ہے بتشدید شین ہے شرطہ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان بھیجیں گے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں اور ثابت رہیں یہاں تک کہ مارے جاویں یا غالب آویں شرطہ ساتھ پیش شین اور زبر را اور جزم کے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہووے واسطے مرنے کے اور یتشرط باب تفعل سے نکالا گیا ہے اسی سے اور یہ شرط باب افتعال سے بھی روایت ہے **ت** پس لڑینگے مسلمان اور کافر یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات یعنی رات ہو جاویگی انکو الگ کردے پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک یعنی دونوں فریق میں سے غیر غالب یعنی اور غیر فتحیاب ہونگے اور فنا ہو جاویگی یعنی ماری جاویگی وہ فوج کہ پہلے بھیجی گئی تھی لڑنے کے لیے **ف ع** یہاں شرطہ بمعنی خمیس کے ہے یعنی جانبین کی اگلی فوجیں ماری جاوینگی حاصل یہ کہ اور فوجیں طرفین کی پھر آوینگی اور نہیں ہوگا غلبہ کسی کو دوسرے پر اور اگلی فوجیں طرفین کی فنا ہو جاوینگی والا ہو غلبہ انکے لیے کہ فنا نہ ہوگی فوج انکی حاصل اسکا یہ ہے کہ ہر ایک غیر غالب ہوگی پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو واسطے مرنے کے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنے کے لیے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہاں تک کہ شام کرینگے پس پھرینگے مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پس جب ہوگا دن چوتھا اٹھینگے اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کے باقی اہل اسلام پس کر دیگا اللہ تعالیٰ شکست کفار پر **ف** دبرہ ساتھ زبر دال مہملہ اور با موحدہ کے بمعنی ہزیمت ہے اور روایت کیا گیا ہے دائرہ بھی اور معنی دونوں کی ہزیمت یعنی شکست ہے **ت** پس لڑینگے لڑنا کہ نہیں دیکھا گیا ہے مانند اسکے یہاں تک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنے کا انکے جوانب یعنی نواحی پر پس نہیں پیچھے چھوڑیگا انکو یعنی نہیں تجاوز کریگا ان سے یہاں تک کہ گر پڑیگا زمین پر مردہ **ف ع** یعنی اگر جانور اڑیگا ان مردوں پر تو نہیں پہونچنے کا انکے آخر تک یہاں تک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب بدبو کی یا بسبب درازی کی مسافت کے انکی طرف سے آخر تک تھکا دیگا اڑنے سے اور گر پڑیگا مر کر **ت** پھر گنیں گے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے سو **ف ع** یعنی ایک جماعت کہ ظاہر ہوگی لڑائی میں سب آپس میں قرابتی

ایک ہی ہونگے وہ جو لینے کو شمار کرینگے تو تھے سو سوت پس یا وینگے اس عدد سو کو کہ باقی رہا ہو گا ایک مرد **فت** خلاصہ معنی کا یہ کہ وہ شروع کرینگے گننا نفوس

بیٹے کا پس شروع کر گئی ہر جماعت گنا اقارب بیٹے کا پس نہیں پاوینگے سو میں سے مگر ایک بسبب مارے جانیکے **ت** پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگے **فت**

منفذ فیاسعر **ت** نفذ بعید یر یا غنیمۃ کیا بیعی کہ یہ جز بصیغہ معروف کی ہے بہم فرمایا پہلے ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ اس حیثیت سے کہ مطلق کہا اسکو

پھر بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے عدو الخ بین طرح کہ یہ مقید ہے ساتھ اس صفت کے یعنی تقسیم میراث و خوشی غنیمت سے اس لیے نہیں ہوگی کہ جو انتفا ہے جاوین

وارث تقسیم کہاں اور خوشی کہاں پس اس صورت میں صحیح ہو گا کہ کہا جاوے جب ہو لیا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہونگے انتہی **ت** یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس سو

میں کہ وہ بچے اسطرح ناگاہ سنیں گے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر اور سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سے پھر آویگی مسلمانوں کو آواز یعنی فریادی کی یہ کہ دجال بیچھے

انکے آیا ہے انکی اولاد میں پس چھوڑ دینگے اور ڈالدینگے اس چیز کو کہ بیچ ہاتھوں انکے کے ہے یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کی پس

بھیجینگے دس سوار تا مطلع ہوں حال دشمن کے سے **فت** لفظ طلیعہ بروزن کریمہ کے وہ شخص کہ بھیجا جاوے تا کہ مطلع ہو اوپر حال دشمن کے سے مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنی فاعل کے

ہے اسمین واحد و جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق البتہ میں جانتا ہوں نام ان دس سواروں کے اور نام انکے باپوں کے اور رنگ انکے گھوڑوں کے **فت** اسمین معجزہ ہے حضرت

کا اور دلیل ہے اسپر کہ علم اللہ تعالیٰ کا محیط ہے ہر چیز کی کلیات و جزئیات کو وہ بہترین سوار ہیں یا فرمایا بہترین سواروں میں سے ہونگے پشت زمین پر اسدن نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَۃٍ جَانِبٌ مِّنْھَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْھَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَغْزُوَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْھَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ یَرْمُوْا بِسَہْمٍ قَالُوْا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْھَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیْ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا قَالَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُھَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَھُمْ فَیَدْخُلُوْنَھَا فَیَغْنَمُوْنَ فَبَیْنَمَا ھُمْ یَقْتَسِمُوْنَ

الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَھُمُ الصَّرِیْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُکُوْنَ کُلَّ شَیْءٍ وَّیَرْجِعُوْنَ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا سنا ہے تمنے ایک شہر کہ ایک جانب اسکی جنگل میں ہے اور ایک پانی میں کہا صحابہ نے ہاں یا رسول اللہ سنا ہے ہمنے **فت** کہا ایک شارح نے کہ یہ شہر روم میں ہے کہا بعضوں نے

ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت سے ہے انتہی اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہے اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھ بہت سے کشت و خون

کے اور یہ شہر فتح ہوگا بغیر تعلیل و تکبیر سے **ت** فرمایا حضرت نے کہ برپا نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ جنگ کرینگے اس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق میں

فت کہا مظہر نے کہ گروہ شام کے اولاد اسحاق سے ہیں اور وہ مسلمان تھے انتہی اور احتمال ہے کہ انکے ساتھ اور بھی ہوں سوا انکے اولاد اسمعیل میں سے کہ وہ عرب

ہیں یا غیر انکے اور مسلمان اور اقتصار کیا انکے ذکر پر از راہ غلبہ بیٹے انکے کے اوپر کہ سوائے انکے ہیں اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہوں **ت** پس جب آوینگے اولاد

اسحاق اس شہر پر بارادہ جنگ کے اترینگے یعنی نواحی اس شہر میں محاصرہ کر کر اسکے رہنے والوں کو پس جنگ نہیں کرینگے اس شہر والوں سے ساتھ ہتھیاروں کے اور نہ پھینکینگے

طرف انکے تیر **فت** یہ تخصیص بعد تعمیم کے ہے واسطے تاکید افادہ عموم نفی کے **ت** کہیں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو جانبوں

اسکی میں سے یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نے کہ راوی اس حدیث کا ہے نہیں گمان کرتا میں ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا میں ہے یعنی جزم

نہیں مجھکو اسکا گمان ہے کہ یوں کہا پھر کہیں گے مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اسکی یعنی جو کہ جنگل میں ہے پھر کہیں گے تیسری بار

لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی انکے لیے پس داخل ہونگے اسمین لیس لوٹ لینگے یعنی جو کچھ اسمین ہوگا پس اسوقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ

ناگہاں آویگی انکو آواز یا آواز کرنیوالا پس کہیگا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہے پس چھوڑ دینگے ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پھرینگے نقل کی یہ مسلم نے **ف**

یعنی جلدی سے دجال کے لڑنے کے لیے **الفصل الثانی** عن عمر **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ**

بَيْتُ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ خُرُوجُ الدَّجَّالِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ۔ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونے مدینہ کے ہوگی ف
اسلیے کہ آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کے ہوگی کہ نصاری ہیں اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہی اور اشتقاق یثرب کا ثرب سے ہے یعنی ہلاک
کے یا نام ایک کافر کا ہی کہ ابتدا میں اُسنے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہی یہ کہنا پہلے اُس نہی کے ہی ت اور خراب ہونا یثرب کا سبب ہے اور پیدا ہونے
فتنہ اور جنگ عظیم کا ہی کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اسمیں تہائی میں سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اُس جنگ کا فتح ہونا قسطنطنیہ کا ہی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا سبب
اور علامت نکلنے دجال کی ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے مراد یہ ہی کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسرے کی اس ترتیب مذکور سے واقع ہونگی اور ہونا پہلے کا علامت پیدا ہونے
دوسرے کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سے واقع ہو کہا طیبی نے اگر تو کہے کہ یہاں کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث میں کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا
مومنین کو دجال تمہارے پیچھے آیا تمہارے اہل میں پس نکلینگے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونوں میں جواب اسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
گردانا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی نہ یہ کہ وہ پیچھے اسکے نکلیگا بغیر فصل کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا باز رہیں تقسیم کرنے غنیمت کے سے چنانچہ دلالت
کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى
وَفَتْحُ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انہیں معاذ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے **ف** مراد بڑی جنگ سے کہا بعضوں نے وہ ہی کہ جسمیں گنے
جاوینگے ایک باپ کی اولاد اور نہ پاوینگے سو میں سے مگر ایک جیسے کہ اوپر گذرا اگر ظاہر تر یہ ہی کہ مراد اس سے فتح اُس شہر کی ہی کہ فتح ہوگا بسبب تسبیح اسمائے الٰہی کے جیسے کہ حدیث
ابی ہریرہ کی میں گذرا اور سات مہینوں میں جو ہونا ان چیزوں کا فرمایا تو یہ باعتبار متوجہ ہونے مسلمانوں کے ہی طرف دونوں شہروں کے اور ظہور دجال کے اور یہ باعتبار
فتح اُن دونوں کے ہی دجال پیچھے آویگا انکے بغیر تراخی کے درمیان اُن دونوں کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ درمیان اُس جنگ بڑی کے اور فتح ہونے شہر مذکور کے یعنی قسطنطنیہ کے چھ برس میں اور نکلیگا دجال ساتویں برس میں **ف** اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں
اختلاف فاحش ہی ولیکن یہ حدیث صحیح ہی جیسے کہ کہا **ت** نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہی **ف** اور حدیث سابق کی اسناد میں کلام ہی اور بعضے راوی
اسکے جرح و طعن میں اور اسمیں دلالت ہی کہ تعارض ثابت ہی اور جمع ممتنع اور صحیح تر ہی مرجح ہی اور حاصل ہی کہ درمیان ملحمہ عظمی اور درمیان خروج دجال کے ہونا سات
برس کا صحیح تر ہی بہ نسبت سات مہینے کے ہی **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحَ وَسَلَاحُ
قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا قریب ہیں مسلمان یہ کہ گھیرے جاوینگے مدینہ مطہرہ میں **ف** یعنی دشمن گھیر لینگے انکو یا بھاگینگے
مسلمان کفار سے اور جمع ہونگے درمیان مدینہ اور سلاح کے کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب خیبر کے یا بعضے انکے داخل ہونگے مدینے کے اندر اور بعضے ثابت رہینگے گو اسکے کنارے
کے ہیں اور یہی ظاہر تر ہی واسطے قول حضرت کے **ت** یہاں تک کہ ہوگا دور ترین سرحدوں انکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہی نزدیک خیبر کے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف ع کہ چند منزل ہی مدینے سے اور یہ تفسیر راوی سے نقل کی ہی اور سلاح ساتھ زبر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہی اسکو ساتھ رفع کے بغیر تنوین اسلیے کہ اسم غیر منصرف ہی اور خبر مبتدا محذوف ہی
اور ایک نسخہ میں ساتھ رفع اسکی کے تنوین سے اور اور نسخہ میں ساتھ زبر کے ہی **وَعَنْ** ذِيْ مِخْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا
بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ

تغدر الروم فیجمعون للملحمة فیثور المسلمون الی اسلحتہم فیقتتلون فیکرم اللہ تلک العصابة بالشہادة رواہ ابو داود اور روایت ہے ذی مخمر سے کہ خادم ہے حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے تھے نزدیک ہے کہ صلح کروگے تم اے مسلمانو تم صلح یا امن کی طرح بغیر عذر اور فتنہ سے رہینگے پس جنگ کروگے تم اے مسلمانو اور وہ رومی بالاتفاق دشمنون سے کہ سوائے تمہارے ہین پس نصرت کیے جاوگے تم یعنی کریگا نصرت تمہاری اللہ تعالی اور غنیمت پاوگے اور سلامت ہوگے یعنی زخمی ہونیسے اور بار سے جانیسے پھر پھروگے یعنی دشمنونکے پاس سے یہان تک کہ اُتروگے تم اور اہل روم سبزے کی جگہ کہ ٹیلے ہونگے اسمین پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے چلیپا ف مراد اہل نصرانیت سے روم ہین یا اس لیے کہ روم دین نصرانیت پر تھا اور چلیپا ایک لکڑی مربع ہے کہ گمان کرتے ہین نصرانی کہ عیسی اسی پر سولی دیے گئے ہین اور برکت لیتے ہین اسکی صورت کی ت پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئے چلیپا یعنی غالب آئے ہم بسبب برکت چلیبا کے پس غصہ ہوگا ایک شخص مسلمانون مین سے ف یعنی بسبب اسکے کہ نسبت کے غلبے کی غیر اسلام کیطرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک ایسے فصے کے عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگے لوگون کو جنگ کے لیے ت اور زیادہ کیا بعضے راویون نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیارون اپنے کے پس لڑینگے مسلمان رومیون سے پس عزت دیگا اللہ تعالی اس جماعت مسلمانونکو ساتھ شہادت کے نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اترکوا الحبشة ما ترکوکم فانہ لا یستخرج کنز الکعبة الا ذو السویقتین من الحبشة رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اُنہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوڑو تم حبشیون کو اور تعرض نکرو اُنسے جبتک کہ چھوڑین وے تمکو اور تعرض نکرین تمسے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہین نکالیگا کعبہ کا گنج مگر ایک شخص صاحب دو پنڈلیون چھوٹی کا حبشی مین سے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اسسے لشکر حبش کا ہے اور سویقہ تصغیر ساق کی ہے یعنی پنڈلی کے اور پنڈلیان حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہین اور مراد گنج سے گنج ہے مدفون نیچے کعبہ کے کہا بعضون نے کہ مخلوق ہے اسمین اور بعضون نے کہا کہ مراد ہے وہ مال کہ بطور نذر کے آتا ہے اُسکے خادم وہان کے جمع کرتے ہین اور اور حدیث مین آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیون کا حبشی مین سے اور نہین معارض ہے قول اللہ تعالی کے حرما امنا اسلیے کہ یہ قریب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور ظاہر تر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے کردیا ہے اُسکو حرم یا امن باعتبار غالب احوال کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قضیہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند انکے کا یا مراد حرم یا امن کر دینے سے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا یہ کہ وہ امن مین رکھین لوگون کو اور نہ تعرض کرین کسی سے اسمین چنانچہ آیا ہے کہ رئیس ملحدیون کا قرامطہ مین سے جبکہ بیٹھا فساد سے یعنی قتل کرنے لوگونکے سے اور خراب کرنے شہرون کے سے کہا اُسنے کہ کہان ہے کلام اللہ کا ومن دخلہ کان امنا پس کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ امن دو اُسکو کہ داخل ہو اسمین اور نہ تعرض کرو اسکے اندر ساتھ لوٹنے اور قتل کرنے کے **وعن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دعوا الحبشة ما ودعوکم واترکوا الترک ما ترکوکم رواہ ابو داود اور روایت ہے ایک شخص سے کہ آنحضرت کے صحابیون مین سے ہے کہا چھوڑو تم حبشیون کو جبتک کہ چھوڑین وہ تمکو اور چھوڑو تم ترکون کو جبتک چھوڑین وہ تمکو نقل کی یہ ابو داود نے ف اگر کہین قران شریف مین حکم ہے قاتلوا المشرکین کافة علی العموم فرمایا ہے کہ مشرکون سے قتال کرو جہان ہون حضرت نے یہ کیون فرمایا کہ انکو چھوڑے رکھو جواب اسکا یہ ہے کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سے مخصوص اور خارج ہین اسلیے کہ شہر انکے بعید ہین اہل اسلام کے شہرون مین دشت و بیابان بہت ہین جبتک وہ تعرض نکرین اہل اسلام کے شہرون پر تا وین تعرض ان سے نکرنا چاہیے البتہ اگر وہ سبقت کرین اہل اسلام کے شہرون مین ساتھ قہر اور غلبہ کے تو فرض ہوگا قتال انکا یا کہین کہ یہ ناسخ اس حدیث کی ہے اور حکم اس حدیث کا ابتدائے اسلام مین تھا بسبب ضعف اسلام کے اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا **وعن** بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یقاتلکم قوم صغار الاعین یعنی الترک قال تسوقونہم ثلث مرار حتی تلحقوہم بجزیرة العرب فاما فی السیاقة الاولی فینجو من ہرب منہم واما فی الثانیة فینجو بعض ویہلک بعض واما فی الثالثة فیصطلمون او کما قال رواہ ابو داود

اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے آپ نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث کے کہ وہ یہ حدیث ہے لڑے گی تمسے قوم چھوٹی آنکھوں والی یعنی ترک ف ع یہ تفسیر راوی سے ہے کہ وہ صحابی ہے یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانکوگے تم اونکو تین بار یعنی ہوینگے وہ مغلوب ومقہور بھاگنے والے کہ تم انکو بھگاوگے یہان تک کہ پہونچاؤگے انکو جزیرہ عرب مین ف ع کہا بعضون نے کہ یہ نام ہے عرب کے شہرون کا اس لیے کہ گھیرے ہوئے مین انکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نے کہ وہ حجاز ہے اور یمامہ اور یمن ت پس اوپر پہلے ہانکنے مین نجات پاوینگے وہ شخص کہ بھاگے ترکون مین سے اور اوپر دوسرے ہانکنے مین نجات پاوینگے بعضے اور ہلاک ہونگے بعضے اور اوپر تیسرے ہانکنے مین پس کاٹے جاوینگے اور جڑ سے اکھاڑے جاوینگے یا مانند اسکے فرمایا حضرت نے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع یہ لفظ اسلیے کہتے ہین کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتے ہین اور لفظ اسکی خاص نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہے راوی کا وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَھْرٍ یُّقَالُ لَہٗ دِجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَھْلُھَا وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّھْرِ فَیَتَفَرَّقُ اَھْلُھَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّیَّۃِ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّھُمْ خَلْفَ ظُھُوْرِھِمْ وَیُقَاتِلُوْنَھُمْ وَھُمُ الشُّھَدَاءُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اترینگے لوگ میری امت مین سے زمین پست مین کہ نام رکھینگے اسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتھ زبر ب اور زبر اسکی کے اور جزم صاد کے اور زیر اسکی کے اور زیر بھی آئی ہے ت نزدیک ایک نہر کے کہ کہا جاویگا اسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتھ زیر اور زبر دال کے نہر بغداد کی ت ہوگا اوسپر پل بہت ہونگے اہل بصرہ کے اور ہوگا وہ شہر مسلمانون کے شہرون مین سے حلبی نے حاشیہ شفا مین لکھا ہے کہ بصرہ مثلثۃ الباء ہے اور زیر فصیح تر ہے بنایا ہے اسکو عتبہ بن غزوان نے بیچ خلافت عمر رض کے اور اسمین بت پرستی کبھی نہین ہوئی اور اس قضیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہے نام بصرہ کا ہے اور علما نے کہا ہے کہ مراد اوس سے بغداد ہے اس دلیل سے کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہے نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت کے زمانہ مین اس ہیئت پر کہ اب ہے نہ بنا تھا بلکہ قریے تھے متعدد و متفرق مضافات بصرہ سے اور منسوب اسکی طرف اور آنحضرت نے از راہ معجزہ کے خبر دی اسکے بننے کی اسلیے فرمایا ساتھ لفظ استقبال کے کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانون کے شہرون مین سے اور بہت ہونگے رہنے والے اسکے اور یہ بھی ہے کہ ترک بصرہ مین واسطے لڑنے کے اوس کیفیت مخصوص سے کہ مذکور ہوئی نہین آئی اور اہل تواریخ نے اسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آئی ہین جیسے کہ معروف ومشہور ہے پس توجیہ بصرہ کا حدیث مین اس سبب سے ہے کہ بصرہ بنسبت بغداد کے شہر قدیم ہے کہ قریے اور مواضع کہ بغداد انمین بنا ہے منسوب اسکی طرف تھے اور بصرہ ایک موضع تھے باہر بغداد کے قریب اسکے دروازہ کے کہا جاتا ہے اسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغداد کا ساتھ نام بعض اسکی کے کہ بصرہ ہے یا بحذف مضاف یعنی بغداد البصرہ جیسے کہ کلام پاک اللہ تعالی کے مین ہے واسئل القریۃ اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ بعضے شخص میری امت مین سے اترینگے نزدیک دجلہ کے اور مقام کرینگے وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کے شہرون سے اور وہ بغداد ہے الو امصار جو کہا اشارہ کیا اس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر بڑے شہر کو کہتے ہین بعد اسکے مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہے ت اور جس وقت کہ ہوگا امر یعنی حال آخر زمانے مین آوینگے اس شہر والو سے لڑنے کے لیے بیٹے قنطورا کے ف م یعنی ترک اور قنطورا ساتھ زبر قاف اور جزم نون اور پیش طا کے ساتھ الف مقصورہ کے اور کبھی ساتھ ممدودہ کے بھی آتا ہے نام ہے پدر کلان ترک کا کہ ترک اسکی اولاد مین سے تھے ت کہ منہ انکے چکلے ہونگے اور آنکھین چھوٹی یہان تک کہ اترینگے اس نہر کے کنارے پر پس متفرق ہوجاوینگے اس شہر کے لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلون کی دمون اور جنگل مین ف م یعنی اعراض کرینگے قتال سے اور مشغول ہونگے زراعت مین اور تلاش کرینگے بیلونکو کھیتی کے لیے واسطے خلاصی پانے کے بلا سے

ع نسخہ میں دیالکس ع

بسبب اس عمل کے بالاوینگے اپنے اہل وعیال اور مال ومتاع کو اور چل دینگے جنگل کو تا اونکے شر سے نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہ فرقہ ف ح اور
اونکی شر سے بسبب اس حیلہ کے نجات نہین پاونگے اس لیے کہ آگ شر کو جو ہے فتنہ کی ایسی نہین بھڑکے گی کہ اس حیلہ سے بجھا سکین اور ایک فرقہ طلب کریگا
امان یعنی منظور اسے وسطے جانون اپنی کے اور ہلاک ہونگے ف ع یعنی انکے ہاتھون سے اور شاید کہ مراد اس فرقہ سے مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اسکے ہسلان مین کہ
طلب کی انھون نے امان اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے اور ہلاک ہوے انکے ہاتھون سے کہ مار ڈالا انھون نے انکو کسیکو باقی نہین چھوڑا اور کہا ایک شارح نے کہ اگر ارادہ کیا
نبی نے بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد تھا تو یہ حضرت کے عہد مین بصرہ کے قریون مین سے از راہ اطلاق کرنے اسم جز کے کل پر تو واقع ہو چکا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اور
اگر ارادہ کیا بصرہ سے بصرہ معہودہ تو شاید کہ وہ واقع ہو بعد اسکے اس لیے کہ نہین سنا گیا ہے کہ کفار ترک اوترے ہون اسمین کبھی قتال کے لیے ت اور ایک فرقہ گردانیگا
اپنی اولاد و عورتون کو پیچھے پشتون اپنی کے ف ح یعنی تغافل کرینگے انسے اور قطع کرینگے علاقہ مہر و محبت کا انسے یا اپنے پیچھے پھینکینگے اور ہمراہ لیجاوینگے
ت اور لڑینگے ترکون سے اور مارے جاوینگے اکثر انکے اور وہ ہونگے شہید نقل کی یہ ابوداود نے ف ع ح حقیقی کامل شہادت مین کیونکہ طوفان ایسے فتنہ کے کمر
ہمت کی باندھی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگے ترک سے پہلے غالب ہونے انکے بیچ اہل اسلام پر پس شہید ہونگے
اکثر انکے اور نجات پاوینگے انمین سے تھوڑے ف ذکرہ الاشرف اور یہ باغیہ انکے ۔ یہ حضرت کے معجزات مین سے ہے اس لیے کہ یہ واقعہ ہوا جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے
اور ہوا یہ واقعہ صفر کے سنہ چھ سو چھپن مین اور قضیہ اشارہ ہے طرف پیدا ہونے ہلاکت اور آگ فتنہ کے اور فضل کے اور طرف جلادینے بلاد اسلام کے اور لگنے اس آگ کے
اور بلند ہونے شعلہ اسکے کے تھوڑی مدت مین اور جلانے اسکے کے عالم کو اور یہ ایک قضیہ ہے کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکے بیان سے عاجز و قاصر ہے اور کہا ہے علما نے ابتدا
آبادی ربع سکون کی بیچ اس واقعہ کے اس کیفیت سے واقع نہین ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہے وعن
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس ان الناس یمصرون امصارا وان مصرا منھا یقال لہ البصرۃ فان انت مررت
بھا او دخلتھا فایاک وسباخھا وکلاءھا ونخیلھا وسوقھا وباب امراءھا وعلیک بضواحیھا فانہ یکون بھا
خسف وقذف ورجف وقوم یبیتون ویصبحون قردۃ وخنازیر رواہ ابوداود ٭ اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق بساوینگے لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر ان مین سے ہوگا کہ کہا جاویگا اسکو بصرہ پس اگر گذرے تو اسپر یا داخل ہو تو اسمین پس دور رکھ تو اپنے
تئین اسکے ان مواضع سے کہ زمین شور رکھتے ہین اور دور رکھ اپنے تئین اس مواضع سے کہ نام اسکا کلا ہے اور اسکی کھجورون سے اور اسکی بازار سے اور اسکے
بادشاہ اور امیرون کے دروازون سے اور لازم پکڑ تو اسکے کنارون کو کہ نام اسکا ضواحی ہے ف ع ح ضواحی جمع ضاحیۃ کی ہے یعنی کنارہ زمین کے کہ
ظاہر اور کھلی ہو آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہے اسمین سے اور بعضون نے کہا مراد اس سے پہاڑ اسکے ہین اور یہ امر ہے گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت
پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان کے جانے سے دھنس جانا زمین مین اور پتھر برسنے اور زلزلہ سخت اور ہوگی ان جگہون میں ایک قوم کہ
کرینگے اچھی بچھی اور صبح کرینگے اس حال مین کہ کئے جاوینگے بصورت بندرون اور سورون کے ف ع ح یعنی جوان انکے بندر ہو جاوینگے اور بڈھے سور اور اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ مسخ اس امت مین بھی جائز الوقوع ہے اس لیے کہ اگر جائز نہوتا تو ڈراتا اور بچاتا اس سے فائدہ نہ رکھتا اور بلاشبہ حدیثون مین واقع ہوا ہے وعید اسکی بیچ حق فرقہ
قدریہ کے اور اسی سبب سے کہا ہے بعضے شارحین نے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگے اس لیے کہ مسخ و خسف ہونگے اس امت مین تقدیر کی
کے جھٹلانے والون پر لفظ کلا جو اوپر کی حدیث مین ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے ساتھ مد کے ہے اور بروزن کتان کے نام ایک جگہ کا ہے بصرہ مین کہا ایک
شارح نے کہ وہ کنارہ نہر کا ہے کہ وہان کشتی بندھتی ہو اور بعضون نے کہا کہ وہ جگہ ہے چرنے جانورون کی ہے اور تائید کرتا ہے اسکی وہ کہ بعضے نسخون مین ساتھ
تخفیف اور قصر کے ہے یعنی گھاس کے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین ہے اسیطرح ہے پس ان جگہون مین خسف وغیرہ شاید ہو گا بسبب خیانت انکی کے اور کھجورون مین

بسبب خوف عزت کے اُنمین اور بازارون مین بسبب ہونے غفلت کے یا کثرت ہونے کیا فساد عود اور بادشاہان غیرہ کے دروازون پر بسبب کثرت ظلم کے اور شکوہ کے

وصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہی بسبب نہ پاتے مؤلف کے نام راوی کو لیکن جزری نے کہا رواہ ابوداود من طریق لم یجزم بہا الراوی بل

قال اعلم الاعن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابوداود نے ایسے طریق سے کہ جزم نہین کیا ابوداود نے اُس طریق مین راوی کو بلکہ کہا نہین

جانتا مین اسکو یہ اشارہ ہی ایک راوی کیطرف کہ وہ داخل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے پس اسطرح کہنا دلالت

کرتا ہی ابہام اور اشتباہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سے ہین **وَعَنْ** صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ

انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي

فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ

أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ اور روایت ہی صالح بن درہم تابعی سے کہتے تھے گئے ہم حج کرنیکو بصرہ سے ماکو پس

ناگہان وہان ایک شخص کھڑا تھا یعنی ابوہریرہ پس کہا اُنھون نے واسطے ہمارے کہ کیا تمھارے شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اُسکو

اُبلہ **ف** ح ابلہ ساتھ پیش ہمزہ اور ب کے اور تشدید لام کے نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کے **ت** کہا ہمنے ہان ہیگی کہا اُس شخص نے کون ہی کہ ذ

لے اور متکفل ہو واسطے میرے تم مین سے یہ کہ نماز پڑھے واسطے میرے یعنی میری نیت سے مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہے یہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطے

ابی ہریرہ کے ہی **ف** ح عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کے نام ہی مسجد کا ابلہ مین ہی اُسمین واسطے برکت حاصل کرنے کے نماز پڑھتے ہین **ت** سنا مین نے

دوست جانی اپنے سے کہ ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم ہین فرماتے کہ تحقیق اللہ عزوجل اُٹھاویگا مسجد عشار سے دن قیامت کے شہیدون کو نہین اُٹھینگے یعنی قبرون سے

یا مرتبہ مین ساتھ شہیدون بدر کے غیر اُنکے **ف** ح ا یہ بڑی تعریف ہی اُس جماعت کی کہ بدر کے شہیدون کے برابر ہین اور یہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کے

شہیدون مین سے ہونگے یا اگلی امتون مین سے لیکن جب یہ مسجد ایسی فضیلت شرف رکھتی ہی تو نماز ادا کرنی اُسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکھتی ہو اور اس سے معلوم

ہوتا ہی کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اُنمین فضیلت عظیم رکھتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز

اور یہ سمجھا جاوے اکثر علما اسپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا با لاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا یہ مسجد اس جانب ہی کہ متصل نہر کے یعنی نہر فرات

کی کہ بصرہ کی ہی **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور قریب ہی کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ابی درداء کی کہ سرا اُسکا یہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کے اگر چاہیگا اللہ تعالے **الْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنْ** شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ

وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ إِنَّمَا أُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ

وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا

لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ

بِالْأَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے شقیق سے کہ نقل کی حذیفہ سے کہا تھے ہم نزدیک عمر رض کے پس کہا کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ درباب فتنہ کے فرمائی ہے پس کہا میں نے کہ میں یاد رکھتا ہوں جیسے کہ فرمائی حضرت نے یعنی بعینہ بے زیادتی اور نقصان کے کہا عمر نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہے یعنی اوپر حدیث کے کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اسکی ف ح ع چونکہ حذیفہ نے صحابہ کے درمیان بیچ سامنے حضرت عمر کے دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ میں یاد رکھتا ہوں جس طرح حضرت نے فرمائی ناگوار ہوئی یہ بات انکی حضرت عمر کو اور فرمایا تو عجب نڈر ہے جرات کی تو نے اس چیز پر کہ نہیں جانتا میں اور نہ یار تیرے اور تو دعوی کرتا ہے کہ مجھکو بعینہ یاد ہے کہ کیا فرمایا تھا آنحضرت نے اور ہوسکتا ہے کہ یہ جملہ واسطے تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ و ضبط کے یعنی جانتا ہوں میں کہ تو دلیر تھا بیچ پوچھنے کے آنحضرت سے حال شر و فتنہ کا کہ بہت پوچھتا تھا البتہ تجھکو علم ہوگا اسکا کہ کیونکر ہے ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے سنا میں نے پیغمبر خدا سے فرماتے تھے فتنہ اور ابتلا اور آزمائش مرد کی اسکے اہل و عیال میں ہے اور اسکے مال میں اور اسکے نفس میں اور اسکے فرزندوں میں اور اسکے ہمسایہ میں ف ح ع یعنی مرد مبتلا ہے انکی رعایت حقوق میں اور اسکے ادا کرنے میں جیسا کہ چاہیے اور اسمیں تقصیریں کرتا ہے اور برخلاف مشروع کے چلتا ہے اور انکی تعریف سے مرتکب منہیات کا ہوتا ہے اور اس سے محنت و ایذا اٹھاتا ہے اور رنج و تعب میں پڑتا ہے پس لائق ہے یہ کہ کفارہ کرے انکا ساتھ حسنات کے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے ان الحسنات یذہبن السیئات چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے ساتھ قول اپنے کے ت کفارہ کرتے ہیں اس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ انکے سبب سے کرتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہے پس کہا عمر نے کہ نہیں مراد رکھتا میں یہ ف ع حضرت عمر نے جب پوچھا کہ کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کے اور یہ سوال محتمل تھا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سے امتحان و آزمائش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالی کے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسرے یہ کہ مراد ہو اس سے واقع ہونا قتال کا اور تھا سوال حضرت عمر کا دوسری شق سے اور حذیفہ نے اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمر رض نے کہ میں یہ مراد نہیں رکھتا اس سوال میں ت نہیں مراد رکھتا میں اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہے مانند موج دریا کے ف ح یعنی مراد میری فتنہ سے قتل و قتال اور لڑائیاں ہیں کہ گھس پڑیں اور شائع ہو شر و محنت انکی لوگوں میں ت کہا حذیفہ نے کہا میں نے عمر رض سے کہ تمہیں کیا کام ہے اس فتنہ سے اے امیر المومنین یعنی تمکو اس سے غم نہیں ہے اور شر اسکی تمکو نہیں پہنچیگی اور تم اسکو نہیں پاؤگے تحقیق درمیان تمہارے اور درمیان اس فتنہ کے ایک دروازہ ہے بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہے حضرت عمر رض کے وجود سے جیسے کہ آخر حدیث میں تفسیر کی یعنی جبتک کہ وجود تمہارا درمیان میں ہے وہ فتنہ راہ نہیں پائیگا اور جب تم درمیان سے اٹھ جاؤگے وہ فتنہ آویگا اور پھیل جاویگا ت کہا عمر رض نے بطریق استفہام کے کہ پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اس سے آویگا یعنی بسبب شدت اور سختی اسکی کے اور یا کھولا جاویگا ف ع ح یعنی بسبب نرمی اسکی کے فرق ہے درمیان ٹوٹنے دروازے کے اور کھلنے کے جب ٹوٹ جاتا ہے تو راہ کھلا باقی ہے کوئی بند نہیں کرسکتا اور بعد کھلنے کے بند کرنا ممکن ہے اور یہ مثال ہے کہ مشابہت دی فتنہ کو ساتھ گھر کے کہ مقابل ہے اس کے گھر کے اور عمر رض کی حیات کو ساتھ دروازہ بند کے اور انکی موت کو ساتھ کھلنے اس دروازہ کے پھر کنایہ کیا ساتھ توڑنے کے قتل سے اور ساتھ کھلنے کے موت سے یعنی جب عمر رض سمجھے کہ دروازہ کنایہ ہے انکے وجود سے اور وہ یہاں سے اٹھنے والا ہے پوچھا کہ ساتھ قتل کے ہوگا یا ساتھ موت کے ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے نہیں کھولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی اسباب علاج پذیر نہوویگے اور پھر بند کرنا اسکا ممکن نہو کہا عمر رض نے کہ یعنی دروازہ کہ جسکی صفت یہ ہے کہ توڑا جاویگا اور کھولا نجاویگا لائق تر ہے کہ نہ بند کیا جاوے کبھی کہا شقیق نے پس کہا ہمنے واسطے حذیفہ کے کہ کیا تھے عمر رض جانتے کہ کون ہے دروازہ کہا حذیفہ نے ہاں جانتے تھے عمر اسکو جیسا کہ جانتے تھے کہ تحقیق ورے کل کی رات ہے ف ع یعنی بعلم یقینی ضروری جانتے تھے جیسے کہ کل نہیں ہوتی مگر پیچھے رات کے اور سوال جو کیا واسطے تحقیق حال کے کیا ت تحقیق میں نے بیان کی انسے حدیث کہ نہیں اسمیں غلطیاں کہا شقیق نے پس ڈرے ہم اس سے کہ پوچھیں حذیفہ سے کہ کون ہے مراد دروازہ سے پس کہا ہمنے مسروق سے کہ حاضر تھے وہاں پوچھ حذیفہ سے پس پوچھا مسروق نے حذیفہ سے پس کہا حذیفہ نے مراد دروازہ سے عمر ہیں یعنی روکنے والے فتنہ کے اور انکا جانا سبب قتل کی پھیلنے کا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ت اور روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ فتح قسطنطنیہ کی قرب ہے قیامت کے قائم ہونے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

باب اشراط الساعۃ یہ باب ہے بیچ بیان علامتون قیامت کے **ف** ح شرط ساتھ جزم ر کے ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کے وابستہ کرنا جیسے کہ کہین اگر ایسا ہو تو ایسا ہوا اور اسکی جمع شروط ہے اور شرط ساتھ زبر ر کے علامت اور نشان ایک چیز کے ہونیکا اور اسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کے ہے اور ساعت کہتے ہین ایک جزو اجزاء شب و روز سے اور معنی وقت حاضر کے بھی آئی ہے قیامت گویا برپا ہوئی اسکی کو ساعت کہتے ہین اسلیے کہ جب آئیگا اسکا مبہم ہے اسی ساعت مین ہونا اسکا محتمل اور منتظر ہے اور علماء نے تفسیر کیا ہے اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹے امور کے کہ واقع ہون پہلے قایم ہونے قیامت کے اور منکر ہون انکے لوگ مانند جننی لونڈی کے مالک اپنے کو اور فخر کرینگے بیچ بنانے اونچے اونچے مکانون کے اور کثرت جہل اور زنا اور پینے شراب کے اور قلت مردون کی اور کثرت عورتون کی اور ضایع کرنے امانت کے اور کثرت لڑائیون اور فتنون کی اور مانند انکے کے اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کے یہ ہین کہ بڑی علامتین کہ متصل قیامت کے واقع ہون گی اور باب آئندہ مین مذکور ہین وہ اور یہین اور کہتے ہین عالم کہ شرط لغت مین معنی اول شئے اور زوال مال اور چھوٹے مال کے بھی آیا ہے اور باعث لوگون کے انکار کرنیکا انسے یہ ہے کہ یہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرینگے اور یہ چیزین جو علامت مین مراد یہ ہے کہ بہت واقع ہوا اور پھیلنا انکا علامت ہے نہ مطلق ولیکن اس باب مین امام مہدی کے بھی نکلنے کو ذکر کیا ہے اور نکلنا انکا ساتھ عیسی اور دجال کے ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگے اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہان تقریب ذکر لڑائیون اور فتنہ کے ہے اور تتمہ اس کلام کا باب آئندہ مین آئیگا انشاء اللہ تعالی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجہل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال وتکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد وفی روایۃ یقل العلم ویظہر الجہل متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا انسے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیون قیامت کی سے یہ ہے کہ اٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اٹھ جانے علماء کے یا بسبب کم رتبہ ہونے انکی کے نزدیک امراء کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا **ف** ع پھر شراب خوری باعث ہوگی بہت سے فسادون کے بیچ بلاد وعباد کے **ت** اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم ہے اور بہت ہونگی عورتین **ف** ع کہ جنسے نہین سرانجام پاتے ہین امور ضروری بلکہ ہونا انکا باعث ہوتا ہے کثرت غم وہم کا اور حاصل کرنے دینار و درہم کا **ت** یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبرگیری کرنے والا **ف** ع یہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین بیویان ایک مرد کے ہونگی بلکہ یہ مراد ہے کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پھپیان اور خالائین اور بیبیان وغیرہ اتنی متعلق ایک مرد کے ہونگی کہ یہ خبرگیران انکا ہوگا **ت** اور ایک روایت مین بجائے یرفع العلم ویکثر الجہل کے یہ عبارت آئی ہے کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق پیدا ہونگے پہلے آنے قیامت کے جھوٹے پس پرہیز کرو انکے شر سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح ع مراد جھوٹون سے یا تو وہ ہین کہ حدیثین جھوٹی بناوینگے اور یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگے اور یا وہ کہ بدعتین نکالینگے اور خواہشین فاسدہ اور اپنے اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور بزرگون کیطرف نسبت کرینگے اور گمان کرینگے کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہے نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین مذکور ہے صحیح مسلم مین لیکن آیا ہے بعضے روایتون غیر اسکی مین اور بعضون نے کہا کہ یہ قول جابر کا ہے انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوۃ کے ہے بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے **وعن** ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا

نے اُسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جبتو ضایع
کی جاویگی امانت پس منتظر رہ قیامت کا **ف** ع مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق
لوگون کے اور امانتین انکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اسکے وقت کا سواے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلے اسکے وجود مین
آوینگی اور نشانی اسکی قرب کی ہونگی مقرر کی ہین از انجملہ ایک علامت اسکی ضایع کرنا امانت کا ہے کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے **ت** کہا اعرابی نے کہ کس طرح
ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کس وقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کے پس منتظر رہ قیامت کا نقل کی
یہ بخاری نے **ف** ع مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اُسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہ ہے خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان عز و شان اور ارباب
مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابات اور مانند انکے سے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کے ہاتھ پڑیگا بالضرور رسمی امور کی جاتی رہیگی
اور فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضایع ہونگے اور لفظ وسد ساتھ صیغہ مجہول کے اشد سین اور تخفیف اسکی سے وسادہ سے ہے بمعنی تکیہ کے اور جسکو کہ کوئی کام سونپا
جاتا ہے گویا وہ کام تکیہ اسکا کیا گیا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ
حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک
کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا **ف** ع یہ عطف تفسیری یعنی بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کے ہر جانب سے مانند دریا کے تا کہ بہت میل کرے
خلق اسکی طرف **ت** یہان تک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس پاویگا کسی کو کہ قبول کرے اُسکو اُس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور کم
ہونے رغبت کے اسکی طرف بسبب تشویش حال کے اور یہان تک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نے اور
بیچ اور روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا پہونچینگے عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک **ف** ع اہاب ساتھ زیر ہمزہ کے اور زبر ب کے اور یہاب ساتھ زیر ی کے
اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ زبر ی کے اور یہ دونون موضع مین قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کے لیے ہے اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اسکے کی ہے اور
حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اہاب ساتھ زبر ہمزہ کے بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے اور لفظ اہاب کو ساتھ زیر کے بھی پڑہا ہے
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَكُوْنُ
فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہوگا آخر زمانے مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور جمع
نہین کریگا اُسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کے اور نہ گنیگا اُسکو یعنی بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کے ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بھر بھر کر اور نہ گنیگا اُسکو گنتا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب کثرت اموال و غنایم اور فتوحات کے اور سخاوت نفس اپنی کے لپین بھر بھر کر دیگا
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کھلجاویگا گنج سونے کی سے **ف** ع یعنی پانی
فرات کا خشک ہو جائیگا اور اسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہے **ت** پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لیوے اس سے کچھ
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اس لیے کہ لینا اسکا باعث نزاع اور قتال کا ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور بعضون نے کہا اس لیے منع کیا لینا اسکا

سے بالخاصیت سو حیا ترنے آفات وبلیات کا ہے اور وہ ایک نشانی ہے نشانیوں قدرت الٰہی سے اور بعضوں نے کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغضوب ہے اور مکروہ ہے مثل مال قارون کے پس انتفاع اس سے حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذہب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منہم لعلی اکون الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کھل جاویگی فرات پہاڑ سونے کی سے **ف** ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ متحد ہے اور روایت متعدد ہے پس معنی یہ ہونگے کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ بقدر پہاڑ کے ہوگا سونے سے اور احتمال یہ ہے کہ ہو یہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونے کی **ت** لڑینگے لوگ اسپر یعنی اسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو میں سے ننانوین اور کہیگا ہر شخص انمیں سے شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ میں نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگے اور مارے جاوینگے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیء الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من الذہب والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ہذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑے جگر اپنے کے **ف** ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتھ زبر ہمزہ کے جمع فلذہ کی ہے ساتھ زیر ف کے اور ذال کے آخر میں بمعنی ٹکڑے کٹے ہوئے کے طول میں اور قاموس میں ہے کہ فلذ ساتھ زیر کے جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ ت کے ٹکڑا جگر کا اور سونے اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزوں کو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑون جگر کے اسلیے کہ وہ خالص ہیں جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہے اور وہ محبوب ہیں جیسے کہ جگر محبوب ہے تو ان چیزوں کو جو پیٹ میں ہیں پس معنی یہ ہیں کہ ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون وغیرہ کو اپنے پیٹ میں سے طرف پیٹھ اپنی کے **ت** مانند ستونوں کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اسنے لوگوں کو واسطے مال کے پس کہیگا بیچ طلب کرنے اسکی کے قتل کیا میں نے لوگوں کو اور آویگا کاٹنے والا ناتے کا یعنی باز رکھنے والا سلوک واحسان کا اپنوں سے پس کہیگا واسطے اسی مال کے کاٹا میں نے حق ناتے داروں اپنے اور آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا **ف** ح یعنی یہ مال ایسی چیز ہے کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کے یہ گناہ کیے میں نے اور یہ محنتیں کھینچیں میں نے اور کچھ کام نہیں آتا اور حاجت نہیں رکھتے ہم **ت** پھر چھوڑ دینگے اس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہیں لینگے اس سے کچھ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ہذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یہاں تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اسپر اور کہیگا اے کاشکے ہوتا میں جگہ اس قبر والے کے اور نہیں اسکو دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح اس عبارت کے دو معنی کہے ہیں علما نے ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادۃ ہے اور دین بمعنی عادۃ کے بھی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہیں ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اسکی عادت اور نہیں ہوگی باعث اسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اسمیں ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین بمعنی مشہور کے ہے اور معنی اسکے یہ کہ نہیں ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب امر اور فتنہ کے کہ پہونچا ہو اسکو دین میں بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کے سبب سے پہونچی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ معنی یہ ہوں کہ اس وقت میں کہ لوٹیگا قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچھ دین میں سے اسکے ساتھ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کے جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اسکے پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری متفق علیہ اور روایت ہے اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلیگی

زمین حجاز سے روشن کر دیگی گردنین اونٹون کی بصرہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح لبعو ساتھ بیش باور حزم صاد کے شہر ہی شہر ہای شام سے ہیں اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کے ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد نواح انکی کا اور جبا ہیج ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پہونچی مین اور تحالیہ میں ظہور اسکا مدینہ منورہ مین تھا اور پروردگار تعالی نے ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کے اس شہر والون کو اسکی آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اسکا سنہ چھ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخری کی سے ہمروز اتوار ستائیسوین رجب تک ہوا کہ اس دن زود بہئے اور پہونچنا اسکا جانب حجاز سے تھا مانند ایک شہر بڑے کے کہ اسکے اندر نامعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت آدمیون کی ہی کہ اسکو کھینچتے مین جس پہاڑ پر کہ پہونچتے تھے خاک کر دیتے تھے اور مانند شیشہ کے پگھلا دیتے تھے اور مانند رعد کے فریاد کرتے تھے اور مانند دریا کے جوش مارتے تھے اور گویا اسکے اندر سے ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تھین اور قریب مدینہ مطہرہ کے پہونچے اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اس سے طرف مدینہ کے آتی تھی اور لکھا ہی علما نے کہ اس آگ کی روشنی اطراف ان جنگلون مین پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینہ کے ہین مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ راتون کو اسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب اور چاند کی ان ایام مین معطل ورد ہم ہو گئی تھی اور بعضے اہل مکہ معظمہ نے روشنی اس آگ کی یمامہ اور بصرے مین دیکھی اور عجائب احوال اس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی تھی اور درختون کو اس سے کچھ اثر و آسیب نہ پہونچتا تھا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر پڑا تھا کہ آدھا اسکا داخل حرم مدینہ مین تھا اور آدھا خارج خارج کو آگ نے جلا دیا تھا اور جب نصف داخل پر پہونچے تو بجھ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور لعد دنیا اور آزاد کرنا بردون کا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکے بھی حرم شریف مین رات کو رہے اور گرد حجرہ شریفہ کے ننگے سر عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی نے منہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اس شہر عظیم کو اس آفت سے نجات دی اور اسی سال مین وقائع عجیبہ اطراف عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسرے کے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ لڑائی اور فتنہ کی بھڑکی جیسے کہ گذرا بیان اسکا **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ ہانکیگی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مراد یہ ہی کہ جو علامتین متصل مین قیامت کی انمین اول یہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اسکا گذرا پہلے اس آگ سے تھی پس یہ پہلے کیونکر ہو واللہ اعلم

الفصل الثانی عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قریب ایک دوسرے کے ہونگے اور جلدی گذرینگے اجزا زمانے کے تفسیر اسکی یہ ہی پس ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینے کے **ف** یعنی برکت زمانے کی کم ہو جائیگی اور فائدہ اسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونے لوگون کے بڑے بڑے فتنون مین اور اترنے شدائد اور محنتون کے نہین جانینگے کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نے کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کے زمانہ مین **ت** اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے اور ہوگا دن مانند ساعت کے یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کی ایک گھنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اٹھنے آگ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جب آگ بھڑکتی ہی شعلہ اٹھکر جلدی سے بیٹھ جاتا ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ

الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس من یدی ہذہ الی راسک روایت ہے عبداللہ بن حوالہ سے کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لیے تاکہ غنیمت پاوین ہم ف ح اور کچھ غنیمت مال سے حاصل کریں غالبًا وہ قوم محتاج و شفقت میں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کچھ اپنے لیے پیدا کریں کہ بسبب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیے ذکر غزا کا صریحًا نہ کیا اور غنیمت ہی کے ذکر پر اقتصار کیا ت بھیجا ہمکو اوپر قدموں ہمارے کے یعنی پیادہ یا بھیجا بسبب قدرت ہونے کے سواریوں پر پس پھرے ہم یعنی جہاد سے سالم و با امن پس نہ لائے ہم غنیمت سے کچھ یعنی پھرے غمگین اور پہچانا حضرت نے اثر مشقت و محنت کا بیچ چہروں ہمارے کے یعنی پہچانا اثر مشقت والم نہ پانے غنیمت کا اور مراد اثر سے غم اور خجالت اور حیا ہے کھڑے ہوئے ہم میں یعنی واسطے خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنے کے ہمارے لیے پس کہا یا اللہ نہ چھوڑ اور نہ سونپ کام انکا طرف میرے کے پس ضعیف ہونگا میں انسے ف ح یعنی نہیں تھام سکنے کا بار غمخواری اور خبرگیری انکے کا اور سبب اسکا یہ ہے کہ انسان پیدا کیا گیا ہے ضعیف اور عاجز ہے اپنے ہی نفس کی خبرگیری سے پہ جائے غیر کی اور اسی لیے وارد ہوا ہے حضرت کی دعا میں اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالی نے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور یہ وہی توحید ہے کہ مذکور ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ میں اور ابن عدی نے کتاب کامل میں حدیث نقل کی ہے کہ الیاس اور خضر علیہما السلام ملتے ہیں ہر سال موسم میں پس جو ہونا ہے ہر ایک انمیں سے سر دوسرے کا اور جدا ہوتے ہیں دونوں یہ کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت قرب الٰہی رکھتے تھے مقدم کیا انکے کام نہ سونپنے کو طرف حضرت کے اول پھر فرمایا ت اور نہ چھوڑ انکو طرف نفسوں انکے کے کہ عاجز آوینگے اپنے نفسوں کے مہمات سرانجام کرنے سے اور نہ چھوڑ انکو اور انکے کاموں کو طرف لوگوں کے اور محتاج نکر انکو وہ انکا اختیار کرینگے اور مقدم رکھیں گے لوگ اپنی حاجتوں کو انکی حاجتوں پر ف ع ح جیسی کہ جبلت بشری اور عادت گرفتاران نفس کی ہے حاصل تمام کلام کا یہ ہے کہ نہ سونپ امور انکے میری طرف کہ میں نہیں سرانجام و کفایت کر سکتا انکے امور کو اور نہ سونپ انکو انکے نفسوں کی طرف کہ عاجز ہونگے اپنی نفسوں کی خبرگیری سے بسبب کثرت شہوت اور شرور نفسوں اپنے کے اور نہ انکو لوگوں کی طرف سونپ کہ مقدم رکھینگے اپنے نفسوں کو انپر پس ضائع کرینگے انکو بلکہ وہ بندے تیرے ہیں کر انسے جو کچھ کہ کرتے ہیں آقا اپنے غلاموں سے اور تعلیم و تنبیہ ہے آنحضرت کی طرف سے امت کو کہ کام اپنے اللہ ہی کو سونپیں اور کسی پر بھروسہ نہ کریں اور نظر رکھیں اس پر کہ جو کوئی بھروسہ کرتا ہے اللہ پر کفایت کرتا ہے وہ امر دین اور دنیا اسکی کو جیسے کہ فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ع کار خود را بخدا باز گذار کہ نمی بینم ازین بہتر کار کہا عبداللہ بن حوالہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے ت پھر رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میرے سر پر پھر فرمایا اے بیٹے حوالہ کے جس وقت کو دیکھے تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اتری ہے زمین مقدس میں یعنی مراد ہے زمین شام تک جیسے کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت میں پس جان کہ تحقیق قریب ہوئے زلزلے ف ع یعنی واقع ہونا انکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہیں کہ وہ ایک شے عظیم ہے اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نے بیچ ساتھ قول اپنے کے اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلۃ الساعۃ ہے ت اور بلبلے ف ح بلبلہ ساتھ زیر کے یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسے کے ت اور نزدیک پہنچے امور بڑے یعنی علامات قیامت کے اور قیامت اسدن نزدیک تر ہوگی لوگوں سے اس ہاتھ میرے سے طرف میرے سر کے ف اور وقوع اس حال کا اخیر زمانہ میں ہوگا وقت فتح ہونے بیت المقدس کے جیسے کہ حدیثوں میں گذرا اور اصل نسخہ میں بعد رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور جزری نے یہ عبارت لاحق کی ہے ابوداؤد وسنادہ حسن ورواہ الحاکم فی صحیحہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اخر ہذہ الامۃ

[illegible]

قولہ بس اللہ کی طرف سے ... اور جو کوئی بھروسہ رکھے اللہ پر پس وہ بس ہے اسکو ۱۲

اَوْ لِيُقَالَ قَارِئٌ فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ بِرِيْحٍ حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ٹھیرائی جاویگی غنیمت دولت ف یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتوں کو کہ بحکم شرع کے مشترک ہیں تمام غازیوں میں لینگے اور اپنے تصرف میں لاوینگے اور اپنے درمیان میں بانٹینگے اور فقیروں کو اور ضعیفوں کو اُنسے محروم کرینگے اور لفظ دول ساتھ زیر دال اور زبر واو کے جمع دولت کی ہے ساتھ پیش دال اور زبر اسکے معنی انقلاب زمانہ اور دست بدست جانے مال کے اور بعضوں نے کہا کہ ساتھ پیش کے اسم ہے اُس چیز کا کہ لیجاوے قسم مال سے یعنی غنیمت اور ساتھ زبر کے انتقال حالت شدت و محنت سے طرف حالت سرور و تنعم کے ت اور جب ٹھیرائی جاویگی امانت غنیمت ف یعنی امانت میں کہ لوگوں کے پاس رکھی جاویگی خیانت کرینگے اور اُسکو حکم غنیمت میں رکھینگے کہ کافروں سے لی ہے اور گویا حق انکا ہے ت اور ٹھیرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگوں پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا از راہ ظلم اور چٹی کے ایسے مال لیتے ہیں اور جس وقت کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہوں کے اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اس چیز میں کہ حکم کریگی وہ اُسکو اور خواہش کریگی اور اسکے مخالف امر خدا اور رسول اسکی کے اور خلاف کریگا اپنی ماں کا اور رنج دیگا اُسکو ف ح بہت شہری اور تخصیص ماں کی واسطے زیادہ حق اور شفقت اسکی کے ہے بہ نسبت باپ کے ت اور اپنے نزدیک کریگا مرد دوست اپنے کو یعنی واسطے محبت اور ہمنشینی کے اور دور رکھیگا اپنے باپ کو اور نہیں چاہیگا اُسکی صحبت رکھیگا اُس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازیں اور باتیں مسجدوں میں ف ع اور یہ ہمارے زمانے میں بہت ہے حالانکہ تصریح کی ہے ہمارے بعضے علماء نے کہ بلند کرنا آواز کا مسجد میں اگرچہ ساتھ ذکر کے ہو حرام ہے ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے انمیں ف ع اور یہ بھی بہت ہے اور ظاہر یہ ہے کہ بہت ہونا ان چیزوں کا علامت ہے ورنہ انسے خالی ہے کوئی زمانہ مثل ان چیزوں کے ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس انکا رذیل اور کمینہ انکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطے ڈر برائی اُسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے لوگوں کو چارہ نہیں ہوتا اُسکی تعظیم اور تکریم و اطاعت سے ت اور ظاہر ہونگے درمیان لوگوں کے اور اختلاط کرینگی ساتھ انکے گانیوالیاں ف یعنی کنچنیاں اور ڈومنیاں اور گانیوالیاں وغیرہ اور قینہ ساتھ زبر قاف اور جزم ی کے مقدم نون پر اصل میں بمعنی لونڈی گانیوالی کے ہے ت اور ظاہر ہونگے باجے یعنی آلات گانے کے کہ جسکو مزامیر کہتے ہیں مانند عود اور طنبور اور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگی شرابیں یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگے اور برا کہینگے پچھلے اس امت کے اگلوں کو ف ع ہمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کی خصوصیات سے ہے اگلی امتوں میں نہیں واقع ہوئی اور یہ علامت تمام کار رافضیوں میں ظاہر ہے کہ اُن اگلوں کو برا کہتے ہیں کہ جنکے حق میں اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہے والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم اور فرمایا لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة بھلا خیال تو کرو جن سے اللہ تعالی راضی ہووے جو اُنسے ناراض ہو گیا شقی ہے اور سوا انکے کتاب و سنت بھری ہوئی ہیں انکے مناقب و فضائل میں اور وہ ایسے ہیں کہ مدد کی انہوں نے نبی کی اور کوششیں کیں اللہ کے راہ میں جیسی کہ چاہییں اور فتح کیے شہر کے شہر اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں یہ کہ کہیں انکے حق میں ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان لو یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہیں دیوانے ہیں کہ نہیں اکتفا کیا ہے لعن طعن ہی پر انکے حق میں بلکہ نسبت کی ہے انکو کفر کی طرف مجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نے ناحق لے لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ یہ باطل ہے ساتھ اجماع اگلے پچھلوں کے اور کونسی دلیل ہے انکے لیے کتاب و سنت سے کہ ہو نص پر خلافت حضرت علی کے ہم جنہیں کہ مخالفت کی حضرت علی کی یعنے صحابہ نے بیچ ایام خلافت انکی میں بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہیں ہے وہ مستحق لعن کا نہایت یہ کہ وہ تھا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید تائب ہوا ہو یا گر

یا باقی رحمت شفیعہ کے ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت کے برکت انکی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع کہ ہی گی میرے اصحاب کے لیے ذلت یعنی لغزش بخش دیگا اللہ اوسکو انکے لیے بسبب سابقہ انکے کے ساتھ میرے انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہوں اپنے کے قسم خانہ دل بار سیاہ جیسا کہ ہو امید وار رحمت باری کے اور شفاعت نبی اپنے کی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر ہوں اکابر امت کے پس کیا خوب ہیں وہ لوگ کہ یاد رکھے انکو عیب انکا لوگوں کو عیب سے اور فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ذکر کرو تم اپنے کو مگر ساتھ خیر کے اور فرمایا حضرت نے جبکہ ذکر کئے جاویں اصحاب میرے پس روکو زبانیں اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر و عمر کی ایمان ہے اور بغض رکھنا ان دونوں سے کفر ہے اور محبت انصار کا ایمان سے ہے اور بغض انکا کفر اور محبت عرب کا ایمان سے ہے اور بغض انکا کفر اور جس نے برا کہا میرے صحابہ کو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور جس نے محافظت کی میری حکم کی انکے حق میں پس میں محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کے ت پس منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزوں ذکر کی گئی کے ایک ہوا سرخ کے یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے کے اور زمین میں دھنس جانے کی اور صورت بدل جانے کے اور پتھر برسنے کے اور منتظر رہو اور نشانیوں قرب قیامت کے کہ پے درپے ہوئینگی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے ڈورا اسکا پس گرنے لگیں پیہم دانہ اوسکے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِي خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَقَالَ بَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَقَالَ شُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کریگی امت میری پندرہ باتیں اتریگی انپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنیں آنحضرت نے وہ باتیں ف ح کہ مذکور ہوئیں اوپر کی حدیث میں اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہے اسلیے کہ ذکر کیں ترمذی نے دونوں حدیثیں پے درپے اور شمار کی گئیں پیچ ہر ایک کے ان دونوں میں سے پندرہ پندرہ چیزیں وہاں ت اور ذکر نہ کی یعنی علی نے یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین کے اور اور اختلاف ان دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ کہا حضرت علی نے بجائے ادنی صدیقہ کے اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور بجائے اقصی اباہ کے اور ظلم کریگا باپ اپنے پر اور کہا بجاوے شرب الخمور کے اور پی جاوے گی شراب یعنی اس روایت میں خمر لفظ واحد کے ہے اور کہا بجائے تعلم لغیر الدین کے اور پہنے جاوینگے ریشمی کپڑے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور کہا صاحب مختصر نے کہ یہ بدلے لعن کے ہے اور یہ غیر صحیح ہے اسلیے کہ لعن مذکور ہے حضرت علی کی حدیث میں پس مطلوب یہ ہے کہ بدلے تعلیم لغیر الدین کے ہے پس مطابق ہو جاتی ہیں دونوں عدد دونوں روایتوں میں پس صحیح ہوا قول الطیبی کانہ عد فی کلو حدیث الاعداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق فستۃ عشر انتہی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فنا ہوگی دنیا یہاں تلک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے میں سے موافق ہوگا نام اسکا نام میرے ف ح یعنی اور رسم انکی مطابق رسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہیں کہ نام انکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت انکی کے ہے واللہ اور حدیثوں میں آیا ہے کہ مالک تمام دنیا کے ہونگے خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسی لیے کہ سب تابع ہیں عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہے کہ یہاں تک کہ مالک ہونگے عرب کے اور جو کہ تابع انکے ہیں اہل اسلام سے یعنی کہ مسلمان ہوا پس وہ عربی ہے ت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی میں یوں ہے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ باقی رہیگا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اوس روز کو یہاں تک کہ بھیجیگا اللہ تعالی اوس میں ایک مرد کو میری نسل سے یا فرمایا میرے اہل بیت میں سے ف ع یہ شک راوی کا ہے اور اختلاف ہوا ہے کہ وہ اولاد حسن سے ہونگے یا اولاد حسین سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے اور ماں کے جانب سے حسینی ت موافق ہوگا نام اسکا نام میرے کا لو

نام اسکے باپ کا موافق نام باپ میرے کے فــ ع لیکن ہوگا محمد بن عبد اللہ اسمین رد ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہیں وہ محمد بیٹے
حسن عسکری کے ہیں ت بھر دیگا ساری روی زمین کو یا زمین عرب کو اور اسکے متعلقات کو اور مراد بیت سے واسطے اسکے ہیں داد و عدل سے فــ ع یعنی قسط
عدل ہے کے نزدیک ترو کے ہیں جیسے کہ معنی ظلم و جور کے چنانچہ صراح میں ہے قسط داد و عدل عدل داد و داد دینے والا اور وہ خلاف ہے جور کے ہیں جور ظلم و ستم کرنا
کسی پر حکم میں اور اصل اسکی ہی کہنا ایک چیز کا غیر محل اسکے میں گویا مراد حدیث میں تاکید و تقریر ہے یا یہ کہ تغایر ہے یہ نہیں کہ مراد قسط سے داد و داد خواہو نکی دینے
اور عدل عدالت اور برابری حقوق میں کرنی اور ظلم داد و داد خواہوں کی نہ دینی اور جور برابری حقوق میں نکرنی واللہ اعلم وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا اُنہے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
تھے مہدی عترت میری سے ہے اولاد فاطمہ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے فــ ع عترہ ساتھ زیر کے نسل مرد کی اور گروہ اسکا اور خویشان نزدیک اسکے کہ وہ گذر گئے
ہیں اور رہ گئے ہیں یا پیدا ہونگے صراح میں ہے کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کے اور نہایہ میں ہے کہ عترت مرد خویش اور خویش آنحضرت کے اولاد عبد المطلب کو کہتے ہیں اور
بعضوں نے کہا نزدیک اہل بیت میرے ہے یعنی اولاد انکی اور بعضوں نے کہا کہ قریش سب عترت ہیں اور مشہور یہ ہے کہ عترت وہ کہ حرام ہے اُنپر زکوٰۃ اور وہ اولاد
ہاشم میں ہیں اور بموجب تمام قولوں کے قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہے یا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہیں وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد میں سے ہے روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی
بھر دیگا زمین کو عدل و داد سے جیسی کہ بھری گئی ہے ظلم و ستم سے مالک ہوگا زمین کا سات برس نقل کی یہ ابوداؤد نے فــ ع اور آگے جو قول راوی کا آتا ہے اور
ثمان او تسع سنین وہ شک ہے راوی سے پس احتمال ہے کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتھ سات برس کی چنانچہ موید ہے اسکی وہ روایت کہ آگے آتی ہے ابوداؤد سے ام سلمہ
سے اور احتمال ہے یہ کہ ہو مشکوک راوی اور ڈالا گیا ہو شک اور نہیں ذکر کیا اسکو اور اکتفا کیا ساتھ تعیین کے واللہ اعلم وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهُ فِيْ ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَحْمِلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابی سعید سے نبی سے بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنے عدل و داد اسکے کے پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا دے مجھکو دے
مجھکو یعنی کچھ اور تکرار تاکید کے لیے ہے فرمایا آنحضرت نے پس لپ بھر کر دیگا مہدی اس شخص کے لیے بیچ کپڑے اسکے کے اسقدر کہ اٹھا سکے وہ اسکو نقل کی
یہ ترمذی نے فــ ع یعنی بہت و بیشمار دیگا اسکو دینار و درہم بسبب کھینے حرص اسکی کے مال پر لیکن بے پروا کر دینگے اسکو سوال سے اور خلاص کر دینگے
اسکے نفس کو ملال سے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ
بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ
كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى
وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے اُسنے نقل کی نبی سے کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنی درمیان اہل حل و عقد کے نزدیک مرنے
خلیفہ کے فــ ع زمانہ میں ہوگا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ حکمی ہے کہ وہ حکومت سلطانی ہے ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ میں سے فــ ع یعنی وہ
مکروہ جانے لیے منصب امامت کے یا ڈر سے فتنہ کے کہ واقع ہوگا اسمیں اور مراد مدینہ سے مدینہ منورہ ہے یا وہ شہر کہ اسمیں خلیفہ ہو کہ حالیکہ بھاگنے والا
اور جانے والا ہوگا طرف مکہ کے فــ ع اسلیے کہ وہ جا امن ہے ہر شخص کے پناہ پکڑنے ساتھ اسکے اور عبادت گاہ ہے پس نکلینگے شخص مہدی ہونگے

بدلیل لائے ابوداؤد کے اس حدیث کو باب المہدی مین تب لیں آوینگے اُسکے پاس لوگ اہل مکہ سے یعنی بعد ظاہر ہونے امر انکے کے اور پہچاننے قدر اُنکی کے لیں
نکالینگے اُنکو یعنی اُنکے گھر سے اور امام پکڑینگے اُنکو بخواہش و الحاح حال آنکہ وہ ناراض ہونگے امامت سے بخوف فتنہ کے پس بیعت کرینگے لوگ اُنسے درمیان
حجر اسود اور مقام ابراہیم کے اور بھیجا جاویگا طرف اُس شخص کے ایک لشکر شام سے یعنی بادشاہ کہ اُسوقت مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطے جنگ و
قتال امام مہدی کے بھیجیگا پس دھنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے فتح بیدا لغت مین بمعنی جنگل اور زمین ہموار
کے ہی اور مراد اس لشکر سے لشکر سفیانی کا ہی اور یہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتون خروج امام مہدی کے سی ہی اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین
قریب تواتر کے ایک اُنمین سے حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان سی ہوگا ہی لیکن بڑے
گردن پیچ چیچک رو نقطہ سفید آنکھ مین کہ نکلے گا جانب دمشق سے اور اکثر تابعین اُسکے ایک قبیلہ سے ہونگے کہ نام اُسکا کلب ہی بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگون کو
یہانتک کہ عورتون کے پیٹ پھاڑکر بچون کو مارڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اُنکی جنگ کے لیے بھیجیگا پھر وہ لشکر شکست پاویگا پھر اُن
سفیانی آپ ساتھ لشکر کے کہ ہمراہ اُسکے ہوگا واسطے جنگ مہدی کے دوڑیگا بیچ اُس موضع کے کہ نام اُسکا بیدا ہی ساتھ لشکر کے زمین مین دھنس جاویگا اور کوئی اُنمین سے نکلنے
نہین پاویگا مگر دو شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہونچاوینگے پس جب دیکھینگے اور جانینگے لوگ یہ حال اور سنینگے خبر ہلاک ہونے سفیانی کی آوینگے مہدی کے پاس ابدال ملک شام
سے اور جماعتین اہل عراق سے پس بیعت کرینگی وہ مہدی سے فائدہ ابدال ایک قوم ہین کہ برپا رکھتا ہی خدا تعالی اُنکی برکت سے زمین کو اور وہ ستر تن ہین چالیس
تن شام مین اور تیس غیر اُسکے مین اُنکا نام ابدال اس لیے ہی کہ جب کوئی اُنمین سے مرجاتا ہی تو اُسکے بدلے مین اور لوگون مین سے جگہ اُسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اس لیے
یہ نام ہی کہ بدل ڈالے ہین اونھون نے اخلاق برے ساتھ اخلاق پسندیدہ کے اور ذکر اُنکا حدیثون مین آیا ہی اور سیوطی نے بیچ شرح سنن ابی داؤد کے کہا کہ ذکر
ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہی مگر اس حدیث مین نزدیک ابی داؤد کے اور حاکم نے بھی اُسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا و لیکن سیوطی جمع الجوامع مین غیر صحاح
سے بیچ ذکر ابدال کے بہت سی حدیثین لائے ہین اکثر حدیثون مین ذکر عدد چالیس کا ہی اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سے لائے ہین کہ ابدال نے
اس درجہ کو بسبب نماز اور روزے اور صدقہ کے نہین پایا ہی اور بسبب تمام لوگون سے ممتاز نہین ہوئے بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیرخواہی مسلمانون کے
پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای علی میری امت مین جو ایسے لوگون کا کہ اوپر صفت ابدال کے ہین کمتر گندک سرخ سے ہی اور ایک حدیث معاذ بن جبل سے آیا ہی
کہ تحقیق تین صفتین ہین ان جملہ ابدال سے ہی رضا بالقضا اور صبر منہیات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کے اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائے ہین کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز
تین بار پڑھے اللھم اغفر لامة محمد اللھم ارحم امة محمد اللھم تجاوز عن امة محمد اُسکے لیے درجہ ابدال کا لکھیں ہی حاصل یہ کہ جو کوئی بری عادتین بدل ڈالی اور خیر خواہ خلق کا ہو وہ
ابدال مومنین سے ہی اور مراد ساتھ عصائب اہل عراق کے بھی ایک قوم ہی مردان خدا سے کہ اُنکا نام عصائب ہی جیسے کہ ابدال اور امیر المومنین علی سے آیا ہی کہ ابدال
شام مین ہوتے ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد عصائب سے نیک اور زاہد اور عابد لوگون مین سے ہین اور عصب القوم
قوم کے نیکون کو کہتے ہین ثم ینشأ رجل پھر ظاہر ہوگا ایک مرد قریش سے مخالف مہدی کا ماموں اُسکے یعنی ننہیال اُسکے قبیلہ کلب سے ہونگے کہ ایک قبیلہ ہی مشہور
عرب مین اور دحیہ کلبی اسی قبیلہ سے تھے پس بھیجیگا وہ مرد بھی طرف مہدی کے اور تابعون اُسکے کے ایک لشکر اور مدد ڈھونڈھیگا ننہیال اپنی سے کہ بنی کلب ہین
پس غالب آوینگے مہدی اور تابع اُنکے اُس لشکر پر اور مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہ بھی علامت خروج مہدی سے ہی اور کار کرینگے مہدی لوگون مین ساتھ سنت
اور روشن طریق نبی کے کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین اسلامی گردن اپنی زمین پر فـ ح یعنی ثبات اور قرار پاویگا جیسے کہ اونٹ جب بیٹھتا ہی اور آرام پکڑتا ہی
تو پھیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتھ زیر جیم کے اور خفت رے کے اور نون کے آخر مین اگلا گردن اونٹ کا جائے ذبح سے تا جگہ نحر اُسکی کے کہ بیچ وقت
بیٹھنے اور قرار پکڑنے کے اُسکو زمین پر رکھتا ہی اور یہان کنایہ ہی قرار پکڑنے اسلام کے سی کہ بیچ درمیان مین سے اُٹھ جاوے لوجنگ و جدال سے

دین واسلام اور احکام سنت وجماعت کے قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور کچھ خلاف درمیان مین نہ رہے ت پس ٹھیرینگے مہدی سات برس پھر وفات
کیے جاوینگے وہ اور نماز پڑھینگے انپر مسلمان نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہے کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نے تو ارادہ کیے تھے
معنی لغوی یعنی ہدایت والے ہین پس انمین تو کچھ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زندقہ جمع ہو گئی انپر ایک جماعت اور انھون کی اولاد نے کیا اونکا
شہرون مین پھیل گئے وہ اور حیرت پائی انسے شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین شہر جونپور مین کہ نہایت جاہل تھے اعتقاد انکا یہ تھا کہ مہدی
موعود شیخ ہمارا تھا کہ جو ظاہر ہوا اور گیا اور دفن کیا گیا بعضے شہرون خراسان مین اور انکے گروہ مین بعضے یہ بھی تھے کہ اعتقاد کرتے تھے کہ جو اس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہے
چنانچہ مکہ کے چارون مذہب کے علما نے فتوی دیا کہ واجب ہے قتل انکا اس اعتبار سے کہ قادر ہون انکے قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہے شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن
عسکری ہین اور وہ مرے نہین بلکہ چھپ گئے ہین لوگون کی نظرون سے اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگے اپنے وقت مین اور حکم کرینگے اپنی سرداری مین انتہی
اور یہ قول و اعتقاد بھی مردود ہے نزدیک اہل سنت وجماعت کے اور دلیلین انکی رد کی بھری ہوئی ہین علم کلام کی کتابون مین اور تصریح ہے کتاب عروۃ الوثقی
مین کہ انحضرت نے انتقال فرمایا **وعن** ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ھذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ
الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واھل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی عنہ ساکن السماء وساکن
الارض لا تدع السماء من قطرھا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتھا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی
ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین اور روایت ہے ابوسعید سے کہ کہا انھون نے ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ
پہونچیگی اس امت کو یہانتک کہ نہین پاویگا کوئی شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑے طرف اسکے ظلم سے یعنی بلا سے کہ پیدا ہوگی ظلم عام سے پس بھیجیگا اللہ ایک شخص کو
یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سے اور اہل بیت میری مین سے ساتھ امامت کے پس بھر دیگا اللہ تعالی اسکے سبب سے زمین کو عدل اور داد
سے جیسے کہ بھری گئی ہے زمین جور وستم سے راضی ہونگے اس سے رہنے والے آسمان کے یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنے والے زمین کے یعنی سب حتی کہ جانور
جنگلون اور مچھلیان پانی مین نہ چھوڑیگا آسمان اپنی مینہ کے قطرون سے کچھ مگر کہ برساویگا اسکو بکثرت اور نہ چھوڑیگی زمین اپنی رویدگی سے کچھ
مگر کہ نکالیگی اسکو ف ش ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسیگا اور مراد برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی
خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگے زندے مردون کی ف ش ح یعنی وجود اور حیات انکے کے اور کہین گے کہ کاشکے وہ زندہ ہوتے ہمارے زمانہ مین
تا عیش و نعم او کا طرف دیکھتے اور بعضے لفظ احیا کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھتے ہین مصدر یعنی زندہ کرنے کے یعنی مردے آرزو کرینگے کہ زندہ کرے خدا تعالی
انکو اور یہ بطریق فرض و تقدیر کے ہے واسطے قصد مبالغہ کے اگر یہ روایت ثابت ہو والا نہ احتمال ہے واللہ اعلم ت زندہ رہینگے مہدی اس خوشی اور کامرانی
مین سات برس یا اٹھ برس یا نو برس ش ح یہ بطریق شک راوی کے ہے یا اسوقت مین انحضرت پر مبہم رکھا اور اور وقت مین تعیین کیا ہو واللہ اعلم ہو
بلفظہ رواہ کے اصل نسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور الحاق کی گئی ہے یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النہر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مومن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نکلیگا ایک شخص یعنی صالح پیچھے نہر کے سے یعنی اس شہرون سے کہ پیچھے نہر کے ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اسکو حارث حراث یعنی
حارث نام اسکا ہے اور حراث صفت یعنی کھیتی کرنیوالا اسکے لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اسکو منصور ف ش ح یہ نام اسکا ہے یا صفت اور بعضون
نے کہا ہے کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑے امام مشہور ہین اور اکثر مدار ہے اصول حنفیہ کا عقاید حنفیہ مین ت جگہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹھکانا

دیگا وہ حارث فـع لفظ ولیکن میں شک ہے راوی سے یا لفظ او جمعنی واو کے ہے یعنی مہیا کریگا اسباب اُسکے مال اور خزانہ اور ہتھیار اپنے اور ٹھکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کریگا اُسکی اور مددگاری کریگا اُسکی ساتھ لشکر اپنے کے ت واسطے آل محمد کے فـ ع یعنی اُنکی ذریت اور اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ آل کا زائد ہے یعنی محمد مہدی کو ت جیسا ٹھکانا دیا قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سے وہ ہیں کہ جو ایمان لائے تھے اُنہیں سے مانند حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ کے اور داخل ہے ٹھکانا دینے میں ابوطالب بھی اگرچہ نہیں ایمان رکھتا تھا اہل سنت کے نزدیک ت واجب و لازم ہے ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اُس حارث کی یا فرمایا لازم ہے قبول کرنا اُسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے فـ ع یہ شک راوی ہے کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہ کہ لازم ہے قبول کرنا اُسکی دعوت کا اور قائم ہونا اُسکی مددگاری میں سیاق اس حدیث سے جیسے کہ سباق اور حدیثوں سے کہ وارد ہیں اس باب میں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مرد بطریق دعوی لاماشت اور خلافت کے ظاہر ہوگا کہ ہونی اُسکی اجابت اور طاعت اُسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اُسکے لشکر کے اگلی فوج کے ہونگے **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کلام کرینگے درندے آدمیوں سے اور یہاں تک کہ کلام کریگا مرد سے پھندنا کوڑے اُسکے کا اور تسمہ پاپوش اُسکے کا اور خبر دیگی اُسکو ران اُسکے ساتھ اُس چیز کے کہ نئی نکالی ہوگی اہل و عیال اُسکے نے غائبانہ اُسکی نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابوقتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانیاں بعد دو سو برس کے ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے فـ ع یعنی نشانیاں قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کے یعنی ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے اور احتمال ہے کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کے لیے یعنی بعد اُن دو سو برس کے کہ ہونگے بعد ہزار کے اور وقت ظاہر ہونے مہدی کا ہے اور نکلنے دجال کا اور اُترنے عیسے کا اور وہ پے در پے آنے نشانیوں کا مانند طلوع ہونے آفتاب کے مغرب سے اور نکلنے دابۃ الارض کے اور ظاہر ہونے یاجوج و ماجوج اور مانند اُنکے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت دیکھو تم نشانیوں سیاہ کو کہ آئیں جانب خراسان سے پس حاضر ہو اُنمیں فـ ع یعنی متوجہ ہو اُنکی طرف اور قبول کرو امر امیر اُنکے کا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اس لیے کہ اُسمیں خلیفۃ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اُسکا اور قبول کرنا اُسکے حکم کا نہیں منافی ہے اُسکے کہ ابتدائے ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین میں **وَعَنْ** أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ اور روایت ہے ابی اسحاق سے کہ کہا اُسنے کہا علی نے اس حال میں کہ دیکھا طرف بیٹے اپنے امام حسن کے اور کہا علی نے تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسے کہ نام رکھا اُنکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فـ ع یعنی اُنکے حق میں فرمایا ابنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہے کہ پیدا ہوگا اُسکی پشت سے ایک شخص کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی تمہارے کے یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی خوبی باطنی میں اور نہیں مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری میں فـ ع یعنی بیچ خیروں میں اور صفات کرو الا صدیثوں میں مشابہت صورت میں بھی بعضے جہات کر ثابت ہوتی ہے جیسے کہ اوپر گذرا ت پھر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قصہ بھر دینے اُس مرد کا زمین کو عدل سے فـ ع یہ حدیث دلیل صریح ہے اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سے ہیں اور ہوا اُنکے لیے انتساب ان کی طرف سے طرف حسین کے یہ بات کہی واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثوں کے اور اس سے باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہیں

کر قائم منتظر میں اس لیے کہ وہ حسینی ہیں بالاتفاق اور حسنی نہیں کہا جاسکتا ہے کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی رضی نے اسی غیر مہدی کے اسلیے کہ ہم کہیں گے کہ
باطل کرتا ہے اسکو قصہ مصر و بیشند میں کا عامل ہے اسلیے کہ حسنین بھیجا جاتا ہے بیچ سادات حسنیہ و حسینیہ کے ایسا شخص کہ بھر دیا ہو اسنے زمین کو عدل سے تو ہو سکے کہ
ثابت ہو یہ حق مہدی موعود کے اور بغلط ولم یذکر القصۃ کلام جامع الاصول کا ہے کہ نقل کیا ہے اسکو اسی سے صاحب مشکوٰۃ نے **وعن جابر بن عبد اللہ قال فقد**
الجراد فی سنۃ من سنی عمر التی توفی فیہا فاہتم بذلک ھما شدیدا فبعث الی الیمن راکبا و راکبا الی العراق و راکبا الی الشام
یسال عن الجراد ھل اری منہ شیئا فاتاہ الراکب الذی من قبل الیمن بقبضۃ فنثرھا بین یدیہ فلما راھا عمر کبر و قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل خلق الف امۃ ستمائۃ منہا فی البحر واربعمائۃ فی البر وان اول ھلاک
ھذہ الامۃ الجراد فاذا ھلک الجراد تتابعت الامم کنظام السلک رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہا کم کی گئی ٹڈی ایک برس میں برسوں خلافت امیر المومنین عمر رض کی سے اس سال کہ وفات پائی اسمیں عمر نے یعنی ٹڈی اس دیار میں پیدا نہ ہوئی پس
غمگین ہوئے عمر رض بسبب ناپید ہونے ٹڈی کے غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونے تمام گروہوں کے جیسے کہ آگے آتا ہے پس بھیجا طرف یمن کے ایک سوار اور
ایک سوار طرف عراق کے اور ایک سوار طرف شام کے کہ پوچھے ہر سوار لوگوں سے ٹڈی کے حال سے یا دکھایا گیا ہے کوئی آدمی ٹڈی سے کچھ پس آیا حضرت عمر کے پاس
وہ سوار کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹھی ٹڈیوں کی پس پھیلا دیا اس مٹھی ٹڈیوں کو آگے عمر رض کے پس جب دیکھا ان ٹڈیوں کو حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا یعنی سبب
خوشی کے اور کہا کہ سنا میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے تحقیق خدا تعالے نے پیدا کیے ہزار گروہ حیوانات سے چھ سو انمیں سے دریا میں ہیں اور چار سو جنگل میں ہیں
پس تحقیق اول ہلاک ہونا ان ہزار گروہوں میں سے ہلاک ہونا ٹڈیوں کا ہے پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیاں پے در پے ہلاک ہونگے گروہ حیوانات کے مانند موتیوں کے جو ڈورے سے ٹوٹ کر گرتی
ہیں اور پے در پے گرتے موتیوں کے اسمیں سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

باب ہے بیچ بیان نشانیوں کے آگے قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کے واضح ذکر کیں اس باب میں خبریں بڑی علامتیں قیامت کی کہ نزدیک اسکے واقع ہونگی
جیسے کہ ذکر کیں پہلے باب میں علامتیں چھوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تھا کہ ذکر نکلنے مہدی کا کہ وجود انکا ساتھ عیسی اور دجال کے ہوگا اس باب میں کرتے
ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثوں میں ساتھ ذکر فتنوں اور لڑائیوں کے کہ پہلے انکے نکلنے سے واقع ہونگے اور بعد انکے نکلنے کے ختم ہوجاوینگے واقع ہوا تھا تو قریب ہے
ذکر انکا اس باب میں ہوا اور جان کہ حدیثیں اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونے دس نشانیوں کے کہ مولف نے ذکر کیں مختلف آئی ہیں اور کلام بیچ تطبیق اور توضیح
اسکی کے بہت ہے اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کے کچھ اسمیں سے مذکور ہو اور بہت بڑے نشانی نشانیوں میں سے اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثیں اسمیں اکثر اور مشہور
ہیں اور دجال مشتق دجل سے ہے اور دجل بمعنی غلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہے دجل الحق بالباطل کہتے ہیں جس وقت کہ کوئی حق کو ساتھ باطل کے غلط کرے اور
فریب دے اور بمعنی کذب کے بھی آتا ہے پس پانا ان معنوں کا دجال میں ظاہر ہے اور سوا اسکے بھی وجوہ تسمیہ دجال کے قاموس میں مذکور ہیں اور مسیح اسم مشترک ہے
درمیان دجال و عیسی کے اور اکثر یہ ہے کہ اسکے نام کو مقید ساتھ دجال کے کرتے ہیں یعنی مسیح دجال کہتے ہیں اور عیسی علیہ السلام کو مطلق چھوڑتے ہیں اور عیسی کو مسیح
اس لیے کہتے ہیں کہ جب انکے ہاتھ کسی اندھے اور کوڑھی کو چھوتے تو وہ اچھے ہوجاتے اور اسی سبب سے کہتے ہیں کہ ماں کے پیٹ سے ممسوح یعنی پونچھے ہوئے نکلے آلائش کی کہ لڑکوں میں ہوتی ہے پیدا ہوتے
وقت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مسیح بمعنی صدیق کے ہے یا اس سبب سے کہ تلوے انکے پاؤں کا ہموار تھا نہ خم دار و بایک جیسا کہ اکثر لوگوں کا ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ بہت
سیاحت کرتے تھے زمین میں اور یہ وجہ مشترک ہے درمیان انکے اور دجال کے اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتے ہیں کہ ایک آنکھ اسکی ممسوح اور ہموار
تھی اور مسیح الوجہ اور ممسوح الوجہ اسکو کہتے ہیں کہ ایک طرف اسکے منہ کے ہموار ہو اور آنکھ و بھوں نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنی پونچھی گئی اس سے
دور کی گئی اس سے خیر و خوبی جیسے کہ مسح کی گئی عیسی سے شر و بدی پس وہ مسیح الضلالت ہے اور جیسے مسیح الہدی ہیں اور انکے نام میں مسیح ساتھ

زبر سیم اور سین مشدّدہ کے بھی آیا ہے اور بعضون نے کہا کہ مشدّد نام دجال کا ہے اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہ جو کہا ہے کہ نام دجال کا مسیح ہے سو استعارۃً ہے یہ ظاہر ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّا(بَّةَ) وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَ(رَبِ) وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا جھانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اس حال میں کہ ہم ذکر کرتے تھے آپس میں پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتے ہو کہا صحابہ نے کہ ذکر کرتے ہیں ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہ ہوگی قیامت یہان تک کہ دیکھو گے تم پہلے اسکے دس نشانیان پس ذکر فرمایا دھوئین کا ف ح یعنی دھوان کہ نکلے گا اور بھر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹھیریگا پس مسلمان مانند زکام زدہ کے ہوجائینگے اور کافر مانند مستون کے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں جو سورہ دخان میں آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بھی اسی پر محمول ہے بقول حذیفہ اور بعض صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین کے مراد اس سے وہ قحط ہے کہ قریش پر پڑا تھا آنحضرت کے زمانہ میں حضرت کی دعا سے کہ فرمایا تھا یا اللہ انپر قحط سات برس کا جیسے کہ کیا تو نے مصریون پر حضرت یوسف کے زمانہ میں پس مبتلا ہوئے قحط میں اور کھاتے تھے چمڑے اور مردے اور دیکھتے تھے ہوا میں ایک چیز مانند دھوئین کے اس لیے کہ بھوکا بسبب ضعف بصر کے ہوا کو مانند دھوئین کے دیکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہوا قحط سالی میں بسبب یبوست اور قلت مینہ اور کثرت غبار کے بصورت دھوئین کے معلوم ہوتی ہے مانند دھوئین کے ت اور ذکر کیا حضرت نے ان دس نشانیون میں سے نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا ف ح کہ نکلے گا مسجد حرام سے درمیان صفا و مروہ کے اور قول حق سبحانہ کا واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہے اسی پر اور لکھا ہے علما نے کہ وہ چارپایہ ہے کہ درازی اسکی ساٹھ گز کی ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ مختلف الخلقۃ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا میں سے پھاڑ کر نکلے گا اور اسکے ساتھ عصاے موسی اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنے میں ساتھ اسکے نہ پہونچ سکیگا اور اس سے نہیں بھاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سے اور لکھے گا اسکے منہ پر مومن اور مہر لگاویگا کافر پر ساتھ چھاپ کے اور لکھے گا اسکے منہ پر کافر کہا ہے بعضون نے کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام امام مہدی میں پھر ایام عیسی میں پھر بعد طلوع ہونے آفتاب کے مغرب سے ذکرہ ابن الملک ت اور ذکر کیا حضرت نے ان دس نشانیون میں سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونے اسکے سے چنانچہ بیان اسکا حدیث میں آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نے اترنا عیسی بیٹے مریم کا آسمان سے زمین پر ف ع یعنی ملا ہوا ساتھ ظہور امام مہدی کے اور نکلینگے عیسی نزدیک منارہ سفید کے جانب شرقی دمشق کے اور قتل کرینگے حضرت عیسی دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہے شام میں اور بعضون نے کہا فلسطین میں اور کہا گیا ہے کہ اول نشانیون میں ہونا دھوئین کا ہے پھر نکلنا دجال کا پھر اترنا عیسی کا پھر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پھر نکلنا دابۃ الارض کا پھر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اس لیے کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسی کے زمانہ میں یہان تک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلے مغرب سے پہلے نکلنے دجال کے اور اترنے عیسی کے تو نہووے ایمان مقبول کفار سے پس واو مطلق جمع کے لیے ہے پس نہیں وارد ہوگا کہ نزول عیسی کا پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ہے جیسا یون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچھ کہ آگے آتا ہے کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہے ت اور ذکر کیا حضرت نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ف ع ح لفظ یاجوج و ماجوج الف سے بھی ہے اور ہمزہ سے بھی اور یہ دو قبیلہ ہیں اولاد یافث بن نوح سے اور یہ دو نام ہیں عجمی اور بعضون نے کہا عربی ت اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دھنس جانا ایک خسف زمین مشرق میں اور ایک خسف زمین مغرب میں اور ایک خسف زمین عرب میں ف ع کہا ابن ملک نے کہ پایا گیا ہے خسف کئی جگہون میں لیکن احتمال ہے کہ مراد تین خسفون سے زیادہ اثر کیا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے ت اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلے گی جانب یمن سے

ہانکے گی وہ لوگون کو طرف زمین حشر کے ف ع کہ شام مین ہوگے لیکن ظاہر یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہوگا مبدا اسکا شام سے کیا وہ گی شام فراخ کر دیا جاوے گا
سب عالم اسمین اور اسے یہ نہین لازم آتا کہ یہ ہانکنا آگ کا لوگون کو بعد حشر کے ہوگا تا کہیں کہ علامات قیامت کی پہلے قیامت کے ہوگی و حشر بعد اسکے ہوگا اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سے کہا قاضی عیاض نے کہ شاید کہ وہ آگین جمع ہونگین کہ ہانکین گی لوگون کو یا ہوگا ابتدا نکلنا اسکا یمن سے اور ظہور اسکا حجاز
سے ذکرہ القرطبی پھر جمع درمیان اسکے اور درمیان اس روایت کے کہ بخاری مین ہی یہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالے گی لوگون کو مشرق سے
طرف مغرب کے ساتھ اس طرح کے ہی کہ آخریت اسکی باعتبار ان نشانیون کے ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اسکے باعتبار اسکے ہی کہ وہ اول ان نشانیون کی ہی
کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد انکے امور دنیا سے ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھ آنے انکے نفخ صور مین بخلاف ان نشانیون کے کہ ذکر کی گئین ساتھ اسکے کہ باقی
رہین گی ساتھ ہر نشانی کے انمین سے چیزین امور دنیا سے اسی طرح ذکر کیا ہی اسکو بعضے علماء توفیق دینے والون نے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی
کہ ایک آگ ہوگی کہ نکلے گی پرلے کنارے عدن سے کہ نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن مین ہانکے گی لوگونکو طرف میدان حشر کے اور اور روایت مین بیچ بیان سوین نشانی کے
بجاے ذکر نکلنے آگ کے یمن سے تاکنارہ عدن سے ذکر ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگون کو دریا مین نقل کی یہ مسلم نے ف ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہ ہی
کہ مراد اس روایت میں کفار ہین اور آگ انکی ہوگی ملی ہوئی ساتھ جھکڑ ہوا کے کہ مراد ریح التابعہ ہوگی بیچ ڈالنے انکے کے دریا مین اور وہ ہوگی جگہ حشر کفار کی
یا سفر فجار کی جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہوجائیگا آگ اور اسمین دلالت ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کے کہ وہ آگ نرمی والی انکے لیے ہوگی
بمنزلہ کوڑے کے ہانکنے کے لیے طرف محشر کے اور رسول اعلم ہے واللہ اعلم **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال
ستا الدخان والدجال ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربھا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم
رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی کرو تم ساتھ کاموں نیک کے چھ چیزون سے ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال
صالحہ کے پہلے پہونچنے ان چھ نشانیون قیامت کے اس لیے کہ دشوار ہوگا عمل بعد انکے یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق انکے کے اور وہ
چھ چیزین یہ ہین ترجمہ دھوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گھیر لے اور شامل ہو عامہ خلق کو اور
فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے تم مین سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کے کہ مخصوص ہوتا ہے ایک کے تم مین سے اور ہوسکتا ہی
کہ مراد ساتھ امر عامہ کے قیامت ہو اور ساتھ خاصہ کے موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سے ڈرایا قائم ہونے اسکے سے اور موت سے کہ قیامت صغری ہی
وعن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الایات خروجا طلوع الشمس من
مغربھا وخروج الدابۃ علی الناس ضحی وایھما ما کانت قبل صاحبتھا فالاخری علی اثرھا قریبا رواہ مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اول نشانیون قیامت کی از روے نکلنے کے نکلنا آفتاب کا ہی مغرب
کی طرف سے ف ع کہا طیبی وغیرہ نے کہ اگر کہا جاوے کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سے نہین ہی اول نشانی اس لیے کہ دھوان و دجال پہلے اسکے ہوگا کہین گے ہم نشانیان
یا تو نشانیان ہین قریب قایم ہونے قیامت کے اور یا نشانیان ہین دلالت کرنیوالی اوپر جلد قایم ہونے قیامت کے اور حصول اسکے کے پس اول میں سے بعثت ہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہی سب اور دھوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند انکے کے اور دوسری میں سے نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور
ہانکنا اسکا لوگونکو طرف محشر کے اور نام رکھا گیا اسکا اول اس لیے کہ یہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکے حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکے آتی ہی لا تقوم الساعۃ
تطلع الشمس من مغربھا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اسکی معلوم ہوچکی لوگون پر اور کلام کرنا اسکا ساتھ انکے وقت چاشت کے ف ع لفظ خروج ساتھ
رفع کے عطف ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی لیکن لازم آتا ہی یہ کہ ہو اول متعدد اور کہا ابن ملک نے کہ شاید واو بمعنی او کے ہی اور موید ہی اسکا وہ جو ایک روایت ۱۴۰

اسلیے کہ مین ہی اور خروج الدابۃ علی الناس اور یہ موافق تر ہی ساتھ قول حضرت کے وایہمات اور جو یہان دونون علامتون مذکورہ مین ہی کہ پہلے دوسرے کے ہوگی پس
دوسرے واضح ہوگی پیچھے اسکے نزدیک نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کے اور نشانیون مین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلے
ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اسکے ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلے ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اسکے ہوگا اور وہی ہے بابت ترتیب تقدم اور
تاخر ان دو علامتون کے متعین وارد نہین ہوئی اور مبہم چھوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونون اور علامتون مین سے کہ جنس انکے سے ہون پہلے واقع ہونگے اور
حدیث ان اولہا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول ک وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا خرجن
لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من مغربہا والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اسکا کہ نہ تھا
ایمان لایا پہلے سے یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کیے اس شخص نے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کرنے کی تھی پہلے سے
یعنی توبہ گناہون سے بھی اسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیان یہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع ح
اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بسبب واقع ہونے انکے کے متعین ہو جائیگا اور حال آخرت معائنہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان تھا غیب ہی اور مقدم کیا طلوع کو
اگرچہ ہی متاخر وقوع مین اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونے توبہ کا اسپر ہی اور ملایا گیا ہی نکلنا غیر اسکی کا ساتھ اسکے وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حین غربت الشمس اتدری این تذہب ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب حتی تسجد
تحت العرش فتستاذن فیؤذن لہا ویوشک ان تسجد ولا تقبل منہا وتستاذن فلا یؤذن لہا ویقال لہا ارجعی من حیث جئت
فتطلع من مغربہا فذلک قولہ والشمس تجری لمستقر لہا قال مستقرہا تحت العرش رواہ مسلم اور روایت ہی ابوذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو اے ابوذر کہ کہان جاتا ہی یہ آفتاب کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا بہت جانتا ہی فرمایا کہ یہ آفتاب
جاتا ہی یہان تک کہ سجدہ کرتا ہی نیچے عرش کے ف ع کہا بعضے محققین نے کہ نہین مخالف ہی یہ اللہ تعالی کے قول کے وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ مراد ساتھ
اسکے نہایت جگہ پہونچنے بینائی کے ہی اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کے بعد غروب ہونے کے ہی اور حدیث مین وہم اسپر کہ گمان کرتا ہی یہ کہ مراد ساتھ
مستقر اسکی کے نہایت اس جگہ کے ہی کہ پہونچے طرف اسکے بلندی مین اور یہ ایک دن ہی سال بھر مین تاتمام ہونے امر اسکے کے وقت تمام ہونے دنیا کے کہا
خطابی نے شاید احتمال ہی یہ کہ مراد ساتھ اسکے یہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اسکو پھر اذن مانگتا ہی تا اوسے
حضرت حق مین طلوع کی اذن دیا جاتا ہی آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی مشرق کی طرف کو جاوے اور طلوع کرے ف ح اور ظاہر ہی کہ مراد استیذان سے بھی طلب کرنا اذن طلوع
کا ہو طریق معہود پر اور اذن دینا ساتھ اسکے ت اور قریب ہی یہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجود اسکا اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اسکو
اور کہا جاویگا آفتاب کو پھر جا جہان سے آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سے آیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پھر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے پس یہی مراد قول اللہ تعالی
کے سے کہ فرمایا اور آفتاب روان ہی واسطے قرارگاہ اپنی کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کے کہ مستقر اسکا یعنی اسکے ٹھہرنے
کی جگہ نیچے عرش کے ہی ف ح کہ بعد غروب کے وہان جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی طلوع کی اذن دیا جاتا ہی اسکو اور جاننا چاہیے کہ بیچ تفسیر بغوی کے
اور وجہین بھی بیچ معنی اس آیۃ کے لکھی ہین اور شافی نہین کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کے بیچ تفسیر آیۃ کی کے واقع ہوا ہین ہوا ارادہ اسکا عجب ہی کہ اس وجہ کو اصلا
ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سے بھی شک دلی اس باب مین ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ وعن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ما بین خلق ادم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بیٹے حصین کے سے کہ کہا سنا مین نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا میں درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنی ازروئے فتنہ اور بلا اور
اختلال و استدراج کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَ
إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی
نہیں پوشیدہ ہے تم پر ف ع یعنی پہچانا ہے تم نے اسکو ساتھ صفتوں کمال کے اور ایمان لائے ہو اسپر جیسے کہ شرع میں آیا ہے پس گمراہ نہو بسبب دیکھنے سحر و فریب
وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی ت تحقیق اللہ تعالی نہیں کانا ف ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہے نہ ثابت کرنا اعضاء کا ساتھ صفت کمال کی
بلکہ یعنی اللہ سبحانہ منزہ ہے عیبوں سے نہیں اور اسکی آنکھ جیسی کہ آدمیوں کی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہوت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا
کہ آنکھ اسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ طافیہ ساتھ ی کے ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہے یعنی بلند کیا اور نہیں
منافات ہے درمیان اس روایت کے اور درمیان اس روایت کے انہا لیست بناتیہ ولا حجراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دھنسی ہوئی واسطے امکان جمع ہونے دونوں وصفوں کو
کے ساتھ اختلاف دونوں آنکھوں کے یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا تورپشتی نے کہ بیچ ان حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں دجال کے وصف میں کلمات متنافرہ یعنی مخالف
آئے ہیں کہ مشکل ہے توفیق انمیں لیکن ہم بیان کرینگے ہر ایک کو انمیں سے علیحدہ اس حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث میں تو ہے کہ آنکھ اسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی
اور اور حدیث میں ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھ اسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور میں آیا ہے کہ آنکھ اسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ حجراء اور توفیق انمیں یہ ہے کہ
اختلاف وصفوں کا بحسب اختلاف دونوں آنکھوں کے ہے یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور موید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ عور ہوگا داہنی
آنکھ کا اور حذیفہ کے حدیث میں آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہے کہ اسپر خنہ سوا ہوگا اور یہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ عور ہوگا بائیں آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف
مختلفہ میں یہ ہے کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہے یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اسلئے کہ معنی عور کے اصل میں عیب کے
ہیں پس اسکی آنکھ داہنی بھی عیبدار ہے اور بائیں بھی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ
الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ف ح کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال
کا کسی پر معین نہیں کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلے قیامت سے نکلیگا اور جبکہ وقت قائم ہونے قیامت کا معین نہیں ہے وقت نکلنے اسکے کا بھی معین نہیں
ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص و عیب دار اپنی ذات میں
اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا عوام کے سمجھانے کیلیے ہے کہ انکی عقل و فہم میں آجاوے جیسے کہ وارد ہوا ہے کلم الناس علی قدر عقولہم ت لکھا ہوگا
درمیان دونوں آنکھوں اسکی کے لفظ کفر کا ف ح ع مصابیح اور مشکوۃ کے نسخوں میں ان تینوں حرفوں کو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہے گویا دجال کے منہ پر بھی
اسی صورت سے لکھا گیا ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کے نہ طرف رشد کے لیکن جب ہی اجتناب اس سے اور یہ بڑی نعمت ہے
اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے حق میں کہ ظاہر کردی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھوں اسکی کے **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ
يَقُوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دوں میں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھ اسکے کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہے کہ تحقیق
دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کے یعنی اسکے ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسائش اور محنت کے ہونگے یا لطف

و تعریف جسکو کہیگا یہ جنت ہے وہ ہوگی آگ ف ح ع کہا ایک شارح نے یعنی داخل ہونا اسمین اور اختیار کرنا اسکا سبب ... داخل ہونے دوزخ کا ہوگا اور
اسی قیاس پر جسکو کہیگا یہ آگ ہے حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اسکی اور جھیلیگا اسکی ایذا مستحق ہوگا جنت کے داخل ہونے کا اسلیے
کہ اسنے تکذیب کی اسکی لیکن ظاہر یہ ہے کہ وہ دونون منقلب ہو جائینگے اور فعل انکا الٹ جاویگا جیسے کہ وارد ہوا ہے القبر روضة من الجنة او حفرة
من حفر النیران اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور ایسی ہی دنیا ہے کہ جسکا نام رکھا گیا ہے سجن ہو جاتا ہے جنت
عارفین کیلیے کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ قول اللہ تعالی کے ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہے اور ایک
عقبی مین اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کے بسبب عدم حضور انکے کے ساتھ رب اپنی کے مانند سم کے ہے وسم مارنے ہی کی ہے در تم مارنے والی تازگی دنیا
ہے اور چونکہ مقصود ڈرانا تھا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی بھی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہے لیکن یہان مقید ہے والتی یقول انہا النار ہی الجنة
اور اسکے مانند ہے دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت صورت اسکی نعمت ہے اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اسکی منحہ ہے اور منحہ اسکی محنت اور جسم قسم اسکا مختلف ہے مانند بیل کے
کہ مار ہے محبوب کیلیے اور وہ ہے محجوب کیلیے سچ لو تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسے کہ ڈرایا ساتھ اسکے نوح نے قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے تخصیص نوح
کی باوجود عموم حکم کے سبب یہ ہے کہ انکے کہے مقدم مشاہیر انبیا کے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ
عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ
مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ اور روایت ہے حذیفہ سے
اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق دجال نکلے گا اس حال مین کہ اسکے ساتھ پانی ہوگا ف ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہے پانی سے قسم
اسباب چین سے بحسب ظاہر کے کہ تعبیر کی گئی ہے اس سے ساتھ جنت کے پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا لوگ اسکے انکو کہ اطاعت کرین اسکی ت
اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا وال اسمین خوف ہوگا او سکا اسکو ڈرانی کریگا اسکی ت پس
جسکو دیکھینگے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکھینگے لوگ آگ پس وہ ہوگا پانی ٹھنڈا شیرین ف ع معنی یہ ہین کہ کر دیگا
اللہ تعالے اسکی آگ کو پانی ٹھنڈا اس شخص پر کہ جھٹلاویگا اسکو اور ڈالدیگا وہ اسکو اسمین غصہ ہوکر جیسے کہ کر دیا نمرود کی آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی ابراہیم
علیہ السلام پر اور کر دیگا اسکے پانی کو کہ دیگا وہ اسکو اس شخص کو کہ تصدیق کریگا اسکی آگ جلانے والی ہمیشہ کو محمل اسکا یہ ہے کہ جو کچھ فتنے اسکے ظاہر
ہونگے نہین ہوگی انکے لیے حقیقت بلکہ خیال او شعبدے ہونگے جیسے کہ کرتے ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی بدل دیگا ماہیت
اسکے پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہے ہر چیز پر بیت پس جو شخص کہ پاوے اسکو یعنی دجال کو یا اسکے فریبون کو کہ ذکر کیے گئے تم مین سے پس چاہیے کہ پڑے
اس چیز مین کہ دیکھے اسکو آگ پس یعنی اختیار کرے تکذیب اسکی اور نہ پروا کرے ڈالنے اسکے کی اس چیز مین کہ دیکھے اسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا ف ع یعنی ایک آنکھ حقیقت مین یا ساتھ تقلیب یعنی بدل دینے ماہیت کے یا بحسب مال کے والا علم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سے ہے پس تقدیر یہ ہے
اور نہ تصدیق کرے اسکی بسبب رغبت پانی کے کہ اسکے ساتھ ہوگا اس لیے کہ وہ ایک عذاب اور حجاب ہوگا ت نقل کی بخاری اور مسلم نے اور
زیادہ کی مسلم نے یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکھ کا ف ش ع یعنی ایک آنکھ اسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کے نہین ہوگا اسکے لیے اثر
آنکھ کا ت اوپر یعنی دوسری آنکھ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت ہوگا یا جلد یا منی ہوگی آنکھ پر ناخنہ ہوگا لکھا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکھون اسکی کے
لفظ کافر کا یا لکھا ہوگا کہ وہ کافر ہے پڑھیگا اسکو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا ف ح یعنی وہ کہ پہلے علم کتابت کا رکھتا تھا یا نہ رکھتا تھا

جان کر ظاہر یہ ہے کہ نا خنہ یعنی آنکھ غیر مشی ہوسکے ہوگا اس لیے کہ معنی ممسوح کے یہ ہیں کہ ایک جانب آنکھ اور ابرو اصلا نہوں اور ہموار ہو یعنی ہو نہیں یا خنہ ہو آنکھ میں کیا معنی رکھتا ہے مگر یہ کہ مراد ممسوح سے عیب سے ملتی ہے۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کانا ہوگا بائیں آنکھ کا کثرت سے ہونگے بال اسکے ساتھ اُسکے ہوگی بہشت اُسکی اور آگ اُسکی پس آگ اُسکی بہشت ہے اور بہشت اُسکی آگ نقل کیا یہ مسلم نے **ف ع** اور یہ گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکھ کا اور ایک آنکھ اُسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق انمیں یہ ہے کہ ایک آنکھ اُسکی بالکل نہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس صحیح ہے کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اس لیے کہ عور کے معنی اصل میں عیب کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت افہام متفرقہ کے پس ایک قوم تو دیکھیگی اُسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکھیگی اعور الیمنی تاکہ دلالت کرے اُسکی بطلان امر پر اسلیے کہ جب دکھائی دیگی خلقت اُسکی جیسے کہ ہو دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہے اور احتمال ہے یہ کہ ہوا ایک آنکھ دونوں میں سے بسبب سہو راوی کے۔ **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا اُسنے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یعنی اُسکے نکلنے کا اور تمام امور اُسکی کا اور لوگوں کے مبتلا ہونیکا بسبب اُسکے پس فرمایا اگر نکلے دجال اور میں ہوں موجود تم میں یعنی بالفرض والتقدیر پس میں جھگڑونگا اُس سے سامنے تمھارے **ف ع** یعنی غالب ہونگا اسپر ساتھ دلیل کے اور اسمیں ارشاد ہے طرف اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جھگڑتے اور غالب ہونے میں اُسپر ساتھ دلیل کے غیر محتاج طرف مدد گار کے استا ہی میں سے جان کہ صریحوں اور دلیلوں اور قرائن سے معلوم ہوا ہے کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا اور اسی طرح جو حضرت نے فرمایا اس حدیث میں یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کے اور مبہم ہونے وقت اُسکے کے اور ڈرانے خوف فتنہ اُسکے کے مکلفین پر ہے اور اگر نکلا اور نہوا میں تم میں پس ہر شخص حجت کرنے والا ذات اپنی کا ہوگا **ف ع** یعنی دفع کریگا فتنہ اُسکے کو اپنے سے ساتھ دلیلوں قطعیہ شرعیہ اور عقلیہ کے کہ اُس پاس ہیں اور غالب ہوگا اُسپر کذا قال الطیبی اور یہ اُس تقدیر پر ہے کہ وہ سنے حجت والا پس معنی یہ ہیں کہ ہر ایک دفع کریگا اپنے نفس سے شر اُسکے ساتھ جھٹلانے اُسکے کے اور اختیار کرنے صورت تعذیب اُسکی کے **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر **ف ع** یعنی حافظ اسکا ہے بعد میرے رہیگا وہ کریگا اُسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اُس سے اور یہ دلیل ہے اُسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہے اگرچہ نہو ساتھ اُسکے نبی اور امام پس اسمیں رد ہے امامیہ پر **ت** تحقیق دجال **ف ع** یہ استیناف ہے بیان بعض احوال اُسکے کا اور بیان بعض اُس چیز کا کہ مفید ہے بیچ دفع شر افعال اُسکے کے **ت** جوان ہوگا **ف ع** اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ وہ عمر ہے ابن صیاد کے یا اشارہ ہے اسپر کہ وہ محروم ہے سفیدی وقار سے **ت** بہت مڑے ہوئے بالونکا آنکھ اُسکی ہوگی ہوگی گویا کہ میں تشبیہ دیتا ہوں اُسکو ساتھ عبد العزی بن قطن کے **ف ع** یہ عبد العزی کہ ایک یہودی کا نام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ شخص … ہے کا … اُسکا … اور ہوسکتا ہے اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ میں سے کہ مرا جاہلیت میں آنحضرت نے تشبیہ دی دجال کو اُسکے ساتھ …

بجرم اسکی مشابہت کا مضمون کیا کہ فرماتے ہیں گویا تشبیہ دیتا ہوں اُسکی ساتھ اور اور حدیثوں سے جزم تشبیہ کا بھی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کانی واسطے تاکید کے ہی اور تقریر تشبیہ کے ہی ت پس جو شخص پاوے اسکا تم میں سے پس چاہیے کہ پڑھے سامنے اسکے آیتیں اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا بات کے واسطے دلالت کرنے ان آیتوں کے اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالیٰ کے اور ثبوت کتاب و آیات بینات اُسکے کے اور صدق رسول اُسکے کے اور آنے رسول کے ساتھ معجزات اپنی کے کہ کرینگے خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا و تابع اُسکا بیکار ہے گا ہلاکت وفجور کو اور کہا طیبی نے کہ معنی یہ ہیں کہ قرات اُسکی امان ہو پڑھنے والے کے لیے فتنہ اُسکے سے جیسے کہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نے شر فتنہ دقیانوس جبار کے سے کہ اُسکے زمانہ میں تھے ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی میں بھی آیا ہی پس چاہیے کہ پڑھے اول کی آیتیں سورہ کہف کی البتہ تحقیق وہ سب امان تمہارے کی ہیں فتنہ دجال کے سے ف ح ع اور بعضے حدیثوں میں پڑھنا ان آیتوں کا وقت سونے کے بھی آیا ہی اور لفظ جوار ساتھ زبر جیم کے اور زا آخر کے ہی اکثر صحیح نسخوں میں بمعنی ہمسائگی اور امان کے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زبر جیم اور را کے آیا ہی بمعنی کاغذ یعنی چھٹی کے کہ لیتا ہی اُسکو مسافر بادشاہ سے یا اُسکی نایبوں سے تاکوئی روک ٹوک نکرے اُس سے راہ میں اور بعضے شرحوں میں ساتھ پڑھنے براد باشی کے ہی اور زبر فصیح تر ہی بمعنی امان کے پھر جاننا چاہیے کہ حصن حصین میں ہی کہ آیتیں متعدد آئی ہیں اس باب میں کہا ہی جو کوئی پڑھے سورہ کہف جیسے کہ اتاری گئی ہی ہوگی اُسکے لیے ایک نور کی مقام اُسکے سے مکہ تک اور جسنے پڑھیں دس آیتیں اُسکی آخر سے پھر نکلے دجال نہیں مسلط ہوگا اُسپر اور اور روایت میں ہی جسنے یاد کیں دس آیتیں اُسکی اول سے بچا دجال اور اور روایت میں ہی جسنے پڑھیں تین آیتیں اول کہف سے بچا دجال کے فتنہ سے اور بہت ظاہر تطبیق ان میں یہ ہی کہ پڑھنے میں اور دیکھے پڑھنے میں یہ ہی کہ کمتر اُس چیز کا کہ محفوظ رہیگا بسبب پڑھنے اُسکے سے پڑھنا تین کا ہی اور حفظ انکا اولیٰ ہی اور یہ نہیں منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنے والا ہی ایک راہ سے کہ واقع ہی درمیان شام اور عراق کے پس فساد کریگا داہنی اور فساد کریگا بائیں ف ع یعنی بھیجیگا لشکر اپنے داہنی اور بائیں اور نہیں اکتفا کریگا فساد کرنے میں بیچ اون شہروں کے کہ جاویگا اُنمیں اور متوجہ ہوگا انکی طرف پس نہیں امن میں ہوگا اُسکے شر سے کوئی مومن اور نہیں خالی ہوگی اُسکے فتنہ سے کوئی جگہ ت اے بندو اللہ کے ف ع اے مومنو کہ موجود ہوگے اُس زمانہ میں یا تم ہی مخاطب ہو بالفرض اگر پاؤ اُس وقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنے دین پر کہا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹھہرنا اُسکا زمین میں فرمایا چالیس دن ف ع آگے آتی ہی ایک حدیث کہ ٹھہریگا دجال زمین میں چالیس برس لیکن نقل کیا ہی بغوی نے شرح السنہ میں کہ نہیں صلاحیت رکھتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کے اور بر تقدیر اُسکی صحت کے شاید کہ مراد ساتھ ٹھہرنے کے دونوں ٹھہرنے میں سے ٹھہرنا خاص ہو اور یہ وصف معین ہے کہ واضح ہو خبر اُسکی عالم پر ت ایک دن یعنی اون دنوں میں سے مقدار برس روز کی ہوگا یعنی درازگی زمانہ میں اور ایک دن مقدار مہینے کے ہوگا اور ایک دن مقدار ہفتہ کی اور باقی روز اُسکے مانند دنوں تمہارے کے کہ جیسے ہمیشہ ہوتے ہیں عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کے کیا کفایت کریگی ہمکو اُسمیں نماز ایک دن کی فرمایا نہیں بلکہ اندازہ کرنا واسطے نماز کے بیچ مقدار دن کی ف ع ح یعنی جب گذرے بعد طلوع فجر کے اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اُسکے اور ظہر کے ہر روز میں پس ظہر پڑھنا پھر جب گذرے بعد اُسکے اتنا وقت کہ ہوتا ہی اُسمیں اور عصر میں ہر روز پس عصر پڑھنا پھر جب اتنا وقت گذرے کہ ہوتا ہی درمیان مغرب میں ہر روز مغرب پڑھنا اور اسی طرح عشا اور فجر کو سمجھو غرض کہ پانچوں نمازیں ایسے اندازے سے پڑھ لیا کرنا یہاں تک کہ وہ دن برس کا گذرے اور یہی حساب ہی اُن دونوں میں کہ مہینا بھر اور ہفتہ بھر کے ہونگے اور یہ دن واقع میں بقدر مذکور دراز ہونگے اللہ تعالیٰ قادر ہی ہر چیز پر یہ جو بعضوں نے کہا ہی بسبب کثرت ہموم وغموم کے اسقدر معلوم ہونگے یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اُسکو پوچھنا راوی کا حضرت سے کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضے جو یہ شبہ کرتے ہیں کہ نماز تو وقتوں پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کے جب یہ وقت نہونگے تو نمازیں کیونکر پڑھینگے یہ شبہ ہیچ ہی جب شارع نے اس دن کو مخصوص کیا یہ حکم ٹھہرا دیا پھر کسیکو جگہ چون وچرا کی نہیں اور توربشتی وغیرہ نے اور بھی جواب اسکے لکھے ہیں بخوف درازگی کے نہیں لکھے جو چاہے مرقات میں دیکھ لے ت کہا ہمنے یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اُسکا یا کیا ہوگی کیفیت اُسکی جلد چلنے کی زمین میں فرمایا مانند مینہ کے ف ع مراد

مینہ سے جیسا ابر یعنی جلدی چلیگا وہ زمین میں مانند چلنے ابر کے ت جستجو کرتی ہے پیچھے سے اسکے باد پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا انکو یعنی طرف الوہیت اپنے کے پس
ایمان لاوینگے وہ اُسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برسا دیگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اُگاویگی یعنی سبزہ ترج ہوگا اُسکا واحد تمہاری طرف سے پس شام کو
آوینگے اُنپر مواشی اُنکے یعنی وہ جو کہ گئی تھی صبح کو چرنے کیلیے دراز ترین اُسکے کہ تھے از روی کوہانوں کے ش ح لفظ ذری جمع ذروہ کی ہے بمعنی کوہان
اونٹ کے اور اعلاء ہر چیز کو بھی کوہان کہتے ہیں مراد فربہی مواشی کی ہے کہ کوہان اُسکی فربہی سے دراز ہو جائینگے ت اور خوب پورے اُسکے کہ تھے از روی
تھنون کے یعنی تھن خوب بھرے ہونگے دودھ سے اور خوب کھچے ہوئے اُسکے کہ تھے از روی کوکون کے یعنی بسبب کثرت علف او سیری کے ثم یاتی القوم فیدعوهم فیرد
ون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شیء من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزک فتتبعه کنوزها کیعاسیب
النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه یضحک فبینما هو
کذلک اذ بعث الله المسیح ابن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین واضعا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طاطا
راسه قطر واذا رفعه تحدر منه مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسه الا مات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه
فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله ثم یاتی عیسی قوم قد عصمهم الله منه فیمسح عن وجوههم ویحدثهم بدرجاتهم
فی الجنة فبینما هو کذلک اذ اوحی الله الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور پھر آویگا دجال ایک قوم
کے پاس پس بلاویگا انکو ف ح یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کے ت پس رد کرینگے اُسپر قول اُسکا یعنی قبول نہیں کرینگے اُسکو اور ایمان نہیں لاوینگے
اُسپر پس پھریگا اُنسے یعنی پھر جاویگا اُسکو لے کر اُنسے پس صبح کرینگے قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اُنکے ہاتھوں میں کچھ مالون اُنکے سے
ف ع حاصل یہ کہ مومن بسبب اُسکے مبتلا ہونگے طرح طرح کے بلاؤں اور محنتوں اور ضرروں میں لیکن ہونگے صابر اور راضی اور شاکر بسبب اُسکے کہ دین ہونگے
انکو اللہ تعالی نے صفتیں اولیاء کی برکت سے انبیا کے ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنے خزانوں کو پس پیچھے چلینگے دجال
کے خزانے اُس ویرانہ کے مانند امیران شہد کی مکھیوں کے ف ح یعاسیب جمع یعسوب کی ہے بمعنی سردار شہد کے مکھیوں کے یعنی جیسے یعسوب آگے ہوتا ہے
اور شہد کے مکھیاں اُسکے ساتھ پیچھے پیچھے ہوتی ہیں اسی طرح دجال کے ساتھ خزانے پیچھے پیچھے چلینگے اسی جہت سے ہر قوم کے سردار کو یعسوب کہتے ہیں چنانچہ ایک روایت
کی ہے طیبی نے حضرت علی سے بطریق مرفوع کے علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنوں کا ہے کہ متابعت کرتے ہیں وہ اُسکی اور پناہ ڈھونڈتے
ہیں ساتھ اُسکے اور مال سردار منافقوں کا ہے کہ اُسکی پناہ ڈھونڈھتے ہیں وہ اُسکے پیچھے جاتے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح میں بھی آیا ہے کہ حضرت علی نے انکو مرثیہ میں فرمایا ہے
کنت للدین یعسوبا ت پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی میں یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اُسکو ساتھ تلوار کے ف ع یعنی غصہ ہوکر
اُسپر بسبب قبول کرنے دعوت الوہیت اُسکی کے یا واسطے ظاہر کرنے قدرت کے اور تمہید کرنے خرق عادت کے پس کاٹ دیگا اُسکو دو ٹکڑے مانند پھینکنے تیر کے
نشانے پر ف ع ح یعنی فاصلہ درمیان دونوں ٹکڑوں کے بمقدار پھینکنے تیر کے ہوگا کہ نشانے پر مارتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ پہونچیگا ضربہ
اُسکی شمشیر کا مانند پہونچنے تیر کے نشانے پر ت پھر بلاویگا دجال اُس جوان کو پس متوجہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کے اور درخشان ہوکر چمکتا ہوگا منھ
اُسکا تبسم و بشاشت ف ع اور کہیگا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکھے معبود ہونیکی ت پس ہوگا ایسے کہ دجال ایسے کاموں اور خراب و گمراہ کرنے میں ہوگا کہ ناگاہ
بھیجے گا اللہ تعالی مسیح مریم کے بیٹے علیہما السلام کو پس اُترینگے وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب مشرق دمشق کے ف ع اور اور روایتوں میں آیا ہے کہ عیسے
اُترینگے بیت المقدس میں اور اور روایت میں ہے اردن میں اور اور روایت میں ہے کہ عسکر مسلمین میں کہتا ہوں میں شاید اُترینگے بیت المقدس میں نزدیک ابن
۲۰ ماجہ کے ہی وہ بہتر نزدیک مع ح کے ہے اور نہیں منافی ہے تمام روایتوں کی اس لیے کہ بیت المقدس جانب مشرقی دمشق کے ہے اور وہ عسکر مسلمین کا ہی اسی لیے کہ وہ اور اردن نام ہے

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہوا ہے اگرچہ نہین ہی بیت المقدس مین اب منارہ لیکن ضرور ہے کہ بنیگا پہلے اترنے عیسیٰ کے اعلم
ت درحالیکہ ہونگے عیسیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کے ف ع یعنی پہنے ہونگے کپڑے دو رنگے ہوئے زعفران کے یا ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد رنگ
کا ہی اور بلفظ مہرودتین ساتھ دال مہملہ کے ہی اور ذال معجمہ کے بھی ت رکھنے والے ہونگے مسیح دونون ہتیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتون کے ف ع
یہ حال ہی واسطے کیفیت آنا انکے جیسے کہ پہلا جملہ حال تھا واسطے کیفیت لباس وجمال انکے کے پھر بیان کیا انکا او حالت جس وقت جھکا وینگے
سر اپنا ٹپکیگا پسینا انکا اور جب اٹھا وینگے سر اترینگے انکے بالون سے قطرے مانند دانون چاندی کے کہ مانند موتیون کے ہونگے ف ع ح
یعنی صفائی اور سفیدی مین نہایہ مین لکھا ہی کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کے اور بروزن غراب کے دانے چاندی کے بنے ہوئے بہیئت بڑے موتیون
کے اور دانہ کہا جاتا ہی کہا طیبی نے کہ مشابہت کی عوض ہے قطرون کو ساتھ جمان کے بڑائی مین پھر تشبیہ دی جمان کو ساتھ موتی کے بیچ صفائی کے اور خوبی کے
اور بعضون نے کہا کہ جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کے چھوٹے موتی اور تخفیف میم سے دانے کہ چاندی کے بنین اور یہان مراد خبر ہی یعنی جب جھکا وینگے سر
ٹپکینگے انکے سر کے بالون سے قطرے نورانی اور جب اٹھا وینگے سر ٹپکینگے وہ قطرات کنایہ ہی ہمارا و تازگی اور طراوت جمال انکے سے ت پس نہین ممکن ہوگا اور
واقع ہوگا کسی کافر کو کہ پاوے بو دم عیسیٰ کی سے مگر یہ کہ مرجاوے اور دم انکا پہونچیگا جہان تک پہونچیگی نگاہ انکی ف ع جائز ہے کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سے واسطے
حکمت دکھانے خون انکے کے نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اسکا مومنون کے دلون مین اور جائز ہے کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اترنے انکے کے
پھر جاتی ہو جس وقت کہ دیکھین دجال کو واسطے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نے کہا کہ جبدم مسیح کا ذکر کیا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتھ
انکے ہلاک کرنا کافر کا نہ دم معتاد پس مراد دجال کا واسطے ہونے دم مقصود کے ہوگا سبحان اللہ ایک وقت وہ تھا کہ حضرت عیسیٰ دم سے مردہ کو زندہ کرتے
اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندون کو مارینگے ت پس ڈھونڈھینگے عیسیٰ دجال کو یہان تک پاوینگے اسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتھ پیش لام اور
تشدید دال کے نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریب بیت المقدس کے سے اور بعضون نے کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین
مین ت پس قتل کرینگے اسکو پھر آوینگے عیسیٰ کے پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا انکو اللہ تعالی نے دجال کے شر سے پس پونچھینگے عیسیٰ انکے مونہون سے گرد و غبار وقت
و محنت کا ف ع احتمال ہی یہ کہ ہو یہ پونچھنا اپنے ظاہر معنی پر کہ پونچھین گرد از راہ اکرام انکے کے یا اشارہ ہی طرف دور کرنے شدت و خوف کے انسے
ت اور خبر دینگے انکو درجات اور مرتبے انکے سے کہ پاوینگے جنت مین درینگا ہی کہ عیسیٰ اس طرح سے ہونگے ناگہان وحی بھیجیگا اللہ تعالی طرف عیسیٰ کے تحقیق
مین نے نکالے ہین کتنے ایک بندے اپنے نہیں طاقت و قدرت کسیکو انسے لڑنیکی ف ع طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اس لیے کہ آثار قدرت کے کام
مین ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہین اور تثنیہ لائے مبالغہ کے لیے ت پس جمع کر اور محافظت کر میرے بندون کی لیجا کر طرف کوہ طور کے ویبعث اللہ یاجوج
ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا إلى جبل الخمر
وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الأرض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم إلى السماء فيرد الله عليهم نشابهم
مخضوبة دما ويحصر نبي الله وأصحابه حتى يكون رأس الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى
فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا
ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه إلى الله فيرسل الله طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله
اور بھیجیگا اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو کہ نام دو قبیلون کا ہی اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑین گی لپکتی ہونگی پہلے انکے یعنی اول جماعت انکی طبریہ کے
ف ع طبریہ منسوب طبریہ کی ہی اور بحیرہ تصغیر بحرہ کہ یعنی دریا کے یعنی چھوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اسکا دس کوس کا ہے اور وہ طبریہ مین ہے

کا نام ایک قریہ کا ہے شام میں **ت** پس پی جاوینگے جو کچھ اس میں ہوگا پانی اور پچھلی جماعت انکی کہ پیچھے آویگی اُنسے پس کہینگے کہ وہ تحقیق تھا اس میں کبھی پانی پھر چلینگے یہاں تک کہ پہونچینگے طرف جبل کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے بیت المقدس میں **ف ع** اور بلفظ خمر ساتھ زبر خ اور میم کے یعنی خوب گنجان پتّے ہونے سے یا جو کچھ چھپاتا ہے کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سے اور اس پہاڑ میں درخت بہت ہیں اس لیے اُسکا جبل الخمر نام ہوا **ت** پس کہینگے یاجوج ماجوج تحقیق قتل کیا ہمنے اُن شخصوں کو کہ زمین میں تھے آؤ پس چاہیے کہ قتل کریں ہم اُن شخصوں کو کہ آسمان میں ہیں پس پھینکینگے تیر اپنے طرف آسمان کے پس پھیر دیگا اللہ تعالی اُن پر تیر اُنکے رنگے خون میں **ف ع** یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سے تاکہ وہ گمان کریں کہ ہم اثر پہونچا سکتے ہیں آسمان والوں سے اور قمال نے کہا وہ تیر کسی جانور کے لگ کر سرخ ہو جاوینگے پس اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ پہونچیگا فساد اُنکا عالم سفلی اور علوی کو **ت** اور روکے جاوینگے نبی اللہ یعنی حضرت عیسی اور یار اُنکے یعنی اس امت کے مومن کوہ طور پر یہاں تک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک اُنکے کے بہتر سو دینار سے واسطے ایک تمہارے کے آج کے دن **ف ح** یعنی فاقہ اور احتیاج اُنکی اس حد کو پہونچیگی کہ کلہ بیل کا باوجود یہ کہ بہت ارزان ہے تمام اجزاء بیل میں بہتر ہوگا سو دیناروں سے اُنکے نزدیک اور باقی اجزا گوشت کو پھر قیاس کرنا چاہیے کہ کیا حال رکھتے ہونگے اور کیا مرغوب اور بیش قیمت ہونگے اُنکے نزدیک **ت** پس رغبت کرینگے یعنی دعا اور زاری کرینگے اللہ تعالی سے ہلاک کرنیکے نبی اللہ کے عیسی اور یار اُنکے پس بھیجیگا اللہ تعالی اُن پر کیڑے اُنکی گردنوں میں **ف ح** نغف ساتھ زبر نون اور غین کے کیڑے سے کہ اونٹ و بکری کی ناک میں پڑ جاتے ہیں **ت** پس ہو جاوینگے مردہ مانند مرنے ایک جان کے یعنی سب ایکبار گی مر جاوینگے قہر الٰہی سے کہ غالب ہے ہر چیز پر پھر اترینگے پیغمبر خدا عیسی اور یار اُنکے زمین میں پس نہ پاوینگے زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اسکو چربی اور بدبو اُنکی نے پس رغبت کرینگے نبی خدا کے عیسی اور یار اُنکے طرف اللہ کی پس بھیجیگا اللہ جانور پرندے گردنیں اُنکی مانند گردنوں اونٹ بختی کے ہونگی **ت** بخت ساتھ ضمہ بے اور جزم خے کے اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتے ہیں اور اسمیں اشارہ ہے اُسکی طرف کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہے قبولیت دعا میں **ت** پس اٹھا وینگے وہ جانور اُنکو اور پھینک دینگے اُنکو جہاں چاہیگا اللہ تعالی

وفی روایۃ تطرحھم بالنھبل ویستوقد المسلمون من قسیھم ونشابھم وجعابھم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ فتاخذھم تحت اباطھم فتقبض روح کل مومن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتھارجون فیھا تھارج الحمر فعلیھم تقوم الساعۃ رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وھی قولہ تطرحھم بالنھبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی

ت اور ایک روایت میں ہے کہ ڈال دینگے جانور اُنکو نہبل میں **ف** نہبل ساتھ زبر نون اور جزم ہا و زبر بے کے ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور بعضوں نے کہا کہ وہ جگہ ہے کہ نکلتا ہے آفتاب اسی طرح تصحیح کی ہے اس لفظ کی مشکوۃ کے نسخوں میں اور مجمع البحار میں کرمانی سے نقل کی ہے مہبل ساتھ میم کے اور معنی اسکے گڑھا گہرا زمین میں اور قاموس میں بیچ باب اللام اور فصل میم کے ہے مہبل مانند منزل کے گر پڑنا یہاڑ سے اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال میں تطرحہم بالنہبل نون سے لایا ہے اور صواب مہبل ہے میم سے **ت** اور جلاوینگے مسلمان کمانوں اُنکی سے اور تیروں اُنکے سے اور ترکشوں اُنکے سے سات برس پھر بھیجیگا اللہ تعالی ایک بڑا مینہ کہ نہیں چھپا دیگا کسی چیز کو اُس مینہ سے گھر مٹی اور پتھر کا اور نہ گھر صوف کا **ف ح** یعنی شہر کے گھر اور جنگل کے اسلیے کہ وہاں شہر میں مٹی و پتھر کے ہوتے ہیں اور گنواروں کے کہ جنگل میں رہتے ہیں صوف کے کمل تان کر گذران کرتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہ رہیگی کہ وہاں مینہ نہ پہونچے اور کوئی دیوار اور خیمہ مینہ کے پہونچنے سے کہیں مانع نہ ہوگا اور لفظ لا یکن بضم یا اور فتح کاف سے کرنج اور بعض نے بفتح یا سے کہا ہے اور مراد ایک ہی

یعنی ستر کے ت پس دعا مانگیگا وہ مینھ زمین کو یہانتک کہ کر دیگا اُسکو مانند آئینہ کے ف یعنی صاف پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پھیر لا برکت اپنی پس
اُس دن کھاوے گی جماعت دس سے لے چالیس تک ایک انار سے یعنی انار ایسا بڑا اور بہ پروانہ ہوگا کہ بہت سے لوگ اُسکو کھاوینگے اور سیر ہونگے اور سایہ پکڑینگے اُسکے چھلکے مین
ف ع کہا ایک شارح نے کہ مراد ہی آدھا چھلکا اُسکے اوپر کا اور قحف اصل مین کہتے ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کے پیالہ کو بھی کہتے ہین
پس سبب بہت کے یہانتک اوپر کے چھلکے کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودھ مین یعنی دودھ اونٹ اور بکری وغیرہ کے تھنون مین بہت ہوگا
یہانتک کہ ایک اونٹنی دودھ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سے ف ع لفظ فیام ہمزہ سے اور بر وزن جال کے اور عوام بدل لیتے ہین ہمزہ کو ی
سے یعنی جماعت آدمیون کی اور مراد اُس سے یہان زیادہ قبیلہ سے ہی جیسے کہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سے جیسے کہ آگے مذکور ہی ت اور ایک گاے دودھ کی البتہ کفایت
کریگی قبیلہ کو آدمیون مین سے اور ایک بکری دودھ کی البتہ کفایت کریگی تھوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سے ف ع فخذ یہان زیر ف اور جزم خ
سے ہی فقط یعنی جماعت کے اقارب سے اور وہ کم بطن سے ہی اور بطن کم قبیلہ سے اور فخذ بمعنی ران کے زیر خ اور جزم خ سے بھی ہی ت پس ہنگامیکہ
وہ ایسی چین و وسعت مین ہونگے ناگہان بھیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اُنکو نیچے بغلون اُنکی کے پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی
اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کے باد کی طرف مجاز ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور دوسرے محل خود معلوم
ہو چکا ہی کہ مومن و مسلم دونون ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کہ رکھا ہی علماء نے یہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق
قلبی کے کہتے ہین کہ باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کے اور مقصود یہان تاکید تعمیم ہی تا کوئی اُس سے باہر نرہے ت اور باقی رہینگے شریر لوگ مختلط ہونگے
اور گدھے بنینگے زمین مین مانند اختلاط گدھون کے آپس مین ف ح اور بعضون نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردون کا عورتون سے بے حیا و بے لحاظ ہو کر علانیہ سامنے
لوگون کے جیسی کہ عادت ہی گدھون کی ہرج جزم سے بمعنی جماع آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریۃ یعنی جماع کیا اُس سے کذا فی القاموس ت پس اُنپر قائم ہوگی قیامت
ف ع یعنی نہ اُنکے غیر پر اور آگے آتی ہی حدیث کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث
یعنی پوری مسلم نے مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی نطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اُسکو ترمذی نے **وعن** ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال
فیقولون لہ این تعمد فیقول اعمد الی ہذا الذی خرج قال فیقولون لہ اوما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم
لبعض الیس قد نہاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راٰہ المؤمن قال یا ایہا الناس ہذا الدجال الذی
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظہرہ وبطنہ ضربا قال فیقول اوما تؤمن بی
قال فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمیشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ
قم فیستوی قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایہا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ
الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ
الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا اعظم الناس شہادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اُسکی طرف ایک مرد مسلمانون مین سے
ف ع بعضون نے کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہونگے اور یہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا علماء نے اسمین جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم تو اس طرف گئے
ہین کہ وہ مر گئے اور جمہور صوفیہ اور بعضے فقہا وغیرہم ادھر گئے ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نے کہ یہی صحیح ہی ت پس ملینگے اُسکو ایک شخص نگہبانی کرنیوالے

صاحب ہتیار ہونگے نگہبان دجال کے ف ح مسالح زیر میم اور زیر لام سے جمع مسلح کی ہے بمعنی سرحد کے کہ جگہ ہے ہتیاروں کی ہے بعد ازان اطلاق کیا مردان
ہتیار بند پر کہ نگاہ رکھتے ہیں سرحد کو اور یہاں مراد یہی معنی ہیں ت پس کہیں گے وہ لوگ اس مرد مسلمان سے کہ کہاں جانیکا قصد رکھتا ہے تو کہیگا وہ مرد
قصد رکھتا ہوں کہ جاؤں طرف اس شخص کے کہ نکلا ہے یعنی دجال پس فرمایا حضرت نے کہیں گے تابع دجال کے آیا ایمان نہیں لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد رکھتے ہیں
رب سے دجال لعنۃ اللہ علیہ کو ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہیں ہے کچھ صفات پروردگار ہمارے سے پوشیدگی ف ع دلیلیں اسکی ربوبیت کی ظاہر ہیں قدرت پیدا
کرنے اور رزق دینے وغیرہ ذالک سے اور وہ سب صفتیں کمال کی رکھتا ہے کہ نقصان کو وہاں دخل نہیں اور دجال میں صفتیں نقصان کی ظاہر ہیں پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلیں سچ موجود ہوں اسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو رب ہونا اسکے سزاوار ہے نہ غیر اسکے ت پس کہیں گے وہ تابعین دجال کے کہ مارو اس
شخص کو کہ ایمان نہیں لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض انکا بعض سے کہ کیا نہیں منع کیا ہے تمکو پروردگار تمھارے نے یعنی دجال نے اسے کہ مارو
کسیکو بے حکم اسکے پس لیجاویں گے اس شخص کو طرف دجال کے پس جب دیکھیگا دجال کو وہ شخص یعنی اور پہچانے گا علامتیں اسکی کہیگا اے لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال
ہے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی حدیثوں میں کہ نکلے گا اخیر زمانہ میں بایں علامات فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اسکے چت لٹانے کا اور
بعضوں نے کہا ہے پیٹ پر لٹانیکا زمین پر جیسے کہ گنہگاروں کو لٹاتے ہیں مارنے کے لیے پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی از راہ تاکید و تغلیظ و تشدید کے
پکڑو اسکو اور سر توڑو اسکا پس فراخ و زخم کیا جاویگی پیٹھ اسکی اور پیٹ اسکا بسبب مارنیکے اسکی پیٹھ اور پیٹ پر ف ح ع لفظ فیوسع ساتھ جزم واو اور
تخفیف سین کے وسع سے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سے بھی تصحیح کیا ہے اور لفظ شبح صیغہ مضارع مجہول کا ہے ساتھ شین معجمہ اور بے موحدہ
مشددہ اور حا مہملہ کے تشبیح سے بمعنی چوڑا کرنے ایک چیز کے یعنی چت یا پٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بپیش شین معجمہ اور تشدید جیم سے امر ہے شج سے بمعنی زخمی کرنے
سر کے اور یہ متن صحیح نزدیک نووی کے شرح مسلم اور دوسری روایت ہے کہ شبحوہ بجائے کہا گیا تشبیح سے اور شجوہ بھی امر ہے اسی بات سے اور روایت کیا ہے فنشبح و شجوہ بعد اسکے ساتھ جیم
یعنے زخم سر کا اور جزری نے کہا کہ مولف نے بیچ ذکر ایک دونوں ذکر کی ہیں اور وجہ دوسری ذکر کی ہے حسب سند او تصحیح کی ہے اسکی قاضی عیاض نے اور یہ بہت صحیح نزدیک ایک
جماعت کے اصحاب ہمارے سے اول ہے واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہیں ایمان لاتا تو مجھ پر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہے مسیح جھوٹا فرمایا حضرت
نے پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اسکے دو ٹکڑے کرنے اور پراگندہ کرنیکا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف سے یہانتک کہ دو ٹکڑے کیا جاویگا
درمیان دونوں پانوں اسکے کے ف ع ح یعنی ازسر تا پیر اور لفظ فیوشر احتمال ہے کہ ہمزہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ واو سے ہو اور ایسی لفظ
میشار بکسر میم سے ساتھ ہمزہ اور یے کے دونوں طرح آیا ہے آلہ وشر بمعنی نشر یعنی پراگندہ کرنے اور چیرنے کے جسکو آرہ کہتے ہیں اور منشار نون سے بھی آیا ہے اور
مفرق زیر میم اور زبر رے سے یعنی مانگ بیچ سر کا ت فرمایا حضرت نے پھر چلیگا دجال درمیان دونوں ٹکڑوں اسکے کے یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنیکے پھر کہیگا
دجال اسکو اٹھ کھڑا ہو پس سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا پھر کہیگا دجال اسکو کیا ایمان لاتا ہے تو مجھ پر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا میں نے بیچ پہچاننے تیرے کے مگر
زیادہ علم و یقین کا کہ تو جھوٹا ہے یعنی زندہ کرنے تیرے سے بعد مارنے میرے کے مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغگو ہے فرمایا حضرت نے پھر کہیگا وہ مومن اے لوگو
تحقیق یہ دجال نہیں کر سکے گا کسی کے ساتھ لوگوں میں سے جو کچھ کہ کیا ساتھ میرے یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنے اسکے کے ساتھ میرے ف ع اسنے خبر دی سلب
ہو جانے قدرت دجال کی اسکے سے اور تسلی دی لوگوں کو اسکے ڈر سے ت فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اسکو دجال تاکہ ذبح کرے اسکو پس بنا دی جاوے گی
وہ جگہ کہ درمیان گردن اسکی کے ہے اس ہنسلی تک درمیان ہنسلی اور گلے کے ہے تانبے کی ف ع یعنی مثل تانبے کے سخت ہو جاویگی کہ تلوار اسمیں کام نہ کریگی اور شرح
میں ہے کہ ہمزہ نے کہا رہ ہوئی ہے مجکو یہ کہ رکھا جاویگا اسکی گردن پر تانبا کاٹ نہیں پاسکیگا دجال اسکے قتل پر قدرت کی فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا
دجال دونوں ہاتھ اس شخص کے اور دونوں پانوں اسکے پس پھینک دیگا اسکو یعنی آگ میں کہ جو رکھتا ہوگا پس گمان کرینگے لوگ کہ پھینکا اسکو طرف آگ کے

اور وہ منہین پھینکا گیا مگر طرف جنت کے ف ع یعنی باغ میں دنیا کے باغوں میں سے یا یہ مراد ہی کہ پھینکیگا دجال اسکو آگ میں اور اسکے ساتھ ہوگی کہ دیگا اسکو
اللہ اسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کے اور ہوگی وہ آگ اسپر راحت و جنت اور ہر تقدیر پہنین حاصل ہوگی اسکو موت اسکے ہاتھ پر سوا
پہلی موت کے ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگوں میں ازروی شہادت کے نزدیک پروردگار عالمین کے ف ح باعتبار
مارے جانے اسکے کے اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنے اسکے کے اگرچہ ذبح کیا گیا اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سے حاضر ہونا اور
گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالی کے وعن ام شریک قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا
بالجبال قالت ام شریک قلت یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ہم قلیل رواہ مسلم اور روایت ہی ام شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے البتہ بھاگینگے لوگ دجال سے یہان تک کہ پہونچینگے پہاڑون پر کہا ام شریک نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہان ہونگے عرب اسدن ف ع
لفظ فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جب یہ حال ہوگا لوگون کا تو پس کہان ہونگے عرب کہ کام انکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر و فتنہ کا
دجال ت فرمایا حضرت نے عرب تھوڑے ہونگے یعنی اسلئے پس نہین قدرت رکھینگے جہاد کی نقل کی یہ مسلم نے وعن انس عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال یتبع الدجال من یہود اصفہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرینگے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ اونپر طیلسان ہونگی ف ع ح لفظ یتبع اس حدیث مین ساتھ زبری اور جزم تا اور زیر
کے بھی ہمراہ ہونگے اور کہا ایک شارح نے کہ اتباع سے یعنی تشدید سے بھی معنی پیروی کرینگے اور لفظ اصفہان زبر ہمزہ اور زیر ہمزہ سے بھی اور زیر ف سے
نام ہی شہر مشہور کا شہرون عجم مین سے ہی اور ایک روایت مین ستر کی جگہ لونے ہی اور صحیح مشہور ستر ہی اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا
مشہور ہی عرب مین اور عبا وغیرہ سے ہی کہ وہ معرب ہی اصل اسکی تالسان ہی اور بعضے عالمون نے دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے اوپر برائی طیلسان کے
اور ساتھ اسکے کہ روایت کی گئی ہی انس سے کہ انہون نے ایک جماعت کو دیکھا کہ اونپر طیلسان تھین پس کہا اور یہ مضمون کیا عجیب مشابہ ہین یہ ساتھ یہود خیبر کے اور حق یہ ہی کہ اوڑھنا
طیلسان کا یعنے ڈھانکنے سر کی چادر سے سنون ہی حدیثین بہت آئین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ سے آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سے ہوا اور انکار کرنا
انس کا اسکو اسی سبب سے ہو یا بسبب رنگ انکے کے ہو کہ زرد تھا اور محل خلاف کا یہ اور بعضے طیلسان کہہ ہی یعنے ڈھانکنے سر کے چادر سے اور اوڑھنے کنارہ اسکے سے
کندھے پر اور اسکو تقنع اور قناع بھی کہتے ہین اور منکر اسکے کہتے ہین کہ جو کچھ کہ انحضرت سے اور صحابہ سے ثابت ہوا ہی مخصوص بوقت ضرورت کے ہی کہ بسبب گرمی تھا یا
وغیرہ کے سو اوڑھا ہی اور جمہور کے نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈھانکنا سر طیلسان سے کا اور اوڑھنا چادر کا پہننا اہل عرب کا ہی
اور تقنع پہننا اہل ایمان کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈھانکنا سر کا طیلسان سے دنمین فقر ہی اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتے تھے قناع کو اور صحابہ سے بھی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الدجال وہو محرم علیہ ان یدخل نقاب المدینۃ فینزل بعض السباخ التی تلی المدینۃ
فیخرج الیہ رجل وہو خیر الناس او من خیار الناس فیقول اشہد انک الدجال الذی حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حدیثہ فیقول الدجال ارأیتم ان قتلت ہذا ثم احییتہ ہل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتلہ ثم یحییہ فیقول واللہ ما کنت
فیک اشد بصیرۃ منی الیوم فیرید الدجال ان یقتلہ فلا یسلط علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ کے حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہون مین پس اتریگا بعضی زمین
شور میں جو قریب مدینہ کے ہی پس نکلیگا طرف اسکے ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگون کا ہوگا یعنی اسوقت مین یا کہا بہترین لوگون کا ہوگا ف ع بیشک

راوی ہے اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگے بنابر قول صحیح تر کے ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہوں مین کہ تو وہ دجال ہے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری صفت حال اسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اُنسے کہ گرد اسکے ہونگے خبر دو مجھکو اگر قتل کرون مین اسکو پھر زندہ کرون مین اسکو کیا شک کروگے تم یعنی تیرے خدا ہونے مین پس کہین گے لوگ شک نہین کرینگے ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سے ہونگے کہ گرویدہ اور تابعدار اسکے ہونگے تو مراد حقیقت کلام ہے والا بسبب خوف اور دفع الوقت کے کہین گے اور ہو سکتا ہے کہ مراد انکی بطریق توریہ اور کنایہ کے نہ شک کرنا اسکے جھوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اسکو اور پھر زندہ کریگا اسکو یعنی اور پوچھیگا اس سے جیسے کہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہے اللہ کی تھا مین یعنی پہلے اس سے تیرے حق مین قوی تر اور سخت تر از روی یقین کے بہ نسبت جیسا کہ صبح آج ہون ف ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجھسے دیکھا مین نے یقین میرا تیرے جھوٹے ہونیکا قوی تر ہوا ہے بسبب دیکھنے علامت بطلان تیرے کے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی حاصل یہ کہ جیسا آج مجھکو یقین ہوا ہے تیرے بطلان کا ایسا کبھی نہین ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کرے اسکو پس نہین قدرت دجال کو اسکے قتل پر ہوگی ف ع اسمین دلیل ہے اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہو جائیگا اور وہ نہین قدرت رکھتا ہوگا اس چیز پر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کے ہے کہ جو چاہے سو کرے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یأتی المسیح من قبل المشرق ہمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام وہنالک یہلک متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سے درحالیکہ قصد اسکا مدینہ مطہرہ مین آنیکا ہوگا یہانتک کہ اتریگا پیچھے کوہ احد کے کہ تین کوس مدینہ سے ہے پھر یعنی بعد واقع ہونے قصد یہ شخص کو ر کے پھیرینگے فرشتے منہ اسکا طرف ولایت شام کے کہ جہان سے آیا تھا وہین ہلاک ہوگا ف ع اسمین دلیل ہے اسکے بطلان کی اور علامت ہے اسکے عجز و نقصان کی کہ الٹا پھر جاویگا اور نہین قدرت رکھیگا داخل ہونے اس شہر کی کہ مدفن ہے حضرت سید الوری کا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا عیسی [illegible] شام کے قریون مین سے ہے اسکو مارینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری اور روایت ہے ابی بکرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کے اسدن کہ دجال آویگا سات دروازے ہونگے یعنی زمین یا مراد دروازے قلعہ کے ہین اسوقت مین ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے کہ روکین گے اسکو داخل ہونے سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع کہا سیوطی نے کہ یہ جو مشہور ہوا ہے زبانون پر کہ جبرئیل نہین اترتے زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکی کچھ اصل نہین اور دلیل اسکے بطلان کی وہ روایت ہے کہ نقل کی طبرانی نے کہ جبرئیل حاضر ہوتے ہین وقت مرنے ہر مومن کے کہ ہو طہارت پر اور روایت کی ابونعیم نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سے پس کہیگا کہ تو کون ہے وہ کہیگا مین جبرئیل ہون بھیجا ہے مجھکو تاکہ روکون تجھکو حرم رسول اسکے سے **وعن** فاطمۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوۃ جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلوتہ جلس علی المنبر وہو یضحک فقال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال ہل تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرہبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم بہ عن المسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بہم الموج شہرا فی البحر فارفؤا الی جزیرۃ حین مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اہلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر قالوا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق

اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ کہا سنا میں نے منادی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن کو کہ پکارتا ہے نماز جمع کرنیوالی ہے ف ع یہ کلمہ واسطے طلب و ترغیب نماز کے کہا کرتے تھے تاکہ لوگ آویں اور جمع ہوں جیسے کہ کسوف اور خسوف کی نماز کے لیے زمانہ شریف میں کہتے تھے ت پس نکلی میں طرف مسجد کی پس نماز پڑھی میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا انکا پہلے نہی کے ہوا ہو عورات میں ت پس جب نماز پڑھ چکے آنحضرت بیٹھے منبر پر اس حالت میں کہ وہ ہنستے تھے یعنی مسکراتے تھے بسبب عادت شریف کے پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑے ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہاں نماز پڑھی ہو وہیں بیٹھا رہے اٹھے نہیں پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیوں جمع کیا میں نے تمکو عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا تحقیق میں نے قسم اللہ کی نہیں جمع کیا تمکو واسطے امر مرغوب فیہ کے یعنی کچھ دینے کے لیے اور نہ واسطے امر دہشت ناک کے یعنی دشمن سے ڈرانے کے لیے و لیکن جمع کیا ہے میں نے تمکو اس لیے کہ تمیم داری تھا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجھ سے ایک خبر کہ موافق پڑی اس چیز کے کہ خبر دیتا تھا میں تمکو ساتھ اسکے مسیح دجال سے ف یعنی چاہا میں نے کہ سناؤں تمکو خبر تمیم داری کی تاکہ ہو زیادتی یقین تمہاری کے اور خبر معتبر ہیں سیانہ سے ت خبر دی مجھکو تمیم داری نے کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی میں ف ع یعنی نہ جنگل کی کشتی میں یہ احتراز ہے اونٹ سے وہ سفینۃ البر کہلاتا ہے اور بعضوں نے کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی میں نہ چھوٹی کشتی نہر کی میں ت ساتھ تیس شخصوں کے لخم اور جذام سے ف ح لخم بزبر لام و جزم ح سے نام قبیلہ کا ہے اور جذام بپیش جیم اور ذال معجمہ سے بھی قبیلہ ہے ت پس بازی کی ساتھ ان کشتی کے سواروں کے موج نے ایک مہینے بھر تک دریا میں ف ح یعنی پھینکا انکو موج نے غیر جہت مقصد میں اسلیے کہ لعب اس فعل کو کہتے ہیں کہ اسمیں فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود نہ ہو ت پس تکیہ لے گئے کشتی کو طرف ایک جزیرہ کے وقت غروب ہونے آفتاب کے پس بیٹھے چھوٹی کشتیوں میں کہ ہمراہ بڑی کشتی کے تھیں ف ع لفظ اقرب بزبر ہمزہ اور پیش رے جمع قارب کے کہ زیر را اور زبر سے ہے یعنی چھوٹی کشتی کے کہ ہمراہ بڑی کشتی کے ہوتی ہے مانند کوتل گھوڑے کے تا اسمیں بیٹھ کر حاجت والی کنارے سے کریں ت اور داخل ہوئے جزیرہ میں ف ح جزیرہ اس جگہ کو کہتے ہیں کہ پانی گرد اسکے ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا انسے ایک چار پایہ بالوں والا کہ بہت تھے بال نہیں جانتے تھے لوگ کہ آگا اسکا پیچھے اسکے سے یعنی تمیز نہیں کر سکتے تھے کہ آگا اسکا کونسا ہے اور پیچھا کونسا ہے بسبب کثرت بالوں کے کہا انھوں نے یعنی ازراہ تعجب کے وائے ہو تجھکو کون ہے تو اور کیا ہے ماہیت تیری جن ہے یا انسان کہا اسنے میں ہوں جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اسکا اس لیے ہوا کہ خبریں دجال کو پہونچاتا تھا اور قرآن شریف میں جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہے وہ یہی ہے ت چلو تم طرف اس شخص کے کہ دیر میں ہے ف ع لفظ دیر بزبر دال اور جزم ی سے عبادت گاہ نصاریٰ کی اور کتاب مغرب میں کہا صومعہ راہب اور یہاں مراد محل ہے ت اس لیے کہ وہ طرف سننے خبروں تمہاری کے بہت شوق رکھتا ہے قال لما سمت

لنا رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم انسان رايناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه الى عنقه ما بين ركبتيه الى كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري فاخبروني ما انتم قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فلعب بنا البحر شهرا فدخلنا الجزيرة فلقيتنا دابة اهلب فقالت انا الجساسة اعمدوا الى هذا في الدير فاقبلنا اليك سراعا فقال اخبروني عن نخل بيسان هل تثمر قلنا نعم قال اما انها يوشك ان لا تثمر قال اخبروني عن بحيرة الطبرية هل فيها ماء قلنا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب قال اخبروني عن عين زغر هل في العين ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها

کہا تمیم نے جب ذکر کیا اور بیان کیا اسنے ہمارے لیے ایک شخص کا ڈرے ہم اس سے بسبب مکروہ جاننے اسکے کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نے پس چلے ہم جلدی یہاں تک کہ داخل ہوئے دیر میں پس ناگہاں اس میں ایک شخص بڑا تھا اور دہشت ناک زیادہ ہے آدمیوں کا کہ دیکھا ہو ہمنے اسکو زمانہ ماضی میں از روی خلقت کے ف ع لفظ اعظم انسان صفت انسان کی ہے احتراز ہے اس شخص سے کہ نہیں دیکھا اور بعضوں نے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے کہ نہیں دیکھا ہمنے پہلے اس سے ایسا شخص جیسا دیکھا ہے اس کو ت اور خوب مضبوط بندھا ہوا تھا یعنی جکڑ

ہوئے ہیں ہاتھ اسکے طرف گردن اسکی کے درمیان گھٹنوں اسکے کے ٹخنوں تک ف ع ہوئے ساتھ لوہے کے کہا ہمنے یعنی از راہ تعجب کے وائے تجھکو کون ہے تو کہا
اسنے تحقیق قدرت پائی تمنے میری خبر پر یعنی پس نہیں چھپاؤنگا میں اسکو تمسے کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجکو یعنی پہلے اپنے حال کی اور اس چیز کی کہ پوچھوں میں تمسے
پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہے تمہارا کہا انھوں نے ہم آدمی ہیں عرب کے کہ سوار ہوئے ہم کشتی دریائی میں پس موج فلان میں ڈالا ہمکو دریا نے مہینا بھر پس داخل ہوئے
ہم اس جزیرہ میں پس ملا ہمسے ایک جانور پس بولا الایکہا میں ہوں جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اس شخص کے کہ دیر میں یعنی بڑے محل میں ہے پس آئے ہم
طرف تیری جلدی پس کہا اس شخص نے خبر دو مجکو کھجور کے درختوں بیسان کے سے آیا میوہ دلاتے ہیں ف ع بیسان ہے بیر اور جزم ی سے نام ہے ایک بستی کا شام
میں ع راور ایک موضع کا یمامہ میں اور مشارق الانوار میں کہا کہ بیسان حدیث جساسہ میں حجاز کے شہروں میں سے ہے اور دوسرا بیسان بلاد شام میں ہے ت کہا ہمنے
ہاں کہا اسنے آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کھجور بیسان کے نزدیک ہے کہ نہ میوہ لاویں یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قریب قائم ہوگی کہا اسنے خبر دو مجکو بحیرہ طبریہ سے
آیا ہے اسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہے بحر کے یعنی چھوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور ریکے سے کہ ایک قصبہ ہے اردن سے اور طبرانی کہ ایک ائمہ حدیث سے ہیں
منسوب ہیں سکے طرف ہیں ت کہا ہمنے وہ بہت پانی رکھتا ہے کہا تحقیق پانی اسکا نزدیک ہے کہ جاتا رہے اور خشک ہو جاوے کہا اسنے کہ خبر دو مجکو چشمہ زغر کے
آیا ہے اس چشمہ میں پانی اور آیا کھیتی کرتے ہیں اہل اسکے ساتھ پانی چشمہ کے کہا ہمنے ہاں وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہے اور اہل اسکی زراعت کرتے ہیں اسکی
پانی سے ف ع زغر پیش اور زبر غین معجمہ بروزن زفر کے ایک شہر ہے شام میں کہ کم روئیدگی ہوتی ہے وہاں **قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ** نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ
مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ
قَالَ لَهُمْ إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ
فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
طَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رواہ مسلم کہا اسنے خبر دو مجکو نبی امیین کے سے
یعنی عرب کے سے کہ کیا کیا ف ع یہ از راہ طعن ہے کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کے نبی ہیں جیسے کہ گمان کرتے تھے بعضے یہود یا تعریض ہے اس ملعون سے بیان
مبعوث ہونے حضرت کے ناخواندوں اور جاہلوں پر ت کہا ہمنے تحقیق وہ نکلے ہیں مکہ سے اور ہجرت کی اسی طرف یثرب کے کہ نام قدیم مدینہ کا ہے اسنے کہا کیا لڑے
ہیں انسے عرب کہا ہمنے ہاں کہا کیا معاملہ کیا انھوں نے عرب سے پس خبر دی ہمنے اسکو کہ وہ پیغمبر غالب ہوئے اوپر کہ نزدیک ہیں انکے عرب کے سے اور اطاعت کی
انھوں نے انکی کہا اسنے آگاہ ہو تحقیق یہ بہتر ہے انکے لیے یعنی اطاعت کرنی انکی حضرت کے لیے ف ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہے ذلک کا اور یہ اقرار کرنا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا تھا از راہ اضطرار کے اور یہ سبب سکے کہ نہ تھی اسکو اسوقت میں کچھ غرض بیچ ظاہر کرنے کفر کے اور انکار کرنے حق کے
پوشیدہ رکھا کفر یا مراد اسکی تھی خیر ہے دنیا میں ت اور تحقیق میں خبر دیتا ہوں تمکو اپنے حال سے تحقیق میں مسیح یعنی دجال ہوں اور میں قریب ہے کہ اذن
دیا جاوے مجکو نکلنے کا پس نکلوں پھر سیر کروں زمین میں پس نہ چھوڑوں کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤں میں اسمیں چالیس راتمیں سواے مکہ اور مدینہ کے
حرام کیے گئے وہ دونوں مجھپر یعنی منع کیا گیا ہے مجکو داخل ہونا ان دونوں میں پھر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرونگا میں یہ کہ داخل ہوؤں ایک میں
ان دونوں میں سے سامنے آویگا میرے فرشتہ کہ اسکے ہاتھ میں تلوار ہوگی ننگی روکے گا مجکو اسے اور تحقیق اوپر ہر راہ کے ان سے ایک ہے فرشتے ہیں نگہبانی
کرتے ہیں اسکی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ اور رکھتے تھے حضرت مدینہ ف ع جبکہ مطابق ہوئی خبر حضرت ٨

کے فرماتے تھے کہ صحابہ کو آسکی خبر دیا کرتے تھے تین بار فرمایا حضرت نے کلام مذکور بسبب عجب شی کے اور ظاہر کرنے فضیلت دعا کے زمینہ کے تمام مواضع میں سے تھا کاہ آیا تھا میں کہ خبر دیتا تھا کو یعنی مشغول ہوں بات کے اور مطابق اس خبر کے پس کہا لوگوں نے ہاں آپ خبر دیتے تھے آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریائے شام کے ہی یا دریائے یمن کے نہ بلکہ جانب مشرق سے نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف مشرق کے نقل کی یہ مسلم نے ف ح حرف ما لفظ ما ہو میں زائدہ ہی نافیہ نہیں ہے اور چونکہ حق تعالے نے قیامت کے قایم ہونے کو مبہم رکھا ہی اور ساتھ تعیین کے خبر نہیں دی ہی اور اوقات ظاہر ہونے علامتوں آسکی کو متعین نہیں کیا ہی آنحضرت نے بھی مکان دجال کے بند کرنیکا ان تین مکانوں میں متردد اور مبہم رکھا ساتھ غلبہ ظن کے آخر انکے میں اور وہ بھی متعین نہیں فرمایا سوا اسکے کہ اس جانب میں ہی یعنی قسمی کسی موضع مخصوص کے پس تھے میں یعنی نفی دو احتمال اول کے اور اثبات تیسرے کے اور احتمال ہی کہ تردید درمیان ان جگہوں کی بسبب انتقال اسکے کے ہو بعض سے طرف بعض کے واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تورپشتی نے احتمال کیا ہی کہ یہ ظہر ہو یعنی اس جانب میں ہی یا نکلے گا آگے سے کہا اشرف نے ہو سکتا ہی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک کرتے تھے دجال کی جگہ میں اور تھا حضرت کے گمان میں یہ کہ ان تین جگہوں میں سے کسی کسی جگہ میں ہی پس جبکہ ذکر کیا دریائے شام اور دریائے یمن کا یقین حاصل ہوا حضرت کو بسبب وحی کے یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق سے ہی پس نفی کی پہلے دونوں جگہوں کے اور اضراب کیا آپ نے اور ثابت کی تیسری جگہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دکھایا میں نے اپنے تئیں یعنی خواب میں یا از راہ مکاشفہ کے آج کی رات نزدیک کعبہ کے پس دیکھا میں نے ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اس چیز کے کہ تو دیکھتا ہی گندم گون مردوں میں سے واسطے آسکے بال ہیں ف نزدیک کندھے کے مانند بہترین اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہی بالوں مذکور سے تحقیق کنگھی کی ہی اسنے ایکو پس بالوں میں سے ٹپکتا ہی پانی ف ع احتمال ہی کہ مراد پانی سے یا تو وہ پانی کہ آسمے کنگھی بھگو کر کرتے ہیں یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سے ف اس حال میں تکیہ کئے ہوئے ہی اوپر مونڈھوں دو شخصوں کے طواف کعبہ کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچھا میں نے یعنی طواف کرنیوالوں سے یا ملائکہ سے کہ کون ہی یہ پس کہا انہوں نے یہ ہی مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پھر ناگہاں میں گذرا ایک شخص پر گھونگھر بالوں والے پر کہ بہت سے ہیں بال کانا داہنی آنکھ سے گویا کہ آنکھ اسکی انگور ہی پھولا ہوا یا بے نور ف ع کہا ہی قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکھ سپٹ ہوگی اور اور بائیں میں ٹینٹھ ہوگا پھولا ہوا ف بہت مشابہ ان لوگوں میں سے کہ دیکھے ہیں میں نے ساتھ ابن قطن کے ف ع یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی کہ ذکر اسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کا شبہ میں زائد ہی مبالغہ کے لیے اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی یا اشتباہ بعض وجوہ کے ہی کہ آگے آتے ہیں یا باعتبار آنکھ کے ٹینٹھ کے ف اسحال میں کہ رکھے ہوئے ہی دونوں ہاتھ اپنے دو شخصوں کے دونوں مونڈھوں پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچھا میں نے کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگوں نے یہ مسیح دجال ہی ف ع ح ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخصوں سے وہ ہیں کہ مددگار ہونگے آسکے باطل پر اسکا امر انہیں سے جیسے کہ مراد پہلے دو شخصوں سے وہ ہیں کہ مددگار ہونگے حضرت عیسی کے حق پر اور شاید کہ وہ دونوں خضر اور مہدی ہوں انکے یاروں میں سے اور مشکل ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اسکو طواف سے کیا کام جواب اسکا یہ دیا ہی علمانے کہ یہ حضرت کے مکاشفات سے ہی خواب میں تعبیر اسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی علیہ السلام گرد دین کے پھرینگے واسطے قائم کرنے کے اور درستی کرنے خلل و فساد اسکے لیے اور دجال بھی پھرے گا گرد دین کے قصد خلل اور

فساد ڈالنے کے دین میں کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت میں طواف کرتے تھے بیماں سے کہ منع کیے جاوین قریب ہونے مسجد حرام کے سے اگر
دجال بھی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہے اور یہ بھی ہے کہ یہاں سے جائز ہونا طواف کافر کا خارج میں نہیں لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سے خارج میں
ہو تو افہم یہ نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کے حق میں کہ وہ شخص ہے سرخ جسم ٹھری ہوئی میں بال اسکے
سو کے کانا داہنی آنکھ کا بہت نزدیک لوگوں میں ساتھ اسکے از روی مشابہت کی ابن قطن ہے **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ لا تقوم الساعۃ
حتی تطلع الشمس من مغربہا فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فی باب قصۃ
ابن صیاد ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ
باب ملاحم کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اسکا یہ ہے قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامراۃ تجر شعرہا قال ما انت قالت
انا الجساسۃ اذہب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال
رواہ ابو داؤد اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کے کہ ساتھ روایت مسلم کے گذری بجائے فلقیتہم دابۃ اہلب کے بیچ روایت
ابی داؤد کے فاطمہ مذکورہ سے یوں آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے کہ کہا تمیم داری نے پس ناگہاں میں گذرا ایک عورت پر کہ کھینچتی ہے بال اپنے یعنی کمال
درازگی بالوں اسکے سے کہا تمیم نے کون ہے تو کہا اسنے میں ہوں جاسوسی کرنے والی کہ خبریں پہونچاتی ہوں دجال کو جا طرف اس محل کے کہ دیکھتا ہے
تو پس آیا میں اس محل میں پس ناگہاں اس محل میں ایک شخص ہے کہ کھینچتا ہے بال اپنے بندھا ہوا ہے زنجیروں میں سے طوقوں کے کودتا ہے درمیان آسمان وزمین کے پس کہا
میں نے کون ہے تو کہا میں دجال ہوں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف ح** جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں واقع ہوئی ہے
یہ ہے کہ وہاں جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام میں چار پایہ کو کہتے ہیں اور یہاں عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہے یا تو یہ کہ شاید دجال کے دو جاسوس
ہوں ایک دابہ اور دوسری عورت اور یا یہ کہ دابہ اصل لغت میں معنی ہلنے والے یعنی چلنے والے کے ہے زمین پر اور تخصیص ساتھ چارپایہ کے بحسب عرف عام کے ہے اور
قرآن مجید میں استعمال دابہ کا بمعنی لغت کے بہت آیا ہے مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہ معنی شامل ہیں عورت کو اور یا یہ کہ احتمال
رکھتا ہے کہ جساسہ شیطان کو کبھی بصورت چارپایہ کے ہو گیا ہو کبھی بصورت عورت کے اس لیے کہ شیطان بنجاتا ہے جس صورت میں کہ چاہتا ہے اور یہ
احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہے ورنہ تجسس عالم کے خبروں کی دابہ سے یا عورت سے بعید ہے مگر یہ کہ مراد جانوروں کی خبریں لانا ہو کہ اس نواح میں گذرتے
تھے اور مخالفت ان دونوں حدیثوں میں اس وجہ کر بھی ہے کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث میں جماعت ہے کہ تمیم داری انمیں تھی اور اس حدیث
میں سوال وجواب منصوص ساتھ تمیم داری کے رکھا اور تطبیق اسکی یہ ہے کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تھے اسمیں بسبب سوال کی طرف انکی جائز ہے
یا سائل تمیم ہوں اور نسبت اسکی طرف جماعت کے بھی درست ہے اس لیے کہ جب ایک شخص جماعت میں سے کچھ کام کرتا ہے تو کبھی نسبت اسکی طرف جماعت
کے کرتے ہیں جیسے کہ کہتے ہیں قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہے اور نسبت جماعت کی طرف کرتے ہیں **وعن** عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس العین
لیست بناتئۃ ولا حجراء فان البس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے اسنے نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق میں نے بیان کیا تم سے حال دجال کا یہاں تک کہ ڈرا میں یہ کہ نہ سمجھو تم **ف ع** یعنی جو کچھ کہ بیان کیا ہے میں نے
تم سے دجال کے حق میں یا بھول جاؤ اسکو بسبب کثرت اس چیز کے کہ کہی ہیں میں نے اسکے حق میں کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہے حدثتکم کی یعنی بیان کیں میں نے

تمسے حدیثین بتفرق بتعدد یہان تک کہ ڈراتا ہون کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال اُسکی اور مشتبہ ہو تم پر حال اُسکا پس چاہیے کہ سمجھو اور مشتبہ نہو تم پر حال اُسکا
بعد ازان بیان کیا حال اُسکا تا تحقیق قول لینے کے ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہرا یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ عظیم الانسان ہی
اور وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ بعید نہین ہی یہ کہ وہ ٹھنگنا بھی ہو اور بہت عظیم الخلقت ہی اور یہ مناسب ہی واسطے ہونے اُسکے کے کثیر الفتنہ یا عظمت
مشرف ہو طرف ہیبت کے اور بعضون نے کہا کہ احتمال رکھتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کر دے اُسکو وقت خروج کے کہ اسوقت ٹھنگنا ہو جاوے ت پھدا ہی
ف ع لفظ افحج ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اُسکو کہتے ہین کہ نیچے پانون چلنے مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جھدری کذا قاله
شارح اور مثل اسکے قاموس مین بھی ہی اور نہایہ مین ہی کہ فحج دوری ہونا ما بین دونون رانون کے ت مڑے ہوئے بال کا کانا یعنی ایک آنکھ سے مٹا ہوا آنکھ
کا یعنی سل سپاٹ ہموار ہی دوسری آنکھ نہین ہی آنکھ اُسکی پھولی ہوئی اور نہ اندر کو دھنسی ہوئی ف ع جملہ صفیہ ہو کہ دہرو واسطے ثابت کرنے آنکھ مٹی ہوئی کے
اور منافی نہین ہی اسکے کہ دوسری آنکھ پھولی ہو مانند دانہ انگور کے چنانچہ تحقیق اسکے اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تم پر ف ع یعنی اُسکے
حال مین شبہ راہ پاوے بسبب بھول جانے حال اُسکے کے کہ بیان کیا مین نے تمسے یا اگر مشتبہ ہو تم پر امر اُسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادت
کے تو ت یقین جان لو اور یہ بھی عقیدہ مستحضر رکھو کہ پروردگار تمھارا نہین ہی کانا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع یعنی اول جو واجب ہی تمپر پہچاننے صفات
ربوبیت سے تو یہ ہی کہ پاک جانو اُسکو حدوث و عیوب سے خصوصا نقائص ظاہر سے **وعن ابی عبیدة بن الجراح** قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول انه لم يكن نبي بعد نوح الا قد انذر الدجال قومه واني انذركموه فوصفه لنا قال لعله سيدركه بعض
من راني او سمع كلامي قالوا يا رسول الله فكيف قلوبنا يومئذ قال مثلها يعني اليوم او خير رواه الترمذي وابو داؤد ت روایت ہی ابو عبیدہ بیٹے جراح سے
کہا اُسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کے مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اُس نبی نے
دجال سے اپنی قوم کو ف ح اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نے بھی ڈرایا ہی اُس سے اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سے بعد از انذار نوح ہی نہ بعد از وجود نوح
ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اُس سے اپنے ساتھ بیان کرنے وصف اُسکے کے بخوف تلبیس و مکر اُسکے کے پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال دجال
کا یعنی بعض حال اُسکا واسطے ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوے اُسکو بعض اُن لوگون مین سے کہ دیکھا ہی مجکو ف ع یعنی
بر تقدیر نکلنے اُسکے کے جلدی اور بعضون نے کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر تیار خضر کے ت یا سنا ہی اُنھون نے کلام میرا ف ح یعنی پہونچی ہی اُنکو خبر اُسکی
مین نے دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کے ہو یعنی وجود اور خروج اُسکا متیقن ہی اور وقت اُسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضے میرے صحابیون سنا یا انہا و الاولاد
کہ بعد اُنکے آوینگے البتہ دیکھینگے اور چونکہ خبر میری کہ اُسکی ملل سے دی ہی سننے چاہیے کہ اپنے یقین پر رہین ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پس کیسے
ہونگے دل ہمارے اُسدن کہ پاوینگے ہم اُسکو فرمایا جیسے کہ ہین دل تمھارے آج کے دن یا بہتر اس سے ہونگے ف ح یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی دل
اُسکا ثابت ہی اور کچھ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اُسکا اُسروز بھی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اُسکا دیکھے گا نقل کی یہ ترمذی اور
ابو داؤد نے **وعن عمرو بن حريث عن ابي بكر الصديق** قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدجال يخرج من ارض بالمشرق يقال لها خراسان
يتبعه اقوام كان وجوههم المجان المطرقة رواه الترمذي ت اور روایت ہی عمرو بن حریث سے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سے کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سے کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اُسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سے اور بلدان عراق
سے ساتھ ہونگے اُسکے کتنی قومین گویا چہرے اُنکے سپرین ہین تہ بتہ چپکے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے ف ش ع یعنی منھ اُنکے چوڑے ہونگے اور عرصانے
بھلے ہوئے تہ مدسپر کے ت تحقیق لفظ مطرق کی کتاب الفتن میں گذر چکی ہی **وعن عمران بن حصين** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع بالدجال

فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهٗ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اس سے اس لیے کہ دور رہنا اسکے نزدیک ہونے سے اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ سے اور رجوع کرنا طرف الذین ظلموا فتمسکم النار پس قسم ہے اللہ کی تحقیق کہ شخص البتہ آویگا دجال کے پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس متابعت کریگا دجال کی اور ایمان لاویگا اسپر **ف** ع لفظ فیتبعہ یہاں بھی تخفیف سے ہے اور تشدید بھی دی گئی ہے یعنی اطاعت کریگا اسکی **ت** بسبب اُن چیزوں کے کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اُن چیزوں کے کہ موجب اشتباہ و التباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنے اموات سے اور مانند اسکے سے روایت نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اَلسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہریگا دجال زمین میں چالیس برس **ف** ح او پر گذرا کہ مدت اسکے سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ مراد اول سے ٹھہرنا اسکا ہے ساتھ فتنہ اور خلل و فساد ڈالنے کے اور اس سے مطلق ٹھہرنا **ت** برس مانند مہینے کے ہوگا **ف** ع یعنی وہ برس جلدی گذر جانے پر اور اوپر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہے نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کے دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانے کے کم ہوگا **ت** اور مہینا مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند دن کے اور دن مانند جل جانے شاخ خرما خشک کے آگ میں **ف** ح یعنی جیسی کہ جلاتے ہیں اور آگ بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہے ایسی ہی وہ دن جلدی سے گذر جاویگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا **ت** نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متابعت کرینگے دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اُنپر ہونگے سیجان کہ قسم پہناوے کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** ع سیجان ساتھ سین مہملہ اور جیم کے ہے کہ بعد اسکے جیم ہے جمع ساج کی ہے جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کے اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی ہے اس لیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهٗ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهٗ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اَنَّهٗ يَأْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ اَرَأَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهٗ نَحْوَ اِبِلِهٖ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کے تین برس ہونگے یعنی مختلف بیچ جاتے رہنے برکت کے ایک برس ہوگا کہ باز رکھیگا آسمان اُس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کے کہ عادت تھی شہروں میں برسنے کی اور باز رکھیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیا جاویگی بجز مینہ سے اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکھیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی **ف** یعنی قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگوں میں اور خزانہ اور دفینے دجال کے ساتھ ہونگے اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں اسکے ساتھ ہونگی **ت** پس نہیں باقی رہیگا مناکھر کا یعنی جسکے ناخن چرے ہوتے ہیں مانند گائے اور بکری اور ہرن اور مانند انکے کے اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپایوں میں سے یعنی درندے مگر کہ ہلاک ہو جاوینگے یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مر جاوینگے اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کے پاس کہ علم و عقل کھتا ہوگا پس کہیگا اسکو کہ خبر دے مجھکو کہ اگر جلا دوں میں تیرے لیے تیرے اونٹوں کو جو مر گئے تھے قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہیگا گنوار اسکو ہاں جانونگا تو رب

میرا ہی بس صورت بنا کر لا ویگا دجال واسطے گمراہ کرنے کے یعنی شیطانوں کو مانند دونوں اسکے کے مانند بہترین آنکھ کے اور بہت برے انکے اکو گونگے

قال ويأتي الرجل قد مات أخوه ومات أبوه فيقول أرأيت إن أحييت لك أباك وأخاك ألست تعلم أني ربك فيقول بلى فتمثل له الشياطين نحو أبيه ونحو أخيه قالت ثم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم لحاجته ثم رجع والقوم في اهتمام وغم مما حدثهم قالت فأخذ بلحمتي الباب فقال مهيم أسماء قلت يا رسول الله لقد خلعت أفئدتنا بذكر الدجال قال إن يخرج وأنا حي فأنا حجيجه وإلا فإن ربي خليفتي على كل مؤمن فقلت يا رسول الله والله إنا لنعجن عجيننا فما نخبزه حتى نجوع فكيف بالمؤمنين يومئذ قال يجزئهم ما يجزئ أهل السماء من التسبيح والتقديس رواه

فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مر گیا ہوگا بھائی اسکا اور مر گیا ہوگا باپ اسکا ف جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اشارہ فتنہ سے ت پس کہیگا دجال اس شخص سے کہ خبر دے مجھکو اگر زندہ کروں میں تیرے لئے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں جانیگا تو کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بنا ویگا واسطے اسکے شیاطین کی مانند باپ اسکے کی اور بھائی اسکے کی کہا اسمار نے پھر تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنے کسی کام کے لیے پھر تشریف لائے یعنی مجلس میں حالانکہ صحابہ فکر و غم میں تھے بسبب خبر دینے آنحضرت کے حال دجال سے کہا اسمار نے پس پکڑیں آنحضرت نے دونوں طرفیں دروازے کی ش ح ع لفظ لحمہ ساتھ زبر لام اور جزم ح کے تمام مشکوۃ اور مصابیح کے نسخوں میں ہی معنی جانب کے ذکر وابن الملک اور صحاح اور قاموس وار اور کتابوں میں یا معنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا صواب لحمتی الباب ہی ساتھ جیم کے جگہہ ح کے اور ساتھ حرف کے بدلے میم کے معنی بازوی دروازہ کے کہتا ہوں بعد اتفاق نسخوں کے توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہ کہ قاموس میں لحمہ کے معنی گوشت کے ٹکڑے کے لکھے ہیں پس مجرد کیا جاوے اور کہا جاوے کہ مراد ان دو لوں سے دونوں کھونٹے دروازے کے یعنی کواڑیں کہ وہ ملجاتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں پس اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب ت پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا اے اسمار کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکالا اللہ نے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کے فرمایا آنحضرت نے اگر نکلے دجال اور میں ہوں زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اسکو ساتھ حجت کے اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا انکا پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندھتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اسکی یہاں تک کہ بھوک لگ جاتی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنے کے روٹی کے پکنے میں قلت صبر سے طبیعت انسان کی بھوک سے باین حد ہی پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اسدن یعنی بیچ وقت قحط کے اور منحصر ہونے وجود روٹی کے نزدیک دجال کے اور اتباع اسکے کے فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی انکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والوں کو یعنی فرشتوں کو قسم تسبیح و تقدیس سے ف ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اسکے زمانہ میں اسحالت میں نہیں محتاج ہوگا کھانے پینے کا جیسے کہ نہیں محتاج ہوتے ملائکہ اور غذا انکی تسبیح و تقدیس ہوگی جیسے کہ غذا فرشتوں کی تسبیح و تقدیس ہی اور طیبی نے یہ معنی بعید بیان کیے ہیں کہ ہم آٹا گوندھتے ہیں روٹی پکانے کے لیے پس نہیں پکا سکتے ہم روٹی یہاں تک کہ بھوکے رہتے ہیں بسبب فکر و غم شدید کے کہ ڈالتا ہی دل ہمارے ذکر دجال سے پس کیا ہوگا حال انکا کہ مبتلا ہونگے اسکے زمانہ میں اور بحسب اس معنی کے حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر و تسلی دیگا انکو برکت تسبیح و تقدیس کے ف ح ع اور شاید کہ اسمار نے یہ بات بعد اس مجلس کے آنکر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضائے کلام کا لفظ فقلت میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سننے حال کے کہا ہو یہ قول اسی مجلس میں اور جو کچھ کہ کہا قصہ آنیکا اور بھوک کا زمانہ آئندہ کا کہا تا فہم اور بعد لفظ رواہ کے یہاں اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور پھر کسی نے لاحق کیا ہی احمد و ابو داؤد و طیالسی اور بعضوں نے کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر بن قتادہ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بہ عنہا

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن المغيرة بن شعبة قال ما سأل أحد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدجال أكثر مما سألته وإنه قال لي ما يضرك قلت إنهم يقولون إن معه جبل خبز ونهر ماء قال هو أهون على الله من ذلك متفق عليه روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے حال دجال کا بہت اسقدر کہ میں نے پوچھا اُنسے اور تحقیق حضرت نے فرمایا مجھکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا تجھکو تحقیق محنت آتی ہے کہامیں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا یعنی سوکھیاں ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہوگا اور نوبت اضطرار کی پہونچے توکیا کرے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح کہ پیدا کرے اُسکے ہاتھ پر مانند ان امور کے حقیقۃ اور جو کچھ کہ ظاہر ہوگا اسکے ہاتھ پر سحر باطل و صورتیں بے حقیقت ہونگی اور اُسکو قدرت نہیں ہے اوپر گمراہ کرنے اور شک ڈالنے مومن کے کہ یقین رکھے دین میں بلکہ جو کچھ کہ دیکھیگا اُس سے قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین کے کا ہوگا اسکے جھوٹ پر وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدھے سفید کے درمیان دونوں کانوں اُس گدھے کے درازی ستر باع کی ہوگی یعنی درازی دونوں ہاتھوں کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

یہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کے ف ح ع اکثر معتمد نسخوں میں تو اسی طرح ہے اور بعضے نسخوں میں ابن صیاد ہے الف لام سے اور نام اُسکا صاف ہے اور بعضے کہتے ہیں عبداللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضے کہتے ہیں دخیل تھا درمیان اُنکے اور تھی اُسمیں کچھ کہانت و سحر اور مجمل امر اُسکا یہ ہے کہ وہ فتنہ تھا کہ مبتلا اور امتحان کیے گئے تھے ساتھ اُسکے مسلمان اور احوال اُسکا مختلف فیہ ہے اور صحابہ کو بھی اُسمیں اختلاف تھا بعضے اسپر ہیں کہ وہ دجال موعود تھا کہ اخیر زمانہ میں نکلیگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے ولیکن جملہ دجالوں سے ہے کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنے کے ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس امت میں دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہونگے اور دلیل اس جماعت کی یہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن ساحر تھا و لیکن اخیر میں اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانوں کے ساتھ اور اُسکے فرزند ہوئے اور وہ مکہ میں اور مدینہ میں رہتا تھا اور دجال کافر ہوگا اور اُسکے فرزند نہیں ہونگے اور مکہ اور مدینہ کے آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بھی دلیل پوری ہے اُنکی حاصل یہ کہ حال اُسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بھی اسباب میں وحی نہیں اُتری اور مبہم رکھا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطْ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جماعت کے اصحاب آنحضرت سے طرف ابن صیاد کے یہاں تک کہ پایا اسکو کھیلتا ساتھ لڑکوں کے بیچ محل بنی مغالہ کے کہ نام ایک قوم کا ہے یہود میں سے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک پہونچا تھا ابن صیاد اُن دنوں میں بلوغ کے پس دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہاں تک مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے پیٹھ پر ہاتھ اپنا پھر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا کا ہوں پس دیکھا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم پیغمبر اُمیوں کے ہو ف ح یعنی عرب کے اسلیے کہ اکثر عرب پڑھے لکھے نہوتے تھے اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تھا کہ آنحضرت کے رسالت کے منکر نہ تھے ولیکن خاص عرب کا نبی جانتے تھے اور یہ بات اُسکی اطلاعوں کے قبیلہ سے تھی کہ شیطان کاہنوں کو القا کیا کرتا ہے اور کہنا اُسکا تناقض تھا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتھ عرب کے باطل ہوئی ش پھر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس

پہونچا آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ح لفظ رض براء اور صاد مہملہ سے ستوار کرنا اور آپس میں ملانا اور چیزوں کو اس طرح نبا دے مرصوص نبا دے ستوار کو کہتے ہیں حاصل یہ
کہ اعضا اُسکے آپس میں زور سے ملائے اور پہونچے ذکرہ الخطابی اور نووی نے کہا کہ ہمارے شہروں کے اکثر نسخوں میں فرفضہ ت اور ضاد معجمہ سے ہے یعنی چھوڑ دیا
اُسکو اور ترک کیا سوال جواب اُسکا اور جدال اُسکی ت پھر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اُسکے پیغمبروں پر ف ع یعنی میں ایمان لایا اللہ کے رسولوں پر
اور تو اُن میں سے نہیں پس اگر تو بھی اُنمیں سے ہوتا تو البتہ میں تجھپر ایمان لاتا اور یہ بھی بنابر فرض و تقدیر کے ہے اور پہلے اسکے کہ جانیں حضرت اپنے تئیں خاتم النبیین والا
پس بعد جاننے خاتمیت کے فرض تقدیری بھی نہیں جایز اور صریح بیان کیا ہے ہمارے بعضے علمانے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پھر طلب کرے اُس سے کوئی شخص
معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے اور قتل نہ کیا حضرت نے اُسکو باوجودیکہ دعوی کیا اُسنے روبرو آپکے نبوۃ کا اس لیے کہ وہ لڑکا تھا اور منع کیے گئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل
کرنے لڑکوں کے سے اور دوسرا یہ کہ یہود اُن دنوں میں ذمی تھے اور صلح کی تھی اس پر کہ چھوڑیں جاویں اپنے حال پر اور وہ اُنھیں میں سے تھا یا اُنکے حلفا میں سے ت پھر
فرمایا حضرت نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجھپر امر غیب سے کہا اُسنے صادق یعنی خبر سچی بھی اور کاذب یعنی کبھی جھوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جھوٹا اور
بعضوں نے کہا حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص آتا ہے تیرے پاس کیا کہتا ہے تجھسے اور حاصل جواب یہ ہے کہ کہتا ہے مجھسے کچھ باتیں کہ کبھی سچی ہوتی ہیں اور کبھی جھوٹی
یعنی بعضی خبریں سچی ہوتی ہیں اور بعضی جھوٹی جیسی کہ عادت کاہنوں کی ہے کہ شیطان القا کرتے ہیں اونپر خبریں سچی اور جھوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا نے کہ
مشتبہ کیا گیا تجھپر امر ف ح یعنی جھوٹ سے ساتھ سچ کے اور کہا شیخ نے کہ مخلوط اور مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہے تیرے پاس شیطان کہ ایسی خبر لاتا ہے
اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اُسکی کا کیونکہ رسول کے پاس خبر جھوٹی نہیں آتی اور اُسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اُسکا یہ حال کاہنوں کا
ہوتا ہے نہ پیغمبروں کا ت فرمایا آنحضرت نے تحقیق دل میں چھپایا ہے میں نے تیرے لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تاکہ بتاوے تو اُسکو اور اسی طرح حضرت
نے امتحان کیا اُسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اُسکے حال کا صحابہ پر اور جانیں کہ یہ کاہن ہے آتا ہے اُس پاس شیطان کہ سکھا جاتا ہے اُسکو جھوٹی سچی باتیں ت
حالانکہ چھپائی حضرت نے اُسکے لیے یہ آیت جسدن لاویگا آسمان دھوان ظاہر پس کہا اُسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے ف ح دخ بپیش اور زبر دال و
تشدید خ سے بمعنی دھوئیں کے پس نہ پایا اُسنے اُس آیت دل میں لیے ہوی سے مگر ایک لفظ ناقص نہ یہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہ بھی بسبب عادت کاہنوں کے
تھا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات میں سے لیجاکر اُنکو القا کردیتے ہیں اور احتمال ہے کہ آنحضرت نے بعضے صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نے اُسکو سنکر اُسکے تئیں القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نے دور ہو لعین ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنے قدر سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اُسکا کاہنوں کا ہے
کہ بعضی چیزیں ناقص بسبب القاے شیاطین کے معلوم کرتے ہیں پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہیں کرسکے گا تو اپنے حد اور قدر و مرتبہ سے کہ حد اور قدر و
مرتبہ کاہنوں کا ہے بسبب الہام بعضے خبیاث ناقص ناتمام کے اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد سیری ہے اور اختصار کلمہ زجر اور اہانت کا ہے کہ واسطے انکے کہتے اور چھوٹے کہتے ہیں الگ کو کہ
باہر آوے ت پس کہا عمر نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہیں آپ مجھکو بیچ حق ابن صیاد کے کہ ماروں گردن اُسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
ہے ابن صیاد دجال سہو و مسلط نہیں کیا جاویگا تو اوپر یعنی نہیں مار سکے گا اُسکو کیونکہ قتل کرنوالے اُسکے عیسیٰ ہیں اور اگر نہیں ہے وہ دجال پس نہیں بھلائی
تیرے لئے اُسکے قتل میں ف ع یعنی اس لیے کہ وہ ذمی ہے اور یہود میں سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تھے اور اُس وقت میں وہ لڑکا نابالغ بھی تھا اور چونکہ اُسمیں قرائن دلالت
کرتے تھے اُسکے دجال ہونے پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورت شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ
بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ
يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِاَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہا ابن عمر نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے واسطے قصد کرتے تھے کھجور کے درختوں کا آتے تھے ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخوں میں حالانکہ آنحضرت قریب ہوتے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنیں ابن صیاد کے کلام میں کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو ف ع یعنی دریافت حضرت اور اصحاب کہے کہ وہ کاہن ہی یا ساحر ہی وغیر ذالک اور اس سے معلوم ہوا کہ جایز ہی کھولنا احوال اسکا کہ خوف مفسدہ کا ہو ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لپٹا ہوا ایک چادر میں کہ اسکے لیے تھی اس چادر میں آواز پوشیدہ کہ سمجھ میں نہیں آتی تھی اسکی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو اس حالمین کہ حضرت چھپتے تھے شاخوں خرما کی میں پس کہا ابن صیاد کی ماں نے اے صاف یہ نام ہی ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے ہیں پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی اسکو ماں اسکی یعنی خبر نکرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اس سے وجود میں آتا کہ اس سے حقیقت اسکے حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہی کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس چیز کے وہ لائق ہی اسکے پھر ذکر کیا حال دجال کا ف ح یعنی باحتمال اسکے کہ ابن صیاد دجال ہی یا بتقریب فتنہ گری اور متصف ہونے اسکے کے ساتھ بعضی صفتوں اسکی کے دجال کو یاد کیا اور اسکے احوال سے آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق میں البتہ ڈراتا ہوں تمکو دجال سے اور نہیں کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی اسنے اپنی قوم کو اس سے یعنی بعد نوح کے البتہ تحقیق ڈرایا ہی حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیا کے ولیکن میں کہتا ہوں تمسے دجال کے مقدمہ میں ایک بات اور نشان کہ نہیں کہا ہی اسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہیں ہی کانا ف ع یعنی بسبب منزہ ہونے اسکے کے حاسہ میں بینائی کے سے کانا پن لاحق ہو ساتھ اسکے اور احتمال ہی کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہیں ہوا یا نہیں خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد رکھتے تھے ابو سعید اس سے ابن صیاد یعنی یہ سبب مقابلے اس سے بیچ بعضی راہوں مدینہ کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اسکے کے اور کتابوں اسکی کے اور رسولوں اسکے کے کیا دیکھتا ہی تو کہا اسنے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہی تو تخت ابلیس کا دریا پر ف ح جیسے کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گذرا کہ رکھتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بھیجتا ہی فوجیں اپنی کہ فتنہ میں ڈالیں لوگوں کو ت فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکھتا ہی تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہوں میں دو سچوں کو کہ لاتے ہیں خبریں سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہوں یا دیکھتا ہوں دو شخص جھوٹوں کو اور ایک مرد سچے کو ف ح یا تو شک راوی ہی کہ اس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہی کہ شک بھی ابن صیاد سے ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہوں یا نا اور اسکو بہت دخل ہی بیچ خلط اور اختلال امر اسکے کے کہ جزم نہیں رکھتا تھا اور حال اسکا بروجہ انتظام و استقامت کے نہیں یا کبھی اسطرح دیکھتا ہوں اور کبھی اس طرح ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہی کام اسپر یعنی اسکے کہانت میں پس چھوڑ دو اسکو یعنی اس لیے کہ یہ باتیں قابل جواب کے نہیں کرتا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ

اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ خَالِصٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی سے کہ تحقیق ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کے مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ میں مشابہ میدہ سفید کے ہے اور خوشبو میں مانند مشک خالص کے نقل کی مسلم نے وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ قَوْلًا اَغْضَبَہٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰی مَلَاَ السِّکَّۃَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی حَفْصَۃَ وَقَدْ بَلَغَھَا فَقَالَتْ لَہٗ رَحِمَکَ اللّٰہُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَۃٍ یَغْضَبُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض راہوں مدینہ کے پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کے ایک بات کہ غصہ میں لائی اُسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بھردیا کوچہ کو یعنی اُسکے بدن پھولے ہونے نے پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ اُنکی بہن تھیں اور بیوی آنحضرتؐ کی اور حالانکہ تحقیق پہونچی تھی یہ خبر اُنکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تونے ابن صیاد سے کہ غصہ میں لایا تو اُسکو کیا نہ جانا تونے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کریگا اُسکے فرح یعنی وہ ایک بار غصہ میں آویگا اور نکلیگا دجال بسبب غضب کے اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ غصہ میں لا تو ابن صیاد کو ای عبداللہ اور نہ کلام کر ایسے تاکہ نہ نکلے اور نہ ظاہر ہوں فتنہ اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال اور ممکن ہونے اُسکے تھا کہ ابن صیاد دجال ہو یا یہ سبب ہے کہ وہ یقین رکھتی ہوں اُسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ لِیْ مَا لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یُوْلَدُ لَہٗ وَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ وَھُوَ کَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ وَلَا مَکَّۃَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ مَکَّۃَ ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَہٗ وَمَکَانَہٗ وَاَیْنَ ھُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاہُ وَاُمَّہٗ قَالَ فَلَبَّسَنِیْ قَالَ قُلْتُ لَہٗ تَبًّا لَکَ سَائِرَ الْیَوْمِ قَالَ وَقِیْلَ لَہٗ اَیَسُرُّکَ اَنَّکَ ذَاکَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِھْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کے مکہ تک یعنی اُسوقت کہ جاتے تھے ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجکو کہ کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا پھر بیان کیا اُسکو کہ گمان کرتے ہیں یا کہتے ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں یعنی اور تم جانتے ہو کہ امر خلاف اسکے ہے کیا نہیں سنا تو نے ای ابو سعید پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میرے لیے اولاد آیا نہیں فرمایا حضرتؐ نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں فرمایا ہے حضرتؐ نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں میں مدینہ سے اور میں ارادہ رکھتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجکو بیچ آخر کلام اپنے کے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اُسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہے وہ یعنی اب اور جانتا ہوں میں اُسکے ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس شبہ کیا دجال کا مجھ پر فرح یعنی میں اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ دجال نہیں یہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اُسکے امر میں اور یا سبب اسکے کہ اول کلام اُسکا بیچ انکار دجالیت کے تھا ساتھ دلیلوں کے اور یہ جو آخر میں کہا کہ میں جانتا ہوں مولد وغیرہ اُسکا تعریض و تلویح ہے اُسکے اقرار کی طرف ہم اس لیے کہ اس عبارت کو بھی کلام کرنے والا کنایہ اپنے نفس سے رکھتا ہے واللہ اعلم کہا ابو سعید نے کہ کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو تیرے لیے باقی دنوں میں یا بیچ تمام دنوں عمر تیری کے کہا ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضرین میں سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہے تجکو کہ وہ شخص ہو وے تو یعنی دجال ہو وے کہا ابو سعید نے پس کہا ابن صیاد نے اگر پیش کی جاویں مجھ پر یعنی وہ صفتیں کہ دجال میں ہیں یعنی گمراہ کرنا و فریب دہی وغیرہ کے تو نا خوش نہ رکھوں میں فرح یعنی بلکہ قبول کروں میں حاصل یہ کہ راضی ہوں دجال ہونے پر اور یہ دلیل واضح ہے اُسکے کفر پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِیْتُہٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَیْنُہٗ فَقُلْتُ مَتٰی فَعَلَتْ عَیْنُکَ مَا اَرٰی قَالَ لَا اَدْرِیْ قُلْتُ لَا تَدْرِیْ وَھِیَ فِیْ رَاْسِکَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ خَلَقَھَا فِیْ عَصَاکَ قَالَ فَنَخَرَ کَاَشَدِّ نَخِیْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا ملا میں ابن صیاد سے اس حالت میں کہ سوجھ گئی تھی آنکھ اسکی پس کہا میں نے کب سے کی آنکھ تیری نے وہ چیز کہ دیکھتا ہون میں یعنی ورم
کہا نہیں جانتا میں کہا میں نے نہیں جانتا تو حالانکہ تیرے سر میں ہی کہا اگر چاہے خدا تعالیٰ پیدا کرے اسکو تیرے عصا میں ف ح یعنی خدا تعالیٰ قادر ہی کہ
پیدا کرے آنکھ کو جماد میں اور اسکے درد کو اور جماد کو شعور نہیں ہو گا آنکھ کا اور درد کا اسی آنکھ میں پیدا ہو پس اسی طرح جایز ہی کہ آدمی کو بھی شعور نہو اسکا
بسبب کثرت اشتغال و افکار کے کہ مانع ہوتا ہی حس کرنے اور معلوم کرنے سے ت کہا ابن عمر نے پس آواز کی ابن صیاد نے ناک کی راہ سے مانند سخت آواز
گدہے کے کہ سنی ہی میں نے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ
تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سے کہ کہا دیکھا میں نے جابر بن عبداللہ کو کہ قسم کہاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا میں نے
کہ قسم کہاتے ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نے کہ میں نے سنا ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ قسم کہاتے تھے اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اسکا آنحضرت نے ف ح یعنی اگر نہوتا یہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتے اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر رض کی اسپر
تھی کہ ابن صیاد ان دجالوں یعنی جھوٹوں فریبیوں میں سے تھا کہ نکلیں گے اور دعوی کرینگے نبوت کا اور گمراہ کرینگے لوگوں کو اور شبہ ڈالینگے لوگوں میں نہ یہ کہ وہ مسیح
دجال ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید کی تھی کہ فرمایا تھا کہ اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنے سے یہی سمجھا جاتا ہی کہ وہی دجال مسیح
مراد ہو پس قسم کہانی انکی حمل کیا جاویگی اوپر جواز کے وقت غلبہ ظن کے اور وہ حدیث کہ فصل دوسری میں ابن عمر رض سے آتی ہی صریح ہی اسمین کہ وہ مسیح دجال ہو
تھا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہ کہ اسمین اختلاف و اشتباہ تھا واللہ اعلم ت نقل کی بخاری اور مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل دوسری عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ
كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی نافع سے کہ تھے ابن عمر کہتے قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں یہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہ ابوداود نے
اور بیہقی نے بیچ کتاب البعث والنشور کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے
کہا کہ گم کیا ہمنے ابن صیاد کو دن حرہ کے ف ح اگر مراد اس عبارت سے ظاہر اسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نے نہ جانا کہ
کہاں گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑھی اسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بھی ہی تو کچھ منافات نہیں
اور دن حرہ کا وہ دن ہی کہ غائب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا انسے نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ
وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّهٗ امْرَاَةٌ
فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا
عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ
وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ
قَطِيْفَةٍ وَلَهٗ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سے
کہ کہا ابو بکرہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرینگے ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطے انکے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا
واسطے انکے ایک لڑکا کانا بڑی دانتوں والا یعنی کچلیون والا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کمتر منفعت کا ازروے

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کہ زیادہ اس سے منفعت مین ہو سوئینگے دونون آنکھین اُسکی اور نہین سوویگا دل اُسکا **ف** یعنی نہین منقطع ہونگے افکار فاسدہ
اُسکے وقت سونیکے بسبب کثرت وسوسون اور پے در پے آنے فکرون فاسدہ کے کہ القا کریگا اُسکو شیطان جیسے کہ نہین سوتا تھا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار
صالحہ کے بسبب پے در پے آنے وحی اور الہامات کے **ت** پھر بیان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ اُسکے کا پس فرمایا باپ اُسکا لنبا ہوگا سبک گوشت
یعنی دبلا گویا کہ ناک اُسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اُسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کے اور ماں اُسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتھون والی
پس کہا ابوبکرہ نے پس سنا ہمنے ایک لڑکے کو بیچ یہود کے مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہان تک گئے ہم اُسکے ماں باپ کے پاس پس ناگہان صفت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تھا اُسکے ماں باپ کے حق مین سو موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تھا پس کہا ہمنے اُسکے ماں باپ سے کیا ہوا ہے تمہارے لئے کوئی فرزند
پس کہا اُنھون نے کہ ٹھیرے تھے ہم تیس برس تک نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہمارے لیے ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا اور کم
باعتبار منفعت کے سوتی ہین آنکھین اُسکی اور نہین سوتا دل اُسکا کہا ابوبکرہ نے پس نکلے ہم اُن دونون کے پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تھا
دھوپ مین بیچ چادر کے اور واسطے اُسکے تھی آواز پست کہ سمجھ مین آوے پس کھولا اسنے اپنا سر پس کہا کیا کہا تمنے یعنی زبیر اور ابوبکرہ نے کچھ کلام کیا ہوگا اُسکے
حق مین یا اور کچھ اُسپر اسنے یہ کہا کہا ہمنے کہ کیا سنا تو نے جو کچھ کہ کہا ہمنے کہا ہاں سوتی ہین آنکھین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ**
جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنَ الْیَھُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَۃً عَیْنُہٗ طَالِعَۃً نَابُہٗ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنْ یَّکُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَہٗ تَحْتَ قَطِیْفَۃٍ یُّھَمْھِمُ فَاٰذَنَتْہُ اُمُّہٗ فَقَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ
مِنَ الْقَطِیْفَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَھَا قَاتَلَھَا اللّٰہُ لَوْ تَرَکَتْہُ لَبَیَّنَ فَذَکَرَ مِثْلَ مَعْنٰی
حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَقْتُلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ
ھُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَہٗ اِنَّمَا صَاحِبُہٗ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَاِلَّا یَکُنْ ھُوَ فَلَیْسَ لَکَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْعَھْدِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّہٗ ھُوَ الدَّجَّالُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سے بیچ مدینہ میں
ایک لڑکا کہ مسی ہوئی اور ہموار کی گئی تھی آنکھ اُسکی یعنی دائین اور ابھرنے والے کہا یا نکلی ہوئی تھین کچلیان اُسکی پس ڈرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی اس بات پر اسے کہ ہو وہ دجال پس آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے دیکھنے کو تا اُسکا حال تحقیق کرین پس پایا اُسکو نیچے چادر کے لپٹا ہوا اس حال
مین کہ کرتا تھا کلام چپکے چپکے کہ سمجھ مین آوے پس آگاہ کیا اُسکو اُسکی ماں نے پس کہا اے عبداللہ یہ ابوالقاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہین خبردار ہو اور ہوشیار ہو انسے کلام کرنیکے لیے پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا
اُسنے مارے اُسکو خدا تعالیٰ اگر چھوڑ دیتی اُسکو اور خبر نہ کرتی اُسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نے یا راوی جابر نے مثل معنی حدیث
ابن عمر کے کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیے مجھکو یا رسول اللہ پس قتل کروں مین اُسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر یہ ابن صیاد دجال ہے تو نہین ہے تو یار اُسکا یعنی قتل کرنیوالا اُسکا اور نہین ہے یار اُسکا مگر عیسیٰ بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اُسکے قتل کی نہین
ہونیکی مگر عیسیٰ علیہ السلام کو اور اگر نہین ہے وہ دجال تو نہین ہے پہنچتا تجھکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سے **ف** ح اور یہ ماجرا اُسکے اسلام لانے سے
پہلے کا تھا اور بعد اسلام کے بھی حال اُسکا معلوم ہوا کہ راضی تھا اسکا کہ دجال ہو اور یہ کفر ہے جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سے کہ ہمراہ اُسکے مکہ
کو گیا معلوم ہوا ت پس ہمیشہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنے والے یعنی اسی اندیشہ پر اس سے کہ ابن صیاد دجال ہو **ف** ع کہا بعضے محققین نے
کہ تو جیہ بیچ حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کے حق مین باوجود اسکے کہ اُنمین اختلاف و تضاد ہے یہ ہے کہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو

گمان کیا تھا دجال ہیں بے تحقیق ہونے خبر مسیح دجال کے پس جبکہ ہو دے گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے حال و قصۂ سے بیچ حدیث تمیم داری کے اور موافق ہوا یہ آپ کی خبر کے اسکا نزدیک حضرت کے بعینہ و صحیح ہوگیا حضرت پر یہ کہ نہیں ہے ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنی دجال اور ہونا ہے اسکی وہ حدیث کہ ذکر کی آپ نے سعید نے وقت تبرو جانے ابن صیاد کے مکہ کو اور اسے پر موافق ہونا دجال کے ماں باپ کے وصفون کا اور ابن صیاد کی ماں باپ کے وصفون کا نہیں ثابت کرتا ہے اسکو کہ ابن صیاد دجال ہے اس لیے کہ اتفاق ہونے دو وصفون کے سے نہیں لازم آتا ہے اتحاد دو موصوف کا اور ایسی ہی قسم کھانا عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ کا باوجود انکار کرنے آنحضرت کے اسکے کہ وہ دجال ہی تھا یہ سبب پہلے ظاہر ہونے حال کے اور دجال میں بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی ہیں پس نسبت اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا ڈر رہتا تھا بنابر احتیاط کے ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب ہے بیچ بیان اترنے عیسی علیہ السلام کے ف ح بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثون سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اترینگے آسمان سے زمین پر اور ہونگے تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حکم کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اوپر بعضے احکام کہ ہماری شریعت میں نہیں ہین اور حکم کرینگے حضرت عیسی انکا پس وہ قبیلہ بیان مدت سے ہی جیسے کہ نسخ ہوتا ہے اور اس زمانہ میں شریعت محمدی ہونگے جیسے کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور ماننداسکے

الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس خدا کی کہ اسکے ہاتھ میں ہے جان میری کہ البتہ نزدیک ہے بتحقیق اترینگے آسمان سے تمہارے اوپر یعنی بیچ تم میں عیسی بیٹے مریم کے علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیب کو ف ع یعنی باطل کرینگے دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور صلیب صلاح نصاری میں دو لکڑیاں ہین مثلث ایک دوسرے سے گذری ہوئی اوپر ہیئت مصلوب کے یعنی ایک شخص سولی دیے ہوئے کے اور رعایت اسکی نصاری بہت کرتے ہین کہ اکثر اپنی چیزین اسی شکل کی بناتے ہین اور سینے گردن میں لٹکاتے ہین مانند زنار ہنود کے اور کبھی حضرت عیسی علیہ السلام کی صورت اسمین بناتے ہین واسطے یادداشت ہیئت کے اور اعتقاد یہ رکھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہود نے سولی دیا تھا ت اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اسکے پالنے اور کھانے کو اور مباح کرینگے اسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ ف ع یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے انکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا ان سے سوائے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہی اور بعضون نے کہا کہ رکھا جاویگا جزیہ ان سے اس لیے کہ نہین پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ ان سے بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے اور تائید کرتا ہے اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ت اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ میں یہانتک کہ نہین قبول کریگا اسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور جو چیز ہے کہ دنیا میں ہے ف ح حتی پہلا متعلق ہے ساتھ یفیض المال کے اور دوسرا متعلق ہے ساتھ تمام مضمون کے کہ مذکور ہوا توڑنے صلیب کا اور مانند اسکے یعنی بیچ اسلام پیدا ہونے رواج پاویگا اور میل اور محبت آدمیون کی ساتھ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سے ہوگا اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہے کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزون سے ہے مخصوص اسی وقت پر نہین لیکن اس زمانہ میں طبیعتین اور نفوس لوگون کے بھی اسی پر آجاوینگے اور انکے نزدیک یہی بہتر معلوم ہوگا اور احتمال ہے کہ متعلق ہو یفیض المال کے ہو یعنی لوگون کو جب کہ رغبت مال کی نہ رہیگی اور بالکل اس سے اعراض کرینگے مال کے خرچ کرنیکی فضیلت و محبت نہ رہیگی پس نہ رہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کے ف

ابوہریرہ پس اگر شک وتردد رکھتے ہو اس چیز مین تو پڑھو اگر چاہو یہ آیۃ کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود ونصاری مگر کہ ایمان لائیگا عیسی پر پہلے
مرنے انکے کے پڑھو ساری آیۃ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی بعد اترنے عیسی کے اس زمانہ مین جب دین وملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف
درمیان سے اٹھ جائیگا اختلاف کہ یہود ونصاری حضرت عیسی کے حق مین رکھتے ہین وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لائینگے جس طرح دین اسلام مین ہے کہ
وہ بندے اللہ کے ہین اور رسول اسکے اور بیٹے اسکے لونڈی کے اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو انکے زمانہ مین ہونگے اور یہ ایک وجہ ہے اس آیۃ کی
تفسیر مین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے دلیل پکڑی ہے مضمون حدیث پر اور وجہ بھی کہی ہے مفسرین نے کہ نہین ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ
ایمان لاتا ہے پہلے مرنے اپنے کے یعنی وقت غرغرہ کے کہ ایمان اسوقت کا مفید نہین اور اس وجہ پر احتمال ہے کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اللہ
تعالی کی طرف پھرے اور حاصل مقصود یہ ہے کہ ہر کافر وقت مرنے کے بحکم اضطرار کے ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہین کرتا پس چاہیے کہ باختیار خود پہلے اسوقت
کے مستعد اسکا ہو **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لينزلن ابن مريم حكما عادلا فليكسرن الصليب
وليقتلن الخنزير وليضعن الجزية وليتركن القلاص فلا يسعى عليها ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد وليدعون
الى المال فلا يقبله احد رواه مسلم وفي رواية لهما قال كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم
اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اترینگے عیسی بیٹے مریم کے اس حال مین کہ حاکم عادل ہونگے
پس توڑینگے سولی کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھدینگے جزیہ اہل ذمہ سے اور چھوڑدینگے عیسی یا چھوڑ جاوینگے اونٹنیان جوان پس نہین کیجاویگی سواری
اور کام اور طلب حاجات انپر ف ع یعنی بسبب کثرت اور سواریون کے حاجت انکی نہین رہیگی یا معنی یہ ہین کہ نہین حکم کرینگے کسیکو کہ سعی کرے انکے
لانے پر زکوۃ کے لیئے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہین ملیگا اور جایز ہے یہ کہ ہو کنایہ ترک تجارت اور سفر کرنے سے زمین مین واسطے طلب مال کے اور
حاصل کرنے ما یحتاج الیہ کے واسطے استغنار انکی کے ت ع البتہ جاتا رہیگا لوگون مین سے کینہ اور بغض اور حسد ف ع یہ سب چیزین جب دنیا سے
ہوتی ہین پس جاتے رہین گے یہ عیب بسبب جاتے رہنے محبت دنیا کی دلون مین سے ت اور البتہ بلاوینگے عیسی لوگون کو طرف قبول کرنے مال کے
پس نہین قبول کریگا اسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہوگا حال تمہارا
جس وقت کہ اترینگے عیسی بیٹے مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم مین سے ہوگا ف ح یعنی قریش مین سے ہوگا یا تمہاری اہل ملت مین سے علما نے
اسکی دو وجہ سے شرح کی ہے ایک تو یہ کہ امام تمہارے نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سے ہے اور عیسی اقتدا کرینگے اسکا اور وہ مہدی ہے اور یہ بسبب تعظیم و تکریم
امت محمدی کے ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آینده کا صریح ہے اسمین کہ عیسی حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنیوالے خیر کے ہونگے اس زمانہ مین اور
امام نماز کے مہدی ہی ہونگے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ عیسی جو اترینگے مہدی امت کے ساتھ نماز مین ہونگے اور چاہینگے کہ پیچھے ہٹ جاوین
اور امام عیسی علیہ السلام کو کرین پس عیسی علیہ السلام امام نہین ہونگے اور اقتدا کرینگے انکا اور بعد اس نماز کے امامت عیسی علیہ السلام ہی
کرینگے بسبب افضل ہونے انکے کے مہدی سے اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سے عیسی علیہ السلام ہین اور مراد ساتھ ہونے انکے کے تم مین سے حکم
کرنا انکا ہے ساتھ احکام شریعت تمہارے کے نہ ساتھ احکام انجیل کے اور روایت مین آیا ہے پس امامت کرینگے عیسی علیہ السلام تمہارے ساتھ کتاب
پروردگار تمہارے کے اور ساتھ سنت پیغمبر تمہارے کے پس معنی یہ ہونگے کہ امامت کرینگے تمہاری عیسی حال ہونے انکے کے دین ملت تمہارے سے
اور حکم کرنیوالے ساتھ کتاب و سنت تمہاری کے **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتي
يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيمة قال فينزل عيسى ابن مريم فيقول اميرهم

تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ رواہ مسلم وھذا الباب خال عن الفصل الثانی
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت میں سے کہ لڑیگی حق پر اور واسطے حق
کے درحالیکہ غالب ہونگے یعنی اپنے دشمنوں پر قیامت تک یعنی قریب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اترینگے عیسی بیٹے مریم کے
پس کہیگا امیر امت کا یعنی مہدی عیسی سے آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی اسلیے کہ اولی ساتھ امامت کے افضل ہو اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگے عیسی نہیں امام
ہونگا میں امامت کرتا میں یعنی اسلیے کہ تا نہ وہم جاوے میری امامت سے تمہارے دین کے منسوخ ہونیکا تحقیق بعضے تم میں سے بعضوں پر امیر اور امام ہیں
بزرگ رکھنے خدا تعالے کے اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ علیہم نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب مصابیح میں خالی ہے دوسری فصل سے کہ
احسان ہے یہ **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن
مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن
مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہے عبد الرحمن بن عمرو سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اترینگے عیسی بیٹے مریم کے طرف زمین کے پس نکاح کرینگے اور پیدا کیجاویگی انکے لیے اولاد اور ٹھہرینگے زمین میں پینتالیس
برس **ف ع** اور یہ ظاہر میں مخالف ہے قول اس شخص کے کہ جاوینگے طرف آسمان کے اس حال میں کہ عمر انکی تینتیس برس کی ہوگی اور ٹھہرینگے زمین میں
بعد اترنے کے سات برس پس دونوں عدد ملکر چالیس ہوئے لیکن حدیث انکی سات برس کی ٹھہرنے کی نقل کی یہ مسلم نے پس متعین ہوا
جمع سات اس چیز کے کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح میں ہے یعنی مسلم میں اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہے اعتبار سے یہ سبب حذف
کردینے کسور کے **ت** پھر مرینگے عیسی پس دفن کیے جاوینگے نزدیک میرے بیچ مقبرہ میرے کے پس اٹھونگا میں اور عیسی ایک مقبرہ میں درمیان ابی بکر اور عمر
کے کہ اس مقبرہ میں مدفون ہیں **ف ح** پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سے مقبرہ ہے اور اخبار میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ میں جگہ
ایک قبر کی خالی ہے اور سیکی وہ جگہ میسر نہیں ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن نے چاہا کہ وہاں رکھیں اور عائشہ رضہ کہ گھر انکا تھا اس بات پر راضی ہوئیں
بنی امیہ مانع آئے اور آپکو حضرت سعد وضہ میں دفن نہونے دیا اور عبد الرحمن بن عوف کے لیے بھی حضرت عائشہ رضہ راضی ہوئیں لیکن انکو بھی میسر نہوا
حضرت عائشہ کو بھی لوگوں نے کہا کہ تمہارا گھر ہے تمکو وہیں رکھیں کہا میں راضی نہیں ہوں اپنے تئیں پاک کرنے کو بسبب سو کنوں کے ساتھ بقیع ہی میں دفن کرنا کہ حکایت
یہ بھی کہ وہاں قبر عیسی کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نے کتاب وفا میں **باب قرب الساعۃ وان من مات فقد
قامت قیامتہ** باب ہے بیچ بیان نزدیک ہونے قیامت کے اور بیچ بیان اسکے کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اسکی **ف ح** ظاہر
کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہے کہ جو کچھ کہ رہا ہے اس مدت سے کہ اسکے لیے لکھی ہے کمتر ہے اور اکثر اسکے گذر چکی اور عبارت و من مات الخ بھی لفظ
حدیث کی ہیں کہ مؤلف نے یہاں عنوان باب کا کیا اور معنی اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی مرا جو کچھ کہ قیامت میں احوال اور اہوال واقع ہوتی ہیں کچھ نمونہ اسکا
اسکے حق میں واقع ہو جاتا ہے **ف ع** کہا تورپشتی نے کہ قیامت تین قسم پر ہے ایک تو کبری اور وہ اٹھنا لوگوں کا ہے جزا کے لیے اور دوسری قیامت
وسطی اور وہ عبارت ہے مرنے طبقہ لوگوں کی سے کہ عمر دن میں قریب ایک دوسرے کے ہوں گے اسکو قرن کہتے ہیں اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہے
مراد یہاں یہ اخیر ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساعۃ سے کبرے ہے برابر ہے کہ مراد ہو اس سے قیامت پہلے بموجب قول علیہ الصلواۃ والسلام کے لا تقوم الساعۃ
الا علی شرار الناس یا دوسرے کہ وہ طامہ کبری ہے کہ معروف ہے کتاب وسنت میں اور احادیث باب سے قول علیہ الصلواۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ
کہا میں احتمال دونوں کا رکھتا ہے ہاں حدیث عائشہ کی آگے آتی ہے دلالت کرتی ہے قیامت وسطی پر **الفصل الاول** فصل پہلی

عن شعبۃ عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین قال شعبۃ وسمعت قتادۃ یقول فی قصصہ کفضل احدھما علی الاخری فلا ادری اذکرہ عن انس او قالہ قتادۃ متفق علیہ روایت ہے شعبہ سے کہ نقل کی قتادہ تابعی سے قتادہ نے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا میں اور قیامت مانند ان دونوں انگلیوں کے یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا میں نے قتادہ سے کہ کہتے تھے اپنے وعظ میں ف ح یعنی بیچ بیان مراد کے تشابہ شیء بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ قیام قیامت کے ان دونوں انگلیوں کو ت مانند زیادتی اور بڑھاؤ ایک کے ان دونوں میں سے کہ بیچ کی انگلی ہو دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہے ف ح یعنی بقدر بیچ کی انگلی بڑھی ہوئی شہادت کی انگلی سے ہی مبعوث ہوا میرا بڑھا ہوا قیامت سے بھی اتنا سا ہے کہ میں آگے قیامت سے آیا ہوں اور قیامت پیچھے سے چلی آتی ہے شعبہ کہتا ہے ت پس نہیں جانتا میں کہ اس بات کو قتادہ نے انس سے نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اور تعیین اسکی کہ انس سے ہے اسپر بھی یہ احتمال ہے کہ انس نے از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سے کہ آگے آتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان آنحضرت کے سے ہے وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت بشھر تسألونی عن الساعۃ وانما علمھا عند اللہ واقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ یاتی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ یومئذ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مہینا بھر پہلے اپنی رحلت سے کہ پوچھتے ہو تم مجھسے وقت قائم ہونے قیامت کے سے کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہے اور نہیں ہے علم اسکے تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کے ف ح یعنی وقت قائم ہونے قیامت کبری کی سے پوچھتے ہو وہ خود مجکو معلوم نہیں ہے اور اسکو سوائے خدا تعالی کے کوئی نہیں جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تم سے بیان کرتا ہوں کہ اسکا علم رکھتا ہوں جیسے کہ فرمایا ت اور قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی کہ نہیں ہے روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہے کہ گذرے اسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اسدن کہ سو برس اسپر گذرے نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیوں میں سے کہ بیچ زمانہ خبر دینے میری کے موجود ہیں بیچ سو برس کی مدت میں سب مر جاوینگے اور کوئی انمیں سے باقی نہ رہیگا اسکو قیامت وسطی کہتے ہیں اور ہر ایک کے مرنے کو بہ نسبت اسکے قیامت صغری اور مراد اس سے مر جانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور فرمایا آنحضرت نے یہ کلام بنا بر غالب کے والا جیتے رہے ہیں بعضے صحابہ اکثر سو برس سے مانند انس و سلمان رض وغیرہما کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کے بعد اس قول کے ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آیندہ کی پس نہیں حاجت ہے طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا ہے بعضوں نے کہ پیدا ہوئی ہوئے اس زمانہ کے تمام ہو گئے پہلے تمام ہونے سو برس کے وقت فرمانے حدیث کی سے اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے بعضوں نے اکابر علماء میں سے خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودوں اور موجودوں سے روی زمین پر تھے اور بحکم مخبر صادق چاہیے کہ بقاء انکا سو برس سے نگذرا ہو اور بعد گذرنے سو برس کے مر گئے ہوں اور جواب دیتے ہیں اکثر علماء کہ خضر اس عموم سے مخصوص ہیں اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر اپنی امت کے احوال کی دی ہے کہ میری امت میں سے کہ اسوقت موجود ہیں بعد سو برس کے سب مر جاوینگے اور نبی نہیں ہوئیگا دوسرے نبی کی امت سے اور بعضوں نے کہا کہ قید ارض نے نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اس لیے کہ وہ اسوقت دریا پر تھے زمین پر نہ تھے کہا بغوی نے معالم التنزیل میں کہ چار شخص انبیاء میں سے زندہ ہیں دو زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبریں بیچ وجود خضر علیہ السلام کے مشایخ سے تواتر کو پہنچی ہیں اگرچہ بعضے بیچ اسکی تاویل کرتے ہیں کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہے کہ فیضان پہونچاتا ہے ولیکن مکمل اولیاء سے جو اسی شخص کا کہ نبی اسرائیل میں سے کہ مصاحب موسی کے تھے آیا ہے وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاتی مائۃ سنۃ وعلی

اَلْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَۃٍ اَلْیَوْمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوسعید سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین آویگے سو برس اس حال کہ زمین پر ہو کوئی شخص زندہ اُسدن یعنی صحابہ مین سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ یَاْتُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَسْاَلُوْنَہٗ عَنِ السَّاعَۃِ فَکَانَ یَنْظُرُ اِلٰی اَصْغَرِھِمْ فَیَقُوْلُ اِنْ یَّعِشْ ھٰذَا لَا یُدْرِکُہُ الْھَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْکُمْ سَاعَتُکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے کتنے شخص اعراب مین سے کہ آتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتے تھے حضرت سے وقت قیامت کا پس تھے آنحضرت کہ دیکھتے تھے طرف چھوٹے کے انمین سے پس فرماتے اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اسکو بڑھاپا یہانتک کہ قایم ہوگی تمپر قیامت تمھاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی ہنوز یہ آخر بڑھاپے کو نہین پہونچیگا کہ تم سب جاوگے تا تعلی طرف ہلاک ہوجاؤ اُس طبقہ کے اور فنا ہوجانے اُس قرن کے مقدار اس مدت مین اس لیے فرمایا ساعتکم ظاہر یہ ہو کہ سوال اُنکا ساعت کبری سے تھا اور جواب علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہو میرے نزدیک اور وہ سلی ہو نزدیک بعضے شارحین کے اور مراد مرجانا سبکا ہو اور ظاہر یا اکثر کا اور یہ غالب ہو **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِیْ نَفْسِ السَّاعَۃِ فَسَبَقْتُھَا کَمَا سَبَقَتْ ھٰذِہٖ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی مستورد بن شداد سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا مین بیچ ابتدا کے قیامت کے اور اوائل علامات اُسکی کے پس بڑھا مین قیامت پر جیسی کہ بڑھی ہو یہ انگلی یعنی بیچ کی اس انگلی پر یعنی شہادت کی انگلی پر اور اشارہ کیا ساتھ دو انگلیون اپنی کے کہ شہادت کی ہو اور بیچ کی ہو نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تَعْجِزَ اُمَّتِیْ عِنْدَ رَبِّھَا اَنْ یُّؤَخِّرَھُمْ نِصْفَ یَوْمٍ قِیْلَ لِسَعْدٍ کَمْ نِصْفُ یَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے البتہ امید رکھتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک پروردگار اپنے کے اس سے کہ تاخیر دے اور مہلت بخشے انکو آدھے دن کہا گیا واسطے سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدھا دن ہی کہا سعد نے آدھا دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ح بنظر اسکے کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنی ایک دن نزدیک پروردگار تیرے کے مقدار ہزار برس کے ہی اُس چیز سے کہ شمار کرتے ہو تم جب دن مقدار ہزار برس کے ہوا تو آدھا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب مرتبہ پروردگار تعالی کے نزدیک ہی کہ پانسو برس انکو نگاہ رکھے اور ہلاک نہ کرے اور بقا اُنکا کمتر اس سے نہوگا زیادہ ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکے کہ پانسو برس سے کم مین قیامت قائم نہین ہونے کی اور اس امت کو ہلاک نہین کرنیکا بعد اسکے جو کچھ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور باامن شاد اور عقوبات سے نگاہ رکھیگا اور انکو آفتین نہین پہونچین گی کہ اُسے متہلک اور مستاصل ہوجائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے بعضے رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقاے امت بعد ہزار برس کے رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سو برس سے تجاوز نہین کرنیکا واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ھٰذِہِ الدُّنْیَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ فَبَقِیَ مُتَعَلِّقًا بِخَیْطٍ فِیْ اٰخِرِہٖ فَیُوْشِکُ ذٰلِکَ الْخَیْطُ اَنْ یَّنْقَطِعَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اس دنیا کا یعنی فنا کے قریب پہونچنے مین اور قرب ان قیامت مین مانند حال ایک کپڑے کے ہو کہ پھاڑا گیا اول اسکے سے آخر اسکے تک پس باقی رہا لٹکا ہوا ساتھ ایک تاگے کے آخر اسکے مین پس نزدیک ہی وہ دھاگا کہ ٹوٹ جاوے یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس

باب ہے بیچ بیان اسکے کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بد لوگون پر ف یعنی نیک سب مرجاوینگے اور بد باقی رہینگے پس قایم ہوگی قیامت اونپر جب تک وجود نیکون کا دنیا مین ہے قیامت قایم نہین ہوتی جیسے کہ اوپر گذرا آخر عہد عیسیٰ کے مین ایک ہوا خوشبودار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگے اور بدکار باقی رہینگے کہ وہ ایسمین گدہون کے مانند اختلاط کرینگے پس اونپر قایم ہوگی قیامت

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ وفی روایۃ قال لا تقوم الساعۃ علی احد یقول اللہ اللہ رواہ مسلم روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہان تک کہ کہا جاوے زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین ہوگا کہ ذکر خدا کا کرے اور اسکو پوچھے بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت اوسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ ف ح اس سے معلوم ہوا کہ بقاء عالم بسبب برکت علماے عاملین کے اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کے ہے جب انکو عالم سے اوٹھالینگے عالم بھی نہین رہیگا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الخلق رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے نقل کی یہ مسلم نے ف ح مراد خلق سے آدمی ہین اس لیے کہ مراد شرار سے گنہگار ہین او متصف ساتھ معصیت گناہ کے آدمی ہین تمام خلق اور اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق ہے اس حدیث مین اور حدیث سابق مین لا یزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہینگے ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہے تمام زمانون کو تمام ہوا نہین اور یہ و شکل مخصوص ہے یعنی سوا اس زمانہ کے مراد ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ وذو الخلصۃ طاغیۃ دوس التی کانوا یعبدون فی الجاہلیۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہلینگی سرین عورتون بنی دوس کے گرد ذو الخلصہ کے ف ح دوس ایک قبیلہ ہے یمن سے اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کے اور دونون کے پیش سے بھی آیا ہے نام بتخانہ کا ہے کہ اسکو کعبہ یمانیہ کہتے تھے اور وہان ایک بت تھا کہ نام اوسکا خلصہ تھا اور قبائل دوس و خثعم و بجیلہ اسکو پوجتے تھے اور آنحضرت نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تھا اسکو خراب کیا پس فرماتے ہین کہ آخر زمانہ مین یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگے اور عورتین اونکی گرد اوس بتخانہ کے طواف کرینگی اور راوی نے کہ ابو ہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہا ہے کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہے کہ وہ پوجتے تھے اسکو زمانہ جاہلیت مین ف ح علامہ عینی صاحب نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہے کہ وہ بت خانہ ہے معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین سامحہ ہے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذہب اللیل والنہار حتی یعبد اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین جاتے رہینگے رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہان تک کہ پوجے جاوینگے لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کے ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہے اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق تھی مین البتہ گمان کرتی جس وقت بھیجی اللہ تعالی نے یہ آیت کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کے تا غالب کرے اوسکو سب

دیتون پر اگرچہ ناخوش رکھیں آپ اسکو مشرک ف ح چون کہ مدلول اس آیت کا یہ ہی کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زایل ہوا اور دین اسلام سب پر غالب ہو لیس مین گمان کرتی تھی بلکہ یقیناً جانتی تھی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زایل ہونیوالی اور نہین ہونیکی بعد اسکے کبھی اور جب یہ چیز دیتے مین فرمایا آنحضرت نے بتحقیق شان یہ ہی کہ ہوگا اس سے یعنی بعض اس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نے اور بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے پھر بھیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار لیس اجاویگا ہر وہ شخص کہ اسکے دل مین ہو مقدار دانہ رائی کے ایمان لیس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین ہی کچھ بھلائی اسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ تسبیح اور نہ تمام ارکان اور نہ علما لیس مرتد ہونگے اور پھر جاوینگے طرف دین باپون اپنے کے تعالی یہ سلسلہ ف یعنی حکمت الٰہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الٰہی کا ہی بدون پر قائم ہوئے نیکون پر **وعن** عبداللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوما او شہرا او عاما فیبعث اللہ عیسی ابن مریم کانہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ فیہلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ قال فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لہم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فما تامرنا فیامرہم بعبادۃ الاوثان وہم فی ذلک دار رزقہم حسن عیشہم ثم ینفخ فی الصور فلا یسمعہ احد الا اصغی لیتا ورفع لیتا قال واول من یسمعہ رجل یلوط حوض ابلہ فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل اللہ مطرا کانہ الطل فینبت منہ اجساد الناس ثم ینفخ فیہ اخری فاذا ہم قیام ینظرون ثم یقال یا ایہا الناس ہلم الی ربکم وقفوہم انہم مسئولون فیقال اخرجوا بعث النار فیقال من کم فیقال من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین قال فذلک یوم یجعل الولدان شیبا وذلک یوم یکشف عن ساق رواہ مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال لیس رہیگا چالیس عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینے یا چالیس برس ف ح پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئے ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بھی ذکر کی گئی ت لیس بھیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین لیس ڈھونڈھینگے عیسی دجال کو لیس مارینگے اسکو پھر ٹھہرینگے عیسی علیہ السلام سات برس اس حال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصون کے دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل کے اور طریقہ محمود کے دوست ایک دوسرے کے ہونگے لوگو نہین اور ٹھہرنا عیسی کا سات برس بعد مارنے دجال کے ہوگا والا پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹھہرنے عیسی کی چالیس برس ہونگے ت پھر بھیجیگا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے لیس نہین باقی رہیگا اوپر زمین پر کوئی کہ اسکے دل مین مقدار ذرہ کی بھلائی سے ہی یا ایمان سے شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سے گیا ہوگا اندر پہاڑ کے یعنی بالفرض و التقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اس پہاڑ مین اس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اسکی کہا لیس باقی رہینگے بدترین لوگ بیچ سبکی پرندون اور گرانی درندون کے ف ح یعنی فسق و فساد اور قضای شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگے جیسے پرندے اور ظلم اور خونریزی و فساد مین ایسے گران اور مستقر ہونگے جیسے درندے اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ خالی ہونگے علم و حلم سے بلکہ غالب ہوگی انپر دست درازی اور غضب و وحشت لوہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگے وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگے ناشرع سے لیس صورت پکڑکے آویگا واسطے انکے شیطان لیس کہیگا کیا نہین

عمرم کرتے تھے ف ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتے ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہے کہ اس حیلہ سے انکو بت پرستی کی طرف بلاویگا ت پس
کہیں گے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہے درکیا کام کریں ہم پس حکم کریگا انکو بت پوجنے کا ف ح یعنی ازراہ توسل کے
کہ اللہ تک سے رسائی ہوگا جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی کفار کے اعتقاد کی مانعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہ کہ وہ اسی حالت
میں بکثرت ہوگا رزق انکا اچھی و فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی انکی پھر پھونکا جاویگا صور میں اور قایم ہوگی قیامت پس نہیں سنیگا آواز صور کی کوئی مگر
کہ جھکا دیگا گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف ح یعنی اسکی دہشت سے لوگوں کے دل پھٹ جاوینگے اور قوت جسمانی معطل و سست ہو جاویگی
اور اثر اسکا گردن میں پیدا ہوگا جیسے کہ دہشت میں ہوا کرتا ہے کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہے پس جس میں ایک طرف جھکی ہوتی ہے اور ایک اٹھی ت فرمایا
آنحضرت نے پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنے اونٹوں کا یعنی تا انکو پانی پلاوے پس اثنا کار میں مرجاویگا وہ شخص
اور مرجاوینگے لوگ جس کاروبار میں پھر بھیجیگا اللہ تعالی مینھ کہ گویا کہ وہ شبنم ہے یعنی ہلکا سا پس اگینگے بسبب اسکے بدن لوگوں کے کہ گل گئے ہونگے قبروں میں
پھر پھونکا جاویگا صور میں دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کے پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئے ہونگے اٹھ کھڑے ہونگے اور دیکھینگے ہول قیامت کے
پھر کہا جاویگا لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے اور کہا جاویگا فرشتوں کو ٹھہرا رکھو ان لوگوں کو اس لیے کہ یہ پوچھے جاوینگے کردار سے اور حساب
لیا جاویگا انسے پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتوں کو کہ نکالو ان لوگوں میں سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بھیجے جاوینگے دوزخ کو پس
کہا جاویگا یعنی فرشتے جناب عزت سے پوچھینگے کہ کتنوں میں سے کتنے یعنی وہ جو دوزخ کو بھیجے جاوینگے کتنے لوگ ہونگے کتنوں میں یعنی عدد و مقدار انکی کیا ہے پس
کہا جاویگا یعنی اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کے لیے ہر ہزار شخص میں سے نو سو ننانوے ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ ہزار میں سے ایک جنت کو جاویگا اور
باقی سب دوزخ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے کفار ہیں کہ جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کے پہلی فصل باب الحشر کے میں آیا ہے
کہ یہ جماعت دوزخیوں کی یاجوج و ماجوج سے ہوگی ت پس یہ وقت وہ دن ہے کہ کردیگا بچوں کو بڈھا ف ع یہ کنایہ ہے اس دن کی درازی سے یا شدت
و محنت سے کہ اس دن میں ہوگی اس لیے کہ برا یا غم و محنت میں جلدی پہونچتا ہے ت اور یہ وہ دن ہے کہ پیدا کیا جاویگا اور کھولا جاویگا ساق یعنی
امر عظیم سے اور محنت سخت سے ف ح کشف ساق کنایہ ہے خوف اور ہول و شدت و محنت سے یہ معنی مشہور ہیں عرب میں اور اصل اسکی یہ ہے کہ جو
کوئی شدت محنت میں پڑتا ہے اسکے اہتمام میں دامن پنڈلی سے اٹھا لیتا ہے اور پنڈلی اسکی اس سے کھل جاتی ہے اور کلام بیچ تفسیر اس آیہ کریمہ کے
بہت ہے لیکن اکثروں کے نزدیک تاویل یہی ہے کہ جو لکھی گئی وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ اور ذکر کی گئی حدیث
معاویہ کی کہ ابتدا اسکی لا تنقطع الہجرۃ ہے بیچ باب توبہ کے

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّورِ

باب ہے بیچ بیان پھونکنے صور کے ف صور
بیش سے سینگ کہ اسمیں پھونکتے ہیں اور مراد یہاں یہ سینگ ہے کہ اسرافیل پھونکینگے اور وہ دو نفخے ہیں ایک ہلاک کرنے کے لیے زندوں کے اور دوسرا زندہ
کرنے مردوں کے لیے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ
النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُونَ قَالُوا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ
ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ
وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ
روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونوں نفخوں کے یعنی نفخہ مارنے اور زندہ کرنے کے چالیس ہیں پوچھا لوگوں نے
اے ابوہریرہ ایا مدت مذکور چالیس دن کی ہے کہا ابوہریرہ نے نہیں جانتا میں کہا لوگوں نے کیا چالیس مہینے ہیں کہا نہیں جانتا میں کہا لوگوں نے کیا چالیس

برس ہیں کہا میں نہیں جانتا ہوں **ف** یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہے میں نے با مفصل سنا اور آسکو بھول گیا ہوں جزما نہیں کہہ سکتا کہ مراد کیا ہے اور یہ ہیں
مجمل ہے اور اور حدیث میں مفصل ہے کہ وہ چالیس برس ہیں **ت** اور فرمایا آنحضرت نے پھر اتاریگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اگینگے اور پیدا ہونگے
آدمی اور اور جاندار جیسے کہ اگتا ہے اور پیدا ہوتا ہے سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہیں ہے آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اسکے پرانے
اور بوسیدہ ہو جاتے ہیں مگر ایک ہڈی اور نام اسکا عجب الذنب ہے **ف** ساتھ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کے اور وہ ہڈی نیچے
ریڑھ کے درمیان دو سرین کے ہے اور عجم الذنب تبدیل میم سے بھی آیا ہے اور عجب اور عجم دونوں معنی اصل کے اور جڑ کے ہے اور ذنب معنی دم کے
اور یہ ہڈی چونکہ وہاں ہے اسکا یہ نام رکھا گیا ہے **ت** اور اوسی سے ترکیب دئے جاوینگے تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سے دن قیامت کے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کھاتی ہے مٹی مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہیں کھاتی یعنی
ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت میں اور اسمیں ترکیب دیا جاویگا **ف** اور یہ بیان اسکا ہے کہ جنکے بدن گلا کرتے
ہیں اس لئے کہ اللہ تعالی نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے اجساد انبیا کے اور سیسے ہی جو کہ انکے حکم میں ہیں شہدا اور اولیا سے اور انہیں میں سے
مؤذن ہیں کہ جو امداد ان دیتے ہیں لیتے اپنی قبروں میں زندہ ہیں مانند زندوں کے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے انہیں ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مٹھی میں لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان
کو اپنے داہنے ہاتھ میں **ف** شاید کہ مراد ان دونوں سے بدل دینا انکا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات
یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریاے حق اور حقیر جاننے افعال عظیمہ کے سے کہ اوہام خلق کی اسکے مقابلہ میں حیران ہیں اور تنبیہ ہے اسپر
کہ خراب کرنا عالم کا اور اٹھانا زمین و آسمان کا اسکی قدرت کے آگے آسان ہے اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کے زیادہ ہے
اسکو مخصوص کیا ساتھ داہنے ہاتھ کے کہ اشرف بائیں سے ہے پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں **ت** پھر فرماویگا
اللہ تعالی کہ میں ہوں بادشاہ یعنی نہیں ہے بادشاہت مگر میرے ہی لئے اور میں شہنشاہ ہوں کہاں ہیں بادشاہ کہ زمین میں دعوی بادشاہی
کا کرتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْاُخْرٰی ثُمَّ
یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لپیٹیگا اللہ
آسمان کو دن قیامت کے پھر لیگا انکو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر فرماویگا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار یعنی ظالمیں قہار کہاں ہیں تکبر کرنے والے
یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پھر لپیٹیگا زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں اور ایک روایت میں آیا ہے لیویگا زمینوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پھر فرماویگا
میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنیوالے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ
وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰہُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِیْقًا لَّہٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا
قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہودیوں میں سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالے تھا میگا

آسمانوں کو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کے
نیچے کی تری کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر ہلاویگا انگلیوں کو اور فرماویگا میں ہوں بادشاہ میں ہوں خدا ف ع یہ تمام کنایہ اور
تمثیل اور تصویر عظمت قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہے اور جزء معنی ہاتھ اور انگلی اور ہلانے کی منظور و ملحوظ نہیں ہیں روش کلام عرب کی یہ ہے کہ جب کسی کو
وصف کیا چاہتے ہیں جود و کرم کر تو کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ اسکے فراخ و کشادہ ہیں اگرچہ اسکے ہاتھ نہوں کہ دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا اول پیدائش
سے بے ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسی کو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اسکے لیے تخت نہو اور
بیٹھنے کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہی ہے بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کے لیئے اس سے کہ تاویل کریں اور کہیں کہ مراد ہاتھ سے یہ ہے اور تخت سے
فافہم اور اس لیئے تعجب کیا آنحضرت نے یہودی کی گفتگو سے اور تصدیق کیا اسکو جیسے کہ کہا ت پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب بیچ اس چیز
سے کہ کہا اس عالم یہودیوں کے نے واسطے سچا کرنے اسکے کے یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا یہ سبب تکذیب عالم مذکور کے تھا بلکہ یہ سبب کی تصدیق اور درست کو جاننے
اسکی کے تھا پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اسکے کی یعنی نہ پہچانا اسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیے تھا اور نہ تعظیم
کی اسکی جیسی کہ تعظیم کرنی چاہیے اور نہ پوجا اسکو جیسا کہ پوجنا چاہیے اور ساری زمین اسکے قبضہ قدرت میں ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہونگے
اسکے داہنے ہاتھ میں پاک ہے اللہ تعالی اور بزرگ ہے وہ اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچھ کہ یہودی نے کہا الغ تفصیل
اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات فاین یکون الناس یومئذ قال علی الصراط رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیۃ
کے سے اس دن کہ تبدیل اور تغییر کی جاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اسکے بدلے میں اور زمین اور تبدیل کیئے جاوینگے اور پیدا کیئے جاوینگے اور آسمان یعنی روز قیامت کے
پس کہاں ہونگے لوگ اس دن فرمایا آنحضرت نے لوگ اس دن پل صراط پر ہونگے ف ع مراد صراط سے مشہور ہے یا ہر صراط کہ ہو اور اصل صراط معنی راہ کے ہے اور
تبدیل زمین سے کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہے کہا صاحب کواشی نے کہ وہ بدلی جاویگی ساتھ روٹی سفید کے پس کھاوینگے اسکو مومن اپنے قدموں کے نیچے سے
یہاں تک کہ فراغت ہو حساب سے چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہے اور تبدیل آسمان ساتھ جھڑ جانے ستاروں اسکے کے اور بے نور ہونے آفتاب اور
خسوف چاند اسکے کے ہے اور طیبی نے کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو تبدیل ذات میں جیسے کہ کہیں تبدیل کیا میں نے دراہم کو دیناروں سے یعنی دراہم کے
بدلے دینار لیئے میں نے اور دوسرے تبدیل صفات میں ہے جیسے کہ کہیں تبدیل کیا میں نے حلقہ کو خاتم سے یعنی چھلہ کو گھلا کر شکل انگوٹھی کے بنایا
پس ذات ایک ہے اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کے ساتھ اور زمین و آسمان کے دونوں احتمال رکھتی ہے اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے
اکثر ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات میں ہوگی ابوہریرہ نے کہا کہ فراخ کرینگے زمین کو اور لیسا کرینگے بلندی و پستی اسمیں سے
اور پروردگار تعالی قادر ہے کہ زمین و آسمان اور پیدا کر دے جیسے کہ بعضے آثار و اخبار اسپر بھی دلالت کرتے ہیں امیر المومنین علی سے آیا ہے کہ ایک زمین پیدا کرینگے
چاندی سے اور آسمان سونے سے اور ابن مسعود سے آیا ہے کہ زمین پیدا کرینگے سفید و پاکیزہ کہ اسپر کسی نے گناہ نہ کیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سے تغیر ذات کا ہے
جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ اور آنحضرت کا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الشمس والقمر مکوران یوم القیامۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اور چاند
لپیٹے جاوینگے دن قیامت کے ف ع یعنی اٹھا کر گوشہ میں ڈال دیئے جاوینگے جیسے کہ کپڑے کو لپیٹ کر گوشہ میں ڈالدیتے ہیں یا لپیٹی جاویگی روشنی انکی اور
جاتا رہیگا پھیلا رہنا انکی روشنی کا عالم سے ت نقل کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سعید الخدری

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیونکر چین سے اور خوش ہوں میں حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل ہیں رکھے ہوے ہیں ایک طرف صور کے اپنے منہ میں پھونکنے کے لیے اور جھکائے ہوئے ہیں کان اپنا کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ جب فرماوے پھونکنے کو اوسی وقت پھونکوں اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسی کہ عادت ہے نرسنگا بجانے والوں کی یعنی طیار ہو رہا ہے بجانے کے لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے تو کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو یعنی پڑھنے کے لیے اب ہم اوس وقت یا اس طاق وقت سختیوں کے فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز وہ ف ع یعنی التجا درگاہ حق میں لیجاؤ تو اوسی کے فضل و کرم پر بھروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اسکو پڑھیں تا اس سے سلامت رہیں چنانچہ حضرت ابراہیم نے اسکو آگ میں ڈالے جانے کے وقت پڑھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جس وقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پھونکا جاویگا اسمیں ف ع یعنی اسرافیل پھونکینگے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مثل عرض آسمانوں کے اور ہیکے

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ الصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُوْلَى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ جب پھونکا جاویگا صور میں لیکن وہ سخت ہے کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة یعنی اسدن کہ ہلیگا راجفہ پیچھے آویگا اسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے کہ زمین و پہاڑ اس سے ہل جاوینگے اور حرکت میں آوینگے مشتق رجف سے بمعنی ہلنے اور لرزے میں پڑنے کے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخہ کے پیچھے ہوگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کے پیچھے ہونے کے نقل کی یہ بخاری نے ترجمة الباب میں وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ فَقَالَ عَنْ يَمِيْنِهِ جِبْرَئِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيْكَائِيْلُ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اسکے جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اسکے میکائیل یعنی صور پھونکنے کے وقت وَعَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهِ قَالَ أَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهِ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ آيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهِ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابی رزین سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر پھیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہو جانے کے اور کیا ہے نشانی اسکی بیچ خلق اسکی کے کہ اس سے استدلال کریں فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط اور خشکی مینہ کے کہ کچھ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پھر گذرتا ہے تو اس جنگل پر اس حال میں کہ لہلہاتا ہے یعنی لہلہاتا ہے سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الہی کی ہے اسکے مخلوق میں اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردوں کو نقل کیں یہ دونوں حدیثیں رزین نے

بَابُ الْحَشْرِ

باب ہے بیچ بیان حشر کے ف ح حشر کے معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز قیامت کو کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کرکر نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اسجگہ کہ اسکو محشر کہتے ہیں اور حشر دو ہونگے ایک قیامت کے بمعنی ذکر کیے گئے اور دوسرا پہلے قیامت کے اسکے نشانیوں سے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگوں کو مغرب یعنی زمین شام میں ہانک کر لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں اور بعضی حدیثیں آوینگی کہ محتمل ہونگی دونوں معنی کو ہیں علما سند دونوں احتمال کے اور اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہے

الفصل الاول نص ہی عن سہل ابن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض
بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیہا علم لاحد متفق علیہ روایت ہے سہل ابن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جمع کئے جاوینگے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چھنے ہوے آٹے کی روٹی کے یعنی رنگ مین گلابی نہین
نہ مقدار مین نہین ہوگا اسمین نشان واسطے کسی کے یعنی مکان وعمارت کسی کی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و عن** ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفؤھا الجبار بیدہ
کما یتکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاہل الجنۃ فاتی رجل من الیہود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم
الا اخبرک بنزل اہل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامہم بالام
والنون قالوا وما ھذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدہما سبعون الفا متفق علیہ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اسکو جبار تعالی اپنے ہاتھ
مین **ف ح** یعنی جیسی کہ عادت ہے کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین ہیر پھیر کرتے ہین یعنی گھڑتے ہین تو گول اور باریک بڑا بڑا ہو پھر گرم توے پر
مین ڈال دیتے ہین تا پختہ ہووے جیسے کہ الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہے درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی
ف ع جانا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جائیگی اور طعام بہشتیون کی ہوگی اول ہی بہشت مین جانے کے وقت کھاوینگے
پس بعضون نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہے اور کہا کہ کچھ مستبعد نہین ہے قدرت حق تعالی سے وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کردے اور بہشتیون کے کھانیکو دے اور اولی بھی
یہی ہے کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہے بخوف درازگی کے نہین لکھا **ت** پس بعد فرمانے آنحضرت کے اس حدیث کو آیا ایک شخص
قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بھیجے خدائے مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ مہمانی بہشتیون کے یعنی وہ کھانا کہ اول انکے آگے لاوینگے
روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے ہان خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکے پھر ہنسے آنحضرت **ف ح** یعنی بسبب موافق ہونے خبر آنحضرت کے ساتھ خبر یہودی کے کہ توریت
سے خبر دی تھی اسنے اور بسبب حاصل ہونے زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سے اور ہنسے آنحضرت مبالغہ سے یہان تک کہ **ت**
ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کے پھر کہا اس یہودی نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ سالن اہل جنت کے کہ جسے روٹی لگا کر کھائینگے وہ بالام ہے اور نون **ف ح**
بالام یہ موحدہ اور تخفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے **ت** کہا اونھون نے اور کیا ہے یہ یعنی معنی اسکے کہ ذکر کیا تو نے
کہا بیل اور مچھلی کھاوینگے انکے گوشت سے ٹکڑے سے کہ جگر پر بڑھا ہے ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ش ح** یہ وہ جماعت ہے کہ بے حساب
مین جائینگے اور منھ انکے چودھوین رات کے چاند سے ہونگے اور ہوسکتا ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہے ملا ہوا
جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہے اور ہوسکتا ہے کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سے جبکہ صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے اور پوچھا آنحضرت نے پہلے اسکے
کہ یہودی بیان کرے بوحی الہی بیان کیا **و عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی
ثلث طرائق راغبین راہبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر ویحشر بقیتہم
النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح معہم حیث اصبحوا وتمسی معہم حیث امسوا متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ وَحَنٰی جَبْہَتَہٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیونکر چین سے اور خوش ہوں مین حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل مین رکھے ہے مین ایک طرف صور کے اپنے منھ مین پھونکنے کے لیے اور جھکائے ہوے ہے کان اپنا کان لگا رہا ہے جناب حق مین کہ جب فرماوے پھونکنے کو اوسیوقت پھونکون اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسی کہ عادت ہے نرسنگا بجانے والون کی یعنی طیار ہو رہا ہے بجانے کے لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے تو کیا فرماتے ہین آپ کہنی پڑھنے کے لیے اب اوسوقت یا سواے وقت سختیون کے فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز وہ ف ع یعنی التجا درگاہ حق مین لیجاؤ اور اوسی کے فضل و کرم پر بھروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اسکو پڑھین تا اُس سے سلامت رہین چنانچہ حضرت ابراہیم نے اُسکو آگ مین ڈالے جانے کے وقت پڑھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسوقت کہ منافقون نے ایک لڑائی مین کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم ت نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پھونکا جاویگا اُسمین ف ع یعنی اسرافیل پھونکینگے دو بار اور کہا بعضون نے کہ گول ہے سر صور کا مثل عرض آسمانون کے اور زمین کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل جری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ الصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَۃُ النَّفْخَۃُ الْاُوْلٰی وَالرَّادِفَۃُ الثَّانِیَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کے یہ ہین کہ جب پھونکا جاویگا صور مین پس وہ سخت ہے کافرون پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اُسدن کہ ہلائیگا راجفہ پیچھے آویگا اُسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے کہ زمین و پہاڑ اُس سے ہل جاوینگے اور حرکت مین آوینگے مشتق رجف سے بمعنی ہلنے اور لرزے مین پڑنے کے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخہ کے پیچھے پہنچیگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کے پیچھے پہنچنے کے نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب مین

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ جِبْرَئِیْلُ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اُسکے جبرئیل ہونگے اور بائین طرف اُسکے میکائیل یعنی صور پھونکنے کی وقت

وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِکَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِہٖ یَہْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْکَ اٰیَۃُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ کَذٰلِکَ یُحْیِی اللّٰہُ الْمَوْتٰی رَوَاہُمَا رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی رزین سے کہا مین نے یا رسول اللہ کیونکر پھیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہو جانیکے اور کیا ہے نشانی اُسکی بیچ خلق اُسکی کے کہ اُس سے استدلال کرین فرمایا آنحضرت نے کیا نہین گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط اور خشکی مینہ کے کہ کچھ سبزہ وہان نہین ہوتا ہے پھر گذرتا ہے تو اُس جنگل پر اس حال مین کہ لہلہاتا ہے یعنی لہلہاتا ہے سبزہ کہا مین نے ہان فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الٰہی کے ہے اُسکے مخلوق مین اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردون کو نقل کین یہ دونون حدیثین رزین نے

بَابُ الْحَشْرِ

یہ باب ہے بیچ بیان حشر کے ف ح حشر کے معنی ہین اٹھانا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز قیامت کو کہتے ہین کہ مردے قبرون سے زندہ کر کر نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اسیجگہ کہ اسکو محشر کہتے ہین اور حشر دو ہونگے ایک قیامت کے بمعنی ذکر کیے گئے اور دوسرا پہلی قیامت کے اُسکے نشانیون سے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگون کو مغرب یعنی زمین شام مین ہانک کر لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہان مراد معنی اول ہین اور بعضی محدثین کہتے ہین کہ شامل ہو دونون معنی کو ہر چند علما سند دونون احتمال کے لو اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہے

الفصل الاول نص ہی **عن** سہل ابن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیہا علم لاحد متفق علیہ روایت ہے سہل ابن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کئے جاوینگے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہیں ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے یعنی ٹکیہ میدہ کی نہیں نہ مقدار میں نہیں ہوگا اسمیں نشان واسطے کسی کے یعنی مکان وعمارت کسی کی نہیں ہوگی جیسی میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفأھا الجبار بیدہ کما یتکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاہل الجنۃ فاتی رجل من الیہود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم الا اخبرک بنزل اہل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامہم بالام والنون قالوا وما ہذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدہما سبعون الفا متفق علیہ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اسکو جبار تعالیٰ اپنے ہاتھ میں **ف ح** یعنی جیسی کہ عادت ہے کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں ہیر پھیر کرتے ہیں یعنی گھڑتے ہیں تو گول اور باریک ہو جاوے پھر گرم توے میں ڈال دیتے ہیں تا پختہ ہووے جیسے کہ الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر میں یعنی جلدی پکاتا ہے درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف ع** جاننا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جائیگی اور طعام بہشتیوں کی ہوگی اول ہی بہشت میں جانے کے وقت کھاوینگے پس بعضوں نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہے اور کہا کہ کچھ بعید نہیں ہے قدرت حق تعالیٰ سے وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کر دے اور بہشتیوں کو کھانیکو دے اور اولیٰ بھی ہے کہ اسکو ظاہر پر حمل کریں اور بعضوں نے اور اور کچھ تاویل کی ہے بخوف درازگی کے نہیں لکھا **ت** پس بعد فرمانے آنحضرت کے اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بھیجے خدائے مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ مہمانی بہشتیوں کے یعنی وہ کھانا کہ اول انکے آگے لاوینگے روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے ہاں خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکے پھر ہنسے آنحضرت **ف ح** یعنی بسبب موافق ہونے خبر آنحضرت کے ساتھ خبر یہودی کے کہ توریۃ سے خبر دی تھی اسنے اور بسبب حاصل ہونے زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سے اور ہنسے آنحضرت مبالغہ سے یہاں تک **ت** کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آنحضرت کی پھر کہا اس یہودی نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ سالن اہل جنت کے کہ جیسے روٹی لگا کر کھائیں گے وہ بالام ہے اور نون **ف ح** بالام بے موحدہ اور تخفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے **ت** کہا انہوں نے اور کیا ہے یہ یعنی معنی اسکے کہ ذکر کیا تو نے کہا بیل اور مچھلی کھاوینگے انکے گوشت سے ٹکڑے سے کہ جگر پر بڑھا ہوا ہے ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ح** یہ وہ جماعت ہے کہ بے حساب بہشت میں جاوینگے اور منہ انکے چودہویں رات کے چاند سے ہونگے اور ہو سکتا ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہے ملا ہوا جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہے اور ہو سکتا ہے کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سے جبکہ صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے اور پوچھا آنحضرت نے پہلے اسکے کہ یہودی بیان کرے بوحی الٰہی بیان کیا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راہبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر ویحشر بقیتہم النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح معہم حیث اصبحوا وتمسی معہم حیث امسوا متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کئے جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے او پر تین فرقون اور قسمون کے **ف** ہوا ایک قسم پر ان اون تین مین سے اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور منھ پر چلنے والے جیسے آتا ہی دوسری فصل مین ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی مین کہ لا خوف علیہم ولاہم یحزنون صفت انکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرنے والا **ف** ع یعنی آگ دوزخ سے اور وہ وہ ہین کہ ڈرتے ہین ولیکن اجتناب کرتے ہین اُس سے اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت اسکی خوف سے **ت** حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر **ت** یعنی بقدر انکی کے استراحت پاوینگے اپنی سواریون پر اور باقی چلتے ہونگے اپنے قدمون پر اور یہ اعداد تفصیل مراتب ان دونون قسمون کی ہی بر سبیل کنایہ او تمثیل کے یعنی جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اسمین کمتر اور سرعت او سبقت اسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہین ترک کیے قیاس پر چھوڑے اور ہو نا گنتی کتنے شخصون کا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کے ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ سقربون کا ہی قسم انبیا اور رسولون سے اور مقصود ذکر کرنا احوال دمیون کا ہی **ت** اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قبلولہ کریگی آگ یعنی انکے ساتھ رہیگی جہان وہ ہینگے او استراحت کرینگے اور رات گذاریگی آگ ساتھ انکے جہان رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھ انکے جہان صبح کرینگے وہ اور شام کریگی آگ ساتھ انکے جہان شام کرینگے **ف** ح یہ بیان تیسرے فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی انکے جدا نہین ہونگی اور شارحون کو اختلاف ہی اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کا ہی بعد اُٹھنے مردون کے گورسے یا پہلے اسکے ہی علامات قیامت سے کہ جاوینگے محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول ظاہر و صواب تر ہی واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ بخاری او مسلم نے **وعن** ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیمۃ ابراھیم وان اناسا من اصحابی یوخذ بہم ذات الشمال فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم مذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے اُسنے نقل کی نبیؐ سے فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاوگے اور اُٹھائے جاوگے ننگے پانون ننگے بدن بے ختنہ **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ جب مُردے قبرون سے اُٹھینگے تو تمام اجزا بدن کے بدستور ملجاوینگے اس لیئے کہ جب جو چیز یعنی ستر کا کہ واجب الازالہ تھا دنیا مین بدستور ہوجاویگا تو اور اجزا بال و ناخن و غیرہ بطریق اولی پیدا ہونگے اور یہ دلالت کرتا ہی او پر کمال متعلق ہونے علم اللہ تعالی کے ساتھ کلیات او جزئیات کے او او پر کمال قدرت اللہ تعالی کے بہ نسبت اشیاء ممکنات کے **ت** پھر پڑھی حضرتؐ نے یعنی از راہ استشہاد و اعتقاد کے یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے انکو اول پیدا ئش مین یعنی ماں کے پیٹون سے ننگے پانون ننگے بدن بے ختنہ ویسا ہی پھر پیدا کر نکالینگے ہم قبرون سے دن قیامت کے وعدہ لازم ہی یہ پیدا کرنا ہمپر بلا شبہ ہین ہم کرنیوالے یعنی اس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنے اسکا اور فرمایا آنحضرتؐ نے اور اول ان شخصونکے کہ پہنائے جاوینگے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہین **ف** ع اسلیے کہ اول وہ شخصونکے ہین کہ ننگا کو پہنانے مین یا اس سبب سے کہ اول راہ خدا مین ننگے کیئے گئے ہین آگ مین ڈالنے کے لیئے لیکن اس فضیلت سے اسبات کی دلیل نہین ہوسکتی ہی او پر افضل ہونے انکی کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت مین یہ اعزاز و اکرام انکا ہی بعلاقہ باپ ہونے کے آنحضرت کے علاوہ یہ ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑون کے کہ دفن کیے گئے ہین انہین کو پہنینگے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پھر دیکھی ہمنے حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ **ت** اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیون مین سے پکڑے جاوینگے اور لیجائے جاوینگے بائین ہاتھ

کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ ادھر ہی ہوگی پس کہونگا مین یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانے انکی کے کہ یہ اصحاب میرے ہین اور بعضے اصحاب کو
لیے جاتے ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ رہے برگشتہ دین سے اور پھرنے والے اپنی ایڑیون پر اُس وقت سے کہ جدا ہوا تو اُن سے پس کہونگا مین
جیسا کہ کہا بندہ صالح نے یعنی عیسیٰ نے اور تھا مین اُنپر گواہ اور واقف اُنکے احوال کا جب تک کہ تھا مین درمیان اُنکے اس کلمہ تک کہ آخر آیہ ہی العزیز الحکیم تک
اور معنی تمام آیۃ کا یہ کہ عیسیٰ نے کہا کہ جب تک مین اُنمین تھا اُنکے حال پر واقف تھا اور نہ چھوڑا مین نے کہ کفر کرین اور سوا حق کے کہین اور جب اُٹھا لیا
تو نے مجکو اُنمین سے تھا تو نگہبان اور واقف اُنکے حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کرے تو اُنکو اور گرفتار کرے تو تو اُنکو اُنکے کرتوت پر
بندے تیرے ہین جو کچھ چاہے تو کرے تو کوئی نہین کہ سکتا کہ کیون کرتا ہے تو اور اگر بخشے تو اُنکو اور درگذر کرے تو اُنکے عذاب سے تو غالب اور حکیم ہے تو اور
مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہین ہین سو یہ کہتا ہو یقیناً معلوم ہی کہ کوئی اُنمین سے بعد آنحضرت کے مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اُن سے وہ اُجڈ اعراب ہین
کہ اسلام لائے تھے حضرت کے زمانہ مین اور پھر مرتد ہوگئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور بنو واور مانند اُنکے کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جاوینگے لوگ دن قیامت کے ننگے پانون ننگے بدن
بے ختنہ کہا مین نے یعنی عائشہؓ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکھے گا بعض اُنکا طرف بعض کے یعنی مرد و عورت ننگا دیکھین گے مردون اور عورتون
کو پس اُنکے ننگا جمع ہونے مین کیا حکمت ہی پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ کار اُس دن مین سخت تر ہے اس سے کہ نگاہ کرین بعضے بعضون کو یعنی کہان فرصت
و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کرسکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ
رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ
عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنے منہ پر دن
قیامت کے یعنی کیونکر ممکن ہوگا منہ کے بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہین ہی شان یہ کہ جسنے چلایا اُسکو دونون پانون پر دنیا مین قادر ہی
چلانے اُسکے پر منہ کے بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ
اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ
فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ
الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى
فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ملاقات کرینگے ابراہیم اپنے باپ
آزر سے دن قیامت کے اس حال مین کہ آزر کے چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بہ سبب غم و فکر کے اور غبار ہوگا پس کہین گے اُسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تھا
مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اُس چیز مین کہ خبر دون تجکو حق تعالیٰ کی طرف سے پس کہیگا ابراہیم سے باپ اُنکا پس آج دن نافرمانی نکرونگا تمہاری
یعنی شفاعت کرو میری پس کہین گے ابراہیم اے پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا مجسے کہ نہ رسوا کریگا مجکو اُس دن کہ اُٹھائے جاوینگے لوگ پس کونسی
رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی رسوائی سے کہ بعید ہو رہے اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق مین نے حرام کی بہشت کافرون پر
یعنی التماس اُنکے مغفرت کی آج مقبول نہین کہ یہ کافر ہی پھر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کیا چیز ہی تیرے پانون کے نیچے لیس دیکھین گے ابراہیم اپنے

پاؤن کے نیچے پس ناگہان لندن ہوگا کفتار لودہ مٹی وگوبر مین پس پکڑے جاوینگے پاؤن اسکے اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی بخاری نے
ف ۔ آزر کی ایسی خوار صورت اس لیے بن جاوگی تا محبت پدری ابراہیم سے جاتی رہے اور کہا ہے علما نے اگرچہ ابراہیم نے ازرسے تبرئ کی تھی اور بیزار
ہوئے تھے دنیا مین لیکن جب روز قیامت کے انکو دیکھینگے تو مہر پدری دامن گیر انکی ہوگی اور اسکے لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہو اور جب قبول
نہوگی اور مسخ ہوا دیکھینگے ناامید ہونگے اور بیزاری ابدی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آزر کفر پر مرا واسطے جواز اسکے کہ ایمان لایا
ہوں خفیہ اور انکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری انکی اُس سے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کے یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی
انکو واللہ اعلم **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرق الناس یوم القیمة حتی یذھب عرقھم فی الارض
سبعین ذراعا ویلجمھم حتی یبلغ اذانھم متفق علیه اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
پسینا گرائینگے لوگ دن قیامت کے یعنی ابتداء عمر مین یہان تک کہ جاویگا پسینا انکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق انکو یعنی پہونچیگا انکے دہانون تک تا کہ لگام کے
اور باز رکھیگا انکو کلام سے یہان تک کہ پہونچیگا انکے کانون تک **ف** ۔ لوگ یعنی سب لوگ اور جن بطریق اولے پسینا گرائینگے لیکن ذکر کرنا انکا قبیل اکتفا سے ہے اور ظاہر
یہ ہے کہ انبیا اور اولیا مستثنے ہین ایسے اور بہنا عرق کا بسبب ہجوم کے اور حاصل ہونے حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب و آگ کے
ہوگا اور لگام کریگا آگے آتا ہے کہ لوگ مختلف ہونگے اپنے احوال مین بحسب اعمال اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** المقداد قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تدنی الشمس یوم القیمة من الخلق حتی تکون منھم کمقدار میل فیکون الناس علی قدر اعمالھم
فی العرق فمنھم من یکون الی کعبیه ومنھم من یکون الی رکبتیه ومنھم من یکون الی حقویه ومنھم من یلجمھم العرق الجاما واشار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی فیه رواہ مسلم اور روایت ہے مقداد سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہان تک کہ ہوگا آفتاب مقدار ایک کوس کے اور بعض نے کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کے یعنی بہت
قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنے عملون کے پسینہ مین پس بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف** ح اور یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل انکے
بہت اور خوب تر ہین اور ایسے قیاس پر اور ونکو سمجھنا چاہیے کہ جسکے جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگے اتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا **ت** اور بعضے انمین
وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکے گھٹنون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکے کمر تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ لگام کریگا انکو عرق لگام کرنا یعنی دہانے
تک پہونچیگا بلکہ اندر دہانے کے آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہ مسلم نے **ف** ۔ کہا ابن ملک نے
کہ اگر کہے تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضون کے دہانہ تک پہونچیگا تو کیونکر پہونچیگا دوسرے کی ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگے ہم کہ اٹھا رکھیگا اللہ تعالے عرق
ہر انسان کا موافق عمل اسکے کے پس نہین پہونچیگا اسکے غیر کی طرف کچھ جیسے کہ اٹھا رکھا جاری ہونا دریا کا موسیٰ کے لیے کہتا ہون مین کہ یہ جواب معتمد ہے اسلیے
کہ تمام امور آخرت کے بحسب خرق عادت کے ہونگے نہین دیکھتا تو کہ وہ شخص ایک قبر مین ہونے مین ایک کو انمین سے عذاب ہوتا ہے اور دوسرا چین مین اور ایک دوسرے
کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہ ہے کہ دو شخص سوتے ہین خواب مختلف دیکھتے ہین ایک غمگین ہوتا ہے اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹھے ہوتے ہین ایک صحت مین ہے
اور دوسرا درد و مصیبت مین **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تعالی یا ادم فیقول لبیک وسعدیک قال اخرج
بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعین فعنده یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملها وتری الناس
سکری وما ھم بسکری ولکن عذاب اللہ شدید قالوا یا رسول اللہ وایّنا ذلک الواحد قال ابشروا فان منکم رجلا ومن یاجوج وماجوج
الف ثم قال والذی نفسی بیدہ ارجوا ان تکونوا ربع اھل الجنة فکبرنا فقال ارجوا ان تکونوا ثلث اھل الجنة فکبرنا

ثم

فقال ارجوا ان تکونوا نصف اهل الجنة فکبرنا قال ما انتم في الناس الا کالشعرة السوداء في جلد ثور
ابیض او کشعرة بیضاء في جلد ثور اسود متفق علیه اور روایت ہے ابو سعید خدری سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا فرماویگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی محشر مین اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگے آدم حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بہلائیان تیرے
دونون ہاتھون مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بھیجیگا ہمکو منظور ہی اپنے فرزندون مین سے اُنکو نکال اور جدا کر کہینگے آدم کیا ہی
مقدار دوزخ کے لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین سے تو سو ننانوے یعنی یہ مقدار دوزخیون کی ہی کہ ہر ہزار مین سے ایک جنت کو بھیجا اور باقی دوزخ کو ف ع
یہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اُسمین ہی ہر سو مین سے ننانوین دوزخ کے لیے اسکا جواب کرمانی نے یہ لکھا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہی اور مقصود اسی
تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگارون مین پس ہونگے ہر ہزار مین سے نو سو
ننانوے کافر اور ہر سو مین سے ننانوین گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث
ابی ہریرہ کا اوپر ماسوا یاجوج و ماجوج کے بقرینہ اسکے کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج ماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابوہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق سب
خلائق کے ہی اور دوسرے مخصوص ساتھ امت مرحومہ کے یا بعث النار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگارون کو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار مومنین کو
ت پس نزدیک اس حکم کے بوڑھا ہو جائیگا خوردسال اور ڈالدیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ یہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر
اسوقت مین خوردسال ہو تو ہیبت اُس حال و صدمہ اُس مقال کی ہیئت سے بوڑھا ہو جاوے اور بالفرض اگر اسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو مارے ہیبت کے پیٹ
اسکا گر پڑے اور بعضون نے کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سے اُٹھے اور ہیبت اُس مقام سے حمل اُسکا گر پڑے اور اسی طرح خوردسال بھی اُٹھین اور
وقت وقوع اس حال کے بڈھے ہو جائین پیروقت جانے بہشت کے جوان ہو جائین ت اور دیکھیگا تو ای مخاطب اُس حال مین لوگون کو مست یعنی نشے
مین بسبب خوف کے اور نہین ہونگے وہ مست یعنی شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی یہ مستی و مدہوشی اسی سے ہوگی کہا صحابہ نے یعنی خوف
حسرت سے جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سے ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سے وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنی واسطے سمجھانے اور تسلی
اُنکی کے کہ خوش ہوؤ اور غم نکہاؤ پس تحقیق تم مین سے ہوگا ایک شخص اور یاجوج ماجوج سے ہزار ف ع یعنی یاجوج ماجوج اتنی کثرت سے ہونگے کہ مانے
جائینگے شمار ہر شخص کے تم مین سے ہزار اُنمین سے پس اس صورت مین بہت ہونگے اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگے اہل جنت سے اور
شاید کہ اہل جنت بہت ہونگے بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کے پس صحیح ہونے معنی حدیث قدسی کے غلبت رحمتي علی غضبي بطور ان اشارہ کیا ساتھ
اگلی امت کے بھی سوا یاجوج و ماجوج کے کہ اگر تم آدھے اہل بہشت ہوؤ اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سے تو گنجائش کہان ہی جیسے کہ کہا راوی نے ت پھر
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی امیدوار ہون مین کہ ہوؤ تم ای امت چوتہائی اہل جنت کے
پس اللہ اکبر کہا ہمنے یعنی تعجب اور نہایت خوشی اور شکر بجالانے اُس نعمت کے پھر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون کہ ہوؤ تم تہائی
اہل بہشت کے ف ع شاید کہ تدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تاکہ نہ پھٹ جائین دل انکے بہت خوشی کے مارے دفعۃً یا بنظر داخل ہونے اُنکے
کئی دفعہ مین کہ پہلے چوتہائی ہون پھر تہائی وغیر ذلک وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتے رہی خوشخبری سنانے کے لیے جیسے کہ وحی
اُتری ف پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہ کہ ہو تم آدھے اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہمنے فرمایا آنحضرت نے نہین ہو تم درمیان لوگون کے
قلت مین مگر مانند بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کے یا مانند بال سفید کے بیچ پوست بیل سیاہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع شاید کہ وارد
اس حدیث کا پہلے علم ہونے آنحضرت کے ہو ساتھ اسکے کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اس لیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفین ہونگی اسی صفین امت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چالیس تمام لستوں کی اور ممکن ہے کہ ہو نصف بہ نسبت اول ظلیوں کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہے
بہ نسبت حدیث طویل کے کہ آگے آتی ہے **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل
مؤمن ومؤمنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذھب لیسجد فیعود ظھرہ طبقا واحدا متفق علیہ روایت ہے اسی ابو سعید سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی ف م یعنی کھا دیگا شدت و محنت اپنی خلق کے لیئے اور یہ عبارت کنایہ ہے
شدت اور محنت اور فکر و غم سے بغیر نظر کرنیکے خصوص معانی مفردات پر جیسے کہ کوئی کوشش کرتا ہے کسی کام میں تو دامن اپنا لیتا ہے اور بعضے کچھ تاویل
نہیں کرتے اور علم اسکا سپرد بخدا تعالی کرتے ہیں جیسے کہ حکم متشابہات کا ہے چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہے اور بہت احتیاط اسی میں
ت پس سجدہ کریگا اسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت ف یعنی بسبب کمال شدت کے گر پڑینگے سجدہ میں واسطے طلب و رہو جانے شدت کے یہ سبب اس
قربت کے اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مومن ہیں اور بعضی ضعیف روایت میں آیا ہے کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اسکو سجدہ کرینگے لوگ ت اور نہیں
سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا دنیا میں واسطے دکھانے اور سنانے لوگوں کے از راہ نفاق اور شہرت کے کرتا تھا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس
ہو جائیگی پیٹھ اسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑ نہیں سکتی جھکنے اور اٹھنے کے پس نہیں سجدہ کر سکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن عند اللہ جناح بعوضۃ وقال اقرءوا فلا نقیم
لھم یوم القیمۃ وزنا متفق علیہ اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال میں فربہ
دن قیامت کے نہیں برابر ہو پر پشہ کے ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہیں ہوگی کچھ قدر و منزلت اسکی اللہ کے نزدیک و فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنی جانو کہ طالبان دنیا
کہ مغرور ہیں اپنے کردار کو اچھا جانتے ہیں عمل انکے ضائع اور نابود ہیں یہ آیۃ کو پس قائم نہیں کرینگے ہم اور نہیں کھینچیگے کا فروں کے لیئے دن قیامت کے کچھ قدر و اعتبار
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** **عن** ابی ھریرۃ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الایۃ یومئذ
تحدث اخبارھا قال اتدرون ما اخبارھا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارھا ان تشھد علی کل عبد وامۃ بما عمل علی
ظھرھا ان تقول عمل علی کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فھذہ اخبارھا رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن
صحیح غریب روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ اس دن بیان کریگی زمین اپنی خبریں فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو کیا ہیں خبریں زمین
کی کہ بیان کریگی انکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا پس خبریں اسکی یہ ہیں کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد و زن کے
ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے اسکی پشت پر اس طرح سے کہیگی کیا مجھ پر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنی فلانے مہینے میں اور فلانے
سال میں پس یعنی شہادت میں مذکورات خبریں اسکی ہیں نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامتہ یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم ان لا یکون
ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع رواہ الترمذی اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مرتا ہے مگر کہ پشیمان ہوتا ہے یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلے موت کے اور سبقت کرو بھلائی پر پہلے فوت ہونے
کے کہا صحابہ نے کیا ہے سبب ندامت اسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہے نیکو کار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ نہ زیادہ کی نیکی
اور اگر ہے بدکار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ نہ باز رکھا اپنے نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ ثلثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوھھم قیل یا رسول ۱۴۰

اللّٰہ وکیف یمشون علٰی وجوہہم قال ان الذی امشاہم علی اقدامہم قادر علٰی ان یمشیہم علٰی وجوہہم اما انہم یتقون بوجوہہم کل حدب وشوک رواہ الترمذی اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلین گے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منھ کے بل چلتے **ف ع** اول قسم کے تو وہ مومن ہین کہ ملائے ہین نیک اعمال ساتھ بدون کے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کے اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کے اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہین اور تیسری قسم کفار ہے کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سے چلین گے منھ کے بل یعنے برخلاف عادت کے کہ چلتے ہین پاؤن سے فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا انکو پاؤن کے بل وہ **ف** قادر ہے اوپر چلانے انکے کے منھ ہون کے بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق او چلین گے ساتھ منھ ہون اپنے کے ہر بلندی اور کانٹے سے **ف ع** یعنی اور مانند اسکے سے قسم موذیات سے یعنی منھ انکے بجائے انکے ہاتھ و پاؤن کے ہوجاوین گے جیسے کہ ہاتھ و پاؤن سے موذیات راہ سے اور بلندی اور پستی اسکی سے بچتے ہین ویسی ہی اپنے منھ ہون سے کرین کے اور منھ انکے کام پاؤن کے کرینگے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمان برداری نرکھے اللہ تعالیٰ نے انکو خوار و سرنگون کیا **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیٰمۃ کانہ رأی عین فلیقرأ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کے یعنی احوال اسکے کے گویا کہ وہ دیکھنا ساتھ آنکھ کے ہو پس چاہیے کہ پڑھے سورہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف ح** اسلیے کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پڑھنے والا اسکا اگر حضور دل سے انکو پڑھے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کردیتے ہین کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ذر قال ان الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی ان الناس یحشرون ثلٰثۃ افواج فوجا راکبین طاعمین کاسین وفوجا تسحبہم الملٰئکۃ علٰی وجوہہم وتحشرہم النار وفوجا یمشون ویسعون ویلقی اللہ الاٰفۃ علی الظہر فلا یبقی حتّٰی ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیہا بذات القتب لا یقدر علیہا رواہ النسائی روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ تحقیق سچے نے اور سچے کہے گئے نے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ خبر دی ہے انکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیے جاینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کھانے والے پہننے والے یعنی جین والے اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکھتے ہونگے اور ایک قسم کھینچین گے انکو فرشتے زمین پر منھ کے بل اور جمع کرینگے انکو فرشتے اور ہانکین گے طرف آگ دوزخ کے اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے **ف ع** یہ چلینگے سہولیت و راحت سے اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسرے مسلمان گنہگار **ت** اور ڈالیگا اللہ تعالیٰ آفت و ہلاکت پیٹھ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹھون پر چڑھینگے پس نہین باقی رہے گی سواری یہان تک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اسکے لیے باغ دیگا وسکو بدلے مین اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پائیگا اوسپر اور ہم نہین پہونچیگا **ف ح** جاننا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اسکا اس باب مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کے ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ حدیقۃ صریح دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہے اسمین اور طیبی نے کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہے بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہے جیسے کہ اس باب مین ذکر اسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہے انتہی اور ملا علی قاری نے قول تورپشتی کا کہ اسمین آیت و حدیث سے دلیل پکڑی ہے نقل کرکے ترجیح اسی کو دی ہے کہ یہ حشر میت کا ہی ہے اور لکھا ہے کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہے قول تورپشتی کا صواب پر ہے اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہے بسبب قول ابی ذر کے ہے کہ زیادہ کیا ہے اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے دفع کرنا اسکا یا یون توجیہ کہ کہا جاوے کہ یہ حدیث مل گئی ہے اور حدیث کے ساتھ پس الاٰفۃ کی تحمل کیا جاوے مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچھ توجیہ اسکی تورپشتی سے

باب ہی حساب اور قصاص **بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ** مین حدیث کی ابوہریرہ کی ہی نقل بھی اوپر
اور میزان کا **ف ح** حساب گننا اور یہان مراد ہی گننا کردار بندون کا روز قیامت کے اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور ظاہر پر روشن ہی ولیکن یہ
اسلیے کرینگے کہ تا حجت ہوا نیر اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سے ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہی اور قصاص عمل کرنا
ساتھ شخص کے مانند اُسکے کہ کیا ہی اُسنے چنانچہ مارڈالنا مارڈالنے کے بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنے کے اور مارنا عوض مارنے کے روز قیامت کے اور جسنے کسی سے
کچھ کیا اور اُسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلا اُسکا اُس سے لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسے کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو اسیطرح اٹھاینگے
جیسے کہ بکری شاخ دار نے بے شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگے اور میزان عبارت ہی اُس چیز سے کہ جانی جاوین اُس سے مقداریں اعمال کی اور
جمہور اسپر ہین کہ اُسکے دو پلڑے ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتے ہین جیسے کہ دنیا کی ترازو مین ہوتے ہین اور ڈوری درمیان دو پلڑونکی ایسی ہوگی جیسے
درمیان مشرق اور مغرب کے تلینگے اُسمین نامہ اعمال کے کہ ایک پلڑے مین نیکیون کے اعمال نامے ہونگے اور ایک مین برائیون کے اور بعضون نے کہا ہی حسنات کو
اچھی صورتون مین بناکر لاوینگے اور سیات کو بری صورتون مین اور تولینگے اور حدیث بطاقہ کے آگے آتی ہی مقوی قول اول کی ہی اور ظاہر نصوص
بھی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ
قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی عائشہ رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بتقدیر مناقشہ
کے اور مراد ہلاک سے عذاب ہی حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب مین نے یہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت صلعم سے سنی تو مشکل ہوئی مجھپر واسطے رفع اشکال
کے کہا مین نے کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کے حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنے ہاتھ مین پس قریب ہی کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب
آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہوگا پس فرمایا آنحضرت صلعم نے یعنی میرے اشکال کی دفع مین نہین ہی یہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض
اور بیان کرنا **ف ح** جیسے کہ کہین یہ کیا تونے اور وہ کیا تونے بغیر اسکے کہ کدوکاوش کرین اُس سے اور وقت ڈالین اُسپر اور تیسری فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان
یہ ہی کہ نامہ اعمال اُسکا دکھلاوینگے تا وہ دیکھے پھر درگذر کرینگے **ف** لیکن مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ کدوکاوش کیا جاوے حساب مین اور دشواری ڈالی
جاوے اُسپر اور پورا حساب لیا جاوے کچھ چھوڑا جاوے قلیل وکثیر سے ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہی اور اول غرض و اظہار
ہی فقط **ف ع** حاصل یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہی کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینے ہر اُس شخص کے حساب کیا جاوے اور لفظ
آیہ کی دلالت کرتے ہین اسپر کہ بعضے انکے نہین عذاب دیئے جاوینگے اور راہ تطبیق کی اسمین یہ ہی کہ مراد حساب سے آیہ مین عرض ہی ظاہر کرینگے
اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا ان اعمال کا پھر درگذر کیا جاویگا اُس سے واسطے اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہی کہ دارو
گیر کیجاویگی واسطے اظہار عدل کے اور بزار وغیرہ نے روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتین جسمین ہونگے حساب لیگا اُس سے
اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اُسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوے تو اُسکو جو محروم رکھے تجکو اور عفو کرے اُس سے کہ ظلم کرے تجپر اور سلوک کرے تو اُس
سے کہ انقطاع کرے تجسے **ف** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ
اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى
اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عدی بن حاتم سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر کہ کلام کریگا اُس سے رب اُسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اُسکے اور درمیان پروردگار اُسکے کے ترجمان یعنے دوبھاشیہ

کہ سمجھاوے کلام اُسکا اور نہ پردہ کہ چھپاوے سنبدیکو اُسکے رب سے پس دیکھیگا بندہ داہنی طرف اپنی پس نہ دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجے ہی عمل اپنے سے یعنے
صالح کہ صورتہ بنکر آوینگے یا جزا اوسکی اور دیکھیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجے ہی یعنی برے عمل **ف ع** یہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو
کچھ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو دائین بائین دیکھتا ہی پس دیکھنا یسار اُسکا کا ت اور دیکھیگا آگے اپنے پس نہ دیکھیگا مگر آگ سامنے منھہ اپنے کے پس بچو آگ سے یعنی
جب پہچانا تمنے یہ تو پس بچو آگ سے اگرچہ ساتھہ ٹکڑے کھجور کے ہو **ف ع** یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سے اور ظلم کرو
کسی پہ اگرچہ ساتھہ ٹکڑے کھجور کے ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تھوڑسی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچھہ اسلیے کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تمہین
اور آگ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَ**
يَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَاٰى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَ
أَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظّٰلِمِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنے اپنی
رحمت سے پس رکھیگا اُسپر محافظت اپنی اور ڈھانکیگا اُسکو یعنی اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکی اور ظاہر ہونے اُنکے کے شرمندہ اور رسوا نہو **ف**
ع اور مومن معنی مین مثل نکرہ کے ہی یعنے کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد مومن سے جنس ہو اور بعضو نے کہا کہ یہ اُس شخص کے حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا
تھا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تھا اور نہ رسوا کرتا تھا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تھا بسبب فضیحت مسلمان کے بلکہ پردہ پوشی کرتا تھا اللہ کے اچھے بندون کی
اور نہ باعث ہوتا تھا کسی کو کسی کی آبروریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اُسکی اور اپنی محافظت مین رکھیگا اُسکو از راہ جزا مطابق
عمل کے **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان اے پروردگار میرے پہچانتا ہون
اُن گناہون کو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اُس مومن سے ساتھہ گناہون اُسکے کے اور گمان کریگا مومن اپنے دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب
پانے سزا گناہون کے فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈھانکا مین نے اُن گناہون کو تجھپر دنیا مین اور مین بخشونگا اُنکو تیرے لیے آج کے دن پس دیا جاویگا
مومن عملنامہ نیکیون اُسکی کا اور ما پر کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اُنکو روبرو خلائق کے کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر خبردار ہو
لعنت ہی خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ**
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ إِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کے یعنی مرد
ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنے ایک کو اہل کتاب مین سے پس لفظ او تنویع کے لیئے ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی
آگ دوزخ سے **ف ح** لفظ فکاک کہ ہ چھٹانا اور فکاک زیر ف اور زبر اسکی سے وہ چیز کہ اُس سے گرو چھٹاوین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گرو تھا
اور اُس یہودی یا نصرانی کو اُسکے بدلے آگ مین بھیجا اور اُس مسلمان کو نکالا اور تاویل اُسکی یہ ہی کہ ہر مکلف کے لیئے خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک
جگہہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی باایمان گیا مکان اُسکا کہ دوزخ مین تھا تبدیل کیا جاویگا ساتھہ مکان اُسکے کے کہ بہشت مین تھا
اور جو کوئی باایمان نہ گیا حال برعکس اُسکے ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کے ہین بیچ جگہون اُنکی کے کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہ کافر
مومنون کے سبب خلاصی کے ہونگے آگ سے اور مراد یہ نہین ہی کہ کافرونکو بسبب مومنون کے گناہون کے عذاب کرینگے کیونکہ آ ہی چکا ہی ولا تزر وازرۃ
وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونے اُنکے کے ہی ساتھہ عداوت مومنین کے **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ**

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ بِنُوْحٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَارَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَاجَاءَنَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا اُنکو کیا پہونچائے تھے یعنے اوامر احکام الہی امت کو پس کہینگے ہان پہونچا دیئے تھے مین نے ای رب میرے **ف ع** یہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالیٰ کے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیئے کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی **ت** پھر پوچھی جاویگی امت اُنکی یعنے امت دعوت کہ کیا پہونچائے تمکو یعنے نوح نے احکام ہمارے پس منکر ہوگی امت اُنکی اور کہیگی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنے نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیرے یعنے دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالیٰ نوح سے گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی واسطے قائل کرنے امت کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میرے محمد ہین اور امت اُنکی **ف ع** یعنے امت اُنکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگے اور پہلے ذکر کیا حضرت کو تعظیم کیلئے اور کچھ بعید نہین ہی کہ حضرت بھی گواہی دین نوح کیلئے اسلیئے کہ وہ جگہ نصرت کی ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو **ف ع** اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگے اُس عرض اکبر مین پھر لائے جاوینگے رسول اول اُنکا نوح ہونگے اور لائے جاوینگے گواہ اُنکے کہ وہ یہ امت ہوگی **ت** پس گواہی دوگے تم کہ نوح نے پہونچا دیئے تھے حکم الہی امت کو **ف ع** اور نبی تمہارے فرکی تمہارے ہونگے یا تم اور نبی تمہارے ساتھ تمہاری گواہی دینگے پس اس صورت مین نزا نہین کا ذکر کرنا تغلیباً ہوگا **ت** پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تحقیق اور تصدیق اس حال کے یہ آیۃ کریمہ حق تعالیٰ اس امت کو خطاب کرکے فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنے تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم گواہی دینے والے لوگون پر یعنے اُن کفار پر کہ پہلے تمہاری گذرے ہین اور ہونگے پیغمبر تم پر گواہ **ف ح** گواہی اُنکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسے گواہی دی قوم نوح پر کہ پہونچائے نوح نے تم پر رسالت کہ بھیجے گئے تھے اُنپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اُنپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم منکر ہونگے کہ ہمکو کسی نے کچھ نہین پہونچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگے اور پوچھا جاویگا اُنسے کہ تم کیا جانو اور کہان سے گواہی دی تمنے وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنے اسپر پس گواہی دی ہمنے ساتھ گواہی اُسکی کے بعد ازان امتین انبیا کے کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلعم تعدیل و تزکیہ اُنکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہ عادل و صادق ہین یہ ہین معنے ہونے رسول کے گواہ اُنپر اور یہی اعتبار کرکے آنحضرت کو گواہ امت پر کہا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اُنکی گواہی اُنھون پر ثابت کی تو آپ بھی گواہی دہی اُسپر اسی اعتبار کہا محمد و امتہ فافہم **ت** نقل کی بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَۃِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ یَقُوْلُ یَارَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاھِدًا مِّنِّیْ قَالَ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ شَھِیْدًا وَّبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُھُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْہِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِہٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہنسے آنحضرت پھر فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کس چیز سے ہنستا ہون مین **ف ع** یہ ہی اشارہ کہ طرف اسکے کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سے **ت** کہا انس نے کہ کہا ہمنے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہین فرمایا ہنستا ہون مین سبب سے کلام کرنے بندے کے اپنے رب سے یعنے قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا نہ پناہ دی تونے مجکو ظلم سے یعنے کیا نہین فرمایا تونے کہ ظلم نہین کرتا مین بندون

مقدار ذرہ کے فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالیٰ ہان پناہ دی مین نے تجکو ظلم سے اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ کہ پس اگر پناہ دی تو نے مجکو ظلم سے تو روا نہین رکھتا مین اپنے نفس پر اور کچھ سوائے اسکے کہ گواہ ہو مجھ مین سے ف یعنے اور کی گواہی اپنے حق مین نہین روا رکھتا اگر مجھی مین سے مجھ پر گواہ پیدا ہون تو قبول رکھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجھ پر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہین دیتا اور نجانا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اسپر بھی کہ وہ اسکی ذات سے اسپر گواہ پیدا کرے کہ اسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت کا یہ کلام کرنا تھا بندیکا یا مہر کرنی حق تعالیٰ کی بندے کے منھ پر اور لرزنا ارکان اعضا کا ساتھ اس چیز کے کہ عمل کیا اور بولنا بندیکا انکو اور دعا بد کرنی اسپر جیسے کہ آگے آتا ہی ت فرمایا ہی آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہی نفس تیرا آج کے دن تجھ پر گواہ اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندونکے ہین گواہ ف ح گواہ بکرنا ان فرشتونکا زیادہ ہی مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کے بعد ازان کہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گیے کہ اب اسپر راضی ہوا تھا اور چاہا تھا فرشتون کو بھی گواہ کیا اور تنہا انکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کے ہوتا ت فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندہ کے دہانے پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضا بندہ کے کہ بولو پس بولینگے ارکان اسکے ساتھ افعال اسکے کہ کیے تھے بسبب انکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندہ کے اور درمیان کلام اسکے کے ف یعنے اوٹھائی جاوگی مہر اسکی منھ سے یہانتک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دینگی انکی زبانون کی آیۃ مین مراد ہی ساتھ اور طرح کے کلام کے خلاف عادت کے واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کے لیے جھگڑتا تھا مین ف ع ح اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالا یا یہ معنی ہین کہ تمہارے سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگونسے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنے محافظت اور مدد تمہاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن بدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون ف نقل کی یہ مسلم نے

ؤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هٰهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ؤ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا بعضے صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا دیکھین گے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتے ہو تم اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر مین کہ نہو چھپا ابر مین کہا صحابہؓ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین کہ چھپا ہو ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اس ذات کی کہ نفس میرا بدست قدرت اسکی ہی نہ نزاع و خلاف نہین کرنیکے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے جیسے کہ خلاف و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب یا چاند کے ف یعنے بیچ دیکھنے انکی کے خلاف و نزاع و شک نہین کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے مین بھی نہین کرنیکے تم ان کے لفظ تضارون ساتھ پیش ت کے اور تشدید ر کے اور تخفیف اسکی کے دونون طرح آیا ہی اگر تشدید سے ہو تو مضارت سے ہی بمعنی ضرر کے اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر سے ہی کہ وہ بھی بمعنی ضرر کے آتا ہی اور معنی یہ ہین کہ ضرر نہین کریگا ایک دوسرے کو ساتھ مجادلہ اور منازعت کے بیچ مخالفت ایک دوسرے کے پروا اور تکذیب ایک دوسرے کی

کرو دیکھنے مین اور صحت نظر مین بسبب نہایت ظاہر و واضح ہونیکے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ بعضے حاجب ماصوکی نہین ہوا جیسا کہ افر کر سیکے دیکھنے گرا اور
مجمع البحار مین کہا کہ مضارت بمعنی اجتماع وازدحام ہا ہم کسیہ وقت نظر کے اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ بمعنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسرے کے
ہی کہ نزدیک معنی ازدحام واجتماع کے ہی اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکھنے اُس چیز کے ہوتے ہی کہ بیچ مکان واحد کے اور جہت مخصوص کے اور اوپر اندازہ
خاص کے ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتھ میم کی جگہ ر کے اور وہ بھی ساتھ پیش ت کے اور تشدید میم اور تخفیف اُسکے کے ہی تشدید سے مشتق ہی ضم سے اور
اور تخفیف سے ضیم سے ضم بمعنی اجتماع اور ازدحام کے اور ضیم بمعنی ظلم وستم کرنیکے اور حاصل معنی کا بہر تقدیر ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرت نے جب دیکھ لینگے بندے پروردگار تعالی کو خطاب
کریگا اللہ تعالی ایک بندہ کو پس کہیگا ای فلان کیا نہ بزرگی دی تھی مین نے تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مین نے تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مین نے
تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور پیدا کی مین نے تجہ مین اور اُسمین محبت و انست اور الفت اور کیا نہین تابعدار کیے مین نے تیرے لیے گھوڑے اونٹ اور کیا
نہین چھوڑا مین نے تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتہائی غنیمت ف ح جاہلیت مین یہی رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتہائی
غنیمت مین سے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا تونے اور دیا تونے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تو نے فرمایا
آنحضرت نے پس فرماویگا پروردگار تعالی آیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا تو مجھسے پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تھا مین اور غافل تھا اس سے
اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین بھول جاونگا تجکو یعنی آج چھوڑ دونگا تجکو اپنے رحمت سے جیسے کہ بھولا تو مجکو ف ع
یعنے دنیا مین میری طاعت کو حاصل یہ کہ مین نے ایسے انعام کیے تجہ پر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا
پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا مین بھی اب معاملہ بھولون کا سا کرونگا جزا دینے مین اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیہ کا ہی کذلک اتتک
آیتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی ت پھر خطاب و ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسرے بندہ سے پس ذکر کیا آنحضرت نے بیچ خطاب حق کے اُس بندے سے
اور جواب بندے کے اُس سے مانند اُسکے کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اُس سے مانند اُسکے کہ کہا تھا اول سے پس کہیگا وہ بندہ
تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میرے ایمان لایا مین تجھ پر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبرونپر اور نماز پڑھی مین نے اور روزہ رکھا مین نے اور تصدق
کیا مین نے یعنے زکوۃ دی اور تعریف کریگا ہی تیسرا اپنے نفس پر بھلائی کی جسقدر ہو سکے گی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہان ٹھہرے یعنے جبکہ دعوے اعمال حسنہ
اور ہماری نعمتون کی شکرگزاری کا کیا تونے تو ٹھہر تا دکھاوین تجکو اعمال تیرے گواہ قائم کرکے پھر کہا جائیگا اُس بندہ کو کہ ابھی پیدا کرتے ہین ہم گواہ تجھ پر
اور سوچیگا وہ بندہ اپنے دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجھ پر پس مہر کیجاویگی اُسکے منہ پر اور کہا جاویگا اُسکی ران کو کہ بول پس بولیگی ران اُسکی
اور گوشت اُسکا اور ہڈی اُسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران سے کے ساتھ عملون اُسکے کے ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتھ اور پاون
اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضاء اور ارکان ہین جیسے کہ حدیث
مین گذرا ت اور یہ سوال وجواب اور مہر کرنے بندے کے منہ پر اور بولنا اُسکے اعضاء کا کہ مذکور ہوا اسلیئے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت
ہوں گناہ اور جگہ عذر کی نہ رہے یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدای تعالی بیچ عذاب کرنے اُس بندے کی تا سبکی نفس کیطرف سے اور یہ بندہ کہ حال اُسکا
مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اُسپر اور ناخوش ہوا اللہ اس سے ت نقل کی یہ مسلم نے وذکر حدیث ابی ہریرۃ
یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس اور ذکر کی گئی ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اُسکا یہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل
مین ساتھ روایت ابن عباس کے ف یعنے یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کی روایت سے اور مینے اُسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی
بروایت ابن عباس کے اور صواب یہ تھا کہ یون کہتے کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون

جیسے کہ اوپر گذری الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ
من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
روایت ہے ابو امامہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھسے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت میں میری امت سے
ستر ہزار نہیں مناقشہ انکے لیے حساب میں اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپیں میرے رب کی لپوں میں سے ف مراد ستر ہزار سے یا تو یہی عدد ہے یا کثرت
اور اسیطرح لپیں بھی کنایہ ہے کثرت و مبالغہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن الحسن عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یعرض الناس یوم القیامۃ ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذیر واما العرضۃ الثالثۃ فعند
ذلک تطیر الصحف فی الایدی فاخذ بیمینہ واخذ بشمالہ رواہ احمد والترمذی وقال لا یصح ہذا
الحدیث من قبل ان الحسن لم یسمع من ابی ہریرۃ وقد رواہ بعضہم عن الحسن عن ابی موسی
اور روایت ہے حسن سے انہوں نے نقل کی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنے اللہ تعالے کے سامنے دن قیامت کے تین بار
پس اول دو بار میں تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف پہلے بار میں تو دفع کریں گے اپنے نفسوں سے ملامت کہ کہیں گے نہیں پہونچے ہمکو انبیا احکام
اور جھگڑینگے اللہ تعالے سے اور دوسری بار میں اقرار کرینگے مثلاً ہر ایک کہیگا کہ کیا میں نے یہ از راہ سہو اور خطا کے یا جہل کے یا عمد کے اور مانگینگے مغفرت
اور اسکے تیسری بار جو پیش ہونگے پس نزدیک اسکے اڑینگے اور پہونچینگے نامے اعمال کے ہاتھوں میں یعنی بے تکلیف کے ہاتھوں میں سب کے تمام ہو معاملہ حساب کا پس بعضے
انہیں سے لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھ میں یعنے وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے انہیں سے لینے والے ہونگے اپنے بائیں ہاتھ میں ف یعنے وہ اہل شقاوت ہونگے پس حق
تمام ہو جائیگا تصفیہ اور تمیز ہو جاوینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں صحیح ہے یہ حدیث اس سے کہ حسن بصری
کہ راوی اس حدیث کے ہیں نہیں سنی ہے انہوں نے حدیث ابی ہریرہ سے ف یعنے اسناد اسکی منقطع ہے غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح میں کہ بخاری نے روایت
کی ہیں اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری سے کہ ابی ہریرہ سے نقل کی ہیں اور ایسے مسلم نے اس سے کچھ روایت نہیں کی نقل میرک شاہ سے اور تحقیق روایت کیا ہے
اس حدیث کو بعضے محدثین نے حسن بصری سے کہ انہوں نے نقل کی ابو موسی اشعری سے ف یعنے پس یہ حدیث متصل ہے اسکے طریق سے اور قوت حاصل ہوئی اسکی اسناد میں اور
بعضوں نے کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہے کئی صحابہ سے مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم کے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل
مد البصر ثم یقول اتنکر من ہذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر قال لا یا رب فیقول
بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ہذہ البطاقۃ مع ہذہ السجلات فیقول انک لا تظلم قال فتوضع السجلات
فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نکالیگا ایک شخص کو میری امت میں سے دن قیامت کے پھر کھولیگا اسپر ننانوے ۹۹ طومار ہر طومار مانند درازی بصر کے ہوگا یعنے دراز ہوگا جہانتک کہ
بینائی پہونچے پھر فرماویگا اللہ تعالے اس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو ان طوماروں میں سے کچھ کہ نہیں کیا میں نے یا ظلم کیا ہے تجھپر میرے لکھنے والوں نے یعنے کراماً کاتبین
نے کہ نگہبان ہیں تیرے افعال و احوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے پروردگار میرے کچھ انکار نہیں کر سکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالے کیا تیرے
لیے کچھ عذر ہے یعنے اس خیر میں کیا تو نے کہ سہو کیا ہو یا خطا ہو یا بھول اور سا نہ لگے کہیگا نہیں اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالے ہاں یعنے ہمارے

پاس ایک ہی چھپر کہ قائم مقام تیرے عذر کی ہے تحقیق تیرے لئے ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنے بڑی اور مقبول کہ مٹا دے گی تمام اُن گواہوں کو تیرے
پاس میں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھپر آج یعنے ساتھ ناقص کرنیوالے تیرے نیکی اور نہ زیادتی عذاب کی تجھپر پھر نکالی جاوے گی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اسمیں یہ کلمہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ ف احتمال ہے کہ یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا
اور یہی ظاہر تر ہے ت پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ حاضر ہو وزن عمل اپنے پر یا وقت وزن اپنے کے یا آلہ وزن اپنے پر کہ میزان ہے یعنے جسوقت یہ چٹھی ساتھ ننانوں طومار
گناہوں کے تولی جاوے تو بھی حاضر ہو تاکہ ظاہر ہو تجھپر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور تحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے کیا مناسبت ہے اس ایک چٹھی
کو ساتھ ان بہت سے طوماروں کے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو نہیں ظلم کیا جاویگا یعنے یہ چٹھی عظیم ہے تو لنا چاہئے اسکو تو تجھپر ظلم نہ جاوے فرمایا آنحضرت نے پس رکھے
جاوینگے طومار ایک پلڑے ترازو میں اور وہ چٹھی دوسرے پلڑے میں پس ہلکے ہوئینگے وہ طومار اور بھاری ہو اور غالب آویگی وہ چٹھی پس نہیں بھاری آویگی ساتھ نام
خدا کے کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بھاری ہے اگرچہ تودے گناہوں کے ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن عائشة انها ذكرت النار فبكت فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما يبكيك قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون اهليكم يوم القيمة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اما في ثلثة مواطن فلا يذكر احد احدا عند الميزان حتى يعلم ايخف ميزانه ام يثقل وعند
الكتاب حتى يقال هاؤم اقرؤا كتابيه حتى يعلم اين يقع كتابه افي يمينه ام في
شماله من وراء ظهره وعند الصراط اذا وضع بين ظهري جهنم رواه ابوداود
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق حضرت عائشہؓ نے یاد کیا یعنے اپنے دل میں آگ دوزخ کو پس روئیں یعنے اوسکے ڈر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کیا سبب ہی رونے تیرے کا کہا عائشہؓ نے کہ یاد کیا میں نے آگ کو پس روئی میں یعنے اسکے عذاب کے ڈر سے پس آیا یاد رکھو گے تم اپنے اہل وعیال کو دن قیامت
کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے پر تین جگہ پس نہیں یاد کریگا کوئی کسی کو یعنے بالخصوص اور شفاعت عظمیٰ عام ہوگی سب خلائق کے لیے ایک تو
نزدیک میزان کے یہاں تلک کہ جانے کہ ہلکی ہوئی ترازو اسکی یا بھاری ہوئی دوسرے وقت دینے اعمال ناموں کی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنے از راہ خوشی کے کہیگا
وہ شخص کہ جسکے دہنے ہاتھ میں ملیگا لوگو لو پڑھو عملنامہ میرا یہاں تلک کہ جانے کہ کہاں پڑا اعمالنامہ اسکا آیا اسکے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے
پیچھے سے ف دایاں ہاتھ گلے میں طوق کیا جاویگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ت تیسرے
نزدیک پل صراط کے جسوقت کہ رکھا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے یہاں تلک کہ جانے کہ نجات پاوے گا
گذرنے کے اُس سے یا پڑا اُسمیں اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سے زیادہ تیز گذرینگے اُسپر سے سب لوگ پس مومن
نجات پاوینگے بحسب اعمال و منازل اپنی کے اور کافر اُسپر سے دوزخ میں گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہوں میں سب حیران اور در
ماندہ ہونگے اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنے اور خبر لینے کے نہیں ہوگی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عائشة قالت جاء
رجل فقعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني
واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك
اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلا لك
وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل فتنحى الرجل وجعل يهتف ويبكي فقال له رسول الله صلى
الله عليه وسلم اما تقرأ قول الله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل

اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَآءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی عائشہ رضہ سے آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے بردے ہین جھوٹ بولتے ہین مجھسے اور خیانت
کرتے ہین میرے مال مین اور نافرمانی کرتے ہین میری اور بکتا ہون مین انکو اور مارتا ہون مین انکو یعنے ازراہ تادیب پس کیا حال ہوگا میرا بسبب انکے قیامت کو پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا اُس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیری اور نافرمانی کی ہی تیری اور جھوٹ بولے ہین وہ غلام تجھسے اور حساب
کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا بھی انکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہون انکے کے یعنے برابر اور مساوی ہوگا سزا دینا تیرا برابر گناہون انکے کے نہ
تجھکو اسمین ثواب ہوگا اور نہ تجھپر اسمین عذاب بلکہ کرنا اسکا مباح تھا کہ نہین ہی تجھپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہ انکے سے ہوگا حق زائد واسطے تیرے یعنے انپر پس اگر قصد
کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اسکے وال نہین لو اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ انکے گناہون سے بدلہ لیا جاویگا واسطے انکے تجھسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور
شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تائید اور اثبات اس چیز کے کہ فرمایا کیا نہین پڑھتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکھینگے
ہم ترازوئین انصاف کے دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ یعنے نہین چھوڑا جاویگا حق اسکا کچھ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کے حاضر کرینگے ہم اسکو اور کفایت
ہین ہم حساب کرنیوالے یعنے اسلیے کہ نہین ہی زیادتی کسی کو ہمارے علم اور عدل پر پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ نہین پاتا مین واسطے اپنے اور واسطے ان غلامون کے کوئی چیز بہتر جدا
ہونے انکی سے یعنے الگ ہو جاوین یہ اپنے اسلیے کہ محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہی گواہ کرتا ہون تجھکو کہ یہ سب آزاد ہین نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْهَا**
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ
الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور یہ بھی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ بعض نماز اپنی کے یعنے فرائض مین یا نوافل مین یا بعض اجزا
نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدے مین یا الہی حساب کر تو میرے عملونکا حساب آسان **ف** ع اور یہ یا تو واسطے
تعلیم امت اور ہوشیار کرنے انکی کے ہی خواب غفلت سے اور یا ازراہ خوف الہی کے **ت** عرض کیا مین نے یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان ہو صورت
اسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہی کہ دیکھیگا بندہ اپنے عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اُس سے **ف** ح یعنے عملنامہ اسکو دکھایگا
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کیطرف پھیرین تو یہ بھی ہو سکتا ہی یعنے اللہ تعالی دیکھیگا اُسکے عملنامہ کو اور درگذر کریگا **ت** تحقیق شان یہ ہی
جس شخص سے کہ دو کاوش کی گئی حساب مین اُسدن اے عائشہ رضہ پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنے عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق ابو سعید خدری آئے آنحضرت کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑے ہونیکی یعنے آگے
اللہ تعالی کے حساب کے لیے دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اُسکے حق مین اُسدن کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالمون کے
ف ع آیا ہی کہ ابن عمر رضہ نے پڑھی یہ سورت لیس جب پہونچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑھ سکے مابعد اسکا **ت** پس فرمایا ہلکا
کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنے مسلمان کامل پر یا مصلی پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اُسپر مانند نماز فرض کے **ف** ع یعنے مقدار ادائے فرض کی
کہ تہا اسکی چار رکعتین ہین یا بقدر وقت اسکے کے اور ظاہر یہ ہی کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کے **وَعَنْهُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ

لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِى الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِىُّ فِىْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی اسی ابو سعید سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن سے کہ ہوگی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی کیا ہی درازی اُس دن کی یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازی اُس دن کے کیا کھڑے رہ سکینگے اُسمین باوجود درازی اُسکی کے پس فرمایا آنحضرت نے قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا مسلمان کامل ایمان پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہی اسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتے ہین پہلو اُنکے خوابگاہون سے **ف** ع یعنے تہجد پڑہتے ہین اور بعضون نے کہا صلوٰۃ الاوابین پڑہنے والے مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد اُنسے وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتے ہین **ت** پس اوٹھینگے اہل محشر سے اسطرح کے لوگ حال آنکہ وہ تھوڑے ہونگے یعنے اہل اسلام سے پس داخل ہونگے بہشت میں بیچ اسکے کہ حساب لیا جاوے اُنسے **ف** ع اسلیے کہ صبر کیا تھا انہون نے مشقت طاعت پر اور ترک کی تھی لذت راحت کی اور اسیو کے لیے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہی اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ **ت** پھر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکے لیے حساب لینے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ یہ باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کے **ف** ع حوض لغت مین جمع ہونا پانیکا اور بہنا اُسکا ہی اور حیض کہ عورتونکو آتا ہی اور بسبب بہنے خون کا ہی مشتق اسی سے ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگا روز قیامت کے اور صفات اُسکے حدیثون مین آتے ہین کہا قرطبی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو حوض ہونگے ایک تو موقف مین ہوگا پہلے صراط کے اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتے ہین پھر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسے قبرون سے اور آوینگے حوض پر پہلے میزان کے اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ اُمت اُنکی اُسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگے کہ دیکھین کسکے حوض پر لوگ بہت آتے ہین اور حضرت نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگے اور شفاعت مشتق شفع سے ہی اور معنی اُسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتھ ایک چیز کے ہی اور شفع مقابل وتر کے کہ بمعنے زوج کے ہی مقابل فرد کے وہ بھی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی اُس زمین سے کہ بیچی جاتی ہی وہ بھی اسی قبیل سے ہی اور شفاعت مین بھی ملنا شفیع کا ہی ساتھ مجرم کے بدنسبت عفو کرنے گناہون اُسکے کے درگاہ حق سے اور انواع شفاعتونکے تمام ثابت ہین واسطے سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وسلم بعضے خاص انہین کے لیے ہونگے اور بعضے بشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کھولینگے آنحضرت ہی ہونگے پس حقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت ہی کیطرف کرینگے اور وہی ہین صاحب شفاعتون کے علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمیٰ ہی کہ عام ہوگی تمام خلائق کے لیے اور مخصوص ہوگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سے صلوٰت اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی نہوگی اور وہ واسطے راحت دینے اور خلاص کرنیکے طول وقوف سے میدان محشر مین اور واسطے تعجیل حساب اور حکم کردگار کے اور واسطے نکالنے کے اُس شدت و محنت سے ہوگی جیسے کہ حدیثون مین آئی ہی دوسرے واسطے لانے قوم کے بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بھی وارد ہوا ہی واسطے پیغمبر ہمارے کے اور بعضونکے نزدیک مخصوص حضرت ہی پر ہی تیسرے اُس قوم کے لیے کہ حسنات اور سیئات اُنکے برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین جاوین چوتھے اُس قوم کے لیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اُنکی کرینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطے رفع درجات اور زیادتی کرامت کے

چھٹے گنہگاروں کے لیے کہ دوزخ میں گئے ہونگے اور شفاعت سے نکلیں گے اور یہ شفاعت مشترک ہے درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کے ساتوین
بیچ کھلوانے جنت کے آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کے اُنکے کہ مستحق عذاب مخلد کے ہوئے ہونگے نوین خاص واسطے اہل مدینہ کے دسوین واسطے زیارت کرنیوالوں قبر
شریف کے بروجہ امتیاز و اختصاص کے کذا ذکرہ العلما، اور کہا ہے علما نے کہ شفاعت کے لیے جگہیں ہونگی اول یہ کہ گنہگار انکو درگاہ عزت میں لاوین اور
میدان قیامت میں کھڑا کرین اور عرق خوف و خجالت میں غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب کا نہیں اسوقت شفیع درخواست کرینگے کہ اٹھین اور
آرام پکڑین اور دم لین بعد ازاں حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بھی درخواست کرینگے کہ انکے حساب سے درگذر کرین اور یون ہی عفو کردین اور
حساب سب کا یعنی مناقشہ حساب میں کم کرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب میں عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ میں بھیجینگے یہ جگہ بھی محل شفا
اور درخواست کی ہے یہان تک کہ دوزخ میں بھیجین اور جب بھیجین عذاب کرین شفاعت کرینگے اور دوزخ سے نکالین گے امیدواری کرم غفار اور شفاعت
رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی باقی جو کچھ اسکا حکم ہوا انہ علی کل شیء قدیر **الفصل الاول** عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بینما انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ھذا یا جبرئیل قال ھذا الکوثر الذی اعطاک
ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ میں گذرا بہشت میں یعنی شب معراج کو ناگہان
میں پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اسکے گنبد ہین موتی مجوف کے یعنی ہر گنبد موتی ہے خالی اندر سے رہنے کے لیے کہا میں نے کیا ہے یہ نہر اے جبرئیل کہا
یہ حوض کوثر ہے کہ دیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے **ف** ع ح اشارہ ہے طرف آیۃ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کے بہت سے مفسرون نے کوثر کی تفسیر میں
کوثر کی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد اس سے خیر کثیر ہے کہ دی آنحضرت کو رب انکے نے کہ وہ قرآن ہے یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ انکے مقام
محمود اور لواء حمد اور حوض مورود ہین اور اسمین منافات نہیں ہے بلکہ سب داخل کوثر میں ہین اگرچہ شہرت اسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہے حاصل یہ کہ مضمون تمین
منضم ہونگے کہ یہ حوض مذکور ایک فرد ہے کوثر کی اور بعضون نے تفسیر کی ہے کوثر کی اولاد اور علما امت یہ بھی خیر کثیر ہے میں داخل ہین **ت** پس ناگہان دیکھتا
ہون میں کہ مٹی اسکی مشک تیز خوشبو دار تھی یہ بخاری نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ شہر و
زوایاہ سواء وماؤہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منہا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینے کی ہے اور کونے اسکے برابر یعنے مربع ہے طول و
عرض میں برابر پانی اسکا دودھ سے زیادہ سفید اور بو اسکی مشک سے زیادہ خوشبو دار آبخوری اسکے مانند ستارون آسمان کے یعنے
کثرت اور روشنی میں جو شخص کہ پیویگا اسمین سے پس نہ پیاسا ہوگا کبھی **ف** ع پس ہوگا پینا جنت میں از راہ تلذذ کے جیسے کہ کھانا از راہ تنعم کی ہوگا
بموجب قول اللہ تعالی کے ان لک الا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمأ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن ولآنیتہ
اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا یومئذ
قال نعم لکم سیما لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس قال
ترى فیہ اباریق الذھب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخرى لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا
من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدھما من ذھب والآخر من ورق
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میرے کی بہت زیادہ ہے

دوری ایلہ کی سی عدن سے **ف** ایلہ زیر ہمزہ اور جزم ی سے نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہروں شام کے سے متصل دریائے یمن کے اور عدن ایک شہر ہی آخر شہروں یمن کے سے متصل دریائے ہند کے یعنے جتنی مسافت ایلہ اور عدن میں ہی اُس سے زیادہ مسافت ہی میری حوض کے دونوں کناروں میں اور تطبیق اس حدیث میں اور حدیث آئندہ میں کہ اسمیں ہی مابین عدن اور عمان کے کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سے نام ہی ایک شہر کا شام میں اور اور احادیث میں کہ اسمین یا مابین صنعا اور مدینہ کے اور مانند انکے کے یہ ہی کہ یہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کی تمثیلا اور یعنے تقریبًا ہر کسیکو موافق سمجھ اُسکی کے فرمایا ہی نہ تحدید و تحقیق پانی اُس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سے اور بہت شیرین و لذیذ شہد سے کہ ملا ہو ساتھ دودھ کے اور البتہ پیالے اُسکے بہت زیادہ ہین گنتی تاروں کی سے اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور قوموں کی لوگوں کو اُس سے جیسا روکتا ہی شخص لوگوں کی اونٹوں کو اپنے حوض سے یعنے بچنے کے لیے مشارکت و مخالطت سے کہا بعضے صحابہؓ نے یارسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنے امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور وں سے کہ ہمکو ہانکیگا فرمایا آنحضرتؐ نے ہان پہچانونگا تمکو تمہاری ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسیکی لیے امتوں میں سے آؤگے مجھپر اس حالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤن بسبب نورانیت وضو کے نقل کی یہ مسلم اور مسلم کی ایک روایت مین انس سے یون ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے دیکھا جاویگا اُس حوض مین آبخورے سونے اور چاندی کے مانند گنتی آسمان کے ستاروں کی اور مسلم کی روایت مین ثوبان سے یون آیا ہی کہا پوچھے گئے آنحضرتؐ اس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اُسکا زیادہ تر سفید ہی دودھ سے اور شیرین تر ہی شہد سے زور سے گرتے ہین اُسمین دو پرنالے مدد کرتے ہین اُسکی یعنے حوض کا پانی بڑھاتے ہین جنت سے یعنے جنت کی نہروں سے یا حضرتؐ کی اُس حوض سے کہ جنت مین ہی کہ اُسکو نہر کوثر کہتے ہین ایک پرنالہ اُنمین سے سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سهل بن سعدٍ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني فرطكم على الحوض من مر علي شرب ومن شرب لم يظمأ ابدا ليردن علي اقوام اعرفهم ويعرفونني ثم يحال بيني وبينهم فاقول انهم مني فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول سحقا سحقا لمن غير بعدي متفق عليه

اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجھپر پانی پیویگا اور جو کوئی پیویگا اُسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھپر کتنی قومین یعنے میری امت میں سے کہ پہچانونگا مین اُنکو اور پہچانینگے وہ مجھکو پھر حائل کیا جاویگا درمیان میرے اور درمیان اُنکے پس کہونگا مین کہ تحقیق یہ مجھسے ہین یعنے میری امت مین سے یا میرے اصحاب سے پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم نہین جانتے کہ کیا پیدا کیا اُنہون نے پیچھے تمہارے **ف** یعنے اسلیے کہ مرتد ہوگیے اور گناہ نہین منع کرتے مومن کو حوض پر آنے سے اور اُسکے پانی پینے سے اور یہ پر دلالت کرتا ہی یہ قول حضرتؐ کا بعد ت پس کہونگا مین دوری ہو دوری ہو واسطے مقام قرب و رحمت سے اُن لوگون کے لیے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچھے وفات میری کے **ف** یعنے اس حدیث کے نزدیک نزدیک ہین مضمون اُس حدیث کے کہ باب الحشر کی پہلی فصل مین گذری ہے کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اُسکی بھی وہان لکھی گئی ہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يحبس المؤمنون يوم القيمة حتى يهموا بذلك فيقولون لو استشفعنا الى ربنا فيريحنا من مكاننا فياتون ادم فيقولون انت ادم ابو الناس خلقك الله بيده واسكنك جنته واسجد لك ملئكته وعلمك اسماء كل شيء اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب اكله من الشجرة وقد نهي عنها ولكن ائتوا نوحا اول نبي بعثه الله الى اهل الارض فياتون نوحا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب سؤاله ربه بغير علم ولكن ائتوا ابراهيم خليل الرحمن قال فياتون ابراهيم فيقول اني لست هناكم ويذكر ثلث كذبات كذبهن ولكن ائتوا موسى

عبدًا اٰتاه الله التورٰية وكلّمه وقرّبه نجيًّا قال فياتون موسى فيقول انى لست هناكم ويذكر خطيئته التى اصاب قتله النفس ولكن ائتوا عيسى عبد الله ورسوله وروح الله وكلمته قال فياتون عيسى فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدًا عبدًا غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر

اور روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے جاوینگے مسلمان روز قیامت کے یعنے حرکت کرنے سے یعنے کھڑے ہونگے سکتہ کی حالت مین یہان تک کہ فکر مین ڈالے جاوینگے بسبب روکنے کے پس کہینگے مسلمان کاش کہ طلب کرتے ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم ومحنت سے پس آوینگے مسلمان حضرت آدم کے پاس پس کہینگے کہ تم آدم ہو **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنے والون سے سردار اہل حشر کے ہین نہ تمام اہل محشر **ت** پس کہینگے یعنے بعضے انکے کہ تم آدم ہو باپ سارے لوگون کے پیدا کیا تمکو اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے یعنے بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سے اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطے تمھارے یعنے سجدہ تحیۃ کا اپنے فرشتون سے اور سکھائے تمکو نام ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتھ اس فضائل وکرامات کے تا راحت بخشے اور لیجاوے ہمکو اس جگہ سے کہ نہایت سخت ودشوار ہی پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اس مقام ومرتبہ مین یعنے مین بعید ہون مقام شفاعت سے مین تبہ اسکا نہین رکھتا اور یاد کرینگے وہ گناہ وتقصیر اپنی کہ پہونچی تھی انکو کھانے درخت سے یعنے گیہون کے درخت سے حالانکہ تحقیق منع کیے گئے تھے وہ اسکے نزدیک ہونے سے ولیکن جاؤ تم نوح کے پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بھیجا انکو اوپر کافرون روئے زمین کے **ف** ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکہ بھیجے گئے ہین انکے پہلے تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکے تھے اسکا جواب ظاہر یہ ہی کہ وہ تینون بھیجے گئے تھے طرف مومنون اور کافرون دونون کے اور حضرت نوح بھیجے گئے طرف اہل زمین کے اس حال مین کہ وہ سب کافر تھے اس اعتبار سے یہ اول ہین اور بھی اسکے کئی جواب لکھے ہین علمانے لیکن وہ سب مخدوش ہین **ت** پس آوینگے حضرت نوح کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین **ف** ع اللہ تعالی جو لوگون کو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیاء اور بعد اسکے حضرت سے حکمت اسمین یہ ہی کہ تا افضلیت آنحضرت کی ظاہر ہو اسلیے کہ اگر اول حضرت ہی سے سوال کرتے تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بھی قدرت رکھتے ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سے سوال کرلیا اور انہون نے انکار کیا اور پھر حضرت سے سوال کیا اور آپ نے عرض قبول کی اور انکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سے ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کے پر بھی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اسکی جرأت نہین کرسکیگا سوائے آنحضرت کے **ت** اور یاد کرینگے نوح گناہ اپنا کہ پہونچے اسکو کہ وہ سوال کرتے ہی پروردگار اپنے سے نجات بیٹے کی غرق سے نادانستہ اور بے تحقیق کیے کہ یہ سوال کرنا چاہیے یا نہین اور اسپر عتاب آیا کہ اے نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکھتا ہی تو اسکا چنانچہ یہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم کے پاس کہ دوست خدائے مہربان کے ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے لوگ ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ بلاشبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ تین جھوٹ کہ کہا تھا انکو دنیا مین **ف** ح درحقیقت مین وہ جھوٹ نہین ہین بلکہ صورتین جھوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی انکو ایسے امور پر بھی مواخذہ ہوتا ہی جیسے کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک ان تین جھوٹون مین سے یہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنے کسی میلہ کے تماشے کے لیئے باہر گئی تو ابراہیم نے چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر انکے بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمھارے ساتھ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری سمجھتے تھے لیکن مراد انکی تھی بیماری باطن کی کہ تمھارے کفر دیکھنا سے دل میرا دکھتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جھوٹ یہ کہ جب انکے بتونکو توڑا تو انہون نے آنکر کہا کہ تمنے یہ معاملہ کیا اے ابراہیم ہمارے معبودون کے ساتھ انہون نے کہا کہ مین نے نہین کیا بلکہ اس بڑے بت نے کیا مراد انکی یہ تھی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتھ عبادت اور تعظیم تمھارے کے

ممتاز ہونا وہی یا مقصود دستہ اور الزام اُنکا تھا جیسے کہ کوئی کچھ خوشخط لکھے اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکھ سکے کہے کہ تونے لکھا ہی یہ خط وہ کہے کہ مین نے
نہین لکھا ہی تونے لکھا ہی کنایہ کرتا ہی اس سے کہ ایسا تو ہرگز نہین لکھ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطے خلاص کرانیکے ظلم اُس کافر سے کہا کہ یہ
بہن میری ہی اور مراد یہ رکھتے تھے کہ دینی بہن ہی اور یہ بھی ہی کہ وہ اُنکی چچا کی بیٹی بہن تھی ت ولیکن جاؤتم موسیٰ کے پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی
ہی اُنکو اللہ تعالیٰ نے توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اُسکے ہین اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اُنسے بیواسطہ اور نزدیک کیا
اُنکو اور راز دار اور محرم اپنے اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوین گے وہ حضرت موسیٰ کے پاس پس کہین گے وہ کہ تحقیق مین نہین
اس مرتبہ کا اور یاد کرین گے وہ اپنی اُس خطا کو کہ پہونچی تھی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اُسکو مکا مارا اور ایک مکے مین کام اُسکا تمام کیا ولیکن جاؤتم عیسیٰ
کے پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اُسکا اور روحانی ہی کہ بے مادہ جسمانی کے قدرت خدا سے پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ
کو جلا دیتا تھا اور کلمہ اُسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سے فرمایا پس آوین گے عیسیٰ کے پاس پس کہین گے عیسیٰ مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف اور حضرت
عیسیٰ نے کچھ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکھا ہی علما نے کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا سبب شرمندگی کے ہوا کہ تہمت اور افترا نصاریٰ سے
اُنکے حق مین کہ اُنکو ابن اللہ کہتے تھے اور بعضے رواتیون مین کچھ مذکور بھی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم
اجمعین در آنے سے اُس مقام مین اور جرات کرنے سے اُس کام پر عاجز اور قاصر ہین کچھ احتیاج عذر کرنے کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بھی کیا
سوائے سید المرسلین و امام النبیین کے کہ نہایت قرب الٰہی رکھتے ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسی لیے اور حدیث مین آیا ہی کہ سب انبیا کہین گے کہ ہم
اہل اس کار کے نہین ہین بے اسکے کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت ولیکن جاؤتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دیے ہین خدا تعالیٰ نے
اُنکے اگلے پچھلے گناہ ف ع آنحضرتؐ اور سب انبیا معصوم ہین گناہون سے پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نے اور اولیٰ ان تاویلون مین
سے یہ ہی کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کیطرف سے واسطے سید المرسلین کے بے اسکے کہ گناہ ہون اور مغفرت ہو جیسا کہ مالک جب اپنے بندے خاص سے
راضی اور خوش ہوتے ہین اور امتیاز اُس بندہ کا اظہار کیا چاہتے ہین اور سرفراز کرتے ہین کہ ہمنے تجکو بخشا جو کچھ کہ کیا تونے اور جو کچھ کہ کرے تو
تیرے لیے معاف ہی اور تجھ پر کچھ گرفت نہین قَالَ فَیَاتُونِی فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّی فِی دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِی عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَیَدَعُنِی مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِی ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِی فَاُثْنِی عَلٰی رَبِّی بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ
یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِی حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُہُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِیَۃَ فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّی فِی دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ
لِی عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِی مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِی ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ
قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِی فَاُثْنِی عَلٰی رَبِّی بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِی حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُہُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ
الثَّالِثَۃَ فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّی فِی دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِی عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِی مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِی ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ
وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِی فَاُثْنِی عَلٰی رَبِّی بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِی حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُہُمْ
مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ حَتّٰی مَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْہِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَہٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وُعِدَہٗ نَبِیُّکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
فرمایا حضرتؐ نے پس آوین گے لوگ میرے پاس پس طلب کرونگا مین اذن در آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ گھر اسکے ف ع یعنی گھر ثواب
اسکے کہ وہ جنت ہی کہا تورپشتی نے کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگین گے آپ اللہ تعالیٰ سے یہ کہ داخل ہوون اُس مقام مین کہ کسی کو وہان دخل نہین ہو کوئی [illegible] ۲

کرے اسمین قبول ہوا اور نہین ہوتا درمیان کھڑے رہنے والے اسکے کے اور درمیان رب کے اسکے کے حجاب یعنے مقام محمود کہ اسکو مقام شفاعت بھی کہتے ہین حکمت حضرت کی نقل مکان کرنے مین یہ ہی کہ موقف جگہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کھڑا ہو اسلیے اللہ تعالیٰ یہ رہنمائی کریگا حضرت کو کہ مقام خوف سے نقل کرین طرف مقام کرامت کے اور اطمینان سے عرض حاجت کرین ف پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنے کا اللہ تعالیٰ کے پاس پس جب دیکھونگا مین اللہ تعالیٰ کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنے بسبب بڑائی اور بزرگی اسکے کے پس چھوڑیگا مجکو اللہ سجدے مین جس مدت تلک چاہیگا یہ کہ چھوڑے مجکو ف ع مسند احمد مین ہی کہ حضرت سجدہ مین رہینگے بقدر ایک جمعہ کے یعنے ہفتے کے جمعون یعنے ہفتون دنیا کے سے کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ سر اٹھا اے محمد اور کہہ جو چاہے قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنے جسکی چاہے تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو کچھ چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنے رب کے ساتھ تعریف و حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ وہ تعریف ف ع یعنے اسیوقت اور اب نہین جانتا ہون مین اسکو اور یہی سبب ہے اس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیے کہ اول حمد و ثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کرے تا اسکے قرب و رضا کو مشرف ہو اور ساتھ قبول شفاعت کے مستفید ہو ت پھر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نے کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کے شروع کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کہتا ہی ت پس حد کیجاویگی واسطے میرے ایک حد یعنی ف ح ع یعنے تعین فرماویگا اللہ تعالیٰ میرے لیے جماعت مخصوص گنہگارون مین سے واسطے شفاعت کے جیسے کہ بے نماز اور زناکار اور شراب خوارون کیلیے مثلاً حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی بے نمازونکے حق مین پھر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکے حق مین اسی قیاس پر اور انکو سمجھ لینا چاہیے ت پس نکالونگا مین انکو یعنے درگاہ رب سے اور نکالونگا اس جماعت کو آگ دوزخ سے اور داخل کراؤنگا انکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نے کہ اگر کہے تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنے والے تو وہ تھے روکے گئے تھے موقف مین اور فکرمند ہونگے بسبب اسکے اور طلب کرینگے خلاصی اس کرب سے اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین انکو اوپر اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سے ہونگے پس کیا ہی وجہ جواب اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگے ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور شفاعت طلب کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آپ خلاص کراوینگے انکو اس حالت سے کہ گرفتار ہونگے اسمین اور داخل کرواوینگے انکو جنت مین پھر شروع کرینگے بعد اسکے شفاعت کرنی ہم انکی کہ داخل ہونگے آگ مین جماعت جماعت کی جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپنے ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اسی کی خلاصی پر اسلیے کہ سمجھی جاتی ہی اس سے خلاصی فرقہ دوسرے کی بطریق اولیٰ اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سے حبس اور گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنے سے خلاصی کرانا ہی اس سے اور یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت اسکی طرف بہت قریب ہی اور اصل تفسیر کی بہت مناسب اسلیے کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبریٰ ہی کہ جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء محمود بموجب فرمودہ حضرت کے آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی ہونی رکے رہنے اور کھڑے رہنے سے اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کے لیے اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کرینگے اور بعد اسکے حضرت علیہم انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کے لیے شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ت پھر آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ رب کی کیطرف یعنے واسطے شفاعت اور جماعتون کے پس اذن چاہونگا مین درآنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا پاس رب کے پس جب دیکھونگا مین اس مکان کو یعنے رب کو ساتھ تنزیہ کے مکان سے اور تمام صفات حدوث سے گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالیٰ چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنے قبول کیا جاویگا

لیجا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین رب
اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ وہ پھر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکالونگا
مین اور نکالونگا اونکو آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا مین انکو بہشت مین پھر آؤنگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین درآنیکا اپنے پروردگار
کے پاس بیچ مکان اسکے پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا پاس پروردگار کے پس جب دیکھونگا مین اسکو گر پڑونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر
چاہیگا اللہ تعالیٰ چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا اے محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری
اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین رب اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھاویگا مجکو اللہ تعالیٰ
وہ پھر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکالونگا مین پس نکالونگا انکو آگ سے اور داخل کرونگا انکو بہشت مین
یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی اسکو قرآن نے **ف** ح یعنی دوزخ کے نکلنے سے اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ
رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کے کہ انس کہتے ہین اور وہ قتادہ ہی تابعی جلیل القدر **ت** یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اسپر ہمیشہ
رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نے اسکے خلود پر کہ وہ کفار ہین پھر پڑھی آنحضرتؐ نے یا انس نے یا قتادہ نے یعنی واسطے سند کے یہ آیۃ نزدیک ہی
کہ اوٹھاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسے کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرتؐ نے اور یہ ہی مقام محمود کہ وہ وعدہ کیا ہی
خدا تعالیٰ نے اسکا پیغمبر صلعم تمہارے سے **ف** ع یہ مقام کی صفت لفظ محمود کے سے یا تو اسیلئے لائے کہ تعریف کریگا اسکی جو کوئی کہ کھڑا ہوگا اسمین
اور پہنچیگا اسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اسمین آنحضرتؐ حق سبحانہ تعالیٰ کی جیسے کہ حدیث سے معلوم ہوا یا اسیلئے کہ تعریف کیے جاوینگے آنحضرتؐ
اس مقام مین زبان اولین و آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ
ماج الناس بعضہم فی بعض فیاتون آدم فیقولون اشفع الی ربک فیقول لست لہا ولکن علیکم بابراہیم فانہ خلیل الرحمن
فیاتون ابراہیم فیقول لست لہا ولکن علیکم بموسی فانہ کلیم اللہ فیاتون موسی فیقول لست لہا ولکن علیکم بعیسی فانہ روح اللہ
وکلمتہ فیاتون عیسی فیقول لست لہا ولکن علیکم بمحمد فیاتونی فاقول انا لہا فاستاذن علی ربی فیؤذن لی ویلہمنی محامد
احمدہ بہا لا تحضرنی الآن فاحمدہ بتلک المحامد واخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع
تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ
بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال
انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ او خردلۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد
ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنی ادنی ادنی مثقال حبۃ خردل من ایمان فاخرجہ
من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعۃ فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول
یا رب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذلک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منہا من قال لا الہ الا اللہ متفق علیہ
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگے لوگ یعنی بعضے انکے بعضوں مین یعنی کھلبلی
پڑیگی اور آمد و رفت کرینگے اور متحیر ہونگے آپس مین پس آوینگے آدم کے پاس اور کہینگے کہ شفاعت کر طرف پروردگار اپنے کے یعنی تاکہ حکم کرے حساب کا
پھر جو کرے ساتھ انکے یا عذاب کے پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اہل اور قابل واسطے شفاعت کے ولیکن لازم ہی کہ جاؤ ابراہیم کے پاس اسیلئے کہ وہ دوست خدا کے ہین پس

آوینگے ابراہیم کے پاس پس کہین گے وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطے شفاعت کے ولیکن لازم ہی تمپر جانا موسیٰ کے پاس اسلیئے کہ وہ کلام کرنیوالے ہین اللہ تعالیٰ سے بیواسطہ پس آوینگے لوگ موسیٰ کے پاس پس کہین گے وہ نہین ہین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسیٰ کے پاس اسلیئے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اسکا پس آوینگے عیسیٰ کے پاس پس کہین گے وہ نہین ہین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمپر جانا محمدؐ کے پاس پس حضرتؐ فرماتے ہین کہ آوینگے وہ میرے پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون اہل اسکا یہ میرا ہی کام ہی کسی سے نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درآنیکا پروردگار کے پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنے میرے دل مین ڈالیگا اللہ تعالیٰ طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اسکو ساتھ ان حمدونکے یعنے اسوقت نہین حاضر مجکو اب یعنے اسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اسکی ساتھ ان حمدونکے اور گرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہ دیا جاویگا تو اور شفاعت قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنے بعد سر اٹھانیکے یا سجدے مین ای رب میرے بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت کی پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دلمین مقدار جو کے ایمان سے **ف** ع اختلاف کیا ہی علما نے اسکی تاویل مین موافق اختلاف انکے کے اصل ایمان مین اور تاویل مستقیم یہ ہی کہ مراد ہمراہ ساتھ امر مقدار جو اور ذرہ اور دانہ رائی کے غیر اس چیز کے کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سے اور رہ وہ ہی کہ پایا جاوے دلونمین قسم ثمرات ایمان سے اور لمحات ایقان سے اور لمعات عرفان سے اسلیئے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی اور ایسا ہی ہی اقرار لسانی نہین داخل ہوتی ہی نہین تجزی اور نہ تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اس چیز کے کہ ٹھہر محقق ہین اور حمل کیا ہی انہونے اس چیز کو کہ کہا ہی غیر انکے نے اوپر اختلاف لفظی اور نزاع صوری کے **ت** پس جاؤنگا مین پس کرونگا مین جو کچھ کہ کہا پروردگار نے یعنے نکالونگا انکو کہ جنکی دلمین مقدار جو کے ایمان ہوگا پھر آؤنگا مین پر تعریف کرونگا اللہ تعالیٰ کی ساتھ ان تعریفونکے کہ الہام کریگا پھر منھ کے بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اٹھا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہ دیا جاویگا تو اسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میرے بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دلمین مقدار ذرہ کے یا رائی کے ایمان سے پس جاؤنگا مین اور نکالونگا مین پھر آؤنگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتھ انہین حمدونکے پھر گرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میرے بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دلمین ادنے ادنے مقدار دانہ رائی کے ایمان سے **ف** ح اسمین کمال مبالغہ اور نہایت فضل کرم ہی **ت** پھر جاؤنگا مین پس نکالونگا پھر آؤنگا مین چوتھی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتھ انہین تعریفون کے پھر گرونگا مین واسطے اسکے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہ دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میرے حکم دے مجکو واسطے شفاعت اسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ **ف** ح یعنے کوئی نیکی زیادہ اس سے نرکھتا ہوگا اور ملا علی نے کہا یعنے اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کے پس حمل کیا ہی لحوق اسکے سے ہوگا اور اللہ ضائع نہین کرتا اجر اسکا کہ جھپا کرے عمل اور بسبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کے امیدوار ہسکا ہی کہ یہ شامل ہی داخل ہونے اسکے کو اول ماجرہ کہا طیبی نے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کے وہ غیر ہی اصل ایمان کے کہ تعبیر کیا ہی اسکو تصدیق کرا در وہ وہ ہی کہ پایا جاتا ہی دلمین ثمرات ایمان سے **ت** فرماویگا اللہ تعالیٰ نہین ہی یہ تیرے لیئے **ف** ع یعنے نہین تو نکالنا اس سے اس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیرے اگرچہ ہی ممکن تیرے لیئے جبکہ شفاعت کی یا نہین کرینگے ہم یہ بسبب تیرے بلکہ کرینگے اسلیئے کہ ہم احق ہین اسکے کہ کرین ہم اسکو از راہ کرم وتفضل کے پھر بیان کیا ساتھ اس حدیث کے کہ ہر بیج نکالنے اس شخص کے کہ نہین کی ہی بھلائی کبھی آگ سے خارج ہی حد شفاعت سے بلکہ وہ منسوب سپرد ہی طرف محض کرم کے اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگے آتی ہی اسعد الناس الخ بنا بر معنی ارادہ کے تو ظاہر ہی اسلیئے

کہ نکالیگا انکو اللہ تعالیٰ بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر بنا ہے دوسرے کے پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سے حدیث اول مین یعنے اس حدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ہین اوپر انبیاء کے لیکن مستحق ہوئے آگ کے اور دوسری حدیث مین یعنے جو کہ آگے آتی ہی سعد الناس الخ حضرت کی امت کے لوگ مراد ہین اُن لوگون مین سے کہ خلط کیے عمل صالح ساتھ عمل بد کے ت لیکن قسم ہی اپنے عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کی البتہ نکالونگا مین اُن سے اُس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگونمین ساتھ شفاعت میری کے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنے سے یا فرمایا بجائے من قلبہ کے من نفسہ نقل کی یہ بخاری نے ف یہ شک راوی ہی پھر تقدیر یہ تاکید ہی جیسے کہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھ سے دیکھا یا کان سے سنا اسلیے کہ اخلاص دل سے ہوتا ہی اور جگہ اُسکی دل ہی ہی نہ اور کچھ اور لفظ اسعد یہان بمعنے سعید کے ہی اسلیے کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرتؐ کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہین ہی اہل توحید سے یا مراد من قال سے وہ شخص ہی کہ نہو اسکے لیے عمل کہ مستحق ہو بسبب اسکے رحمت کا اور لائق ہو بسبب اسکے خلاص ہونیکا آگ سے اسلیے کہ اُسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دے گی اسکو وَعَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْکَرْبِ مَا لَا یُطِیْقُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَکَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ اُمَّتَکَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اسی ابوہریرہ سے کہ کھانا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرتؐ کے گوشت دست کا اور تھا گوشت دست کا کہ پسند آتا تھا حضرتؐ کو پس کھایا اسمین سے دانتون سے نوچ نوچ کر پھر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیون کا یعنے سب کا جنس انبیاء وغیرہ سے دن قیامت کے ف ع بایں حیثیت کہ سب محتاج ہونگے میری شفاعت کے اُسدن بسبب توقیر وعزت میری کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے جس مضطر ہونگے تو آوینگے میرے پاس طلب شفاعت کے لیے اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ت وہ دن کہ کھڑے ہوونگے لوگ واسطے حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنے لوگون کے سر سے پس پہونچے گی لوگون کو بسبب غم وفکر شدید کے کہ حاصل ہوگی کھڑے رہنے سے اور نزدیکی آفتاب سے ایسی حالت کہ نہین طاقت رکھینگے یعنے صبر کرسکنے کی اُسپر پس کہین گے لوگ آپسمین کیا نہین دیکھتے تم یعنے نہین ڈھونڈھتے تم اُس شخص کو کہ سفارش کرے تمہارے نزدیک پروردگار تمہارے کے یعنے تاکہ چھٹاوے تمکو اس فکر وغم سے پس آوینگے حضرت آدم کے پاس اور ذکر کی ابوہریرہ نے یا آنحضرتؐ نے تمام حدیث شفاعت کی جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیاء سے جا کر التماس شفاعت کرینگے اور وہ جواب دینگے کہ ہم قدرت نہین رکھتے اسکی اور کہا آنحضرتؐ نے بعد اسکے ذکر کرینگے پس جاؤنگا مین ان لوگون مین سے اور آؤنگا نیچے عرش کے ف ع اور اس سے جو حدیث اوپر گذری اسمین ہی کہ مین اپنے رب کے گھر مین آؤنگا تطبیق اسمین اور اسمین یہ ہی کہ گھر اسکا جنت ہی اور جنت نیچے عرش کے ہی ت پس گر پڑونگا مین زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنے پروردگار کو پھر کھولیگا یعنے الہام کریگا اللہ تعالیٰ مجھکو اپنی تعریفون اور ثنا نیک سے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہین کھولی کسی پر پہلے میرے بلکہ مجھپر بھی پہلے اُسوقت کے جیسے کہ حدیث سابق سے

ظاہر ہوتا ہی پھر فرماویگا اللہ تعالے اے محمد اٹھا تو سر اپنا اور مانگ پاجاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اٹھاؤنگا مین سر اپنا اور
کہونگا بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کے لیئے ہی یا اشارہ ہی طرف طبقات
گنہگارون کے ت پس کہا جاویگا اے محمد داخل کر اپنی امت مین سے ان لوگونکو کہ نہین ہی حساب انپر یعنے نہین لیا جاویگا انسے حساب اور حجاب بہشت
مین داخل کیے جاوینگے دروازے جانب دست رحمت سے بہشت کے دروازون مین سے اور وہ شریک ہونگے لوگونکے سوائے اس دروازہ کے اور
دروازون مین کہ اور جانب مین ہین ف ع یعنے از راہ عنایت کے دائین طرف کا دروازہ مخصوص انہین کے لیئے ہی اور کسی کو اسمین دخل نہین اور
باقی دروازون سے مشترک ہین انہین اور غیر انکے مین کچھ ممانعت نہین انکو انمین سے جانے کی بھی ت پھر فرمایا آنحضرت نے قسم اس خدا کی کہ بقا میری ذات
کا اسکے دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازے کے دروازون جنت کے سے مانند اس مسافت کے ہی کہ درمیان مکہ
اور ہجر کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ہجر ساتھ زبرہ اور جیم کے نام ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کے سے اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا
ہی کہ مسافت اسکے دروازے کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعین نہین ہی بلکہ یہ تخمیناً فرمایا ہی لوگونکو سمجھانیکے لیئے اور حقیقت حال وہی
کچھ ہی وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ
الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بھیجی جاویگی امانت
اور ناتا پس کھڑے ہونگے دونون طرف پل صراط کے داہنے اور بائین نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون
کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکے کہ رعایت انکے حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت بنکر آوینگے
واسطے امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالے اور قطع رحم کرنیوالے کے یعنے جھگڑینگے اس شخص سے کہ جسنے ضائع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے
انکی برائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اسکی طرف سے جھگڑینگے اور گواہی دینگے اسکی بھلائی پر تاکہ تمیز ہوجاوے ہر ایک
انمین سے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنے انکے کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي إِبْرَاهِيْمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهٗ
مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ
اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَأَلَهٗ فَأَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ
فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن عاص سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہ آیۃ بیچ بیان عرض ابراہیم کے کہ کہا اے پروردگار تحقیق
ان بتون نے گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سے یعنے ہوئے سبب بہتونکی گمراہی کے پس جسنے کہ پیروی کی میری یعنے توحید اور اخلاص اور توکل
مین پس وہ مجھسے ہی ف ع یعنے میرے تابعین سے ہی اور بقیہ آیۃ یہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑہا آنحضرت نے قول حضرت عیسی
کا کہ اپنی امت کے حق مین اللہ تعالے سے عرض کیا کہ اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین ف ح ع کچھ چارہ نہین رکھتے اور کوئی
نہین روک سکتا اور آگے اسکے یہ ہی وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنے تجھپر کوئی غالب نہین تو توہی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیرے حکم کو
پیچھے نہین ڈال سکتا اور حکیم ہی کہ رکھتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہ اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرت نے شفاعت دونبیونکی کہ اپنی امت کے حق مین یاد فرماکر
اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسے کہ کہا ت پس اٹھائے آنحضرت نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا بخش میری امت

حق کی میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیل جا طرف محمد کی حال آنکہ پروردگار تیرا اے جبرئیل دانا ہے احتیاج پوچھنے کی نہیں رکھتا لیکن باوجود اسکے واسطے ظاہر کرنے کرم وعنایت اپنی کے پوچھتا ہے پس پوچھ تو محمد سے کہ کس چیز نے رولایا اسکو پس آئے آنحضرت کے پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رولایا آپکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس چیز کے کہ کہا تھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب رونے کے وہ خوف ہے اوپر امت اپنی کے پس جبرئیل درگاہ کبریائی میں گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے جبرئیل کے کہ جا طرف محمد کی پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہے کہ راضی کر دینگے تجکو بیچ حق امت تیری کے اور دلگیر اور غمگین نکرینگے تجکو اس باب میں نقل کی یہ مسلم نے **ف ع ح** روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ہرگز راضی نہیں ہونگا جب تک ایک ایک میری امتوں میں سے نہیں بخشیگا اب امتی انکا ہونا چاہئیے اور عقیدہ ایمان کا انکے ساتھ درست کرنا چاہئیے مشکل کہ یہی ہے اور کچھ نہیں **بیت** خاک او باش بادشاہی کن + آن او باش ہر چہ خواہی کن ۔ اس حدیث میں طرح بطرح کے فایدہ ہیں ایک تو بیان ہے کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا انکی درستی امور میں اور دوسری بشارت عظمی ہے اس امت مرحومہ کے لئے بسبب وعدہ الٰہی کے کہ راضی کر دینگے ہم تجکو اور تیسرے بیان ہے آنحضرت کے عظیم المرتبہ ہونیکا **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ** اَنَّ نَاسًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ اٰيَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَّرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق کتنے ایک آدمیوں نے کہا یا رسول اللہ دیکھیں گے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں دیکھوگے **ف ع** ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات میں کہ رویت اللہ تعالیٰ کی موقف میں حاصل ہوگی ہر ایک کو مردوں اور عورتوں میں سے یہاں تک کہ کہا ہے بعضوں نے کہ منافقوں اور کافروں کو بھی ہوگی پھر محجوب ہو جائیں گے بعد اسکے تاکہ ہو اوپر حسرت اور اسمیں بحث ہے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نے اور اوپر رویت جنت میں پس اجماع ہے اہل سنت کا اوپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیاء اور رسولوں اور صدیقوں کو ہر امت میں سے اور مومن مردوں کو بشر اس امت کے میں سے اور اس امت کی عورتوں کی رویت میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھینگی اور دوسرا یہ کہ دیکھینگی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عیدوں کے میں نہ اور دنوں میں اور فرشتوں کے حق میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھیں گے اپنے رب کو اور دوسرا یہ کہ دیکھینگے اسکو اور جنات کے دیکھنے میں بھی خلاف ہے بعد ازاں واسطے تحقیق اور اثبات رویت کے فرمایا کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے وقت دوپہر کھلی ہوئی کے کہ نہو اسمیں ابر اور کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو بیچ دیکھنے چاند چودھویں رات کھلی ہوئی کے کہ نہو اسمیں ابر کہا لوگوں نے نہ یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہونچائے جاؤگے تم بیچ دیکھنے اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے ایک کے ان دونوں میں سے

ف ح یعنے آفتاب و مہتاب کے آفتاب چاند دیکھنے مین قطعا ضرر نہین پہنچاتا تو کہ وہان بھی ضرر نہین پہونچا ئیجاوینگے اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے یعنے اگر بیچ دیکھنے
ایک کے ان دونو مین سے ضرر تو البتہ اللہ تعالے کے دیکھنے مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہوویگا اور لکھا ہی علما نے کہ یہ روایت کہ یہان
مذکور ہی غیر اس روایت کے ہی کہ ثواب مومنون کے ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالے کیطرف سے تا واقع ہو سبب اسکے تمیز درمیان مسلکے
کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اسکے کہ عبادت کی ہی بتونکی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اس جگہ مین بھی تا وقت فارغ ہونیکے حساب سے
اور واقع ہونے جزا کے قسم ثواب و عقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسے کہ دنیا گھر امتحان کا ہی اور کبھی واقع ہوتی
ہی اسمین بھی جزا جیسے کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا
چاہیے کہ پیچھے جاوے ہرگز وہ اس چیز کے کہ عبادت کرتا تھا اسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تھا سوائے اللہ کے بتونکو اور انصاب کو
ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اس پتھر کو کہتے ہین کہ برپا کیا جاوے اور عبادت کیا جاوے اور ذبح کیا جاوے اسپر بقصد تقرب وطاعت کے
اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوے اور اعتقاد کیجاوے تعظیم اسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت پس نصب ہی ت مگر کہ گرینگے دوزخ مین ف ع یعنے سیلئے کہ انکا
اور رب نہ دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکے ساتھ پوجنے والے انکے بھی ڈالے جاوینگے ت یہان تک نہ باقی رہینگے مگر وہ کہ بندگی کرتے تھے اللہ کی نیکو
مین سے اور بدون مین سے آویگا انکے پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا انپر ساتھ قرب کے اور حقیقت مین آنا صفات حق سے ہی
کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہی اور اعتقاد رکھتے ہین ہم اسکا بے اسکے کہ جانین کیفیت اسکی اور منزہ جانتے
ہین اسکو حرکت و انتقال سے کہ آنے مین ہوتا ہی جیسے کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنے ہین کہ آویگا فرشتہ اسکے فرشتون مین سے آیا اور یگا انکے
پاس حکم اسکا جیسے کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے ت فرماویگا اللہ تعالے انکو کہ کسکے منتظر ہو ہر جماعت پیچھے چلی جاتی ہی اس چیز کے کہ عبادت
کرتے تھے اسکو یعنے تم کیون نہین جاتے عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنے لوگون سے دنیا مین یعنے جو کہ پوجتے تھے غیر اللہ کو کہ ہمنے
جدائی انکے رکھی تھی ہمنے دنیا مین اس حالت مین کہ بہت محتاج تھے طرف انکے اور نہ صحبت رکھی ہمنے ساتھ انکے ف ع اور متابعت نہین کی انکی
بلکہ مقابلہ کرتے رہے انکا اور لڑتے رہے انسے اور انقطاع رکھا انسے تیری خوشی کے لیئے پس اب کیونکر متابعت کرین انکی حالانکہ بے پروا ہین ہم
انسے اور وہ اور معبود انکے سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کے یون آیا ہی کہ پس کہین گے وہ عبادت کرنے والے حق کے یہ
ہی جگہ ہماری اور نہین جاوینگے ہم یہان تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا یعنے تجلی کرے پھر ایسی وجہ پر کہ پہچانین ہم اسکو پس جب آویگا
رب ہمارا اپنے اس صفت پر کہ پہچانا ہمنے اسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سے اور کمیت سے اور کیفیت سے اور جہت سے اور مانند ہونے سے پہچانین
گے ہم اسکو یعنے حق پہچاننے کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا ہی درمیان تمہارے اور درمیان
پروردگار کے نشانی کہ پہچانو تم اسکو ف ع یعنے اس نشانی سے اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ توحید کا اور ثمرہ ایمان و تصدیق
کا ہی ت پس کہین گے وہ کہ ہان ہی نشانی پس کھولا جاویگا پنڈلی سے ف ح ع کہا بعضون نے کہ معنے پنڈلی کھلنے کے جاتا
رہنا خوف و ہول کا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچھ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت
معنے اور مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کو یعنے دنیا مین جانب نفس اپنے سے یعنے باخلاص نہ واسطے دکھانے خلق
کے اور نہ واسطے حفظ انکے کے اور خوف تلوار کے مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالے اسکو سجدے کا اور میسر کریگا اسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا
واسطے بچنے کے تلوار سے اور لوگونکے ڈر سے اور دکھانے کے لیئے مگر کہ کر دیگا اللہ تعالے پشت اسکی ایک تختہ یعنے جوڑ ہڈیون کے نہین رہینگے کہ جس سے جھک سکے

اور سجدہ کرے بلکہ یکساں مانند تختہ کے ہو جائیں گے جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف س کہا نووی نے کہ اس حدیث سے وہم ہوتا ہی کہ منافقین
بھی دیکھینگے اللہ تعالے کو آخرت میں اور یہ باطل ہی اسلیے کہ نہیں ہی تصریح اسمیں انکے دیکھنے کی بلکہ اسمیں ہی کہ وہ جماعت کہ اسمیں منافقین اور مومنین ہونگے دیکھینگے
اللہ تعالے کو پھر امتحان کریگا سجدہ کریگا جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہیں کرسکیگا اور یہ نہیں دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق دیکھینگے
اللہ تعالے کو ثُمَّ یُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰی جَہَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَۃُ فَیَقُوْلُوْنَ اَللّٰہُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَیَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ کَطَرْفِ الْعَیْنِ وَکَالْبَرْقِ
وَکَالرِّیْحِ وَکَالطَّیْرِ وَکَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ وَالرِّکَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَکْدُوْسٌ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ حَتّٰی اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ
النَّارِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْکُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَۃً فِی الْحَقِّ قَدْ تَبَیَّنَ لَکُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِلّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِاِخْوَانِہِمُ
الَّذِیْنَ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا کَانُوْا یَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَیُصَلُّوْنَ وَیَحُجُّوْنَ فَیُقَالُ لَہُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُہُمْ عَلَی النَّارِ فَیُخْرِجُوْنَ
خَلْقًا کَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِیَ فِیْہَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِہٖ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ دِیْنَارٍ مِّنْ خَیْرٍ
فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِیْنَارٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ
خَلْقًا کَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْہَا خَیْرًا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِکَۃُ وَشَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ
فَیَقْبِضُ قَبْضَۃً مِّنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ مِنْہَا قَوْمًا لَّمْ یَعْمَلُوْا خَیْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقِیْہِمْ فِیْ نَہَرٍ فِیْ اَفْوَاہِ الْجَنَّۃِ
یُقَالُ لَہٗ نَہَرُ الْحَیٰوۃِ فَیَخْرُجُوْنَ کَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ فَیَخْرُجُوْنَ کَاللُّؤْلُؤِ فِیْ رِقَابِہِمُ الْخَوَاتِمُ فَیَقُوْلُ اَہْلُ الْجَنَّۃِ ہٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ
الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَہُمُ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْہُ وَلَا خَیْرٍ قَدَّمُوْہُ فَیُقَالُ لَہُمْ لَکُمْ مَّا رَاَیْتُمْ وَمِثْلُہٗ مَعَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
پھر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنے پشت دوزخ پر بیچوں بیچ اُسکے اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اُسکا اور کہیں گے یعنے انبیا اپنی امت کے
لیے واسطے طلب سلامت اور سلامتی انکی کے جیسے کہ حدیث ابوہریرہ میں کہ بعد اسکے ہی صریح آیا ہی یا الہی سلامتی سے گذار انکو سلامتی سے گذار انکو صراط سے تا دوزخ میں
نہ گریں بس گذرینگے مسلمان ف ح صراط اسطرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کے دین شریعت پر کہ حقیقت میں یہ پل مثال صراط مستقیم شریعت
کی ہی کہ باریک تر شمشیر سے ہی اور چلنا اُسپر دشوار ہی لیکن روشن ہیں اور اسی معنی میں کہا گیا ہی بیت پس کار غریب است عجب مشکل و آسان ؎
چون چہرہ صراط است بسی روشن و باریک ؎ ت پس گذرینگے بعضے مومن مانند جھپکنے آنکھ کے اور بعضے مانند بجلی کے کہ آسمان میں چمکے اور بعضے
مانند باد کے اور بعضے مانند پرندوں کے اور بعضے مانند گھوڑوں تیز روش رفتار کے اور بعضے مانند اونٹوں کے پس بعضے مسلمان نجات پانیوالے اور سلامتی سے بچ گئے
ہونگے آگ دوزخ سے یعنے صراط سے گذرینگے اور نہیں پہونچیگا انکو کچھ ضرر اور بعضے وہ ہونگے کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سے ف ع یعنے بعد ازاں
نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے کہ جو زخمی کیے جاوینگے آنکڑیوں سے پھر بھیجے جاوینگے طرف دوزخ کے وہ گنہگار اہل ایمان سے ہونگے اور قول آپکا مرسل یعنے
چھوڑے جاوینگے قید و طوق سے وہ زخمی بعد اسکے کہ عذاب کیے جاوینگے ایک مدت ت اور بعضے پارہ پارہ کیے اور ڈھکیلے اور ہانکے جاوینگے آگ میں ف
ح لفظ مکدوس شین معجمہ سے ہی اور مکدوش سین مہملہ سے بھی روایت ہی ساتھ اسی معنی کے اور مکدوس ساتھ پیش میم اور زبر کاف اور جزم دال کے اور زبر دال
کے بھی آیا ہی یعنے باندھکر اور قید میں کرکے اور جمع کرکے ایک دوسرے پر ڈالے جاوینگے دوزخ میں ت یہاں تک کہ جب خلاص ہونگے مومن آگ سے ف
ع ح یعنے پڑنے سے اسمیں پس حتی غایۃ ہی واسطے گذرنے بعض کے صراط پر سے اور واسطے گرنے بعض کے دوزخ میں اور کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہی مکدوش فی
نار جہنم کے یعنے باقی رہیں گے مکدوش دوزخ میں یہاں تک کہ خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونیکے بقدر گناہوں اپنے کے یا کسی کی شفاعت سے یا فضل سے

اللہ سبحانہ کے اور بیان سے معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہنے کے بلکہ نکلین گے آخر کو اُس سے اور شفاعت کرینگے اور مومن کے جو کہ دوزخ سے نہین نکلے ہین
بسبب کثرت گناہون کے اور مبالغہ کرینگے سوال کرنے مین حق جل وعلا سے ساتھ نکالنے اُنکے کے جیسے کہ نہایات مین قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے
کہ نہین ہی کوئی تم مین سے سخت تر از روئے طلب اور سوال جھگڑنے کے بیچ حق کے کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہارے لیئے مومنون سے بیچ طلب اور سوال کے زیادہ
جھگڑینگے خدا تعالے سے روز قیامت کے اپنے بھائیون کے لیئے کہ آگ دوزخ مین ہین ف ح یعنے تم اُس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ
اور مواخذہ کی کوشش و مبالغہ کرتے ہو سو مومن بیچ شفاعت کرنے بھائیون اپنے کے کہ دوزخ مین رہے ہین اور نکالنے اُنکے کے اُس سے کوشش اور مبالغہ بیچ
مطالبہ اور سوال کرینگے جناب حق تعالے سے زیادہ تر اُس سے کرینگے کہینگے مومن ای پروردگار ہمارے تھے یہ روزہ رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے یعنے ہماری سی
نماز اور حج کرتے یعنے ہمارے طریق پر پس کہا جاویگا اُنکو کہ نکالو اُن شخصون کو کہ پہچانتے ہو تم یعنے ساتھ اوصاف مذکورہ کے پس حرام کی جاوینگی صورتین اُنکی آگ پر ف
ع یعنے منع کیا جاویگا تغیر اُنکی صورتون کا آگ پر ساتھ جلا دینے یا سیاہ کر دینے کے ایسا نہ کہ پہچانے جاوین منہ اُنکے حاصل یہ کہ منہ اُنکے نہ جلین گے اور نہ سیاہ
ہونگے پس پہچانین گے اُنکو مومن شفاعت کرنیوالے اُنکی علامتون سے ت پس نکالین گے بہت سے خلق کو اُس سے پھر کہینگے ای پروردگار ہمارے
باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اُن لوگون مین سے کہ حکم کیا تو نے ہمکو نکالنے کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالے پھر جاؤ پس
جو شخص کہ پاؤ تم اُسکے دل مین مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو اُسکو ف ع مراد بھلائی سے ایک چیز زائد ہی نفس ایمان پر اسلیئے کہ نفس ایمان جسکو تصدیق
کہتے ہین وہ متجزی نہین ہوتا اور نہ تغیر ہوتی اُس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سے کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرتی ہی مسکین پر
یا خوف الٰہی یا نیت صادقہ ت پس نکالین گے وہ بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالے کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اُسکے دل مین مقدار آدھی دینار کے ہی
بھلائی سے پس نکالو اُسکو پس نکالین گے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اُسکے دل مین مقدار ذرہ کے ہی خیر سے
پس نکالو اُسکو پس نکالین گے وہ بہت سی خلق کو پھر کہین گے وہ مومن ای پروردگار ہمارے نہ چھوڑا ہم نے آگ مین نیکی کو یعنے اہل نیکی سے اُس کسی کو کہ ادنی
نیکی اور ذرہ اُس سے زیادہ اصل ایمان پر رکھتا تھا خواہ اعمال جوارح سے یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ شفاعت کی فرشتون نے
اور شفاعت کی پیغمبرون نے اور شفاعت کی مومنون نے اور شفاعت ان سب کی مخصوص تھی ساتھ اُن لوگون کے کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنے کوئی نہین سے کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنے وہ ذات پاک کہ رحمت اُسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز کی
مقابلہ مین اثر رحمت اُسکی کے ہیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالے ایک مٹھی دوزخ والون سے پس نکالیگا دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہین کی کوئی بھلائی
کبھی ف ع یعنے بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نے کہ یہ لوگ وہ ہونگے کہ نرا ایمان رکھتے ہونگے اور نہین اذن دیا جاویگا اُنکی شفاعت کا ت
وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تھی دوزخ مین مانند کوئلون کے پس ڈالیگا اُنکو اللہ تعالے بیچ نہر کے کہ ہوگی جنت کے دروازون پر کہا جاویگا اُسکو نہر الحیات
پس نکلین گے ترو تازہ جیسے کہ نکلتا ہی یعنے اوگتا ہی دانہ گھاس کا بیچ کوڑے کرکٹ کے کہ رو برو آجاتا ہی یعنے جیسے جلدی وہ ترو تازہ نکلتا ہی ویسے ہی
یہ جلدی ترو تازہ اور توانا نکلین گے پس نکلین گے مانند موتی کے پاک صاف و روشن اُنکی گردنون مین مہرین اور علامتین ہونگی یعنے تاکہ متمیز ہون اُنسے
کہ بخشے گئین ہین واسطے عمل صالح کے کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نے کہ مراد مہرون سے یہان کچھ چیزین ہین سونے کی یا غیر اُسکے کی لٹکائے
جاوینگے اُنکے گردنون مین تاکہ پہچانے جاوین اُنسے ت پس کہین گے اہل بہشت یعنے جبکہ دیکھین گے اُنکو اور ظاہر ہوگی اُنکے لیئے یہ علامت
یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدائے مہربان کے ہین کہ داخل کیا ہی اُنکو بہشت مین بے سابقہ عمل کے کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کے یعنے عمل
بالمن کے کہ آگے بھیجا ہو اُسکو پس کہا جاویگا اُن آزادون کو کہ تمہارے لیئے ہی وہ چیز کہ دیکھے تم نے یعنے مقدار پہنچنے نظر کے جنت سے اور مانند اُسکے

رونق وخوشی سے یعنے بسبب دیکھنے خوشی کی چیزونکے قسم حور وقصور وغیرہ سے پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پھر عرض کریگا ای رب
میرے داخل کر مجکو بہشت مین پس فرمادیگا اللہ تبارک وتعالیٰ ہلاکی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کے کیا عجب عہد شکن ہو تو کیا ہی تو نے عہد نہین کیا نہین
دے تو نے عہد وپیمان یہ کہ نہ مانگیگا تو غیر اُس چیز کے کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میرے نہ گردان مجکو بدترین خلق تیرے کا **ف** اگر کہے تو کہ
یہ جواب نہیں مطابق ہو اس سوال کے کہ کیا نہین دی تو نے الخ جواب یہ کہ گویا اُسنے کہا ای رب میرے دئے تو مین نے عہود ومیثاق ولیکن تامل
کیا مین نے تیرے کرم اور عفو اور رحمت مین اور اس آیۃ مین ولا تیاسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہو اہون اسپر کہ مین نہین ہون ان کفار سے کہ نا امید ہو گئے
تیری رحمت سے اور طمع کی مین نے تیرے کرم اور وسعت رحمت مین مانگا مین نے تجھسے یہ پس اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اس قول سے جیسے کہ فرمایا ت پس ہمیشہ
رہیگا مانگتا یہان تک کہ راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اُس سے یعنے بسبب کلام ودعا اُسکی کے پس جب راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اذن دیگا اُسکو بہشت مین جانیکا پھر
فرمادیگا خدا تعالیٰ کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھ چاہے تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہنچیگی آرزو اُسکی فرمادیگا اللہ تعالیٰ
کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنے آرزو کر ہر جنس سے جو کچھ چاہے تو پیش آویگا پروردگار اُسکا اس حالت مین کہ یاد دلاویگا اُسکو تو یہان تک کہ جب
ہو چکینگی آرزوئین اُسکی فرمادیگا اللہ تعالیٰ تیرے لیئے ہی یہ یعنے جو کچھ کہ چاہا تو نے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے یعنے از راہ تفضل کے اور ابو سعید کی روایت
مین ہی کہ فرمادیگا اللہ تعالیٰ تیرے لیئے ہی یہ اور دس برابر اُسکے یعنے کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اُسکے کمیت مین اور اس سے رفع ہو جاتی ہی تدافع اور
دفع ہو تا ہی تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ
نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ
مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ
وَيُعَاهِدُهُ اَنْ لَا يَسْاَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ
مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا
فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ اَنْ لَا يَسْاَلَهُ غَيْرَهَا
وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ
هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ
اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهِ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ
عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر اُن شخصونکا کہ داخل ہونگے بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا
ایکبار اور منھہ کے بل گریگا ایکبار اور نشان دیگی اُسکے آگ ایکبار اسطرح کہ پہونچیگی گرمی آگ کی اُسکو پس ظاہر ہوگا اثر اُسکا اُسمین متغیر ہوگا رنگ
اُسکی جلد کا جلینگے بعضے اعضا اُسکے پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سے التفات کریگا یعنے دیکھیگا **ف** آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات
دی مجکو تجھسے قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالیٰ نے وہ چیز کہ نہین دی کسی کو اگلے پچھلون مین سے **ف** یہ قسم بسبب نہایت خوشی کے کھاویگا کیونکہ
اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین مین سے نہین ملی اور شاید کہ وجہ اُسکی یہ ہو کہ وہ نہین دیکھیگا کسی کو ہم شریک اپنا آگ سے نکلنے مین اور

نہیں جانیگا کہ نیک چین میں ہے جنت میں ت پس بلند کیا جاویگا اسکے لیے ایک درخت یعنے اور اسکے پاس چشمہ پانیکا بھی ہوگا پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار
میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سے تا منتفع ہوؤں اس درخت کے سایہ میں اور پیوں میں پانی سے کہ اس درخت کے نیچے ہے پس فرماویگا اللہ تعالے ای بیٹے آدم کے شاید کہ
میں اگر دوں میں تمکو یہ آرزو تیری مانگے تو مجھسے اور کچھ پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سے کہ سوال نہیں کریگا سوا اسکے اور پروردگار
اُسکا معذور رکھیگا اور ملامت نہیں کریگا اُسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوئیگا اُسکو اُسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اُسکو اُس درخت سے پس بیٹھیگا
وہ شخص اس درخت کے سایہ میں اور پیویگا اُسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اُسکے لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلے درخت سے یعنے اسلیے کہ چاہیگا اُسکے لیے ترقی اُسنے
سے طرف اعلی کے پس کہیگا ای پروردگار میرے نزدیک کر مجکو اس درخت کے تا پیوں میں اُسکے پانی سے اور بیٹھوں میں اُسکے سایہ میں سوال نہیں کرونگا میں تجھسے غیر اس درخت کے پس
کہیگا حق تعالے ای بیٹے آدم کے کیا عہد نہ کیا تھا تونے مجھسے یہ کہ سوال نکریگا تو مجھسے غیر اس درخت کے پس فرماویگا اللہ تعالے شاید کہ یہ اگر میں نزدیک کر دوں تجکو اس سے سوال
کرے تو مجھسے غیر اسکے پس عہد کریگا وہ اللہ تعالے سے یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اسکے اور رب اُسکا معذور رکھیگا اُسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اُسکو
اُسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اُسکو اس سے پس بیٹھیگا اُسکے سایہ میں اور پیویگا اُسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اُسکے لیے ایک درخت تیسرا
نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچھا ہوگا پہلے دونوں درختوں سے پس کہیگا وہ ای رب میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سے تاکہ بیٹھوں میں اُسکے
سایہ میں اور پیوں میں اُسکے پانی سے نہیں مانگنے کا میں تجھسے غیر اسکے پس فرماویگا اللہ تعالے ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تونے مجھسے یہ کہ نہ مانگے گا مجھسے
غیر اسکے کہیگا وہ ہاں ای رب میرے نہیں سوال کرونگا میں تجھسے غیر اسکے اور رب اُسکا معذور رکھیگا اُسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا
اُسکو اُسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اُسکو اس سے ف ح حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائینگے بہتر پہلے سے اور وہ طلب کریگا قرب
اُسکا اور عہد کریگا کہ میں اور نہیں طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالے جب بے صبری اُسکی دیکھیگا معذور رکھیگا اُسکو تیسرے
درخت تک ت پس جب نزدیک کریگا اُسکو اس درخت سے سنیگا آوازیں بہشتیوں کی کہ اپنی بیبیوں اور یاروں سے کلام کرتے ہونگے پس کہیگا
ای رب میرے داخل کر مجکو بہشت میں **فَيَقُولُ** يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ يُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ
رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ
مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ
سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ
عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا
أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ پس فرماویگا اللہ تعالے ای بیٹے آدم کے کونسی چیز پیچھا چھڑاوے میرا تجھسے یعنے تیرے سوال
وخواہش سے کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہ کہ دوں میں تجکو جگہ بہشت میں مقدار مسافت دنیا کے اور مانند اسکے ساتھ اُسکے
کہیگا وہ بندہ یعنے از راہ نہایت خوشی کے ای پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یعنے کیا کیا ہی تونے مجکو محل ٹھٹھے کا حال آنکہ تو رب العالمین
ہی پس ہنسے ابن مسعود اور کہا کیا نہیں پوچھتے ہو تم مجھسے کہ کس سبب سے ہنسا میں پس پوچھا لوگوں نے کہ کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعود
کہ اسیطرح ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نے کہ کیوں ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا میں بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے

اُسوقت کہ کہا اُس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجسے حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہی **ف ع** مراد اللہ تعالے کے ہنسنے سے کمال راضی ہونا بندے سے ہی
اور ہنسنا آنحضرت کا ازراہ تعجب اور سرور کے تھا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالے کے اور لطف اُسکے کے بیچ بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود نے بسبب پیروی
آنحضرت کے اور خوشی کے **ت** پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق مین نہین ٹھٹھا کرتا ہون تجسے اور جانتا ہون کہ تو لائق اس عطا کے نہین ہی لیکن
مین دیتا ہون تجکو اسلیے کہ مین اُس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سے مانند اسکے ہی
مگر تحقیق ابو سعید نے نہین ذکر کی یہ عبارت یعنی قول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہ اور یاد دلاویگا
اور سکھاویگا اللہ تعالے اُس بندے کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہوجاوینگی آرزوئین اُسکی فرماویگا اللہ تعالے جو کچھ آرزو کی تو نے
وہ تیرے لیے ہی اور دس برابر اُسکے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اُس پاس دو بیبیان اُسکی
حور عین سے **ف ع** حور جمع حوراء کی ہی یعنے عورت سفید رو کے اور عین جمع عیناء کی یعنے کلان چشم کے **ت** پس کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے
کہ پیدا کیا تجکو واسطے ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطے تیرے یعنے اس گھر مین کہ نہین ہی موت اسمین فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا وہ بندہ یعنے نہایت خوشی سے
کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اُس چیز کے کہ دیا گیا مین یعنے یہ کہا بسبب مطلع ہونے اُسکے کے غیر کے دینے پر **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچے گی مسلمانونکے گروہون کو علامت اور اثر آگ دوزخ
سے کہ متغیر کریگا اُنکے مونھون کو بسبب گناہون کے کہ کیے تھے اُنہون نے وہ گناہ واسطے عذاب کے گناہونکے سزا مین پھر داخل کریگا اُنکو اللہ تعالے بہشت مین
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کے پس کہا جاویگا ان لوگونکو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے **ف ع** بسبب داخل ہونے اُنکے دوزخ مین اول بار اور یہ اُنکے
تحقیر و تنقیص کے لیے نہین کہنے کے بلکہ واسطے خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کے کہین گے تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون **وَعَنْ**
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِيْ رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سے بسبب شفاعت آنحضرت کے پس داخل ہویگی بہشت مین اور نام رکھی جاویگی جہنمی نقل کی یہ بخاری نے
اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے نام کہا جاویگا اُنکا جہنمی
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا
مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیون کا ازروے نکلنے کے اُس سے
اور آخر بہشتیونکا ازروے داخل ہونے کے بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلے گا دوزخ سے گھٹنیون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالے جا اور داخل ہو
بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اُسکے پس ڈالا جاویگا اُسکے خیال مین یعنے اللہ تعالے باین صورت دکھاویگا کہ بہشت بھری ہوئی
ہی لوگونسے اور اُسمین جگہ نہین ہی پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے پایا مین نے بہشت کو بھرا ہوا لوگونسے یعنے اور میرے لیے اُسمین جگہ

جگہ نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالے جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیرے لیئے ہی مانند مسافت دنیا کے اور دہ چند اسکے پس کہیگا وہ شخص یعنے پروردگار سے
کہ کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یا کہیگا ہنستا ہی تو مجھسے حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتے ہین کہ پس تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ ہنسے اس بات سے یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی اور تھا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنے اور کمترین بہشتیون کا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **ف ع** ظاہر ہی کہ یہ کلام عمران کا یا انکے بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہ کہ تھے کہتے صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا رَجُلٌ یُّؤْتٰی بِہٖ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ
یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ
اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرٰی ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق
مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیون کا داخل ہونے مین بہشت کے اور آخر دوزخیون کا نکلنے مین اس سے ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اسکو دن قیامت کے پس
کہا جاویگا یعنے فرشتون کو کہ ظاہر کرو اسپر چھوٹے گناہ اسکے اور اٹھا رکھو اور چھپا رکھو اس سے بڑے گناہ پس ظاہر کیئے جاوینگے اسپر چھوٹے گناہ اسکے پھر
کہا جاویگا کہ کیا کیا تو نے اسدن اور اسدن یعنے فلانے وقت کام ایسا اور ایسا یعنے برے اعمال مین سے اور کیا تو نے اسدن اور اسدن کام ایسا اور
ایسا یعنے ترک طاعات مین سے پس کہیگا کہ ہان کیا مین نے فلانے فلانے روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکے گا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑے گناہون سے کہ
مبادا عرض کیئے جاوینگے اسپر یعنے اسلئے کہ اسپر بہت بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اسکو کہ تیرے لیئے جگہ ہر بدی کے نیکی ہی **ف ع** ظاہر تر
یہ ہی کہ یہ تبدیل ہوگی اسکے لیئے ازراہ فضل وکرم کے رب الارباب کیطرف سے **ت** پس کہیگا وہ شخص کہ ای پروردگار میرے کیئے ہین مین نے بہت سی چیزین
یعنے گناہ کبیرہ کہ نہین دیکھتا ہون انکو یہان یعنے نامہ اعمال مین مقام تبدیل مین ابو ذر کہتے ہین اور تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ ہنسے یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ
اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی النَّارِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا اَنْ لَّا
تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا قَالَ فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے
آگ سے چار آدمی یعنے یہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلینگے دوزخ سے پس لائے جاوینگے روبرو خدا تعالے کے پھر حکم کیا جائیگا انکے پھر بھیجنے کا طرف دوزخ کے پس
پھر کر دیکھیگا ایک انہین سے پس کہیگا ای پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا مین کہ جب نکالیگا تو مجھکو پھر نہین بھیجیگا تو اسمین فرمایا آنحضرت نے
پس نجات دیگا اسکو اللہ تعالے اس سے اور پھر نہین بھیجیگا اسکو آگ مین **ف ح** یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان و منت
رکھنے انکے کے ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا حال باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر انکا بھی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بھی نجات
پاوینگے اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ
بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا ھُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَحَدُھُمْ اَھْدٰی بِمَنْزِلِہٖ
فِی الْجَنَّۃِ مِنْہُ بِمَنْزِلِہٖ کَانَ لَہٗ فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص

کیے جاوینگے مسلمان آگ دوزخ سے پس کھڑے کیے جاوینگے اوپر پل صراط کے کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطے بعض انکے کے بعض سے حقوق کا کہ تھے درمیان انکے دنیا مین یہانتک کہ جب پاک کیے جاوینگے لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا انکو بہشت کے داخل ہونیکا ف ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ لامحالہ مومنون کا دوزخ مین انکے پاک و صاف کرنیکے لیے ہوگا تا پاک و صاف کر کے بہشت مین کہ مکان انکے خلود کا ہی داخل کرینگے نہ بطریق غضب و عداوت کے جیسے کہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کے کفارہ گناہون کا کرتے ہین محققون نے کہا ہی کہ بعضے گناہ ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کے انسے پاک ہونگے اور بعضون سے بسبب شدت سکرات موت کے اور بعضون سے بسبب عذاب قبر کے اور بعضے گناہ ہین کہ سوائے آگ دوزخ کے انسے پاک نہین ہونے کے جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گہلانے کے صاف و پاک نہین ہوتا ف قسم ہی اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ مین ہی کہ البتہ ایک انکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا ف ح یہ اشارہ ہی طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کے بعد از پاک و صاف ہونیکے گناہون سے اور طرف اسکے کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کے ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کے ہدایت پائی تو آخرت مین بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگے ت نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکھائی جاویگی اسکو جگہ بیٹھنے اسکے کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہ اسکی وہ ہوتی اور یہ دکھانا جگہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت پاوین ثواب اسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکھائی جاویگی جگہ بیٹھنے اسکے کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہ اسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکھانا سبب حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَی الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَیَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِهِمْ وَیَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاوینگے بہشتی بہشت مین اور جاوینگے دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کے یہانتک کہ رکھی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کے پھر ذبح کیجاویگی پھر پکاریگا پکارنیوالا اے بہشتیون نہین ہی بعد اسکے موت یعنے کبھی بلکہ خلود ہی بلا موت اور اے دوزخیون نہین ہی بعد اسکے موت پس زیادہ کرینگے بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کے کہ رکہتے تھے اور زیادہ کرینگے دوزخی غم کو طرف غم اپنے کے کہ رکہتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنَ اِلٰی عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَکَاوِیْبُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ثوبان سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مسافت حوض میرے کی مقدار مسافت کے عدن سے عمان بلقا تک ف ت ع عدن عین اور دال کے زبر سے نام ایک شہر کا ہی یمن کے شہرون مین سے قریب دریائے ہند کے اور عمان ساتھ پیش عین حملہ اور تشدید میم کے اور بلقا زبر ب اور جزم لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی یمن مین اور معنے یہ ہین کہ مقدار وسعت میرے حوض کی عقبا مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت ان دونون جگہون مین ہی دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہی مابین ایلہ اور صنعا کے اور کسی مین مہینے کی سیر آئی ہی

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کی ہی نہ تعیین تو ربعینہ پس دوری ہی حدیث ہر مقام میں موافق سمجھ سامع کے **ت** پانی
اسکا دودہ سے زیادہ سفید ہی اور شیرین زیادہ ہی شہد سے اور آبخورے اسکے بقدر گنتی ستارون آسمان کے جو کوئی پیویگا اسمین سے ایکبار پیاسا نہین
ہونیکا بعد اسکے کبھی پہلے لوگ کہ اوتر ینگے اُسپر پانی پینے کے لیئے فقرا مہاجرین ہونگے **ف ع** یعنے بسبب پیاس ظاہری اور باطنی انکی کے جیسے کہ فرمایا
ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرہ اور اسی قیاس پر بہت پیاسا اور فرمایا اللہ تعالے نے کلوا واشربوا ہنیاً بما اسلفتم فی الایام الخالیہ
اور مراد مہاجرین سے وہ ہین کہ جنھون نے ہجرت کی مکہ سے طرف مدینہ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار انکے ہین اور انہین کے حکم مین ہین وہ
لوگ کہ ہجرت کر کے اپنے وطن اصلی سے گئے مکہ یا مدینہ زاد اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنے مال
وجاہ کے اور مشغول ہوئے علم و عمل مین رضائی مولی کے لیئے **ت** ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کے اور میلے ہین کپڑے ایسے ہین کہ نہین
نکاح کیئے جاتے عورتون نعمت والیون سے یعنے اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سے مقبول نہون اور نہین کھولے جاتے انکے لیئے دروازے نقل کی
یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **ف ع** یعنے اگر کھڑے ہون بالفرض والتقدیر دنیادار کے دروازے پر اور طلب
اذن کرین تو نہ کھولا جاوے انکے لیئے دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنے سے طرف انکے ضیافت اور انواع دعوات مین **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ
قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِّنْ مِّائَۃِ اَلْفِ جُزْءٍ مِّمَّنْ یَّرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ قِیْلَ
کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَۃٍ اَوْ ثَمَانَ مِائَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے یعنے سفر مین پس اوترے ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نے یعنے اصحاب حاضرین سے کہ نہین ہو تم ایک جز لاکھ جز و مین سے بہ نسبت ان لوگونکے
کہ اوترینگے میرے پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنے تھے تم اسدن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابوداود نے **ف ح**
مراد اس سے تحدید اور تعیین نہین ہی بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ مراتب غیر محصورہ زیادہ اسسے ہون اسلیئے کہ ظاہر یہی کہ وارد
تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتھ بعضون کے انمین سے واللہ اعلم **وَعَنْ** سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا
وَّاِنَّہُمْ لَیَتَبَاھَوْنَ اَیُّہُمْ اَکْثَرُ وَارِدَۃً وَّاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَہُمْ وَارِدَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض ہی یعنے پیوے گی امت اسکی اسکے حوض سے اور تحقیق
انبیا فخر کرینگے آپسمین کہ کونسا انمین سے بہت زیادہ ہی از روئے امت کے کہ وارد ہونگے حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون کہ ہونگا مین
اکثر انکا از روئے آنیوالون کے میرے حوض پر **ف ع** یعنے امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہ یقین ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن معنے
شک و تردد کو ہی بسبب تواضع کے کہا **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ اَطْلُبُکَ قَالَ اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ قُلْتُ
فَاِنْ لَّمْ اَلْقَکَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَکَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّیْ لَا اُخْطِیُٔ ھٰذِہِ
الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے
درخواست کی مین نے آپ سے یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کے یعنے شفاعت خاص اس امت مین سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت
نے کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مین نے کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈھونڈھون مین آپکو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا کہ ڈھونڈھنا مجھکو اول
زمانہ ڈھونڈھنے میرے مین پل صراط پر کہا مین نے پس اگر نپاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈھونڈھون آپکو فرمایا پس اگر وہان نپاوے تو

تو ڈھونڈھنا مجکو نزدیک میزان کے کہا مین نے پس اگر نپاؤن مین آپکو نزدیک میزان کے تو کہان ڈھونڈھون آپکو فرمایا پس ڈھونڈھنا مجکو نزدیک حوض کے پس تحقیق مین نہین چھوڑونگا ان تین جگہونکو ف ح ع یعنے کبھی یہان ہون اور کبھی وہان چونکہ گنہگار بہت شفاعت انکی ان جگہونمین ہوگی مین انکی کارپردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور حضرت عائشہؓ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگے اپنے اہل وعیال کو روز قیامت کے فرمایا ان تین جگہون مین کوئی کسی کو یاد نہین کریگا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد کرینگے حضرتؐ کسی کو غائبین مین سے ان جگہون مین اور دوسری حدیث یعنے یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگے حضرتؐ کی امت مین سے کہ انکی شفاعت کرینگے اور طیبی نے یہ جواب لکھا ہی کہ حضرت عائشہؓ کو جواب مذکور اسلئے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی تھین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹھین اور عمل اور جد وجہد سے باز رہین جیسے کہ اپنے اہلبیت کو قرابتیون فرماتے تھے کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجپر نکرو اور اسی سبب سے اسطرح فرمایا تا نا امید ہون اور حقیقت مین شدت اور محنت اسدن کی کہ نہایت سخت ہی اور درجہ شفاعت حضرتؐ کے لیئے ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کہا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اسکی کہ حق تعالے نے جسکے دینے کا وعدہ فرمایا ہی آپسے اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرتؐ نے یہ دن کہ پہونچونگا مین اسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالے اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسے کہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑیکا تنگی اپنی سے اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کے ف ح اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین ساتون آسمان اور ساتون زمین بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کے جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اس جنگل کے ہی اس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بسبب فہم عرف کے نہ تحدید اور تعیین اسکے مقدار کی ہی جیسے کہ جنت فراخی مین واقع ہوا ہی عرضها السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اسکی کا ہی کہ مشابہت دینے اسکے سے ساتھ زین کے اور آواز کرنے اسکے سے بسبب تنگی کے پیدا ہوا تھا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سے ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت وکبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اسکے کا ہی اور معنی مفردات کلام کے یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سے کہ اسپر بیٹھے اور حکم رانی کرے یا کرسی عالم سے کہ اسپر افادہ اور افاضہ علوم ومعارف کا کرے ت اور لایا جاویگا تمکو ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ پس ہوگا اول اس شخص کا کہ لباس پہنائے جائینگے ابراہیمؑ فرماویگا اللہ تعالے یعنے ملائکہ کو کہ پہناؤ میرے دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان کی بہشت کی چادرون مین پھر پہنایا جاؤنگا مین پیچھے ابراہیمؑ کے ف ح ع سبب حضرت ابراہیمؑ کے پہلے لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا یہ کہ یہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیمؑ افضل ہین آنحضرتؐ سے بلکہ تقدیم اور تعظیم انکی بسبب باپ ہونے آنحضرتؐ کے ہوگی یا یہ کہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرتؐ لباس پہنے اوٹھینگے ظاہر مین یہ منافات رکھتا ہی حضرتؐ کے قول سے کہ فرمایا پھر پہنایا جاؤنگا مین پیچھے ابراہیمؑ کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ آنحضرتؐ لباس مین اوٹھینگے اور باوجود اسکے انبیا صلواۃ اللہ علیہم کے ساتھ بھی لباس

دیئے جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کے ت پھر کھڑا ہونگا مین دائین طرف اللہ تعالے کے کھڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگے مجھپر اگلے پچھلے ف ع اگر کہا جاوے کہ
کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پھر کھڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نے ذکر کیا
اول وہ وقت کہ ہوگا اسمین مقام محمود اور بیان کیا اسکے ہولونکا کہ نفسون مین بڑی معلوم ہو پھر اشارہ کیا طرف جواب کے ساتھ قول اپنے کے ثم اقوم عن یمین اللہ
اور حاصل جواب یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کھڑے ہونگے اسمین حضرت داہنی طرف اللہ تعالے کے دن قیامت کے اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وعن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علامت مومنین کی دن قیامت کے پل صراط پر وقت گذرنیکے اس سے یہ کلمہ ہوگا
اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ ف ح ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کے زیر سے علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانونکی
ہی کہ اس سے پہچانے جاوینگے اور ہر امت بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنے کے اسکو کہینگے اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ
علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کے اور روایت کیا ابن مردویہ نے حضرت عائشہؓ سے بطریق
مرفوع کے کہ شعار مومنین کا اس دن کہ اٹھائے جاوینگے اپنی قبرون سے لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نے عائشہؓ
سے کہ شعار مومنین کا روز قیامت کے قیامت کی اندھیریون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت
ہی گناہ کبیرہ کرنیوالون کے لیئے میری امت مین سے ف ع ح یعنے شفاعت میری بیچ عفو کرنیکے کبائر سے خاص میری ہی امت کے لیے ہوگی نہ اور امتیونکے
لیئے اور کہا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطے نجات اور خلاصی کے ہوگی عذاب سے اور واسطے رفعت درجات کے اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطے
اولیا اور اتقیا اور صلحا کے بھی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیہ سے یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور
حدیثین اسقدر آئی ہین اسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچین ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکے بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کے خوارج
اور بعضے معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ یہ ہی کہ راحت دینگے حضرت لوگونکو موقف کے ہولونسے
اور دوسرے ہوگی بیچ داخل کرنے ایک قوم کے جنت مین بغیر حساب کے اور یہ بھی وارد ہوئی ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے اور تیسرے شفاعت
اس قوم کے لیئے ہوگی کہ لائق ہونگے دوزخ کے پس شفاعت کرینگے انکے حق مین ہمارے نبی صلعم جنکے لیئے کہ اللہ تعالے چاہیگا اور چوتھے انکے حق مین
کہ داخل ہونگے آگ مین گنہگاران مومنین پس حدیثین آئی ہین انکے نکالنے مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرشتون کے اور بھائی مسلمانون
کے پھر نکالیگا اللہ تعالے اس شخص کو کہ کہا ہوگا اسنے لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کے بہشت مین اہل بہشت کے لیئے
روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے جابر سے **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ
الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹے مالک کے سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مختار کیا مجکو اسمین کہ داخل ہو آدھی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کے یعنے سب کے لیئے پس اختیار کی

مین نے شفاعت کرنی یعنے واسطے امت اجابت کے تا سب مومنونکو شامل ہو اور کوئی اُس سے باہر نہ نکلے جیسے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی اُسکے لیے کہ
مرے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنے سب مومنونکے لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
اَبِی الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت مین بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کے یعنے شخص بزرگ کے میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سے **ف** ع کہ ایک قبیلہ ہی
نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت مین جائین گے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری امت مین اور سب شفاعت
کرینگے پس بہت سے لوگ انکی شفاعتونسے بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ یہ شخص حضرت عثمانؓ ہونگے اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور بعضون
نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَ
مِنْہُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تحقیق امت میری سے یعنے بعضے افراد امت سے جیسے علما اور شہدا اور صلحا سے وہ شخص ہو گا کہ شفاعت کریگا جماعتون کی اور بعض انہین سے وہ
ہو گا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف** ع اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کے بیٹونکو کہتے ہین **ت** اور بعضے انہین سے وہ ہو گا کہ شفاعت کریگا عصبہ
کی **ف** ح عصبہ بپیش عین اور سکون صاد کے دس سے چالیس تک **ت** اور بعضے انہین سے وہ ہو گا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہان تک داخل ہوگی
اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَۃِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَہٰکَذَا فَحَثَا
بِکَفَّیْہِ وَجَمَعَہُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَہٰکَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَمَا عَلَیْکَ اَنْ
یُّدْخِلَنَا اللّٰہُ کُلَّنَا الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق خدا عزوجل نے وعدہ کیا مجھسے یہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے چار لاکھ بلا حساب یعنے بے حساب کتاب اور بے سابقہ عذاب پس کہا
ابوبکرؓ نے زیادہ کیجیے ہمکو یا رسول اللہ یعنے مانگیے اللہ تعالے سے اور چاہیے اُس سے کہ زیادہ کرے اسمین یا زیادتی کیجیے خبر دینے مین اس خبر سے کہ وعدہ کیا ہی تجسے
تمہارے پروردگار نے **ف** ح اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہون گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپین **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے اور زیادتی اسیطرح پس
واسطے بیان ہٰکذا کے لپ بنائین دونون ہاتھونسے اور جمع کیا دونون ہاتھون اپنے کو **ف** ع یعنے جیسے کہ وقت دینے کے کرتے ہین اور ظاہر یہ ہی کہ
یہ حکایت ہی فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسی لیے کہا ہی شراح نے کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانے کے اسلیے کہ شان اچھے دینے والے کی یہ ہی کہ جب طلب زیادتی
کی کیجاتی ہی تو دونون ہاتھون سے لپ بھر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بھر نا کنایہ ہی مبالغہ سے بہت دینے مین والا وہان نہ ہتھیلی ہی اور نہ لپ **ت**
پھر کہا ابوبکرؓ نے کہ زیادہ کر دو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنے وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتھونسے پس کہا عمرؓ نے کہ چھوڑ دو ہمکو اے ابوبکرؓ یعنے تا
عمل کرین اور نہ خوف عذاب کی جد وجہد کرین اسمین اور باعتماد کرم الہی کے عمل سے باز نہ رہین پس کہا ابوبکرؓ نے نہین ضرر تیرا اے عمرؓ کہ داخل کرے اللہ ہم سبکو
بہشت مین پس کہا عمرؓ نے کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار کر سکتا ہی یعنے پس احتیاج تکرار سوال

اور کثرت اُسکی کا کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا عمرؓ نے ف ح کہا ہی علما نے کہ جو کچھ ابوبکرؓ نے کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکینت
و نیازمندی سے ہی اور قول عمرؓ کا قبیلہ رضا اور تسلیم سے اور آنحضرتؐ نے جو اول جواب ندیا ابوبکرؓ کو ساتھ اُس خیر کے کہ عمرؓ نے کہا اور دوبارہ تصدیق
عمرؓ کی کی سو اسلیئے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ مین اور کلام عمرؓ کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اُس سے پس قول دونونکا ایک ہی ہی گا
فافہم ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُفُّ اَھْلُ النَّارِ
فَیَمُرُّ بِھِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْھُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَنَا
الَّذِیْ وَھَبْتُ لَکَ وَضُوْءً فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے صف باندہ کر کھڑے کیئے جاوینگے یا صف باندہ کر کھڑے ہونگے دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کے یعنے علما اخیار
اور صلحا ابرار کے ہیئت مسکین و سائلین کے اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اُنپر ایک شخص بہشتیون میں سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیون میں سے
اُس بہشتی کو اے فلانے یعنے نام لیگا اُسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مین نے تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اُنکا یعنے دوزخیونکا
کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مین نے تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اُس دوزخی کی پس داخل کریگا اُسکو بہشت مین ف ع
یعنے سبب ہوگا اُسکے دخول کا اور اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگے تو نتیجہ اُسکا پاوینگے اور
اُنکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگے کہا مظہر نے کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنے پر مسلمانون سے خصوصا صلحا سے اور اُنکی ہمنشینی کرنے پر اور
محبت پر کہ اُنکی صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُھُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی اَخْرِجُوْھُمَا فَقَالَ لَھُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ
صِیَاحُکُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیُلْقِیْ اَحَدُھُمَا
نَفْسَہٗ فَیَجْعَلُھَا اللّٰہُ عَلَیْہِ بَرْدًا وَّسَلٰمًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ
نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَیَقُوْلُ
لَہُ الرَّبُّ لَکَ رَجَاؤُکَ فَیُدْخَلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اُن شخصون میں سے کہ داخل ہونگے آگ مین نہایت
ہوگا چلانا اُنکا یعنے رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اُنکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنے دوزخ کے فرشتون سے کہ نکالو اُنکو پس فرماویگا اللہ تعالی اُنسے کہ
کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہین گے کہ کیا ہمنے یہ یعنے چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنے اسلیئے کہ تو دوست رکھتا ہی اُسکو کہ التجا کرے تجسے فرماویگا اللہ
پس تحقیق رحمت میری تمہارے لیئے یہ ہی کہ جاو پس ڈالو اپنے تئین اُس جگہہ کہ تھے تم آگ مین ف ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ مین پڑنیکا عمل
کیا رحمت پر جواب یہ کہ یہ قبیلہ عمل کرنیکے سبب سے ہی سبب پر اور تحقیق اُسکی یہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تہا اُنہون نے دنیا مین امر الہی کی فرمان برداری کرنے
مین حکم کیئے جاوینگے وہان اُسکا کہ فرمان برداری کرین اسمین کہ اپنے تئین آگ مین ڈالین واسطے آگاہ کرنے اُسکے کہ رحمت الہی مترتب ہی اُسکی فرمان برداری
پر ت پس ڈالیگا ایک اُنکا اپنے تئین آگ مین یعنے بسبب چلنے کے راہ بندگی اور طلب رضائے مولی کے پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اُسپر ٹھنڈا اور سلامت
ف ح جیسے حضرت ابراہیمؑ پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلے تو اللہ تعالی اُس بلا کو اُسپر آسان و نابود
کر دیتا ہی تا الم اُسکا اُسکو نہ پہونچے ت اور کھڑا رہیگا دوسرا پس نہین ڈالیگا اپنے تئین یعنے آگ مین بسبب شائبہ عجز و نیاز اپنی کے اور امید و لطف و رحمت باری تعالی

کہ پس کہیگا اُسکو پروردگار تعالےٰ کہ کس چیز نے منع کیا تجکو دالنے تیرے سے اپنے تئین آگ مین جیسے کہ ڈالا یار تیرے نے پس کہیگا وہ شخص اے رب میرے تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجکو آگ مین بعد نکالنے کے مجکو اُس سے پس فرمادیگا اللہ تعالےٰ تیرے لیے ہی جو کچھ کہ امید رکھی تو نے ف ح امین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولےٰ سے مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالےٰ کے اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کے دائرہ اطاعت و فرمان برداری سے باہر نکلتے ہین داخل کیے جاوینگے وہ دونون شخص اکٹھے بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالےٰ کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہونگے لوگ آگ پر یعنے بسبب عبور کرنیکے پل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا ہی آگ پر حاضر ہونگے اور دیکھینگے اُسکو پھر پھرینگے اُس سے یعنے نجات پاوینگے اور خلاص ہونگے اُس سے بسبب اعمال اپنے کے اُوپر اندازہ اُسکے کے پس اول اور افضل اُنکے گذرینگے مانند چمکنے بجلی کے پھر مانند چلنے ہوا کے پھر مانند دوڑنے گھوڑے کے پھر مانند سوار کے اپنے اُونٹ پر پھر مانند دوڑنے مرد کے پھر مانند چلنے اُسکے کے پاپیادہ موافق عادت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضِي مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے تمہارے یعنے دن قیامت کے حوض ہی میرا مسافت درمیان دونون طرفون اُسکے کے مانند اُس مسافت کے کہ درمیان جربا اور اذرج کے ہی کہا بعضے راویون نے کہ جربا اور اذرج دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اُن دونون کے مسافت تین دن کی ہی ف ع کہا صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہی اذرح کے برابر ہین اور غلطی کی ہی جسنے کہا کہ اُن دونون مین تین دنکی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سے ہوا ہی کہ اُسنے زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اُسکو دارقطنی نے کہ وہ یہ ہی مابین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجربا و اذرح ت اور ایک روایت مین یہ زیادتی بھی آئی ہی کہ رکھے ہونگے اُسکے کنارون مین آبخورے مانند ستارون آسمان کے یعنے کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اُسپر اور پیویگا پانی اُسمین سے پیاسا نہین ہونیکا بعد اُس پینے کے کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوا إِلٰى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلٰى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوا إِلٰى عِيسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيءَ الرَّجُلُ

۱۵۶

فلا يستطيع السير الا زحفا قال وفي حافتي الصراط كلاليب معلقة مأمورة تاخذ من امرت به فمخدوش ناج
ومكدوش في النار والذي نفس ابي هريرة بيده ان قعر جهنم لسبعين خريفا رواه مسلم

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہؓ سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکھٹا کریگا اللہ تعالیٰ برکت والا اور بلند قدر لوگوں کو یعنے محشر مین پس کھڑے ہونگے مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاویگی واسطے انکے بہشت ف ع جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ت پس آوینگے مومن یعنی بعضے مومن خواص ہر امت سے آدمؑ کے پاس پس کہینگے ای باپ ہمارے کھولو ہمارے لیئے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہوویں ہم انمین پس کہینگے آدمؑ کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نے نہین ہون مین لائق اس کار کے جاؤ تم طرف بیٹے میرے ابرہیمؑ کے کہ خلیل اللہ ہی یعنے وہ افضل رسولون کے سے ہی اور جد خاتم الانبیا ہی اس سے حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرتؐ نے پس کہینگے ابرہیمؑ کہ نہین مین لائق اس کام کے نہین تھا مین خلیل مگر پرے اسکی پرے اسکی یعنی پہلے اسدن کے قصد کرو طرف موسیٰؑ کے کلام کیا اس سے خدا تعالیٰ نے کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نے کہ یہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کے کہ مین لائق اس درجہ بلند کے نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیلؑ کے دیا گیا ہون ولیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ کہ انکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء مکرر اسلیئے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا اسماع بغیر واسطہ کے کہ حاصل ہوئی ہی انکو رویت بھی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچھے اس موسیٰؑ کے ہون کہ جو پیچھے محمد صلی اللہ وسلم کے ہین ت پس آوینگے موسیٰ علیہ السلام کے پاس کہینگے وہ کہ نہین مین لائق اسکے جاؤ طرف عیسیٰ کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اسکی ہین پس کہینگے عیسیٰ کہ نہین مین لائق اس کار کے یعنے میں اسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب وعزت انکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کے اور اسیلئے نہ کہا کہ آوینگے میرے پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکے کہ انہین مین معنی حمد کے اور مشعر ہی کھڑے ہونے پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسے کہ فرمایا ت پس کھڑے ہونگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے داہنی طرف عرش رحمٰن کے اور اذن چاہینگے شفاعت کا بیچ نوع انسان کے واسطے راحت دینے کے سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا انکو یعنے پس سجدہ کرینگے آپ جیسے کہ اوپر گذرا اور بھیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بنکر آوینگے پس کھڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کے داہین اور بائین یعنے واسطے طلب حق اور انصاف کے پس گذرینگی جماعت کہ اول وافضل ہی تم مین سے مانند بجلی کے یعنے جلدی چلنے مین کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا مین نے آنحضرتؐ سے کہ فدا ہو جیو تم پر ماں باپ میرے کون سی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنے بجلی کے فرمایا کہ کیا نہین دیکھتے تم طرف بجلی کے کیونکر گذر جاتی ہی اور پھر آتی ہی آنکھ جھپکنے مین ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ مراد اسسے انبیا ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد اسسے اصفیا یعنے اولیا اس امت کے ہون ت پھر گذرینگے مانند گذرنے ہوا کے پھر گذرینگے مانند گذرنے پرندون کے اور دوڑنے مردون کے یا پیادون کے جاری کرے گی انکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال انکے کی اور پیغمبر تمہارے کھڑے ہون گے پل صراط پر کہتے ہونگے ای رب میرے سلامت رکھ یہانتک کہ عاجز ہون گے عمل بندون کے یعنے سست ہوگی قوت انکے عملون کی اور نرکھتے ہونگے ویسے اعمال کہ بسبب انکے قوت سے گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص نہین چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گھسٹتا ہوا سرین کے بل مانند لڑکون کے فرمایا آنحضرتؐ نے اور دونون طرف صراط کے آنکڑے ہون گے لٹکائے گئے حکم کئے گئے یعنے درگاہ الٰہی سے پکڑینگے اس شخص کو کہ حکم کیئے گئے ساتھ پکڑنے کے پس بعضے انکے زخمی ہوکر نجات پاوینگے یعنے آگ مین پڑنے سے اور بعضے ہاتھ پاؤن باندھ کر دوزخ مین ڈالے جاوینگے قسم ہی اس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہ مسلم نے

وعن جابرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَۃِ کَاَنَّھُمُ الثَّعَارِیْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِیْرُ قَالَ اِنَّہُ الضَّغَابِیْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگی آگ دوزخ سے ایک قوم بسبب شفاعت کے گویا کہ وہ ثعاریر ہیں کہا ہم نے کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آرے ہین **ف** ع مشابہت دی گئی آرے کے ساتھ اسلیے کہ وہ جلدی بڑھتا ہی یعنے یہ اگرچہ جلکر کوئلا ہوجاوینگے لیکن جب نکال کر نہر الحیوٰۃ مین ڈالے جاوین گے جھٹ پٹ مانند تونا ہوجاوینگے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃٌ اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّھَدَاءُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیا پھر علمار یعنے علماء باعمل پھر شہدا **ف** ع عطف کرنے مین لفظ ثم پر دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علماء کے شہدا پر جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نے یُوْزَنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّھَدَاءِ فَتَرَجَّحَ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّھَدَاءِ اور جاننا چاہئے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہوں پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کے ہی والا تمام اہل خیر کے لیے مسلمانون مین سے ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطے مغفرت گناہ کے ہو یا زیادتی درجات کے لیے اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسے کہ خوارج اور بعضے معتزلہ نے اختیار کیا ہی **ت** نقل کی یہ ابن ماجہ نے

باب صفۃ الجنۃ واہلہا

باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگوں اسکے کے **ف** ح جنت اصل لغت مین بمعنی ڈھانکنے کے ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطے ستر اور ڈھانکنے کے آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈھانکنے انکے کے اس چیز کو کہ نیچے اسکے ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتے ہین اسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ طیار کی ہین مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیز کہ نہ کسی آنکھ نے اسکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اسکی کسی آدمی کے دل پر **ف** ح اور ہوسکتا ہی کہ مراد اول سے اچھی صورتین ہون اور دوسرے سے آوازین دلکش اور تیسرے سے خاطرین خوش **ت** پس پڑھو اگر چاہو تم یعنے تحقیق و تصدیق اسکی اس آیۃ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی ہی اور رکھی گئی ہی واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کے قسم اس چیز سے کہ سبب جنکی آنکھ لو آرام آنکھ کے ہی **ف** ح یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کے سے لفظ قرہ مشتق ہی قر سے ساتھ زیر قاف کے بمعنی قرار اور ثبات کے اور آنکھ وقت نظر کرنیکے طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پھرتے ایسی ہی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنے کے طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسے ہی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرہ مشتق ہی قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنی سرد اور خنکی اور سردی آنکھ اور لذت اسکی کے مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اسکی بیچ دیکھنے دشمنون کے اور بیچ حالت انتظار مطلوب کے ہی چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ اسمین بھی یہ دونون معنی محتمل ہین جیسے کہ باب فضل فقرا مین گذرا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جگہ ایک کوڑے کی بہشت مین یعنے تھوڑی سی جگہ اور ادنیٰ مکان اسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی

ف ع ح اسلیئے کہ جنت اور نعمتین اُسکی باقی ہین اور دنیا اور اُسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بسبب عادت کے ہی کہ سوار جب ایک جگہ اترنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی یا علامت ہو اُسپر اور کوئی وہان نہ اوترے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امراۃ من نساء اہل الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی راسہا خیر من الدنیا وما فیہا رواہ البخاری اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اُسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی بہتر ہی ف ح اور جزا اور ثواب اور مال مین اور تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت کے ہی اور مراد مطلق وقت وساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی یا حج اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ اُسمین بقصد تقرب الہی کا ہو اور واسطے خدا کے ہو یہان تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لیئے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیئے عبادت مین راہ خدا ہی اور حب ذکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اُسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایات اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین جہانکی طرف زمین کے تو البتہ روشن کر دے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ف ح اور یا ضمیر پھرتی ہی آسمان و زمین کیطرف یا جنت اور زمین کیطرف اور یہ ظاہر تر ہی واسطے ذکر کرنے انکے کے عبارت مین صریحات اور البتہ بھر دے وہ عورت اُس چیز کو کہ درمیان اُن دونون کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑہنا اُسکے سر کے بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنے طوبی کہ چلے سوار نیچے سایہ اُسکے کے سو برس نہو قطع نکرے اُسکی مسافت کو اور البتہ جگہ مقدار کمان ایک تمہارے کے بہشت مین بہتر ہی اُس چیز سے کہ نکلا اُسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او اور تغرب مین یا تو شک راوی کے لیئے ہی اور یا تخیر کے لیئے اور یا معنی واو کے اور مقدار کمان کی اُسمین معنی جگہ کوڑے کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت یہ ہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضہا وفی روایۃ طولہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اہل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن وجنتان من فضۃ آنیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن کے لیئے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چوڑائی اُسکی یعنے پس طول اُسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہی لنبان اُسکی ف ع یعنے اور یہی قیاس پر عرض اُسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سے طول اور عرض اُسکا ہر ایک اُن دونون مین سے ت ساٹھ کوس کے اور ہر کونے مین اُس خیمہ کے اہل خانہ ہون گے یعنے مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھین گے یعنے ایک کونہ والے اور گھر والونکو کہ اور کونون مین ہونگے پھرا کریگا اُن سب گھر والون پر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نے اور ہمراہ اُسکے ابن الملک نے بھی کہ اہل سے مراد ہین بیبیان کہ جنسے جماع کریگا اور پھرنا کنایہ ہی مجامعت سے ت اور دو بہشتین ہین یعنے مسلمان کے لیئے کہ چاندی کے ہین باسن اُنکے اور جو کچھ کہ اُنمین ہی یعنے قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ ذلک کے اور دو بہشت ہین کہ سونے کے ہین باسن اُنکے اور جو کچھ کہ اُنمین ہی ف ح ظاہر اس حدیث سے

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کے وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونے کی ہی اور ایک چاندی
کی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اُن چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنے باسن وغیرہ اور دوسرے مین وصف جنت کی
دیوارون کی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہی کتاب وسنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نے سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان
اور وصف بیان کیا اُنکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اُنکا اور ابی موسی سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتان
آنیتہما وما فیہما من ذہب جنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کہا سوغین یعنی ملا علی کہ مؤید ہی اسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان
من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سے یعنے آیہ مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایک اُن دونون کی سونے سے اور دوسری چاندی
سے اور کبھی ہونگی کاملین کے لیئے دو جنتین سونے کی اور دو جنتین چاندی کی داہین باہین طرف اُنکے محلون کی زینت کے لیئے یہ بسبب مقصود ہونے سونے
کے اور یہ مراد جنتان سے بنابر اسکے ہی کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہی اور موید ہی اسکو کہ دروازے جنت کے اور طبقے اُسکے آٹھ ہین جنۃ عدن جنۃ الفردوس
جنۃ الخلد جنۃ النعیم جنۃ الماوی دار السلام دار القرار دار المقامۃ ت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کے اور درمیان نظر کرنے اُنکی کے طرف پروردگار
اپنے کے مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کے جنت عدن مین ف ع یعنے جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورتین
طبعی کہ درمیان بندے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹھ جائینگے مگر پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ
بھی از راہ مہربانی وتفضل رب کے اوٹھ جائینگے ت اور اسکو عیانا دیکھینگے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاہَا دَرَجَۃً مِنْہَا تَفَجَّرُ اَنْہَارُ الْجَنَّۃِ الْاَرْبَعَۃُ وَمِنْ فَوْقِہَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ
الْفِرْدَوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجے ہین درمیان ہر دو درجون کے اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان وزمین کے ف
ع ممکن ہی یہ کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیئے کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ سے بطریق مرفوع کے عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ
من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہی کہ سو درجے ایسے ہون کہ جو وصف اُنکا ذکر ہوا اور درجے خلاف اُنکے ہون یعنے کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نے مسند فردوس مین ابو ہریرہ سے مرفوع کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہونچینگے اُسکو مگر متفکرت اور فردوس ف ع یعنے جنت
اُسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المؤمنون کے اول مین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سے بلند تر ہی
از روئے درجے کے یعنے درجات اُسکے بلند ترین درجات کے ہین صورت اور معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی
ف ع یعنے نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین
وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کے عرش ہی ف ع پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کے ہی اور اسلیئے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیئے ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اُس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالا تر ہی نقل کی یہ
ترمذی نے کہا مؤلف نے کہ نہین پائی مین نے یہ حدیث صحیحین مین یعنے انکی متنون مین اور نہ کتاب حمیدی مین ف ع کہ جامع ہی صحیحین کی حاصل
کلام مؤلف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حالانکہ نہین پائی گئی یہ مگر حسان مین پس اعتراض مؤلف کا تو یہ ہی اور
بعضے شارحین نے لکھا ہی کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسرے بیچ باب وکان عرشہ علی الماء کے اور صحیح مسلم مین

بھی موجود ہے یہ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کو **وعن** انسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا کل
جمعۃ فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا
فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہے یعنے مجمع ہے کہ اسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگے
اسمین بہشتی ہر جمعہ مین ف ع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونے آفتاب اور رات و دن کے ف ت پس
چلے گی ہوا شمال کی ف ح شمال زبر شین سے اور زیر بھی آئی ہے ہوا کہ داہنے ہاتھ کیطرف سے آوے جب سامنے قبلہ کے کھڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہے شمال
ہوا شمال کی ت پس ڈالے گی وہ ہوا یعنے مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین انکی منھوں مین یعنے بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ اس
مجمع مین حاضر ہونگے حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگے حسن وجمال کو پس پھرینگے یعنے بازار سے طرف گھر والون اپنے کے اس حال مین کہ زیادہ ہوگئے
ہونگے خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے انسے گھر والے انکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونے کے ہمسے حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتی گھر والون سے
اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو ف ع اور یہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ انکو بھی وہ ہوا پہونچی اور یا بسبب عکس پڑنے
جمال انکے کے تاثیر جمال وکمال انکے کے ت نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول
زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم
علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن
من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون
ولا یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم
المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ
اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت مین یعنے انبیا بصورت چودہوین
رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب ہونگے اس جماعت کے یعنے مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگے مانند بہت روشن تارے کے
بیچ آسمان کی روشنی مین یعنے جو تارے سوائے چاند اور آفتاب کے اور تارون سے روشن ہو اسکے مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون کے
اوپر دل ایک شخص کے ہونگے یعنے متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپس مین جیسے کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچھ اختلاف انمین اور نہ دشمنی کچھ
آپس مین ہر شخص کے لیے بہشتیون مین سے دو دو بیبیان ہونگی حور عین سے ف ح حور جمع حوراکی اور حورا اس عورت کو کہتے ہین کہ جسکی آنکھ کی سفیدی
نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عینا کی یعنے فراخ چشم کے اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہے کہ ادنے
اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین ہمین کیا تطبیق ہے جواب یہ کہ مراد یہ ہے کہ دو بیبیان ہونگی اس جنس سے کہ حور عین
ہونگی ساتھ اوصاف کے کہ ذکر کین اور یہ منافات نہین رکھتا ہے ساتھ اسکے کہ سوائے اس جنس کے اور بیبیان بہت ہون ت دیکھا جاتا ہے گودا
حورون کی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کے ساتھ پاکی کے یاد کرینگے بہشتی
اللہ تعالی کو صبح وشام یعنے ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پیخانہ پھرینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ رینٹھ چھنکینگے باسن انکے
سونے اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیان انکی سونے کی اور ایندھن انکی انگیٹھیون کا اگر ہوگا ف ع یعنے دنیا کی انگیٹھیون کے ایندھن

کوئلے وغیرہ ہوتے ہین اور خوشبو کے لئے عود اسپر جلاتے ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کے کہ انکا ایندھن بھی عود ہوگا لفظ وقود واو کے پیش سے روشن کرنا آگ کا اور واو کے زبر سے لکڑیان کہ جلائی جائے اُنسے آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہے میم کے زبر سے اور بصیغہ آلہ کے وہ چیز کہ رکھی جاوے اُسمین آگ اگر جلانے کے لیئے یعنی انگیٹھی اور زبر میم سے بھی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سے اور انکے پیش سے اور بپیش لام اور تشدید واو سے اگر دھونی دیجاتی ہی اُسمیں ت اور عرق انکا مشک ہوگا یعنے خوشبو اُسکی مانند مشک کے ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنے سب خوش خلق اور متفق اور اختلاط رکھنے والے ہونگے آپسمین اوپر صورت و شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہین ساٹھ گز کے جانب آسمان مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے درازی قد مین لفظ خلق بپیش رح سے اور ترجمہ اُسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورة ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطے بیان صورت کے بعد از بیان سیرت کے اور خلق زبر خ سے بھی روایت ہی یعنے سب ہونگے اوپر صورت اور شکل ایک مرد کے اور حسن و خوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تینتیس یا تینتیس تینتیس برس کے ہونگے اور اس وجہ پر جملہ علی صورة ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زیر اور پیش کی دونون صحیح ہین

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة ياكلون فيها ويشربون ولا يتفلون ولا يبولون ولا يتغوطون ولا يمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح كرشح المسك يلهمون التسبيح والتحميد كما تلهمون النفس رواه مسلم

اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشتی کھاوین گے بہشت مین اور پیوین گے اور نہ تھوکین گے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پائخانہ پھرین گے اور نہ ناک چھنکین گے عرض کیا یعنے بعضے صحابہ نے کہ جب پائخانہ نہ پھرین گے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکہ باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجائیگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنے ڈکار کی ہوا مین اور پسینے کی راہ نکل جائیگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کے ہی یا بعضا کھانا ڈکار ہوجائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہی کہ کھانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق ت الہام کیے جائین گے بہشتی تسبیح اور تحمید یعنے سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہوجائیگا وہ لازم حال انکے کے اور بے تکلف نکلیگا جیسے کہ باہر نکلتا ہی منسے دم ف ع کہ بے تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یایہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹھائین گے تسبیح و تہلیل سے جیسے کہ نہین رنج اوٹھاتے ہو تم یاوہ دم لینے سے اور نہین باز رکھی گی اُنکو کوئی چیز ذکر اللہ سے جیسے نہین باز رکھتے اُنکو دم لینے سے مانند ملائکہ کے حاصل یہ کہ نہین نکلیگا اُنسے دم مگر کہ ملا ہوگا ساتھ ذکر اور شکر اللہ تعالے کے ت نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يدخل الجنة ينعم ولا يبأس ولا يبلى ثيابه ولا يفنى شبابه رواه مسلم

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہون گے کپڑے اُسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اُسکی یعنے جنت دار القرار والثبات ہی تغیر و تبدیل اور فساد اور خرابی اُسمین نہین نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابى سعيد وابى هريرة قالا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينادى مناد ان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لكم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا رواه مسلم

اور روایت ہی ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے کہا دونون نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنے جنت مین جنتیون کو ساتھ اس مضمون کے کہ تمہارے لیئے ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبھی اور تحقیق تمہارے لیئے ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبھی اور تحقیق تمہارے لیئے ہی کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑھے ہو کبھی اور تحقیق تمہارے لیئے ہی کہ چین مین رہو اور محنت اور مشقت نہ دیکھو کبھی نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة يتراءون اهل الغرف من فوقهم كما تتراءون

الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینھم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغھا غیرھم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھین گے بالاخانے والونکو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سے غبور سے بمعنی باقی ہے اور مراد ہی اس سے باقی رہا ہوا افق مین بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غابر ی تحتانیہ سے بھی آیا ہی غور سے بمعنی نشیب کے لیکن یہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکھا ہی علماء نے کہ بہشت مین طبقات ہونگے اعلی تو سابقین کے لیے اور اوسط مقتصدین کے لیے اور اسفل مخلطین کے لیے ت عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہونچین گے ان منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہونچین گے ان منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت انکی کے قسم ہی خدا کی پہونچین گے اسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی بیچ قبول کرنے اس چیز کے کہ حکم کیئے گئے ساتھ اسکے اور منع کیئے گئے اس سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل انکے مانند دلون پرندونکے ہین ف ع یعنے نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونے مین حسد اور بغض وغیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورون کے اور بعضون نے کہا توکل مین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اسکے کا تو رزق دے تمکو جیسے کہ رزق دیتا ہے جانور پرندہ کو کہ نکلتے ہین صبح کو بھوکے اور پھرتے ہین شام کو پیٹ بھرے ت نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاھل الجنۃ یا اھل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماویگا بہشتیونکو اور پکاریگا کہ ای بہشتیو پس کہین گے اور جواب دین گے بہشتی اللہ تعالے کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بھلائی تیری قبضہ قدرت اور ارادہ مین ہی جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ آیا راضی ہوئے تم یعنے مجھسے کہ داخل کیا مین نے تمکو بہشت مین پس کہین گے اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہوویں ہم ای پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اس چیز سے کہ دی مین نے پس کہین گے ای پروردگار ہمارے کون سی چیز بہتر ہی اس سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکے کبھی ف ح اور جب مولی بندہ سے راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اصل پوچھنا انسے کہ آیا راضی ہو مجھسے جب رضا انکی انکے جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی انسے اسپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالے کی

سبب ہوسے رضا بندہ کی ہی مولی سے اپنے حال مین نگاہ کر اپنے تئین راضی پاتا ہی اپنے پروردگار سے پس جان کہ وہ بھی تجسے راضی ہی صحابہ رضوان
اللہ تعالی علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تھے کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالی ہمسے راضی ہی آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اُس سے راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ
بھی ہمسے راضی ہی بعد ازان بشارت دی کہ رضا اُسکی اُنسے دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت
سے اور اُس خیر سے کہ اُسمین ہی جیسے کہ فرمایا ورضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارض عنا وارضنا عنک ت نقل کی بخاری اور
مسلم نے **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اَنْ یَقُوْلَ لَہٗ
تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی وَیَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُ لَہٗ ھَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ادنے مرتبہ اور جگہ ایک تمہارے کی بہشت سے اسقدر ہی کہ
فرماویگا پروردگار تعالی اُسکو کہ آرزو کر اور چاہ اسقدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنے بہت کچھ چاہیگا
پس فرماویگا اللہ تعالی اُس بندے سکو کہ آرزو کی تونے اور چاہا تونے یعنے جہان تک تیرے دلمین آرزوئین تہین مانگ چکا پس کہیگا بندہ
ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اُس بندے کو کہ پس تحقیق تیرے لیئے ہی جو کچھ کہ آرزو کی تونے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے نقل کی مسلم نے
وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان و جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور
چشمون سے ہین **ف** ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعین سیحان اور جیحان مین خلاف
ہی کہ بعضے کہتے ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نے کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علما نے کہ سیحان اور
جیحان غیر سیحون اور جیحون کے ہی کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین اسلیئے کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نے کہا جوہری نے جو کہا کہ جیحان
نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق رکھتے ہین علما کہ جیحون وادی سے نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندہ مین اور بعضون
نے کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کے اور مراد ساتھ ہونے ان چار نہرون
کے انہار جنت سے یہ ہی کہ پانی انکے بہ نسبت اور پانیون کے اچھے ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون
مین سے ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور انکو ساتھ
نام ان چار نہرون کے کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہرون کی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ
ہی اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور مادہ ان نہرون
مذکورہ کا بہشت مین ہی چنانچہ مسلم نے روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتے ہین بہشت سے اور صحیح بخاری
مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے ہین اور معالم التنزیل مین پایا ہی کہ یہ چارون نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالی نے انکو پہاڑون کو سونپا ہی اور وہان سے
زمین پر جاری کیا کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بالحقیقۃ الحال ت نقل کی اسکو مسلم نے **وعن** عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ شَفَۃِ
جَھَنَّمَ فَیَھْوِیْ فِیْھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لَا یُدْرِکُ لَھَا قَعْرًا وَاللّٰہِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَیْنَ مِصْرَاعَیْنِ
مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّۃِ مَسِیْرَۃُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَیْھَا یَوْمٌ وَھُوَ کَظِیْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سے کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنے روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاتا ہے

کنارہ دوزخ پر کے سے پس گرتا چلا جاوے اسمین ستر برس نہ پہونچے اسکے تھا مین قسم خدا کی البتہ بھرے جاوینگے دوزخ یعنی کفار سے باوجود اس گہراؤ اور فسحت کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیئے کہ درمیان دو بازوون دروازے کے دروازون جنت کے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہی اور البتہ آویگا اُسپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب ازدحام کے نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاءُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے ف ح ع اختلاف ہی عقلا کو کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پھر پیدا کی گئی اُس سے زمین ساتھ کثیف اور منجمد ہونے کے اور آگ اور ہوا ساتھ لطیف اور رقیق ہونے کے اور پیدا ہوا آسمان آگ کے دھوئین سے اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کہتے ہین توریت کے اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ایک جوہر پھر نظر ہیبت کی اُسکی طرف پس پگھلے اجزا اسکے اور پانی ہوگئے اور اس سے ایک بخار نکلا اور مادہ گیا مانند دھوئین کے پس آسمان پیدا ہوا پھر ظاہر ہوئی پانی پر جھاگ اور اس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اسکا کیا یعنے پہلے ہلتی تھی زمین پہاڑون سے ٹھہر گئی اور بعضون نے جو لکھا ہی کہ مراد پانی سے نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنے پیدا کیا ہمنے پانی سے حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالےٰ کے واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیئے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہ یا بسبب زیادتی احتیاج اسکی کے طرف پانی کے اور منتفع ہونے اسکے کرت عرض کیا ہمنے آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سے ہی عمارت اسکی یعنے پتھر کا ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل انکے رنگ اور صفائی مین اور خاک اسکی مثل زعفران کے زرد وخوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اسمین چین مین رہیگا اور رنج اور مشقت نہین دیکھیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبھی نہ مریگا اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی اسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اسکا سونیکا ہی ف ع اور ٹہنیان اسکی مختلف ہین کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کے یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع زرین ساتھ طرح طرح کے شگوفون کے اُسپر طرح طرح کے میوے لگے ہوئے اور نیچے انکے نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ح ظاہر یہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہم درجات عند اللہ یعنے جتنے صاحب درجے ہونگے بحسب اعمال اپنے کے طاعات جیسے کہ دوزخ صاحب درکات متسافلہ کے ہونگے بقدر مراتب اپنے کے شدت کفر مین جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجون کے فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعٰلَمِیْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی ابی سعید رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوں ایک درجے میں ان درجوں میں سے تو البتہ کفایت کرے انکو نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی وفرش مرفوعۃ قال ارتفاعہا لکما
بین السماء والارض مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی ان بچھونوں کی جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان و زمین کے
پانسو برس کی راہ **ف ع** یعنے جنت کے [illegible] جوان کے بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے ان الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء
والارض اور بعضوں نے کہا کہ مراد فرش سے عورتیں اہل بہشت کی ہیں اور مرفوع بمعنی فائق و فاضل کے حسن و جمال میں دنیا کی عورتوں سے لیکن
حدیث میں آیا ہے کہ مومنات احسن ہونگی حوروں سے بسبب نماز و روزہ کے **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **عنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ یوم القیمۃ ضوء وجوہہم علی مثل ضوء
القمر لیلۃ البدر والزمرۃ الثانیۃ علی مثل احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منہم زوجتان
علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یری مخ ساقہا من ورائہا رواہ الترمذی اور یہ بھی روایت ہے
ابی سعید ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت میں دن قیامت کے کہ وہ انبیا علیہم السلام
ہیں روشنی انکی چہروں کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہویں رات کے چاند کے اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہیں اوپر مانند بہتر
ستارہ چمکتے کے آسمان میں واسطے ہر شخص کے انمیں سے دو بیبیاں ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک ان دونوں میں سے ایسی ہوگی کہ
دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اسکی کا ستر جوڑوں کے اوپر سے **ف ع** اور حدیث میں آیا ہے کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اسکے بہتر بیبیاں اور
اسی ہزار خادم ہونگے پس تطبیق اسمیں اور اسمیں یہ ہے دو بیبیاں تو ایسی ہونگی کہ گودہ انکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور
باقی ایسی نہیں ہونے کی پس یہ منافی نہیں ہے اسلیئے کہ ہر ایک کے لیئے بہت سی حوریں غیر صفت کی ہوں کذا قیل اور ظاہر یہ ہے کہ ہر ایک کے لیئے
دو بیبیاں ہوں دنیا کی عورتوں میں سے اور ستر حوروں میں کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المومن فی الجنۃ قوۃ کذا وکذا من الجماع قیل یا رسول اللہ
او یطیق ذلک قال یعطی قوۃ مائۃ رواہ الترمذی اور روایت انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا
مومن بہشت میں قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنے یہ کنایہ ہے عورتوں سے مثلاً دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتوں
سے فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردوں کی یعنے پس کیوں نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے
وعن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو ان ما یقل ظفر مما فی الجنۃ بدا
لتزخرفت لہ ما بین خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اہل الجنۃ اطلع فبدا اساورہ لطمس ضوءہ
ضوء الشمس کما تطمس الشمس ضوء النجوم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے
انہوں نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اسقدر کہ اوٹھا دے ناخن ان چیزوں میں سے کہ بہشت میں ہیں یعنے قسم زینت اور آلات اسکی سے
ظاہر ہو یعنے دنیا میں تو البتہ زینت والا ہو جاوے بسبب اسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان و زمین کے ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیوں
میں سے جھانکے پس ظاہر ہوں کنگنے اسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اسکی سورج کی روشنی کو جیسے کہ مٹا دیتا ہے سورج ستاروں کی روشنی کو نقل کی یہ ترمذی

نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجنۃ جرد مرد کحلی
لا یفنی شبابھم ولا یبلی ثیابھم رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ہونگے بن مال کے امرد آنکھین انکی ہونگی سرمہ گین نہ فنا ہوگی جوانی انکی اور نہ پرانے ہونگے کپڑے انکے ف ح
حدیث مین لفظ جرد جیم کے پیش اور رے کے جزم سے جمع اجرد کی اور اجرد اسکو کہتے ہین کہ جسکے بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد یعنے لڑکا بے ریش
اور کحلی کاف کے زبر سے اور بروزن سکرے کے معنی فعیل کے یعنے کحول اور وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم
ہون گویا سرمہ لگایا ہی روایت نقل کی ترمذی اور دارمی نے **وعن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل
اہل الجنۃ الجنۃ جردا مردا مکحلین ابناء ثلثین او ثلث وثلثین سنۃ رواہ الترمذی ے
اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہونگا بدن بالون سے
بے ریش سرمہ گین آنکھین تیس برس کے یا تینتیس برس کے ف ح یعنے جیسے کہ دنیا مین اس عمر کے ہوتے ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت
مرد کی اس وقت مین ہی اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث اور ثلثین سنۃ دینا مین شک راوی کے لیے ہی روایت نقل کی یہ ترمذی نے **وعن**
اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر لہ سدرۃ المنتہی
قال یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ او یستظل بظلہا مائۃ راکب شک
الراوی فیہا فراش الذہب کان ثمرہا القلال رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا انکے لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا
آنحضرتؐ نے چلے سوار یعنے تیز رو بیچ سایہ شاخون اس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑین اسکے سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نے ف
ح کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ سنا یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی اس
درخت پر ٹڈی ہین سونے کی ف ح شاید کہ مراد فرشتے ہین نورانی کہ چمکتے ہین بازو انکے گویا کہ سونے کے ہین یا مشابہت دی ان انوار کو کہ بھتے
ہین اس سے اور تعبیر کیا انکو ساتھ سونے کی ٹڈی کے اور تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنے ڈھانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچھ کہ
ڈھانکتا ہی اور بیضاوی نے کہا کہ ڈھانکتی ہی اسکو ایک جماعت عظیم فرشتون کی کہ عبادت کرتے ہین جوق جوق گویا کہ میوے اسکے مانند مٹکون کے
ہین ف ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اس تک علم اولین وآخرین کا اور کوئی
مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پرے اسکی کیا ہی اور نہین گذرا اس سے کوئی سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مقام جبرئیل کا یہی کہ
وہان سے آگے نہین بڑھتے اور دوسری روایت مین چھٹے آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون
یہ ہی کہ جڑ اسکی چھٹے آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم روایت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الکوثر قال ذلک نہر اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنۃ
اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیہ طیر اعناقہا کاعناق الجزر قال عمر ان
ہذہ لناعمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلتہا انعم منہا رواہ الترمذی
اور روایت ہی انسؓ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجھکو خدا تعالے نے وہ نہر ف ع انہ

ساتھ زبر کے اور نہرم سے بھی آیا ہی یعنے نہر پانی کی کہ دونون طرف اسکے دو حوض ہین ایک تو جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اور اسیلیے کہا کہنے والے نے تا یعنے بہشت مین ف بسبب ہونے کثرت اسکے کے بہشت مین یا اسلیے کہ منبع اسکا بہشت مین ہی ت نہایت عمدہ پانی اسکا دودھ سے اور نہایت شیرین ہی شہد سے اس نہر مین ہین اسکے کنارون مین پرندے جانور ہین دراز گردن کہ گردنین انکی مانند گردنون اونٹون کے ف ع لفظ جزر بپیش جیم اور زے سے جمع جزور کے ساتھ زبر جیم کے بمعنی اونٹ کے کہ تیار ہو واسطے نحر و ذبح کے اور معنی یہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کے لیے تا کہ کھاویں انسے اس نہر والے ت کہا عمر نے کہ تحقیق وہ پرندے متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے انکے کہ بہشتی ہین متنعم تر اور فربہ تر ہونگے انسے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالے نے داخل کیا تجکو بہشت مین پس نچاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے بہشت مین یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اوڑاوے وہ گھوڑا تجکو بہشت مین یعنے دوڑے اور جلد لیجاوے تجکو جہان چاہے تو مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتھ صیغہ خطاب کے پڑھا ہی مجہول و معروف مگر یہ کیا جاویگا تو یعنے دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا پاویگا تو یعنے مطلب پایب ہوئیگا تو اور لفظ فعلت ساتھ تے تانیث کے صیغہ مجہول سے بھی آیا ہی یعنے کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گھوڑا تیرے لیے اور فرس مذکر و مؤنث دونون آتا ہی حاصل یہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچھ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹ بھی ہونگے کہا بریدہ نے پس نہ جواب دیا آنحضرت نے اس شخص کو جو کچھ کہ جواب دیا تھا اسکے یار کو یعنے جیسا کہ پہلے شخص کو جواب دیا تھا ویسا اسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہے تو کہ سوار کرے تجکو یاقوت کے اونٹ پر الخ پس فرماویگا اللہ تعالے بطریق کلیہ کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیرے لیے بہشت مین جو کچھ کہ چاہے دل تیرا اور لذت پاوے آنکھ تیری نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ اور روایت ہی ابو ایوب سے کہا انہنے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون گھوڑون کو کیا بہشت مین گھوڑے ہون گے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گھوڑا یاقوت کا اسکے دو بازو ہونگے پھر سوار کیا جاویگا تو اسپر پھر اوڑ لیجاویگا تجکو جہان چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اسکے قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت بہ ضعف کیا جاتا ہی یعنے بسبب کسی سبب ضعف کے علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مین نے محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ کہتا تھا ابو سورہ یہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگے اسّی اُن صفون مین اس امت سے ہونگے اور چالیس اور امتون سے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے
کتاب البعث والنشور مین ف ح ع اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سے دو چند ہونگے بہ نسبت اور امتون کے اگر کہا جاوے کہ پہلی باب شفاعت
مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوو گے تم نصف اہل جنت کے اور یہان فرماتے ہین دو چند جواب یہ کہ ہو سکتا ہی
کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باری تعالی سے وہ ہون بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اس سے کہ امید رکھتے تھے
اور یہ زیادتی تفضل و کرم اُسکا ہی بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت اُسکی کے واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بھی ہی کہ اسّی صفین برابر ہون عدد اشخاص
مین ساتھ چالیس صفون کے اور توجیہ اول ظاہر تر ہی **وعن** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِیَ
الَّذِیْ یَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِیْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَیُضْغَطُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ
تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ
فَلَمْ یَعْرِفْهُ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ یَرْوِی الْمَنَاكِیْرَ اور روایت ہی سالم تابعی سے کہ نقل کرتے ہین اپنے باپ سے یعنے عبداللہ بن عمرؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بہشت کا کہ امت میری اُس دروازہ سے داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اُسکی مقدار
مسافت سیر اُس سوار کی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گھوڑے کا یا سیر سوار گھوڑے کی کہ خوب دوڑتا ہی **ف ع**
تین رات یا تین برس اور یہ ظاہر تر ہی اسلیئے کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پھر مراد اس سے کثرت ہی تا نہ مخالف ہو سکے کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازو دو کے
دروازون جنت سے میسرۃ چالیس برس کی ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کے اول ساتھ قلیل کے پھر اعلام کئے گئے ساتھ کثیر
کے یا حمل کیا جاوے اور یہ اختلاف دروازون کے بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کے واللہ اعلم **ت** پھر تحقیق بہشتی یعنے امت میری مین سے
وقت داخل ہونے اُنکے کے دروازون بہشت کے سے البتہ تنگ کیئے جاوینگے اور کھینچے جاوینگے بسبب اژدہام کے دروازے پر باوجود اس
وسعت اور چوڑائی کے یہان تک کہ قریب ہی کہ کندھے اُنکے ہل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی **ف**
ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اُسکے شارح نے یعنے یہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اُسکی کے صحیح حدیثون سے کہ وارد ہوئی ہین **ک**
معنی مین **ت** اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے حال اس حدیث سے پس نہ پہچانا اسکو **ف ع** اور عالم حدیث کہ احاطہ رکھتا ہو
طرق احادیث پر جب کہے کہ نہین پہچانتا مین اُسکو تو دلالت کرتا ہی اسکی ضعف پر **ت** اور کہا بخاریؒ نے کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی ہی اس حدیث
کا ہی روایت کرتا ہی منکر **ف ع** یعنے پس ہوگی یہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدینؒ نے کہ لفظ مخلد سہو ہی صاحب مشکوٰۃ سے اور صواب خالد ہی
اسلیئے کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح اسماء الرجال کی کتابون مین **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِیْهَا شِرًی وَّلَا بَیْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَی الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ
فِیْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنے جگہ اجتماع کی ہی نہین اُسمین خرید و فروخت یعنے تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا
اور خوش رکھیگا مرد یعنے اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اُسمین اور متصف ہوگا ساتھ اُس صورت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ
حدیث غریب ہی **وعن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ لَقِیَ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنِیْ

وَبَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يُرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهٗ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ ؕ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سے یہ کہ انھوں نے ملاقات کی ابوہریرہؓ سے یعنے بازار میں پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ دعا کرتا ہوں میں اللہ تعالےٰ سے کہ جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے بازار بہشت میں یعنے جیسے کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ میں پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت میں بازار ہی یعنے حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطے حاجت نجات کے کہا ابوہریرہؓ نے کہ ہاں بہشت میں بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جس وقت کہ داخل ہونگے بہشت میں اترینگے اُسمیں یعنے اُسکے منازل و درجات میں بقدر زیادتی عملوں اپنے کے یعنے جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اُسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن فرماویگا اُنکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا کے سے **ف** ح یعنے جس روز کہ دنیا میں روز جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالےٰ کا ہوگا کہ نکلیں جیسے کہ دنیا میں حکم تھا کہ روز جمعہ کے نکلیں اور یہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنے کی روز جمعہ میں اور جانے کی نماز جمعہ کے لیے ہوگی تب پس نکلیں گے اور زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اُس روز میں اور ظاہر کریگا اللہ تعالےٰ اُنکے لیے عرش اپنا **ف** ح یعنے ہویدا لطف و رحمت اپنی والا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چھت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالےٰ بہشتیوں کے لیے بیچ ایک بڑے باغ کے باغوں بہشت کے سے پس رکھے جاوینگے اُنکے لیے منبر نور کے کہ اُسپر بیٹھیں گے اور منبر موتیوں کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنے موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کے بیٹھے گا کمترین اُنکا یعنے مرتبہ اور منزلت میں اور نہیں ہی اُنمیں خسیس اور کمینہ **ف** ح یعنے ادنی کہ کہا میں نے بمعنی اقل اور کمتر کے مرتبہ میں بہ نسبت اعلی اور اکثر کے مراد رکھا میں نے نہ متصف ساتھ دنائت اور خساست کے حد ذات میں کیونکہ وجود اُسکا بہشت میں نہیں ہی **ت** بیٹھے گا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلوں مشک و کافور کے **ف** ع یعنی نہ کرسیوں اور منبروں پر کہ اعلی مرتبہ والے اُسپر بیٹھینگے جیسکہ ایک جماعت صدر مجلس میں بیٹھتی ہی اور ایک خاک پر **ت** گمان نہیں لیجاینگے یہ قوم ٹیلوں پر بیٹھنے والے کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہیں اُنسے ازروے جگہ اور نشست گاہ کے **ف** ح اسلیے کہ بہشت میں ہر کوئی اپنے مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور ازروے مرتبہ بلندی کی نہیں کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہیں لیجاینگا اگرچہ بیچ کمترین مرتبہ میں ادنی ہوں اگرچہ وہ بالا ت کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے پروردگار کو سودان فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہان دیکھیں گے کیا شک و شبہ کرتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنے ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے جو دہویں شب میں کہا ہمنے نہیں شک کرتے ہم فرمایا اسیطرح شک نہیں کرنے کے تم اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور نہیں باقی رہیگا اُس مجلس میں کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اُس سے اللہ تعالےٰ بیواسطہ اور رو دکھاویگا پردہ

یہان تک کہ فرمادیگا خدا تعالیٰ ایک شخص کو اُنمین سے کہ ای فلانے بیٹھے فلانے کے آیا یاد رکھتا ہی تو اُسدن کو کہ کہا تھا تونے ایسا
اور ایسا ف ع یعنے اُس چیز سے کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اُسمین اور تأمل کریگا اُن گناہون مین کہ کیئے ہونگے
ف پس یاد دلائیگا اللہ تعالیٰ اُسکو یعنے عہد شکنیان اُسکی کہ کی تھین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اُسکے ارتکاب مین توڑنا عہد بیعت
کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نہ بخشے تونے میرے لیئے وہ گناہ یعنے داخل کیا تونے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے تونے میرے
لیئے وہ گناہ کہ صادر ہوئے مجھسے پس فرمادیگا اللہ تعالیٰ کہ ہان بخشے مین نے تیرے لیئے پس بسبب فراخی بخشش میری کے پہونچا تو اِس مرتبہ کو

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ
رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِیْ
سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰی مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ
عَلَی الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰی وَفِیْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰی اَهْلُ الْجَنَّةِ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِیٌّ فَيَرُوْعُهٗ
مَا يَرٰی عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِیْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰی يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ
لَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰی مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ
جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا
اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اُسوقت مین کہ بہشتی اِس حال و مقام مین ہون گے ڈہانکے گا اُنکو ایک ابر اُنکے اوپر سے پس برسادیگا وہ ابر اُنپر خوشبو ایسی کہ نہ پایا
ہوگا مانند بو اُسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرمادیگا پروردگار ہمارا کھڑے ہو اور آؤ طرف اُس چیز کے کہ تیار کی ہی مین نے تمہارے لیئے قسم بزرگی سے پس لیلو جو چاہو تم
پس آوینگے ہم اُس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اُسکو فرشتون نے اُسمین اور آوینگے ہم اور پاوینگے اُس چیز کو کہ نہین دیکھا ہی آنکھون نے مانند اُسکے
اور نہ سنا ہی کانون نے مانند اُسکے اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اُسکے پس اوٹھائی جاویگی اور دی جاویگی ہمارے لیئے اُس بازار مین
سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حال آنکہ نہ بیچی جاویگی اُس بازار مین اور نہ خریدی جاویگی اُس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک
دوسرے سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اُس شخص سے کہ وہ
کمتر ہوگا اُس سے یعنے مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع و عالی ہون گے اگرچہ
بہ نسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوپر اپنے قسم لباس سے ف ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکھتی
ہی یروع معنی ڈرانے اور خوش کرنے کے ہی وجہ اول پر یہ معنی ہونگے کہ ڈرا دے گی اُس شخص بلند مرتبہ کو یعنے مکروہ معلوم ہوگی اُسکو وہ چیز
کہ دیکھیگا اُسپر کہ کمتر اُس سے اور درجہ قسم لباس سے اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہون گے کہ خوش کریگی اُس شخص کو
وہ چیز کہ دیکھیگا اپنے پر قسم لباس اعلے سے ف پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اُس شخص کا یعنے کم رتبہ کا یا عالی رتبہ
کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اُس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر او معقود رہوگا اُس مرد عالی رتبہ پر لباس
کہ بہتر ہوگا اُسکے لباس سے کہ تھا اُسپر یا اُس شخص پر کہ کم رتبہ تھا اُس سے اور معنی مناسب موافق تر ہین سابقہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

فرمایا اور یہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہے کہ نہین لائق ہے کسیکو کہ غمگین ہووے بہشت مین ف ح شاید بسبب دینے ہونے لباس کے اُس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ بھی بسبب پہلے لباس کہ دوسرا اُس سے بہتر ہوگا غمگین ہونا فوت پھر پھر جاوینگے ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بی بیان ہماری یعنے دنیا کی اور حورین پس کہینگی ہمکو کہ خوش آئے تم اور اپنے گھر مین آئے اور کہین گے ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ بہتر تجھپر جمال ہے اُس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہمسے پس پس کہین گے ہم اپنی بیبیون سے کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنیوالا جانون اور درست کرنیوالا شکستگیونکا ہے اور لائق ہے اور پہونچتا ہے ہمکو کہ پھرین ہم مانند اُس چیز کے کہ پھرے ہم ف ح اسلیئے کہ جو کوئی بیٹھے ایسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن وجمال پر تو اُسی کے نور کا ہے کیونکہ نہ حسن وجمال پاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً وَتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا اَبَدًا وَکَذٰلِکَ مَاتَ اَھْلُ النَّارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْھِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْھَا لَتُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَھَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَھَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَلٰکِنْ لَا یَشْتَھِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ

اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادنی اور کمترین بہشتیونکا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اسکے لیئے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیبیان یعنے دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سے اور کھڑا کیا جاویگا اُسکے لیئے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے یعنے بنایا جاویگا اُنسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ اُنکے مسافت اور فراخی اُس خیمہ کی یعنے طول وعرض مین ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہے جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہے شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھ اسی اسناد کے کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنے جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہوجاوینگے بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسیطرح دوزخی ف ح یعنے عمر اور عدم زیادتی مین ہونگے اور شاید اسقدر عمر ابرار وکفار کی اسلیئے مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین ت اور اسی اسناد سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشتیون کے سرون پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی اُن تاجونکا البتہ روشن کردے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور اسی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنے بالفرض والتقدیر ہوگا حمل اُسکا اور پیدا ہونا اُسکا اور سن اُسکا یعنے کہ تینتیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نے یعنے ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کے کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہنے کا نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ چوتھا فقرات حدیث سے اور دارمی نے اخیر کا یعنے جو کہ اسحق نے نقل کیا

وعن علیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَہَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آوازین یعنے ساتھ گانون کے کہ نہین سنی مخلوقات نے مانند اُن آوازون کے کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہین گے پس ہلاک نہین ہونے کے اور ہم ہین چین کرنیوالے پس نہین دیکھنے کے شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنے اپنے رب سے یا خاوندون سے پس نہین ناخوش ہونے کے خوشی اور خنکی ہو اُس کسی کے لیے کہ ہی ہمارے لیے اور ہین ہم اسکے لیے یعنے جنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْہَارُ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ہے دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر پھٹین گی نکلین گی اُن دریاؤن مین سے نہرین بعد از در آنے مسلمانون کے بہشت مین **فـ** ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سے اصول اُن نہرون کے ہین کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن انہار من لبن لم یتغیر طعمہ انہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پھر انہین سے پھٹین گی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کے اور نیچے محلون اخیار کے اور بعضون نے کہا کہ مراد دریاؤن سے وہی نہرین ہین کہ نام رکھا گیا انکا نہر بسبب جاری ہونے اُنکی کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ دارمی نے معاویہ سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عن اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیَتَّکِئُ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ یَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَۃٌ فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ فَیَنْظُرُ وَجْہَہٗ فِیْ خَدِّہَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰۃِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ عَلَیْہَا تُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْاَلُہَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْہَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُہَا بَصَرُہٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِہَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِکَ وَاِنَّ عَلَیْہَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِنْہَا لَتُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو سعیدؓ سے اُنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنے دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنے ایک پہلو سے طرف دوسرے پہلو کے نہین پھریگا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگا دیگا پھر آویگی اُس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس مارے گی وہ عورت اوپر کندھے اُس مرد کے یعنے بطریق غنج و دلال کے اور آگاہ کرے واسطے دکھانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد منھ اپنا اُس عورت کے رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اُسکا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اُس عورت پر ہوگا روشن کر دیگا مابین مشرق و مغرب کو یعنے اگر ہو دنیا مین پس سلام کرے گی وہ عورت اُس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اسکے سلام کا اور پوچھے گا اُس عورت سے کہ کون ہی تو پس کہے گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سے ہون **ف** ح کہ وعدہ کیا تھا حق تعالی نے نیک کارون سے کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی ساتھ دیدار حق تعالی

کے ہی کی ہی اور زیادہ انکو اسیلئے فرمایا کہ جسنے تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جزاء اعمال مین مکلفین کے لیئے اور زیادہ
ذکر فضل ہی فضل ہی ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہون گے اُس عورت پر ستر کپڑے یعنے رنگ برنگ کے پس دیکھیگی ان کپڑون مین نظر اُس
مرد کی یعنے پاویگی اُس عورت کے بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اُس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اُس لباس کے پیچھے سے یعنے بسبب
نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اُسکی نظر کو نہین ہونے کی اور تحقیق اُس عورت کے سر پہ تاج ہون گے کہ ادنیٰ موتی اُن تاجون مین سے روشن کر دیگا
مابین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمد نے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ
فَقَالَ لَهُ اَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاءُهُ
وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُونَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ
شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا
بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتے تھے اس حال مین کہ نزدیک اُنکے تھا ایک شخص گنوارون مین سے حدیث یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین
سے پروانگی مانگیگا اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے مین یعنے درخواست کریگا اللہ تعالیٰ سے کہ مجکو حکم ہو تا بہشت مین کھیتی کرون پس فرماویگا
اُسکو اللہ تعالیٰ کہ کیا نہین ہی تو بیچ اُس چیز کے کہ چاہے تو یعنے جو چیز جس جنس کے چاہے تو موجود ہی پھر زراعت کیون کرتا ہی کہیگا وہ شخص
کہ ہان سب کچھ ہی ولیکن مین چاہتا ہون کہ کھیتی کرون پس اذن ہو یگا اُسکو کھیتی کریگا پس تخم ڈالیگا وہ اور بوئیگا پس جلدی سے پلک
مارتے مین ہو جائیگی روئیدگی اُسکی اور برابر ہونا اور پکنا اُسکا اور کٹنا اُسکا پس وہ ہووے گی کتنے ہی پہاڑون کے برابر پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اے فرزند
آدم کے لے یہ جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجکو کوئی چیز ف ع کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کھیتی کی
کی تو نے اُس سے معلوم ہوا کہ آدمی نژاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اُس سے ہرگز نہین نکلنے کی اگرچہ بہشت مین جاوے
ترجمہ پس کہا اُس گنوار نے قسم ہی خدا کی نہ پاؤ گے تم اُس شخص کو مگر قریشی یعنے اہل مکہ سے یا انصاری یعنے اہل مدینہ سے اسیلئے کہ وہ مین
کھیتی والے اور اسیرہم یعنے گنوار اور صحرا نشین نہین ہین کھیتی والے بلکہ اکثر اکتفا کرتے ہین شیر و خرما پر یعنے پس نہین چاہتے ہم مانند اسکے پس
ہنسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی علیہ وسلم سے کہ کیا سووین گے بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہی اور
بہشتی مرنے کے نہین یعنے پس سونے کے بھی نہین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالیٰ کے ف ح جان کہ رویت حق تعالیٰ کی جائز ہی عقلاً اہل سنت و جماعت کے نزدیک اور مکان اور
جہت اور مقابلہ شرط دیکھنے کے نہین اُنکے نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہی ممکن ہی دیکھنا اُسکا اگرچہ جسم و جسمانی نہو اور مکان اور جہت
مین نہو اور مداخلت ان امور کی دیکھنے مین بسبب جریان عادت کے ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کے بدون اُنکے دکھاوے
تو یہ بھی جائز ہی اور اللہ تعالیٰ نے قادر ہی کہ قوت بصیرہ بصرین رکھدے اور جیسے کہ اُسکو آج دنیا مین بصیرت سے پاتے ہین قیامت

کو بصر سے بھی دیکھین وہ بصیر تھا در ہی اور اتفاق رکھتے ہین علما اوپر واقع ہونے رویت حق تعالیٰ کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے اسپر ممہد ہین اور وہ دلائل ساتھ اعتراضات مبتدعہ کے کہ منکر ہین اسکے اور تاویلات انکے آیات اور احادیث اور سب دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سے مذکور ہین اور مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بھی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوئی اور بعضون کو وہان بھی خلاف ہی چنانچہ بیان اسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سے دیکھنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اسطرف نہین گیا اور دعوی اسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق رکھتے ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنے مدعی اسکے کے اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہے کہ خدا کو عیاناً دنیا مین سر کی آنکھون سے دیکھتا ہون مین اور وہ تعالیٰ بالمشافہ مجھسے کلام کرتا ہی کافر ہو جائے اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالیٰ کی ممکن ہی اور کوئی آفت حاسہ بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکھنے کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکھنا بسبب قدرت اور خلق الٰہی کے ہی اور حاسہ بصر علت اسکی نہین حق سبحانہ تعالیٰ نے بسبب جریان عادت کے اسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکھاوے تو بے آنکھ کے بھی دیکھ سکتا ہی اگر وہ نہ دکھاوے تو اگر آنکھ کھلی ہو تو بھی نہ دیکھ سکے اور اگر اب بشاہیار مثلاً سامنے آنکھ کے ہو اور اللہ تعالیٰ صفت دیکھنے کی آنکھ مین پیدا نہ کرے تو نہ دیکھ سکے اور اگر ایک اندھا قصی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب مین اگر اللہ تعالیٰ دکھاوے تو دیکھ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنے سے اپنے پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالیٰ کے سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علما نے کہ تخصیص رویت کی ساتھ مومنون کے بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونے کے اسمین ساتھ اس دولت کے مشرف ہونگے اور موقف حشر مین سب دیکھین گے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکھنے کے محجوب ہو جاوین گے اور حسرت ابدی مین رہین گے اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بھی رویت ہوگی مانند مردون کے اور بعضون نے کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بھی کبھی کبھی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کے کہ اوقات بار عام کے ہونگے اور بعضون نے کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیئے کہ یہ پردہ مین ہون گی جیسے کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص و ارادہ کا رویت مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کے موجب پردہ و حجاب کے نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبریٰ اور عائشہ صدیقہ اور مانند انکے کے اس نعمت سے محروم رہین اور اس دولت سے مشرف نہون باوجود فضیلت اور اکملیت انکے کے بہت سے مردون سے اور صحیح یہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کے لیئے کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضے علما شافعیہ کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتھ مومنون بشر کے ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بھی صحیح نہین ہی واللہ اعلم اور رویت حق تعالیٰ کی خواب مین بھی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتھ مثال کے ہو اور حق تعالیٰ کے لیئے مثال ہی نہ مثل اور سلف سے نقل کرنا اسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے آیا ہی کہ سو بار ساتھ اس نعمت کے مشرف ہوئے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی آیا ہی کہ دیکھا مین نے رب العزت کو خواب مین پس پوچھا مین نے کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچھا کہ معانی سمجھ کر پڑھنا یا بدون اسکے فرمایا معنی سمجھکر پڑھے یا بدون اسکے

الفصل الاول

فصل پہلی عن جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَنْظُرُ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی جریر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکھوگے اپنے پروردگار کو آشکارا آنکھ سے اور ایک روایت مین ہی یعنے جریر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف چاند چودہوین رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکھتے ہو اس چاند کو ف ح یہ تشبیہ رویت کے ساتھ رویت کے انکشاف پورے مین ہی یعنے دیکھنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسے دیکھنا چاند کو کہ شک و شبہ کو اُسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتھ ہی یعنے جیسے کہ یہ چاند تمہارے مقابلہ مین ہی اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالے کی بھی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہین ہی جیسے کہ فرمایا ترجمہ نہین ایذا دیے جاؤگے تم بیچ دیکھنے اُسکے کے ف ع لفظ تضامون ساتھ پیش ت کے اور تخفیف میم مضمومہ کے اور ساتھ زبر ت کے اور تشدید میم کے دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضیم سے ہی بمعنی ضرر و ظلم کے یعنے ضرر نہین کیے جانے کے بیچ دیکھنے اُس ذات پاک کے اسطرح کہ بعضے دیکھین اور بعضے نہین یا ظلم کرے ایک دوسرے پر ساتھ تکذیب اور انکار کے اور وجہ دوسری پر تضام سے ہی بمعنے آپسمین ملنے اور اژدہام کے یعنے اجتماع اور اژدہام نہین کرینگے اللہ تعالے کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کے جیسے کہ چودہوین رات کے چاند مین بخلاف دیکھنے ماہ نو کے کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی ترجمہ پس اگر طاقت رکھو تم یہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کہ کہ پہلے نکلنے آفتاب کے ہی یعنے نماز صبح اور اوپر نماز کے کہ پہلے غروب ہونے آفتاب کے ہی یعنے نماز عصر پس کرو تم اُسکو ف ح ع یعنے جب تک ہو سکے مواظبت کرنیکو نماز فجر و عصر پر ہاتھ سے نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق ہی ساتھ دیکھنے پروردگار تعالے کے کہ بلکہ شہود ذات کا یہین سے بہم پہونچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نمازونکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضیلت اُنکی کے ہی اسلیے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانے بازار کا پس جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کے اُسکو غیر انکے مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتون کے اور بسبب اسکے کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی ترجمہ پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور نماز پڑھ درحالیکہ حمد و ثنا کہنے والا ہو اپنے پروردگار کے پہلے نکلنے آفتاب کے کہ مراد اس سے نماز فجر ہی اور پہلے غروب آفتاب سے کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی صہیب سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جس وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالے چاہتے ہو تم کچھ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنے تمہاری عطاؤن سے پس کہینگے بہشتی کیا روشن اور اجلا نہین کیا تونے منھ ہمارا کیا نہین داخل کیا تونے ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تونے ہمکو آگ دوزخ سے پس اس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پس اوٹھایا جاویگا پردہ ف ع اور اوٹھنا پردہ کا دفع تعجب کے لیئے ہی گویا کہ کہا گیا انکو وہ زیادتی یہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہی حجاب سے اسلیئے کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیئے کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہ ہین کہ اوٹھایا جاویگا پردہ دیکھنے والون کی آنکھون سے جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھین گے طرف ذات اقدس اللہ تعالے کی منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سے پس نہ دیئے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک انکے نظر کرنے سے طرف پروردگار کے ف ع منتہاے تمام نعمتون کا دیدار حق ہی جیسے کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی ترجمہ پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ان لوگون کے لیئے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنے جنت اور زیادہ اوسپر یعنے رویت حق تعالی کی نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَنْظُرُ اِلٰی جِنَانِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ وَسُرُرِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْھِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ

روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روے قدر و مرتبہ کے البتہ وہ شخص ہی کہ دیکھیگا طرف اپنے باغون کے اور اپنے عورتون کے اور اپنی نعمتون کے اور اپنے خدمتگارونکے اور اپنے تختون کے کہ بیٹھے گا اور تسرا حت کریگا اوسپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنے مالک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کے اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا نزدیک اللہ کے وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کے صبح و شام ف ع اور اسلیئے حکم فرمایا محافظت کرنیکا اوپر دونون نمازون کے کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسے کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز و شب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلیئے کہ اگر ہو دیکھنا بطریق مدام کے تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سے اور حالانکہ وہ انہین کے لیئے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہ ہی کہ ماسواے حق کیطرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پھر پڑہی حضرت نے یہ آیت کتنے منھ اوسدن تر و تازہ اور خوش و خورم ہون گے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ قُلْتُ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ھُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ آیا ہر ایک ہمسے دیکھیگا اپنے پروردگار کو تنہائی مزاحمت غیر کے فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نے کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات اوسکی کے فرمایا اے ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سے دیکھتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہائی مزاحمت کسی کے کہا ابو رزین نے کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت نے پس سوا اسکے نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سے یعنے اور دیکھتا ہی اسکو ہر ایک اور اللہ تعالے کامل تر ہی مرتبہ مین اور بزرگ تر ہی منقبت مین یعنے پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بے مزاحمت نقل کی یہ ابو داود نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابو ذر سے کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا دیکھا ہی آپ نے اپنے پروردگار کو شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالے و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو

ف ح ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سے اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالیٰ کے آیا ہی جیسے کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان و زمین کا اور ظاہر کرنیوالا روشنیون آسمان و زمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکے کے یا ہدایت کرنیوالا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنیوالا بندون کے دلون کا اور اُسکے نامون مین سے نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنیوالا غیر اپنے کا ملی ماذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ اور تشدید نون کے ہی اکثر نسخون مین یعنے کیونکر دیکھون اُسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضے نسخون مین ہی نورانی ساتھ تشدید ی کے نسبت کے لیے ساتھ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویت سے بمعنی راے کے ہوگا یعنے نورانی گمان کرتا ہون اُسکو پس اگر پڑھا جاوے ساتھ پیش ہمزہ کے تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن مالک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنے آنحضرت کے اللہ تعالے کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کے لیے بحسب اختلاف روایتون کے اسلیے کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کے اور تشدید نون مفتوحہ کے پس ہوگا استفہام بطریق انکار کے اور روایت کیا گیا ہی نون کے زبر سے بھی پس ہوگا دلیل ثابت کرنیوالون کے لیے اور ہوگی حکایت ماضی سے ساتھ حال کے انتہی **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى قَالَ رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ

اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے جھوٹ نکہا محمد کے دل نے ساتھ محمد کے اُس چیز مین کہ دیکھا اُس نے بصر سے اور وہ ذات اقدس اللہ تعالے کی ہی اور تحقیق دیکھا آنحضرت نے پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نے کہ دیکھا آنحضرت نے اپنے پروردگار کو اپنی دل سے دو بار **ف** ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالے بینائی اُنکی انکے دل مین اور یا لایا دل اُنکا انکے بینائی مین با یمعنی خواہ کہین چشم دل سے دیکھا یا کہین چشم سر سے دیکھا دونون کے ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی اسلیے کہے کہ مذہب ابن عباس کا دیکھنا بینائی سے ہی اور دیکھنا دل سے اور وہ انکا مذہب ہی برخلاف انکے مذہب کے جیسے کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہی کہ ابن عباس دیکھنے سے دیکھنا حق کا مراد رکھتے ہین اور جمہور صحابہ موافق انکے ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین اور ادنے سب کو بیان قرب آنحضرت کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کے کہتے ہین اور جمہور مفسرین بھی اسیطرف گئے ہین کہ مراد دیکھنے سے یہ ہی کہ آنحضرت نے اللہ تعالے کو دیکھا پھر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نے تو کہا کہ دیکھا آنحضرت نے رب تعالے کو اپنے دل سے نہ آنکھ سے اور بعضون نے کہا کہ نہین آنکھ ہی سے دیکھا اور کہا امام نووی نے کہ راجح اکثر علما کے نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو سر کی آنکھون سے شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ اور بعضے اور صحابہ اسے دیکھنا جبرئیل علیہ السلام کا انکی صورت اصلی مین مراد رکھتے ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسے کہ حدیث آئندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا کلام کیا ہی اپنے رب سبحانہ تعالیٰ سے بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعری سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ آپ نے کلام کیا ہی **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے یعنے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو کہا عکرمہ نے

کہ کہا مین نے ابن عباسؓ سے اور اشکال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یعنے بیچ صفت ذات اپنی کے کہ نہین پاتین اوسکو
بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکھنے آنحضرتؐ رب العزت کو کہا ابن عباسؓ نے بیچ جواب عکرمہ کے وائے ہی تجکو
ای عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کرے اور ظاہر ہو ساتھ نور اپنے کے کہ وہ نور خاص ذات اوسکا
ہی **ف** ح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرک اور اگر تجلی کرے اوسقدر کہ وفا کرے اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو بینائیان
اور یہ بھی علما نے کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتھ تمام حدود و نہایت اوسکی کے اور حق سبحانہ کے لیئے کوئی حد و نہایت
نہین ہی اور دیکھنا عام تر ہی اس سے **ترجمہ** اور تحقیق دیکھا آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار جل وعلا کو دو بار **ف** ح ایک بار نزدیک
سدرۃ المنتہی کے اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نے کہا کہ احتمال ہی کہ دل سے دوبارہ دیکھا ایکبار دل سے اور ایکبار آنکھ سے
اسلیئے کہ نہین کہا کسی نے کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا آنکھون سے دو بار **وعن** الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ
فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللهَ تَعَالَى
قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ
فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا
ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرَئِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَأَيْنَ قَوْلُهُ
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ
أَتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ اور روایت ہی شعبی سے کہ کہا ملاقات کی ابن عباسؓ نے کعب احبار سے عرفات
مین روز عرفہ کے پس پوچھا ابن عباسؓ نے کعب سے ایک خبر سے یعنی رویت حق جل وعلا کی سے دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نے یعنے بسبب
استعظام اور استبعاد اس سوال ابن عباسؓ کے یہان تک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نے یعنے تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سے آواز نکلی جیسے کہ گنبد مین کوئی
بولتا ہی تو ویسے ہی آواز وہان سے آتی ہی پس کہا ابن عباسؓ نے کہ ہم اولاد ہاشم ہین **ف** ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین
پوچھتے ہم ایسی خبر کہ بعید ہو عقل سے اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کے ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سے کیا ہی ہمنے تامل کر و
اور ساتھ غصہ اور استبعاد کے جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباسؓ نے یہ مبالغہ کیا کعب
احبار نے تامل و تفکر کیا **ترجمہ** پس کہا کعب نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسیٰؑ کے پس کلام کیا اللہ نے
موسیٰؑ سے دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسرے کوہ طور پر اور دیکھا اوسکو محمدؐ نے یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار
نے یہ کلام توریت سے نقل کیا کہا مسروق نے کہ شعبی یہ حدیث روایت اوس سے کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہؓ کے پاس پیچھے بعد
دیکھنے مناظرہ ابن عباسؓ اور کعبؓ کے اور سننے اس کلام کے کعب سے پس کہا مین نے عائشہ سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

پروردگار اپنے کو پس کہا عائشہؓ نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑے ہوگئے بسبب اُسکے بال میرے بدن کے یعنے چونکہ مین معتقد ہون اُسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنے سے دنیا مین اور وقوع اُسکا محال ہی مارے عظمت و ہیبت اُسکی کے میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے کہا مین نے ٹھیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا اُنکا تھا تاکہ سوال و جواب اُنسے کرین پھر پڑھی مین نے یعنے اثبات رویت کے لیئے یہ آیت تحقیق دیکھین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد مسروق کے پڑھنے آیت سے نشانی بڑی ہی کہ دلالت کرے عظمت شان اللہ تعالیٰ کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرتؐ کے اور مقصود اس سے رویت بصری ہی کہ یا دل کی ترجمہ پس کہا عائشہؓ نے کہان لیجاتی ہین تجکو آیتین یعنی خطا کی تو نے آیتون کے معنی سمجھنے مین کہ انکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے سوا اسکے نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیلؑ ہی جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دے کہ آنحضرتؐ نے چھپایا کچھ اس چیز سے کہ حکم کیئے گیے ساتھ اظہار اُسکے کے ف ع یعنے احکام و شرائع جیسے کہ دلالت کرتا ہی اُسپر قول اللہ تعالیٰ کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا عام ہی سب سے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونے اہل بیت کے ساتھ بعض احکام کے ت یا خبر دے کہ جانتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک اُسکے ہی علم قیامت کا اور اوتارنے مینہ کا یعنے آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیلؑ کو یعنے اُنکی صورت اصلیہ مین نہین دیکھا جبرئیلؑ کو اُنکی صورت اصلیہ مین بے تمثل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی کے ف ع جیسے فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ت اور یکبار جیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکھا آنحضرتؐ نے اور جبرئیلؑ کو درحالیکہ اُنکے لیئے چھ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی اور اختلاف کے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یون آیا ہی کہ کہا مسروق نے کہ کہا مین نے عائشہؓ سے پس اگر نہ دیکھا محمدؐ نے پروردگار کو تو کہان ہی اور کسپر محمول ہی قول حق سبحانہ تعالیٰ کا پھر نزدیک آیا پس اوتر آیا اور متعلق ہوا ساتھ اُسکے ف ع یعنے پس ظاہر متبادر یہ ہی کہ ضمیر دنی کی پھرتی ہی طرف اللہ کے اور ضمیر فتدلی کیطرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی فکان قاب قوسین مین اور بعد اسکے فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نے ت کہا عائشہؓ نے کہ یہ یعنے مرجع ضمیر کا سب مین جبرئیل علیہ السلام ہی ف ع یعنے نہ رب سبحانہ پھر بیان کیا عائشہؓ نے واسطے بیان و دفع اس اشکال کے کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے جبرئیلؑ کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویت اُنکے کی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہؓ نے ت کہ آتے تھے جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ صورت ایک مرد کے یعنے مشکل اور اکثر بصورت وحیہ کلبی کے اور تحقیق جبرئیلؑ آئے آنحضرتؐ کے پاس اس بار مین یعنے اجیاد مین بیچ صورت اپنی کے کہ وہ صورت اصلی اُنکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو ف ع یعنے مانند اس ہیئت کے دیکھا تھا اُنکو شب معراج مین اُنکی صورت اصلی مین بر وجہ تحقیق کے یہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتے ہین ساتھ قول کعب کے اور اختیار اُسکو کیا کہ آنحضرتؐ نے دیکھا اللہ تعالیٰ کو دو بار باجتماع رویت کے آنکھ یعنی یا بصیرت کے یا ایک ان دونون کے بصیرت سے اور دوسرے بصر سے باوجود اتفاق کے اسپر کہ نہین دیکھا آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے دو بار واللہ اعلم اور اسی پر نفی عائشہؓ کی پس احتمال ہی یہ کہ حمل کیجاوے حلق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کے اور جواز رویت اُنکی کے دل سے اور ظاہر اول ہی فتدبر و تامل کہا حافظ ابن حجر نے کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کے اور نفی عائشہؓ کے یہ ہی کہ حمل کیجاوے نفی عائشہؓ کی اوپر رویت بصر کے اور اثبات ابن عباس کا اوپر

روئیت دل کی نہ مجرد علم اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کا علی الدوام اور روئیت جو حاصل ہوئی حضرتؐ کو پیدا کی گئی حضرتؐ کے قلب مین جیسے کہ پیدا کی جاتی ہی روئیت آنکھ کی واسطے دیکھنے غیر اللہ تعالیٰ کے **وعن ابن مسعود** فی قولہ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وفی قولہ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وفی قولہ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قال فیہا کلہا رای جبرئیل لہ ستمائۃ جناح متفق علیہ وفی روایۃ الترمذی قال مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فی حلۃ من رفرف قد ملأ ما بین السماء والارض ولہ وللبخاری فی قولہ وَلَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قال رای رفرفا اخضر سد افق السماء

اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے پس ہوا قرب معنوی درمیان بندے اور رب کے یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار دو کمان کے اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اُن دونون کے سے یا کمتر اُس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے نہین جھوٹ پایا دل نے وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے بیچ تفسیر ان سب آیتون کی کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطے انکے چھ سو بازو تھے ف ع یعنے یہ سب ضمیرین پھرتی ہین جبرئیل کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہی اُس تاویل کے کہ عائشہؓ نے کی آیتون مذکورہ مین جیسے کہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضے علما ہمارے نے کہ ابن مسعودؓ اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعودؓ نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے نہین جھوٹ پایا دل نے اُس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو بیچ ایک جوڑے کے کپڑون سبز سے درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اُس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھین آنحضرتؐ نے آیتین پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے کہ دیکھا آنحضرتؐ نے رفرف خضر کو یعنے سبز کپڑون والیکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو ف ح تنبیہ یہ جو کہا اس سے معلوم ہوا کہ بیچ روئیت آنحضرتؐ کے پروردگار تعالیٰ کو شب معراج مین چشم سر سے صحابہ کو اختلاف ہی عائشہؓ نفی اُسکی کرتی ہین اور ابن عباسؓ اثبات اور ساتھ ہر ایک کے اُنہین سے جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کے تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئے ہین اور بعضون نے توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کے ہین اور شیخ محی الدین نوویؒ نے کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علما کبار کے یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے دیکھا پروردگار اپنے کو سر کی آنکھون سے اور کہا کہ اثبات اُسکا سوا سننے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہو سکتا اور عائشہؓ نے اُسکے انکار مین حدیث سے نہین کیا اور کچھ سنکر حضرتؐ سے روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اُنکا بقول حق سبحانہ کے مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اور بقول اللہ تعالیٰ کے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ اور جواب اُسکا یہ ہی کہ نفی کیا آیت پہلی مین کلام حالت روئیت مین بھی اور اِدراک نفی روئیت بے کلام کے لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ نفی مطلق روئیت کی نہین سمجھی جاتی اور بعضے علما نے کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اُنہون نے یہ قول سوا سننے کے آنحضرت سے نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بات ظن و اجتہاد سے کہین اور ابن عمرؓ نے اس مسئلہ مین ابن عباسؓ سے تکرار کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمدؐ نے اپنے رب کو پس اُنہون نے کہا کہ ہان دیکھا اُسکو پس ابن عمرؓ نے تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور معمر بن راشد نے کہا کہ عائشہؓ ہمارے نزدیک ابن عباس سے زیادہ علم نہین رکھتین تھی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سے بھی ثبوت روئیت ہی وسئل مالک بن انس عن قولہ تعالیٰ اِلٰی رَبِّہَا

نَاظِرَۃٌ فَقِیْلَ قَوْمٌ یَقُوْلُوْنَ اِلٰی ثَوَابِہٖ فَقَالَ مَالِکٌ کَذَبُوْا فَاَیْنَ ھُمْ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِکٌ اَلنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَعْیُنِھِمْ فَقَالَ لَوْ لَمْ یَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَمْ یُعَیِّرِ اللّٰہُ الْکُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور پوچھے گئے امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی سے کتنے منہ ہونگے روز آخرت کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے پس کہا گیا یعنے امام مالک سے کہ ایک قوم یعنے معتزلہ اور مانند انکے کے اہل بدعت میں سے کہتے ہیں کہ مراد آیۃ مذکورہ میں دیکھنا طرف ثواب پروردگار کے ہی نہ طرف ذات اُسکی کے پس کہا امام مالکؒ نے جھوٹے ہیں وہ پس کہاں ہیں وہ اور کیون نہ دیکھے سمجھے معنی قول حق تعالیٰ کے سے کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال انکے کے فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکھنے پروردگار کے سے اُس روز منع کیے جاوینگے ف ح یعنے نہین دیکھنے کے اُسکو اور حجاب اشد عذاب ہی جیسے کہ رویت ہر ثواب سے افضل ہی اور معنی یہ ہین کہ کہاں گئی ہی انکی عقل کہ پڑے ہین اس سے غفلت اور بعید مین مفہوم اس قول سے اور وہ یہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگے بلکہ دیکھینگے ت کہا مالک نے کہ لوگ یعنے مسلمان دیکھینگے طرف اللہ تعالیٰ کے روز قیامت کے اپنی آنکھون سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے تو نہ عار دلاتا اللہ کافرون کو ساتھ ہونے انکے کے محجوب دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنے کفار کے حق مین حقا تحقیق کفار اپنے پروردگار سے اُسدن پردے مین ہونگے ف ح یعنے عذاب کرنا اور عار دلانا اُسی صورت مین ہی کہ اور نعمت دیدار سے محظوظ اور مخصوص ہون اور یہ محروم و مخذول اور اگر مومن بھی محجوب ہون تو سرزنش کافرون کو کیون ہو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وعن** جابر عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَھْلُ الْجَنَّۃِ فِیْ نَعِیْمِھِمْ اِذْ سَطَعَ لَھُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَھُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ قَالَ وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ قَالَ فَیَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّعِیْمِ مَا دَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْھُمْ وَیَبْقٰی نُوْرُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی جابرؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتون مین مشغول ہونگے ناگہان نکلیگا اور ظاہر ہوگا انکے لیے ایک نور بڑا پس اُٹھاوینگے سر اپنے تا دیکھیں نور کو پس ناگہان دیکھینگے کہ پروردگار تعالیٰ نے تجلی کی ہی انپر اوپر انکے سے پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ سلام ہی تمپر اے بہشتیون اور یہ یعنے سلام رب کا یعنے شاہد اسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کے لیے ہی سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالیٰ طرف انکے اور دیکھینگے وہ طرف اللہ تعالیٰ کے پس نہ التفات کرینگے طرف کسی چیز کے نعمتون بہشت مین سے جب تک کہ دیکھینگے طرف اللہ تعالیٰ کے یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالیٰ انکی نظرون سے یعنے ساتھ واقع کرنے حجاب کے انپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق اور سرور اسکا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ح یہ پردہ اور پوشیدگی بھی جملہ لطف و مہربانی سے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندون پر اسلیے کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین لگا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت انکی نہین ہی ایک زمانہ چاہیے کہ اسمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکھکر مستحق اور تجلی کے ہون اور ہر بار لذت و ذوق جدید پاوین **بَابُ صِفَۃِ النَّارِ وَاَھْلِھَا** باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُکُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَھَنَّمَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَیْھِنَّ بِتِسْعَۃٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّھُنَّ مِثْلُ حَرِّھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ نَارُکُمُ الَّتِیْ یُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِیْہِ عَلَیْھَا وَکُلُّھَا بَدَلَ عَلَیْھِنَّ وَکُلُّھُنَّ

روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمھاری آگ کی یعنی دنیا کے ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے
ف ح یعنے آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سے شاید کہ مقصود عدد ستر سے بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور بیچ
ذکر اس عدد کے ارادہ اس معنی کا معہود و متعارف ہی ت کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنے عذاب نار دوزخ مین
پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنے آگ سخت کے اسسے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر انہتر جزو ہر ایک ان انہتر جزون مین
سے مانند گرمی اس آگ تمھاری کے ہی ف یہ وہ مضمون پہلے فقرہ کا ہی کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمھاری کے ایک جزو ہی ستر جزون آگ دوزخ
کے سے تاکید کے لیئے تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہی اور چاہیے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتے تمھاری
آگ یعنے عذاب خدا اشد چاہیے عذاب خلق سے تا ممتاز ہو عذاب اسکا اورون کے عذاب سے اور اسی لیئے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف
عذاب کے رت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیئے گئے بخاری کے ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمھاری کہ جلاتے ہین
اس آگ مو ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخ کے سے اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجاے علیہن اور کلہن کے یعنے بخاری کی روایت مین
ہی نفضلت بتسعة وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی نفضلت علیہا بتسعة وستین جزءا کلہا **وعن** ابن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی دوزخ یعنے اس مکان سے کہ پیدا کیا ہی اسکو اللہ تعالے
نے انہین اسعدن یعنی دن قیامت کے اس دوزخ کے لیئے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ستر ہزار فرشتے ہون گے کھینچین گے
اسکو ف ع یعنے یہان تک کہ کھینچ کے اسکو ایسی زمین مین کہ نہین رہیگی جنت کے لیئے راہ مگر پل صراط اسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا یہ
ہو گا کہ روکے وہ نکلنے سے محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالے نے نگاہ رکھیگا اس سے اور بچا لیگا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** النعمان بن بشیر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منہما
دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاھونہم عذابا متفق علیہ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبک ترین دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہو گا کہ ہونگی
اسکے لیئے دو پاپوشین یعنی نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش ماریگا ان دونون سے یعنے دونون نوعون سے کہ وہ درحقیقت
پاپوشین ہین اور دونون تسمے دماغ اسکا جیسے کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اس سے عذاب مین
یعنے بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اسکی کے حال غیر پر اپنے حال کے اور تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیون کا ہو گا عذاب مین ف ع اس سے
صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہون گے عذاب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اھون اھل النار عذابا ابو طالب وھو منتعل بنعلین یغلی منہما دماغہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبکترین دوزخیون کا عذاب مین ابو طالب ہی اور وہ دو پاپوشین
پہنے ہو گا کہ جوش مارے گا انسے دماغ اسکا ف ع تخفیف عذاب کی اسکو اس سبب سے ہو گی کہ تھا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سے پس جب وہ باعث تخفیف کا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے دیا جاویگا جزا موافق
ت نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اھل الدنیا من اھل النار

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنے اعظم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنے ڈلایا جاویگا دوزخ مین جیسے کہ کپڑے کو شکی مین رنگ کرنے کے لیے ڈالتے ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکھی تونے بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے یعنے ڈر سے دوزخ کے جانے مین تمام ناز و نعمت و آسائش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز دیکھتا ہی نتھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روئے محنت اور غم کی دنیا مین سے بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کے آیا دیکھی تونے محنت کبھی اور آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذرے مجھپر سختی کبھی یعنے دنیا مین اور نہ دیکھی مین نے سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونے کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کے **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالے واسطے سہل ترین دوزخیون کے عذاب مین دن قیامت کے کہ اگر ہوو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سے آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا اسکا تو اسکے یعنے دیتا تو اسکو اور اپنے تئین عذاب دوزخ سے چھڑاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ تعالےٰ چاہا تھا مین نے تجھسے اور حکم کیا تھا مین نے تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال آنکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتھ میرے کبھی چیز کو **ف** ع کہا مظہر نے کہ ارادہ یہان معنی امر کے ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کے یہ ہی کہ جو کچھ جاری ہوتا ہی عالم مین بلا شبہ ہوتا ہی اسی کے ارادہ اور مشیت سے اور امر کبھی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اسکی کے اور طیبی نے کہا ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیا جاوے ارادہ یہان میثاق کے لینے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم الخ بقرینہ قول اللہ تعالےٰ کے وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوے اباء یہان نقض عہد پر **ت** پس توڑا تونے عہد اور فرمان برداری نکی میری امر و نہی کی اور باز نہ رہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنے بتون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوے ساری چیزین زمین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے انمین سے وہ ہون گے کہ پکڑے گی انکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ کمر تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ چنبر گردن تک **ف** ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا مختلف ہونے مین **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ ۵۰

فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونوں مونڈھوں کافر کے دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کیبیچ صورتون مردون کے پھر ہانکے جاوینگے طرف قیدخانہ کے جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون کے یہ ہی کہ مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیون کے ہون گے کہ روندے جاوینگے اسمین پھر بڑے ہوجاوینگے اسمین بدن انکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور موٹاپا اسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا نقل کی یہ مسلم نے وذکر حدیث ابی ہریرۃ اشتکت النار الی ربہا فی باب تعجیل الصلوۃ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اسکی یہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوٰۃ کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوقد علی النار الف سنۃ حتی احمرت ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی ابیضت ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی اسودت فہی سوداء مظلمۃ رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہان تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی تو سفید ہوجاتی ہی اسلیے کہ سرخی اسکی آمیزش دھوئین سے ہوتی ہی ت پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکھتی ف ع یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسے کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کے کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سے اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اعدت للکافرین ساتھ صیغہ ماضی کے ت نقل کی یہ ترمذی نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرس الکافر یوم القیمۃ مثل احد وفخذہ مثل البیضاء ومقعدہ من النار مسیرۃ ثلث مثل الربذۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اسکی مانند بیضاء کے کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنے اسکے کی دوزخ مین مقدار تین دن کے مانند ربذہ کے ف ع ربذہ ایک گانوں ہی مدینہ کے گانوون میں سے کہ مدینہ سے تین دن کی راہ ہی پس مثل الربذہ سے مراد یہ ہی مثل بعد ربذہ کے مدینہ سے ت نقل کی یہ ترمذی نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غلظ جلد الکافر اثنان واربعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جہنم ما بین مکۃ والمدینۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف ع لفظ جامع کی اون مین اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اسکے مانند کوہ احد کے ہونگے اور تحقیق جگہ بیٹھنے اسکے کی دوزخ مین مقدار اس مسافت کے ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہی یعنے دس باران دن کی ف کہا ابن حجر نے اختلاف ان مقدارون کا بسبب اختلاف تعذیب کفار کے ہی دوزخ مین یعنے جسکو عذاب زیادہ ہوگا اسکے لیے جگہ بیٹھنے کی بھی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اسکی جگہ بھی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجھنا چاہیے واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر لیسحب لسانہ الفرسخ والفرسخین یتوطاہ الناس رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کافر البتہ کھینچے گا زبان اپنی تین کوس اور چھ کوس روندینگے

اُسکا اوسکے بیچ قدمون سے اور چلیگی اُسپر نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیَہْوِیْ بِہٖ کَذٰلِکَ فِیْہِ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی سعید سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ سے چڑہایا جاویگا اُسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اُس سے ایسی ہی یعنے ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنے ہمیشہ چڑہنے اور اُوترنے مین رہیگا نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ کَالْمُہْلِ اَیْ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰی وَجْہِہٖ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْہِہٖ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے بیچ قول اللہ تعالے کے ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنے درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہی مانند مہل کے جوش ماریگا پیٹون مین پس آنحضرتؐ نے بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مُنھ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست مُنھ اُسکیکا اُسمین یعنے مارے گرمی کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِہِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِہٖ فَیَسْلُتَ مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ وَہُوَ الصَّہْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پہنچیگا پانی گرم یہانتک کہ پہونچیگا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اُس چیز کو کہ اُسکے پیٹ مین ہی یعنے انتین وغیرہ یہانتک کہ نکلیگا اُسکے دونون قدمون سے اور یہ ہی صہر فتح صہر ساتھ زبر صاد مہملہ کے اور جزم ہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالے کے یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنے ڈالا جاویگا اُنکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اُنکے پیٹون مین ہی اور گلائے جاوینگے پوست اُنکے یعنے تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اُنکی ظاہر و باطن مین **ت** پھر اُسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا **ف** ح یعنے بحال خود آجاویگا پوست اور انتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اوپر پیٹ کا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ مین ہی جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلناہم جلودا غیرہا **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَّتَجَرَّعُہٗ قَالَ یُقَرَّبُ اِلٰی فِیْہِ فَیَکْرَہُہٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْہُ شَوٰی وَجْہَہٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَۃُ رَاْسِہٖ فَاِذَا شَرِبَہٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِہٖ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَہُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُہْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول حق تعالے کے پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اُسکا اُوپر ہوا پانی سے کہ زرد آب دوزخیونکا ہوگا درحالیکہ پیوینگے اُسکو گھونٹ گھونٹ یعنے بتکلف بسبب حرارت و تلخی اُسکی کے فرمایا آنحضرتؐ نے نزدیک لایا جاویگا زرد آب طرف مُنھ اُسکے کے پس ناخوش جانیگا اُسکو پس جب پلایا جاویگا اُسکے دہانہ سے بھون ڈالیگا اُسکے مُنھ کو اور گر پڑیگا پوست سر اُسکے کا پس جسوقت کہ پیویگا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اُسکی انتون کو یہانتک کہ نکلوا دیگا اُسکے دبر سے پس فرماتا ہی اللہ تعالے اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اُنکی انتون کو اور فرماتا ہی اللہ تعالے یعنے اور جگہہ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کیئے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند گھلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا مونھونکو بری پینے کی چیز ہی وہ پانی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال

قَالَ سُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیواریں ہونگی مٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سے کہ دوزخیوں کے زخموں سے بہیگا ڈالا جاوے دنیا میں تو البتہ سڑ جاویں اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی آیۃ کہ ڈرو خدا سے حق ڈرنے اُسکے کا یعنے جیسا کہ لائق ہی **ف** ع یعنے واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو سیات سے اور ابن مسعود نے یہ تفسیر کی ہی ساتھ قول اپنے کے ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے تصحیح کیا ہی اسکو محدثوں نے پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اسمیں تو کچھ اشکال ہی نہیں ہی اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتھ قول اللہ تعالے کے فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسرین نے **ت** اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام میں **ف** ح یعنے مسلمان رہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سے اور ترک اسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کئے آنحضرت نے اس تقریب سے بعضے عذاب دوزخ کے اور ذکر کیا اسکو راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت تھوہڑ کے سے ٹپکے بیچ گھر دنیا کے تو البتہ تباہ کر دے دنیا والوں پر انکے اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اُسکا کہ تھوہڑ خوراک اُسکی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوزخی دوزخ میں تیوری چڑہی اور دانت کھلے ہونگے **ف** ع اخیر معنی کالحون کے مناسب ہیں تفسیر آنحضرت کی جیسے کہ بیان کیا اسکو اونے ساتھ قول اپنے کے **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھونیگی کافر کے منھ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹھ جاویگا ہونٹ اوپر کا اُسکا یہاں تک کہ پہونچیگا درمیان سر اُسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اُسکا یہاں تک کہ پہونچیگا اُسکی ناف تک نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ فَتُقَرَّحَ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آنحضرت نے ای لوگوں روؤ یعنے خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنے اسلئے کہ نہیں ہی امر اختیاری تو تکلف کرو رونے میں اور تصور کرو احوال کا کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنے کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو رودینگے دوزخ میں یہانتک کہ آنسو انکے بہینگے خون ہوکر کہ گویا وہ آنسو نالیاں ہونگی یہانتک کہ ہو چکینگے آنسو بس نہینگے خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکھیں

یا زخمی کر دین گے خون آنکھون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین انکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون نقل کی یہ ترمذی نے شرح السنہ مین یعنے ساتھ اسناد اپنی کے **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اھل النار الجوع فیعدل ما ھم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انھم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیرفع الیھم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوھھم شوت وجوھھم فاذا دخلت بطونھم قطعت ما فی بطونھم فیقولون ادعوا خزنۃ جھنم فیقولون الم تک تاتیکم رسلکم بالبینت قالوا فادعوا وما دعوا الکفرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یملک لیقض علینا ربک قال فیجیبھم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائھم واجابۃ مالک ایاھم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منھا فان عدنا فانا ظلمون قال فیجیبھم اخسئوا فیھا ولا تکلمون قال فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال عبد اللہ بن عبد الرحمن والناس لا یرفعون ھذا الحدیث رواہ الترمذی ۔ ہے

اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنے مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اس حالت کے کہ کافر اسمین ہون گے کہ عذاب دوزخ ہے **ف** ع ح یعنے الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون انکے کے ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کے برابر ہے ترجمہ پس فریاد کرین گے الم بھوک سے پس فریاد رسی کیے جاوین گے ساتھ کھانے کے ضریع سے **ف** ع ضریع نام ایک گھاس خار دار کا ہے کہ حجاز مین ہوتی ہے نہین پاس آتا اسکے کوئی جانور بسبب خبث اسکی کے اور اگر کھا بھی جاتا ہے تو مرجاتا ہے اور مراد یہان کانٹے ہین آگ کے کہ ایلوے سے زیادہ تلخ ہون گے اور مردار سے زیادہ بودار اور آگ سے زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرین گے کھانے کے لیے یعنے بسبب نفع پانے کھانے پہلے کے پس فریاد رسی کیے جاوین گے ساتھ کھانے گلوگیر کے **ف** ع یعنے جو کہ گلے مین جائیگا نہ نیچے اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنے قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے اسمین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما **ت** پس یاد آویگا انکو کہ وہ تحقیق اوتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرین گے واسطے پینے کے ٹک چیز کے یعنے اُن کھانون کے اُوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف انکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنے حسن بلسنون مین گرم پانی ہون گے وہ زنبورون سے اوٹھا کر دیئے جاوین گے یعنے ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہون گے پاس گرم پانی کے انکے مونہون سے بھون ڈالین گے انکے مونہون کو پس جب داخل ہون گے یعنے اقسام اس چیز کے کہ ان ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سے انکے پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین گے اُس چیز کو کہ انکے پیٹون مین ہوگی یعنے انتڑیون وغیرہ پس آئین گے دوزخی دعا کروای نگہبان تو دوزخ کے اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہین گے نگہبان دوزخ کے کہ آیا نہین آتے تھے تمھارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کے کہین گے دوزخی کہ ہان آتے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہین گے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنے جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرینگے کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی

کہ یہ پکار ان کا ری اور بیفائدہ کی ہے ف ع یعنے اسلیے کہ نہین نفع دیگی دعا انکو اسوقت نہ انکی دعا نہ اور کسی کی اور یہ نہین دلالت کرتا ہی
اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہی اس سے بعضے علما نے حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے
مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہین گے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنے جب
مایوس ہونگے دوزخی دعا کرنے اور شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے انکے لیے تو یقین کرین گے کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کے
عذاب سے خیر سوتا ہی طلب کر دیا معنی یہ ہین کہ ملائکہ انسے کہین گے کہ پکارو مالک کو ہر نوع ت پس کہین گے دوزخی ای مالک دعا کر اپنے رب سے
تا حکم کرے ہمارے مرنیکا رب تیرا یعنے تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا انکو مالک یعنے اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف
کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہی مین ہوگے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنے بعضے صحابہ سے موقوفاً یا مرفوعاً یہ کہ درمیان
پکارنے انکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے انکو ہزار برس ہون گے یعنے اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب باقی رہینگے فرمایا آنحضرت
نے پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار
سے یعنے رحمت و قدرت و مغفرت پس کہین گے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور جزم
قاف سے اور ایک قراۃ مین شقاوۃ زبر سے ہی اور یہ دونون لغت آئی ہین معنی ضد سعادت کے اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب جو ہی
کہ مقدر رہی ساتھ خاتمہ بد کے ترجمہ اور رہے ہم قوم گمراہ یعنے راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال آگ سے پس اگر پھیرین پھرین ہم طرف
کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر ف ع اور یہ بھی جھوٹ ہی کہین گے اسلیے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون
ت پھر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار انکو دور رہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے
یعنے دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرت نے پس نزدیک اسکے ناامید ہون گے ہر بھلائی سے ف ح دوزخ کے
نگہبانون کو پکارنا کچھ سودمند نہوا مالک سے چاہا کہ مارے انکو پروردگار تعالے فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی و زاری کی قبول نہین کی
اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین ت اور نزدیک اسکے شروع کرین گے نالہ و فریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ واویلا کرنے
مین ف ع زفیر اول آواز گدھے کی ہی جیسے کہ شہیق آخر آواز اسکی فرمایا اللہ تعالی نے لہم فیہا زفیر و شہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے
کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتے ہین اس حدیث کو ف ح یعنے حضرت تک نہین پہونچاتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ یہ
موقوف ہین ابو درداء پر یعنی انکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیے کہ یہ خبر قیامت
کے روز گفتگو نے دوزخیون کے بغیر سننے کے حضرت سے کوئی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نے یعنے مرفوع جیسے کہ
معلوم ہوتا ہی ابتدا حدیث سے **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَازَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْكَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ
خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ف ع یعنے خبر دی مین نے تمکو اسکے ہونیکی اور اسکی شدت کی اور
ڈرایا مین نے تمکو اسکے طرح بطرح کے عذابون سے کہ تا بچو اسسے یہانتک کہ کہا مین نے اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت پس متصل و مکرر کہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سے کہتے تھے اسکو اور ہلتے جاتے تھے یہانتک کہ اگر ہوتے آنحضرت اس جگہ مین کہ مین ہون

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحاجت الجنۃ والنار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنۃ فمالی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطہم وغرتہم قال اللہ تعالی للجنۃ انما انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحد منکما ملؤہا فاما النار فلا تمتلی حتی یضع اللہ رجلہ تقول قط قط قط فہنالک تمتلی ویزوی بعضہا الی بعض فلا یظلم اللہ من خلقہ احدا واما الجنۃ فان اللہ ینشئ لہا خلقا متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑین آپسمین جنت اور دوزخ **ف** ح یعنے ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنے حال سے کہ کیون ایسا ہوا اور اسیلیے جواب دیا اللہ تعالے نے کہ یہ مقتضاے مشیت اور اختیار میرکا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مین نے اور دوسرے کو محل و مکان قہر و غضب کا **ت** پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر ضعیف لوگون مین سے یعنے بدن مین اور مال مین حقیر اور گمنام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے **ف** ع ح یعنے اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک تو قدر والے ہین اور ایسی ہی انکے نزدیک کہ جو پہچانتے ہین انکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حصر سے غالب ہی یعنے اکثر اور اغلب ایسے ہی ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی اسمین داخل ہونگے یا مراد رکھین ضعفا سے فروتنی کرنیوالے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنیوالے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سے اپنے نزدیک **ت** اور نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر بھولے فریب کھا جانے والے **ف** ع لفظ غرۃ غین کے زبر اور ر کی تشدید سے معنے عدم تجربہ اور وجود غفلت کے یعنے ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سے شاغل ساتھ ہم عقبی کے جیسے کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنے بہشتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کے کہ وہ ایسے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون **ت** فرمایا اللہ تعالے نے بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کے رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون اپنے بندون مین سے **ف** ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اور پر وصف کمال کے اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک ان دونو مین سے قبیلہ عدل سے ہی اور دوسرے ساتھ فضل سے ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کے لیئے تم مین سے پری اسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دونگا لوگون سے بس ای پر دوزخ پس نہین بھرنے کی **ف** ع فرماتا ہی اللہ تعالے یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید یعنے بس طلب کریگی زیادتی اور نہین بھرنے کے دوزخیون سے کہ مقرر ہین اسکے لیئے **ت** یہان تک کہ رکھے گا اللہ تعالے اسمین پانون اپنا کہے گی دوزخ بس بس بس **ف** ح ع اطلاق پانون کا حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا یہ کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہی اس سے حق ہی اور دریافت کیفیت اسکی کے نہ پڑے مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین ارباب تاویل کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اسکی کا ہی اور بعض

اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اس چیز کے کہ مناسب ذات اقدس کے ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوے **ت** پس اسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعضے اجزا اسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کیجاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کسی کو **ف** ع کہ بے گناہ کیے دوزخ مین ڈالے اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخ کو انسے بھرے اور مراد ظلم سے از روے صورت کے ہی و الا اگر بیگناہ کو بھی داخل کرے حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنے ملک مین کرے ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ صورت مین بھی ظلم نہین کرنیکا **ت** اور واسطے بہشت پس تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کریگا اسکے لیے ایک خلق جدید **ف** ح کہ بے سابقہ عمل کے انکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اپنی ہی کو بے گناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے انسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہو گی دوزخ باین صفت کہ ڈالے جاوینگے اسمین یعنی جن و انس اور کہے گی دوزخ آیا ہی کچھ زیادتی یعنے بھر نگی نہین اور بس نہین کرنے کی طلب زیادتی سے یہان تک کہ رکھے گا اللہ تعالیٰ کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگے بعضے اجزا دوزخ کیطرف بعض کے اور تنگ ہو جاینگے پس کہے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی کہ بھر گئی مین اور ہمیشہ رہے گی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنے زیادہ مکان کہ خالی ہون گے رہنے والون سے یہان تک کہ پیدا کریگا اللہ تعالیٰ بہشت کے لیے ایک خلق کو پس بساویگا اس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وذکر** حَدِيْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسکے اول مین یہ کلمے ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے انسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی مین نے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اس چیز کے کہ تیار کی ہی اللہ تعالیٰ نے بہشتیون کے لیے بہشت مین **ف** ع یعنے ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے تیار کر رکھین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ انکا گذرا ہی **ت** پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سنے گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اسمین **ف** ح یعنی طمع کریگا اسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اسکی حاصل کرنے مین بسبب خوبی اور سرور اسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی

جا ہیگا کہ اُسمین داخل ہووت پھر گھیرا اُسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے ف ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی بمعنی مشقت و شدت کے ومراد اس سے تکالیف شرعیہ
ہین قسم اوامر و نواہی سے کہ نفس پر دشوار ہی کرنا انکا پس اُنکو گرد بہشت کے گھیرا کہ جب تک کوئی اُن مکارہ مین نہ پڑے بہشت کو نہ پہنچے ت
پھر فرمایا اللہ تعالے نے کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنے دوبارہ اسلیئے کہ اب اُسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہی باعتبار حوالی
اُسکیکے پس گئے جبرئیلؑ اور نگاہ کی اُسکی طرف یعنے اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اُسکے گھیرا ہی پھر آئے جبرئیلؑ اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت
کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنے بسبب وجود مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنے بسبب
اُنکے دشوار ہی بہشت کو پہنچنا فرمایا آنحضرتؐ نے پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیلؑ جا اور دیکھہ طرف اُسکے کہ کیا درا مینے
اور بری چیز پیدا کی ہی مین نے فرمایا حضرتؐ نے پس گئے جبرئیلؑ اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیلؑ اور عرض کی کہ ای پروردگار تیری
قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنے گا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اُس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوینگا اُسمین پس گھیرا اُسکو اللہ تعالے نے
ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہونکے پھر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرتؐ نے پس گئے جبرئیلؑ اور نہ
نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کی جبرئیلؑ نے کہ ای رب میرے قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اب اس سے کہ باقی نہین ہیگا کوئی کہ داخل ہوگا
دوزخ مین ف ح ع یہ شہوات و معاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس و طبیعت مین سے باقی نہین رہنے کا کہ میل اُسکی طرف نہ کرے اور بسبب
اُسکے دوزخ مین نہ درآوے اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذرے حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار بالشہوات ت نقل کی یہ
ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمَ الصَّلٰوۃَ
ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ قِبَلَ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ ہٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ
اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہمکو ایک دن پھر چڑھے منبر پر پس اشارہ کیا
اپنے دست مبارک سے قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجکو اب اُسیوقت کہ پڑھائی مین نے تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی
بیچ جانب آگے اس دیوار کے ف ح لفظ قبل ساتھ زیر قاف اور زیر بے کے بھی اور پیش دونون کے بھی روایت ہی اور ساتھ پیش قاف اور جزم
بے کے بھی آیا ہی سب بمعنی مقابل کے ت پس نہین دیکھی مین نے کوئی چیز قسم دیکھنے کے چیزون سے مانند اُس چیز کے کہ دیکھی مین نے آج نیکی و بدی مین ف
ح یعنی بہشت کو خوبتر دیکھنے کے چیزون سے پایا مین نے اور دوزخ کو بدترسب دیکھنے کی چیزون سے یہان شبہ لاتے ہین کہ بہشت دوزخ باوجود
اُس طول و عرض کے کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتے ہین کہ جیسے کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی
مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اُسکے ہو طول و عرض مین اور یہ بھی ہی کہ حدیث سے یہ نہین لازم
آتا کہ بہشت دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتے ہین کہ تصویر اُسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنے اُسکے پس ہو سکتا ہی کہ دکھانا
اُسکی مثال کا اُسطرف ہو اور وجود مثال اور جگہ اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنة والنار فی عرض ہذا الحائط یعنے
دیکھا مین نے بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور بجزم رے سے بمعنی ناحیہ اور جانب کے اور یہان بھی یہی اشکال آتی ہین
اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بھی کہا ہی علما نے کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکھا مین نے اس حال مین کہ بہشت و دوزخ اُس دیوار کی
جانب مین تھین بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکھا مین نے اُنکو درحالیکہ مین اُس جانب مین تھا اور اس صورت مین کچھ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقة الحال
ت نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِکْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ

باب ہے بیچ بیان ابتدائے پیدایش کے اور ذکر پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ف ح کہ آغاز امر دین وملت کا اور اصلاح اور نظام امور عالم کا انہیں سے ہے اور ابتدائے پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہے جاننا چاہیے کہ ملتوں والے بلکہ مجوس سب متفق ہیں اسپر کہ عالم حادث ہے یعنی عدم سے وجود میں آیا ہے یعنی کہ کوئی چیز نہ تھی سوائے خدا کے پھر پیدا کیا اُسنے اور عمدہ اس باب میں خبر مخبر صادق کی ہے کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیئ پس پیدا کی لوح وقلم اور لکھی ایک کتاب پہلے پیدا کرنے خلق کے بعد اُسکے پیدا کیا عرش وکرسی اور آسمانوں اور زمینوں اور فرشتوں اور جن وانس کو جیسے کہ حدیثوں میں آیا ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ اجسام حادث ہیں ساتھ ذوات اور صفتوں اپنی کے پس بعضے اسپر ہیں کہ اول مخلوق اجسام میں پانی ہے اسلئے کہ وہ قبول کرتا ہے تمام صورتوں کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوے اور اُسکے خلاصہ سے آگ پیدا ہوئی اور دھوئیں سے آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید میں آیا ہے اور یہ قول نسبت کیا گیا ہے طرف بعض حکماء کے نام اُسکا طالس ملطی ہے ولیکن کہا ہے علماء نے کہ اُسنے یہ قول مشکوٰۃ نبوت سے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہے اور توریت کے پہلے سفر میں آیا ہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ایک جوہر پھر دیکھا اُسمیں نظر ہیبت وجلال سے پس پگھلے اُسکے اجزا اور پانی ہو گئے اُسمیں سے ایک اور بخار اٹھا مانند دھوئیں کے پس پیدا کیے اُس سے آسمان پھر ظاہر ہوئے پانی پر کف اور پیدا کی اُس سے زمین پھر لنگر کیا زمین پر پہاڑوں کو اور لوگوں کے اس باب میں اقوال مختلف ہیں اور یہ امور عقل وقیاس سے نہیں معلوم ہو سکتے مگر وحی آسمانی سے یا ساتھ استنباط وفہم کے وحی سے واللہ اعلم بحقائق الامور

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَنَسْاَلُكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا تھا میں نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آئی آنحضرت کے پاس ایک قوم بنی تمیم سے کہ قبیلہ بڑا مشہور ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو بشارت اے بنی تمیم ف ع یعنے قبول کرو اور لو مجھسے ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتھ جنت کے اور پانی سعادت دارین کے ہے یعنے سیکھو احکام وعقائد دین کے اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت انکی کے دنیا اور متاع دنیا تھی نعوذ باللہ من ذلک ت کہا اُنھوں نے کہ بشارت دی آپنے ہمکو ساتھ دین وتفقہ کے پس کچھ دیجیے ہمکو ف ع ح یعنے بشارت سنکر لی ہمنے اور قبول کی کچھ دو ہمکو دنیا میں کہ ہمکو وہ چاہیے ہے پس چونکہ دنیا فانی کو انھوں نے اہم مہمات جانا اور مقدم رکھا اُسکو تفقہ فی الدارین پر کہ باعث ہے ثواب آخرت کا حضرت نے نالایقی اور ضعف یقین اُنکا دریافت کرکے از راہ غصہ کے نفی کی قبول کرنے بشارت کی بہ نسبت اُنکے کہ فرمایا اذ لم یقبلھا بنو تمیم ت پھر آئے لوگ اہل یمن سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو تم بشارت کو اے اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نے کہا اہل یمن نے کہ قبول کی ہمنے بشارت آئے ہیں ہم آپ کے پاس تا دانشمند ہوویں ہم دین میں ف ع چونکہ اچھی نیت انکی خالص تھی واسطے تفقہ فی الدین کے نہ واسطے طمع فی الدنیا کے حاصل ہوئی اُنکے لیے بشارت اور قبول اور علم وعمل اور سوجھنا مطلب کو اور محروم رہے اول بشارت سے بلکہ بسبب چاہنے عطا کے پڑے بپتی میں

پس عالی ہمتی سے پہنچا دیتی ہے مرتبۂ عالی کو جیسے کہ ایک حکایت منقول ہے کہ شیخ ابو العباس مرسی سے کہ وہ نکلے مدینہ مطہرہ سے بقصد زیارت
تربت امیر المؤمنین حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور ساتھ ہوا انکے ایک شخص پس کھولا گیا انکے لیے دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے
اور داخل ہوئے وہ مزار پر پس دیکھا ایک جماعت کو رجال الغیب میں سے کہ پاک ہیں نقصان اور عیب سے پس پہچانا شیخ نے کہ یہ ساعت قبولیت
کی ہے پس طلب کیا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت دنیا اور آخرت میں پھر کہا از راہ شفقت کے اس شخص کو کہ ساتھ تھا انکے اے بھائی میرے
طلب کر اللہ تعالیٰ سے جو چاہے تو اسلیے کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہے پس مانگے اسنے اللہ تعالیٰ سے ایک دینار اور نہ ذکر کیا
جنت و نار کا پھر پھرے دونوں اور جبکہ پہنچے مدینہ کے دروازے پر دیے اس شخص کو کسی نے وہاں کے رہنے والوں میں سے ایک دینار
پھر داخل ہوئے دونوں قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کے پاس اور منکشف ہوا انپر یہ قضیہ پس کہا انھوں نے اس شخص کو کہ اے
دنی الہمۃ پایا تو نے وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نے ایک ٹکڑا دنیا دنیہ کا پس کیوں نہ طلب کیا تو نے مانند ابو العباس کے عفو و عافیت
تاکہ ہوتے وہ دونوں بیچ امر دین و دنیا تیری کے کافی دوافی ت اور آئے ہیں ہم تا پوچھیں ہم آپ سے ابتدا اس امر سے یعنی پیدایش سے
اور مبدا عالم سے کہ کیا چیز تھی پہلے اسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا اللہ ف ع یعنے ازل الآزال میں جیسے کہ ہے وہ ابد الآباد میں
پاک وصف تغیر و حدوث سے کہ صفت ہے بندوں کی اسلیئے کہ جس چیز کا ثابت ہے قدم محال ہے اسکا عدم ت اور نہ تھی پہلے اسکی کوئی چیز
ف ع بلکہ جو کچھ ہوا بعد اسکے ہوا اسلیئے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے پس کیونکر متصور ہو ہونا کسی کا پہلے موجد واجب الوجود کے ت اور تھا
عرش اللہ تعالیٰ کا پانی پر پھر پیدا کیئے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین ف ع اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ تھے عرش اور پانی پیدا کیئے
گئے پہلے آسمان و زمین کے اور نہ تھی عرش کے نیچے پہلے آسمان و زمین کے کوئی چیز سوائے پانی کے پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہے کہ
کوئی چیز انکے درمیان میں حائل نہ تھی نہ یہ کہ عرش روئے آب پر تھا اور مراد پانی سے پانی دریا کا نہیں ہے بلکہ اور پانی تھا نیچے عرش کے جیسا
کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مفصل ذکر اسکا اول کتاب میں بیچ باب الایمان بالقدر کے ہو چکا ہے اور کہا ابن ملک نے کہ تھا عرش پانی پر
اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہا بعضوں نے کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلے آسمان و زمین کے ہوئی پھر پیدا کیا
اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پانی سے اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنے لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹھی اسمیں جھاگ اور جمع ہوئی
جگہ کعبہ شریف کے چنانچہ اسلیئے نام ہوا مکہ کا ام القری پھر پھیلائی گئی زمین اسکے نیچے سے پھر رکھے گئے زمین پر پہاڑ تاکہ نہ ہلے زمین اور اول پہاڑ
ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کے اور اوٹھا دھواں بسبب موج مارنے پانی کے جانب آسمان کے پس پیدا ہوئے آسمان اس سے ت
اور لکھا اللہ تعالیٰ نے یعنے ساتھ پیدا کرنے حروف کے یا حکم کیا ملائکہ کو لکھنے کا لوح محفوظ میں ہر چیز کو ف ح اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لکھنا پہلے
پیدا کرنے عرش کے ہو عمران بن حصین راوی کہتے ہیں ت کہ پھر آیا میرے پاس ایک شخص اور کہا اے عمران ڈھونڈ اپنی اونٹنی کو کہ چلی
گئی ہے یعنے بھاگ گئی پس گیا میں اسکے ڈھونڈھنے کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہوں میں کہ اونٹنی چلی جاتی اور میں نہ اوٹھتا نقل کی یہ بخاری
نے ف ح عمران دروازے پر اونٹنی باندھ کر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے ناگہان اونٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری
اونٹنی بھاگ گئی چنانچہ پس وہ اوٹھے بنا بر ضرورت کے اور پشیمان ہوئے کہ کیوں میں اوٹھا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت صلعم کے سے اور
حقائق و علوم سے کہ وہاں مذکور ہوتے تھے محروم ہوا وعن عمر قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه رواه البخاري

اور روایت ہے امیر المومنین عمرؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے درمیان ہمارے یا واسطے نصیحت کرنے ہمارے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا عظیم یعنے خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتداء پیدایش سے تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ح ع یعنے احوال مبدا اور معاد کا اول سے آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرتؐ نے بیان کیا احوال سب امتون کا تا وقت دخول جنت و نار کے اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اوپر خیر و شر سے یہان تک کہ داخل ہون بہشتی اپنی سے بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ت یاد رکھتا ہے اسکو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بعد از یاد کرنے کے فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکھتا ہے وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا یاد کیا اور بعد اسکے فراموش کیا حاصل معنے یہ کہ بعضے یاد رکھتے ہین اور بعضے بھول گئے نقل کی یہ بخاری نے وعن ابی ہریرۃؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق ان رحمتی سبقت غضبی فھو مکتوب عندہ فوق العرش متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق اللہ تعالی نے لکھی ایک کتاب پہلے اسکے کہ پیدا کرے آسمان [illegible] زمین یہ لکھا کہ مہربانی میری سبقت لے گئی ہے میرے غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکھا گیا ہے اور نزدیک اسکے ہے اوپر عرش کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکھی ہے اور تمام خلایق سے اوٹھائی گئی ہے کسی کی خبر اور ادراک یعنے سمجھ مین نہین آتی کہا تورپشتی نے احتمال ہے کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول [illegible] عندہ یہ ہے کہ لوح محفوظ مین لکھا ہے اور احتمال ہے کہ مراد ہو اس سے قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالی نے اور [illegible] ہون قول حضرتؐ کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہے اسپر کہ وہ لکھی گئی ہے اسپر اور تمام خلایق سے اوٹھائی گئی ہے کہ کسی کے خبر ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کے غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کے بہت ہین کہ گھیر رکھا ہے تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہے کہ کبھی کبھی مورد خاص ہی مین ہوتا ہے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء یعنے عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نے گھیر رکھا ہے ہر چیز کو وعن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خلقت الملئکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہؓ سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیدا کیے گئے فرشتے نور سے ف ح قاموس مین ہے کہ نور روشنی یا شعاع اسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہے ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنے جن کے ہے یا باپ جنون کے جیسے کہ آدم باپ ہین بشر کے شعلہ آگ دھوئین ملے ہوئے کیسے اور پیدا کیے گئے آدم اس چیز سے کہ بیان کی گئی تمھارے لیئے نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے قرآن مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے مرفوعا کہ پیدا کیے گئے کھجور اور انار اور انگور آدمؑ کی مٹی کے فضلے سے اور روایت کی طبرانی نے ابی امامہ سے مرفوعا کہ پیدا کیے گئے حور عین زعفران سے اور روایت کی حکیم نے اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابو درداؓ سے کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کے جو بیچ ہوا کے اور ایک قسم مین کہ اوپر حساب و عقاب ہے اور پیدا کیا اللہ تعالی نے انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایوں کے اور ایک قسم ہین کہ بدن انکے بدن بنی آدم کے سے ہین اور ارواح انکی ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین ہے جس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر سایہ اسکا وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما صور اللہ آدم فی الجنۃ ترکہ ما شاء اللہ ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ ینظر ما ھو فلما رآہ اجوف عرف انہ خلق خلقا لا یتمالک رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدمؑ کو اور صورت بنائی انکی بہشت مین

چھوڑا انکو سبب تک کہ چھوڑنا انکا چاہا ف ح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت میں ہوا حالانکہ اخبار دلالت کرتے ہیں اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی انکی ہوئی وادی نعمان میں کہ عرفات کے جنگلوں میں سے ہی اور بعد اندرست کرنے اور پھونکنے روح کے بہشت میں لے گئے پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال انکے کے ہی یعنے پیدا کرکے رکھا بہشت میں اور توربشتی نے کہا کہ مجھے گمان یہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سے پھر تقدیر جب پیدا کیا آدمؑ کو تب پس شروع کیا ابلیس نے پھرنا گرد یعنے انکی کے دیکھتا تھا کہ کیا ہی یہ یعنے تفکر کرنا تھا انجام کا انکے میں اور تاویل کرتا تھا انجام کار انکے میں اور تامل کرتا تھا کہ کیا ظاہر ہوگا اس سے پس جب دیکھا انکو خالی اندر سے پہچانا کہ یہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر منضبوط ف ع یعنے نہیں تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کے لیے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ اپنے نفس کا مالک نہیں ہو سکیگا اور نہیں نگاہ رکھ سکیگا اسکو یعنے تزلزل سے اور شہوت سے یعنے پس خوش ہوا ابلیس اور کرا امیدی باندھی انکے گمراہ کرنے میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں مالک ہوگا اپنے نفس کا غصہ کے وقت نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختتن ابراہیم النبی وھو ابن ثمانین سنۃ بالقدوم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ختنہ کیا ابراہیمؑ نبی نے اس حال میں کہ وہ اسی برس کے تھے ساتھ قدوم کے ف ع کہا نووی نے کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت میں اختلاف ہی تشدید و تخفیف میں کہا جاتا ہی آلہ بڑھی کو یعنے بسولہ کو قدوم ساتھ تخفیف کے فقط اور قدوم ساتھ تشدید کے قریہ ہی شام میں پس جسنے کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سے مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکھتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثروں نے تخفیف ہی پڑھی ہی حاصل یہ کہ اکثروں کے نزدیک معنے یہ ہوں گے کہ ختنہ کیا بسولہ سے یا قدوم میں کہ قریہ ہی شام میں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراھیم الا ثلث کذبات ثنتین منھن فی ذات اللہ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وقال بینا ھو ذات یوم وسارۃ اذ اتی علی جبار من الجبابرۃ فقیل لہ ان ھھنا رجلا معہ امرأۃ من احسن الناس فارسل الیہ فسألہ عنھا من ھذہ قال اختی فاتی سارۃ فقال لہا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امرأتی یغلبنی علیک فان سألک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری وغیرک فارسل الیہا فاتی بہا قام ابراھیم یصلی فلما دخلت علیہ ذھب یتناولہا بیدہ فاخذ ویروی فغط حتی رکض برجلہ فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ فاطلق ثم تناولہا الثانیۃ فاخذ مثلہا او اشد فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ فاطلق فدعا بعض حجبتہ فقال انک لم تاتنی بانسان انما اتیتنی بشیطان فاخدمہا ھاجر فاتتہ وھو قائم یصلی فاوما بیدہ مھیم قالت رد اللہ کید الکافر فی نحرہ واخدم ھاجر قال ابو ھریرۃ تلک امکم یا بنی ماء السماء متفق علیہ اور روایت اسی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہیں بولے ابراہیمؑ مگر تین جھوٹ تین بار ف ع ح انبیاء معصوم ہیں وہ مطلق جھوٹ نہیں بولتے پس یہاں جو جھوٹ بولنا انکا فرمایا یہ بہ نسبت سننے والوں کے ہی کیونکہ تینوں صورتیں جھوٹ تھیں اور بنفس الامر میں سچی انکو عربی میں معاریض کہتے ہیں اور جو تین کا اسلیے کیا کہ جو تھا جو کہا ہی نہ زمانی وقت تکلیف میں تھا بلکہ ایام طفولیت میں تھا اسکا کچھ اعتبار نہیں ت وہ جھوٹ ان تینوں جھوٹوں میں سے تو ذات خدا میں ہیں ف ح یعنے

واسطے خدا کے اور حکم اُسکے کے اور طلب رضا اُسکی کے کہ اُنھین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کے لیے نہین ہی بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی تھی اور تیسری بات مین کہ کہنا اُنکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بھی خدا تعالے کے لیے تھا لیکن اُسمین نفع اُنکی ذات کے لیے بھی حاصل ہی ت ایک قول اُنکا یہ کہ تعلیق مین بیمار ہون ف ش ح یہ اُسوقت کہا اُنھون نے کہ اُنکی قوم نے اُنکو اپنی عید کی سیر کے لیے بلایا اور اُنھون نے چاہا کہ مین بچاؤن تا بت شکنی کرون اُسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چھوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جھوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نتھے لیکن تاویل اُسکی یہ ہی کہ مراد اُنکی یہ تھی کہ مین عنقریب ساتھ بیماری کے ہون گا کیونکہ کبھی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولے کہ ظاہر اُسکا دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نے کہا کہ اُنھون نے وہم مین ڈالا اُنکو کہ گویا اُنھون نے استدلال کیا ہی ساتھ علامات علم نجوم کے کہ بیمار ہون گے جیسے کہ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہی اور یا یہ مراد رکھی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمھارے کے کیا خوب ایک بزرگ نے کہا ہی بیت اگر تراتماشای عید خود دلبند ہ خلیل دار جوابے بگو کہ بیمارم ہ ت اور دوسرا قول اُنکا یہ ہی کہ کیا یہ بڑے نے اُنکے ف ش ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفار کے غائبانہ اُنکے بتون کو توڑ ڈالا اُنھون نے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیا ہی ہمارے خداؤن سے ای ابراہیم اُنھون نے فرمایا کہ یہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنے یہ کام کیا ہی پس یہ بات بھی سچ نہین ہی لیکن غرض اُنکی تنبیہ کرنی تھی کفار کو کہ دیکھو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہی وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کے کیونکر ہو ت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیان تیسرے جھوٹ کے کہ ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا اُسوقت کہ ابراہیم اور سارہ بی بی اُنکی چلے تھے طرف شام کے ہجرت کیے ہوے بعد ہلاک نمرود کے ناگہان آ پہونچے گذرے ابراہیم ساتھ سارہ کے اوپر شہر ایک حاکم ظالم کے ظالمون مین سے پس کہا گیا اُس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نے کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اسکے ساتھ ایک عورت ہی بہترین لوگون سے حسن و جمال مین پس بھیجا اُسنے کسی کو طرف ابراہیم کے بلانے کے لیے پس گئے ابراہیم پاس اُسکے پس پوچھا اُسنے ابراہیم سے سارہ کے حال سے کہ کون ہی تیری یہ عورت کہ تیرے ساتھ ہی کہا ابراہیم نے کہ یہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئے ابراہیم سارہ کے پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانیکا شر اُس ظالم کے سے پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہی تو غالب آویگا مجھپر تیرے لینے مین یعنی زبردستی تجکو چھین لیگا مجھسے پس اگر پوچھے تجھسے تو خبر دینا تو اُسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیے کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نیت کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی اسلیے کہ نہین ہی روے زمین پر کوئی مسلمان سواے میرے اور تیرے ف ش ح ع یہ بیان واقع ہی کہ اُسوقت مین کوئی وہان اور اُنپر ایمان نہ لایا تھا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی بیٹی تھین یہ بھی ایک توجیہ اور ہی واسطے تحقیق قول ہذا اختی کے اور شاید کہ اقتصار ابراہیم کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کے ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت لوط بھی تو ایمان لاچکے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے فآمن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہ تھی کہ اس زمین مین کہ جہان یہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سواے ہم دونون کے مومن نہین کیونکہ لوط اُنکے ساتھ نتھے ایک اور اعتراض کیا ہی علما نے کہ کیون نکہا ابراہیم نے کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کو اُسکی میان کے ہاتھ سے کم لیا کرتے ہین یہ بھی ہی کہ ظالم کہان باک رکھتا ہی بی بی ہو یا بہن لے لیتا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اُس ظالم کی عادت یہی تھی کہ بی بی کو میان سے لے لیتا تھا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بھی تھا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اُسکا بھائی احق و اولے ہی ساتھ اُسکے بہ نسبت غیر اُسکے کے پس چاہا ابراہیم نے کہ متمسک کرین ساتھ دین اُسکے کے باوجود اسکے اُسنے رعایت اپنے دین و عادت کی نکی اور قصد کیا اُسکے لینیکا ت پس بھیجا اُس ظالم نے کسی کو طرف سارہ کے اُنکے بلانے کے لیے پس لائی

گئین سارہ اُنکے پاس کھڑے ہوئے ابراہیم تا نماز پڑہین ف ح ع اور مناجات کرین اپنے پروردگار سے تا اس ورطہ سے نجات پاوین اور عادت
مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتے ہین تو نماز پڑہنے لگتے ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالے کے یا ایہا الذین آمنوا استعینوا
بالصبر والصلوۃ اور عادت شریف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی تھی جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین
سارہ اُس ظالم کے پاس تو چاہا اُسنے کہ ہاتھ ڈالے اُنپر اور پکڑے اُنکو یعنے بغیر سوال و جواب کے یا بعد اُسکے بسبب غلبہ
خواہش کے اُنکا حسن دیکھکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتھ تخفیف کے
ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علما نے یا تو یہ کہ باز رکھا گیا وہ ظالم قدرت الہی سے رکچہ چھوڑنے سارہ کے سے اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنے گناہ
سے اور عذاب کیا گیا اُسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتھ تشدید کے تاخیذ سے بھی آیا ہی معنی پکڑے جانے کسی کے دل کے بسبب
افسون یا سحر کے ایسا کہ سراسیمہ و حیران ہو ت اور روایت کیا گیا ہی یعنے بدلے فاخذ کے یا زیادہ اُسپر فغط ف ح ساتھ پیش غین معجمہ اور
تشدید طا مہملہ کے بنا بر مجہول پر یعنے گلا گھونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سنی گئی اُسکے حلق سے ایسی آواز کہ جیسے سوتے مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو
خراٹا کہتے ہین ت یہانتک کہ پانون مانے لگا زمین پر یعنے ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اُس ظالم نے یعنے
سارہ کو کہ دعا کر خدا سے میرے لیئے تا خلاص کرے مجکو اس بلا سے اور ضرر نہین پہونچاونگا مین تجکو یعنے کچھ تعرض نہین کرونگا تجھسے پس دعا
کی سارہ نے خدا تعالے سے پس چھوڑا گیا وہ ظالم یعنے رہائی پائی اُس حالت سے پھر ارادہ دست اندازی کا کیا اُس ظالم نے سارہ سے دوسری
بار پس پکڑا گیا مانند پکڑے جانے پہلے کے بلکہ سخت تر اُس سے پس کہا دعا کر اللہ تعالے سے میرے لیئے اور نہین ضرر پہونچاونگا تجکو پس دعا کی
سارہ نے اللہ تعالے سے پس چھوڑا گیا پس بلایا اُس ظالم نے کسی کو اپنے دربانون مین سے اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میرے پاس انسان
کو یعنے تا کہ قادر ہوتا مین اُسپر نہین لایا تو میرے پاس مگر جن کو یعنے اسی سبب سے نہین قادر ہوا مین اُسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور تو نے
چاہا کہ یہ ہلاک کر ڈالے مجکو پس خدمت کو دے سارہ کے ہاجرہ ف ع ح یعنے جبکہ دیکھی اُسنے بزرگی سارہ کی اور تقرب اُنکا نزدیک اللہ تعالے
کے تو ایک لونڈی دی کہ نام اُسکا ہاجرہ تھا اور آجر بھی کہتے ہین اور ابراہیم کے سارہ سے فرزند نہین ہوتا تھا پس سارہ نے ہاجر ابراہیم کو دی
اور کہا امید ہی کہ تمھارے یہان اس سے کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجر سے پیدا ہوئے اور ابراہیم اس ایام مین سو برس کے تھے
اور آخر کو سارہ سے بھی حضرت اسحق پیدا ہوئے ت پس آئین سارہ ابراہیم کے پاس اس حال مین کہ ابراہیم کھڑے نماز پڑہتے تھے
یعنے اُنکو اُنکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نتھی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تھے پس اشارہ کیا ابراہیم نے اپنے ہاتھ سے کہ کیا ہی حال تیرا
اور کیا ہوا کہا سارہ نے کہ رد کیا اللہ نے مکر اُس کافر کا بیچ سینہ اُسکے کے یعنے اُسکی بداندیشی الٹی اُسیپر پڑی اور مجھپر سرایت نکی اور کچھ زیان
مجھے نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابوہریرہ رض نے کہ وہ ہاجر ماں تمھاری ہی ای بیٹون آسمان کے پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ح یہ خطاب حضرت اسمعیل کی اولاد کو ہی اور ساتھ پانی آسمان کے تعبیر کیا اُنکو بسبب طہارت نسب اُنکی کے اور پانی آسمان کا مثل ہی
طہارت مین چنانچہ کہتے ہین کہ فلانا آسمان کے پانی سے پاک تر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے اُسکی طرف کہ چشمہ زمزم کا
بتقریب حضرت اسمعیل کے نکلا تھا اور وہ پانی آسمان قدس و طہارت سے نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سے پیدا ہوتا ہی صانع تعم اُسکو
آسمان ہی سے پہنچتا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی اسلیئے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کے ہین اور اُسکا لقب ماء السما
تھا اسلیئے کہ اُسکی قوم مینہ طلب کرتی تھی اُس سے اور بعضون نے کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہ نام اُنکا اسلیئے ہوا کہ وہ طالب مینھ کے رہتے ہین

اور جہاں خیمہ ہوتا ہی وہیں گذران کرتے ہیں اور اگرچہ تمام عرب ہاجرہ کے بطن سے نہیں ہیں لیکن اکثر اولاد اسمٰعیل سے ہیں پس بسبب شرف اور غلبہ کے یوں کہا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق ترین ساتھ شک کرنے کے ابرہیم سے جسوقت کہ کہا ابرہیم نے ای پروردگار میرے دکھا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردوں کو **ف** ح بعد لفظ الموتی کے آیت یوں ہی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ اور سبب فرمانے اسحدیث کا یہ ہی کہ جب آیتہ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نے صحابہ میں سے کہ شک کیا ابرہیم نے نہ ہمارے پیغمبر نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لائق ترین ساتھ شک کے ابرہیم سے اور ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے ثابت کیا شک حضرت ابرہیم کے لیئے اور اپنی ذات شریف کے لیئے حال آنکہ دونوں محال ہیں کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنوں اور موقنوں کے ہیں کچھ معنی ہی نہیں رکھتا پس معنی یہ ہیں کہ اگر شک راہ پاتا ابرہیم میں تو ہم میں بھی پاتا اور تم جانتے ہو کہ شک راہ نہیں پاتا ہم میں پس جانو کہ ابرہیم بھی ایسے ہی ہیں پس سوال ابرہیم کا واسطے طلب ترقی کے تھا علم الیقین سے طرف عین الیقین کے اطمینان قلب عبارت اس سے ہی یا جب ابرہیم دلیل لائے کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل انکی عیاناً لیکن اشکال یہ آتا ہی کہ اس حدیث سے ترجیح ابرہیم کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجھی جاتی ہی اور جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت نے یہ بات بطریق تواضع کے فرمائی یا فرمائی ہو پہلے آنے اس وحی کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنے سردار و افضل ہیں اولاد آدم کے اور یہی توجیہ ہر اس حدیث کی ہی کہ حصر ہی اوپر عدم تفضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **ت** اور رحمت کرے اللہ تعالے لوط پر تحقیق تھے لوط کہ آتے تھے اور پناہ پکڑتے تھے طرف رکن سخت کے **ف** ح رکن ہر چیز کے کنارے قوی کو کہتے ہیں اور یہاں مراد رکن شدید سے جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ جب قوم لوط نے قصد کیا ایذا دینے کا انکے مہمانوں کو کہ فرشتے تھے بصورت امردوں کے تو کہا حضرت لوط نے لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً کاش کہ مجکو ہوتی تو تمھاری بذات خود قوت مقابلہ اور دفع کرنے تمھارے کی رکھتا میں او اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ یا پناہ ڈھونڈھتا میں ساتھ جماعت قوی کے کہ انکی جماعت اور قوت سے باز رکھتا اپنے تئیں تمھارے شر سے پس فرماتے ہیں آنحضرت کہ رحمت کرے اللہ تعالے لوط کو کہ پناہ ڈھونڈھتے تھے ساتھ رکن شدید کے آدمیوں میں سے حال آنکہ رکن شدید چنگل مارنا ساتھ عصمت حق اور حفظ اسکے کے ہی اور عرب رحمت وہاں بھیجتے ہیں کہ کسی سے کچھ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کرے کہ نکرنا چاہیے کہتے ہیں کہ خدا رحمت کرے اور بخشے فلانے کو کہ ایسا کام کیا یعنے کارنا پسند کیا انتہی اور ملا علی نے بھی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سے نقل کرکے لکھا ہی کہ میرے نزدیک یہ معنی اپنے بہ نسبت انبیا علیہم السلام کے طریق ادب سے دور ہیں اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتے تھے غیبت عوام سے مردہ ہوں خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کریں بیچ حق نبی مرسل کے ایسی بات کہ موہم ہو انکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنے یہ ہیں کہ وہ بمقتضائی جبلت بشریہ کے بعض امور ضروریہ میں میل کرتے تھے طرف استعانت کے ساتھ جماعت قویہ کے پس جائز ہی ہمارے لیئے بھی اب اسلیئے کہ ہم مامور ہیں ساتھ متابعت کاملین کے بیچ تعلق اسباب کے باوجود اعتماد کے رب الارباب پر اور ابتدا نے کلام میں یرحم اللہ کہنا اسلیئے تھا کہ تا نہ وہم جاوے اعتراض نقصان کا جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ واللہ اعلم بالصواب پھر فرمایا آنحضرت نے **ت** اور اگر ٹھہرتا میں قیدخانہ میں اس مدت دراز میں کہ ٹھہرے یوسف تو البتہ قبول کرتا میں کہنا بلانیوالے کا **ف** ح کہ بادشاہ مصر کیطرف سے حضرت یوسف کے بلانے کو آیا تھا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت یوسف نو برس سے قیدخانہ میں تھے اور جب مصر کے بادشاہ نے طلب کیا

انکو تا خلاص کرے اور مقرب کرے تو یوسفؑ نے نکلنے مین توقف کیا اور کہا کہ پہلے میرا حال دریافت کرو اور اُن عورتون سے کہ مجکو دیکھکر ہاتھ کاٹ ڈالے تھے عصمت اور غیرت میری تحقیق کر و بعد اسکے نکلون گا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اگر مین بجاے یوسفؑ کے ہوتا اور اتنی مدت دراز قید خانے مین مجہپر گذرتی اور کوئی میرے چھڑانے کے لیئے آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اُسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف اور تامل نکرتا جیسا کہ یوسفؑ نے کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرتؐ نے یوسفؑ کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت راے انکیکا یعنے باوجود اسکے کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ مین ٹھہرے اور بلاوے محنت اور شدت اُسمین اور پھر کوئی اُسکے چھڑانے کو آوے اور وہ صبر و ثبات اختیار کرے تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کہ مین اس حال پر ہوتا تو جلدی سے نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرتؐ کی واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ مدح و ثناے یوسفؑ کے ورنہ استقامت آنحضرتؐ کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سَتِیْرًا لَا یُرٰی مِنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً فَاٰذَاہُ مَنْ اٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ ھٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّءَہٗ فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ لِیَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ فَجَمَحَ مُوْسٰی فِیْ اَثَرِہٖ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ ضَرْبِہٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق موسیٰ علیہ السلام تھے ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنے والے بدن کے نہین دیکھا جاتا تھا انکی جلد بدن سے کچھ بسبب شرم رکھنے کے یعنی مارے شرم کے تمام بدن کو ڈہانکے رکھتے تھے ہر حال مین اور نہاتے وقت پس ایذا دی اُن لوگون نے کہ ارادہ کیا انکے ایذا دینے کا بنی اسرائیل میں سے پس کہا بعضے موذیون نے نہین بدن ڈہانکتے موسیٰؑ اسطرح کا ڈہانکنا ساتھ تکلف و مبالغہ کے مگر بسبب عیب کے کہ انکی جلد مین ہی یا تو کوڑہ ہی یا بیضے پھولے ہوئے ہین اور تحقیق اللہ تعالے نے چاہا کہ پاک کرے موسیٰؑ کو عیب سے اور ظاہر کرے لوگون پر بے عیبی انکی اور ثابت کرے انکے لیئے حیا اللہ تعالے کی طرف سے پس الگ ہوئے موسیٰؑ لوگون سے ایک روز تنہا نہانے کے لیئے رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر اور لے گیا کپڑے موسیٰؑ کے پس دوڑے موسیٰؑ اس پتھر کے پیچھے کہتے ہوئے دے کپڑے میرے اے پتھر دے کپڑے میرے اے پتھر یہان تک پہنچے موسیٰؑ طرف جماعت کثیر کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اُس جماعت نے موسیٰؑ کو ننگا بہتر پیدائش خدا کے یعنے مبرا اُن عیب و نقصان سے کہ انکے حق مین ثابت کرتے تھے وہ نادان اور کہا انھونے قسم خدا کی نہین ہی موسیٰؑ مین کچھ نقصان و عیب ف ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالے پاک کرتا ہی اپنے دوستون کو ہر عیب و نقصان سے کہ نادان اور منکر انکو ساتھ اُسکے متہم کرتے ہین تا اُس سے مبرا ہو کر معزز و مکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسیٰؑ نے پتھر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئے پتھر مین نشان بسبب تاثیر مار موسیٰؑ کے اُسکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ع ح ہر بار کہ مارتے تھے ایک نشان اُسمین پڑجاتا تھا اور مارا اُسکو بسبب غصہ کے اور تادیب کے کہ بھاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزے ہوئے حضرت موسیٰؑ کے ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اُسمین اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہی نہانا ننگے خلوت مین اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل ہو اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتے ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتے ہین اُسپر کہا بعضون نے کہ حکم ہوا موسیٰؑ کو یہ کہ اوٹھا رکھین وہ پتھر ساتھ اپنے یہان تک کہ جب گئے تیہ مین تو مارا اُسکو اپنے عصا سے ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئے اُسمین سے بارہ چشمے چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت ایوبؑ نہاتے تھے ننگے **ف ع** احتمال ہی کہ باندھے ہوں تہبند جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہ بھی احتمال ہی کہ بالکل ننگے نہاتے ہوں جیسے کہ موسیٰؑ کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز انکے نزدیک لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا طرف اسکے کہ تستر اولی ہی واسطے حیا کرنے کے مولی سے ہمارے آنحضرتؐ مبعوث ہوئے واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق کے اور تھا یہ نہانا ایوبؑ کا بعد حاصل ہونے صحت و عافیت کے اُس مرض سے کہ مبتلا ہوئے تھے اُسمین اور برسائین اللہ تعالے نے ٹڈیاں سونے کی اُنکے گھر مین **ت** پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنے اُنکے اوپر یا اُنکے طرف پر ٹڈیاں سونے کی پس شروع کیا ایوبؑ نے سمیٹنا اُنکا اپنے کپڑے مین **ف ع** ظاہر تر یہ ہی کہ لیتے ہوں ایوبؑ اُنکو ایک ہاتھ سے یا لپ بھر کر اور رکھتے ہوں اُنکو کپڑے اپنے مین یعنے تہبند مین کہ باندھا ہو پہلے غسل کے یا بعد اُسکے یا پاس رکھا ہو کہ ہنوز پہنا ہو **ت** پس پکارا ایوبؑ کو اُسکے پروردگار نے یعنے از راہ مہربانی کے کہ اے ایوبؑ کیا نہین بے پرواہ کیا مین نے تجکو اُس چیز سے کہ دیکھتا ہی تو یعنے اتنا سونا برسایا ہی مین نے تجھپر کہ تجکو احتیاج نہین ہی ان ٹڈیوں کی کہ اُٹھائی تو نے اور اپنے کپڑے مین جمع کین کہا ایوبؑ نے کہ ہاں بے پروا کیا ہی تو نے قسم تیری عزت کی لیکن نہین ہی بے پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سے اور زیادتی رحمت تیری سے **ف** ع ہر چند کرم تو بہ تیسیر ملتعطش بشیر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہوا کہ اوٹھانا ایوب علیہ السلام کا اُن ٹڈیوں کو بسبب دیکھنے منت اور طلب کرنے لذت کے نعمت حق سے تھا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑھانے مال کے کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑھانے مال حلال کے اُس شخص کے حق مین کہ اعتماد کرے اپنے نفس پر شکر گذاری کا اور صرف کرے اُسکو اُس جگہ کہ دوست رکھے رب اُسکا اور راضی ہو اُس سے **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ** قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَھُوْدِیِّ فَذَھَبَ الْیَھُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بد کہا اور گالی دی ایک شخص نے مسلمانوں میں سے اور ایک شخص نے یہود مین سے پس کہا مسلمان نے قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمدؐ کو سارے جہان کے لوگوں پر پس کہا یہودی نے اُسکے مقابلہ مین قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰؑ کو جہان کے لوگوں پر پس اوٹھایا مسلمان نے ہاتھ اپنا نزدیک اُس کہنے یہودی کے اور طمانچہ مارا یہودی کے مُنھ پر **ف ح** کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسیٰؑ کے حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہ ہی کہ اُس وقت کے لوگوں مین اُنکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسیٰؑ کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور آنحضرتؐ کی برگزیدگی کا انکار اسلئے اُنھوں نے غصہ مین آکر طمانچہ مارا **ت** پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آنحضرتؐ کو ساتھ اُس چیز کے

کہ تھا ام اُنکے سے اور ام مسلمان سے پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو اور پوچھا اُس سے اس بات سے یعنے جو کچھ کہ گذرا تھا
اُسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نے آنحضرتؐ کو یعنے مطابق خبر یہودی کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بزرگی دو مجکو
موسیٰؑ پر اسلیے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگے دن قیامت کے یعنے پہلے نفخہ کے وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھ انکے پھر ہونگا
مین اول اُن شخصو نکا کہ ہوش مین آوینگے پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑے کھڑے ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا
مین کہ آیا تھے موسیٰ درمیان اُن لوگون کے کہ بیہوش پڑے تھے پس ہوشیار ہوئے پہلے مجھسے اور متعلق ہوئے ساتھ عرش کے یا تھے موسیٰ اُن
لوگون مین کہ استثنا کیا یعنے باہر نکال لیا ہی انکو خدا تعالے نے ف ح ع یعنے بیہوش ہوجانے سے جیسے کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات
ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنے جس روز کہ پہونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگے جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا
اللہ تعالےٰ کہ وہ ہلاک نہو جیسے کہ فرشتے پس شاید کہ موسیٰ بھی انھین مین سے ہون کہا عسقلانی نے یعنے پس اگر ہوش مین آئے موسیٰ پہلے میری تو
یہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئے اُنھین سے کہ جنکو مستثنیٰ کیا ہی اللہ نے اور بیہوش نہوئے تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فضیلت دینے سے درمیان انبیا کے مگر کہ ہے یہ اسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کے یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتھ
جمیع انواع فضیلت کے اسطرح کہ نہ باقی رہے مفضول کے لیئے کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینے سے نفس نبوت مین اسلیئے کہ سبھین
سب برابر ہین نبوت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بسبب
موسیٰ کے ساتھ صعقہ روز طور کے ف ح یعنے اُس روز کہ موسیٰ نے دیدار طلب کیا تھا اور اُس سے منع کیئے گئے اور حق تعالےٰ نے تجلی کی کوہ طور پر
اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے تھے آج اس صعقہ کو ساتھ اُس صعقہ کے کہ انکو اُس روز ہوا تھا حساب کیا یعنے اُس روز جو انکو صعقہ ہوچکا تھا اُسکے
بدلے اب نہوا ت یا صعقہ ہوا موسیٰ کو ولیکن افاقت پائی پہلے افاقت میری کے ف ح پس جب موسیٰ کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین
ہی تو فضیلت کیون دیتے مجکو اُسپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسیٰ کے لیئے ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی
کے نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلے اُترنے وحی کے سے ساتھ فضیلت آپکی کے ہی اور جاننا چاہیے کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ بسبب پہونکنے
صور کے روز قیامت کے حاصل ہوگا اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام اُس روز کہان موجود ہونگے کہ انکو بسبب اُسکے
صعقہ حاصل ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اُسکے بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرتؐ اول مبعوث ہونگے بالاتفاق پس کیونکر فرمادیں کہ نہین جانتا مین
بلکہ مراد صعقہ سے اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کے ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگے بعد اُسکے افاقہ پاوینگے پس اُسوقت کا حال فرمایا ہی کہ
جب افاقہ پاؤنگا موسیٰ کو دیکھونگا کہ پکڑے ہونگے جانب عرش کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ بیچ اُس صعقہ
نفخ صور کے ہی کہ پہلے بعث کے ہوگا جیسا کہ مفسرون نے ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا نتدربت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس
بن متی سے ف ع لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید ت مفتوحہ کے نام حضرت یونسؑ کے باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ
یہ نام انکی مان کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیئے کیا کہ یہ اولو العزم نہ تھے اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اور
نکل گئے قوم مین سے اور کشتی پر بیٹھے چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تھا کہ کسی کو ان پر فضیلت
دین پس حضرتؐ نے روکا اسی بات سے لوگونکو کوئی طعن و تحقیر انکی کرے ت اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیون کے یعنے نہ کہو کہ
فلانا پیغمبر افضل ہی فلانے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کے ف ح

یہ نبی یا تو ہی پہلے اور ترنے وحی کی ساتھ تفضیل کے یا مراد یہ کہ نہ تفضیلت دو اصل نبوت مین یا اسطرح کی تفضیلت کہ اُس سے حقارت اور روئکی لازم آوے
کہ یہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سے ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سے ہی یعنے فرق نکرو درمیان اُنکے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ
کے لا نفرق بین احد منہم **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَقُوْلَ اِنِّیْ
خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پہنچتا کسی بندہ کو کہ کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے **ف ع**
یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مجکو بہتر کہو یونس سے دوسرے یہ کہ کوئی اپنے تئین بہتر یونس سے
نکہے اسلیئے کہ کوئی ولی بھی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولو العزم نہوت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین بخاری کی یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جھوٹا ہی **ف ح ع** اور یہ معنی ثانی کے کہ مراد جھوٹ سے کفر ہی
اسلیئے کہ علما اتفاق رکھتے ہین اوپر تکفیر اُس شخص کے کہ اپنے تئین بہتر پیغمبرون سے جانے اور حضرتؐ نے جو اپنے تئین اُنسے بہتر کہنے سے منع کیا بطریق
تواضع اور کسر نفسی کے فرمایا پس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کے انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی مین سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی راہ سے کہتا
بلکہ واسطے ذکر کرنے نعمت کے اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنے اُنکے کے اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَیْهِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اُبیّ بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ لڑکا کہ مار ڈالا اُسکو خضر نے پیدا کیا گیا
تھا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف ح** یعنے تقدیر الٰہی مین یہ تھا کہ خاتمہ اُسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی نہین ہی اس حدیث کی
کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیئے کہ مراد اس سے مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنے اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین ہی شفاعت
خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی **ت** اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنے بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین
ف ح ع یعنے ہونا سبب اُنکی گمراہی کا کہ اُسکی محبت کے سبب سے وہ بھی اتباع کرتے اُسکا اور کافر ہو جاتے حاصل یہ کہ علت اُسکے قتل کی مرجب
تھی اسیسے کہ تھا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اشارہ
ہی اسکی طرف کہ وہ انبیا مین سے ہین اور لفظ خضر ساتھ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سے اور نام اُنکا لیان بن ملکان
ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ بھائی ہین الیاس کے اور بعضون نے کہا حضرت آدم کے صلبی بیٹے ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے زمانہ مین تھے اور بعضون نے کہا کہ اولاد نوحؑ سے ہین ہفت واسطہ اور باپ اُنکے بادشاہون مین سے تھے واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ
یہ پیغمبر ہین معمر پوشیدہ اکثر کی نظرون سے اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینے آب حیات کے اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سے
صلحا اور ملاقات کرنا اُنکا بعضے سے اور ہم کلام ہونا اُنسے اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضے بڑے محدثون نے مثل بخاری
اور ابن المبارک وغیرہ کے اُنکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر اُنکا مشائخ کے کلام مین بہت آیا ہی چنانچہ اُنکے شک و شبہ کو اسمین دخل نہین اور بیچ احوال
حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی کے لکھا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہے تھے اور خضر ہوا پر گذرے اُنھون نے فرمایا قف یا اسرائیلی واسمع کلام محمدی
اور مشائخ وقت کہ اُنسے ملتے تھے اُنکو وصیت کرتے تھے کہ لازم کرو اپنے پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیئے کہ ہان کرتین اور ترقی ہین حاصل ہوتا
ہی اُس سے سعادت **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ

الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین نام رکھا گیا خضر کا خضر مگر سو اسطے کہ وہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کے نہ تھی یا گھاس خشک پر پس ناگہان مین یا وہ گھاس ہلہلانے لگی پیچھے اُنکے سے بسبب سبزی اور تر وتازگی کے نقل کی یہ بخاری نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰی عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ موت کا یعنے عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کے پس کہا فرشتہ نے حضرت موسٰیؑ کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنے مین تمھاری روح قبض کرنے کے لیئے آیا ہون چلو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ پس طمانچہ مارا موسٰیؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرتؐ نے پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالے کے اور کہا بھیجا تو نے مجکو طرف بندے اپنے کے کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرتؐ نے پس پھیر دی اللہ تعالے نے طرف اُسکے آنکھ اُسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھ ساتھ اپنا یعنے ایک ہاتھ یا دونون ایک بیل کی پیٹھ پر پس اُس چیز کو کہ ڈہانکے ہاتھ تیرا بالون سے یعنے جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آوین کہ بہت ہونگے پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اُنکے اتنے ہی برس کہا موسٰیؑ نے پھر بعد اس زندگانی دراز کے کیا ہی کہا فرشتے نے پھر مریگا تو کہا موسٰیؑ نے پس اختیار کی مین نے موت ابھی اے پروردگار میرے نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سے یعنے بیت المقدس سے اگرچہ مقدار ایک سنگ اندازی ہو **ف ح ع** یہ مناجات حضرت موسٰیؑ نے اسلیئے کی کہ وہ مقام اُس زمانہ مین افضل تھا بہ نسبت اور جگہون کے اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ مین ہونگے پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کے اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہ سے اور اُنہون نے قریب ہونا چاہا بیت المقدس سے نہ نفس بیت المقدس اسلیئے کہ ڈرے اس سے کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اُسکے لوگ فتنہ مین پڑین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا موضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدفن صالحین سے **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا مین تمکو قبر موسٰیؑ کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کے کہ وہان ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ح** جاننا چاہیئے کہ بعضے ملحدون نے انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندھا ہونا فرشتے کا چہ معنی اور فرشتہ قبض روح کے لیئے آوے طمانچہ مارنا اُسکے منھ پر چہ یارا اور اس سے کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنے کی دنیا مین سمجھی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام نبوت و رسالت کے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کے آیا تھا موسی علیہ السلام نے نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنے کے لیئے آیا ہی بلکہ جب دیکھا کہ ایک مرد ایک اُنپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنے اُنکے کے آیا ہی پس دفع کیا اُسکو حتی کہ نوبت اُسکی اندھا کرنے کی پہونچی اور یہ بھی ہی کہ موسٰیؑ نے اُسکو دروغ گو جانا اسمین کہ دعوے اُنکی قبض روح کا کیا اسلیئے کہ آدمی قابض روح نہین ہوتا پس غصہ کیا اُسپر اور غصہ دروغ گو پر للہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسلیئے عتاب جناب حق سے اُنپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

بعلامت فرشتے کے آیا منقاد ہوئے انکے اور کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تھی اور وہ مظہر جلال تھے چنانچہ اپنے
بھائی ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی اور بال پکڑ لیے تھے بسبب تقصیر کے بیچ منع کرنے گوسالہ پرستی کے دیکھی پس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان
لانا چاہیے اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین انپر حمل کرنا چاہیے اسکو **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ
عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ
بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرِيْلَ
فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو
لائے گئے میرے انبیا **ف** ع یہ یا تو مسجد اقصیٰ کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سے شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسے کہ دلالت
کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ اور معنی یہ ہین کہ ارواح انبیا کے روبرو لائی گئین بشکل اُن صور تو کی کہ تھین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکھا مین نے
کہ موسیٰ علیہ السلام مرد کم گوشت دبلے ہین گویا کہ وہ مردوں شنوءہ کے سے ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلے ہوتے ہین اور
دیکھا مین نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین ان شخصوں کا کہ دیکھی مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے عروہ بن مسعود ہی یعنے عروہ بن مسعود
صحابی بہت مشابہت رکھتے ہین عیسیٰ علیہ السلام سے اور دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین ان شخصوں کا کہ دیکھی
مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے یار تمھارا ہی مراد رکھتے تھے حضرت یار سے ذات شریف اپنی یعنے آنحضرت مین اور حضرت ابراہیمؑ مین بہت مشابہت
تھی اور دیکھا مین نے جبرئیلؑ کو پس ناگہان نزدیک ترین ان شخصوں کا کہ دیکھی مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی
یہ مسلم نے **ف** ع دحیہ دال کے زبر سے اور کبھی زیر بھی پڑھتے ہین صحابہ مشہور ہین اور تھے یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل اکثر
انھین کی صورت مین آتے تھے اور اس رویت کے وقت بھی انھین کی صورت مین تھے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ
اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ
فِيْ مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے انہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین شب معراج مین موسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف** ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کے ہین
بال مڑے ہوئے یعنی گھونگروالے اور سبط سبت سیدھے پس یہان مراد یہ ہی کہ بال انکے سیدھے نہ تھے بلکہ مائل بہ جعد تھی اور حضرت شیخ نے یہ لکھا
ہی کہ جعد بزبر جیم اور جزم عین کے ہی اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہی اور کبھی جسم کے کہ جمع اور گردیعنے گوشت بستہ ہو اور یہان معنے اخیر
مراد رکھے ہین اسلیے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام رجل الشعر تھے اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ آگے کی حدیث مین بیان
اُسکا آتا ہی **ت** گویا کہ موسیٰ مردوں شنوءہ کے سے تھے اور دیکھا مین نے عیسیٰ کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنے نہ لمبے اور نہ ٹھگنے اور نہ موٹے بہت
اور نہ دبلے رنگ انکا مائل بہ سرخی و سفیدی یعنے جسکو سرخ سفید کہتے ہین جیسا کہ رنگ تھا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدھے بال سر کے
اور دیکھا مین نے مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا آنحضرتؐ نے اس جماعت کو بیچ ضمن نشانیون اور علامتوں قدرت حق کی کہ دکھائی تھین
وہ علامتین اللہ تعالیٰ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین دیکھنا ملنے یعنے اور پانی آنحضرتؐ کے
انکی گرچہ گیونکو ع عبید و شارحون نے لکھا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سے یعنے موسیٰ کے ذکر سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کے

ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقاءہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی رَبْعَةً اَحْمَرُ کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاقات کی مین نے شب معراج مین موسٰیؑ سے پھر بیان کی آنحضرتؐ نے صفت موسٰیؑ کی کہا پس ناگہان دیکھا مین نے کہ موسٰیؑ ایک مرد ہین مضطرب بفتح را اسکی کتنی تفسیرکی ہی علما نے بعضون نے کہا کہ مضطرب یعنی دراز کے اور بعضون نے کہا سبک گوشت اور بعضون نے کہا کہ مضطرب یہان معنی ہلنے والے کے ہی خوف الٰہی سے اور آیا ہی کہ حضرت موسٰیؑ نماز مین بیقرار اور کانپتے جاتے تھے رجل الشعر رجل ساتھ زیر جیم کے جزم سے بھی پڑہی گئی ہی اور زبر بھی وہ بال کہ نہ بہت سیدہے ہون کہ جنکو سبط کہتے ہین اور نہ زنگلی یعنی گھونگروالے کہ جنکو جعد کہتے ہین آور کہا ملا علی نے کہ ظاہر یہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو یعنی مائل بجعد تاکہ نہ منافی ہو اسکی کہ جو ادپر گذرا کہ موسٰیؑ جعد تھی گویا کہ موسٰیؑ مردان شنوءہ کے سے تھے اور ملا مین عیسٰیؑ سے میانہ قد سرخ رنگ فتح را اور سرخ سفید کہا اور یہان سرخ جو کہ رنگ سرخ سفید تھا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سے زیادہ تھی گویا کہ نکلے ہین دیماس سے یعنی حمام فرع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق کا کہ مراد حضرتؐ کی دیماس سے حمام ہی اور مراد وصف کرنا انکا ہی ساتھ صفائی رنگ اور تر و تازگی جسم اور رہیا آبروی کے بسبب غلبہ روحانیت کے اور دیکھا مین نے ابراہیمؑ کو اس حال مین کہ مین بہت مشابہ ہون انکی اولاد مین سے ساتھ انکے فرمایا حضرتؐ نے پس دیئے گئے مجکو دو باسن ایک دودہ کا اور دوسرے مین شراب تھی فتح ہمزہ کے ساتھ لفظ انیہ نہ لائے اور خمر کے ساتھ لائے ظاہر یہ ہی کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نے کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کیطرف اور حضرتؐ کے سامنے دونون چیزین اسلیے لائے تا ملائکہ پر فضیلت حضرتؐ کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنے صواب کے تب پس کہا مجکو کہ لو ان دونو مین سے جسکو چاہے یعنی شراب اختیار کر یا دودہ پس لیا مین نے دودہ اور پیا مین نے اسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نے کہا کہ راہ دکھایا گیا تو یعنی اللہ نے راہ دکھائی تجکو دین اسلام کے کہ لوگ پیدا کیے گئے ہین اوپر فتح اسلیے کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک و خالص سفید و شیرین ہی اور اول تربیت بچے کی اور غذا اسکی اسی سے حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹھرائی کہ حاصل ہوتی ہی اس سے قوت اور غذاے روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ انسے معانی مناسبہ اخذ کرتے ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکھے اور پیوے تو تعبیر اسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کے کہ تمام خباثت اور فساد اور شر و مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا مجکو آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری فرع اسلیے کہ اگر حضرتؐ پیتے اسکو تو حلال ہوتا امت کے لیے بھی پینا اسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اسکی کے اور ہرگاہ کہ حضرتؐ معصوم تھے نہ کہا غویت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کے سبب ہی استقامت پیرون اور تابعداروں انکے کے اسلیے کہ وہ بمنزلہ دل کے ہین بہ نسبت اعضا کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی فَذَکَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَیْئًا وَاضِعًا اُصْبُعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰی اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَیْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا سفر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مکہ اور مدینہ کے ف ع احتمال ہی کہ مکہ سے مدینہ کو چلے یا عکس اسکے ت
پس گذرے ہم ایک جنگل میں پس پوچھا آنحضرتؐ نے کہ کونسا جنگل ہی یہ پس عرض کیا صحابہ نے کہ یہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں
طرف موسیٰ کے پس ذکر کیا آنحضرتؐ نے رنگ اُنکے سے اور بالون اُنکے سے کچھ کہ کہا گندم گون ہیں اور جعد جیسا کہ اوپر گذرا اس حال میں کہ رکھے ہوئے ہیں دونون انگلیاں
اپنی بیچ دونون کانون اپنے کے یعنے جیسے کہ اذان میں رکھتے ہیں بلندی آواز کے لیے واسطے موسیٰ کے آواز بلند اور زاری وفریاد ہی طرف خدا کے لبیک کہتے ہیں کہ جیسے احرام والے
کہتے ہیں درحالیکہ گذرنیوالے ہیں معؐ سے اس جنگل میں کہا اُنھون نے پھر چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ثنیہ پر یعنے پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ میں ہو یا دو پہاڑون میں پس فرمایا حضرتؐ
نے کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑی ہی یہ عرض کیا صحابہ نے یہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ میں ہی اور یہ شک
راوی کا ہی پس فرمایا حضرتؐ نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف یونسؑ کے سوار ہیں سرخ اونٹنی پر اُنپر جبہ ہی پشمین ف ح ع کہ تواضع کے لیے پہنا تھا یا بسبب
اختیار کرنے زہد کے اور یہ سند ہی صوفیہ کی اور اُنکے متبعین کی علما میں سے مانند کسائی وغیرہ کے ت مہار اُنکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالے
ہیں اس وادی میں لبیک کہتے ہوئے ف ع ح اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سے ہی اور شعائر انبیا سے حالت زندگی میں اور موت میں پس تقصیر نہ
کرنی چاہیے حج میں اور اگر کہا جاوے کہ انبیا کیونکر حج کرتے ہیں اور لبیک کہتے ہیں حالانکہ وہ مردہ ہیں اور دار آخرت میں ہی دارالعمل اسکے جواب
کئی طرح سے دیے ہیں ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کے ہیں بلکہ افضل اُنسے اور شہدا زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے پس نہیں بعید ہی یہ کہ حج کریں
اور نماز پڑھیں اور تقرب حاصل کریں اپنے پروردگار سے جسطرح چاہیں اور دوسرے یہ کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا غیر شب معراج میں جیسے کہ روایت
ابن عمر سے معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیا کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبدالحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ
علیہم کے ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے ولیکن محجوب ہیں نظر عوام سے پس حقیقت میں دکھایا اللہ تعالے نے اُنکو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
کے تئیں بغیر خواب وغیرہ کے ت نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ
عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے سنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤد علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تھے داؤد علیہ السلام کہ حکم کرتے زین کسنے
کا اپنے جانورون پر پس زین کسے جاتے پس پڑھ لیتے داؤد زبور کو یعنے تمام کرتے اُسکو پہلے اسکے کہ زین کسے جاتے جانور اُنکے ف
ح ع یہ نہ معلوم ہوا کہ جانور اُنکے کتنے تھے اور کتنے عرصہ میں زین کسے جاتے تھے لیکن یہ معلوم ہوا کہ مجرای عادت سے خارج تھا حاصل یہ کہ یہ خرق عادت سے تھا
اللہ تعالےٰ اپنے اچھے بندون کے لیے زمانہ کو طی و بسط کرتا ہی یعنے کبھی بہت سا زمانہ تھوڑا سا ہوجاتا ہی اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین سے بھی منقول
ہی کہ رکاب میں پانون رکھتے اور دوسری رکاب میں پانون رکھنے تک قرآن ختم کرلیتے اور ایک روایت میں ہی ملتزم کعبہ سے اُسکے دروازے تک جاتے میں
پڑھ لیتے ت اور نہیں کھاتے تھے داؤد زرہ دوزی مگر کسب کار ہاتھون اپنے کے سے کہ زرہ بناتے تھے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ
وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ
بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تھیں دو عورتیں کہ اُنکے ساتھ دو بیٹے اُنکے تھے یعنے ہر ایک اُن دونون
عورتون میں سے ایک بیٹا رکھتی تھی آیا بھیڑیا پس لے گیا ایک کے بیٹے کو پس کہا ساتھ والی اُسکی نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر تیرے

بیٹے کو اور کہا دوسری نے کہ نہین لے گیا بھیڑیا مگر بیٹے تیرے کو ف ح یعنے دونون عورتون مین خلاف پڑا کہ ہرایک کہتی تہی کہ تیرے بیٹے کو لیگیا
نہ میرے بیٹے کو اور شاید کہ دونون لڑکے ہمشکل تھے یا تھی ایک ان دونون مین سے چھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی پکڑے ساتھ موجود کے بدلے مفقود کے
یا اور اغراض فاسدہ کے لیئے کہتی تھی بہوت پستی تصفیے لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داؤد کے پاس تا حکم کرین درمیان اُنکے پس حکم کیا داؤد نے ساتھ اُس
بیٹے کے واسطے اُس عورت کے کہ بڑی تھی ف ع ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اسکے پاس تھا پس اُسی کے لیئے حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ کے کہ صاحب
ید یعنے قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کے یا اسلیئے کہ وہ مشابہ تھا اُسکے پس باعتبار علم قیافہ کے یہ حکم کیا جیسے کہ کہتے ہین شافعی یا کچھ اور دلیل سے
یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داؤدؑ کا باجتہاد تھا بوحی نہ تھا ورنہ اسکے خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نرکھتا ت پس نکلین وہ دونون عورتین اور
آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پس خبر دی حضرت سلیمانؑ کو صورت تصفیہ کی پس کہا حضرت سلیمانؑ نے یعنے اپنے خادمون سے کہ لاؤ میرے
پاس چھری دو ٹکرے کرون اس لڑکے کو درمیان تمہارے ف ح یعنے ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمانؑ کو اس سے
امتحان کرنا ان دونون عورتون کی شفقت کا تھا تا تمیز ہو کہ اسکی مان کونسی ہی ت پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکرے نکر لڑکے کو رحمت کرے تجکو اللہ
یہ بیٹا اُسیکا ہی یعنے راضی ہون مین اسپر کہ یہ بیٹا اُسیکا ہی اور جیتا رہے اور نہین چاہتی مین کہ چیرا جاوے اور مرجاوے پس حکم کیا سلیمانؑ نے
ساتھ اُس بیٹے کے واسطے چھوٹی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنے بسبب پائے جانے قرینہ شفقت و رحم کے اُسمین اور ثابت ہونے
سنگدلی اور عداوت کے دوسری مین اور ظاہر ایسا ہے کہ اُسکے بڑی نے اقرار بھی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہی پس اُسکو دیا لڑکا قیل یہان اعتراض کرتے ہین کہ
کیونکر سلیمانؑ نے نقض کیا داؤدؑ کے حکم کو باوجود اسکے کہ حکم پیغمبر کا پھیرا اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ یہ حکم داؤد
علیہ السلام سے بطریق جزم و قطع کے نتھا بلکہ بطریق احتمال کے تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کرین اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہو انکی شریعت
مین واللہ اعلم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی
تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ کُلُّھُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَیْھِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمانؑ نے البتہ صحبت کرونگا مین آجکی رات
یعنے شب آئندہ نوّے بیبیون سے اور ایک روایت مین ہی سو بیبیون سے ہر ایک اُنمین سے جنیگی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا مین یعنے سلیمان
علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنے دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہ نیت انکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ اُسمین نہ کہا پس کہا سلیمان سے فرشتہ نے
یعنے داہنی جانب کے فرشتہ نے یا جبرئیل نے یا غیر انکے نے کہ کہہ انشاء اللہ ف ح یعنے کرونگا مین یہ کام اور ہوگا یہ اگر چاہا ہی خدا نے کہ بن
چاہے اسکے کوئی چیز وجود مین نہین آتی اور خواہش بندے کی بغیر اُسکی خواہش کے فائدہ نہین رکھتی ت پس نہ کہا سلیمانؑ نے انشاء اللہ
یعنے اُسوقت کہ فرشتے نے کہا اور بعد اسکے بھی نکہا بسبب اسکے کہ بھول گئے ف یہ معنی تو شیخ رح نے لکھے ہین اور ملا علی نے کہا کہ نہ کہا بسبب اسکے
وہ سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہین دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ نسی مانند علم کے اور روایت کیا گیا ہی نون کے پیش سے
اور سین کی تشدید سے اور یہ احسن ہی یعنے حاصل ہوا اُسکو نسیان ہر بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہی نزدیک ارباب جمع اور عرفان الون
کے یا ارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئے ت پس پھرے سلیمان سب عورتون کے پاس یعنے صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی اُن عورتون مین سے کوئی
عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد اور قسم ہی اُس ذات کی کہ بقائے ذات محمد کا اُسکے ہاتھ مین ہی اگر کہتے سلیمانؑ انشاء اللہ تعالے

تو ہر عورت سے بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا میں درحالیکہ وہ سوار ہوتے سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع ولیکن یہ لغزش
ہوئی حضرت سلیمانؑ سے اور امتحان تھا حق سبحانہ کیطرف سے انکے لیئے اور اسلیئے توبہ کی اور رجوع کی انھون نے جناب حق مین جیسے کہ قرآن مجید
مین مذکور ہی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی کام کرنے کا تو مستحب ہی یہ کہ کہے کرونگا مین یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ تبرکاً اور تیمناً
اُس کام کے سہل ہونے کے لیئے اور یہی حکم قرآن شریف مین ہی ولاتقولن لشیئی انی فاعل ذالک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ
حضرت سلیمانؑ کو کمال قوت و شہوت تھی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہی مردون کے لیئے اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہی خصوصاً
حضرات انبیاء علیہم السلام کے لیئے **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّاءُ نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اُسی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے زکریا نجار **ف** ع یعنے کسب بڑہی کا کرتے اور کھاتے ہاتھ کے کسب سے
اور اسمین اور حضرت داؤدؑ کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیاء کی سنت سے ہی **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ
شَتّٰی وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ وَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین
نزدیک تر اور متصل ترین لوگون کا ہون ساتھ عیسیٰ بیٹے مریمؑ کے دنیا اور عقبیٰ مین **ف** ح یا آغاز اور انجام مین اسلیئے کہ نہین ہی درمیان
آنحضرتؐ کے اور حضرت عیسیٰؑ کے کوئی پیغمبر اور عیسیٰؑ بشارت دینے والے تھے ساتھ آنے آنحضرتؐ کے اور تمہید کرنیوالے قواعد دین آنحضرتؐ کے تھے اور آخر
زمانہ مین نائب اور خلیفہ آنحضرتؐ کے ہونگے **ت** انبیاء بھائی ہین ایک باپ سے یعنے سوتیلے اور مائین انکی مختلف ہین **ف** ح تشبیہ دی
ساتھ باپ کے اس خبر کو کہ مقصود بعثت سب انبیاء سے ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کے ہی اور مشابہت دی انکی شریعتون کو کہ مختلف اور
متعدد ہین ساتھ ماؤن کے **ت** اصل دین پیغمبرونکا کہ توحید ہی اور عقائد دینی مین سب متحد ہین **ف** ح اگرچہ شرائع اور اعمال مین مختلف ہین
بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کے اور مناسب احوال انکے کے **ت** اور نہین ہی درمیان ہمارے یعنے میرے اور عیسیٰؑ کے کوئی پیغمبر **ف**
ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیاء مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتھ عیسیٰؑ کے ہی **ت** نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطٰنُ فِیْ جَنْبَیْهِ بِاِصْبَعَیْهِ حِیْنَ
یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذَهَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اُسکے دونون پہلوون مین ساتھ دونون انگلیون اپنی کے جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوا ے عیسیٰ بیٹے مریم
کے **ف** ع یعنے بسبب دعا کرنے حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسیٰ کی وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **ت** ارادہ
کیا تھا شیطان نے چوکنے کا عیسیٰؑ کے پہلوؤن مین پس چوکا پردے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یعنے جھلی مین کہ لڑکے پر ہوتی ہی
کہ اسکو مشیمہ کہتے ہین اسمین انگلی چبھوئی اور عیسیٰؑ کے بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مستثنیٰ اور خارج ہین اس سے اسلیئے کہ یہ بیان احوال اور نبی آدم کا کیا ہی سوا ے اپنے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ
عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی موسیٰؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا کامل ہوئے مردون مین سے بہت یعنے انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئے اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سے بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی فت ح ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون میبیان کمال درافضل ہین سب عورتون سے کہ سوائے انکے ہین حتی کہ فاطمہؓ اور خدیجہؓ اور عائشہؓ اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہ اسمین یہ کرتے ہین کہ مراد عورتون سے اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اُنمین یہ دونون افضل ہین یا یہ کلام ہو پہلے اوترنے وحی کے بیچ افضل کمال اُن مطہرات کے یا یہ مستثنی ہین اُنسے بقرینہ اور حدیثون کے کہ فاطمہ زہراؓ کی مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہؓ سیدۃ النساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث افضلیت فاطمہؓ کی مین مریمؑ اور آسیہؓ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہ کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئین پس یا توجیہین ان حدیثون متعدد رکھتی ہین یا اُنکے ساتھ تخصیص عمومات کے قائل ہون واللہ اعلم اور یہان حدیث فضیلت عائشہؓ کی بلکہ انکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا آپ نے اور فضیلت عائشہؓ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر فع ح مراد عورتون سے یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئین یعنے مریمؑ و آسیہؓ یا عورتین جنت کی یا عورتین اُنکے زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اُس کھانے کو کہتے ہین کہ ٹکڑے توڑ کر شوربا اُسپر ڈال دیتے ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل سب طعامون مین جانتے ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اُسکے کے اور اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ تفضیل کے درمیان عائشہؓ اور خدیجہؓ اور فاطمہؓ کے پس کہا اکمل نے کہ روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ سے یہ کہ عائشہؓ بعد خدیجہؓ کے افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہؓ افضل ہین خدیجہؓ اور عائشہؓ سے اور سوال کیے گئے سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہی یہ ہی کہ فاطمہؓ بنت محمد افضل ہین پھر اُنکی مان خدیجہؓ پھر عائشہؓ ف مؤلف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کے سے یون معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ زہراؓ سیدۃ النساء اہل الجنۃ کی ہین بعد مریمؑ بیٹی عمران اور آسیہؓ زن فرعون اور خدیجۃ الکبریٰؓ اور خدیجۃ الکبریٰؓ افضل ہین حضرت عائشہؓ سے اور نقل کیا سبکی نے بعض ائمہ عصر اپنے سے کہ فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ افضل ہین خلفاء اربعہؓ سے باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدینؓ افضل ہین حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ سے باعتبار علم و فضل اور کثرت ثواب و آثار خیر کثیر کے بیچ اسلام کے جیسے کہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سے باعتبار فضیلت جزئیہ کے آپسمین ایک دوسرے پر فضیلت رکھتی ہین نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس اس صورت مین حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونے وحی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُنکے بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہراؓ سے نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہؓ ہی کیساتھ مخصوص ہی اسلیئے قصیدہ امالیہ مین لکھا ہی کہ فاطمہ زہراؓ بعضی بات مین حضرت عائشہؓ پر فضیلت رکھتی ہین اور آسیہؓ اور مریمؑ اپنے اپنے زمانہ کی بی بیون پر فضیلت رکھتی ہین اور خدیجۃ الکبریٰؓ اسکے باعتبار فضیلت رکھتی ہین کہ پہلی بی بی حضرتؐ کی ہین اور بہت خدمتگذاری حضرتؐ کی کی اور اکثر اولاد آپکی انھین سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَ ذُکِرَ** حَدِیْثُ اَنَسٍ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِیَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمین یا خیر البریۃ ہی یعنے یہ ایک اعرابی نے کہا تھا حضرؐ کو آپنے فرمایا کہ یہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ اسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمرؓ کی کہ اسمین الکریم ابن کریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کے کہ اوپر ذکر ہو چکا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَلْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ

روایت ہی ابو رزین سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تھا پروردگار ہمارا پہلے اسکے کہ پیدا کرے اپنی خلق کو فرمایا حضرت نے
کہ تھا عمار مین **ف ع** کہا علما نے کہ عماء ابر باریک لینے ہلکا یا کثیف یعنے گھر اور روایت کیا گیا ہی عمار ساتھ مد اور قصر کے اور پھر تقدیر مراد اس سے
بیان ایک امر ہی کہ ادراک کرے اسکو عقل اور نہ پہونچے اسکے کنہ کو وصف **ت** نتھی نیچے اسکے ہوا اور نتھی اوپر اسکے ہوا **ف ح ع** یہ کنایہ
ہی اسکی طرف کہ نتھی ساتھ اسکے کوئی چیز پس حاصل اسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شئی کے اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف دفع توہم مکان کے اسلیئے کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بے ہوا اور بے مکان کے اور زہری نے کہا کہ ہم ایمان لائے اسپر اور کیفیت اسکی ہم
کچھ نہین جانتے اور بعضون نے کہا کہ مراد سوال سے یہ تھے کہ این کان عرش ربنا اور اسلیئے فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر **ت** نقل کی ترمذی
نے اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نے یعنے عما کنایت ہی اس سے کہ نتھی ساتھ اسکے کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وعن العباس بن عبد المطلب**
زَعَمَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِى الْبَطْحَاءِ فِى عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ
قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِىْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ
اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِىْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَوَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى
سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عباس رض بن عبد المطلب سے کہا کہ وہ تھے بیٹھے بیچ بطحا مکہ کے یعنے محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتھ ایک جماعت کے
ف ح ع ظاہر عبارت حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کے اسلام لانے سے پہلے کا ہی اور وہ جماعت بھی مسلمان نتھی اور حدیث
ابی ہریرہ رض کی کہ تیسری فصل آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تھی **ت** حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ان
مین **ف ع** یعنے اسوقت اور احتمال رکھتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کے مسلمان ہونے کے پہلے کا یا بعد کا **ت** پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی
اس جماعت نے طرف اس ابر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکھتے ہو تم اسکا کہا انہون نے کہ یہ سحاب ہی فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور مزن بھی کہتے ہو کہا انہون نے اور مزن بھی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بھی کہتے ہو کہا انہون نے اور عنان بھی کہتے ہین
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی کہا انہون نے کہ نہین جانتے
ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی اور یہ تردد
شک راوی سے ہی اور جو آسمان کہ اوپر اسکے ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کے اور اس آسمان کے کچھ اوپر ستر برس کے
ہی یہان تک گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتون آسمان **ت ع** یعنے اہل ہیئت پر کہا طیبی نے کہ مراد ستر سے حدیث مین تکثیر
ومبالغہ ہی نہ تحدید اسلیئے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کے اور ایسے ہی آسمانون مین ایک آسمان سے دوسرے
آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی **ت** بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریائے عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اسکے اور اسفل اسکے کے
مانند اس مسافت کے ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے ہی **ف ح** حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالے نے عرش کے نیچے
ایک دریا پیدا کیا ہی اسوقت سے کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی **ت** پھر اس دریا کے اوپر آٹھ فرشتے ہین بصورت پہاڑی بکرونکے مسافت درمیان کھرون

اُنکے کے اور گھٹنون اُنکے کے مقدار اُس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کے اور دوسرے آسمان کے ہی پھر اُنکی پشتون پر ہی عرش درمیان اسفل عرش کے اور اعلاء اُسکے کے اُس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کے دوسرے تک ہی پھر اللہ تعالےٰ ہی اوپر اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف ح ع یعنے باعتبار علو مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار اور تمکن کے اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطے علو و عظمت الٰہی کے کہ وہ فوق سب کے اور دراکل کے ہی جیسے کہ قرآن مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط پس معنے یہ ہوئے کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اُنکو شغل سفلیات سے اوٹھا کر ساتھ تفکر علویات کے اور فکر کرنے کے ملکوت آسمانون اور زمین کے مین متعلق کرین تا وہان سے بھی ترقی کرکے طرف پیدا کرنیوالے اور برپا کرنیوالے اُنکے کے متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سے کہ اسفل السافلین مین پڑے ہین باز رکھین فافہم و باللہ التوفیق **وعن جبیر بن مطعم** قال اَتَی رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ جُہِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِیَالُ وَنُہِکَتِ الْاَمْوَالُ وَہَلَکَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللہَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللہِ عَلَیْکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہِ فَمَا زَالَ یُسَبِّحُ حَتّٰی عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ وُجُوْہِ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ قَالَ وَیْحَکَ اِنَّہٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللہِ عَلٰی اَحَدٍ شَانُ اللہِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِکَ وَیْحَکَ اَتَدْرِیْ مَا اللہُ اِنَّ عَرْشَہٗ عَلٰی سَمٰوٰتِہٖ لَہٰکَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِہٖ مِثْلَ الْقُبَّۃِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَیَئِطُّ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاکِبِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکے ہوئے اہل عیال اور نقصان کیئے گیئے مال اور ہلاک ہوئے چارپائے پس مینھ مانگو اللہ تعالےٰ سے واسطے ہمارے پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتے ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کے اللہ پر یعنے تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتے ہین درگاہ حق مین تا مینھ برساوے اور طلب شفاعت کرتے ہین ساتھ خدا کے تجھ پر ف ع یعنے اللہ سے فریاد رسی چاہتے ہین تیرے امین کہ شفاعت کرے تم ہمارے لیئے اُسکے نزدیک یعنے توفیق دے تمکو ہماری شفاعت کرنے کی لیکن ہرگاہ کہ ظاہر عبارت سے وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سے مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالےٰ نے لیس لک من الامر شیء یعنے تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا ہی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ برا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا اُسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سے پس فرمایا آنحضرت نے پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنے تاکید کے لیئے ازراہ تعجب کے مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بسبب تعجب و غضب کے یہان تک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون کے چہرون مین ف ع اسلیئے کہ صحابہ سمجھے بار بار تسبیح کہنے حضرت کے سے کہ حضرت غصہ ہوئے اسی سبب سے ڈرے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اور متغیر ہوئے چہرے اُنکے بخوف خدا پس جب اُنہین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپنے تسبیح اور التفات کیا اُس گنوار کیطرف ت پھر فرمایا واے ہی تجکو یعنے جان ای کلام کرنیوالے جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ خدا کے کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اُسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اُسکا بزرگ تر ہی اس سے کہ وسیلہ کرین اُسکو نزدیک کسی کے وائے تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اُسکا محیط ہی اُسکے آسمانون پر اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دکہانے اور سمجھانے صورت ہکذا کے ساتھ و انگلیون اپنی کے مانند گنبد کے اور پہیلی اپنی کے یعنے محیط ہی تمام آسمانون پر جیسے گنبد زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الٰہی کے آواز کرنے پالان اونٹ کے بسبب سوار کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف ح ع یعنے عاجز آتا ہی عرش برداشت عظمت حق سے مانند عجز پالان کے سوار کی سواری سے کہ بھاری سواری سے چڑ چڑا بولنے لگتا
ہی اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کے اور حاصل یہ کہ جو ایسا عظیم الشان ہوسکے شفیع اسکے غیر کیطرف ٹھہرایا جائے و
عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذن لي ان احدث عن ملك من ملائكة الله من حملة
العرش ان ما بين شحمة اذنيه الى عاتقه مسيرة سبعمائة عام رواه ابو داود اور روایت ہی جابر بن عبداللہ سے نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن دیا گیا مجکو یہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتے کی اللہ کے فرشتون
سے کہ جو اوٹھانیوالے عرش کے ہین یہ کہ درمیان لو کانون اسکے کے اسکے کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے
وعن زرارة بن ابي اوفى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لجبرئيل هل رايت ربك فانتفض جبرئيل وقال يا محمد
ان بيني وبينه سبعين حجابا من نور لو دنوت من بعضها لاحترقت هكذا في المصابيح ورواه ابو نعيم في الحلية
عن انس الا انه لم يذكر فانتفض جبرئيل اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفے سے ف ح زرارہ ثقات تابعین سے ہین قاضی
بصرہ کے تھے اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنے کے سے ہین ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سے سماع رکھتے ہین ایک نماز فجر مین امامت کر رہے تھے
آیت فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی سنہ ۹۳ تنتر مین ولید بن عبد الملک کے زمانہ مین اور ملا علی رح نے کہا کہ کہا بغوی نے
کہ زرارہ صحابہ تھے مرے عثمان کے زمانہ مین ت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ کیا دیکھا ہی تونے اپنے پروردگار کو پس
نہایت کانپے جبرئیل ف ع یعنے عظمت اس سوال اور تصور اس حال سے اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیقت رویت اللہ تعالے کے دار البقا
مین اسلیئے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتے آنحضرت لیکن اسمین اختلاف ہی درمیان رویت کے ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالے کی ہوگی یا نہین
پھر ہر گاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپے جبرئیل مارے ہیبت کے ت اور کہا ای محمد بلاشبہ درمیان میرے اور درمیان
خدا تعالے کے ستر پردے ہین نور کے ف ع یہ عبارت ہی اللہ تعالے کی کمال سے اور جبرئیل کے نقصان اور حجاب بنسبت جبرئیل کے ہی مراد
یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتھ صفت نقصان کے اور خالق ذو الجلال موصوف ہی ساتھ وصف
کمال کے پس نہین حاجب ہوتی اسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کے شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر ہزار پردے آئے ہین پس
ہوسکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سے ہو نہ اگر نزدیک ہوؤن مین بعض ان پردون سے یعنے سر انگشت کی قدر جیسے کہ ایک روایت مین
ہی تو البتہ جل جاؤن مین اسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سے روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین
کہ نام انکی کتاب کا ہی انس سے اور ہوسکتا ہی کہ زرارہ نے انس سے روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نے نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنے
اور باقی جواب ذکر کیا ہی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق اسرافيل منذ يوم
خلقه صافا قدميه لا يرفع بصره بينه وبين الرب تبارك وتعالى سبعون نورا ما منها من نور يدنو منه
الا احترق رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نے پیدا
کیا اسرافیل کو اس حال مین کہ صف باندھے ہوئے ہین اوپر دونون پانون اپنے کے اول مدت پیدایش اپنی سے نہین اوٹھاتے ہین اسرافیل نگاہ
اپنی ف ع یعنے طرف آسمان کے ازراہ ادب کے یا نہین اوٹھاتے نگاہ صور سے اور یہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونے انکے سے واسطے حکم پھونکنے صور
کے کہ شاید ابھی حکم آپہنچے ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالے کے ستر پردے ہین نور کے کہ حجاب ہین نہین ہین ان ستر نور مین سے کوئی

نورکہ قریب ہون اُس سے اسرافیل فرضا لگر کہ جل جا دین نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اُسکو **وعن جابر** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ وَذُرِّیَّتَہٗ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ یَا رَبِّ خَلَقْتَہُمْ یَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَنْکِحُوْنَ وَیَرْکَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَہُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَۃَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُہٗ بِیَدَیَّ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کَمَنْ قُلْتُ لَہٗ کُنْ فَکَانَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اور اُنکی اولاد کو یعنے روز میثاق کے یا بعد اسکے کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تونے انکو کہ کہاتے ہین اور پیتے ہین اور جماع کرتے ہین یا نکاح کرتے ہین اور سوار ہوتے ہین یعنے جانورون پر خشکی مین اور کشتی پر دریا مین پس کر دان واسطے انکے دنیا اور ہمارے لیئے آخرت ف ع یعنے جو کچھہ بہرہ مند ہین لیکن ہم محروم ہین اسکی لذتون سے انکے لیئے یہ دنیا بطریق دوام وبقا کے ہو یا گردان انکے لیئے یہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیئے نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوے ہم مین اور اُنمین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکے لیئے زیادتی ہے سو فرمایا اللہ تعالے نے نہین گردانونگا مین عاقبت اُس شخص کی کہ پیدا کیا مین نے اُسکو اپنے دونون ہاتھون سے یعنے بغیر واسطے کسی کے بتدریج مرکب معجون کمال سے کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کے اور استعداد مظہریت جمال وجلال کے اور پھونکی مین نے اُسمین روح اپنی مانند اُس شخص کے کہ کہا مین نے اُسکے لیئے یعنے پیدا کرنے مین ہو لیس ہو گیا کہا ف ع طیبی نے یعنے نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص کہ پیدا کیا مین نے اُسکو بذات خود اور نہین سونپا مین نے اُسکے پیدا کرنے کو کسی کی طرف اور پھونکی مین نے اُسمین اپنی روح سے کہ وہ آدم ہین اور اولاد اُنکی ساتھہ اُسکے کہ ہوا بمجرد امر کن کے کہ وہ فرشتے ہین اور اضافت روح کی اپنے نفس کیطرف بزرگی کے لیئے ہی جیسے بیت اللہ مین کہا ابن ملک نے یعنے نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اُسکی اعلی ہی اور یہ منجملہ دلیلون اہل سنت کے سے ہی اوپر افضلیت بشر کے ملائکہ پر اور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہی کہ فرشتے معصوم پیدا کیئے گیئے پس ہوئے دو رخ سے ممنوع اور نعیم سے محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتھہ کرنے طاعت کے اور بچنے کے معصیت سے پس جو کوئی دونون کے حق بجالایا مستحق ہوا ثواب کا دونون میں اور جسنے اعراض کیا دونون سے مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین ت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ بَعْضِ مَلٰئِکَتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن یعنے کامل کہ وہ انبیاء اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالے کے نزدیک بعضے فرشتون سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ع یعنے خواص فرشتون سے یا اُنکے عوام سے کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سے عوام اُنکے ہین اور مراد ملائکہ سے بھی عوام اُنکے ہین کہا محی السنہ نے اولی یہ ہی کہ کہا جاوے عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سے اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سے کہ فرمایا اللہ تعالے نے الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل بڑی ہی اس سے اہل سنت نے بیچ تفضیل انسان کے ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہے کہ مراد خواص مومنین سے رسل وانبیا ہین اور خواص ملائکہ سے مانند جبرئیل اور اسرافیل کے اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہین اولیا ہین سے مانند خلفا اور تمام علما کے اور تفصیل اولی ہی اجمال بعض اُنکے سے اس کہنے مین کہ بشر افضل ہی ملک سے اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سند وارد سے آئی ہی **وعنہ** قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰہُ التُّرْبَۃَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِیْہَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَلَقَ الْمَکْرُوْہَ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِیْہَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَۃٍ مِّنَ النَّہَارِ فِیْمَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالے نے مٹی دن ہفتہ کے ف ع

اور یہی مراد اس سے آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتے ہین پس وہ اتوار ہی کا حکم مین ہی پس نہین منافی ہی یہ قول اللہ تعالے و لقد
خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کیئے اسمین پہاڑون اتوار کے اور پیدا کیئے درخت دن پیر کے اور پیدا کین چیزین
برے دن منگل کے اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی ف ح مسلم مین لفظ نور کاری سے یاہی اور یہی ہی مشکوۃ کے صحیح نسخون مین اور اصول
معتمدہ مین رے سے ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سے ہی آخر مین یعنی مچھلی کے اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچھلی اسدن مین پیدا ہوئے ہون
ت اور پھیلائے زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کے عصر کی نماز کے بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کے درمیان
عصر کے رات تک نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع اسی سبب سے جمعہ نام رکھا کہ پیدایش سب کی اسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت
کو اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کے نزدیک **وعنہ** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهُ
اِذْ اَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا
الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ
سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا
خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى
عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ
بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ
تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَ
قُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یار انکے ناگہان آیا انپر ایک ابر پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو کیا ہی یہ کہا اصحابہ نے یعنی موافق عادت اپنی کے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا حضرت
نے یہ عنان ہی شرح اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کے زبر سے نام ابر کا ہی ترجمہ یہ ابر روایا زمین کے ہین ف ح روایا راویہ کی جمع
راویہ کی ہی مراد یہ اس اونٹ کو کہتے ہین کہ اس سے پانی کھینچتے ہین تشبیہ دی ابر و نکو ساتھ اسکے بسبب اسکے کہ جیسے اونٹ پانی کھینچ
کر زمین مین دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہانکتا ہی انکو اللہ تعالے طرف ایک قوم کے کہ شکر نہین کرتے خدا کا ف
ع ح یعنے بلکہ کفران نعمت کرتے ہین اور نسبت کرتے ہین مینہ کو طرف گردش ستارون کے کہ کہتے ہین مطر نا بنوء کذا برسا کئے گئے ہم بسبب فلانی
منزل ستارے کے ت اور نہ پکارتے ہین اسکو ف ح یعنے نہین یاد کرتے اسکو اور نہ طلب کرتے ہین اس سے کچھ اور نہ عبادت کرتے ہین

اُسکو بلکہ پوچھتے ہین ہتمدن کھو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کرنے اُس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتے اور اُسکا یہ کرم ہی کہ پھر رزق دیتا ہی
اُنکو اور عافیت دیتا ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہارے یعنے آسمان عرض کیا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اُسکا
داناتر ہی فرمایا آنحضرتؐ نے پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہارے ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کے زیر سے بروزن فعیل کے نام ہی آسمان دنیا کا اور
بعضون نے کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنے اللہ نے نگاہ رکھا ہی اُسکو گر پڑنے سے زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتھ گھر کی
چھت کے اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنے سے یعنے ساتھ موج کے بھی تشبیہ دی اُسکو کہ جیسے موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ایسے ہی
آسمان بھی معلق ہی بے ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے یعنے
زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہی فرمایا درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے پانسو
برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہین فرمایا دو آسمان
ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کے کہ دوسری اور مسافت درمیان اُن دونون آسمان کے بھی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے ایسا ہی
یعنے دو بارا در کہا کہ دو آسمان ہین یہان تک کہ گنے سات آسمان اوپر تلے فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کے اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و
زمین کے یعنے پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی اوپر اس کو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات
آسمانون کے عرش ہی اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کے فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم
کہ کیا چیز ہی نیچے تمہارے عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہین فرمایا جو کچھ کہ نیچے تمہارے ہی زمین ہی یعنے اوپر کی پھر فرمایا کہ آیا
جانتے ہو کہ کیا ہی نیچے اس زمین کے کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہین فرمایا کہ نیچے اسکے اور ایک زمین ہی درمیان اُن دونون
زمینون کے مسافت پانسو برس کی ہی یہان تلک کہ گنین آنحضرت نے سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کے ایک سے فاصلہ پانسو برس کا ہی
ف ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق ملنسبت آسمانون کے ہی پس یہ جو کہتے ہین کہ طبقے زمینون
کے متصل ایک دوسرے کے ہین اور ملے ہوئے ہین اور اسیلئے ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتے ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف
اس حدیث کے ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ اسی زمین کے ہی کہ نیچے انکے ہی اور اور زمینون سے سروکار نہین رکھتے بخلاف آسمانون کے کہ
سب سے فیوض اور آثار پہونچے ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اُسکے ہاتھ مین ہی اگر چھوڑو تم رسی طرف
زمین کے کہ نیچے سب سے ہی تو البتہ جا پڑے وہ رسی خدا پر ف ع یعنے اُسکے علم اور ملک اور قدرت پر جیسے کہ تصریح کیا ہی اُسکو ترمذی نے
معنی یہ ہین کہ اللہ تعالے کا علم و قدرت جیسے کہ محیط ہی آسمان کے اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کے نیچے کی چیز کو لکھو فرمایا
یہ واسطے دفع کرنے اس شبہہ کے کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوے کہ اُسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچے کا اور اسی
لیئے کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تھی مچھلی کے پیٹ مین جیسے کہ معراج ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر ت
پھر پڑہی آنحضرتؐ نے یعنے استشہاد کے لیئے یا ابو ہریرہ نے تقویت حدیث کے لیئے یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنے قدیم ہی کہ نہین اسکے لیئے ابتدا اور آخر
ہی یعنے باقی ہی کہ نہین اُسکے لیئے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کے اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کے اور وہ ہر چیز کو یعنے علویات
اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سے جاننے والا ہی یعنے نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اُسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی
یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑھنا آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کے جا پڑنے سے اللہ پر جا پڑنا اُسکا ہی

اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر ف ع علم اللہ تعالے کا سمجھا گیا لفظ وھو بکل شئ علیم سے اور قدرت اُسکی سمجھی گئی ھو الاول والآخر
سے یعنے وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اُسکے ہاتھ ہی اور نکالتا ہی اُنکو عدم سے طرف وجود کے اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جائیگا اور وہی باقی رہیگا
اور غلبہ اور تصرف اُسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا زہری نے کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہ ہین کہ وہ ایسا غالب
ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اُسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزدن مین بطریق غلبہ اور استیلا کے اسلیئے کہ نہین ہی
فوق اُسکے کوئی کہ منع کرے اُسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہی کہ ملجا وے اور ماوا سوائے اُسکے نہین پھر کہا ترمذی نے ترجمہ اور علم اللہ کا
اور قدرت اُسکی اور غلبہ اور تصرف اُسکا ہر جگہ ہی یعنے آثار ان صفات کے سب جگہ ہین والا یہ صفات حق بھی مکانی نہین ہین اور خدا
ساتھ تجلی ذات اپنی کے عرش پر ہی جیسے کہ وصف بیان کیا اللہ تعالے نے اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ع الرحمن علی العرش استوی
وھو رب العرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت ومکان کا دلیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم اور قدرت
سے **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا اور روایت
ہی اُسی ابوہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض اُنکے قد کا سات ہاتھ ف ع ح ذراع
زبر سے کہنے کے سرے سے بیچ کی اونگلی کے سر تک اور گز شرعی بھی یہی ہی لیکن جاننا چاہیئے کہ مراد ہاتھ سے آدم کا ہاتھ ہی یا ہاتھ اسوقت کے لوگونکا ظاہر
یہ ہی کہ مراد لوگونکا ہی ہاتھ ہی اسلیئے کہ اگر آدمؑ کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتھ اُنکا ساٹھوان حصہ اُنکے قد کا ہو اور یہ نہایت چھوٹا
ہی بحسب طول بدن اُنکے کے اور تناسب سے نہایت ہی بعید **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلَ
قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَنَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّبِضْعَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا
وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ
اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِکَ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّخَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا اور روایت ہی ابوذر غفاری سے کہ کہا مین نے یارسول اللہ
کونسا انبیا مین تھا پہلے فرمایا آدم کہا مین نے یارسول اللہ نبی تھے آدمؑ فرمایا ہان آدم نبی تھے کلام کیئے گیئے یعنے فقط نبی ہی نتھے بلکہ نبی تھے
کلام کیئے گیئے یعنے صحیفے اوترے تھے اُنپر یعنے رسول ہین کہا مین نے یارسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنے ہین فرمایا رسول تین سو اور کچھ اوپر دس
ہین جماعت بہت سی اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سے آیا ہی کہ کہا ابوذر نے کہ کہا مین نے یارسول اللہؐ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اُنمین سے تین سو پندرہ بہت سی جماعت ف ع ح اور فرق مشہور نبی اور
رسول مین یہ ہی کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اُسکے پہونچانیکا اور نبی عام ہی یعنے خواہ اُسپر کتاب اوترے اور تبلیغ آیا ہو
یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین روایت دو لاکھ چوبیس ہزار کی بھی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعین عدد انبیا سے منع کیا ہی علمانے
بلکہ مجمل کہنا چاہیئے کہ ایمان لائے ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوے اُن مین سے اور نہ کوئی غیر اُنکا اُنمین داخل ہو **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُہٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ
فَلَمَّا عَایَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکھنے اُس چیز کے آنکھ سے یعنے اگرچہ خبر یقینی بھی ہو لیکن جو دیکھنے کو تاثیر ہی وہ سننے کو نہین چنانچہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائے کہ تحقیق اللہ تعالے نے خبر دی موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز کی کہ کی اُنکی قوم نے بیچ مقدمہ گوسالہ کے کہ اُسکو پوجتے تھے

پس نہ ڈالین موسیٰ نے تختیان کہ انمین توریت لکھی تھی یعنے بسبب قبل تاثیر کرنے خبر کے انمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کہ موجب ہو ڈالدینے تختیون کا پھر جبکہ موسیٰ قوم مین آئے اور آنکھ سے دیکھا جو کچھ کہ قوم نے کیا تھا یعنے پوجا باجی انکے ڈالدین تختیان یعنے بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان ف ح یعنے بسبب زور سے ڈال دینے کے مارے غصہ کے اور انکے ڈال دینے مین گویا یہ اشارہ تھا کہ نفع دیتے ہین ایمان والونکو پیغمبر ع انہونے اختیار کیا کفر دلعنیان تورز با فائدہ انکے رکھنے مین لیکن ظاہر یہ ہی کہ باوجود ٹوٹنے کے کچھ انمین سے جاتا نہین رہا نقل کین یہ تینون حدیثین احمد نے

باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہو وین اللہ کی اور سلام اسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ح ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل حد سے زیادہ ہین اور شمار سے باہر مؤلف نے کچھ انمین سے لکھے ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کے اور افضل ہین سب پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور انکے بعد ابراہیم خلیل اللہ اور انکے بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کے بعد علیہ السلام صراحۃً نہین دریافت ہوا کس کا درجہ ہی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری

روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا یعنے پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سے بنی آدم کے قرن سے قرن کے بعد ف ع یعنے ہر قرن مین باپ انکی پشت مین ہوتا تھا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سے وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت کے باپ اس طبقہ مین تھے اور آنحضرت انکی پشتون مین تھے جیسے کہ اسمعیل کے بعد کنانہ اور انکے بعد قریش اور انکے بعد ہاشمی تھے ترجمہ یہان تک ہوا مین ایسی قرن کہ ہوا مین اس سے ف ع ح اور معنی بہتری کے خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین بیچ عقلا کے تعارف مین ساتھ انکے اہل کرم کی مدح کرین نہ اعتبار دین و ایمان کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے

وعن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ

اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا انہنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالیٰ نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتے تھے تہمین پس انکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ مین پس قریش نام رکھے گئے لانہ قرشہم یعنے جمع کیا انکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کے قریش نام نہ رکھے گئے لانہ لم یقرشو مشہور ہی قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکھتا ہی اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ انہونے کہا کہ قریش اسلیئے نام رکھا کہ دریا مین ایک مچھلی ہی کہ اسکو قریش کہتے ہین وہ سب مچھلیونکو کھاتی ہی اور اسے کوئی مچھلی نہین کھاتی اور اسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سے ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کے اور خلاصہ مین خلاصون کے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکھا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کے نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد کسی کو

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ
الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا
دن قیامت کے **ف** ع یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرتؐ سردار ہین دنیا اور آخرت کے لوگون کے اور قید روز قیامت
کی یہان اس لیے لگائی کہ اُسدن ظہور حضرتؐ کی سرداری کا بغیر نزاع کرنے والے اور معاند کے ہوگا بخلاف دنیا کے یہان سردار کفار مشرکین معاند تھے
اور یہان سے آنحضرتؐ کی بزرگی فرشتون پر بھی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرتؐ کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہے اور یہ جو بعض حدیثون
مین آیا ہے کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپس مین اور نہ مجکو تفضیل دو موسیٰ اور یونسؑ پر جواب اُسکے اوپر گذر چکے **ترجمہ** اور اول ہون اُن
شخصون مین سے کہ پھٹے اُنسے قبر یعنی پہلے قبر سے مین ہی اُٹھایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے
ف ع پس یہ دلیل ہے اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روے تابعون کے قیامت کے دن **ف** ع پہلے گذرا حدیث مین کہ آنحضرتؐ کی امت تمام اہل جنت
کی دو ثلث ہے اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہے پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے لیے حظ وافر ہے اس سے اسلیے کہ اکثر اہل اسلام
اُنکے تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام عاصم قاری ہین **ت** اور مین اول ہون اُن شخصونکا کہ کھٹکھٹاوینگے دروازہ جنت کا یعنی کھلواوینگے دروازہ جنت کا
اور داخل ہونگے اُسمین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ
فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین بہشت کے دروازہ پر قیامت کے دن پھر کھلواؤنگا مین پس کہیگا
نگہبان بہشت کا کون ہے تو پس کہونگا مین کہ مین محمدؐ ہون پس کہیگا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کھولون مین دروازہ کسی کے لیے پہلے
تیرے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّۃِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ
مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے اُسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اول شفاعت کرنے والا ہون جنت مین اپنی امت کے گنہگارون
کے داخل ہونے کے لیے جنت مین یا بلندی درجون کے لیے اُسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین
زیادہ ہون انبیا مین از روے امت اور تابعدارون کے اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہے کہ اُسکی تصدیق نہین کی اُسکی امت مین سے مگر
ایک مرد نے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ
بُنْیَانُہٗ تُرِکَ مِنْہُ مَوْضِعُ لَبِنَۃٍ فَطَافَ بِہِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ
مَوْضِعَ اللَّبِنَۃِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہے کہ اچھے بنائی گئی دیوار اُسکی گرد کی
چھوڑی گئی اُس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنے لگے اُسکے دیکھنے والے درحالیکہ تعجب کرتے تھے اُس دیوار کی خوبی سے مگر اُس اینٹ
کی جگہ خالی رہی تھی یعنی وہ خارج تھی خوبی سے سو مین ہوا کہ بند کی مین نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میرے دیوار

اور ختم کئے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت میں ہے پس میں ہون شامل اُس اینٹ کی اور میں ہون ختم کرنے والا نبیوں کا ف ع
تشبیہ دی انبیا کو اور اُنکی شریعت ہدایت وعلم وارشاد کو ساتھ ایک محل کے کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اُسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکے گویا
دین کا تیار ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرت کے وجود باجود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری او رسلم نے **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ
الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات میں سے اسقدر کہ مثل اسقدر کے
ایمان لاسکے اُسپر بشر ف ح یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ بابین کیف نہین کیا ہے لیکن اُنکے ہی زمانہ تک مخصوص رہا پھر اُنکے بعد منقطع
ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰؑ کو عنایت ہوا کہ اُسوقت مین جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور
مردون کو زندہ کرنا اور کوڑھی اور اندھے مادر زاد کا اچھا کرنا حضرت عیسیٰؑ کو ملا کہ اُس زمانہ مین طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا
اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرت کے وقت مین بلاغت او فصاحت کا دعوی تھا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت کے اعلی درجہ
پر کہ سب اُسکے آگے اچھے اچھے دعویدار مغلوب ہوئے اور کچھ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہات اور بیشک ہے وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ
وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہے سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کے پس
امید رکھتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ پیغمبرون مین از روے تابعون کے قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری او رسلم نے یعنی میرے تابعدار
بہت ہون اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے قیامت تک باقی ہے جو کوئی اُسکو دیکھے ایمان لاوے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَ
طَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ
وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے مجھسے فتح دیا گیا مین دشمنون کے دل مین دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت
سے یعنی میرا رب فتح دیتا ہے مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنے ڈر کے اُنکے دلون مین ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھ مین اور اُنمین ہوتا ہے
اور بمارے رعب کے بھاگتے ہین اور گھبراتے ہین اور کی گئی میرے لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی کہ تیمم ہے ف ع یعنی سوا احکام معتبرہ
کی کہ اُسکا پہلے ذکر ہو چکا جس جگہ چاہین نماز پڑھین ہمین جائز ہے جب تک یقین نہو اُسکی نجاست کا اور اگلی امتون مین سوا ایک جگہ معین کے کہ
عبادت خانہ اُنکے تھے نماز درست نتھی اور آگے سوا پانی کے طہارت نہوتی تھی اب ہمارے لیے درصورت عذر شرعی کے تیمم کرنا زمین پر جائز ہے
جیسے کہ فرمایا ہے پس جو شخص ہو میری امت مین سے کہ اُسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوے اور پانی ملے نہین تو تیمم کرے اور پڑھ لے اُسی جگہ نماز اور
حلال کی گئی میرے لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لیے مجھسے پہلے ف ح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کے اور مال لوٹتے تو ایک جگہ اکٹھا
کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتے تو فقط لوٹنے والون کی ملک ہوتے نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرت کے لیے مخصوص ہوا
پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سے جو چیز اچھی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے تھے اور دیا گیا مجکو مرتبہ
شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہے تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بھیجا جاتا تھا مجھ سے پہلے اپنی ہی قوم کی طرف

خاص اور میں بھیجا گیا طرف تمام لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح بلکہ جن کی طرف بھی اور ہو سکتا ہے کہ بعثت آنحضرت کی
جن کی طرف بعد اسکے ہوئے ہو اسلیے تعرض جن کا نہ کیا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى
الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى
الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ **مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا
میں نبیوں پر ساتھ چھ خصلتوں کے **ف** ح پہلی حدیث میں پانچ فرمائیں اور یہاں چھ اور حقیقت میں فضائل آنحضرت کے کہ آپ مخصوص و
ممتاز ہیں بہت ہیں بیشمار و لیکن بعضے انمیں سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثوں میں مذکور ہوئے ہیں اور مقصود حصر نہیں ہے **ت** اور دیا گیا
میں مجھے جامع **ف** ح یعنی کلام مختصر جو بہت معنوں کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ
دین والمستشار موتمن اور مانند انکے کہ ہر ایک بہت سے معنوں کو مشتمل ہے اور بعضے عالموں نے ایسی حدیثیں جمع کی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد جوامع الکلم
سے قرآن شریف ہے کہ تھوڑی سی لفظوں میں بہت سے معنے خدا تعالے نے جمع کیے ہیں اور معنی اول خوب ظاہر ہیں اور دوسری روایت کہ زیادہ کیا گیا ہے
انمیں خیر الکلام ما قل ہی معنی پر دلالت کرتی ہے **ت** اور فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کے ساتھ اور حلال کی گئیں میرے لیے
غنیمتیں اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کے طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنی وحی منقطع ہوئی اور رسالت تمام ہوئی بعد میرے کوئی بھی نبی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسیٰ کا اترنا بھی اسی دین کے خوب رواج ہونے
کو ہوگا **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ
بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھایا
گیا اور بھیجا گیا میں ساتھ جامع کلموں کے اور فتح دیا گیا میں ساتھ خوف کے اور ایک وقت خواب میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ دیا گیا میں زمین کے
خزانوں کی کنجیاں پس رکھی گئیں میرے آگے **ف** ع مراد یہ ہے کہ سہل کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کے لیے اور انکی امت کے لیے فتح ہونا شہروں
اور خزانوں کا نکالنا یا مراد ہیں کانیں زمین کی جنمیں سونا چاندی وغیرہ ہے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا
وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ
سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا
اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ
عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ **مُسْلِمٌ**
اور روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالے نے سمیٹی میرے لیے زمین یعنی اسکو سمیٹ کر مثل ہتھیلی کے
کر دکھایا پس دیکھا میں نے اسکی مشرقوں اور مغربوں کو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہے کہ پہونچے اسکی بادشاہی اس مسافت
کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لیے زمین سے یعنی مشرق اور مغرب میں بادشاہ ہوویں اور تصرف کریں اور دیے گئے میرے لیے دو خزانہ سرخ
اور سفید **ف** ع یعنی سونے اور چاندی کے یعنی ایک تو کسرے کا خزانہ جو بادشاہ ہے فارس کا کہ وہاں سونا بہت ہے اور ایک قیصر کا خزانہ
کہ جو بادشاہ ہے روم کا کہ وہاں چاندی بہت ہے **ت** اور بیشک میں نے مانگا اپنے رب سے اپنی امت کے لیے کہ نہ ہلاک کرے کو ساتھ قحط عام کے

یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے اور یہ کہ نہ مسلط کرے انپر دشمن سوائے مسلمانون کے یعنی کافر پس مباح جانے اور لے لے جگہ انکے مجمع ہونے کی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہ انکی بود و باش کی لے لے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور بیشک اوپا پھیر بے اے محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس ہرگز نہین پھرتا اور تحقیق مینے دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کے لیے یعنی امت اجابت کے لیے یہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین انکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا مین انپر کوئی دشمن سوائے مسلمانون کے پس مباح کرے وہ جگہ انکی بود و باش کی اگرچہ جمع ہووین انپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر سارے جہان کے جمع ہون اُنسے لڑنے کے لیے یہانتک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضے کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضے بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کافرون کا اُن سب پر غلبہ اور تسلط نہو گا اور سارا ملک اسلام نہ لے سکینگے لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کرے اور بعضے بعضون کو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضائے ربی اور تقدیر الٰہی مقرر ہو گئی ہرگز تغیر و تبدل نپاوے **وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر **ف** بنی معاویہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور ابتک نشان اُس مسجد کا مدینہ منورہ کے باہر ہے پس آگئے آنحضرت مسجد مین اور اُسمین پڑہین دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنے بھی پڑہین حضرت کے ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نے اپنے رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اُسکے اور ظاہر دوسری بات ہے پھر فارغ ہوئے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مینے اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اُسنے مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینے اپنے پروردگار سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سو دی مجکو یہ اور مانگا مینے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنے کے یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوے عذاب سے جیسے کہ قوم فرعون دریائے نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھے اور مانگا مینے یہ کہ نہ کروانی آپسمین انکے لڑائی یعنی آپسمین جنگ نہ کرین سو یہ نہ دی مجکو **ف** اس جگہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بھی قبول نہین ہوتی **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهٗ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ** اور روایت ہے عطا ربن یسار سے کہ کہا انھونے کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے مجکو خبر دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعضے صفتون سے کہ جو توریت مین مذکور ہین **ف** ظاہر اعبد اللہ بن عمرو نے توریت پڑھی ہو یا سنا ہو بعضے اہل کتاب سے جو ایمان لائے تھے سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تھے اہل علم و کتاب سے کہ عالم تھے اگلی کتابون کے اور پڑہی تھین وہ اور لکھتے تھے آنحضرت کی حدیثین اور یہی کثیر الاحادیث ہین جیسے ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نے ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بیشک وصف کیے گئے ہین آنحضرت توریت مین ساتھ بعضی صفتون اپنی کے جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین تحقیق ابنی

بھیجا ہے تمکو شاہد امت کے احوال پر اور خوشخبری دینے والا فرمانبرداروں کو ثواب کی اور ڈرانے والا گنہگاروں کو عذاب سے اور پناہ دینے والا امیوں کی ف مراد امیوں سے عرب ہیں کہ وہ پڑھنا لکھنا اکثر نہیں جانتے تھے یا اسلیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہے نسبت کیے گئے ہیں اور تخصیص عرب کی اسلیے ہے کہ آنحضرتؐ انہیں میں سے ہیں اور انہیں میں مبعوث ہوئے انکی محافظت کے لیے اہل عجم کے غلبہ سے اور اگر پناہ گمراہیوں شیطانی اور آفات نفسانی سے مراد رکھیں تو بھی وجود برکت آمود آنحضرتؐ کا تمام عالم کے لیے پشت پناہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد پناہ سے نگہبانی قوم کی ہے برباد ہونے اور عذاب کے اترنے سے انپر جب تک کہ وہ ہوں اس قوم میں چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم تو بندہ خاص ہے میرا اے محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت میں کوئی تیرا شریک نہیں اور رسول ہے میرا یعنی بھیجا ہوا خلق کی طرف میں نے تیرا نام رکھا متوکل کہ سب کاربار اپنے تو نے مجھے سونپے اور اصلا اپنے زور اور طاقت پر بھروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہیں بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانے والا بازاروں میں ف تخصیص بازاروں کی بسبب عادت کے ہے کہ وہاں شور وغوغا بہت ہوتا ہے اور نہیں دفع کرتا بدی کو بدی کے ساتھ یعنے جو اسکے ساتھ برائی کرے وہ اسکی سزا نہیں دیتا ولیکن درگذر کرتا ہے اور ڈھانکتا ہے اور دعا مغفرت کرتا ہے اسکے لیے بلکہ احسان کرتا ہے اور نہ قبض کریگا اللہ روح اسکی یہاں تک کہ سیدھا کرے اور ہدایت کرے بسبب انکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کے کہ کہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہاں تک کہ کھولے خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھیں اندھی اور کان بہرے اور دل کہ نہ کچھ سمجھیں اور نہ یاد رکھیں گویا غلاف در پردہ میں ہیں نقل کی یہ بخاری نے یعنی عطاء بن یسار سے اور اسی طرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطاء بن یسار سے اس نے عبد اللہ بن سلام سے مانند اس حدیث کے کہ روایت کی بخاری نے عطاء سے اس نے عبد اللہ بن عمر سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرتؐ کے فضائل میں کہ اسکے اول لفظ نحن الآخرون کا ہے بیچ باب مبعث کے

الفصل الثانی نصف سوم **عن خباب بن الارت** قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فاطالہا قالوا یا رسول اللہ صلیت صلوۃ لم تکن تصلیہا قال اجل انہا صلوۃ رغبۃ ورہبۃ وانی سألت اللہ فیہا ثلثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ سألتہ ان لا یہلک امتی بسنۃ فاعطانیہا وسألتہ ان لا یسلط علیہم عدوا من غیرہم فاعطانیہا وسألتہ ان لا یذیق بعضہم باس بعض فمنعنیہا رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے خباب بن ارت سے کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اسکو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پڑھی آپ نے نماز ایسی دراز کہ نہیں پڑھتے تھے آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہاں اسواسطے کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تھی یعنی میں دعا کرتا تھا میں اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونے کا رکھتا تھا اسلیے نماز دراز پڑھی میں نے اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق میں نے اللہ سے مانگیں بیچ اس کے تین حاجتیں سو عنایت فرمائیں مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا میں نے اس سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط کے یعنی تمام قحط کے اور اسی کے حکم میں ہے وبا اور مقصود یہ ہے کہ انپر کوئی بلا ایسی نہ آوے کہ بالکل جڑ بنیاد سے اکھڑ جائیں پس دی مجھے یہ اور چاہا میں نے اس سے یہ کہ نہ غالب کرے انپر دشمن کو سوائے انکے یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دے اسلیے کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور نابود بالاکفر کا چاہتے ہیں اور آپس کے دشمنوں سے یہ بات نہیں ہوتی پس یہ بھی دی مجکو اور چاہا میں نے یہ کہ نہ چکھاوے انکے بعضوں کو بعضوں کا عذاب یعنی آپس میں لڑائی نہ کریں اور ہلاک نہ کریں ایک دوسرے کو پس نہ دی مجکو یہ نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **وعن ابی مالک الاشعری** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے نے پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیز وں سے ایک یہ کہ نہ بد دعا کرے نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم جیسے بعضے پیغمبرون کی دوسرے یہ کہ نہ غالب ہوویں اہل باطل اہل حق پر فسرح یعنی کافر اگرچہ بہت ہوں اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکیں گے چنانچہ حاکم کی روایت میں ہے حضرت عمر رض سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے غالب رہیگا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت میں ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت میں سے قائم اللہ کے حکم پر نہ ضرر پہونچا سکے گا انکو مخالف انکا ت تیسرے یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف ح اور یہ دلیل ہے اسپر کہ اجماع حجت ہے اور اجماع سے مراد ہر زمانے کے مجتہد عالموں کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن عوف بن مالك** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يجمع الله على هذه الامة سيفين سيفا منها وسيفا من عدوها رواه ابوداؤد اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کرے گا اللہ تعالے اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت سے اور دوسری انکے دشمنوں سے ف ح توربشتی نے کہا مراد یہ ہے کہ حق تعالے اس امت پر دو تلواریں نہ جمع کرے کہ واقع ہو اسے ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپسمیں لڑائی کرے تب خدا تعالے کافرون کو مسلط کرے کہ آپس کی لڑائی سے باز آئیں اور طیبی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالے نے کہ نہ اکٹھا کرے اس امت پر دو امر ایک ساتھ کہ آپسمیں بھی لڑائی کریں اور کافرون سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم ت نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن العباس** انه جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فكانه سمع شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله قال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا فانا خيرهم نفسا وخيرهم بيتا رواه الترمذي اور روایت ہے عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی غصہ میں بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافرون کا کچھ طعن ف ح آنحضرت کی شان میں کہ کہتے تھے آنحضرت سے زیادہ مستحق تھے ساتھ نبوت کے کہ بڑے اعراب تھے آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان آپ ظاہر کریں تو جانیں کہ کیا بڑی ہے شان آپکی اور بزرگ ہیں نسب میں اور بہتر ہیں اور احق ہیں اور وں سے ت پس کھڑے ہوئے منبر پر آنحضرت پھر فرمایا کون ہوں میں جانتے ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کے ہیں فرمایا آنحضرت نے یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کے لیے کہ میں محمد ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑی اور شریف اور مشہور تھے عرب میں تحقیق اللہ تعالے نے پیدا کی خلقت یعنی جن و انس پس مجھے کیا بہترین خلقت میں کہ انسان ہیں پھر کیا آدمیوں کو دو فرقے یعنی عرب اور عجم پس کیا مجکو انکے بہترین فرقہ میں کہ عرب ہیں پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو انکے بہترین قبیلہ میں کہ قریش ہیں پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجکو انکے بہترین گھرانوں میں کہ گھرانہ ہاشم کا ہے سو میں بہترین عرب یا بہترین آدمیوں کا ہوں ذات و حسب میں اور بہترین انکا ہوں گھرانہ اور نسب میں نقل کی یہ ترمذی نے ف ح پس مستحق زیادہ ہوں میں سب میں ساتھ نبوت کے اور کتاب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اصحاب نسب ہیں چنانچہ حدیث ہرقل سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بزرگی نبیوں کے لیے لازم رکھنا انکے گمان پر کہتے تھے کیوں نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظماے عرب پر وگرنہ نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہیں جیسا کہ حق تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے اللہ اعلم حيث يجعل رسالته والله يختص برحمته من يشاء والله ذو الفضل العظيم وكان فضل الله عليك عظيما **وعن ابي هريرة** قال قالوا يا رسول الله متى وجبت لك النبوة

قَالَ وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب کے لیے نبوت ثابت ہوئی یعنی کس وقت میں آپ نبوت کو نامزد ہوئے فرمایا ثابت ہوئی میرے لیے اس حال میں کہ آدم درمیان روح اور بدن کے تھے **ف** ع ح یعنی انکا پتلا زمین پر پڑا تھا بے جان اور معنی یہ کہ پہلے متعلق ہونے روح انکی کے بدن سے یہ کنایہ ہے سبقت و تقدم سے **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّی الَّتِیْ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ مِنْ قَوْلِہٖ سَاُخْبِرُکُمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا تحقیق میں لکھا ہوا ہوں اللہ کے نزدیک ختم کرنیوالا انبیوں کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہو اس حال میں کہ تحقیق آدم البتہ پڑے ہوئے تھے زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں **ف** ح طینۃ گوندھی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کے بھی معنی آئے ہیں یعنی لکھا گیا میں خاتم النبیین اس حال میں کہ آدم درمیان آب و گل کے تھے یعنی پتلا انکا بن رہا تھا بن نہ چکا تھا اور روح اُنمیں پھونکی نہ تھی یہاں کہتے ہیں علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلی ہونے سے کیا مراد ہے اگر علم اور تقدیر الٰہی ہے تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہے اور اگر بالفعل ہے تو وہ دنیا میں ہوئی اسوقت کہاں جواب ہوسکتا ہے کہ مراد اظہار نبوت ہے فرشتوں میں اور روحوں میں جیسا کہ وارد ہے لکھنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کے محل اور اسکے بالاخانوں پر اور حور عین کے سینوں پر اور پتوں پر جنت کے درختوں کے اور درخت طوبیٰ کے اور فرشتوں کی آنکھوں اور بھوں پر لطیفہ عارفوں نے کہا ہے کہ روح شریف آنحضرت کی بھی تھی روحوں میں کہ انکو تربیت کرتی تھی جیسا کہ اس عالم میں ساتھ بدن شریف کے مربی بدنوں کی تھی اور روحوں کا بدن سے پہلے پیدا ہونا باشتہ ثابت ہے واللہ اعلم **ت** اور اب خبر دونگا میں تمکو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے **ف** ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی ہوئی میری دنیا میں تو انکی زبان سے ہوئی کہ دعا کی انہوں نے وقت بنانے خانہ کعبہ کے میری رسالت کے لیے چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہے **ت** اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا عیسیٰ کا ہے یعنی جیسے کہ اس آیت میں ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجکو **ف** ع کہا طیبی وغیرہ نے احتمال ہے کہ مراد ہو اس دیکھنے سے خواب میں یا بیداری میں پس پہلی صورت میں معنی جننے کے قریب جننے کے ہونگے کہ جیسے ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننے کے ہوئیں تو خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نے آکر کہا کہہ پناہ میں دیتی ہوں اسکو یعنی اپنے بیٹے کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت تھے واحد کی شر سے ہر حاسد کے سے اور اسکے پہلے وقت حمل رہنے کے خواب میں دیکھا تھا کہ فرشتہ کہتا ہے کہ تو جانتی ہے کہ تجھے حمل رہا ہے سید امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت میں کہ جاگتے میں دیکھنا ہے ہوگی مرئی یعنی وہ چیز کہ دیکھی محذوف اور وہ وہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ قول حضرت کا **ت** اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے لیے ایک نور کہ روشن ہوگئے انکے لیے اس نور سے محل شام کے **ف** ع جیسا کہ اخبار میں آیا ہے کہ آنحضرت کے پیدا ہونے کے وقت ایک نور آمنہ سے ظاہر ہوا کہ ولایت شام کے گھر نمایاں ہوئے اور یہ عبارت ہے اس سے کہ نمایاں ہوگی حضرت کی نبوت مابین مشرق اور مغرب کے اور مضمحل ہوگی اس سے ظلمت کفر اور ضلالت کی **ت** نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں یعنی ساتھ اسناد اپنی کے عرباض سے اور روایت کیا اسکو امام احمد نے ابی امامہ سے قول انکے ساخبرکم سے آخر تک **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ

آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو سعید سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ ازراہ فخر کے اور اترانے کے ف ح
بلکہ واسطے شکر اور بیان کرنے نعمت پروردگار کے اور بجا لانے حکم پروردگار کے کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیے بھی کہتا ہون
کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکھین اور عمل کرین بمقتضے اُسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان کے اُسی اندازہ پر ت اور میرے ہاتھ
مین ہی یعنی میرے تصرف مین اور میرے قیامت کے مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سے کہتا مین مراد نام آوری ہونا اور
یکا ہونا آنحضرت کا حمد مین ہی اُس خلائق پر اور عرب شہرت کے مقام مین نیزہ کھڑا کرتے ہین اور آنحضرت کو حمد کے ساتھ نسبت ہی خاص کہ انکا نام
محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اُنکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتے رہتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حامد و محمود ہونگے اور حمد الٰہی کے ساتھ دروازہ شفاعت کا کھلواوینگے جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اسکا ترجمہ اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کے
دن کیا آدم اور کیا سوا انکے مگر میرے نیزہ کے نیچے آوینگے اور پناہ ڈھونڈینگے اور میرے تابع ہونگے ف ع اس حجت سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت
کو ظاہر کا بھی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہون اور سردارون کے لیے ہوتا ہی اور نام اُسکا لواء الحمد ہوگا ترجمہ اور مین اول ہون اُنکا کہ پھٹے
اُنسے زمین یعنی اول قبر سے مین ہی نکلونگا اور نہین ہی کچھ فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اُسکی نعمت کا شکر ہی نقل کی یہ ترمذی نے وعن
ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی اذا دنا منہم سمعہم یتذاکرون
قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا وقال اخر موسی کلمہ تکلیما وقال اخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ
وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم
خلیل اللہ وہو کذلک وموسی نجی اللہ وہو کذلک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وہو کذلک وادم اصطفاہ اللہ وہو کذلک
الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ ادم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر
وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون مین پس نکلے آنحضرت گھر سے یہان تک کہ جب نزدیک
ہوے اُنسے سنا اُنکو کہ آپسمین ذکر کرتے ہین کہا اُنکے بعضون نے کہ ابراہیم کو اللہ نے پکڑا دوست اور دوسرے صحابیون نے کہا کہ موسیٰ سے خدا تعالےٰ نے
باتین کرین اور اور ونے کہا پس عیسیٰ کلمہ ہین خدا کے کہ ایک کلمہ کن کے ساتھ بے اسباب مقرری کے پیدا ہوئے اور ہنگوڑے مین باتین کین اور کرامتین
لوگون سے اور روح ہین خدا کی کہ خدا نے روح الامین کو اُنکی مان کے پاس بھیجا اور پھونک ماری اور اُس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور بھی اُنکی
روحانیت کے آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مُردون کو زندہ کرتے تھے اور کہا اور ونے آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالےٰ نے کہ اُنکو نام سب چیزون کے
سکھائے اور فرشتون سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے پس یکایک آگئی اُنپر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مین نے تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہین وہ ایسے ہی بیشک خدا کے دوست خاص اور موسیٰ ہمراز
وہم سخن خدا کے ہین اور وہ بھی ہین ایسے ہی اور عیسیٰ خدا کی کلمہ ہین اور روح ہین خدا کے اور وہ بھی ایسے ہی ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے
ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سے کہتا ہون ف ح اور کہا ہی علما نے کہ حبیب وہ دوست ہی کہ مقام محبت
مین پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والے بھی دوست اور محبوب درگاہ الٰہی کے ہین لیکن اس جگہ کلام کمال مرتبہ اعلے

اور خاص ورجوں مین ہر انتہی اور ملا علی نے کہا خلیل دوست ہی اپنی حاجت کے لیے اور حبیب دوست ہر بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر
کہ مرتبہ آنحضرت کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہونچا ہر یہ آیت ہر قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اٹھانیوالا
ہونگا علم حمد کا قیامت کے دن آدم اور آدم کے سوا جو ہین سب اُس علم کے نیچے ہونگے اور مین ہونگا اول شفاعت کرنے والا اور اول
شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اُنکا جو حلقے ہلاوینگے وہ دروازے بہشت کے اور قصد اندر جانیکا کرینگے پس کھولدیگا
خداتعالے میرے لیے دروازہ بہشت کا پھر مجکو داخل کریگا اُسمین یعنی فرشتون کو حکم کریگا دروازہ کھولنے کا اور مجکو اندر لیجاینگا اور حالانکہ میرے ساتھ فقیر مسلمان ہونگے
اور نہین فخر **ف** یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سے بموجب مرتبے کے پہلے داخل ہونے مین چنانچہ آنحضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے
جنت مین میری امت کے فقرا غنیون سے پانسو برس پہلے اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہر غنی شاکر سے اور نہین ہر فقر صوفیونکے
نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اُنکے نزدیک ہر محتاج ہونا خداتعالے کے طرف نہ طرف غیر اُسکے کے اور طلب کرنا خدا کا اُس سے نہ غیر اُسکے سے اور ثوری نے
کہا فقر یہ ہر کہ تسکین ہو عیال نہونے پر اور خرچ کرنا ہونے پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہر آنحضرت نے اور تعریف کی غنا نفس کی اور جو فقر اور غنا باز رکھے
مولے سے وہ بُرے ہین اور حالت فقر باز رکھتی ہر بہت گرفتاریون سے اسی لیے حق تعالے نے انبیا و اولیا کے لیے مقرر رکھی اور اور دلیل یہ ہر کہ فقیر
کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سے تو کیون نہ فائدہ دے یہ فقر مومن کو جنت مین **ت** اور مین ہون بزرگترین اگلون اور پچھلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** ح اور ظاہر یہ ہر کہ مراد اگلے پچھلون سے انبیاہون **وعن عمرو بن قيس ان رسول الله صلى**
الله عليه وسلم قال نحن الآخرون ونحن السابقون يوم القيمة وانى قائل قولا غير فخر ابراهيم خليل الله وموسى
صفى الله وانا حبيب الله ومعى لواء الحمد يوم القيمة وان الله وعدنى فى امتى واجارهم من ثلث لا يعمهم بسنة
ولا يستاصلهم عدو ولا يجمعهم على الضلالة رواه الدارمى اور روایت ہر عمرو بن قیس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے ہین
ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنے جنت کے داخل ہونے مین اور اور مرتبے مین قیامت کے دن اور مین کہنے والا ہون ایک بات بغیر فخر کے یعنے
بلکہ مقصود اُس سے بیان واقعی ہر وہ یہ ہر کہ ابراہیم دوست خدا کے ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب ہون
دنیا مین اور میرے ساتھ ہوگا جھنڈا حمد کا کہ دلالت کرے میرے احمد و محمد ہونے پر قیامت کے دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہی مجھسے
یعنی خیر کثیر کا امت کے حق میں اور پناہ دی ہی اُنکو تین چیزون سے کہ نہ ہلاک کر ڈالے گا اُنکو ساتھ قحط کے اور جڑ اکھیڑ ڈالے گا اُنکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو
نہ ہلاک کر ڈالے گا اور نہ اکٹھا کریگا اُنکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہ ہونگے ایسے حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہو نقل کی یہ دارمی نے **وعن جابر ان**
النبى صلى الله عليه وسلم قال انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواه الدارمى
اور روایت ہر جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کھینچنے والا رسولون کا ہون یعنی مین آگے چلونگا اُنکے اور وہ پیچھے پیچھے میرے آوینگے یعنے
یا حشر کے میدان مین اور نہین کہتا مین یہ فخر سے اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیون کا اور نہ کچھ فخر سے کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا
اور نہ فخر سے کہتا ہون نقل کی یہ دارمی نے **وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا**
وفدوا وانا خطيبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا ايسوا الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدى ولواء الحمد يومئذ
بيدى وانا اكرم ولد ادم على ربى يطوف على الف خادم كانهم بيض مكنون او لؤلؤ منثور رواه الترمذى
والدارمى وقال الترمذى هذا حديث غريب اور روایت ہر انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول لوگون

لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اُٹھائے جاوینگے قبرون سے اور مین پیشوا ہونگا اُنکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اُنکا خطبہ پڑھنے والا ہونگا جسوقت چپ رہینگے وہ ف ع یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نکرسکینگے اُسوقت مین اُنکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس مین ہی اُسوقت کلام کرسکونگا اُس مقام مین نہ اور کوئی حتی کہ بڑے بڑے انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالے کی ایسی ثنا کہ لائق اُسکے ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اُسوقت کلام کرنیکا سوائے میرے پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کے سے ہذا یوم لاینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کے حق مین ہے ت مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہووین ف ح ع یعنی جب غالب ہو اُنپر ناامیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبہ خوف کے اور انبیا سے شفاعت طلب کرین اور وہ اُسپر جرات نکرسکین اور عذر کرین جیسے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے ت بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اُسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتھ یعنی میرے تصرف مین ہونگی اور جھنڈا احمد کا اُسدن ہاتھ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کے نزدیک ہمیشہ خصوصاً اُسدن گرد پھرینگے میرے اور خدمت کرینگے میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈے مین ہین پوشیدہ ف ح تشبیہ دی حورون کو ساتھ اندرون شتر مرغ کے کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتھ تھوڑیسی زردی کے کہ بدن کے رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سے موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتے ہین ہاتھ اور نظر کے پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگون کی نظرون سے اور ہاتھ پہونچنے سے ہونگے یا موتی ہین بکھرے ہوئے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے یعنی جیسی موتی بکھرے ہوئے خوب چمکتے ہین بہ نسبت لڑی کے موتیون کے ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پھیلی ہوئی حاضر ہونگے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُکْسٰی حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْهُ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی اور روایت ہے ابوہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کے حلون سے پس کھڑا ہونگا عرش کے داہنے طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کھڑا ہووے اُس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ سے یہ عبارت زیادہ ہے کہ مین پہلا اُن شخصون کا ہونگا کہ پھٹیگی اُن سے زمین پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ الخ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِیْلَةُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ ف ع یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سے واسطے اظہار محتاجگی کے ہے خدا تعالے کی طرف اور از راہ انکسار نفس کے یا اسلیے کہ فائدہ پاوے امت اور ثواب اسکے سبب یا رہنمائی امت کے لیے کہ مانگے ہر ایک اُنمین سے اپنے یا رکے لیے دعا ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہے جنت مین نہ پاویگا اسکو مگر ایک مرد اُمید رکھتا ہون کہ ہون مین وہ مرد ف ح یہ تواضع ہے آنحضرت کی اور پاس ادب ہے درگاہ خداوندی کا ورنہ متعین ہے کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود مین اور خطیب انکا یعنی جب وہ جپ ہونگے مین اُنکی طرف سے کلام کرونگا جیسا کہ اُوپر گذرا اور صاحب شفاعت انکا بغیر فخر کے
کہتا ہون مین نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ وُلَاۃً مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ وَلِیِّیْ اَبِیْ وَخَلِیْلُ رَبِّیْ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰہِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لیے دوست ونزدیک ہی نبیون مین سے اور تحقیق میرا دوست و قریب باپ میرا اور دوست میرے پروردگار کے یعنی ابراہیم ہین پھر پڑھی آنحضرت نے یعنی تائید وتقویت اس کلام کے لیے یہ آیت کہ تحقیق نزدیک ترین لوگون کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ ہین کہ جنھونے متابعت کی ابراہیم کی یعنی اُنکے زمانہ مین اور بعد اُنکے اور یہ نبی یعنی آنحضرت کہ مامور تھے ابراہیم کی متابعت اور موافقت کے دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور خدا تعالے دوست ہی مسلمانون کا اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا تعالے نے بھیجا مجکو واسطے تمام کرنے اچھی خوبیون کے اور پورا کرنے کے اچھے کامون کے یعنی مجکو بھیجا ہی واسطے ہدایت خلق کے اور خوب کامل کرنے اُنکے کے اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنْ کَعْبٍ یَحْکِیْ عَنِ التَّوْرٰیۃِ قَالَ نَجِدُ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِیْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَھِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَیُکَبِّرُوْنَہٗ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاۃٌ لِّلشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ اِذَا جَآءَ وَقْتُھَا یَتَاَزَّرُوْنَ عَلٰی اَنْصَافِھِمْ وَیَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِھِمْ مُنَادِیْھِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّھُمْ فِی الْقِتَالِ وَصَفُّھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ سَوَآءٌ لَھُمْ بِاللَّیْلِ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ اور روایت ہی کعب احبار سے جو بڑے تابعیون مین سے اور اہل کتاب کے عالمون مین سے ہین نقل کرتے ہین توریت سے کہا لکھا ہوا پاتا ہون ہم یعنی توریت مین کہ بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اُسکی پیدایش مکہ مین ہی اور جگہ اُسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اُسکی شام مین ہی ف ع بادشاہی سے مراد ہی دین و نبوت ظہور اُسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اُس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی سارے جہان مین ہی یا یہ مراد ہی کہ بادشاہی اُنکی بعد تمام ہونے مدت اُنکی کے اور ایام خلافت اُنکے کے شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کے لیے اور بعد اُنکے بنی امیہ کے لیے ہوئی ت اور امت اُسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنیوالی خدا تعالے کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہرحال حمد وشکر کرینگے حمد کرینگے وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جس مکان مین منزل کرینگے اور اُترین یا ہر پشت مکان مین نیچے اُترتے وقت بقرینہ اس قول کے اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے چڑھینگے رعایت اور نگہبانی کرنے والے ہونگے سورج کی ف ع یعنی اُسکے طلوع وغروب زوال کا دہیان رکھینگے نماز وعبادت کے وقتون کے لیے اور روایت کیا ہی حاکم نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعًا کہ تحقیق اچھے خدا کے بندونمین وہ ہین کہ جو خیال رکھتے ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالے کی یاد کے لیے ت ادا کرینگے نماز جب اُسکا وقت آوے ازار باندھین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین یا مراد یہ ہی کہ اپنی آدھی پنڈلیان تک پہنین اور وضو کرین اپنی طرفون پر یعنی ہاتھ اور پاؤن اور موہنہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اُنکا آواز کرے

آسمان زمین کے درمیان یعنی اذان کہے بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کے صف اُنکی لڑائی مین اور صف اُنکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر کھڑے ہوتے ہین کافرون سے لڑنے کو اور نماز مین بھی برابر جماعت کرتے ہین شیطان اور نفس کے مارنے کو اُنکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنے مین جیسے کہ شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کے ہین اور نقل کی یہ دارمی نے ساتھ تھوڑی تغیر کے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰىةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ لکھی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسیٰ بیٹے مریم کے دفن کیے جاوینگے آنحضرت کے ساتھ اُنکے حجرے مین کہا ابو مودود نے جو حدیث کے راویون مین سے ہین تحقیق باقی رہی گھر مین یعنی عائشہ رض کے حجرے مین کہ جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہ جہان نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع عیسیٰ علیہ السلام مدفون ہونگے گویا حکمت جگہ کے باقی رہنے مین وہان باوجود قصد کرنے بعضے صحابہ کے دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اُسی کا یہ تھی اور خبر دی ہی بہتون نے جو کہ حجرۂ شریف مین داخل ہوئے ہین کہ دیکھین اُنھون نے تین قبرین اسطرح کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کے اور ابو بکر کی متاخر اُسسے کہ سر اُنکا مقابل ہی پشت آنحضرت کے اور سر عمر رض کا مقابل پشت ابو بکر رض کے اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمر رض کے باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسیٰ بعد اُترنے اپنے کے زمین مین حج کرینگے اور وہان سے پھر کر آوینگے اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کے انتقال کرینگے اور اُٹھا کر لیجاوینگے مدینہ مین پس دفن کیے جاوینگے حجرۂ شریفہ مین حضرت عمر رض کے پہلو مین پس ہونگے وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کے علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا اُنھون نے تحقیق اللہ تعالے نے فضیلت دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نے اے ابو العباس کس چیز کے ساتھ فضیلت دی حق تعالے نے آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رض نے کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالے نے فرمایا فرشتون کو یہ کلام اور جو کوئی کہے فرشتون میں سے تحقیق مین معبود ہون خدا کے سوا پس اُسکو اُسکے بدلے مین دینگے ہم دوزخ اسی طرح بدلا دیتے ہین ہم ظالمون کو جو حد سے گذرین **ف** ح یعنی پس حق تعالے نے فرشتون کے لیے اسی طرحکا سخت اور دبدبہ اور تیزی کے ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اُنپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مہربانی اور رحمت کے ساتھ کہ تحقیق ہمنے کھولدیے تیرے لیے دروازے برکتون اور بزرگیون کے صاف کھولدینا کہ منجملہ اُسکے فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدے تیرے لیے خدا تعالے گناہ تیرے جو پہلے گذرے اور جو پیچھے آوین **ف** ح اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی بسبب اُسکے کہ گناہ ہون آقا جب غلام سے خوشی ہوتے ہین تو کہتے ہین ہمنے سب تیرے گناہ بخشدیے جو کچھ کرے تو تجھپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بے گناہ ہو **ت** کہا لوگون نے اور کیا ہی بزرگی اُنکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نے یعنی بیچ بیان بزرگی اُنکی کے انبیا پر فرمایا اللہ تعالے نے اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اُسکی قوم کی زبان کے ساتھ تو کہ بیان کرے اُنکے لیے احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلعم کے لیے اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر تمام لوگون کے لیے پس رسول کیا خدا تعالیٰ نے آنحضرت کو جن اور آدمیون کی طرف اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیت مین اسلیے ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیون کی ہی نہ تخصیص عرب کی جیسے کہ بعضے اہل کتاب کہتے تھے باطل ہو گئے اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسلیے کہ آنحضرت تشریف لائے ہین جنون کے بھی **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّکَ نَبِیٌّ حَتّٰی اسْتَیْقَنْتَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِیْ مَلَکَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَکَّۃَ فَوَقَعَ اَحَدُھُمَا اِلَی الْاَرْضِ وَکَانَ الْاٰخَرُ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ اَھُوَ ھُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْہُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِہٖ فَوَزَنْتُہٗ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِعَشَرَۃٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِمِائَۃٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَنْتَثِرُوْنَ عَلَیَّ مِنْ خِفَّۃِ الْمِیْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ لَوْ وَزَنْتَہٗ بِاُمَّتِہٖ لَرَجَحَھَا رَوَاھُمَا الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابو ذر غفاری سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیونکر جانا تمنے کہ تم نبی ہو یہان تک کہ یقین کیا تمنے پس فرمایا آنحضرت نے ای ابوذر آئے میرے پاس دو فرشتے اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کے ایک جانب مین تھا پس اوترا ایک اُن دو فرشتون مین سے زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان پس کہا ایک نے اُن دو مین سے اپنے یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالیٰ نے کہ میرا ایک پیغمبر ہی اُسکے پاس جاؤ کہا اُسکے یار نے ہان وہی ہی کہا اُس ایک نے اپنے یار سے کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کے ساتھ اسکی امت مین سے پس تولا گیا مین اُس مرد کے ساتھ سو غالب آیا مین اُسپر پھر کہا تول اسکو دس مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ پس غالب آیا مین اُنپر پھر کہا تول اسکو سو مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ سو اُنپر بھی غالب آیا پھر کہا تول اسکو ہزار مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ بھی سو اُنپر بھی غالب آیا مین گویا کہ مین دیکھتا ہون اُن ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھپر گرے پڑتے ہین ترازو کے ہلکا ہونے سے یعنی جس پلڑے پر وہ تھے ایسا وہ بسبب ہلکے پن کے اونچا ہو رہا تھا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ مجھپر گویا اب گرے فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے اُن دونون مین سے اپنے یار سے کہ اگر تو اسکو تولے تو اسکی ساری امت کے ساتھ تو بیشک غالب آوے یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُتِبَ عَلَیَّ النَّحْرُ وَلَمْ یُکْتَبْ عَلَیْکُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِھَا رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجھپر قربانی اور تمپر نہین فرض کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تھی بہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہون اور امت پر مگر جب غنی ہون اور مین حکم نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کے اور تم حکم نہین کیے گئے اسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نے

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ وَصِفَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت کے نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکے دادا عبد المطلب نے رکھا اور جب لوگون نے کہا کسیلیے کہ تمنے اپنے بیٹے کا نام اپنے آبا و اجداد کے نام پر کیون نہ رکھا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اُنھون نے کہا یہ نام اسلیے مین نے اُسکا رکھا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالیٰ آسمان مین اُسکی تعریف کرے اور لوگ زمین پر اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے خواب مین دیکھا گویا ایک زنجیر چاندی کی اُنکی پیٹھ سے نکلی ہی کہ ایک طرف اُسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی اور ایک طرف مغرب مین بعد اُسکے وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتے پر اُسکے نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اُسکے ساتھ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سے کہا اُنھون نے تعبیر دی کہ اُنکی نسل سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اُسکے تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین مین اسلیے

محمد نام رکھا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تجھکو حمل ہوا اس امت کے سردار اور پیغمبر کا اور جب جنے تو نام اسکا محمد رکھیو اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کے پیدا ہونے سے پہلے کسیکا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہو اور نام اسکا محمد ہو چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کا نام اسی آرزو میں رکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہوں لیکن یہ چار نام بھی آنحضرت کے نام سے پہلے نہیں ہو سکتے کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہ نام رکھتے تھے اور مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہے کہ القاب اور نام آنحضرت کے قرآن مجید میں بہت آئے ہیں سو بعضے عالموں نے ننانوے نام جمع کیے ہیں موافق اسمائے الٰہی کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل وعلی نے تیس نام اپنے ناموں میں سے اپنے حبیب کے لیے خاص کیے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب تلاش کیے جاویں آنحضرت کے نام پہلی کتابوں میں اور قرآن اور حدیث میں تو تین سو نام ہوتے ہیں اور چار سو بھی آئے ہیں اور قاضی ابو بکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کے بڑے عالموں میں سے ہیں کہا بعضے صوفیوں نے کہا ہے کہ خدا تعالے کے ہزار نام ہیں اور اسکے حبیب کے بھی ہزار نام ہیں مراد اوصاف ہیں اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہے اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کے ناموں میں تالیف کی ہے اور طیبی نے بائیس نام ذکر کیے اور شرح کی اور مؤلف نہیں لایا مگر کئی نام دو حدیثوں میں اور مراد آنحضرت کے صفات سے یہاں احوال حلیہ شریف و صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کی خصلتوں کا بیان اور اس باب میں ہوگا اللھم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی بعدد کل معلوم لک وعلی آلہ وصحابہ وتابعیہ اجمعین

الفصل الاول فصل پہلی

عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ روایت ہے جبیر سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے کہ تحقیق میرے لیے نام ہیں یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہے اور دوسرا احمد ف ح یعنی روایتوں میں محمود بھی آیا ہے اور مشتق حمد سے ہیں محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت میں اور محمد بہت تعریف کیا گیا بے حد و بے شمار اور احمد سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اگلے پچھلوں میں اور حق تعالے کے پہلے کلام میں یا اپنے مولا کی بہت تعریف کرنے والا کہ جو کسی کو معلوم نہیں جیسے مقام محمود میں ہوگا اور کھڑا ہوگا انکے لیے لوائے حمد ہے اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبروں کی دعوت کے اور نام میرا حاشر ہے کہ اٹھائے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر یعنی اول میں قبر سے اٹھونگا پھر اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ ہووے پیچھے اسکے کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح عاقب کے معنی ہیں پیچھے آنیوالا اور مراد یہاں ہے پیچھے آنیوالا سب پیغمبروں کے وعن ابی موسی الاشعری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لیے اپنی ذات شریف کے اتنے نام پس فرمایا میں ہوں محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھے آنیوالا سب پیغمبروں کی اور حاشر کہ معنی اسکے اوپر کی حدیث میں مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا ف ح یعنی ساری خلقت نے آنحضرت کے ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتے تھے اور زبان کی توبہ آپکی امت میں مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتوں کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور انکا نہ معاف ہوتا تھا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف میں وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہیں کرتے تم کہ کیونکر باز رکھا مجھے خدا تعالے نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور انکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہیں مذمم کو اور میں محمد ہوں ف ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتے تھے کہ معنی اسکے نقیض محمد کی ہیں یعنی مذمت کیا گیا اور آپکا یہ نام لیکر

آپ کو برا کہتے اور بعض طعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بدکہا اور بعض طعن مذمم کو کرتے ہیں اور میں مذمم نہیں پس کیا ہی اللہ تعالیٰ نے انکی بدکہاؤ سے بچایا محفوظ نقل کی یہ بخاری نے ؏ عن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم رأسہ ولحیتہ وکان اذا ادھن لم یتبین فاذا شعث رأسہ تبین وکان کثیر شعر اللحیۃ فقال رجل وجھہ مثل السیف قال لا بل کان مثل الشمس والقمر وکان مستدیرا ورأیت الخاتم عند کتفہ مثل بیضۃ الحمام یشبہ جسدہ رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ظاہر ہوئے تھے کچھ بال سفید حضرت کے سر اور داڑھی کے اگلے جانب میں اور جب تیل لگاتے تھے تو ظاہر نہ ہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتے تھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی وضاحت اسلیے کہ تیل لگانے سے بال مجتمع ہو جاتے ہیں پس چونکہ بال سفید آپکے کم تھے ظاہر نہ ہوتے تھے اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتے ہیں پس معلوم ہونے لگتے ہیں سفید سیاہ میں اور آنحضرت کے سر اور داڑھی میں سفید بال بیس سے زیادہ نہ تھے بڑھاپے میں اور بعضی روایت میں اس سے بھی کم آئے ہیں ترجمہ اور تھے آنحضرت بہت بالوں والے داڑھی کے وضاحت یعنی داڑھی آپکی گھنی تھی ہلکی نہ تھی جیسے اور روایت میں کث اللحیۃ آیا ہے اور حضرت کی داڑھی شریف کی درازی میں کچھ ثابت نہیں ہے اور صحابہ عظام سے درازی داڑھی کی منقول ہے چنانچہ آیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی نے انکا تمام سینہ کندھوں تک بھر دیا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی داڑھی لمبی اور چوڑی تھی اور ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ قبضہ سے زیادہ ترک کرتے تھے غرضکہ داڑھی ایک مشت سے کم نہ ہونی اور زیادہ میں روایات اور آثار مختلف آئے ہیں پس کہا ایک مرد نے یعنی وقت بیان کرنے جابر کے حلیہ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کے یعنی چمک اور روشنی میں لیکن چونکہ یہ موہم تھا طول کو بھی کہا جابر نے بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کے اور تھا چہرہ مبارک آپکا گرد وضاحت یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث میں آیا ہے بل مثل القمر اور ایک میں آیا ہے وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور میں آیا ہے کہ چمکتا تھا روے مبارک آنحضرت کا جیسے چمکتا ہے چودھویں رات کا چاند اور ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ہوتا تھا روے مبارک آپکا جب خوشحال ہوتے مثل آئینہ کے اور عکس پڑتا تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف میں مع اہلبیتہ میں ہے کہ یہ تشبیہیں لوگوں نے اپنے فہم کے موافق بحسب عرف کے دی ہیں وگرنہ آنحضرت کے جمال باکمال کی ابہت وجلالت اور حسن وملاحت سے کوئی چیز مشابہت نہیں رکھتی

رباعی کسی بحسن وملاحت بیار ما نرسد ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ہزار نقش برآید ز کلک صنع ولی یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ

اور جاننا چاہیے کہ دور روے مبارک کا بشکل دائرہ کے نہیں تھا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جائے اسکا اسلیے کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہیں تھا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللھم صل وسلم علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ ترجمہ اور دیکھا میں نے مہر نبوت کو شانہ کے پاس وضاحت اور ایک روایت میں ہے درمیان دونوں شانوں کے بہ تقدیر بائیں شانہ کے پاس تھی ترجمہ مانند بیضہ کبوتر کے یعنی گول مشابہت رکھتا تھا رنگ اس مہر کا آنحضرت کے بدن مبارک کے ساتھ اور تمام اعضا کا سا اسکا بھی رنگ اور با آب وتاب تھا نہ داغ تھا بطور برص کے چاہیے جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا تھا بلند تر وتمام اجزا بدن شریف سے کہ اسکو خاتم نبوت کہتے تھے ت کے زبر سے بمعنی تمام ہوا ایک کنارے یا ت کے زیر سے بمعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابوں توریت وانجیل وغیرہ میں موجود تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی آخر زمانہ میں بشارت دیتے تھے تو یہ بتلاتے تھے کہ انکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نے مستدرک میں وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ اسکے داہنے ہاتھ میں نشان نبوت نہ ہو مگر سید ہمارے کہ انکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونوں شانوں کے درمیان میں اور یہ نشان جیسے نامہ پر مہر کردی تو تغیر وتبدیل سے محفوظ رہے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ اسمیں لکھا ہوا تھا وحدہ لاشریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتوں میں

آیا ہی کہ اُس سے ایسا نور چمکتا تھا کہ آنکھ کو خیرہ کرتا تھا اور اسکو تشبیہ لوگون کے سمجھنے کے لیے ظاہر کی چیزون کے ساتھ دی ہے مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کے لیکن حقیقت اُسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تھی سوائے حق تعالے کے کوئی اسکو نہین جانتا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھائی مین نے انکے ساتھ روٹی اور گوشت یا کھایا مین نے ثرید یعنی روٹی کے ٹکڑے شوربے مین بھیگے ہوئے پھر گیا مین آنحضرت کے پیچھے پس دیکھا مین نے مہر نبوت کیطرف آنحضرت کے دونون شانون کے درمیان مین انکے بائین شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مانند مٹھی کے یعنی ہیئت مین جیسے کہ اوپر کی حدیث مین تھا مانند انڈے کے اُسپر تل تھے مانند مسون کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کے سے کہا اُس نے کہ لائے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کہ انمین ایک کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نے کہ لاؤ ام خالد کو میرے پاس پس اُٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرت نے کملی کو اپنے ہاتھ مین پس پہنایا اُسکو فرمایا آنحضرت نے یعنی موافق اپنی سنت کے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تھا تو یہ دعا دیتے تھے پرانہ کر اس کپڑے کو پھر پرانہ کر یعنی بہت جی تو کپڑے بہت پرانے کرے تو اور اُس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نے اے ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ لغت حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کے ہی کہا ام خالد نے پس گئی مین کہ کھیلتی تھی مہر نبوت سے یعنی جیسی عادت چھوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میرے باپ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے چھوڑ دے اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ سَبْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبے اور نہ بہت ٹھنگنے فاحش یعنی معتدل قد تھے لیکن مائل بدرازی اور یہ جو آیا ہی کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کھڑے ہوتے تو سب سے زیادہ بلند دکھائی دیتے تھے اگرچہ اُس جماعت مین دراز قد ہوتے تھے تو یہ بسبب درازی قد کے نہ تھا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کے تھا اور حقیقت مین یہ معجزہ تھا اور نہ تھے آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونے کے کہ نہ ہو اسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تھے نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھے اور نہ تھے آنحضرت کے بال بہت بل کھائے ہوئے جیسے کہ حبشیون کے ہوتے ہین اور نہ نرم نیچے لٹکے ہوئے یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونون کے تھے اور اُٹھایا اللہ نے آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کے یعنی جب کہ چالیس برس کے

مو چکے تھے پھر وفات کی آنحضرت نے مکہ میں دس برس اور مدینہ میں دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نے حضرت کو ساٹھ برس تمام ہونے پر فرح دس برس رہنا حضرت کا مدینہ میں تو بالاتفاق ہے کسی کو اسمیں خلاف نہیں اور مختار مکہ کی رہنے میں تیرہ برس ہیں اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف تریسٹھ برس کی ہوتی ہے اور لینا ساٹھ برس کہا پس توجیہ اسکی یہ ہے کہ راوی نے اس روایت میں کسر کا اعتبار نہیں کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھ کو ساٹھ اور یہ عادت ہے اہل عرف کی بیان عددوں میں اور حالانکہ نہ تھے آنحضرت کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس بال سفید اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روایت ہے انس سے درحالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے آنحضرت میانہ قد قوم میں کہ نہ تھے دراز اور نہ تھے ٹھگنے روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور اور کہا انس نے کہ تھے بال آنحضرت کے آدھے کانوں تک اور ایک روایت میں ہے کانوں اور شانوں کے درمیان میں تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فرح اور ایک روایت میں ہے دونوں کانوں کی لو تک اور ایک روایت میں ہے کندھوں کے پاس تک اور اختلاف روایتوں کا سبب اختلاف احوال کی ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے تھے نہیں تو چھوٹے اور مجمع البحار میں کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالوں کے کترنے سے تو دراز ہو جاتے اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کبھی بال کترتے تھے کہ منڈوانا بالوں کا سوائے حج اور عمرے کے نہیں ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت بڑے سر کے اور موٹے قدموں کے فرح یعنی پاے مبارک پر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت میں اور بڑا سر ہونا عرب کے نزدیک ممدوح ہے کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے اسکی سرداری اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہیں جانتا میں کسی کو انکے بعد اور نہ انکے پہلے انکے مانند اور تھے آنحضرت فراخ ہتھیلیوں کے اور ایک روایت میں بخاری کے آیا ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں موٹی اور پر گوشت ف مردوں کے لیکے مدح ہے کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتوں کے لیے مذموم اور موٹا ہونا اعضا شریف کا مراد ہے خلقت میں نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تھی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونوں مونڈھوں کے یعنی فرق آنحضرت کے دونوں مونڈھوں میں بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہے واسطے آنحضرت کے بال تھے کہ پہونچتے انکے کانوں کی لو کو دیکھا میں نے آنحضرت کو سرخ جوڑے میں کہ ازار اور چادر میں کی تھی فرح اور مراد سرخ سے یہ ہے کہ اسمیں سرخ خط تھے اسیطرح محدثوں نے تحقیق کیا ہے اور سرخ جوڑے سے بھی کہ حدیثوں میں واقع ہے یہی مراد ہے کہ اسمیں سبز اور زرد خط تھے ترجمہ نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز کبھی آنحضرت سے بہتر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے مسلم کی کہ کہا براء نے نہیں دیکھا میں نے کوئی بالوں والا بہتر سرخ جوڑے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے بال قریب پہونچتے تھے انکے مونڈھوں کے فراخی تھی درمیان دونوں مونڈھوں کے نہ تھے حضرت لمبے اور نہ پست قد فرح آدمی کے بالوں کے تین نام ہیں جمہ بضم جیم اور تشدید میم اور لمہ لام کے زیر اور تشدید میم سے اور وفرہ واو کے زبر اور فا کے جزم سے پس جمہ وہ بال کہ کان کی لو سے گذر جائیں اور جب کندھے تک پہنچے تو جمہ ہے اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہنچے اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالوں کے بھی آتا ہے وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قِيلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قِيلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيلَ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سماک بن حرب سے اسنے

نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن ف اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہے مردوں کے لیے اور تنگ دہنی کو مردوں کے لیے عیب جانتے ہیں اور بعضے مراد رکھتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت ترجمہ اور حضرت کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کے ڈورے چھوٹے ہوئے کم گوشت ایڑیاں کہا گیا واسطے سماک کے کہ راوی اس حدیث کا ہے کیا ہیں معنی ضلیع الفم کے کہا انہوں نے بڑے منہ والے کے ہیں کہا گیا کیا ہیں معنی اشکل العین کی کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کے ف ع کہا ہے علما نے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنوں میں خطا ہے اور ٹھیک وہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسپر اتفاق رکھتے ہیں ت کہا گیا سماک سے کہ کیا ہیں معنی منہوس العقبین کے جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو طفیل سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تھے اور میانہ تھے قد میں اور جسم میں اور سب عضووں میں وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ اور روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ پہونچے تھے اس کو کہ خضاب لگاویں ف یعنی آنحضرت کے سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ بڑھاپا خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائے بڑھاپے میں ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا میں کہ گن لوں سفید بال آنحضرت کے کہ ڈاڑھی شریف میں تھے تو البتہ گن لیتا میں انکو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر چاہتا میں کہ گن لوں بال سفید کہ تھے آنحضرت کے سر مبارک میں تو کر سکتا تھا میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی یہ ہے کہ کہا انس نے نہ تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کے اور کنپٹیوں انکی کی اور سر مبارک میں کم وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن چمکتے رنگ کے گویا قطرہ انکے پسینے کے موتی تھے یعنی ہیئت میں اور صفائی اور چمک میں جب راہ چلتے تھے آنحضرت تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نشیب میں آتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ اٹھاتے تھے پاؤں بقوت و جلادت جیسے کہ عادت قویوں اور دلیروں کی ہوتی ہے نہ یہ کہ پاؤں زمین پر گھسیٹتے چلیں اور نہیں چھوا میں نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہے کپڑے ریشمی سے اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے اور نہ سونگھا میں نے کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلیم سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتے تھے ام سلیم کے یہاں اور انکے پاس قیلولہ کرتے یعنی دوپہر کو استراحت کرتے پس بچھاتیں ام سلیم ایک بچھونا چمڑے کا پس اسپر آنحضرت سوتے ف ع کہتے ہیں کہ ام سلیم آنحضرت کی محرموں میں سے تھیں دودھ کی سبب یا نسب کے سبب ورنہ نامحرم کے پاس کاہیکو آنحضرت سوتے اور یہ ماں ہیں انس کی کہ جو خادم حضرت کے تھے

اور عاجلہ اور فاضلہ تھیں عورتوں میں سے اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تھا یعنی اسلیے کہ آنحضرت تھے کثیر الحیا پس اکٹھا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور ملادیتین اُسکو اپنی عطر اور خوشبویوں میں پس جب دیکھا آنحضرت نے کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہو تو یہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نے کہ پسینا تمھارا ہی ملاتے ہین ہم اسکو اپنی خوشبویوں میں اور پسینا تمھارا خوشبوتر ہے خوشبویوں سے ہو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا ام سلیم نے کہ یا رسول اللہ ہم امید رکھتی ہین اسکی برکت کی اپنی چھوٹون کے لیے یعنی انکی بدن اور منھ پر ملین ہین تو اسکی برکت کے سبب بچین بلاؤن سے فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ❁ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْأُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْأَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کے لوگون کی طرف اور مین بھی اُنکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرت نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونون رخسارون ایک ایک کے پر اور لیکن مین پس پھیرا میرے رخسارون کو بھی ❁ ف ❁ لفظ خدی یہان دال کے زیر سے اور ی جزم سے ہو بلفظ مفرد اور بعضے نسخون مین یہان بھی بلفظ تثنیہ ہو دال کے زبر اور ی کے تشدید سے یعنی چھوا میرے دونون رخسارون کو اور ملا علی نے عکس اُسکے لکھا ہو کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہو اور ایک نسخہ مین مفرد بارادہ جنس ہے ت پس پائی مین نے آنحضرت کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو کہ گویا آنحضرت نے نکالا تھا ہاتھ عطار کی ڈبہ میں سے ❁ ف ❁ اس حدیث مین بیان ہو حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذات ہی تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور باوجود اسکے اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے تھے تا بہت خوشبودار ہون واسطے ملاقات ملائکہ کے اور لیے وحی کے اور ہمنشینی مسلمانون کے ت اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سموا باسمی بیچ باب اسامی کے اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اُسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کے یعنی اور مصابیح مین اس باب مین دونون حدیثین مذکور ہین ❁ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل ❁ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّئًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہو علی ابن ابی طالب سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبی اور نہ ٹھنگنے یعنی بلکہ میانہ قد تھے بڑے سر اور گھنی ڈاڑھی کہ پُر گوشت تھین ہتھیلیان ہاتھون کی اور پاے مبارک رنگ آپکا سفید سرخی ملا ہوا تھا موٹے تھے جوڑ ہڈیون کے لنبے تھے مسربہ کے یعنی سینہ سے ناف تک بالون کی ایک لکیر لنبی تھی جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کے جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا نشیب مین اُترتے ہین بلندی سے ❁ ف ❁ مقصود یہ ہو کہ چلتے تھے چلنا قوی کہ اٹھاتے تھے پای مبارک زمین سے بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہو کہ بطریق تواضع کے چلتے تھے نہ بطور تکبر اور اترانے کے ت جیسا نہین دیکھا مین نے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچھے وفات انکی کے مانند انکے رحمت خاص بھیجے اللہ انپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو ❁ وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ

تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ تھے جسوقت وصف بیان کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتے نہ تھے آنحضرت صلعم بہت لنبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت مڑے ہوئے بالوں کے نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ مڑے ہوئے اور نہ تھے پر گوشت رو اور مجتمع اور نہ گول تر رو ملا پیشانی یعنی نکلی ہوئی پیشانی بکسر گوشت اور تھی روے مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہتا اور دراز پلکیں ہوئے سرے ہڈیوں کے فائدہ کتد تے کے زبر اور زیر سے جگہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کے جو جگہ ہے نہ تھی موٹی اور پر گوشت تھی ت نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی فائدہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوائے مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مسربہ کے بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پنجوں کے پس اجرد مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال ہوں پس اگر اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہوں ترجمہ پر گوشت ہاتھوں کے اور قدموں کے جب راہ چلتے اوٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کے گویا اترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہ پھیرتے داہنے بائیں تو پھیرتے تمام بدن شریف کو اور بالکل توجہ ہوتے فائدہ یعنی نظر چورا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کھڑے کھڑے گردن نہ پھیرتے تھے داہنے بائیں جیسے دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکے لوگ کرتے ہیں ولیکن متوجہ کرتے اور مع اطمینان پیٹھ پھیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنے والے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روے سینہ کے فائدہ یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل وجان اور رغبت سے تھی نہ سنانے اور دکھانے کو اور ملا علی نے اسکے یہ معنی لکھے ہیں کہ اجود یا تو جودت سے ہے جیم کے زبر سے یعنی فراخی کے یعنی دل کے دلیر تھے پس نہیں ملول و تنگ ہوتے تھے اسکی ایذا اور غبار اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کے پیش سے معنی سخی کے ضد بخل کی یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کے دینے میں اور نہ علوم اور اخلاص اور معارف کے بتلانے میں پس معنی یہ ہونگے کہ سخی تر لوگوں سے تھے از روے دل کے ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روے زبان کے یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں میں از روے قوم و قبیلہ کے جو کوئی دیکھتا انکو یکایک ڈر جاتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا انسے اور جو کوئی ملتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچان کر دوست رکھتا انکو فائدہ یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اختلاط کے اور معرفت کے تو ڈر جاتا انسے بسبب وقار کے اور جب بیٹھتا انکے پاس معاملت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپکا تو نہایت دوست رکھتا انکو ترجمہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنے والا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلے موت انکی کے اور نہ بعد انکے مانند انکے صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لے گئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فائدہ عرف عین کے زبر اور رے کے جزم سے اور ہے فارسی میں معنی

بوے خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوے خوش پر آتا ہی جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تالیف ہوتی تھی ہوا اُس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اُس سے پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لے گئے ہین اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ یا کہا جابر نے یعنی بجا من طیب عرفہ کہ ف سے ہی من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہی اور رآم و نون کا ایک ہی ہی **وَعَنْ** اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسر کے سے کہ کہا مین نے واسطے ربیع بیٹی معوذ بن عفراء صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ و جلال اور نور ہیبت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ہُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین پس ہوا مین کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی دیکھتا طرف چاند کے اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنی اُسمین خط سرخ اور سفید تھے پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھے نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سے **ف** ح یعنی بسبب باقی حسن معنوی کے اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے یہ واسطے ظاہر کرنے تلذذ و ذوق اپنے کے کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تھے چاند سے واقع مین اور سب بون کے نزدیک **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْہِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْہِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا نہین دیکھی مین نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہی انکے چہرۂ مبارک مین اور نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتے تھے اپنے نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نتھے پروا کرنے والے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح یعنی بے تکلف و بے پروا با آسانی بطور خود چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور کھنچتے اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ پہونچتے اور وہ با آسانی اور بے تعب آگے سب سے چلتے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا کُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچھ تپلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے نتھے یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانے کے اور تھا مین جس وقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتا مین اپنے دل مین کہ آنکھون مین سرمہ دیے ہوے ہین حالانکہ نتھے سرمہ دیے ہوے **ف** ح بلکہ بجہت خلقت کے سرگین آنکھین ہین بیت بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ ناکردہ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** تیسری فصل **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگے کے دو دانتوں کے ف ح یعنی ان دانتوں میں کچھ فرق تھا دانتوں کے نام ہیں
دو دانت آگے کے اوپر کے اور نیچے کے جو ہیں انکو ثنیان اور ثنایا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ انکے دونوں طرفوں میں ہیں
انکو رباعیات رکے زبر سے کہتے ہیں اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہے کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین میں بھی تھا اور نیچے کے میں بھی نہ مخصوص اوپر ہی کے
ثنیین میں ترجمہ جب کلام کرتے آنحضرت دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا ہے انکے آگے کے دانتوں سے نقل کی یہ دارمی نے **وعن** کعب بن مالک
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجھہ حتی کأن وجھہ قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک متفق علیہ
اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک آپکا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک
آپکا ٹکڑا ہے چاند کا اور تھے ہم پہچانتے اسکو ف ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہیں بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک
انکے کے حال اس حلیہ کا یہ ہے کہ یہ پہچاننا بھی کچھ خاص نہ تھا بلکہ ہم سب پہچانتے تھے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس ان غلاما
یھودیا کان یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فوجد اباہ عند راسہ یقرأ التوراۃ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا یھودی انشدک باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسی ھل تجد فی التوراۃ نعتی
وصفتی ومخرجی قال لا قال الفتی بلی واللہ یا رسول اللہ انا نجد لک فی التوراۃ نعتک وصفتک ومخرجک
وانی اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لاصحابہ اقیموا ھذا من عند راسہ ولوا اخاکم رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باپ کو نزدیک سر اسکے کے کہ پڑھتا تھا توریت یعنی کچھ توریت میں سے پڑھتا تھا
جیسے کہ پڑھی جاتی ہے ہمارے یہاں سورہ یٰس حالت نزع میں پس فرمایا اسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے یہودی پوچھتا
ہوں میں اور قسم دیتا ہوں تجھکو اس خدا کی کہ اوتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہے تو توریت میں نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا
ف ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اسکا اور نعت اور صفت کے معنی ایک
ہی ہیں گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی ہیں اور صفت سے صفات ظاہری ترجمہ کہا اس یہودی نے کہ نہیں پاتا میں کہا
اس لڑکے نے مقرر ہے قسم خدا کی اے رسول خدا کے بلاشبہ ہم پاتے ہیں آپکے لیے توریت میں نعت آپکی اور صفت آپکی اور نکلنا آپکا اور بلاشبہ
میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نے اپنے یاروں کو کہ اٹھاؤ
اسکے باپ کو اسکے سر پاس سے اور والی ہو تم اپنے بھائی کے یعنی اس اسلام کے بھائی کے امور تجہیز و تکفین وغیرہ کا تم سر انجام کرو نقل کی
یہ بیہقی نے کتاب دلائل النبوت میں **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما انا رحمۃ مھداۃ رواہ الدارمی
والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا کہ نہیں ہوں میں مگر رحمت بھیجی گئی ف ع ح یعنی نہیں ہوں میں مگر رحمت عالمین کے لیے کہ بھیجا ہے اسکو اللہ نے تمہارے لیے بطریق تحفہ کے
پس جسنے قبول کیا تحفہ اسکا مطلب یاب ہوا اور جسنے نہ قبول کیا نا امید اور نومید والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کے ہے
وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین اور اسمیں تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہے اسلیے کہ تحفہ تکریم ہی کے لیے بھیجا جاتا ہے ترجمہ نقل کی یہ دارمی نے

اور بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابٌ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقون اور عادتون کے بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مؤلف بیان کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سے کہ اسکو صورت وخلق کہتے ہین خ کے زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریف کہ اسکو سیرت وخلق کہتے ہین خ کے پیش سے اور لام کو پیش بھی آیا ہی اور جزم بھی اور مراد اس سے مہربانی ہی اور مردانگی شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہی شین کے زبر سے بمعنی طبع او رخو اور عادت کے **اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی انس رض سے کہ کہا خدمت کی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہی نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ مین آئے مان انس کی اور بعضے ناتے والے انکی انصار مین سے انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائے اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کے تھے اسمین اختلاف ہی پس انس نے دس برس کی مدت امامت آنحضرت کی مدینہ مین تھی خدمت آپکی کی پس انس کہتے ہین کہ مدت خدمت مین ترجمہ نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اُف **ف** ع ح لفظ اُف ساتھ پیش ہمزہ کے اور زیر ف مشدد کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ف کے اور ایک نسخہ مین ساتھ تنوین مکسورہ کے ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کے اوپر دیکھنے ایک امر مکروہ کے ترجمہ اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو کہ کیون یہ کام کیا تو نے اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تو نے یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یعنی اگر کچھ کام کیا مین نے تو یہ نہ فرماتے کہ کیون کیا تو نے اور اگر کچھ کام نہ کیا مین نے اور حکم کیا تھا مجکو اسکے کرنے کا تو یہ نہ فرماتے کہ کیون نہ کیا تو نے یہ کام اور یہ دنیا کے امور مین تھا نہ امور دین کے مین اسلیے کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا انمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طیبی نے کہا کہ انس نے بہتر تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مین نے ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجھپر متوجہ ہو اور معنی اول انسب اور اوفق ہین ساتھ مقام کے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور یہ بھی روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کی خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت نے ایک روز کسی کام کے لیے پس کہا مین نے قسم خدا کی نہین جاؤنگا مین اور تھا میرے دل مین کہ جاؤنگا مین اوس کام کے لیے کہ فرمایا تھا مجکو ساتھ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** ح یعنی باوجودیکہ اس کام کے جانے کا ارادہ رکھتا تھا دل مین لیکن زبان سے کہا مین نے کہ نہین جانے کا مین اور صدور اس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور نادانی کے تھا اس حال مین کہ یہ سن تکلیف کو نہین پہونچے تھے چنانچہ اسلیے آنحضرت نے التفات انکے قول پر نہ کیا اور اسپر تادیب نہ کی بلکہ ملاعبت اور خوش طبعی اور نرمی کی **ت** پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار مین **ف** ع اور ظاہر یہ ہی کہ انس ٹھہرے ان لڑکون کے پاس یا تو کھیلنے کے لیے یا تماشا دیکھنے کے لیے **ت** پس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا انس نے پس دیکھا مین نے طرف آنحضرت کے اس حال مین کہ آنحضرت ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت نے ای انیس چلا تو اُس جگہ کہ حکم کیا تھا

مین نے تجکو کہا مین نے ہان مین جاتا ہون اب یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُوسی انس سے کہا کہ تھا مین چلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرتؐ پر تھی چادر نجران کی کہ موٹا تھا کنارہ اُسکا یعنی اور وہ خط دار تھی اور نجران نام ہے ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرتؐ کو ایک گنوار نے پس کھینچا آپ کو ساتھ چادر آپ کی کے کھینچنا سخت اور پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کے یعنی اُس نے چادر ایسی کھینچی کہ آنحضرتؐ اُسکے سینہ کے آگے کھینچکر آگئے یہانتک کہ نگاہ کیا مین نے طرف کنارہ گردن آنحضرتؐ کے کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپکی گردن کے کنارے مین چادر کے کنارے نے بسبب شدت کھینچنے اعرابی کے چادر کو پھر کہا اعرابی نے کہ ای محمدؐ حکم کرو میرے لیے یعنی اپنے کارپردازون کو کہ تا دیوین مجکو کچھ مال خدا مین سے کہ تمہارے پاس ہے پس دیکھا طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ازراہ تعجب کے پھر ہنسے یعنی ازراہ تلطف کے پھر حکم کیا واسطے اُسکے دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اور روایت مین آیا ہے کہ گنوار نے بعد مال اللہ الذی عندک کے یہ بھی کہا لا من مال ابیک ولا من مالک اور اللہ کے مال سے مال زکوٰۃ کا مراد ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرتؐ کے جفای لوگون پر اور یہ اعرابی اجہل اور درشت خویون عرب مین سے تھا کہ تہذیب اخلاق نہین رکھتا تھا اور ادب نہین سیکھا تھا اُسنے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے حاکم اور والی کو رعایا اور بے وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کے لیے مال دنیا بہتر ہے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے یعنی حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگون کے یعنی کرم وسخاوت بہت رکھتے تھے بہ نسبت اورون کے اور مردانہ ودلیرترین لوگون کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والون نے ایک رات یعنی کچھ آواز چور یا دشمن کی سے سنکر ڈرے اور غل مچائی پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئے لوگون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرتؐ نے لوگون سے طرف آواز کے یعنی سب سے آگے چلے اودہر حالانکہ آنحضرتؐ فرماتے تھے نہ خوف کرو اور آنحضرتؐ سوار تھے اوپر گھوڑے ابی طلحہ کے کہ ننگی پیٹھ تھا نہ تھا اُسپر زین اور لٹکی تھی حضرتؐ کی گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق پایا مین نے ایک گھوڑے کو مانند دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ گھوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تھا کہ اُسکو مندوب کہتے تھے اور بعد اُس دن کے وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گھوڑا اُس سے سبقت نہین کرسکتا تھا اور یہ مین معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اُس گھوڑے کا حضرتؐ کی سواری مبارک کی برکت سے ایسا منقلب ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنے خبر دشمن کے جبتک کہ تحقیق ہو ہلاک اور جائز ہے عاریت مانگنا اور جائز ہے جہاد کرنا مستعار گھوڑے پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن مین **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ نہین

سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہیں **ف** ح یعنی نہیں دنیا میں کہا ابن حجر نے مراد یہ ہے کہ ہرگز نہ لفظ ساتھ لا کے نکرتے تھے بلکہ اگر ہوتا دیتے اور اگر کچھ نہ ہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عزالدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے منع دینے کے زبان آنحضرت پر نہیں آیا اور یہ منافی اسکے نہیں کبھی وقت ضرورت دینے کے بطریق عذر کے کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ ۔ لولا التشہد کانت لاؤہ نعم ۔ اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی میں لکھا ہے **بیت** نرفت کلمہ لا بر زبان او ہرگز مگر باشہد ان لا الٰہ الا اللہ ۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریاں درمیان دو پہاڑوں کے یعنی بہت سی بکریاں اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑوں کے تھا پس دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو وہ سب بکریاں پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر کمال توکل و زہد انکے کے اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہے اچھے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کی بلا شبہ محمد البتہ دیتے ہیں بڑا ہی دینا کہ نہیں ڈرتے فقر سے **ف** ح یعنی دیتے ہیں اور کچھ نہیں رکھتے **شعر** ہر چہ آمدت بدست بداری تو بیش ازان ۔ این جود آن کس ست کش از فقر عار نیست ۔ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَہٗ مِنْ حُنَیْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَہٗ حَتّٰی اضْطَرُّوْہُ اِلَی السَّمُرَۃِ فَخَطِفَتْ رِدَاءَہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ ھٰذِہِ الْعِضَاہِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَّلَا کَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے اسوقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پھرنے آنحضرت کے غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا تھا پس چمٹے اعرابی حالیکہ مانگتے تھے آنحضرت سے **ف** ح یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اس غزوہ میں بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتے بھی بہت تھے اور اکثر مکہ مؤلفۃ القلوب کو دیتے تھے اور بخشنا بکریوں کا اس شخص کو کہ پہلی حدیث میں گذرا اوسی جگہ تھا اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنے میں اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت کو اور لے گئے طرف درخت کیکر کے پس اوچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اسمیں پس ٹھہر گئے آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتے میرے پاس چارپائے یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ بقدر گنتی ان خار دار درختوں کی کہ اس جنگل میں بہت ہیں تو البتہ تقسیم کر دیتا میں انکو درمیان تمہارے پھر نپاتے تم مجکو بخیل کہ نہ دوں میں انکو اور نہ جھوٹا وعدہ کروں میں اور نہ پہونچاؤں میں اور نہ بد دل اور ڈرنے والا **ف** ح ع کر دینے میں فقر و نیستی سے ڈروں میں اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزمایا تم نے مجکو وقائع میں تو نپاؤ گے تم مجکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کے اور اسمیں دلیل ہے کہ جائز ہے تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کی اسکے لیے کہ نہیں پہچانتا ہے تا کہ اعتماد کیا جاوے اوسپر نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِھِمْ فِیْھَا الْمَاءُ فَمَا یَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْھَا فَرُبَّمَا جَاءُوْہُ بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام یا لونڈیاں مدینہ والوں کی باسن اپنے کہ ہوتا اسمیں پانی یعنی پس چاہتے حضرت کے دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیماروں کو پس نہیں لاتے کوئی باسن مگر ڈالدیتے حضرت اپنا دست مبارک ان باسنوں میں یعنی انکی خوشی خاطر کے لیے اسکو متبرک کر دیتے تا شفا اور برکت حاصل ہو انکے لیے پس اکثر آتے حضرت کے پاس وقت صبح سرد کے پس ڈالتے حضرت اپنا دست مبارک ان باسنوں میں واقع اسمیں کمال شفقت و مہربانی ہے امت پر اور اشارہ ہے اسپر کہ واسطے نفع خلق کے ضرر اپنے پر اوٹھانا چاہیے

نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال کانت امۃ من اماء اہل المدینۃ تاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنطلق بہ حیث
شاءت رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت صلعم کا پس
لیجاتی حضرت کو جہاں چاہتی **ف** ع یعنی اگرچہ باہر مدینہ کے چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمیں نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت
کی ہے واسطے بہتر کمتریں لوگوں پر ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ** ان امرأۃ کانت فی عقلہا شیٔ فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک
حاجۃ فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معہا فی بعض الطرق حتی فرغت
من حاجتہا رواہ مسلم اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق ایک عورت کہ تھا اسکی عقل میں کچھ خلل و نقصان پس کہا اسنے اے رسول خدا کے
مجکو تم سے ایک کام ہے یعنی پوشیدہ لوگوں سے پس فرمایا اے ماں فلانے کی دیکھ جونسا کوچہ چاہے تو یعنی منجھ یا گلی ہو اسمیں کہ میں بھی تیرے ساتھ بیٹھوں یا
کھڑا ہوں یہانتک کہ سرانجام کروں میں تیرے لیے کام تیرا پس تنہا ہوئے حضرت ساتھ اسکے بعضی راہوں میں یعنی اور ٹھہرے رہے اسکے ساتھ اور سنا
کلام اسکا اور دیا جواب اسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے **ف** ع یعنی عرض کیا اسنے جو کچھ عرض کرنا تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوت
کرنی ساتھ عورت کے کوچوں میں نہیں ہے مانند خلوت کرنے کے اسکے ساتھ گھر میں بنا براسکے کہ بعضے اصحاب تھے کھڑے ہو گئے بعید انسے برعایت
حسن ادب کے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا لعانا ولا سبابا کان
یقول عند المعتبۃ ما لہ ترب جبینہ رواہ البخاری اور روایت ہے اوسی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنے والے
کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تھے بد کہنے والے **ف** ح فحش حد سے گذرنا جواب و کلام میں اور اکثر استعمال اسکا آتا ہے الفاظ جماع میں اور اسمیں کہ متعلق ہے اسکے
لیے کہ اہل فساد اور بے حیا لوگ اسمیں عبارتیں صریحہ فاحشہ ہیں کہ اہل صلاح اور حیا مند اس سے اعراض کرتے ہیں اور کنایہ اور ابہام پر اکتفا کرتے ہیں
بلکہ بول اور غائط کو بھی تعبیر قضاء حاجت وغیرہ کر کرتے ہیں اور فحش معنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بھی آتا ہے اور لعن خدا کی
جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندوں کی جانب سے برا کہنا اور دعا کرنی ساتھ لعنت کے اور لعنت کرنی اسکو کہ مستحق اسکا نہیں ہے
سخت گناہوں میں سے ہے اور بسبب کثرت کے کبیرہ ہو جاتی ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر حرام ہونے لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقینا
معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہے جیسے ابو جہل وغیرہ اور حرام نہیں ہے اوپر موصوف کے ساتھ صفت عام کے جیسے کہ کہیں لعنت خدا کی کافروں اور
ظالموں اور سود خوروں اور مانند انکے پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سے اور بہشت کے داخل ہونے سے
اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتھ کافروں کے ہے اور دوسرے ہانکنا اور دور ڈالنا قرب و رحمت خاص سے اور درجہ سابقین سے اور شامل ہے بعضے
گنہگاروں اور بدکاروں کو اور اس تقریر سے حل ہو جاتے ہیں بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتے تھے حضرت وقت غصہ کرنے کے
کسی پر کیا ہوا ہے اسکو اور کیا کرتا ہے وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اسکی **ف** ح ع یہ کنایہ ہے خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ
اور ناراضمندی کے کہتے تھے یہ کلمہ تھا سو بھی اعراض کر کے اس سے کہتے تھے نہ خطاب کر کے اسکی طرف اور اسی کے معنی میں ہے خاک آلودہ ہو ناک
اسکی اور یہ کلمے بھی دو معنیین ہیں اسلیے کہ احتمال ہے کہ بد دعا ہو یہ اسپر یا دعا اسکے لیے بمعنی سجدہ اللہ وجہک کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وعن**
ابی ہریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیے کافروں پر یعنی تا ہلاک ہوں اور جڑ بنیاد سے اکھڑ جائیں فرمایا کہ میں نہیں بھیجا گیا ہوں لعنت
کرنے والا اور نہیں بھیجا گیا ہوں میں مگر واسطے رحمت کے **ف** ح ع یعنی جہان کے کیا مومنوں پر کیا کافروں پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وما ارسلناک الا رحمۃ

للعالمین مومنوں کے لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور کافروں کے لیے یوں رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا انسے اُٹھ گیا حضرت کے وجود با جود کی برکت سے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سے قیامت تک اُٹھ گیا بخلاف اگلی امتوں کے
اور نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے انکو اور تو ہے انمین ترجمہ ہے قرآن میں ہے
کہ پیغمبروں کی بددعا سے ہلاک ہوگئیں اور جڑ بنیاد سے اکھڑ گئیں اور کہا طیبی نے کہ یعنی میں بھیجا گیا ہوں تاکہ قریب کروں لوگوں کو طرف اللہ کے اور اسکی رحمت کے اور اسلیے نہیں بھیجا گیا ہوں کہ دور کروں انکو اس سے پس لعنت کرنی منافی ہے میرے حال کے پس کیونکر لعنت کروں میں ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا فاذا رأی شیئا یکرہہ عرفناہ فی وجہہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تھے آنحضرت سخت تر حیا میں باکرہ عورت سے کہ اپنے پردے میں ہو **ف** ع اسلیے کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہے پردہ میں تو بہت شرمناک ہوتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ہو باہر نکلنے والی پردے سے پس جب دیکھتے آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتے اسکو یعنی جہت طبع سے یا شریعت کی راہ سے پہچان لیتے ہم اسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کے **ف** ل یعنی اثر تغیر سے ہم پہچان لیتے اور دفعیہ کرتے اسکا پس حضرت غصہ نکرتے تھے مخصوصاً امر کراہت میں سوائے حرمت کے کہا نووی نے معنی اسکے یہ ہیں کہ حضرت بسبب حیا کے منہ سے نکہتے تھے اُس چیز کو کہ مکروہ رکھتے بلکہ متغیر ہوتا تھا چہرہ مبارک پس پہچان لیتے ہم ناخوشی انکی اور اسمیں فضیلت ہے حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہے جبتک کہ نہ پہونچے نوبت سستی وجور کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ وانما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہیں دیکھا مینے حضرت کو کبھی بہت ہنستے ہوئے کہ تمام منہ کھل جاوے یہانتک کہ دیکھوں میں انسے کوا انکا یعنی بہت منہ پہاڑ کر نہ ہنستے تھے کہ تالو دکھائی دے اور تھے آنحضرت مگر مسکراتے یعنی اکثر اور کبھی ہنستے بھی تھے لیکن بے مبالغہ کے جیسے کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کے آیا ہے **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وعنہا** قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہے اوسی عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نتھے پے درپے اور متصل کریں کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننے والے پر مانند پے درپے کلام کرنے تمہارے کے **ف** ع کہ متعارف ہے تم میں کہ نہایت ملے ہوتے ہیں الفاظ بلکہ کلام انکا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہ رض نے **ت** کہ تھے حضرت کلام کرتے جدا جدا کہ اگر گنتا اسکو گننے والا تو البتہ گن لیتا اسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننے کا تو ممکن تھا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** الاسود قال سألت عائشۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مہنۃ اہلہ تعنی خدمۃ اہلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہے اسود سے **ف** ح اسود بڑے تابعی ہیں زمانہ نبوت کا انہوں نے پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سے حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ اکیے اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور ہر دو شب میں قرآن شریف ختم کرتے اور فقیہ اور بہت حدیث روایت کرنے والے ہیں **ت** کہا اسود نے کہ پوچھا مینے عائشہ رض سے کہ کیا کرتے تھے حضرت اپنے گھر میں کہا عائشہ رض نے تھی شان کہ ہوتے تھے آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنے کے **ف** ع لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اسکی کے اور جزم ہ کے اور تحریک اسکی کے اوپر وزن کلمہ کے خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نے **ت** کہ مراد رکھتی تھیں عائشہ مہنۃ اہلہ سے خدمت اہل خانہ کی **ف** ع یعنی مانند دودھ دوہنے بکری کے اور گانٹھنے جوتی کے اور پیوند لگانے کپڑے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والوں کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہے **ت** پس جب آتا وقت نماز کا نکلتے حضرت نماز کے لیے یعنی اور چھوڑ دیتے سب کام اور نہ غرض رکھتے کسی گھر والی سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عائشۃ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان

أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہیں اختیار دیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کے کبھی مگر اختیار کرتے اور لیتے آسان ترین انکا جب تک کہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتے حضرت دور ترین لوگوں کے اس کام سے ف ح اس حدیث میں کلام کیا ہے علما نے کہ تخییر عام ہے کہ پروردگار تعالی کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن بر تقدیر تخییر کے اللہ تعالی کی طرف سے گناہ ہونا مشکل ہے مگر یہ کہ مراد مقتضی گناہ کو ہو جیسے کہ مثلا اختیار دیں درمیان فتح ہونے خزانوں زمین کے کہ اسکے مشغول ہونے میں احتمال نہ فارغ ہونے کا واسطے عبادت کے ہے اور درمیان کفاف معیشت کے پس مراد گناہ سے امر نسبی ہے اور مراد اس سے گناہ نہیں ہے بسبب ثبوت عصمت کے کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار میں کہا کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافروں اور منافقوں کی سے تو ہونا گناہ ایک کا دو امروں میں سے ظاہر ہے اور اگر مسلمانوں کے جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہے کہ باعث گناہ کی ہو جیسے کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کے اسلیے کہ مجاہدہ کہ پہنچاوے ہلاک کو جائز نہیں ہے اور رہا مراد تخییر خدا کے جانب سے ہو درمیان اس چیز کے کہ انمیں دو عقوبت ہیں یا ایک عقوبت ہے یا مراد درمیان انکے اور درمیان کفار کے جیسے کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا میں درمیان مجاہدہ کے عبادت میں یا اقتصاد میں قدرت اور نہیں بدلا لیا حضرت نے واسطے حظ نفس اپنے کے کسی چیز میں یعنی جو کہ متعلق ہو انکے نفس کے کبھی مگر یہ کہ کیجاوے وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اسکا پس سزا دیتے تھے واسطے اللہ کے یعنی نہ کسی اور غرض کے لیے بسبب اس حرمت کے ف ح کہا شیخ ابن حجر نے کہ مراد یہ ہے کہ بدلہ نہیں لیتے تھے آنحضرت واسطے حاجت نفس اپنے کے پس اشکال نہیں آویگا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتے تھے ان لوگوں کے قتل کرنیکا کہ ایذا دیتے تھے انکو اسلیے کہ وہ ارتکاب کیا کی حرام کی ہوئی چیزوں کا بھی تو کرتے تھے نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی عائشہ سے کہ نہیں مارا آنحضرت نے کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیے کہ آنحضرت نے بعض اوقات اپنی سواری کے جانور کو مارا ہے کبھی اپنے ہاتھ سے نہ عورت کو اور نہ خادم کو ف ح خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونوں پر آتا ہے اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطے اہتمام شان انکی کے اور واسطے بہت واقع ہونے ضرب ان دونوں کے اور واسطے احتیاج مارنے انکے کے اگرچہ جائز ہے کچھ مارنا بشرط لیکن اولی ترک ہی ہے کہا علما نے بخلاف اولاد کے کہ اسکی تادیب بھی اولے ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ اولاد کو جو مارتے ہیں تو اسکی اصلاح ہی کے لیے مارتے ہیں پس نہ اولے ہوا ان سے عفو بخلاف مارنے ان دونوں کے کہ وہ حظ نفس کے لیے ہوتا ہے اکثر پس اولے ہوا عفو ان دونوں سے واسطے محافظت خواہش نفس کے اور روکنے غصہ کے ت مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے راہ خدا میں ف ع ح جیسے حضرت نے قتل کیا ابی بن خلف کو احد میں پھر نہیں ہے مراد اس سے جہاد ہی کرنا ساتھ کفار کے فقط بلکہ داخل ہیں اسمیں حدود اور تعزیریں وغیر ذلک بھی ت اور نہیں پائی گئی حضرت سے کوئی چیز کبھی یعنی نہیں پہنچی آنحضرت کو کسی کی طرف سے وہ چیز کہ غور کرے انکو یعنی لا لیتے صاحب اس چیز سے مگر یہ کہ کیجاتی کوئی چیز حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلہ لیتے واسطے خدا کے نقل کی یہ مسلم نے

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلَى شَيْءٍ قَطُّ أُتِيَ فِيْهِ عَلَى يَدَيَّ فَإِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ دَعُوْهُ فَإِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ روایت ہے انس سے کہا کہ خدمت میں حاضر ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ میں آٹھ برس کا تھا خدمت کی میں نے آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تھی مدینہ میں پس نہ ملامت کی مجھکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہو وے میرے ہاتھ سے پس اگر ملامت کرتا مجھکو کوئی ملامت کرنے والا آنحضرت کے گھر والوں میں سے تو فرماتے آنحضرت کہ چھوڑ دو اسکو ملامت نکرو اسلیے کہ شان یہ ہے کہ اگر مقدر ہوتی ہے کوئی چیز واقع ہوتی ہے ف ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا وقدر الہی سے ہے اگرچہ اسکے ہاتھ سے ہوا اور راور

حدیث

اور اور حدیث مین آیا ہے کہ لونڈیون کے ہاتھ سے اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارو نہین کہ ہر چیز کے لیے اجل اور مدت مقرر ہے یہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین ساتھ تھوڑے سے تغیر و تبدیل کے الفاظ مین **وعن** عائشۃ قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ تھے آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تھے چلانے والے بازار مین جیسے کہ عادت عوام کی ہے اور نہ بدلا لیتے ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتے یعنی باطن مین اور درگذر کرتے یعنی ظاہر برائی کرنیوالے سے بموجب ماننے اللہ تعالی کے فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین **وعن** انس یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعود المریض ویتبع الجنازۃ ویجیب دعوۃ المملوک ویرکب الحمار لقد رایتہ یوم خیبر علی حمار خطامہ لیف رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہ وہ خبر دیتے تھے آنحضرت کے صفات و اخلاق سے کہ وہ تھے عیادت کرتے بیمار کی اور ساتھ جاتے جنازہ کے اور قبول کرتے دعوت مملوک کی یعنی مملوک ماذون کی چہ جائیکہ آزاد کے اور سوار ہوتے خر پر **ف** یعنی بسبب نہایت تواضع اور بے تکلفی کے اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف و نفی تکبر کے برخلاف عادت بادشاہون و متکبرون کے **ت** البتہ تحقیق دیکھا مین نے آنحضرت کو غزوہ خیبر کے دن سوار خر پر کہ باگ اسکی پوست خرما کی تھی اپنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تھا اور پھر بے تکلفی اور کسر نفسی تھی نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹھ لیتے پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتے اسمین اور کام کرتے آنحضرت اپنے گھر مین جیسے کام کرتا ہے ایک تمہارا اپنے گھر مین اور کہا عائشہ رض نے کہ تھے آنحضرت ایک آدمی آدمیوں مین سے جوئین دیکھتے تھے اپنے کپڑے مین **ف** یعنی کپڑے مین دیکھتے تھے کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہے یہ اس روایت کی کہ جون حضرت کو ایذا نہ دیتے تھے اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ جون آنحضرت کے کپڑے اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑی اور امام فخرالدین رازی نے نقل کیا کہ مکھی آنحضرت پر نہین بیٹھی تھی اور پشہ اور مانند اسکی نے حضرت کو ایذا نہین دی **ت** اور دوہتے آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتے اپنی ذات شریف کی **ف** یعنی اپنا کام کر لیتے دوسرے کو کم فرماتے کہا طیبی نے کہ کہنا عائشہ رض کا کہ حضرت ایک آدمی تھے یہ تمہید ہے اسکی کہ مابعد اسکے کہتی ہین اسلیے کہ جب انہون نے دیکھا اعتقاد کفار کا یہ کہ نبی کے منصب کے لائق یہ نہین ہے کہ کرے وہ چیز کہ کرتے ہین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کے مانند ٹھہرایا تھا کہ وہ احتراز کرتے ہین افعال عادیہ سے از راہ تکبر کے جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نے کہنا کفار کا مالہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ رض نے انکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تھے مخلوقات خدا تعالی سے اور ایک شخص تھے اولاد آدم سے کہ شرف دیا تھا اللہ تعالی نے انکو بسبب نبوت اور رسالت کے اور گذران کرتے تھے حضرت ساتھ خلق کے بخلق اور ساتھ حق کے بصدق پس کرتے تھے جو کچھ کہ کرتے ہین لوگ اور اعانت کرتے تھے انکی انکے کامون مین از راہ تواضع کے یا واسطے رہنمائی لوگون کے طرف تواضع کے اور رفع کرنے ترفع کے ساتھ تبلیغ رسالت کے جانب حق سے طرف خلق کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی **ت** نقل کی ترمذی نے **وعن** خارجۃ بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرھا معنا واذا ذکرنا الآخرۃ ذکرھا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکل ھذا احدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہے خارجہ بیٹے زید بیٹے ثابت کے سے کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس کہ باپ اسکا ہے پس کہا انہون نے زید کو کہ روایت کر ہمسے حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** یعنی اور اداء انکی

یہ تھی کہ ایسی حدیثین بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں حضرت کے حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کے ت کہا زید نے کہ تھا میں ہمسایہ حضرت کا پس تھے حضرت جب اترتی اُنپر وحی تو بھیجتے کسی کو طرف میری کہ بلالاوے مجکو پس آتا میں آپکے پاس پس لکھتا میں وحی حضرت کے حکم سے۔ ف ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مجکو نہایت قرب تھا حضرت سے ظاہر و باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہی حضرت کا یہ نسبت اورونکے تو ایسی تھی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتے ہم دنیا کا یعنی مدت اُسکی یا تعریف اُسکی بسبب نے آسکی کے مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اُسکا حضرت ساتھ ہمارے اور جس وقت ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے ف ع مراد ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب موافقت کے اُن چیزوں کے کہ متعلق عادات و احوال لوگوں کے سے ہیں لیکن ایسی چیزیں کہ مکروہ و مذموم نہیں ہوں اور جبکہ مکروہ و مذموم ہوں جاشا کہ ذکر کریں حضرت اُنکو اور ذکر کیا دین مجالس شریفہ اُنکی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہیں ہی اس روایت کے کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ و ان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ میں کبھی فائدہ علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ بھی ہوتے ہیں اور بر تقدیر خالی ہونے ذکر کے فائدوں مذکورہ سے بیان جواز کے لیے تھا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے ساعات میں بھی کلام کرتے تھے تا معلوم کریں جواز اسکا اور ایسا بیان واجب تھا آنحضرت پر ت لیکن سب احوال حکایات بیان کرتا ہوں میں تم سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نے ف ع مقصود اس عبارت سے تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اُسکے کا ہی وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون ھو الذی یصرف وجھہ عن وجھہ ولم یر مقدما رکبتیہ بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مصافحہ کرتے کسی مرد سے تو نہ کھینچتے ہاتھ اپنا اُسکے ہاتھ سے یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں رہنے دیتے نکالتے نہیں جبتک کہ وہ نہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہی آنحضرت کے کمال صبر اور تواضع پر اور نہ پھیرتے آنحضرت روے مبارک اپنا اُس شخص کے منہ سے یہانتک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کی منہ سے اور نہیں دیکھے گئے آنحضرت آگے بڑھانے والے اپنے زانوؤنکو آگے ہمنشین اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی مجلس میں برابر صف کے بیٹھتے زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھتے جیسے متکبر و جبار کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہی کہ بیٹھنے میں زانو اُٹھاتے نہیں بقصد تعظیم مجلس والونکے اور بسبب رعایت ادب و تعلیم اصحاب کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد رکبتین سے دونوں قدم ہیں اور اُنکا آگے بڑھانا عبارت ہی انکے دراز کرنے سے اہل مجلس میں یعنی اُنکے سامنے پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے ہے پاس ادب کے اور ان سب باتوں میں تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح بھائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کریں وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر شیئا لغد رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سے کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے ف ع یعنی بنظر توکل کرنے کے اللہ پر اور اعتماد کرنے کے اُسکے خزانوں پر اور یہ حال نسبت ذات شریف کے تھا کہ آپ اپنے لیے کچھ نہ رکھتے تھے والا ثابت ہوا ہی کہ اہل و عیال کے لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب ضعف حال اور تحمل ہونے اور قلت صبر اُنکی کے ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل الصمت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتے مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ ت روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وعن جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جابر سے کہا کہ تھی بیچ قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کرکے پڑھتے تھے اور تھی آنحضرت کے کلام میں ترسیل یعنی بات ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے ت نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد سردکم ھذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ نہیں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کریں پے در پے مانند دوڑ بات کرنے تمہارے کے کہ عادت رکھتے ہو ولیکن تھے آنحضرت کلام کرتے

ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتے کلمے ایک دوسرے سے یاد رکھتا اسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا ساتھ آنحضرت کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن الحارث
بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی ؎ روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سے کہا کہ
نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت ہو مسکرانے میں آنحضرت سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا تھا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن سلام
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن
سلام سے کہا کہ تھے آنحضرت کہ جسوقت بیٹھتے بات کرتے اکثر بہت کرتے اٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تھے آنحضرت دیکھتے آسمان کی طرف حالت کلام
کرنے میں باتنظار اترنے جبرئیل کے اور وحی کے نقل کی یہ ابو داود نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمرو بن سعید عن انس قال
ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراہیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ فکان ینطلق
ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراہیم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم
روایت ہے عمرو بن سعید کہ روایت کی انس سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ہووے بہت مہربان اپنے اہل وعیال پر حضرت صلعم سے تھے ابراہیم بیٹے آنحضرت
کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے دودھ پینے والے بیچ بلندیوں مدینہ کے یعنی ان گانوں میں کہ جانب بلند مدینے کے تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ
بھی اودھر ہی تھیں دایہ انکی وہاں رہتی تھی پس تھے حضرت کہ جاتے وہاں یعنی واسطے دیکھنے اور خبر لینے بیٹے اپنے کے اس حال میں کہ ہم ہمراہ آنحضرت کے ہوتے
تھے پس داخل ہوتے آنحضرت گھر میں یعنی دودھ پلانے والی کے اور حالانکہ وہ دھوان گھٹا ہوا ہوتا یعنی گھر دھوئیں دار میں جانے شفقت ومہربانی بیٹے کے
تھا دایہ ابراہیم کا لوہار ظئر بکسر ظا معجمہ کے زیر سے اور ہمزہ کے جزم سے بمعنی دایہ کہ اس عورت کو بھی کہتے ہیں کہ دودھ پلاتی ہو کسی کے بچے کو اور اسکے
خاوند کو بھی کہتے ہیں کہ جسکو انگا بھی کہتے ہیں اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تھا اور اسکے خاوند کا نام ابوسیف پس لیتے آنحضرت ابراہیم
کو اور بوسہ لیتے انکا پھر پھر آتے اپنے گھر کو کہا عمرو نے یعنی انس سے نقل کرکے پس جسوقت کہ وفات کیے گئے ابراہیم فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ابراہیم
بیٹا میرا ہے اور تحقیق وہ مرا ہے بیچ دودھ پینے کے یعنی مدت شیر خوارگی میں اور بلا شبہ اسکے لیے دو دایہ ہیں کہ وہ دودھ پلاتی ہیں اسکو اور پورا کرتے ہیں مدت
دودھ پلانے اسکے کی بہشت میں ف ع یعنی وہ بعد مرنے کے بہشت میں داخل ہو مرتے ہی اور دودھ پلایا جاتا ہے انکو کہ مدت شیر خوارگی تک دو برس اینا
دودھ پلایا جاویگا یہ رتبہ حاصل ہوا بسبب اسکی کہ آنحضرت اور بیٹے ہوئے انکے اور وہ سولہ مہینہ کے تھے جب مرے تھے یا اٹھارہ مہینہ کے پس دودھ پلایا انکو دو
عورتوں نے بقیہ دو برس تک ف نقل کی یہ مسلم نے **وعن** علی ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی
تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء
الآخرۃ والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہددونہ ویتوعدونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا
یا رسول اللہ یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک
فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزی
بالفحش ولا قول الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال رواہ

اَلْیَھُوْدِ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ روایت ہے علی رضہ سے کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تھا اُسکو فلانا کہ کنایہ ہے اُسکے نام سے عالم علماے یہود سے تھا تھیں اُوس
یہودی کے لیے آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اُس نے آنحضرت سے دین کا پس فرمایا آنحضرت نے اُسکو کہ اے یہودی نہین نزدیک میرے
وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہے میرے پاس کچھ کہ دون مین تجکو بدلے دینارون کے اُس یہودی نے کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونگا تم سے اے محمد تاکہ
تم دو مجکو دین میرا پس فرمایا اُسکو پیغمبر صلعم نے اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجھسے اور نہین چھوڑتا مجکو جب تک ندون مین قرض تیرا بیٹھ جاتا ہون مین ساتھ تیرے
اور نہین جانیکا سامنے تیرے سے پس بیٹھے آنحضرت ساتھ اُسکے پس نماز پڑھی پیغمبر خدا صلعم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی طرح ع اس سے
معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت اُسکے ساتھ بیٹھے رہے اور احتمال ہے کہ دونون مسجد ہی مین بیٹھے رہے یا کسی کے مکان مین اور اول ظاہر ہے ت اور تھے اصحاب رسول
خدا صلعم ڈراتے اُس یہودی کو یعنی مارنے سے مثلا اور ڈراوا دیتے اسکو یعنی نکال دینے کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرت نے اُس چیز کو کہ کرتے تھے صحابہ ساتھ یہودی
کے یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا انکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سے دیکھا اُنکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہودی
روکے آپکو اور مانع ہو نکلنے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہے مجکو پروردگار میرے نے اس سے کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والے پر اور
غیر اُسکے پر طرح یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہے پس بغیر دین ادا کیے جو اُس سے جدا ہون تو ظلم ہے اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہے کہ یہ مقام مقتضی
اسی کا تھا یا اسلیے کہ مخاصمہ اُسکا قوی ہے روز قیامت کے اسلیے کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اُسکا ساتھ لینے نیکیون مسلمان کے اُسکے لیے یا رکھنے
بُرائی کے اُسکے لیے مسلمان پر جیسے کہ حقوق عوام مین ہے اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگے حضرت کے دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہوتا
ہوگا اُنکے ادا کرنے سے بسبب بغض دین کے اور یہ ظاہر تر ہے ت پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور
گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کے ہو اور آدھا مال میرا تصدق ہے راہ خدا مین یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور طلب مزید انعام کے خبردار ہو اور جان لو
کہ نہین کیا مین نے ساتھ تمھارے جو کچھ کہ کیا مین نے یعنی سختی اور درشتی قول وفعل مین مگر تاکہ دیکھون مین طرف صفت تمھاری کے یعنی طرف موافق ہونے صفت
تمھاری کے ساتھ اُس صفت تمھاری کے کہ توریت مین ہے یعنی پانون وہ صفت تم مین اور صفت یہ ہے کہ محمد بیٹا عبداللہ کا پیدایش اُسکی مکہ مین ہے اور جگہ ہجرت
کی مدینہ ہے اور ملک اُسکا یعنی عظمت اُنکی شام مین ہے یعنی اور اُسکے نواح مین نہین ہے بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار
کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول خدا کے ہو اور یہ مال میرا ہے
یعنی تمام یا اُس مال کا یا اشارہ کیا اُسکی جگہ کی طرف پس حکم کرو مین ساتھ اُس چیز کے کہ دکھاوے تمکو خدا تعالے طرح ع یعنی جو مصرف لائق اسکا
دیکھو تو اسپر اے تمھاری قرار پکڑے وہان صرف کرو ظاہر یہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلے آدھا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نے قرار پکڑا
دل مین اور محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہوئی غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بھی فدا کر گیا ت اور تھا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود
اسکے حال ومال بھی اُسکا اچھا ہوا نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوت مین **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُکْثِرُ الذِّکْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوۃَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَۃَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ فَیَقْضِیَ لَہُ الْحَاجَۃَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفے سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر طرح ع یعنی خدا تعالے کا اور اُس چیز کا کہ متعلق ہے ساتھ اُسکے
اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین رہتے تھے ت اور کم کرتے بیہودہ کہنا ف ع یعنی اسوا ذکر کے ذکر دنیا اور جو کچھ کہ متعلق اُسکے ہے کم کرتے
تھے او ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بہ نسبت فکر حقیقی کے لغو ہے چنانچہ اسی لیے کہا امام غزالی نے ضیعت قطعۃ من العمر العزیز
فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز پس اطلاق کیا اُسپر لغو کا بنظر صورت اور مبنی کی قطع نظر کرکے معنی سے اور اسی قسم کا ہے قول علما کا حسنات الابرار

سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنے سے کیا علاقہ درصورتیکہ اللہ تعالےٰ تمام مومنین کے حق مین فرماتا ہو والذینہم عن اللغو معرضون اور یہ جو بعضون نے کہا ہی قلت یہان بمعنے عدم کے ہی یعنے بالکل لغو نہ بولتے تھے اسلیئے کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی سطلق نفی مین ہو مانند قلیلاً ما یومنون کے پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتھ قول انکے کے ویکثر **ت** اور دراز کرتے نماز یعنے خصوصاً جمعہ مین لقرینہ قول حضرت کے اور کوتہ پڑھتے خطبہ **ف** ح اسلیئے کہ ایک ایک کلمہ حضرت کے جامع مضمون بیحد اور اندازہ کے صادر ہوتا تھا اور یہ باعتبار اکثر احوال کے ہوگا الاحسن یا جبکہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بھی کرتے تھے اور ظاہر المقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کے کوتاہ ہوتا تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسے کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی اور جگہ مناجات رب کی پس مناسب اسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہ متوجہ ہونے کی طرف خلق کے اور جگہ بلانے انکے کی طرف حق کے ہی اور اسمین زیادہ مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتھ جاری کرنے زبان کے فصاحت اور بلاغت سے **ت** اور نہ عار کرتے آنحضرت چلنے کی ساتھ بیوہ کے اور مسکین کے پس کر دیتے اُن ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے **وعن** عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی رضہ سے کہ تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم یعنے جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتے تجکو اور سچ شمار کرتے ہیں اسیطرح ہی اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے ولیکن جھٹلاتے ہین ہم اس چیز کو کہ لایا ہی تو اسکو **ف** ح یعنے کتاب و شریعت اور بسبب جھٹلانے اسکے کے تجکو بھی جھٹلاتے ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تم سے نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجھتا تھا کہ جب وہ سچے ہون کار دنیا مین خلق سے جھوٹ نہ بولین اور انپر جھوٹ نہ باندھین تو کار دین مین کیونکر جھوٹ بولین گے اور خدا پر کیونکر جھوٹ باندھین گے اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تھا اسکے کہ جلتے تھے کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین **ت** پس اتاری اللہ تعالےٰ نے ابوجہل وغیرہ کافرون کے حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سے تجاوز کرنے والے خدا کی آیتون کا انکار کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت کے دو وجہ لکھین ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ تجکو جھٹلاتے ہین حقیقت مین تجکو نہین جھٹلاتے بلکہ خدا کی آیتونکو جھٹلاتے ہین جیسے کہ کہتا ہی مولی اپنے اُس غلام کو کہ لوگ اسکو ستاتے ہین یہ تجکو نہین ستاتے ہین حقیقت مین مجکو ستاتے ہین دیکھ کہ انسے کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو نہین جھٹلاتے ہین اسلیئے کہ تو مشہور رہی ساتھ صدق اور امانت کے ولیکن خدا کی آیتونکا انکار کرتے ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتھ مضمون حدیث کے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عائشہ یعنے اگر چاہون مین یعنے درخواست کرون پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتھ چلین میرے پہاڑ سونے کے آیا میرے پاس ایک فرشتہ یعنے دراز قد جیسے کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اسکی تھی برابر کعبہ کے یعنے درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تجپر سلام اور فرماتا ہی کہ اگر چاہے تو ہو پیغمبر بندہ یعنے موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کے اور اگر چاہے تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنے اللہ تعالےٰ نے اختیار دیا ہی پس اختیار کرون

دونوں باتوں میں سے جو چاہو پس دیکھا میں نے طرف جبرئیل کے یعنے بطور مشورہ چاہنے کے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف میرے کہ پست کرو نفس اپنا یعنے بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ وغنی اور بیچ روایت ابن عباس کے ہے کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے مانند مشورہ چاہنے والے کے اُنسے پس اشارہ کیا جبرئیل نے اپنے ہاتھ سے یعنے زمین کی طرف یہ کہ پست کرو تم اپنے تئیں **ف ع** یعنے اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کے نزدیک اللہ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہے سرکشی اور بھول جانیکی خدا کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہے گر پڑنے کی اللہ کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب احوال کے ہے اور اسلئے اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نے اللھم اجعلنا منھم واحشرنا معھم **ق** پس کہا میں نے کہ ہونگا میں پیغمبر بندہ کہا عائشہ رض نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکے کھانا کھاتے تکیہ لگاکر اور فرماتے کہ کھاتا ہوں میں جیسے کہ کھاتا ہے غلام اور بیٹھتا ہوں میں جیسے کہ بیٹھتا ہے غلام نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** یعنے دو زانو مانند ہیئت نماز کے اور یہ افضل ہیئتوں کے ہے یا اُٹھانے ایک زانو دو زانو میں سے حالت کھانے میں یا غیر اسکے میں یا اُٹھانے دونوں زانو بطور گوٹ مارکے بیٹھنے کے اور یہ اکثر نشست آنحضرت کی تھی

باب المبعث وبدء الوحی

یہ باب ہے بیچ بیان بعث حضرت کے اور ابتدائے وحی کے **ف ع** مبعث بمعنے بعث اور زمانہ بعث کے اور بعث اٹھانا اور بھیجنا اور مراد اٹھانا اور بھیجنا آنحضرت کا ہے رسول کرکے طرف تمام خلق کے اور لفظ بدا ساتھ زبر بے اور جزم دال کے اور ہمزہ سے بمعنے آغاز یعنے شروع کے اور بدو ساتھ پیش بے اور دال کے اور واو مشددہ سے بمعنے ظہور کے دونوں روایت ہیں اور معانی دونو لفظوں کا ایک ہے اور اول ظاہر تر ہے یعنے اور روایت میں اور لفظ وحی اصل میں بمعنے اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اس چیز کی کہ القا کیجاوے غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار میں کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہے پوشیدگی میں جلدی سے اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ علیہم والسلام کے کئی قسموں پر ہے بعضونکو ساتھ سننے کلام اللہ تعالے کے جیسے کہ موسے علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قرآن شریف اور جیسے کہ پیغمبر ہمارے کو شب معراج میں دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتے کے اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہے جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے القی فی روعی یعنے ڈالا گیا میرے دل میں یہ مضمون اور کہتے ہیں کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اُسی قبیل کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کے طرف واقع ہوئی ہے بمعنے الہام کے ہے جیسے کہ فرمایا واوحینا الی ام موسے یعنے الہام کیا ہمنے موسے کی ماں کیطرف اور وحی بمعنے امر کے بھی آتی ہے جیسے کہ واذ اوحیت الی الحواریین یعنے امر کیا میں نے طرف حواریین کے اور بمعنے پیدا کرنے علم طبعی کے بھی ہے جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنے تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کی طبیعت میں یوں رکھا واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَۃِ فَھَاجَرَ عَشَرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا رسول کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر کے پس ٹھہرے مکہ میں تیرہ برس اس حال میں کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف آنکے اس مدت میں پھر حکم کیے گئے ساتھ ہجرت کے پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے **ف ع** اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کے تھے جیسے کہ آگے آتی ہے روایت ابن عباس کی اور بعضوں نے کہا ساٹھ برس کے تھے جیسے کہ انس سے روایت آئی ہے ابن عباس نے دونوں برس ولادت اور وفات کے ملاکر تریسٹھ برس کہے اور انس نے کسر کو حذف کرکے ساٹھ برس کہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشَرَۃَ سَنَۃً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا وَتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسی ابن عباس سے کہ کہا ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں یعنے

بعد نبی ہونے کے پندرہ برس یعنے سوا دو برسوں ولادت اور ہجرت کے سنتے تھے آواز یعنے جبرئیل ع کی کہ وہ ان کے بائین سے آتی تھی یا محمد اور دیکھتے تھے روشنی
اندھیری راتوں مین سات برس یعنے اُن پندرہ برسوں مین سے اور نہین دیکھتے تھے کچھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے روشنے نبوت کی نشانیون
مین سے سات برس تک اور نہین دیکھتے تھے سواے روشنی کے فرشتہ اور آٹھ برس مین ان پندرہ برس مین سے وحی بھیجی جاتی تھی طرف آنحضرت
کے **ف** ع یعنے مکہ مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سُننا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کے تھا بیچ مدت اقامت مکہ کے کہ پندرہ برس تھے
اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال پہلے ظہور نبوت کے تھا اور حکمت اسمین حاصل کرنا انسیت اور الفت کا عالم ملکوت سے
تھا تا ظہور اسکا یکایک سبب منہدم ہونے بناے البشریت کا نہوت اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اس حال مین کہ وہ ۶۵ پینسٹھ برس
کے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال توفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالے نے اوپر تمام ہونے ۶۰ ساٹھ برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وھو ابن ثلث وستین وابو بکر وھو ابن ثلث وستین وعمر وھو ابن ثلث وستین رواہ مسلم قال محمد بن اسمعیل البخاری
ثلث وستین اکثر اور روایت ہی اُسی انس سے کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ وہ ۶۳ ترسٹھ برس کے تھے اور
وفات پائی حضرت ابو بکر رض نے بھی اس حال مین کہ وہ ترسٹھ برس کے تھے یعنے بلا اختلاف اور رہی خلافت اُنکی دو برس اور چار مہینے اور جسقدر بعد حضرت کے
زندہ رہے اُتنے ہی چھوٹے تھے اُنسے اور وفات پائی حضرت عمر رض نے اور وہ بھی ۶۳ ترسٹھ برس کے تھے **ف** ع اور بعضون نے کہا ۵۹ اُنسٹھ برس کے تھے اور بعضون نے
اور اور بھی اقوال اُنکی عمر مین نقل کیے ہین کہا مؤلف نے کہ زخمی کیا اُنکو ابو لؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کے نے مدینہ مین بدھ کے دن ۲۶ چھبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی
سن ۲۳ تیئیس مین اور دفن کیے گئے اتوار کے دن دسوین محرم کو سن ۲۴ چوبیس مین اور عمر اُنکی ۶۳ ترسٹھ برس کی تھی اور بہت صحیح قول اُنکی عمر مین یہی ہی اور رہی
خلافت اُنکی ساڑھے دس برس اور حضرت عثمان رض دفن کیے گئے ہفتہ کی رات مین بیچ بقیع کے اور عمر اُنکی ۸۲ بیاسی برس کی تھی اور بعضون نے کہا اٹھاسی برس
کی اور بعضون نے اور اور قول بھی اُنکی عمر مین نقل کیے ہین اور رہی خلافت اُنکی بارہ برس اور حضرت علی رض خلیفہ ہوے جسدن کہ قتل کیے گئے حضرت
عثمان رض اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارھوین ذی الحجہ کی سن ۳۵ پینتیس مین اور مارا اُنکو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی نے کوفہ مین جمعہ کی صبح کو ستروین
تاریخ رمضان کی سن ۴۰ چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنے کے اُسکے مارنے سے اور دفن کیے گئے نجف مین اور عمر اُنکی ۶۳ ترسٹھ برس کی تھی اور اور بھی
قول منقول ہین اُنکی عمر مین اور رہی خلافت اُنکی چار برس اور نو مہینے کچھ دن اوپر **ت** نقل کی یہ مسلم نے کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے کہ روایت
۶۳ ترسٹھ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہی **ف** ح ع یعنے بہ نسبت اور روایتون کے اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تھے یا ۱۳ تیرہ
یا ۱۵ پندرہ روایتین تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدائش حضرت کی سال فیل مین تھی بموجب روایت صحیح مشہور کے اور قاضی عیاض
نے دعوے اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علما نے اسپر کہ پیدا ہوے آنحضرت پیر کے دن ربیع الاول مین اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی کہ
بارھوین تاریخ تھی یا اٹھارھوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کے دن ربیع الاول کی بارھوین کو وقت چاشت کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ
وعن عائشۃ قالت اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصادقۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت
مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ ویتزود
لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلھا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذنی
فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ

قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِیْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَقَالَتْ خَدِیْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا یُخْزِیْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِیْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِیْجَةُ اِلٰی وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ عَمِّ خَدِیْجَةَ فَقَالَتْ لَهٗ یَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِیْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ یَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰی فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی یَا لَیْتَنِیْ كُنْتُ فِیْهَا جَذَعًا یَا لَیْتَنِیْ اَكُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِیَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ یُّدْرِكْنِیْ یَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ یَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الْوَحْیُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ حَتّٰی حَزِنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَیْ یَتَرَدّٰی مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰی بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لِكَیْ یُلْقِیَ نَفْسَهٗ مِنْهُ تَبَدّٰی لَهٗ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَیَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهٗ وَتَقَرُّ نَفْسُهٗ

اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا یعنے حضرت سے سنکر یا کسی صحابہ سے اسلئے کہ عائشہ رض ابتدائے نبوت مین حاضر نتھین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتھ اسکے آنحضرت وحی سے دیکھنا خوابون سچ کا تھا سوتے مین **ف** ع ح اور کہتے ہین کہ یہ حال چھ مہینے تک تھا اور راور حقیقت خواب سچ کی یہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالے سوتے کے دل مین یا اُسکے حواس مین کچھ کچھ چیزین جیساکہ پیدا کرتا ہی انکو جاگتے مین اور اللہ تعالے قادر ہی کہ کرے جو کچھ چاہے نہین منع کرتی ہی اُسکے فعل کو نیند اور نہ غیر اُسکے پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتے مین جیسے کہ دیکھتا ہی اُسکو سوتے مین **ت** پس تھے حضرت کہ نہین دیکھتے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اُسکی مانند سفیدی دم صبح کے یعنے ظاہر اور ہویدا ہوتی بے آمیزش ابہام و اشتباہ کے پھر دوست کی گئی طرف آنحضرتؐ کی خلوت **ف** ع اور یہ ابتداے قصہ سے ہی پہلے ظہور نبوت اور نزول وحی سے **ت** اور تھے آنحضرتؐ کہ خلوت مین رہتے بیچ غار حرا کے **ف** ع حرا ساتھ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر اور قصر کے کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور وہان سے نظر جمال کعبہ پر بھی پڑتی ہی اور شاید کہ سبب اختیار کرنے اُس مکان کا یہی ہوا ور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بھی اصحاب فیل کے واقعہ مین وہان جا کر دعا کی تھی کہا نودی وغیرہ نے کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کے عارف بندونکی اور دوست کی گئی طرف حضرتؐ کی خلوت اسلئے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کے سے اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ افضلیت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کے اور صحیح یہ ہی کہ ہر ایک ساتھ شرطون معتبرہ اپنی کے بیچ محل اپنے کے افضل اور اکمل ہی یعنے اگر خرابی ایمان اور فساد دین کا لوگون کے ساتھ رہنے مین ہو اور کوئی اُسکا کہنا نہ مانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اُسکی تعلیم کے ہین اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگون مین رہنا افضل ہی **ت** پس عبادت کرتے آنحضرتؐ اُس غار مین اور تحنث لوٹن اور تحنث خلوہ سے یعنے عبادت کرنے کے ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین **ف** ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلئے کہ مناسب تر ہی ساتھ خلوت کے اور متعدد کہنے جو قید لگائی مراد اس سے قلت ہی اور بعضونے کہا احتمال ہی یہ کہ ہو کثرت اسلئے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل **ت** عبادت کرتے اُس غار مین پہلے اسکے کہ مائل اور مشتاق ہون اپنے اہل کی طرف **ف** ع یعنے عبادت کرتے اور جیکے گھر کے لوگون کی خبر لیتے اور اداے حقوق اُنکے کی طرف دل کھینچتا مکہ مین آتے اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ رجع آیا ہی جگہ ینزع کے **ت** اور توشہ لیجاتے واسطے عبادت کرنے راتون متعددہ کے پھر پھر تے طرف خدیجہ کے اور توشہ لیجاتے واسطے مانند ان راتون کے **ف** ع

حاصل یہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتے کہ جاتے عبادت کے لئے اور پھر آتے توشہ لینے کے لئے تاکہ خاطر جمع سے عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ لینا زاد کا منافی نہین توکل کے اور مدت خلوت کی ایک مہینا تھا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تھا اور علما اختلاف رکھتے ہین کہ آنحضرت پہلے نبوت سے تابع کسی شریعت کے اگلی شریعتون مین سے تھے یا اپنی عقل سے اچھا جانکر عمل کرتے تھے یا ہر شریعت مین سے جو کچھ کہ اولی اور افضل پاتے کرتے اور اگر تابع شریعت کے تھے وہ تو کس شریعت کے تھے مختار یہ ہے کہ تابع دین ابراہیم کے تھے اور اسلئے ایک روایت مین بجائے تحنث کے تحنف ت سے بھی آیا ہے یعنے عمل کرتے تھے دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جانب حق سے نور ہدایت کا حضرت کے دل مین آیا تھا اس سے پسندیدہ چیزین درگاہ الٰہی کی عمل مین لاتے تھے بغیر اتباع شریعت کے اور حکم عقل کے اور اسمین بھی اختلاف کرتے ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتھ فکر کے تھا یا ذکر کے اور صحیح یہ ہے کہ ساتھ ذکر کے تھا نہ فکر کے ت یہانتک کہ آیا حضرت پر حق یعنے وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اس حال مین کہ آنحضرت غار حرا مین تھے پس آیا حضرت کے پاس فرشتہ یعنے جبرئیل اور بعضون نے کہا اسرافیل پس کہا پڑھ یعنے کچھ پس کہا آنحضرت نے نہین مین پڑھ جانتا ف ع ح یعنے اچھی طرح نہین پڑھ جانتا یا شاید کہ یہ بات نہایت وحشت اور دہشت سے تھی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکھنے فرشتہ اور ہیبت مقام کے سے آئی اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ یہ فرمایا آنحضرت نے اس سبب سے کہ حضرت امی تھے اور امی وہ ہے کہ پڑھ نہ جانے اسلئے کہ پڑھنا غیر کے پڑھانے اور تعلیم کرنے سے ساتھ امی ہونیکے منافات نہین رکھتا خصوصا نہایت فصاحت والے سے بلکہ امی ہونا منافات لکھنے اور نامہ کے پڑھنے سے رکھتا ہے چنانچہ قاموس مین کہا کہ امی وہ ہے کہ لکھنا نجانے اور کتاب نہ پڑھے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جبرئیل نے صحیفہ حریر کا مرصع ساتھ جواہر کے آنحضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہا پڑھو پس آنحضرت نے کہا نہین پڑھ سکتا مین اور اس کپڑے مین کچھ لکھا نہین دیکھتا مین کیا پڑھون اور یہ معنے انسب اور اظہر ہین مقصود مین والعلم عند اللہ ت فرمایا آنحضرت نے پس پکڑا اُس فرشتے نے مجکو اور بھینچا مجکو یہان تک کہ پہونچا وہ مجھسے مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتھ پیش جیم اور زبر کے اور رفع اور نصب دال کے ہے پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنے یہ ہونگے کہ پہونچے جبرئیل مجھسے مشقت کو یعنے خوب پہونچا مجکو مشقت اٹھانی بھینچنے سے اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنے یہ ہون گے کہ پہونچی مشقت مجھسے نہایت درجہ کو یعنے بڑی مشقت اٹھائی مین نے اور یہ بھینچنا تصرف کرنا تھا جبرئیل کا حضرت کے وجود شریف مین ساتھ داخل کرنے نور ملکوت اور وحی کے حضرت کے باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کے اٹھانے کے ہون ت پھر چھوڑ دیا مجکو جبرئیل نے اور کہا کہ پڑھ پس کہا مین نے کہ نہین پڑھ سکتا مین فرمایا آنحضرت نے کہ پھر پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو دوسری بار یہانتک کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ پس کہا مین نے نہین مین پڑھنے والا ہون پس پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو تیسری بار یہان تک کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے کہ جسنے پیدا کیا ہے تجکو اور ہر چیز کو ف ع ح یعنے تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سے جان کہ جس نے پیدا کیا ہے سب کچھ اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور یہ دلیل صریح ہے اس پر کہ اول جو قرآن سے اترا ہے سورہ اقرا ہے اور یہی صواب ہے کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کے ہین اور بعضون نے کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اتری ہے اور یہ قول صحیح نہین ہے کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہے کہ سورہ اقرا اول حقیقی ہے اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہے یعنے بعد منقطع ہونے وحی کے جو پھر وحی اترنے لگی تو اول یہی اتری ہے اور یہ حدیث دلیل اُن لوگون کی ہے کہ جو کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم جز سورہ نہین ہے بلکہ فصل کے لئے اتری ہے ت پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے کہ رحم مین ہوتا ہے پڑھ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سے ہے وہ پروردگار کہ تعلیم کئے بواسطہ قلم کے بہت سے علم ف ع ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہے کہ سبب اور باعث ہے لکھنے تمام علمون اور آسمانی کتابون کا ہے یا یہی قلم ہے کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اُس قلم کا ہے کہ کیا کیا علوم اور معارف اُس سے لکھے جاتے ہین احمد صاحب کشاف نے کہا کہ یہ قلم اللہ تعالی کے کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے کہ کیا کیا علم عجیب وغریب اس سے لکھے جاتے ہین ت سکھائی انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تھا ف ع ح یعنے ممکن نہ تھا کہ اپنی

قدرت سے معلوم کر سکے جو چیزیں تو بعید امکان اور زمان میں اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سے انسان کامل ہو یعنے آنحضرت پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی کی وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس بعد ساتھ ان آیتوں کے پیغمبر خدا طرف مکہ کے اس حال مین کہ کانپتا تھا دل انکا یعنے بسبب شدت رعب کے کہ بیٹھا تھا آپکے دل مین پس آئے آنحضرت حضرت خدیجہ کے پاس اور فرمایا دو بار تاکید کے لئے بسبب لاحق ہونے تپ لرزہ کے مارے ڈر کے کہ اڑھاؤ مجھکو کپڑا پس اڑھایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا آپسے ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئے پس فرمایا خدیجہ رض کو اس حال مین کہ بیان کیا آنکو خبر اس ماجرے کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سے کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تھا عاجز ہونیکا بار نبوت کے اٹھانے سے یا صبر کرنیکا اوپر ایذاے قوم اور قتل اور جھٹلانے کے یا ڈر تھا مفارقت وطن کا پس کہا خدیجہ نے ہرگز ایسا گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبھی اسلئے کہ تحقیق تم سلوک کرتے ہو ناتے داروں سے یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسے اور سچ بولتے ہو ف ع ح یعنے اگرچہ وہ جھوٹ بولین تمسے یا جھٹلاوین تمکو اور بعضی روایتوں مین یہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنے ادا کرتے ہو تم امانت کو ت اور اٹھاتے ہو تم بوجھ کو ف ح لفظ کل ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے ثقل اور گرانی اور بمعنے عیال کے بھی آتا ہی اسلئے کہ خبرگیری انکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اٹھاتے ہو محنت کل کے اور قبول کرتے ہو محنت کل کو یعنے جو بھاری ہین یعنے عیال وغیرہ انکی خبرگیری کرتے ہو اگرچہ وہ چھوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اٹھانے کل کے خرچ کرنا ضعیفون اور یتیموں اور بیواؤن اور غریبون پر ت اور کماتے ہو مال خیر کے لئے اور دیتے ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتھ زبر ت کے صحیح اور مشہور ہی اور ساتھ پیش ت کے بھی روایت کیا گیا ہی یعنے کسب مین لاتے ہو غیر اپنے کو یعنے مال دیتے ہو لوگون کو کہ اس سے کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتے ہو مال کو خیر کی جگہون مین اور بعضے مراد معدوم سے فقیر رکھتے ہین کہ میت کے حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اسکے لئے یعنے فقیرونکو کسب مین لاتے ہو ساتھ دینے مال کے اپنے ت اور مہمانی کرتے ہو مہمان کی یعنے کھلاتے ہو اسکو اور مدد کرتے ہو خلق کی اوپر حادثون حق کے ف ع ح یعنے جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کے درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کے اسکی مدد کرتے ہو اور نجات دیتے ہو اسکو اس آفت سے اور نوائب حق اسلئے کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کے مانند اسراف اور غضب اور مانند انکے کے درماندہ نہو کہ مدد کرنی اسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچھے اخلاق اور اچھی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائی اور خرابی مین پڑنے سے اسلئے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رض نے بسبب متصف ہونے آنحضرت کے ساتھ اچھے اخلاقون کے اور اچھی صفتون کے اوپر نہ پہونچنے مکروہات کے دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رض کی اور کیونکر نہو کہ مدت تہاے مدید آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین وہی ہین کسی کو انکے ساتھ انکی صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالے عنہا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اسکے منھ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کے لئے جائز ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف کسی امر سے تو اسکو تسلی اور بشارت دے اور ذکر کرے اسباب سلامت کے اسکے آگے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا پسندیدہ اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تھا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تھین حضرت کی پہلی نبوت سے ت پھر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ رض طرف ورقہ بیٹے نوفل کے کہ چچا کے بیٹے خدیجہ رض کے تھے ف ح اسلئے کہ خدیجہ رض ہین بیٹی خالد بیٹے اسد بیٹے عبدالعزی کے اور ورقہ بیٹے نوفل بیٹے اسد کے اور لفظ ورقہ ساتھ زبر واو اور را اور قاف کے ہی اور وہ نصرانی ہو گئے تھے جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین ترجمہ کیا تھا اور بہت بڈھے اور اندھے ہو گئے تھے ت پس کہا خدیجہ رض نے اے میرے چچا کے بیٹے سن اپنے بھتیجے سے ف ح آنحضرت سے جو کچھ کہ کہتے ہین اور یہ دستور عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسرے کو بھتیجا اور چچا کہتے ہین اور یہان بھتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑھاپے ورقہ کے کہا ایک شارح نے کہ کہا خدیجہ نے از راہ تعظیم کے نہ اندازہ حقیقت کے ت پس کہا واسطے حضرت کے ورقہ نے اے بھتیجے میرے کیا دیکھتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

خبر دی اُس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا حضرت کو ورقہ نے یہ ناموس یعنے فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالے نے موسیٰ پر ساتھ وحی کے ف ح ناموس وہ شخص کہ بھید جانتا ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ ناموس صاحب خیر کا اور صاحب شر کو جاسوس کہتے ہیں اور حضرت موسیٰ پر اُترنا کہا نہ عیسےٰ پر واسطے عظیم الشان ہونے موسیٰ کے اور جامعیت کتاب شریعت اُنکی کے اگرچہ ذکر عیسےٰ کا مناسب تر تھا دین نصرانیت کے ت ای کاشکے میں ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کے جوان قوی کاشکے میں ہوتا زندہ یعنے اگرچہ نہوتا قوی اُس وقت کہ نکالے گی تجکو قوم تیری یعنے قرابتی تیرے کفار قریش تیرے شہر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالیں گے مجکو وہ کہا ورقہ نے ہاں نکالیں گے تجکو اور سبب اسکا یہ ہی کہ نہیں لایا کوئی شخص کبھی مانند اُس چیز کے کہ لایا تو یعنے نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکھا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت میں آیا ہی الا اوذی یعنے جو کوئی پیغمبر ہوا اُسکو کافروں نے دشمن رکھا اور ایذا دی ت اور اگر پاوے مجکو دن تمہارا یعنے اُن دنوں میں کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دے اور نکالے اور میں زندہ ہوں تو مدد کرونگا میں تمہاری مدد خوب قوی پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مر گئے ف ح جاننا چاہئے کہ بیچ ایمان ورقہ کے آنحضرت پر کچھ خلاف نہیں ولیکن اُنکے صحابی ہونے میں اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونے نبوت کے ہی تو صحابی ہیں اور اگر ابتدا سے احوال میں ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہیں ہیں واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنے بعد اسکے کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتے ہیں کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضے کہتے ہیں چھ مہینے تک اور بعضے اڑھائی مہینے تک اور شیخ ابن حجر نے کہا مراد تاخیر وحی سے درمیان اُترنے اقرأ اور یا ایہا المدثر کے نہ آنا جبرئیل کا نہیں ہی بلکہ تاخیر اترنے قرآن کے ہی جبرئیل آتے تھے لیکن قرآن نہیں لاتے تھے اور حکمت تاخیر وحی میں یہ تھی کہ تا جاتا رہے آنحضرت سے خوف کہ پیدا ہوا تھا اور حاصل ہو شوق و انتظار بیت و درست کہ دلدار پیامے نفرستاد ننوشت سلامے و کلامے نفرستاد و نہ ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر اسکو یہاں تک کہ غمگین ہوئے آنحضرت بیچ اُس چیز کے کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثوں سے کہ دلالت کرتی ہیں وجود غم پر ف ح یہ کلام کسی راوی کا ہی راویوں اس حدیث کے سے کہ درمیان میں واقع ہوا ہی فعل ہے اور اُسکے مصدر منصوب ہے یعنے مفعول مطلق کے کہ حزناً ہی ت غمگین ہوئے اس سے آنحضرت ایسا غمگین ہونا کہ گئے صبح کو بسبب غم کے کئی بار تا کہ گر پڑیں اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے ف ح یعنے چاہتے تھے کہ اپنے تئیں پہاڑوں کے اوپر سے ڈال دیں اور ہلاک ہو جاویں بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کے ت پس جبکہ پہونچتے اوپر پہاڑوں کے تا کہ ڈال دیں اپنے تئیں پہاڑ سے ظاہر ہوتے اُنکے لئے جبرئیل اور کہتے ای محمد بلا شبہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنے جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتوں سے امن میں رہیگا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا میں بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان میں آوے ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنے کے حضرت کے دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گھبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنے اضطراب سے

وعن جابر اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر رضی سے یہ کہ اُنہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیان فرماتے تھے منقطع ہونے وحی کے یعنے چند روز پھر حال بیچ اسکے یوں در پیش فرمایا پس اُس وقت کہ میں چلتا تھا یعنے زمین مکہ میں یا اوپر پہاڑ حرا کے سنی میں نے ایک آواز آسمان سے پس اٹھائی میں نے نظر اپنی پس ناگہاں وہ فرشتہ کہ آیا تھا میرے پاس پہاڑ حرا میں بیٹھا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کے پس ڈرا گیا میں اُس سے ڈر اٹھا یہاں تک کہ گر پڑا میں زمین پر

پس آیا میں اپنے گھر والوں کے پاس اور کہا میں نے کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا انہوں نے مجھکو پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور ڈرا خلق کو یعنے عذاب سے کفار کو اور بشارت دے مومنین کو طرح بطرح کے ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنے خاص کر اسکو ساتھ تعظیم کے یعنے اسکے غیر کو ویسا بڑا نجان اور کہہ اسوقت کہ پیش آوے تجکو اسکے غیر سے کلمہ اللہ اکبر اور منقول ہے کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نے اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہ رض نے اور خوش ہوئیں اور یقین کیا کہ یہ وحی ہے ت اور اپنے کپڑوں کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضوں نے کہا مراد کپڑوں سے صفتیں نفس کی ہیں اور پاک کرنا کنایہ ہے اجتناب رذائل سے ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنے شرک اور گناہ کے ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اقتصار ہے راوی سے اسلئے کہ تتمہ اسکا یہ ہے ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پھر گرم ہوئی وحی یعنے پے در پے آنے لگی ف تفسیر مدارک میں جابر سے یہ حدیث یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تھا میں پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا میں یا محمد انک رسول اللہ پس دیکھا میں نے دائیں اپنے اور بائیں اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ پھر نظر کی میں نے اوپر اپنے پس ناگہاں وہ فرشتہ پکارنے والا بیٹھا ہے ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کے پس ڈرا میں اور پھرا میں طرف خدیجہ کے اور کہا میں نے کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ رض نے پھر آئے جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عائشة ان حارث ابن هشام سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس وهو اشده علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قالت عائشة ولقد رأيته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا متفق عليه اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ حارث بیٹے ہشام کے نے کہ بھائی ابوجہل کا ہے اور اسلام لایا پہلے فتح مکہ کے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہے آپکو وحی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آتی ہے میرے پاس وحی مانند آواز گھنٹال کے یعنے مشابہ ہوتی ہے آواز اسکی ساتھ آواز گھنٹال کے اور یہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہے مجھ پر ف ع یعنے سمجھنے مقصود میں اسلئے کہ سمجھنا معنی کا اس کلام سے کہ مانند گھنٹال کے ہے زیادہ مشکل ہے سمجھنے کلام ایک مرد کے سے ہم خطاب کرنے معہود کے ت پس موقوف ہوتی ہے یا موقوف کی جاتی ہے وحی یا فرشتہ اس حال میں کہ تحقیق میں یاد رکھتا ہوں اسسے اس چیز کو کہ کہا فرشتہ نے اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہے میرے لئے فرشتہ ایک مرد کی یعنے جیسے کہ مشہور ہے کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے آتے تھے پس کلام کرتا ہے مجھسے فرشتہ پس یاد رکھتا ہوں میں اس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہے علماء نے کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کے درمیان کلام کرنے والے کے اور سننے والے کے مناسبت شرط ہے اور یہاں دو طریق پر تھے کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سے غائب کرتے تھے یہ قسم اول ہے یعنے جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کے ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہے اور یہ اس تقدیر پر ہے کہ صلصلہ آواز وحی کی ہے جیسے کہ ظاہر عبارت حدیث کے سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اس آواز کے پہلے ہونے میں یہ تھی کہ تا آنحضرت کو اسطرف متوجہ کریں اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائے وحی کے سننے کے لئے اور اسمیں غیر وحی کے لئے جگہ نہ رہے اور وہ سخت تر تھی واسطے جمع کرنے فکر کے اور توجہ کے اسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ رض نے اور البتہ دیکھا میں نے حضرت کو کہ اترتی تھی آپ پر وحی بیچ دن نہایت سردی کے پس منقطع ہوتی وحی حضرت سے اس حال میں کہ تحقیق پیشانی آپکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر یہ ہے کہ یہ بات قسم اول میں ہوتی تھی اور ہو سکتا ہے کہ دوسری قسم میں بھی یہ بات پیش آتی ہو وعن عبادة بن الصامت قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه الوحي كرب لذلك وتربد وجهه وفي رواية نكس رأسه ونكس اصحابه رؤسهم فلما اتلي عنه رفع رأسه رواه مسلم اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اتاری جاتی آپ پر وحی غمگین کئے جاتے بسبب شدت اترنے اسکے کے ف ع معنے یہ ہیں

کہ حضرت ہوتے تھے بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کے مانند اس شخص کے کہ گھیرے اسکو غم اور اسلئے فرمایا اللہ تعالٰی نے لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرانہ یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی میں شدت اور وعید بھی ہوتی تھی پس ملاحظہ امت کے حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھئے یہ مستحق اسکے ہوں ت اور متغیر ہو جاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جب اترتی وحی حضرت پر جھکاتے آپ سر اپنا اور جھکاتے آپ کے یار بھی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اٹھاتے سر اپنا نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنے اور صحابہ بھی اٹھاتے اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنے حال آنحضرت کے تھا انمیں یا بسبب موافقت اور اتباع کے واللہ اعلم وعن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج ارسل رسولا لینظر ما ہو فجاء ابو لہب وقریش فقال ارأیتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من سفح ہذا الجبل وفی روایۃ ان خیلا تخرج بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید قال ابو لہب تبا لک الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے جبکہ اتری یہ آیت اور ڈرا تو ڈرا عذاب سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہیں یعنے قریش کو نکلے آنحضرت یہاں تک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تھے قریش کے قبیلوں کو نام بنام اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتے تھے قریش کے بطنوں کو یہاں تک کہ جمع ہوئے سب قبیلے اور بطون پس ہوا مرد یعنے انکے مردوں میں سے جب طاقت رکھتا کہ آپ باہر نکلے یعنے بسبب کسی عذر کے بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سے تاکہ دیکھے کہ کیا ہے یہ پکارنا اور کس لئے ہے اور کیا غرض ہے پس آیا ابو لہب کہ چچا حضرت کا تھا اور قریش ہمراہ اسکے آئے پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر خبر دوں میں تمکو کہ سوار نکلیں اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ سوار نکلیں جنگل میں یعنے مکہ کے اس حال میں کہ چاہتے ہیں وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑیں تم پر غارت اور ہلاک کرنے کے لئے یعنے رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانو گے مجھکو اس خبر دینے میں کہا انہوں نے ہاں سچا جانیں گے نہیں تجربہ کیا ہمنے تم پر مگر سچ کا فرمایا حضرتؐ نے پس بلاشبہ میں ڈرانیوالا ہوں تمکو آگے عذاب سخت کے یعنے ڈراتا ہوں کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہے دنیا میں یا عقبیٰ میں کہا ابو لہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلئے جمع کیا تھا تونے ہمکو پس اتری سورہ تبت یدا ابی لہب وتب یعنے ہلاک ہوجیو ابو لہب اور ہلاک ہوا وہ ف ح ع لفظ ید زائد ہے یا مراد ہے دونوں ہاتھوں سے ذات اسکی اسلئے کہ اکثر کام آدمی کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالٰی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ابو لہب نے اپنے دونوں ہاتھوں میں پتھر لئے اور آنحضرت کی طرف پھینکے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عبد اللہ بن مسعود قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش فی مجالسہم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضہم علی بعض من الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال اللہم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سأل سأل ثلثا اللہم علیک بعمرو بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ وولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال عبد اللہ فواللہ لقد رأیتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب القلیب لعنۃ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تھی اپنی مجلسوں میں یعنے گرد کعبہ کے ناگہاں کہا ایک کہنے والے نے ف ح یعنے ابی جہل نے اور بخاری کی روایت میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ کہا کہنے والے نے

الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنے کیا نہیں دیکھتے ہو اس ریاکار کو یعنے آنحضرتؐ کے حق میں یہ بات کہی ت کونسا تم میں کھڑا ہو اور جاوے طرف اونٹ کے کہ ذبح کیا گیا ہے فلانے کی اولاد میں یعنے فلانے قبیلہ اور فلانے محلہ میں پس قصد کرے طرف نجاست اسکی کے کہ اوجہ میں ہو اور طرف خون اسکے کے اور پوست اسکے کے کہ جسمیں بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہے پھر رہنے دے اسکو یعنے ان چیزوں ذکر کی گئی کو یہاں تک کہ جسوقت سجدہ کریں آنحضرتؐ رکھدے اسکے درمیان دونوں شانوں آنحضرتؐ کے پس اٹھا اور گیا طرف اس چیز کے کہ ذکر کی گئیں بدبخت ترین انکا کہ عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرتؐ نے رکھدیا اس چیز مذکور کو درمیان دونوں شانوں آنحضرتؐ کے اور ٹھہرے رہے آنحضرتؐ سجدہ کی حالت میں پس ہنسے وہ مشرک یہاں تک کہ جھک گئے بعض انکے اوپر بعض کے مارے ہنسی کے یعنے اس بات سے خوش ہوئے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرگر پڑے پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہراؓ کے یعنے اور خبر کی انکو اس ماجرے کی کہتے ہیں کہ وہ ابن مسعود تھے پس آئیں حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی اور ٹھہرے رہے آنحضرتؐ سجدے میں یہاں تک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہؓ نے اسکو حضرتؐ پر سے فع اور حضرت فاطمہؓ ان دنوں میں صغیر سن تھیں اسلیے کہ وہ پیدا ہوئیں تھیں اس حال میں کہ عمر حضرتؐ کی اکتالیس برس کی تھی ت اور متوجہ ہوئیں فاطمہؓ ان بدبختوں پر برا کہتی ہوئیں فح اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہؓ کی کہ باوجود صغیر سن کے منہ در منہ انکو برا کہا اور انکو مجال مقابلہ کی انسے نہوئی ت پس جب پڑھ چکے نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنے ہلاک کر مشرکین قریش کو اور عذاب کر انکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرتؐ کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدائے تعالیٰ کو تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنے طلب کرتے کچھ اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرتے تین بار اور بعد اسکے یعنے علی العموم بددعا کرنے کی خاص کر ان اشقیا پر کہ شقی ازلی تھے بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہے ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونوں بھائی تھے اور ولید بن عقبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو فح یہ اشقیا تھے سرگروہ اور بوڑھے مشرکوں میں اور آنحضرتؐ نے انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہونچا اثر اعمال کو پہونچے بیت لطف حق گرچہ مواسا ہا کند ہ لیک چون از حد بشد رسوا کند ہ ت کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ راوی اس حدیث کے ہیں پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا میں نے ان کفار مذکور کو ہلاک ہوئے اور زمین پر پڑے ہوئے روز جنگ بدر کے پھر کھینچے گئے اور ڈالے گئے کوئیں میں کہ کنواں بدر کا تھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئیں میں ڈالی گئی فع اور خطاب کیا آنحضرتؐ نے انکو کہ یعنے وعدہ خدا کا سچ پایا تمنے بھی یا ا چنانچہ تتمہ اس کلام کا کتاب الجہاد میں گذرا اور مارا جانا ان مشرکوں کا بدر میں اور ڈالے جانا کنوئیں میں باعتبار اکثر کے ہے والا کہتے ہیں کہ عمارہ بن ولید بدر میں نتھا بلکہ حبشہ میں مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پھرنے کے بدر سے اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانے اور بھاری ہو جانے اسکے کے کنوئیں میں نہ ڈالا گیا چنانچہ کتب سیر میں مذکور ہے اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث میں اشکال کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کیونکر نماز میں بدستور رہے باوجود پہونچنے نجاست کے پشت شریف پر اور جواب اسکا دیا ہے کہ تھا یہ فعل انسے پہلے حرام ہونے خون وغیرہ اور ذبح کئے ہوے مشرک کے پس نہ باطل ہوئی نماز اس سے جیسے کہ شراب لگ جاتی تھی کپڑے کو پہلے حرام ہونے اسکے کے اور نماز اس سے پڑھ لیتے تھے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ہل اتی علیک یوم کان اشد علیک من یوم احد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منہم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مہموم علی وجہی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت فاذا فیہا جبرئیل فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال لتامرہ بما شئت فیہم قال فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی ربک الیک لتامرنی بامرک ان شئت ان اطبق علیہم الاخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابہم من یعبد اللہ وحدہ لا یشرک بہ

متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے یہ کہ تحقیق کہا عائشہ رضہ نے یا رسول اللہ کیا گذرا ہے آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کے دن سے ف ح جنگ احد میں بہت سختیاں آنحضرتؐ کو پہونچیں تھیں چنانچہ حدیث آئندہ میں بیان اُنکا آتا ہے ت پس فرمایا آنحضرتؐ نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے تیری قوم سے وہ کچھ کہ وہ اشد ہے روز احد سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی میں نے اُنسے دن عقبہ کے بہت سخت اُن چیزوں میں سے کہ دیکھی ہیں میں نے اُنسے تمام عمر میں ف ح عقبہ بروزن رقبہ راہ درمیان پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہے کہ منا میں ہے اور جمرہ اُسکی طرف مضاف ہے اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتے ہیں جیسے کہ کتاب الحج میں گذرا اور آنحضرت موسم حج میں وہاں کھڑے ہوتے اور قبیلوں کو اسلام کی طرف بلاتے جیسے کہ عادت شریف حضرتؐ کی تھی کہ حج کے موسموں میں اور مجمعوں میں دعوت کرتے تھے یعنے لوگوں کو رغبت اسلام اور اچھے کاموں کی دلاتے تھے اور عذاب اور برے کاموں سے ڈراتے اور آنحضرتؐ وہاں سے طرف قبیلہ ثقیف کے گئے اور ابن عبد یالیل بن کلال کو بھی کہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھا دعوت کی جیسے کہ فرمایا ت اُسوقت کہ پیش کیا میں نے اپنے نفس کو اوپر بیٹے عبد یالیل بیٹے کلال کے پس نہ جواب دیا مجھکو طرف اُس چیز کے کہ چاہا میں نے ف یعنے قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہاں کے جاہلوں اور نادانوں نے ایذائیں دیں آنحضرتؐ کو اور پتھر مارکر خون آلودہ کیا بیت ز در اغیار و از دلبر سنگ یار می بارد ۔ بلا می دردمندان از در و دیوار می بارد ت پس چلا میں اس حال میں کہ میں غمگین تھا اور حیرت اپنی کے چلا میں حیران اور سراسیمہ کہ نہیں جانتا تھا میں کہ کدھر متوجہ ہوتا ہوں میں بسبب شدت اُس غم اور مصیبت کے پس ہوشیار نہ ہوا میں مگر قرن ثعالب میں کہ نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں میقات اہل نجد کی ہے اور اسکو قرن منازل بھی کہتے ہیں پس اُٹھایا میں نے سر اپنا پس ناگہاں ہوں میں نیچے ایک ابر کے کہ تحقیق سایہ کئے ہوئے مجھکو یعنے زیادہ عادت پر پس دیکھا میں نے بیچ اُسکے پس ناگہاں اُس ابر میں جبرئیل تھے پس پکارا مجھکو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ تعالیٰ نے سنا قول تیری قوم کا اور سنا اُس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنے جھٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بھیجا ہے تمہارے پاس پہاڑوں کے فرشتے کو کہ پہاڑ اور زمین کے حوالے اُسکے ہیں تاکہ حکم کرو تم اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ چاہو تم قوم کے حق میں یعنے عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اُنکا درمیان پہاڑوں کے فرمایا آنحضرتؐ نے پس پکارا مجھکو پہاڑوں کے فرشتے نے یعنے مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کے کہکر اور سلام کیا مجھپر پھر کہا اُسنے اے محمد بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا اور میں فرشتہ پہاڑوں کا ہوں اور تحقیق بھیجا ہے مجھکو تمہارے پروردگار نے تمہارے ۔ پاس تاکہ حکم کرو تم مجھکو ساتھ حکم اپنے کے یعنے جو کچھ کہ چاہو اور فرماؤ کریں اگر چاہو تم یہ کہ ڈھانک دوں میں اُنپر دونوں پہاڑوں کو کہ اخشبین ہیں تو ڈھانک دوں ف ح اخشبین تثنیہ اخشب بروزن احمر کے نام دو پہاڑوں کا ہے کہ مکہ اُنکے درمیان میں بستا ہے ت پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہیں چاہتا میں ہلاکت اُنکی بلکہ امیدوار ہوں یہ کہ نکالے اللہ تعالیٰ اُنکی پشتوں سے اُن لوگوں کو کہ عبادت کریں خدا تعالیٰ کو تنہا اور نہ شریک کریں ساتھ اُسکے کسی چیز کو یعنے نہ شرک جلی کریں اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا راس نبیہم وکسروا رباعیتہ رواہ مسلم اور روایت ہے انس رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتوں سے کہ انکو رباعیہ کہتے ہیں روز احد کے ف ح رباعیہ رے کے زبر اور تخفیف ب سے اوپر وزن ثمانیہ کے چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کے ہیں دو اوپر اور دو نیچے پس نیچے کا دانت داہنے طرف کا ٹوٹا تھا اور نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جڑ سے اکھڑ گیا اور دانتوں میں کا داک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اُس سے جدا ہو گیا تھا اور یہ ٹوٹنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کے ہاتھ سے ہوا کہ جو بھائی تھا سعد بن ابی وقاص کا اور اُسکے اسلام میں اور صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور اُسکی اولاد میں سے جو کوئی پیدا ہوتا تھا تو جب بالغ ہوتا اُسکا آگے کا دانت گر پڑتا تھا ت اور زخم پہونچایا گیا حضرتؐ کے سر مبارک میں ف ح اور بعضی روایتوں میں پیشانی میں آیا ہے کہ ایک کنکر پہاڑ پر سے نیچے آ پڑے اور حضرتؐ کے زخمی کر نہائے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بھی صدمے حضرتؐ کو پہنچے کافروں نے میدان میں گڑھے کھودے تھے آنحضرتؐ کا گھوڑا ایک گڑھے میں گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئے اور آنحضرتؐ کو گود میں لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرتؐ نے

اور جب طلحہ یعنے واجب کی طلحہ نے اپنے لئے بہشت اور دو کڑیاں خود کی کہ سر مبارک پر تھا رخسارہ شریف مین بیٹھ گئین الیسی بیٹھی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے دانتون سے انکو کھینچا اور دانت انکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس نے خون چوسا واجب ہوئی اسکے لئے جنت
پس شروع کیا آنحضرت نے پونچھنے تھے خون اپنے سے اور فرماتے تھے کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اسکے نقل کی
یہ مسلم نے **ف** ع ح اور آیا ہی کہ حضرت علی رضہ اپنی سپر مین پانی لائے اور فاطمہ زہرا رضہ نے نمدے کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک مین بھرا اور بعضی روایتون مین آیا ہی
کہ جب آنحضرت کے مزاج مین کچھ تغیر نے بحکم بشریت کے راہ پائی یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئ او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بھی آیا ہی کہ
آنحضرت خون پاک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے زمین پر پڑیگا تو اتریگا انپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہی کہ
حضرت کے چہرہ مبارک پر روز احد کے ستر ضربین تلوار کی لگین لیکن بچایا انکو اللہ تعالے نے ان ضربون کے صدمون سے **وعن ابی ہریرۃ قال**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ
رسول اللہ فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہوا غضب اللہ کا اس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر
اپنے کے اشارہ کرتے تھے آنحضرت ساتھ اس فعل کے طرف دانتون اپنے کے اور توڑے جانے انکے کے ہاتھون سے اور فرمایا سخت ہی غضب خدا کا اس شخص پر کہ قتل
کرے اسکو رسول خدا کا راہ خدا مین کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح احتراز کیا قتل ہونے سے حد اور قصاص مین کہ وہ ایسا نہین ہی اور مراد رسول
خدا سے یا تو ذات شریف اپنی رکھی یا ہر پیغمبر اسلئے کہ مارنا پیغمبر کا حق ہی اور جگہ اشتباہ کی نہین پس مقتول اسکا واجب القتل اور دوزخی ہی بلا شبہ **وھذا الباب**
خال عن الفصل الثانی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن یحیی بن ابی کثیر قال سالت ابا سلمۃ**
ابن عبد الرحمن عن اول ما نزل من القراٰن قال یا ایہا المدثر قلت یقولون اقرأ باسم ربک قال ابو سلمۃ سالت جابرا عن ذلک
وقلت لہ مثل الذی قلت لی فقال جابر لا احدثک الا ما حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جاورت بحراء شہرا فلما
قضیت جواری ہبطت فنودیت فنظرت عن یمینی فلم ار شیئا ونظرت عن شمالی فلم ار شیئا ونظرت عن خلفی فلم ار شیئا فرفعت
راسی فرأیت شیئا فاتیت خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی وصبوا علی ماء باردا فنزلت یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک
فطہر والرجز فاہجر وذلک قبل ان تفرض الصلوٰۃ متفق علیہ روایت ہی یحیی بن کثیر سے کہا پوچھا مین نے ابو سلمہ بیٹے عبد الرحمن بیٹے عوف
کے سے کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر علما اور فقہائے سبعہ مین سے ہین کہ پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہی قرآن مین سے کہا یا ایہا المدثر **ف** ع ح یہان شبہ ہوا ہی
حال راوی پر بسبب نسیان کے اسلئے کہ اول جو اتری ہی اقرأ باسم ہی اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کے اتری ہی جیسے کہ عائشہ رضہ کی حدیث مین مفصل
ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہی یعنے بعد فترۃ وحی کے جو پہلے اتری یہ ہی یا شاید اس حدیث کے راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرأ کے اترنے کو
کہا یحیی نے کہ کہا مین نے کہتے ہین یعنے جمہور یا بعضے علما کہ اقرأ باسم ربک اول اتری ہی کہا ابو سلمہ رضہ نے کہ پوچھا مین نے جابر سے احوال اسکا یعنے مثل
سوال تیرے کے اور انھون نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ مین نے کہا اور کہا مین نے انسے مانند اس چیز کے کہ کہا تو نے مجھسے کہ کہتے ہین اول اقرأ باسم اتری ہی
پس کہا واسطے میرے جابر نے کہ نہین حدیث بیان کرتا ہون مین تمسے مگر مثل اس چیز کے کہ حدیث بیان کی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نے
کہ خلوت اور اعتکاف کیا مین نے حرا مین مہینے بھر پس جبکہ پوری کر چکا مین خلوت اور اعتکاف اپنا اترا مین پہاڑ سے پس پکارا گیا مین پس دیکھا مین نے
داہنے اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ اور دیکھا مین نے بائین اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ اور دیکھا مین نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ پس اٹھایا مین نے سر اپنا اور دیکھا
مین نے اوپر کے جانب پس دیکھا مین نے کچھ یعنے فرشتہ **ف** ع اور راوی پر گذرا جابر سے کہ انھون نے سنا آنحضرت سے حدیث بیان فرماتے فترۃ وحی سے (۹۱)

فرمایا پس اسوقت کہ مین چلتا تھا سنی مینے ایک آواز آسمان سے پس اوپر اٹھائی مینے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تھا کہ آیا تھا میرے پاس کوہ حرا مین
اخیر حدیث تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہی ت پس آیا مین خدیجہ رض کے پاس اور کہا مین نے یعنے بسبب شدت
خوف کے کہ مجھ مین سرایت کیا تھا کپڑا اڑھاؤ مجھکو اور ڈالو مجھپر ٹھنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کے تاثیر قوی رکھتا ہی پھر اتری یہ سورۃ اے کپڑا اوڑھنے والے
کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ اور یہ یعنے اترنا سورہ مدثر کا تھا پہلے اس سے کہ فرض کیجاوے
نماز یعنے مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اسکی یا کمال اسکا اوپر پڑھنے سورہ فاتحہ کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **باب علامات النبوۃ** یہ باب ہی نبوت کی علامتوں مین ش ع علامات اور معلم زبر سے اور علم عین اور لام کے زبر سے اصل مین نشان کو کہتے ہین کہ راہ کے سر پر
رکھتے ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرتؐ کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرتؐ کے
کہ عاقل فراست رکھنے والا جو انمین نظر کرے دلیل پکڑے نبوت پر اور جو کچھ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لکھے گئے ہین وہ بھی اسی قبیل سے ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون سے ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مولف نے جو دو باب عقد
کئے ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکھا درمیان علامتون اور معجزون کے باوجودیکہ دونون
باب مین خوارق ہی ذکر کئے ہین کوئی وجہ موجہ اسکے لیئے ظاہر نہین ہوتی **الفصل الاول** فصل پہلی عن انس ان رسول اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ
الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهٗ وَاَعَادَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ
يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرتؐ کھیلتے تھے ساتھ لڑکون کے ف ح یعنے تھے انکے درمیان
مین اور یہ اسوقت تھا کہ آپ حلیمہ کے پاس تھے کہ دایہ آپ کی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپکو پھر چیرا آپ کے دل کی جانب سے اور نکالا انکے دل سے
علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی استخرجہ فاخرج منہ علقۃ یعنے لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کے پس معنے ہونگے کہ آپکے دل کی جانب سے
چیرا اور دل کو نکالا پھر نکالا اسمین سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہونکی ت پس کہا جبرئیل نے کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تجھسے یعنے پہونچتا
اسکو اگر ہمیشہ رہتا تیرے ساتھ پھر دھویا آپ کے دل کو سونے کی لگن مین زمزم کے پانی سے ف ع یعنے واسطے تعظیم و تکریم حضرتؐ کے اور استعمال سونیکا اس دنیا
مین منع کیا ہی واسطے امتحان کے ہی اور آخرت مین اسکے ظروف ہونگے بہشت مین اور اکثر جو کچھ کہ واقع ہوا ہی اسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اس
جہان کے احوال سے ہی علاوہ یہ کہ آنحضرتؐ نے اسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نے کیا اور وہ غیر مکلف تھا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلے مقرر ہونے احکام کے تھا
اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اس سے ہوتا تو اس سے قلب مبارک دھوتے لیکن اسمین شک
نہین ہی کہ جو پانی نکلا تھا جوش مار کر آنحضرتؐ کی انگلیون کے درمیان سے وہ افضل ہی سب پانیون سے مطلق بسبب ہونے اسکے کے اثر دست مبارک کے سے اور
پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی ت پھر ملایا اور درست کیا جبرئیل نے اس جگہ کو کہ چیری تھی اور پھیر رکھدیا دل کو اسکی جگہ مین یعنے اول دلکو رکھا
اور پھر درست کیا سینہ مبارک اور آئے لڑکے کہ تھے ساتھ آنحضرتؐ کے دوڑتے ہوے آنحضرتؐ کی ماں کے پاس مراد رکھتا ہی انس راوی ماں سے دایہ آنحضرت کی کہ دودھ
پلاتی تھی پس کہا ان لڑکون نے کہ محمدؐ تحقیق قتل کئے گئے پس آئے لوگ آنحضرتؐ کے پاس یعنے متوجہ ہوے کچھ لوگ دایہ کی قوم مین سے طرف حضرتؐ کے پس دیکھا آپکو سہمائے
ہوئے کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نے کہ پس دیکھتا تھا مین نشان سوئی کے سینے کا آنحضرتؐ کے سینہ مبارک مین ش ع ح اور یہ حدیث اور مانند اسکے اس قبیل کے ہین

کہ واجب ہی تسلیم کرنا اسکا اور نہ تعرض کرے ساتھ تاویل کے بطریق مجاز کے اسلیئے کہ کچھ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت قادر کی ہے اور حکمت اسمین یہ ہی کہ حضرت ہوگئے بسبب اسکے مقدس اور روشن دل کہ مستعد ہون قبول کرنے وحی کے لیئے اور رہ نپاوین طرف حضرت کے وسوسے نفس کے اور منقطع ہوجاوے طمع شیطان کی آپکے غافل کرنے سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکے قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیئے کہ چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلے تو صغر سن مین دائی حلیمہ کے پاس دوسرے دس برس کی عمر مین تیسرے وقت نبی ہونیکے چوتھے شب معراج مین جسوقت کہ جبرئیل حضرت کے بلانے کو آئے اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دھونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کے لیئے تھا یا اور پیغمبرون کے لیئے بھی واقع ہوا اور ابن عباس رض سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کے آیا ہی کہ کہا اسمین ایک طشت تھا کہ دھوئے گئے تھے اسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے ت نقل کی یہ مسلم نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الان رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ مین البتہ پہچانتا ہون اس پتھر کو کہ مکہ مین تھا کہ سلام کرتا مجھ یعنے کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلے اسکے کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اسکو اب نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** کہا بعضون نے کہ وہ پتھر حجر اسود تھا اور ہوسکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتھ زقاق الحجر کے کہ ہی درمیان مین مسجد اور گھر خدیجہ رض کے اور حضرت عائشہ رض سے منقول ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جب لائے میرے پاس جبرئیل رسالت تو نہین گذرتا تھا مین کسی پتھر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ **وعن** انس قال ان اھل مکۃ سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم آیۃ فاراھم القمر شقتین حتی رأوا حراء بینھما متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا تحقیق مکہ کے کافرون نے سوال کیا آنحضرت سے کہ دکھاوین انکو معجزہ کہ نشان ہو آپکے سچ کا ہو دعوے نبوت مین پس دکھلایا انکو چاند کو دو ٹکڑے یعنے ساتھ اشارہ دست مبارک کے یہانتک کہ دیکھا انھون نے پہاڑ حرا کو درمیان ان دونون ٹکڑون کے یعنے اسطرح کہ تھا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے پہاڑ کے جیسے کہ آتا ہی ذکر اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن مسعود قال انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود رض سے کہا شق ہوا چاند آنحضرت کے زمانہ مین دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کے یعنے دونون ٹکڑے جدا ہوے اور ایک ان دونون کا پہاڑ کے اوپر کے جانب تھا اور دوسرا نیچے کے جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافرونکو کہ گواہی دو میری نبوت پر یا میرے معجزہ پر **ف ع** اور بعضون نے کہا معنے اسکے یہ ہین حاضر ہوا اور دیکھو موجب پہلے معنے کے لفظ اشہدوا مشتق ہی شہادت سے اور موجب دوسرے کے شہود سے اور جاننا چاہیئے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہی آنحضرت کے لیئے اور روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت کیا ہی انسے جم غفیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سے طرق سے کہ شبہ کو اسمین بالکل جگہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع رکھتے ہین کہ مراد آیۃ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کے معجزے سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضے بدعتیون اور فلسفیون نے باعتقاد اسکے کہ خرق والتیام فلکیات مین محال ہی اور یہ نہین سمجھتے ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیئے ہوے اللہ تعالے کے ہین اور مسخر اسکی قدرت کاملہ کے چنانچہ آیا ہی کہ انکو لپیٹے گا روز قیامت کے اور بعضے ملحدون مین سے کہتے ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام اہل زمین اسکے دیکھنے مین شریک ہوتے اور دیکھنا اسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والے متواتر اسکو نقل کرتے جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تھا ایک قوم مخصوص نے انھین کو دکھایا

اور مقصود اس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا انکا تھا اور یہ بھی ہی کہ رات میں تھا اور ایک لحظہ سے زیادہ نتھا اور لوگ سوتے تھے اور ہوسکتا ہی کہ چاند اسوقت میں ایسے بعضے منازل میں ہو کہ بعضے اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور بعضوں کو نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضے شہروں والے پاتے ہیں اور بعضے نہیں پاتے ہیں اور روایتوں میں آیا ہی کہ مسافر کہ اطراف زمین سے وہاں پہونچے خبر دی انھوں نے شق قمر کی اور منقول ہونا اسکا متواتر ہی بے شبہ اور کتابیں سیر اور تواریخ کی اس سے بھری ہوئی ہیں گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کریں اور منکر ہوں کچھ ضرر نہیں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی هریرة قال قال ابو جهل هل یعفر محمد وجهه بین اظهرکم فقیل نعم فقال واللات والعزی لئن رأیته یفعل ذلك لاطأن علی رقبته فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی زعم لیطأ علی رقبته فما فجئهم منه الا وهو ینکص علی عقبیه ویتقی بیدیه فقیل له مالك فقال ان بینی وبینه لخندقا من نار وهولا واجنحة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو دنا منی لاختطفته الملئکة عضوا عضوا رواه مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اس نے کہ کہا ابو جہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد اپنے منھ کو درمیان تمہارے یعنے نماز پڑھتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہاں پھر کہا ابو جہل نے قسم ہی لات اور عزی کی اگر دیکھونگا میں اسکو کہ کرتا ہی یہ یعنے سجدہ تو البتہ روندونگا میں اسکی گردن پس آیا ابو جہل آنحضرت کے پاس اس حال میں کہ آپ نماز پڑھتے تھے قصد کیا اس نے کہ پاؤں رکھے آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کے پاس جاتے جاتے حضرت کی طرف سے مگر اس حال میں کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیوں پر اور بچاتا تھا ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے یعنے جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اسکو پہونچتی ہی اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکو دفع کرتا ہی پس کہا گیا اسکو کہ کیا ہی واسطے تیرے اور کیا کرتا ہی تو کہ اٹھا پھرتا ہی اور اپنے ہاتھ سے کچھ روکتا ہی پس کہا ابو جہل نے درمیان میرے اور درمیان حضرت کے ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہی اور بازو ہیں یعنے فرشتہ ہیں کہ محافظ تھے حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابو جہل مجھسے تو البتہ اچک لیجاتے اسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کرکے یعنے ہر فرشتہ اچک لیجاتا ایک ایک عضو اسکے اعضا میں سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عدی بن حاتم قال بینا انا عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ اتاه رجل فشکا الیه الفاقة ثم اتاه الآخر فشکا الیه قطع السبیل فقال یا عدی هل رأیت الحیرة فان طالت بك حیوة فلترین الظعینة ترتحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة لا تخاف احدا الا الله ولئن طالت بك حیوة لتفتحن کنوز کسری ولئن طالت بك حیوة لترین الرجل یخرج ملء کفه من ذهب او فضة یطلب من یقبله فلا یجد احدا یقبله منه ولیلقین الله احدکم یوم یلقاه ولیس بینه وبینه ترجمان یترجم له فلیقولن الم ابعث الیك رسولا فیبلغك فیقول بلی فیقول الم اعطك مالا وافضل علیك فیقول بلی فینظر عن یمینه فلا یری الا جهنم وینظر عن یساره فلا یری الا جهنم اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم یجد فبکلمة طیبة قال عدی فرأیت الظعینة ترتحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة لا تخاف الا الله وکنت فیمن افتتح کنوز کسری بن هرمز ولئن طالت بکم حیوة لترون ما قال النبی ابو القاسم صلی الله علیه وسلم یخرج ملء کفه رواه البخاری اور روایت ہی عدی بن حاتم سے کہا اسوقت کہ میں تھا نزدیک آنحضرت کے کہ ناگہاں آیا انکے پاس ایک شخص پس شکایت کی اسنے طرف حضرت کے فاقہ اور محتاجگی کی پھر آیا حضرت کے پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کے راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہی راہوں میں یعنے بسبب قزاقوں کے پس فرمایا آنحضرت نے اے عدی کیا دیکھا تونے حیرہ ف ع لفظ حیرہ ساتھ زیر ح مہملہ کے اور جزم تحتی کے نام ایک قدیم شہر کا ہی نواح کوفہ میں اور تھا مشہور ہمیشہ پور میں اور ظاہر یہ ہی کہ مراد یہاں شہر مذکور ہی ہی پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی پس البتہ

دیکھے گا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضوں نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کرے گی حیرہ سے تا طواف کرے خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈرے گی کسی سے
سوائے خدا کے ف ح ع یہ بات اُس شخص کے جواب میں فرمائی کہ گلہ راہ زنی کا کیا تھا اور یہ جواب اُس شخص کے کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تھی آگے کی بات فرمائی
اور خطاب دونوں جگہ عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف میں حاضر تھے فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لیں اور اُسکے ضمن میں جواب اُن دونوں کا
حاصل ہو جاوے پھر اُسکے بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور تو انگری دنیا کی تنگی ہے آخرت میں اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالے اُسکے خرچ کرنیکی مصارف
خیر میں ت اور اگر دراز ہوئی ساتھ تیرے زندگی البتہ کھولے جاوینگے خزانے کسرے بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنے بطور غنیمت کے وہ ہاتھ لگینگے اور تقسیم ہووینگے
مسلمانوں میں اور اگر دراز ہوئی ساتھ تیرے زندگانی تو البتہ دیکھے گا تو اُس شخص کو کہ نکالے گا بھر مٹھی سونے یا چاندی سے ڈھونڈیگا اُس شخص کو یعنے فقراؤں میں سے
کہ قبول کرے اُسکو پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اُسکو ف ح بسبب نہونے فقر اور احتیاج کے اور لینا سونے اور چاندی کا دفع حاجت کے لئے ہوتا ہے جب حاجت
ہی نہو تو سونا چاندی کس کام آوے اور کہا ہے علما نے کہ یہ حال اخیر زمانہ میں وقت اُترنے عیسے علیہ السلام کے ہوگا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ بیچ باب
نزول عیسے کے گذرا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مثل اسکے بیچ زمانہ عبد العزیز کے بھی وجود میں آیا ہے اور جزم کیا ہے بیہقی نے ایسے معنے کو اور چونکہ خوشخبری
دی آنحضرت نے وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کے سے تا جمع کریں درمیان بشارت دینے اور ڈرانے کے جیسے کہ شان مقام
نبوت کی ہے پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالے سے ایک تمہارا اُس دن کہ ملاقات کریگا اُس سے یعنے روز قیامت کے اس حال میں کہ نہیں ہوئیگا درمیان
اُسکے اور درمیان اللہ کے کوئی شخص ترجمہ کہ بیان کرے واسطے اُسکے ف ح ع لفظ ترجمان ساتھ زبر ت اور پیش جیم کے اور ساتھ زبر دونوں کے اور
پیش دونوں کے وہ شخص کہ بیان کرے کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں جسکو دوبھاشیا کہتے ہیں حاصل یہ کہ اللہ تعالے اور بندے کے درمیان میں
کوئی دوبھاشیا نہیں ہوئیگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہیں بھیجا میں نے طرف تیرے رسول تاکہ پہونچاوے
تجکو احکام دین کے اور خبر قیامت کے آنے کی پس کہے گا ہاں بھیجا تھا تو نے رسول پس فرماویگا اللہ تعالے کیا نہیں دیا میں نے تجکو مال اور کیا نہیں احسان
و انعام کیا میں نے تجھ پر ف ع یہ استفہام تقریر کے لئے ہے یعنے دیا میں نے تجکو مال اور انعام کیا میں نے تجھ پر کمال اور قدرت دی میں نے تجکو اُسکے خرچ کرنے پر
اور فائدہ اُٹھانے پر اُس سے اور صرف کرنے پر اوپر اہل استحقاق کے ت پس کہے گا بندہ ہاں دیا تھا تو نے مال اور احسان کیا تو نے مجھ پر پس دیکھیگا وہ
شخص داہنی طرف اپنے پس نہیں دیکھے گا مگر دوزخ یعنے بسبب ترک کرنے اطاعت کے اور دیکھے گا بائیں طرف اپنے پس نہیں دیکھے گا مگر دوزخ ف ع یعنے
بسبب کرنے برائیوں کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں کنایہ ہیں احاطہ سے یعنے گھیرے گی دوزخ اور نہیں نجات ہوگی اُس سے مگر ساتھ گذرنے کے اُس پر جیسے کہ
فرمایا اللہ تعالے نے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لئے فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سے یعنے بسبب تصدق کرنے کے
اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو پس جو شخص کہ نہ پاوے ٹکڑا کھجور کا پس چاہیے ساتھ کلام خوب اور نرم کہ کہ سائل کو کہے اور لوگوں کو تا وہ خوش ہوویں [illegible]
اُنہیں برا منت دین کی نہ ہو کہا عدی نے پس دیکھی میں نے عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہے حیرہ سے تا کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہیں ڈرتی
مگر خدا سے یعنے جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے اور تھا میں درمیان اُن لوگوں کے کہ کھولے خزانہ کسرے بیٹے ہرمز بیٹے نوشیروان کے اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتھ
تمہارے زندگانی تو البتہ دیکھو گے تم اُس چیز کو کہ کہا ہے پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالے گا شخص سونا اور چاندی اور ڈھونڈیگا اُس شخص کو کہ قبول کرے
ف ع وفات پائی عدی بن حاتم نے سن سرسٹھ یا اڑسٹھ میں اور عمر بن عبد العزیز کے زمانے سے پہلے ت نقل کی یہ بخاری نے و عن
خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا
اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ

فَوْقَ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصُدُّهٗ
ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ
وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ اور روایت ہے خباب ابن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہمنے یعنے کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین
کہ وہ سر کے نیچے کملی رکھے ہوئے تھے کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تھی ہمنے مشرکون سے سختی اور تکلیف پس کہا ہمنے کیا نہین بد دعا کرتے آپ اللہ سے یعنے
مشرکون پر اس لیے کہ انہون نے ایذا دی ہے ہم کو پس اٹھ بیٹھے آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا ف ع یعنے بسبب ایک حالت کے
کہ وارد ہوئی حضرت پر سبب ظلم اور بے اندازی کافرون کی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنے مسلمانون کی کافرون کی اور بے مناسبت ہے ساتھ قول آنحضرت کے
ت اور فرمایا تھا شخص اگلے لوگون مین کہ کھودا جاتا تھا اس کے لئے گڑھا زمین مین پھر رکھا جاتا تھا وہ شخص اُس گڑھے مین پھر لایا جاتا تھا آرا اور رکھا جاتا تھا اوپر سر
اس کے کے اور چیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑے پس نہین باز رکھتا تھا اُس کو وہ عذاب شدید اس کے دین سے اور کنگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ کنگھیون لوہے کے
نیچے گوشت کے ہڈیون اور پٹھون پر یعنے کنگھی بسبب تیزی اور سختی کے گوشت سے گذر کر پہنچی اور ہڈی پر پہونچی تھی اور نہین باز رکھتا تھا اُس کو وہ عذاب اُس کے
دین سے قسم ہے اللہ کی البتہ پورا ہووے گا یہ دین یعنے اور آسانی دیکھو گے تم بعد دشواری کے یہان تک کہ چلے گا سوار صنعا سے حضرموت تک کہ مسافت بعید ہے
درمیان دونون موضعون کے اس حال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوار کسی سے مگر خدا سے ف ع صنعا ایک شہر ہے یمن مین بہت درخت اور پانی رکھتا ہے یا مانند دمشق کے
اور ایک قریہ ہے دمشق کے دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتھ جزم ضاد اور زبر میم کے پیش سے بھی کہتے ہین ایک شہر مشہور ہے یمن مین جگہ صلحا اور
عابدین کی یہان تک کہ کہا ہے علما نے حضرموت تنبت الاولیا یعنے حضرموت اوگاتا ہے اولیا کو یعنے اولیا اُس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتے ہین اور یہ نام
اس کا اس لئے رکھا گیا ہے کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئے وہان اور مرے اور بعضون نے کہا کہ حاضر ہوئی اُس مین موت جرجیس کی ت یا نہین ڈریگا مگر بھیڑیے سے
اپنی بکریون پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہے لوگون کے ظلم سے آپس مین جیسا کہ جاہلیت مین تھا نہ امن حملہ کرنے بھیڑیے کے سے بکریون پر اس لیے
کہ وہ خارج ہے عادت سے اور یہ امن بھی ہو جائیگا و لیکن آخیر زمانہ مین وقت اترنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتہی اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ایک
نسخہ مین واؤ سے ہے یعنے والذئب اور وہ احتمال رکھتا ہے یہ کہ ہو بمعنی او کے یا ہو بمعنی واو جمع کے یا شک کے لیے اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہے جو کہ
اس مین مبالغہ ہے بیچ حاصل ہونے امن اور زوال خوف کے پس دفع ہو گیا جو کچھ کہ کہا گیا ہے کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہے لوگون کے ظلم سے انتہی ت
و لیکن تم جلدی کرتے ہو ف ع یعنے قریب ہے کہ جاتا رہیگا عذاب کرنا مشرکین کا تم کو پس صبر کرو اور مدد پر جیسے کہ صبر کیا اُن لوگون نے کہ پہلے
تمہارے تھے مومنین مین سے اور پر سخت تر عذاب سے تمہارے عذاب سے بسبب قوت یقین کے ت نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ
قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا
عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ
اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ
خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے پاس ام حرام

بنت ملحان کی ف ح ع لفظ ملحان میم کے زیر اور لام کے جزم سے ہی اور حرام خالہ انس کی ہین بہن انکی مان کی کہ ام سلیم ہین اور یہ دونون عورتین خالہ تھین آنحضرتؐ کی دودہ کے علاقہ سے یا نسبی کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہین علماء اسپر کہ ام حرام محرم تھین آنحضرتؐ کی لیکن اختلاف کیا ہی کیفیت محرمیت مین کہ کسی نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہی اور کسی نے کسی علاقہ سے کہا مولف نے کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین اپنے خاوند کے ساتھ زمین روم مین حضرت عثمانؓ کی خلافت مین ت اور تھین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین سے پس بسبب محرمیت کی کہ اُن دونون بہنون سے رکہتے تھے ان کے پاس تشریف لاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کے ت پس آئے آنحضرتؐ ام حرام کے پاس ایک دن پس کہانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پہر بیٹھے ام حرام جوئین دیکھتی حضرتؐ کے سر مبارک مین ف ح اوپر تحقیق کے گذر چکی ہی کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تھین و لیکن یہ بال صاف کرتی تھین غبار وغیرہ سے اور دیکھتی تھین کہ شاید کوئی جون ہو ت پس سوئے آنحضرتؐ پہر جاگے اس حال مین کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ پس کہا مین نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری اُمت مین سے روبرو کی گئی میرے اور دکہائی گئی مجکو اس حال مین کہ جہاد کرتے ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر یا مثل بادشاہون کے تختون پر ف ع یہ شک راوی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنے دونون عبارتون کے ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھ پشت زمین کے اور کشتی کو ساتھ تخت کے اور ٹھہرایا اُس پر بیٹھنے کو مشابہ بیٹھنے بادشاہ کے اپنے تخت پر واسطے اشارہ کرنے کے اس پر کہ وہ اپنے نفسون کو محنت مین ڈالین گے اور مرتکب ہون گے اس امر عظیم کے بخوشی خاطر اور دل کی اُمنگ سے مانند بادشاہون کے تختون پر ت پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجکو اس جماعت مین سے کہ سوار ہون گے دریا پر جہاد کے لئے پس دعا کی آنحضرتؐ نے ام حرام کے لئے ساتھ اُس چیز کے کہ درخواست کی پہر رکھا آنحضرتؐ نے سر مبارک اپنا اور سو گئے اور پہر بیدار ہوئے اس حال مین کہ ہنستے تھے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپ کو فرمایا آنحضرتؐ نے کتنے آدمی میری اُمت مین سے روبرو کیے گئے میرے جہاد کرنے والے راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر پس کہا مین نے یعنے دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجکو اُن مین سے فرمایا تو پہلون مین سے ہی ف ع یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اُس جماعت کے تھی کہ جو پہلے دکہائی گئی یعنے ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین بیٹھین گے اور جہاد کرین گے اور تو اس جماعت سے ہوگی کہ اول یہ کار کرین گے اور یہ بہی اس مین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلون کا زیادہ ہی پچھلون کے مرتبہ سے ت پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کے زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ اور امارت معاویہ کے اور اکثر اس پر گئے ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمانؓ کے پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہی اس کے کہ موت اُن کی بیچ خلافت عثمانؓ کے ہوئی جیسے کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنے جانور کی پیٹھ پر سے پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَا نَاعُوسَ الْبَحْرِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تھا وہ ازد شنوءۃ سے **ف** ح ع لفظ ضماد ض معجمہ کے زبر اور پیش سے اور تخفیف میم سے ہے اور دال آخر مین اور بعضون نے میم بھی آخر مین روایت کی ہے یعنے ضمام کہا ہے اور لفظ شنوءۃ شین کے زبر اور نون کے پیش سے پھر واو ہے ساکن پھر ہمزہ پھر ہا نام ایک شہر ہے قبیلہ کا ہے یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ اُس سے اور ضماد آنحضرت سے آشنائی رکھتا تھا پہلے نبوت کے اور یہ ایک شخص تھا طبیب اور افسونگر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتداء اسلام مین **ت** اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا تھا اس ہوا سے **ف** ح یعنے آسیب جن کے دفع کے لئے اور جن کو ریح یعنے ہوا کہتے ہین باعتبار اس کے کہ دکھائی نہین دیتا مانند ہوا کے **ت** پس سنا ضماد نے مکہ کے بیوقوفون سے کہ کہتے ہین محمد دیوانہ ہوا ہے پس کہا ضماد نے اگر دیکھون مین اُس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خدا تعالیٰ تندرستی دیوے اُن کو بسبب میرے کہا ابن عباسؓ نے پس ملاقات کی ضماد نے آنحضرت سے اور دیکھا آپ کو پس کہا اے محمد تحقیق مین منتر پڑھتا ہون واسطے دفع آسیب جن کے پس آیا ہے تمکو رغبت میرے منتر پڑھنے مین اور اس علت کے دور ہونے مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب تعریفین واسطے اللہ کے ہین تعریف کرتے ہین ہم اُس کی اور شکر کرتے ہین ہم اُس کی نعمتون کا اور مدد چاہتے ہین ہم اُس سے یعنے توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اُس کی کی جسکو کہ راہ دیکھاوے اور مقصد کو پہونچاوے اللہ پس نہین ہے کوئی گمراہ کرنے والا اس کو اور جس کو گمراہ کرے خدا پس نہین راہ دکھانے والا اور منزل مقصود کو پہونچانے والا اُس کو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہین شریک اُسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندہ ہے اُسکا اور رسول اُسکا امّا بعد پیچھے حمد اور درود کے **ف** ح لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کے خطبون مین مذکور ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الجمعہ مین گذرا یہان جانا تھا آنحضرت نے کہ پیچھے لفظ اما بعد کے خطبہ پڑھین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کے ولیکن اسی قدر پر اکتفا کیا اور جواب اُسکا صراحۃً رکھا اور یہ کلمات پڑھے تا کہ جانے عقلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہے اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکھتا اور جو اس کو مجنون کہتے ہین وہ بیوقوف ہین **ت** پس کہا ضماد نے آنحضرت کو پھر فرمایئے میرے آگے یہ کلمے آپنے پس پڑھا ان کلمون کو اُس کے آگے پیغمبر خدا نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے مین نے قول کاہنو اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مین نے مانند ان کلمون تمہارے کے اور تحقیق پہونچے ہین یہ کلمے بیچون بیچ اور نہایت گہراؤ کی جگہ دریاے کلام کو یعنے نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچے ہین دو تم ہاتھ اپنا تا بیعت کرون مین تمسے اسلام پر کہا ابن عباسؓ نے پس بیعت کی ضماد نے آنحضرت سے اور مسلمان ہوا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کے واقع ہوا ہے بلغنا بجاے بلغ کے اور ناعوس نون اور عین مہملہ سے بجائے قاموس کے کہ قاف اور میم سے ہے **ف** ح شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دو نون طرح ضبط کیا ہے یعنے ناعوس ساتھ نون اور عین کے اور موجود بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کے یہ ہے اور قاموس ساتھ قاف اور میم کے اور مشہور روایتون مین یہی ہے بیچ غیر صحیح مسلم کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعضون نے ناعوس روایت کیا ہے اور ہمارے شیخ ابوالحسن نے کہا کہ ناعوس بمعنی قاموس کے ہے اور تورپشتی نے کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہے اور وہم راوی کا ہے اور بعضون کے نزدیک قاعوس قاف اور عین سے بھی آیا ہے اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہے **وَذُكِرَ حَدِيثَا** **أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْآخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي** اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابوہریرہؓ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کے یہلک کسریٰ ہے اور بیچ اول حدیث دوسری کے لتفتحن عصابۃ ہے بیچ باب الملاحم کے اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ**

أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوْا أَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيْدُوْنَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابو سفیان بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہہ اُسکے سے طرف منہہ میرے کے ف ع یعنے بالمشافہہ بے واسطے کے درمیان میرے اور درمیان اُس کے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اس کے یہ ہین کہ نہیں تھا کوئی حاضر سوائے میرے ساتھ اُس کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابو سفیان نے کہ سفر کیا مین نے اُس مدت مین کہ تھے درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع مراد ہے اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی تھے وہ سن چھہ مین اور مدت اُس کی دس برس ٹھری تھی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بعضے خزاعہ کے کہ حلیف تھے آنحضرت کے پس غزوہ کیا اُنسے سن آٹھہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابو سفیان نے پس اُس وقت ناگہان مین تھا ملک شام مین یعنے مقام کیے ہوئے آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کے ف ع لفظ ہرقل ساتھہ زیر ہ اور زبر ر اور جزم قاف کے اور ساتھہ زیر قاف کے بھی کہتے ہین نام ہے بادشاہ روم کا اور لقب اُسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہے دینا رون پر اُسی نے ڈالی ہے اور اول بیعہ یعنے گرجا گھر اُسی نے بنائے تھے ت کہا ابو سفیانؓ نے اور تھے دحیہ کلبی کہ لائے تھے اُس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصرے کے ف ح کہ ہرقل کے بڑے امیرون مین سے تھا اور بصرے ساتھہ پیش ب اور جزم صاد مہملہ کے نام ایک شہر کا ہے شام کے شہرون مین سے ت پس پہونچایا اُس خط کو امیر بصرے نے طرف ہرقل کے یعنے حکم اسی طرح کیا تھا حضرتؐ نے دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصرے کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا ویگا پس کہا ہرقل نے کیا ہے اس جگہہ کوئی قوم اس شخص کی سے کہ دعوے کرتا ہے اور کہتا ہے وہ کہ مین نبی ہون یعنے تاکہ مین پوچھون اُس سے وصف اُن کا تاکہ ظاہر ہو ہمارے لیے سچ اور جھوٹ اُنکا یعنے بعضے اُس کے خادمون نے کہا ہان ہے ایک شخص اُسی کی قوم مین سے کہ تجارت کے لیئے آیا ہے پس بلایا گیا مین ساتھہ ایک جماعت کے قریش سے کہ بمقدار تیئیس ۲۳ آدمیون کی تھی پس داخل ہوے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلائے گئے ہم آگے ہرقل کے یعنے تاکہ سنے کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اُسکا پس کہا ہرقل نے کون سا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسبت مین اس شخص سے کہ دعوی کرتا ہے نبی ہونیکا ف ع کہا علماء نے کہ نہین پوچھا اُس نے قریب النسبت کو مگر اس لیئے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اُنکا اور بعید ہے یہ کہ جھوٹ بولے اُنکے حق مین ت کہا ابو سفیان نے کہ پس کہا مین نے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اس شخص سے پس بٹھایا اُنہون نے مجکو آگے ہرقل کے یعنے نہایت نزدیک اور بٹھلایا میرے ساتھ والون کو میری پیٹھہ کے پیچھے ف ع اس لیئے کہ قرار واقعی جھٹلاوین شرم نکرین سامنے ہونے مین یا اس لیے پیچھے بٹھایا کہ وہ سر یا آنکھہ کے اشارہ سے کسی بات کے بیان کرنے کو منع نکر دین ت پھر بلایا ہرقل نے اپنے مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تھا پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابو سفیان کے یارون کو کہ مین پوچھتا ہون ابو سفیان سے احوال اس شخص کا کہ کہتا ہے مین پیغمبر ہون پس اگر جھوٹ کہے مجھہ سے تو جھٹلا دو اس کو اور آگاہ کرو مجکو حق بات پر کہا ابو سفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاویگا مجہہ پر جھوٹ تو البتہ جھوٹ بولتا مین یعنے حاضرین میرا جھوٹ میری قوم کے آگے بیان کرین گے اس کا ڈر تھا اگر یہ نہوتا تو جھوٹ بولتا مین

ہرقل سے حضرت کے باب مین بسبب بعض مخالفت کے کہ اُنسے رکھتا تھا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میرے ساتھی جھٹلادین
مجکو تو البتہ کچھ جھوٹ بولتا مین اُس حضرت پر کہا ہرقل نے اپنے ترجمہ سے کہ پوچھ ابوسفیان سے کہ کیسا ہی حسب آنحضرت درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے
کہ کہا مین نے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف ع حسب اُس چیز کو کہتے ہین کہ شمار کرے اسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اُسکے قسم شرف وفضل اپنے کے سے اور
باپون اپنے کے سے اور یہ شامل ہی نسب کو بھی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سے افضل تھے اور بخاری مین آیا ہی کیف نسبکم ت کہا ہرقل نے پس کیا ہوا اس شخص کے
باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مین نے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تھے تم اُسکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہتا ہو اب یعنی کیا پہلے دعویٰ نبوت
کے کوئی جھوٹ اُنسے ظاہر ہوا تھا اور تم اُسکو تہمت جھوٹ کی لگاتے تھے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اُنکا اور
ایمان لاتے ہین اُنپر اشراف لوگون کے یا ضعیف اُنکے ف ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہین والا کون شریف زیادہ ہی اولاد ہاشم سے مانند عباسؓ
اور حمزہؓ اور علیؓ اور جعفر کے اور اکابر قریش سے مانند ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور اور صحابہؓ کے قریش مین کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لائے تھے ت
کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے بلکہ ضعیف لوگون نے ایمان لائے ہین ف ح اور ابواسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا متابعت کی ضعیفون اور مسکینون اور
نوعمرون نے اسی پر نسب و شرف والون نے متابعت نہین کی اور یہ محمول اکثر و غالب پر ہی ت کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتے جاتے ہین لوگ روز بروز اُنکی تابعیت مین یا کم
یعنی بسبب پھرجانے بعض اُنکے کے طرف دینون اپنے کے یا بسبب مرجانے بعض اُنکے کے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے کم نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ ہوتے
جاتے ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہی یعنی پھر جاتا ہی کوئی اُنمین سے اُنکے دین سے بعد داخل ہونے کے اُسمین بسبب ناخوشی رکھنے کے اُسکے دین کو
کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اُس سے کہا مین نے ہان کہا ہرقل نے پس کس طرح ہی لڑائی تمہاری
اُس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے ہوتی ہی جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے مانند ڈولون کے کہ کبھی یہ بھرا ہی اور وہ خالی اور کبھی وہ بھرا ہی اور یہ
خالی پاتا ہی وہ ہم سے اور پاتے ہین ہم اُس سے یعنی کبھی اُنسے مصیبت پہونچتی ہی ہمکو اور کبھی ہم سے اُنکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور صلح
کہ کرتا ہی کہا مین نے نہین یعنی نہین واقع ہوئی اُنسے عہدشکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتے
کہ کیا کرنے والے ہین وہ اُس سے ڈرتے ہین اس مین یعنے آیا عہدشکنی کرین گے مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی
بات کہ دخل کرون مین درمیان باتون اپنی کے کچھ سوائے اسباب کے ف ع یعنے کوئی بات کہ اُس مین نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم مین کچھ ممکن ہو نہین بیان کرسکا مین سوائے اسبات کے کہ اس مین احتمال نسبت غدر کا ہے **قَالَ فَهَلْ** قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ
لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا
وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ
اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ
فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ
اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ
فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ
فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰی ثُمَّ تَكُوْنُ
لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ

هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت لو كان قال هذا القول احد قبله قلت رجل ياتم بقول قيل قبله قال ثم قال بما يامركم قلنا يامرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال ان يك ما تقول حقا فانه نبي وقد كنت اعلم انه خارج ولم اكن اظنه منكم ولو اني اعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن ملكه ما تحت قدمي ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقراه متفق عليه وقد سبق تمام الحديث في باب الكتاب الى الكفار۔ کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہی یہہ بات کسی نے پہلے اُس کے ف ع یعنے سوائے انبیاء و مرسلین کے مانند ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے کسی نے تمہاری قوم میں سے دعوی نبوت کا کیا ہی پہلے اُن کے کہا میں نے نہیں پہر کہا ہرقل نے ف ع یعنے بعد اس کے کہ فارغ ہوا سوالوں سے کہ دلالت کرتے ہیں نبوت اور رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اُن کی کا از راہ منقول اور معقول اور عرف اور عادات کے کہا واسطے مترجم اپنے کے کہ کہو ابو سفیان سے کہ تحقیق میں نے پوچہا حسب اس شخص کا تم میں پس جواب دیا تو نے یہہ کہ وہ تم میں صاحب حسب کا ہی اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہی یعنی بعثت ان کی بیچ اشراف قوم ان کی کے اور پوچہا میں نے تجہ سے کہ کیا تہا اُس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے یعنے اپنے دل میں کہ اگر ہوتا اُس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ تو کہتا میں کہ یہ ایک شخص ہی کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچہا میں نے تجہ سے حال اُس کے تابعداروں کا کہ آیا ضعیف یعنے فقیر و گوشہ نشین لوگ ہیں یا اشراف یعنے اغنیا اور جاہ و حشم والے پس کہا تو نے بلکہ ضعیف لوگ ہیں اور یہی ضعیف ہوتے ہیں تابعدار پیغمبروں کے ف ع کہ سبقت کرتے ہیں اُن کے تابعدار ہونے میں اور امرا گرفتار جاہ و تکبر کے ہیں محروم رہتے ہیں اس سعادت سے یہاں تک کہ جب عاجز ہوتے ہیں اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہو کر اسلام لاتے ہیں ت اور پوچہا میں نے تجہے کہ کیا تم متہم کرتے تہے اُس کو ساتہ جہوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس جانا میں نے یہہ کہ نہیں ہی معقول اور متصور کہ چہوڑے جہوٹ بولنے کو لوگوں پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولے اللہ پر ف ع یعنے ہر ایک پر ظاہر ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہی پس یہ کب ہو سکتا ہی کہ لوگوں سے تو جہوٹ نہ بولے اور اللہ پر جہوٹ باندہے ت اور پوچہا میں نے تجہے کہ کیا پہر جاتا ہی کوئی اُن میں سے اُس کے دین سے بعد داخل ہونے کے دین میں بسبب ناراض ہونے کے اُس سے کو دین سے پس کہا تو نے نہیں اور ایسا ہی ہی حال ایمان کا کہ نہیں نکلتا ہی جس وقت کہ ملاوے لذت اور حلاوت اُسکی دلوں میں کہ زنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اس کے دل کے اندر نہیں آتا اور نہیں ٹہہرا تہا اور پوچہا میں نے تجہے کہ کیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں تابعین اُسکے روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور اسی طرح ہی دین اور ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنے شخصہ اور ابل اُس کے یہاں تک کہ تمام اور کامل ہو ف ع یعنے پورا ہو بسبب امور معتبر کے اُس میں قسم نماز اور زکوۃ اور روزوں وغیرہ کے اور اس سے اتری آیت آخیر عمر میں آنحضرت کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ت اور پوچہا میں نے تجہے کہ کیا لڑتے ہو تم اُسنے پس جواب دیا تو نے کہ تم لڑتے ہو اُسنے پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان اُسکے مانند ڈولوں کے پہر پہنچاتا ہی یعنے مصیبت کو وہ تمہے اور پہنچتے ہو تم اُن اور ایسے ہی رسول مبتلا اور آزمائے جاتے ہیں ساتہ امداد دین کے پہر ہوتی ہی جماعت پیغمبروں کے لیے فتح اور نصرت آخر کار میں اور غالب آتا ہی دین اُنکا اور پوچہا میں نے تجہے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس جواب دیا تو نے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہیں کہ عہد شکنی نہیں کرتے اور پوچہا میں نے تجہے کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنے دعوی نبوت کا کیا ہی کسی نے پہلے اس کے پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلے اس کے تو کہتا میں کہ ایک شخص ہی کہ پیروی کرتا ہی ساتہ قول کے کہ کہا گیا ہی پہلے اُس کے کہا ابو سفیان نے پہر پوچہا ہرقل نے مجہے کہ ساتہ کس چیز کے حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا میں نے کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتہ نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنے کے ناتے داروں سے اور بچنے کے حرام سے کہا ہرقل نے اگر ہی جو کہتا ہی تو بلا شبہہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا میں جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہی

اخیر زمانہ میں اور نہیں تھا میں گمان کرتا اُس کو تم میں سے ف ح یعنے نسل اسمٰعیل سے کہ باپ ہین عرب کے بلکہ گمان کرتا تھا میں کہ وہ ہم میں سے کہ اولاد اسحٰق
میں ہوگا اس لیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے اولاد اسحٰق سے ہوئے اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو وہ پیغمبر ہی بلا شبہ بسبب اگلی کتابوں کے
تھا جنہوں کے کہ اُن میں یہہ علامتیں حضرت کی لکھی تھیں سو پائی گئیں حضرت میں اور بسبب علم کہانت اور نجوم کے بھی تھا جیسے کہ صحیح بخاری میں آیا ہی کہ کہا
ہرقل نے دیکھا میں نے نجوم میں اور دیکھا میں نے بادشاہ ختان کو پس پوچھا کہ کون ہی اس امت میں کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگوں نے کہ عرب ہین کہ ختنہ کرتے ہین انتہی
اور ہرقل نے علامتوں مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اس کے ایمان نہیں لایا اور فائدہ نہیں اوٹھایا اس معرفت سے اس لیے کہ اُس نے
فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر اور لڑا اُن سے اور نہیں قصور کیا لشکر کے بھیجنے میں صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار پس شکست دیتا تھا اللہ اُن کو
اور ہلاک کرتا تھا اُن کو کہ نہیں پھرتے تھے طرف اُس کے اُن میں سے مگر تھوڑے سے اور ہمیشہ ایسے حال پر رہا یہاں تک کہ مرا اور فتح ہوئی اکثر شہر شام کے
یعنے مسلمانوں نے فتح کیے پھر والی ہوا بعد اُس کے مرنے کے بیٹا اُس کا اور اُس کے مرنے کے بعد جاتی رہی سلطنت رومیوں کی یعنے کافر رومیوں کی پھر مسلمان
رومی مسلط ہوئی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کے یہاں تک کہ قائم کیا اللہ تعالی نے اُن کو واسطے مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کے اور قائم ہوئے
وہ واسطے خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتے رہے وہاں کی اور خیرات کرتے رہے وہاں اور بھیجتے رہے امیر حاج کو اور تعظیم تکریم کرتے رہے علما اور مشائخ
اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزا و نصرہم علے جمیع الاعداء الی یوم التناد اور بات یہہ ہی کہ جس کو ہدایت کرے اللہ اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو گمراہ کرے اللہ
اُس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا دیکھا چاہیے کہ ہرقل نے کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچھ کام نہ آئی بسبب نہونے سعادت ازلیہ کے اور ہونے شقاوت ابدیہ کے
اور سبب اس کا طمع ریاست کی تھی اور محبت مال کی تھی اور اگر تحقیق میں جانتا یہہ کہ پہونچ سکون گا طرف اُن کے تو البتہ دوست رکھتا دیکھنا اُن کا اور
اگر ہوتا میں پاس اُن کے تو البتہ دہوتا میں دونوں پاؤں اُن کے اور البتہ پہونچے گا غلبہ اور حکومت اس کی اس زمین میں کہ نیچے دونوں پاؤں میرے کے ہی
کہ ملک روم اور شام کا ہی پھر منگایا خط آن حضرت کا اور پڑھا اُس کو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اُس کی اور مبالغہ کیا اُس کی محافظت میں پس تھا وہ سبب
باقی رہنے سلطنت اُس کی کا اُس کی اولاد میں بخلاف کسری کے کہ اُس نے پھاڑ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا آن حضرت کے خط کو پس ٹکڑے ٹکڑے کیا
اللہ نے ملک اُس کا اور متفرق کیا اس کی اولاد کو اور نکال دیا اُن کے ہاتھ سے ملک اُس کا کہا سیف الدین نے کہ بھیجا مجھکو بادشاہ مغرب نے طرف بادشاہ
فرنگ کے کسی کام کے لئے پس وہ کام کر دیا اُس نے اور کہا مجھکو وہاں ٹھہرنے کے لیے پس انکار کیا میں نے پھر کہا کہ تحفہ دون گا میں تجھکو اچھا تحفہ پھر نکالی
صندوق میں سے ایک نلوا سونے کی اور نکالا اُس میں سے ایک خط کہ اوڑ گئے تھے اکثر حرف اُس کے اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہارے نبی کا کہ آیا تھا میرے دادا
قیصر کے لئے میراث میں چلا آتا ہی یہہ ہمارے اب تک اور وصیت کی تھی ہم کو ہمارے دادا نے کہ جب تک یہہ ہمارے پاس رہیگا نہیں جائیگا ملک ہم سے پس ہم
محافظت کرتے ہین اس کی تاکہ ہمیشہ رہے ہمارے لئے ذکر کمال الدین سے نقل کی ہی یہہ بخاری اور مسلم نے اور گذری یہہ ساری حدیث باب الکتاب
الی الکفار میں ف ح اور صحیح بخاری میں آیا ہی کہ ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے مکان میں جمع کیا اور حکم کیا کہ اُس کے دروازے بند کر دین اور کہا
اے گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اُچھلے اور بھاگے جیسے کہ گورخر اچھلتے ہین اور بھاگتے ہین اور ہرقل نے
جب وحشت اور نفرت اُن کی دیکھی تو کہا اپنے ہی حال پر رہو میں تم کو آزماتا تھا کہ اپنے دین میں کس قدر قوت اور استحکام رکھتے ہو پس سجدہ کیا اُنھوں نے
اُس کو اور راضی ہوے اُس سے اور تھا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کے ایمان میں راجح یہہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد میں
آیا ہی کہ اُس نے لکھا تبوک سے آن حضرت کو کہ میں مسلمان ہوں آن حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کے قصہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ علم بعد دانشمندی ہدایت کا نی میں کافی نہیں ہی جب تک کہ توفیق الٰہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تھا ۔ع عشق کاریست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کے پانے سے واللہ اعلم نسأل اللہ العافیۃ

بَابٌ فِی الْمِعْرَاجِ

باب ہی بیچ بیان معراج کے فتح عروج بمعنی اوپر چڑھنے کے ہی اور معراج آلہ چڑھنے کا یعنے سیڑہی گویا آن حضرت کے لئے ایک سیڑہی ہی کہ اُس پر سے آسمان پر چڑھے اور ایک روایت مین بھی آیا ہی کہ جب آن حضرت سیڑہی پر چڑہے تو ایک سیڑہی اُن کے لئے رکھی کہ اس پر سے اوپر گئے اور ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اُس پر سے چڑھتے اُترتے ہین اور اکثر علما اس پر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تھی بارہوین سال رسول ہونے سے اور بعضے کہتے ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوئی اور مشہور یہہ ہے کہ ستائیسوین رجب کو ہوئی تھی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ مین کہ اُن کے مواسم شریفہ سے ہی اسی پر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سن پانچ یا چھ مین تھی اور جاننا چاہیے کہ یہان ایک اسرا ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہی مسجد اقصے تک اور معراج مسجد اقصے سے ہی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قران سے اور منکر اُس کا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سے اور منکر اُس کا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئے ہین اقوال علما کے اس باب مین کہ معراج خواب مین تھی یا بیداری مین اور ایک بار تھی یا کئی بار ایک بار جاگتے مین اور کئی بار سوتے ہین اور جو کچھ کہ سوتے مین تھے تو طلیعہ اور تمہید اُس کی تھی کہ جاگتے مین ہوئی تا ایک طرح کی قوت اور نسبت ساتھ اُس عالم کے حاصل ہو جیسے کہ بیچ رویاء صادقہ کے کہ ابتداے نبوت مین ہوتا تھا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتے مین تھی ساتھ بدن کے بیت المقدس تک اور ساتھ روح کے آسمان تک اور تحقیق یہہ ہی کہ ایک بار جاگتے مین ہوئی ساتھ بدن شریف کے مسجد حرام سے مسجد اقصے تلک اور وہان سے آسمان تلک اور آسمان سے وہان تلک کہ خدا نے چاہا نقل کیا ہی علما نے اخیر قصہ تلک جو حدیثون مین مذکور ہی اور یہی ہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہین اس مین حدیثین صحیح اور اخبار صریح صحابہ سے نہایت کثرت سے اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتھ جسم کے آن حضرت کے خصوصیات سے ہی کہ کسی کو انبیا مین سے سوائے آن حضرت کے نہین ہوئی یہہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سے آن حضرت کے لئے ہوئی اور سمجھانا اس معنے کا گرفتاران عقل کے حوصلہ سے باہر ہی یہان ایمان لانا چاہیے اور کیفیت اُس کی علم الٰہی کو سپرد کرنی چاہیے اور حقیقت مین تمام انوار نبوت کے اور وحی اور معجزے احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہین جو کوئی اُس کو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کے رکھے اور کہے کہ جب تک میری عقل مین نہ آوے نہین ماننے کا ہین اور اعتقاد نہین کرنے کا اس کا وہ حصہ ایمان سے محروم ہو گا اولیاء اللہ کو ایک مقام مین پہونچکر کچھ حقیقت اُس کی روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلے پہونچنے کے اس مقام کو طور ایمان ہی یعنے جو اللہ رسول فرماوین بیشک مان لیوے ہرگز چون چرا نکرین کہ سلامتی اُس مین ہی نسأل اللہ العافیۃ واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِیْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِیْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا

ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا
يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
أتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا إدريس فقال هذا إدريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
فإذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح
فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال أبكي لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن
يدخلها من أمتي ثم صعد بي إلى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد بعث إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك إبراهيم
فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت إلى سدرة المنتهى فإذا
نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذا سدرة المنتهى فإذا أربعة أنهار
نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبرئيل قال أما الباطنان فنهران
في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم أتيت بإناء
من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل فأخذت اللبن فقال هي الفطرة أنت عليها وأمتك
ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما أمرت
قلت أمرت بخمسين صلوة كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم وإني والله قد
جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فسله التخفيف لأمتك
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال
مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فأمرت بعشر صلوات كل يوم
فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فأمرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمس
صلوات كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم وإني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد
المعالجة فارجع إلى ربك فسله التخفيف لأمتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكني أرضى وأسلم
قال فلما جاوزت نادى مناد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه

روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس بن مالک سے اُسنے نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اور خبر دی
صحابہ کو احوال اُس رات کے سے کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اسوقت کہین کہ تھا بیچ حطیم کے اور بعضے وقت کہا حجر مین ف حطیم کعبے کے ربع سے اور
حجر کے ربع سے نام دو جگہونکا ہے صحن کعبہ مین چنانچہ بیان انکا کتاب الحج مین ہوچکا ہے ت کہ اس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ ناگہان آیا میرے پاس
آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اُس چیز کو کہ درمیان اُسکے ہے یہان تک کہا مالک نے کہ مراد رکھتے تھے حضرت اس اشارہ سے گڑھے حلق کے سے
کہ جسکو ہنسلی کہتے ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا ف ح ع یہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اس شق کے ہے کہ ہوا صغر سن مین اسواسطے
کہ وہ واسطے نکالنے مادہ ہوائی کے تھا حضرت کے دلسے اور یہ واسطے داخل کرنے کمال علم اور معرفت کے تھا قلب شریف مین ت پھر لایا گیا میرے
پاس ایک لگن سونے کا بھرا ہوا ایمان سے ف ح یہ قبیلہ کنایہ از تمثیل کے ہے یا یہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسے کہ صورت پکڑینگے اعمال
روز قیامت کے واسطے تولنے کے ت پس دھویا گیا دل میرا پھر بھرا گیا یعنے محبت رب سے یا علم و ایمان سے پھر بھرا گیا دل یعنی اپنی جگہ اصلی پر رکھا گیا اور ایک
روایت مین یون ہے کہ پھر دھویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیز پیٹ کی یا جگہ دل کی زمزم کے پانی سے پھر بھر گیا ایمان و حکمت سے پھر لایا گیا میرے پاس ایک
جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدھے سے سفید رنگ کہا جاتا تھا اسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنے اوسکے مانند برق یعنی بجلی کے اور بسبب روشنی رنگ اُسکی کے کہتا تھا
قدم اپنا نزدیک تمام ہونے نگاہ اپنی کے ف ع ح کہا بعضون نے صحیح تر یہ ہے کہ وہ براق مقرر تھا واسطے سواری سب انبیا کے اور بعضون نے کہا کہ
ہر نبی کے لئے ایک براق ہے علیحدہ مناسب مرتبہ اور مقام اُسکے کے جیسے کہ ہر ایک کے لئے ایک حوض ہے آخرت مین موافق مقام اُسکے کے اور بموجب
اس قول کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ براق مخصوص آنحضرت کے لیے تھا اور کہا شیخ عبدالوہاب متقی نے کہ اسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیئے اور گھوڑا
نکہنا چاہیئے جیسے کہ بعضے شعرا کے کلام مین واقع ہوا ہے اور بعضون نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے اسپر کہ پہونچنا براق کا آسمان پر ساتھ ایک قدم کے ہوا اسلیے
کہ نظر اُسکی کہ زمین پر ہے آسمان پر پہونچتی ہے پہونچنا اُسکا آسمانون پر سات قدمون مین ہوا ت پس سوار کیا گیا مین اسپر ف ح اس عبارت مین اشارہ ہے اسطرف
کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سے تھا اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ سوار کرنیوالے آنحضرت کے جبرئیل تھے ساتھ
قوت ملکی اپنی کے اور یہ کچھ بعید نہین ہے اسلیے کہ جبرئیل واسطہ تھے بیچ پہونچنے فیض الٰہی کے اور اُترنے وحی کے آنحضرت پر اور یہ کسطرح کی خدمت ہے کہ خادم بادشاہونکی
کرتے ہین اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور رکاب تھامنے والے سردار آنسرور کے تھے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ جبرئیل نے رکاب آنحضرت کی پکڑی تھی اور
میکائیل باگ براق کی ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے ت پھر لیگیا مجھکو جبرئیل یہان تک کہ آیا نیچے کے آسمان پر ف ع ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا
کہ آنحضرت براق ہی پر سے یہان تک کہ چڑھے آسمان پر اور تمسک کیا ہے ساتھ اسکے ان لوگون نے کہ کہا معراج تھی ایک شب مین ہوا شب اسرا
کے بیت المقدس تک نہیں اور پر معراج بنا بر عدم اس روایت کے اعتبار سے یہ ہے کہ نہین تھی براق بلکہ چڑھے معراج پر کہ اسکو سیڑھی کہتے ہین جیسے کہ واقع ہوا ہے
صراحۃ ذکرہ العسقلانی کہتا ہون مین کہ یہ اختصار ہے راوی سے اور اجمال ہے اُس روایت کا کہ آنحضرت نے باندھا براق ساتھ حلقہ کے کہ باندھتے تھے
اُس سے انبیا وہان ممکن ہے یہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پھر چلنا اُنکا آسمان تک معراج پر کہ … ہے واللہ اعلم پس گویا راوی نے
طے کیا یعنی مختصر کیا روایت کو ت پس طلب کی جبرئیل نے آسمان کے دروازے کھولنے کی کہا یعنے آسمان کے دربانون نے پوچھا کہ کون ہے یہ کہا
جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمانمین دروازے ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین اُنپر اور کہتے ہین کہ وہ دروازے
مقابل بیت المقدس کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ لائق نہ یہ کہنا انا مثلاً یعنی اسی پر اکتفا کرے کہ مین ہون
جیسے کہ متعارف ہے اسلئے کہ اس سے منع آیا ہے بلکہ اپنا نام لے کہ مین فلانا ہون ت کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا جبرئیل نے ساتھ میرے محمد ہین

کہا فرشتون نے یعنی بطریق استفہام کے اور تحقیق کوئی بھیجا گیا ہے طرف اُنکے یعنی محمدؐ کے کہ تمھارے ساتھ آئے ہین بلائے ہوئے آئے ہین یا آپ
کہا جبرئیلؑ نے ہان بلائے ہوئے آئین کہا فرشتون نے مرحبا محمدؐ کو یعنی لایا اللہ تعالیٰ کو جگہ فراخ مین اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ
پہونچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اُسمین تھے آدمؑ پس کہا جبرئیلؑ نے یہ باپ یعنی دادا تیرے ہین آدمؑ پس سلام کر انکو ف ح لکھا ہے علما نے کہ
حکم کیا جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ کو سلام کے سبقت کرنیکا انبیاؑ پر واسطے تعلیم تواضع اور شفقت کے چونکہ آنحضرتؐ ایک مرتبہ عالی کو پہونچے تھے کہ زیادہ اُس سے ممکن در
متصور نہین لازم تھا کہ تواضع اور شفقت کرین اور یہ بھی کہا ہے علمانے کہ آنحضرتؐ بسبب گذرنیکے اُنپر بیچ حکم کھڑے کے تھے اور انبیا اپنے مقام مین ثابت تھے
حکم بیٹھنے کا رکھتے تھے اور کھڑا سلام کرتا ہے بیٹھے پر اگرچہ افضل ہو اس سے ت پس سلام کیا مین نے آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدمؑ نے پھر کہا
مرحبا ساتھ بیٹے نیک بخت کے اور پیغمبر صالح کے ف ع تعریف کی آدمؑ نے اور تمام انبیاؑ نے کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرتؐ کی ساتھ نیکبختی کے پس معلوم
ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہے اور شامل ہے تمام خصلتون خیر کو اسلئے کہا گیا ہے کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اُس چیز کے کہ لازم ہو اُسپر قسم حقوق اللہ اور
حقوق العباد سے اور پروردگار تعالیٰ نے بھی کتاب مجید مین وصف کیا ہے انبیا کو ساتھ صلاح کے کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پھر اوپر
لیگئے مجھکو جبرئیلؑ یہان تک کہ آئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کھولنے کی پس کہا گیا کون ہے کہا جبرئیلؑ نے کہ جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے
ساتھ تمھارے کہا محمدؐ ہین کہا گیا تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے یعنی بلانیکے لئے کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پھر کھولا گیا دروازہ پس جبکہ
پہونچا مین دوسرے آسمان پر ناگہان یحییٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کھڑے تھے اور وہ دونون بیٹے خالا کے ہین آپس مین یعنی اسلئے کہ بہن مریمؑ کی بیچ گھر زکریاؑ والد
یحییٰ کے تھین اور اسی سبب سے زکریاؑ کفالت مریم کی کرتے تھے کہا جبرئیلؑ نے کہ یحییٰ ہین اور یہ عیسیٰ ہین پس سلام کر انکو پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا
دونون نے یعنی اچھی طرح پھر کہا دونون نے مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیلؑ طرف تیسرے آسمان کے پس کھلوایا گیا دروازہ کہا گیا
کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا انکو
پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین یعنی تیسرے آسمان مین ناگہان یوسفؑ کھڑے تھے کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ یوسفؑ ہین پس سلام کرو
انکو پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیلؑ یہان تک کہ آئے چوتھے آسمان پر پس کھلوایا
دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا کوئی طرف اُسکے کہا ہان کہا گیا مرحبا انکو
پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پھر جبکہ پہونچا مین یعنی اُس آسمان مین پس ناگہان ادریسؑ تھے پس کہا جبرئیلؑ نے یہ ہین ادریسؑ پس سلام کرو انکو
پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو ت ح اگرچہ ادریسؑ آنحضرتؐ کے دادا اونمین سے ہین لیکن
انبیا سب بھائی آپس مین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدمؑ اور ابراہیمؑ کا مشہور تر اور روشن تر تھا انھون نے ابن صالح کہا ت پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیلؑ طرف
پانچوین آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی
طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہونچا مین پس ناگہان ہارونؑ تھے کہا جبرئیلؑ نے یہ ہارونؑ ہین پس
سلام کرو انکو پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو یہان تک کہ آئے چھٹے آسمان پر
پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیلؑ نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا طرف اُنکے
کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس جب پہونچا مین اُس آسمان مین تو ناگہان موسیٰؑ تھے کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ موسیٰؑ ہین پس سلام کرو انکو
پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پس جبکہ بڑھا مین آگے کو روئے موسیٰؑ کہا گیا واسطے اُنکے

کہ کس چیز نے رلایا تجھکو کہا موسیٰ نے کہ رو دیا مین اسواسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بھیجا گیا پیچھے میرے کہ داخل ہونگے بہشت مین اُسکی امت سے زیادہ اُن لوگون سے
کہ داخل ہونگے اُسمین میری امت سے ف ح علمانے لکھا ہی کہ نہین تھا رونا موسیٰ کا بسبب حسد انکے کے اور فضیلت پیغمبر ہمارے کیلئے اور انکی امت کے اسلئے کہ
حسد برائی عوام مومنین سے اور نکالا نہ گیا ہو اُنمین سے اُس جہان مین پس کیونکر سرزد ہوا اُس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اسکو خدای تعالی نے اور کلام کیا
ساتھ اسکے اور رونا انکی باتین کہین ایسی بلکہ رونا اس سبب سے تھا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سے اجر کہ مرتب ہوتے اسپر درجات بسبب واقع ہونیکے انکی امت مخالفت
اوامر کے اور نہ بجالانا حکمونکا کہ موجب نقصان اجر انکے کا ہوا کہ اُس کے نقصان حضرت موسیٰ کے ثواب کا لازم آیا اسلئے کہ ہر پیغمبر کے لئے ثواب اُس شخص کا
ہوتا ہی کہ متابعت اسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ روئے اپنی امت کے حال پر از راہ شفقت کے بسبب اسکے کہ انھون نے فائدہ نہ اُٹھایا انکی متابعت
سے باوجود بڑی عمرونکے جیسے کہ فائدہ اُٹھایا اس امت مرحومہ نے اپنے پیغمبر کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمرونکے اور نہ ہوئی کثرت انکی اس امت کی
کثرت کو چونکہ رکھی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکے دلونمین بہ نسبت اپنی امت کے زیادہ اور روئے نہیں وے موسیٰ از راہ رحم کے اپنی امت پر اس ساعت مین
کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تھا شاید کہ حق سبحانہ رحم کرے اُنپر بسبب برکت اس ساعت کے اور بعضون نے کہا کہ مقصود موسیٰ کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر
کے دل کا تھا اس سبب سے کہ تابع انکے بہت ہین اور داخل ہونگے بہشت مین زیادہ بہ نسبت اُن لوگونکے کہ داخل ہونگے اسمین اور امتونمین سے اور کہنا موسیٰ کا
کہ ایک لڑکا بھیجا گیا بعد میرے یہ از راہ انکی حقارت کے نہین بلکہ از راہ بڑا جانے قدرت اور کرم پروردگار کے کہا کہ کیا اُسکی قدرت ہی کہ اس سن مین یہ
کچھ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکے وہ نہین ملا اور ممکن ہی کہ غلام کہنا اسلئے ہو کہ تھے حضرت وقت گذرنیکے انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون
اُنکی کے دنیا مین اور گذرنے زمانہ کے انپر عالم برزخ مین ت پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کھلوایا جبرئیل نے دروازہ پس
کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور بھیجا گیا تھا کوئی طرف انکے کہا ہان کہا گیا مرحبا
انکو پس اچھا آنا آیا پس جبکہ پہونچا مین اس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ باپ ہین تمھارے ابراہیم پس سلام کرو انکو
پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو ف ع کہا حافظ سیوطی رح نے کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے
دیکھنے پر آسمانونمین باوجود اسکے کہ بدن انکے قبرونمین مین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہ کہ ارواح انکی متشکل ہوئین تھین بدنونکی صورتونمین یا حاضر ہوئے تھے بدن انکے
حضرت کی ملاقات کے لئے اس رات مین واسطے تعظیم انکی کے اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتھ ہر نبی کے انبیاء مذکورین مین سے کس سبب سے
تھا اور حکمت کیا تھی اسمین اور مشہور تر یہ ہی کہ یہ سبب تفاوت انکی کے تھا درجات مین اور تفصیل اسکی ابن ابی حمزہ نے یون لکھی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتھ پہلے آسمان کے
اس سبب سے تھی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کے پس مناسب ہوا ہونا انکا پہلے آسمان پر اور عیسیٰ کو خصوصیت ساتھ دوسرے آسمان کے اسلئے ہوئی
کہ بہ نسبت اور انبیا کے زمانہ انکا بہت قریب ہی ہمارے نبی کے زمانہ سے اور قریب انکے یوسف تھے اسلئے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت انکے
اور ادریس چوتھے آسمان مین تھے بسبب فرمانے اللہ تعالی کے ورفعناہ مکانا علیا اور چوتھا آسمان ساتونمین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب
ہونے بھائی اپنے کے تھے اور موسیٰ اوپر اس سے تھے بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ تعالی کے اور ابراہیم اوپر انکے اسلئے کہ وہ افضل انبیا کے ہین بعد نبی ہمارے کے
کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیاء علیہم السلام کے کہ وہ کہان تھے پس شاید وہ بھی موجود ہون آسمانونمین بمناسبت مقام اپنے کے اور ذکر کیا گیا ہی آسمانمین
مگر ایک ایک مشہور انبیاء مین سے اور اکتفا کیا ساتھ ذکر انکے کے باقی بزرگوارونمین سے ت پھر اُٹھایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کے ف سدرہ نام ایک درخت کا ہی
ساتوین آسمانمین اور جڑ اسکی ساتوین آسمان مین ہی اور سدرہ لغت مین بیر کے درخت کو کہتے ہین اور منتہی اسکو اس سبب سے کہتے ہین کہ علوم خلائق کے قسم ملائکہ
وغیرہ کے اُسی تک پہونچتے ہین اور کوئی اُس سے گذرا نہین سوائے ہمارے پیغمبر صلعم کے ؎ چنان گرم در تیہ قربت براند کہ در سدرہ جبرئیل از وباز ماند ت پس

ناگہان پیر اسکے مانند مشکون ہجر کے تھے اور ناگہان پتے اسکے مانند کانون ہاتھیونکے ف ح لفظ قلال کے زبر اور ی کے زیر سے جمع قلہ کی ہے جیسے کہ
دیگہ جمع دیگ کی اور تشبیہ بقدر فہم عوام کے ہے ورنہ قیاس عقل کے ہے ورالاثر ایا انکا حد حصر سے باہر ہے ترجمہ کہا جبرئیل نے یہ سدرۃ المنتہی ہے ف ح مقصود جبرئیل کو
یا تو معلوم کروانا اس مقام کا تھا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتھ پہونچنے کے اس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہے یا مقصود عذر کرنا تھا
اپنی مفارقت کا اور آنحضرت کی مصاحبت سے رہ جانیکا سو بگفتا فراتر مجالم نماند ۔ بماندم کہ نیروی بالم نماند ۔ اگر یک سر موی برتر پرم ۔ فروغ تجلی بسوزد پرم
پس ناگہان وہان چار نہرین تھین دو نہرین چھپی ہوئی اور دو نہرین ظاہر کہا مین نے کیا ہین یہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی اے جبرئیل کہا جبرئیل نے
ای پہ دو نہرین چھپی ہوئی بہشت مین ہین ف ح طیبی نے کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چھپی ہوئی اس سبب سے کہتے ہین کہ بہشت مین جاری
ہین پس سے باہر نہین نکلین اور بعضے کہتے ہین کہ اس سبب سے باطن کہتے ہین کہ عقلین انکے وصف کی کنہ کو نہین پہونچتین ت اور ای پہ دو نہرین ظاہر پس نیل اور فرات
ف ح ظاہر یہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہے اور بحکم حدیث کے وہ سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہین اور زمین پر پڑتی ہین اور روان ہوتی ہین اس مین
اور بعضون نے کہا کہ یہ قبیل تشبیہ کے سے ہے کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کے پانی کے سے ہے یا قبیل موافق اسماکے سے ہے یعنے
جیسے یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہے ایسی ہی بہشت مین بھی دو نہرین ہین کہ نام انکا نیل و فرات ہے واللہ اعلم ت پھر دکھایا گیا میرے لئے
بیت المعمور کہ ف ح وہ ایک خانۂ خدا ہے ساتوین آسمان مین محاذی خانۂ کعبہ کے کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اسکا زمین پر تو سیدھا خانۂ کعبہ ہی پر
آنکر پڑے اور ذکر اسکا اگلی حدیث مین آتا ہے ترجمہ پھر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودھ کا اور ایک باسن شہد کا یعنے تاکہ
اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون انمین سے پس لیا مین نے دودھ پس کہا جبرئیل نے کہ دودھ فطرت ہے ف ح یعنے دین اسلام کہ مخلوق ہین لوگ
اسپر کہا علمانے کہ دودھ اس عالم مین مثال دین اور علم کے ہے یہان تک کہ اگر کوئی خواب مین دیکھے کہ دودھ پیتا ہون تو تعبیر اسکی یہ ہوئی کہ دین اور علم سے منتفع
اور محظوظ ہوئیگا بمناسبت اسکے کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہے اور بسبب اچھی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونے اسکے ت تو ہوگا
اس فطرت پر اور امت تیری ف ع اور اسی پر شراب ہے ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہے اور اور حدیث مین آیا ہے کہ کہا جبرئیل نے کہ اگر تو شراب
پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اس زمانہ مین مباح تھی خصوصاً شراب جنت لیکن تعبیر اسکی اس جہان مین یہی تھی اور شہد اگرچہ شیرین
اور شفا دینے والا ہے لیکن لطافت دودھ کی اور گوارا ہونا اسکا زیادہ اس سے ہے اور حدیث آئندہ مین ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو ظرف شراب اور
دودھ کے مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تھا اور حدیث آئندہ مین آیا ہے کہ وقت آنیکے مسجد اقصی
مین تھا اور ظاہر یہ ہے کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودھ کے اور اوپر آسمان کے باسن شراب اور دودھ اور شہد کے لائے ہون
واللہ اعلم ت پھر فرض کی گئی مجھپر نماز یعنے پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پھرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
ف ع یعنی بعد گذرنیکے ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہے ترمذی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سے شب معراج مین پس کہا اے محمد صلعم
کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو انکو کہ جنت اچھے میٹھے اور شیرین پانی کی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور درخت بونے اسکے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہے ت پس کہا موسی نے ساتھ کس عبادت کے حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا مین ساتھ پچاس نمازونکے ہر دن مین یعنی اور
رات مین کہا موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکیگی پچاس نمازین یعنے عادۃً یا بسہولۃً بسبب ضعف
یا کسل کے قسم اللہ کی آزمایا ہے مین نے لوگونکو پہلے تمہارے اور دریافت کیا ہے کہ اٹھانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہے انکی طبیعتون پر اور
علاج کیا ہے مین نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوئے باوجودیکہ وہ قوی تھے بہ نسبت تمہاری امت کے پس تمہاری

امت تیری نہ ادا کر سکے گی اتنی نمازیں پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی کی واسطے امت اپنی کے
پس پھر گیا میں یعنی اپنے رب کی طرف دوبارہ پس موقوف و کم کیں مجھ سے دس نمازیں اور رہ گئیں چالیس ہیں پس پھر آیا میں طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے
مانند اس کلام کے کہ کہا تھا پہلی بار کہ تیری امت نہیں ادا کر سکے گی چالیس نمازیں اور میں آزما چکا ہوں لوگوں کو پس پھر جا اور تخفیف چاہ پس پھر گیا میں درگاہ
رب میں پس کم کیں مجھ سے اور دس نمازیں اور تیس رہیں پس آیا میں نزدیک موسیٰ کے پس کہا مانند اسکے کہ کہا تھا پس پھر گیا میں پس کم کیں مجھ سے دس
نمازیں اور بیس رہیں پس آیا موسیٰ کے پاس پس کہا مثل پہلے کلام کے پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ دس نمازوں کے ہر روز پس آیا میں موسیٰ کے
پاس پس کہا مانند اسی کلام کے پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ پانچ نمازوں کے ہر روز کہا موسیٰ نے کہ بلا شبہ امت تیری یعنی اکثر انکے نہیں طاقت
رکھینگے پانچ نمازوں کی یعنے انکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق میں نے آزمایا ہے لوگوں کو پہلے تجھ سے اور علاج کیا میں نے بنی اسرائیل کا
سخت تر علاج یعنی اور اس سے کم بھی نہ ادا کر سکے پس پھر جا واپنے پروردگار کی طرف اور سوال کر واسطے تخفیف کا اپنی امت کے لئے
ف کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نے آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تھا انھوں نے
کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے ورنہ کاہے کو تکرار کرتے پس صادر ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اس پر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اسلئے کہ جو چیز واجب
ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اُس میں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو
بعضوں نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں پھر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا انکو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعضے احکام منسوخ
ہوئے ہیں **ق** کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہاں تک کہ شرم زدہ ہوا میں یعنے کثرت سوال سے اب نہیں جا سکتا میں
طلب تخفیف کے لئے اگرچہ ظن ہے امت کے نہ محافظت کر سکنے کا ولیکن راضی ہوں میں یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہوں میں امر الٰہی کو یا سونپتا ہوں میں کار اپنا اور
کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نے پس جس وقت گذرا میں اُس مقام سے آواز دی آواز دینے والے نے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور
جاری کیا میں نے فرض اپنا یعنے اول اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار ترجمہ اسکا آگے آتا ہے **وعن**
ثابت البنانی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت بالبراق وھو دابۃ ابیض طویل فوق الحمار ودون
البغل یقع حافرہ عند منتھی طرفہ فرکبتہ حتی اتیت بیت المقدس فربطتہ بالحلقۃ التی تربط بھا
الانبیاء قال ثم دخلت المسجد فصلیت فیہ رکعتین ثم خرجت فجاءنی جبرئیل باناء من خمر واناء من لبن
فاخترت اللبن فقال جبرئیل اخترت الفطرۃ ثم عرج بنا الی السماء وساق مثل معناہ قال فاذا انا بادم فرحب
بی ودعا لی بخیر وقال فی السماء الثالثۃ فاذا انا بیوسف اذا ھو قد اعطی شطر الحسن فرحب بی ودعا لی بخیر ولم یذکر
بکاء موسی وقال فی السماء السابعۃ فاذا انا بابراھیم مسندا ظھرہ الی البیت المعمور واذا ھو یدخلہ کل یوم سبعون الف
ملک لا یعودون الیہ ثم ذھب بی الی السدرۃ المنتھی فاذا ورقھا کاذان الفیلۃ واذا ثمرھا کالقلال فلما غشیھا من
امر اللہ ما غشی تغیرت فما احد من خلق اللہ یستطیع ان ینعتھا من حسنھا واوحی الی ما اوحی ففرض علی خمسین
صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ فنزلت الی موسی فقال ما فرض ربک علی امتک قلت خمسین صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ قال ارجع
الی ربک فسلہ التخفیف فان امتک لا یطیق ذلک فانی بلوت بنی اسرائیل وخبرتھم قال فرجعت الی ربی فقلت
یا رب خفف علی امتی فحط عنی خمسا فرجعت الی موسی فقلت حط عنی خمسا قال ان امتک لا یطیق ذلک فارجع

إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى حَتَّى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلَوٰةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلَوٰةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہ روایت کرتے ہیں انس رض سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا میرے پاس براق اور براق چارپایہ تھا سفید دراز نہیں بہت فرمایا جیسے کہ فرمایا گدھے سے اونچا اور نیچا خچر سے پڑتا تھا سم اسکا نزدیک تمام ہونے نگاہ اسکی کے پس سوار ہوا میں اسپر یہاں تک کہ آیا میں بیت المقدس میں پس باندھا میں نے براق کو ساتھ اس حلقہ دروازہ مسجد کے کہ باندھتے تھے اس سے انبیا یعنی اپنے براق کو نکلوا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوا میں مسجد اقصی میں **ف** ع اسقدر اسرار پر تو اجماع سب علما کا ہے اور اختلاف معتزلہ کا ہے بیچ اسرا کے آسمانتک بنا بر منع ہونے خرق والتیام کے تبعیت کلام کے **ت** پس پڑھیں میں نے اس میں دو رکعتیں **ف** ع یعنے تحیۃ المسجد اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وہ نماز ہے کہ جس میں آنحضرت صلعم امام ہوئے اور انبیا مقتدی پس راوی نے ذکر آنحضرت صلعم کی امامت کا نہیں کیا بسبب اختصار کے یا نسیان کے جیسے کہ پہلی حدیث میں ذکر مسجد کے داخل ہونے کا بھی فوت ہوا **ت** پھر نکلا میں یعنے مسجد سے پس لائے میرے پاس جبرئیل ع باسن شراب کا اور باسن دودھ کا **ف** ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کے ہو **ت** پس اختیار کیا میں نے دودھ کو پس کہا جبرئیل ع نے کہ اختیار کیا تو نے فطرۃ کو یعنے دین اسلام کو پھر چڑھایا ہمکو طرف آسمان کے **ف** ع لفظ عرج ساتھ زبر عین اور ر کے ہے جیسے کہ ذکر کیا اسکو نووی اور سیوطی نے پس فاعل جبرئیل ہیں یا رب الجلیل بسبب فرمانے آنحضرت صلعم کے لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجھکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی اور ممکن ہے یہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کے اور ایک نسخہ میں ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنے چڑھایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت رض نے حدیث انس رض سے مانند معنی حدیث سابق کے کہ گذری ساتھ روایت قتادہ کے انس رض سے چنانچہ بیان کرتا ہے اسکو کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے یا ثابت رض نے یا انس رض نے بطریق مرفوع کے پہلے آسمان میں گذرا آدم ع پر پس مرحبا کہا مجھکو یعنے بعد جواب سلام کے کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطے میرے ساتھ خیر کے اور فرمایا بیچ آسمان تیسرے کے پس ناگہان ملا میں ساتھ یوسف ع کے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث میں بھی اسیطرح تھا ناگہان یوسف تحقیق دیئے گئے ہیں آدھا حسن پس مرحبا کہا مجھکو اور دعا کی خیر کی میرے لئے **ف** ع اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد آدھے حسن سے یہ ہے کہ بہ نسبت اپنے زمانے کے لوگوں کے حسن کے آدھا حسن رکھتے تھے اور کہا بعض حفاظ نے ہمارے مشائخ متاخرین معتبرین میں سے کہ آنحضرت صلعم احسن تھے یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے اسلئے کہ نہیں نقل کیا گیا ہے کہ یوسف ع کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تھا اسقدر کر دیتا تھا اسکو مثل آئینہ کے کہ اس میں سامنے کی چیزیں معلوم ہونے لگتیں اور ہمارے نبی صلعم کی صورت کا یہ حال نقل کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالی نے پوشیدہ رکھا تھا انکے صحابہ سے بہت اس جمال روشن میں سے اسلئے کہ اگر ظاہر ہوتا انکے لئے تو نہ دیکھ سکتے طرف انکے کا قال بعض المحققین اور حضرت یوسف ع کے حال میں سے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا انتہے علاوہ اسکے یہ کہ بعضوں نے یہ بھی معنی اسکے کہے ہیں کہ دیئے گئے تھے یوسف ع حسن میں یعنے بہ نسبت آنحضرت ع کے حسن کے وہ آدھا حسن رکھتے تھے کذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ رض نے لکھا ہے کہ بالجملہ ثابت ہوا ہے بیچ شان یوسف ع کے وہ صباحت انکی کے ایسے مضمون کہ ذہن میں ڈالتے ہیں یہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکھتے تھے چنانچہ ابھی قصہ معراج میں ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ پہونچا میں ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تھا اور زیادہ تھا خلق اللہ سے حسن میں جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستاروں کے پھر ترمذی ایک حدیث لایا ہے اپنے جامع میں انس رض سے کہ نہیں بھیجا اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبرو اور خوش آواز اور ہے

پیغمبر تمھارا خوب رو زیادہ اور خوش آواز زیادہ سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہو بات ہم غیر آنحضرت صلعم کے جیسے کہ بعضون نے کہا ہے کہ کلام کرنا لا عموم
خطاب مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نے شرح شمائل مین کہا ہے کہ تمام ایمان مین سے آنحضرت صلعم پر یہ ہے کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر صورت
کسی آدمی کے حسن و لطافت اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت صلعم مین جیسے کہ بیچ باطن سیرت کسی کے جمع نہین ہوا فضل و کمال اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین
اسلئے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہے اور حد او رضابطہ بیچ وصف آنحضرت کے یہ ہے کہ جو کچھ کہ سوائے مرتبہ الوہیت کے ہے قسم فضل و کمال سے سب حضرت کے لئے
ثابت ہے اور کوئی آدمی کامل تر اُنسے اور برابر اُنکے نہین ہے **رباعی** کسی بحسن و بلاغت بیار ما نرسد ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ہزار سکہ ببازار کائنات
زنند یکی بخوبی صاحب عیار ما نرسد صلی اللہ علیہ و آلہ بقدر حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالات اور نہین ذکر کیا یعنے ثابت رض نے اس سے اس حدیث مین و نا موسی کا
یعنے جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنے زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کے پس ناگہان دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام
کو اس حال مین کہ لگائے ہوئے ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کے اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتے ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے نہین داخل
ہوتے وہ پھر دوسری بار اُس مین یعنے ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتے آتے ہین پہلونکی نوبت پھر نہین پہونچتی بسبب کثرت اُنکی کے پھر لیگئے مجھکو
طرف سدرۃ المنتہی کے پس ناگہان پتی اُسکی مانند کانون ہاتھیونکے تھی اور ناگہان پھل اُسکے مانند مٹکونکے پس جبکہ ڈھانک لیا سدرہ کو حکم خدا سے اُس چیز نے
کہ ڈھانکا ف ع بعضون نے کہا فرشتونکے بازوونکے انوار نے ڈھانکا اور بعضون نے کہا سونے کی ٹڈیون نے یا اور رنگ برنگ کی چیزون نے
کہ معلوم نہین وہ کیا تھین اور ظاہر تر یہ ہے ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سے طرف مرتبہ عالی کے پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کر سکتا صفت
اُسکا بسبب کمال خوبی اُسکی کے اور وحی بھیجی طرف میرے حق سبحانہ تعالی نے جو کچھ کہ بھیجی ف ح سوائے خدا اور رسول کے کوئی نہین جانتا اور بہت اچھی اور احتیاط
کی بات بھی ہے کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکھین درپے اسکے بیان اور تفسیر کے نہون ت پس فرض کی گئین مجھ پر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس
اُترا مین بلندی اُس مقام سے اور پہونچا طرف موسی کے کہ اُس آسمان مین کہ وہ تھے پس کہا موسی نے کہ کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا
مین نے کہ فرض کین مجھ پر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ ت کہا موسی نے کہ پھر جا طرف پروردگار اپنے کے اور
سوال کر اس سے تخفیف کا اسلئے کہ تیری امت نہین طاقت رکھے گی پس تحقیق مین نے آزمایا ہے بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہے اُنکا فرمایا حضرت نے
پھر گیا مین طرف پروردگار اپنے کے اور عرض کیا مین نے کہ اے پروردگار میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میری
امت کے کین پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہ ہے کہ خمسا فخمسا یعنی پانچ کم کین پھر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ
روایت عشر کی اختصار ہے روایت خمسا سے اور مؤید ہے اِسکو قول حضرت کا ت پس پھرا مین طرف موسی کے اور کہا مین نے کہ کم کین مجھسے پانچ نمازین
کہا موسی نے کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکھے گی اُسکی یعنی مقدار باقی کی بھی پس پھر جا طرف رب اپنے کے اور سوال کر اُس سے تخفیف کا فرمایا حضرت
نے پس ہمیشہ آمد و رفت کی مین نے بیچ درمیان رب اپنے کے اور درمیان موسی کے یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تھین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک کہ فرمایا اللہ تعالی نے
اے محمد صلعم تحقیق یہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطے ہر نماز کے ثواب دس نماز کا ہے یعنے حکماً اور اعتبار آپس اس حساب سے
یہ حکم پچاس نماز کا رکھتے ہین جسنے قصد کیا نیکی کرنے کا پھر نکیا اُسکو یعنی بسبب مانع شرعی کے یا عذر عرفی کے لکھی جاتی ہے اُسکے لئے وہ نیکی کہ قصد اُسکا
کیا تھا ایک نیکی یعنے ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنے بعد اُسکے قصد کرنیکے لکھی جاتی ہے وہ نیکی اُسکے لئے دہ چند ف ع ح یعنے
ثواب دس نیکیونکا بسبب ملانے قصد قلب کے طرف مباشرت عمل قالب کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها اور یہ ادنی درجہ
ہے تضاعف کا بیچ غیر حرم کے اور اور حدیثون مین کہ اُس سے بھی مضاعف کرتے ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اُس سے بمقدار صدق و اخلاص کے

ترجمہ اور جسنے قصد کیا برائی کا یعنی اور ارادہ مصمم اُسکے کرنیکا کیا نہیں پھر نہ کیا اُسکو یعنی پس ترک کیا اسکو بغیر باعث کے یا بسبب مباح سے بخلاف اسکے کہ ترک کیا اسکو اللہ کے لئے نہیں لکھی جائیگی اسکے لئے یہ برائی مذکور کچھ ف۔ ع لیکن اگر ترک کیا اُسکو اس حال مین کہ عزم کیا تھا اُسکے کرنیکا تو وہ دو حال سے خالی نہین اگر ترک کیا تھا اسکو اللہ تعالی کے لئے تو شک نہین ہے کہ اسکی لکھی جائیگی اسکے لئے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تھا اُسکو کسی غرض فاسد کے لئے تو لکھی جائیگی اسکے لئے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہے ساتھ اسکے بہت علمانے ہیں لکھی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اُسکے لئے ایک ہی ف۔ ع اسلئے کہ برائی نہین مضاعف ہوتی بحسب کمیت کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا وھم لا یظلمون اس میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ عدل ہے جیسے کہ مضاعف ہونا فضل ہے ف۔ ت فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس اترا مین اُس مقام عالی سے یہانتک کہ پہونچا مین طرف موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پس خبر دی مین نے انکو اس امر کی پس کہا موسی نے پھر جا اپنے پروردگار کی طرف پس سوال کر اُس سے تخفیف کا یعنی تا پانچ سے بھی کم کرے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مین نے تحقیق رجوع کی مین نے طرف پروردگار اپنے کے کتنے ہی بار یہانتک کہ حیا کی مین نے اُس سے نقل کی یہ مسلم نے د عن ابن شہاب عن انس قال کان ابو ذر یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرج عنی سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبرئیل ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم ثم جاء بطست من ذھب ممتلئ حکمۃ وایمانا فافرغہ فی صدری ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی فعرج بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبرئیل لخازن السماء افتح قال من ھذا قال ھذا جبرئیل قال ھل معک احد قال نعم معی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارسل الیہ قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنیا اذا رجل قاعد علی یمینہ اسودۃ وعلی یسارہ اسودۃ اذا نظر قبل یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت لجبرئیل من ھذا قال ھذا ادم وھذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ فاھل الیمین منھم اھل الجنۃ والاسودۃ التی عن شمالہ اھل النار فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی حتی عرج بی الی السماء الثانیۃ فقال لخازنھا افتح فقال لہ خازنھا مثل ما قال الاول قال انس فذکر انہ وجد فی السموات ادم وادریس وموسی وعیسی وابراھیم ولم یثبت کیف منازلھم غیر انہ ذکر وجد ادم فی السماء الدنیا وابراھیم فی السماء السادسۃ قال ابن شہاب فاخبرنی ابن حزم ان ابن عباس وابا حبۃ الانصاری کانا یقولان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عرج بی حتی ظھرت لمستوی اسمع فیہ صریف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرض اللہ علی امتی خمسین صلوۃ فرجعت بذلک حتی مررت علی موسی فقال ما فرض اللہ لک علی امتک قلت فرض خمسین صلوۃ قال فارجع الی ربک فان امتک لا تطیق فراجعنی فوضع شطرھا فرجعت الی موسی فقلت وضع شطرھا فقال راجع ربک فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت فراجعت فوضع شطرھا فرجعت الیہ فقال ارجع الی ربک فان امتک لا تطیق ذلک فراجعت فقال ھی خمس وھی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسی فقال راجع ربک فقلت استحییت من ربی ثم انطلق بی حتی انتھی بی الی سدرۃ المنتھی وغشیھا الوان لا ادری ما ھی ثم ادخلت الجنۃ فاذا فیھا جنابذ اللؤلؤ واذا ترابھا المسک متفق علیہ اور روایت ہے ابن شہاب یعنی زہری سے کہ نقل کی انس سے کہا تھے ابوذر حدیث کرتے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھولی گئی مجھ سے چھت میرے گھر کی اس حال مین کہ مین مکہ

مین تھا ف ع ح لفظ فرج صیغہ ماضی مجہول ہے تخفیف اور تشدید سے بھی کہا ہی فرج اور تفریج سے بمعنی شق اور کشف کے یعنی ازالہ کیگئی اور روایتین بیچ
تعین مکان کہ سرا کے مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسے کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت
ام ہانی اور یہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال مین جیسے کہ فتح الباری مین کہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر مین سوئے تھے اور اُسکا اپنا بیت
فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکے اُسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چھت اُنکے گھر کی پھاڑ کر حضرت صلعم کو کعبہ کے پاس لایا اور حضرت
لیٹ رہے اس حال مین کہ اثر نیند کا کچھ باقی تھا پھر نکالا آپکو حطیم سے طرف دروازہ مسجد کے اور آپکو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی کو لیگیا ت پس اُترے
جبرئیل اور کھولا سینہ میرا پھر دھویا اُسکو آب زمزم سے پھر لائے جبرئیل ایک لگن سونے کا بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا جو کچھ کہ لگن مین تھا میرے
سینہ مین پھر ڈھانکے یا میرے سینہ کو یعنے ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہے لیکن ظاہر یہان یہ تھا کہ دھونا قلب مبارک کا سونے کی
لگن مین تھا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سے اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلے دھو چکے تھے آب زمزم سے بعد اُسکے لائے لگن بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور
ڈالا گیا سینہ مبارک مین فتامل ت پھر پکڑا جبرئیل نے ہاتھ میرا اور لے چڑھے مجھکو طرف آسمان کے ف ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصے
مین نہین ہی اسی سبب سے گئے ہین بعضے اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کے تھی اور سواری براق کی اسرا مین تھی واللہ اعلم ت پس جبکہ پہونچا مین طرف
آسمان نیچے کے کہا جبرئیل نے واسطے داروغہ آسمان کے کہ کھول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اُسنے کون ہی یہ کہا یہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نے کہ کیا ہی ساتھ تیرے
کوئی کہا جبرئیل نے کہ ہان میرے ساتھ محمد ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا اُسنے کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی اُنکی طرف یعنی بُلانے کے لئے کہا جبرئیل نے کہ ہان پس جبکہ
کھولا دروازہ چڑھے ہم اُس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ اُنکے داہین طرف کئی ایک شخص تھے یعنے اُنکی اولاد مین سے اور بائین طرف اُنکے
کئی ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتے تھے داہین طرف اپنے ہنستے تھے یعنی اسلئے کہ دیکھتے وہ چیز کہ باعث خوشی کی تھی یعنی جنتی ہونا انکا اور جسوقت کہ
دیکھتے بائین طرف اپنے روتے یعنی بسبب دوزخی ہونے اُنکے کے پس کہا بعد سلام اور رد سلام کے مرحبا نبی صالح کو اور بیٹے صالح کو کہا مین نے جبرئیل کو
کہ کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ یہ آدم ہین اور یہ اشخاص داہین طرف اُنکے اور بائین طرف اُنکے روحین ہین اُنکی اولاد کی پس داہنی طرف والی
ان مین سے بہشتی ہین اور یہ روحین کہ بائین طرف اُنکے ہین دوزخی ہین پس جب دیکھتے ہین داہنی طرف اپنے ہنستے ہین اور جب دیکھتے ہین بائین
طرف اپنے روتے ہین ف ع کہا قاضی نے آیا ہی کہ روحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور روحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین مین پس
کیونکر جمع کیگئین آسمانمین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال کہ کہتا ہی کہ روحین پیش کیجاتی ہون آدم علیہ السلام پر بعض اوقات مین پس جسوقت آنحضرت
گئے ہون وہ وقت پیش ہونے روحون کا ہو اور احتمال ہی کہ روحین دیکھی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تھین بدنونمین جب تک اور وہ پیدا کیگئی
ہین پہلے بدنونکے اور جگہہ اُنکے رہنے کی داہین بائین طرف آدم کے ہو اور وہ جانتے تھے انجام کار اُنکا پس قول آنحضرت صلعم کا قسم بنیہ عام
مخصوص ہی واللہ اعلم ت یہان تک کہ لیگئے مجھکو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطے داروغہ اُسکے کے کہ کھول دروازہ پس کہا
جبرئیل کے لئے اُسکے داروغہ نے مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا اول آسمان کے داروغہ نے کہ کون ہی اور تیرے ساتھ کون ہی الخ کہا انس نے پس ذکر
کیا یعنی آنحضرت صلعم نے یا ابوذر نے بطریق مرفوع کے اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت صلعم نے پایا آسمانونمین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم علیہم السلام کو
اور نہین بیان کی ابوذر نے یا آنحضرت نے کیفیت منازل و مقام اُنکے کی سوای اسکے کہ ذکر کیا یا آدم کو پہلے آسمانمین اور ابراہیم کو چھٹے آسمان مین
ف ع یہ موافق ہی روایت شریک کی انس سے اور روایات تمام سوا اسکے نہین غیر اسکے ہی اور وہ یہ ہی کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس اگر کہے تو
کہ متعدد ہی معراج تو کچھ اشکال نہین والا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے

ساتھ بیت المعمور کے اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلاخلاف اور علاوہ اسکے یہان کہا کہ نہین کیفیت بیان کی انکے منازل مقام کی بیچ روایت بیان کرنیوالونکی آیج ہوگی درحال کہ بیچ تعین آسمانونکے اور دیکھنے انبیا کے کچھ تھوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویونکے ہی یا ہو سکتا ہی کہ دونون آسمانونمین دیکھا ہو فقد برئت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجھکو ابن حزم نے کہ تحقیق ابن عباسؓ اور ابا حبہ تھے کہتے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے پھر اوپر لیجایا گیا مجھکو یہان تک کہ چڑھا مین ایک مکان بلند ہموار پر سنتا تھا مین اُسمین آواز قلمون کے لکھنے کی کہ فرشتے اُنسے تقدیرین اور حکم الٰہی لکھتے تھے اور لوح محفوظ سے احکام الٰہی نقل کرتے تھے کہا بعضے محققین نے ہمارے علما مین سے کہ معنی یہ ہوئے کہ مین قائم ہوا ایسے مقام مین کہ پہونچا مین اُسمین بسبب بلندی مرتبہ کے طرف ایسی جگہہ کے کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوئے میرے لئے اوامر الٰہی اور تدبیر کرنی اسکی اپنی خلق مین قسم ہی اللہ کی یہ وہ مقام انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اس مین کسیکو اوپر اور کیفیت اُن قلمون کے سوای خدا اور رسول کے کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اثر سے نقوش اور حروف پیدا ہوتے ہین اور رسنے اور فولاد اسکی حقیقت مین دخل نہین اور بعضے متفلسفہ اسمین کچھ تاویلین کرکے ظاہر معنی سے خارج کرتے ہین اور طریقہ اسلام یہ ہی کہ اسکو حمل ظاہری پر کرین وجود قلم کے قائل ہون اور اسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی کے کرین **ت** اور کہا ابن حزم اور انس رضی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پس فرض کئیگئین میری امت پر پچاس نمازین پس پھرا مین اُسکو لیکر اور قصد رکھتا تھا اُسکے قبول کا یہان تک کہ گذرا مین موسیٰ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہارے تمہاری امت پر کہا مین نے فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰؑ نے پس پھر جا طرف اپنے رب کے یعنی اور سوال کر اُس سے تخفیف اسلئے کہ امت تیری طاقت نہین رکھیگی اسکی پس پھیرا مجھکو موسیٰؑ نے یعنے وہ ہوئے سبب پھرنے میرے کے طرف رب کے پس موقوف کین اللہ تعالیٰ نے بعض پچاس کے **ف** ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تھا کہ دس ہین یا دس ایسے کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بموجب اختلاف پہلے کے **ت** پس پھرا مین طرف موسیٰ کے اور کہا مین نے کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نے بعض انکی پس کہا کہ پھر جا کر عرض معروض کر اپنے رب سے اسلئے کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکھیگی اسکی پس پھر گیا مین یعنی طرف مکان اول کے پس خوب عرض معروض کی مین نے پس موقوف کین اور بعض انمین سے پس پھرا مین طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰؑ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کے اسلئے کہ تیری امت نہین طاقت رکھیگی اسکی پس خوب عرض و معروض کی مین نے پروردگار سے پس فرمایا **ف** ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہی اور معنی یہ ہین کہ پس فرمایا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر مراجعات مین **ت** کہ یہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین وہ پچاس ہین یعنی ثواب و جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے **ف** ع احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ نہین مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور یہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مین نے پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہی **ت** پس پھرا مین طرف موسیٰ کے پس کہا کہ عرض معروض کر اپنے رب سے پس کہا مین نے کہ شرم کی مین نے اپنے رب سے **ف** ع یعنی اسوقت کہ کہا مجھکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکے نہین ہی کوئی مانع تعدد مانع سے یعنی یہی شرم مانع ہوئی اور بار بار عرض کرنا اور نہ مانا رخصت کا کر کے پھرنا وغیر ذلک بھی مانع تھی اور باعث شرم **ت** پھر لیجایا گیا مجھکو یہان تک پہونچایا گیا مجھکو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے حالانکہ ڈھانکا تھا سدرۃ المنتہیٰ کو رنگون نے یعنی انوار کے یا طرح بطرح کے بازوؤن ملائکہ کے نہ یاد رکھا تھا نہین جانتا مین یعنی اب یا اسوقت بسبب تعجب ہونے نظر انکی کے حق کیطرف نہ مکانکی طرف کہ کیا ہی حقیقت ان رنگونکی پھر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اسمین تھے گنبد موتیونکے **ف** ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تھا مین بہشت مین کہ ناگہان اُسمین ایک نہر تھی کہ اُسکے دونون کنارونپر قبے تھے کاواک موتیونکے **ت** اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تھی **ف** ع یعنی خوشبو اُسکی مثل مشک کے ہی یا حقیقت مین مشک ہی اور بہشت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی بخاری اور مسلمؒ نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْتُهِيَ بِهٖ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنْ

الارض فیقبض منھا والیھا ینتھی ما یھبط بہ من فوقھا فیقبض منھا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال فراش من ذھب قال فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن لا یشرک باللہ من امتہ شیئا المقحمات رواہ مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خداؐ کو بھیجا گیا انکو طرف سدرۃ المنتہی کے اور سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان میں ہی **ف** ع کہا ایک شارح نے کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چھٹے آسمان میں ہی سدرہ اور صواب یہ ہی ساتوین آسمان میں ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویوں کے کہا قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثر کا کہا نووی رح نے ممکن ہی کہ تطبیق یون دیجاوے دونون روایتون مین کہ جڑ اسکی چھٹے آسمان مین اور شاخین اسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت بڑا ہی اور کہا خلیل نے کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہی چھا رہا ہی آسمانون اور بہشت پر **ت** طرف سدرہ کے پہونچتی ہی وہ چیز کہ چڑھائی جاتی ہی زمین سے یعنی اعمال اور ارواح مین پس لے لی جاتی ہی اُس سے یعنی بقدرت الٰہی بنے اسکے کہ ملائکہ اوپر اسکے جاوین اور طرف سدرہ کے پہونچتی ہی وہ چیز کہ نیچے اتاری جاتی ہی اسکے اوپر سے پس لے لی جاتی ہی اس سے **ف** ح یعنی اوامر اور احکام الٰہی پھر وہانسے لے لیتے ہین ملائکہ کہ وہان کھڑے ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسلئے اسکو سدرۃ المنتہی کہتے ہین اور سوا ہمارے پیغمبر خدا کے اُس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ گئے کہ وہان جگہ نہین ہی **نظم** برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن ۔ اسرا بعبدہ است عن المسجد الحرام ۔ تا عرصۂ وجود کہ اقصای عالم ست ۔ کانجا نجاست و نی جہت و نی نشان نہ نام ۔ سریست بس شگرف درانجا ہیچ ہان ۔ از آشنای عالم و جان ہر بس ازین مقام ۔ **ت** کہا یعنے پڑھا ابن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُسوقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اُس چیز نے کہ ڈھانکا **ف** ع یعنی ایسی چیز نے کہ اُسکی کنہ کو نہین پہونچ سکتے ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہی مقصود بڑائی اور کثرت اسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت صلعم کے قول سے لا ادری یہی ہی نہ حقیقت عدم علم و درایت کی اور راوی حدیث مین آیا ہی کہ اسکے ہر پتے پر فرشتہ کھڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سبز جانورونکی کہ اسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی سے رکھتے ہین **ت** کہا ابن مسعودؓ نے یعنی بیچ تفسیر ما یغشیٰ کے وہ پروانے ہین سونے کے **ف** ح یہ کہا باعتبار تشبیہ کے ان انوار کو کہ اترتے ہین عالم ملکوت سے تشبیہ دی ساتھ فراش کے ف کے زبر سے یعنی پرندہ مشہور کے گرد شمع کے پھرتا ہی یعنے پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملائکہ کے اور جلنے اور سرگردانی انکی کے اوپر نور اقدس حق تعالیٰ کے اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونے کی بھی آیا ہی اور یہ بھی بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہی اسلئے کہ درختونپر چلا یا کرتا انکر بیٹھتے ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سے ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد حقیقت سونیکی ہو اور قدرت الٰہی شامل سب چیزونکی ہی واللہ اعلم **ت** کہا ابن مسعودؓ نے بس دی گئین آنحضرتؐ کو شب معراج مین تین چیزین **ف** ح اور حقیقت مین جو کچھ کہ دئے گئے تھے آنحضرت صلعم اس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سے حد حصر سے باہر ہین ولیکن یہ تین چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعودؓ نے بسبب شرف و کرامت کے کہ تعلق امت سے رکھتی ہین **ت** دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت انکی اور دی گئین آیتین کہ اخیر سورۂ بقر مین ہین **ف** ع یعنی آمن الرسول سے اخیر سورہ تک اور مراد انکے دئے جانے سے دئے جانا قبولیت دعاؤں انکی کا ہی اور اگر کہے تو کہ ظاہر مین منافی ہی اُس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہی اُسوقت کہ جبرئیل بیٹھے تھے آنحضرتؐ کے پاس کہ سنی ایک آواز یعنی دروازہ کھلنے کی سی ہی اوپر سے پس سر اٹھایا جبرئیلؑ نے اور کہا کہ یہ فرشتہ ہی کہ اترا ہی طرف زمین کے نہین اترا تھا کبھی مگر آج پس اُسنے اسلام کیا اور کہا کہ خوش ہو ساتھ دو نورونکے کہ دئے گئین ہین وہ آپکو نہین دئے گئے کسی اور نبی کو پہلے تم سے فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورۂ بقر کی نہین پڑھو گے تم کوئی حرف ان دونو مین سے مگر کہ دئے جاوگے اسکو یعنے ثواب یا قبولیت دعاؤں انکے کی تو جواب اُسکا یہ دینگے کہ کچھ منافات نہین ہی اسلئے کہ دینا آسمان مین جملہ ان چیزونسے کہ وحی کی طرف بندہ اپنے کے وہ چیز کہ وحی کی بقرینہ دینے پانچون نمازونکے مقام اعلیٰ مین اور اترنا فرشتہ کا اُسکی زمین کی بیان

کرنیکے لئے تھا اور بشارت دینے کے لئے کہ جو تمکو یہ فضل چیز ملی ہے کسی نبی کو نہین ملی ہان ایک اور اشکال لازم آتا ہے کہ سورۂ بقرہ مدنی ہے اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہے پس اسکو یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورۂ بقر کا مستثنے ہے یعنی یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا پس بقرہ مدنی ہے باعتبار اکثر کے اور نقل کیا ابن ملک نے حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورۂ بقر کے وحی بھیجنے کا بلا واسطہ جبرئیل کے شب معراج مین پس وہ مکی ہے انکے نزدیک اور جمہور جو کہتے ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہے انکا جواب یہ ہے کہ معنی دیئے جانیکے یہ نہین ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہ ہین کہ قبولیت کی گئی آنحضرت صلعم کے لئے درباب ان الفاظ کے کہ تلقین کئے گئے دونون آیتون مین لفظ غفرانک سے اخیر تک اور اور پڑھنے والون کے لئے ترجمہ اور بخشے گئے گناہ کبیرہ انکی امت سے واسطے اس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنی وعدہ کئے گئے آنحضرت صلعم اس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہے گا اللہ تعالی بغیر عذاب کے بھی بخشدیگا جیسے کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اسسے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بھی نہین ہوئیگا کیونکہ جانا گیا ہے نصوص شرع سے اور اجماع اہل سنت سے ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونے اس امر کے ہو پہلے سے **وعن** اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَأَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْھَا فَکُرِبْتُ کَرْبًا مَا کُرِبْتُ مِثْلَہٗ فَرَفَعَہُ اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا یَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَأْتُھُمْ وَقَدْ رَأَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَاِذَا عِیْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاھِیْمُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَہُ النَّاسِ بِہٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُھُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَبَدَأَنِیْ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین حجر مین یعنے حطیم مین کھڑے ہوئے اس حال مین کہ جماعت قریش پوچھتی تھی مجھسے احوال جانے میرے کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کے پس پوچھین مجھسے چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد نہین رکھتا تھا مین انکو یعنی وقت پہونچنے کے بسبب مشغول ہونیکے امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جاتا ہے کہ نہین غمگین کیا گیا مین مانند اسکے پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نے میرے لئے اس حال مین کہ دیکھتا تھا مین اسکو یعنے بلند اور نزدیک کیا اسکو اور اٹھایا پردہ درمیان مین سے تا دیکھون اسکو اور بتاؤن لوگون کو جو پوچھین جیسے کہ فرماتے ہین نہین پوچھتے تھے قریش مجھسے کچھ مگر کہ خبر دیتا تھا مین انکو یعنی اس حالت مستحضرہ مین اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین بیچ جماعت کے انبیا مین سے **ف** ع یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر پہلا مضمون اور مضمون آئندہ حدیث کا اور یہ دیکھنا غیر اس دیکھنے کے ہے کہ آسمان مین دیکھا بالاتفاق پھر کہا بعضون نے کہ دیکھنا انبیا کو آسمان مین محمول ہے اوپر دیکھنے ارواح انکی کے مگر عیسیٰ کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ساتھ بدنکے آسمان پر اٹھالئے گئے ہین اور بعضون نے ادریسؑ کے حق مین بھی ایسا ہی کہا ہے اور اسی پر جنہون نے کہ نماز پڑھی حضرت کے ساتھ بیت المقدس مین پس احتمال رکھتا ہے کہ انکی ارواح نے پڑھی اور یہ بھی احتمال ہے کہ بدنون نے ساتھ ارواح کے پڑھی کیونکہ اوپر گذر چکا ہے کہ انبیا زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس اور اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے انکے گوشتونکو پھر بدن انکے مانند ارواح کے لطیف ہین کثیف پس نہین ہے مانع انکے ظہور کے لئے عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ نماز پڑھانا آنحضرت صلعم کا انکو بیت المقدس مین پہلے آسمان پر جانے سے تھا ترجمہ پس ناگہان دیکھتا ہون مین کہ موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے ہین **ف** ع یہ بھی مؤید ہے اسکا کہ انبیا وقت نماز کے بیت المقدس مین ساتھ بدنون اور ارواحون کے تھے کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہے کہ کرنا افعال مختلفہ کا ہوتا ہے ساتھ اعضا کے

نہ تری ارواح کے ترجمہ پس ناگہاں ہوتی ایک مرد ہین میانہ قد یا دُبلے گول بدن یا اڑے ہوئے بال گویا کہ وہ مردون شنوہ کے سے ہین کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ناگہان عیسیٰ بھی کھڑے نماز پڑھتے ہین ف ع اسمین اشارہ ہی اُسکی طرف کہ نماز معراج مومن کی ہی اسلئے کہ وہ حالت
حضور کی آگے رب کے اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم لذات سے ہی نزدیک مشتاق کے ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتھ اُسکے از روے مشابہت کے
عروہ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہی اور یہ بھائی عبداللہ بن مسعود کے نہین ہین اسلئے کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم بھی کھڑے نماز پڑھتے
مشابہ ترین لوگونکا ساتھ ابراہیم کے یار تمہارا ہی مراد رکھتے تھے آنحضرت صلعم یارسے ذات شریف اپنی ف ع ح یہ کلام ابو ہریرہ کا ہی یا اُنکے بعد کسی
اور راوی کا پھر دیکھنا آنحضرت کا ان انبیا کو نماز پڑھتے احتمال ہی کہ ہو اثناء جانے مین طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصیٰ مین اور موید ہی دوسرے
احتمال کی ف تعقیب کی لفظ فحانت مین ترجمہ پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین اُنکا ف ع ح شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تحیہ ہی یا نماز معراج کی
بالخصوص اور اگر کوئی کہے کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اسمین کیون ہو جواب اُسکا یہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھ حیات حقیقی
دنیاوی کے اور چونکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف بھی ہو اور یہ بھی ہی کہ اس جہان مین وجوب رفع کیا گیا ہی نہ وجود اُسکا اور ان انبیا نے یہان حضرت صلعم کے ساتھ نماز
پڑھی اور بعد اسکے انکو آسمان پر لیگئے حضرت کے استقبال و تعظیم کے لئے یا انکی ارواح انکو آسمان مین متشکل کیا مگر عیسیٰ اور ادریس کہ وہ ساتھ بدنونکے آسمان پر ہین
اور یہ بھی احتمال ہی کہ یہ نماز پڑھانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کے ساتھ بعد پھرنیکے سدرۃ المنتہیٰ سے ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اولیاء اللہ کو بصورۃ
متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نے دیکھا ہی چہ جائے انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اُسکی قدرت کاملہ سے ظہور
مین آوین ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سے یعنی آسمان کے جانے سے پہلے یا بعد حاصل ہونے حضور باری تعالیٰ کے کہا مجھکو ایک کہنے والے نے اے محمد یہ ہی
مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی ملک قہار کے یا از راہ تواضع کے جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا مین نے اُسکی طرف
بقصد سلام کرنیکے پس پہل کی اُسنے سلام کرنے مین مجھ پر ف ح یعنی بجھوڑا آپ کو کہ سلام کرین اُس پر پہلے آپ ہی سلام کیا بسبب یاد آجانے غلبہ شوکت
اور ہیبت آنحضرت صلعم کے آگے دوزخ پر اور اسکے داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ احوال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ امامت آنحضرت کی نبیونکے لئے
آسمان پر بھی ہوئی ہو لیکن سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس مین تھی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور یہ بات خالی ہی دوسری فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسری عن جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى

اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سے یہ کہ انہون نے سُنا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جبکہ جھٹلایا مجھکو قریش نے یعنی بیچ مقدمہ اسرا کے یعنی جانیکے طرف بیت المقدس کے شب کو مین اور پوچھین مجھسے نشانیان اُس
مکان کی کھڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکھایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو بیت المقدس ف ع ح یعنی دور راہ اُسکی اور دور کیا پردہ کہ بیچ مین اُسمین تھا اور ایسا
ظاہر کیا کہ دیکھتا تھا مین اُسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکھتا ہی کہ بیت المقدس کو اٹھا کر آگے آنحضرت کے یہان لائے ہون جیسے کہ ابن عباس کی حدیث مین آیا ہی کہ کہا
آنحضرت نے پس لائی گئی مسجد اور رکھی گئی دار عقیل کے پاس اور یہ کامل تر ہی معجزہ مین جیسے کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کے پاس
ترجمہ پس شروع کیا مین نے کہ خبر دیتا تھا قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سے حالانکہ مین دیکھتا تھا طرف اُسکے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف ح جاننا چاہیئے کہ معراج کی حدیثون مین وہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرت کے دیکھنے کا رب العزت کو معلوم ہوا اور صحابہ و تابعین کو اختلاف ہی
اُسمین اور قول مختار اثبات اُسکا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ دل سے دیکھا اور دیکھنا دل سے غیر جاننے کے ہی دل سے اور تحقیق اور تفصیل اُسکی بیچ باب رویۃ اللہ کے گذرا

تمام ہوا باب المعراج اور آگے آتا ہی تتمہ جلد چہارم مین باب المعجزات

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

باب فی المعجزات

باب ہے بیچ بیان معجزونکے معجزہ مشتق ہے عجز سے کہ بمعنے ضد قدرت ہے اور کتاب تحقیق مین ہے کہ معجز کرنیوالا ہے اپنے غیر اور انبیا کے صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیون کو معجزہ اسلئے کہتے ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتے ہین اُنکے معارضہ سے ساتھ مثل اُس معجزہ یعنے وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتے اُنکے مقابلہ مین انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے بمعنے عاجز کرنیکے اور وہ ایک امر ہے خارق یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہے اُس سے دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتے ہین اُنکو ارہاصات کہتے ہین اور ارہاص کے معنی ہین محکم کرنا مکان کا ساتھ پتھر اور مٹی کے گویا کہ اسمین استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتے ہین جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو اسکو تو استدراج کہتے ہین اور جو کچھ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اُسکو معونت کہتے ہین اور جو کچھ کہ اولیا سے ہو اسکو کرامت کہتے ہین اور دعوی نبوت کی قید سے یہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمون کو معجزہ نہین کہنے کے معجزہ وہی خرق عادت ہے کہ ساتھ دعوی نبوت کے ہو اور حضرت شیخ رح نے تین قسمین تو ذکر کین اور ایک معجزہ ہے کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتھ اسباب کے کہ جو اس اسباب کی مباشرت کرتا ہے اسسے ظہور پاتا ہے اور جو کچھ ساتھ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہے جیسے شفا ساتھ دواؤن طبیہ کے اور جو کوئی اسکو خارق عادت کہے باعتبار ظاہر کے ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُؤُسِنَا وَنَحْنُ فِى الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس بن مالک رض سے یہ کہ ابوبکر صدیق رض نے کہا یعنے وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے اور درآنے کے غار مین اور پہونچنے مشرکونکے سر غار پر سید الابرار صلعم کی تلاش مین کہ دیکھا مین نے مشرکین کے قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہین اور ہم یعنی مین اور آنحضرت صلعم غار مین تھے وقت ع مراد اُس غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ ثور کے اوپر کی جانب مین تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ مین بقدر مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اُس غار کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کوئی اُسکے کنارے پر کھڑا ہو تو نظر اس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اسکے پانون پر پڑتی ہے اور اگر وہ شخص اپنے پانونکی جگہ نظر کرے تو دیکھ لے اُس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس آنحضرت صلعم اس غار مین چھپے تھے مشرکونسے بقصد ہجرت کے اور مشرک وہان حضرت صلعم کی تلاش مین جا پہونچے اور حضرت ابوبکر رض ڈرے حضرت کی طرف سے جیسے کہ بیان کرتے ہین ت پس کہا مین نے یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے نگاہ کرے جگہ پانون اپنی کو تو دیکھ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے اے ابوبکر کیا ہے گمان تیرا ساتھ اُن دو شخصونکے کہ خدا ہے تیسرا اُنکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے خدا ساتھ اُنکے ہے بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہ ہے کہ پھیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے سے اندر غار کے باوجود جزم کرنے اس بات کے آنحضرت صلعم اور ابوبکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے بددعا کی اُنپر کہ خداوند اندھی کر دے آنکھین اُنکی پس گرد غار کے پھرتے تھے اور نہین پاتے تھے اُنکو اور تخصیص رکھنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بھی معجزہ تھا جیسا کہ حدیث مین آیا ہے **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِىْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا
الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ
شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيْ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ
فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِنَ
الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا
اِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ عازب ہیں کہ انھوں نے کہا
واسطے ابی بکر صدیق رض کے کہ اے ابوبکر خبر دو مجھکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنے تمنے اور آنحضرت نے اسوقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا
تمنے کسطرف مدینے کے ہجرت کے لئے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابوبکر رض نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن میں بھی یعنے آدھے دن یہان تک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور
ٹھیرا آفتاب و خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تھا اُسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اُسکے سایہ تھا نہین آیا تھا اسپر آفتاب یعنی اُسکے غارون کے
طرفون مین اسوقت ہونیکے پہونچی تھی پس اترے ہم اُسکے پاس اور ہموار کی مینے آنحضرت کے لئے ایک جگہ اپنے دونون ہاتھونسے تاکہ سوئین آنحضرت صلعم اُسپر اور بچھایا
مینے اسجگہ ایک پوستین اور کہا مینے سو جئے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمھارے اور دیکھتا رہونگا ادہر اُدہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنونکے آنے کی پس
سورہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تھا گرد حضرت صلعم کے پس ناگہان دیکھتا ہون مین ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہے سامنے سے کہا مینے
کہ کیا ہے تیری بکریونمین دودھ کہا چرواہے نے کہ ہان ہے کہا مینے کیا نہ دوہیگا تو دودھ کہا اُسنے ہان پس پکڑی اُسنے ایک بکری اور دوہا کاٹھ کے پیالہ مین
تھوڑا سا دودھ اور ساتھ میرے چھاگل تھی کہ اٹھایا تھا مینے اُسکو واسطے آنحضرت صلعم کے کہ سیراب ہوتے تھے آنحضرت اُس سے پانی پیتے اور وضو کرتے
پس آیا مین آنحضرت کے پاس یعنی دودھ لیکر پس مکروہ جانا مینے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مینے آنحضرت صلعم کی ف ح سونے مین یعنی مین بھی سو رہا لفظ
فوافقت تقدیم ف سے ہے ق پر پس معنی اسکے تو مذکور ہوئے اور ساتھ تقدیم ق کے ف پر بھی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا یعنے اور بیدار نکیا آپکو یہان تک
ت کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مینے کچھ پانی مین سے دودھ پر یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہان تک کہ سب دودھ سرد
ہو گیا اور یہ عادت ہے عرب کی کہ ٹھنڈا پانی دودھ مین ڈالکر پلاتے ہین تا حرارت دودھ کی دفع ہوجاوے ت پس کہا مینے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہان تک کہ خوش ہوا مین
ت ح اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسایش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک بکریونکے کیون دودھ دوہا اور پیا
اور جواب دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر رض کے کسی دوست کی تھین کہ اعتماد اُسکی رضا کا رکھتے تھے اور یہ بھی ہے کہ اہل مکہ کی عادت تھی کہ اجازت دیتے تھے اپنے
چرواہونکو کہ راہ کے چلنے والون اور بھوکھونکو دودھ دیتے رہا کرین اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انھوں نے کچھ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم ت پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مینے کہ ہان آیا کہا ابوبکر رض نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور آنے ٹھنڈے وقت کے اور پیچھے سے آیا ہمارے
سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اُسکو اور اور کتنے آدمیونکو ہمارے پیچھے متعین کیا تھا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لاوے اُسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہ
سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہو گیا ت پس کہا مینے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ صلعم پس فرمایا آنحضرت صلعم نے غم نکر خدائے تعالی ہے ہمارے ساتھ

پس دعا کی سراقہ پر پیغمبر خدا نے تعالی نے پس دھس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اسکا پیٹھ تک سخت زمین مین پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بد دعا کی تمنے مجھپر پس دعا کرو میرے نفع کے لئے یعنی یہ کہ خلاصی پاؤن اس حالت سے کہ گرفتار ہون مین اُس مین پس تم اگر کروگے تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ پھیرونگا مین کفار کی طلب کو تمسے پس دعا کی سراقہ کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نجات پائی اُسنے اُس رنج سے ف ح اور ایک روایت مین آیا ہے کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دھستا تھا اور نجات پاتا تھا ت پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفای وعدے مین کہ نہین ملتا تھا کسی کافر سے یعنی ان کافرونمین سے کہ حضرت صلعم کی تلاش کے لئے نکلے تھے مگر کہتا کفایت کئے گئے تم طلب مین یعنی بس کافی ہے میرا تلاش کرنا اور تلاش نکرو مین تلاش کر چکا نہین ہے ادھر وہ شخص کہ اسکو تلاش کرتے ہو پس نہین ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تھا اسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع اسمین بہت سے فائدے ہین ازانجملہ یہ معجزہ حضرت صلعم کا اور فضیلت ابو بکرؓ کی کئی وجہ سے اور اسمین ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لئے اور ساتھ رکھنا چھاگل کا اور مانند اسکے کا سفر مین واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمین فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اُسکے کی **وعن** انس قال سمع عبد اللہ بن سلام بمقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی ارض یخترف فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی سائلک عن ثلث لا یعلمھن الا نبی فما اول اشراط الساعۃ وما اول طعام اھل الجنۃ وما ینزع الولد الی ابیہ او الی امہ قال اخبرنی بھن جبریل انفا اما اول اشراط الساعۃ فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب واما اول طعام یاکلہ اھل الجنۃ فزیادۃ کبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المرأۃ نزع الولد واذا سبق ماء المرأۃ نزعت قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ یا رسول اللہ ان الیھود قوم بھت وانھم ان یعلموا باسلامی من قبل ان تسئلھم یبھتونی فجاءت الیھود فقال ای رجل عبد اللہ بن سلام فیکم قالوا خیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن سیدنا قال ارأیتم ان اسلم عبد اللہ بن سلام قالوا اعاذہ اللہ من ذلک فخرج عبد اللہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوہ قال ھذا الذی کنت اخاف یا رسول اللہ رواہ البخاری اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا سنا عبد اللہ بن سلامؓ نے آنا آنحضرت صلعم کا یعنی مکہ سے مدینہ مین حالانکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین مین تھا کہ چنتا تھا میوہ درختونسے ف ح ع یعنی اپنی باغ مین تھا میوہ درختونسے توڑتا اور چنتا تھا مقصود بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اُسکیلے آنحضرت صلعم کے پاس جلدی سے کہ باوجود یکہ ایک کام مین تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آنحضرت صلعم کے توریت مین پڑھکر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تھا ہ مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ۰ لاجرم روی ترا دیدم وازجا رفتم ۰ بمجرد سننے رونق افزائی حضرت صلعم کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد مین سے تھا اور بڑا علم رکھتا تھا توریت کا حضرت صلعم کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلا صحابہ کرام مین سے ہوئے جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ انکا ت پس آیا وہ آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنے علامتوں صدق نبوت کے کہ تحقیق مین پوچھتا ہون تمسے تین چیزین نہین جانتا ہے انکو مگر نبی ف ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کرے نبی سے یا اُسکی کتاب سے یہ اسلئے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے کہ وہ بھی تو جانتا تھا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لئے جواب اُن تین چیزونکا معجزہ ہوا اُسکے لئے اور علم الیقین حضرت صلعم کی نبوت کا نزدیک اُسکے اور بھی ظاہر ہے لانے حدیث کے سے اس باب مین ترجمہ ایک چیز اُن تین چیزونمین سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کھانا بہشتیونکا کہ جو بہشت مین داخل ہو کر پہلے ہی کھاوینگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کھینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اُسکے کے یا طرف ماں اُسکی کے مشابہت مین یعنی فرزند کو کبھی صورت مین مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور کبھی مشابہ ماں کے سبب اسکا کیا ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ خبر دی مجھکو ان چیزونکی جبرئیلؑ نے ابھی یہ ف ح ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کے کہ انھون نے سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بھی کرنا منظور تھی کہ گوش ہوش سے سننے اور وجود وحی اور آنا جبرئیلؑ کا معلوم کرلے ترجمہ ای پر اول علامت قیامت کی پس

ایک آگ ہوگی کہ اُٹھیگی اور جمع کریگی لوگونکو جانب شرق سے طرف مغرب کیطرف اور پہلا کھانا کہ کھاوینگے اُسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی کلیجی کی ہوگی کہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر میں اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہی پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہی باپ اپنی مشابہت کیطرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہی عورت اپنی مشابہت کی طرف **ف** ح ملا علی رح نے معنی سبق کے علاوغلب لکھے ہیں اور شیخ رح نے معنی سبق یعنی پہلے رحم میں پڑتا ہی اور بعد اُسکے لکھا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہ ہونا فرزند کا ساتھ باپ یا ماں کے سبقت کرنا پانی ایک کا اُن دونوں میں سے ہی اور حدیث کہ باب الغسل میں گذری معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہی یا سبقت پس سبقت کو متضمن دونوں معنی کے رکھ سکتے ہیں **ترجمہ** کہا عبداللہ بن سلام نے بعد سننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بلاشبہہ تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبداللہ نے ای رسول خدا کے تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہیں اور تحقیق اگر وہ جانیں اسلام لانا میرا پہلے اسکے کہ پوچھو تم اُنسے یعنی میرا حال تو جھوٹھ باندہ لینگے مجھپر یعنے بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنی بسبب بلانیکے یا اتفاقاً اور عبداللہ چھپ رہے تھے اُنسے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیا شخص ہی عبداللہ بن سلام تم میں یا تمہارے زعم اور اعتقاد میں کہا اُنھوں نے کہ بہتر ہی ہم میں اور بیٹا ہی بہتر ہمارے کا یعنے حسب میں باعتبار علم وصلاح کے اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا ہی ہمارے سردار کا یعنے نسب میں یا تمام مکارم اخلاق میں فرمایا حضرت صلعم نے کہ خبر دو مجھکو اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام یعنی تو تم بھی اسلام لاؤگے کہا یہود نے کہ پناہ میں رکھے اسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذاللہ کہ اسکا تصور بھی کیا جاوے اُس سے پس نکلے عبداللہ اور کہا گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہیں پس کہنے لگے یہود یعنی بعد اسکے کہ معلوم کیا اسلام اُنکا یہ بہت برا ہی ہم میں اور بیٹا ہی بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اُسکو کہا عبداللہ نے یہی وہ چیز کہ تھا میں ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور یہی سبب تھا اسے عرض کرنیکا کہ آپ اُنسے پہلے پوچھ لیجئے حال میرا تا کہ جھوٹھ اُنکا معلوم ہوجاوے **وعنہ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِیْضَھَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاھَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَکْبَادَھَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَّوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کیا یعنے مدینہ والونسے امتحان کے لئے اُسوقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی **ف** یعنی ساتھ قافلہ کے کہ آتا تھا شام سے اور جاتا تھا طرف مکہ کے اور یہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابوسفیان اُموی تجارت شام کے لئے گیا تھا اور وہانسے مال بہت سا لئے آتا تھا اور اُسکے ساتھ چالیس سوار تھے جب مسلمانوں نے یہ خبر سنی تو چاہا کہ اس قافلہ کو لوٹیں اور ماریں اسلئے کہ اُسمیں آدمی تھوڑے سے تھے اور مال بہت اور یہ خبر جو مکہ میں پہونچی تو ابوجہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور پکارا لوگونکو اور جمع کیا اور نکلا اُنکی مدد کے لئے پس اس سے لوگونمیں کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات پائی پھر جا لوگوں سمیت طرف مکہ کے چونکہ وقت اُس کمبخت کے زوال کا آن پہونچا تھا لوگونکے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر میں پہونچا پس جبرئیل اترے اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی دو جماعتوں میں سے ایک جماعت کا کہ یا ہو مال لو تم قافلہ کا اور یا ہو فتح دشمنوں پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیروں میں یہ قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارہ دریا پر اور یہ ابوجہل آیا ہی پس کھڑے ہوئے سعد جیسے کہ کہا **ترجمہ** اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے عبادہ کے **ف** یعنی صحابہ کے درمیان میں سے اور وہ رئیس تھے انصار کے اور خاص اُنکا کھڑا ہونا اسلئے تھا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تھا اسلئے کہ حضرت صلعم نے نہیں بیعت لی تھی اُنسے اس بات پر کہ نکلیں وہ ساتھ حضرت صلعم کے جہاد کے لئے اور طلب کرنے دشمن کے لئے بلکہ بیعت لی تھی اُنسے اسپر کہ بچاویں وہ

حضرت صلعم کو اس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ پہنچ آیا حضرت کو نکلنا واسطے قافلہ ابوسفیان کے تو چاہا کہ معلوم کریں حال آنکہ وہ موافقت کرتے ہیں آپکی یا نہیں پس جواب دیا انہوں نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت پوری کے اس بارہ میں بھی اور اور بار میں بھی اور اسمیں رغبت دلائی ہے اور بڑے لینے مشورہ کے اصحاب سے اور عقلمندوں سے ت پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر حکم کیجئے آپ ہمکو یہ کہ داخل کریں ہم سواریکے جانوروں کو دریا میں تو البتہ ڈالدیویں ہم انکو دریا میں یعنی روئے زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائے تو دریا میں بیٹھ جاویں اور اگر فرمایئے آپ ہمکو یہ کہ ماریں ہم جگر اونٹوں اور گھوڑوں کے برگ غماد تک تو البتہ کریں ہم ف لفظ برک ساتھ زبر بے زبر کے اور جزم رے کے اور غماد ساتھ زیر غین کے او پیش اسکے کے اور بعضوں نے ساتھ زیر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہروں میں سے یا پرلے کنارہ بحرین یا انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑوں وغیرہ کے جگروں کا کنایہ ہے تیز ہانکنے انکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پانوں سوار کے انکے جگروں پر لگتے جاتے ہیں پس معنی یہ کہ اگر آپ حکم کیجئے ہمکو بہت چلنے کا یعنے جلدی سفر کرنیکا مثلاً برگ غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجالاویں ہم حکم آپکا ت کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا آنحضرت صلعم نے لوگونکو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے پر پس نکلے اور چلے لوگ یہاں تک کہ اترے بدر میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلانے کی ہے یعنے نام ایک کا ان اشقیا میں سے لیتے تھے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لئے اسجگہ اور اسجگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہاں تک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور انکی جگہوں کو کہ فلانا یہاں مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہاں الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اُن میں سے اسجگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اسجگہ مارا گیا

وعن ابن عباسٍ انّ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال وھو فی قُبَّۃٍ یومَ بدرٍ اللّٰھمّ انشُدُک عھدَک ووعدَک اللّٰھمّ ان تشأ لا تُعبد بعدَ الیوم فاخذ ابوبکرٍ بیدہٖ فقال حسبُک یا رسولَ اللّٰہ الححتَ علٰی ربّک فخرج وھو یثِبُ فی الدّرع وھو یقول سیُھزَمُ الجمعُ ویُولّون الدُّبر رواہ البخاری ت اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں کہ خیمہ میں تھے روز بدر کے الٰہی مانگتا ہوں میں تجھسے امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہے نصرت کا یعنے اس آیت میں واذ یعدکم اللّٰہ احدی الطائفتین انھا لکم الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنے ہلاک ہونا مومنوں کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کے دن کے ف ح ع یعنی اسلئے کہ نہیں باقی رہیگا روئے زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلعم تو بڑے عارف باللہ تھے اور جانتے تھے کہ اللہ تعالی وعدہ فرماکر خلاف نہیں کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کو یا نجانے پھر علم باللہ مقتضی ہے خوف رکھنے کو اسسے اور خوف الٰہی نہیں رفع ہوتا انبیاء علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت صلعم کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے پیدا ہوا اور روکی جاوے نصرت موعود اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت صلعم سے وعدہ نصرت کا تھا لیکن وقت نہ معین کیا گیا پس آنحضرت صلعم ڈرتے تھے تاخیر وقت سے پس دعا کی اللہ تعالی سے کہ وفا وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت صلعم کو استحضار رہا ہو واللّٰہ ھو الغنی الحمید ان یشأ یذھبکم کے معنونکا اور ایذا ان اللّٰہ لغنی عن العٰلمین کے معنونکا کہ دلالت کرتی ہیں آیتیں اللہ تعالی کی بے پروائی پر پس نظر حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نے لکھا ہے کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تھا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت اور جلال اسکے نہایت وسیع تھا اور نظر ابوبکر رض کی فقط ظاہر ہے کے وعدے پر تھی اور اسکی تحقیق بیچ عہد کے رسالہ تسلیۃ المصاب میں بعضے محققین سے شیخ عبدالحق نے ذکر کی ہے اور کچھ اسکی شرح عربی میں بھی مذکور ہے ت پس پکڑا ابوبکر رض نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو اسقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے یا رسول اللہ دعا کرنے میں اپنے خداوند کار سے ف ع مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا میں باوجود نہایت اعتماد کے اپنے رب پر تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رہنے اور تقویت دل صحابہ رض کے اسلئے کہ وہ جانتے تھے

کہ دعا آنحضرت صلعم کی مستجاب ہی بلا شبہہ خصوصاً جبکہ مبالغہ کریں اسمین ترجمہ پس نکلے آنحضرت خیمہ سے جلدی کرتے ہوئے مارے خوشی کے حالانکہ تھے زرہ پہنے ہوئے
اور وہ پڑھتے تھے یہ آیۃ کہ اتری تھی اُنپر قریب ہی کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پھیرینگے پشت نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح چونکہ آنحضرت صلعم درمیان
خوف رجا کے تھے اب جانب امید کی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الٰہی کے پس خوش ہو کر اٹھے اور خبر دی مشرکوں کی شکست اور مومنوں کی نصرت کی بطریق معجزہ کے
لاؤ گویا اُنے سبب مطلع کرنے خدا تعالیٰ کے انکو غیب **وعنه** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ
اَدَاةُ الْحَرْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبرئیل ہین پکڑے ہوئے ہین سر
اپنے گھوڑے کا یعنے باگ اُسکی پکڑے ہوئے مستعد ہین جنگ کے لئے درحالیکہ جبرئیل پر ہی اسباب لڑائی کا نقل کی بخاری نے **ف** ع ح معجزہ بیان یہ ہی کہ دیکھا
آنحضرت صلعم نے جبرئیل کو واسطے جنگ کرنیکے ہمراہ انکے روز بدر کے اور بدر ایک کنواں ہی مشہور چار منزل مدینہ سے اور درمیان مکہ و مدینہ کے ہی اور غزوہ بدر کا ہوا
روز جمعہ سترہوین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین **وعنه** قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اِثْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ
اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا
فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور یہ بھی ابن عباس سے ہی کہ کہا اسوقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تھا اور حملہ کرتا تھا پیچھے ایک شخص کے مشرکون مین سے
کہ آگے اُس مسلمان کے تھا ناگہان اُس مرد مسلمان نے سنی آواز کوڑے کے مارنے کی اوپر مشرک کے اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کرے حیزوم **ف** ح
اقدام دوڑنا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگے بڑھ اے حیزوم اور لفظ اقدم بمعنے اول کے ساتھ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کے ہی اور جو ثانی ہے
ساتھ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ی کے اور پیش ز کے نام جبرئیل کے گھوڑے کا ہی کذا فی القاموس
اور بعضون نے کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کے گھوڑے کا ہی ترجمہ ناگہان دیکھا اُس مسلمان نے طرف مشرک کے آگے اپنے کہ گرا چت ہو کر پھر دیکھا طرف اُس
مشرک کے پس ناگہان نشان پڑ گیا تھا اُسکی ناک پر اور شق ہو گیا تھا منہ اُسکا یعنے طول مین مانند مارنے کوڑے کے پس سبز ہو گئی تھی تمام جگہ مارنے کی
یعنے جیسے کہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہونچا تھا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کے اور باقی رہا تھا اثر اُسکا اُسکی ناک پر چنانچہ اسپر
اشارہ ہی اس آیۃ مین سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنے دیکھا مشرک کو اس حال پر اور بیان کیا
آنحضرت سے یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو **ف** ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشف کرامت ہی صحابہ کے لئے اور کرامت تابعون کی
بمنزلہ معجزہ نبی کے ہی خصوصاً جس صورت مین کہ وقوع اُسکا روبرو نبی کے ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کے یا کہا جاوے کہ خبر دی اُسکی صحابی
ثقہ نے اور تصدیق کیا اُسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نے پس صحیح ہوا شمار کرنا اُسکا معجزون مین ترجمہ پھر فرمایا حضرت نے کہ یہ فرشتہ تیسرے
آسمان کی کومک سے تھا پس قتل کیا مسلمانون نے اُسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ
رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ
الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد بن وقاص سے کہا دیکھا مین نے
داہنی طرف پیغمبر کے اور بائین طرف اُنکے دن احد کے دو شخصونکو کہ اُنپر تھے سفید کپڑے **ف** ع ظاہر ہی کہ یہ دونون فرشتے بطور تفرق کے تھے یعنی ایک
داہنی طرف تھا اور ایک بائین طرف اور وہ چارہ ہو جاتے ہین ترجمہ لڑتے تھے وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنے آدمیون کو نہیں دیکھا مین نے

ان دونوں کو پہلے اس سے اور نہ پیچھے اس کے یعنی پس مثل ان ہوا کہ وہ فرشتوں میں سے تھے یعنی جبرئیل اور میکائیل نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** جمع تفسیر
راوی ہے اور شاید کہ بیچا ناہو اسنے دلیل ہے اوپر آنحضرتؐ کے سنا ہو **و عن البراء** قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ
فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ
فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ
فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ
رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے براء سے کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع کے
ف عکلا مایت یہود دی تھا کنیت اُسکی ابو الحقیق تھی بڑا دشمن تھا آنحضرتؐ کا کہ عہد شکنیاں کیں اور فتنے برپا کئے اور حضرتؐ کی ہجو کی اور اپنے قلعہ میں پناہ ڈھونڈھی یعنے
بچاؤ کیا حضرتؐ سے پس آنحضرتؐ نے کتنے ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالیں اُسکو **ترجمہ** پس گئے ابو رافع کے پاس عبد اللہ بن عتیک اُسکے گھر میں رات کو اس حال میں کہ وہ
سوتا تھا پس مار ڈالا اُسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے پس رکھی میں نے تلوار اُسکے پیٹ میں یہان تک کہ پہونچی اُسکی پیٹھ کیطرف پس معلوم کیا میں نے مار لیا اُسکو
پس شروع کئے میں نے کھولنے دروازے **ف ع** اُس قلعہ کے تا اندر آویں وہ لوگ بھی کہ بھیجے تھے میرے ساتھ اُسکے مارنیکے لئے اور باہر کھڑے تھے اور
شریک ہوں اس قصہ میں اور عبد اللہ بن عتیک عجیب حیلہ سے اندر پہونچے تھے چنانچہ مفصل بیان اُسکا تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے اور صحیح بخاری میں اور بھی کتاب
المغازی کے اوائل میں بعد از غزوہ بدر کے حال میں مذکور ہے اور نہایت غریب عجیب ہے انتہی اور ملا علی رح نے لکھا کہ شاید عبد اللہ نے دروازے بعد کھولنے
کے اول بار میں بند کر دیے ہونگے واسطے محافظت اپنی کے کہ پیچھے سے کوئی اور نہ آجاوے یا گئے ہوں اُسکے پاس اور راہ سے **ترجمہ** یہاں تک کہ
پہونچا میں طرف زینے کے پس رکھا میں نے پاؤں اپنا بگمان اسکے کہ میں پہونچا زمین پر پس گر پڑا میں زینے سے چاندنی رات میں **ف ع** کہا طیبی نے کہ تھا
سبب نکلے گر پڑنیکا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ میں پس اُنھوں نے گمان کیا کہ پایہ زینے کا برابر ہے زمین کے پس گر پڑے اُسپر زمین پر
ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پاس باندھا میں نے اسکو پگڑی سے پھر چلا میں طرف یاروں اپنے کے کہ قلعہ کے نیچے کھڑے تھے پس پہونچا میں نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جناب میں یعنی ساتھ یاروں اپنے کے اور بیان کیا میں نے اُنسے سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ پھیلاؤ پاؤں اپنا پس پھیلایا
میں نے پاؤں اپنا پس ہاتھ پھیرا آنحضرتؐ نے پاؤں پر پس اچھا ہوگیا پاؤں گویا کہ دکھا ہی نہیں تھا کبھی نقل کی یہ بخاری نے **و عن جابر** قَالَ إِنَّا يَوْمَ
الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاؤُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ
أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ
كَثِيبًا أَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا
فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ
الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ وَجَاءَ
فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا
وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ خندق کے کہ عبارت ہے غزوہ احزاب سے کھودتے تھے یعنی خندق گرد مدینہ کے درمیان اپنے اور درمیان دشمنوں کے

پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئے صحابہ آنحضرت کے پاس اور عرض کیا کہ یہ پتھر سخت ہے کہ ظاہر ہوا ہے خندق میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ میں اترونگا یعنے خندق میں پھر کھڑے ہوئے حضرت اور پیٹ حضرت کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کے یعنے بسبب شدت بھوک کے اور رہے تھے ہم تین دن اس حال میں کہ نہ چکھتے تھے کوئی چیز چکھنے کی **ف** ح ذوق بر اول سے وہ چیز کہ چکھی جاوے قسم کھانے و پینے سے یعنی بھوکے تھے تین روز گذرے تھے کہ کچھ نہ چکھا تھا ہمنے تب پس لیا آنحضرت نے کدال کو ایک پس مارا اس پتھر پر پس ہو گیا وہ پتھر سخت ریت پھسلتی جابر کہتے ہیں کہ پھر ایں اور گیا میں طرف بیوی اپنی کے کہ گھر میں تھی اور نام اسکا سہیلہ بنت معوذ انصاری تھا پس کہا میں نے کہ کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کی چیز پس تحقیق دیکھا ہے میں نے آنحضرت پر اثر بھوک کا پس نکالا اس بیوی نے ایک تھیلا کہ اسمیں تھے ساڑھے تین سیر کے جو تھی اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بھیڑ کا پلا ہوا گھر کا پس ذبح کیا میں نے اسکو اور پیسے بیوی نے جو یہاں تک کہ ڈالا ہمنے گوشت ہانڈی میں پھر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چپکے سے عرض کیا میں نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہے ہمنے ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسے ہیں میری بیوی نے قریب ساڑھے تین سیر کے جو یعنی اسقدر تو حاضر ہے پس تشریف لے آیئے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکے پس آواز دی آنحضرت نے کہ اے اہل خندق تحقیق جابر نے طیار کی ہے مہمانی **ف** ح لفظ سور ساتھ پیش سین اور جزم واو کے معنے ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہے کہ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنے لفظ اور بھی ہیں فارسی کہ آنحضرت نے انکو مشرف کیا ہے تب پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہاں تک کہ آؤں میں اور تشریف لائے حضرت پس نکال لایا میں واسطے حضرت کے آٹا گندھا ہوا پس آب دہن ڈالا آپنے اسمیں اور دعا برکت کی کی اسکے لئے پھر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کے پس آب دہن ڈالا اور دعا برکت کی پھر فرمایا یعنے میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہئے کہ پکاوے وہ ساتھ تیرے اور نکال گوشت ساتھ چمچے کے ہانڈی اپنی میں سے اور نہ اتار ہانڈی کو چولھے پر سے کہا جابر نے اور اہل خندق ہزار مرد تھے یعنی تین روز کے بھوکے سیر خوراک پس قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی البتہ کھایا سب نے یعنی کھانے میں سے یہانتک کہ باقی چھوڑا اسکو اور پھر گئے اور تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسے کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ح یعنے دونوں چیزیں جوں کی توں موجود تھیں یہ تمام اُن منبع البرکات صلعم سے ہی کی برکت سے تھا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن انکی برکتوں سے پر ہیں اور سوائے اسکے بہت معجزے ہوئے ہیں حضرت کے بڑھ جانا تھوڑے سے کھانے کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت خرما کا وغیر ذلک جو مشہور ہیں یہاں تک کہ جو مجموعہ انکا ہو گیا ہے بمنزلہ تواتر کے اور حاصل ہوا ہے علم قطعی بسبب انکے اور علماء اعلام نے جمع کی ہیں دلیلیں نبوت کی اپنی کتابوں میں اور بہت اچھی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہے جسکے دلائل النبوت

وعن أبي قتادة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار حين يحفر الخندق فجعل يمسح رأسه ويقول بؤس ابن سمية تقتلك الفئة الباغية رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ صحابی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کو اسوقت کہ کھودتے تھے آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ہاتھ پھیرتے تھے عمار کے سر پر اور جھاڑتے تھے گرد انکے سر سے اور فرماتے تھے اے شدت اور مشقت اور محنت بیٹے سمیہ کے **ف** ح سمیہ ساتھ پیش سین مہملہ کے اور زیر میم اور تشدید کے نام عمار کی ماں کا ہے کہ مسلمان ہوئی تھی مکہ میں اور عذاب کی گئی بسبب دین خدا کے اور نہ پھری دین سے یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نے انکی فرج میں اور مار ڈالا انکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتے ہیں اور ندا کرتے ہیں اسکو کہ اے شدت عمار کی حاضر ہو پس یہ وقت تیرا ہے اور حقیقت میں مراد ندا کرنا عمار کا ہے چنانچہ اسلئے فرمایا کہ قتل کریگی تجھکو ایک جماعت کہ بغاوت کرینگے اور نکلجاوینگے امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح کہا طیبی نے کہ رحم کھایا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کے کہ پہنچیگی اسمیں عمار کو قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہے اور مراد اس جماعت سے معاویہ اور قوم انکی ہے اسلئے کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی میں ہوا اور عمار ساتھ امیر المومنین علی کے تھے اور یہ حضرت علی کی حقیت کی دلیلوں میں سے ہے اس قضیہ میں جیسا کہ آیا ہے کہ عمرو بن العاص معاویہ کے پاس آئے گھبرائے ہوئے کہ عجب کام مشکل میں آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتھ سے مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہے کہا عمرو نے کہ میں نے سنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجھکو جماعت باغیہ معاویہ نے کہا کہ ہمنے عمار کو نہیں مارا علی نے مارا کہ اسکو جنگ میں لایا اور منقول ہے کہ معاویہ تاویل کرتے تھے

اس حدیث کے معنی نہیں کہتے تھے کہ نحن قتلنا یا نفیہ یا قتلہ لدم عثمان اور یہ صریح تحریف ہے اور بعضے اخبار میں آئی ہیں کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب کرتا ہے
کہ ہم میں فیصلہ کیا جاتا ہے یعنے ایک نئی شخص کے بارے جانے سے ہماری ہمراہی سے الگ ہوا چاہتا ہے واللہ اعلم اور حاصل کہ اس حدیث میں تین معجزے ہیں ایک تو عمار
قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اسکا باغی ہوگا باغیوں میں سے اور یہ صدق و حق ہے پھر دیکھا میں نے یعنی ملا علی قاری نے شیخ اکمل الدین کو
کہ کہا ظاہر یہی ہے کہ دونوں تاویلیں کو رد کریں معاویہ سے افترا ہے اور یہ تنبیہ کرتا ہوں ملتفت کرتا ہوں بھائیو اس حدیث کو دیکھکر کہیں زبان لعن اور طعن کی معاویہ کے
حق میں نہ کھول لینا لگنا اسلئے کہ فرمایا ہے آنحضرت نے ڈرو تم اللہ سے بیچ صحابہ کے حق میں ڈرو تم اللہ سے بیچ صحابہ کے حق میں نہ کرنا تم انکو نشانہ بعد میرے یعنے برا نہ کہنا
انکو پس جس شخص نے کہ دوست رکھا انکو پس میری محبت کے سبب سے دوست رکھا انکو اور جسنے مبغوض رکھا انکو پس میرے بغض کے سبب سے مبغوض رکھا انکو
اور جسنے ایذا دی انکو پس تحقیق اسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق اسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے کہ پکڑیگا اسکو
اللہ یعنی عذاب میں یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے چنانچہ اس کتاب میں بھی باب فضائل صحابہ میں آویگی اور بہت سی حدیثیں ہیں کہ دلالت
کرتی ہیں اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہے از انجملہ ایک حدیث کافی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من سکت سلم ومن سلم نجا اور بعضی حدیثیں انکے فضائل میں بھی آئی ہیں
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوت میں انس سے گذری ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگوں کی میری امت میں سے رو برو لیگئی میرے احوال میں کہ جہاد کرتے
ہیں راہ خدا میں سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہوں کے تختوں پر انہیں میں سے معاویہ اور لشکر انکا تھا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اسکو مقام مذکور میں دیکھنا چاہیے
غرض کہ انکو برا نہ کہے اور نہ بغض رکھے انسے یہ شعبہ رفض کا ہے بچاوے اللہ تعالی اس عقیدہ بد سے کہ بعضے سنی بھی بسبب جہل کے اس بلا میں مبتلا ہیں اور دیکھے
شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری نے اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہے پس یاد رکھنا چاہیے اہل سنت کو اپنے دل کے تئیں اہل بیت اطہر کے بغض سے
اور تمام صحابہ کرام کے بغض سے اور پھر سکوت رکھنی چاہیے زبان پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار + کاندرین راہ کار دارد کار + ای بھائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے المجبر کل عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہے ولا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی ذکر کرے ونزعنا ما فی صدورہم
من غل اخوانا علی سرر متقبلین تو ہماری کیا کم بختی ہے کہ اللہ تعالی تو انکی صفائی کا متکفل ہووے اور ہم اپنی زبانیں گندی کریں انکی طعن و تشنیع سے اعاذ
باللہ و وفقنا لما یحب و یرضی وعن سلیمان بن صرد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اجلی الاحزاب عنہ الان نغزوہم ولا یغزوننا
نحن نسیر الیہم رواہ البخاری اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ متفرق ہو گئے اور چلے گئے گروہ کفار کے
حضرت کے مقابلہ سے ف یعنی غزوہ خندق میں آنحضرت کی جنگ و عداوت پر اجماع اور اتفاق کیا تھا تمام وہانکے کفار نے چنانچہ اسلیئے اسکو غزوہ
احزاب بھی کہتے ہیں کہ مشرکوں اور یہود تمام گروہ کفار کے بارہ ہزار اتفاق کر کر مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تھا اسیطرح اور جماعات
کفار پر اور اور سردار تھے اور گذرا فریقین پر قریب ایک مہینے کے کہ انہیں لڑائی نہوتی تھی مگر کچھ تیراندازی اور پتھر اندازی ہوتا تھا آپسمیں یہانتک پروردگار تعالی نے
نازل فرمائی مدد اپنی کہ بھیجی ہوا اور لشکر ملائکہ کے کہ کفار نہ دیکھتے تھے انکو اور ڈالا انکے دلوں میں رعب پس بہم ہو گئے چنانچہ مفصل یہ قصہ تاریخ اور حدیث کی
کتابوں میں مذکور ہے اسوقت آنحضرت نے بطریق دینے خبر غیب کے فرمایا ترجمہ کہ اب یعنے بعد اسوقت کے جہاد کرینگے ہم انپر یعنی ابتدا اور وہ نہیں لڑینگے ہم سے ہم چلینگے طرف
انکے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے وہ نہیں آوینگے طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کے قدم مشرکوں کا مدینہ میں واسطے جنگ مسلمانوں کے نہ آیا اور
مسلمان انپر چڑھ چڑھ کر گئے اور فتحیں کیں غرض کہ حضرت نے خبر دی کہ آج سے شوکت مشرکوں کی کم ہو گئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہ معجزہ حضرت کا وعن عائشۃ
قالت لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبرئیل وھو ینفض راسہ من الغبار فقال قد وضعت
السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الیہم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال انس کانی انظر الی الغبار ساطعًا فی زقاق بنی غنم موکب جبرئیل علیہ السلام حین سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جبکہ پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھے ہتھیار یعنے اتارے آپ نے بدن سے بسبب فارغ ہونیکے جنگ سے اور غسل کیا **ف** ح ع یعنے ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ ایک جانب سر کی دہوئے تھے یعنی ہنوز غسل پورا کیا تھا آئے حضرت کے پاس جبرئیل اس حال میں کہ آنحضرت سے جبرئیل جھاڑتے تھے سر اپنا او رپاک کرتے تھے گرد سے کہ پڑی تھی غزوہ خندق میں پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق آپ نے تو رکھے ہتھیار قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں رکھے ہتھیار نکلیے تم طرف ان کافروں کے پس فرمایا آنحضرت نے پس کہاں قصد کروں میں ان کی طرف نکلوں پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کے **ف** ح کہ ایک قوم تھی یہود میں سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتے تھے اور انہوں نے عہد شکنی کی تھی کہ ساتھ کیا تھا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بھی رکھتے تھے کچھ نشان اسکا اب بھی باقی ہے ترجمہ پس نکلے آنحضرت طرف بنی قریظہ کے **ف** ع اور فتح دی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو انپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ انکا تاریخ کی کتابوں میں اور بعضی تفسیروں میں مفصل مذکور ہے اور جو معجزے کہ اس قضیہ میں واقع ہوئے ہیں بعضوں نے لکھے ہیں ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے گویا میں دیکھتا ہوں طرف غبار کے کہ اٹھا تھا بیچ کوچہ بنی غنم کے **ف** ح ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم نون کے اور زبر سے بھی آیا ہے نام ایک قبیلہ کا انصار میں سے ترجمہ سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کے تھی جس وقت چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف بنی قریظہ کے **ف** ح ع ظاہر یہ ہے کہ اس کوچہ میں آمد و رفت لوگوں کی نہ تھی پس دیکھنا اٹھنے غبار کا آسمان سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کے لشکر کے قدموں سے اٹھا اور غالب یہ ہے کہ سردار انکے جبرئیل ع تھے اور جبرئیل ساتھ تھے انکے یا واسطے تعظیم آنحضرت کے اور اضافت انکی طرف جبرئیل کے اسلیے ہے کہ مانند تابعداروں انکے کے تھے اور معجزہ یہاں آنا جبرئیل ع کا ہے ہتھیار باندھے ہوئے لشکر سمیت جنگ کے لیے اور دیکھنا غبار کا لشکر سے ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہوتے تھے **وعن** جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منہا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ ونشرب الا ما فی رکوتک فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضأنا قیل لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ پیاسے ہوئے لوگ دن حدیبیہ کے حالانکہ آنحضرت آگے انکے تھی چھاگل پس وضو کیا اس سے پھر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہیں ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اس سے اور پیویں اسکو مگر یہی پانی ہے کہ جو آپکی چھاگل میں ہے یعنے اور ظاہر ہے کہ یہ نہیں کفایت کریگا سبکو پس رکھا آنحضرت نے اپنا دست مبارک چھاگل میں یعنی اسکے اندر یا اسکے منہ میں پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرت کی انگلیوں کے درمیان میں سے مانند چشموں کے کہا جابر نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے **ف** ع پس رہے سعادت انکی کہ کیسی طہارت ظاہر اور باطن کی حاصل ہوئی انکو اس پانی سے کہ وہ افضل تھا سب اقسام پانیوں میں ترجمہ کہا گیا واسطے جابر کے کہ کتنے تھے تم یعنے اسدن کہ کفایت کیا تمکو وہ چونکہ یہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ میں کہا جابر نے یعنے اول جواب میں کہ اگر ہوتے ہم لاکھ یعنی مثلاً تو البتہ کفایت کرتا ہمکو پھر جواب یا انکی بات کا کہ تھے ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ظاہر عبارت یہ تھا کہ کتنے ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تھا بہتایت میں اور یہی ہے کہ اہل حدیبیہ جماعتیں تھیں جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تھی کذا قیل **وعن** البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناہا فلم نترک فیہا قطرۃ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہا فجلس علی شفیرہا ثم دعا باناء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیہا ثم قال دعوہا ساعۃ فارووا انفسہم ورکابہم حتی ارتحلوا رواہ البخاری اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے **ف** اور جابر کی روایت میں پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہیں

کہ زیادہ چودہ سو سے تھے پس جسنے کہ پندرہ سو کہا اسنے جبر کسر کیا یعنے کسر کو پورا کر دیا اور جسنے چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتی تھی اور چلی جاتی تھی
ایک وقت مین چودہ سو تھے اور ایک وقت مین پندرہ سو ہو گئے یا پندرہ سو تھے اور پھر چودہ سو رہ گئے یا مدار غلبہ ظن اور تخمین پر ہی ترجمہ اور حدیبیہ کہ تصحیح تخفیف
ی سے ہی نام ایک کنوے کا ہی کہ مکہ سے دس بارہ کوس پر ہی پس کھینچا ہمنے پانی اُسکا پس نہ چھوڑا ہمنے اُسمین ایک قطرہ پس پہونچی یہ خبر آنحضرت صلعم کو پس آئے
آنحضرت کنوئین کے پاس اور بیٹھے کنوین کے کنارے پر پھر منگایا آنحضرت نے باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کے پانی منھ مین لیا اور دعا کی پھر ڈالا
آب دہن کنوین مین پھر فرمایا چھوڑ دو اس کنوئین کو ایک ساعت[2] **ف** ع تا بھر جاوے شاید کہ یہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بتدریج اور
مراد اس سے ساعت نجومیہ ہی نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کے ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نے اپنے تئین اور اپنی سواریکے جانورونکو یہان تک کہ
کوچ کیا وہانسے نقل کی بخاری نے **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ قصہ جابرؓ کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلے تھا اس قصیہ سے اور معجزے حدیبیہ مین مکرر ہوئے

وعن عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَکٰی اِلَیْہِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا کَانَ یُسَمِّیْہِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِیَہٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِیًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّیَا امْرَاَۃً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ اَوْ سَطِیْحَتَیْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِیْرِهَا وَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِیْہِ مِنْ اَفْوَاہِ الْمَزَادَتَیْنِ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا حَتّٰی رَوِیْنَا فَمَلَاْنَا کُلَّ قِرْبَۃٍ مَعَنَا وَاِدَاوَۃٍ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْاَۃً مِنْهَا حِیْنَ ابْتَدَاَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عوف تابعی سے کہ نقل کی ابی رجاء تابعی سے انھون نے عمران بن حصین
صحابی سے کہا تھے ہم ایک سفر مین ساتھ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سے لوگون نے پیاس کی پس اترے آنحضرت اور بلایا فلانے شخص کو یعنی ایک شخص کا
نام لیکر بلایا تھا نام لیتا تھا اُس فلانے کا ابو رجاء کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سے اور بھول گیا اُسکے نام کو عوف کہ راوی ہی ابو رجاء سے یعنی تئین تعبیر کیا
اسکو لفظ فلان کر او ربلایا حضرت علیؓ کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈھونڈھو پانی پس گئے دونون یعنی علیؓ اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکھا اُن
دونون نے ایک عورت کو کہ بیٹھی ہی درمیان پکھال کے اونٹ پر کہا راوی نے درمیان دونون سطیحون پانی کے اور سطیحین بھی کہتے ہین پکھال کو پس لائے وہ دونون
صحابی اُس عورت کو پکھال سمیت پاس نبی صلعم کے پس اُتارا اُس عورت کو اور بعضون نے کہا اُسکی پکھال کو اونٹ پر سے اور منگوایا آنحضرت صلعم نے
ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کے ڈالنے کا اُس باسن مین پکھال کے دہانون مین سے اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنے تئین یعنی آپس مین ایک
دوسرے کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کے پس لیا پانی سبھون نے کہا عمران نے پس پیا ہمنے درحالیکہ پیاسے تھے ہم چالیس مرد یہان تک کہ سیراب ہوئے ہم
پھر بھری ہمنے ہر مشک اور ہر چھاگل کہ ہمارے ساتھ تھی یعنی جو باسن ہمارے پاس تھے بھر لئے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق بند کی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور بھری ہین پکھال سے
اس حالمین کہ تحقیق شان یہ تھی کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تھا طرف ہماری یہ کہ وہ پکھال بہت بھری ہوئی ہی اپنے اسوقت سے کہ شروع کیا تھا آنحضرت نے پانی لینا اُس سے
نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے سبھون نے پانی پیا اور باسن بھر لئے اور وہ پکھال زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی بہ نسبت اسوقت کے کہ پہلے پانی لینا
شروع کیا تھا اور اس حدیث کا تتمہ اور بھی ہی کہ آنحضرت صلعم نے کھانا اور غلہ دیا اس عورت کو اور وہ اپنی قوم کے پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص ساحر ہی
کہ آسمان زمین کے درمیان مین مانند اسکے کوئی ساحر نہین ہی یا نبی برحق ہی الخ **وعن** جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَزَلْنَا وَادِیًا اَفْیَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا یَسْتَتِرُ بِہٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اِحْدٰىهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَالْبَعِیْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِیْ یُصَانِعُ قَائِدَہٗ حَتّٰی اَتَی الشَّجَرَۃَ الْاُخْرٰی فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ

۱؎ [illegible]
۲؎ [illegible] ۱۲ منہ

عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا چلے ہم ساتھ آنحضرتؐ کے یہاں تک کہ اترے ہم ایک میدان کشادہ میں پس تشریف لیگئے آنحضرتؐ رفع حاجت کے لیے یعنی پائخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ و پتھر سے کہ پردہ کریں ساتھ اسکے لوگوں سے اور ناگہاں دیکھے آنحضرتؐ نے دو درخت بیچ کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک کے ان دونوں میں سے پس پکڑی ایک شاخ اسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری کر مجھ یعنی واسطے پردہ کرنے کے مجھ ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے پس گردن رکھی اس درخت نے ساتھ آنحضرتؐ کے مانند اونٹ نکیل ڈالے ہوئے کے کہ فرمانبرداری کرتا ہے اپنے کھینچنے والے کی یہاں تک کہ آئے آنحضرتؐ دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنے کے مجھ ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے پس تابعداری کی ساتھ حضرتؐ کے اسیطرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تھی یہاں تک کہ جسوقت ہوئے آنحضرتؐ آدھوں آدھ راہ پر درمیان ان دونوں کے یعنی بیچوں بیچ میں انکے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپس میں اس حال میں کہ تابعداری کرنیوالے ہو مجھ پر ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے پس قریب ہو گئے وہ دونوں یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرتؐ نے درمیان میں ان دونوں کے جابرؓ کہتے ہیں پس بیٹھا میں اسحالمیں کہ باتیں کرتا تھا اپنے دل میں **ف** ح یعنی بیچ واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا میں نے حضرتؐ سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دل میں کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتیں کرتا ہے اور اسکو حدیث نفس کہتے ہیں **ترجمہ** پس ظاہر ہوا مجھسے التفات اور دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا میں اپنے دل کے ساتھ اور التفات نہیں رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا میں نے تو ناگہاں دیکھتا ہوں میں آنحضرتؐ کو کہ تشریف لئے آتے ہیں ادھر کو اور ناگہاں دیکھتا ہوں ان دونوں درختوں کو کہ تحقیق جدا ہو گئے ہیں پس کھڑا ہوا ہر ایک درخت ان دونوں میں سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع پس آمین دو معجزے ہوئے **وَعَنْ** يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيْبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا دیکھا میں نے نشان ضربہ کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا میں نے اے ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہ زخم کہا یہ زخم ہے کہ پہونچا تھا مجھکو دن خیبر کے پس کہا لوگوں نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مر گیا یعنی زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگوں نے گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا میں آنحضرتؐ کے پاس پس پھونکا آنحضرت صلعم نے زخم کی جگہ میں تین بار پھونکنا پس نہ پایا میں نے دکھ اسکا اسوقت تک نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہا خبر پہونچائی آنحضرتؐ نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبداللہ بن رواحہ کی لوگوں کو پہلے اس سے کہ آوے لوگوں کو خبر انکے مرنے کی **ف** ح یہ تینوں غزوہ موتہ میں کہ ساتھ پیش میم کے کہ نام ایک شہر کا ہے شام میں سنہ آٹھ میں شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لاکھ اور تمام قصہ سیر کی کتابوں میں لکھا ہے پس انکو خبر موت کی دینی حضرت صلعم کا معجزہ ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کی پہونچانی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت صلعم نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے انکے لیا نیزہ زید نے یعنی اسلئے کہ یہ امیر لشکر کے تھے اور عادت یہ ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کئے گئے پھر لیا جعفر نے نیزہ پس شہید کئے گئے یعنی بحسب تفصیل مشہور کے پھر لیا نیزہ عبداللہ بن رواحہ نے پس شہید کئے گئے فرماتے تھے آنحضرتؐ یہ احوال اور آنکھیں آنحضرتؐ کی آنسو گراتی تھیں یعنی بسبب غم انکے یہانتک کہ لیا نشان اس

شخص نے کہ لقب اُسکا شمشیر ہی شمشیران خدا سے ف ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا سے اسلیئے کہ وہ ہزار پر حملہ کرتے تھے اور اُنکے ہاتھ سے اُس روز آٹھ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ تیغ اللہ مین بزرگی کے لیئے ہی ترجمہ مراد رکھتے تھے حضرت یعنی کلام سابق سے خالد بن ولید یعنی یہ کلام انسؓ کا ہی یا اُنکے مابعد راوی کا یہان تک کہ فتح دی اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی خالد کے ہاتھ سے اور زمانہ امارت اُنکی مین اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ آیا اُس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہان تک کہ پھرے مسلمان غنیمت لیکر بامراد فتح سے بچاؤ مسلمانونکا ہی کہ پھرے صحیح وسالم انتہی اور حضرت شیخ رحمہ نے کہا یعنی مدد کی مسلمانونکی روم پر اور مسلمان اُنکے ہاتھ سے سلامت رہے **وعن** عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ ثُمَّ أَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عباسؓ سے کہ کہا حاضر تھا مین ساتھ آنحضرتؐ کے دن غزوہ حنین کے ف ع غزوہ حنین کا ہوا تھا بیچ شوال کے سنہ آٹھ مین بعد فتح مکہ کے اور حنین ساتھ پیش ح مہملہ اور زبر نون پہلے کے اور بعد اسکے تی ہی ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ و طائف کے پرے عرفات کے ترجمہ پس جب ملے مسلمان اور کافر یعنے اور واقع ہوا کشت و خون شدید آپسمین پھرے مسلمان پشت دیکر ف ح یعنی بعضے جلد بازون مین سے اور حقیقت مین وہ بھاگنا نتھا بلکہ پھر کر آنحضرتؐ کی پناہ مین آئے تھے تا مدد مانگین آنحضرت صلعم سے حاصل یہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانونمین واقع ہوگئی تھی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرتؐ نے کہ ایڑ کرتے تھے اپنے خچر کو طرف کفار کے ف اُس خچر کا نام دلدل تھا کہ بطریق تحفہ کے بھیجا تھا فروہ بن نفاثہ نے پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکونسے اور آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے رد بھی کئے ہین بعضے ہدیے مشرکین کے پس بعضون نے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہی بسبب نہ معلوم ہونے تاریخ کے اور اکثر اسپر ہین کہ رد منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا ہی کہ طمع رکھتے تھے اُسکے اسلام لانیکی اور امید رکھتے تھے اُس سے مصلحت مسلمانونکی اور رد کیا اُسکو کہ خلاف اسکے تھا ترجمہ اور مین پکڑے ہوئے تھا حضرتؐ کے خچر کی لگام تھامتا تھا مین اُسکو بارادہ اسکے کہ نہ جلدی کرے خچر طرف دشمنونکے اور ابوسفیان کہ نام اُسکا تھا مغیرہ بن الحارث بن عبدالمطلب چچا کا بیٹا آنحضرتؐ کا پکڑے ہوئے تھا رکاب آنحضرتؐ کی یعنی از راہ ادب و محافظت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای عباسؓ آواز دے اصحاب سمرہ کو ف ح سمرہ کہتے ہین کیکر کے درخت کو کہ اُسکے نیچے بیعت کی تھی کتنے ایک صحابہؓ نے حدیبیہ مین کہ اسکو بیعۃ الرضوان کہتے ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اسوقت مین ہو جئین ترجمہ پس کہا عباسؓ نے اور تھے وہ مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنے پکارا مین نے بلند آواز سے کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی نہ بھولو تم بیعت اپنی کہ واقع ہوئی تھی نیچے درخت کے پس کہا عباسؓ نے قسم اللہ کی البتہ گویا کہ پھرنا اصحاب سمرہ کا اُسوقت کہ سنی آواز میری تھا مانند پھرنے گایونکے اپنے بچون پر کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کے آتی ہین ویسے ہی وہ آئے پس کہا انھون نے ای قوم حاضر ہین ای قوم حاضر ہین پس لڑے مسلمان ساتھ کافرونکے اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا آپس مین کا انصار مین تھا کہتے ہین غازی ای گروہ انصار کے ای گروہ انصار کے یعنی مدد کرو پھر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے ف ح پس پکارا گیا ای بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار اولاد

دو بھائیون کے یعنی ایک اوس دوسرا خزرج اور یہ بیٹے حارثہ خزرج کی اولاد مین سے ہین پس دیکھا آنحضرت نے اسحال مین کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے مانند خوب قدرت رکھنے والے نے لو پر چلانے اسکے کے اور بعضون نے کہا مانند اس شخص کے کہ دراز کرتا ہے گردن اپنی تاکہ دیکھے طرف اُس چیز کے کہ درپے اُس کے ہے درحالیکہ مائل تھے طرف قتال انکے کے یعنی صحابہ جو لڑتے تھے آنحضرت گردن اونچی کرکر انکی طرف دیکھتے تھے پس فرمایا آنحضرت نے یہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہے یعنی بعد ازان آنحضرت صلعم نے کنکریاں پس پھینکا انکو کفار کے منہ پر یعنے یہ کہکر شاہت الوجوہ پھر فرمایا از راہ تفاول کے یا خبر دینے کے کہ شکست کھائی کافرون نے قسم ہے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس قسم ہے اللہ کی نہ تھی شکست مگر سبب اسکے کہ پھینکیں آنحضرت نے کنکریاں اپنی یا تھا واقع مگر ڈالنا کنکریوں کا یعنی اور نہ لو قتال اور تیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا مین تیزی اور شدت تلوارین انکی ضعیف کند اور حال انکا ذلیل نقل کی یہ مسلم نے ف ع اسمین دو معجزے ظاہر ہوئے حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اُنکے شکست کی اور مارے سنگریزے پس بھاگ کھڑے ہوئے وہ وعن ابی اسحاق قال قال رجل للبراء یا ابا عمارۃ فررتم یوم حنین قال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن خرج شبان اصحابہ لیس علیہم کثیر سلاح فلقوا قوما رماۃ لا یکاد یسقط لہم سہم فرشقوہم رشقا ما یکادون یخطئون فاقبلوا ہناک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء وابو سفیان بن الحارث یقودہ فنزل واستنصر وقال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ثم صفہم رواہ مسلم وللبخاری معناہ وفی روایۃ لہما قال البراء کنا واللہ اذا احمر البأس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازب صحابی کے کہ اے ابی عمارہ کیا بھاگے تم کافروں سے دن حنین کے کہا براء نے قسم ہے اللہ کی نہین پیٹھ دی آنحضرت صلعم نے یعنے نہ حقیقۃ اور نہ صورۃ ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلے یعنی طرف دشمن کے نوجوان حضرت کے صحابیون مین سے کہ نہ تھے انپر بہت سے ہتھیار پس ملے ایک قوم تیر انداز سے یعنی ہوازن سے کہ نہ نزدیک تھا کہ گرے انکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسے تیرانداز تھے کہ خطا نہین کرتا تھا تیر انکا پس مارے اُس قوم نے اُن نوجوانوں کو تیر نہین قریب تھے کہ خطا کرین ف ع یہ جواب براء نے خوب ادب سے دیا اسلئے کہ تقدیر کلام یہ تھی کہ کیا تم سب بھاگ گئے تھے پس یہ پوچھنا مقتضی اسکو تھا کہ آنحضرت صلعم بھی ساتھ ہون انکے پس براء نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت صلعم نہین بھاگے لیکن ایک جماعت صحابہ کرام کی تھی کہ انپر ایسا ایسا گذرا ترجمہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان اسوقت مین یا اُس مکان مین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ف ع یعنے مدد مانگنے کے لئے پس اس صورت مین صادق آتا ہے انپر بھی بھاگنا کیونکہ طلب مدد کے لئے آتے تھے کہ کمک لیکر خوب لڑین اگر کوئی کہے کہ ذکر ہو چکا حدیث مین کہ پھرے مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئے الخ پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہ ہے کہ واقع ہوئی تھی انکو صورت شکست کی پھر بعد متوجہ ہونے آنحضرت کے انکی طرف اور آواز کر دینے عباس کے انکو حاصل ہوئی انکو سعادت متوجہ ہونے کی اور انتقال کیا صورت فرار سے طرف سیرت قرار کے ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوار تھے اپنے خچر سفید پر کہ نام اسکا دلدل تھا اور ابو سفیان بن حارث چلتے تھے آگے حضرت کے یا کھینچتے تھے حضرت کے خچر کو ف ع اور ظاہر مین معارض ہے اسکے کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور ابو سفیان رکاب لیکن ممکن ہے حمل کرنا اسکا تناوب پر یعنی نوبت بنوبت پکڑنے پر کہ کبھی ابو سفیان لگام پکڑتے ہونگے اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتے ہونگے اور ابو سفیان رکاب یا حمل کرینگے اُسپر کہ اسحال مین بسبب شدت کے احتیاج دونون کے باگ پکڑنے کی ہوئی ہو ترجمہ پس اُترے آنحضرت صلعم یعنی خچر پر سے اور طلب کی اللہ تعالی سے مدد و فتح اور کہا آنحضرت صلعم نے مین پیغمبر ہون کچھ جھوٹ نہین اسمین مین بیٹا ہون عبد المطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب مین ب کو جزم ہی چاہیے کہ معمول ہی پڑھنے کا سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہ آنحضرت سے بطور وزن شعر کے بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کے پس نہین کہا جاویگا اسکو شعر اور آنحضرت نے اپنے تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکے کہ وہ بہت مشہور تھے عزت بزرگی مین اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ ازراہ مباہات کے نہ تھی بلکہ جیسے عادت غازیوں کی ہوتی ہے کہ اظہار شجاعت و جوانمردی

دشمنوں کے آگے کیا کرتے ہیں پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہ اس راہ سے اپنی تعریف کرنی جائز ہے **ترجمہ** پھر پیغمبر بعد جمع ہونے مسلمانوں کے اور رجوع کرنے جوانوں کے
صف باندھ کر کھڑا کیا حضرت نے صحابہؓ کو نقل کی یہ مسلم نے اور واسطے بخاری کے ہیں معنی اسکے یعنی اور لفظ اسکے مسلم کے ہیں اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں
یوں آیا ہے کہا براء بن عازب نے کہ تھے ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی پناہ ڈھونڈھتے ہم طرف انکے اور طلب کرتے خلاصی بسبب انکے اور تحقیق دلیر و مردانہ ہم میں
سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کھڑا ہوتا حضرتؐ کے **ف** ع یعنی جسجگہ وہ ہوتے وہ بھی وہیں ہوتا اور معنی یہ ہیں کہ کوئی قدرت نہیں رکھتا تھا اسوقت او پر تقدم کے
حضرت صلعم پر پس یا یہ کہ ہوتا نہ بزدلا تو بھاگتا حضرتؐ سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت صلعم کے **ترجمہ** مراد رکھتے تھے براءؓ ساتھ ضمیر یہ کے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **ف** ع ح اسمیں بیان ہے حضرتؐ کی شجاعت کا اور انکے کمال اعتماد کرنے کا اللہ تعالی پر اور معجزہ یہاں یہ ہوا کہ حضرتؐ نے
اتر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سے اور سنگریزے پھینکے کفار کیطرف اور انھوں نے شکست پائی بسبب اسکے جیسے کہ پہلی حدیثوں میں مذکور ہے اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا
واسطے تمام کرنے قصہ حنین کے ہے **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ
وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا جہاد کیا ہمنے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرتؐ کے دن حنین کے پس پشت دی یعنے
آنحضرتؐ کے صحابہؓ نے پس جبکہ گھیرا کافروں نے آنحضرتؐ کو اترے آنحضرتؐ خچر سے پھر لی آنحضرتؐ نے ایک مٹھی خاک کی زمین سے کہ سنگریزے بھی اُس میں تھے
پھر مقابل کیا آنحضرتؐ نے ساتھ اُس خاک کے کافروں کے مونہوں کے یعنی سامنے اُنکے مونہوں کے ڈالی اور کہا برے ہوگئے یا برے ہوجیو مونہ اُنکے پس نہ پیدا کیا اللہ تعالی نے
اُنمیں سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تھا مگر کہ بھر دیا اللہ تعالی نے اسکی دونوں آنکھوں کو ساتھ خاک اُس مٹھی خاک کے کہ ڈالی اُنکے مونہوں کی طرف پس پھر
کافر پیٹھ دیکر پس شکست دی انکو اللہ تعالی نے اور بانٹیں آنحضرت صلعم نے غنیمتیں انکی درمیان مسلمانوں کے نقل کی مسلم نے **ف** ع اسمیں تین معجزے ہیں حضرتؐ کے
ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اُس مٹھی کی سبکی آنکھوں میں اور دوسرے یہ کہ بھر گئیں آنکھیں ہر ایک کی اُس تھوڑی سی مٹی سے باوجود یکہ وہ چار ہزار تھے اور تیسرے شکست پانا
اُنکا اُس سے **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِی الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِیْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ
النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا
فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ
نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ
لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ آنحضرتؐ کے غزوہ حنین میں **ف** ح او رمواہب لدنیہ
میں اس قصہ کو غزوہ خیبر میں ذکر کیا ہے اور صحیح بخاری میں بھی اسیطرح ہے **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرتؐ نے ایک شخص کے حق میں اُن لوگوں میں سے کہ ہمراہ آپکے تھے
دعوی کرتا تھا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہے **ف** ع اور نام اسکا قزمان تھا اور تھا وہ منافقوں میں سے اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اسکا **ترجمہ** پس جب آیا
وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافروں سے سخت ترین لڑنا اور بہت لگے اسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ میں سے تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
خبر دو مجھکو حقیقت حال اُس شخص کے سے کہ فرماتے ہو تم کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے تحقیق وہ لڑا راہ خدا میں سخت ترین لڑنا پس بہت لگے اسکو زخم یعنی ظاہر حال

اُسکا یہ ہے کہ وہ بہشتی ہے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ آگاہ رہ کہ وہ دوزخیون مین سے ہے ف ع یعنی بات وہی ہے جو مین نے کہی اگرچہ ظاہر ہو تجکو خلاف اسکا اس لیے کہ صورت اعمال کا کچھ اعتبار نہین ہے مدار اچھے احوال اور خاتمہ پر ہے ترجمہ پس قریب تھے بعضے لوگ یعنی بعضے مسلمان ضعیف الایمان کہ شک کرین بیچ تصدیق خبر آنحضرت ﷺ کے کہ باوجود اس حرص و جہد اُسکے کے لڑنے مین کیونکر فرماتے ہین کہ وہ دوزخی ہے پس اس اثنا مین کہ وہ اس حال پر تھا ناگہان پایا اُسنے درد زخمونکا پس قصد کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف ترکش اپنے کے اور کھینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھ اُس تیر کے ف ع ح اور بخاری کی اکثر روایتون مین آیا ہے لفظ اسہما ساتھ صیغہ جمع کے بجاے سہما کے یعنی کھینچے گئے تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہے کہ اُس شخص نے رکھی تلوار اپنی زمین پر اور رکھا اپنا سینہ تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہان تک کہ مرگیا اور یہ منافات نہین رکھتا ہے اس روایت سے کہ شاید دونون امر کیے ہون اول تیر سے کیا ہو پھر جب تمام نہو اقتل تو تلوار سے کیا و اللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنی کے یا فاسق بسبب قتل کرنے نفس اپنے کے ترجمہ پس دوڑے گئے کتنے ایک شخص مسلمانون مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نے بات آپکی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخیون مین سے ہے تحقیق کاٹا سینہ اپنا فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اُسکا ف ع یہ کلام وقت خوشی کے کہا جاتا ہے خوش ہوئے آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ اے بلال اُٹھ پس اعلام کر لوگونکو ساتھ اسکے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہے اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اُسکیکے نقل کی یہ بخاری نے ف ع مراد فاجر سے منافق ہے یا فاسق اُن لوگون مین سے کہ کرتے ہین عمل از راہ ریا کے ملاتے ہین ساتھ اُسکے گناہ کو اور کبھی کرتے ہین ایسا عمل کہ اُس سے خاتمہ بد ہوتا ہے اور احتمال ہے کہ ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جدا بیان ہو واسطے اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اُسکے وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتے ہین یا پڑھتے یا پڑھاتے ہین یا اذان دیتے ہین یا امامت کرتے ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتے ہین واسطے غرض فاسد کے اور ریا کے ہوتے ہین وہ سب انتظام دین کے اور تقویت مسلمانونکے اور وہ خود محروم ہوتے ہین اُنکے ثواب سے جعلنا اللہ تعالی من المخلصین ف ح یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قاتل نفس دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہ ہے کہ اگر مومن ہے اور تصدیق ایمانی رکھتا ہے تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہے قاتل مومن کا عمداً اور قاتل اپنے نفس کا بھی ایک فرد ہے قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہے اُسکے خلود کا دوزخ مین اور علما نے اسمین تاویلین کی ہین اور بعضے محدثون نے اہل ظواہر سے کہا ہے کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہے پس وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنے کو مخصوص ساتھ کافر کے نہین رکھتے لیکن یہ قول شاذ ہے مخالف اجماع اہل سنت جماعت کے مذہب کے اور بیچ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ اُسکا حدیث مین گذرا کہتے ہین کہ وہ منافق تھا جیسے کہ خطیب بغدادی نے کہا یعنی واقع مین منافق تھا اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اُسکا واللہ اعلم وعن عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَاذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا سحر کیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تک کہ البتہ حضرت کے خیال مین ڈالا جاتا تھا کہ آپ نے کی ہے ایک چیز اور حال آنکہ نہین کی ہے ف ع ح کہا بعضون نے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ غالب آیا تھا حضرت صلعم پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتے تھے بسبب نسیان کے کہ فلانی چیز کی ہے حال آنکہ نہ کی تھی یا گمان کرتے کہ نہین کی فلانی چیز حال آنکہ کر چکے تھے اُسکو اور یہ امر دنیا مین تھا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہے جو فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کے حق مین يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى یعنے

له یا انعام عرض للازم ... ساتھ اور اسکے ... اور حدبوسکا ... عدم ظہور ... ۱۲ منہ

یخیل

موسی علیہ السلام کے خیال مین ڈیالا گیا کہ کفار نکے سحر سے رسیان وغیرہ دوڑتی پھرتی ہین حال آنکہ وہ دوڑتی نہ تھین بلکہ انھون نے پارا جو ملا تھا بسبب گرمی
آفتاب کے وہ ہلنے لگین انکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت صلعم کے خیال مین آتا تھا کہ جماع کرین اپنی کسی بی بی سے اور پھر نہین
کرتے تھے یعنی دل چاہتا تھا اور جانتے تھے کہ مین قدرت رکھتا ہون جماع کی اور جب پاس جاتے تھے انکے تو قادر نہین ہوتے تھے اثر او سحر ایک مرض ہی امراض مین سے
تاثیر کرنا اسکا انبیا پر کچھ منافی انکی نبوت کے نہین جیسے اور بیماریان باقتضاے بشریت کے ہوتی تھین ویسے ہی یہ بھی ہوا اور حکمت سحر کے تاثیر کرنے مین
آنحضرت کے جسم شریف مین یہ تھی کہ معلوم ہو جاوے تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور
ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر حضرت کو ساحر کہتے تھے پس حقتعالی نے بسبب تاثیر کرنے سحر کے انمین ظاہر کر دیا کہ یہ ساحر
نہین ہین اور قصہ سحر کا بعد رجوع کرنے کے حدیبیہ سے تھا ذیحجہ کے مہینے مین ۷ھ مین اور مدت اسکے بقا کی چالیس روز رہی ہی علما نے اور ایک روایت مین
چھ مہینے اور بموجب ایک قول کے تمام سال اغلب ہی کہ قوت غلبہ اسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعض علامتونکا چھ مہینے تک اور بقا بعضے اسکے
بقایا کا سال بھر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اس سحر کا اس سے ہوا کہ جو عائشہؓ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تھے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے
دعا کی اللہ تعالی سے اور دعا کی اس سے ف یعنی دعا کی بعد دعا کے یعنے مکرر اور بہت کی اور مستمر ہی اسپر آمین دلیل ہی اور مستحب ہی تو دعا کے وقت حاصل
ہونے امر مکروہ کے اور امر نے بلا کے اور کہا ہی علما نے کہ خاص لوگونسے اسیوقت دعا کرواتے ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اور دنکو چھوڑے
رکھتے ہین کہ دعا کرتے ہین تا اپنے وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا جانا تو نے اور خبر رکھتی ہی تو اے عائشہؓ کہ اللہ تعالی نے بیان کیا میرے لئے بیچ
اس امر کے کہ طلب کیا مین نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا اسکا اس سے پھر بیان کیا اسکو آئے میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مردونکے بیٹھا ایک ان مردون مین سے میرے سر کے پاس
اور دوسرا میرے پائون پاس پھر کہا ایک نے انمین سے واسطے دوسرے کے کہ کیا ہی بیماری اس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہی کہا اس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہی اسکو
کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہی اسکو لبید بن اعصم یہودی نے ف کہا بعضون نے کہ مراد لبید سے جو بیان انکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات فی العقد یعنی
برائی عورتون پھونکنے والیون کی سے یا نفوس سواحر سے کہ جو گرہ دیتے ہین ڈورونمین اور پھونکتے ہین اسپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ مانگنی شر نفاثات سے اسلئے
ہو کہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہونکے کہ لگائین کمان کے چلہ مین اور گاڑا اسکو کنوئین مین پس بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پس اتریں معوذتین اور خبر دی حضرت صلعم کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بھیجا علی رض کو پس لائے اسکو اور پڑھین یہ دونون سورتین اسپر پس تھے حضرت علی جب پڑھتے
ایک آیت کھل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچھ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سے سچا ہونا کافرونکا اسبات مین کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلئے کہ وہ مراد رکھتے
تھے اس سے یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کے انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ قضیہ اور ہی پس یہ قضیہ غیر ہی اس قضیہ کے کہ اس حدیث مین ہی اور ممکن ہی جمع ان دونونمین ساتھ وقوع
ہونے دونون طرح کے سحر ونکے حضرت کے لئے تاکہ دو چند ثواب ملے آپکو ایک ان دونونکا کہ جو اس حدیث مین ہی واقع ہوا لبید سے اور دوسرا اسکی بیٹیونسے ہوا واللہ اعلم
ترجمہ کہا اس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسرے نے بیچ کنگھی کے اور ان بالونکے کہ کنگھی کرنے سے جھڑتے ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما تر کے کہا
پس کہان رکھا ہی اسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کے کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین پس گئے آنحضرت صلعم درمیان کتنے ایک آدمیونکے اپنے اصحاب ضمیں سے
طرف اس کنوئین کے پس فرمایا کہ یہ کنوان ہی کہ دکھلایا گیا مجھکو گویا کہ پانی اس کنوئین کا پانی مہندی کا سا تھا اور گویا کہ کھجور کے شگوفے اسکے یعنی وہ جو اسمین
دفن کئے گئے تھے سر تھے شیطانونکے پس نکالا اسکو حضرت نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح مشابہت شیطانونکے سرونکے ساتھ دی بسبب خباثت کے
اور بدہیئتی کے انکے اور عرب شیطانونکے سرونکو نہایت برا اور بدہیئت جانتے تھے اور بعضون نے کہا کہ مراد شیطانون سے سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین
ابن عباس سے آیا ہی کہ آنحضرت نے علی اور عمار رضی اللہ عنہم کو بھیجا واسطے نکالنے سحر کے کنوئین ذروان سے پس پایا انھون نے اسمین غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اسمین

پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہی اور سوئیان اُسمین چھبوئی ہین اور ایک ڈورا باندہا ہی اُسپر گیارہ گرہ مین پکر پس لائے جبرئیل معوذتین کو جو آیتین کہ انمین ہیں پڑھتے تھے ایک گرہ کھل جاتی تھی اور جو سوئیان کہ اُسمین سے نکالتے تھے آنحضرت کو تسکین و آرام ہوتا جاتا تھا اور شاید کہ آنحضرت صلعم اُس کنوئین کے سر پر گئے ہون اور علیؓ اور عمارؓ کو اُس کنوئین کے اندر جانے اور نکالنے اُسکے کا حکم کیا ہو اور یہ بھی مروی نہین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے اُس یہودی کو کچھ کہا اور سزا دی اور فرمایا کہ فتنہ اُٹھانیکو دوست نہین رکھتا مین **وعن** اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ قَالَ بَینَمَا نَحنُ عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقسِمُ قَسمًا اَتَاہُ ذُو الخُوَیصِرَۃِ وَھُوَ رَجُلٌ مِن بَنِی تَمِیمٍ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اعدِل فَقَالَ وَیلَکَ فَمَن یَعدِلُ اِذَا لَم اَعدِل قَد خِبتَ وَخَسِرتَ اِن لَم اَکُن اَعدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائذَن لِی اَن اَضرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ دَعہُ فَاِنَّ لَہٗ اَصحَابًا یَحقِرُ اَحَدُکُم صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِھِم وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِم یَقرَءُونَ القُراٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُم یَمرُقُونَ مِنَ الدِّینِ کَمَا یَمرُقُ السَّھمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنظَرُ اِلٰی نَصلِہٖ اِلٰی رِصَافِہٖ اِلٰی نَضِیِّہٖ وَھُوَ قِدحُہٗ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیءٌ قَد سَبَقَ الفَرثَ وَالدَّمَ اٰیَتُھُم رَجُلٌ اَسوَدُ اِحدٰی عَضُدَیہِ مِثلُ ثَدیِ المَرأَۃِ اَو مِثلُ البَضعَۃِ تَدَردَرُ یَخرُجُونَ عَلٰی خَیرِ فِرقَۃٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُو سَعِیدٍ اَشھَدُ اَنِّی سَمِعتُ ھٰذَا الحَدِیثَ مِن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاَشھَدُ اَنَّ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ قَاتَلَھُم وَاَنَا مَعَہٗ فَاَمَرَ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ فَالتُمِسَ فَاُتِیَ بِہٖ حَتّٰی نَظَرتُ اِلَیہِ عَلٰی نَعتِ، النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَعَتَہٗ وَفِی رِوَایَۃٍ اَقبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ العَینَینِ نَاتِیُ الجَبھَۃِ کَثُّ اللِّحیَۃِ مُشرِفُ الوَجنَتَینِ مَحلُوقُ الرَّاسِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰہَ فَقَالَ فَمَن یُطِعِ اللّٰہَ اِذَا عَصَیتُہٗ فَیَامَنُنِی اللّٰہُ عَلٰی اَھلِ الاَرضِ وَلَا تَامَنُونِی فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتلَہٗ فَمَنَعَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِن ضِئضِئِ ھٰذَا قَومًا یَقرَءُونَ القُراٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُم یَمرُقُونَ مِنَ الاِسلَامِ مُرُوقَ السَّھمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَیَقتُلُونَ اَھلَ الاِسلَامِ وَیَدَعُونَ اَھلَ الاَوثَانِ لَئِن اَدرَکتُھُم لَاَقتُلَنَّھُم قَتلَ عَادٍ

مُتَّفَقٌ عَلَیہِ اور روایت ہی ابو سعید خدریؓ سے کہا کہ اسوقت کہ ہم حاضر تھے آنحضرتؐ کے پاس اور وہ بانٹ رہے تھے مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے ہاتھ آیا تھا اسکو جعرانہ مین بانٹتے تھے آیا حضرتؐ کے پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تھا بنی تمیم مین سے **ف** ع کہ نام ایک بڑے قبیلہ کا ہی اور اُسکے حق مین یہ آیت اُتری ہی وَمِنھُم مَن یَلمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ پس وہ منافقون مین سے تھا اور آگے آویگا کہ اُسکی اصل سے خوارج نکلینگے اور یہ جو کہا ہی ایک شارح نے کہ وہ سردار تھا خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علیؓ کے زمانہ مین ہوا ہی **ترجمہ** پس کہا اُسنے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عدل کر تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور حضرتؐ دیتے تھے ہر کسیکو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے وای ہی تجھکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین نے بے انصافی کی تحقیق نا امید تو اور زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین **ف** ع اسلیئے کہ امیدواری اور سودمندی تمھاری میری عدالت مین ہی اور مجھکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور واسطے کرنے عدل کے بھیجا ہی اگر مین عدالت نکرون تو تمکو سوای نا امیدی اور زیانکار ہونیکے کچھ نہین ہی خلاصہ مضمون یہ کہ جب حکم کیا اُس کہنے والے نے اسکا کہ حضرت عدل نہین کرتے ہین تو نا امید ہوا کہنے والا اور ٹوٹے مین ہوا بسبب اس حکم کے **ترجمہ** پس کہا عمرؓ نے حکم دیجیئے مجھکو کہ گردن ماردون مین اسکو پس فرمایا چھوڑ دے اسکو **ف** ع شرح السنۃ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرتؐ نے اُسکے قتل کرنے سے باوجود اسکے کہ آپنے فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین انکو البتہ قتل کرون انکو جواب یہ دیا گیا ہی اُسکا کہ حضرتؐ نے مباح کیا قتل انکا جبکہ بہت ہون اور ہتھیار کرین اور متعرض ہون لوگونسے اور یہ باتین موجود نہین تھین جسوقت کہ منع کیا اُسکے قتل کرنے سے اور اول جو فساد شروع ہوا انکا حضرت علیؓ کے زمانہ مین ہوا اور لڑے وہ اُنسے یہان تک کہ بہتونکو اُنمین سے قتل کیا انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ جو اکمل نے کہا کہ اسمین دلیل ہی آنحضرتؐ کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت صلعم بدلہ نہین لیتے تھے اپنے نفس کے لیئے باوجودیکہ ایسی بیادبی کی اُسنے کہ کہا عدل کرو اور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور اور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہی اور پھر آپنے بدلہ نہ لیا باوجود اسکے کہ یہ باتین موجب قتل کی تھین کیونکہ اسمین عیب لگانا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسلیئے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ مین کہے تو حکم کیا جاویگا اُسکے کفر اور ارتداد کا

انتہی اور یہ منافی نہین ہی تعلیل منع کرنے حضرتؐ کی کے قتل کرنے اُسکے سے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ اسلئے کہ تحقیق واسطے اُسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا نماز
اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اُنکے کہ بہت اچھی طرح پڑہین گے ازراہ ریا اور سمع کے اور حقیر جانیگا روزے اپنے کو بیچ مقابلہ روزے اُنکے کے ف یعنی ظاہر مین نماز اور
روزے اُنکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزے تمہارے سے اور مارنے نمازیونکے سے نہی وارد ہوئی ہی اگرچہ نماز و روزہ اُنکا قبول نہین ہوتا انتہی اور
ملا علی قؒ نے ایک شارح سے یہ قول نقل کرکر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہ نہی مطلق نہین ہی ترجمہ پڑھینگے قران یعنی مداومت کرینگے اُسکی تلاوت پر
اور مبالغہ کرینگے اُسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ پڑھیگا قرآن اُنکے حلقونسے یعنی قراءۃ اور اعمال اُنکے اوپر
نہین چڑھینگے اور مقبول نہین ہونگے یا قرآن اُنکی زبانوسے تجاوز کرکر دل تک نہین پہونچیگا اور تاثیر نہین کریگا اُسمین نکلین گے دین سے یعنی اطاعت امام
یا اسلام سے جیسے کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سے دیکھاجاتا ہی طرف پیکان اُسکیکے طرف پر اسکے کے طرف نضی اُسکیکے اور دوسرے اسکے ہی دیکھاجاتا ہی طرف پرون تیر کے یعنی
گذرجاتا ہی تیر شکار مین سے پیکانسے لے پر تک پس نہین پایاجاتا ہی تیر مین کچھ اثر حالانکہ گذرا ہی تیر نجاست سے اور خون سے ف ح یعنی یہ فرقہ ایسا دین سے نکلجاویگا
کہ جیسا تیر پار ہو صفت شکار سے نکلجاتا ہی کہ کچھ اثر اُسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اُسکے جزو مین نیچے سے لے اوپر تک ظاہر نہین ہوتا ہی اور اس حدیث سے استدلال
کیا ہی اس شخص نے کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابیؒ نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالکؒ سے احوال تکفیر اہل اہوا کا پوچھا
کہ آیا کافر ہین یہ کہا کہ کفر سے بھاگے ہین وہ اور مثل اُسکے امیر المومنین علیؓ سے بیچ شان خوارج کے بھی نقل کیا ہی واللہ اعلم ترجمہ علامت بعض تابعدارون
اس مرد کے کی کہ ذوالخویصرہ ہی یہ ہی کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلیگا اُنسے ایک دونون بازوون اُسکے مین سے مانند پستان عورت کے ہوگا
یا مانند ٹکڑے گوشت کے ہلتا ہوگا ف ح اسی سبب سے اُسکو ذوالثدیہ بھی کہینگے ساتھ پیش ث مثلثہ اور زبر دال اور تشدید ی کے اور وہ سردار خارجیونکا
ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مرد اور ہمراہی اُسکے ساتھ بغاوت کے اوپر بہترین فرقہ کے لوگونمین سے یعنی اپنے زمانہ کے لوگونمین بہتر ہونگے اور مراد انسے
حضرت علیؓ اور اصحاب انکے ہین کہا ابوسعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سُنی مین نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے اور گواہی دیتا
ہون مین یہ کہ علی ابن ابیطالبؓ لڑے اس جماعت خوارج سے کہ آنحضرتؐ نے بیان کیا انکا اور مین ساتھ اُنکے تھا اور جب فتحیاب ہوئے حضرت علیؓ اُنپر اور
مارا اُنکو پس حکم فرمایا آپنے ساتھ تلاش کرنے اُس شخص کے درمیان مقتولونکے پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علیؓ کے پاس یہانتک کہ دیکھا مین نے
طرف اُسکے اور پایا مین نے اُسکو اوپر اُس صفت کے کہ بیان کی تھی آنحضرتؐ نے اور ایک روایت مین یعنی بجاے آتاہ ذوالخویصرہ کے کہ اول حدیث مین واقع ہوا ہی
یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر گھنسی ہوئی تھین آنکھین بلند پیشانی انبوہ کی داڑھی اُٹھے ہوئے رخسارے مُنڈا ہوا سر ف ع اور یہ مخالف ظاہرہ ہی اُس
ہیئت کے کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرتؐ کے تھے کہ سر مین بال رکھتے تھے مُنڈاتے نہین تھے مگر بعد فراغ حج کے سواے علی کرم اللہ وجہہ کے کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتے
تھے بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اُسنے ای محمدؐ ڈر اللہ سے اور فرمانبرداری کر اُسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کون ڈریگا
اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کے یعنی مین سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہون مجھکو کیا حکم کرتا ہی
فرمانبرداری کا پس امین جانتا ہی مجھکو اللہ اوپر زمین کے لوگونکے اور بھیجا ہی مجھکو خلق پر تا عدل کرون امین اور نہین امین جانتے تم مجھکو اور اعتماد نہین
کرتے مجھپر پس پوچھا ایک شخص نے یعنی حضرت عمرؓ نے درخواست کی اُسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرتؐ نے اُسکو اُسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری اُس
شخص نے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھینگے قرآن نہ پڑھیگا اُنکے حلقونسے نکلینگے اسلام سے یعنی اسلام کے کمال سے
یا اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کے شکار مین سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت پرستونکو یعنی اُنسے جنگ نہین کرینگے
باوجودیکہ اہم ہی جنگ کرنی اُنسے فرمایا آنحضرتؐ نے اگر بالفرض پاؤنمین اُنکو اور میرے زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرونمین اُنکو مانند قتل کرنے عاد کے نقل کی یہ

بخاری اور مسلم نے **ف** عمر اور عاد کے قتل کرنے سے ہلاک کرنا اور استیصال انکا ہے بالکلیہ اور تعبیر ساتھ قتل کے مشاکلت کے لئے ہے والا عاد قتل نہیں کیئے گئے
ہیں بلکہ ہلاک ہوئے ہیں باد تند سے اور استیصال کیئے گئے ہیں ساتھ ہلاک کرنیکے **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ
فَدَعَوْتُھَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکْرَہُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اَنْ
یَھْدِیَ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَی
الْبَابِ فَاِذَا ھُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَکَانَکَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَۃَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ
دِرْعَھَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِھَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَقَالَ خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تھا میں بلاتا اپنی ماں کو
طرف اسلام کے اس حال میں کہ وہ مشرکہ تھی پس بلایا میں نے اسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سنائی میری ماں نے مجھکو آنحضرت صلعم کے حق میں وہ چیز کہ ناخوش رکھی میں نے
یعنے ایسا کلام حضرت صلعم کی شان میں کہا کہ مجھکو ناخوش لگا کہنا اسکا اُسوقت یا اب ذکر کرنا اسکا مجھکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا میں آنحضرت صلعم کے پاس اس حال میں کہ
روتا تھا میں یعنے بسبب غم اور ترس نیکے اُسکے حال پر کہ یہ ماں میری ہے تادیب نہیں کر سکتا اور اُسکا یہ حال ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا مانگئے اللہ تعالیٰ سے
یہ کہ ہدایت کرے ابوہریرہ رض کی ماں کو پس کہا آنحضرت صلعم نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو پس نکلا میں یعنی آنحضرت صلعم کے پاس سے خوشحال بسبب دعا ہدایت کرنے
آنحضرت صلعم کے پس جب پہنچا میں طرف دروازے ماں اپنی کے پس ناگہاں دروازہ بند تھا پس سنی ماں میری نے آواز میرے پانوں کی پس کہا اُسنے ٹھہر تو اپنی جگہہ پر
اے ابوہریرہ یعنے اندر نہ آ اور میں ٹھہر رہا اور سنی میں نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑھنے سے یعنی مارے جلدی کے بعد پہننے
کرتے کے اوڑھنی نہ اوڑھی اور دروازہ کھولنے کو دوڑی پس کھولا دروازہ پھر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتی
ہوں میں یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بندے اللہ کے ہیں اور رسول اُسکے پس پھرا میں اور آیا پاس رسول خدا کے اس حال میں کہ میں روتا تھا مارے خوشی کے **ف** رونا
کبھی غم سے ہوتا ہے اور کبھی خوشی سے بعضے خوش طبعوں نے کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہے کہ غم بصورت آنسو نکلے ہو کر نکلجاتا ہے **ترجمہ** پس تعریف کی آنحضرت صلعم نے اللہ کی
اور شکر کیا میری ماں کے اسلام لانے پر اور کہا نیک نقل کی مسلم نے **ف** یعنی یہ کلام کہا اچھا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہے کہ پہنچا تو اے ابوہریرہ بھلائی کو بسبب اسلام
ماں اپنی کے اور معجزہ یہاں ظاہر ہوا آنحضرت صلعم کی دعا کے اثر کا ابوہریرہ کی ماں کے حق میں فی الحال باوجود اس انکار و شدت کفر کے **وعنہ** قَالَ اِنَّکُمْ تَقُوْلُوْنَ اَکْثَرَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُھُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ
کَانَ یَشْغَلُھُمْ عَمَلُ اَمْوَالِھِمْ وَکُنْتُ امْرَءًا مِسْکِیْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ
ثَوْبَہٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ھٰذِہٖ ثُمَّ یَجْمَعُہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ فَیَنْسٰی مِنْ مَقَالَتِیْ شَیْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَۃً لَیْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَیْرُھَا حَتّٰی قَضَی
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَہٗ ثُمَّ جَمَعْتُھَا اِلٰی صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِیْتُ مِنْ مَقَالَتِہٖ تِلْکَ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضوں نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثیں ابوہریرہ آنحضرت صلعم سے
اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا **ف** یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہے اُس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہے یعنی اگر میں نے کمی بیشی اور خیانت کی ہو گی خدا تعالیٰ روز قیامت کے
سزا مجھکو دیگا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جھوٹھ باندھے مجھپر پس چاہیئے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اُسکے ابوہریرہ سبب اپنے بہت روایت کرنیکا
بیان کرتے ہیں **ترجمہ** اور تحقیق بھائی میرے کہ مہاجرین تھے باز رکھتا تھا انکو آنحضرت صلعم کی ملازمت شریف سے ہاتھ پر ہاتھ مارنا بازار میں **ف** یہ کنایہ ہے بیع شرا
کا سے یعنی بائع اور مشتری آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں یعنی وہ خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے بسبب اپنے انکے تجار **ترجمہ** اور تحقیق بھائی میرے کہ انصار

باز رکھتا تھا اُنکو کار مالون مین اُنکے ف ح مراد مالون سے مدینہ والون کے نزدیک باغ و زراعت ہوتے ہین جیسا کہ اہل مکہ کے نزدیک اونٹ اور بکریان اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتے تھے اور انصار زراعت اور درستی باغات کھجورونکی ترجمہ اور تھا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تھا آنحضرتؐ کے پاس اوپر بھرنے پیٹ اپنے کے ف ح یعنی مین فقیر تھا اگر پہونچتا اسیقدر کہ پیٹ بھر جاوے اور بھوک دفع کرے قناعت کرتا تھا مین اور تجارت اور زراعت کرتا نہ تھا تاکہ اسمین مشغول ہوون اور دربار شریف سے دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تھا اور احوال و اقوال آنحضرتؐ کے دیکھتا اور سنتا تھا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرتؐ نے ایکدن ہرگز نہین ہوگی یہ بات کہ کھولے ہے اور پھیلائے ہے کوئی تم مین سے اپنا کپڑا یہان تک کہ تمام کرون مین بات اپنی یہ پھر اکٹھا کرے اور لگائے اُسکو طرف سینہ اپنے کے اور پھر بھولے بھی میری حدیثون مین سے کچھ کبھی ف ح اپنی بات سے اشارہ ہے طرف دعا کے کہ کی آنحضرتؐ نے اپنی امت کے لیے واسطے یاد رکھنے حدیثونکے کہ سنین آنحضرتؐ سے اور غرض یہ ہے کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کپڑا اپنا پھیلائے رکھے اور برکت اس دعا کی کہ اُس کپڑے مین آوے گی طرف سینہ اپنے کے ملا دے جو کچھ کہ میری حدیثون مین سے یاد کی ہونگی ہرگز نہین بھولنے کا ترجمہ پس کھولی مین نے کملی کہ نہ تھا مجھپر کوئی کپڑا سوائے اُسکے یہان تک کہ تمام کی آنحضرتؐ نے بات اپنی یعنی دعا پھر سمیٹا اور لگایا مین نے اُسکو طرف سینہ اپنے کے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا حضرتؐ کو ساتھ حق کے نہین بھولا مین حضرتؐ کی حدیثون سے کہ سُنی تھین مین نے اُسدن تک کہ وقت روایت اس حدیث کا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وعن جریر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصة فقلت بلی وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ علی صدری حتی رأیت اثر یدہ فی صدری وقال اللہم ثبتہ واجعلہ ہادیا مہدیا قال فما وقعت عن فرسی بعد فانطلق فی مائة وخمسین فارسا من احمس فحرقہا بالنار وکسرہا متفق علیہ ۔ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرتؐ نے کیا نہین آرام دیتا تو مجھکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہین توڑتا تو اُسکو تا مین رنج سے خلاصی پاؤن اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خاء معجمہ و لام کے اور ساتھ پیش دونونکے بھی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تھا کہ اسکو کعبہ الیمانیہ بھی کہتے تھے اسمین ایک بت تھا کہ نام اسکا خلصہ تھا اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفوس پاک کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہے عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزونسے ترجمہ پس کہا مین نے ہان راحت دونگا مین تمکو اُسکے تئین توڑکر اور تھا مین کہ نہین ٹھہر سکتا تھا گھوڑے پر سواری مین بلکہ گر پڑتا تھا مین اُس سے کبھی کبھی پس ذکر کیا مین نے اُسکو کہ مین نہین ٹھہر سکتا ہون گھوڑے پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس مارا آنحضرتؐ نے دست مبارک اپنا میرے سینہ پر یہان تک کہ دیکھا مین نے نشان آنحضرتؐ کے دست شریف کا اپنے سینہ مین یعنے بسبب زور سے مارنے ہاتھ کے اور کہا آنحضرتؐ نے یعنی دعا کی میرے لئے کہ خداوندا ثابت رکھ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اسکو راہ راست دکھانیوالا اور راہ راست پایا گیا کہا جریرؓ نے پس نہ گرا مین اپنے گھوڑے سے بعد اُس دعا یا بعد اُسدن کے پس روانہ ہوا جریر یعنے طرف ذی الخلصہ کے اسکے توڑنیکے لئے ساتھ ڈیڑھ سو سوارون کے احمس سے ف ح احمس ساتھ حاء اور سین مہملتین کے اوپر وزن احمر کے نام قبیلہ کا ہے قریش مین سے یہ نام رکھا گیا انکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماستہ یعنی شجاعت سکی اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہے یعنے جو کہ جریر سے روایت کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس اسمین التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا جریرؓ نے ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وعن انس قال ان رجلا کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتد عن الاسلام ولحق بالمشرکین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الارض لا تقبلہ فاخبرنی ابو طلحة انہ اتی الارض التی مات فیہا فوجدہ منبوذا فقال ما شان ہذا فقالوا دفناہ مرارا فلم تقبلہ الارض متفق علیہ ۔ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص لکھتا تھا واسطے آنحضرتؐ کے یعنے وحی پس مرتد ہو گیا اور پھر اسلام سے اور مل گیا ساتھ مشرکون کے ف ح اور یہ شخص نصرانی تھا کہ مسلمان ہوگیا تھا اور پھر مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اسکو ف ع یعنی اپنے اندر نہین رکھے گی بلکہ پھینکدیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے اسکو پس صبح کو

جو دیکھا تو زمین نے اسکو پھینکدیا تھا مشرکون نے کہا کہ یہ کیا ہی محمد نے اور انکے اصحاب علیہم السلام نے کہ قبر کو کھودکر اسکو باہر ڈالدیا ہی پس خوب گہری کھودی قبر مشرکون نے
جہان تک گہری کھود سکے اور اسکو دفن کیا پس صبح کو دیکھا تو زمین نے اسکو باہر ڈالدیا تھا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ آدمی کا کام نہین ہی پس پڑا رہنے دیا
اُسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نے پس خبر دی مجھکو ابو طلحہ نے کہ انس کی مان کے خاوند تھے کہ یہ ابو طلحہ آئے اُس زمین مین کہ مرا تھا وہ شخص اور دفن کیا گیا تھا
اُسمین پس پایا اسکو ابو طلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچھا ابو طلحہ نے کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہی پس کہا لوگون نے کہ دفن کیا
ہمنے اسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اُسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور ہر بار کہ دفن کیا اسکو باہر پڑا پایا **وعن** اَبِی اَیُّوْبَ قَالَ خَرَجَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِی قُبُوْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہ کہا اُسنے
نکلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال مین کہ غروب ہوا تھا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز **ف** ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت صلعم نے آواز ملائکہ عذاب کی یا
آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتے تھے یا آواز واقع ہونے عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حضرت کے اس بیان سے ترجمہ پس فرمایا کہ یہودی ہین
یعنے آواز یہود کی ہی یعنے آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کیے جاتے ہین بیچ قبرون مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع اسمین اثبات عذاب قبر کا ہی اور معجزہ ہی
حضرت کا کہ آپ پر انکا احوال کھل گیا اور آپنے اسکو بیان فرمادیا **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا کَانَ قُرْبَ
الْمَدِیْنَةِ هَاجَتْ رِیْحٌ تَکَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاکِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ
فَاِذَا عَظِیْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے چلی
ایک ہوا یعنے سخت پس قریب تھی کہ دفن کردے سوار کو یعنی اُڑا لیجاوے اور پوشیدہ کردے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ بھیجی گئی ہی یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس پہونچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا سردار منافقون مین سے مر گیا تھا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع ح کہا بعضون نے
کہ نام اُسکا رفاعہ بن زید تھا اور سفر غزوہ تبوک کا تھا اور بعضون نے کہا کہ نام اسکا رافع تھا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت مرنے منافق کے پائے
جانے وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہی وقت مرنے اشرار کے کہ یہ حالت مرنے اور زندگانی مین محل کلفت ومحنت کے ہین **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَیَالِیَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِیْ شَیْءٍ وَاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ
عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا فِی الْمَدِیْنَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکَانِ
یَحْرُسَانِهَا حَتّٰی تَقْدَمُوْا اِلَیْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَوَالَّذِیْ یُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِیْنَ
دَخَلْنَا الْمَدِیْنَةَ حَتّٰی اَغَارَ عَلَیْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا یُهَیِّجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَیْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم
ساتھ آنحضرت کے یعنے مکہ سے طرف مدینہ کے یہان تک کہ پہونچے ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سے پس ٹھہرے آنحضرت اسمین کئی راتین یعنی اور
کئی دن پس کہا لوگون نے یعنے بعضے منافقون نے یا ضعیف الاسلامون نے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل وکار مین کچھ لڑائی کے کام مین اور تحقیق اہل وعیال ہمارے
البتہ غائب ور پیچھے رہے ہوئے ہین نہین خاطر جمع ہماری اوپر یعنی کہ اس سے کہ دشمن آجاوے انپر اور غارت کرے پس پہونچی یہ خبر آنحضرت کو پس فرمایا
قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی یعنی اسکی
راہون اور کوچونکی یہان تک کہ پہونچو تم طرف مدینے کے **ف** ح لفظ شعب شین کے زبر سے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے راہ درمیان
دو پہاڑونکے ولیکن یہان مراد راہ درمیان دو گھرونکے ہی یعنے کوچے شہر کے جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ انقاب مدینہ پر ملائکہ ہین کہ نہین آویگا اسمین طاعون اور
دجال ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینے کے پس قسم ہی اُس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہی اسکی یعنی اللہ کی نہین رکھے ہمنے

اسباب آپکے یعنے اونٹوں کی پیٹھوں سے اسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ میں یہاں تک کہ چڑھ آئے ہم پر یعنے مدینہ والوں پر بنو عبداللہ بن غطفان ف ع کہ نام ایک قبیلہ کا ہے اور یعنے یہ ہیں کہ مدینہ وقت نہونے انکیلئے محفوظ تھا جیسیکہ خبر دی تھی حضرتؐ نے از راہ معجزہ کے اور نہیں تھا کوئی مانع انکے غارت کرنے اور چڑھ آنے سے اُسپر سوا نگہبانی ملائک کے اور یہی معنی ہیں اس قول کے ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تھی انکو پہلے آنے ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنے بواعث میں سے بس یہی ہوئی خبر آن حضرتؐ کی کہ خبر دی تھی کہ نگہبانی کرتے ہیں مدینہ کی پیچھے تمہارے فرشتے تاوقتیکہ جاؤ آمین **وعن** انس قال اصابت الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتى الجمعة الاخرى وقام ذلك الاعرابي او غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير الى ناحية من السحاب الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا حدث بالجود وفي رواية قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشي في الشمس متفق عليه

اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا پہونچی لوگونکو قحط آن حضرتؐ کے زمانہ میں پس اُسوقت کہ خطبہ فرماتے تھے آنحضرتؐ دن جمعہ کے کھڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنے باغ اور زراعت اور جانور بہ سبب نہ پانے پانی کے اور بھوکے ہوئے عیال پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لئے پس اٹھائے آنحضرتؐ نے دونوں دست مبارک اپنے اس حال میں کہ نہ دیکھتے تھے ہم آسمان میں ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہ رکھے آنحضرتؐ نے ہاتھ یہاں تک کہ اٹھا ابر مانند پہاڑونکے پھر نہ اُترے آنحضرتؐ منبر اپنے سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے مینھ کو کہ ٹپکتا تھا آنحضرتؐ کی داڑھی مبارک پر ف ع معنے یتحادر کے یتنزل و یقطر ہیں اور یہاں معنی یتساقط کے یعنی ٹپکتا تھا مینھ داڑھی پر اور کئی نسخوں میں علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ اُسکا لکھا گیا اور حضرت شیخؒ کے ترجمہ میں عن لحیتہ ہے یعنے ٹپکتا تھا مینھ داڑھی سے اور حاصل یہ ہے کہ پہلے اترنیکے منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینھ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینھ برسائے گئے ہم اُسدن یعنی بقیہ اسدن کے کہ دعا کی تھی کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور اگلے دن اور اگلے دن سے دوسرے جمعہ تک اور کھڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اُسکے اور کہا یارسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجئے اللہ تعالےٰ سے ہمارے لئے کہ مینھ تھم جاوے پس اٹھائے آنحضرتؐ نے ہاتھ دونوں اپنے اور کہا خدایا برسا گرد اگرد ہمارے یعنے کھیتوں اور باغات میں اور نہ برسا ہم پر یعنے ہمارے مکانوں پر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتے تھے آنحضرت صلعم طرف کسی جانب کے ابر سے مگر کہ کھل جاتا تھا اور ہوا اور پردہ کے مانند گرد ہی کے یعنی تمام اطراف مدینہ میں ابر تھا اور مینھ برستا تھا مگر مدینہ پر کا ابر بھی نہ تھا بالکل کھل کر مانند گرد ہی کے ہو گیا تھا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اُسکا قناۃ ہے ایک مہینے تک اور نہیں آیا کوئی کسی طرف سے مگر خبر دی بہت مینھ برسنے کی اور ایک روایت میں ہے کہ کہا حضرتؐ نے یا الٰہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا اللہ برسا ٹیلوں پر اور پہاڑوں پر اور اندر نالوں کے اور جنگلوں کے اگنے درختوں کے کہا انسؓ نے پس کھل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال میں کہ چلتے تھے دھوپ میں نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نوویؒ نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے یہ کہ جب مینھ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الٰہی مینھ برسے مکانوں پر ولیکن نہیں مشروع ہے اسکے لئے نماز اور جمع ہونا صحرا میں **وعن** جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب استند الى جذع نخلة من سواري المسجد فلما صنع له المنبر فاستوى عليه صاحت النخلة التي كان يخطب عندها حتى كادت ان تنشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم حتى اخذها فضمها اليه فجعلت تئن انين الصبي الذي يسكت حتى استقرت قال بكت على ما كانت تسمع من الذكر رواه البخاري اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے آنحضرتؐ جسوقت کہ خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے اوپر تنہ کھجور کے ستونوں مسجد کے سے ف جو کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ستون مسجد کے کھجور کی لکڑی کے تھے اور نہ تکیہ کرنا

اور یہ ستون جب بنایا گیا منبر تب یہ ستون کہ جس کے پاس آپ خطبہ پڑھتے تھے اُسکے پاس چلے تب منبر کے نزدیک پہنچے تھے اُسپر حضرت خطبہ پڑھنے کو چلا یا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے حضرت اُسکے پاس چلے تب منبر کے یہان تک قریب تھا یہ کہ پھٹ جاوے یعنے حضرت کے فراق سے پس اُترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اُسکے یہان تک کہ پکڑا اُسکو یعنی ہاتھونسے اور اپنے گلے سے لگایا اُسکو یعنی اُسکی تسلی کے لئے پس شروع کیا اُس ستون نے کہ نالہ کرتا تھا مانند نالہ کرنے لڑکے کے کہ چپکا کیا جاتا ہی گریہ و زاری سے اور چپکا نہین ہوتا یہان تک کہ ٹھہرا اور آرام پکڑا اُس ستون نے فرمایا آنحضرت نے یعنی اُسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانے اُس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح یعنے اوپر نہ پانے قرب اور ذکر کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سے بسبب طریق سے روایت کی ہی کہ شک و شبہ کو اسمین راہ نہین اور بعضون نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہی اور حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تھی اور روتی تھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوار تر ہو اسکے کہ مشتاق ہو اُنکی ملاقات کے اور کم چوب سے نہ ہو بیت سنگے و گیاہی کہ در خاصیتے ہست بہ ز آدمی کہ انرا ہیچ معرفتے نیست

وعن سلمة بن الاكوع ان رجلا اكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشماله فقال كل بيمينك قال لا استطيع قال لا استطعت ما منعه الا الكبر قال فما رفعها الى فيه رواه مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بائین ہاتھ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھاؤ داہنے ہاتھ اپنے سے کہا اُسنے کہ نہین کھا سکتا مین داہنے ہاتھ سے پس فرمایا حضرت صلعم نے نہ کھا سکیو یعنی بددعا کی حضرت نے اُسپر اسلئے کہ وہ جھوٹھا تھا عذر کرنیمین نہ باز رکھا اسکو داہنے ہاتھ کے کھانے سے مگر تکبر اور نہ نے فیدی ف ح نہ عجز فرمانا تو اُنے یہ کلام راوی کا ہی کہ کہا واسطے دفع وہم اُس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیون بددعا کی اُسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکے پس جواب یہ پایا گیا یہ کہ نہ باز رکھا اسکو داہنے ہاتھ سے کھانے سے عجز نے بلکہ باز رکھا اسکو تکبر نے اسلئے حضرت نے بددعا کی اُسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اُٹھا سکتا تھا وہ شخص داہنا ہاتھ طرف منھ اپنے کے بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے

وعن انس ان اهل المدينة فزعوا مرة فركب النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لابي طلحة بطيئا وكان يقطف فلما رجع قال وجدنا فرسكم هذا بحرا فكان بعد ذلك لا يجارى وفي رواية فما سبق بعد ذلك اليوم رواه البخاري اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی چور سے یا دشمنون سے پس سوار ہوئے آنحضرت گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر کہ ابو طلحہ کا تھا سست رو اور تھا وہ کہ تنگ دربا مین پاؤن رکھتا تھا قدم مین جبکہ پھرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہارے گھوڑے کو دریا یعنے کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گھوڑا بعد آنحضرت کی سواری کے اس طرح کا کہ کوئی گھوڑا اُسکے ساتھ نہین چل سکتا تھا اور نہین بڑھ سکتا تھا اُس سے اور ایک روایت مین آیا ہی پس نہ آگے بڑھ سکتا تھا اُسکے کوئی گھوڑا بعد اُس دن کے نقل کی یہ بخاری نے

وعن جابر قال توفي ابي وعليه دين فعرضت على غرمائه ان ياخذوا التمر بما عليه فابوا فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت قد علمت ان والدي استشهد يوم احد وترك دينا كثيرا واني احب ان يراك الغرماء فقال لي اذهب فبيدر كل تمر على ناحية ففعلت ثم دعوته فلما نظروا اليه كانهم اغروا بي تلك الساعة فلما راى ما يصنعون طاف حول اعظمها بيدرا ثلث مرات ثم جلس عليه ثم قال ادع لي اصحابك فما زال يكيل لهم حتى ادى الله عن والدي امانته وانا ارضى ان يؤدي الله امانة والدي ولا ارجع الى اخواتي بتمرة فسلم الله البيادر كلها حتى اني انظر الى البيدر الذي كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم كانها لم تنقص تمرة واحدة رواه البخاري اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میرے باپ نے اسحال مین کہ اُنپر قرض تھا پس پیش کیا مینے اُنکے قرضخواہون پر کہ لیوین تمام کھجورین ہماری بدلے اُس دین کے کہ میرے باپ پر ہی پس نہ مانا انھون نے یعنے اسلئے کہ وہ اُنکی نظرون مین تھوڑی معلوم ہوتی تھین اور تھے وہ بہت پس آیا مین حضرت کے پاس اور عرض کیا مینے کہ آپ جانتے ہین یہ کہ باپ میرا شہید ہوگیا ہی روز احد کے اور چھوڑا ہی دین بہت اور مین چاہتا ہون کہ یہ دیکھین آپکو قرضخواہ یعنی میرے پاس تا کہ رعایت کرین مجھپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجورون کے علحدہ

علحدہ پس کیا مین نے یعنی کئی ڈھیر لگائے پھر بلایا مین نے آنحضرتؐ کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہون نے طرف حضرتؐ کے گویا کہ وہ لپٹ گئے مجھپر اسیوقت **ف** م یعنے تشدد کیا
مجھپر مطالبہ مین اور پیچ پڑے یہ گمان کر کر کہ حضرتؐ فرماوینگے انکو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنیکے لئے یا صبر کرنیکے لئے پس پہلے ہی انھون نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت
کرے اسپر کہ وہ انمین سے کسی بات پر بھی راضی نہین ہین نیکے ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرتؐ نے اس چیز کو کہ کرتے ہین قرضخواہ پھرے آنحضرتؐ تین بار گرد بڑے ڈھیر کے انمین سے
پھر بیٹھے اسپر پھر فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے قرضخواہونکو یعنی پس حاضر ہوئے وہ پس ہمیشہ بانٹتے رہے آنحضرتؐ انکے لئے یعنی حکم فرمایا کھجورونکے بانٹنے کے لئے کہ ادا کیا
اللہ تعالی نے میرے باپ سے دین اسکا اور مین راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالی دین میرے باپ کا اور نہ لیجاؤن مین طرف بہنون اپنی کے ایک کھجور **ف** ح جابرؓ کے باپ کے بیٹیان
بہت چھوڑی تھین پس وہ بہنین ہوئین جابرؓ کی پس جابرؓ کہتے ہین کہ مین راضی تھا کہ کسیطرح دین باپکا ادا ہوجاوے اگرچہ کچھ باقی نرہے ہمارے لئے کھجورون مین سے ترجمہ
پس سالم رکھے اللہ تعالی نے ڈھیر سب یعنے آنحضرتؐ کے معجزے سے اور یہان تک کہ تحقیق مین دیکھتا تھا طرف اس ڈھیر کے کہ بیٹھے تھے اسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہین کم ہوئی
اسمین سے ایک کھجور نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح اور جبکہ اس ڈھیر مین سے کہ حضرتؐ جسپر بیٹھے تھے اور دیتے جاتے تھے کچھ نقصان نہوا تو اور ڈھیر بطریق اولی سلامت رہے

وعنہ قال ان ام مالک کانت تھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عکۃ لھا سمنا فیاتیھا بنوھا فیسالون الادم ولیس
عندھم شیء فتعمد الی الذی کانت تھدی فیہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فتجد فیہ سمنا فما زال یقیم لھا ادم بیتھا حتی عصرتہ فاتت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال عصرتیھا قالت نعم قال لو ترکتیھا ما زال قائما رواہ مسلم اور روایت ہے اسی جابرؓ سے کہ کہا ام مالکؓ انصاریہ صحابیہ تھی یہ بھیجتی
آنحضرتؐ کے لئے اپنے کپے مین گھی پس آتے ام مالک کے پاس بیٹے اسکے اور مانگتے سالن حالانکہ نہوتا انکے پاس کچھ یعنے سالن مین سے اسلئے کہ جو کچھ کہ ہوتا قسم وغیرہ سے حضرتؐ کو
بھیجدیتی تھی پس قصد کرتی تھی ام مالک طرف اس کپے کے کہ بھیجتی تھی اسمین گھی آنحضرتؐ کے لئے یعنی دیکھتے اور ڈھونڈھتے اسمین پس پاتے اسمین گھی پس ہمیشہ تھا
وہ ظرف یا گھی کہ اسمین باقی رہتا تھا قائم ام مالک کے لئے سالن گھر اسکے کا یعنے ہمیشہ اس گھی سے انکے گھر مین سالن ہوتا تھا یہان تک کہ نچوڑا ام مالک نے اسکو
یعنی زیادتی طمع کے لئے پس منقطع ہوا وہ سالن بنا براسکے کہ حرص شوم ہے اور حریص محروم پس آئے ام مالک حضرتؐ کے پاس یعنی اخبر دی اس ماجرا کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کیا نچوڑا تو نے اس گھی کو کہا اسنے ہان فرمایا آنحضرتؐ نے اگر چھوڑتی تو اسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا سالن تیرے گھر کا قائم نقل کی
یہ مسلم نے **ف** یعنی اسلئے کہ جب برکت اترتی ہے ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو بہت ہوجاتی ہے وہ تھوڑی چیز

وعن انس قال قال ابوطلحۃ لام سلیم
لقد سمعت صوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفا اعرف فیہ الجوع فھل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم
اخرجت خمارا لھا فلفت الخبز ببعضہ ثم دستہ تحت یدی ولاثتنی ببعضہ ثم ارسلتنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھبت بہ
فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ومعہ الناس فسلمت علیھم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلک ابوطلحۃ
قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن معہ قوموا فانطلق وانطلقت بین ایدیھم حتی
جئت اباطلحۃ فاخبرتہ فقال ابوطلحۃ یا ام سلیم قد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس ولیس عندنا ما نطعمھم فقالت اللہ
ورسولہ اعلم فانطلق ابوطلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوطلحۃ معہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلمی یا ام سلیم ما عندک فاتت بذلک الخبز فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففت
وعصرت ام سلیم عکۃ فادمتہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ ما شاء اللہ ان یقول ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم
فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ ثم لعشرۃ فاکل القوم کلھم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا متفق
علیہ وفی روایۃ لمسلم انہ قال ائذن لعشرۃ فدخلوا فقال کلوا وسموا اللہ فاکلوا حتی فعل ذلک بثمانین رجلا ثم اکل النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةً حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابو طلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کی ماں کے ہیں واسطے ام سلیم کے کہ ماں انس کی ہیں تحقیق سنی میں نے آواز آنحضرت کی سست پایا میں نے اُنمیں بھوک کہ یہ سستی کہ اثر اسی کا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہے کچھ پس نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی پھر نکالی ام سلیم نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹا روٹیوں کو اُسکے ایک کونے میں پھر چھپا دیا اُسکو میرے ہاتھ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتھ بعض اُسکے ف ح یعنی سر اُسکا اور نصف ایک پیچ بھی مانند دستار کے لپیٹ لی اور انس اُس زمانہ میں آٹھ نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ت پھر بھیجا مجھکو طرف رسول خدا صلعم کے پس لیگیا میں وہ روٹیاں حضرت کے پاس پس پایا میں نے آنحضرت کو مسجد میں اسحال میں کہ تھے ساتھ حضرت کے لوگ ف ع یعنی جہت سے کہ وہ ایسے تھے جیسے کہ آگے آتا ہے ذکر اسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرت نے نماز کے لئے جسوقت کہ محاصرہ کیا تھا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اسلئے کہ وقوع اُس ماجرہ کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابر کے واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی میں نے اُنسے پس فرمایا رسول خدا نے کیا بھیجا ہے تجھکو ابو طلحہ نے کہا میں نے ہاں ف ع اور یہ منافی نہیں ہے اُسکی ماں کے بھیجنے کی اس لئے کہ باعث اول ابو طلحہ ہی تھے ترجمہ فرمایا کہ ساتھ طعام کے بھیجا ہے کہا میں نے ہاں ف ع پہلی بات سے اس بات کو جدا کرکے پوچھنا یا تو سمجھانیکے لئے تھا یا بسبب تاخیر وحی اور تعلیم کے یعنی اول اُس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پھر اسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اُن لوگوں کے کہ تھے ساتھ حضرت کے کھڑے ہو ف ع تا ابو طلحہ کے گھر چلیں چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتھ چند روٹیاں میں نچاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیوں کے ساتھ کھالیں اور ارادہ ہوا ظاہر کرنے معجزہ کا بھی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تھوڑی سی روٹی سے اور دوسرا معجزہ اسکے ساتھ اُنکے گھر میں گئے کا بھی ہونا تھا حاصل ہوا اُنکو بسبب نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کے پس حضرت نے ارادہ اُنکے گھر تشریف لیجانیکا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنے اور اور ہمنشین طرف گھر ابو طلحہ کے اور چلا میں بھی آگے حضرت کے یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے آگے چلتے ہیں یا اسلئے کہ جلدی سے خبر حضرت کے رونق افزائی کی ابو طلحہ کو پہونچا دیں یہانتک کہ آیا میں ابو طلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اُسکو یعنی اُنکے آنے کی پس کہا ابو طلحہ نے اے ام سلیم تحقیق تشریف لائے آنحضرت صلعم ساتھ لوگوں کے اور نہیں ہے ہمارے پاس کچھ کہ کھلا دیں ہم اُنکو یعنی سوائے اُن چند روٹیوں کے کہ بھیجی تھیں اور آدمی بہت سے ہیں پس کیونکر اُنکے آگے رکھوں تھوڑی سی چیز کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہیں ف ح کہ کیوں آئے ہیں آپ اور کیا حکمت ہے آپکے آنے میں گویا سمجھیں ام سلیم کہ آں حضرت صلعم اظہار معجزہ کے لئے آئے ہیں اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچھ [illegible] نکیا اور اول یہی سوجھی کہ حضرت قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کاہے کو تشریف لاتے اُنکا فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ ایک عورتیں ایسی تھیں کہ اسوقت کے بہت مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین یا رب العالمین ترجمہ پس چلے ابو طلحہ یعنی حضرت کے استقبال کے لئے یہانتک کہ ملے آنحضرت سے پس تشریف لائے آنحضرت اور ابو طلحہ ساتھ اُنکے پس فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم جو کچھ کہ تیرے پاس ہے یعنی قسم روٹی سے پس لائیں وہ روٹیاں کہ اُنکا ہیں تھیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابو طلحہ کو یا اور کسیکو ڈھونکے توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکے لئے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیاں اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گھی کا پس سالن کیا اُس گھی کو کہ کپے میں سے نکلا پھر فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم روٹی میں جو کچھ کہ چاہا اللہ نے کہ کہیں ف ح یعنی دعا خیر برکت کی یا اسمائے الٰہی اُسمیں پھونکے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پھر کہا حضرت نے بسم اللہ اللّٰھم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابو طلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو اذن دے یعنے بلا دس کو پھر دس کو ف ع دس کے لئے حکم اسلئے کیا کہ جس پیالہ میں وہ کھانا تھا وہ اسیقدر تھا کہ دس آدمی گرد اُسکے آرام سے بیٹھکر کھا سکیں اور بعضوں نے کہا تنگی مکان کے لئے یہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کھایا اُن دس نے پھر باہر نکلے وہ پھر فرمایا کہ بلا دس کو پھر دس کو ۴۰

یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا تھا جالیس کھا لیا [illegible] تو وہ قوم سیر ہوئی اور قوم ستر آدمی تھے یا اسی ف ع کہا ابن حجرؒ نے یہان تو ساتھ شک کے ہی آیا ہی اور اور روایتمین
بالجزم سے آئی ہین اور ایک روایت مین [illegible] اسی اور انمین منافات نہین ہی اس احتمال سے کہ کسر کو حذف کردیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہی یہان تک کھایا
اسی نے یعنی جالیس نے اور باقی رہا جو ن کا تون [illegible] معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہتا ہون مین کہ قصہ متحد ہی ہی اور تطبیق یون ہی کہ جماعت اہل چالیس تھی پھر آن ملے
انکے ساتھ جالیس اور ان لوگونمین سے کہ پیچھے رہگئے تھے یا حضرتؐ نے انکو بلا بھیجا ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی
کہ انحضرتؐ نے فرمایا کہ اذن دے دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کھاؤ اور نام لو اللہ کا پس کھایا انھون نے یہان تک کہ کیا یہ ساتھ اسی مردونکے یعنی اسیطرح
دس دس کو اذن دیتے گئے پھر یعنی بعد کھا لینے اصحابؓ کے کھایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہؓ کے گھر والون نے اور چھوڑا باقی اُسکا اور بخاری کی ایک روایت مین ع
کہ فرمایا انحضرتؐ نے داخل کر مجھ پر دس آدمی [illegible] یہان تک کہ گنا چالیس شخصونکو پھر کھایا نبی صلعم نے پس ہوا مین کہ دیکھتا تھا کہ آیا کم ہوا ہی اسمین سے کچھ یا نہین ف
ح ع بس ظاہر ہوئی کمی اس سے ہر گز [illegible] روایت منافات نہین رکھتی ہی ساتھ روایت کھانے اسی مردونکے بسبب احتمال اسکے کہ بعد چالیس کے انحضرتؐ نے
کھایا تاکہ ہووے برکت انکی دو [illegible] لوگونکو اور بعد اُسکے اور چالیس نے کھایا ہو یا یہ معنی ہین کہ پھر بعد فراغت سبکے کھایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت
مین ہی کہ پھر لیا انحضرتؐ نے [illegible] اسکو پھر دعا کی اسمین ساتھ برکت کے پس ہوگیا جیسا کہ تھا پس فرمایا انحضرتؐ نے کہ لو اور کھاؤ اسکو **وعنه** قال اتي النبي
صلى الله عليه وسلم باناء وهو بالزوراء فوضع يده في الاناء فجعل الماء ينبع من بين اصابعه فتوضأ القوم قال قتادة
قلت لانس كم كنتم قال ثلثمائة او زهاء ثلثمائة متفق عليه اور روایت ہی اسی انسؓ سے کہ کھالایا گیا انحضرتؐ کے پاس ایک باسن بیچ حالیکہ
انحضرتؐ زوراء مین تھے [illegible] بر زا اور جزم واو اور مد وودہ کے نام ایک جگہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کے پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کے
اور ظاہر ہی کہ دوسرا ہی مراد ہی ترجمہ [illegible] رکھا انحضرتؐ نے ہاتھ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون اُنکی سے ف ع اس پانی کے نکلنے مین دو
قول مین ایک تو یہ کہ پانی نکلتا تھا نفس انگلیون سے اور یہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہ بڑی بات ہی معجزہ مین بہ نسبت نکلنے اسکے پتھر سے اور موید ہی اسکو وہ
جو آیا ہی ایک روایت مین فرأيت الماء ينبع من اصابعه اور دوسرا قول یہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہت کردیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنے لگا حضرتؐ کی انگلیونکے
درمیان مین سے ترجمہ پس [illegible] قوم نے کہا قتادہؓ نے کہ کہا مین نے واسطے انسؓ کے کہ کتنے تھے تم یعنی اُسدن کہا تھے ہم تین سو یا کہا بمقدار تین سو کے یعنی شک یہ
راوی ہی نقل کی یہ بخاری [illegible] **وعن عبد الله بن مسعود** قال كنا نعد الايات بركة وانتم تعدونها تخويفا كنا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم في سفر فقل الماء فقال اطلبوا فضلة من ماء فجاءوا باناء فيه ماء قليل فادخل يده في الاناء ثم قال حي على الطهور المبارك والبركة
من الله ولقد رأيت الماء ينبع من بين اصابع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يؤكل
رواه البخاري اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم اصحاب رسول خدا کے کہ گنتے تھے آیتونکو سبب برکت و نور کا کہ حاصل ہوتا ہی انسے ہمارے دلونمین اور تم ای لوگو گنتے
ہو انکو سبب ڈرانیکا ف ع کہا [illegible] کہ منکر ہین انکے اور مراد آیتین قرآنی ہین کہ اترین آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوتے تھے انحضرتؐ سے اور معجزات مراد رکھنا ظاہر تر
اور موافق تر ہی ساتھ سیاق حدیث کے یعنی یہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرونکے ڈرانیکے لئے ہین ولیکن بہ نسبت مومنونکے کہ محب معتقد ہین انکے موجب بشارت اور برکت اور نورانی
ایمان کی ہین حضرت شیخ [illegible] نقل کیا ہی اور ملا علی قاری کے نزدیک آیات سے فقط معجزات و کرامات ہی مراد ہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد رکھنی غیر مناسب ہی
یہان تقریر طویل لکھی ہی ملا علی [illegible] رازی کے خلاصہ لکھدیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہی ابن مسعودؓ نے ایک معجزہ انحضرتؐ کے معجزونمین سے کہ کہا ترجمہ تھے ہم
ہمراہ انحضرتؐ کے ایک سفر مین پس کم ہوا پانی پس فرمایا انحضرتؐ نے کہ ڈھونڈھو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اسمین کچھ پانی باقی رہا ہوا ہو پس لائے صحابہ ایک باسن
کہ اسمین کچھ تھوڑا سا پانی تھا پس داخل کیا انحضرتؐ نے دست مبارک اپنا باسن مین پھر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو اوپر پانی پاک کرنیوالے کے اور برکت

اور یا تو خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنی نہ اور کسی کی طرف سے اور البتہ تحقیق دیکھا میں نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرت صلعم کی انگلیوں [illegible] ف ح لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوا کہ
کہ پانی انگلیوں میں سے نکلتا تھا اور اسپر ہیں جمہور علما اور اسلیے ترجیح دیگئی ہے اسکو اوپر نکلنے پانی کے پتھر سے جیسا کہ حضرت موسی ع کے لیے تھا پس التفات نکیا جاوے
اُسکے قول کی طرف کہ کہتا ہے مراد یہ ہے کہ پانی بذاتہ بہت ہوا اور جوش مارنے لگا انگلیوں کے درمیان میں سے نہیں جانتا ہوں میں کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور
معجزہ بغیر طلب کرنے بقیہ پانی کے بھی ہو سکتا تھا لیکن سر اس طلب کرنیکا معلوم نہیں کہ کیا سبب تھا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ مراد او معجزہ ذکر کرتے ہیں ابن مسعود کہ
کہتے ہیں ترجمہ اور البتہ تحقیق تھے ہم سنتے تسبیح کہنے طعام کی اصحابمین کہ کھایا جاتا تھا طعام نقل کی بخاری نے ف ع روایت ہے انس سے کہ لی آنحضرت نے ایک مٹھی
سنگریزوں سے پس تسبیح کرتے تھے وہ حضرت کے دست مبارک میں یہان تک کہ سنی ہم نے تسبیح **وعن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ [illegible] رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَوتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا
شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ
بِالصَّلوٰةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ
شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى
النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيَرْوَى قَالَ [illegible] رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ
اللهِ فَقَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِي صَحِيحِهِ وَكَذَا فِي كِتَابِ
الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيحِ بَعْدَ قَوْلِهِ آخِرُهُمْ لَفْظَةَ شُرْبًا اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہا خطبہ پڑھا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلو گے اول اس شب میں اور آخر اس شب میں اور آؤ گے پانی پر انشاء اللہ تعالی [illegible] قتادہ ہے اس پانی کی طرف کہ پیدا ہوگا
بطریق معجزہ کے جیسے کہ آخر حدیث میں آویگا بیان اسکا پس چلے لوگ اصحابمین کہ نہیں التفات کرتا تھا کوئی کسی کی طرف یعنی [illegible] ظاہر ایک علیحدہ اور متفرق نہیں
ہوتا تھا کسی کی ہمراہی کا سبب نہایت اہتمام طلب کرنے پانی کے اور پہنچنے کے طرف اُسکے کہا ابو قتادہ نے پس اُس وقت کہ آنحضرت چلے جاتے تھے یعنی اُس شب میں یہاں تک
کہ آدھی رات ہی پس ایکطرف ہوئے راہ سے یعنی بقصد سونیکے پس رکھا سر اپنا یعنی سونیکے لیے پھر فرمایا یعنی بعضے اصحاب کو کہ نگہبانی کرنا ہماری نماز کی یعنی اُسکے وقت کی یعنی
جگا دینا نماز صبح کی اُٹھنے سے ہمکو پس غالب آئی سب پر نیند اور سو رہے اور کوئی نماز کے لیے نہ جاگا پس ہوئے آنحضرت اول اُن شخص کے کہ جاگے یعنی سب سے پہلے آپ ہی جاگے
اصحابمین کہ ہنوز پہنچی تھی آنحضرت کی پیٹھ پر پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو ف ع اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جو اُٹھتے ہی نماز نہ پڑھی [illegible] تاخیر کی قضا میں تو اس واسطے کہ
پانی پر پہنچ جاویں یا اسلیے کہ وقت کراہیت کا نکلجاوے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول راوی کا فرکبنا الخ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ [illegible] دینا اس جگہ کا کہ اس میں کوئی حکم
خدا کا اسمین ناغہ ہوا ہو اسمین ممنوع بات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو ترجمہ پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہاں تک جب بلند ہوا آفتاب یعنی [illegible] کے زیادہ اترے آنحضرت پھر منگایا
باسن وضو کا کہ تھا ساتھ میرے اسمین تھا کچھ پانی پس کیا اس سے وضو کم بہ نسبت وضوؤں کے یعنی اور اوقات میں جو تین تین بار اعضا دھوتے تھے اس مرتبہ کم کیا کہ ایک ایک یا دو دو بار
اکتفا کیا بعلت قلت پانی کے کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اُس باسن میں کچھ پانی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکھ ہمارے لیے [illegible] اپنا یعنی ظرف وضو کا پس جو کچھ کہ
اسمیں ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطے اُسکے ایک خبر اور شان عظیم اور اعد فلسفہ بڑا بسبب ظہور معجزہ کے پھر اذان کہی بلال نے واسطے نماز کے پس نماز پڑھی آنحضرت نے دو رکعتیں

ف ع یعنی سنت صبح کی واسطے فوت ہونے اسکے ساتھ فرض کے کہ ادا کیجاتی ہے پہلے زوال کے اور جبکہ فوت ہوئی سنت تو نہیں قضا ہی اسکی مگر نزدیک محمدؒ کے لیکن بعد
طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اسکی نہیں ہے اتفاقا ترجمہ پھر پڑھی نماز فرض صبح کی ف م یعنی ساتھ صحابہؓ کے کہ ہمراہ آپکے تھے اور ظاہر یہ ہے کہ
صحابہؓ پاس بھی پانی ہوگا انہوں نے اُس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث میں کچھ ذکر اسکا صریح نہیں آیا ہے واللہ اعلم ترجمہ اور سوار ہوئے آنحضرتؐ اور سوار ہوئے ہم
ساتھ انکے پس پہنچے ہم طرف لوگوں کے کہ آگے جا اترے تھے قافلہ سے اسوقت کہ چڑھا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ
کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسے ہوئے ہم یعنی بسبب نہونے پانی کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں ہے ہلاکت تمپر ف ح ع یہ
بشارت ہے پانی پیدا ہونے کی پس یہ خبر ہوئی یا دعا ہے یعنی نہ ہلاکت ہو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرتؐ نے ابو قتادہؓ کے وضو کا باسن پس ہوئے حضرتؐ کہ ڈالتے تھے
پانی اُس باسن سے اور ابو قتادہ پانی پلاتے جاتے تھے لوگوں کو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکھنا لوگوں کا پانی کو باسن میں کو مگر ازدحام کرنے انکے سے یعنی ازدحام کیا
انہوں نے باسن پر یعنی جب دیکھا کہ پانی باسن سے گرتا ہے اور لوگ اُس سے پانی پیتے ہیں اُسیوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے نیک کرو خلق کو
اور آہستگی نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گے یعنے اس پانی سے پس ازدحام نکرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق نیک یعنی ازدحام موقوف کیا اور
خاطر جمعی سے الگ ہو گئے پس ہوئے آنحضرتؐ کہ ڈالتے تھے پانی اور میں پلاتا جاتا تھا لوگوں کو یہاں تک کہ نہ باقی رہا سوا میرے یعنے صحابہؓ میں سے اور سوا
حضرتؐ کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجھکو کہ پی پس کہا میں نے کہ نہ پیونگا میں یہاں تک کہ پیویں آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانے والا قوم کا آخر انکا ہے یعنے
پینے میں یعنے ادب یہ ہے کہ پہلے سبکو سیراب کرے بعد ازاں آپ پیوے کہا ابو قتادہؓ نے پس پیا میں نے اور پیا حضرتؐ نے کہا ابو قتادہؓ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنے پہونچے پانی کی
جگہ اسحال میں کہ تھے راحت پانیوالے سیراب نقل کی یہ مسلم نے اسیطرح ہے صحیح مسلم میں اور اسیطرح ہے بیچ کتاب حمیدی کے اور جامع الاصول کے یعنی ساقی القوم
آخرہم بدون لفظ شربا کے اور زیادہ کیا مصابیح میں بعد از لفظ آخرہم کے لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا
كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا
بِنِطَعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ
يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْهُ
قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى
اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا یعنی پہونچی لوگوں کو بھوک شدید ف ع
تبوک نام ایک موضع کا ہے شام اور مدینہ میں مسافت ایک مہینے کی غزوہ وہاں کا سنہ نو میں ہوا ہے رجب میں اور آنحضرتؐ کے غزوں میں آخری غزوہ وہاں کا ہوا ترجمہ
پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ منگوائیے لوگوں سے بچا ہوا توشہ انکا ف ع یعنی حکم فرمائیے کہ جسکے پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہے لاوے اور حدیث میں اختصار ہے کہ
روایت میں نقل کی گئی ہے کہ لوگوں کو بھوک پہونچی پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجئے تو ہمکو نحر کریں ہم اونٹ اپنے اور کھاویں سالن کریں پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ کرو پس آئے حضرت عمرؓ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجئیگا تو سواریاں کم ہو جاوینگی ولیکن منگوائیے انسے فضل ازواد انکے یعنے حکم فرمائیے کہ
لاویں بچے ہوئے توشے اپنے ترجمہ پھر دعا کیجیے اللہ سے انکے لئے اُن توشوں پر ساتھ برکت کے پس فرمایا حضرتؐ نے اچھا پس منگوایا آنحضرتؐ نے دسترخوان چمڑے کا پس
بچھایا گیا وہ پھر منگوایا بچا ہوا توشہ انکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چینے کی اور لاتا تھا دوسرا شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص ٹکڑا روٹی کا یہاں تک
کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرتؐ نے برکت اُترنے کی اُسپر پھر فرمایا لو یعنی اسمیں سے جتنا چاہو اپنے باسنوں میں پس لیا لوگوں نے اپنے
باسنوں میں یہاں تک کہ نہ چھوڑا لشکر میں کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اسکو کہا ابو ہریرہؓ نے پس کھایا سارے لشکر نے یہاں تک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت ف

اور کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں نوبت لشکر کی لاکھ آدمی کو پہونچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول خدا کا ہوں نہیں ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالے سے ساتھ ان دونوں گواہیوں کے کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اور پھر روکا جاوے بہشت سے نقل کی یہ مسلم نے

ف ع یعنے جو کوئی ملیگا اللہ تعالی سے یہ دونوں گواہیاں توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد اور شک کے پس نہیں روکا جاویگا بہشت سے کبھی وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عروسا بزینب فعمدت امی ام سلیم الی تمر وسمن واقط فصنعت حیسا فجعلته فی تور فقالت یا انس اذهب بهذا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقل بعثت بهذا الیک امی وهی تقرئك السلام وتقول ان هذا لك منا قلیل یا رسول الله فذهبت فقلت فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لی فلانا وفلانا وفلانا رجالا سماهم وادع لی من لقیت فدعوت من سمی ومن لقیت فرجعت فاذا البیت غاص باهله قیل لانس عدد کم کانوا قال زهاء ثلثمائة فرأیت النبی صلی الله علیه وسلم وضع یده علی تلك الحیسة وتکلم بما شاء الله ثم جعل یدعو عشرة عشرة یاکلون منه ویقول لهم اذکروا اسم الله ولیأکل کل رجل مما یلیه قال فاکلوا حتی شبعوا فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتی اکلوا کلهم فقال لی یا انس ارفع فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت متفق علیه

اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولہا نکاح ہوئے ساتھ زینب کے پس قصد کیا ماں میری ام سلیم نے طرف کھجور اور گھی اور قروط کے پس بنایا یعنے اُن چیزوں کا مالیدہ سا پس کیا اُسکو پیالہ میں اور کہا اے انس لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو طرف آپکے میری ماں نے اور اُسنے آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تحقیق یہ آپکے لئے ہے ہماری طرف سے تھوڑا یعنے آپکے لائق نہیں ہے یا رسول اللہ صلعم پس لیگیا میں اُسکو پاس حضرت کے اور کہا میں نے جو کچھ کہ میری ماں نے کہا تھا پس فرمایا کہ رکھ دے اُسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو کہ تین شخصوں کا نام لیا ف ع یعنی معین کیا اُنکو ساتھ ناموں اُنکے کے اور بھول گیا میں اُنکو پس تعبیر کیا میں نے اُنکو ساتھ فلانے اور فلانے اور فلانے کے پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہے بدل فلانا الخ سے یا ساتھ تقدیر اعنی ہے یعنی کے واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا میں نے اُنکو کہ نام لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُنکا اور اُنکو کہ ملا میں پس پھر آیا میں پس ناگہان گھر بھر گیا تھا لوگوں سے کہا گیا انس سے کہ کتنے تھے تم کہا انس نے بقدر تین سو کے پس دیکھا میں نے آنحضرت صلعم کو کہ رکھا دست مبارک اپنا اُس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ اُس چیز کے کہ چاہا اللہ تعالی نے یعنے دعا برکت کی کی شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنے دس کو بعد دس کے درحالیکہ کھاتے تھے وہ اُس سے اور فرماتے تھے آنحضرت صلعم واسطے اُنکے کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہئے کہ کھاوے ہر شخص اُس طرف سے کہ نزدیک اُسکے ہے یعنے اپنے آگے سے اور یہ ادب دائمی ہے کھانا کھانے کا کہ ذکر کیا یہاں بقصد اہتمام کے واسطے حصول برکت کے ترجمہ کہا انس نے پس کھایا اُن دس نے یہاں تک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہاں تک کہ کھایا سب نے یعنی سیر ہو کر فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ اے انس اُٹھا یعنے پیالہ کو پس اُٹھایا میں نے پس نہیں جانتا میں کہ جسوقت کہ رکھا تھا میں نے زیادہ تھا یا اُسوقت کہ اُٹھایا میں نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صورتیں دونوں الا میں شک نہیں ہے کہ وقت اُٹھانے کے بہت برکت کا تھا بسبب ہاتھ رکھنے آنحضرت صلعم کے اور داخل ہونے اصحاب اُنکے کے کہا بعضوں نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ زینب کا اس حلوے کا ہوا کہ جو ام سلیم نے بھیجا تھا اور اور روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ اُنکا روٹی اور گوشت سے تھا چنانچہ انس کہتے ہیں کہ ولیمہ کیا اُنکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار آدمیوں کو ساتھ گوشت اور روٹی کے اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کذا فی الشروح اور ہو سکتا ہے کہ ہر ایک علحدہ علحدہ روز میں ہوا ہو کہتا ہوں میں کہ اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بھیجا تھا پھر آخر اس روز میں یا اور دن ولیمہ کیا ہو اُنکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سے پس کچھ منافات نہیں ہے دونوں قصوں میں اور نہ معارضہ ہے دونوں معجزوں میں

واللہ سبحانہ اعلم **وعن جابر** قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی ناضح قد اعیی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لبعیرک فقلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ فدعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کیا غزوہ کیا مین نے ساتھ پیغمبر صلعم کے اور حال مین کہ مین سوار تھا اوپر اونٹ آبکش کے کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی وہ جانا کہ مطلوب تھا اُس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس ملے ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا کیا ہے اونٹ تیرے کو کہا مین نے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اُسکو یعنی مارکر یا آواز سے اور دعا کی اُسکے لیے یعنی تیز روی کی پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹون کے پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کیسا دیکھتا ہے تو اپنے اونٹ کو کہا مین نے ساتھ اچھی حالت کے دیکھتا ہون تحقیق پہونچی ہے اُسکو برکت آپ کی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اُسکو بدلے اوقیہ کے یعنی چالیس درہم کے پس بیچا مین نے اُسکو اس شرط پر کہ میرے لیے ہے سواری اُسکی مدینہ تک صرف ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے بیع مین ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہیں پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہو یا یہ شرط بیع مین عقد مین نہ تھی بلکہ جابر کے التماس سے آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کے ہوا اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہے واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچے آنحضرت مدینہ مین صبح کو لیگیا مین حضرت کے پاس اونٹ کو یعنی تا کہ آپکے سپرد کرون اُسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کی کہ جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی حمید الساعدی** قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوھا فخرصناھا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع الیک ان شاء اللہ تعالی وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طیء ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القری فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرھا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک مین پس آئے ہم وادی قری مین کہ ایک موضع ہے کہ اُسمین دو مدینہ مین تین دن کی مسافت ہی جانب شام کے گذرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اُسکے درختون کے میوے کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اُسکو یعنی تخمینا جیسا کہ کسی کے قیاس مین آیا اور اندازہ کیا اُسکو آنحضرت نے دس وسق ف ع وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب سا رہے تین سیر کے ترجمہ اور فرمایا حضرت نے اُس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اُسکی وسقون کی جسوقت کہ وزن کرے تو اُسکو یہان تک کہ پھر آوین ہم طرف تیرے سفر سے اگر چاہے اللہ تعالے اور چلے ہم یہان تک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تم پر آج کی رات باد سخت پس کھڑا ہو اُسمین کوئی یعنی اپنی جگہ سے اسلیے کہ ضرر پہونچیگا اُسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندھے زانو بند اُسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اٹھایا اُسکو ہوا نے یہان تک کہ پھینک دیا اُسکو بیچ دونون پہاڑون طی کے ف ع ح طی باب ہے قبیلہ کا دیار مین سے اور حاتم طائی کی بھی اُسی دیار مین تھی ترجمہ پھر متوجہ ہوئے ہم اپنے طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئے ہم وادی قری مین پس پوچھا آنحضرت نے اُس عورت سے حال اُسکے باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اُسکا پس کہا اُس عورت نے کہ ہوا دس وسق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اسمین تین معجزے ہین حضرت کے ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اُس شخص کو پھینک دیا شاید کہ ہوے یہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنے نبوت کے لیے بعضے اہل نفاق کے لیے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کے **وعن ابی ذر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموھا فاحسنوا الی اہلہا فان لہا ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا

رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوذر سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو اور وہ ایک شہر ہے اور وہ ایک زمین ہے کہ نام رکھا جاتا ہے اسمین قیراط ف ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریون کے زبان پر معاملات مین بہت جاری رہتا ہے بسبب غلبہ کرنے انکے معاملات مین اوقات معروف کی اور عدم مسامحت کی پس منافی نہین ہے اسکی مشارکت غیر انکے بیچ ذکر کرنے قیراط کے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اُس قوم کے مزاج مین عار اور خست ہے اور بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبان پر چاہیے کہ انکی کر حقیر اور خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہے بلاد کے مختلف مین جو بیسوان حصہ دینار کا ہے اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا ہے باوجود ایسے دنی ہونے انکے کے وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق رعایت کرنیکے اُس جہت سے کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جس وقت کہ فتح کروگے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والون پر یعنی ساتھ درگذر اور معاف کرنیکے اُس چیز سے کہ بُری ہو اور نہ باعث ہون تمکو برے افعال اور اقوال انکے اور انکے بُرائی پہونچانے پر اسلیے کہ اہل مصر کے لیے ذمہ ہے یعنی امان حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے اسلیے ماں انکی ماریہ قبطیہ انھین کی قوم مین سے تھین اور انکے لیے قرابت ہے جانب ہاجر اسمعیل کی ماں کے سے اسلیے کہ وہ بھی انھین مین سے تھین یا فرمایا ذمہ اور صہر یعنی سسرال کا ہے ف ع ح لفظ او شک کے لیے ہے پس بنا براین روایت کے صاہر مختص ساتھ ماریہ کے ہے اور ذمہ ساتھ ہاجر کے بعد اسکے ذکر کیا آنحضرت نے حال انکی خست کا کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتی اور جھگڑتی ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکھو تم دو شخصون کو کہ جھگڑتے ہین بیچ ایک اینٹ کی جگہ پس نکل تو مصر سے ف ع ظاہر مطابق تراجم کے یہ تھا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کے اُنپر اور احتمال ہے کہ خطاب عام ہو ترجمہ کہا ابوذر نے پس دیکھا مین نے عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اُسکے بھائی ربیعہ کو کہ جھگڑتے تھے دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا مین مصر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ع اور یہ واقعہ ہوا حضرت عثمانؓ کے اخیر عہد مین پس یہ ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور ہونگے پیچھے اُسکے فتنے اور شرور بسبب وہان کے مانند نکلنے مصریون کے عثمانؓ کے قتل کے لیے اور پھر قتل کرنے انکے محمد بن ابی بکر کو اسحال مین کہ وہ حاکم تھے اُنپر حضرت علیؓ کی طرف سے غرض کہ حضرت نے فرمایا جب جھگڑنے لگے وہان تو تو حذر کر انکی مخالطت سے اور سیر کرنا انکے مکانون سے سو ہی کیا اُنھون نے وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي اَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي اُمَّتِي اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ فِي صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حذیفہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میرے صحابیون مین اور ایک روایت مین ہے میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگے بہشت مین اور نہ پاوینگے بو جنت کی یہانتک کہ پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے مین ف ع ح یہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے جیسے کہ قرآن مجید مین بھی آیا ہے کفار کے حق مین لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقون پر کرسکتے ہین بارادہ امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہین کرسکتے مگر باعتبار ظاہر اور بسبب ملے جلے رہنے انکے درمیان صحابہ کے ساتھ کہنے کلمہ شہادت کے حاصل یہ کہ یہان انکو صحابی مجازاً کہا باعتبار ظاہر حال انکے اور خیال انکے کہ صحابہ مین اور اسوجہ سے امت اجابت بھی مراد ہوسکتی ہے اور آنحضرت نے اپنے بعضے خواص اور مقربون کو انکے احوال اور فرقہ کی خبث کی اطلاع دی تھی تا انکے مکر و شر سے پرہیز کرین اور لیلۃ العقبہ مین وقت پھرنے آنحضرت کے غزوہ تبوک سے مکر و صنع انکا نسبت آنحضرت کے وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابون مین مذکور ہے اور ذکر کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ وہ چودہ تھے پس دو نے تو توبہ کرلی تھی اور بارہ نفاق ہی پر رہے موجب خبر مخبر صادق کے ترجمہ آٹھ آدمی ان بارہ منافقون مین سے دفع کریگا انکے شر کو اور ہلاک کریگا انکو دبیلہ ف ع ح دبیلہ ساتھ پیش دال مہملہ اور زبر بائے موحدہ کے تصغیر دبل کے پھوڑا کہ پیدا ہوتا ہے آدمی کے پیٹ مین اور اکثر ہلاک کردیتا ہے اور قاموس مین دبیل بمعنی طاعون کے کہا اور بمعنی حادثے کے اور سختی کے بھی آیا ہے ترجمہ شعلہ ہے آگ کا کہ پیدا ہوگا انکے مونڈھون مین ف ع ح تفسیر ہے دبیلہ کی

ہو ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام حذیفہ سے ہے گویا مراد ورم حار ہے ترجمہ یہاں تک کہ نمودار ہوگا اثر اس حرارت کا انکے سینوں میں نقل کی یہ مسلم نے یعنی منافقوں میں روایت کیا یہ حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کر دیا تھا مجکو انکے تئیں اور وہ ہلاک ہوئے اسی طرح کہ جیسی خبر دی تھی حضرت نے وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِيْ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سر اسکا یہ ہے لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی کے اور حدیث جابر کی کہ سر اسکا یہ ہے من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

۲ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْیَاخٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَیْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ یَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ قَالَ فَهُمْ یَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ یَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰی جَاءَ فَاَخَذَ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَیِّدُ الْعٰلَمِیْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْیَاخٌ مِّنْ قُرَیْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِیْنَ اَشْرَفْتُمْ مِّنَ الْعَقَبَةِ لَمْ یَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا یَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِیٍّ وَّاِنِّیْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِیْ رِعْیَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَیْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَیْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَیْءُ الشَّجَرَةِ عَلَیْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَیْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَیُّكُمْ وَلِیُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ یَزَلْ یُنَاشِدُهٗ حَتّٰی رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَّبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّیْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا نکلے ابو طالب چچا آنحضرت کے طرف شام کے یعنی تجارت کے لیے جیسی کہ عادت اہل مکہ کی تھی اور نکلے ساتھ انکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان شیخوں قریش کے یعنی چند اشخاص سردار یا بڈھے قریش کے ہمراہ تھے اور آنحضرت اسوقت میں بارہ برس کے تھے پس جب کہ وارد ہوئے راہب یعنی زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اسکا بحیرا تھا اترے یعنی اسکے موضع میں کہ نام اسکا بصرے تھا بلاد شام سے پس کھولے کجاوے اپنے پس باہر نکلا طرف انکے راہب یعنی ملاقات کے لیے اور تھے یعنی لوگ قریش وغیرہ میں سے پہلے اس سے کہ بارہا سفر کرتے گذرتے اسکے مکان پر پس نکلتا وہ طرف انکے کہا راوی نے پس وہ کھولتے تھے کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا پھرتا تھا درمیان انکے راہب یہاں تک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ ہے سردار عالمین کا یہ ہے رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کے بھیجا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگوں کے لیے پس کہا راہب کو بعضے شیخوں نے قریش میں سے کہاں سے جانا ہے تو حال اسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کے ہے باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتھر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ کرتے ہیں پتھر اور درخت مگر واسطے پیغمبر کے اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اسکو سبب مہر نبوت کے بھی کہ واقع ہے اسکے شانہ کی ہڈی کے نیچے مانند سیب کے وعلاوہ اسکے اور روایتوں میں آیا ہے کہ سجدہ راہب نے بھی اور آنحضرت کو گلے سے لگایا اور حضرت کے احوال و صفات شریف پوچھیں کہ کس طرح سوتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور کیسے اخلاق رکھتے ہیں اور سب موافق اسکے پایا کہ جو اسکی کتاب میں تھا ترجمہ پھر گیا راہب یعنی اپنے مکان میں اور تیار کیا قافلہ کے لیے طعام پس جسوقت کہ لایا طعام راہب انکے پاس اور تھے حضرت بیچ چرانے اونٹوں کے پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسی کو انکے پاس کہ وہ ہم کھانے کو انہیں پر ہے پس تشریف لائے حضرت یعنی بعد بھیجے کسی کے یا بلائے اسکے اس حال میں کہ حضرت پر ایک ابر تھا سایہ کیے ہوئے پس جب کہ نزدیک ہوئے آنحضرت صلعم کے پایا قوم کو کہ سبقت کی تھی انہوں نے طرف سایہ درخت کے یعنی وہ پہلے سے درخت کے سایہ میں جا بیٹھے تھے پس جب کہ بیٹھے آنحضرت جھک گیا سایہ درخت کا حضرت پر یعنی اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تھا لیکن اسلئے کہ اعزاز ہو اور معلوم ہو انکے اہل مجلس پر سایہ درخت کا بھی ڈھل گیا یا سایہ ابر کا جاتا رہا اور جھک آیا سایہ درخت کا اظہار معجزہ کے لیے اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سے تھا لیکن کہتے ہیں کہ ہمیشہ نہ تھا بلکہ کبھی ہوتا تھا وقت احتیاج کے پھر کہا راہب نے دیکھو

سایہ درخت کے کہ جھک آیا ہے اُن پر ف ع یعنی اگر نہیں دیکھتے ہو تم سایہ آسمان کو تو زمین کے سایہ کو تو دیکھو لیکن اللہ سبحانہ نے اُنکو اندھا کر رکھا تھا کہ مان دیکھتے اُنکو
ایسا دیکھنا کہ کام آوے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ پس کہا راہب نے قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی تا وے کون ہے تم میں ولی اسکا
یعنی قریب متولی امور اُسکیکا کہا لوگوں نے ابو طالب پس ہمیشہ یعنی برابر رہا دیر تک راہب قسم دیتا ابو طالب کو کہ پھیر دے محمد کو مکہ کی طرف یہانتک کہ پھیر دیا بھیج دیا ابو طالب نے
آنحضرت کو مکہ میں ف ع آیا ہے کہ سبب ڈرتا تھا کہ مبادا اُنکو روم میں پہچان لیویں عدوہ دریے اُنکے قتل کے ہوں اور ترمذی اور حاکم لائے ہیں کہ اس سفر میں سات آدمی
روم کے آنحضرت کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے اور دریے اُنکے قتل کے تھے پس پیش آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہے تمکو اس جگہ کہا اُنھوں نے یہ پیغمبر اس مہینے میں باہر
نکلنے والا ہے پس کوئی راہ نہیں کہ لوگوں کو وہاں نہ پہونچایا اُنھوں نے تا اگر وہ آویں تو مار ڈالیں بحیرا نے کہا خبر دو تم مجھکو کہ اگر چاہا ہو خدا نے ایک امر کو کہ صادر کرے
تو کوئی شخص اُسکو تغیر دے سکتا ہے کہا اُنھوں نے نہیں پس کہا راہب نے تو بیعت کرو اس سے اور محبت کرو ساتھ اُسکے یعنی وہ نبی ہونے والا ہے بڑے مرتبے کا تم ہرگز
اُسکو ضرر نہیں پہونچا سکنے کے تابعداری اُسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سے باز آؤ ترجمہ اور جب ابو طالب نے آنحضرت کو مکے کی طرف بھیجا تو بھیجا ساتھ
آنحضرت کے ابو بکرؓ نے بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اُنکے راہب نے کعک اور روغن زیت سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کعک ... روٹی بکذا فی الازہار اور کہا ہے
شارح نے وہ ایک قسم ہے روٹی کی اور روغن زیتون لاون اسکا تھا اور کہا جزری نے کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہے اور رجال اسکے رجال صحیحین کے یا ایک دونون میں سے
ہیں لیکن ذکر ابو بکرؓ اور بلال کا اسمیں غیر محفوظ ہے اتنا قصہ کسی راوی کے وہم سے نقل ہو گیا ہے اسلیے سن شریف آنحضرت کا اُن ایام میں بارہ برس کا تھا اور ابو بکرؓ
حضرت سے دو یا اڑھائی برس چھوٹے تھے اور بلال تو اُن دنون میں شاید پیدا بھی نہ ہوے ہونگے انتہی پس یہ کہنا کہ ابو بکرؓ نے بلال کو ساتھ کر دیا ممکن نہیں تا امر
اسی لیے ذہبی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور بعضون نے بطلان اسکا کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے کہا کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہیں اور منکر نہیں ہے اسمیں مگر
یہ لفظ یعنی بھیجنا ابو بکرؓ کا بلال کو انتہی پس محقق یہ ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے سوا جملہ مذکورہ کے کہ وہ وہم راوی سے نقل ہو گیا ہے وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے علی رضہ سے کہا تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں پس نکلے ہم بیچ بعضے گرد نواح مکہ کے پس نہ سامنے آیا
حضرت کے کوئی پہاڑ یعنی پتھر جیسے کہ ایک روایت میں ہے اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
ف ع ظاہر یہ ہے کہ علی رضہ سنتے تھے اسکو پس حدیث معجزہ ہے نبی کے لیے اور کرامت علی کے لیے اور احتمال ہے کہ حضرت علیؓ کو آنحضرتؐ کی خبر دینے سے معلوم ہوا ہو
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ
اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے براق شب اسرا میں لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نے آنحضرت پر یعنی
رام نہوا اور دشوار ہوا حضرتؐ پر سوار ہونا اُسکا سبب سرکشی اُسکی کے پس کہا اُسکو جبرئیل نے آیا ساتھ محمد کے کرتا ہے تو یہ سرکشی یعنی اور نہیں کی تو نے ساتھ غیر
اُنکی کے یا اگرچہ کی تو نے ساتھ تمام انبیا کے ایسے نہ چاہیے کہ نہیں سوار ہوا تجھ پر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اللہ کے نزدیک اُنسے ف ع ابن عباس سے معلوم
ہوتا ہے کہ اس براق پر انبیا بھی سوار ہوے تھے اور باب المعراج میں تحقیق اسکی گذر چکی ہے ترجمہ کہا راوی نے پس پسینہ پسینہ ہو گیا براق اور بہنے لگا اُس سے پسینہ
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع اسلیے کہ وہ اچھلتا تھا مارے خوشی کے کہ حضرت مجھپر سوار ہونگے اور جبرئیل نے گمان کیا کہ ازراہ شوخی
کے اچھلتا ہے پس اُنکے اس گمان کرنے سے مارے شرم کے وہ پسینہ پسینہ ہو گیا وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا
اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا

ف ع ... دل کی آنکھون سے دیکھنا نہ دیکھنا ... آنکھون سے دیکھنا ...

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہونچے ہم طرف بیت المقدس کی اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کے پس سوراخ کیے ساتھ اشارہ کے پتھر میں پس باندھا
جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتھ اُس پتھر کے براق کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع باب المعراج میں حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اُس حلقہ سے باندھا کہ جس سے
تمام انبیا باندھتے تھے پس اُس میں اور اِس میں تطبیق یوں ہے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہ ہو کہ تھا اُس میں حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہو گا پس کھول دیا اُسکو جبرئیل نے
وعن یعلی بن مرة الثقفی قال ثلاثة اشیاء رأیتها من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا نحن نسیر معہ اذ مررنا ببعیر یسنی علیہ فلما راٰہ
البعیر جرجر فوضع جرانہ فوقف علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال این صاحب ہذا البعیر فجاءہ فقال بعنیہ فقال بل نہبہ
لک یا رسول اللہ وانہ لاہل بیت ما لہم معیشة غیرہ قال اما اذ ذکرت ہذا من امرہ فانہ شکا کثرة العمل وقلة العلف فاحسنوا الیہ
ثم سرنا حتی نزلنا منزلا فنام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت شجرة تشق الارض حتی غشیتہ ثم رجعت الی مکانہا فلما استیقظ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت لہ ذلک فقال ہی شجرة استاذنت ربہا فی ان تسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لہا
قال ثم سرنا فمررنا بماء فاتتہ امراة بابن لہا بہ جنة فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنخرہ فقال اخرج فانی محمد رسول اللہ ثم سرنا
فلما رجعنا مررنا بذلک الماء فسألہا عن الصبی فقالت والذی بعثک بالحق ما راینا منہ ریبا بعدک رواہ فی شرح السنة
اور روایت ہے یعلی بن مرہ ثقفی سے کہ کہا تین چیزیں یعنی معجزات ہیں کہ دیکھیں میں نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر میں ہم اس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے
ناگہاں گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا ہے اُس پر پس جب دیکھا آنحضرت کو اُس اونٹ نے تو آواز کی پھر رکھدی اپنی گردن یعنی زمین پر پس ٹھہر گئے
آنحضرت اُسکے پاس اور فرمایا کہ کہاں ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اُسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اُسنے کہ
میں نہیں بیچتا بلکہ بخشتا ہوں اسکو واسطے آپکے یا رسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپ کی تعظیم کی اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے
کہ نہیں اُنکے لیے معیشت سوا اسکے ف ع مراد رکھتا تھا گھر والوں سے اپنے بیٹوں اور اپنے عیال کو ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اب جبوقت کہ ذکر کیا تو نے یہ حال اُسکا
یعنی پس جان کہ میں نہیں چاہتا تھا مول لینا اُسکا مگر اسکی خلاصی پانے کے لیے نہ اور کسی غرض کے لیے اسلیے کہ تحقیق اُسنے گلا کیا تھا بہت لینے کام کا اور کم
دینے چارہ کا پس جبکہ یہ ہوا کہ بیچتا نہیں ہے تو تو پس بھلائی کر اُس سے ف ع یعنی ساتھ دینے دانہ چارہ اور کم لینے کام کے باوجود جائز ہونے بہت دینے
چارہ کے اور بہت لینے کام کے اور علت اِن دونوں کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بھی لے اسلیے کہ ظلم ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پھر چلے ہم
یہاں تک کہ اُترے ہم ایک منزل میں پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پھاڑتا ہوا زمین یہاں تک کہ ڈھانک لیا اُسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا
آپ پر پھر پھر گیا وہ درخت طرف جگہ اپنی کے پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا میں نے آنحضرت سے آنا اور پھر جانا اُس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ
ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تھا اُسنے اپنے پروردگار سے اسمیں کہ سلام کرے پیغمبر صلعم کو پس اذن دیا خدا تعالیٰ نے اُسکو یعنی پس آیا سلام کے لیے کہا یعلی راوی نے
پھر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اُسمیں لوگ تھے پس لائی آنحضرت کے پاس ایک عورت اپنی لڑکے کو کہ اُسکو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت
نے ناک اُسکی پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی جنون کو یا شیطان کو کہ اُسپر تھا باہر نکل پس تحقیق میں محمد ہوں رسول خدا کا پھر چلے ہم پس جبکہ پھر کر ہم گذرے ہم اُسی پانی پر پس
پوچھا آنحضرت نے اُس عورت سے حال اُس لڑکے کا کہ دیوانہ ہو گیا تھا پس کہا اُس عورت نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کے نہیں دیکھی ہم نے اُس لڑکے سے کوئی
چیز کہ مکروہ رکھیں ہم اُسکو یعنی بعد جانے آپ کی کے یا بعد دعا کرنے آپ کی کے نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں وعن ابن عباس قال ان امراة جاءت بابن لہا الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنی بہ جنون وانہ لیاخذہ عند غدائنا وعشائنا فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صدرہ ودعا فثع ثعة وخرج من جوفہ مثل الجرو الاسود یسعی رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنے بیٹے کو آنحضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹا میرے کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اسکو وقت سامنے آنے طعام صبح و شام کے یا وقت کھانے طعام صبح و
شام کے اور ایک شارح نے کہا صبح و شام پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نے اسکے سینہ پر اور دعا کی پس قے کی اس لڑکے نے قے کرنی اور نکلا اسکے پیٹ سے مانند کاسے
پلّے کتّے کے دوڑتا ہوا نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ
مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ نُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِي حَسْبِي رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آنحضرت
ساتھ خون کے بسبب کردار اہل مکہ کے ف ع مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کے ہے کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اس سے حضرت غمگین ہو
رہے تھے ترجمہ پس کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلائیں ہم تمکو ایک معجزہ ف ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اس سے تسلی ہو تمہاری
کہ محبت سبب زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں دکھلا پس دیکھا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے پیچھے اپنے سے پس کہا کہ بلاؤ تم اسکو پس
بلایا آنحضرت نے اسکو پس آیا اور کھڑا ہوا روبرو حضرت کے یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نے کہ حکم کرو اسکو تا پھر جاوے پس حکم کیا اسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نے
کفایت ہے مجھکو نقل کی یہ دارمی نے ف ح ع یہ تسلی اور دفع غم اور شدت کے یہ بزرگی میرے پروردگار کی طرف سے اور یہ میں دلیل ہے اس پر کہ امور
خارق عادت کا موثر ہے بیچ حصول یقین اور دفع غم اور حزن کے اور دلیل ہے اس پر کہ جسکو قرب اور بزرگی درگاہ حق میں ہو اگرچہ کچھ غم و حزن دشمنوں کے ہاتھ سے پہونچے
تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر مشقت و رنج کے ہوتا ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ
لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ
عَلَى مَا تَقُولُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتَّى قَامَتْ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ
آنحضرت کے ایک سفر میں یعنی جہاد کے پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ
کے اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا کہا گنوار نے اور کون ہے کہ گواہی دے اوپر اس چیز کے کہتے ہو تم یعنی
دعوی رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دے فرمایا حضرت نے یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اسکو حضرت نے
اس حال میں کہ آنحضرت نالہ کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہاں تک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کے پس گواہی طلب
کی اس سے حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع میں اسی طرح ہے کہ جیسے حضرت نے کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہیں پھر پھر گیا طرف جگہ
اپنی کے یعنی جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ
رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک گنوار
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل سے جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نے اس دلیل سے جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو اس کھجور کے درخت
میں سے اس حال میں کہ گواہی دے کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اسکو آنحضرت نے پس اترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہاں تک کہ گرا وہ زمین پر طرف پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا حضرت نے پھر جا پس چلا گیا وہ جہاں سے آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْعَى وَاسْتَذْفَرَ فَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللَّهُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کے یعنی طرف ریوڑ بکریوں کے کہ چرواہا اسکا ساتھ اسکے تھا پس لی بھیڑیئے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا اس بھیڑیئے کو چرواہے نے یہاں تک کہ پھیر لایا اس بکری کو بھیڑیئے کے منہ سے کہا ابوہریرہ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا بھیڑیا بطور بیٹھنے بھیڑیئے کے کہ کولی زمین پر رکھتا ہے اور پاؤں کھڑے اور داخل کی دم درمیان دونوں پاؤں اپنے کے اور کہا بھیڑیئے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کے کہ دیا مجھکو وہ رزق اللہ تعالے نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجھسے پس کہا اس شخص نے ف ع یعنی چرواہے نے کہ نام اسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اسکو مکلم الذئب کذا قال التوربشتی ترجمہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے اعجوبہ مانند اعجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یعنی ہیں لیکن نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کے پس کہا بھیڑیئے نے عجیب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کے درختوں کے کہ واقع ہیں درمیان دو سنگستان کے ف ع یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرت ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید ر کے تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرہ زمین کالے پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کے پہاڑوں مدینہ کے سے ترجمہ خبریں پہنچاتا ہے تمکو اس چیز کی کہ گذر گئی اور اس چیز کی کہ ہونے والی ہے بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہیں انکی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہونگی دنیا میں آگے اور احوال عقبی کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہ نے پس تھا وہ شخص چرواہا قوم یہود سے ف ع اس میں رد ہے اس پر کہ جو بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ نہیں تھے یہود مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی انکو یعنی بھیڑیئے کے قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اسکو یعنی اسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالات اور مانند اسکے علامتیں ہیں پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلے گا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہاں تک کہ خبر دی اسکو پاپوشیں اور اسکو کوڑا اسکا اس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اسکے گھر والوں نے پیچھے اسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُومُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی العلا تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم سب ساتھ آنحضرت صلعم کے نوبت بہ نوبت کھاتے یعنی وقت ظہور معجزے کے ایک بڑے پیالہ میں صبح سے رات تک یعنی تمام روز اٹھتے دس کھا کر اور بیٹھتے دس کھانے کو کہا ہم نے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اسکے یعنی کہاں سے اور کہاں سے زیادہ ہوتا تھا طعام کہا سمرہ نے کس چیز سے تعجب کرتا ہے تو ف ع یہ خطاب ابو العلا کو کیا جملہ کہنے والوں میں سے اسلیے کہ وہ روسا تابعین میں ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی نہ تعجب کرے کوئی مخاطب جمع نہیں مدد کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف آسمان کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا اس میں طعام مگر عالم بالا سے بسبب اترنے برکت کے آسمان سے اور اس میں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالی کے وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلا چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید ہے مگر سبب بعد

اپنے بیٹے کو آنحضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بیشک میرے بیٹے کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اسکو وقت سامنے آنے طعام صبح و شام کے یا وقت کھانے طعام صبح و شام کے اور ایک شارح نے کہا صبح و شام سے مراد ہمیشہ ہے پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نے اسکے سینہ پر اور دعا کی پس قے کی اس لڑکے نے قے کرنی اور نکلا اسکے پیٹ سے مانند کالے پلے کتے کے دوڑتا ہوا نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنًا قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ اَنْ نُرِيَكَ اٰيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ اِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَاَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آنحضرت ساتھ خون کے بسبب کردار اہل مکہ کے یعنی مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کے ہے کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اس سے حضرت خون آلودہ ہو رہے تھے ترجمہ پس کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلاویں ہم تمکو ایک معجزہ ف ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اس سے تسلی ہو تمہاری کہ بعث سبب زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں دکھاؤ پس دیکھا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے پیچھے اپنے سے پس کہا کہ بلاؤ تم اسکو پس بلایا آنحضرت نے اسکو پس آیا اور کھڑا ہوا روبرو حضرت کے یعنی نمودار ہو کر پس کہا جبرئیل نے کہ حکم کرو اسکو تا پھر جاوے پس حکم کیا اسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نے کفایت ہے مجھکو کفایت ہے مجھکو نقل کی یہ دارمی نے ف ع یعنی بس ہے تسلی اور دفع غم اور شدت کے یہ بزرگی میرے پروردگار کی طرف سے اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہے بیچ حصول یقین اور دفع غم اور حزن کے اور دلیل ہے اس پر کہ جسکو قرب اور بزرگی درگاہ حق میں ہو اگرچہ کچھ غم و حزن دشمنوں کے ہاتھ سے پہونچے تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر مشقت و رنج کے ہوتا ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا فَشَهِدَتْ ثَلٰثًا اَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ آنحضرت کے ایک سفر میں یعنی جہاد کے پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا کہا گنوار نے اور کون ہے کہ گواہی دے اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دے فرمایا حضرت نے یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اسکو حضرت نے اس حال میں کہ آنحضرت نالے کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہاں تک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کے پس گواہی طلب کی اس سے حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع میں اسی طرح ہے کہ جیسے حضرت نے کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہیں پھر پھر گیا طرف جگہ اگنے اپنی کے یعنی جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل سے جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نے اس دلیل سے جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو اس کھجور کے درخت میں سے اس حال میں کہ گواہی دے کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اسکو آنحضرت نے پس اترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہاں تک کہ گرا وہ زمین پر طرف پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا حضرتؐ نے پھر جا پس چلا گیا وہ جہاں سے آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ❊ وعن ابی ھریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منھا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعھا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستثفر فقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ھو کائن بعدکم قال فکان الرجل یھودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اھلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کے یعنی طرف ریوڑ بکریوں کے چرواہا اسکا ساتھ اُسکے تھا پس لی بھیڑیئے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا اُس بھیڑیئے کو چرواہے نے یہاں تک کہ چھڑا لیا اُس بکری کو بھیڑیئے کے مُنہ سے کہا ابوہریرہؓ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا بھیڑیا بطور بیٹھنے بھیڑیئے کے کہ کولی زمین پر رکھتا ہے اور پاؤں کھڑے اور داخل کی دم درمیان دونوں رانوں اپنے کے اور کہا بھیڑیئے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کے کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالے نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجھسے پس کہا اُس شخص نے ف ع یعنی چرواہے نے کہ نام اسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے اعجوبہ مانند اعجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یعنی ہرگز نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کے پس کہا بھیڑیئے نے عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کے درختوں کے کہ واقع ہیں میان دو سنگستان کے ف ع یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرتؐ ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید ر کے تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرۃ زمین کالے پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کے پہاڑوں مدینہ کے سے ترجمہ خبریں دیتا ہے تمکو اُس چیز کی کہ گذر گئی اور اُس چیز کی کہ ہونے والی ہے بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہیں اُنکی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہوں گی دنیا میں آگے اور احوال عقبی کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہؓ نے پس تھا وہ شخص چرواہا قوم یہود سے ف ع اس میں رد ہے اُسپر کہ جو بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ نہیں تھے یہود مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی اُنکو یعنی بھیڑیئے کے قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اسکو یعنی اُسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالات اور مانند اسکے علامتیں ہیں پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلے گا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہاں تک کہ خبر دیں اسکو پاپوشیں اور کوڑا اسکا اُس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اسکے گھر والوں نے پیچھے اُسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں ❊ وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ھھنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہے ابی العلاء تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم سب ساتھ آنحضرت صلعم کے نوبت بہ نوبت کھاتے یعنی وقت ظہور معجزے کے ایک بڑے پیالے میں صبح سے رات تک یعنی تمام روز اُٹھتے دس کھا کر اور بیٹھتے دس کھانے کو کہا ہمنے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اسکے یعنی کاہے سے اور کہاں سے زیادہ ہوتا تھا طعام کہا سمرہ نے کس چیز سے تعجب کرتا ہے تو ف ع یہ خطاب ابو العلاء کو کیا ہے جملہ کہنے والوں میں سے اسلیے کہ وہ روساء تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی تعجب کرتا ہے مخاطب جو نہ تھا مدد کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف آسمان کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا اُس میں طعام مگر عالم بالا سے بسبب اُترنے برکت کے آسمان سے اور اس میں اشارہ ہے طرف اُس قول اللہ تعالی کے فی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرتؐ کا ہے اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید ہے بسبب

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ بَدْرٍ فِیْ ثَلٰثِمِائَۃٍ وَّخَمْسَۃَ عَشَرَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ حُفَاۃٌ فَاحْمِلْھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ عُرَاۃٌ فَاکْسُھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ جِیَاعٌ فَاَشْبِعْھُمْ فَفَتَحَ اللّٰہُ لَہٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْھُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَیْنِ وَاکْتَسَوْا وَشَبِعُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کے تین سو پندرہ آدمیوں میں ف مشہور یہ ہے کہ نکلے تین سو تیرہ ان میں کے ستر مہاجرین میں سے تھے اور دو سو تینتیس انصار میں سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یعنی صحابہ ننگے پاؤں ہیں پس سواری دے تو انکو یا الہی تحقیق یہ ننگے بدن ہیں کہ سوا تہبند کے کچھ نہیں رکھتے پس لباس دے تو انکو یا الہی تحقیق یہ بھوکے ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن میں تا قوت پاویں طاعت کی پس فتح دی اللہ تعالی نے واسطے آنحضرت کے یعنی مشرکین کہ پچھتر تک قتل کیے گئے انمیں سے ستر اور بندی میں آئے ستر پس پھرے صحابہ فتح بدر سے اس حال میں کہ نہیں تھا انمیں سے کوئی شخص مگر حال یہ تھا کہ پھرا ساتھ ایک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع بسبب ہاتھ لگنے اونٹوں کے اور کمانوں اور کپڑوں کے غنیمت میں شر کو سے اور سب دعائیں آنحضرت کی مستجاب ہوئیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہے خصوصا ایسی سرعت و خصوصیات اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تھا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اِنَّ الصَّبْرَ عَلٰی مَا یُکْرَہُ فِیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ پھر یہ تو نتیجہ دنیا میں ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہے وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّکُمْ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَلْیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤ گے یعنی دشمنوں پر اور پاؤ گے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگے تمہارے لیے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہے صحابہ کو ساتھ اس چیز کے کہ زمانہ آئندہ میں واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا تم میں سے پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام اور اپنے میں تا کہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کے اور منع کرے بری بات سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف و راترانے میں نہ پڑے اور یہ اشارہ ہے اس آیہ پر اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ الخ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً مِّنْ اَھْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاۃً مَّصْلِیَّۃً ثُمَّ اَھْدَتْھَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْھَا وَاَکَلَ رَھْطٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَرْسَلَ اِلَی الْیَھُوْدِیَّۃِ فَدَعَاھَا فَقَالَ سَمَمْتِ ھٰذِہِ الشَّاۃَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ ھٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ یَّضُرَّہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ نَبِیًّا اسْتَرَحْنَا مِنْہُ فَعَفَا عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْھَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ اَکَلُوْا مِنَ الشَّاۃِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاھِلِہٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِیْ اَکَلَ مِنَ الشَّاۃِ حَجَمَہٗ اَبُوْ ھِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَۃِ وَھُوَ مَوْلًی لِّبَنِیْ بَیَاضَۃَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر میں سے زہر ملایا بکری بھنی میں پھر تحفہ لائی اسکو روبرو حضرت کے ف ع نام اس عورت کا زینب بنت حارث تھا بیوی سلام بن مشکم کی ترجمہ کہ اس عورت نے پوچھا کہ آنحضرت بکری میں سے کس جگہ کے گوشت کو پسند رکھتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست کے گوشت کو پس وہ ایک بکری کا بچہ رکھتے تھے اسکو ذبح کیا اور اسمیں ایسا زہر ملایا کہ اسی وقت ہلاک کر دے اور دست اور شانے میں بہت ملایا اور رکھا سامنے آنحضرت کے اور صحابہ کے کہ حاضر تھے ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست اور کھایا اسمیں سے اور کھایا ایک جماعت نے آنحضرت کے یاروں میں سے ساتھ حضرت کے پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اٹھاؤ ہاتھ اپنے یعنی روکو ہاتھ اور نہ کھاؤ اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکری میں پس کہا یہودیہ نے کس نے خبر دی تمکو یعنی اللہ نے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجھکو اسنے کہ میرے ہاتھ میں ہے فرمایا یہ اشارہ کر کر طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہاں زہر ملایا ہے میں نے اسمیں کہا میں نے اگر ہے محمد

نبی کو زہر ہرگز نہین ضرر کرنیکی یہ بکری زہر آلودہ ف ح بسبب اسکے کہ زہر انبیا مین ایسا تاثیر نہین کرتا ہی کہ مار ڈالے یا بسبب اسکے کہ موت آنحضرت کی پہلے تمام کرنے دعوت اور کامل کرنے دین کے متوقع نہین تھی اور یہ احتمال اول مین خلجان کرتا ہی یہ جو کہتے ہین کہ وفات آنحضرت کی بسبب تاثیر اُس زہر کے ہوئی کہ خیبر مین کھایا تھا لیکن یہ روایت صحیح نہین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ کسی نے کہا آنحضرت سے کہ آپکے تاثیر کرتا ہی وہ زہر کہ دیا تھا خیبر مین فرمایا نہین پہونچتا مجھکو مگر جو کچھ کہ مقدر ہوا اور چاہا ہی خدا نے ترجمہ اور اگر نہین ہی وہ پیغمبر تو آرام پاوینگے ہم اور خلاص ہونگے اُس سے پس درگذر کیا اُس عورت سے پیغمبر خدا صلعم نے اور نہ سزا دی اُسکو قش ع اور بعضون نے کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہین کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی مین لایا ہی بعد کہنے اسکے فلن تضرہ یہ الفاظ و ان کنت کاذبا ارحت الناس منک وقد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا طیبی نے کہ ہمین اختلاف ہی اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اسکے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثون مین یہ ہی کہ حضرت نے معاف کیا اسکو ابتدا امر مین پس جبکہ مرے بشر بن براء بن معرور ان کھانے والون مین سے کہ حلق سے اُتارا تھا اُسکو حضرت نے حکم فرمایا اُس یہودیہ کے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی بدلے اسکے ترجمہ اور مرے وہ اصحاب آنحضرت کے کہ کھایا تھا انہون نے اُس بکرے مین سے یعنی بعض اُن مین سے مر اور وہ بشر ہین اور پچھنے لیے آنحضرت نے درمیان مونڈھون اپنے کے بسبب اُس گوشت کے کہ کھایا بکری زہر آلودہ مین سے پچھنی لگائے انکے ابوہند نے کہ نام انکا یسار حجام تھا ساتھ سینگ کے اور چھری چوڑی کے اور وہ ابوہند غلام آزاد تھا بنی بیاضہ کا کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وعن سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ أَبِيهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اجْتَمَعُوا إِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رواہ ابوداؤد

اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ بتحقیق صحابہ چلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن حنین کے یعنی وقت متوجہ ہونے کے طرف حنین کی پس بہت دور تک گیا چلنا یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گھوڑے سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق مین چڑھا تھا اوپر پہاڑ ایسے اور ایسے کے پس ناگہان دیکھا مینے ہوازن کو کہ بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنے کے ف ع ح یعنی سب آئے ہین یہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اُس قوم کے حق مین کہ سب آوین اور کوئی پیچھے نہ رہیگا اور اصل اسکی یہ ہی کہ ایک قوم عرب مین سے ایک جگہ سے اُٹھ کر کہ وہان رہتی تھی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ انکے باپ کے تھے اور قاضی نے کہا کہ علی یہان معنی مع کے ہی اور یہ ضرب المثل ہی عرب مین سبب اسکا یہ تھا کہ ایک قوم کو عرب مین سے پیش آیا اُٹھ کھڑے ہونا اپنے موضع سے پس کوچ کیا انہون نے اور نہ چھوڑا پیچھے اپنے کچھ یہانتک کہ تھا ایک اونٹ انکے باپ کا لے لیا انہون نے اسکو بھی ساتھ اپنے پس کہا اُدھر دیکھنے جاؤ علی بکرۃ ابیہم پس ہوگئی یہ مثل اُس قوم سے کہ آوین سب اگرچہ تھا انکے پاس اونٹ اور بکرہ کہتے ہین اونٹ جوان کو اور بعضون نے کہا کہ ایک شخص سب اپنی اولاد کو

اونٹ پہ پیچھے تھا کہ ایک مسافر سا شامل ہوا کہ دیکھا مین نے ہوازن کو ساتھ عورتون اپنی کے اور جانورون اپنے کے کہ جمع ہوئے ہین طرف حنین کے پس مسکرائے آنحضرت یعنی ازراہ تعجب کرنے کے قدرت حق پر اور فرمایا کہ غنیمت ہے مسلمانوں کی کل کو اگر چاہے اللہ پھر فرمایا کون شخص محافظت کرے گا ہماری آج کی رات کہا انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ مین محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے پر پھر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اس راہ کو کہ پہاڑ مین ہے یہان تک کہ ہو دے تو بیچ بلندی اس پہاڑ کے پس جبکہ صبح کی ہم نے نکلے آنحضرت طرف جگہ نماز اپنی کے یعنی جو جگہ کہ نماز کے لیے بنا رکھی تھی پس پڑھیں آنحضرت نے دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرت نے کیا معلوم کیا تم نے اپنے سوار کو ساتھ حس کے یعنی دیکھا تم نے اسکو یا سنی آواز اسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نہین پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز مین دیکھنا کنکھیون سے طرف اس درہ پہاڑ کے یہان تک کہ جب پڑھ چکے حضرت نماز فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تھا پس شروع کیا ہم نے دیکھنا درمیان درختون کے بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہان وہ سوار آیا یہان تک کہ کھڑا ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کے یعنی سوار ہوا تھا کہ پس کہا اس سوار نے کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہان تک کہ پہونچا مین اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کے جہان کہ حکم فرمایا تھا مجھکو پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین دونون درون پہاڑ کے مین یعنی دونون راہون اور جوانب پہاڑ مین بخوف اسکے کہ ہو تمہین کوئی چھپا ہوا پس نہ دیکھا مین نے کسی کو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اترا تھا تو آج کی رات یعنی گھوڑے سے کہا انہون نے نہین اترا مین مگر نماز پڑھنے کے لیے یا استنجا کرنے کے لیے فرمایا آنحضرت نے پس نہین تجھپر حرج اسمین کہ نہ کرے تو بعد اس شب کے نفل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی کوئی عمل قسم نوافل فضائل سے اسلیے کہ عمل تیرا آج کی رات کا کافی ہے اللہ کے نزدیک ثواب و فضیلت مین غرض کہ مراد عمل سے نوافل و خیرات ہین نہ فرائض کیونکہ وہ نہین ساقط ہوتے اور بعضون نے کہا کہ مراد عمل سے اسمین جہاد ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ لایا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنی ایک کھجورین یعنی کئی پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے انمین ساتھ برکت کے یعنی مانگیے اللہ سے برکت انمین یا انکے لیے پس لیا آنحضرت نے انکو بیچ ہاتھون مین یا رکھا ہاتھ اپنا ان پر پھر دعا کی آنحضرت نے بیچ انکے انمین ساتھ برکت کے یعنی ساتھ برکت کے انمین اور کثرت خیر کی انکے کھانے مین باوجود دیا کی رہنے انکے کے فرمایا کہ لے انکو پس رکھ انکو اپنے توشہ دان مین جب چاہے تو کہ لیوے تو اسمین سے کچھ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتھ اپنا پس لے کھجور اسمین سے اور نہ جھاڑ تو اسکو جھاڑنے کر کہا ابوہریرہ نے پس تحقیق اٹھائی ہین مین نے ان کھجورون مین سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا مین پس تھے ہم یعنی مین اور بال بچے میرے کھاتے انمین سے اور کھلاتے اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سے یہان تک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان گرا اور جاتا رہا ف ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد شائع ہوتا ہے لوگون مین تو برکت اٹھ جاتی ہے اور یا ہے کہ ابوہریرہ اس روز کہتے تھے کہ لوگون کو ایک غم ہے اور مجھکو دو غم ایک غم جاتی رہنے اس تھیلی کا اور ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا إِلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا أَيْنَ صَاحِبُكَ هَذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا لَوْ دَخَلَ هَهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ

روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ مین یعنی دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتھ انکے شیطان

بصورت شیخ نجدی کے پس کہا بعضون نے اُنمین سے جب صبح ہو پس باندھو اُسکو ساتھ بند ہون کے یعنی قید کرو اُسکو مراد رکھتے تھے ساتھ دونون ضمیرون تثنیہ اور باز کے نبی صلعم اور کہا بعضنے شک نہین بلکہ مار ڈالو اُسکو اور کہا بعضون نے بلکہ نکال دو اُسکو شہر سے یعنی ہو بھاہا نہ کے اور خبر دی اللہ تعالیٰ نے اُنکی بدخواہی کی اس آیہ مین وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور بیان جراون ہی کہ جب مشرکون نے سُنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اُنکی تو ڈرے اور جمع ہوے دارالندوہ مین مشورہ کرنے کے لیے حضرت کے امر مین پس آیا اُنکے پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کے اور کہا کہ مین نجد سے آیا ہون سنا مین نے جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین نے کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ چھپے گا تم مجھسے عقل اور خیرخواہی مین پس کہا ابوالبختری نے کہ میری راے یہ ہی کہ قید کرو اُسکو کوٹھری مین اور بند کردو سوراخ اُسکے سواے ایک موکھے کے کہ ڈالا کرو اُسمین سے کھانا پینا اُسکا یہان تک کہ مر جاوے پس کہا اُس شیخ نے کہ یہ بری راے ہی آوینگے تمہارے پاس وہ لوگ کہ لڑینگے تمسے اُسکی قوم مین سے اور چھُڑا لیجاوینگے اُسکو تمہارے ہاتھ سے پھر کہا ہشام بن عمرو نے کہ راے میری یہ ہی کہ سوار کرو اُسکو اونٹ پر اور نکال دو اُسکو اپنی زمین سے پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچھ کہ وہ کریگا پس کہا اُس شخص نے کہ یہ بھی بری راے ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سواے تمہارے اور فریفتہ ہونگے لوگ اُسکے اور لڑیگا وہ تمسے ساتھ لیکر اُنکو پھر کہا ابوجہل نے کہ میری راے یہ ہی کہ لو تم ہر قبیلہ مین سے ایک ایک جوان اور دو تم اُنکو تلوارین تا مارین سب اُسکو ایک دفعہ پس پھیل جاوے خون اُسکا سب قبیلون مین یعنے سب کے ذمہ خون اُسکا ثابت ہو پھر بنی ہاشم سب قریش سے لڑ نہ سکینگے ہی کے نہین ناچار دیت پر راضی ہونگے پس جب طلب کرینگے وہ دیت تو دینگے ہم دیت اُسکی پس کہا اُس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اِس جوان نے پس متفرق ہوے لوگ اُسکی راے پر یعنی یہی بات ٹھہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس مشورے پر ف ع یعنی جبرئیل آئے اور یہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا پس سلاوین حضرت علی رضہ کو اپنے بچھونے پر اور نکلے ساتھ ابی بکر کے طرف غار کے ترجمہ پس رات گذاری علی نے اوپر بچھونے نبی صلعم کے اُس رات اور نکلے پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتھ ابی بکر کے یہان تک کہ پہونچے غار ثور پر ف ح یعنی ہجرت کر کے پہاڑ ثور کے غار مین چند شب رہے اور جبکہ حضرت گھر سے نکلے ہین اور مشرک جو دروازے پر کھڑے تھے اُنکے سامنے سے گذرے ہین اور وہ مطلع نہوے ہین اور حضرت نے کلام کیا ہی اُنسے یہ قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہی کہ شرح عربی مین ذکر کیا ہی ہمنے اُسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے بھی بتفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اس حال مین نگہبانی کرتے تھے علی کی یعنی حضرت علی گھر مین تھے اور وہ باہر کھڑے تھے گمان کرتے تھے علی رضہ کو آنحضرت ف ح یعنی گمان اُنکو یہ تھا کہ آنحضرت گھر مین سوتے ہین اور صلاح یہ ٹھہری ہوئی تھی کہ رات کو اُنکی نگہبانی کیجیے اور صبح کو کام اُنکا تمام کیجیے اور حالانکہ وہ علی رضہ تھے اور آنحضرت اُنکے سامنے سے باہر نکل گئے تھے ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اُنہون نے اوپر یعنی اُس شخص پر وہ کہ بستر پر تھا یعنی حضرت علی پر بگمان آنحضرت کے پس جبکہ دیکھا علی کو یعنی جگہ حضرت کے رد کی اللہ تعالیٰ نے بدخواہی اُنکی پس کہا اُنہون نے یعنی علی سے کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنی آنحضرت کہا علی نے کہ نہین جانتا مین پس چلے مشرک پیچھے حضرت کے نشان قدم پر یعنی کھوج مین لگے حضرت کے پس جب پہونچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اُنپر نشان قدم پس چڑھے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار پر کہ اوپر پہاڑ کے تھا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اُسمین ہین پس دیکھا اُنہون نے غار کے دروازے پر جالا مکڑی کا ف ح کہ بعد اندر جانے آنحضرت کے اُس غار مین مکڑی نے جالا تنا تھا اور عرض غار کے دروازے کا مقدار ایک بالشت کے ہی اور طول اُسکا مقدار ایک ہاتھ کے ترجمہ پس کہا مشرکون نے اگر داخل ہوتے محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اُسکے دروازے پر پس ٹھہرے آنحضرت غار مین تین رات ف نقل کی ہی احمد نے ف ع داخل ہوئے آنحضرت غار مین تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے دو کبوتر پس انڈے دیے اُنہون نے دروازے کے نیچے کی جانب مین اور بھیجی مکڑی پس جالا تنا اُسنے اوپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک چڑھے اوپر غار کے ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتے اپنے قدمون کی طرف تو دیکھ لیتے آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈرے ابوبکر رضہ آنحضرت کی طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہی گمان تیرا ساتھ اُن دو کے کہ اللہ تیسرا اُنکا ہی پس اندھا کر دیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے غار کے دیکھنے سے پس شروع کیا اُنہون نے پھرنا گرد اُسکے پس نہ دیکھا اُنہون نے حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیہ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کے لکھا ہی کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق رضہ ہین کہ ساتھ تھے آنحضرت کے نقل کرتے ہین کہ دونون صاحب جبل ثور کے غار مین چھپے تھے اُس روز کہ کفار نے قصد قتل کرنے آن سرور کا مصمم کیا تھا اور کہا ابوبکر رضہ نے آنحضرت سے اُس غار مین

جسوقت کہ کفار وہان پہونچے گئے اگر ایک شخص مشرکون میں سے اپنے زیر قدم نگاہ کرے تو ہمکو دیکھ لیگا آنحضرت صلعم نے فرمایا ما ظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہ سے ثابت ہوتا ہی کہ منکر صحابیت صدیق کا بسبب انکار نص کے کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کے کہ منکر انکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہؓ سے روایت کیا گیا ہی کہ والدین میرے وقت بلوغ اور عاقل ہونے سے دیندار تھے اور کوئی روز ایسا نگذرتا تھا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتے ہون اور جب مسلمانون کو کفار سے ایذا پہونچائی تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ دار ہجرت تمہارا مجھکو دکھا دیا ہی کہ کھجورون والا ہی درمیان دو سنگستان کے بعد اسکے مسلمانون نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کے بھی مدینہ کو پھرے اور ابوبکر صدیقؓ نے بھی تیاری مدینہ کے جانیکی کی حضرتؐ نے فرمایا تامل کر اے ابی بکر امیدوار ہون کہ مجھکو بھی اذن ہجرت کا صادر ہو اس روز سے ابوبکر نے ملازمت آنحضرتؐ کی علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گھر مین بندھے تیار رکھے پھر ایک روز ٹھیک دوپہر مین آنحضرتؐ ابوبکر کے گھر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نے ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماءؓ نے زادراحلہ مہیا کیا او شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیقؓ کے گھر سے برفاقت انکے آنحضرتؐ کہ سے باہر نکل کر جبل ثور کے غار مین چھپے اور اللہ تعالی کی قدرت سے اسی شب درخت کیکر کا اس غار کے منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نے اسکے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیے اور مکڑی نے جالا تنا کفار اس غار کے منہ پر آکر یہ علامتین دیکھ کر پھرے اور جسوقت کہ دونون صاحب مکہ سے باہر نکلے ابوبکر کبھی آگے آنحضرتؐ کے اور کبھی پیچھے آنحضرتؐ کے ہوتے تھے بسبب اسکے کہ کوئی کافر انکے آگے پیچھے سے نہ آجاوے اور جب غار پر پہونچے تو آنحضرتؐ کو وہان کھڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئے اور تین رات تک دونون وہان رہے اور اپنے دونون اونٹون کو حوالہ ایک شخص کے بنی الدیل مین سے کیا بوعدہ اسکے کہ بعد تین رات کے غار کے دروازے پر حاضر کرے او اسکو رہبر مدینہ کا باجرت مقرر کیا تھا اور ان تین شب مین عبداللہ بن ابی بکر رات کے وقت کفار کی خبرین انکو پہونچاتے تھے اور بعد تین شب کے وہان سے اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر براہ کنارہ دریا متوجہ مدینہ کے ہوئے جب بنی مدلج مین پہونچے تو سراقہ بن مالک انکے پیچھے نکلا بسبب اسکے کہ کفار مکہ نے اسکو مال بہت دینا مقرر کیا تھا اگر ان دونون کو یا ایک کو مار ڈالے غرض کہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرتؐ اور صدیق کے نکلا اور قریب انکے پہونچا تو پاؤن اسکے گھوڑے کا پھسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پھر سوار ہو کر در پے ہوا اور ایسا نزدیک پہونچا کہ قراءۃ پیغمبر کی سنی اسی وقت دونون پاؤن اسکے گھوڑے کے زانون تک زمین مین دھنسی اور سراقہ زمین پر گرا اسوقت سراقہ نے متنبہ ہو کر دہائی امان کی دی آنحضرتؐ اور ابوبکر کھڑے ہوئے اور سراقہ نے ملازمت کی اور حال اپنا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کرے قبول نہ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا مخفی رکھنا سراقہ وہان سے پھرا اور جو کافر راہ مین ملتا تھا اسکو پھیر دیتا تھا اور آنحضرت مدینہ مین گئے

وعن ابی ہریرۃ قال لما فتحت خیبر اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیہا سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا لی من کان ہہنا من الیہود فجمعوا لہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فہل انتم صادقی عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان قال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت وبررت قال فہل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم اذ کذبناک عرفت کما عرفتہ فی ابینا فقال لہم من اہل النار قالوا نکون فیہا یسیرا ثم تخلفونا فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسؤا فیہا واللہ لا نخلفکم فیہا ابدا ثم قال ہل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ہل جعلتم فی ہذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذلک قالوا اردنا ان کنت کاذبا ان نستریح منک وان کنت صادقا لم یضرک رواہ البخاری

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے بکری بھنی ہوئی کہ اسمین زہر تھا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جمع کرو میرے لیئے جو ہون اس جگہ یہودیون مین سے پس جمع کیا حضرتؐ کے لیے یہود کو پس فرمایا واسطے انکے آنحضرتؐ نے

کہ تحقیق پوچھون مین تمسے حال ایک چیز کا یعنی یا نہین پس آیا ہو وگے تم باور کرنے والے میری خبر دینے کو اس چیز سے جسوقت کہ پوچھون مین تمکو یعنی جواب کے کہ دیتم
اُس حال کا جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہا انہون نے ہان باور کرینگے ای ابا القاسم ف ع عادت یہود کی یہ تھی کہ اکثر آنحضرتؐ کو ساتھ کنیت انکی کے کہ ابو القاسم
ہی خطاب کرتے تھے اور محمد نہین کہتے تھے اسلیے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت و انجیل مین شایع اور مشہور تھا اور دلیل تھا اوپر صحت نبوت انکی کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتے ہین کہا یہودی نے فلانا یعنی بطریق کذب کے امتحان کے لیے کوئی اور نام غیر نام جد کے بتا دیا فرمایا آنحضرتؐ نے جھوٹ بولے تم بلکہ باپ
تمہارا فلانا شخص ہی کہا یہود نے سچ کہا تمنے اور خوب کہا تمنے فرمایا حضرتؐ نے پس آیا باور کروگے تم میرے خبر دینے کو ایک چیز سے اگر سوال کرون مین تمسے اُس چیز سے یعنی پھر
خبر دون مین تمکو ساتھ اسکے کہا یہودیون نے ہان ای ابا القاسم اور اگر جھوٹ بولین ہم تمسے پہچان لوگے تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنے اسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے
کے پس فرمایا اور پوچھا یہود سے کہ کون ہی دوزخی کہا انہون نے کہ رہین گے ہم دوزخ مین تھوڑے سے دن یعنی جیسے کہ قرآن مجید مین انکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدود
پھر خلیفہ ہوگے تم ہمارا یعنی گروہ مسلمانون کے دوزخ مین یعنی بعد نکلنے ہمارے کے تم داخل ہوگے اور ہمیشہ رہوگے اور یہ انکے کلام کا آخر اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تھی فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ کلام نہ کرو بیچ مقدمہ اسکے اور دور رہو تم جھوٹے ہو نہین خبر دون مین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگے ہم تمہارے آگ مین کبھی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے
کیا تم باور کروگے میرے خبر دینے کو ایک چیز سے اگر پوچھون مین تمسے اُس سے پس کہا انہون نے ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنے اس بکری مین زہر کہا انہون نے
کہ ہان فرمایا آنحضرتؐ نے کیا باعث ہوا تمکو اوپر اسکے کہا انہون نے کہ ارادہ کیا ہمنے کہ اگر ہو تم جھوٹے تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسے اور اگر تم سچے ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو
نقل کی بخاری نے ف ع ح یعنی زہر پس منتفع ہونگے ہم تمہاری ہدایت سے اور حاصل یہ کہ چاہا تھا ہمنے امتحان کرنا یعنی پس یا یہ کہ جانینگے ہم کہ تم جھوٹے
ہو تو تمہارے ہلاک ہونے سے آسایش مین ہو جائینگے اور یہ کہ جانینگے ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگے اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث
جابر کے گذری ہی اب مقابلہ مین انکے کہہ سکتے ہین کہ زہر نے انکو زیان نکیا اور صدق ظاہر ہوا پھر کیون نہ ایمان لائے تم وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى
حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ
فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سے ف ع یہ ساتھ کنیت کے مشہور تھے کہ انکو ابو زید اعرج کہتے تھے اور حضرتؐ کے
ساتھ غزوون مین رہے ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرا ان غزوی انہون نے کیں ہین اور آنحضرتؐ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہین کہ کچھ اوپر سو برس کے ہوئے
تھے اور انکے سر اور داڑھی مین نہین تھے سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرتؐ نے ایک روز فجر کی اور چڑہے ممبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک
کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا اُترے اور نماز پڑہی ظہر کی پھر چڑہے ممبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہان تک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پھر اُترے اور نماز پڑہی عصر کی پھر چڑہے
منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہان تک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتھ اُس چیز کے کہ وہ ہونے والی ہی قیامت تک یعنی
وقایع اور حوادث اور عجایب اور غرایب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرمائے پس اسمین بہت سے معجزے ہوئے کہا عمرو نے پس دانا تر ہمارا یعنی اب بہت یاد رکھنے
والا ہمارا ہی یعنی استدان ذکرہ الطیبی اور کہا سید جمال الدین نے اولی یہ ہی کہ کہا جاوے بہت یاد رکھنے والا ہمارا اب اُس قصہ کو دانا تر ہمارا ہی یعنی آپ نقل کی یہ مسلم نے
وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ
فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معن بیٹے عبد الرحمن تابعی سے کہ
پوتے ہین عبد اللہ بن مسعود کے کہا معن نے کہ سنا مین نے اپنے باپ سے یعنی عبد الرحمن سے کہا پوچھا مین نے مسروق سے کہ کہا تابعین سے ہین کس نے خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو آنے جنات کی اُس رات کو کہ سنا تھا انہون نے قرآن پس کہا مسروق نے عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجھکو تیرے باپ نے یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہ انہون نے کہا خبر دی آنحضرت

کو ساتھ آنے جنات کے ایک درخت نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فوح یعنی ایک درخت نے خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئے ہیں ایمان لائے ہیں اور قرآن سنیں پس آنحضرت باہر گئے اور جنوں کو دیکھا اور قرآن انکے آگے پڑھا **وعن** انس قال كنا مع عمر بين مكة والمدينة فتراءينا الهلال وكنت رجلا حديد البصر فرأيته وليس احد يزعم انه راٰه غيري فجعلت اقول لعمر اما تراه فجعل لا يراه قال يقول عمر ساراه وانا مستلق على فراشي ثم انشا يحدثنا عن اهل بدر فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع اهل بدر بالامس يقول هذا مصرع فلان غدا ان شاء الله وهذا مصرع فلان غدا ان شاء الله قال عمر والذي بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود التي حدها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجعلوا في بئر بعضهم على بعض فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى اليهم فقال يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فاني قد وجدت ما وعدني الله حقا فقال عمر يا رسول الله كيف تكلم اجسادا لا ارواح فيها فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم غير انهم لا يستطيعون ان يردوا علي شيئا رواه مسلم

اور روایت ہے انس سے کہا تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تلاش کی ہم نے ماہ نو کے دیکھنے کی اور تھا میں دو تیز نظر پس دیکھا میں نے چاند اور حالانکہ نہیں تھا کوئی کہ کہتے کہ دیکھا ہے اسکو سوا میرے یعنی سوا میرے کوئی نہ کہتا تھا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا میں نے کہتا تھا میں عمر کو کہ کیا نہیں دیکھتے تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تھے اسکو یعنی میں دیکھتا تھا اور ہر چند عمر کو دکھاتا تھا انکو نہیں نظر آتا تھا کہا انس نے کہتے تھے عمر نزدیک ہے کہ دیکھیں گے ہم اسکو اس حال میں کہ میں لیٹا ہوا ہونگا اپنے بچھونے پر فرض یعنی کچھ حاجت اسکی نہیں ہے کہ میں اب دیکھوں اور تعب اور مشقت اٹھاؤں اسکے دیکھنے میں بعد ایک زمانہ کے یا بعد ایک روز کے روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھ لونگا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نہ کرے اس چیز میں کہ ضروری نہ ہو اور صرف نہ کرے وقت کو مالا یعنی میں ترجمہ پھر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرنے تھے ہمارے آگے قصے اہل بدر کے یعنی مشرکوں کے کہ جو بدر میں مارے گئے تھے کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تھے کہ دکھاتے تھے ہمکو جگہ پڑنے اور ہلاک ہونے مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ کے یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کی خبر دی کہ ہر ایک ان اشقیا میں سے یہاں مارے پڑے ہونگے فرماتے تھے آنحضرت یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے یعنی جگہ پڑنے ہر ایک کی جدا جدا متعین کردی کہا عمر نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آنحضرت کو ساتھ حق کے نہیں خطا اور تجاوز کی مارے جانے والوں نے ان جگہوں سے کہ بیان کیا تھا اور معین کیا تھا انکو آنحضرت نے پس ڈالے گئے کنوئیں میں کہ پانی نہیں بھرا جاتا تھا اس سے بعضے انکے بعض پر پس چلے حضرت یہاں تک کہ پہونچے طرف انکے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے کیا حق پائی اور ویکھی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کی تمسے اللہ نے اور اسکے رسول نے پس تحقیق میں نے حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجھسے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کس طرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں روحیں انمیں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے انسے واسطے اس چیز کے کہ کہتا ہوں میں یعنی یہ بہت سننے والے ہیں برابر ہیں تمہارے سننے میں یعنی یہ سنتے ہیں یہ کلام کہ کہتا ہوں میں سوا اسکے کہ نہیں طاقت رکھتے یہ کہ جواب دیں مجھکو کچھ نقل کی یہ مسلم نے فوح کتاب الجہاد میں بیان اسکا ہو چکا ہے **وعن** انيسة بنت زيد بن ارقم عن ابيها ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على زيد يعوده من مرض كان به قال ليس عليك من مرضك باس ولكن كيف لك اذا عمرت بعدي فعميت قال احتسب واصبر قال اذن تدخل الجنة بغير حساب قال فعمي بعد ما مات النبي صلى الله عليه وسلم ثم رد الله عليه بصره ثم مات اور روایت ہے انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہے اپنے باپ سے کہ آنحضرت تشریف لائے زید بن ارقم کے پاس اس حالت میں کہ عیادت کرتے تھے انکی بسبب بیماری کے کہ تھی انکو فرمایا حضرت نے نہیں تجھ پر بسبب بیماری تیری کے ڈر ولیکن کیا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اسوقت داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا یعنی شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر اسکے پس اندھا ہوگیا زید بعد مرنے پیغمبر صلی

پھر پھیر دی اللہ تعالی نے زید پر بینائی انکی پھر مرگیا فرع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دعا کیا انکے لیے پھر نابینائی انکی کا اسلیے کہ ہو شفقت انکے صبر کی بہت
اور اجر مترتب ہوگا اسپر بہت بڑا پھر حاصل ہوئی انکو مدد اللہ کی بسبب صبر کے وعن اسامة بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده من النار وذلک انه بعث رجلا فکذب علیه فدعا علیه رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنه ولم تقبله الارض رواهما البیهقی فی دلائل النبوة اور روایت ہے اسامہ بن زید کے سے کہ کہا فرمایا آنحضرت
نے کہ جو جھوٹ بولے اوپر میرے یعنی قصداً وہ بات کہ نہین کہی مین نے پس چاہیے کہ ٹھکانا کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یہ یعنی سبب فرمانا اس حدیث کا یہ ہے کہ آنحضرت نے
بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کے پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندھا اس نے حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا پہونچی حضرت کو خبر اسکی پس بددعا کی
اسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال مین کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اسکا اور نہ قبول کیا اسکو زمین نے فرع اور یہ نشان دوزخی کا ہے اور یہ موید ہے قول
جوینی کی کہ افترا کرنے والا آنحضرت پر قصداً کافر ہے ترجمہ نقل کین یہ دونوں حدیثین بیہقی نے کتاب دلائل النبوة مین وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم جاءه رجل یستطعمه فاطعمه شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منه وامراته وضیفهما حتی کاله ففنی فاتی النبی
صلی اللہ علیه وسلم فقال لو لم تکله لاکلتم منه ولقام لکم رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا حضرت سے
پس دیا اسکو آنحضرت نے آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ وہ شخص کھاتا اسمین سے اور کھاتی بیوی اسکی بھی اسمین سے اور مہمان انکے یہان تک کہ ناپا اس شخص نے اسکو
کہ باقی رہا تھا کھانے سے پس تمام ہوگیا جو باقی تھا پس آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ناپتا تو اسکو تو البتہ کھاتے
رہتے تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیرے اسمین سے ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیے یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سے نقل کی یہ مسلم نے وعن عاصم بن
کلیب عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی جنازة فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وهو
علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیه اوسع من قبل راسه فلما رجع استقبله داعی امراته فاجاب ونحن معه
فجیء بالطعام فوضع یده ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یلوک لقمة فی فیه ثم قال اجد لحم شاة
اخذت بغیر اذن اهلها فارسلت المراة تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وهو موضع یباع فیه الغنم
لیشتری لی شاة فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاة ان یرسل بها الی بثمنها فلم یوجد
فارسلت الی امراته فارسلت الی بها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اطعمی هذا الطعام الاساری رواه
ابوداود والبیهقی فی دلائل النبوة اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی انہنے باپ سے اسنے نقل کی ایک شخص سے انصار مین سے کہ کہا نکلے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے واسطے نماز جنازہ کے پس دیکھا مین نے پیغمبر صلعم کو اس حال مین کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے کھودنے کے وصیت کرتے تھے آنحضرت گورکن کو فرماتے تھے فراخ کر میت کے
پانون کی طرف سے اور فراخ کر اسکے سر کی جانب سے پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کر سامنے سے آیا حضرت کے دعوت کرنے والا طعام کی اس میت کی بیوی کی
طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اسکی اور گئے اسکے گھر مین اور ہم ساتھ آنحضرت کے تھے یعنی ہم بھی گئے اور طفیلی آنحضرت کے ہوئے یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت
کے کی تھی پس لایا گیا طعام پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اس طعام مین کھانے کے لیے پھر رکھے قوم نے ہاتھ اپنے پس کھایا قوم نے طعام فرع ظاہر اس
حدیث سے اعتراض وارد ہوتا ہے ان روایتون پر کہ بیان کی ہین علماء مذہب ہمارے کی کہ مکروہ ہے کھانا طعام کا پہلے دن یعنی جس دن میت مرا ہے یا تیسرے دن
یا بعد ہفتہ کے کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا ہے کہ نہین مباح ہے کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نے کہ نہین مضائقہ ہے بیٹھنے کا مصیبت کے لیے
تین دن تک ساتھ بغیر ارتکاب کے ممنوع چیزون کے کہ وہ بچھانا بچھونے کا ہے اور کرنا کھانے کا اہل بیت کی طرف سے اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا اہل میت

کی طرف سے اور جیسا کہ عادت ہے یہ بیان کیا ہے اطعام شروع ہو جاوے زمین کہ ماتم ہم مانی اور وہ ضیافت بدعت ہے روایت کیا احمد اور ابن ماجہ نے ساتھ اسناد صحیح کے جریر بن
عبداللہ سے کہا گنتے تھے ہم جمع ہونے کو اہل میت کے پاس اور کھانا پکانے کو انکے واسطے نیاحہ سے یعنی نوحہ سے تھی پس لائق ہے یہ کہ منع کیا جاوے کلام فقہا کا ساتھ نوع خاص کے کہ وہ ایسا جمع ہوتا ہے کہ موجب ہو
میت کے گھر والوں کی حیا کو تکلیف کرنا ان کا یا جاہ مرے حیا کے کھلاتے ہیں انکو جبراً محمول کیا جاوے کلام فقہا کا اور ہو سبب بعض وارثوں کے صغیر یا غائب یا نہ پہچانی جاوے رضا اسکی یا ہو طعام
مال میت سے پہلی تقسیم اسکی کے نہ طعام شخص معین کا کہ دے اپنے مال میں سے اور نہ ہو انکے واسطے ان صورتوں میں محمول کرنا چاہیے کہ ان صورتوں میں مکروہ ہوگا طعام میت اور اسپر محمول کیا جاوے
قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا ایام مصیبت میں اسلیے کہ وہ ایام مصیبت کے ہیں پس نہیں لائق ہے ان ایام میں وہ چیز کرنی کہ ہو واسطے سرور کے اور اگر کرے کھانا فقرا کے لیے
تو اچھا ہی اور اسپر وصیت کرنے ساتھ لانے کھانے کے بعد موت میت کے تاکہ کھلادیں لوگوں کو تین دن تک پس باطل ہے موجب صحیح تر روایت کے اور بعضوں نے کہا جائز ہے یہ تہائی
مال میں سے اور یہ ظاہر تر ہے انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ مطلق طعام میت کی اجازت انہوں نے دے دی
ہے بلکہ اگر ان اقسام میں غور کریں تو یہاں کے طعام مرسومہ ان اقسام سے خالی نہیں پاوینگے کہیں ایک قسم پائی جاتی ہے کہیں کوئی اور اگر تامل کریں تو اس حدیث میں کھانا
کھلانا وہ ہے کہ جو قاضی خان نے لکھا ہے کہ اگر کرے کھانا فقرا کے لیے تو اچھا ہے پس ظاہرا حضرتؐ کو بطور ہدیہ کے اور آپ کے ہمراہیوں کو بطور صدقہ کے اکتساب
ثواب کے لیے کھلایا ہو اور علاوہ اسکے بعض فقہا لکھتے ہیں کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت میں مشغول ہوں انکو کھانا اس طعام کا جائز ہے پس یہ سبب صاحب
جو میت کو دفن کرکے پھرے انکو کھلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکھتے ہیں اس سے خود انہوں نے انکو مستثنےٰ کیا ہے پس حدیث میں اور فقہ کی روایتوں میں
کچھ تعارض نہ رہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس دیکھا ہمنے طرف آنحضرتؐ کے کہ چباتے ہیں لقمہ کو اور پھیرتے ہیں اسکو اپنے دہن مبارک میں اور نگلتے نہیں پھر فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ پاتا ہوں میں اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لے گئی ہے بے اجازت اور بے رضا مالک اسکی کے پس بھیجا اس عورت نے کسی کو آنحضرتؐ کے
پاس درحالیکہ کہتے تھے یا رسول اللہ تحقیق میں نے بھیجا تھا خادم کو طرف نقیع کے اور نقیع ایک موضع ہے کہ بیچی جاتی ہیں اسمیں بکریاں ف ع یہ تفسیر مدرج ہے بعض رواۃ
سے اور یہ نقیع نون سے ایک موضع ہے جانب وادی عقیق کے قریب بیس کوس کے ہے مدینہ سے غیر بقیع کے ساتھ بے کے کہ مقبرہ مدینہ کا وہاں ہے ترجمہ تاکہ خرید کی جاوے میرے لیے ایک
بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بھیجا میں نے کسی کو پاس ہمسایہ اپنے کے کہ تحقیق خرید کی تھی اسنے ایک بکری کہ بھیجدے اس بکری کو خرید کی ہوئی کو ساتھ مول اسکے
کے کہ جس مول کو لی تھی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بھیجا میں نے ہمسایہ کی بیوی کے پاس پس بھیجدی اسنے طرف میرے وہ بکری ف ع پس ظاہر یہ ہے کہ خریدنا اسکا درست نہوا
اسلیے کہ اذن اسکے ہمسایہ کا اور رضا اسکی صحیح نہ تھی اور یہ قریب بیع فضولی کے ہے کہ موقوف ہوتی ہے اوپر اجازت مالک اسکے کے اور بہر تقدیر یہ ہمیں شبہ قوی تھا
ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کھلا دے یہ طعام قیدیوں کو ف ع اسری جمع اسیر کی ہے بمعنی بندی کے اور غالب یہ ہے کہ وہ فقیر ہونگے اور کہا طیبی نے کہ وہ کافر تھے
اور اسلیے فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لیں اور بخشوا دیں اس سے اور طعام بگڑا جاتا تھا اور انکو کھلانا بھی ضرور تھا پس حکم فرمایا انکے کھلادینے
کا انتہی اور لازم آئی اس عورت پر قیمت بکری کی سبب تلف کرنے اسکے کے اور واقع ہوا یہ تصدق اس عورت کی طرف سے ترجمہ نقل کی یہ ابوداؤد نے
اور بیہقی نے دلائل النبوت میں ﴿و﴾ عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُو اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَمَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا
عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَسَاَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلُبَهَا قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ
وَاُمِّيْ اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا

فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا وَشَرِبَ آخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اُنے نقل کی ہے باپ سے یعنی ہشام سے اُسنے نقل کی یہ حزام کے دادا سے کہ نام اُسکا حبیش بن خالد ہے اور حبیش بھائی ہے ام معبد کا فتح کے دن [illegible] خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت راہ ہجرت میں اُسکے خیمہ میں تشریف لائے اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹھی خیمہ کے [illegible] کھانا پانی دیتی فقرا اور مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہے حبیش یہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کئے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنے والے مکہ سے [illegible] آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبداللہ لیثی کہ اُسکو ہمراہ لیا تھا راہ بتلانے کے واسطے یہ چار تن [illegible] مدینہ میں چلے جاتے تھے کہ گذرے اوپر دو خیموں ام معبد کے کہ جنگل میں رہتے تھے پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدیں اُس سے پس نہ پایا اُسکے پاس کچھ اُسمیں سے [illegible] گوشت اور خرما ذکر کئے گئے ہیں اور تھے لوگ بے زاد و بے توشہ قحط زدہ پس دیکھا آنحضرت نے طرف ایک بکری کے کہ خیمہ کے ایک جانب میں تھی پس فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہے اِس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہے اُسکو دبلا پن نے ریوڑ کے ساتھ جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپے کے ہمراہ بکریوں کے جنگل میں [illegible] کو نہیں جا سکتی فرمایا آنحضرت نے کیا ہے اُسکے کچھ دودھ کہا ام معبد نے کہ یہ بکری بہت گرفتار مشقت اور دور تر اِس سے ہے کہ ہو اُسکے دودھ یعنی بالکل اُسمیں [illegible] فرمایا آنحضرت نے کیا اذن دیتی ہے تو مجھکو یہ کہ دودھ دوہوں میں اُسکا کہا ام معبد نے کہ باپ اور ماں میرے فدا آپ کے ہوں اگر دیکھیں آپ اُسمیں دودھ [illegible] یعنی دودھ اُسمیں ہے نہیں کیا دوہیں گے آپ اُسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتھ پھیرا اُسکے تھنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری [illegible] میں پس پاؤں کھولے بکری نے دودھ دوہنے کے لیے سامنے حضرت کے جیسکہ عادت دودھ کے جانور کی ہے کہ وقت دوہنے کے دونوں پاؤں کھول دیتا ہے اور [illegible] جگالی کرنے لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا برتن کہ سیر کرے ایک گروہ کو پھر دوہا بیچ اُس برتن کے دودھ خوب بہتا ہوا یہاں تک کہ اوپر آ گئی اُسکے [illegible] دودھ کی پھر پلایا اُسکو ام معبد کو یہانتک کہ سیراب ہوئی اور پلایا ساتھ والوں اپنے کو یہانتک کہ سیراب ہوئے پھر پیا حضرت نے بعد سب کے یعنی بموجب حدیث ساقی القوم [illegible] پھر دوہا اُسمیں دوسری بار پہلی بار کے یہانتک کہ بھر آیا برتن پھر باقی چھوڑا دودھ ام معبد کے پاس یعنی تاکہ دکھاوے دودھ اپنے خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت لی آنحضرت نے ام معبد [illegible] اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہے [illegible] یہ ہے کہ جب آنحضرت نے کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گھر میں دودھ دیکھا کہا یہ کیا ہے اور کہاں سے آیا پس ذکر کیں ام معبد نے صفتیں اور شمائل آنحضرت کے خوب فصیح عبارت سے پس کہا ابو معبد نے کہ یہ نہ ہوگا مگر صاحب قریش کا کہ سنی ہیں میں نے صفتیں اُسکی کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم قصد رکھتا ہوں میں کہ ہوؤں میں صحبت میں اُسکی اگر [illegible] راہ پاؤں اور آیا ہے کہ جب آنحضرت ہجرت کر کے نکلے اور اہل مکہ نے نہ جانا کہ کہاں اور کس طرف گئے تو ایک جن بہار ابو قبیس پر آیا اور کہنی ایک مثنوی پڑھیں لوگ آواز سنتے تھے اور [illegible] نہ تھے اُنمیں سے دو بیتیں یہ ہیں قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ ٭ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ٭ ہما نزلا بالہدی و اہتدت بہ ٭ فقد فاز من امسی رفیق محمد

بَابُ الْكَرَامَاتِ

باب ہے بیچ بیان کرامتوں کے کرامات جمع کرامت کی ہے اور وہ اسم اکرام و تکریم سے ہے اور کرامت کہتے ہیں فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتھ دعوے نبوت و مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہے کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہے اُسکا معتزلہ نے شیخ اہل حق اتفاق رکھتے ہیں اوپر جائز ہونے وقوع کرامت کے ولیوں کو اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات اور صفات حق کا بقدر طاقت بشری کے اور مواظبت اور کرنے طاعت کے اور ترک کرنے منہیات کے بغیر منہمک ہو لذات و شہوات میں اور کامل ہو متابعت میں بحسب تفاوت مراتب اُسکے اور دلیل اوپر واقع ہونے کرامت کے کتاب و سنت اور تواتر اجماعی صحابہ اور اُنسے کہ بعد اُنکے ہیں یعنی تواتر معنوی [illegible] کہ قدر مشترک میں درمیان اُسکے قیمت الفاظ اور ترک عناد کے مجال شبہ اور انکار کی

نہیں بخصوصاً بعضے اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی غوث رحمہم اللہ کی کرامات بھی حد کثرت کو پہونچی ہیں کہ لا تعد ہیں چنانچہ بعضے مشائخ اہل زمانہ انکے سے منقول ہو کر کہتے ہیں آپکی مانند مشہور دار ہیں کے تھیں کہ پے در پے صادر ہوتی تھیں کہ ہم ظاہر ہوتی ہیں کبھی انکے اور معتزلہ اور بعضے اتباع انکے منکر ہوئے ہیں کرامت کے اور بعضوں نے کہا کہ صادر نہیں ہوتی کرامت ولی سے بقصد و اختیار بلکہ بے قصد و اختیار صادر ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ کرامت جنس معجزہ سے نہیں ہوتی ہے مانند برکت طعام قلیل کے اور جوش مارنے پانی کے انگلیوں سے اور مانند انکے کے اور حق یہی ہے کہ سب واقع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بے قصد اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت میں مع دلائل و رفع شبہہ مخالفوں کے علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہے ولا حاجۃ الی البیان بعد العیان

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس ان اسید بن حضیر و عباد بن بشر تحدثا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لہما حتی ذہب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ شدیدۃ الظلمۃ ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان وبید کل واحد منہما عصیۃ فاضاءت عصا احدہما لہما حتی مشیا فی ضوءہا حتی اذا افترقت بہما الطریق اضاءت للآخر عصاہ فمشی کل واحد منہما فی ضوء عصاہ حتی بلغ اہلہ رواہ البخاری

روایت ہے انس سے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونوں صحابی جلیل القدر ہیں باتیں کر رہے تھے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ کسی حاجت کے کہ تھی ان دونوں کی یہاں تک کہ گئی رات میں سے ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتیں کرنے میں بیچ رات نہایت اندھیری کے پھر باہر کو نکلے وہ دونوں آنحضرت کے پاس سے اس حال میں کہ پھرے وہ طرف گھر اپنے کے اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے انمیں سے لاٹھیاں تھیں پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی ان دونوں میں سے واسطے دونوں کے یہاں تک کہ چلے دونوں بیچ روشنی اس لاٹھی کے یہاں تک کہ جب جدی ہوئی راہ دونوں کی یعنی ایسی جگہ پہونچے کہ وہاں سے ہر ایک کے گھر کو راہ جدی جاتی تھی روشن ہوئی دوسرے کی بھی لاٹھی اسکی پس چلا ہر ایک ان دونوں میں سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کے یہاں تک کہ پہونچا ہر ایک اپنے اہل میں نقل کی یہ بخاری نے فخ حا اور روایت بخاری کی میں یون آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونوں صحابی آنحضرت کے پاس سے اندھیری رات میں اس حال میں کہ انکے ساتھ مانند دو چراغوں کے تھے روشن اور جب جدا ہوئے ساتھ ہر ایک کے ایک ایک چراغ جدا یہان تک کہ آیا ہر ایک اپنے گھر اپنے میں **وعن** جابر قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنت معہ آخر فی قبرہ رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھکو میرے باپ نے بعض رات میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنے تئیں مگر مارا گیا بیچ اول ان لوگوں کے کہ مارے جاوینگے آنحضرت کے یاروں میں سے اور تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھے اپنے کسی کو کہ عزیز زیادہ ہووے نزدیک میرے تجھ سے سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہیں اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق مجھ پر ہے قرض یعنی بہت سا پس ادا کر یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنوں کے حق میں ساتھ نیکی کرنے کے اور تھیں وے نو پس صبح کی ہمنے پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اس غزوے میں اور دفن کیا میں نے اسکو ساتھ ایک اور شخص کے ایک قبر میں نقل کی یہ بخاری نے موجب حکم آنحضرت کے کہ حکم دیدیا تھا شہدا کے حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور وہ شخص دوسرا عمرو بن الجموح تھے یار والد جابر کے اور بہنوئی انکے اور اس میں دلیل ہے اس پر کہ در صورت ضرورت کے جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر میں **وعن** عبد الرحمن بن ابی بکر قال ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس او سادس وان ابا بکر جاء بثلثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وان ابا بکر تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلی العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امرأتہ ما حبسک عن اضیافک قال اوما عشیتہم قالت ابوا حتی تجیء فغضب

وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَۃُ اَنْ لَّا تَطْعَمَہٗ فَحَلَفَ الضَّیْفُ اَوِ الْاَضْیَافُ اَنْ لَّا یَطْعَمُوْہُ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ کَانَ ھٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَۃً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِھَا اَکْثَرُ مِنْھَا فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَا ھٰذَا قَالَتْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ اِنَّھَا الْاٰنَ لَاَکْثَرُ مِنْھَا قَبْلَ ذٰلِکَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَکَلُوْا وَبَعَثَ بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذُکِرَ اَنَّہٗ اَکَلَ مِنْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ فِی الْمُعْجِزَاتِ

اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے کہا تحقیق اصحاب صفہ تھے فقیر لوگ ف ع صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد سے کہ وہاں کتنے ایک فقیر صحابہ میں سے شب باش رہتے تھے پس اُسی کی طرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ میں آتا اگر اسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اسکے پاس اُترتا ورنہ اُترتا وہ صفہ میں اور انکو اضیاف المسلمین کہتے تھے گھر اور اہل عیال اور مال و منال کچھ نہ رکھتے تھے اور تھے مثل ستر کے ابو ذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابو ہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابو سعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابو مویہبہ مولی آنحضرتؐ کے غیرہم ترجمہ و تحقیق آنحضرتؐ نے فرمایا یعنی ایک دن کہ جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخصوں کا یعنی اسکے عیال میں سے پس چاہیے کہ لیجاویں تیسرے شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ میں سے اور جسکے پاس ہو طعام چار شخصوں کا پس چاہیے کہ لیجاوے پانچویں کو یعنی اگر نہ ہو اسکے پاس اسقدر کہ قوت ہو انسے زیادہ کا بلکہ انہیں کی قدر ہی یا لیجاوے چھٹے کو ف ع یعنی اگر ہو اسکے پاس قوت چھ کا پس لفظ او تنویع کے لیے ہے یا تخییر کے لیے اور احتمال یہ ہے کہ ہو شک کے لیے یا مبنی اوپر اسکے ہے واسطے مبالغہ کے درباب ضیافت کے نہ بنا بر اسکے کہ مقتضا اسکا یہ کہ جسکے پاس طعام دو کا ہو تو تیسرے کو لیجاویں یہ ہے کہ جسکے پاس طعام چار کا ہو تو لیجاویں دو کو بلکہ روایت کیا ہے احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابرؓ سے بطریق مرفوع کے کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے چھ کو اور طعام چھ کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو ترجمہ و تحقیق ابو بکرؓ لائے تین شخصوں کو اور لے گئے آنحضرتؐ دس شخصوں کو اور ابو بکرؓ نے لیکن نے کھایا طعام شب کا نزدیک آنحضرتؐ کے پھر ٹھہرے رہے ابو بکر آنحضرتؐ کے پاس یعنی بعد کھانے کے یہاں تک کہ پڑھی گئی نماز عشا کی پھر پھرے ابو بکرؓ طرف گھر آنحضرتؐ کے پس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ کھانا رات کا کھایا آنحضرتؐ نے ف ع ح یعنی تنہا اور یا مہمانوں سمیت اور یہ تکرار واسطے شروع کرنے قصہ کے ہے سر نوسی اور یہ بھی ہے کہ اول جملہ میں بیان ابو بکرؓ کے کھانا کھانے کا ہے اور دوسرے میں کھانا کھانے پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ میں اہل و عیال ابو بکر صدیقؓ کے اور مہمان سب منتظر رہے ترجمہ پس آئے ابو بکر صدیقؓ گھر میں بعد گذرنے رات کے اسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے کہا حضرت ابو بکرؓ سے انکی بیوی نے کہ کس چیز نے باز رکھا تجھکو تیرے مہمانوں سے یعنی کیوں تاخیر کی تو نے کہ مہمانوں نے انتظار تیرا کیا کہا ابو بکرؓ نے کیا نہیں طعام کھلایا تو نے مہمانوں کو کہا حضرت ابو بکرؓ کی بیوی نے کہ انکار کیا انہوں نے کھانے سے یہاں تک کہ آؤ تم یعنی اور شریک ہو انکے ساتھ کھانے میں پس غصہ ہوے ابو بکر یعنی اپنے اہل پر گمان اسکے کہ انہوں نے قصور کیا الحاح و مبالغہ میں اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کھاؤنگا میں اس طعام کو ہرگز پس قسم کھائی ابو بکرؓ کی بیوی نے یہ کہ نہ کھاوینگے وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسے کہ ایک نسخہ میں ہے لفظ ابدا کا اور کہا قسم کھائی مہمانوں نے یہ کہ نہیں کھانے کے اسکو اکیلے یا مطلق کہا ابو بکرؓ نے کہ ہے یہ غصہ میرا اور قسم کھانا شیطان سے ہے یعنی اسکے اغوا سے پس اُسی وقت غصہ سے باز آئے اور استغفار کی پس منگایا ابو بکرؓ نے طعام اور کھایا انہوں نے اور انکے اہل و عیال و مہمانوں نے ف ع اگر کوئی کہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے خلاف قسم کے کیوں کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس سبب سے انہوں نے خلاف قسم کے کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قسم کھاوے ایک امر پر اور دیکھے غیر اسکا بہتر تو چاہیے کہ کفارہ دے اور کرے وہ امر اور کفارہ دے قسم کا ترجمہ پس ہوئے حضرت ابو بکرؓ اور انکے مہمان کہ نہ اٹھاتے تھے لقمہ یعنی رکابی سے مونہوں کی طرف مگر کہ بڑھ جاتا تھا طعام اس لقمہ کے نیچے سے یعنی اس جگہ سے کہ لیا جاتا تھا نوالہ وہاں سے زیادہ اس نوالہ سے پس کہا ابو بکرؓ نے اپنی بیوی سے اے بہن بنی فراس کی کیا ہے یہ امر عجیب یعنی بڑھنا طعام کا ف ع لفظ فراس ساتھ زیر فے کے اور سین مہملہ کے نام ایک قبیلہ کا ہے اور حضرت ابو بکرؓ کی بیوی کہ نام انکا ام رومان تھا اس قبیلہ میں کی تھیں ترجمہ کہا ابو بکرؓ کی بیوی نے قسم ہے اپنی ٹھنڈک آنکھ کی ف ع ح کہ مراد اس سے ابو بکر صدیقؓ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ مراد ہیں اھ قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکھنے محبوب کے سے ہے اسلیے کہ یا قرۃ سے ہے ساتھ پیش قاف کے بمعنی خنکی کے یا قر سے ساتھ زبر قاف کے بمعنی قرار کے اور آنکھ دیکھنے

محبوب کے خشک ہوتی ہو اور برقرار کرنا اس کا ممکن نہیں دیکھتی ترجمہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کھانا کا پیالہ بہن ہو اب سے چند زیادہ ہو اُس سے کہ پہلے اسکے تھا پس کھایا سب لوگوں نے اور بھیجا
ابو بکرؓ نے اسکو پاس آنحضرتؐ کے پس روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ نے کھایا اس طعام میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن مسعودؓ کی کہ ابتدا
اسکی یہ ہو کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات میں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃؓ قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ لا یزال
یُرٰی علٰی قبرہ نور رواہ ابوداود روایت ہے عائشہؓ سے کہا جب مرا نجاشی تھے ہم آپس میں باتیں کرتے اور کہتے کہ تحقیق ہمیشہ دیکھا جاتا ہے انکی قبر پر نور نقل کی یہ ابوداود
نے فتوح یعنی حبشہ میں ادھی یہ ہیں کہ یہ بات مشہور تھا درمیان ہمارے اور ذکر کیا جاتا تھا اسکے دیکھتے تھے ہم میں سے نور قبر انکی کا اور نہیں منصوص ہو متحقق ہونا ہمارا جو سیاہ
پس یہ قریب تھا تو سکے ہو اور نجاشی ساتھ تخفیف جیم اور جزم ی آخر میں بادشاہ حبشہ کا تھا پہلے دین نصرانیت پر تھا پھر آنحضرتؐ پر ایمان لایا اور حبشہ میں مرا اور آنحضرتؐ نے مدینہ
میں غائبانہ انکے جنازہ پر نماز پڑھی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد نور سے نور محسوس ہو مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کے اور یہ ہو سکتا ہے کہ عبارت ہو نور سے وہ تازگی سے کہ پاتے
ہوں اپنے دلوں میں انکی قبر کی زیارت سے واللہ اعلم **وعنہا** قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ
ثم کلمہم مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا فغسلوہ وعلیہ قمیصہ
یصبون الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے انہی عائشہؓ سے کہا جب چاہا اصحاب یا اہل بیت نے غسل دینا نبی صلعم
کا بعد وفات کے کہا نہیں جانتے ہم کیا ننگا کریں آنحضرتؐ کو انکے کپڑوں سے یعنی اور ڈھانکیں ستر انکا اور کپڑے سے جیسے کہ کرتے ہیں اپنے مردوں کے لیے یا غسل دیویں ہم انکو اس حال میں کہ ہوں
انکے بدن مبارک پر کپڑے انکے وضع اور معنی یہ ہیں کہ پس اختیار کیا بعضوں نے برہنہ کرنا بقیاس اور روکے اور بعضوں نے یہ برہنہ کرنا سبب خصوصیت کے ترجمہ پس جب خلاف کیا صحابہ نے تو ڈالی
یعنی مسلط کی اللہ تعالی نے اوپر نیند یہاں تک تھا نہیں سے کوئی شخص مگر کہ ٹھوڑی اسکے سینہ پر تھی یعنی سو گئے تھے پھر کلام کیا انسے کلام کرنے والے نے یعنی غیب سے گھر کے کونے میں سے اس حال میں کہ نہیں
جانتے تھے وہ کہ کون ہے یہ کلام کرنے والا کہ نہلاؤ آنحضرتؐ کو اس حال میں کہ ہوں اوپر کپڑے انکے پس کھڑے ہوئے صحابہ اور غسل دیا آنحضرتؐ کو اس حال میں کہ اوپر قمیص انکا تھا اور ڈالتے تھے پانی
قمیص پر اور ملتے تھے آنحضرتؐ کے بدن کو ساتھ کرتے کے فتح اور نقل کیا ہے نووی سے کہ صواب یہ ہے کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تھا انہیں اسکو اتار ڈالا وقت کفن دینے کے
اور یہ جو روایت کیا ہے کہ نہیں اتارا اور کفن کے نیچے رہنے دیا ضعیف ہے صحیح نہیں ہے اور دلیل پکڑی ساتھ اسکے ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوت میں **وعن**
ابن منکدر ان سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق ہاربا یلتمس الجیش فاذا
ہو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد لہ بصبصۃ حتی قام
الی جنبہ کلما سمع صوتا اہوی الیہ ثم اقبل یمشی الی جنبہ حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت
ہے ابن منکدر سے یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول گیا رستہ لشکر کا زمین روم میں یا قیدی کیا گیا فوج یہ شک راوی ہے اور سفینہ کے نام میں
اختلاف ہے اور یہ لقب انکا ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ وہ ایک سفر میں آنحضرتؐ کی خدمت میں تھے اور بوجھ اٹھائے ہوئے تھے اور جو کوئی تھک جاتا بوجھ اپنا انپر ڈال دیتا
اور وہ سبھوں کا بوجھ اٹھائے جاتا تھا جب آنحضرتؐ نے اسکو دیکھا تو فرمایا انت سفینۃ یعنی تو کشتی ہے پس اسی لقب سے وہ مشہور رہا اور جو کوئی اس سے اصل نام انکا پوچھتا
تو کہتا کہ نام میرا وہی ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے رکھا ترجمہ پس چلے بھاگ کر کافروں کے ہاتھ سے اس حال میں کہ ڈھونڈھتے تھے لشکر کو پس ناگہاں ملے وہ ایک بڑے شیر
سے پس کہا اے ابوالحارث کہ کنیت شیر کی ہے میں ہوں مولی رسول خدا کا تھا امر میرے سے ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بھولنے یا بندی میں پکڑے جانے
اور بھاگ آنے کا شیر سے کہا پس شیر آیا شیر واسطے انکے دم ہلاتا ہوا اور چلا پاس کھڑا ہوا یہاں تک کہ کھڑا ہوا شیر سفینہ کے پہلو میں جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک
تو قصد کرتا طرف اسکے یعنی تاکہ دفع کرے اسکو پھر متوجہ ہوتا اور آتا اور چلتا سفینہ کے پہلو میں یعنی جیسا کہ عادت رہبروں کی ہے کہ خبرداری کرتے چلنے میں یہاں تک کہ

پہونچا سفینہ لشکر میں پھر پھر گیا شیر نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ** اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًی اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی الجوزاء سے کہ تابعی مشہور ہے اور نام اسکا اوس بن عبداللہ ازدی ہے کہا دوچار ہوئے گئے اہل مدینہ قحط شدید میں پس شکایت کی طرف عائشہؓ کے یعنی تا دعا کریں اور کچھ تدبیر بتاویں پس کہا عائشہؓ نے دیکھو تم آنحضرتؐ کی قبر کو پس کرو اوپر حضرتؐ کی قبر شریف سے کئی روشندان طرف آسمان کی یہاں تک کہ نہ ہو درمیان قبر کے اور درمیان آسمان کے چھت فتح ع یعنی اٹھا دو قبر اور آسمان کے درمیان میں سے حجاب لفظ کوی ساتھ زیر کاف کے اور پیش سے بھی آیا ہے جمع کوہ کی ساتھ زبر کاف اور پیش اسکے کے اور تخفیف واو کے بیچ مفرد اور جمع کے روزن گھر کا اور معنی یہ ہیں کہ کردو مقابل قبر شریف کے حضرتؐ کے حجرے کی چھت میں کئی سوراخ اور کہا بعضوں نے بیچ سبب کھولنے قبر شریف کے یہ کہ آسمان نے جب دیکھی قبر آنحضرتؐ کی بہنے لگی نالی بسبب رونے آسمان کے فرمایا اللہ تعالی نے فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کے پس ہوتا ہے امر اسکا خلاف اسکے بہ نسبت ابرار کے یعنی انکے لیے روتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ طلب شفاعت کی ہے قبر شریف سے اسلیے کہ آنحضرتؐ کی حیات میں استسقا کرتے تھے ذات شریف سے اور جب ذات شریف پردہ میں ہوئی تو حکم کیا عائشہ رضہ نے کھولی جاوے قبر شریف تا مینہ برسے گویا ظاہر میں استسقا کیا قبر شریف سے اور حقیقت میں استسقا اور استشفاع ہے آپکی ذات شریف سے اور کھولنا قبر کا مبالغہ ہے اسمین ترجمہ پس کیا لوگوں نے جو کچھ کہا تھا عائشہ رضہ نے پس برسائے گئے مینہ یہاں تک کہ پیدا ہوئی گھاس اور فربہ ہوئے اونٹ یہاں تک کہ پھول گئیں کوکھیں انکی چرنے سے بسبب کثرت چربی کے پس نام رکھا گیا اس سال کا سال فتق نقل کی یہ دارمی نے فتح ع یعنی سال ارزانی کا کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنی ہیں پھیل جانا اور بعضوں نے کہا پھٹ جانا اور بعضوں نے کہا پھیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور جو مطلع ح لکھا پایا سبب کثرت چربی اور گوشت کے پھول گئیں کوکھیں انکی یا پھٹ گئے بدن یا پھیل گئے اور شفاعت ڈھونڈنا عائشہ رضہ کا اور ظاہر ہونا اسکے اثر کا کرامت ہے عائشہؓ کی اور حقیقت میں معجزہ ہے حضرتؐ کا اسلیے کہ کرامتیں سب ولیا کی معجزے ہیں پیغمبر کے **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے سعید بن عبدالعزیز سے کہ تبع تابعین سے ہیں نہایت فقیہ اور صحیح روایت کرنے والا حدیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا فتح لفظ حرہ ساتھ زبر حاء مہملہ اور تشدید رے کے نام ہے ایک زمین کا باہر مدینہ کے کہ اسمیں کالے پتھر بہت ہیں اسمیں واقع ہوا یہ واقعہ کہ یزید بن معاویہ نے جو لشکر بھیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سے مدینہ پر چڑھ آیا اور خراب کیا اسکو اور برائی اس قضیہ کی حد سے زیادہ ہے کہ بیان میں نہیں آسکتی اور اسکی برائیوں میں سے ایک برائی یہ ہے ترجمہ نہیں اذان دی گئی آنحضرتؐ کی مسجد میں تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد میں آسکتا تھا نماز کے لیے اور مسجد سے باہر نہیں نکلے سعید بن مسیب ف ع کہ کبار تابعین سے تھے بڑے فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کیے تھے انہوں نے اور وفات پائی سن ترانوے ۹۳ میں ترجمہ اور تھے سعید بن مسیب یعنی اسوقت شدید میں کہ نہیں جانتے تھے آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کے کہ سنتے تھے اسکو حجرے کے اندر سے کہ قبر شریف آنحضرتؐ کی وہاں تھی نقل کی دارمی نے **وَعَنْ** اَبِیْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِیْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی خلدہ تابعی سے کہا کہا میں نے واسطے ابی العالیہ کے کہ کبار تابعین سے ہے کہ کیا سنی ہیں انس نے حدیثیں آنحضرتؐ کی ف ع یعنی بلا واسطہ روایت کرتا ہے یا اسکے لیے مرسل ہیں صحابہ سے باوجودیکہ وہ بھی صحبت میں الفقا تھا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کے تردد کیا بعضے لوگوں نے انکے حق میں ترجمہ کہا ابوالعالیہ نے کہ خدمت کی انسؓ نے آنحضرتؐ کی دس برس یعنی اور عمر انکی دس برس کی تھی جب حاضر ہوئے تھے اور بعضوں نے کہا آٹھ برس کے اور دعا کی انکے لیے آنحضرتؐ نے ف ع یعنی واسطے برکت کے انکی عمر میں اور مال میں

اور اولاد میں پس ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اور اولاد اور اولاد کی اولاد سے اسی سے زیادہ مرد اور عورتیں ہوئیں اور برکت مال کی یہی تھی ترجمہ اور تھا انس کے لیے باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دو بار اور تھے اس میں ریحان یعنی باغ میں پھول کہ آتی تھی ان میں سے بو مشک کی منبع حاصل جواب یہ کہ جسکو ایسا رتبہ ہو اور صحبت ہو حضرت سے اور زمانہ دراز تک آپ کی ملازمت اور خدمت میں رہا ہو وہ کیونکر نہ سنے گا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهٗ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَّاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا

روایت ہے عروہ بن زبیر بن العوام سے کہ بڑا تابعی ہے اور زبیر والد انکے عشرہ مبشرہ سے ہیں یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جھگڑی انسے اروی بیٹی اوس کی طرف مروان کے وہ نفیل ساتھ پیش نون کے اور زبر فا اور جزم ی کے اور سعید بن زید بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں بہنوئی حضرت عمر رض کے اور تھے وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم را کے اور زبر واو کے جامع الاصول میں کہا ہے نہیں جانتا میں کہ وہ صحابیہ ہے یا تابعیہ پس روایت کرتی ہیں کہ سعید بن زید سے جھگڑی اروی اور لے گئی انکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تھا معاویہ کی طرف سے ترجمہ اور دعوی کیا اروی نے کہ سعید بن زید لے لی ہے یعنی ازراہ ظلم کے کچھ زمین اسکی سے پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کے کہ بھلا میں لونگا زمین اسکی سے کچھ بعد اسکے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تونے پیغمبر خدا صلعم سے کہا سعید نے کہ سنا میں نے پیغمبر سے فرماتے تھے جو شخص کہ لیوے ایک بالشت کسی کی زمین سے ازراہ ظلم کے کہ پہنا دیگا اللہ تعالی اس بالشت بھر زمین کو طوق اسکا سات زمینوں تک پس کہا مروان نے کہ نہیں طلب کرتا میں تجھسے گواہ یعنی وکیل بعد اسکے فرع یعنی بعد لانے تیرے کے اس حدیث کو اور معنی یہ ہیں کہ سچا جانتا ہوں میں تجھکو باطن امر میں کہ تو غیر ظالم ہے یا نہیں شک کرتا میں بیچ نقل کرنے تیرے کے حدیث کو اور نہیں محتاج ہوں میں اور روایت کا اسلیئے کہ تو منزلہ عدول کے ہے یا زیادہ ہے اور ذکر کیا کرمانی نے کہ سعید نے چھوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تھا اس عورت نے اسکا جیسکہ شاہد ہے اسکی نقل عروہ کی ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہے یہ عورت جھوٹی تو اندھی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین میں فتح کہ دعوی کرتی ہے اسکا اور ایک روایت میں آیا ہے جو جعل کہ بنا دار اسکا یعنی کر قبر اسکی اسکے گھر میں ترجمہ کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہاں تک کہ جاتی رہی بینائی اسکی اور اس وقت کہ وہ عورت چلتی تھی اس زمین اپنی میں ناگہاں گر پڑی وہ بیچ ایک گڑھے کے پس مر گئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر تابعی سے معنی اس حدیث کے آئے ہیں اور یہ آیا ہے کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو اندھی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتے میں دیوار کے سہارے چلتی تھی کہتی تھی وہ عورت کہ پہنچی مجھکو بددعا سعید بن زید کی کہ میرے اندھے ہونے کے لیے کی تھی تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئیں کے یعنی گہرے گڑھے پر کہ اس گھر میں تھا کہ جھگڑی تھی وہ سعید بن زید سے اسکے مقدمہ میں پس گری وہ اس میں پس ہوا وہ کنواں قبر اسکی یعنی اسکے لیے جدا قبر بنائی گئی اسی میں پڑی رہی **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُّدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَّصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ عمر رض نے بھیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کے اور امیر کیا اُس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اُسکا ساریہ پس اُسوقت کہ عمر رض خطبہ پڑھتے
تھے یعنی مسجد مدینہ مین روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ انمین حضرت عثمان اور حضرت علی رض تھے پس شروع کیا چلانا اور کہنا اے ساری لازم کر پہاڑ کو اور پناہ
پکڑ ساتھ اُسکے یعنی کہ پہاڑ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پس تعجب کیا لوگون نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا اے امیر المومنین ملے ہمسے دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئے
وہ ہم پر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانے والا چلاتا تھا اور کہتا تھا اے ساری لازم کر پہاڑ کو پس لگائین ہم نے پیٹھیں اپنی طرف پہاڑ کے پس شکست دی
خدائے تعالی نے ف ع اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمر رض کی ایک تو نظر آنا اس معرکہ کا مدینہ سے اور دوسرے پہونچنا انکی آواز کا اور سننا ہر ایک کا
انمین سے اُسکو اور تیسرے فتحیاب ہونا لشکر کا انکی برکت سے ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوت مین **وعن** نُبَیْهَةَ بنِ وَهْبٍ اَنَّ کَعْبًا دَخَلَ عَلٰی
عَائِشَةَ فَذَکَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَعْبٌ مَا مِنْ یَوْمٍ یَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِکَةِ
حَتّٰی یَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا اَمْسَوْا
عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِکَةِ
یَزِفُّوْنَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے نبیہہ بیٹے وہب کے سے فتح لفظ نبیہہ ساتھ تشدید نون اور زبر ب اور جزم ی کے پیچھے ہے صورت
مولف نے اسی طرح ضبط کیا ہے اور مشکوۃ کے اکثر نسخون مین بھی اسی طرح ہے اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کے نسخے مین نبیہ بدون تے کے ہے اور
یہی ظاہر ہے اور بعضون نے کہا یعنی یہی صواب ہے پس نبیہہ روایت کرتا ہے کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین اور پایا انہون نے زمانہ آنحضرت کا لیکن نہ دیکھا انہین آپ کو
اور مسلمان ہوئے حضرت عمر کے زمانہ مین داخل ہوئے حضرت عائشہ کے پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپ کی یا تعزیہ آپ کی
وفات کا پس کہا کعب نے یعنی اگلی کتابون سے دیکھکر یا سنکر اگلے لوگون سے یا از راہ کشف کے اور یہی مناسب ہے واسطے اسکے کہ ہو کرامت انکی کہ نہین کوئی دن
کہ ظاہر ہو فجر اُسکی مگر کہ اُترتے ہین ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ گھیر لیتے ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتے ہین بازو اپنے یعنی اُڑنے کے لیے گرد قبر کے یا اُوپر اُسکے
تبلاش برکت اور قرب اور نور اُسکے کے اور درود بھیجتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہان تک کہ جب شام کرتے ہین چڑھ جاتے ہین آسمان پر اور اُترتے ہین
آسمان سے مانند انکے یعنی ستر ہزار اور فرشتے پس کرتے ہین وہ بھی مانند اُس چیز کے کہ کرتے ہین فرشتے روز کے گھیر لیتے ہین قبر کو اور بازو مارتے ہین اور درود بھیجتے ہین
آپ پر یہان تک کہ جب پھٹے گی آنحضرت سے زمین یعنی وقت پھنکنے دوسری نفخہ کے اُٹھینگے آپ قبر شریف سے نکلینگے بیچ ستر ہزار فرشتون کے اس حال مین کہ لیجاوینگے
فرشتے محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کے ۔ نقل کی دارمی نے **بابٌ** فح اکثر نسخون مین اسی طرح ہے باب مطلق بے ترجمہ کے اور بعضے
نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور اظہر ہے اسلیے کہ عادت مولف کی یہ ہے کہ لکھتا ہے مطلق باب واسطے ذکر کرنے لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور
یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہے احوال جو متعلق ہین آنحضرت کی وفات کے پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھ اُسکے اور یہ بھی ہے کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہے
بے ترجمہ کے متعلق ساتھ وفات کے پس ظاہر یہ ہے کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کے اور باب آئندہ غیر مترجم ہو جیسے لواحق اور تتمات اُسکے کہا جاتا ہے
کہ ابتداء آنحضرت صلعم کے مرض کی یہ تھی کہ حادث ہوا درد سر آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اُسمین سے باقی رہی تھین اور بعضون نے کہا کہ ابتداء
مرض اول ربیع الاول مین تھی اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین کہا کہ ابتداء مرض صفر کے مہینے مین تھی کہ دس راتین اُسکی باقی رہین تھین اور وفات
آپ کی بارہوین ۱۲ ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نے کہ ایک شخص ثقات سے ہے جزم کیا اسکا کہ ابتداء مرض ۲۲ صفر کے دن تھی بائیسوین صفر کو اور وفات
پیر کے دن دوسری ربیع الاول ہے واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہے علماء نے اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہرا کی تیسری رمضان مین ہے اور اتفاق کہتے ہین
علماء اسپر کہ وفات انکی چھ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہے پس شدت سے ہوا درد سر اور تپ کہ آنحضرت ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلتے تھے بستر پر اور

فرماتے تھے کہ نہیں ہے کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اسکی ہم سے کہ گروہ انبیا ہیں اور بلاشبہ ثواب بھی زیادہ ہے ہمارے لیے پس بیمار رہے آنحضرتؐ بارہ دن یا اٹھارہ دن
بنابر خیال ان کے بیچ زمانہ ابتداء مرض کے ہے اور آزاد کئے آنحضرتؐ نے اپنی بیماری میں چالیس بردے اور نماز ادا کرتے تھے اصحاب کے ساتھ مدت مرض میں سوائے تین روز
کے اور بعضوں نے کہا سترہ نمازیں نہیں پڑھائیں ابوبکرؓ نے فرمایا کہ لوگوں کو نماز پڑھا اور نکلے آنحضرتؐ ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا اے گروہ مسلمانوں
کے تمکو رخصت کرتا ہوں میں اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں سونپتا ہوں خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہے تم پر پس میری طرف سے تمکو یہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور نگاہ
رکھنا طاعت اسکی اسلئے کہ میں چھوڑتا ہوں دنیا کو اور جدا ہوتا ہوں تمسے اور کتنی ہی روایتوں میں آیا ہے کہ امام ابوبکرؓ تھے ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ کہا
نماز نہیں پڑھی آنحضرتؐ نے پیچھے کسی کے اپنی امت میں سے سوائے ابوبکرؓ کے اور سوائے عبدالرحمن بن عوفؓ کے کہ سفر میں انکے پیچھے ایک رکعت پڑھی اور ان چیزوں میں سے
کہ واقع ہوئیں مرض الموت میں آنحضرتؐ کے یہ تھا کہ بہت ہوا درد اور بکار روز پنجشنبہ کے پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکھیں پس کہا عبدالرحمن بن عوفؓ کو کہ لا
شانہ بکری کا یعنی ہڈی اسکے شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہے یا تختہ کہ لکھوں ابوبکرؓ کے لیے ایک کتاب پس چاہا کہ اٹھیں عبدالرحمن فرمایا حاجت نہیں ہے خدا اور مومن
نہیں اختلاف کرینگے ابوبکرؓ کے حق میں یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگے انکی خلافت پر اور منقول ہے کہ عباسؓ نے کہا علیؓ کو کہ میں پہچانتا ہوں چہرے عبدالمطلب
کے بیٹوں کے وقت موت کے اور ڈرتا ہوں میں کہ نہ اٹھیں حضرتؐ اس درد سے جا اور طلب کر ان سے یہ امر یعنی خلافت حضرت علیؓ نے کہا آیا جانتا ہے تو کہ اگر طلب کروں
میں اور نہ دیویں حضرتؐ پھر کبھی دینگے لوگ مجھکو یعنی ہرگز نہیں دینگے میں ہرگز نہیں طلب کرتا اور یہ بھی واقع ہوا حضرت کے مرض میں کہ آنحضرتؐ کے پاس سات
دینار تھے پس خیرات کئے وہ تاکہ کچھ باقی نہ چھوڑیں اور اکثر وصیت آنحضرتؐ کی مرض الموت میں رعایت نماز اور احسان کرنے کی تھی غلام اور لونڈیوں پر اور سیر
حیات العیون میں اقدری سے لایا ہے کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت میں تو رکھا اسماء عمیس کی بیٹی نے ہاتھ اپنا درمیان دونوں مونڈھوں آنحضرت کے پھر
کہا کہ وفات پائی رسول اللہ صلعم نے اور اٹھائی گئی مہر نبوت آپ کے مونڈھوں میں سے اور روایت کرتی ہیں ام سلمہ کہ رکھا میں نے ہاتھ اپنا آنحضرت صلعم کے سینہ پر اس روز کہ وفات
پائی پس گذرے مجھ پر کتنی جمعے کہ طعام کھاتی تھی میں اور ہاتھ دھوتی تھی اور نہیں جاتی تھی میرے ہاتھ سے بو مشک کی اور شواہد النبوۃ میں لایا ہے کہ پوچھا لوگوں نے
حضرت علیؓ سے کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرتؐ کو جمع ہوا پانی آپکی پلکوں میں پس اٹھا لیا میں نے اپنی زبان سے اسکو اور پی گیا میں
پس جانتا ہوں میں قوت حافظہ اپنے کی اس سے اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑوں میں سوتی میں کہ نہیں تھا انمیں قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہیں
روایتیں آنحضرت کی کفن میں اور صحیح یہی ہے کہ عائشہؓ سے آئی ہے لیکن اختلاف کیا ہے بیچ تفسیر قول عائشہ کے کہ نہ تھا انمیں قمیص اور عمامہ بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ
تین کپڑے تھے سوائے قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئے اور کہا ہے علماء نے کہ صحیح یہ ہے کہ معنی اس عبارت کے یہ ہیں کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کے کفن میں
نہ تھا نووی نے کہا کہ جمہور علماء اسیر ہیں اسی سبب سے کہتے ہیں کہ زیادہ تین سے مکروہ ہیں اور شافعی کے نزدیک جائز غیر مستحب ہے مردوں کے لیے اور عورتوں کے لیے
مستحب ہے کہ پانچ چاہییں اور حنفیہ کے نزدیک کفن کے تین کپڑے ہیں ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابوں میں ہے اور نماز ادا کی آنحضرتؐ پر تنہا
تنہا اور امامت نہیں کی کسی نے جماعت جماعت آتی تھی اور نماز پڑھتی تھی اور جب آنحضرتؐ کو دفن کرنے لگے تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرتؐ کا تھا انہوں نے چادر
آپکے نیچے بچھا دی تھی اور کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ بعد آپکے کوئی اسکو اوڑھے لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلئے علماء اتفاق رکھتے
ہیں کہ مکروہ ہے بچھانا چادر وغیرہ کا نیچے مردہ کی قبر میں اور حضرت کی قبر کے منہ پر نو اینٹیں کچی کھڑی کی گئیں یعنی منہ بند کرنے کے لیے اور حضرتؐ کی قبر مسنم بنائی
گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کے اور سنگریزے بچھائے گئے اسپر اور چھڑکا گیا اسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چاروں اماموں وغیرہم کا اور وفات
ہوئی آنحضرت کی پیر کے دن اور دفن کئے گئے بدھ کی شب میں اور بعضوں نے کہا کہ منگل کے دن بعد ڈھلنے آفتاب کے اور اول صحیح ہے اور باقی احوال رسالہ ثبت بالسنۃ میں مذکور
لکھا ہے **الفصل الاول** فصل پہلی عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب بن

وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ مشاہیر انصار سے ہیں کہا اول ان شخصوں کے کہ آئے ہم پر یعنی انصار پر آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے فـوح اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے انصار کی التماس سے بعضے اپنے اصحاب کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو بھیجا بعضی مصلحتوں کے لیے اور تاکہ سکھا دیں قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلے ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بھیجا تب پس شروع کیا انہوں نے کہ پڑھاتے تھے ہم کو قرآن پھر آئے عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے عمرؓ بن الخطاب بیچ بیس شخصوں کے آنحضرتؐ کے صحابیوں میں سے بعد ازاں رونق افزا ہوئے آنحضرت صلعم یعنی ساتھ ابوبکر صدیق کے پس نہیں دیکھا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کے یعنی دنیا میں مانند خوش ہونے انکے کے سبب آنے آنحضرتؐ کے مدینہ میں یہانتک کہ دیکھا میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے یعنی کمال خوشی سے کہ یہ رسول خدا کے ہیں تحقیق آئے پس نہیں آئے یہانتک کہ سیکھی میں نے سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرتؐ کے آنے سے پہلے سیکھ لی تھی بیچ جملہ اور سورتوں کے یا ساتھ اور سورتوں کے کہ مانند اسکے ہیں یعنی مقدار میں مفصل سے یعنی اوساط مفصل سے نقل کی یہ بخاری نے فـع یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہے مکہ میں اور شاہ کا اسپر یہ وارد ہوتا ہے کہ آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری ہے زکوۃ فطر میں اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ میں ہوا ہے پس احتمال ہے یہ کہ ہو یہ سورۃ مکی سوائے ان دونوں آیتوں کے کہ یہ مدنی ہوں اور صحیح تر یہ ہے کہ ساری سورۃ مکی ہے پھر بیان کیا آنحضرتؐ نے کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سے زکوۃ فطر اور نماز عید ہے پس نہیں ہے آیۃ میں مگر رغبت دلانی زکوۃ و صلواۃ میں بغیر بیان مراد کے پس بیان کیا اسکو سنت نے بعد اسکے کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكٰى أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَعْلَمَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر یعنی مرض الموت میں جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا یہ پانچ رات پہلے وفات سے تب پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دے اسکو ناز و نعمت دنیا سے مقدار اس چیز کے کہ چاہے اللہ تعالی یا چاہے وہ بندہ درمیان اس چیز کے کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اس بندے نے اس چیز کو کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی ثواب آخرت اسلیے کہ وہ چیز اور پائندہ تر ہے پس روئے ابوبکر فـع یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کے پہچان لیا انہوں نے مفارقت کرنا آنحضرتؐ کا دنیا سے بقرینہ مرض کے یا اسلیے کہ اختیار کرنا اس چیز کا کہ اللہ کے پاس ہے اور ترک کرنا ناز و نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کے مقربات مراتب اولیا سے ہے اور وہ جانتے تھے کہ یہ دنیا کی نعمتیں مناسب نہیں ہیں مقام سید الانبیا کے پس انتقال کیا انکے ذہن نے طرف اسکے کہ معنی اسکے بطریق اشارہ کے اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہے تب کہا ابوبکرؓ نے یعنی خطاب کر کر آنحضرتؐ کو کہ قربان ہوں ہم تم پر سے ساتھ ماں باپ اپنے کے یعنی اگر نفع دے قربان ہونا کہا راوی نے پس تعجب کیا ہمنے واسطے ابی بکرؓ کے فـع کہ کیوں قربانی کرتے ہیں حالانکہ یہاں کوئی باعث نہیں ہے کہ مقتضی ہو سکے اور نہیں تھا یہ مگر بسبب سمجھنے انکے کے اس چیز کو کہ سمجھے ابوبکر ارشاد سے تب پس کہا لوگوں نے یعنی اصحاب نے کہ دیکھو طرف اس بوڑھے کے یعنی باوجود بڑھاپے کے کہ مقتضی ہے انکے وقار اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتے ہیں رسول خدا

مسلم حال ایک بندے کا غیر معین کر کے سو اختیار دیا اسکو اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دیوے اسکو نازو نعمت دنیا سے اور درمیان اسکے کہ ہی نزدیک اسکے اور وہ بوڑھا اشنا ہی کہ قربان ہوں ہم تم پر سے ساتھ باپوں اور ماؤں کے پس تھے آنحضرت وہی اختیار دیے گئے ف ع یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر میں کہ آنحضرت ہی بندے اختیار دیے گئے تھے یعنی آنحضرت نے بندے سے اپنی ذات شریف مراد رکھی تھی ترجمہ اور تھے ابوبکر رض زیادہ تر ہم میں کہ سمجھ لیے اول ہی کہ بندے مخیر آنحضرت ہیں **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّيْ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا نماز پڑھی رسول خدا صلعم نے اوپر شہیدوں احد کے بعد آٹھ برس کے ف ع یعنی وقت موت انکے سے پس کہا بعضوں نے کہ پڑھی آنحضرت نے اُنپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہی یا ان شہدا کی خصوصیت تھی اور کہا شافعی نے کہ مراد صلوۃ سے دعا ہی انتہی اور حضرت شیخ رح نے یوں لکھا ہی کہ مراد صلوۃ سے نماز جنازہ کی ہی اور یہ موید ہی مذہب حنفیہ کے کہ وہ قائل ہیں نماز پڑھنے کے شہدا پر اور شافعیہ کے نزدیک کہ وہ قائل نہیں ہیں اسکے مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنے والے کے واسطے زندوں اور مردوں کے ف ع کہا مظہر نے یعنی استغفار کی انکے لیے مانند رخصت کرنے کے واسطے زندوں اور مردوں کے اور رخصت کرنا زندوں کے لیے یہ سبب رحلت کرنے آنحضرت کے تھا دنیا سے اور مردوں کے لیے بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کے اسلیے اور یہ آنحضرت کے آخر زمانہ حیات میں تھا ترجمہ پھر چڑھے آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق میں آگے تمہارے فرط ہوں ف ع فرط سا تھ زبر ف اور ر کے کہ وہ آگے جاتا ہی قافلہ میں سے منزل پر واسطے درست اور مہیا کرنے ڈول اور رسی اور پاک کرنے کنوئیں وغیرہ کے اور سامان طیار کرنے منزل کے کہ جسکو میر منزل کہتے ہیں اور یہاں مراد آگے جانا آنحضرت کا ہی دار آخرت میں واسطے کارسازی امت اور مہیا کرنے اسباب تجارت اور شفاعت امت کے حاصل یہ کہ میں شفاعت کرنے والا تمہارا ہوں آگے تمہارے جاکر مستعد شفاعت کا ہونگا ترجمہ اور میں تم پر شہید ہوں یعنی مطلع ہونگا تمہارے احوال پر اسلیے کہ عرض کیے جاوینگے مجھ پر اعمال تمہارے یا میں شاہد یعنی گواہ ہوں گواہی دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنے دعوت اسلام تمہاری کے اور تحقیق مکان وعدہ تمہارے کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہی تمسے محشر میں حوض کوثر ہی ف ع یعنی وہاں جاکر تمیز ہو جاویگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت امت اجابت کے لیے ترجمہ اور تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں یعنی اب طرف حوض کے اس حال میں کہ میں اس جگہ اپنی میں ہوں ف ع یعنی منبر پر اور یہ ظاہری معنی پر ہی گویا حضرت کے لیے پردہ اٹھ گیا اور دکھا دیا گیا حوض کوثر اس حالت میں ترجمہ اور تحقیق میں دیا گیا ہوں کنجیاں زمین کی یعنی کھولے جاوینگے میری امت کے لیے خزانے زمین کے بسبب فتح ہونے شہروں زمین اور ایمان لانے لوگوں اسکے کے اور تحقیق میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر یعنی تم سب پر شرک کا فر ہونے تمہارے سے پیچھے میرے یعنی اسلیے کہ یہ واقع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہوں میں تم پر دنیا سے کہ رغبت کروگے اسمیں ف ع مانند رغبت کرنے کے شی نفیس میں اور میل کروگے اسمیں بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتوں فانیہ میں مناسب ہی بلکہ رغبت کرنی خاص احوال باقیہ ہی میں چاہیے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزوں میں پس چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنے والے یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگے یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو واسطے مال کے لیے پھر ہلاک ہو جاوگے جیسے کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی رح نے کہ اسمیں کئی معجزے ہیں آنحضرت کے اسلیے کہ اسمیں خبر دی حضرت نے یہ کہ امت انکی مالک ہوگی زمین کے خزانوں کی سو واقع ہوا یہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہیں ہونگے سو بچایا انکو اللہ تعالی نے اس سے اور وہ رغبت کرینگے دنیا میں پس یہ بھی واقع ہوا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِي وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نعمتوں خدا کی سے مجھ پر کہ مخصوص کیا مجھکو ساتھ انکے یہ ہے کہ آنحضرتؐ وفات کیے گئے بیچ گھر میرے اور بیچ روز نوبت میری کے وفیٰ ع یعنی باوجود اسکے کہ آنحضرت مدت مرض میں وقت وفات تک حضرت عائشہؓ کے گھر میں تھے یہ بات بھی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہؓ کے پڑا یعنی آپ کی وفات آپکی نوبت ہی کے دن میں ہوئی اور جامع الاصول میں ہے کہ تھی ابتدا آنحضرتؐ کی بیماری کی یہ کہ درد شروع ہوا حضرت کو عائشہ رضؓ کے گھر میں پھر شدت سے ہوا اس حال میں کہ آپ میمونہؓ کے گھر میں تھے پھر اذن چاہا اپنی بیویوں سے کہ بیمار داری آپ کی عائشہؓ کے گھر میں کیجاوے پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرتؐ کے مرض کی بارہ دن تھی اور وفات پائی پیر کے دن وقت چاشت کے ربیع الاول کے مہینے میں بعضوں نے کہا دوسری تاریخ اور بعضوں نے کہا بارہویں تاریخ اور اکثر روایتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے ترجمہ اور وفات ہوئی حضرتؐ کی درمیان سینہ و زیر ہنسلی میری کے وفیٰ ع یعنی حضرتؐ کی وفات ہوئی اس حال میں کہ آپ تکیہ کئے ہوئے تھے انکے سینہ اور گردن سے اور یہ دلالت کرتا ہے انکے کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت میں ہے بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تھا سر حضرتؐ کا درمیان ہنسلی اور ٹھوڑی میری کے اور نہیں معارض ہے اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نے روایت کی ہے طرق کثیرہ سے یہ کہ تھا سر مبارک آپکا حضرت علیؓ کی گود میں اسلیے کہ تمام طرق دونوں روایتوں کی خالی ایک طرح کی خرابی سے نہیں ہیں اور بر تقدیر صحت انکی کے تطبیق یوں دی جاوے کہ تھا سر مبارک آپ کا حضرت علیؓ کی گود میں پہلے وفات کے ترجمہ اور تحقیق خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے مجھ پر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جمع کیا درمیان تھوک میرے کے اور تھوک آنحضرت کے وقت وفات انکی کے وفیٰ ع یہ ہے شیئ نعمت ہے اور وقت موت کے بہت بڑی نعمت ہے کہ وقت انتہا برکتوں کا ہے یا بیان اسکا ہے ع کرتی ہیں کہ نعمت اس وقت دیر ہوئی بعد ازاں بیان کرتی ہیں سبب ملنے جانے اس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئے میرے پاس عبدالرحمن بن ابی بکر کہ بھائی انکے تھے اور انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ کرنے والی آنحضرت کی تھی یعنی حضرت میرے سینہ سے لگے بیٹھے ہوئے تھے پس دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو کہ دیکھتے ہیں طرف عبدالرحمن کی یا طرف مسواک کے حال آنکہ میں جانتی تھی آنحضرتؐ کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکھتے ہیں مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر بدن کے پس کہا میں نے کیا لوں میں مسواک آپ کے لیے پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نے اپنے سر مبارک سے کہ ہاں لے پس لی میں نے مسواک عبدالرحمن سے اور دی آنحضرتؐ کو اور کی آپ نے مسواک پس دشوار ہوئی حضرتؐ پر یعنی بسبب اسکے کہ وہ سخت تھی اور کہا میں نے کہ نرم کر دوں میں مسواک کو آپ کے لیے پس اشارہ کیا آپ نے سر سے کہ ہاں پس نرم کر دی میں نے مسواک پس پھیری حضرتؐ نے مسواک دانتوں پر وفیٰ ع یعنی پس جمع ہوئے دونوں تھوک میرے حلق میں اور اسی طرح آنحضرتؐ کے حلق میں وقت وفات انکی کے اور اس میں اشارہ ہے طرف رضی ہونے آنحضرتؐ کے عائشہؓ سے دم مرگ تک ترجمہ آنحضرتؐ کے روبرو ایک باسن تھا کہ اسمیں پانی تھا پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ داخل کرتے تھے دونوں ہاتھ بیچ پانی میں اور پھیرتے انکو اپنے چہرہ مبارک پر وفیٰ ع اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تھی مزاج مبارک پر اس سے فی الجملہ تسکین ہو جاتی تھی اور اس میں اشارہ طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کے بھی تھا اور یہ بھی اس سے نکلا کہ یہ فعل ہر مریض اور اگر وہ نہ کر سکے تو کوئی اور کرے اسلیے کہ اس سے ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہے کرب میں مانند پانی وغیرہ ٹپکانے کے حلق میں بلکہ واجب ہے ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ بہت حاجت ہو انکی ترجمہ اور کہتے تھے لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت کے سختیاں ہیں وفیٰ ع سکرات ساتھ زبر دونوں کے جمع سکرۃ کی ہے یعنی سختیاں اور بڑی بڑی مشقتیں قسم حرارتوں اور تلخیوں طبیعتوں کی سے کہ انبیا اور ارباب کمالات کے لیے بھی ہوتی ہیں پس نباہ انکو واسطے ان حالوں کے اور طلب کرے اللہ تعالیٰ سے آسانی اسکے واسطے موت کی اور شمائل ترمذی میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو وقت نزع کے اس حال میں کہ انکے پاس پیالہ پانی کا تھا اور وہ اسمیں ہاتھ ڈالتے تھے اور پھر پھیرتے تھے منہ پر پھر کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ترجمہ پھر اٹھایا آنحضرتؐ نے دست اپنا یعنی بطریق دعا کے یا بطور اشارہ کرنے کے طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتے تھے یعنی کمر شامل کر مجھکو رفیق اعلیٰ میں

یہان تک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جھک گئے اور نیچے گر پڑے دست مبارک حضرت کے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی داہنی طرف یا بائین طرف یا دونون طرف آسمان اور رفیق اعلی سے انبیا ہین کہ ساکن ہین اعلی علیین مین جیسے کہ حدیث مین آیا ہے مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملاء اعلی اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کے رہنے والے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد رفیق اعلی سے حضرت باعزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدائے تعالی مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو بیچ رہنے کے دنیا مین اور آنے کے یہان فرمایا آنحضرت نے حضرت الرفیق الاعلی والسلام **وعنہا** قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والاخرۃ وکان فی شکواہ الذی قبض اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین فعلمت انہ خیر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت صلعم سے فرماتے تھے نہین کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کے مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کے ف ع یعنی اسکو اختیار دیتے ہین کہ چاہے دنیا مین رہے ایک اور مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور کچھ شک نہین ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا رہا ہے اُس چیز کو کہ اللہ کے پاس ہے اسلیئے کہ وہ بہتر اور پائندہ تر ہے ترجمہ اور تھے آنحضرت بیچ اُس بیماری اپنی کے کہ وفات کیئے گئے پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتے وقت جو بلغم یا سانس آنکر حلق مین اٹک جاتا ہے اور اس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہین شامل کر مجھکو ساتھ ان لوگون کے کہ انعام کیا تو نے اوپر کہ وہ پیغمبر ہین اور صدیق اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکے یہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہین وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلی کے ساتھ مجھکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بھی حاصل خوب ہو جاتی ہے اس روایت مین اور پہلی روایت مین ترجمہ پس سمجھی مین اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دئے گئے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی درمیان باقی رہنے کے دنیا مین اور متوجہ ہونے کے طرف عالم عقبی کے اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کے کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کی شوق کو **وعن** انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ شدت سے بیماری ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تھی انکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رض نے واے ہے کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہے آپکو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہین ہے تیرے باپ پر محنت و شدت بعد آج کے دن کے ف ع یعنی یہ کرب بسبب شدت دکھ بیماری کے ہے اور بعد آج کے دکھ نہین ہونے کا اسلیئے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کے ہوتا ہے بعد آج کے دن کے منقطع ہو جاوینگے یہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ مین تو کرب ہے ہی نہین ترجمہ پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ رض نے اے باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کے کہ بلایا اسکو اپنے حضور مین اے باپ میرے اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اسکی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کے پہونچاتے ہین ہم خبر موت کی اسکو پس جبکہ دفن کیئے گئے حضرت کہا فاطمہ رض نے اے انس آیا گوارا ہوا تمہارے نفسون پر اے صحابہ یہ کہ ڈالو اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہ بخاری نے ف ع یہ اشعار بھی نسبت کیئے جاتے ہین طرف فاطمہ رض کے کہ حضرت کے ماتم مین کہے ہین **اشعار**

ماذا علی من شم تربۃ احمد ٭ ان لا یشم مدی الزمان غوالیا ٭ صبت علی مصائب لو انہا ٭ صبت علی الایام صرن لیالیا

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابہم فرحا لقدومہ رواہ ابو داود وفی روایۃ الدارمی قال ما رأیت یوما قط کان احسن ولا اضوأ من یوم دخل

عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِيْ دَفْنِهِ حَتّٰى أَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا

اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ رونق افزا ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ نیزوں اپنے کے یعنی بسبب عادت اپنی کے جیسے یہاں بچے بازی کرتے ہیں از راہ خوشی ہونے کے بسبب تشریف لانے آنحضرت کے نقل کی یہ ابوداود نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوبتر یعنی خوشتر میں اور نہ روشن تر یعنی ظاہر میں اس دن سے کہ آئے ہمپر آپ اس میں یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تھا وہ اسلئے کہ وہ تھا دن وصال کا مشتاقین جمال کے لیے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنے والا ہو یعنی دل میں اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھ میں اس دن سے کہ وفات پائی ہمیں رسول خدا صلعم نے یعنی اسلئے کہ وہ دن فراق کا تھا عشاق پر اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے ہمیں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی ہمیں آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑے تھے ہم نے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کے دفن کرنے میں مشغول تھے یہاں تک کہ ناآشنا جانا ہم نے اپنے دلوں کو یعنی متغیر ہو گئے حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کے پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے ہم نے نہیں پائی اپنے دل نے اس حالت پر کہ تھی یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تھی مشاہدہ اور نور آنحضرت کے سے اور اترنے وحی کے سے ہمیں بڑا ہی فرق پڑ گیا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ ادْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کے موضع یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا کہ مکہ میں اور بعضوں نے کہا کہ قدس میں کہ وہاں قبور انبیاء کے ہیں یا نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہیں جیسا کہ شمائل ترمذی میں ہے کہ کہا صحابہ نے حضرت ابوبکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کئے جاویں رسول خدا صلعم یا نہیں فرمایا انہوں نے کہ ہاں کہا صحابہ نے کہاں کہا ابوبکر نے اس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے بیچ اسکی اسلئے کہ نہیں قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح انکی مگر مکان طیب میں پس جانا صحابہ نے کہ سچ کہا ابوبکر نے تھی اور یہ منافی نہیں ہے اسکے کہ روایت کیا گیا ہے اس حدیث میں ترجمہ پس کہا ابوبکر نے سنا میں نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اس جگہ کہ دوست رکھتا ہے وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اسمیں دفن کرو انکو بیچ جگہ بچھونے انکے کے یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ تندرست تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے اس پیغمبر کو جگہ اسکی یعنی جو جگہ خاص ہے اسکے لیے بہشت سے یعنی منازل عالیہ اسکے سے پھر اختیار دیا جاتا ہے کہ خواہ ہماری درگاہ میں آؤ خواہ دنیا میں رہو اور اختیار دنیا واسطے اظہار شرف

اور غرض نہ پائی ہو دیگاہ عصمت میں والا جو کچھ کہ حکم ہوتا وہی ہو اور وہ بھی وہی خیال کرتے ہیں کہ جو اصل حکم ہے ترجمہ کہا عائشہ رض نے پس جبکہ نازل کی گئی حضرت پر
موت یعنی علامتیں اسکی اس حال میں کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تھا بیہوشی ڈالی گئی اوپر یعنی بیہوش ہوئے پھر ہوش میں آئے پھر اٹھائی نگاہ اپنی طرف چھت کے
یعنی اسلیے کہ وہ چھت ہی آسمانوں کی پھر کہا یا الٰہی اختیار کیا میں نے یا مانگتا ہوں میں رفیق اعلی کو کہا میں نے اب کہ اختیار کرتے ہیں حضرت اس عالم کو اختیار نہیں کرینگے
ہمکو کہا عائشہ نے اور پہچانا میں نے کہ یہ قول اشارہ ہے طرف اس حدیث کے کہ کہی تھی حالت صحت اپنی میں بیچ کہنے اپنے کے کہ قبض روح نہیں کیجاتی ہے کسی پیغمبر
کی کبھی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے جگہ اسکی بہشت سے پھر اختیار دیا جاتا ہے ف ح پس یہ دیکھنا بہشت کی طرف تھا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق الاعلی
جواب اس تخییر کا تھا ترجمہ کہا عائشہ نے پس تھا آخری کلمہ کہ بولے اسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہوں میں رفیق اعلی کو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف ع کہا سہیلی نے اول کلمہ کہ بولے ہیں آنحضرت حالت شیرخوارگی میں پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ جس روز الست بربکم کہا گیا
تو اول حضرت ہی نے بلی فرمایا **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا
عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ بھی روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنی اس بیماری میں کہ فوت ہوئے اس میں اے عائشہ ہمیشہ
تھا میں کہ پاتا تھا میں درد اس طعام کا کہ کھایا تھا میں نے خیبر میں ف ح یعنی وہی جو بکری میں زہر ملا کر دیا تھا آپ کو کہ بیان اسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر نہیں ہوئی
اسکی ہلاک ہونے میں واسطے ظہور معجزے کے لیکن ایک طرح کا دکھ اس سے باقی تھا اور کبھی کبھی ظہور کرتا تھا ترجمہ اور یہ وقت پانے میرے کا ہے اپنی رگ جان کے
کاٹے جانے کو اس زہر کے اثر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح ظاہراً حکمت الٰہی مقتضی اسکے ہوئی کہ اثر اس زہر کا وقت موت کے ظاہر کیا واسطے حاصل ہونے مرتبہ
شہادت کے جیسا کہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رض سانپ کے زہر کے اثر سے مرے کہ غار میں وقت ہجرت کے کاٹا تھا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ
تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ
قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ
وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ
فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ
اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا
الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا
مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ حاضر کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ف ح یعنی حاضر ہوئی انکو موت مراد یا ہم مرض سے ہیں یعنی
حضور موت کا تھا اور وہ روز پنجشنبہ کا تھا اور روز وفات روز دوشنبہ کے ہوئی ترجمہ اور گھر میں تھے بہت شخص کہ انہیں میں عمر رض بھی تھے فرمایا آنحضرت نے لاؤ کہ لکھدوں تمہارے
لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہ ہو تم بعد اسکے ف ع کہا نووی نے شرح مسلم میں جاننا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تھے جھوٹ بولنے سے اور تغیر کرنے سے کسی چیز کے
احکام شرعیہ سے بیچ حالت صحت و مرض میں اور معصوم تھے ترک کرنے بیان اس چیز کے کہ حکم کیے گئے تھا بیان کی انہیں نے اسکے اور معصوم تھے ترک کرنے تبلیغ ان چیزوں کے کہ واجب کی تھی انپر

اُنہوں نے تبلیغ اسکی اور نہیں تھے وہ معصوم امراض جسمانی سے کہ جس سے نقصان اُنکے مرتبہ میں نہیں آتا تھا اور نہ فساد پڑتا تھا اُنکی شریعت میں اور سحر کیا گیا حضرت پر حتی کہ ہوگئے تھے ایسے کہ اُنکے خیال میں آتا تھا کہ وہ کر چکے ہیں ایک کام اور حال آنکہ نہیں کیا ہوتا تھا اُسکو اور نہیں صادر ہوتا تھا اُن سے اس حال میں کوئی کلام احکام میں مخالف اُسکے کہ پہلے کہہ چکے تھے پس جب جانا تو نے یہ مقدمہ جو ذکر کیا ہم نے تو اب ہم کہتے ہیں کہ اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ اُس نوشتہ کے کہ ارادہ کیا تھا حضرت نے اُسکے لکھنے کا پس کہا بعضوں نے کہ آنحضرت نے چاہا تھا کہ معین کردیں ایک کو صحابہ میں سے واسطے خلافت کے تاکہ واقع نہ ہو نزاع میں کہتا ہوں میں کہ یہ بہت بعید ہے اسواسطے کہ تعین و تصریح کرنے اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس یا علی کے نہیں محتاج تھی طرف کتابت کے بلکہ زبان سے کہہ دینا کافی تھا اور بہ تحقیق حضرت نے اشارہ کر بھی دیا تھا طرف خلافت ابی بکر کے ساتھ نیابت امامت کے مع تصریح کرنے کے ساتھ قول اپنے کے یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو یہاں اگر کہا جاوے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھیں خلافت مستمرہ اپنی وفات کے بعد کی کہ جو مستحق ہونگے ایک بعد دوسرے کے امام مہدی کے نکلنے تک اور نزول عیسیٰ تک تو البتہ یہ ایک وجہ معقول ہے لیکن چاہا اللہ تعالی نے امر خلافت کو پوشیدہ رکھنا پس نہ لکھ سکے آنحضرت اور بعضوں نے کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نے نوشتہ لکھنا ایک بیان ہو جس میں احکام مہمہ کا بہ تفصیل و تلخیص تاکہ اُٹھ جاوے نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر کہتا ہوں میں کہ نہیں تھا حضرت کے زمانہ میں نزاع تاکہ اُٹھ جاتا اور نہیں تھا خلاف تا مندفع ہوجاتا رہا یہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کے کہ واقع ہوگا اختلاف ہر مکان میں اُسکے واقع ہونے کی خود حضرت نے خبر دی تھی ساتھ قول اپنے کے اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھ قول اپنے کے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنے کے علیکم بالسواد الاعظم اور ساتھ قول اپنے کے [illegible] اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ علاوہ یہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ بیس برس کے کیونکر ہوسکتے ملخص و منصوص ایک ساعت میں اسی طرح کہ منصوص ہوں نہیں خلاف بالکل ہاں اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اُسکے یہ کہ حضرت نے قصد کیا تھا یہ کہ لکھیں ایک نوشتہ کہ اُسمیں بیان کریں بعضے ایسے احکام کہ اگلے زمانوں میں پائے گئے ہیں اور کتاب سنت میں نہیں ہیں تو بعید نہیں ہے از راہ رحمت سے اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھیں نوشتہ کہ بیان ہو اُسمیں طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کریں اُسمیں احوال گمراہ فرقوں کا قسم معتزلہ و خوارج اور روافض وغیرہم مبتدعہ سے ترجمہ پس کہا عمر نے کہ تحقیق غالب ہے آنحضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہے ہمکو کتاب اللہ ف ع یعنی امر دین میں بموجب قول اللہ تعالی کے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا اور سنت بھی تابع اور مفسر اور مبین اُسکی ہے اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نے اُنکو کہ جو جھگڑتے تھے اُنسے اُس باب میں پس یہ رد ہے اوپر نبی صلی السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اُس کہنے سے تخفیف و آسائش دینی آنحضرت کی تھی وقت سختی درد و بیماری کے اور جان لیا تھا اُنہوں نے کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کے نہیں ہے بلکہ اُنکی مصلحت کے لیے ہے اگر کریں تو مختار ہیں کریں اور اگر نہ کریں تو وہ جانیں اور عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم کرتے تھے حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کے نہ ہوتا تو وہ گفتگو کرتے تھے آنحضرت سے اُسمیں پس چھوڑ دیتے تھے آنحضرت اُنکو اُنکی رائے اور صوابدید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چھوڑتے اُنکی رائے پر اور عمر یہ بھی سمجھے تھے کہ شاید کوئی امر ہو شاق سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا کہ ترک اُسکا اولی ہے اور آنحضرت صلعم نے بھی ترک کیا اور مثل اُسکے ہے کہ گذرا اول کتاب میں بھیجنا ابوہریرہ کا کہ بشارت دیں لوگوں کو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے جنت میں داخل ہوگا پس منع کیا اُنکو عمر نے تاکہ لوگ تکیہ نہ کر بیٹھیں اُسپر اور عمل میں سست ہوں اور بہ تحقیق حضرت عمر کے لیے موافقات ہیں کہ موافق ہوئے ہیں کتنی جگہوں میں مخالفات سے پس ممکن ہے حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اُٹھ جائیگی مخالفت اور دلالت کرتا ہے اوپر اسکے سکوت آنحضرت کا اس کہنے پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتدا نہ تھا بلکہ پہلے بعضے صحابہ نے آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ کچھ لکھیں پس قبول کیا اُنکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ بعضے راغب نہیں ہیں جیسے کہ عمر اور جو کہ موافق اُنکے تھے ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفاء اور بیہقی نے کہا کہ سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت چاہتے تھے خلافت ابوبکر صدیق کے لیے لکھیں بعد ازاں ترک کیا بسبب اعتماد کرنے کے تقدیر الہی پر اور اسی اعتماد پر کہ تجاوز نہیں کرینگے اُس سے مومن جیسے کہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر ف یا نچہ تیسری فصل میں آتا ہے بیان اُسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا مقصود کتابت سے وصیت کرنے کے واسطے علی مرتضی کی خلیفہ ہونے

انکا تھا یہ خالی تناقض سے نہیں ہے اسلیے کہ بعض کہتے ہیں کہ غدیر خم میں خلیفہ کرنا انکا نص جلی سے ثابت ہوا پس جب یہ ہو چکا تھا تو کیا احتیاج لکھنے کی رہی اور تمام یہ تفصیح باب
مناقب علی کے آویگا ترجمہ پس اختلاف کیا انہوں نے کہ گھر میں تھے یعنی صحابہ اور اقارب اور جھگڑنے لگے پس بعضے انمیں سے کہتے تھے نزدیک کر دو حضرت کے یعنی اسباب لکھنے کا دوات
قلم وغیرہ کہ لکھیں تمہارے لیے آنحضرت اور بعضے انمیں سے کہتے وہی بات کہ جو عمر نے کہی یعنی منع کرتے تھے لکھوانے سے بسبب شدت مرض آنحضرت کے پس جب بہت کیا لوگوں نے
شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اٹھ جاؤ میرے پاس سے فـ ع یعنی پس صحیح تر امیں قصد لکھنے کا یہ تھا اس چیز کے کہ ثابت ہو ولی تمہارے نزدیک کتاب و سنت سے کہا
نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تھا لکھنے کا اسوقت کہ انکی رائے میں آیا تھا کہ یہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تھی طرف انکے اسکی پھر ظاہر ہوا کہ لکھنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف انکے
اسکی اور منع کیا گیا ہو اور عمر رضی اللہ عنہ جو کہا حسبنا کتاب اللہ تو اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ یہ انکے دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سے ہے اسلیے کہ وہ ڈرے اس سے کہ مبادا لکھیں آنحضرت
ایسے امور کہ عاجز ہیں لوگ انکے کرنے سے اور مستحق ہوں عذاب کے بسبب ہونے انکے کے نا بشا منصوص سے کہ نہیں گنجائش ہے انمیں اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتھ اس قول کے
کہ حسبنا کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کے ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ترجمہ
کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہے ابن عباس سے پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہے کہ ہوا حائل اور واقع درمیان پیغمبر خدا کے اور درمیان
اسکے کہ لکھیں انکے لیے یہ نوشتہ بسبب اختلاف انکے کے اور شور و شغب انکے کے فـ ع کاشکے وہ اختلاف و نزاع نہ کرتے تا حضرت کچھ لکھتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس
تھے ابن عباس مائل طرف خلاف اس چیز کے کہ کہی عمر نے اور انہوں نے کہ تابع تھے انکے صحابہ میں سے فتدبر کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں کہ حضرت عمر کو مقصود تھا کہ حضرت
کو تکلیف نہ ہو لکھنے میں شدت مرض کی حالت میں اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا کسی چیز ضروری کا تو نہ چھوڑتے اسکو انکے اختلاف کرنے سے بسبب قول اللہ تعالی کے
بلغ ما انزل الیک من ربک جیسے کہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفوں اور دشمنوں کے اور جیسے کہ حکم کیا یہود کے نکالنے کا جزیرہ عرب سے وغیر ذلک وہ
چیزیں کہ آیا ہے بیان انکا خصکہ چونکہ وہ چیز ضروری نہ تھی حضرت عمر سمجھے کہ حضرت کو ایسی شدت مرض میں تکلیف کیوں دیں کیونکہ کوئی چیز کلام اللہ میں نہیں ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
الیوم اکملت لکم دینکم اس سے جانا گیا کہ نہیں واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت میں بیان اسکا ہے صراحۃ یا دلالۃ اور یہی سمجھے کہ
باب اجتہاد کا بند نہ ہو جائے اہل علم و استنباط پر پس دیکھا عمر رض نے صواب ترک کرنا کتابت کا واسطے تخفیف آنحضرت کے اور فضیلت مجتہدین کے اور حضرت نے جو حضرت عمر کی
بات کا انکار نہ کیا تو یہ دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے انکی رائے کو پسند کیا اور تھے عمر رض بڑے فقیہ نسبت ابن عباس اور موافقین انکے کے ترجمہ اور بیچ روایت سلیمان ابن
ابی مسلم احول کے کہ ایک شخص ثقات اور ائمہ دین میں سے ہیں یوں آیا ہے کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے عجیب دن پنجشنبہ کا فـ ع اور جو کچھ کہ واقع ہوئی مصیبت
عجیب اسمیں اشارہ کرتے ہیں ابن عباس پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ اسمیں واقع ہوا ترجمہ پھر روئے ابن عباس اتنا روئے کہ تر کر دیا انکے آنسوؤں نے سنگریزوں کو کہ
کہ وہاں پڑے تھے فـ ع احتمال ہے کہ روئے ابن عباس بسبب یاد آنے وفات آنحضرت کے یا بسبب اسکے کہ گمان ہے انکے فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی بسبب لکھنے
نوشتہ مذکور کے اور یہ احتمال اظہر ہے اس مقام میں ترجمہ کہا انہیں یعنی ابن عباس نے کیا ہے روز پنجشنبہ فـ ع یعنی کیا حال کہتا ہے کیا واقع ہوا اسمیں ظاہر عبارت سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول سلیمان احول کا ہے اور یوں نہیں ہے بلکہ کہنے والے اسکے سعید بن جبیر ہیں کہ سلیمان احول روایت انسے کرتے ہیں اور وہ روایت
کرتے ہیں ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن میں پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی لکھدوں میں تمہارے
لیے ایک نوشتہ نہ ہوگے تم گمراہ بعد اسکے کبھی فـ ح کہا ہے علماء نے کہ یہ عبارت ظاہر ہے اسپر دلالت کرتی ہے کہ مراد لکھنا احکام کا ہو تفصیل سے واللہ اعلم ترجمہ پس
نزاع و اختلاف کیا لوگوں نے اور نہیں لائق نبی کے پاس تنازع اور اختلاف فـ ح ظاہر سیاق کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام ابن عباس کا ہے کہ درمیان
میں حدیث کے داخل کیا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہے فتم ترجمہ پس کہا بعضے صحابہ نے کہ کیا ہے حال حضرت کا کیا ترک کرتے ہیں یعنی دنیا کو
فـ ع ہجر معنی ہجر کے فتح الباری میں قرطبی سے کئی احتمال نقل کیے ہیں از انجملہ ایک احتمال یہ بھی لکھا ہے کہ لفظ ہجر فعل ماضی ہے ہجر سے کہ

ساتھ زبر اول اور جزم دوسرے حرف کے ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ نے بموجب اسکے ترجمہ کیا ہی اور ملا علی رح نے اس
مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہی اور شیخ عبد الحق نے یون لکھا ہی کہ کیا ہی حال انکا اور کیا ہوا ہی انکو آیا مختلط اور پریشان ہوا ہی کلام انکا بسبب مرض کے اور
یہ انکار ہی ان لوگون پر کہتے تھے کہ نہ لکھیں یعنی کیون منع کرتے ہو لکھنے سے خیال کرتے ہو کہ مختلط ہوا ہی کلام انکا یہ اعتقاد اس جناب کے بہ نسبت
نہ رکھنا چاہیے اور ہجر بمعنی فحش اور ہذیان کے بھی آتا ہی اور یہ بھی ممتنع ہی آنحضرت سے پس چھوڑ دو کہ لکھین اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی ترجمہ پوچھو حضرت
سے کہ کیا فرماتے ہین اور کیا غرض رکھتے ہین پس شروع کیا بعضے صحابہ نے تکرار کرنا حضرت ﷺ پس فرمایا حضرت ﷺ نے کہ چھوڑ دو مجھکو چھوڑ دو مجھکو یعنی اس شور و غوغا کرنے
سے پس وہ حالت کہ مین اسمین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اسکی ملاقات کے لیے اور لکھنا اسمین وغیر ذلک بہتر ہی اس چیز سے کہ بلاتے ہو تم مجھکو طرف اسکے
فتوح یعنی افضل ہی اس حالت سے کہ تم اسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور خلاف کرنا ہی کہا خطابی نے کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت ﷺ سے کہ آپنے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور
اختلاف دین مین تین قسم پر ہی کہ ایک تو اثبات صانع مین ہی اور اسکی وحدانیت مین اور انکار اسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اسکی صفات اور مشیت مین
ہی اور انکار اسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع مین ہی کہ جو محتمل ہوتے ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نے رحمت و کرامت واسطے
علما کے اور کہا مازری نے اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہو صحابہ کے لیے اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرمانے حضرت کے لاؤ کتاب پس جواب اسکا یہ ہی کہ اوامر
کے متعلق ہوتے ہین قرائن کہ نقل کرتے ہین اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اس شخص کے کہ کہتا ہی کہ اصل اوامر کی وجوب ہی پس شاید کہ ظاہر ہوئے
ہون آنحضرت سے ایسے قرائن کہ دلالت کرتے ہون اسپر کہ نہین واجب یہ بلکہ سپرد کیا اسکو انکے اختیار کی طرف اور یہ دلیل ہی اوپر رجوع کرنے انکے طرف اجتہاد
کے شرعیات مین اور یہ بیچ اجتہاد عمر کا طرف منع کرنے کے پس شاید کہ انہون نے اعتقاد کیا یہ صادر ہوا ہی حضرت ﷺ سے بغیر قصد بالجزم کے اور تھا یہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب
کے واللہ اعلم ترجمہ پس جب درگذرے صحابہ اس گفتگو سے حکم کیا آنحضرت ﷺ نے انکو تین باتون کا پس فرمایا نکال دو مشرکون کو جزیرہ عرب سے ف ع ح گذر چکا ہی بیان
اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتدا کتاب مین بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہوئے ہین ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیون کا
کہ امرا اور حاکمون کے پاس سے آوین اور احسان سلوک کیا کرو انسے مانند اس چیز کے کہ مین احسان کرتا ہون انپر ف ع یعنی از روے کمیت و کیفیت کے بوجہ تمیز کے
درمیان انکے بحسب لیاقت انکی کے اور یہ حکم فرمایا حضرت ﷺ نے اسلیے کہ تا ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر انکے مولفۃ القلوب مین سے اور کہا علما نے برابر ہی کہ مسلمان
ہون ایلچی یا کافر سب کے لیے یہی حکم ہی ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباسؓ نے تیسری بات سے یعنی بسبب نسیان کے اس سے یا واسطے مقصد کے یا ذکر کیا اسکو ابن عباسؓ نے
نے پس بھول گیا مین اسکو اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ کہنا سکوت کیا یا کہا او مین بھول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف
ع کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباسؓ ہین اور بھول جانے والے سعید بن جبیر ہین تو بموجب شرح ملا علی کے لکھا گیا اور حضرت شیخ نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت
کو لکھا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت ﷺ نے تیسری بات سے یا فرمائی حضرت ﷺ نے پس بھول گیا مین اور کہا ہی علما نے کہ تیسری بات تھی یہ سامان درست کرنا لشکر اسامہ کا
کہ آنحضرت ﷺ اسکے اسباب کی درستی کر رہے تھے کہ اسی اثنا مین بیمار ہوے یا تیسری بات تھی منع کرنا قبر پرستی سے جیسے کہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن**
انس قال قال ابو بكر لعمر بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلق بنا الى ام ايمن نزورها كما كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يزورها فلما انتهينا اليها بكت فقالا لها ما يبكيك اما تعلمين ان ما عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
لها لا ابكي اني لا اعلم ان ما عند الله تعالى خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ابكي ان الوحي قد انقطع
من السماء فهيجتهما على البكاء فجعلا يبكيان معها رواه مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہا ابو بکر نے واسطے عمرؓ
کے بعد وفات آنحضرت ﷺ کے چلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کرین ہم انسے جیسے کہ حضرت ﷺ ملاقات کرتے تھے انسے ف ع ام ایمن یہان ہین اسامہ بن

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تھیں آنحضرتؐ کی بعد وفات عبداللہ والد حضرتؐ کے بسبب میراث کے ہاتھ لگیں تھی پھر انکو آزاد کر دیا تھا اور نام انکا برکہ تھا اور نکاح کر دیا تھا انکا زید سے اور وہ پالی پالائی تھیں ورد دار و کرتی تھیں زخمیوں کی اور تھیں وہ حبش کی اور وفات ہوئی انکی حضرت عمرؓ کی وفات کے بیس روز بعد اور زید کی مالک تھیں خدیجہ کبری پھر حضرتؐ نے انکو خدیجہ سے مانگا پس ہبہ کیا انہوں نے انکو آنحضرتؐ کے تئیں پھر آزاد کر دیا انکو آنحضرتؐ نے کذا ذکرہ بعض المحققین ترجمہ پس جبکہ پہنچے ہم یعنی ہم دونوں اور پہنچے طرف ام ایمن کی روئیں ام ایمن پس کہا ابوبکرؓ و عمرؓ نے ام ایمن سے کہ کس چیز نے رلایا تجھکو یعنی کیوں روتی ہو کیا نہیں جانتی تو کہ جو کچھ خدا تعالی کے پاس ہے یعنی درجات ثواب بہتر ہے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمن نے کہ نہیں روتی ہوں میں اسواسطے کہ میں نہیں جانتی کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے بہتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یعنی اسلیئے کہ یہ امر ظاہر ہے ولیکن روتی ہوں میں اسواسطے کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سے پس باعث ہوئیں ام ایمن یعنی انکا یہ کہنا ابوبکرؓ اور عمرؓ کو رونے پر پس شروع کیا رونا ان دونوں صاحبوں نے انکے ساتھ نقل کی یہ مسلم نے تفرع اور یہ رونا نہیں منقطع ہونیکا آخر تک **وعن ابی سعید الخدری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ونحن فی المسجد عاصبا راسہ بخرقۃ حتی اھوی نحو المنبر فاستوی علیہ واتبعناہ قال والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی الحوض من مقامی ھذا ثم قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا وزینتھا فاختار الاخرۃ قال فلم یفطن لھا احد غیر ابی بکر فذرفت عیناہ فبکی ثم قال بل نفدیک بآبائنا وامھاتنا وانفسنا واموالنا یا رسول اللہ قال ثم ھبط فما قام علیہ حتی الساعۃ رواہ الدارمی** اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں کہ جسمیں وفات ہوئی اس حال میں کہ ہم مسجد میں تھے باندھے ہوئے سر اپنا پٹی سے یہاں تک کہ قصد کیا آنحضرتؐ نے طرف منبر کے پس چڑھے اسپر اور ساتھ ساتھ گئے ہم حضرتؐ کے یعنی اور بیٹھے ہم نیچے منبر کے متوجہ ہوکر حضرتؐ کی طرف فرمایا حضرتؐ نے یعنی بعد حمد و ثنا کے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف حوض کوثر کے اس جگہ اپنی سے کہ جہاں کھڑا ہوں پھر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے روبرو کی گئی اور دکھائی گئی اسپر دنیا اور آرائش اسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اسکی دنیا پر فرع اور روایتوں میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہے کہ اگر چاہے تو دنیا میں رہنا تو خزانے دنیا کے تجھکو سونپیں ہم اور پہاڑ تیرے لئے سونے چاندی کے بنادیں اور ثواب اور درجہ کہ ہمارے پاس تیرے لیئے ہے اسمیں سے کم نہ کرینگے ہم اور اگر چاہے تو ہمارے پاس آ آنحضرتؐ نے سکوت کیا یعنی بطور مشورہ فکروں کے اور کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام حاضر تھا اسنے عرض کیا یا رسول اللہ خیر دنیا میں یہ ہے کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ ور ہوں اور آرام پاویں آنحضرتؐ نے جبرئیل کی طرف نگاہ کی اور سمجھے کہ مقصود کیا ہے یعنی مقصود ملنا ہی ہے اور کہا کہ یہی چاہتا ہوں کہ وہاں آؤں غرض کہ حضرتؐ نے آخرت ہی کو کہ باقی ہے اختیار کیا اور دنیا فانی کی طرف توجہ نہ کی کہا بعضے عارفین نے کہ اگر اختیار دیا جاوے عاقل درمیان دو پیالوں سے کہ ایک انمیں ہو مٹی پایدار کا اور دوسرا سونے فانی کا تو اختیار کرے پایدار مٹی کے کو اوپر فانی سونے کے پس کیا حال ہے جس صورت میں کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پایدار سونے کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت میں بطریق اولی پایدار سونے کو قبول کرنا چاہیئے پس آخرت سونا باقی ہے اور دنیا فانی مٹی جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکے اللہ سبحانہ نے ساتھ قول اپنے کے والاخرۃ خیر وابقی فرع پس نہ سمجھا اس نکتہ کو کوئی سوا ابوبکرؓ کے پس جاری ہوئے آنسو ابوبکرؓ کی آنکھوں سے پس روئے پھر کہا ابوبکرؓ نے کہ عاشق صادق جمال محمدی کے تھے بلکہ قربان کرتے ہیں ہم تم پر سے باپ اور مائیں اور جانیں اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابو سعید راوی نے پھر اترے حضرتؐ منبر سے پس نہ کھڑے ہوئے منبر پر اسوقت تک یعنی آخری کھڑا ہونا تھا منبر پر نقل کی یہ دارمی نے **وعن ابن عباس قال لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال نعیت الی نفسی فبکت قال لا تبکی فانک اول اھلی لاحق بی فضحکت فراھا بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلن یا فاطمۃ رأیناک بکیت ثم ضحکت**

قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ
نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جبکہ اتری سورہ اذا جاء
نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہونچائی گئی ہے طرف میرے خبر میری موت کی فتح یعنی اس سورہ میں کہ خبر دی ہے نصرت و فتح الٰہی
کی اور لوگوں کے داخل ہونے کی دین اسلام میں اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہے متوجہ اور مستعد ہونے
سفر آخرت کا اور رجوع کرنے کا درگاہ عزت میں ترجمہ پس روئیں فاطمہ زہرا یعنی اس بات کے سننے سے آنحضرت کی وفات پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ کو کہ نہ رو اسلئے کہ میرے
اہل بیت میں سے اول تو ہی ملے گی مجھ سے فتح یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مرے گی اور میرے پاس پہونچے گی اور الامر واقع بہت تھوڑی یعنی کی سو ہی ہوا کہ فاطمہ
زہرا نے حضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور بموجب ایک قول کے آٹھ مہینے بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے بھی لکھے ہیں اور بعضوں نے
ستر روز ترجمہ پس یہ خبر جلدی پہونچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسیں بسبب خوشی کے پس کہا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا انہوں نے دیکھا ہمنے فاطمہ دیکھا
ہمنے تجھکو کہ روئی تو پھر ہنسی فتح مراد بعض ازواج سے عائشہ رض ہیں اور جمع ہو بولنا انکو بیچ قول فعلن کے تو واسطے تعظیم شان انکی کے ذکر کیا ہے اور بعید نہیں ہے
کہ اور بھی کوئی انکے ساتھ شریک ہوئی ہوں دیکھنے میں اور یہی ظاہر ہوتا ہے جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ فعلن سے اور حضرت نے چپکے سے حضرت فاطمہ رض سے
یہ کلام کہا تھا اسلئے اوروں نے نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تھی مجھکو کہ پہونچائی گئی ہے انکو خبر موت انکی کی پس روئی میں پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ نہ رو
اسلئے کہ میرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملے گی مجھ سے پس ہنسی میں فتح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہ بھید
ہے درمیان میرے اور رسول خدا صلعم کے میں نہیں خبر دیتی کسی کو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جسوقت کہ پہونچے گی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور
آئے اہل یمن فتح کہ ابو موسی اشعری اور گروہ انکے ہیں وجاء اہل الیمن کا عطف ہے اوپر جاء نصر اللہ کے اور تفسیر ہے قول اللہ تعالےٰ کی وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ
فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ؕ اور اعلام ہے اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہیں بعد ازاں مدح اہل یمن کی کی فرمایا ترجمہ وہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہیں از روے دلوں کے
فتح یہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہیں احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہے انکے دلوں میں وعظ و نصیحت کی اور سالم ہیں قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہے فتح
کہ یمن سے آیا ہے اشارہ ہے طرف اہل یمن کے بیچ ایمان اور اطاعت اور انقیاد کے پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کے بیچ مدح اور عنایت کے ترجمہ اور علم و حکمت کہ
عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال انکے سے ہے بھی یمنی ہے نقل کی یہ دارمی نے فتح ع اور نہایت نسبت یمن سے رکھتی ہے اشارہ ہے طرف اسکے کہ سوال کیا ابو موسیٰ
نے احوال مبدا اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتداء پیدائش کے سے جیسے کہ بیچ کتاب بدء الخلق کے گذرا اور بعضوں نے کہا کہ نسبت دینے ایمان و
حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سے ہے کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب
شام کے ہے اور مکہ اور مدینہ وہاں سے جانب یمن کے ہے پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مدح مکہ اور مدینہ کی ہے پوشیدہ نہ رہے کہ سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ یہ کلام حضرت نے اپنے مرض میں فرمایا اگرچہ کہ یہ بات وہمی لے ہے کلام حق کو تعریف ذکر اہل یمن کی اس حدیث میں و حدیث سے لا کر ذکر کیا و اللہ اعلم اور ابو عبید نے
کہا کہ مراد اس سے انصار ہیں کہ اصل میں یمن سے ہیں پس نسبت کیا گیا ایمان حکمت انکی طرف نسبت مبالغہ کے بیچ میں اور غرض یہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکھنے میں
پس اسمیں نفی اوروں کے ایمان کی نہیں ہے پس کچھ منافات نہیں ہے درمیان اسکے اور درمیان حدیث حضرت کی الایمان فی اہل الحجاز پھر مراد اس سے موجود ہیں اس
زمانے کے نہ تمام اہل یمن سب وقتوں کے اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہیں ہر کلام صالح کو کہ باز رکھے اپنے کہنے والے کو واقع ہونے سے ہلاکت کی مہلکوں میں اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت
ہے خوب حاصل کرنے علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا کہا انس نے الحکمۃ تزید الشریف شرفا و ترفع المملوک
الٰی مجالس الملوک ہے اور ابو ہریرہ سے ہے کہ حکمت کے دس اجزا ہیں نو انمیں سے عزلت یعنی گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنے میں وَعَنْ

عائشۃ انہا قالت وارأساہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک لو کان وانا حی فاستغفر لک وادعو لک فقالت عائشۃ واثکلیاہ واللہ
انی لاظنک تحب موتی فلو کان ذلک لظللت آخر یومک معرسا ببعض ازواجک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل انا وارأساہ
لقد ہممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعہد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون
او یدفع اللہ ویابی المؤمنون رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا یعنی آنحضرتؐ کے پاس
بسبب شدت درد سر کے ہائے سر میرا سر دکھتا ہے فائدہ ظاہر حضرت عائشہؓ کا سر دکھتا تھا پس افسوس کیا اُنہوں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد سر سے ذات ہے اور اشارہ
کیا ساتھ اسکے اپنی موت کی طرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے وہ یعنی موت تیری اے عائشہ اگر واقع ہو اس حال میں کہ میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیرے لیے
یعنی تیری سیئات کے مٹنے کے لیے اور دعا کروں واسطے تیرے یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہؓ نے سخت ہے مصیبت مجھے فائدہ لفظ ثکل ساتھ
زبر ث مثلثہ اور پیش اسکے کے اصل میں بمعنی مرنے فرزند یا دوست کے ہے اور مراد یہاں موت ہے اور ذکر مرض بھی موت یاد دلاتا ہے اور یہ کلام یوں ہیں عرب کی
زبان پر وقت محنت و مصیبت کے جاری ہوتا ہے اسکے معنی حقیقی مراد ہوں ترجمہ قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتی ہوں تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی
حضرت عائشہؓ نے یہ خطاب کر کر حضرت کو از راہ نازونیاز کے کہ درمیان انکے تھا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو گے تم آخر اسی دن میں صحبت کرنے والے ساتھ کسی
اپنی بیویوں میں سے فائدہ مقصود یہ ہے کہ اگر میں مر جاؤں گی اور تم زندہ رہو گے بعد میرے تو مجھکو بھول جاؤ گے اور اور بیویوں کے ساتھ مشغول ہو جاؤ گے بیت
فردا کہ ہم این نالہ سنا رفتن جاست ٭ از یار جدا بشوم این نالہ از انست ٭ ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھوڑ اے عائشہ ذکر اپنے درد سر کا اور اپنی موت کے
یاد کرنے کا اور مشغول ہو میرے درد سر میں اور ذکر موت میری میں فائدہ کہ میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو بعد میرے بہت زندہ رہے گی اور اس بات کو
حضرتؐ نے وحی سے معلوم کیا اور دونوں صاحبوں کے اکٹھے بیمار ہونے میں اشارہ ہے طرف کمال محبت دونوں صاحبوں کی جیسے کہ خون نکالا مجنوں کے ہاتھ سے وقت فصد لینے
لیلی کے بعد اسکے آنحضرتؐ نے بتقریب ذکر موت اپنی کے خلافت ابوبکر صدیقؓ کی یاد کی کہ ہونے والی ہے اور اسمیں خوش کرنا عائشہؓ کے دل کا اور بشارت دینی انکو اس دولت
نعمت کی بھی ہے فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق کیا تھا میں نے یا فرمایا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ بھیجوں میں کسی کو طرف ابوبکرؓ کے اور بیٹے اسکے کے یعنی عبدالرحمن کے کہ فرزند رشید ابوبکرؓ کے تھے اور
شقیق عائشہؓ کے اور وصیت کروں ابوبکرؓ کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کروں اسکو تا کہ نہ کہیں یا واسطے خوف اسکے کہ کہیں کہنے والے فائدہ کہ نہ وصیت کی آنحضرتؐ
نے ابوبکرؓ کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہے باوجود اسکے کہ اسمیں بھی اشارہ تھا اس خلافت کبری کا ترجمہ یا آرزو کریں
آرزو کرنے والے یعنی خلافت کی غیر ابی بکرؓ کے لیے خواہ اپنے لیے یا غیر اپنے کے لیے پھر کہا میں نے یعنی اپنے دل میں یا ظاہر میں کہ انکار کریگا اللہ تعالے غیر ابی بکرؓ کی خلافت
کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکرؓ کو یا برعکس عبارت مذکورہ کے فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن بھی نقل کی یہ بخاری نے فائدہ
یعنی بسبب خلیفہ کرنے میرے کے انکو امامت صغری میں اسلیئے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے وقت منازعت کے کہ جب
اختیار کیا آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ کو امر دین ہمارے کے لیئے تو پس کیا نہ اختیار کریں ہم انکو امور دنیا اپنی کے لیے پس یہ بڑی دلیل ہے انکی خلافت کے حقیقت کی پھر
حضرتؐ کے قول ویابی المومنون میں اشارہ ہے طرف تکفیر ان لوگوں کے کہ منکر ہیں صدیقؓ کی خلافت کی حقیقت کے اور حاصل حضرتؐ کے فرمانے کا یہ کہ پس اس
سبب سے نہ بھیجا میں نے ابوبکرؓ وغیرہ کو اور وصیت نکی میں نے اور جانا میں نے کہ خلافت انکی ہونے والی ہے اور واقع میں ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرتؐ نے خبر دی
تھی اور یہ حدیث اول دلیل ہے اوپر خلافت ابی بکرؓ کے بعد آنحضرتؐ کے وعنہا قالت رجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم من جنازۃ
من البقیع فوجدنی وانا اجد صداعا وانا اقول وارأساہ قال بل انا یا عائشۃ وارأساہ قال وما ضرک لو مت قبلی فغسلتک
وکفنتک وصلیت علیک ودفنتک قلت لکانی بک واللہ لو فعلت ذلک لرجعت الی بیتی فعرست فیہ

بِبَعْضِ نِسَائِكَ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہا پھر سے طرف میرے آنحضرت ایک دن ایک جنازہ کو دفن کر کر بقیع سے کہ مقبرہ مدینہ کا ہی پس پایا مجھکو آنحضرت نے اس حالت مین کہ پاتی تھی درد سر اور مین کہہ رہی تھی ہائے میرا سر دکھتا ہے فرمایا آنحضرت نے بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ کہ میرا سر دکھتا ہے فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہی تجھکو ای عائشہ اگر مرے تو پہلے میرے پس غسل دون مین تجھکو اور کفن دون مین تجھکو اور نماز پڑھون مین تجھ پر اور دفن کر دون مین تجھکو فرماتے ہیں اشارہ ہی اسکے طرف کہ مرنا انکا حضرت کی حیات مین بہتر ہی زندہ رہنے انکے سے بعد وفات حضرت کے ترجمہ کہا مین نے البتہ گویا دیکھتی ہون مین تجھکو قسم ہی اللہ کی اگر کروگے تم یعنی جو کچھ کہ ذکر ہوا تم غسل وغیرہ سے البتہ پھروگے تم طرف گھر میرے کے پس صحبت کروگے اس ساتھ کسی کے اپنی بیبیون مین سے پس مسکرائے آنحضرت صلعم یعنی اسلئے کہ دلالت کرتا ہی یہ کہنا انکا اوپر کمال غیرت انکی کے بعد مرنے کے پھر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جس مین نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا

عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا

لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا

ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ

فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ

أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ

قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ

أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ وَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ

بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ

إِنَّ اللهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ

بَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا

الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هَذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی یہ اپنے باپ سے کہ امام محمد باقر ہین یہ کہ ایک شخص قریش مین سے داخل ہوا انکے باپ پر کہ علی بن حسین ہین یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین نے کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہارے آگے پیغمبر خدا صلعم سے کہا اس شخص نے کہ ہان بیان کر ہمارے آگے ابی القاسم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیام پہنچانے کے لیے پس کہا جبرئیل نے ای محمد بلا شبہ اللہ نے بھیجا ہی مجھکو طرف آپکے واسطے تکریم تمہاری کے اور واسطے تعظیم تمہاری کے در حالیکہ یہ تکریم و تعظیم مخصوص ہی تمہارے لیے یعنی اس بات مین کہ پوچھتا ہی اللہ سبحانہ تم سے اس چیز سے کہ وہ خوب جانتا ہی اس چیز کو تم سے یعنی اسلئے کہ وہ قریب تر ہی مرد کے جبل ورید سے فرماتا ہی اللہ تعالی نے کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون مین ای جبرئیل اپنے تئین غمگین اور پاتا ہون مین اپنے تئین اندوہگین فرح شاید کہ یہ غم و کرب آنحضرت کو بسبب دین امت کے تھا کہ دیکھا چاہیے بعد میرے کیا واقع ہوتا ہے پھر آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس دوسرے دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا

ہوا دن پس جواب دیا جبرئیل کو آنحضرتؐ نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل حضرتؐ کے پاس تیسرے دن اور کہا حضرتؐ سے جیسا کہ کہا تھا اول دن اور جواب دیا حضرتؐ نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ یعنی اُس دن مین یا اور دن کہ کہا جاتا تھا اُسکو اسمٰعیل کہ حاکم ہو لاکھ فرشتون پر ہر فرشتہ اُنمین سے امیر ہو لاکھ فرشتون پر شرح کہا ہو ملا نے اسمٰعیل اور فرشتہ آسمان دنیا کا ہو اور حدیث مین ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب معلوم ہونے اُسکے یا ہو سکتا ہو کہ ملک الموت بعد آنے جبرئیل کے اور اسمٰعیل فرشتہ کے اسی وقت آکر حاضر ہوا ہو اور سیوطی بیہقی سے لائے ہین کہ جب تیسرا روز ہوا آئے جبرئیل اور انکے ساتھ ملک الموت تھی اور ان دونون کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا مین اُسکو اسمٰعیل کہتے ہین کہ حاکم ہو ستر ہزار فرشتون پر اور ہر فرشتہ اُنمین سے امیر ہو ستر ہزار فرشتون پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اُس اسمٰعیل فرشتہ نے واسطے آنے کے حضرتؐ پاس پس پوچھا آنحضرتؐ نے جبرئیل سے حال اُس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نے کہ یہ ایک فرشتہ ہو ایسا ایسا اور یہ حدیث مین نہین مذکور ہو کہا طیبی بعد تامل کے جبرئیل نے کہ یہ فرشتہ موت کا ہو یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہو تمہارے پاس آنے کی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگے گا کسی آدمی سے بعد آپکے یعنی یہ شرف کرامت مخصوص آپ ہی کے لئے ہو کہ ملک الموت پروانگی آنے کی مانگتا ہو ورنہ اور آدمیون پر یکایک چلا آتا ہو اور جان قبض کرتا ہو پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اذن دو اُسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پس آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرتؐ کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرتؐ نے اُسکو پھر کہا ملک الموت نے کہ اے محمدؐ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہو مجھکو طرف آپکے یعنی تاکہ عرض کرون امر تم پر پس اگر فرماؤ تم یہ کہ قبض کرون میں روح پاک آپ کی تو قبض کرون مین اُسکو اور اگر فرماؤ تم مجھکو کہ چھوڑ دون مین روح تمہاری تو چھوڑ دون یعنی قبض نہ کرون پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا کریگا تو یعنی جو کچھ کہ حکم کرون مین اے ملک الموت کہا اُسنے ہان ہی کا یعنی تمہارے اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہون مین اور حکم دیا گیا ہون مین یہ کہ اطاعت کرون تمہاری یعنی اُس چیز مین کہ اختیار کرو تم اُسکو کہا علی بن حسین راوی نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے یعنی مانند مشورہ چاہنے والے کے کہ کیا کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے اے محمدؐ بلاشبہ خدا تعالیٰ مشتاق ہو تمہارے ملنے کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے واسطے ملک الموت کے کہ بجا لا تو اُس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہو تو ساتھ اُسکے پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرتؐ کی کو روح یا آنحضرت صلعم نے بعد آنے جبرئیل کے اور ملک الموت کے اور تیسرے فرشتہ کے اور اس گفتگو کے کہ مذکور ہوئی کچھ تھوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قصہ کی بعضے صحابہ کو خبر دی بعد ازان وفات پائی یا بعضے صحابہ پر بھی کہ جو حاضر تھے قصہ منکشف ہوا اور مشاہدہ کیا اُنہون نے اور اُنمین سے یہ صحابی یا تابعی تھے کہ اُنکو تعبیر کیا ایک مرد کر قریش مین سے اور دل یون کہتا ہو کہ ہو سکتا ہو خضرؑ صورت ایک مرد کے قریش مین سے متمثل ہو کر امام زین العابدینؓ کے پاس آئے ہون اور بیان کی ہو یہ حدیث اور اسلئے تعبیر ساتھ لفظ مبہم کے کیا فقد عبد اللہ اعلم اور ایک روایت مین بعد جملہ لما امرت بہ کی یہ آیا ہو قَالَ جِبْرَئِيلُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اٰخِرُ مَوْطِئِيَ الْاَرْضَ اِنَّمَا كُنْتُ حَاجَتِيْ فِي الدُّنْيَا اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہو کہ اکثر وصیت آنحضرتؐ کی وقت موت کے یہ تھی اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آیا تعزیت کرنے والا یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینے اہل بیت کے سُنی لوگون نے ایک آواز گھر کے کونہ میں کہ کوئی کہتا ہو سلام تم پر اے اہل بیت پیغمبر کے اور اے جماعت کہ گھر مین ہو اور مہربانی خدا کی تم پر اور برکتین اُسکی یعنی زیادتیان احسان و کرم کی تحقیق بیچ خدا کے تسلی ہو ہر مصیبت سے فرح اس عبارت کے کئی ہی طرح بمعنی کہے ہین علما نے بیچ خدا کے یعنی بیچ کتاب خدا کے تسلی دینی ہو ہر مصیبت سے اشارہ ہو طرف قول اللہ تعالیٰ کے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ترجمہ پس عزمیان بھی تعزیت کے ہو یعنی مین کہ بیچ دین خدا کے تسلی دینی ہو کہ شارع نے رغبت اُسکی دلائی ہو اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ خدا غم لانے والا صبر کا اور تسلی دینے والا ہو اور اُسکو بیان علم بیان مین تجرید کہتے ہین جیسے رایت فی زید اسدا یعنی دیکھا مین زید مین شیر کو یعنی زید کو مانند شیر کے پایا مین نے اور یہ مناسب تر ہو اس قول کے ترجمہ اور خدا بدلا دینے والا ہو ہر چیز ہلاک ہونے والی کا اور تدارک کرنے والا ہو ہر چیز فوت ہونے والی کا شرح عربی یعنی ہین کہ اللہ کے دین مین یا کتاب مین بدلہ اور تدارک ہو ہر چیز ہلاک اور فوت ہونے والی کا کیا خوب کہا ہو کسی صاحبدل نے

من كل شيء ادفاءً دركاً من كل فائت فبالله فثقوا واياه فارجوا فان المصاب من حرم الثواب
ترجمہ پس جب امر ایسا ہے تو ساتھ مدد اللہ کے اور حول و قوت اسکی کے پس تقوی کرو وثوقوا یعنی بھروسہ کرو
جرع و فزع سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے کہ واصبر وما صبرک الا باللہ اور بعضے نسخون مین موافق حصن حصین کے ہے فثقوا ساتھ ثاء مثلثہ کے اور تخفیف قاف
مضموم کے یعنی پس اعتماد کرو اللہ پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے وتوکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اسی سے پس امید رکھو یعنی نہ امید رکھو سوائے اسکے سے
اسلیے کہ لا الہ الا اللہ بیاسکے پاس سے پس امید رکھو ثواب کی اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہے ثواب سے ف ح اور دنیا کی مصیبت مصیبت نہیں ہے
بسبب پائے جانے ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہے کہ کوئی صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے اور صبر معتبر اللہ تعالی کے نزدیک وہ ہے کہ پہلے صدمہ مین ترجمہ
پس کہا علی نے کیا جانتے ہو تم کہ کون ہے یہ شخص تعزیت کرنے والا الا یہ خضر ہین ف ح کہ واسطے تعزیت اصحاب اور اہل بیت آنحضرت کے آئے ہین ظاہر سیاق کلام سے
یہ سمجھا جاتا ہے کہ مراد علی سے امیر المومنین علی رضہ ہون کہ حاضر تھے اس وقت اور احتمال ہے کہ امام علی زین العابدین ہون کہ وقت روایت کرنے حدیث کے حاضرین
مجلس اپنے سے یہ کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ف ح اور حصن حصین مین ساتھ رمز مستدرک کے لایا ہے کہ جب وفات پائی آنحضرت نے
تعزیت کی اصحاب اہل بیت کے ملائکہ نے اور ذکر کی یہ عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اسکے لایا ہے یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل
پس آیا پھلانگ کر لوگون کی گردنون پر سے اور رویا پھر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان اللہ فی اللہ عزاء الخ پس کہا علی اور ابوبکر نے کہ یہ خضر ہین اور یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ
مراد علی سے پہلی حدیث مین علی مرتضی ہین **باب** یہ باب ہے بیچ تتمات اور لواحق پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت ما ترک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہے عائشہ رض سے کہا نہین چھوڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کے نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی قسم مال سے اسلیے کہ نہین چھوڑا کچھ مال
تا وصیت کرین اور جو کچھ کہ مال نبی نضیر اور فدک اور مانند اسکے کے تھا اور آنحضرت نے حالت حیات مین صدقہ کر دیا تھا اسلمانون پر بعد نفقہ عیال کے ف ح کہا
نووی نے کہ اور روایت مین آیا ہے ذکر کیا لوگون نے حضرت عائشہ کے آگے کہ علی رض تھے وصی پس کہا عائشہ نے کب وصیت کی انکو حال آنکہ تھی مین تکیہ آنحضرت
کی یہان تک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور معنی لا اوصی بشی کے یہ کہ نہین وصیت کی تہائی مال دینے کی اور نہ غیر اسکے کے اسلیے کہ نہین تھا انکے پاس
مال اور نہ وصیت کی علی کو اور نہ غیر انکے کو خلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہین شیعہ پس اسی پر حدیثین صحیحہ بیچ وصیت کرنے آنحضرت کے ساتھ کتاب اللہ اور وصیت
انکی کے واسطے اہل بیت کے اور نکال دینے یہود کے جزیرہ عرب سے اور واسطے احسان کرنے کے ایلچیون کے نہین ہین مراد انکے قول سے ولا اوصی بشی اور یہ جو نقل کیا ہے
بعضے علماء سیر نے کہ آنحضرت کے لیے بہت سے اونٹ تھے اور دس اونٹنیان تھین کہ رکھا تھا انکو نواح مدینہ مین اور لاتے تھے لوگ دودھ انکا ہر شب اور تھین انکے سات
سات بکریان پیتے تھے دودھ انکا پس نہین صلاحیت رکھتی ہے واسطے معارضہ اس حدیث کے اور اگر صحیح بھی ہو تو حمل کیا جاویگا اسپر کہ وہ تھے اونٹ صدقہ کے اور اصحاب
فقراء اہل صفہ و غیرہم مین پیا کرتے تھے دودھ انکا **وعن** عمرو بن الحارث اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا
ولا درہما ولا عبدا ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری
اور روایت ہے عمرو بن الحارث سے کہ صحابی تھے بھائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیبیون مین سے ہین کہا کہ نہین چھوڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق مین ف ح یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو خبرون مین ذکر حضرت کے بردون کا آیا ہے یا تو وہ مر گئے ہونگے
یا آزاد کر دیا ہوگا انکو ترجمہ اور نہ اور کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا اسکو دلدل کہتے تھے مقوقس حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ کے بھیجا تھا اسکو اور ہتھیار اپنے ف ح یعنی
جو کہ خاص تھے حضرت کے پہننے کے مانند تلوار اور نیزے اور زرہ اور خود اور عصا بھالا اسکے اور بعضی روایتون مین خاص زرہ ہے واقع ہوئی ہے کہ یہودی
کے پاس گرو تھی اور شاید کہ یہ حصر اضافی ہے یعنی بہ نسبت اعتبار کرنے اور ایسی ہی چیزون کے مانند کپڑون اور اسباب گھر کے والا ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے چھوڑے

پس دعویٰ جگہ اپنی جگہ پر مذکور ہیں ترجمہ اور زمین کردیا تھا انکو صدقہ نقل کی یہ بخاری نے ف ع کہا ایک شارح نے کہ ضمیر جعلہا کے پھرتی ہے ہی چیزون ذکر کی گئی کی طرف یعنی خیبر اور ہتیار اور زمین کی طرف اور ظاہر متبادر یہ ہے کہ ضمیر پھرتی ہے زمین کی طرف کہا عسقلانی نے یعنی تصدیق کیا منفعت زمین کو پس ہوا حکم اسکا حکم وقف کا اور معنی یہ ہیں کہ آنحضرت نے کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ اسکے قایم رہنے تک پس ہمیشہ ہیگا ثواب صدقہ کا ساتھ دوام اس زمین کے پس نہین منافی ہے اسکے کہ سوا زمین کے اور املاک آپکی نفس موت سے ہو جاینگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نے شرح بخاری مین کہ وہ آدھی زمین فدک کی تھی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ انکا زمین بنی نضیر سے اور ضمیر جعلہا کے پھرتی ہے طرف تینون کے نہ طرف زمین کے فقط اسلیئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہم جماعت انبیا کی نہین میراث چھوڑتے ہین جو کچھ چھوڑتے ہین ہم صدقہ ہوتا ہے انتہے اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین بانٹین گے وارث میرے بعد مرنے میرے کے دینار ف ع اسلیئے کہ نہین چھوڑونگا مین بعد مرنے اپنے کے دینار ملک اپنی کرکے تا بانٹین انکو پس یہ اخبار ہے حقیقۃً اور احتمال یہ بھی ہے کہ اخبار بصورت نہی ہو اور نہی ہی معنون مین یعنی نہ بانٹین وارث میرے دینار پھر بیان کیا سبب اور علت اسکے بطور استیناف کے ترجمہ وہ چیز کہ چھوڑون مین پیچھے خرچ عورتون اپنی کے اور بعد اجرت عامل اپنی کے پس وہ صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع بیویان آنحضرت صلعم کی بیچ حکم عدت والی عورتون کے تھین اسلیئے کہ نہین جائز تھا انکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کے پس جاری ہوا انکے لیے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہین کہ خلیفہ ہوئے بعد حضرت کے پس وہ بھی صرف کرین ترکہ اپنے مصارف مین اور پہونچا دین اسکو مستحقون کے تئین کہ جن پر آنحضرت صرف کرتے تھے اور آنحضرت لیتے تھے نفقہ اپنے اہل کا صفایا مین سے کہ تھا حضرت کے لیئے اموال بنی نضیر اور فدک سے اور صرف کرتے باقی کو مسلمانون کے مصالح مین پھر متولی ہوئے ابوبکر پھر عمر اسی طرح پھر جبکہ نوبت خلافت کی پہونچی طرف عثمان کے بے پروا ہوئے اس سے بسبب مال اپنے کے پس جاگیر دیا اسکو مروان وغیرہ اقارب اپنے کے لیئے پس ہمیشہ رہا انکے قبضہ مین یہان تک کہ پھیرا اسکو عمر بن عبد العزیز نے یعنی بطور سابق کے مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہ کہ جو کچھ کہ باقی رہے بعد نفقہ بیویون میری کے اور اجرت عاملون میرے کے وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوے فقرا پر جیسا کہ حالت حیات مین تھا **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہین پائی جاتی ہے جو کچھ کہ چھوڑین ہم یعنی قسم مال سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صرف کیا جاوے فقرا اور مساکین پر اسلیئے کہ ہم جملہ فقرا سے ہین اور شرط فقر سے نزدیک صوفیہ کے یہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچھ کہ اسکے ہاتھ مین ہے یا تو امانت ہے یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضون نے کہا کہ اسلیئے کہ کوئی انکا وارث نہین ہوتا کہ ناخوش ہووے ساتھ مرنے کے کوئی انکے وارثون مین سے بسبب لینے ترکہ انکے کے اور یہ حدیث ابوبکر صدیق نے بیچ وقت طلب کرنے فاطمہ زہرا کے میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جس جگہ کہ آنحضرت صرف کرتے تھے مین بھی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری بھی کرتا ہون جیسے کہ آنحضرت کرتے تھے اور مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہمارے لیئے یعنی انبیا کے لیئے میراث نہین ہوتی اور یہ بات نری حضرت فاطمہ سے نہین کہی بلکہ ازواج مطہرہ سے بھی کہی جس وقت کہ انہون نے بھی طلب میراث کی کی اور عمر نے تولیت اسکی عباس اور علی کو دی تھی اور جب انمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹنا نہین منظور کیا عمر نے اور بے بانٹے درمیان انکے چھوڑا اور مدتون تک تولیت اسکی اہل بیت نبوت کے ہاتھ رہی بعد ازان مروانیون کی ظلم و تعدی سے انکے ہاتھ سے جاتا رہا اور یہ حکم نہ میراث ہونے آنحضرت کا نری ابوبکر نے ہی نہین دیا بلکہ بڑے بڑے صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچھا سبھون نے یہی حکم کیا اور کہا آنحضرت سے اسی طرح سنا ہے اور یہی قرار پایا جیسے کہ حدیثون مین آیا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ نقل کی اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہے مہربانی کرنی ایک امت پر اپنے بندوں میں سے وفات
دیتا ہے اس امت کے پیغمبر کو پہلے اُس امت سے یعنی پہلے آنے عذاب کے سے پس کرتا ہے خدائے تعالی پیغمبر کو امت کے لیے میر منزل اور پیش رو آگے اُنکے
یعنی جبکہ وہ راضی مرتا ہے شفیع ہوتا ہے اور جبکہ چاہتا ہے اللہ تعالی ہلاک امت کا عذاب کرتا ہے اُس امت کو اس حال میں کہ نبی اُنکا زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہے اُنکو اس حال میں
کہ وہ پیغمبر دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہے اللہ تعالی آنکھیں اُسکی یعنی خوش کرتا ہے اُسکو بسبب ہلاک ہونے امت کے جس وقت کہ جھٹلاتے ہیں اُسکو اور نافرمانی کرتے ہیں اُسکے حکم کی
نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَیَأْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَّلَا
یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ ہے البتہ آویگا ایک پر تمہارے ایک دن اور نہ دیکھے گا مجھکو پھر البتہ دیکھنا اُسکا مجھکو
بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اُسکے اہل وعیال اُسکے سے اور مال اُسکے سے ساتھ اہل وعیال کے نقل کی مسلم نے ف مراد یہ کہ دیکھنا آنحضرت کا ہے انکی
حیات میں اور صحبت رکھنی اُنسے یا بعد وفات کے سوتے میں پایا جاتا ہے میں بلکہ یہ مناسب تر ہے ساتھ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہے مشتاقان جمال کا کہ
مستغرق ہیں بیچ تصور کمال انکے کے صلی اللہ علیہ وسلم **بَابُ مَنَاقِبِ قُرَیْشٍ وَذِکْرِ الْقَبَائِلِ** باب ہے بیچ بیان مناقب قریش کے
اور ذکر قبیلوں کے ف مناقب جمع منقبت کی ہے بمعنی شرف اور فضیلت کے اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہے عرب میں اور اصل میں نام نضر بن کنانہ کے فرزند کا
ہے نام مقرر ہوا اُس قبیلہ کا بنام باپ اپنے کے اور اصل میں نام ایک جانور کا ہے کہ بہت قوی ہوتا ہے دریائی جانوروں میں اور قبائل جمع قبیلہ کی ہے بمعنی اولاد
ایک باپ کے اور مراد اُنکے ذکر سے مدح اور مذمت انکی ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَکَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے اس کام میں مسلمان غیر قریش کے تابع ہیں قریش کے مسلمانوں کے اور کافر غیر قریش کے تابع ہیں
قریش کے کافروں کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف مراد مسلم و کافر سے جنس ہے یعنی سب جاننا چاہیے کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہ ہے کہ مراد اس کام سے دین
ہے از روے وجود و عدم کے اور قریش سابق اور مقدم ہیں امر دین میں اور پیشوا لوگوں کے ہیں ایمان و کفر میں پس مسلمان غیر قریش کے تابعدار قریش کے مسلمانوں
کے ہیں اور کافر غیر قریش کے تابعدار قریش کے کافروں کے اور عرب انتظار کرتے تھے قریش کے اسلام لانے کا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئے
تو عرب جماعت جماعت اسلام میں داخل ہوئے جیسا کہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہے مقصود بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا ہے بیچ عہد اسلام اور جاہلیت
کے لیکن فضل و شرف باعتبار اسلام کے ہے نہ کفر کے مگر یہ کہ بیان متعلق ریاست کا ہے خواہ بسبب دین کے یا باعتبار دنیا کے اور جاہلیت میں بھی بیت اللہ اور خدمتیں اُسکی
قسم دربانی اور سبیل پلانے وغیرہ کے قریش ہی میں تھیں نسا و ردن میں اور بعضوں نے کہا مراد شان سے خلافت و امامت ہے جیسے کہ حدیثوں میں آیا ہے اور مراد امر
ہے قریش کی تابعداری کرنے کا اور اگر لوگ مخالفت کریں اور تابعداری انکی قبول نہ کریں تو منافات اس سے نہیں رکھتا یعنی اسلیے کہ امر کا وقوع ضرور نہیں ہے
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لوگ تابع قریش کے ہیں خیر و شر میں یعنی اسلام و کفر میں جیسے کہ گذرا اوپر کی حدیث میں بیان اُسکا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہیگا امر خلافت
قریش میں ف یعنی چاہیے کہ انہیں میں رہے امر خلافت اور جائز نہیں شرعاً عقد خلافت غیر انکے کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ میں اور اسی سے
حجت کی مہاجرین نے انصار سے ترجمہ جب تک کہ باقی رہیں انمیں سے دو آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سوائے خلیفہ کے ایک اُن دولوں میں سے

خلیفہ ہو اور دوسرا تابع اور یہ بالنص ہوا لا امر خلافت دو آدمیوں سے انتظام نہیں پکڑتا ف ع کہا نووی نے کہ یہ حدیثیں اور مانند انکے دلیل ظاہر ہیں اسپر کہ
خلافت مختص ہے ساتھ قریش کے نہیں جائز منعقد خلافت غیر انکے کے لیئے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ میں اور بعد انکے اور جس نے مخالفت کی اسمین اہل بدع
سے پس وہ حجت لایا گیا ساتھ اجماع صحابہ کے اور بیان کیا آنحضرت صلعم نے کہ یہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہیں لوگوں میں سے دو بھی
اور ظاہر ہوا جو کچھ کہ فرمایا تھا آنحضرتؐ نے اسوقت تک انتہی اور تحقیق یہ ہے کہ یہ خبر بمعنی امر کے ہے یعنی جبکہ مسلمان ہو پس چاہیے کہ اتباع کرے انکا اور نہ خروج
کرے انپر دبالا جاتا رہا یہ امر خلافت قریش سے اکثر شہروں میں کچھ اوپر دو سو برس کے بعد اور احتمال ہے کہ محمول ہو اپنے ظاہر پر اور یہ مقید ساتھ قول
حضرتؐ کے کہ حدیث آئندہ میں ہے ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش میں رہیگا جب تک کہ برپا رکھینگے دین کو اور نہیں نکلا امر خلافت قریش کے ہاتھ سے
مگر جب کہ نہایت سستی کی انہوں نے دین کی حرمت چیزوں کی وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي
قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق یہ امر یعنی خلافت قریش میں ہے نہیں دشمنی کریگا انسے کوئی مگر گرا ڈالیگا اسکو اللہ تعالیٰ منہ کے بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اسکو
جب تک کہ قائم رکھینگے قریش دین کو نقل کی بخاری نے ف ح یعنی تائید و ترویج دینگے احکام دین کو اور شرع کو اور اگر یہ نہ کرینگے تو نکل جاویگا کام
انسے اور مستحق عزل کے ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے نماز ہے اسلیئے کہ اور روایت میں صریح آیا ہے ما اقاموا الصلوٰۃ اور اطلاق دین کا
اور ایمان کا نماز پر آیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد رغبت دلانی ہے انکو نماز کے قائم رکھنے پر اور خوف و دہشت دلانی ہے اسکی کہ اگر قائم نہ رکھینگے نماز کو تو شاید
کہ یہ امر انکے ہاتھ سے نکل جاوے اور لوگ انپر غالب آویں وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا
كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ
خلیفوں تک وہ سب ہونگے قریش میں سے اور روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگوں کا یعنی انکے دین کا کام گذرنے والا یعنی جاری ساتھ عدل و انتظام اور
صواب اور حق پر جبتک کہ والی یعنی حاکم ہونگے امر انکے کے بارہ شخص کہ وہ سب قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں ہے ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک
کہ قائم ہو قیامت اور ہوں لوگوں پر حاکم بارہ خلیفہ سب قریش میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع اس حدیث کے بعضے طرق میں آیا ہے کہ [illegible] لا یلبث
الا قلیلا اشکال کیا ہے علما نے اس حدیث میں کہ ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرتؐ کے ہونگے ایک دوسرے کے پیچھے متصل کہ مستقیم ہو انپر امر دین کا
اور عزیز ہو انکے وجود سے اسلام اور جاری ہوں انکی عدالت سے احکام باوجودیکہ شہادت نہیں دیتی ہے اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہے اسلیئے کہ ہوئے انمیں ظالم و فاسق بنی مروان
سے کہ سیرت اور طریقہ انکا اچھا نہیں تھا اور یہ بھی ہے کہ صحیح روایت میں آیا ہے کہ خلافت بعد میرے تیس برس رہیگی پھر ہوگی بادشاہت ظالمی اور اتفاق کیئے ہیں علما نے اسپر
کہ بعد تیس برس کے خلفا نہیں ہیں بلکہ بادشاہ اور امرا ہیں اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی توجیہ میں کئی قولوں پر اول یہ کہ مراد بارہ نفس ہیں کہ قائم ہوئے بعد آنحضرتؐ
کے ساتھ سلطنت اور امارت کے اور انتظام پایا انسے ملک و سلطنت نے بے نزاع اور بے خلاف و اختلال کے ظاہر ہو مسلمانوں کے اور عالم کے اگرچہ بعضے انمیں سے
ظالم و بے انصاف تھے اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کے کہ بارہواں ہے انکا اور اجماع کیا لوگوں نے اسپر جبکہ مرا چچا اسکا
ہشام قریب چار برس تک لوگ مجتمع رہے انکی امارت پر بعد ازاں اٹھے اسکے مقابلہ کے لیے اور مار ڈالا اسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اس روز سے احوال
یہ کہا قاضی عیاض مالکی نے اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نے اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث میں صحیح ترین توجیہات کا اسمین یہ قول ہے

اور مؤید اسکا یہ ہے کہ جو واقع ہوا ہے بیچ بعضے طرق صحیحہ اس حدیث کے کلہم یجتمع علیہ الناس اور مراد جمع ہونے سے انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہے انکی بیعت پر اگرچہ بکراہیت بھی ہو اور حدیث جو وارد ہے بیچ مدح اور ثناء انکی کے نہیں ہے باعتبار دین اور عدالت اور حقانیت کے بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق کے ہے اور وہ خلافت کہ فرمایا ہے حضرت ؐ نے تمام ہوگا اسکا تیس برس میں وہ خلافت کبریٰ ہے کہ خلافت نبوت ہے اور یہ خلافت امارت ہے اور مستمرہ اور بعد خلفاء راشدین کے جو مراد گذرے ہیں انکو بھی خلفاء کہنا رائج ہے اگرچہ مجازاً ہے جیسے کہ خلفاء عباسیہ کہتے تھے انکی پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قول خالی نہیں ہے عدم مناسبت سے ساتھ سیاق حدیث کے کہ فرمایا لا یزال الاسلام عزیزا لا یزال الدین قائما اگرچہ مناسب ہے ساتھ روایت لا یزال الناس ماضیا کے اور حدیث صحیح ہے بیچ مدح انکی کے ساتھ صلاح دین کے اور ظہور حق کے اور قوت اسلام کے بیچ زمانہ انکے کے بسبب عدالت انکی کے واللہ اعلم دوسرا یہ کہ مراد خلفاء عادل اور امراء صالح ہیں کہ مستحق اسم خلافت کے ہیں حقیقت میں لیکن لازم نہیں کہ بعد آنحضرت ؐ کے ایک دوسرے کے پیچھے متصل ہوں شاید کہ یہ عدد تمام ہو لیکن زمانہ اگرچہ قریب قیامت تک ہو تو رپشتی نے کہا کہ یہ راہ راست ہے اس حدیث میں اور اور حدیثوں میں کہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں یہی ہے تیسرا یہ کہ مراد پائی جانا انکا ہے بعد موت مہدی کے اور یہ خبر دی ہے مخبر صادق نے اس حال سے اور اور حدیث میں آیا ہے کہ جب مر جائیں گے مہدی مالک ہوں گے امر کے پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کی سے پھر مالک ہوں گے پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین شہید کی سے پھر وصیت کریگا آخر انکا ایک شخص کو اولاد حسن سے پھر مالک ہوگا بعد اسکے فرزند اسکا اور پورا ہوگا ساتھ اسکے عدد بارہ کا اور ہر ایک انہیں سے امام عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہ ایک توجیہ معقول ہے اگر صحیح ہو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہے اور تتمہ اور روایت کیا گیا ہے ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کے کہ دور کریگا اللہ تعالیٰ اسکے وجود سے ہر غم واندوہ کو اور دور کریگا اسکے عدل سے ہر جور و فساد کو بعد ازاں پس الی امر کے بعد انکے بارہ آدمی کہ ڈیڑھ سو برس میں ہوں گے چوتھا یہ کہ مراد وجود اس عدد کا ہے ایک عصر میں کہ اتباع اور اطاعت کریں گے ہر ایک کی ایک جماعت اور مؤید ہے اسکی یہ روایت نزدیک ہے کہ ہوں گے بعد میرے خلیفہ اور بہت ہوں گے مقصود آنحضرت ؐ کا خبر دینا ہے ساتھ عجیبہ فتنوں کے کہ بعد انکے ظاہر ہوں گے حتی کہ ایک زمانہ میں بارہ خلیفہ ہوں گے اور مراد یہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس زمانہ تک اور اس زمانہ میں اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق میں معنی یہ ہوں گے کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کے انتظام ہوگا اور بعد اسکے اختلال یہ ہے جو کچھ کہ شارحین نے ذکر کیا ہے بیچ شرح اس حدیث کے واللہ اعلم بمراد رسولہ اور شیعہ نے حمل کیا ہے ان بارہ کو اوپر کہ اہل بیت نبوت سے ہوں گے پے در پے عام ہے اس سے کہ ہوا انکے لیے خلافت حقیقۃ یا استحقاق پس اول انکے علی ہیں پھر حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسیٰ کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر محمد مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَہَا وَاَسْلَمُ سَالَمَہَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار ساتھ زیر غین معجمہ کے اور فتحہ کے نام ایک قبیلہ کا ہے اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ انہیں میں سے ہیں دعا کی آنحضرت ؐ نے انکے لیے اور فرمایا ترجمہ کہ بخشے خدائے تعالیٰ انکو فقط چونکہ تھے غفار متہم ساتھ چوری کرنے مال حجاج کے پس دعا کی آنحضرت ؐ نے انکے لیے کہ محو کرے ان سے یہ گناہ اور بخشے انکو اور یہ احتمال رکھتا ہے کہ اخبار ہو مغفرت الٰہی سے انکے لیے یعنی بخشا انکو اللہ نے ترجمہ اور اسلم بھی فتح نام ایک قبیلہ کا ہے کہ نسبت جو اسکی طرف رکھتے ہیں انکو اسلمی کہتے ہیں ترجمہ صلح کرے انسے خدائے تعالیٰ فتح یعنی معاملہ کرے انسے ساتھ ایک چیز کے کہ موافق ہو یعنی سلامت رکھے انکو آفات سے اور ایذاء سے انکو اور دعا کی انکے لیے اس طرح اسلیے کہ وہ اسلام لائے تھے بغیر لڑائی کے اور یہ بھی احتمال خبر کا رکھتا ہے ترجمہ اور عصیہ نے معصیت خدا کی اور اسکے رسول کی نقل کی بخاری اور مسلم نے فتح اور یہ ایک قبیلہ ہے قاریوں کو بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتے تھے اوپر قنوت میں اور یہ خبر ہے قطعاً اور احتمال دعا کا نہیں رکھتا لیکن بیچ اظہار انکی شکایت کا ہے کہ مستلزم ہے بد دعا کرنے کو نہ بغیر ساتھ خواہش نفس کے نہ ساتھ گناہ کرنے کے **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُہَیْنَۃُ وَمُزَیْنَۃُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَہُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش یعنی مسلمان انکے اہل کے دوست ہیں اور انصار یعنی قبیلے انکا اہل مدینہ ہے اور قبیلہ جہینہ اور مزینہ یعنی مسلمان
انکے اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ قبیلہ ہے اور مراد بیان اولاد ہے انکی ہے مددگار اور دوست میرے ہیں فتح لفظ موالی ساتھ زبر تی مشدد کے مضاف
ہے طرف یے متکلم کے جمع مولی کی ہے اور روایت کیا گیا ہے موال ساتھ زبر میم اور زیر لام باتنوین کے یعنی بعضے انکے دوست اور مددگار ہونے والے بعضوں
کے ہیں ترجمہ نہیں ہے انکے لیے دوست اور مددگار سوائے خدا کے اور پیغمبر اسکے کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہ سب قبیلے بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر ہیں
دو ہم قسموں سے کہ بنی اسد اور غطفان ہیں فتح غطفان ساتھ زبر غین معجمہ و طا مہملہ کے اور یہ دونوں قبیلے آپس میں حلیف تھے کہ باہم مدد کرنے پر قسم کھائی تھی
جیسے کہ عادت عرب کی تھی اور ان قبیلوں کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچھے ہونے آثار انکے کے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ
بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ
إِسْمَاعِيلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکھتا ہوں میں بنی تمیم کو اس وقت سے کہ تین خصلتیں یا تین کلمے سنے ہیں میں نے
آنحضرتؐ سے انکے حق میں فرماتے سنا میں نے آنحضرتؐ سے فرماتے یعنی ایک خصلت یہ ہے کہ بنی تمیم سخت ترین امت میری کے ہیں دجال پر یعنی وقت ظہور اسکے کے
بہت جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگے اور اس سے معلوم ہوا ہونا انکا اسکے وقت تک بکثرت کہا ابوہریرہؓ نے دوسری خصلت یہ ہے کہ آئے صدقے یعنی
زکوتیں بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ یہ صدقے ہماری قوم کے ہیں یعنی شرافت دی انکو بسبب اضافت کرنے کے اپنی طرف اور تیسرے یہ کہ تھی ایک لونڈی بندی
بنی تمیم میں سے عائشہؓ کے پاس پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آزاد کر اے عائشہ اسکو اسلیئے کہ یہ اسمعیل کی اولاد سے ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے فتح یعنی
عرب سے ہے اور عرب اولاد اسمعیل سے ہیں اگرچہ یہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہیں ہے ساتھ بنی تمیم کے لیکن باوجود اسکے اس فرمانے
میں ایک طرح کی عنایت اور شرافت دینی ہے انکو **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدْ
هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے سعد سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے خواری قریش کی ذلیل
و خوار کرے اسکو خدائے تعالی نقل کی یہ ترمذی نے فتح قریش خواہ امام ہوں یا غیر امام اگر امام ہوں تو ظاہر ہے اور اگر غیر امام ہوں کے ہوں تو بسبب منسوب
ہونے انکے حضرتؐ رسول سے اور بسبب شرف و فضل انکے کے اس نسبت سے ایسا فرمایا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی
چکھایا تونے اول قریش کو عذاب یعنی روز بدر و خراب کے پس چکھا آخر انکے کو انعام و عطا نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّونَ وَهُمْ مِنِّي
وَأَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی عامر اشعری سے کہ چچا ہیں ابو موسی اشعری کے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ ہے اسد اور اشعری فتح اسد ساتھ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے کہ وہ قبیلہ اسی کے نام سے مشہور ہے
ہے اور انکو ازد بھی کہتے ہیں اور ازد شنوءہ بھی تمام انصار انکی اولاد سے ہیں اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ ہمدی کا ہے اور وہ بھی باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے
ابو موسی اشعری اور قوم انکی اسی کی اولاد سے ہیں اور انکو اشعریوں کہتے ہیں اور اشعرون ساتھ حذف یائے نسبت کے بھی کہتے ہیں ترجمہ نہیں بھاگتے

ہین دونون قبیلے بیچ حال لڑنے کے ساتھ کفار کے اور منہیات کرتے ہین غنیمت ہین وہ مجھسے ہین یعنی متبع ہین میرے سنت اور طریقے کے یا بڑے دوستون ہین سے ہین اور ہین اُنسے ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی فنع یعنی اُنکے دوستون سے اور تمہین آگاہ کرنا ہو اوپر کروہ متقی بموجب قول اللہ تعالی کے اِنْ اَوْلِیَاءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یُرِیْدُ النَّاسُ اَنْ یَّضَعُوْھُمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یَّرْفَعَھُمْ وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَقُوْلُ الرَّجُلُ یَا لَیْتَ اَبِیْ کَانَ اَزْدِیًّا وَیَا لَیْتَ اُمِّیْ کَانَتْ اَزْدِیَّۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوءہ ازد اللہ کے ہین یعنی لشکر اُسکے اور انصار دین اُسکے کے زمین مین فح اضافت کیا اُنکو طرف اللہ تعالی کے یا تو بسبب مشہور ہونے اُنکے کے ساتھ اس لقب کے یا واسطے بزرگی کے جیسکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونے اُنکے کے لشکر خدا کے اور مددگار دین اُسکے کے اور رسول اُسکے کے اور بعضون نے کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ کے ہین کہ شیر ہین سرکوہ شجاعت و دلاوری کے ہین ترجمہ چاہتے ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل کرین اُنکو و اُنکا کرتا ہی اللہ تعالی یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے اُنکو اور البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اُس زمانہ مین ای کاشکے ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے ای کاشکے ہوتی مان میری ازد سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی مرتبہ ازدیون کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اُنپر رشک لیجاوینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی اُنہین سے ہوتے وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَکْرَہُ ثَلٰثَۃَ اَحْیَاءٍ ثَقِیْفٍ وَبَنِیْ حَنِیْفَۃَ وَبَنِیْ اُمَیَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس حال مین کہ وہ ناخوش رکھتے تھے تین قبیلون کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع ح کہا علما نے کہ ناخوش رکھا ثقیف کو اسلئے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور اُنہین مین سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلئے کہ مسیلمہ کذاب اُنہین سے تھا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا اُنہین سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تھا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تھا آیا ہی کہ لایا گیا اُسکے پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس رکھا اُسکو ایک طشت مین اور شروع کیا اُسکو چھیڑنا ایک چھڑی سے کہا ترمذی نے جامع مین کہ کہا عمارہ بن عمیر نے کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہم اُسکے بیٹھے تھے چبوترہ مسجد پر پس پہونچا مین طرف اُنکے پس کہا اُنہونے کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے مین پس ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہان تک کہ غائب ہوا پھر کہا اُنہونے کہ آیا یہ سانپ پس کہا یہ دو بار یا تین بار یعنی آیا اور ناک مین گھسا اور نکل گیا دو یا تین بار اسی طرح کیا اور عجب ہی اس کہنے والے سے کہ یزید پلید بھی باوجود کہ بنی امیہ مین سے تھا اور اُسکو ذکر نہ کیا چاہیے تھا کہ اُسکو بھی ذکر کرتے کہ امیر عبید اللہ کا تھا اور جو کچھ کہ عبید اللہ نے کیا اُسکے امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ نے بھی بنی ہاشم کو ستایا اسلئے یزید اُنہون مین کچھ قصور نہین کیا یزید و عبید اللہ کو لیا کہین اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے خواب مین دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتے ہین اور تعبیر اُسکی ساتھ بنی امیہ کی اور بہت سی باتین ہین کہان تک کہین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَمُبِیْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عِصْمَۃَ یُقَالُ الْکَذَّابُ ھُوَ الْمُخْتَارُ ابْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ وَالْمُبِیْرُ ھُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ وَقَالَ ھِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَۃَ اَلْفٍ وَعِشْرِیْنَ اَلْفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیْحِ حِیْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اِخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ وَسَیَجِیْءُ تَمَامُ الْحَدِیْثِ فِی الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین ہوگا ایک جھوٹا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نے یعنی بیچ معنی جھوٹے اور ہلاک کرنیوالے کے کہا جاتا ہی یعنی علما کہتے ہین کہ مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہی اور ہلاک کرنیوالا حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی اور کہا ہشام ابن

حسان نے کہ ثقفی ہیں اور اہل حدیث سے تھا علم رکھنے تھے حدیث کا اور بہت بزرگ تھے شمار کیا لوگوں نے انکے عدد کو قتل کیا ہی حجاج نے قید اور بند کر کر یعنی نہ معرکہ میں پس پہونچا ہی عدد انکا ایک لاکھ بیس ہزار کو فرح سوائے انکے کہ معرکہ میں مارے اور کہتے ہیں کہ نکلے اسکے قیدخانہ میں سے پچاس ہزار آدمی اور اسکے قیدخانہ میں چھت نہ تھی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح میں جسوقت کہ قتل کیا حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو کہا اسما نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیٹے حضرت صدیق کے ہیں آنحضرتؐ نے حدیث کی ہمکو یہ کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک مفسد و ہلاک پس ہی بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے اسکو مراد رکھتی تھیں اس سے مختار کو اور ایسے مفسد و ہلاک پس نہیں گمان کرتی ہیں مگر تجھکو ای حجاج اور قریب ہی کہ آوے گی تمام حدیث تیسری فصل میں فرح جانا چاہئے کہ حجاج ساتھ زبرج کے مبالغہ خلج کا ہی یعنی لانے والے حجت کے کہا موئلف نے کہ وہ عامل تھا عبدالملک بن مروان کا عراق و خراسان پر اور بعد اسکے ابن ولید کا عامل ہوا اور مرا واسط میں بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوین میں اور عمر اسکی چپن برس کی تھی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہی حاجت اسکے ذکر کرنے کی نہیں اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہ ہی کہ باپ اسکا جلیل القدر صحابیوں میں سے تھا اور ولادت مختار کی سال ہجرت میں ہی اور نہیں ہی اسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہیں ہی اور نہ آنحضرتؐ سے حدیث روایت کی اور ابتدا میں وہ مشہور تھا ساتھ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اسکا برخلاف اسکے تھا یہانتک کہ جدا ہوا عبداللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی کی اور رغبت دنیا میں کی اور ظاہر کی باطن کی خباثتیں یعنی فساد رائے اور بطلان عقیدہ تاکہ بعد کو ظاہر ہوئیں اس سے بہت سی ایسی چیزیں کہ مخالف دین کی تھیں اور بڑا ہی جھوٹا نکلا یہانتک کہتے ہیں کہ دعوی نبوت اور اترنے وحی کا کیا کوفہ میں اور تھا باپ اسکا امیر اسلام میں بیچ زمانہ عمرؓ کے اور رہتا تھا مختار بیچ صحبت چچا اپنے کے اور موافقت کرتا تھا اسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت رکھنے کے ساتھ اہل بیت کے بعد اسکے کہ پہلے عداوت رکھتا تھا اسے اور مشہور تھا انکی عداوت میں اور بعد از شہادت امام حسینؓ کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہدائے کربلا کا یزیدیوں سے اور بہت لوگوں کو انمیں سے قتل کیا اور کہتے ہیں کہ یہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کے تھا اور سنہ ستڑ میں مصعب بن زبیر کی امارت میں مارا گیا کوفہ میں اور علما اسکو کذابوں میں سے شمار کرتے ہیں اور اس حدیث یعنی یخرج من ثقیف کذاب و مبیر کو مبیر اور حجاج پر حمل کرتے ہیں واللہ اعلم

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا بعضے صحابہ نے یارسول اللہ جلا دیا ہمکو ثقیف کے تیروں نے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب میں ثقیف پر کہا آنحضرتؐ نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کے اور اطاعت احکام کی نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ

اور روایت ہی عبدالرزاق بن ہمام سے کہ بڑے عالم ہیں کثیر التصانیف نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہمام بن نافع تابعی سے کہ نقل کی یہ میناء سے اسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آیا آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہوں میں اسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس کہا اسنے یارسول اللہ لعنت کر حمیر پر یعنی بد دعا کر واسطے ان پر رحمت سے دور ہونے کی پس منہ پھیرا آنحضرتؐ نے اس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص آنحضرتؐ کے سامنے اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے پھر آیا آنحضرتؐ کے سامنے اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے یعنی اعراض کیا اس سے دونوں جانبوں سے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ رحمت کرے اللہ تعالی حمیر پر منہ انکے سلام ہیں اور ہاتھ انکے طعام فرح یعنی اپنے منہوں سے پہونچا کرتے ہیں السلام علیک کا اور طعام دیتے ہیں لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے یعنی جامع صفت تواضع اور سخاوت کے ہیں کہ اصل بزرگی اور خلاصہ ادا کرنے حقوق لوگوں کی ہی ترجمہ اور وہ ہیں اہل امن کی مضرت سے اور اہل ایمان کہ ایمان کامل

سکتے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرزاق سے اور روایت کیجاتی ہیں اس سے مناسبے حدیثیں منکر یعنی اگرچہ
عبد الرزاق ثقہ ہے اور قوی لیکن مینا ضعیف ہے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ
قَالَ مَا کُنْتُ اُرٰی اَنَّ فِیْ دَوْسٍ اَحَدًا فِیْہِ خَیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کس قبیلہ میں سے ہے تو کہا میں نے دوس میں کہ نام ایک قبیلہ کا ہے یمن میں از رو سے فرمایا یعنی از راہ تعجب کے نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں کوئی شخص
ہو کہ اسمیں بھلائی ہو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح اسمیں تعریف ہے ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہ ہوتے تو اسمیں بھلائی نہ ہوتی **وَعَنْ سَلْمَانَ**
قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِیْنَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اُبْغِضُکَ
وَبِکَ هَدَانَا اللّٰہُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے
سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن نہ رکھ تو مجھکو پس جدا ہو جائیگا تو اپنے دین سے عرض کیا میں نے کیا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا
میں آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجھسے دشمن رکھنا آپ کا حال آنکہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب اپنی امت کے ہیں اور بسبب آپ کے راہ دکھلائی ہمکو خدائے تعالی نے
یعنی اسلام کی اور تمام اچھے احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھے تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی جبکہ دشمن
رکھیگا تو عرب کو تو ہمکو ہم انکے ضمن میں ہیں مجھکو دشمن رکھنا بھی لازم آجائیگا پس دشمن رکھنا تیرا مجھکو اس معنی کر ہے کہ دشمن رکھے تو عرب کو حاصل یہ کہ بغض عرب کبھی ہوتا ہے سبب
سید الخلق کے بغض کا پس بچنا چاہیے اس آفت سے تا نہ پڑے خرابی عظیم میں اور ظاہر اسلمان سبب عجمیت اور فارسیت اصلی اپنی کے کچھ کبر اور بے ادبی بنسبت عرب کے
یا بعض اعراب کے سرزد ہوتی ہو اور لا بغض حقیقی کیونکر متصور ہوا انسے پس چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نے انکو متنبہ کردیا کہ احتیاط کریں اور ہمیں تا نوبت بغض حقیقی
کی نہ پہونچے کہ وہ سبب ہے بغض کا ہوگا فافہم **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ
لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْہُ مَوَدَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حُصَیْنِ
ابْنِ عُمَرَ وَلَیْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ بِذٰلِکَ الْقَوِیِّ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی
خیانت کرے عرب سے اور خیر خواہی نہ کرے انکی یا ظاہر کرے خلاف اس چیز کی کہ دل میں رکھتا ہو اور کینہ رکھے انسے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں
یعنی شفاعت صغری میں اسلیے کہ کبری تو تمام ہوگی سب کے لیے اور نہ پہونچے گی اسکو دوستی میری ف ع یعنی دوست رکھنا میرا اسکو یا نہیں پہنچے گا اور
نہیں حاصل ہوگا اسکے لیے دوست رکھنا اسکا مجھکو اور مقصود نفی کمال کی ہے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث
حصین بن عمر کی سے اور نہیں وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی ف ع کہتا ہوں میں پس ہوگی حدیث ضعیف اسکے طریق سے اور وہ معتبر ہے فضائل میں اور اسکے
موید اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں قریب ہے کہ پہنچیں تواتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان و بغضہم نفاق نقل کی یہ حاکم نے اور طبرانی نے اوسط میں
انس سے روایت کی ہے حب قریش ایمان و بغضہم کفر و حب العرب ایمان و بغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی و من ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی
ہے سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبہم احبہ اللہ اور روایت کی حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ سے بطریق مرفوع کے اُحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ وَ
اَحِبُّوا الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِکَ وَلْیَرُدَّکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِکَ اور حدیثیں کی روایت کی ہے احمد نے اپنے مسند
میں بھی اور قول ترمذی اسکی سند کا یہ ہے کہ یہ حسن ہے پس حدیث حسن لغیرہ ہے **وَعَنْ اُمِّ الْحَرِیْرِ** مَوْلَاۃِ طَلْحَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَتْ
سَمِعْتُ مَوْلَایَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَۃِ هَلَاکُ الْعَرَبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ام حریر سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہے کہا کہ سنا میں نے اپنے مولی سے کہ طلحہ ہے کہتے تھے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت

کی علامتوں میں سے ہلاک ہونا عرب کا نقل کی ترمذی نے **ف** یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر عرب تابع انکے ہیں اور نہین قایم ہوگی قیامت مگر برے لوگوں پر اور نہین ہیگا زمین میں وہ شخص کہ کہے اللہ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِیْ الْیَمَنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَوْقُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ** اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں **ف** مراد قضا سے نقابت ہے اسلیے کہ بارہ نقبا انصار میں سے مقرر کئے گئے تھے اور بعضوں نے کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا بمعنی مشہور ہے ہی اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کرکر بھیجا تھا اور یہ ظاہر تر ہے ترجمہ اور بانگ نماز کہنے قوم حبشہ میں ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کے موذنوں کے بلال تھے اور وہ حبشی تھے اور امین ہونا اور امین کرنا ازد میں ہے یعنی ازد شنوہ میں کہ وہ قبیلہ ہے یمن میں اور نہین منافی ہے یہ قول بعضے راوی کے کہ مراد رکھتے تھے حضرت ازد سے یمن کو **ف** لیکن ظاہر متبادر کلام راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہے اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہیں اور اہل امن ہیں ایمان و اللہ اعلم اور مقصود یہ ہے کہ چاہیے یوں کہ یہ مناصب ان قوموں میں دیئے جاہیں اور انہیں سے کرنے جاہیں ترجمہ اور روایت میں یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر نقل کی یہ ترمذی نے کہ روایت اس حدیث کی بطریق توقف کے صحیح تر ہے بہ نسبت اسنادمین حدیث مرفوع سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہیں اپنے باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام انکا عاص تھا آنحضرت نے مطیع رکھا کہا مطیع نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس و بند کرکر یعنی مگر معرکہ میں قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا میدی نے کہ تاویل کی ہے اس حدیث کی بعضے محدثوں نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہین قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اس دن کے قیامت تک جس کر اس حال میں کہ وہ مرتد ہو اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش میں سے ایسے تو پائے گئے ہیں کہ قتل کئے گئے ہیں حبس کرکر اگلے زمانہ میں کفر پر بعد آنحضرت کے اور نہین ملے رگئے ہیں انمیں سے ایسے کہ قتل کئے گئے ہوں حبس کرکر اس حالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سے اور ثابت ہوں کفر پر انتہی اور معنی یہ ہیں کہ ایسا نہین ہونے کا کہ پایا جاوے قریشی مرتد پس قتل کیا جاوے اور موید ہے اسکی یہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب **وَعَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعَاوِیَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَةِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَاُمَّةٌ خَیْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَهُ فَاَعَادَ عَلَیْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْكِ مَنْ یَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِیْكَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَّسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَالَ كَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَیْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَیْهِ دُنْیَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَیْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ**

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنہا فلم یراجعہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہ کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کے ع ح یعنے سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ سے گھاٹی مکہ کی ہے کہ واقع ہے بیچ راہ اہل مدینہ کے جسوقت کہ وہ آتے ہیں مکہ میں پس اضافت عقبہ کی مدینہ کیطرف اسی جہت سے ہے والا عبداللہ بن زبیر مکہ میں تھے کہ حجاج ظالم نے انکو مارا اور جگہ مذکورہ میں سولی پر کھینچا اور اسی لئے مقبرہ کی گھاٹی جہاں مکہ کی قبر کی حجون میں قریب مکہ عقبہ کے لیکن ثابت نہیں کہ کونسی قبر ہے انکی اور اسیطرح تمام قبریں صحابہ کی کہ مکہ کے مقبرہ میں ہیں کوئی جگہ معین انکی معلوم نہیں بوجہ صحت کے یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہے اور گنبد جو اسپر بنایا گیا ہے یہ اعتماد رویا بعض لوگوں کے بنایا گیا ہے واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتے تھے ابن زبیر پر اور اور لوگ بھی گذرتے تھے ان پر یہاں تک کہ گذرے ان پر عبداللہ بن عمر پس ٹھہرے ابن زبیر کے پاس کہ سولی پر تھے پس کہا ابن عمر نے سلام تجھ پر اے ابا خبیب تین بار اسیطرح کہا ف ع خبیب خ کے پیش اور ب کے زبر اور ی کے جزم سے بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے اسکے نام کر کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب ٹھہری اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلے دفن کے ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا میں تجکو اس کام سے تین بار اسی مضمون کو کہا ف ع ح مراد کام سے خروج ساتھ دعوی خلافت اور امامت کے ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ یزید سے بیعت نہ کی اور مکہ میں جا بیٹھے اور ولایتیں اپنے تحت و تصرف میں لیلئے اور اسیطرح مروان سے بعد یزید کے اور عبدالملک سے بعد مروان بیعت نہ کی پس عبدالملک نے حجاج کے تئیں ابن زبیر پر مکہ میں بھیجا اور حجاج نے انکو مارا اور سر انکا مدینہ کو بھیجا اور جسد انکا مکہ میں سولی پر کھینچا اور یزید نے بھی ایک لشکر مدینہ کے خراب کرنے کے لیئے اور وہانکے رہنے والونکے قتل کے لیئے کہ اسکو واقعہ حرہ کہتے ہیں بھیجا تھا اور یہی لشکر مکہ کو آیا تھا عبداللہ بن زبیر کو مارنے اس درمیان میں یزید مر گیا پس ابن عمر نے کہا کہ میں تجکو اے ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور تو نے کہا میرا نہ مانا آخر کو انجام کار یہ ہوا مقصود اس سے تاسف و تحسر ہے ابن زبیر کے حال پر اور تشنیع و ملامت ہے اس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق تھا تو کہ جانتا تھا میں تجکو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار شب خیز بہت احسان کرنیوالا قرابتیوں سے ف ح آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت رکھا کرتے تھے اور کبھی تین دن تک ملا کر روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہ تھی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ اور ظالم اور مانند انکے کلام واہی انکے حق میں کہا کرتا تھا انہوں نے چاہا کہ برأت ابن زبیر کی ان باتوں سے بیان کیجیے تا لوگوں کو خوبیاں انکی خوب طرح معلوم ہو جائیں ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ کہ برا ہے یعنے بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی اپنی کے اور ایک روایت میں بجای لامۃ سوء کے لامۃ خیر آیا ہے ف ح یعنے وہ گروہ کہ تو برا انکا ہے وہ گروہ خیر ہے معنے روایت پہلی کے یہ ہیں کہ وہ گروہ کہ تو ان کے گمان و اعتقاد میں جملہ اشرار سے ہے وہ گروہ برا ہے کہ تجھ جیسے شخص کو اشرار سے کہتے ہیں اور معنے دوسری روایت کے یہ ہیں کہ تجکو کہ یہ گروہ برا جانتا ہے کیا اچھا گروہ ہے بطریق استہزاء و تعریض کے فرمایا جیسے یہاں بعضے اوقات بدوں کو از راہ طعن کے اچھا کہتے ہیں کہ واہ تم بھی کیا خوب ہو کہ آپس میں فساد ڈلواتے ہو لیکن معنے اول ظاہر تر ہیں ترجمہ پھر چلے گئے ابن عمر وہاں سے پس پہنچی حجاج کو خبر عبداللہ بن عمر کے ٹھہرنے کی اور کلام مذکورہ کہنے کی حجاج کے حق میں پاس ابن زبیر کے پس بھیجا حجاج نے کسیکو طرف ابن زبیر کے پس اتارے گئے لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تھی پس ڈالے گئے یہودیوں کی قبروں میں ف ع ح یعنے بیچ جگہ قبور یہودیوں کی کہ جہاں مکہ کے رہنے والے یا وارد ہونے والے یہود دفن کیے جاتے تھے اور یہ منافی نہیں ہے اسکے کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن کیے گئے بیچ حجون کے اسلیئے کہ وہ اوٹھائے گئے بعد اسکے اس جگہ ادنی سے اور دفن کیے گئے جگہ اعلی میں اور قبور یہود کی مکہ میں متعارف نہیں ہیں مگر اسوقت میں تحقیق حکم کیا حجاج نے کہ وہاں لیجاویں عدو الدین جیسا کہ حجاج ہے یہود کے ہے واللہ اعلم ترجمہ پھر بھیجا حجاج نے کسیکو ابن زبیر کی ماں کے پاس کہ اسما بیٹی ابوبکر کی ہیں تھے انکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اسما نے یہ کہ آویں اسکے پاس یعنے اور [illegible] اسکے پاس او رسلام کریں اسکو پس پھر بھیجا حجاج نے اسما کے پاس ایلچی کو یعنے اور کہلا بھیجا اسکی زبانی کہ البتہ آؤ تو میرے پاس ورنہ البتہ بھیجونگا طرف تیرے اس شخص کو کہ کھینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیاں پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہا پس پھر انکار کیا اسمار نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہیں آؤنگی مین تیرے پاس یہان تک بھیجے تو طرف میرے اُس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوے مجھکو ساتھ چوٹیون میری کے کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو پاپوشین میری ف ع یعنے لاؤ میری پاپوشین لفظ سبتیّ ساتھ زبر سین مہملہ اور جزم ب اور زبر ت اور تشدید ی کے تثنیہ سبتیہ کا مضاف ہی طرف یٰ متکلم کیطرف اور سبتیہ کہتے ہین پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اُسکا اور دور کیے گئے ہون بال اُسکے یعنے جیسے یہان کی جوتیان ہوتی ہین ترجمہ پس لین حجاج نے پاپوشین اپنی یعنے اور پہنا اُنکو پھر جلد جلد چلا ہاتھ ہلاتا ہوا اتراتا ہوا یہان تک داخل ہوا اسمار پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نے مجھکو یعنے کیسا پایا تو نے مجھکو کہ کیا مین نے ساتھ اس دشمن خدا کے یعنے تیرے بیٹے کے بسبب اعتقاد فاسد اپنے کے اُنکو دشمن خدا کا کہا کہا اسمار نے کہ دیکھا مین نے تجھکو کہ تباہ کی تو نے اُسپر دنیا اُسکی کہ مار ڈالا اُسکو اور تباہ کی اُسنے تجھپر آخرت تیری کہ اُسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا تو اور پہونچی ہی مجھکو یہہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنے اُسکی حیات مین یا بعد مرنے اُسکے کے کہ اے بیٹے دو کمر بند والی کے ف ع ذات النطاقین لقب اسما کا ہی کہ آنحضرت نے رکھا تھا بسبب اسکے کہ اُنھون نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان باندھنے کے لیے تسمہ وغیرہ بندھن نہ بنایا تو اپنی نطاق کے دو ٹکڑے کر کر ایک ٹکڑے سے توشہ دان باندھا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندھا اور نطاق کمر بند کو کہتے ہین عادت ہی عرب کی عورتون کی کہ کمر بند باندھتی ہین نہ سیدھا کام کرنے مین تنگ بند کھل نہ جائے پس یہ لقب واقع مین تو اُنکے لیے موجب فخر کا تھا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کسکو فضیلت ہوگی اور حجاج نادان اس لقب کو اُنکے حق مین حمل مذمت پر کرتا تھا کہ وہ خادمہ ہی باہر نکلنے والی پس اُنھون نے اس لقب اپنے کو تسلیم کیا اور وجہ اسکی کہ موجب افتخار ہی کہی بیان کی ساتھ قول اپنے کے ترجمہ قسم ہی اللہ کی مین ہون ذات النطاقین یعنے دو کمر بندون والی اے پر ایک ان دونون مین سے پس تھی مین اُٹھاتی ساتھ اُسکے طعام آنحضرت کا اور طعام ابوبکر کا واسطے حفاظت کے جانورون سے ف ع لفظ من الدواب متعلق ہی ساتھ ارفع کے یعنے باندھتی تھی مین اُس سے دسترخوان اُن دونون صاحبون کے طعام کا اور لٹکا دیتی تھی اسکو تاکہ نہ پہنچے جانورون کے مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور اما پر کمر بند دوسرا پس کمر بند عورت کا ہی کہ نہیں بے پروا ہوئی عورت اُس سے ف ع یا تو بسبب خدمت کرنے کے کہ متعارف ہی اُسکے گھر کا کام کاج ہی لائق تعریف کے عورت کے حق مین یا واسطے باندھنے اُسکے کے اپنی کمر مین تاکہ ہیئت باقی رہنے سکے لیکن پیٹ نہ بڑھ جاوے جیسے کہ عادت عرب کی عورتون کی ہی کہ اگر محتاج ہوتی ہین تو کمر بند چمڑے کے بنے ہوئے باندھتی ہین اور غنی ہوتی ہین تو چاندی سونے کے کمر بند باندھتی ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد بلا کا پس لیکن بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے اُسکو یعنے مختار کو اور اما پر ہلاکو پس گمان نہیں کرتی مین تجھکو مگر وہ ہلاکو کہ آنحضرت نے خبر دی ہی ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ثنا کرنی موتے پر ساتھ اچھی صفتون معروفہ اُسکی کے اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہی بسبب حق گوئی کے اور حجاج کے نہ پروا کرنے کی کیونکہ یہ تو وہ جانتے ہی تھے کہ میری ان باتون کی اُسکو خبر پہونچیگی اور باوجود اسکے نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس اُٹھ کھڑا ہوا حجاج اسمار کے پاس سے اور نہ جواب دیا اُنکو نقل کی یہ مسلم نے ف ع پھر مرگئین اسماء اپنی بیٹے کے مرنے سے کچھ دن بعد اور عمر اُنکی سو برس کی تھی اور ایک دانت بھی نہ ٹوٹا تھا اُنکا

وعن نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰی وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ فَقَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰی لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰی تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ اور روایت ہی نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہی یہ کہ ابن عمر کے پاس آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کے یعنے پہلے قتل ہونے اُنکے کے پس کہا اُن دونون نے کہ تحقیق لوگون نے کیا جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم یعنے اختلاف کیا امر امامت مین اور تم بیٹے عمر کے ہو یعنے اور خلیفہ کے اور یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو ف ع یعنے اور حضرت کے یارون مین سے بھی ہو پس اسمین کچھ شک نہیں ہی

کہ تیار ہی ہو ساتھ خلافت کے عبدالملک سے کہ حملہ امراء اسکے سے حجاج بن یوسف ظالم ہی ترجمہ پس کیا چیز باز رکھتی ہی تمکو نکلنے سے ساتھ دعوی امامت اور خلافت کے اور بدلہ لینے ظالموں کے سے پس کہا ابن عمر نے کہ باز رکھتا ہی مجکو نکلنے اور انتقام لینے سے علم اس بات کا کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہی مجہ پر خون بھائی مسلمان کا **ف** ح اشارہ کیا ساتھ پرہیز کرنیکے خون سے طور احتیاط کر نیکے طریق احتیاط کی و الا حاجت لفظ علی کی نہ تھی ترجمہ کہا اُن دونوں نے کہ کیا نہیں فرمایا ہی خدا تعالی نے اور لڑو تم لوگون سے یہاں تک کہ نہ پایا جاوے فتنہ پس کہا ابن عمر نے کہ تحقیق لڑے ہم یعنے ہمراہ آنحضرت کے اور خلفاء راشدین کے یہاں تک کہ نہ تھا فتنہ یعنے شرک اور ہوا دین اسلام خالص خدا کے لیے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو تم یہاں تک کہ واقع ہو فتنہ یعنے مسلمانوں میں اور ہو دین واسطے غیر اللہ کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع یعنے بسبب تزلزل دین خلل کے اور عدم ثبات امر اسکے کے اور حاصل یہ کہ سائل کے اعتقاد میں یہ تھا کہ قتال کیجئے اُس شخص سے کہ مخالف ہو اُس امام کے کہ اعتقاد رکھتا تھا اُسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کے حق میں یہ مناسب جانتے تھے کہ وہ ترک کرتے قتال کو بیچ اُس چیز کے کہ متعلق ہی ساتھ ملک کے جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ آئے طفیل بن عمرو دوسی **ف** ع کہ یہ صحابی ہیں اسلام لائے مکہ میں پھر گئے اپنی قوم میں اور وہان رہتے تھے یہاں تک کہ ہجرت کی آنحضرت نے پس آئے یہ آنحضرت کے پاس خیبر میں پس ہمیشہ خدمت بابرکت میں رہتے تھے یہاں تک کہ رحلت کی آنحضرت نے اور انکا ذو النور لقب ہی اسلیے کہ جب آنحضرت نے اُنکو اُنکی قوم کیطرف بھیجا تا دعوت کریں یعنے اسلام کیطرف بلاویں آنکو کہا کہ بھیجیے میرے لیے یا رسول اللہ کوئی نشانی تا تصدیق میری کریں لوگ پس دعا کی آنحضرت نے انکے لیے اور کہا خدایا بخش اسکے لیے نور پس پیدا ہوا نور انکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں کہا طفیل نے کہ ڈرتا ہوں میں کہ اسکو مثلہ کہیں پس پھر وہ نور درمیان طرف کوڑی انکے کے پس روشن ہوتا تھا اندھیری راتمیں پس گئے طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لائے باپ انکے اور انکی ماں نہ ایمان لائیں پس روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ کہ آئے یہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنے مستحق ہلاک کے ہوئے اسلیئے کہ نافرمانی کی اور باز رہے طاعت سے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی سے اُن پر کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگوں نے کہ آنحضرت بد دعا کرینگے اُن پر پس کہا آنحضرت نے یعنے بسبب ہونے انکے کے رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنیوالے لوگون کے خداوندا اور راست دکھا دوس کو اور لا اُنکو یعنے طرف مدینہ کے کہ آویں ہجرت کر کر یا نزدیک کے اُنکو طرف طریق مسلمین کے اور متوجہ کر دل اُنکے طرف قبول کرنے دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَّكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھو تم عرب کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سے کہ میں عرب سے ہوں یعنے اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسرے اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان میں ہی یعنے اسلیے کہ اوترا ہی قرآن عرب کی لغت میں اور انکی لغت سے پہچانی جاتی ہی فصاحت و بلاغت اُسکی اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیوں کا عربی ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ح یعنے عرب کو فضیلت ہی دنیا اور آخرت میں اور اخیر جملہ سے سمجھا گیا کہ کلام دوزخیوں کا غیر عربی ہی اور یہ تین سبب محبت کے کہ الٰہی تھے بیان فرما دیئے انکے سوا بھی کئی سبب ہیں انسے محبت کرنے کے کہ وہ یہ ہیں کہ اونہوں نے سیکھی شریعت اور نقل کی طرف ہمارے اور ضبط کیے انہوں نے اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کے اور نقل کی طرف ہمارے وہ مادہ ہیں اسلام کے اور سبب اُنکے فتح ہوئے شہر اور پھیلا اسلام اطراف عالم میں اور وہ اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہیں اور سوال قبر انکی زبان میں ہوگا چنانچہ اسلیئے کہا گیا ہی من علم سلم فہو عربی

باب مناقب الصحابة رضی اللہ عنہم اجمعین

باب بیچ بیان مناقب صحابہ کے راضی ہوا اللہ اُنسے سب سے **ف** ع ح مناقب جمع منقبت کی ہی یعنے فضیلت کے اور فضیلت کہتے ہیں اچھی خصلت کو کہا ابن ہمام

اُسکے شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور یا نزدیک خلق کے اور دوسری بات کا کچھ اعتبار نہیں مگر یہ کہ پہونچادے طرف اول کے یعنے وسیلہ ہو اول کا اس جب کہا جاوے کہ فلانا فاضل ہی یعنے فضیلت رکھنے والا ہی تو معنے اسکے یہ ہیں کہ اسکے لیئے منزلت ہی اللہ کے نزدیک اور نہیں پہچانا جاتا طرف فضیلت کے مگر ساتھ نقل کے رسول خدا صلعم سے یعنے یہ سمجھنا کہ فلانا شخص ذی منزلت ہی اللہ کے نزدیک سزاوار نہیں جب تلک حضرت کے فرمانے سے نہ معلوم ہو کذا ذکرہ السیوطی اور صحابی اُس شخص کو کہتے ہیں کہ پایا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم کو بحالت ایمان ہی اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اسکے درمیان میں ارتداد بھی متخلل ہوا ہو جیسیکہ اشعث ابن قیس کے حق میں کہتے ہیں قول صحیح تو یہی ہی پھر پہچانا جاتا ہی صحابی ہونا اُسکا ساتھ تواتر کے مانند ابوبکر اور عمر رضہ کے یا پہچانا جاتا ہی ساتھ خبر مشہور کے یا ساتھ کہنے صحابی کے غیر اپنے کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنے تئیں کہے کہ میں صحابی ہوں جس وقت کہ ہو وہ عدل اور صحابہ سب عادل ہیں مطلق بموجب ظاہر کتاب اور سنت اور اجماع معتبر کے اور بعضوں نے شرط کیا صحابی ہونے کے لیئے طول صحبت کو ساتھ آنحضرت کے کہ وہ خدمت بابرکت میں بہت حاضر رہا ہو اور سیکھا ہو علم حضرت سے اور حاضر ہوا ہو غزوات میں اور کمتر مدت اُسکی چھ مہینے کہے ہیں لیکن دلیل تعین چھ مہینوں کی معلوم نہیں واللہ اعلم جاننا چاہیئے کہ اسمیں شبہہ نہیں کہ غالب ہی مرتبہ اُسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھ اُن لوگوں پر کہ نہیں اکثر رہے حضرت کی خدمت میں اور حاضر نہیں ہوئے کسی جہاد میں اور نہیں دیکھا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہیں کیا اُنسے مگر کم یا دیکھا حالت طفولیت میں اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو اور شرح السنہ میں ہی کہا ابو منصور بغدادی نے کہ ہمارے علما کا اجماع ہی اسپر کہ افضل اُنکے خلفاء اربعہ ہیں بحسب ترتیب خلافت کے پھر تمام عشرہ مبشرہ پھر بدری پھر احد کے پھر بیعۃ الرضوان کے پھر وہ کہ اُنکو مزیت ہی اہل عقبتین سے کہ انصار میں سے ہیں اور ایسے ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہیں کہ نماز پڑھی اُنہوں نے قبلتین کی طرف یعنے کعبہ اور بیت المقدس کی طرف اور ایسی ہی اختلاف کیا ہی علما نے حضرت عائشہ اور خدیجہ کے حق میں کہ کونسی اُن دونوں میں افضل ہیں اور حضرت عائشہ اور فاطمہ کے حق میں اور معاویہ عدول فضلاء اور صحابہ خیار سے ہیں اور لڑائیاں جو بیچ میں اُنکے ہوئیں تھا جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد رکھتے تھے صواب کا ہر ایک اپنے کا اور سبب اسکے تاویل کرتے تھے اپنی لڑائیوں پر اور نہیں نکل گیا کوئی اُنمیں سے سبب اسکے اسلیئے کہ وہ مجتہد تھے اختلاف کرتے تھے مسائل میں اور نہیں لازم آتا اُس سے نقص کسیکا اُنمیں سے غرض کہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ زبان اُنکی گفتگو سے بند رکھیں کہ سوائے خیر کے کچھ نہ کہیں اگر کچھ برخلاف خیر کے منقول ہوا اُس سے چشم پوشی کریں کہ سلامتی اسمیں ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے کہ نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو ف یہ خطاب حضرت نے اپنے صحابہ کو کیا اسلیئے کہ وارد ہوا ہی کہ سبب اس حدیث کے فرمانیکا یہ تھا کہ درمیان خالد بن ولید کے اور عبد الرحمن بن عوف کے کچھ تنازع تھا پس مراد صحابی سے اصحاب مخصوص ہیں اور وہ وہ ہیں کہ مخاطبوں سے پہلے اسلام لائے تھے اور ممکن ہی یہ کہ ہو خطاب عام امت کو اسلیئے کہ جان لیا تھا حضرت نے نور نبوت سے کہ مثل اسکے واقع ہو گا اہل بدعت میں یعنے روافض و خوارج میں پس منع فرمایا اُنکو اس برائی سے اور شرح مسلم میں ہی جاننا چاہیئے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہی اور اکبر فواحش سے اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ برا کہنے والا انکا تعزیر دیا جاتا ہے اور کہا بعضے مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا کہنا کسیکا صحابہ میں سے کبائر سے ہی اور تصریح کی ہی بعضے ہمارے علما نے کہ قتل کیا جاوے آدمی بسبب برا کہنے شیخین کے اور کتاب اشباہ والنظائر کی کتاب السیر میں ہی کہ جو کافر توبہ کیے پس توبہ اسکی مقبول ہی دنیا میں اور آخرت میں مگر جماعت کفر کرنیوالی کی بسبب برا کہنے نبی کے اور بسبب برا کہنے شیخین کے یا ایک اُن دونوں میں سے یا بسبب سحر کی یا بسبب زندقہ کے اگر مرد ہو یا عورت ہو تو نہیں مقبول جبکہ پکڑی جاوین پہلے توبہ کے اور کہا اشباہ والے نے کہ نام اسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اُنکو کفر ہی اور اگر تفضیل دے علی رضہ کو اُنپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصہ اور صحیح مناقب بزازیہ میں ہی کہ کافر ہوتا ہی جبکہ منکر ہوا اُن دونوں کی خلافت کا یا دلی بغض رکھا اُن سے بسبب دوست رکھنے آنحضرت کے اُنکو اور اگر دوست رکھے علی رضہ کو زیادہ اُن سے تو نہیں ماخوذ ہوگا بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ اُنکی تکفیر کی اسلیئے ہی کہ وارد ہوئی ہیں انکی

فضیلت میں جو حدیثیں آنحضرت سے کے خاص کر علیحدہ باب میں جیسا کہ آگے آوینگے یا اسلیے کہ اجماع ہوا ہے انکی حقیقت پر بخلاف خوارج کے سو یہی حق ہے عثمانؓ اور علیؓ اور معاویہؓ وغیرہ کے واللہ اعلم **ف** ہذا قید وہ المحقق سند المحدثین مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ بلا شبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیقؓ کے ہیں اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کوئی انکار خلافت صدیقؓ کی کرے منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیری میں کہا الرَّافِضِیُّ اِذَا کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَ یَلْعَنُهُمَا الْعِیَاذُ بِاللّٰہِ فَهُوَ کَافِرٌ وَاِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رض لَا یَکُوْنُ کَافِرًا لٰکِنَّهٗ مُبْتَدِعٌ وَلَوْ قَذَفَ عَائِشَةَ رض بِالزِّنَا کَفَرَ بِاللّٰہِ اور یہ بھی عالمگیری میں ہے مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَةَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَهُوَ کَافِرٌ عَلٰی قَوْلِ بَعْضِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَلَیْسَ بِکَافِرٍ وَالصَّحِیْحُ اَنَّهٗ کَافِرٌ وَکَذٰلِكَ مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَةَ عُمَرَ رض فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ وَیَجِبُ اِکْفَارُ الرَّوَافِضِ فِیْ قَوْلِهِمْ بِرَجْعَةِ الْاَمْوَاتِ اِلَی الدُّنْیَا وَتَنَاسُخِ الْاَرْوَاحِ اِلٰی اَنْ قَالُوْا وَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ خَارِجُوْنَ عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ وَاَحْکَامُهُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ تمام ہوا کلام مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے کہ دلیلیں انکے کفر کی بہت ہیں از انجملہ یہ کہ حدیثیں جو وارد ہیں خلفاء ثلثہ کے فضائل میں اگرچہ آحاد ہیں لیکن بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ انکے متواتر بالمعنے ہیں پس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہے بلا شبہ اور مثل ان اخبار کے کسی نے مجتہدین میں سے مخالفت نہیں کی ہے بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین سے ہیں مقدم کرتے ہیں خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بھی حجت جانتے ایسی حدیثیں اور یہ بھی ہے کہ صحابہ کے حق میں اللہ تعالی نے رضامندی اپنی بیان فرمائی ہے ان آیتوں میں لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الخ اور جابجا فرمایا وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تا قول اسکے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ جنکے لیے اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوے یہ ان پر لعن کریں بلکہ ان کو غاصب اور کافر جانیں ان دونوں باتوں میں تباین کلی ہے پس انکے لعنت کرنیوالے اور تبرا بکنے والے مخالف قرآن کے ہیں اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہے اور یہ بھی ہے کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہے قرآن شریف سے کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کما مدارک وغیرہ میں ہے کہ آیہ واضح تر دلیل ہے اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے اسلیے کہ مستخلفین جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہ یہی ہیں پس منکر صحت خلافت خلفاء کے خارج ہیں دائرہ ایمان سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بعد آیہ مذکورہ کے وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنے جو کوئی کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ کو سچ نہ مانا اور حق نہ جانا انکو پس وہ فاسق ہیں یعنے کافر ہیں اسلیے کہ فاسق عرف قرآن میں آتا ہے بمعنے کافر کے جیسے اس آیہ میں وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور یہ بھی ہے کہ صحابہ سچے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ تا قول اسکے هُمُ الصَّادِقُوْنَ اور صحابہ صدیق کو یا خلیفۃ اللہ کہتے تھے شیعہ انکو کاذب کہتے ہیں اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہے پس جو کوئی انکو کاذب سمجھے رد کیا اسنے قرآن کو اور مخالفت کی اسکی اور یہ کفر ہے اور یہ بھی ہے کہ فلاح پانیوالے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے اولئک ھم المفلحون پس کیا کہیگا تو اسکے حق میں جو کہتے ہیں انکو اولئک ھم الخاسرون اور یہ بھی ہے کہ ثنا کی ہے حق تعالی نے انکی اپنے کلام شریف میں بہت سی کہ فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تا قول اسکے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا پس کیا اعتقاد ہے تیرا انکے حق میں جو انکو برا کہتے ہیں اور لعنت کرتے ہیں انکو اور ان آیتوں میں یہ مضمون بھی ہے کہ صحابہ آپسمیں محبت و مہربانی رکھتے تھے اور کفار پر دشوار اور سختی کرنیوالے تھے پس جو کوئی صحابہ کو آپسمیں دشمنی رکھنے والے اور لعنت جاننے منکر قرآن کا ہے اور جو کوئی ساتھ انکے بغض اور غصہ کرے انھیں آیتوں میں اسپر اطلاق کفر کا آیا ہے کہ فرمایا لیغیظ بھم الکفار یعنے تاکہ غصے میں لاوے اللہ بسبب انکے کافروں کو یعنے کافر انپر غصہ کرتے ہیں یہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نے ما لا بد میں لکھا ہے اور بعد اسکے لکھا ہے کہ صحابہ حاملان وحی اور ناقلان قرآن ہیں جو کوئی منکر صحابہ کا ہو ایمان ساتھ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کے اسکو ممکن نہیں ہے اور آخر آیہ میں ہے اسکا بھی کہ جو کہتے ہیں کہ

کہ صحابہ حضرت کے وقت میں فوج اسامہ میں تھے بعد آنحضرت کی وفات کے یہ بد دین ہو گئے اسلیے کہ وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا انہیں کے لیے ہوتا ہے کہ جو مرتے دم تک ایمان اور عمل صالح
رہیں والعیاذ باللہ جہل کی نسبت باری تعالی کے لازم آتا ہے اور یہ بھی ہے کہ جنہنے مخلفین کو اعراب میں سے دعوت طرف جہاد کے کی باتفاق اہل سنت کے
ابوبکر ہیں اور شیعہ کو گنجائش انکار کی ہے نہیں کما لا یخفی فرمایا اللہ تعالی نے قل للمخلفین من الاعراب تا قول اپنے کے وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نے کہا ہے کہ خلافت صدیق رض کی قرآن میں اس آیۃ سے ثابت ہوتی ہے اور روگردانی کرنیوالا انکی دعوت
قبول کرنے سے عذاب دیا جاویگا ساتھ عذاب الیم کے پس کیا حال ہوگا اسکا جو طعن کرے انکو اور نسبت کفر کے کرے اور یہ بھی ہے کہ بہشتی ہونا انکا نصوص قطعیہ
سے ثابت ہے فرمایا اللہ تعالی نے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح تا قول اپنے کے وکلا وعد اللہ الحسنی پس انکار انکے بہشتی ہونیکا لازم
کرنیوالا انکار نصوص کا ہے اور یہ کفر ہے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی علماء سے قرآن کے ایسے مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہیں رکھتا وہ کافر جاحد ہے اور دوسری مرتبہ میں ایک
تو انہیں سے رد صریح ہے مثل رد کرنے اہل جاہلیت کے قرآن کو اور ایک انہیں سے رد غیر صریح ہے مانند سند پکڑنے کے ساتھ ایسی تاویل کے کہ اجماع کیا ہے اہل حق نے
اسکے بطلان پر مانند سند پکڑنے باطنیہ کے تو سکے اور یہ دونوں قسمیں رد کی کفر ہیں بالاجماع اور اسمیں شک نہیں کہ شیعہ رد کرتے ہیں قرآن و حدیث کو ساتھ
اسی قسم اخیر رد کے پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہ بھی ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ رض کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہیں سبب رفع درجات کا
جانتے ہیں وہ صرف استحلال معصیت کفر ہی ہو جاتا ہے کہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنیں اور اللہ تعالی تو حضرت ابوبکر رض کی شان میں فرماوے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ
یقول لصاحبہ لا تحزن پس حبیب اللہ انکی یار ہیں اور جان نثاری کا حال بہ نسبت حضرت کے بیان فرماوے دیکھنا چاہیے کہ انکے برا کہنے والے خبیثوں کا کیا حال ہوگا اور فرمایا
اللہ تعالی نے ولا یأتل اولوا الفضل منکم اور یہ صاحب فضل ابوبکر ہیں باتفاق اہل سنت کے پس منکر انکے فضل کا صریح رد کرتا ہے قرآن عظیم کو اور فرمایا اللہ
تعالی نے وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی یہ آیۃ بھی ابوبکر رض کی شان میں ہے اور علی رض کی شان میں نہیں ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے
اگر شان نزول کو کوئی دیکھے تو تفسیر لوجہ احسن یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوے وہ مستحق رحمت و رضوان ہے یا مستحق لعنت و خذلان
اگر کوئی شیعہ کہے کہ شرح عقائد نسفی میں منقول ہے کہ کافر کہنا بسبب برا کہنے شیخین کے ہے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرق اسلامیہ میں گنا ہے اور اسیطرح
صاحب مواقف نے اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بھی نہیں مناسب جانتے اہل قبلہ کے کافر کہنے کو پس جو کافر کہتے ہیں شیعہ کو قول انکا موافق سلف اہل سنت کے
نہیں ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسے کہ عبد اللہ بن ... کو اشتباہ ہوا بیچ اطباق یدین کے نماز میں اور علی مرتضی رض کو بیچ بیع امہات اولاد کے
اور بعض شیعہ ائمہ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم میں واسطے جنبی کے وغیر ذلک نظیریں اسکی بہت ہیں گویا کہ نظر ان بزرگوں کی اوپر اہل قبلہ ہونے انکے
گئی اور اوپر ... کلمہ کہنے شیعہ کے التفات کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی رض کی مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اوٹھے اور کہا کہ کیونکر قتال کریں ہم
انسے حالانکہ فرمایا آنحضرت نے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ کہا ابوبکر نے کہ میں قتال کرونگا انسے کہ جو فرق کرینگے درمیان نماز اور زکوۃ
کے پھر حضرت عمر نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ کھولدیا اللہ نے سینہ ابوبکر رض کا قتال کے لیے پس جانا میں نے کہ یہی حق ہے یا ان بزرگوں نے انکی ضمیروں کے حق میں فرمایا ہو
کہ وہ ایسے خبیث نہوں جیسے اس وقت کے ہیں چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ میں لکھا ہے قلت وھذا فی حق الرافضۃ والخارجۃ
فی زماننا فانہم یعتقدون کفر اکثر اکابر الصحابۃ فضلا عن سائر اہل السنۃ والجماعۃ فہم کفرۃ بالاجماع
بلا نزاع انتہی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ میں غور کرنا چاہیے کہ انسے کیا ثابت ہوتا ہے کفر انکا یا ایمان عن عویم بن ساعدۃ
انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منہم وزراء وانصارا واصہارا فمن سبہم
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا روایت کی یہ محاملی اور طبرانی اور حاکم نے

وعن علیؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سیاتی من بعدی قوم یقال لھم الرفضۃ فان ادرکتھم فاقتلھم فانھم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ ما العلامۃ فیھم قال یفرطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف

نقل کی یہ دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی کی میں ہے و ذلک انھم یسبون ابا بکر و عمر و من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس

اور اسیطرح منقول ہے انسؓ سے اور عیاض انصاری اور جابر اور حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس اور فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نے

ومن ابغضھم فقد ابغضنی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ اور روایت کی ابن عساکر نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال حب ابی بکر و عمر ایمان و بغضھما کفر اور روایت کی عبد اللہ بن احمد نے انسؓ سے بطریق مرفوع کے انی لا رجو لامتی فی حبھم

لابی بکر و عمر ما ارجو لھم فی قول لا الہ الا اللہ اور انکے بغض کا حال یہی پایا جاتا ہے انکی محبت کے حال سے اسلیے کہ دونوں نقیض ہیں پس بغض انکا کفر ہوگا اور

یہی ہے کہ تکفیر مومنین کی کفر ہے اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسیکو کافر کہے یا کہے عدو اللہ اور وہ ایسا ہو وسے نہیں تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر

پس جو صحابہ کا قطعی ہے پس کافر کہنا انکا رجوع کریگا اُسکے کہنے والے کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اعلیٰ شیوخ مسلم سے ہیں کہ اگر کوئی کسیکو رسول خدا

صلی اللہ علیہ سلم کے اصحاب میں سے ناقص کہے پس جان کہ بلاشبہ وہ زندیق ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ قرآن حق ہے اور رسول حق ہے اور جو کچھ لیکر آئے ہیں رسول

وہ حق ہے اور ہمیں روایت کیا یہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنے عیب لگایا انکو ان سے ارادہ کیا باطل کرنے کتاب و سنت کا پس اُلٹا عیب اسکو لگیگا اور حکم زندقہ

اور ضلالت کا اسپر راست و درست آویگا اور سہل بن عبداللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اسنے انکے اصحاب کی اور محیط میں

ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہیں جائز ہے نماز پیچھے رافضیوں کے اسلیے کہ وہ منکر ہیں خلافت صدیق رضؓ کے اور اسیطرح ہے کتاب اصل محمد بن حسن کی ہے اور

خلاصہ میں ہے من انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر اور مرغینانی میں ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچھے صاحب ہوا اور بدعت کے اور نہیں جائز ہے پیچھے رافضیوں کے الخ کہا قاضی نے

شفا میں کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے من ابغض الصحابۃ وسبھم فلیس لہ فی فیئ المسلمین حق اور یہی کہا من غاظہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ

وسلم فھو کافر قال اللہ تعالیٰ لیغیظ بھم الکفار اور قاضی ابوبکر باقلانی نے نقل اسیکے کہا اور یہی نے امام اعظم سے نقل اسکے نقل کیا ظاہر

ہے کہ فقہاء حنفیہ نے اخذ کیا ہے قول کافر کہنے شیعہ کا امام اعظم سے اور امام اعظم دانا ترین ہیں روافض کے حال کے اسلیے کہ وہ کوفی ہیں اور کوفہ منبع ہے رفض کا

ہے پس جب امام اعظم نے تکفیر منکر امامۃ صدیق کی کی تو پس تکفیر انکی لعنت کرنیوالے کی انکے نزدیک بطریق اولیٰ ہوگی مگر یہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا نفی اورت

اجماع کو کہیں اور منکر اجماع کا کافر ہے چنانچہ مشہور ہے اصولیوں کے نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنے برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ سلم کے اصحاب میں سے ابوبکر کو

یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو مارا قول اپنے کے فان قال کانوا علی ضلال او کفر قتل تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی ملا احمد کے قول سے ارتداد انکا سمجھا جاتا ہے اور سوا

ان دلیلوں کے اور بہت دلیلیں ہیں انکے کفر کی بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا سو بطلبی بھائی مسلمانوں کی خیرخواہی کے لیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی

اس فرقہ خبیثہ کی معلوم ہو جاوے اور انکے کید سے بچتے رہیں اور اپنا عقیدہ خراب نکریں اور انسے ملاپ چلاپ کبھی نکریں اور انقطاع کریں اور شتہ نکریں یا آمیزش اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق

الٰہی رفیق ہو انکے فضائل کی آئیں حدیثیں دیکھکر تو وہ توبہ کرے اللھم اھدنا الصراط المستقیم آمین یا رب العالمین پس اگر ثابت ہوا کہ ایک تم میں سے خرچ کرے راہ خدا

میں مانند کوہ احد کے سونا نہ پہونچے ثواب کو ثواب ایک مد کا انکی کا اور نہ آدھے مد کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فٹ مد نام ایک پیمانہ کا ہے کہ قریب سیر بھر کے ہے انمیں

جو وغیرہ تقسیم میں اور اتنا ثواب انکو ملتا تھا بسبب خوش نیتی اور خوشدلی و وفاداری انکی کے اور اس سبب سے کہ انکا مال طیب ہوتا تھا اور کم ہوتا تھا اور حاجتیں بہت

ہوتی تھیں باوجود اسکے جو اللہ کی محبت میں خالص نیت سے دیتے تھے ایسا ثواب پاتے تھے اور یہ حال تو انکے صدقہ دینے کا تھا پس دیکھنا چاہیے کہ کیا کچھ

ثواب ملتا ہوگا انکی مجاہدی کا اور نثار کرنے جانوں کا راہ خدا میں آگے رسول خدا کے اور ابتداء حدیث میں معلوم ہوا کہ یہ حدیث خاص صحابہ کبار کے حق میں فرمائی لیکن جاتا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہی برا کہنے ان لوگوں کو جو سے کہ سبقت لیگئے ہیں اسلام میں اور فضل میں کہ واجب ہے تعظیم انکی
اور روایت کیا علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا لا تسبوا اصحاب محمد فلمقام احدهم ساعة خير من عمل احدكم عمره
اور روایت کی عقیلی نے ضعفا میں کہ فرمایا آنحضرت نے ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا وانصارا واصهارا وسياتي قوم يسبونهم ويستنقصونهم
فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم وعن ابی بردة عن ابيه قال رفع يعني النبي صلى الله عليه وسلم راسه الى السماء
وكان كثيرا مما يرفع راسه الى السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتى السماء ما توعد وانا امنة لاصحابي فاذا ذهبت
انا اتى اصحابي ما يوعدون واصحابي امنة لامتي فاذا ذهب اصحابي اتى امتي ما يوعدون رواه مسلم
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہ ابو موسی اشعری ہیں کہا انکے باپ نے کہ اوٹھایا یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف
آسمان کے اور تھے حضرت بہت اوٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے یعنے بجہت انتظار وحی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہیں آسمان کے لیے پس
جس وقت کہ جاتے رہینگے ستارے ف ع کہ شامل ہیں انکو پھٹنا آسمان کا اور مرجانا جاتے رہنے ستارون کے سے تکویر اور بیکار اور منعدم ہونا انکا ہی جیسا کہ فرمایا اذا
الشمس كورت واذا النجوم انكدرت ترجمہ آویگی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہی اور تقدیر کی گئی اسکے لیے یعنے پھٹنا اور لپیٹا جانا روز قیامت کے جیسے کہ فرمایا اذا
السماء انفطرت واذا السماء انشقت اور میں سبب امن کا ہوں اپنے اصحاب کے لیے پس جبکہ جاؤنگا میں اس عالم سے آویگی میرے اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہیں یعنے فتنے اور
لڑائیاں اور اختلاف اور مرتد ہو جانا بعضے اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہیں میری امت کے لیے پس جبکہ جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وہ وعدہ
دیے جاتے ہیں نقل کیا اسکو مسلم نے ف ع یعنے جاتے رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قائم ہونی آپس او واقع ہونا فتنوں اور بدعتوں اور حوادث کا اشارہ ہے
اسمین طرف آنے شر کے وقت جاتے رہنے اہل خیر کے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ تھے تو بیان کر دیتے تھے انکے لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتے تھے آپس میں
پس جب وفات پائی حضرت نے خود رائے ہو گئے لوگ اور مختلف ہوئیں خواہشیں نفسانی ہر ایک صحابی کہ سند پکڑتے تھے ہر امر میں آنحضرت کے ساتھ قول و فعل یا دلالت
حال کے پس جبکہ مفقود ہوئے صحابہ کم ہوئے انوار اور قوی ہوئیں تاریکیاں اور ایسے ہی حال آسمان کا ہی وقت جاتے رہنے ستارون کے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نے
اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتي على الناس
زمان فيغزو فئام من الناس فيقولون هل فيكم من صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم ياتي على الناس
زمان فيغزو فئام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم ياتي على الناس
زمان فيغزو فئام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح
لهم متفق عليه وفي رواية لمسلم قال ياتي على الناس زمان يبعث منهم البعث فيقولون انظروا هل تجدون فيكم
احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل فيفتح لهم ثم يبعث البعث الثاني فيقولون هل فيهم
من رای اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيوجد فيفتح لهم ثم يبعث البعث الثالث فيقال انظروا هل ترون فيهم من رای من رای
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم يكون البعث الرابع فيقال انظروا هل ترون فيهم احدا رای من رای احدا رای اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل فيفتح له اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہینگے جہاد کرنیوالے اپنی جماعت
سے یعنے آپس میں کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہینگے ہاں یعنے ہی

دینگے کہ ہان [illegible] ہم مین وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرتؐ کے پس کہولا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگے اُسپر یعنے بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پھر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگونمین سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ
شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تابعین ہین تم مین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے پھر آویگا لوگون
پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اُسکے کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب
پیغمبر خدا صلعم کے یعنے تبع تابعین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے ف ع اس حدیث مین معجزہ ہی آنحضرتؐ کا اور فضیلت اُنکے اصحاب کی اور تابعین کی
اور تبع تابعین کی یعنے قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آئندہ مین صراحۃً مذکور ہی ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ بھیجا جاویگا یعنے اُسمین لوگون مین سے لشکر پس کہینگے لشکر کے لوگ دیکھو آیا پاتے ہو اپنے مین کسیکو اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سے پس فتح کیجاویگی بسبب اُنکے یعنے اُن اصحابی کی برکت سے پھر بھیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنے دوسرے
وقت مین اور جماعت کیطرف پس کہینگے کہ آیا ہی اُنمین وہ شخص کہ دیکھا ہو آنحضرتؐ کے اصحاب کو ف ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تابعین مین دیکھنا اصحاب کا کافی ہی
جیسیکہ صحابہ مین دیکھنا آنحضرتؐ کا معتبر ہی اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکھنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت طول ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی روایت مین گذرا
مگر ہو کہ یہان دیکھنا ساتھ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے پھر بھیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکھو آیا پاتے ہو اُنمین اُس شخص کو کہ دیکھا ہو جسنے
اُسکو کہ دیکھا ہی اُسنے آنحضرت کے یارون کو پھر ہوگا بھیجنا چوتھے لشکر کا یعنے چوتھی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو اُنمین کسیکو کہ دیکھا ہو اُسکو کہ دیکھا ہو
کسیکو کہ دیکھا ہو اُسنے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اُسکے ف ح اور ایک نسخہ مین لھم ہی بدلے لہ کے یعنے واسطے اُنکے
بہ برکت اُسکے اور اس حدیث مین چار قرن مذکور ہوئے اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بھی بیچ حدیث خیر القرون کے
چار درجے مذکور ہوئے ہین اور چونکہ اہل خیر نادر تھے چوتھے قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتون مین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کے اور قلت ہونی
اور فساد کے اُنمین پس صحیح مسلم مین عائشہ سے ہی بطریق مرفوع کے خَيْرُ النَّاسِ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے
بطریق مرفوع کے خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ لَا خَيْرَ فِيهِمْ **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ
وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری کے قرن میرا ہی یعنے اصحاب میرے پھر بہترین امت کے وہ لوگ ہین کہ متصل اُنکے ہین یعنے تابعین پھر
وہ لوگ کہ متصل ہین اُنکے یعنے تبع تابعین ف ع قرن ہر زمانہ کے لوگ اور وہ مقدار توسط کی ہی عمر اہل زمانہ کے لیا گیا ہی یہ لفظ اقتران سے یعنی گویا وہ ایسی مقدار
ہی کہ نزدیک ہوتے ہین اُسمین اُس زمانہ کے لوگ اپنی عمرون مین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ اسی برس
کا اور بعضون نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہی کہ منضبط اور معتبر اُسمین کچھ کوئی عدد معین زمانہ سے نہین ہی پس قرن آنحضرتؐ کا صحابہ ہین اور تھی مدت
اُنکی وقت رسالت سے تا آخر مرنے صحابہ کے ایکسو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سو سے قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا وہانسے لیکر قریب دو سو برس تک اور اُس وقت
مین ظاہر ہوئین بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین نئی اور سر اُٹھائے فلاسفہ نے اور کھولین زبانین معتزلہ نے اور امتحان کیئے گئے اہل علم ساتھ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر
ہوگئے احوال اور بہت پہلے اختلافات اور نقص ہونے لگے احکام سنت کے روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پھر تحقیق بعد ان تین قرن کے ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگے اور حال یہ کہ نہین طلب کیجاویگی اُنسے گواہی ف آپ کے اس فرمانے سے معلوم ہوتا ہی کہ گواہی دینی پہلے طلب کئے جانیسے بُری ہی لیکن اس کے خلاف آئی ہی ایک حدیث مین کہ

بہترین گواہون کا وہ شخص ہی کہ گواہی دے پہلے اسکے کہ طلب کیجاوے اُس سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونون حدیثون کے یہ ہی کہ گواہی دینی پہلے طلب

کے بُری اس جگہ ہی کہ معلوم ہو گواہ ہونا اُسکا اسلیے کہ وہان گواہی دینی پہلے طلب کے ضائع اور مجہول ہی غرض پر اور اچھی اُس جگہ ہی کہ معلوم نہین گواہ ہونا اُسکا

خبر دیتا ہی کہ مین گواہ ہون تا وقت طلب گواہی کے قاضی کے پاس آکر گواہی دی یا مراد حدیث گواہی دینے کی پہلے طلب کے مبالغہ ہی بیچ ادا کرنے گواہی کے اور جلدی

قبول کرنے کے بعد طلب کئے جانیکے جیسیکہ کہتے ہین کہ اچھا وہ شخص ہی کہ پہلے سوال کے دے یا مراد اُسکے قبول اُس چیز کا کہ اہل شہادت نہ ہو یا محمول ہی جھوٹی گواہی پر یا بیچ

حقوق بندون کے ہی اور اچھی اللہ تعالی کے حقوق مین ہی وہی جب ہی کہ معلوم ہو اُسکے چھپانے مین ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد شہادت سے یہان قسم کھانا ہی یعنے قسم جھوٹی کھاوینگے

پہلے اسکے کہ کوئی اُنکو قسم دے اور قسم اُنسے طلب کیجاوے جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی اور خیانت کرینگے اور امین نہ ہونگے یعنے اُنپر اعتماد نہ کیا جاویگا امین ف ح اور مراد

یہ ہی کہ خیانت اُنکی ظاہر و فاش ہوگی کہ اصلاً محل امانت نہونگے اور اگر کبھی واقع کچھ تھوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین رکھتی اور نذر مانینگے اور وفا نہ کرینگے

ف ع اور یہ برا کرینگے اسکے ترک کی خلاف نیکون کے کہ اُنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ

مُسْتَطِيرًا اور پیدا ہوگا اُنمین موٹاپا ف ح لفظ سِمن ساتھ زیر سین اور زبر میم کے فربہی کے سبب بہت کھانے اور پینے اور تنعم اور ترفہ کے پیدا ہوگی نہ یہ کہ خلقی

اور طبعی ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد فربہی سے فربہی حال مین ہی یعنے تکبر کرینگے اور دعوے کرینگے اس چیز کا کہ نہین ہی اُنمین قسم کمال و شرف سے اور بعضون نے

کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہی اور کہا تورپشتی نے کہ یہ کنایہ غفلت سے اور قلت اہتمام سے ہی ساتھ امر دین کے اسلیے کہ غالب فربہون پر یہ ہی

کہ نہین اہتمام کرتے اسکا کہ معاصی مین ڈالین نفسون کو بلکہ بڑی ہمت اُنکے حظوظ نفسانی اور سونا ہی اور شرح مسلم مین ہی کہ کہا علما نے کہ فربہی مذموم وہ ہی

کہ قصد کرکر حاصل کرے اور جو کہ خلقی ہی وہ اُنمین نہین داخل اور ظاہر ہو گئے اس سے معنے اس آیت کے اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِينَ اور ایک روایت مین ہی اور قسم کھاوینگے

اور قسم دلائے جاوینگے یعنے قسمین کھاوینگے بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین اُبو ہریرہ سے یون آیا ہی کہ پیچھے اُنکے

آوینگے ایک قوم کہ دوست رکھے گی فربہی کو ف ح اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی قسم سے اُسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اُسکی اُسکی گواہی کی

پر مقصود بیان کرنا حرص اور بے پروائی اُسکی کا ہی امور دین مین بسبب حرص کے ایسی بے پروائی امور دین کی ہوگی کہ کبھی وہ کریگا اور کبھی یہ **الفصل الثانی**

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهٗ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ

فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ

سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ

الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهٗ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم کرو میرے

یارون کی یعنے حالت زندگی اور موت مین اسلیے کہ وہ بہترین اور برگزیدہ تمہارے ہین ای امت ف ح اور کیون کر نہون کہ صاحب ملازمت اور حاضر

درگاہ رسالت کے اور تربیت یافتہ علم و عمل اُنکے کے ہین یعنی اُنمین سے جنھون نے کہ ملازمت اور صحبت نہین کی دیکھنے والے جمال با کمال اُنکے کے ہین شیخ ابو طالب

مکی رح نے کہا کہ ایک نظر سے کہ جمال مصطفے پر پڑے ایسا کچھ حاصل ہوتا تھا اور کشود کار ہوتا تھا کہ اور ون کو چلون اور خلوتون مین نہ میسر تھا اور ایمان عیانی اور یقین

شہودی جو اُنکے لیے ہی کسی کو وہان شرکت نہین ہی پھر وہ لوگ کہ نزدیک ہین یعنے تابعین پھر وہ لوگ کہ نزدیک ہین ف ح یعنے تبع تابعین یعنی وہ بہترین ہین اور صلاحیت

غالب اُس زمانہ مین اور اُس زمانہ کے لوگون مین صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تھی اور مستولی حال اُنکے علم کے ساتھ عدالت کے ہی اور سبب عدم ہونیکا ان اوصاف کا

ترجمہ پھیر ظاہر اور شائع ہوگا جھوٹ اور خیانت دنیا میں ف ع اشارہ ہے طرف ظہور اور شیوع بدعتوں اور خواہشوں نفسانی کے کہ اگرچہ حدوث بعضے ان امور کا مانند قدر اور اعتزال اور ارجا کی اور آخر ان قرون میں ہے ولیکن ظہور اور شیوع انکا بعد انکے ہوا ترجمہ یہان تک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاویگا اور قسم نہیں دیا جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہیں طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگے اسکو بیچون بیچ بہشت کا یعنے چاہیے کہ بیچون بیچ بہشت مین رہے کہ بہتر بیچ جگہون بہشت کا ہے پس چاہیے کہ لازم پکڑے جماعت کو ف ع یعنے سواد اعظم کو اور اس چیز کو کہ اسپر جمہور ہین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے اور متابعت انکی کرے پس داخل ہو اسمین محبت انکی اور اکرام انکا ترجمہ اسواسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کے ہے یعنے جو کہ خود رائے ہے اور متابعت جماعت کی نہیں کرتا اور شیطان دو شخصون سے دور ہے اور ہرگز نہ بیٹھے مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے اسلیے کہ شیطان تیسرا ان تین شخصون کا ہے کہ مرد اور عورت اور شیطان ہین پس ضرور ہے کہ بہکا دیگا انکو نوعیکہ اور جسکو خوش کرے نیکی اسکی اور غمگین کرے اسکو بدی اسکی پس وہ مومن ہے ف ح ع یعنے علامت مومن کامل کے یہ ہے کہ نیکی کرنے سے خوش ہو اگر بدی وجود میں آوے غمگین اور ناخوش ہووے اور کہا ہے علما نے کہ یہ نشان زندگی دل کا ہے اور منافق جو ایمان قیامت پر نہیں رکھتا برابر ہے اسکے نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ (نہیں برابر نیکی اور نہ بدی ۱۲) اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفید چھوٹی ہوئی ہے لیکن حاشیہ مین لکھا ہے النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ

وعن جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگیگی آگ اس مسلمان کو کہ دیکھا ہے مجھکو یا دیکھا ہے اسکو کہ دیکھا ہے مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع یعنے اور مرا اسلام پر پس اس تقدیر پر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت مین ہے لیکن صحابی اور تابعی اور مسلمان وہ کہ اسلام پر مرا اور یہ سواے مخبر صادق کے اور خوش خبری دینے انکے ساتھ اسکے معلوم نہین ہے اسی جہت سے مخصوص ہوئی وہ جماعت کہ انکو مبشر کہتے ہین اور چونکہ پایا نہ آنحضرت کو وہ لوگ کہ بعد حضرت کے ہوئے اور محروم ہیں جناب کی خدمت سے اور روایت اصحاب سے انکی تسلی کے لیے فرمایا طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کی یہ احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور ابن حبان نے اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کی یہ احمد نے بھی انس سے

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میرے کے تین بار مکرر فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے یعنے یاد نہ کرو انکو سواے تعظیم و توقیر کے اور ادا کرو حق صحبت انکی کا ساتھ میرے نہ پکڑنا اور نہ کرنا انکو مانند نشانہ کے بعد میرے کہ ڈالو انکی طرف تیر بدگوئی و عیب گوئی کی پس جو شخص کہ دوست رکھتا ہے انکو پس سبب دوست رکھنے میرے کے انکو دوست رکھتا ہے انکو یا یہ معنی ہین کہ بسبب دوست رکھنے اسکے کے مجھکو دوست رکھتا ہے انکو اور یہ مناسب تر ہے ساتھ قول اسکے کے اور جو شخص کہ دشمن رکھتا ہے انکو پس بسبب دشمنی میرے کے دشمن رکھتا ہے انکو ف ع حاصل یہ کہ دوست رکھتا ہے انکو اسلیے کہ وہ دوست رکھتا ہے مجھکو اور دشمن رکھتا ہے انکو اسلیے کہ وہ دشمن رکھتا ہے مجھکو عیاذا باللہ منہ پس حق ہے بسبب اسکے قول اس شخص کا کہ کہتا ہے کہ جسنے برا کہا انکو پس واجب القتل ہوا دنیا مین جیسے کہ اوپر گذرا مذہب مالکیہ کا اور کہا ہے علما نے کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہ ہے کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کرے طرف متعلقوں اسکے کے پس نشان محبت حق جل وعلا کا محبت رسول اللہ کی ہے اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہے اور اسیطرح سمجھ لے اسکو تا اور جو شخص کہ ایذا دے انکو پس تحقیق اسنے ایذا دی مجھکو یعنے حکما اور جو شخص کہ ایذا دے مجھکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دے خدا کو پس نزدیک ہے کہ پکڑیگا خدا اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ

حدیث غریب ہے ف ع یعنی عذاب کیا جاویگا اسکو دنیا میں یا آخرت میں شاید کہ نکالی گئی یہ حدیث اس قول اللہ تعالی کے سے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا
فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ
فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَہَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اصحاب میرے کی درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہے طعام میں نہیں سنورتا کھانا مگر ساتھ نمک
کے کہا حسن بصری نے یعنی بعد بیان اس حدیث کے پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنوریں ہم ف ح یعنی حال ہمارا یہ حسرت کھاتے ہیں اوپر گذرنے
بعضے صحابہ کے باوجود یکہ انکے زمانہ میں وجود صحابہ کا تھا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس میں تھا ہو نکین کیونکر سنورتے ہیں ہم انکے کلام سے اور روایتوں سے اور
معرفت مقامات اور حالات انکے سے اور انکے اخلاق و صفات کی پیروی کرنے سے اسلئے کہ اعتبار ان چیزوں کا ہے نہ ذاتوں انکے کا ترجمہ نقل کی یہ بغوی نے شرح
السنۃ میں ف ع یعنی اپنی اسناد سے اور سیطرح روایت کیا اسکو ابویعلی نے اپنی مسند میں انس سے مرفوع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یعنی ابوموسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی اصحاب میں سے میرے کہ مرے کسی زمین میں مگر کہ اوٹھایا جاویگا وہ قبر سے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا اس زمین کے لوگوں کا بہشت کی طرف اور
سبب روشنی کا ہوگا انکے لیے یعنی ہادی ہوگا انکا روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ
ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سر اسکا یہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کے اسمیں ذکر صحابہ کا ہے اور مصابیح میں اسی باب میں ذکر کی ہے اور مولف نے ذکر اسکا وہاں
مناسب دیکھا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ
فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم ان لوگوں
کو کہ برا کہتے ہیں میرے صحابیوں کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع ح اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ لعنت انکی پھرتی ہے اونھیں کی طرف
اسلیے کہ وہ اہل شر و فتنہ ہیں اور صحابہ اہل خیر سے کہ مستحق ہیں دعا و رحمت کے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کریں نہ ذات پر تو قریب با احتیاط ہو
ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور ایسی ہی خطیب نے اور روایت کی ہے ابن عدی نے ابن عائشہ سے مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُھُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ اور حدیث مرفوع میں ہے
یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُّسَمَّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ اور ایک روایت میں ہے وینتحلون حب اھل البیت
وَلَیْسُوْا کَذٰلِکَ وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنَّھُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یہ روایت صواعق محرقہ میں ہے اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنے روافض کے بعضے صحابہ کو اور برا
کہنے خوارج کے بعض اہل بیت کو یہ ہے کہ جب منقطع ہوئے انسے اعمال انکے سبب نیکی کے تو چاہا اللہ تعالی نے کہ ہمیشہ رہے انکے لیے ثواب واسطے بڑے درجے
ملنے جنت کے اور انکے دشمنوں کو عذاب شدید ہو **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ
اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَّلِکُلٍّ نُّوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ
مِّمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ
فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پوچھا میں نے
اپنے پروردگار سے اختلاف صحابہ اپنے سے پیچھے میرے یعنی یہ جو اختلاف کرینگے آپسمیں فروع شرائع میں بعد میرے اسمیں کیا حکمت ہے پس وحی کی اللہ تعالی نے

میری کہا محمدؐ یا شبہہ اصحاب تیرے نزدیک میرے بمنزلہ ستاروں کے ہیں آسمان میں ف ع یعنے بیچ ظاہر کرنے ہدایت اور باطل کرنے ضلالت کے مانند ستاروں کے ہیں کہ جیسے ستاروں سے راہ بر و بحر کی معلوم ہو جاتی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ یعنے ساتھ ستاروں کے وے راہ پاتے ہیں ویسے ہی انسے راہ حق معلوم ہوتی ہے اور بری راہ باطل ہوتی ہے ترجمہ یعنے اُن ستاروں میں سے قوی تر اور روشن تر ہیں بعض سے اور واسطے ہر ایک کے نور ہے یعنے اور اسیطرح واسطے ہر ایک کے اصحاب میں سے نور ہے بقدر استعداد اُسکی کے پس جس شخص نے کہا کچھ اس چیز سے کہ وہ اس چیز میں اختلافات لینے سے بیچ مسائل علم و فقہ کے پس ع نزدیک میرے ہدایت پر ہیں ف ع اور اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف ہونا رحمت ہے امت کے لیے کہا طیبی نے کہ مراد اس سے اختلاف فروع میں ہے نہ اصول میں جیسا کہ دلالت کرتا ہے اس پر قول حضرت کا فہو عندی علیٰ ہدی کہا سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد وہ اختلاف ہے کہ دین میں ہو اور نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہیں اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنے بعضے صحابہ کے بعض سے خلافت و امارت میں کہتا ہوں میں کہ ظاہر یہ ہے کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کے سے تھا کہ صادر ہوا ہر ایک کے اجتہاد سے نہ غرض دنیوی سے کہ صادر ہوتا ہے خط نفسانی سے پس اختلاف بادشاہوں کا ساتھ تھا ترجمہ کہا عمرؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستاروں کے ہیں یعنے پس پیروی کرو تم اُن میں سے کسی کی یا اکثر کی اگرچہ میسر ہو پس ساتھ جس کسی کے اُنمیں سے پیروی کروگے راہ پاؤگے نقل کی یہ رزین نے ف ع ح جیسا کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے وکل نور پس ہدایت بقدر علم و فقہ کے ہے کہ نزدیک اُسکے ہے باوجود تفاوت مراتب اُسکے اور اس معنے سے کوئی صحابی خالی نہیں بالضرور علم شریعت و دین کا اُسکے پاس ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کے کلام کیا ہے علماء نے چنانچہ ابن حجر نے تقریر طویل لکھی ہے اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف واہی ہے بلکہ ذکر کیا ابن حزم سے کہ یہ موضوع باطل ہے لیکن ذکر کیا بیہقی سے کہ اُسنے کہا کہ حدیث مسلم سے بعض معنے اسکے سمجھے جاتے ہیں اور مراد حدیث مسلم سے یہ حدیث آنحضرتؐ کی ہے النُّجُومُ أَمَنَةُ السَّمَاءِ

باب مناقب ابی بکر

یہ باب ہے مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابو سعید خدری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالے لوگوں میں سے مجھپر اور بہت خرچ کرنیوالے اُنمیں سے بیچ اپنی صحبت میں یعنے دوام ملازمت اپنی بیچ ع تحصیل کے نفس کے میری خدمت میں اور اپنے مال میں یعنے خرچ کرنے مال اپنے میں میری راہ میں ابوبکرؓ ہیں ع نزدیک بخاری کے ابابکر واقع ہوا ہے اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا میں البتہ ابوبکر کو ایسا دوست ولیکن برادری کیطرح مسلمانی کے ہے اور محبت اُسکی باقی اور ثابت ہے ف ح خلیل خلت سے ہے ساتھ پیش خ کے یہ معنی صداقت و محبت متخلل کے یعنے در آنیوالے اندر قلب محب کے کہ داعی ہے طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کے یعنے اگر روا ہوتا مجھکو کہ پکڑوں میں کوئی دوست خلق میں سے باین صفت کہ محبت اُسکی میرے دل کے اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میرے سر پر تو ابوبکر کو ایسا دوست پکڑتا میں کہ لائق و قابل اس صفت کے ہے ولیکن نہیں ہے میرے لیے محبوب باین صفت مگر حق سبحانہ و تعالیٰ ہے کہ رکھا میں خلق کو اوپر ظاہر دل میرے کے ہے اور آگاہ نہیں میرے سر پر سواے حق تعالیٰ کے یا خلیل خلت سے ہے ساتھ زبر خ کے یعنے حاجت کے یعنے اگر پکڑتا میں کوئی دوست کہ رجوع کرتا میں اُسکی طرف اپنی حاجتوں میں اور اعتماد کرتا میں اُسپر اپنے مہمات میں تو ابوبکر کو پکڑتا میں ولیکن اعتماد میرا تمام امور میں اور رجوع میری تمام احوال میں اللہ ہی کیطرف ہے اور وہی ہے ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنے اقرب اور انسب ہیں ساتھ سیاق حدیث کے ولیکن محدثین نے حکم کیا ہے کہ معنے اول اولیٰ و احریٰ ہیں فافہم ترجمہ نہ باقی چھوڑی جاوے مسجد میں کوئی کھڑکی یا روزن دیوار میں مگر کھڑکی کہ ابوبکر کی کہ دیوار میں ہے ف ح خوخہ ساتھ زبر دو خ معجمہ کے اور واو ساکن کے درمیان انکے روزن کہ چھوڑا جاوے دیوار میں تا روشنی گھر میں آوے یعنے روشندان اور بعضوں نے کہا کھڑکی کو کہتے ہیں اور بیچ گھر ملے ہوئے مسجد شریف سے تھے اُنمیں کھڑکیاں تھیں کہ اُنمیں سے مسجد شریف میں آتے تھے یا روزن تھے کہ اُنمیں سے مسجد میں نگاہ کرتے تھے کہ آنحضرت مسجد میں آئے یا نہیں پس حکم فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تمام کھڑکیاں یا روزن بند کر دیے جاویں مگر کھڑکی یا روزن ابوبکر کا از راہ تکریم و تفضیل اُنکے کے کھلا رہے اور یہ تھا آخر

خطبہ میں آنحضرت نے پڑھا کہ اسمیں کنایہ ہے ساتھ خلافت صدیق کے اور روکنا گفتگو اور وکلا اس باب میں رجب لوگون نے کلام کیا اس باب میں تو فرمایا حضرت نے کہ میں نے یہ کلام
اپنی طرف سے نہیں کہا ہے مگر بامر خدا تعالی عز وجل کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عمر رضہ نے درخواست کی کہ اپنی دیوار میں ایک روزن چھوڑ دیں تا کہ دیکھ لیا کرین آنحضرت کو اسوقت کہ آوین
مسجد میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہ چھوڑیں اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کے ہو اور ایک روایت میں یون ہے کہ اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست کسیکو سواے رب اپنے کے تو البتہ پکڑتا میں
ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ شرح صحیح بخاری کے کہا کہ آئی ہیں اس باب میں حدیثیں بطرق متعددہ
کہ ظاہر میں مخالف معلوم ہوتی ہیں اس حدیث مذکور کے کہ ابوبکر رضہ کے باب میں آئی ہے ازانجملہ حدیث سعد بن ابی وقاص رض کی کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بند کرنے
دروازون کے کہ جانب مسجد کے تھے مگر دروازہ علی رض کا کھلا رکھا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نے اور اسناد اسکی قوی ہے اور روایت کی طبرانی نے اوسط میں
ساتھ نقل ثقات کے کہ صحابہ جمع ہوئے اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نے ساتھ بند کرنے اصحاب کے دروازون کے اور کھلا رکھا دروازہ علی رض کا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ میں نے نہیں
بند کیے ہیں اور نہ کھلا رکھا ہے بلکہ خدا نے بند کیے اور کھلا رکھا اور میں حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنے دروازون کے سوائے دروازہ علی کے اور اسیطرح روایت کی
احمد اور نسائی نے ابن عباس اور ابن عمر سے کہا شیخ ابن حجر نے کہ ہر ایک ان حدیثون میں سے لائق حجت کے ہے خصوصاً کہ قوت پائی ہے بعض نے انمیں سے ساتھ بعض کے
اور کہا ابن حجر نے کہ ابن جوزی نے حکم کیا ہے اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہے علی رض کی شان میں ساتھ موضوع ہونے کے اور کلام کیا ہے اسکے بعض طرق میں بسبب مخالف ہونے اسکے
کے حدیثون صحیحہ سے کہ وارد ہوئی ہیں ابوبکر رض کی شان میں اور کہا کہ وضع کیا ہے اسکو روافض نے انکے مقابلہ میں اور رد کیا شیخ ابن حجر نے ابن جوزی پر بیچ حکم کرنے اسکے
ساتھ موضوع ہونے اس حدیث کے بمجرد توہم معارضہ اسکے کے ساتھ حدیث ابوبکر کے اور کہا کہ حدیث علی رض کے طرق کثیرہ ہیں بعضی انمیں سے حد صحت کو پہونچی ہیں اور بعضے
مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان حدیث علی رض اور اس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہے ابوبکر کی شان میں نہیں ہے اور وجہ توفیق کی یہ ہے کہ حکم ساتھ بند کرنے اور دروازون کے اور کھلے
رہنے دروازہ علی رض کے اول مرتبہ میں تھا وقت بنانے مسجد کے اور تھا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کے کہ جاتے تھے اور نکلتے تھے اسمیں سے اور رخصت کیا ہو بجا ہے
آنحضرت نے کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد میں کوئی اجنبی مگر میں اور تو اور حکم ساتھ بند کرنے کھڑکیون کے سوائے کھڑکی ابوبکر کے آخر امر میں تھا آنحضرت کے مرض میں کہ باقی رہے
تھے آنحضرت کی وفات میں تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہے کہ وارد ہوا ہے کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نے ساتھ بند کرنے دروازون کے سوائے دروازہ علی کے آئے
حمزہ بن عبد المطلب یعنی اسکے کہ ظاہر ہوا آنسے امتثال امر میں کچھ توقف اور آنکی آنکھین دکھتی تھیں اور پانی جاتا تھا آنسے اور کہا یا رسول اللہ باہر نکال دیا آپ نے اپنے چچا
کو اور رہا اپنے چچا کے بیٹے کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اے چچا میرے حکم کیا گیا میں ساتھ اسکے اور مجھکو اسمیں کچھ اختیار نہیں پس ذکر کرنے حمزہ کے سے اس قصہ میں جانا گیا
کہ یہ مقدم تھا اسلیے کہ حمزہ غزوہ احد میں شہید ہوئے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست لیکن ابوبکر میرے
بھائی ہیں اور یار میرے ف ح اور احمد کی روایت میں ہے اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابو یعلی کے مسند میں ہے ابن عباس سے ابوبکر صاحبي ومونسي
في الغار سدوا كل خوخة في المسجد غير خوخة ابي بكر کہا ابو حاتم نے کہ بیچ قول حضرت صلعم کے سدوا الخ دلیل ہے اوپر قطع طمع تمام لوگون کے خلافت سے سوائے ابی بکر کے
اور تحقیق دوست پکڑا ہے اللہ نے تمہارے صاحب کو یہ عبارت ہے آنکی ذات شریف سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح پہلی حدیث سے دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالی
کو معلوم ہوا اور اس حدیث سے دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت میں صادق ہے مرتبہ محبوبیت کو پہونچتا ہے یحبہم ویحبونہ مے
ہر کرا در عشق صادق دل مدہ ست ، ہر برش معشوق عاشق آمدہ ست ، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تھے اور حبیب اسکو کہتے ہیں کہ مرتبہ محبوبیت کو پہنچے
اور بعض محققین خلت کو اعلی اخص کہتے ہیں اور آنحضرت کو جامع کہتے ہیں درمیان مرتبہ محبت اور خلت کے اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور اکمل کہتے ہیں

خلافت ابو بکر ہیں سے کذا قال الغزالی اور یہ حدیث بظاہر دلیل ہے اسپر کہ ابوبکر افضل صحابہ ہیں **وعن** عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه ادعي لي ابا بكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل انا ولا ويابى الله والمؤمنون الا ابا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي انا اولى بدل انا ولا اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں کہ بلاؤ واسطے میرے ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہے اور بلاؤ اپنے بھائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کروں میں نامہ کے لکھنے کا اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکھنے کے اور ڈرتا ہوں یہ کہ کہے کہنے والا کہ میں مستحق ہوں واسطے خلافت کے حالانکہ نہیں ہے وہ مستحق خلافت کا اور جو دابی بکر کے اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہیں چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ کتاب حمیدی کے واقع ہوا ہے کہ انا اولی بجائے انا ولا کے یعنی میں لائق تر ہوں ساتھ خلافت کے اور نہیں مستحق ہے اسکا غیر میرا **ف ع** اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ روایت اجود ہے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابوبکر کے بعد آنحضرت کے اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتے ہیں حضرت علی رض کی خلافت پر اور وصیت کرنیکا انکے حق میں محض باطل ہے کچھ اصل اسکی نہیں باتفاق مسلمانوں کے اول جو جھٹلایا انکو علی رض نے جھٹلایا ہے جسوقت کہ پوچھی گئی کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ نہیں وہ قرآن میں فرمایا علی رض نے کہ نہیں میرے پاس مگر اس صحیفہ میں الخ اور اگر انکے پاس نص ہوتی تو فرماتے ہے **وعن** جبير بن مطعم قال اتت النبي صلى الله عليه وسلم امراة فكلمته في شيء فامرها ان ترجع اليه قالت يا رسول الله ارايت ان جئت ولم اجدك كانها تريد الموت قال فان لم تجديني فاتي ابا بكر متفق عليه اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کے پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز میں یعنی کچھ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت نے اس عورت کو کہ اور وقت آوے طرف آنحضرت کے یعنی تاکہ دیویں اسکو کچھ یا جواب دیں اسکی بات کا کہا اس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو اگر آؤں اور نہ پاؤں آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اسکا دور تھا مدینہ سے کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی تھی ساتھ نپانے آنحضرت کے انکی موت کو **ف ح** ظاہر یہ عورت آنحضرت کے ایام وفات کے قریب آئی تھی فرمایا آنحضرت نے پس اگر نپاوے تو مجھکو پس آ تو ابوبکر کے پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ح ع** ظاہر اس حدیث سے اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت کے لیکن نص قطعی نہیں ہے اور باوجود اسکے دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت منقبت انکے کے اور جمہور علما اسپر ہیں کہ نص قطعی خلیفہ کرنے پر کسی جانب سے نہیں ہے اور صحت خلافت ابی بکر رض کی باجماع صحابہ کے ہے اور شیخ ابن ہمام نے مسایرہ میں دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہے اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا بیچا ایک اعرابی نے آنحضرت کے ہاتھ کچھ اونٹ وعدے پر پس کہا حضرت علی رض نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ انسے کہ اگر آؤں میں اور پاؤں آپکو وقت انتقال کے تو کون ادا کریگا قیمت انکی فرمایا ادا کریگا تجھکو ابوبکر پس پھر آیا وہ اعرابی علی کے پاس اور خبر دی انکو پس کہا علی نے کہ پھر جا اور پوچھ انسے کہ اگر آؤں میں ابوبکر کے پاس وقت انتقال انکے تو کون ادا کریگا اسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کے پاس اور پوچھا آپ سے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجھکو عمر پس کہا علی نے کہ پوچھ عمر کے بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجھکو عثمان پس کہا علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ انسے کہ اگر آؤں میں عثمان کے پاس وقت انتقال انکے تو کون ادا کریگا اسکو پس پوچھا اعرابی نے آنحضرت سے کہ جب مرجاوے ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مرسکے تو مر جا روایت کی یہ سہیل نے اپنے معجم میں **وعن** عمرو بن العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم بعثه على جيش ذات السلاسل قال فاتيته فقلت اي الناس احب اليك قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة ان يجعلني في اخرهم متفق عليه اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا انکو امیر کرکر اوپر ایک لشکر کے ذات السلاسل کو بھیجا تھا کہ نام اک جگہ ہے کہا ہے پس آیا میں آنحضرت کے پاس یعنی پہلے سفر کے یا بعد اسکے پس کہا میں نے آنحضرت سے کہ کون محبوب تر ہے طرف آپکے **ف ح ع** یعنی انلوگوں سے کہ موجود ہیں آپ کے زمانہ میں مرادین

اُنسے لشکر واسطے دریافت لیسلیے ہی کہ سبب انکے سوال کا یہ تھا کہ جب انکو لشکر کا امیر کرکے بھیجا تو انکے یہ بجنسکے انکی ملک کے لیے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا ساتھ دو سو مرد کے انصار
و مہاجرین میں سے کہ ابو بکر و عمر بھی انمین تھے لیکن امامت عمرو ہی کرتے رہے پس فتح ہوئی مسلمانون کی اور کافر بھاگ گئے اسوقت عمرو بن العاص کے خیال میں آیا کہ میں معظم ہوں تب
میں لشکر کہ میرے ساتھ انکو بھیجا پس جب پھر آئے سوا آنحضرت سے یہ پوچھا آنحضرت نے ایسا جواب دیا کہ طمع انکی منقطع ہو گئی لیکن موید ہی احتمال اول کو کہ مراد عام آنحضرت
کی اہل خانہ میں تھے جواب حضرت کا ت کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبت ہیں لوگون کیطرف میری عورتون میں سے کہا میں نے مردون میں سے یعنی سوال میرا اُنسے ہی یا تقدیر یہ ہے کہ مردون
میں سے کون ہیں محبوب ہی طرف تمہارے کہا فرمایا باپ اسکا یعنی ابو بکر کہا میں نے پھر کون بہت محبوب ہی فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نے اور مردون کو یعنی بعد اور سوالون میرے چند مرتبہ
خاموش ہو امیں یعنی اس سوال سے بسبب خوف اسکے کہ گردانیں آپ مجھکو بیچ آخر لوگون کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے یعنی مطلق یا آخر ان لوگون کے کہ پوچھون میں انکو اگر
پوچھا میں اسے **وعن** محمد بن الحنفیۃ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر
قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ البخاری اور روایت ہی
محمد بن حنفیہ سے کہ بیٹے ہیں علی کے غیر فاطمہ رضہ سے کہ کہا کہا میں نے واسطے باپ اپنے کے کہ علی ہیں کون لوگون میں سے بہتر ہی بعد آنحضرت کے کہا علی نے ابو بکر بہتر ہیں کہا میں نے
پھر کون ہی کہا عمر اور ڈرا میں کہ کہیں عثمان یعنی نہ پوچھا میں نے کہ بعد عمر کے کون بہتر ہی بخوف اسکے کہ عثمان کو افضل فرمائیں گے پس عنوان سوال سے عدول کر کے یون
کہا میں نے کہ پھر تم بہتر ہو کہا علی رضہ نے کہ نہیں ہون میں مگر ایک مرد مسلمانون میں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع یہ انھون نے از راہ تواضع کے فرمایا والا وقت
اس سوال کے سب لوگون سے وہ بہتر تھے اسلیے کہ یہ ذکر عثمان کے قتل ہونے کے بعد کا ہی **وعن** ابن عمر قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینہم رواہ
البخاری وفی روایۃ لابی داود قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر
ثم عمر ثم عثمان رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ برابر نہیں کرتے تھے ہم ساتھ
ابی بکر کے کسیکو یعنی صحابہ میں سے بلکہ انکو فضیلت دیتے تھے اورون پر پھر ساتھ عمر کے برابر نہیں کرتے کسیکو پھر ساتھ عثمان کے پھر چھوڑ دیتے تھے ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہیں
فضیلت دیتے ہم درمیان انکے ایک کو دوسرے پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع مراد اسمیں تفضیل دینا مثل انکا ہی کہ اسطرح کے صحابہ کو اسمیں تفضیل نہ دیتے تھے ایک کو
دوسرے پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعۃ الرضوان اور تمام علماء صحابہ افضل ہیں اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان صحابہ کے مراد ہی اور رای پر اہل بیت اس وقت افضل ہیں اُنسے اور حکم
انکا مغایر ہی انکے پس نہیں وارد ہو گا اعتراض بسبب نفی کرنے کے علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کے کہ حمزہ اور عباس ہیں رضی اللہ عنہم اور کہا مظہر نے کہ مراد
ابن عمر کی بڑے اور مسن ہیں اصحاب میں سے کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتے انسے آنحضرت اور حضرت علی رضہ آنحضرت کے زمانہ میں جوان نو عمر تھے والا انکی فضیلت کا
بعد ان کے کوئی منکر نہیں اور یہ بھی ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کے بے شبہہ جیسے کہ اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان اور علماء صحابہ کو فضیلت ہی اورون پر
تا اور بیچ روایت ابی داود کے ہی کہ کہا ابن عمر نے تھے ہم کہتے اس حال میں کہ آنحضرت زندہ تھے بہتر امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کے ابو بکر ہیں پھر عمر پھر
عثمان رضی اللہ عنہم **ف** ح اور امام احمد ابن عمر سے لائے ہیں کہ کہا تھے ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کے جانتے بہتر لوگون کا ابو بکر کو پھر عمر کو اور کہا البتہ علی کو عطا
دی گئی ہیں تین خصلتیں کہ اگر ایک ان تین میں سے میرے لیے ہو تو بہتر جانون میں دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہی نکاح کر دیا آنحضرت نے انسے اپنی بیٹی کا کہ
فاطمہ ہیں اور حاصل ہوئی آنحضرت کے لیے انسے اولاد اور بند کیے دروازے سبکے سواے دروازہ علی کے اور دیا انکو نیزہ اپنا روز خیبر کے اور نسائی نے روایت کی کہ لوگ کہنے
لگے ابن عمر کہا کہتے ہیں بیچ حق عثمان و علی کے پس بیان کی یہ حدیث بعد اسکے کہا مت پوچھ حال علی رضہ کا اور قیاس نہ کرو کسیکو ان پر بند کیے دروازے
سبکے سواے دروازہ انکے کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ما لاحدٍ عندنا یدٌ الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر فان لہ عندنا یدًا یکافیہ اللہ بہا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احدٍ
قط ما نفعنی مال ابی بکر ولو کنت متخذًا خلیلًا لاتخذت ابا بکر خلیلًا الا وان صاحبکم خلیل اللہ
رواہ الترمذی روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کسی کے لیے نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلا دیا ہم نے اسکا
یعنے جو لائق تھا زیادہ سوائے ابوبکر کے پس تحقیق ابوبکر کے لیے نزدیک ہمارے نعمت یعنی کی ہے کہ بدلہ دیگا اسکو خدا تعالے عوض اس نعمت کے دن قیامت کے
ف ع یعنے بدلہ کامل کہا بعضوں نے کہ مراد ید سے نعمت ہے اور وہ مال ہے اور نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی میں صرف کیے اور احتمال ہے کہ مراد
اس نعمت ید سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسا کہ اشارہ ہے اسکی طرف اس آیت میں وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی الی آخرہ اور نہیں نفع دیا مجھکو کسی کے
مال نے مانند مال ابی بکر کے ف ح کہ جو کچھ گھر میں رکھتے تھے خدمت بابرکت میں لے آئے اور گھر میں کچھ نہ چھوڑا اور ذو الخلال ساتھ زیر خ کے لقب ابی بکر کا ہے کہ
جب تمام مال اللہ خدا میں صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجائے تکموں کے خلال یعنے کانٹے لگائے ت اور اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست جانی
آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہے اور سوائے خدا کے دوست حقیقی نہیں رکھتا نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کتاب ریاض الصالحین میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہیں
نفع دیا مجھکو کسی مال نے کبھی اسقدر کہ نفع دیا مجھکو مال ابی بکر نے پس روئے ابوبکر اور کہا کہ نہیں میں اور مال میرا مگر ملک آپکی اور موافقات میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے
نہیں ہے مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میرے لیے مال ابی بکر سے اور تھے آنحضرتؐ حکم کرتے ابوبکر کے مال میں جیسا کہ حکم کرتے اپنے مال میں اور آیا ہے کہ خرچ کیے ابوبکر نے
آنحضرتؐ پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتے ہیں کہ اسلام لائے ابوبکر اس حال میں کہ انکے لیے چالیس ہزار درہم تھے سب خرچ کیا آنحضرتؐ کے عہد میں فی سبیل
اللہ اور عروہ سے ہے کہ کہا آزاد کروائے ابوبکر نے سات بردے کہ عذاب کیے جاتے تھے اللہ کی راہ میں انمیں سے بلال اور عامر بن فہیرہ تھے وعن عمر قال ابو بکر
سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر
سردار ہمارے ہیں یعنے نسب وحسب میں اور افضل ہمارے ہیں یعنے عمل میں اور ذکر نے بھلائیوں میں اور بہت پیارے ہمارے ہیں طرف رسول خدا صلعم کے نقل کی یہ ترمذی
نے وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن
عمر سے کہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا واسطے ابی بکر کے کہ تو یار اور مصاحب میرا ہے غار میں اور یار ومصاحب میرا ہے حوض پر نقل کی یہ ترمذی نے ف
ع یعنے دنیا اور آخرت میں یار وہمراہی میرا ہے اور دعا لیا کہ یار غار جو کہتے ہیں اسی جگہ سے کہتے ہیں اور مراد غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ قریب مکہ کے ہے آنحضرت ہجرت کیا اور اس میں
جا کر چھپے تھے اور یہی مراد ہے اس آیت میں ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا پس معنے یہ ہیں کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہے
کہ اللہ نے تیری یاری پر گواہی دی اسلیے کہ اجماع ہے مفسروں کا کہ مراد صاحب سے اس آیت میں ابوبکر ہی ہیں اسلیے کہا ہے علما نے کہ جو کوئی انکار کرے صحبت
ابوبکر کا وہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ اسنے انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنے صحبت غیر انکے کے مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کے وعن عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیہم ابو بکر ان یؤمہم غیرہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے واسطے اس قوم کے کہ انمیں ابوبکر ہوں یہ کہ امامت کرے اسقوم کی غیر ابوبکر
کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع اور اسیکے حکم میں ہے وہ شخص کہ افضل قوم غیر کا ہو اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ ابوبکر افضل ہیں صحابہ سے
پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا انکا خلافت کے لیے اور نہیں لائق ہے مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونے فاضل کے چنانچہ اسلیے سیدنا علی
نے فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نے تمکو دین ہمارے میں یعنے امام کیا نماز میں کون ہے کہ پیچھے ڈالے تمکو دنیا ہمارے میں یعنے خلافت میں وعن عمر قال
امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق ووافق ذلک عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان

سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرؓ سے کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تصدق کریں ہم یعنے راہ خدا میں کچھ مال صرف کریں ہم اور موافق ہوا یہ حکم کرنا آنحضرتؐ کا ساتھ تصدق کے یعنے کرنے تصدق کے نزدیک میرے مال کثیر کو یعنے اتفاقاً اُسوقت میں بہت سا مال میرے پاس تھا پس کہا میں نے کہ آج کے دن سبقت لیجاؤنگا میں ابوبکرؓ سے اس امر خیر میں اگر کبھی سبقت لیجانا میرا اُنپر آیا کیا یعنے دونوں میں سے کہا عمرؓ نے پس لایا میں آدھا مال اپنا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کسقدر رہا یا رکھا تو نے اپنے اہل عیال کے لیے پس کہا میں نے کہ باقی چھوڑا میں نے اپنے اہل عیال کے سبب مانند اسکے کہ لایا ہوں میں یعنے آدھا لایا ہوں میں آدھا باقی رکھا اور لائے ابوبکرؓ جو کچھ کہ تھا اُنکے پاس **ف ح** اور یہاں ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضاً آدھا مال عمرؓ کا زیادہ تھا اُس چیز سے کہ ابوبکر لائے لیکن چونکہ جو کچھ رکھتے تھے سب لے آئے فضیلت انکی عمرؓ پر باقی رہی جیسے کہ حدیث میں آیا ہی افضل الصدقة جهد المقل پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے ابوبکر کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل عیال کے لیے پس کہا ابوبکرؓ نے کہ باقی چھوڑا ہی میں نے انکے لیے خدا کو اور رسول خدا کو **ف ح** یعنے خدا اور رسول کی رضا چھوڑی ہی یا یہ معنے ہیں کہ کچھ مال میں سے باقی نہیں چھوڑا میں نے فضل خدا کا اور برا قیمت اسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی اُنکے لیے بس ہی اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تھا آدھے مال عمرؓ کے سے تو کچھ شبہہ نہیں ہی انکی افضلیت میں اور اگر کم بھی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تھا ت کہا میں نے کہ سبقت نہیں لیجا سکتے تا میں ابوبکرؓ پر ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف ح** یعنے آج کہ باوجود موجود ہونے سبب سبقت کے سبقت نہ لیجا سکا میں تو جانتا ہوں کہ ہرگز اُنپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا دونوں کے لیے ما بینکما کما بین کلمتیکما یعنے فرق درمیان تمھارے بیچ فضل کے ایسا ہی کہ جیسا درمیان قول تمھارے کے ہی کہ مذکور ہوا **وَعَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ ابوبکرؓ حاضر ہوئے آنحضرتؐ کے پاس پس فرمایا آنحضرتؐ نے انکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سے پس اسروز نام رکھے گئے یعنے لقب دیئے گئے ابوبکرؓ عتیق نقل کی یہ ترمذی نے **ف ش ح** وجہ تسمیہ عتیق کی اور بھی علما نے بیان کی ہیں کہ عتیق بمعنے حسن و جمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کے بھی آتا ہی لیکن حدیث میں صریح آگیا ہی کہ عتیق بمعنے آزاد کیئے گئے آگ سے ہی اور ایسی ہی اور روایت میں آیا ہی قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اور نام انکا عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتویں نسب میں جاکر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں ملتا ہی اور حاضر ہوئے یہ آنحضرتؐ کے ساتھ تمام مشاہد میں اور نہیں جدا ہوئے آنحضرت سے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور مردوں میں اول یہی اسلام لائے ہیں اور تھے یہ سفید رنگ دبلے سفیدی رخساروں کی خوبصورت دھسی ہوئی آنکھیں بلند پیشانی اور انکے ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہیں یہ بات کسی صحابی کے سوا حاصل نہیں ہوئی اور پیدایش انکی مکہ میں ہی سال فیل کے دو برس اور چار مہینے بعد اور مرے مدینہ میں منگل کی رات بائیسویں تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری میں درمیان مغرب اور عشا کے اور عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی اور وصیت کی تھی یہ کہ غسل دیں انکو بیوی انکی اسما بنت عمیس غسل دیا انکو اسما نے اور نماز پڑھی اُنپر عمر بن الخطاب نے اور ہی خلافت انکی دو برس اور چار مہینے اور روایت کی اُنسے خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے اور نہیں روایت کی گئی اُنسے حدیث مگر تھوڑی بسبب قلت مدت انکی کے بعد آنحضرتؐ کے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اول اُن شخصوں کا ہوں کہ پھٹیگی اُنسے زمین یعنے قبروں سے جو لوگ اُٹھینگے اُنمیں سے اول میں ہی اُٹھونگا بعد میرے ابوبکر بعد انکے عمرؓ کہ ایک حجرے میں حضرت کے ساتھ مدفون ہیں پھر آؤنگا میں بقیع کے

مدفونون کے پاس آئیگا پس اُٹھائے وہ جمع کیجاوینگے ساتھ میرے پھر انتظار کرون میں اہل مکہ کا یہان تک جمع کیا جاونگا میں بیچ انمین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے درمیان اہل مکہ اور مدینہ کے محشر قیامت میں حضرتؐ انتظار کرینگے اہل مکہ کا بقیع میں ہونگے یہان تک جمع پھر متوجہ ہونگے طرف محشر کے کہ وہ زمین شام کی ہے پس جمع ہونگے وہان ساتھ تمام خلائق کے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَاَخَذَ بِيَدِي فَاَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِي فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا **ف** ح اور یہ شب معراج میں تھا یا اور وقت کہ بہشت میں جاتے تھے آپ پس دکھایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اُس سے امت میری پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ دوست رکھتا ہون میں کاشکے ہوتا میں ساتھ آپکے تا دیکھتا میں طرف اُس دروازہ کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے آگاہ ہوا ے ابوبکر کہ تو اول اُن شخصون کا ہے کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت میں سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنے پس دیکھیگا تو دروازہ اُسکا اور داخل ہوگا سب کے پہلے یا یہ مراد ہے کہ بہشت کے دروازہ دیکھنے کی کیا آرزو کرتا ہے تو تیرے لیے ایسی چیز ہے کہ اعلیٰ ور افضل ہے اس سے اور وہ درانا تیرا ہے ساتھ میرے بہشت میں لیکن اسمین دلیل ہے اسپر کہ ابوبکر افضل ہے امت میں اِلا کا ہیکو سبقت کرتے آپ سے بیچ دخول جنت کے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهُ اَبُوبَكْرٍ فَبَكَى فَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ اَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ اَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَيْهِ قَالَ وَاللهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى اَدْخُلَ قَبْلَكَ فَاِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ اَصَابَنِي دُونَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَهُ فِي حِجْرِهِ فَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوبَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ يَنْتَبِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي فَتَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَاَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا نُؤَدِّي زَكٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِي اَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْاِسْلَامِ اِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَيٌّ رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہے عمرؓ سے کہ ذکر کیے گئے اُنکے نزدیک ابوبکر پس روئے عمر اور کہا دوست رکھتا ہون میں کاشکے عمل میرے تمام عمر مانند عمل ابی بکر کے ہوتے بیچ ایکدن کے دونون عمر اُنکے سے یعنے بیچ زمانہ حیات آنحضرتؐ کے یا مانند عمل ایکرات اُنکے ہوتا راتون اُنکی سے یعنے بیچ اوقات حیات آنحضرت کے اپیرات ابوبکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اور ہجرت کی اُسمین ابوبکر نے ساتھ آنحضرتؐ کے طرف غار کے پس جبکہ پہونچے آنحضرت ابوبکرؓ طرف غار کے یعنے اور چاہا آنحضرت نے جانا اُسمین کہا ابوبکرؓ نے قسم ہے خدا کی نہ داخل ہو تم غار میں یہان تک کہ داخل ہون مین پہلے آپکے اسلیے کہ اگر ہو اُسمین کچھ یعنے موذی چیز قسم قسم حشرات الارض سے مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کے تو پہونچے مجکو ضرر اُسکا نہ آپکو پس داخل ہوئے ابوبکرؓ غار مین پہلے آنحضرت کے پس جھاڑا اُسکو ابوبکر نے اور پائے بیچ ایک جانب غار کے کئی سوراخ پس پھاڑا ابوبکر نے تہ بند اپنا اور بند کیا سوراخون کو تہ بند کے چیتھڑون سے اور باقی رہے اُن سوراخون مین سے دو سوراخ پس دیدیا اُنمین دونون پاؤن اپنے مانند لقمہ کے منہ مین یعنے جبکہ تہ بند مین سے کچھ اُن سوراخون کے اندر بند کرنیکو نہ بچا تو دونون پاؤن اپنے ادنے تا کہیں کوئی موذی جانور نکل نہ آئے پھر کہا ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کو کہ آئیے پس داخل ہوئے آنحضرتؐ اور رکھا سر مبارک اپنا گود میں ابوبکر کے اور آرام کیا **ف** ع پس سونا عالم کا عبادت ہے جیسے کہ سونا ظالم کا عبادت ہے ساتھ دو اعتبارون مختلف کے **ت** پس کاٹنے لگے ابوبکر کو بیچ پاؤن اپنے کے سوراخ سے یعنے سانپنے کاٹا

اسکے پاؤنمین اور بیٹا ابی بکر واسطے خوف اسکے کہ جاگ اٹھینگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گرے آنسو ابو بکرؓ کے پیغمبر خدا صلعم کے چہرہ مبارک پر یعنے پس بیدار ہوئے
اور دیکھا رونا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکرؓ نے کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تمپر مان باپ میرے پس ڈالا آب دہن
مبارک آنحضرت نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتے تھے اُسکو ابو بکر یعنے درد و ایذا پھر رجوع کیا اثر زہر نے ابو بکر پر اور ہوا ہی سبب موت ابی بکر کا
ف ح آخر عمر مین کہ سانپ کے زہر کے اثر سے مرے پس حاصل ہوئی اُنکے لیے شہادة فی سبیل اللہ اسحالت مین کہ رفیق تھے آنحضرت کے وہ مین اور ویسا ہی
تھا کہ جیسے حضرت کو بیچ خیبر کے بکری مین زہر دیا تھا اور وقت وفات کے اُسکا اثر ظاہر ہوا تھا اور اُنکے پر دن ابی بکر کا کہ آرزو رکھتا ہون کہ عمل
تمام عمر میرے کے مثل عمل اُس روز کے ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نے مرتد ہوئے بعضے عرب کے اور کہا کہ نہین دینگے ہم زکوٰة ف
ح یہ کہنا بطور انکار کے تھا کہ منکر ہوئے وجوب کے تھے یا ترک کیا اُسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوٰة مین گذر چکی ہی کہا بعضے علما ہمارے نے کہ جسکو کہا جاوے
کہ ادا کر زکوٰة اور وہ کہے نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہی پس کہا ابو بکر نے اگر نہ دینگے مجکو رسی اونٹ کے پانون باندھنے کی البتہ جہاد کرونگا مین اُنپر یعنے اُسکے
لینے پر یا بسبب دینا اُسکے کے ف ح مراد عقال سے بیچ حدیث کے زیسے رسی ہی کہ باندھا جاتا ہی اُس سے اونٹ جو لیا جاتا ہی زکوٰة مین اسلیے کہ اونٹ کے مالک پر
سپرد کرنا اُونٹ کا ہی اور واقع ہوتا ہی قبض ساتھ باندھنے کے اور بعضون نے کہا عقال کو ہ یکسالہ اونٹ یا بکری کے عقال کے دونون معنے آئے ہین اور مشہور
معنی اول ہین یعنے رسی مذکور اور قاموس بمعنے ثانی کے لیا ہی اور کہا کہ یہی مراد ساتھ قول ابی بکرؓ کے لَو مَنَعُونِي عِقَالًا اور ایک روایت مین عناقاً یعنی بالا
ہی بمعنے بکری کے بچہ کے کہ پورا برس نہ گذرا ہو پس کہا مین نے ای خلیفہ رسول اللہ کے موافقت اور الفت کرو لوگون سے اور نرمی کرو ساتھ اُنکے پس کہا مجکو آیا تو
شجاع اور قوی اور شدید غصہ والا تھا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہو گیا اسلام مین یعنے ایام اسلام مین اور بیچ احکام اُسکے کے ف ح حضرت ابو بکرؓ نے
نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکرؓ کی ہی باوجود یکہ آیا ہی کہ حضرت علیؓ بھی ساتھ عمرؓ کے شریک تھے اس رائے
مین لیکن کچھ خیال نہ کیا انہون نے اسکا تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنے پس نہین پہنچ سکتے ہین ہم طرف یقین کے پس ضرور ہی
ہمارے لیے خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہو سے دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمرؓ

یہ باب ہی بیچ بیان مناقب عمرؓ کے ف ح مناقب عمرؓ کے بہت ہین اور بس ہی اُنکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالیٰ نے
دین کی بسبب اُنکے ساتھ قبول کرنے دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے اعلیٰ اور افضل یہ ہی کہ الہام کیے جاتے تھے ساتھ صواب کے اور ڈالا جاتا تھا
اُنکے دل مین حق اور موافق پڑتی تھی رائے اُنکی ساتھ وحی اور کتاب کے اور ہی اُنکی دلیل حقیت خلافت صدیقؓ ہی جیسے کہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل
حقانیت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نے مجاہد سے کہا تھے عمرؓ ہی عقل سے کہتے ایک بات پس نازل ہوتا ساتھ اُسکے قرآن اور
ابن عساکر علی مرتضیٰؓ سے لایا ہی کہ قرآن ایک رائے عمرؓ کی رائے مین سے ہی اور ابن عمر سے لایا ہی مرفوعاً کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہیں لوگ ایک بات یا ایک
چیز مین اور کہی عمرؓ اُسمین مگر کہ اوترے قرآن ساتھ مانند اس چیز کے کہ کہے عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفاء اور کہا کہ موافقات عمرؓ کی زیادہ بیس سے ذکر کیے
ہین علماء نے اور میں یعنے شیخ عبد الحق رح نے شرح مین اُنکو ذکر کیا ہی وہان دیکھنا چاہیے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ أَحَدٌ فِي أُمَّتِي فَإِنَّهُ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے الہام کیے گئے بیچ اُن لوگون کے کہ تھے پہلے تمسے امتون مین سے ف ح لفظ محدث
ساتھ زبر دال مشدد و یہ معنے ملہم کے ہی گویا ساتھ اُسکے بات کہا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایہ اور مجمع البحار مین کہا محدث شخص کہ
ڈالی جاتی ہی اُسکے دل مین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتھ اُسکے ساتھ حدس و فراست ایمان کے مخصوص کرتا ہی حق تعالیٰ ساتھ اُسکے جسکو چاہتا ہی ۱۰

اپنے سندوں میں سے اور بعضوں نے کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کرے ساتھ ایک چیز کے صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہی ساتھ اُسکے اور بعضوں نے کہا کہ کلام کرتے ہیں
ساتھ اُسکے ملائکہ اور ایک روایت میں مکلمون ساتھ تشدید لام کے بجاے محدثون کے آیا ہی پس اگر ہو میری امت میں کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** مقصود شک و تردد نہیں وجود محدث کے اس امت میں نہیں ہی اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتوں کی ہی اور جبکہ اگلی امتوں میں
موجود ہوں تو اس امت میں بطریق اولی ہونگے بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہی جیسے کہ کہتے ہیں کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا میں ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص
فلانی کا ہی ساتھ کمال دوستی کے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ
نِسْوَۃٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یُکَلِّمْنَہٗ وَیَسْتَکْثِرْنَہٗ عَالِیَۃً اَصْوَاتُہُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ فَقَالَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ
فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ
نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْهٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطٰنُ
سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ زَادَ الْبَرْقَانِیُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَضْحَکَکَ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا پروانگی مانگی عمرؓ نے واسطے درانیکی آنحضرت کے پاس اور آنحضرت کے پاس تھیں کتنی ایک عورتیں قریش میں سے کہ کلام
کرتی تھیں آنحضرت سے مراد عورتوں سے ازواج مطہرات ہیں کہ نفقہ طلب کرتی تھیں آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تھیں بہ نسبت اُسکے کہ آنحضرت اُنکو پہنچاتے تھے
درحالیکہ بلند تھیں آوازیں اُن عورتوں کی **ف ع** احتمال ہی کہ یہ بلند کرنا آواز کا ہو پہلی نہی کی بلند کرنے آواز کے سے اوپر آواز نبی صلعم کے اور احتمال ہی کہ بلندی آواز انکی کی ہوئی
ہو بسبب اجتماع انکے کے آوازیں یہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد ہو بلند تھا آنحضرت کی آواز سے کہتا ہوں میں کچھ نہیں ہی کلام میں دلیل اسپر کہ آوازیں انکی آنحضرت کی آواز سے بلند تھیں
تاکہ وارد ہو اشکال ساتھ قول اللہ تعالی کے یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ بلکہ مراد یہ ہی کہ انھوں نے اس حالت میں بخلاف عادت
آوازیں اپنی کے بلند کیں تھیں آوازیں اپنے کلام کرنے میں ساتھ آنحضرت کے باعتماد حسن خلق آپ کے **ت** پس جبکہ اذن چاہا عمرؓ نے اور چاہا داخل آنا اوٹھیں وہ عورتیں
اور دوڑیں طرف پردہ کے یعنے تاکہ چھپیں پس داخل ہوئے عمرؓ اسحالت میں کہ آنحضرت ہنستے تھے یعنے مسکراتے تھے بسبب اوٹھنے اور بھاگنے عورتوں کے پس
کہا عمرؓ نے کہ ہمیشہ ہنساوے اللہ دانت آپکے **ف ع** یعنے ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہی آپکے دانتوں کے کھلنے کا و لیکن بالضرور کچھ سبب ہی اسکا اور ظاہر ہوا ہی
کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیے مجھکو اسپر **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا میں نے ان عورتوں سے کہ تھیں میرے پاس اور غوغا کرتی تھیں پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سے ہوئیں
پردہ میں یعنے تیرے ڈر سے کہا عمرؓ نے یعنے خطاب کرکے ان عورتوں کو کہ اے دشمنو اپنی جانوں کے آیا ہیبت رکھتے ہو اور ڈرتے ہو مجھسے اور ہیبت نہیں رکھتیں تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا عورتوں نے کہ ہاں تو ہے میں ہم کہتے ہیں کہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہی **ف** یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہی اور ملا علی رح نے عکس اسکے لکھا ہی یعنے تو بد کلام
اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہیں جیسے کہ خبر دی اللہ سبحانہ نے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ فرمایا وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اور کلام کر اور نہ التفات کر انکے جواب کی طرف اے بیٹے خطاب کے قسم اس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہی ہرگز نہیں
ملتا تجھسے شیطان اسحالت میں کہ تو چلنے والا ہوتا ہی راہ میں مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ میں غیر راہ تیری کے **ف ع** اور تیرے ساتھ ایک جگہ میں جمع نہیں ہو سکتا اور تیرے سامنے
نہیں ٹھہر سکتا جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ شیطان بھاگتا ہی عمر کے سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر فے کے اور تشدید جیم کے راہ کشادہ کو یا مراد یہ ہی کہ باآنکہ راہ کشادہ ہوتی
ہی اور ہو سکتا ہی کہ آسکے ایک جانب سے گذر جاوے لیکن باوجود اسکے خوف و ہیبت تیری نہیں چھوڑتی اُسکو کہ اُسطرف آوے یا مراد فج سے یہاں راہ مطلق ہی **ت** نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے اور کہا حمیدی نے یعنے اپنی جامع میں بین الصحیحین میں یہ زیادہ کیا برقانی نے بعد قول انکے کہ یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپکو **ف** برقانی ساتھ زبر با اور زیر

اُسکے کہ اور بعضون نے ساتھ پیش کے بھی کہا ہے نام ایک شخص کا ہے منسوب طرف یرقا کے کہ ایک قریہ ہے خوارزم مین وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ہذا فقال ہذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ہذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھ رمیصا کے ف ح رمیصا ساتھ پیش را اور زبر میم اور جزم ی کے اور صاد مہملہ ممدودہ کے بیوی تھین ابو طلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کی اول مالک کے نکاح مین تھین پھر ابو طلحہ کے نکاح مین آئین اور انکو غمیصا ساتھ غین معجمہ کے بھی کہتے ہین اور رمص چیپڑ سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہو اور اگر جاری ہو اُسکو غمص کہتے ہین ت اور سنی مین نے آواز پانون کی پس کہا مین نے کہ کون ہے یہ آہٹ کہنے والے نے یعنے جبرئیل نے یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہے اور دیکھا مین نے ایک محل کہ اُسکے جانب مین ہے ایک عورت نوجوان یعنے مملوکہ یا حور پس کہا مین نے کہ واسطے کسکے ہے یہ محل اور جو کچھ کہ اسمین ہے اور گرد اسکے پس کہا ایک جماعت نے جنتیون مین سے یا محل کے رہنے والون مین سے کہ یہ عمر بن الخطاب کے لیے ہے پس چاہا مین نے کہ داخل ہون مین اُس محل مین پس دیکھون مین طرف اُسکے یعنے اندر سے جیسے کہ دیکھا مین نے باہر سے پس یاد کی مین نے غیرت تمہاری یعنے شدت غیرت پس کہا عمر نے قربان ہون تم پر باپ مان میرے یا رسول اللہ کیا تمہارے داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ کلام مین قلب ہے اور اصل مین ہے اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ عمر نے کہا وہل رفعنی اللہ الا بک وہل ہدانی اللہ الا بک وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے اُسوقت کہ مین سوتا تھا دیکھتا ہون مین لوگون کو کہ روبرو لائے جاتے ہین اور دکھائے جاتے ہین مجھکو اور اُنپر کرتے ہین یعنے اُنمین سے ایسے ہین کہ پہنچتے ہین سینہ تک اور بعضے اُنمین سے ایسے ہین کہ کم ہین اُس سے ف ح یعنے کوتاہ تر اُس سے کہ سینہ سے اونچے تھے اسطرح تفسیر کیا ہے اسکو انتہی اور ملا علی رح نے کہا یعنے کوتاہ تر اُس سے یا دراز تر اُس سے ت اور روبرو لائے گئے مجھپر عمر بن خطاب امیر المؤمنین اور اُنپر تھا کرتہ کہ کھینچتے تھے اُسکو یعنے زمین پر بسبب درازی اُسکی کے کہا بعضے صحابہ نے پس کیا تعبیر کی آپنے عمر کے اُس کرتہ کھینچنے کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کی مین نے اُسکو ساتھ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنے یہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اُنکی مین باوجود دراز ہونے زمانہ امارت اُنکی کے اور فتوحات خوب آتے رہین گے اُنکی حالت حیات مین ہے اسلیے دین کو تشبیہ دی کرتے کے ساتھ کہ دین شامل ہے انسان کو اور محافظ ہے اُسکا اور بچاتا ہے انسان کو آفات دارین سے مانند بچانے کپڑے اور شمول اُسکے کے اُسکو وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اُسوقت کہ مین سوتا تھا لایا گیا مین ایک پیالہ دودھ کا یعنے پیالہ دودھ کا بھرا ہوا مجھکو لاکر دیا پس پیا مین نے وہ دودھ یہان تک کہ تحقیق مین البتہ دیکھی سیرابی کہ نکلتی ہے میرے ناخنون مین یعنے بسبب کثرت اُس دودھ کے پھر دیا مین نے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف ع یعنے بہت سا خالص جو کچھ بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہے اسکے کہ جھوٹا اُنکا حاصل ہوا صدیق کو بھی اسلیے کہ وہ بہت تھوڑا تھا اور نہین منافی اسکے کہ جھوٹا اُنکا عثمان اور علی کو بھی پہنچا اسلیے کہ اُنکے لیے نہین تھا صاف ت کہا بعضے صحابہ نے کہ پس کیا تعبیر دی تم نے دودھ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مین نے اُسکی علم کی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ح ع لکھا ہے علما نے کہ صورت مثالیہ علم کی اُس عالم مین دودھ ہے جو کوئی خواب مین دیکھے دودھ پیتے تو تعبیر اُسکی یہ ہے کہ علم خالص نافع نصیب اُسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودھ اور علم کے یہ ہے کہ دودھ اول غذا بدن کی ہے اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اول

غذا روح کی ہے اور سبب اصلاح اُسکی کا اور بعضوں نے کہا کہ تجلی علمی نہیں واقع ہوئی ہے مگر بیچ چار صورتوں کے پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کے کہ مشتمل ہے انکو وہ
آیۃ کہ جسمیں ذکر کی گئی ہیں نہریں جنت کی پس جسنے پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنے پیا دودھ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنے پی شراب دیا جاویگا علم
کمال کا اور جسنے پیا شہد دیا جاویگا علم طریق وحی کے اور کہا بعض عارفین نے کہ چاروں نہریں عبارت ہیں چاروں خلیفوں سے اور مطابق ہے اسکے تخصیص دودھ کی ساتھ
عمر کے اس حدیث میں اور منقول ہے ابن مسعود سے کہ اُنہوں نے کہا اگر جمع ہو عرب کے قبیلوں کا ترازو کے ایک پلے میں اور رکھا جاوے علم عمر کا ایک پلے میں تو البتہ غالب آویگا علم
عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکھتے تھے کہ عمر علم کے دس حصوں میں سے نو حصے لیگئے ہیں **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ
مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا
مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ
فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے
آنحضرت سے فرماتے اُسوقت کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے اپنے تئیں اوپر کنوئیں کچے کے کہ اُسپر ایک ڈول ہے ف ح قلیب قاف کے زبر اور لام کے زیر
وہ کنواں کہ جسکا منہ بنا ہو اسکے مقابلہ میں طوی ہے کہ جسکا منہ پتھر اور اینٹ کا بنا ہو اور کہا علما نے کہ قلیب دیکھا نہ طوی تا معلوم ہو کہ ہمت اہل دین کی موقوف اوپر معانی
مطلوب کے ہے نہ اوپر قالبوں بنے ہوئے کے ت پس کھینچا میں نے پانی اُس کنوئیں میں سے جسقدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نے یعنے ابوبکر صدیق نے پس کھینچا
ابوبکر نے اُس کنوئیں میں سے ایک ڈول یا دو ڈول ف ح یہ شک راوی ہے اور صحیح روایت دو نوں کی ہے اشارہ ہے طرف قلت زمانہ خلافت اُنکی کے کہ کچھ اوپر دو برس ہیں
اور ذنوب ساتھ زبر ذال معجمہ کے ڈول پانی کا بھرا ہوا اور ظاہر تر یہ ہے کہ لفظ او معنے بل کے ہے پس نہیں احتیاج طرف تخطیہ راوی کے اور طرف شک اور تردد اُسکے کے
ت اور بیچ کھینچنے ابی بکر کے سستی اور ناتوانی ہے ف ح اسمیں نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کے نہیں ہے اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اُنپر بلکہ خبر دینی ہے کمی
مدت ولایت اُنکی سے اور کثرت انتفاع لوگوں کے سے عمر کی ولایت میں اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے ضعف کو ساتھ نرمی اور مہربانی کے تمہ سستی اور
ناتوانی سے ت اور اللہ بخشے ابوبکر کے لیے سستی اُنکی کو ف ح اسمیں ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کے نہیں ہے بلکہ یہ کلمہ یوں ہی
زبان زد عرف و عادت لوگوں کے ہے کہ کہتے ہیں فلانے نے ایسا کیا خدا بخشے اُسکو ت پھر ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اُسکو عمر بن خطاب نے پس نہیں
دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو لوگوں میں سے کہ کھینچتا ہو کھینچنا عمر کا سا یہاں تک کہ سیراب کیے لوگوں نے اونٹ اپنے اور بٹھائے اونٹ اور مقرر کیے اُونٹوں کے
لیے عطن ف ع عطن کہتے ہیں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو گرد پانی کے کہا قاضی نے کہ شاید کہ کنواں اشارہ ہے طرف دین کے کہ منبع ہے اُن چیزوں کا کہ اُنکے
سبب سے زندہ ہوتے ہیں نفوس اور تمام ہوتا ہے امر معاش اور کھینچنا پانی کا اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ امر دین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف ابوبکر
کے اور اُنسے طرف عمر کے اور کھینچنا ابوبکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہے طرف کوتاہی مدت خلافت اُنکی کے کہ یہ امر اُنکے ہاتھ میں برس یا دو برس
رہیگا پھر منتقل ہوگا طرف عمر کے اور ہوئی مدت خلافت اُنکی کی دس برس اور تین مہینے اور ضعف اُنکا اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہوگا اُنکے ایام
خلافت میں اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ متواضع ہونگے اور مدارات کرینگے اور سیاست اُنکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا
ہے اُسپر قول حضرت کا واللہ یغفر له ضعفه اور یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے ذکر کیا اُسکو آنحضرت نے تا کہ جانا جاوے کہ یہ معاف اور مغفور ہے اُنسے غیر خارج ہے اُنکے
منصب میں کہ ہو جانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کے اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہوگی ایام خلافت اُنکی میں تعظیم دین کی اور پھیلنا اسلام کا اور اسکے کھینچنے میں قوت سے
اشارہ ہے طرف اسکے کہ کوشش کرینگے وہ بیچ ترقی دین کے اور پھیلانے اُسکے کے مشارق و مغارب میں ایسی کوشش کہ نہیں اتفاق ہوئی کسیکو پہلے اُنکے اور نہ بعد

انکی اور کہا نووی نے یہ قول حضرت کے پس کمزوری اُس سے جسقدر چاہا اللہ نے بھر لیا اُسکو ابن ابی قحافہ نے اشارہ ہی طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت اُنکی کے بعد حضرت کے اور راحت پائی آنحضرت نے کے سبب وفات کے رنج دنیا سے اور مشقتوں اُسکی سے اور یہ قول آنحضرت کے پھر لیا اُسکو ابن الخطاب نے ابی بکر کے ہاتھ سے تا قول الناس کے سیراب کئے اونٹ اشارہ ہی طرف اسکے کہ ابو بکر نے قلع و قمع مرتدوں کا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانوں کا اور شروع ہوئیں فتوح اور تمام کامل ہوئے ثمرات اُسکے عمرؓ کے زمانہ میں انتہی اور شیخ رح نے لکھا ہی کہ اشارہ ہی طرف انتفاع صغیر و کبیر کے بیچ زمانہ خلافت عمر کے ت و بیچ روایت ابن عمرؓ کے یوں آیا ہی کہ پھر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کے ہاتھ سے پس ہو گیا وہ ڈول عمر رضہ کے ہاتھ میں چرس پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

الفصل الثانی

عن ابنِ عمرَ قال قال رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم اِنَّ اللہ جعلَ الحقَّ علی لسانِ عمرَ وقلبِہ رواہُ الترمذیُّ وفی روایۃِ ابی داودَ عن ابی ذرٍّ قال اِنَّ اللہ وضعَ الحقَّ علی لسانِ عمرَ یقولُ بہ

اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے بلا شبہ اللہ تعالی نے پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمرؓ کے اور دل اسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داود کے ابی ذر سے یوں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے بلا شبہ اللہ تعالی نے رکھا ہی حق اوپر زبان عمرؓ کے کہتا ہی ساتھ حق کے یا تقدیر یہ ہی کہ کہتا ہی حق بسبب اس رکھنے کے

وعن علیٍّ قال ما کنّا نبعدُ انّ السکینۃَ تنطقُ علی لسانِ عمرَ رواہُ البیہقیُّ فی دلائلِ النبوۃِ

اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا نہ تھے ہم یعنے اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانیں اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہے اوپر زبان عمرؓ کے ف ع یعنے عمرؓ بولتے ہیں ایسی بات کہ آرام پکڑتے ہیں اُس سے نفوس اور مطمئن ہو جاتے ہیں اُس سے دل اور یہ امر غیبی تھا کہ ڈالا گیا تھا عمرؓ کی زبان پر اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نے کہ نہیں دیکھا میں نے عمر کو کبھی مگر کہ ہوتا ہی درمیان دونوں آنکھوں اُنکی کے فرشتہ کہ سیدھی راہ بتاتا ہی اُنکو ت نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں

وعن ابنِ عباسٍ عن النبیِّ صلی اللہُ علیہِ وسلم قال اللّٰہمَّ اعزَّ الاسلامَ بابی جہلِ بنِ ہشامٍ او بعمرَ بنِ الخطابِ فاصبحَ عمرُ فغدا علی النبیِّ صلی اللہُ علیہِ وسلم فاسلمَ ثمّ صلّی فی المسجدِ ظاہرًا رواہُ احمدُ والترمذیُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا یعنے دعا کی خداوند عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابو جہل بن ہشام کے یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنے مسلمان کر ایک کو ان دونوں میں سے تا بسبب انکے اسلام قوت پکڑے پس صبح کی عمرؓ نے یعنے بعد دعا کرنے آنحضرت کے پس آئے عمرؓ اول روز میں آنحضرت کے پاس پس لائے اسلام پھر نماز پڑھی آنحضرتؐ نے مسجد میں آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ع ح اور پہلے اسلام لانے اُنکے کے کوئی نماز آشکارا نہیں پڑھ سکتا تھا اور آنحضرتؐ چھپی ہوئے تھے دار ارقم میں روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نے دلائل النبوۃ میں ابن عباس سے کہ ابو جہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمدؐ کو پس اُسکے لیے میرے ذمہ سو اونٹنیاں ہیں اور ہزار اوقیہ چاندی کے پس کہا عمرؓ نے الضمان صحیح یعنے تاوان صحیح ہی پس کہا ابو جہل نے ہاں فی الفور دونگا بغیر تاخیر کے پس نکلے عمر پس ملا اُنسے ایک شخص اور کہا کہاں کا ارادہ رکھتا ہی تو پس کہا عمرؓ نے کہ ارادہ رکھتا ہوں محمدؐ کے پاس جانے کا تا کہ قتل کروں اُنکو کہا اُس شخص نے کیا نڈر ہی تو بنی ہاشم سے کہا عمرؓ نے کہ بدل گیا گمان کرتا ہوں تجھکو کہ اپنے دین سے نکل گیا تو کہا اُس شخص نے کہ کیا نہ خبر دوں میں تجھکو اس سے عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنے دین سے نکل گئی ساتھ محمدؐ کے پس متوجہ ہوئے عمرؓ اپنی بہن کے مکان کیطرف اور وہ پڑھ رہیں تھیں سورۂ طہ پس عمرؓ غور کرنے لگے پھر کھٹکھٹایا دروازہ اور بہن کے پاس گئے اور کہا کہ کیسی تھی یہ آواز یعنے پڑھنے کی پس ظاہر کیا اُنکی بہن نے اسلام پس رات گذاری عمرؓ نے غمگین یہاں تک کہ اُٹھے بہن و بہنوئی اُنکی پڑھنے لگی طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمرؓ نے کہا دے مجھکو کتاب تا کہ دیکھوں میں اُسکو پس جبکہ پڑھا اُسکو اس آیہ تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا یا بار خدا یہ لائق ہی اسکے کہ نہ عبادت کیا جاوے سوائے اُسکے اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ پس رات گذاری عمرؓ نے جاگتے پکارتے تھے ساتھ شوق کے

ابی محمد یہان تک کہ صبح کی پس آئے انکے پاس خباب بن ارت اور کہا اے عمر تحقیق رسول خدا نے رات گذاری جاگ کر مناجات کرتے تھے اللہ عز وجل سے
یہ کہ غالب کر اسلام کو بسبب تیرے یا بسبب ابی جہل کے اور مین امید رکھتا ہون یہ کہ انکی دعا نے سبقت کی ہو تیرے حق مین پس نکلے عمرؓ گلے مین ڈال کر تلوار
اپنی پس جبکہ پہونچے طرف اُس مکان کے کہ اُسمین رسول خدا تھے نکلے طرف عمر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اے عمرؓ اسلام لا و الا البتہ اتاریگا اللہ تجھ پر
جو کچھ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنے عذاب پس کانپنے لگے مونڈھے عمرؓ کے اور گر پڑی تلوار اُنکے ہاتھ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پھر کہا
عمرؓ نے کہ لات عزی کو پوجتے تھے ہم پہاڑون پر اور نالون کے اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگے ہم اللہ کو پوشیدہ
بعد آج کے دن کے اور کنیت حضرت عمرؓ کی ابو حفص ہے اسلام لائے سنہ چھ مین نبوت سے اور بعضون نے کہا سنہ پانچ مین بعد چالیس مرد اور گیارہ عورتون کے اور
فاروق انکا لقب اسلیے ہوا کہ ایک منافق جھگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اُسکو یہودی نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا یہودی کو منافق نے
طرف کعب بن اشرف کے کہ سردار تھا مشرکین قریش کا پھر دونون قضیہ لائے طرف پیغمبر خدا صلعم کے پس حکم کیا آنحضرتؐ نے واسطے یہودی کے کہ تھے حق
پر وہی تھا اُسکو جتایا پس راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم مانگینگے ہم عمرؓ کو پس کہا یہودی نے عمرؓ سے کہ حکم کیا میرے لیے آنحضرتؐ نے پس نہین راضی ہوا
منافق حضرتؐ کے حکم سے اور رجوع کی ہے طرف تمھارے پس کہا عمرؓ نے واسطے منافق کے کہ اسیطرح ہے بات کہا منافق نے ہان پس کہا عمرؓ نے کہ یہین ٹھہرے رہو تم
دونون یہان تک کہ نکلون مین طرف تمہارے پس داخل ہوئے عمرؓ اور لی تلوار اپنی پھر نکلے پس ماری ساتھ اُسکے گردن منافق کی یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا اور کہا
کہ اسیطرح حکم کرونگا مین اُسکے لیے کہ نہ راضی ہو ساتھ حکم اللہ کے اور رسول اسکے کے پس اوتری آیۃ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ اور کہا جبرئیلؑ نے کہ عمرؓ فرق کرنیوالے ہین درمیان
حق اور باطل کے پس لقب مقرر ہوا انکا فاروق **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ
خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا عمرؓ نے واسطے ابی بکرؓ کے اے بہتر لوگون کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس کہا ابو بکرؓ نے آگاہ ہو اے عمرؓ تحقیق تو نے اگر کہا مجکو بہترین لوگون کا تو تحقیق سنا ہے مین نے آنحضرتؐ سے کہ فرماتے تھے نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی
شخص کے کہ بہتر ہو عمرؓ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت انکی کے کہ ان ایام مین سب سے
بہتر تھے اور یا مقید ہے ساتھ بعد ابی بکرؓ کے یا مراد ہے باب عدالت مین یا طریق سیاست مین اور مانند اُسکے کہ کہین کے واسطے تطبیق دینے کے درمیان
حدیثون کے **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچھے میرے کوئی
پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب ف ح اور اس عبارت کو محال مین بھی استعمال کرتے ہین مبالغہ اور گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمرؓ کو الہام ہوتا ہے اور القا
کرتا ہے فرشتہ اُنکے دل مین حق انکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے واللہ اعلم **وعن** بُرَیْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِیَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا
اَنْ اَضْرِبَ بَیْنَ یَدَیْكَ بِالدُّفِّ وَتَغَنّٰی فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا
فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ
فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَخَافُ مِنْكَ

يَا عُمَرُ اِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں کہ نکلے آنحضرت صلعم بعض جہادوں کے پس جبکہ پھرے آنحضرت جہاد سے آئی آپکے پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تھی یا رنگ اسکا کالا تھا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ تحقیق مین نے نذر کی تھی کہ اگر پھیر یگا آپکو اللہ تعالی سفر سے فتحیاب تو بجاؤنگی مین آپکے آگے دف دف ساتھ پیش دال و تشدید ف کے فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتھ زیر دال کے بھی اور مراد دف سے وہ دف ہی کہ متقدمین کے زمانہ مین تھا اور جسمین کہ جھانج ہوتا ہی وہ مکروہ ہی اتفاقا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہی اور خوشی کرنی ساتھ آنے آنحضرت کے قربت ہی خصوصا آنا جہاد سے ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین ت اور گانیگی مین یعنے بسبب خوشی آنے آپ کی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اگر تو نے نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہی تو پس نہ بجا دف ع اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتھ نذر کے اور مانند اسکے کے اُس جگہ کہ وارد ہوا ہی اسمین اذن شارع کا مانند بجانے اسکے کے اعلان نکاح مین پس یہ جو رواج دیا ہی بعضے مشایخ یمن نے کہ بجاتے ہین دف حالت ذکر مین پس یہ بدترین برائیون کے ہی واللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مولف اسکا کہ یہ جو بعضے صاحبون نے اس سے جواز عورت کی راگ سننے کا ثابت کیا ہی جبکہ امن ہو فتنہ سے اور بعضون نے اعراس و اعیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تو یہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کے کہ بحسب ظاہر روایت کے مطلق راگ حرام ہی جیسے کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہی بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکھا ہی اگرچہ اپنے دل کی خوشی کے لیئے ہو اور حدیثین جوازکی اُنکے نزدیک منسوخ ہین ت پس شروع کیا اُس چھوکری نے بجانا دف کا پس آئے ابوبکر مسجد مین اسحال مین کہ وہ چھوکری بجاتی تھی دف بعد ازان آئے علی رضی اللہ عنہ اور وہ چھوکری بجاتی تھی دف پھر آئے عثمان رضی اللہ عنہ اور وہ بجاتی تھی دف پھر آئے عمر رضی اللہ عنہ پس ڈالا دف اُس لڑکی نے نیچے چوتڑون اپنے کے پھر بیٹھی چوتڑون پر یعنے تاکہ چھپاوے عمر سے ازراہ ہیبت کے اُنکے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجھسے ای عمر ف ع مراد شیطان سے وہ کالی عورت تھی اسلیے کہ وہ شیطان الانس تھی کرتی تھی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اُسکا ہی کہ جو باعث ہوا تھا اُسکو اوپر کرنے امر مکروہ کے کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سے ہی بنا پر اسکے کہ حاصل ہوا سبب اُسکے اظہار خوشی کا ت تحقیق مین بیٹھا تھا اسحال میں کہ وہ بجاتی تھی ف پس آئے ابوبکر اور وہ بجاتی رہی دف پھر آئے علی اور وہ بجاتی رہی پھر آئے عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اُسنے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی ف ح ع اشکال حدیث مین یہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نے فعل اُس عورت کا پہلے بلکہ حکم کیا اُسکو ساتھ اُسکے اور ایسی ہی وقت داخل ہونے ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے اور نام رکھا اُسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتے ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اُس عورت نے آنحضرت کے پھرنے کو سلامتی سے ایک نعمت عند اللہ سے موجب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع ہوا اسیطرح ہی حکم کیا آنحضرت نے اُسکو ساتھ پورا کرنے نذر اسکی کے اور نکل گیا دف بجانا صفت لہو سے طرف صفت حقانیت کے اور کراہیت سے طرف استحباب کے لیکن حاصل ہوتا تھا ساتھ ادنی و کثیر اُسکے کے اور جب بیٹا دہ ہوا اور حد سے زیادہ کیا اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنے عمر رضی اللہ عنہ کے فرمایا حضرت نے جو کچھ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتھ منع ہونے زیادتی اُسکے کے اور کرنے اُسکے کے بے ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچے ذکر کیا ہی توربشتی نے اور بعید نہین ہی یہ کہ ہو انتہائے مدت بجانے دف کے بطریق عرف کے وقت ابتدا آنے عمر رضی اللہ عنہ کے مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون مین کہ یہ ظاہر تر اور اولی تر ہی اُس تقریر سے کہ اوپر گذری پھر سوجھی مجکو ایک وجہ اور وہ یہ ہی کہ کہا جاوے کہ عمر رضی اللہ عنہ نہین دوست رکھتے تھے اُس چیز کو صورت اُسکی مشابہ باطل کے ہو اگرچہ ہو من وجہ حق اور موید ہین اسکی بعضی روایتین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى راسه فقال لي اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتي عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر الى شياطين الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے آنحضرت بیٹھے ہوئے پس سنی ہمنے ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنے شور و غوغا اور سنی ہمنے آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے آنحضرت پس ناگہاں ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے گرد اسکے تھے یعنے تماشا دیکھتے تھے اسکا پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے عائشہؓ آ اور دیکھ تماشا پس آئی میں اور رکھی میں نے کلے اپنی آنحضرتؐ کے کندھے پر پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کی درمیان کندھے اور سر آنحضرتؐ کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے مجھکو بعد ایک ساعت کے یا کہتے جاتے تھے مجھکو کہ کیا سیر نہیں ہوئی تو اس تماشا دیکھنے سے مکرر فرمایا پس شروع کیا میں نے کہ کہتی تھی میں نہیں سیر ہوئی میں تاکہ دیکھوں میں منزلت اپنی یعنے نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرتؐ کے ف ح یعنے یہ کہنا میرا کہ نہیں سیر ہوتی بسبب حرص دیکھنے اسکے کے نہ تھا بلکہ مقصود مجھکو اس کہنے سے یہ تھا کہ دیکھوں حضرتؐ کے نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہے اور کتنا چاہتے ہیں مجھکو ترجمہ ناگہاں نمودار ہوئے عمرؓ پس متفرق ہوئے لوگ دیکھنے والے گرد اس عورت کے سے یعنے بسبب ہیبت عمرؓ کے اور ڈر انکار کرنے عمرؓ کے سے اوپر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن و انس کے کہ تحقیق بھاگتے ہیں عمرؓ سے کہا عائشہؓ نے پس پھری میں اور چھوڑ دیا میں نے دیکھنا انکا ف ح گویا یہ کہنا باعتبار ہونے اسکے کے ہے بیچ صورت لہو و لعب کے ملاہی کو نکر دیکھتے اسکو آنحضرتؐ اور دکھاتے عائشہؓ کو اور توجیہ اس حدیث کی بھی مثل توجیہ حدیث سابق کے ہے اور اسمیں دلیل ہے اوپر عظمت خلق آنحضرتؐ کے اور غلبہ صفت جمال کے آپ پر جیسا کہ دلالت کرتی ہے اوپر غالب ہونے صفت جلال کے عمرؓ پر ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ت ع جاننا چاہیے کہ حدیث لعب اور رقص حبشیوں کی صحیحین میں اور طریق سے بھی آئی ہے کہ جیسے مسجد میں نیزہ بازی کرتی تھی اور آنحضرتؐ عائشہؓ کو دکھا رہے تھے پس آئے عمرؓ اور منع کیا اور پتھر مارنے شروع کیے پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ دے اے عمرؓ آج دن عید کا ہے یعنے عید کے روز کچھ ہنسی لہو و لعب مباح ہے اور اس حدیث میں ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکوں کا ہے احتیاج اسکی نہیں کہ کہا جاوے کہ عائشہؓ کیونکر دیکھتی تھیں اجنبیوں کو اور جواب یا جاوے کہ وہ چھوٹی تھیں بلوغ نہ ہوا تھا شاید کہ یہ واقعہ اور ہو کہ ترمذی نے روایت کیا اور وہ اور ہے کہ شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على نسائك البر والفاجر فلو امرتهن يحتجبن فنزلت اية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك وفي رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلث في مقام ابراهيم وفي الحجاب وفي اسارى بدر متفق عليه

روایت ہے انسؓ اور ابن عمرؓ سے کہ عمرؓ نے کہا کہ موافقت کی میں نے پروردگار اپنے کی تین چیزوں میں ف ع کہا حافظ عسقلانی نے کہ یہاں خاص تین چیزوں کے ذکر کرنے سے نفی زیادتی کی نہیں لازم آتی ہے اسلیے کہ کتنی چیزوں میں انکو موافقت حاصل ہوئی ہے چنانچہ مشہور انمیں سے قصہ قیدیوں بدر کا اور نماز پڑھنے کا منافقوں پر اور اکثر جو موافق ہوئے ہیں ہم انمیں سے پندرہ میں کہا صاحب ریاض نضرہ نے کہ نو تو انمیں سے لفظی ہیں اور چار معنوی ہیں اور دو توریت میں ہیں ترجمہ ایک تو یہ ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اگر پکڑتے ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز تو بہتر ہوتا یعنے صلوٰۃ الطواف کی جگہ وہ ہو کہ اسکے گرد میں افضل ہو پس اتری یہ آیت اور ٹھہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ف ع مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر ہے کہ جسمیں نشان ہیں حضرت ابراہیمؑ کے قدم کے کہ وقت بنائی خانہ کعبہ کے اسپر کھڑے ہوکر

نہ اترے تھے اسمین نشان اُنکے قدم کے پڑ گئے تھے روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ نے عمرؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ مقام ابراہیمؑ ہے پس کہا عمرؓ نے کہ کیا نہ ٹھہراویں ہم اسکو جگہ نماز کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین اسکا پس نہ غروب ہوا آفتاب یہان تک کہ اوتری آیۃ مذکورہ اور مراد یہ ہے کہ دو رکعت طواف کی وہان پڑھو کہ دو رکعتین پڑھنے بعد ہر طواف کے واجب ہین اور امر اس آیۃ مین استحباب کے لئے ہے اور بعضون نے کہا وجوب کے لیے یعنے مطلق دو رکعتین پڑھنی تو واجب ہین لیکن خاص مقام ابراہیمؑ مین پڑھنی مستحب اور امام شافعی کے نزدیک بیچ وجوب دو رکعتون کے دو قول ہین ترجمہ اور دوسری چیز یہ ہے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ داخل ہوتے ہین آپکی بیبیون پر نیک اور بد یعنی یہ مناسب آپکی شان و عظمت کے نہین دیکھتا ہون مین پس اگر حکم کریں آپ اپنی بیبیون کو کہ پردہ مین رہین اور لوگون کے سامنے نہ آوین تو بہتر ہو پس اوتری آیۃ پردہ کی ف یعنے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اور یہ حجاب کہ آنحضرتؐ کی بیبیون پر واجب تھا سوا لے اُس ستر عورت کے ہے کہ تمام عورتون پر واجب ہے اس تفصیل سے کہ فقہ مین مذکور ہے یعنے اُنکے لیے یہ حکم تھا کہ بالکل لوگون کے سامنے نہ آوین اگرچہ کپڑون مین پوشیدہ چادر مستور ہون یہ حکم خاص ازواج مطہرات کے لیئے تھا اور وہ درست ہے کہ خوب طرح اپنے تئین ڈہانکے اگر نکلین تو درست ہے اور تیسرے یہ کہ مجتمع اور متفق ہوئین عورتین آنحضرتؐ کی بیچ قصہ غیرت کے ف مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرتؐ کے شہد پینے کا ہے حضرت زینبؓ کے پاس بالاجمال وہ قصہ یون ہے کہ آنحضرتؐ صلعم کو شہد پسند تھا حضرت زینبؓ کے ہان کہین سے شہد آیا تھا حضرتؐ جو اُنکی نوبت کے دن تشریف لائے تو اونھون نے حضرتؐ کو پلایا اور حضرتؐ کچھ زیادہ ٹھہرے اُنکے یہان پس نسبت اور دنون کے پس اس سے حضرت عائشہؓ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہؓ سے کہ آنحضرتؐ جسکے پاس ہم مین سے آوین تو کہے کہ آپ مین سے بو مغافیر کی آتی ہے اور مغافیر ایک قسم ہے گوند کی بدبودار پس آنحضرتؐ نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا بلحاظ اسکے کہ یہ بدبو اُسیکی ہے اور اُن بیبیون نے یہ اسلیے کیا کہ آنحضرتؐ زینبؓ کے یہان شہد پینے کے لیے بہت ٹھہرتے تھے چنانچہ یہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کے اور حدیث مین مفصل مذکور ہے ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرتؐ تمکو اے بیبیون تو امید ہے کہ پروردگار انکا بدلے دیگا انکو بیبیان بہتر تمسے پس اوتری یہ آیۃ اسیطرح یعنے موافق اُنکے کلام کے لفظ اور معنون مین اور بیچ ایک روایت ابن عمرؓ کے یون آیا ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے کہا عمرؓ نے کہ موافقت کی مین نے اپنے پروردگار کی بیچ تین چیز کے ایک نماز ادا کرنے مین بیچ مقام ابراہیمؑ کے دوسرے حکم کرنے مین ساتھ پردہ کرنے کے آنحضرتؐ کی بیبیون کو تیسرے بیچ قیدیون بدر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حکم کیا مین نے غزوہ بدر کی قیدیون کے قتل کرنیکا اور آنحضرتؐ نے مشورہ ابی بکرؓ فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیۃ نازل ہوئی موافق راے میری کے

وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِهِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فضیلت دیے گئے آدمیون پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزون کے ایک تو بسبب ذکر کرنے اُنکے کے قیدیون کو روز بدر کے حکم کیا عمرؓ نے اُنکے قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا یا حکم اللہ کیطرف سے سبقت لیگیا یعنے پہلے سے لوح محفوظ مین یا علم الٰہی مین ثابت ہے کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہین عذاب کیا جاویگا یا یہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اُس چیز کے کہ لیا تمنے یعنے فدیے عذاب بڑا ف یعنے دنیا مین پہلے آخرت کے اور فدیہ جو اونھون نے لیا دن بدر کے کفار سے تو خطاء اجتہادی ہوئی اُنکو کہ لیا تھا اُنھون نے فدیہ یہ سمجھ کر کہ لینا مال کا اُنسے انسب ہے تا کہ تقویت پاوین مومن بسبب اُسکے اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب اسلام کے بعد اسکے اور یہ راے تھی ابو بکرؓ کی اور اور بعضون کی کہ تابع ہوتے تھے اُنکے صاحبان صفت جمال سے اور بعضے کہتے تھے کہ قتل ہی کرنا چاہیے اُنکو اسلیے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کے اور یہ قول تھا عمرؓ کا اور اُنکا کہ موافق تھے اُنکے صاحبان صفت جلال سے اور ہر گاہ کہ تھے آنحضرتؐ

مائل ہونے کمال سے طرف صفت جمال کے اختیار کیا قول صدیقؓ کا فی الحال و تفصیل اسکی ریاض الصالحین میں حضرت عمرؓ سے یون لکھی ہے کہ کہا جبکہ ہوا دن بدر کا
فرمایا آنحضرتؐ نے کیا رائے ہے ان قیدیون کے حق میں پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ چچا کے بیٹے و کنبے کے بیٹے اور بھائیون کے بیٹے ہین یہ لوگ اسکے بہتر ہے کہ لیوینگے ہم
اُن سے فدیہ پس ہوگی ہمارے لیے قوت مشرکون پر اور شاید ہے کہ ہدایت کرے اُنکو اللہ طرف اسلام کے اور ہوویں ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا ہے رائے تیری
اے ابن الخطاب کہا مین نے یا رسول اللہ نہین مناسب دیکھتا مین وہ چیز کہ مناسب دیکھی ابوبکرؓ نے و لیکن یہ پیشوا الکفر کے اور سردار اُسکے ہین پس مارین ہم اُنکو اور مارین گردنین
اُنکی کہا عمرؓ نے پس قصد کیا آنحضرتؐ نے اُس چیز کا کہ کہی ابوبکرؓ نے اور نہ قصد کیا اُس چیز کا کہ کہی مین نے اور لیا اُنسے فدیہ پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین صبحکو آنحضرتؐ کے
پاس پس ناگہان آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ بیٹھے ہوئے روتے تھے کہا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے روتے ہو تم اور یار تمہارے پس اگر رونا آوے روؤن نہین تو الا تکلف
رونیکی صورت بناؤن نہین بسبب رونے تمہارے کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میرے عذاب تمہارا قریب تر اس درخت سے اور ایک درخت اُسوقت بہت
قریب تھا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیہ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ
ترجمہ اور اور فضیلت عنایت کیے گئے عمرؓ بسبب کرنے انکے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیویون کو یہ کہ پردہ کرین پس کہا عمرؓ نے زینب بنت جحشؓ سے
کہ ازواج مطہرات میں سے ہین کہ تحقیق تو آیا حکم کرتا ہے ہم پر اے بیٹے خطاب کے اور حال آنکہ وحی اترتی ہے ہمارے گھرون مین پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیہ اور جب مانگو تم
آنحضرتؐ کی بیویون سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اُنسے پردے کے پیچھے سے اور اور فضیلت دیے گئے عمرؓ بسبب قبولیت دعاء آنحضرتؐ کے اُنکے حق مین کہ دعا کی خداوندا
قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانے عمرؓ کے اور اور فضیلت دیے گئے عمرؓ بسبب رائے اپنی کے یعنی اجتہاد اپنے کے بیچ بیعت ابی بکرؓ کے یعنی وقت خلیفہ ہونے
انکے کہ تھے عمرؓ پہلے آدمیون مین سے کہ بیعت کی ابوبکرؓ سے یعنی اول انہون نے بیعت کی پھر اورون نے اتباع انکے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نُرَى ذَلِكَ
الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص بہت
بلند ہے امت میری مین از روے مرتبہ کے بہشت مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسیطرح آنحضرتؐ نے مبہم فرمایا اور تعیین نکی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہ تھا کہ
تاکہ کوشش و جہد کرین لوگ طاعات مین تا وہ مرتبہ پاویں اور وہ مرتبہ پایا نہین جاتا ہے مگر بسبب نہایت جد و جہد کے اور مواظبت کی طاعات و عبادات پر اور
بسبب متصف ہونے کے ساتھ اخلاق و کمالات کے یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہے ساتھ ان صفتون کے پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نے کہ جو کوئی متصف ہے
ان صفات کریمہ سے تو یہی درجہ اسکا ہے بر تقدیر ترجمہ کہا ابوسعیدؓ نے قسم خدا کی نہ تھے ہم گمان کرتے اُس شخص کو کہ کون ہے مگر عمرؓ بن الخطاب یہانتک کہ گذر گئے عمرؓ ساتھ
راہ اپنی کے **ف** یعنی وفات پائی اور اسمین دفع توہم ہے اسکا کہ واقع ہوا انکے لئے تغیر اخیر عمر مین اور اگر کہے تو کہ لازم آتا ہے اس سے یہ کہ عمرؓ افضل تھے ابوبکرؓ
سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ قول آنحضرتؐ کا ذاک الرجل اشارہ ہے طرف مبہم کے اور مقصود اسمین یہ ہے کہ کوشش کرے طاعات مین ہر ایک انکی امت مین سے تاکہ
پہونچے اُس رتبہ کو اور نہین پہونچتا ہے اس رتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنے کے عمل مین اور اچھے اخلاق حاصل کرنے کے اور اجتہاد کرنے کے دین مین اور مواظبت کرنے
کے بھلائیون پر اور نہین مشاہدہ کیے جاتے تھے یہ خصال کسی مین جیسیکہ مشاہدہ کیے جاتے تھے عمرؓ مین ابتداے عمر سے انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا ابوسعیدؓ
نے کہ مشار الیہ عمرؓ ہین نہ غیر انکا اور اسکے مانند ہے اخفا لیلۃ القدر کا راتون مین پس نہین لازم آتا ہے اس سے یہ کہ ہون عمرؓ افضل ابوبکرؓ سے بھی اور حاصل کلام یہ کہ ہونا
مراد اس شخص سے عمرؓ امر ظنی ہے بعضون کے نزدیک تا لم مرسل پس نہین دلالت کرتی ہے اسپر کہ عمرؓ افضل تھے ابوبکرؓ سے اور جمہور کے نزدیک بھی یہی ہے کہ عمرؓ افضل تھے
ابوبکرؓ سے اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا معہذا یون بھی کہہ سکتے ہین کہ عمرؓ افضل تھے اپنے زمانہ کے لوگون مین حالت خلافت اپنی مین پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے
وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

حِیْنَ قُبِضَ کَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰی انْتَھٰی مِنْ عُمَرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اسلم سے کہ کہا سوال کیا مجھ سے ابن عمرؓ نے بعض حال انکا یعنی عمرؓ کا پس خبر دی میں نے انکو کہا اسلم نے یعنی بیان اس چیز کے کہ خبر دی حال عمرؓ سے نہیں دیکھا میں نے کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کے یعنی بعد وفات آنحضرت کے اسوقت سے کہ وفات پائی آنحضرت نے کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور نیک عمرؓ سے یعنی اعمال خیر میں یہان تک نہایت کو پہونچے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہا ہے علما نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ خلافت عمرؓ کے تا ابوبکرؓ اس عموم سے نکلجاوین **وعن** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ یَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا جسوقت کہ زخمی کیے گئے عمرؓ ہوئے عمرؓ کہ درد ظاہر کرتے تھے **ف** یعنی اثر زخم کے دکھنے کا ظاہر کرتے تھے ساتھ کرنے آہ وغیرہ کے اور ابو لولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا زخمی کیا تھا انکو مدینہ میں چہارشنبہ کے دن ستائیسوین ذی حجہ کی سنہ تیئیس ۲۳ ہجری میں پس کہا ابن عباسؓ نے اور گویا ابن عباس نسبت کرتے تھے عمرؓ کو طرف جزع فزع کے اور ملامت کرتے تھے انکو اسپر اور تسلی دیتے تھے انکو اے امیر المومنین اور یہ سب جزع اور فزع کیا جا ہیئے یعنی نہ مبالغہ کرو فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکھی تمنے آنحضرت سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے یعنی ساتھ رعایت اور حقوق آداب کے پھر جدا ہوئے آنحضرت تمسے اسحال میں کہ وہ تمسے راضی تھے کہ فرمایا لوکان بعدی نبی لکان عمر پھر صحبت رکھی تمنے ابوبکرؓ سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے پھر جدا ہوئے وہ تمسے اسحال میں کہ وہ تمسے راضی تھے یعنی اس حیثیت کہ کیا تمکو امیر المومنین پھر صحبت رکھی تمنے مسلمانوں سے یعنی ایام خلافت اپنی کے مین پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے کہ خوب عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمھاری اور البتہ اگر جدا ہوگے جدا تم انسے البتہ جدا ہوگے ایسے اس حال میں کہ یہ تمسے راضی ہین **ف** یعنی اور یہ کلمہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ اللہ تمسے راضی ہے اور تم اس سے راضی ہو پس تم بشارت دئیے گئے ہو ساتھ قول اللہ تعالی کے يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہے مومن کا اسلیے کہ ہے سبب ملنے مولی کا مقام علی مین ترجمہ کہا عمرؓ نے اسپر وہ جو چیز کہ ذکر کی تمنے آنحضرت کی صحبت سے اور آنکی رضا سے پس سوا اسکے نہین کہ یہ نعمت ہے خدا کی طرف سے کہ احسان کیا ساتھ اسکے مجھپر یعنی تفضل کیا مجھپر ساتھ اسکے بغیر کسب کے پس نہین برا جانتا مین اسکے کرب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہون میں اسکی اور اسی پر وہ چیز کہ ذکر کی تمنے صحبت ابی بکرؓ سے اور آنکی رضا سے پس سوا اسکے نہین کہ یہ نعمت ہے اللہ کیطرف سے کہ احسان کیا ساتھ اسکے مجھپر اور اسپر جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم بے صبری میری پس وہ بسبب تیرے سے اور بسبب یاران تیرے کے ہے **ف** یعنی ڈرتا ہون واقع ہونے فتنون کے سے درمیان تمھارے اسلیے کہ یہ تھے مانند دروازہ کے کہ روکتے تھے فتنون و مفسدوں اپنے نفس پر بھی ڈرتا ہون اور نہین نڈر ہون عذاب رب اپنے سے اسلیے کہ ترجمہ قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے لیے بقدر پری زمین کے سونا البتہ اللہ تعالی کے عذاب کے بدلہ دون مین اسکو پہلے اسکے کہ دیکھون میں اسکو یعنی اللہ کو یا اسکے عذاب کو نقل کی یہ بخاری نے **ش ع** یہ کہا انھون نے بسبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا انکو اسوقت بخوف قصور کرنے کے اللہ تعالی کے حقوق مین کذا فی فتح الباری اور استیعاب مین ہے کہ عمرؓ جسوقت زخمی کئے گئے کہتے تھے اس حال میں کہ سر انکا انکے بیٹے عبداللہ کی گود میں تھا ظلوما لنفسی غیر انی مسلم اصلی صلاتی کلھا واصوم اور کہا مولف نے کہ دفن کیے گئے عمرؓ دن اتوار کے دسوین محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہ ہے کہ عمر آنکی تریسٹھ

برس کی تھی اور یہی خلافت انکی ساڑھے دس برس و نماز پڑھی اُنپر صہیب نے اور روایت کی اُنسے ابو بکر نے اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات انکی سے ریاض میں یہ نقل کی ہے کہ جب مصر فتح ہوئی تو انکے وہان عامل ہوئے عمرو بن العاص کہا وہان کے رہنے والون نے کہ نیل محتاج ہوتا ہے ہر سال میں طرف ایک لڑکی باکرہ کے خوبصورت لڑکیون میں سے پس ڈالدیتے ہیں ہم اسکو اسمین اور نہین تو وہ جاری نہین ہوتا اور خراب ہو جاتے ہین شہر اور قحط پڑتا ہے پس بھیجی عمرو بن العاص نے یہ خبر عمر رض کو پس بھیجا انھون نے ایک پرچہ کہ اسمین لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہ پیام پہنچے بندہ اللہ عمر رض بن الخطاب کیطرف سے اما بعد حمد و صلوٰۃ کے پس اگر جاری ہوتا ہے تو از خود نہین حاجت ہمکو طرف تیرے اور اگر جاری ہوتا ہے تو اللہ کے حکم سے تو جاری ہو پیام خدا اور کہلا بھیجا حضرت عمر نے عمرو کو ڈالدے تو اسکو نیل مین پس جاری ہوا نیل اُس رات سولہ گز پھر رسم مٹ گیا ہر سال مین چھ گز

باب مناقب ابی بکر و عمر

یہ باب ہے بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ف ح چونکہ واقع ہوا ہے ذکر شیخین کا معاً بیچ بعضی حدیثون کے عقد کیا مولف نے ایک باب اور بیچ ذکر کرنے انھیں حدیثون کے اور بلا شبہہ ذکر کیے جاتے تھے یہ دونون صاحب معاً اکثر احوال مین بسبب ہونے دونون کے وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقرب وقت بیوقت رہا کرنے اور مشیر تدبیر اور امین اور رفیق مصاحب اور ہمنشین حضرت کے تمام اوقات و احوال مین

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبھا فقالت انا لم نخلق لھذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا و ابو بکر و عمر وما ھما ثم وقال بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی شاۃ منھا فاخذھا فادرکھا صاحبھا فاستنقذھا فقال لہ الذئب فمن لھا یوم السبع یوم لا راعی لھا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا و ابو بکر و عمر وما ھما ثم متفق علیہ روایت ہے ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اُسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا ایک گائے کو ناگہان تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اُسپر پس بولی گائے کہ ہم نہین پیدا کیے گئے ہین اسکے لیے یعنے سوار ہونے کے لیے سوا اسکے نہین کہ ہم پیدا کیے گئے ہین واسطے کشت کاری زمین کے ف ح اسمین دلیل ہے اسپر کہ ہونا گاؤن پر اور بوجھ لادنا اُسپر خوب نہین ہے اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ چارپایہ استعمال کیے جاوین مگر اُس چیز مین کہ جاری ہوئی ہے عادت ساتھ استعمال کرنے انکے کے اُس چیز مین اور احتمال رکھتا ہے کہ اشارہ ہو طرف اولی و افضل کے یعنے بہتر یہ ہے کہ جن چیزون کے لیے پیدا ہوئے ہین انھین سے جو چیز عمدہ ہو اسمین استعمال کیے جاوین والا حقیقت حصر کی مراد نہین ہے کہ فقط کھیتی ہی مین استعمال کرین اسلیے کہ جملہ اُن چیزون مین سے کہ جنکے لیے گائے پیدا کی گئی ہے واسطے اُنکے ذبح کرنا اور کھانا بھی ہے بالاتفاق ت پس کہا لوگون نے یعنے جو کہ حاضر تھے از راہ تعجب کے سبحان اللہ گائے بولتی ہے یعنے حال آنکہ وہ ہوتا ہے بے زبان سمجھ ہی پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق مین ایمان لاتا ہون ساتھ اسکے ف ح یعنے اس بات کے کہ کلام کرنا گائے کا حق ہے اور حیلہ وہم و خیال کا اور القا شیطان سے نہین ہے یا اس بات کے کہ اُسنے کہا کہ یہ تخلیق نہین ہے مگر واسطے کھیتی کے ت اور ایمان لاتے ہین ابو بکر اور عمر ف ح خاص انھین کا ذکر کیا واسطے اشارہ کے ہے طرف قوت اور کمال ایمانی انکے کے اگرچہ نہین تھا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اسکو نہ جانا اور نہ سنا اور نہ صادر ہوا انسے ایمان لانا اُسپر پس کیونکر فرمایا کہ ایمان لاتے ہین اسپر ابو بکر اور عمر جواب اسکا یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ ایسا امر ہے کہ اُسکی شان سے یہ ہے کہ اگر مطلع ہوں اسپر تو ایمان لاوین اسپر اور نہ تردد اور شک کرین اسمین ت حاضر نہین تھے ابو بکر اور عمر اس جگہ ف ع یعنے اُس مکان مین پس فرمایا حضرت نے یہ کلام پس یہ مبالغہ ہے بیچ مدح اور قوت ایمانی انکی کے یعنے اگر وہ حاضر ہوتے تو احتمال تھا کہ تخصیص انکے ذکر کی بتقریب حضور انکے کے ہوتی اور جب مدح اور ذکر انکا اس بات مین غائبانہ کیا تو اسکو بڑا دخل ہوا مقصود میں اور بہتر دلیل ہوا اسپر کہ یہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمانی انکے کے ہے ف فہم ت اور کہا ابو ہریرہ نے اُسوقت کہ ایک شخص تھا اپنی ریوڑ مین ناگہان حملہ کیا بھیڑیے نے ایک

بکری پر بھیڑیئے میں سے پس پایا بھیڑیئے نے بکری کو پس پہونچا بکری پر مالک اُسکا اور چھڑا لیا بکری کو بھیڑیئے سے پس کہا اُس شخص سے بھیڑیئے نے کہ پس کون نگہبان ہوگا اس بکری کا یعنے مقبل اس بکری کا دن سبع کے اُس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانیوالا اسکا سوائے میرے **ف** ح لفظ یوم السبع ساتھ جزم ب اور پیش ب سے دونوں طرح روایت کیا گیا ہے اور متعدد اور مختلف آئی ہیں اُسکے بیان میں قول بنا پر ساتھ جزم کے کہا ہے علما نے کہ مراد اُس سے فتنہ ہے کہ لوگ اُسمیں جنگل سے نکلے اور بکریاں بغیر چرانیوالے کے چھوڑ دینگے اور سبع اور سباع بمعنے ترک اور مہمل چھوڑ دینگے آیا ہے اور سبع بمعنے مہمل کے آیا ہے اور چونکہ بغیر چرانیوالے کے چھوڑی جاوینگے گویا چرانیوالے اُنکے بھیڑیئے ہونگے پس یہ خبر دی بھیڑیئے نے ساتھ وجود شدائد اور فتنوں کے کہ واقع ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ یوم السبع ساتھ جزم کے نام ایک عید کا ہے لوگوں کے لیے تھی جاہلیت میں یعنے حالت کفر میں کہ جمع ہوتے تھے اُسمیں واسطے موسم کے کہ باز رکھتا تھا اُنکو ہر چیز سے اور چھوڑ دیتے تھے اُسمیں مواشی کو پس کھا لیتے تھے اُسکو بھیڑیئے پس گویا خبر دی بھیڑیئے نے گذشتہ سے کہ اُس روز کون نگہبان بکریوں کا ہوتا تھا کہ آج نگہبانی اُنکی کرتا ہے تو یا روز عید کا کہ باقی اور دائم ہے کون نگہبانی اُنکی اُس روز کریگا اور اوپر ساتھ پیش کے بمعنے درندہ کے ہے اور یہ بھی انہیں معانی کا احتمال رکھتا ہے اور راجع اُنکی طرف ہو سکتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ ساتھ پیش کے ہی بمعنے روز عید کے ہے اور مشارق میں کہا کہ بعضوں نے کہا کہ یہ لفظ یوم السبع ہے ساتھ ہی کے بمعنے ضایع ہونے کے اور سبع بمعنے ضیاع کے ہے ق پس کہا لوگوں نے از راہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہوں میں اسپر اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور نہیں تھے وہ دونوں اُس جگہ ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس قال قال انی لواقف فی قوم فدعوا الله لعمر وقد وضع على سريره اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقه على منكبی يقول يرحمك الله انی لارجو ان يجعلك الله مع صاحبيك لانی كثيرا ما كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كنت وابو بكر وعمر وفعلت وابو بكر وعمر وانطلقت وابو بكر وعمر ودخلت وابو بكر وعمر وخرجت ابو بكر وعمر فالتفت فاذا على بن ابی طالب **متفق عليه** اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہا تحقیق میں البتہ کھڑا تھا ایک قوم میں یعنے حضرت عمر رضہ کی وفات کے روز پس دعا ے خیر کی اُس قوم نے واسطے عمر رضہ کے اس حالمیں کہ تحقیق رکھے گئے تھے عمر اپنے تخت پر یعنے نہلانے کے لیے بعد وفات کے اور حاضر تھی اُن پر ایک جماعت اُنکے یاروں میں سے ناگہاں ایک شخص نے پیچھے میرے سے تحقیق رکھی کہنی اپنی میرے مونڈھے پر کہتا ہے وہ شخص یعنے خطاب کر کے عمر رضہ کیطرف رحمت کرے تجکو اللہ بلاشبہ میں البتہ امید رکھتا ہوں یہ کہ گردانے تجکو اللہ تعالی ساتھ دونوں یار تمہارے کے یعنے آنحضرت کے اور ابی بکر کے قبر میں یا جنت میں اسواسطے کہ میں بہت تھا سنتا آنحضرت سے فرماتے تھا میں اور یعنے فلانے مکان میں اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور کیا میں نے اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ نے یعنے فلانا امر امور عبادت سے یا رسوم عبادت سے اور چلا میں اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ یعنے طرف فلانے مکان کے اور داخل ہوا میں اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ یعنے مسجد وغیرہ میں اور نکلا میں اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ یعنے گھر وغیرہ سے کہا ابن عباس رضہ نے پس پیچھے پھر کر دیکھا میں نے پس ناگہاں وہ شخص علی مرتضی رضہ تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی سعيد الخدری ان النبی صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة ليتراؤن اهل عليين كما ترون الكوكب الدری فی افق السماء وان ابا بكر وعمر منهم وانعما رواه فی شرح السنة وروى نحوه ابو داود والترمذی وابن ماجة روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکھینگے اہل علیین کو یعنے دیکھیگا بعض اُنکا بعض کو یعنے مقام اور مرتبہ اُنکے کو نہایت بلندی میں جیسا دیکھتے ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان میں کہ ستارہ کنارہ آسمان میں بہت روشن معلوم ہوتا ہے اور بلاشبہ ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اہل علیین میں سے ہونگے اور زیادہ ہیں یہ دونوں درجہ اور رتبہ میں اور بڑھ گئے ہیں مرتبہ میں اس سے کہ ہو ویں وہ اہل علیین سے **ف** ح علیین ساتھ زیر عین اور لام کے اور تشدید ی پہلی اور جزم دوسری کے ایک مقام ہے ساتویں آسمان میں کہ چڑھتی ہیں اُسکی طرف ارواحیں مومنوں کی اور بعضوں نے کہا کہ نام ہے دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اُٹھائے

جاتے ہیں اس کی طرف اعمال صالحہ نیکے اور لفظ دری ساتھ پیش دال اور زیر رے تشدید کے ادری نسبت کے ہے تشبیہ دی ساتھ دُر کے معنے مروارید کے روشنی
اور صفائی کے ترجمہ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں ساتھ اسناد اپنے کے اور روایت کی مانند اسکے ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن
انسٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرٍ وعمر سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والاٰخرین الا
النبیین والمرسلین رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن علیٍ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ
دونوں سردار ہیں ادھیڑ عمروں اہل بہشت کے پہلوں میں سے اور پچھلوں میں سے سوائے نبیوں کے اور پیغمبروں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
ف ح وصف کرنا لوگوں کا ساتھ ادھیڑ ہونیکے باعتبار حال انکے کے دنیا میں ہے ورنہ بہشت میں ادھیڑ نہیں ہونیکا یعنے یہ ہیں کہ ادھیڑ مرکر دنیا میں اور
پہلوں سے مراد ہیں اگلی امتوں کے پس ہونگے افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون سے اور خضر بھی بموجب قول انکے کہ ولی کہا ہے انکو اور پچھلوں سے مراد ہیں اولیا
اور علما اور شہدا اس امت کے اور نبیوں اور رسولوں کے استثنا کرنے سے نکل گئے عیسیٰ اور ایسے ہی خضر بحسب قول انکے کے نبی کہا ہے انکو وعن حذیفۃ قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من بعدی ابی بکرٍ وعمر رواہ الترمذی اور روایت ہے
حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا میں کہ کتنی ہے زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنے کم مدت ہے یا بہت پس
پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے دو خلیفہ میرے ہونگے کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں نقل کی یہ ترمذی نے وعن انسٍ قال کان رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد لم یرفع احدٌ رأسہ غیر ابی بکرٍ وعمر کانا یتبسمان الیہ ویتبسم الیہما رواہ
الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں نہ اٹھاتا کوئی یعنے
صحابہ میں سے سر اپنا یعنے مارے ہیبت کے اور پاس ادب کے سوائے ابی بکرؓ اور عمرؓ کے تھے یہ دونوں کہ مسکراتے تھے دیکھ کر طرف آنحضرت کے اور مسکراتے تھے
آنحضرتؐ دیکھ کر طرف انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ح یہ خاصیت محبت اور عادت محبوبوں کی ہے کہ جب آپس میں ایک کی
دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاد ہوجاتے ہیں وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج
ذات یومٍ ودخل المسجد وابوبکرٍ وعمر احدھما عن یمینہ والاٰخر عن شمالہ وھو اٰخذ بایدیھما فقال ھٰکذا نبعث
یوم القیمۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز یعنے حجرہ شریفہ سے اور داخل ہوئے
مسجد میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ایک دونوں میں سے دائیں طرف آنحضرت کے تھے اور دوسرا بائیں طرف انکے اور آنحضرتؐ پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونوں صاحبوں کے پس فرمایا آنحضرت
نے کہ اسیطرح اٹھائے جاوینگے ہم یعنے قبر سے نکلینگے طرف محشر کے روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وعن عبداللّٰہ
بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم راٰی ابابکرٍ وعمر فقال ھذان السمع والبصر رواہ الترمذی مرسلاً اور روایت ہے عبداللہ
ابن حنطب تابعی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابابکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ دونوں بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہیں نقل کی یہ ترمذی
نے بطریق ارسال کے ف ح یعنے یہ دونوں درمیان مسلمانوں کے مشابہ کان اور آنکھ کے ہیں جسد میں نسبت تمام اعضا کے شرف اور نفاست میں اور تورپشتی نے کہا ہے
کہ بعضوں نے کہا کہ مثل انکے دین میں بمنزلہ سمع و بصر کے ہے جسد میں یا یہ نسبت میرے بمنزلہ سمع و بصر کے ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ انکے اور دیکھتا ہوں میں
بواسطہ انکے اور یہ مضمون راجع ہوتا ہے طرف معنے وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص انکی کا ہے اوپر سننے حق کے اور اتباع اسکی کے اور
مشاہدہ حق کے انفس اور آفاق میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبیٍ
الا ولہ وزیران من اھل السماء ووزیران من اھل الارض فاما وزیرای من اھل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہیں ہے کوئی پیغمبر مگر واسطے اسکے ہوتے ہیں دو وزیر آسمان کے فرشتوں میں سے کہ امداد و اعانت کرتے ہیں اسکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر
ہوتے ہیں زمین والوں میں سے ف یعنے اسکے یار ہیں کہ خدمت اور نصرت اسکی کرتے ہیں عالم ناسوت میں اور جب درپیش
آتا ہے اسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے انسے جیسے کہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہے تو مشورہ کرتا ہے اپنے وزیر سے ت پس دو وزیر میرے آسمان والوں میں سے
ہیں جبرئیل اور میکائیل ہیں ف اسمیں دلیل ظاہر ہے اسپر کہ آنحضرت افضل ہیں جبرئیل اور میکائیل سے ت اور دو وزیر میرے زمین والوں میں
سے پس ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں نقل کی یہ ترمذی نے ف اسمیں دلالت ظاہرہ ہے اسپر کہ یہ دونوں صاحب افضل ہیں اور صحابہ میں سے حال آنکہ صحابہ افضل
ہیں ساری امت میں اور دلالت ہے اسپر کہ ابوبکرؓ افضل ہیں عمرؓ سے اسلیئے کہ واو اگرچہ ہے مطلق جمع کے لئے ولیکن ترتیب اسکی لفظ کلام حکیم میں ضرور ہے
کہ اسکے لئے اثر عظیم ہو وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سے کہ خواب میں دیکھا میں نے کہ گویا ایک ترازو اتری ہے آسمان سے پس تولے گئے آپ اور ابوبکرؓ
پس غالب ہوئے آپ اور تولے گئے ابوبکرؓ اور عمرؓ پس غالب آئے ابوبکرؓ اور تولے گئے عمرؓ اور عثمانؓ پس غالب ہوئے عمرؓ پھر اٹھائی گئی ترازو ف ح اور اس شخص نے جو تولنا
حضرت علیؓ اور عثمانؓ کا نہ دیکھا گویا اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ ان دونوں صاحبوں کے تفاضل میں اختلاف ہے سلف میں جیسے کہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے
ت پس غمگین ہوئے آنحضرت بسبب اس خواب دیکھنے اس شخص کے جیسے کہ راوی نے تفسیر کی ساتھ قول اپنے کے پس غمگین کیا آنحضرت کو اسکے سننے نے ف
ع یعنے بسبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرت نے کہ تعبیر اسکی یہ ہے کہ بعد خلافت عمرؓ کے ظہور فتنوں کا ہوگا اور رشتے امور کے پست ہو جاوینگے ت پس فرمایا آنحضرت
نے کہ یہ تو نے دیکھا خلافت نبوت ہے یعنے ان دونوں صاحبوں کی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اسمیں اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف نہوگا پھر دیگا
اللہ تعالے ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف ح تعبیر دی آنحضرت نے اٹھ جانے ترازو کی یہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا
ابوبکرؓ اور عمرؓ پر کہ اتفاق ہوگا اسپر اور بعد اسکے آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچھ خلاف اور بے انتظامی راہ پاویگی اور بعد از خلافت چاروں کے بادشاہت
ہوگی گزندہ جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اور سمجھنا اس تعبیر کا اٹھ جانے میزان کے سے اس سبب سے کیا کہ آپس میں تولنا رعایت کیا جاتا ہے ان چیزوں میں کہ اپس میں
نزدیک ایک دوسرے کے ہیں اور جب آپس میں بعید اور متباین ہوئیں تو آپس میں تولنا کچھ معنے نہیں رکھتا پس اٹھایا گیا اور برطرف کیا گیا آپس میں تولنا
پس یہ خواب دلالت کرتا ہے اوپر اختلاط امر خلافت کے بعد از ابوبکرؓ اور عمرؓ کے اور رشتے غالب آنے ہر ایک کے دوسرے پر میزان میں یعنی
کہ راجح افضل ہے مرجوح سے الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمہارا ایک
شخص اہل جنت میں سے پس آئے ابوبکرؓ پھر فرمایا کہ آویگا تمہارا ایک شخص اہل بہشت میں سے پھر آئے عمرؓ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ح
مرتبہ نہیں بشارت جنت کی ایک جماعت کے لئے اصحاب میں سے واقع ہوئی ہے اور چونکہ اس حدیث میں واسطے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے اکٹھی واقع ہوئی ہے پس اس باب میں ذکر کی
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ حَسَنَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اسوقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گودی میں تھا بیچ چاندنی رات کے ناگہان کہا میں نے یارسول اللہ کیا ہوگی کسی کے لئے نیکیاں موافق گنتی ستاروں آسمان کے فرمایا کہ ہاں وہ عمرؓ ہے کہ نیکیاں اسکی موافق گنتی آسمان کے ستاروں کے ہیں کہا میں نے پس کیا حال ہے ابوبکرؓ کی نیکیوں کا فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں ہیں تمام نیکیاں عمرؓ کی مگر مانند ایک نیکی کے ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنے ابوبکرؓ کی نیکیاں انکی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیاں عمرؓ کی ابوبکرؓ کی نیکیوں سے زیادہ ہوں تو بھی ابوبکرؓ افضل ہیں بسبب قوت حسنات انکی کے از روے کیفیت اور نفاست کے بسبب پائے جانے کمال اخلاص اور شہود و معرفت کے جیسا کہ روایت کیا ہے ایک حدیث سے کہ نہیں ہے فضیلت ابوبکرؓ کی تم پر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب اس چیز کے کہ رکھی گئی ہے انکے دل میں ذکر کیا ہے اس حدیث کو غزالی نے

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

یہ ہے بیچ مناقب عثمان رضؓ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوے اپنے گھر میں کھولے ہوے رانیں اپنی یا پنڈلیاں اپنی **ف** ع کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہے اس حدیث کو مالکیوں وغیرہ نے کہ جو کہتے ہیں ران ستر نہیں حالانکہ یہ حدیث دلیل نہیں ہوسکتی اسلئے کہ شک کیا ہے راوی نے عضو کھلے ہوئے میں کہ آیا وہ رانیں تھیں یا پنڈلیاں پس لازم نہیں آتا ہے اس سے جزم جواز کھولنے ران کا اور جائز ہے یہ کہ جو مراد کھولنے ران کے سے کھولنا اسکا قمیص سے نہ ازار سے یعنے تہبند بندھا ہوا تھا اور دامن قمیص کا اسپر نہ تھا سمٹا ہوا تھا جیسا کہ آگے آتا ہے کلام عائشہؓ کا کہ مشعر ہے اسپر اور یہی ظاہر ہے آنحضرتؐ کے احوال سے در حالت مخالطت کے ساتھ آلؓ و اصحابؓ کے **ترجمہ** پس اذن چاہا ابوبکرؓ نے آنیکے لئے پس اذن دیا آنحضرتؐ نے انکو حالانکہ وہ اسی حال پر تھے یعنے نہ ڈھنکی پنڈلی وغیرہ پس باتیں کیں ابوبکرؓ نے یعنے بیٹھنا ابوبکرؓ کا کچھ دیر تک ہوا پھر اذن چاہا آنیکا عمرؓ نے پس اذن دیا آنحضرتؐ نے عمرؓ کو اور آنحضرت اسی حال پر تھے پس باتیں کیں عمرؓ نے پھر اذن چاہا عثمانؓ نے یعنے اور آنے پس اٹھ بیٹھے آنحضرت اور درست کئے کپڑے اپنے **ف** ع اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہیں تھے کھولے ہوے نفس ایک دونو عضووں میں سے بلکہ سوائے تہبند کے اور کپڑا نہ تھا اسلئے نہ کہا وستر فخذہ پس اٹھ گیا ساتھ اسکے اشکال اور دفع ہوگیا استدلال مذکور واللہ اعلم بالاحوال **ت** پس جبکہ نکلے یعنے عثمانؓ اور وہ کہ ساتھ انکے تھے یا اکیلے یہ ہے یعنی جبکہ نکلی تو ام کہا عائشہؓ نے کہ داخل ہوے ابوبکرؓ پس نہ جنبش کی آپنے واسطے انکے اور نہ پروا کی آپنے انکی یعنے یوں ہی لیٹے رہے اور کپڑے نہ سمیٹے پھر داخل ہوے عمرؓ پس نہ حرکت کی آپنے واسطے انکے اور نہ پروا کی آپنے انکی پھر داخل ہوے عثمانؓ پس اٹھ بیٹھے آپ اور درست کئے کپڑے آپنے اپنے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا حیا نہ کروں میں اس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے **ف** ع کہا نووی نے کہ اسمیں فضیلت ظاہرہ ہے عثمانؓ کی اسلئے کہ حیا اچھی صفت ہے صفتوں ملائکہ کے سے وہ انکے لئے ثابت ہوئی کہا مظہر نے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر توقیر عثمانؓ کے نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کچھ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے منصب میں نزدیک آنحضرت کے فرق نہیں آتا اور کم التفاتی آپکی نسبت انکے لازم نہیں آتی اسلئے کہ محبت جب کامل اور محبت ہوتی ہے تو تکلف اٹھ جاتا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے اذا حصلت الالفة بطلت الكلفة تکلف سوں میں منقلب

ہوگئی حدیث کہ دلیل ہوئی ان دونوں صاحبوں کی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر سمجھی جاتی ہے اس سے تعظیم اور توقیر عثمان رضی اللہ عنہ کی ذکر کی گئی یہ انکی مناقب کے باب میں اور حقیقت میں حسنین میں جو صفت غالب ہوتی تھی اسکی رعایت آنحضرت فرماتے تھے حضرت عثمان رض میں صفت حیا غالب تھی اس سے لحاظ انکا کرتے تھے اور ان صاحبوں سے بے تکلفی تھی انسے معاملہ بے تکلفی کا رکھتے تھے اور ملائکہ نے جن مواضع میں حضرت عثمان رض سے حیا کی ہے از انجملہ بعضوں نے ایک جگہ یہ نقل کی ہے کہ حضرت عثمان رض بیچ مدینہ کے ایک قصہ میں جو آگے بڑھے تو انکا سینہ کھلا ہوا تھا پس ملائکہ پیچھے ہٹ گئے پس حکم کیا انکو آنحضرت نے سینہ کے ڈھانکنے کا پس عود کیا ملائکہ نے اپنی جگہ پس پوچھا انسے آنحضرت نے سبب انکے ہٹ جانیکا انھوں نے کہا کہ بسبب حیاء عثمان رض کے ہٹ گئے تھے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق عثمان رض ایک مرد بہت شرمناک ہے اور تحقیق میں ڈرا کہ اگر اذن دوں میں عثمان کو آنیکا اس حالت پر یعنے حالت کھلے رہنے پنڈلی یا ران پر یہ کہ نہ پہونچے طرف میرے بیچ حاجت اپنی کے یعنے ڈرا ہوں کہ اگر مجکو اس حالت پر دیکھے گا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میرے پاس نہیں آسکیگا اور عرض حال نہیں کرسکیگا نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر پیغمبر کے رفیق یعنے ہمراہی اور یار مہربان ہے اور رفیق میرا یعنے بہشت میں عثمان رض ہے **ف** یعنے فی الجنة جملہ معترضہ ہے درمیان مبتدا اور خبر کے کلام طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سے سمجھ کر بیان کیا پھر یہ نہیں منافی ہے اسکے کہ ہو انکا کوئی اور بھی رفیق سوائے عثمان رض کے جیسیکہ وارد ہوا ہے ابن مسعود رض سے روایت طبرانی میں کہ ہر نبی کے لئے مخصوص ہے اسکے اصحاب میں سے اور میرے مخصوص میرے اصحاب میں سے ابوبکر اور عمر ہیں ہاں البتہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کے لئے ایک رفیق تھا اور آنحضرت کے کئی رفیق نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکے قوی اور یہ منقطع ہے **ف** غرابت نہیں منافی ہے صحت کو اسلئے کہا نہیں ہے اسناد اسکے قوی اور یہ حدیث یعنے اسناد اسکے منقطع ہے پس حاصل ہوا اس سے یہ کہ حدیث ضعیف ہے لیکن اعتبار کیجاتی ہے قوی بیچ فضائل کے اور موید ہے اسکے وہ روایت کہ نقل کی ہے ابن عساکر نے ابوہریرہ سے مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان رض

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن خباب سے کہا حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں کہ وہ رغبت دلاتے تھے یعنے لوگوں کو اوپر خرچ کرنیکے لشکر تبوک پر کہ اسکو جیش العسرة کہتے ہیں **ف** عسرة کہتے ہیں تنگی کو پس جیش العسرة اسکو اسلئے کہتے ہیں کہ انمیں مسلمان بڑی تنگی اور سختی میں تھے بسبب اسکے کہ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز تھی اور تھا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کے اور ایام قحط کے اور کمی زاد راہ اور پانی کے اور سواری کے اور کمی کھانے اور پانی کی ایسی تھی کہ پتے درختوں کے کھاتے تھے اور اوجھ اونٹوں کی نچوڑتے تھے اور منہ تر کرتے تھے غرضکہ بے سامانی اور تنگی حد سے زیادہ تھی اسمیں اسلئے یہ نام اسکا ہوا **ت** پس کھڑے ہوئے عثمان رض اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ میں سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں انکے یعنے سو اونٹ مع سامان کے دونگا بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے یعنے اسی مکان میں پا اور رغبت پس کھڑے ہوئے عثمان رض اور کہا میرے ذمہ میں دو سو اونٹ مع جھولوں کے اور کجاووں انکے کے

بیچ راہ خدا کے **ف** ع یعنی سوائے اُن سو کے دو سو اور ہیں نہ اُن سمیت جیسے کہ وہم جاتا ہے واللہ اعلم **ت** پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمان اور کہا میرے ذمہ ہیں تین سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں اُنکے کے بیچ راہ خدا کے **ف** ش پس حضرت عثمان نے چھ سو اونٹ اپنے ذمہ لازم کیے پہلی بار میں سو دوسری بار دو سو تیسری بار میں تین سو اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ غزوۂ تبوک میں حضرت عثمان نے ساڑھے نو سو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ پچاس گھوڑوں کے اور کہا طیبی نے **ت** پس میں نے دیکھا آنحضرت کو اُترتے تھے منبر سے اسحال میں کہ کہتے تھے نہیں ضرر کرے گی عثمانؓ کو وہ چیز کہ کریں تمام عمر میں بعد اس نیکی کے کوئی نہیں ضرر عثمان کو وہ چیز کہ کریں بعد اسکے **ف** ع یعنی یہ نیکی مکفر ہے اُنکے گناہوں گذشتہ کے ساتھ زیادتی برائیوں آیندہ اُنکی کے جیسے کہ وارد ہوا ہے بیچ ثواب نماز جمعہ کے اور مکرر فرمایا یہ تاکید کے لیے اور اسمیں اشارہ ہے طرف بشارت کے اُنکے لیے ساتھ خاتمہ بخیر ہونے کے اور کہا مظہر نے یعنی ضرر نہیں ہے اُس پر یہ کہ نہ کریں بعد اسکے قسم نوافل سے نہ فرائض سے اسلیے کہ یہ نیکی کافی ہے اُنکو تمام نوافل سے **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہؓ سے کہ کہا لائے عثمانؓ نزدیک آنحضرت کے ہزار دینار اپنی آستین میں اُس وقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمانؓ نے لشکر تبوک کا پس بکھیرے ہزار دینار حضرت کی گود میں پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ اُلٹ پلٹ کرتے تھے اُنکو اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کرینگے عثمانؓ کو وہ گناہ کہ کریں بعد عمل آج دن کے یعنی نہیں ضرر کرینگے اُنکو گناہ سابق اور لاحق دو بار فرمایا یہ کلمہ نقل کی یہ احمد نے **ف** ع ریاض میں عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہے کہ کہا حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس اسحال میں کہ لائے عثمان بن عفانؓ جیش العسرہ نو سو اونٹ اور سو گھوڑے اخرجہ الحافظ السلفی اور یہ اختلاف روایات وہم دلاتا ہے تناقض کا روایات میں اور تطبیق انمیں اسطرح ہو سکتی ہے کہ پہلے حضرت عثمانؓ نے چھ سو اونٹ معہ جھولوں اور کجاووں کے دیے ہوں جیسے کہ پہلی حدیث میں گذرا پھر لائے ہوں ہزار دینار واسطے خرچ ضروری سامانوں کے پھر جبکہ مطلع ہوا اسپر کہ یہ نہیں کفایت کرینگے زیادتی کی اونٹوں میں بھی کہ ہزار پورے کر دیے اور زیادتی کی وہاں ان میں بھی کہ نوبت گھوڑوں کی سو تک پہنچ گئی **وعن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے **ف** ع کہ حدیبیہ میں تھے نیچے درخت کے سال حدیبیہ میں اور یہ نام اُسکا اسلیے رکھا گیا کہ نازل ہوئی اُسکے حق میں یہ آیہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ **ت** تھے عثمانؓ ایلچی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف اہل مکہ کے **ف** ح کہ بھیجا تھا اُنکو حدیبیہ سے اہل مکہ کے پاس کہ مکہ میں آنے دیں عمرے کے لیے پس مشہور ہو گیا کہ مکہ والوں نے عثمان کو مار ڈالا **ت** پس بیعت لی آنحضرت نے لوگوں سے یعنی بیعت خاص موت پر پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمانؓ وقت بیعت کے حاضر نہ تھے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کے یعنی نصرۃ دین اُسکے کے اور کام رسول اُسکے کے ہے پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ دوسرے اپنے کے **ف** ع یعنی اپنا ہاتھ نائب عثمانؓ کے ہاتھ کا کیا اور عثمانؓ کی طرف سے بیعت کی بعضے کہتے ہیں سو ہاتھ کہ عثمانؓ کے ہاتھ کا نائب کیا وہ بایاں تھا اور بعضے کہتے ہیں دہنا اور یہی صحیح ہے **ت** پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمانؓ کے بہتر ہاتھوں اُن صحابہ کے سے واسطے اپنے پس غائب ہونا اُنکا نہیں تھا سبب نقصان اُنکے کا بلکہ سبب منقبت تھا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ

اغنیٰ بئر رومة فقال من یشتری بئر رومة فیجعل دلوه مع دلاء المسلمین بخیر له منها فی الجنة فاشتریتها من صلب مالی
وانتم الیوم تمنعوننی ان اشرب منها حتی اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدکم الله والاسلام هل
تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یشتری بقعة آل فلان فیزیدها فی
المسجد بخیر له منها فی الجنة فاشتریتها من صلب مالی فانتم الیوم تمنعوننی ان اصلی فیها رکعتین فقالوا اللهم
نعم قال انشدکم الله والاسلام هل تعلمون انی جهزت جیش العسرة من مالی قالوا اللهم نعم قال انشدکم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان علی ثبیر مکة ومعه ابوبکر وعمر وانا فتحرک الجبل حتی
تساقطت حجارته بالحضیض فرکضه برجله قال اسکن ثبیر فانما علیک نبی وصدیق وشهیدان
قالوا اللهم نعم قال الله اکبر شهدوا ورب الکعبة انی شهید ثلاثا رواه الترمذی والنسائی
والدارقطنی اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری کے سے کہ کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمانؓ کے گھر میں اسوقت کہ اوپر سے جھانکا عثمانؓ نے اس قوم
پر کہ انکے گھر کو گھیر رہا تھا اور قصد انکے قتل کا رکھتے تھے پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیرین سوائے پانی کنوئے رومہ کے ف ع رومہ ساتھ پیش را اور جزم واو کے
اور بعضوں نے ہمزہ سے بھی کہا ہے کنواں بڑا ہے جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق میں کہ پانی اسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہے عوام
اسکو اب بیر جنت کہتے ہیں بسبب مترتب ہونے دخول جنت کے عثمانؓ کے لئے اوپر خریدنے اور وقف کرنے اسکی کے اور حضرت عثمانؓ نے خریدا تھا اسکو
لاکھ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خریدے بیر رومہ کو اور گردانے ڈول اپنا ساتھ ڈولوں مسلمین کے ف ع یعنے وقف کرے اسکو اور
کرے ڈول اپنا برابر مسلمانوں کے ڈولوں کے اور اپنے ملک سے نکالدے مخصوص اپنے لئے نرکھے اور اسمیں دلیل ہے اوپر جواز وقف سقایات کے اور دلیل ہے اسپر کہ وقف
کی ہوئی چیز وقف کرنیوالے کی ملک سے نکلجاتی ہے ترجمہ بدلے نیکی اور ثواب کے کہ اس خریدنیوالے کے لئے ہو اس کنوئیں سے یعنے خریدنے اور وقف کرنے اسکے سے بہشت میں پس
خریدا میں نے اسکو اصل اور خالص مال اپنے سے اور تم آجکے دن منع کرتے ہو مجکو اسکے پانی پینے سے یہاں تک کہ پیتا ہوں میں دریا کے پانی سے یعنے پیتا ہوں کھاری پانی کہ نہایت
سمندر کے ہے شوری اور تلخی میں پس کہا لوگوں نے خداوندا ہاں جانتے ہیں ہم مقرر خریدا انھوں نے یعنے تصدیق عثمانؓ کی ہے اس کلام میں اور پہلے لانا اللہم کا واسطے تاکید
اور تبرک کے ہے ساتھ اسم الٰہی کے پھر کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ مسجد یعنے مسجد مدینہ تنگ ہوئی مصلیوں پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کون شخص ہے کہ خریدے جگہ اولاد فلانے کی ف مراد ایک جماعت انصار کی ہے کہ قریب مسجد کے رہتی تھی اور ایک زمین رکھتی تھی کہ اگر اسکو داخل مسجد کرتے تو مسجد فراخ ہو جاتی
پس حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ جگہ اس جماعت کی خریدے ترجمہ پس زیادہ کرے اس جگہ کو مسجد میں بدلے ثواب اور نیکی کے کہ اس خریدنیوالے کے لئے ہو خریدنے اور وقف
کرنے اسکے سے بہشت میں پس خریدا میں نے اسکو اصل اور خالص مال اپنے سے ف ع بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہ حضرت عثمانؓ نے خرید کی کذا رواہ الدار
قطنی اور روایت کی بخاری نے ابن عمرؓ سے یہ کہ مسجد آنحضرتؐ کے عہد میں بنائی گئی تھی اینٹ کی اور چھت اسکی کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون اسکے کھجور کی لکڑی کے
پس نہ زیادہ کیا اسمیں ابوبکرؓ نے کچھ اور زیادہ کیا اسمیں عمرؓ نے اور بنایا اسکو آنحضرتؐ کے عہد کی بنا پر ساتھ اینٹ اور ٹہنیوں کھجور کے اور پھیر ستون چوبی لگائے پھر
تغیر کی حضرت عثمانؓ نے پس بہت کچھ زیادہ کیا اسمیں اور بنائی دیوار اسکی منقش پتھروں کی اور چھت اسکی سال کی ترجمہ پس تم آجکے دن منع کرتے ہو مجکو اسے
کہ پڑھوں میں دو رکعت نماز اس جگہ میں یعنے بیچ اسی مسجد میں پس کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں جانتے ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا
اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق تیاری سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنے تبوک کا اپنے مال سے یعنے اور فرمایا حضرتؐ نے بیچ حق میں جو کچھ کہ فرمایا کہ دلالت

کرتا ہوں اور پہ حسن حال اور مال میرے کے چنانچہ اوپر مذکور اسکا ہو چکا ہے کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں جانتے ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمہیں بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے اوپر ثبیر مکہ کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے اور ساتھ آنحضرت کے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں بھی کھڑے تھے پس ہلا پہاڑ یعنے بسبب خوشی کے یہانتک کہ گرنے لگے بعضے پتھر اسکے پستی زمین اور دامان کوہ میں پس ماری اسکو آنحضرت نے لات اپنی اور فرمایا ٹھہر اور نہ ہل اے ثبیر اسلئے کہ نہیں ہے تجھ پر مگر پیغمبر اور صدیق یعنے ابوبکرؓ اور دو شہید **ف** یعنے حقیقی اسلئے کہ قتل کئے گئے ساتھ زخم کے اور سبب زہر اثر ضرب سے اور وہ عمرؓ اور عثمانؓ ہیں پس نہیں منافی ہے اسکے یہ کہ آنحضرت اور صدیقؓ شہید حکمی ہیں اسلئے کہ سبب انکی موت کا اثر زہر قدیم کا تھا **ترجمہ** کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں اسیطرح ہے کہا عثمانؓ نے اللہ اکبر گواہی دی انھوں نے قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہ کلمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے **ف** ع یعنے اللہ اکبر الخ واسطے زیادتی مبالغہ کے بیچ ثابت کرنے حجت کے خصم پر اور واسطے ازراہ تعجب کے اقرار کرنے انکے سے انکے صدق پر اور جرأت کرنے انکے سے اوپر فساد اور ہلاک انکے کے **وعن** مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے مرۃ بن کعبؓ سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنوں کا یعنے جنگ آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرت کے امت میں پس نزدیک کیا آنحضرت نے ان فتنوں کو یعنے فرمایا کہ نزدیک ہے وقوع انکا پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے سر پر پس فرمایا آنحضرت نے یہ شخص اس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرۃ بن کعب کہتے ہیں پس اٹھا میں اور گیا طرف اس شخص کے تا دیکھوں میں کہ کون ہے وہ پس ناگہاں وہ شخص عثمانؓ بن عفان تھے کہا مرہ نے پس متوجہ کیا میں نے طرف آنحضرت کے منہ عثمانؓ کا یعنے دکھایا میں نے آنحضرت کو منہ عثمانؓ کا پس کہا میں نے یہ شخص ہدایت پر ہوگا اسدن فرمایا آنحضرت نے ہاں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ آنحضرت نے فرمایا یعنے عثمانؓ سے ایک دن کہ اے عثمانؓ تحقیق شان یہ ہے کہ شاید خدا تعالیٰ پہنا دے تجکو ایک کرتہ یعنے خلعت خلافت پس اگر چاہیں لوگ اور جبر کریں تجھپر اوپر اتار ڈالنے کرتے کے پس نہ اتارنا تو اسکو واسطے انکے **ف** ع یعنے اگر قصد کریں لوگ تیرے معزول کرنیکا تو نہ معزول کرنا تو اپنے نفس کو خلافت سے واسطے انکے بسبب ہونے تیرے کے حق پر اور ہونے انکے کے باطل پر اور اسی حدیث کے سبب سے معزول نہ کیا عثمانؓ نے اپنے نفس کو جسوقت کہ محاصرہ کیا لوگوں نے انکو روز دار کے ہر چند کہ بجد ہوئے لوگ **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں قصہ دراز ہے **ف** اور وہ قصہ آنے مصریوں کا ہے ساتھ استغاثہ کے مصر کے عامل کے ہاتھ سے عثمانؓ کے پاس اور بھیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پھیرنا انکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کے اور محاصرہ کرنا اور قتل کرنا عثمانؓ کا اور یہ قصہ نہایت موحش اور مولم ہے جیسا کہ سیر کی کتابوں میں لکھا ہے اور یہ اول فتنہ ہے کہ دین اسلام میں واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہ اس فتنہ میں بظلم کہا یہ واسطے عثمانؓ کے اور اشارہ کیا طرف انکے نقل کی یہ ترمذیؒ نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ازروے سند کے **وعن** اَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابوسہلہ عثمانؓ کے مولے سے کہا کہ واسطے میرے عثمانؓ نے روز دار کے کہ روز دار

قتل انکے کا تھا اور مراد وارسے گھر عثمانؓ کا ہی کہ اسمین گھرے ہوئے تھے اور شہید ہوئے تحقیق آنحضرتؐ نے کی تھی مجکو وصیت یعنے یہ کہ معزول کرنا تو اپنے تئین جیسا کہ اوپر حدیث مین گذر لیا وصیت کی تھی صبر و تحمل کرنیکے اوپر جفاے قوم کے اور نہ لڑنیکی انسے اور مین تحمل کرنیوالا ہون اس عہد یعنے وصیت پر اور لڑتا نہین انسے والا بعضے اصحاب وغیرہ نے کہا تھا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو انسے کہ مجال تمہارے مقابلہ کی نہین باستثناء قتل کی روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عثمان تابعی بیٹے عبد اللہ بیٹے موہب کے کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنے مکہ مین اس حال مین کہ ارادہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا ایک جماعت کو بیٹھے ہوئے پس کہا اسنے کہ کون سی ہے یہ قوم کہا بعضے لوگون نے یہ قریش ہین یعنے اکابر انکے کہا اس شخص نے پس کون ہے شیخ یعنے عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا انھون نے کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمرؓ ہین کہا اس شخص نے ای ابن عمرؓ تحقیق مین پوچھتا ہون تجھسے کچھ پس حدیث بیان کر مجکو آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ بھاگ گئے تھے روز احد کے یعنے اور بھاگنا کفار کے مقابلہ سے بہت برا ہے کہا ابن عمرؓ نے ہان بھاگے کہا اس شخص نے آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ غائب تھے غزوہ بدر سے اور وہان حاضر نہ ہوئے یعنے اور قوت نہ پائی انھون نے فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمرؓ نے ہان حاضر نہ ہوئے عثمانؓ وہان کہا اسنے آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ غائب تھے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ مین ہوئی تھی اور نہ حاضر ہوئے وہان کہا ابن عمرؓ نے ہان حاضر نہ تھے بیعت رضوان مین اور جب کہ ابن عمرؓ سے تصدیق اس شخص کی کی تو کہا اسنے اللہ اکبر **ف** ح یہ کہا اسنے ازراہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونے اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ شخص اعتقاد فاسد رکھتا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین **ترجمہ** کہا ابن عمرؓ نے کہ آ بیان کرون مین تجھسے حقیقت حال کی لیکن بھاگنا عثمانؓ کا روز احد کے پس گواہی دیتا ہون مین کہ خدا تعالے نے معاف اور درگذر کیا انسے **ف** ع ح اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہے عیب مین شمار کرنے سے اور ابن عمرؓ نے جو یہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کی طرف اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جاننا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد کے ایک جماعت کو ایک جگہ ٹھہرایا اور حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ سے ہلنا نہین پس کافرون نے جو شکست پائی اس جماعت نے پیچھا کافرونکا کیا اور بقصد غنیمت نکلے اور کار جنگ ابتر ہوا پس حق سبحانہ تعالے انکی شکایت کرتا ہے پھر فرمایا کہ عفو کیا خدا تعالے نے انسے اور یہ مخصوص حضرت عثمانؓ کیلئے نہ تھا جو کوئی داخل اس تقصیر کے تھا خدا تعالے نے عفو کیا اس سے **ترجمہ** اور لیکن غائب ہونا عثمانؓ کا بدر سے پس باعث اسکے یہ تھا کہ تھین انکے نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تھین وہ بیمار پس فرمایا عثمانؓ کے لئے آنحضرتؐ نے کہ تیرے لئے ثواب ایک شخص کا ہے ان لوگون میں سے کہ حاضر ہوئے بدر مین اور حصہ اسکا ہی **ف** ع یعنے تو حکم حاضرین بدر کا رکھتا ہے دنیا اور آخرت مین پس غائب ہونا انکا بدر سے

نہیں ہے نقصان انکے حق میں ہرگز اور تھا غائب ہونا انکا مانند غائب ہونے حضرت علی کے تبوک سے کہ انکو خبرگیری اہل بیت کے لئے حضرت چھوڑ گئے تھے لیکن یہ نہیں معلوم
کہ آنحضرتؐ نے انکے لئے بھی حصہ غنیمت میں سے لگایا تھا یا نہیں واللہ اعلم اور حضرت رقیہؓ بیمار ہو گئی تھیں مدینہ میں اور حضرت عثمان کو آنحضرتؐ نے انکی خبرگیری کیلئے چھوڑا تھا
اور رقیہ نے مدینہ ہی میں وفات پائی اور یہ علامت تھی کمال رضامندی آنحضرتؐ کی عثمانؓ سے کہ اپنی ایک بیٹی انکے نکاح میں دی پھر دوسری یعنے ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے
اور اسی سبب سے انکو ذی النورین کہتے ہیں پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اگر ہوتی تیسری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا میں اسکا انسے اور ریاض میں ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور اپر غائب ہونا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تھا کہ اگر ہوتا کوئی بہت
عزت والا یعنے کعبہ کی جہت سے باقی صحابہ میں سے اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بھیجتے آنحضرتؐ اسکو ف ع یعنے بجائے عثمان کے لیکن نہ پایا کوئی عزت والا انکے برابر جنے
کہ نہ گئے بعضے صاحب بخوف اپنی جان کے یہ عذر بیان کر کر کہ یا رسول اللہ نہیں ہے میرے لئے قوم مکہ میں کہ مدد کریں میری اور محافظت کریں میری اسنتی بان ہو کر ترجمہ
پس بھیجا رسول خدا صلعم نے عثمان کو ف ع یعنے طرف مکہ کے تا مشرکوں سے آنحضرت کیطرف سے گفتگو کریں اور انکو آنحضرتؐ کے تعرض کرنے سے باز رکھیں پس
استقبال کیا انکا انکے اہل اور گروہ نے اور آگے اپنے لے چلے انکو سوار کر کر اور اپنے پناہ میں کیا انکو کہ کوئی تعرض نکرے انسے اور کہا انھوں نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا
واسطے عمرہ اپنے کے پس کہا عثمانؓ نے حاشا کہ میں طواف کروں آنحضرتؐ کی غیبت میں ترجمہ اور تھی بیعت رضوان حدیبیہ میں بیچھے جانے عثمانؓ کے مکہ کو ف ع یعنے جب
خبر مشہور ہوئی مسلمانوں میں کہ مشرک لڑنے کو آتے ہیں مسلمانوں سے تو مستعد کیا آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو لڑنے کے لئے اور بیعت لی انسے نیچے درخت کے اسبات پر کہ بھاگیں نہیں
اور بعضوں نے کہا بلکہ آئی خبر یہ کہ عثمان قتل کئے گئے ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اس حال میں کہ کہا یہ ہاتھ میرا نائب ہے عثمانؓ کے ہاتھ کا
پس مارا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے اور کہا یہ بیعت پایہ ہاتھ واسطے عثمان کے ہے یا انکی طرف سے ہے پھر کہا ابن عمرؓ نے کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیرے سوالوں کے جواب
میں کہے ہیں نے اب ساتھ اپنے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے بس نہیں فخر کریں گے ہمکو بلکہ مجھے کو فخر کرینگے یا یہ مراد ہے کہ اب جو میں نے کلمات حق اور فضل
بیان کر دے ہیں انکو اپنے ساتھ لیجا اور چھوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان میں وعن ابی سھلۃ مولی عثمان قال جعل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یسر الی عثمان ولون عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار قلنا الا تقاتل قال لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عھد الی امرا فانا صابر نفسی علیہ اور روایت ہے ابی سہلہ مولی عثمان کے سے کہ کہا شروع کیا آنحضرتؐ نے کہ سرگوشی کرتے تھے عثمانؓ سے یعنے چپکے سے
کچھ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ ابتر برپا ہوگا اور قتل کرینگے لوگ انکو اور صبر کرنا چاہئے انکو اسمیں اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تھا یعنے سفیدی اور
سرخی سے طرف زردی کے پس جبکہ ہوا واقعہ دن دار کا یعنے کیا نہ لڑیں ہم انسے کہا عثمان نے نہ لڑو اسلئے کہ تحقیق آنحضرتؐ نے وصیت کی ہے طرف میرے ایک
امر کی پس میں برد کرنے والا ہوں اپنے نفس کو اس امر پر وعن ابی حبیبۃ انہ دخل الدار وعثمان محصور فیھا وانہ سمع ابا ھریرۃ
یستاذن عثمان فی الکلام فاذن لہ فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یقول انکم ستلقون بعدی فتنۃ واختلافا او قال اختلافا وفتنۃ فقال لہ قائل من الناس
فمن لنا یا رسول اللہ او ما تامرنا بہ قال علیکم بالامیر واصحابہ وھو یشیر الی عثمان بذلک
رواھما البیھقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوئے عثمان رضہ کے گھر میں اس حال میں کہ عثمان گھیرے
گئے تھے گھر میں اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہیں عثمان سے کلام کرنے میں یعنے انکی خدمت میں یا گھیرنیوالوں میں سے جو حاضر تھے انسے کلام
کرنیکے لئے اذن چاہا پس اذن دیا عثمانؓ نے ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کھڑے ہوئے ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر یعنے جیسا کہ خطبہ کے لئے کرتے ہیں
پھر کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا میں نے آنحضرتؐ کو کہ فرمانے کہ تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے بلائیں کہ اسمیں آزمائش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف و جنگ کروگے اسمیں

عثمان رقیہ اور ام کلثوم کا ... طبرانی نے اور ابن عساکر اور ... کی روایتیں مانند اسکے ... ملاحظہ سے ... ۱۲ منہ

یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف کا اور پھر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کے پس کہا آنحضرت سے کہنے والے نے لوگوں میں سے پس کون ہے ہمارے لئے یا رسول اللہ یعنے کسکی متابعت کریں کہ اسکی متابعت میں فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کی اور یاروں اسکے کی اور وہ یعنے ابوہریرہ اور اظہر یہ ہے کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کے ساتھ اسکے یعنے لفظ امیر کی کہنے میں اشارہ کیا عثمان کی طرف کہ وہ حاضر تھے اس مجلس میں روایت کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **ف** کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئے عثمان ابتداء اسلام میں ابوبکر کے ہاتھ پر پہلے اسلام ہونے آنحضرت کے دار ارقم میں اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے دو ہجرتیں اور تھے وہ گورے میانہ قد خوبصورت گھنی داڑھی والے خلیفہ ہوئے محرم کے اول روز میں سن چوبیس میں اور قتل کیا انکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضوں نے کہا اور کوئی تھا قاتل انکا اور دفن کئے گئے وہ ہفتہ کی شب بقیع میں اور اسدن عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعض نے کہا اٹھاسی برس کی اور رہی خلافت انکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کین ان سے حدیثیں خلق کثیر کی

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ باب ہے مناقب ان تینوں کے **ف** یعنے بعضی حدیثیں بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجتمع بھی وارد ہوئی ہیں اس باب میں وہ حدیثیں مذکور ہیں

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت کے پس ہلا احد یعنے بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پاؤں کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہیں ہے تجھ پر مگر نبی اور صدیق یعنے ابوبکر اور دو شہید یعنے عمر اور عثمان نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوموسی اشعری سے کہ کہا تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں باغوں مدینہ کے یعنے وہ باغ تھا کہ جس میں بیر اریس تھا پس آیا ایک شخص یعنے پہنچے میں ہی یا نام اسکو کہ کون ہے پس کھلوایا اس نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کھولدے واسطے اسکے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کی یعنے بہشت حالیکہ کی پس کھولا میں نے واسطے اسکے دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تھے پس بشارت دی میں نے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنے اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولدے اسکے لئے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کی پس کھولدیا میں نے دروازہ اسکے لئے پس ناگہان وہ شخص عمر تھے پس خبر دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے اللہ تعالے کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ کھولدے دروازہ اسکے لئے اور بشارت دے اسکو بہشت کی ساتھ بلا عظیم کے کہ پہنچے گی اسکو پس کھولا میں نے پس ناگہان وہ عثمان تھے پس خبر دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالے کا پھر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے کو صبر عطا کرے تلخی اس بلا پر اور مصیبتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابن عمر قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رواہ الترمذی روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کہتے تھے ہم

اس حالین کہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم سے یعنے اس ترتیب سے ان تینوں کو باہم ذکر کرتے تھے ہم وقت ذکر کرنے انکے کے اور بیان کرنے امر انکے کے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور تھے صحابہ کے درمیان میں اور ممتاز و مذکور تھے درمیان انکے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُری اللیلۃ رجل صالح کان ابا بکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما نوط بعضهم ببعض فهم ولاة الامر الذی بعث اللہ به نبیه صلی اللہ علیہ وسلم رواه ابوداؤد روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلا گیا خواب میں آج کی رات ایک مرد صالح یعنے ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا یعنے میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ابوبکرؓ لٹکائے گئے ہیں اور پیوست کئے گئے ہیں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائے گئے اور پیوست کئے گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اُٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے پاس سے کہا ہمنے یعنے اجتہاد سے اور ظن غالب سے اسپر مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اسپر تعلق اور اتصال بعض انکے کا ساتھ بعض کے معنے اسکے یہ ہیں کہ یہ والی اس کام کے ہیں کہ بھیجا ہے خدا تعالے نے ساتھ اس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنے خلفا انکے ہیں بیچ جاری کرنے احکام دین شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

باب مناقب علی بن ابی طالبؓ

یہ باب ہے بیچ مناقب علی بن ابی طالبؓ کے **ف** ح مناقب حضرت علیؓ کے بہت ہیں بیشمار و بیحد حدیث کی کتابوں میں مناقب انکے جو مذکور ہیں زیادہ ہیں نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی روایتیں انمیں سے وضعی بھی ہیں چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نے جیسکہ بیچ بعضی حدیثوں کے کہ نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابوبکر صدیقؓ کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہے اور کہا ہے کہ بطلان اسکا ساتھ بداہت عقل کے معلوم ہے اس جگہ بھی کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حدیثیں بیشمار وضع کی ہیں لوگوں نے اور خاص ترین انکی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور نام اسکا وصایا نام رکھا ہے اول ہر حدیث کے یا علی ہے اور ان میں سے ایک حدیث ثابت ہے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح ذکر کیا ہے علما نے واللہ اعلم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ بیچ مناقب علی کے حدیثیں آئی ہیں ساتھ اسانید جیدہ زیادہ تر ان حدیثوں سے کہ اور صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی متأخر ہیں اور انکے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوا اور بہت سے مخالفین کہ انکے ساتھ جنگ کی اور انپر خروج کیا پس علما نے چاہا کہ منتشر کریں مناقب انکے واسطے رد کرنیکے مخالفوں پر اس سبب سے بہت صحابہ انکو روایت کرتے تھے والا خلفاء ثلثہ کے بھی مناقب بہت ہیں برابر انکے بلکہ زیادہ انسے اور حضرت علی کا نام حیدر بھی تھا اصل میں حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا تھا حضرت علی کا پس جب انکی ماں نے کہ فاطمہ بنت اسد تھی انکو جنا تو اپنے باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب ابوطالب آئے تو یہ ذکر کیا اس سے اسد نے پس نام انکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہیں تھا علیؓ کے نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابوتراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائے حضرت فاطمہؓ کے گھر میں پس نہ پایا علیؓ کو گھر میں پس فرمایا کہ کہاں ہے تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہؓ نے کہ مجھمیں اور انمیں کچھ بات ہو گئی ہوئی تھی پس خفا ہو کر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہ دیکھ کہاں ہیں وہ پس کہا انھوں نے کہ یا رسول اللہ مسجد میں سوتے ہیں پس تشریف لائے حضرت مسجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اس حالین کہ گر پڑی تھی چادر انکے کاندھے سے اور لگ رہی تھی انکے پہلو میں مٹی پس پونچھتے تھے انسے آنحضرت مٹی اور فرماتے تھے اٹھو اے ابا تراب **الفصل الاول** فصل پہلی عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ هرون من موسی الا انه لا نبی بعدی متفق علیہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے **ف** ع یعنے قرابت میں اور قرب مرتبہ میں اور بیچ مددگار ہونے کے امر دین میں کذا قال

شارح من علما سنا اور توربشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرت صلعم نے اسوقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علیؓ کو اپنے اہل وعیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیگئے
تھے کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تھا پس منافقون نے طعن کیا انکو حقیر و سبک جانکر آنحضرت چھوڑ گئے ہین حضرت علیؓ نے جو یہ سنا تو ہتیار باندھکر نکلے یہان تک کہ
آنحضرت سے ملے اسحالیکہ حضرت اترے ہوتھے موضع جرف مین پس عرض کیا یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچھ کہتے ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہین نہین
چھوڑا ہے مین تمکو مگر واسطے محافظت انکے کہ چھوڑا ہے مین نے انکو پیچھے اپنے پس پھر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میرے اہل مین پس کیا نہین راضی ہے تو اے علی کہ ہووے
تو مجھسے بمنزلہ ہارون کی موسے سے کہ جب موسے میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنے قوم مین اور اس حدیث کے پیچھے پڑے ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمین کہ
خلافت بعد آنحضرت کے حق علیؓ کا ہے اور آنحضرت صلعم نے وصیت کی انکو خلافت کی پس رافضی نے اپنی کجرائی سے یہ سمجھکر نسبت کفر کی کی ہے تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے
غیر علیؓ کے اور بعضون نے نسبت کفر کی حضرت علیؓ کیطرف بھی کی ہے اسلئے کہ یہ نہین قائم ہوئے واسطے طلب حق اپنے کے پس نہین شک ہے ایسے احمقون کے کفر مین اسلئے
کہ جھوٹا قرار دیتا ہے تمام امت کو خصوصاً صدر اول کو پس بلا شبہ باطل کیا شریعت کو اور ڈھایا اسلام کو اور انکی دلیل پکڑنیکا جواب علماء اہل سنت جماعت کے یہ کہتے ہین
کہ دلیل نہین ہے انکے لیے اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ علیؓ کو آنحضرت نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکھنے اپنی کے غزوہ تبوک مین جیسا کہ موسے نے ہارون کو خلیفہ کیا تھا مدت
غایت ہونے اپنے مین واسطے مناجات کے طور پر اور نہین تھے ہارون خلیفہ بعد موسیٰ کے اسلیئے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ کے ہے اور آنحضرت صلعم نے
اسی مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگون کی امامت کرنیکے لیے نماز مین پس علیؓ خبر گیری پیغمبر کے اہلبیت کی کرتے تھے اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلق ہوتی تو
امامت نماز کے لیے بھی حضرت علیؓ کو حکم فرماتے بلکہ اولے اور اہم تھا انتہی اور کہا طیبی نے چونکہ اسمین تشبیہ تھی اور وجہ تشبیہ کی سمجھی نہین جاتی تھی کہ آنحضرت صلعم نے کاہے
مین تشبیہ دی انکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرت نے اسکو ساتھ قول اپنے کے ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہے کہ نہین ہے پیغمبر بعد
میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع اور ہارون پیغمبر تھے اور تو پیغمبر نہین ہے یعنے اتصال انکا ساتھ حضرت کے نہین ہے جہت نبوت سے پس باقی رہا
اتصال جہت خلافت سے اسلئے کہ وہ قریب نبوت کے ہے مرتبہ مین یا تو ہو حالت حیات انکی مین یا بعد وفات انکی کے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات
انکی کے اسلئے کہ ہارون مرے پہلے وفات موسے کے پس متعین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات آنحضرت کے مین وقت جانے آپکے طرف غزوہ تبوک کے انتہی اور خلاصہ
اسکا یہ ہے کہ خلافت جزئیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتی ہے اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کے خصوصاً جبکہ معزول ہو ہون اس خلافت سے بسبب
رجوع کرنے آنحضرت کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم مین ہے کہا بعضے علماء نے کہ حضرت صلعم کے اس قول مین الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہے اسپر کہ عیسیٰ ابن مریم جب اترینگے
تو اترینگے عالم ہوکر احکام ان است بتلادینگے لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین اترینگے نبی ہوکر کہتا ہون مین کہ نہین منافات ہے اسمین کہ ہون نبی
اور ہون تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت انکی کے اور مضبوط کرنے طریقہ انکے کے اگرچہ ساتھ وحی کے ہو طرف انکے پس معنے جملہ مذکورہ کے
یہ ہین کہ نیا نہین پیدا ہوگا بعد حضرت کے کوئی نبی اسلئے کہ آنحضرت ختم کرنیوالے اگلے نبیون کے ہین اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرت صلعم کے نبی تو ہوتے
علیؓ اور یہ منافی نہین ہے اس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہے حضرت عمرؓ کے حق مین صریحاً اسلئے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہے پس گویا کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا نبی
ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سے نبی ولیکن نہین ہے نبی بعد میرے اور یہی معنے ہین اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل جو ہے تصریح کی ہے حفاظ نے مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کے کہ کچھ اصل نہین ہے اسکی وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَالَّذِیْ
فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علیؓ نے قسم ہے اس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو یعنے اگایا اور نکالا اس سے درخت اسلئے کہ دانہ اگنے مین پھاڑا جاتا ہے اور
پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے یہ کہ دوست نہین رکھیگا مجکو مگر مومن ف ل ع یعنے

مومن کامل تجھسے محبت شرع کے مطابق واقع کے رکھیگا بغیر زیادتی اور نقصان کے تاکہ نکل جاوین رافضی اور خارجی یعنی جسنے دوست رکھا حضرت علیؓ کو اور بغض
رکھا شیخین سے مثلاً یعنی دوستی رکھی اُنسے دوستی شرع پس نہین نقص وارد ہوگا ساتھ اُس شخص کے کہ دوست رکھے حضرت علیؓ کو اور بغض رکھے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے
ترجمہ اور دشمن نہین رکھیگا مجھکو مگر منافق نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع پس محبت علیؓ کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اُنکی نشانی نفاق کی اور حضرت علیؓ سے

روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب
روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار
من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وعن** سہل بن سعدؓ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ہٰذِہِ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّہُمْ یَرْجُوْنَ اَنْ یُعْطَاہَا فَقَالَ
اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ فَاُتِیَ بِہٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْہِ فَبَرَأَ حَتّٰی کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُہُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا
قَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِہِمْ ثُمَّ ادْعُہُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْہُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْہِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیْہِ
فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّہْدِیَ اللّٰہُ رَجُلًا وَاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ
الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدیؓ

سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے **ف** ح خیبر آٹھ منزل ہی مدینہ سے جانب شام کے اور یہ غزوہ سن ساتھ مین تھا **ترجمہ**
کہ دونگا مین نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالےٰ قلعہ خیبر کو اُسکے ہاتھون پر یعنے بسبب اُسکے دوست رکھیگا خدا اور رسول اور رسول خدا
کو اور دوست رکھیگا اُسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون یعنے صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبح کو اس حال مین کہ سب صحابہ امید رکھتے تھے کہ دیا جاوے
نشان اُنکو **ف** ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکھئے یہ نعمت کس نصیب کسکے ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہین علی ابن ابی طالب
ف ح اور وہ پیچھے رہگئے تھے بسبب آنکھون کے دکھنے کے بعد ازان اثناء راہ مین یا بعد پہونچنے کے خیبر مین آنحضرت سے جا ملے **ترجمہ** پس کہا صحابہ نے کہ وہ
یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہین اپنی آنکھونکی یعنے اُنکی آنکھین دُکھتی ہین یعنے بسبب عذر کے حاضر نہین ہوے فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسیکو طرف اُنکے کہ بلالاوے اُنکو
پس لائے گئے علی رضی اللہ عنہ پس لعاب دہن ڈالا اُنکی آنکھونمین پس تندرست ہوے علی یعنے آنکھونکی طرف سے یہان تک کہ گویا نتھا کچھ دکھنا اور نہ سبب دکھنے درد سے
اور نہ ضعف بصر اصلاً پس دیا اُنکو نشان پس کہا علی رضی نے کہ یا رسول اللہ لڑون مین اُنسے یہان تک کہ ہون وہ مانند ہمارے یعنے مسلمان ہون فرمایا آنحضرت
نے چلا اور گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کے یہان تک کہ اُترے تو آنگی زمین مین پھر بلا اُنکو طرف اسلام کے یعنے اول اور خبر دے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ واجب
ہی اُنپر حق خدا سے اسلام مین **ف** ع اور یہان یہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اُس سے تو پس طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اُنسے یہان تک
کہ مسلمان ہون حقیقۃً یا حکماً یعنے جزیہ دینا قبول کرین یا معنی مسلمان ہونے کے فرمان بردار ہونا ہین **ترجمہ** پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالےٰ بسبب تیرے
ایک مرد کو بہتر ہی اس سے کہ ہون تیرے لئے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ **ف** ع حضرتؐ جو سنبھالی کی حضرت علیؓ کو واسطے بلانے کفار کے طرف اسلام کے اُنکی تاکید
کے لئے یہ بات قسم کھا کر ارشاد فرمائی اسلئے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہی اُنکے ایمان کا بغیر قتال اُنکے کہ یہ فرع ہوتا ہی اوپر حصول غنائم کے قسم سرخ چارپایون وغیرہ سے پس پیدا
کرنا ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنے ہزار کافر کے سے جیسکی تصریح کیا ہی اُسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین **ترجمہ** اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اُسمین

فرمایا ہے آنحضرت نے علی مرتضیٰ کو کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے بیچ باب بلوغ صغیر کے **ف** ع اسلیے کہ اسکو تعلق ہے ساتھ حضانۃ کے اور وہ حدیث ہے شامل اوپر فضیلت
علی اور جعفر اور زید بن حارثہ کے **ف** **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن رواہ الترمذی روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں
علی سے **ف** ح یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور مشارکت سے نسب میں **ترجمہ** اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہے یعنے اسمیں اشارہ ہے طرف
اس آیۃ کے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الخ نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہوں میں دوست
اسکا پس علی دوست اسکا ہے یعنے جسکو میں دوست رکھتا ہوں علی دوست رکھتا ہے پس علی کو دوست رکھے معنے یہ ہیں کہ جو شخص کا ر پرداز اور مددگار رہا ہوتا ہے پس علی کار پرداز
اور مددگار اسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** حبشی
بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ الترمذی
واحمد عن ابی جنادۃ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے اور نہ ادا کرے میری طرف
سے یعنے نبذ عہد کو مگر میں یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے **ف** ح ع عادت عرب کی تھی کہ جب درمیان انکے گفتگو ہوتی تھی بیچ نقض
ابرام اور صلح اور نبذ عہد کے تو ادا نہیں کرتا تھا یا مور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اسکا ہوتا اسکے قرابتوں اور اپنوں میں سے اور نہیں قبول کرتے تھے غیر انکے
سے پس جبکہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابوبکر صدیق رض کو حج کے لئے بھیجا تھا اور امیر حاجیوں کا کیا تو بعد انکے نکلنے کے انکے پیچھے علی مرتضیٰ کو بھیجا تا کہ نقض
کریں مشرکوں کے عہد کو اور سورہ براءۃ کہ اسمیں اس باب میں آیتیں اتری ہیں مشرکوں پر پڑھیں اور ندا کریں کہ مشرک نجس ہیں نزدیک نہوں مسجد حرام کے بعد اس
سال کے اور سوا اسکے اور احکام بیان کریں پس اسوقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی رض کی تکریم کے لئے اور حقیقت میں عذر بیان کرنا بھی تھا حضرت
ابوبکر کے لئے اسمقام میں چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی سے کہ جسوقت جا ملے علی انسے پیچھے سے کہ تم ہو میر یا مامور پس کہا حضرت علی نے کہ امیر نہیں بلکہ
مامور ہوں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہیں ہے محققین پر **وعن** ابن عمر قال
آخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال آخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی
وبین احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا بھائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یاروں اپنے کے **ف** ع یعنے دو دو
صحابیوں میں آپسمیں دینی بھائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپسمیں دینی بھائی ہوئے اسیطرح اور یہ پانچ مہینے بعد مدینہ آنیکے ہوا **ترجمہ** پس آئے
علی اس حالمیں کہ آنسو بہاتی تھیں آنکھیں انکی پس کہا علی نے کہ بھائی چارہ کروایا آپنے درمیان یاروں اپنے کے اور نہ بھائی چارہ کروایا آپنے درمیان میرے اور درمیان
کسی کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں یعنے تجکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بھائی چارہ کرواؤں **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن غریب ہے **وعن** انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل
معی ھذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے
کہ کہا تھا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرند یعنے بھنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنے دعا کی آنحضرت نے خداوندا لا میرے پاس اسکو کہ بہت پیارا ہے نزدیک تیرے مخلوق
میں سے کہ کھاوے وہ ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کے پاس علی رض اور کھایا ساتھ انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

ف ع کہا ابن جوزی نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور کہا حاکم نے کہ موضوع نہیں ہے اور مختصر میں کہا کہ طرق اسکے بہت ہیں لیکن سب ضعیف ہیں اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہے اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کے تھے نزدیک خدا کے اور شارحین خصوصیتیں اور قیدیں لگاتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جملہ محبوبترین خلق سے تھے
یا محبوبترین خلق کے آنحضرت کے چچا کے بیٹوں میں سے تھے یا قرابتیوں قریب میں سے یا مراد یہ ہے کہ جو دادے اور اقرب اور احق ہیں ساتھ احسان کرنے کے یا یہ کہ علی محبوبترین ہیں
ان میں سے نزدیک خدا کے اور غالباً یہ تخصیصات اس سبب سے ہیں کہ حضرت علی رض کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق رض اور عمر فاروق سے لازم نہ آوے اور حقیقت میں حاجت
ان تخصیصات کی کچھ نہیں ہے اسلیئے کہ یقین ہے کہ مراد تمام خلق علی العموم نہیں ہیں اسلیئے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صحابہ ہیں
اگر بعضونکو محبوبتر بعض وجوہ اور حیثیات سے رکھیں تو کیا ہوتا ہے اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کے منافات اس سے نہیں رکھتی ہے اسلیئے کہ مراد مجمع وجوہ نہیں ہے
جیسا کہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کے بعضے علما نے کہا ہے غرضکہ یہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی متبدعین کی کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر رض کی خلافت پر کریں
اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور جگہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہے اور مقام وسیع ہے ایسی تنگی کیوں کیجیئے وعن
عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ ابْتَدَأَنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا تھا میں جب مانگتا آنحضرت سے کچھ دیتے مجھکو اور جب خاموش رہتا میں دیتے مجھکو بے سوال کیے
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ
وَعَلِیٌّ بَابُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شَرِیْکٍ
وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ وَلَا نَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَیْرِ شَرِیْکٍ
اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں گھر حکمت کا ہوں اور علی دروازہ اسکا ف ع اور ایک روایت میں آیا ہے انا مدینۃ العلم
وعلی بابہا اور ایک روایت میں آیا ہے انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت میں یہ زیادہ ہے فمن اراد العلم فلیأتہ من بابہ اور معنے یہ ہیں کہ علی دروازہ ہیں دروازون
میں سے ولیکن خاص انکے ذکر کرنے سے ایک طرح کی تعظیم انکی نکلی اور واقع میں حضرت علی ہیں ایسے ہی اسلیئے کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کے بہت بزرگی اور
علم رکھتے ہیں اور ان حدیثوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازون کے ہیں یہ حدیث ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ تحقق
ہو چکی ہے یہ بات کہ تابعین نے لئے ہیں طرح بطرح کے علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سے تمام صحابہ سے نہ فقط حضرت علی سے پس جانا گیا عدم انحصار
بابیۃ کا علی کے حق میں لیکن ہاں مختص ہوں وہ ساتھ باب قضا کے تو البتہ ہو سکتا ہے کہ وارد ہوا ہے انکی شان میں اقضاکم جیسا کہ ابی رض کے حق میں آیا ہے اقراکم
کہ وہ بڑے قاری ہیں تم میں اور معاذ بن جبل کے حق میں آیا ہے اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتے ہیں اس تمثیل سے یہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا
آنحضرت سے مختص ہے ساتھ علی کے نہیں ہاتھ لگ سکتا وہ کسی اور کے واسطہ سے سوا واسطہ علی کے اسلیئے کہ گھر میں نہیں داخل ہوتے مگر اسکے دروازہ سے اور اللہ تعالی نے
فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ نہیں ہے انکے لئے حجت اسمیں اسلیئے کہ گھر جنت کا فراخ تر نہیں ہے حکمت کے گھر سے اور اسکے آٹھ دروازہ ہیں ف ع اور اصل اس حدیث
کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سے ہے کہ شیعہ ہے ولیکن ہے سچا اور اس حدیث میں اختلاف کیا ہے محدثون نے بعضون نے تصحیح کی ہے اور بعضون نے تحسین اور
بعضون نے تضعیف کی اور بعضون نے کہا منکر ہے اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچھ اصل نہیں ہے اسکی اور ایک جماعت نے نسبت وضع کی کی ہے لیکن کہا حافظ ابو سعید نے
کہ یہ حسن ہے باعتبار طرق کے نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہے بعضے
علما نے یہ حدیث شریک تابعی سے اور نہیں ذکر کیا انھوں نے اسناد اس حدیث میں صنابحی سے جیسا کہ بعضی روایتوں میں آیا ہے اور نہیں پہچانتے ہیں ہم اس
حدیث کو کسی سے ثقات میں سے سوائے شریک کے ف ع اور خبر فردوس میں یہ حدیث یوں آئی ہے انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وعن جابر قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہے جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ الطائف کے پس سرگوشی کی اُنسے پس کہا لوگوں یعنے منافقوں نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچاکے بیٹے اپنے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا میں نے انکو ساتھ سرگوشی کے لیکن اللہ تعالے نے سرگوشی کی اُنسے ف یعنے پہونچایا میں نے انکو اللہ تعالے کیطرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجھکو اسکے پہونچانیکا بطریق سرگوشی کے پس اس صورت میں گویا سرگوشی کی اُنسے اللہ نے میں نے نہیں کی یہ مانند قول اللہ تعالے کے ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہے کہ اس سرگوشی میں حضرت نے کچھ مصلحت اُس عزیز کی اور ملائکہ اسکے اسرار خفیہ میں کہ تعلق میں ساتھ اخبار دینیہ کے رکھتے ہوں نہ یہ کہ دین کی بات اُنسے چپکے سے کہی اور اور سے چھپائی اسلیئے کہ ثابت ہو چکا ہے صحیح بخاری میں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ جو قرآن میں نہیں کہا اُنہوں نے کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ پھاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہیں ہے ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن میں ہے مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہے آدمی کتاب الہی میں اور جو کچھ کہ صحیفہ میں ہے نہ اُسمیں دیت وغیرہ کے احکام لکھے تھے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنی ہذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے کہ اے علی روا نہیں ہے واسطے کسیکے کہ پہونچے اُسکو جنابت یہ کہ گذرے اس مسجد میں سوا میرے اور سوا تیرے ف ح اتفاقاً دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضے کا اور گذرگاہ اُنکی مسجد نبوی میں واقع ہوئی تھی ترجمہ کہا علی بن منذر نے پس کہا میں نے واسطے ضرار ابن صرد کے کیا معنی اس حدیث کے ف ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کے بیٹا اُنکا علی ایک مرد مشہور ہے عابدوں میں سے کہتے ہیں کہ اُسنے پچپن حج کئے اور حدیث سنی اور جماعت ائمہ سے روایت کی شیعہ محض ہے ولیکن فقیہ صدوق ہے اور ابن حبان نے اُسکو ثقات میں ذکر کیا ترجمہ کہا فرمانے نہیں حلال ہے کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے اسمیں حالت جنابت میں سوا میرے اور سوا تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف ہے باتفاق محدثین کے وعن ام عطیۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیہم علی قالت فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو رافع یدیہ یقول اللہم لا تمتنی حتی ترینی علیا رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اُنمیں علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا میں نے آنحضرت سے اس حال میں کہ اُٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کے لیئے فرماتے تھے یعنے وقت بھیجنے اُنکے کے یا نزدیک توقع آنے اُنکے کے یا الہی نہ مار مجھکو یہاں تک کہ دکھاوے تو مجھکو علی کو یعنی اُنسے پھر کر آویں نقل کی یہ ترمذی نے ف ح دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپ کو اُنکی مفارقت سے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مؤمن رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اسنادا ۔ روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں دوست رکھتا علی کو منافق اور نہیں دشمن رکھتا اُنکو مومن یعنے مومن کامل نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی رواہ احمد ۔ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے برا کہا علی کو یعنے نسب کی جہت سے پس تحقیق برا کہا مجھکو نقل کی یہ احمد نے ف ع یعنے جسنے اُنکو برا کہا گویا مجھکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ ہو جزا

علی کافر پایہ محمول ہے تشدید و وعید پر یا مبنی ہے حلال جاننے پر واللہ اعلم بالحال اور یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہے اور روایت کی طبرانی نے جملہ سے من سب اصحابی
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یا اور طبرانی کی ایک روایت میں آیا ہے حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد **وعن**
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ
النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ
فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَانِيْ عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھمیں ایک مشابہت ہے عیسیٰؑ سے دشمن رکھا انکو یہود نے یعنے بہت یہاں تک کہ تہمت لگائی انکی ماں کو یعنے حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی
اور دوست رکھا انکو نصاریٰ نے یعنے بہت یہاں تک کہ اتارا انکو اس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہے انکے لیے کہ انکو اللہ یا ابن اللہ کہا پھر کہا حضرت
علیؓ نے کہ ہلاک ہونگے یعنے گمراہ ہونگے میرے حقمیں یا اور بسبب میرے دو شخص ایک تو محبت رکھنے والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتھ اس چیز کے کہ نہیں ہے مجھمیں
یعنے تفضیل دیگا مجھکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ کہے گا مجھکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجھپر نقل کی یہ احمد نے
ف ح ع اس سے معلوم ہوا کہ محبت اسیقدر محمود ہے کہ حد سے نہ گذرے اور موافق قاعدہ عقل و شرع کے ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کیطرف کھینچ لیجاتی ہے اور راہ
مستقیم عدالت سے باہر ڈالتی ہے اور منسوب طرف گمراہی کے کرتی ہے اور متصف ساتھ اس صفت کے اہل سنت و جماعت ہی ہیں کہ دونوں طرفوں افراط و تفریط سے
اس باب میں محفوظ ہیں خصوصاً وہ لوگ کہ گرد تعصب کی جنکے چہرہ حال پر نہیں بیٹھی ہے حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزیں ہیں محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب اور ہر
شخص کو سعی کرنی چاہیئے کہ یہ دونوں چیزیں جمع کرے بوجہ اعتدال کے رزقنا اللہ اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ کہا یحبنی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی و یبغضنی اقوام
حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہ احمد نے اور سعدی سے ہے کہ کہا کہا علیؓ نے اللہم العن کل مبغض لنا و کل محب لنا غال روایت کی احمد نے مناقب میں **وعن**
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ
اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ
مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ
مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ
مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے براء ابن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اترے غدیر خم
پر **ف ع** یعنے وقت پھر نیکے حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہے ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور غدیر اصل میں
کہتے ہیں پانی کے تالاب کو اور اسوقت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے ترجمہ پکڑا آنحضرتؐ نے ہاتھ علی مرتضیٰ رضہ کا پھر فرمایا **ف ح** یعنے
بعد اسکے جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک منبر بنایا اونٹوں کے پالانوں کا اور اسپر چڑھکر فرمایا ترجمہ کیا نہیں جانتے تم کہ میں
نزدیک تر اور دوست تر ہوں ساتھ مومنوں کے انکے نفسوں سے یعنے جیسکہ قرآن مجید میں مذکور ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار مکرر فرمایا غرضکہ کہا
صحابہ نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنے بعد اسکے کہ علی العموم مومنوں کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولیٰ واقرب ہوں ساتھ
ہر مومن کے اسکے نفس سے **ف** یعنے میں حکم نہیں کرتا ہوں مومنوں کو مگر اس چیز کا کہ اسمیں بھلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت انکی کی ہو بخلاف
انکے نفسوں کے کہ کبھی طرف شر اور فساد کے بھی بلاتے ہیں ترجمہ کہا صحابہ نے مقرر آپ ایسے ہیں پس فرمایا آنحضرتؐ نے بار خدایا جو شخص کہ ہوں میں دوست اسکا پس
علی دوست اسکا ہے خداوند دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو کہ دشمن رکھے علی کو **ف ع ح** اور ایک روایت میں ہے کہ حب من احب

والبغض من البغضہ والفرمن نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحق معہ حیث دار یعنی دوست رکھ اسکو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو کہ دشمن رکھے انکو اور مدد کر اسکی کہ مدد کرے علی کی اور نہ مدد کر اسکی کہ نہ مدد کرے علی کی اور پھیر حق کو ساتھ علی کے جسطرف کہ پھرے وہ ترجمہ پس ملاقات کی حضرت علی نے حضرت عمر رض نے بعد اسکے پس کہا عمر رض نے واسطے علی رض کے کہ خوشی ہی تمہارے لئے یا مبینے رہو جیتے رہا گوارا ای بیٹے ابو طالب کے صبح کی تمنے اور شام کی تمنے یعنی ہوئے تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کے نقل کی یہ احمد نے ف جاننا چاہیے کہ شیعون نے جو تمسک کیا ہی ساتھ بعضی روایتون کے حضرت علی رض کے احق ہونے پر ساتھ خلافت کے منجملہ انہین سے یہ حدیث ہی انکے نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتے ہین کہ یہ صریح دلیل ہی انکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتے ہین کہ مولے یہان بمعنے اولی ساتھ امامت کے ہی بدلیل قول کے الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کے ورنہ احتیاج نتھی صحابہ کے جمع کرنیکی اور انکے خطاب کرنیکی اور دعا کرنیکی حضرت علی کے لئے اسلئے کہ جانتے تھے اور یہی جانتے تھے اسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کے لئے پس ہوئی علی رض کے لئے ویسی ولایت جیسی آنحضرت کے لئے تھی امت پر پس یہ نص صریح ہی آپکی خلافت پر اور بیشک یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کے اور طرق اسکے بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ ان صحابیون نے اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سے تیس صحابیون نے اور گواہی دی انھون نے اسکی علی رض کے لئے اسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت مین ساتھ انکے ایام خلافت انکی مین اور بہت اسکے اسنادون مین سے صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیے اسکے قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ ان بعضون کے قول پر کہ کہا ہی انھون نے کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلئے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سے کہ تصحیح کی ہی اسکی اکثر نے کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکے کہا ولیکن ہم کہتے ہین شیعہ سے بطریق الزام کے کہ انھون نے اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار تواتر کا ہی بیچ دلیل امامت کے کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتھ اسکے استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیے اور یقین ہی کہ یہ حدیث متواتر نہین ہی باوجود خلاف کے اسمین اگرچہ وہ خلاف مردود ہی بلکہ طعن کر تو اسمین بعضے ائمہ حدیث سے اور عادل انکے ہین کہ رجوع ہی انکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی اور سوا انکے کے اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نے اہل حفظ و اتقان مین سے کہ جو حدیث کی طلب مین تہر تشہیر پھرتے تھے مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا انکے کے اکابر اہل حدیث سے اور یہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث مین عجیب تر ہی اور انھون نے شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت مین پس سمجھنا چاہیے اسکو اور اہل سنت وجماعت نے منع کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ کور ہی اور ہم کچھ اسمین سے بطور اختصار کے ذکر کرتے ہین کہ کہا ہی اہل سنت نے کہ نہین مانتے ہم کہ مولی یہان بمعنی حاکم و والی کے ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کے ہی اسلئے کہ لفظ مولی کے کئی معنے آئے ہین معتق اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنے کا معانی مشترکہ مین سے بے دلیل کے اعتبار نہین رکھتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی مراد رکھنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رض سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بھی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کے معہود معلوم نہین ہی لغت مین اور نہ شرع مین اور کسی نے لغت کے اماموں مین سے نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کے آتا ہی اور کہتے ہین کہ یہ چیز اولی ہی فلانی چیز سے اور یہ نہین کہتے ہین کہ مولی ہی اس سے پس غرض سوالات کے بیان کرنے سے تنبیہ ہی اوپر پرہیز کرنے کے انکے بغض سے اسلئے کہ اسکے بیان کرنے مین بڑی بزرگی انکی ثابت ہوئی اسلئے اسکے پہلے فرمایا الست اولی بالمومنین من انفسہم اور دعا بھی پھر اسی جہت سے ہی اور بعضے طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رض کا خصوصا آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کے نزدیک ساتھ سند صحیح کے آیا ہی اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رغبت دلانے اور تاکید کرنے انکی محبت پر ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ سبب اسکا یہ ہی کہ بعضے صحابہ ساتھ علی رض کے یمن مین تھے انھون نے کچھ شکایت انکی بعضے امور مین اور انکی کسی بات کا انکار کیا تھا از انجملہ بریدہ اسلمی تھے اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور ذہبی نے تصحیح اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا ای بریدہ الست اولی بالمومنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بھی جمع کیا ہی اور تاکید اس باب مین کی اور کہا شیخ ابن حجر نے کہ مانا ہمنے کہ مولی بمعنے اولی کے ہو لیکن یہ کہان لازم آتا ہی کہ اولی ساتھ امامت کے مراد ہی بلکہ ساتھ قرب و اتباع کے جیسا کہ قرآن مجید مین

فرمایا اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اور نفی اس احتمال کی نہیں رکھتے ہین ہم مانا ہمنے کہ مراد اولے ساتھ امامت کے ہی لیکن دلیل نہیں ہی اوپر امامت فی الحال کے بلکہ مآل میں اور بیچ وقت عقد بیعت انکی کے مراد ہوا اور تقدیم تینوں خلفا کی باجماع ہی اور علی رض بھی اس اجماع میں داخل ہیں اور قرینہ اور روایت ہی کہ صحیح ہین ساتھ خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر حالانکہ دلیل نہیں لائے اسکو علی اور عباس نہ غیر انکے وقت حاجت کے ساتھ اسکے بلکہ دلیل لائے اسکو علی وقت خلافت اپنی کے پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے سے ایام خلافت اپنے تک دلیل ہی اوپر کہ جانا انھون نے کہ نص اسمین اوپر خلافت انکی کے متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے ہو نہیں ہی اور باوجود اسکے علی نے خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص نہیں ہی آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور نہ خلافت غیر انکی کے جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہی اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہی کہ علی اور عباس نص نہیں لائے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور نہ خلافت غیر انکی کے جیسا کہ اخبار صحیحہ مین آیا ہی اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہی کہ علی اور عباس آنحضرت صلعم کے پاس آئے انکے مرض الموت میں اور عباس نے علی سے کہا کہ طلب کرے اس امر کو یعنے خلافت کو اگر ہم میں ہو تو جان لین ہم اسکو آنحضرت کے فرمانے سے اور علی نے فرمایا کہ نہیں طلب کرتا ہین الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رض کے تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنے کی انسے اور کیون کہتے عباس کہ اگر یہ امر ہم مین ہو تو جان لین ہم اسکو باوجود قرب زمانہ کی ساتھ روز غدیر کے کہ دو مہینے یا کچھ کم یا زیادہ گذرے تھے اور بھول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا انکا اسکو باوجود جاننے کے اسکو ایسی بات ہی کہ عقل نہیں تجویز کرتی اسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکے ابوبکر سے یاد رکھتے تھے اسکو اور جانتے تھے اسکو اور باوجود اسکے جو انھون نے کچھ تعرض نکیا اور دلیل نلائے اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی رض کی نہیں ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑھا اور آشکارا کیا حق ابی بکر اور عمر رض کا اور کہا کہ امیر نہووے تم پر کوئی شخص جیسا کہ اخبار میں آیا ہی اور تحقیق ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نے رغبت دلائی ہی اوپر دوستی اہل بیت اپنے کے لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتے ہین کہ یاد رکھتے تھے صحابہ اس نص کو ولیکن انھون نے اتباع نکیا اسکا اور فرمان برداری نکی ساتھ اسکے از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی رض نے کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کے تھا اور کذب اور افترا ہی اسلیئے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکھتے تھے اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہی اور باوجود اسکے حضرت پیغمبر خدا صلعم سے انھون نے نص سنی ہو اور دلیل نلاوین اور عمل اسپر نکرین یہ بات محالات سے ہی اور جب ابوبکر رض دلیل لائے ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کے کیون نکہا صحابی نے کہ نص خاص علی رض کے لئیے واقع ہی احتجاج ساتھ اس عموم کے کیون کرتے ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہی کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہی کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ کہتے ہین اور روافض قائل ہین انکی تکفیر کے اور کہتے ہین کہ سب صحابہ سوا ان چند تنونکے کافر ہوگئے ہین دنیا سے اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کی طرف گئے ہین روافض بسبب اسکے باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلیئے کہ جب چھپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا درجہ بیچ اول احکام اسلام کے بسبب غرض نفسانی کے انسے واقع ہوا ہو تو کچھ کہ حدیثین اور اخبار انسے روایت کی گئین جھوٹ اور باطل ہوئین بلکہ تعصب رجوع کرتا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ انکی صحبت میں ایسی لوگ آئے اور حضرت علی مرتضی کیطرف بھی کہ انھون نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اسکے اور کلام شیخ ابن حجر کا بیچ صواعق محرقہ مین کہ انھون نے بہت طول طویل ذکر کیا ہی یہاں اور رجوع کیجیے اسمین سے تین بطریق اختصار کے یہاں ذکر کیا ہی کافی ہی باللہ التوفیق

وعن بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بھیجا خطبہ کا یعنے نسبت ابوبکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چھوٹی ہی **ف** ع اور ایک روایت میں آیا ہی فسکت یعنے چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ محمول ہو اور دفعہ یعنے ایکبار سکوت کیا ہو اور پھر دوسری بار مین یہ فرمایا ہو کہ وہ چھوٹی ہی **ترجمہ** پھر پیغام بھیجا فاطمہ کا علی رض نے پس نکاح کردیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ عنہا نقل کی یہ نسائی نے **ف** ح اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا ام ایمن نے علی رض سے کہ تم کیون نہیں خواستگاری کرتے فاطمہ کی حال اینکہ آنحضرت کی

چنانچہ بیٹے ہو کہا علی نے مجھکو شرم آتی ہی کہ آنحضرت کے سامنے یہ کلام عرض کرون پس آنحضرت نے سنا اور راضی ہوئے اور جب علی نے رضا آنحضرت کی معلوم کی تو انہا کیا ہکا
پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا انسے **ف** ع اور روایت کی ابوالخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہا خواستگاری کی ابوبکر نے آنحضرت سے انکی بیٹی
حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے ای ابوبکر نہین اترا ہی حکم تا ہنوز پھر خواستگاری کی انکی عمر نے اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو کہ ابوبکر کو
دیا تھا پھر کہا بعضون نے علی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہی کہ تمسے نکاح انکا کر دین کہا علی نے یہ کیون کر ہو حالانکہ
خواستگاری کی انکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نکاح کیا انکا پھر خواستگاری کی انکی علی نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا ہی مجھکو رب عزوجل
میرے نے اسکا کہا انس نے پھر بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا ای انس نکل اور بلا میرے پاس ابوبکر صدیق اور عمر ابن الخطاب اور عثمان بن عفان
اور عبدالرحمن ابن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار مین سے کہا انس نے کہ بلایا مین انکو پس جبکہ جمع ہوئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور بیٹھے اپنے جگہون پر اور علی رضی اللہ عنہ کہین گئے ہوئے تھے آنحضرت کے کام کے لئے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المطاع بسلطانہ
المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
تبارک اسمہ وعظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزمہا الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا وکان
ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب پھر فرمایا آنحضرت نے
کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہی مجھکو یہ کہ نکاح کر دون مین اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہی علی ابن ابیطالب سے پس گواہ رہو تم کہ مین نے نکاح کیا انکا اوپر چار سو
مثقال چاندی کے اگر راضی ہو اس سے علی ابن ابیطالب پس گواہ رہو کہ مین نے نکاح کیا انکا چار سو مثقال پر پھر منگایا طباق کھجورون کا اور رکھا اسکو آگے
ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہمنے لوٹا پس جسوقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگہان آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے علی
کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہی مجھکو یہ کہ نکاح کر دون تجھسے فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووے تو ساتھ اسکے پس کہا علی نے کہ
تحقیق راضی ہوا مین ساتھ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم اللہ
کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نے ان دونون سے اولاد بہت پاکیزہ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کرنے دروازون کے سوائے دروازہ علی کے نقل کیا ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی
ف ع یعنے بعضے صحابیون کے گھر کے دروازے مسجد نبوی مین تھے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کیطرف سے بند کر لو تاکہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی مرد
جنبی مسجد مین ان دروازون سے نہ آوے مگر دروازہ علی رض کا کھلا رہا کہ جنابت سے انکو آنا مسجد مین درست تھا اور یہ خصوصیت انکی تھی بسبب فرمانے آنحضرت کے اور
نہین اشکال آتا ہی اس حدیث سے اس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر مین کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازون کے بند کرنیکا سوا دروازہ ابی بکر کے اسلیے کہ اسمین
تصریح ہی اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے انکو دروازون کے بند کرنیکے لئے حالت مرض الموت اپنے مین اور اسمین یہ نہین پس حمل کیجاویگی یہ حدیث حالت بیماری کے پہلے
زمانہ پر اور گئے واضح ہوتا ہی قول علما کا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف ابی بکر کے علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح تر ہی اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہی اور یہ
ترمذی نے روایت کیا ہی اور کہا یہ حدیث غریب ہی یعنے ازراہ متن اور اسناد کے یا معنون کے لیکن روایت کیا احمد اور ضیائی نے زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنے ان دروازون کے سوائے دروازہ علی کے اور ریاض مین ہی کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن
ارقم سے کہا تھے واسطے ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دروازے جاری مسجد مین کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن کہ بند کرو
یہ دروازے سوائے دروازہ علی کے پس کہا زید نے کہ گفتگو کی اسمین لوگون نے پس کھڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کے لئے اور حمد و ثنا کی اللہ کی پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق

میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کے سوائے دروازے علی کے پس گفتگو کی بیچ گفتگو کرنے والے تمہارے نے اور تحقیق میں قسم اللہ کی نہیں بند کیا کچھ اور نہ کھولا میں نے اسکو یعنی از خود ولیکن حکم کیا گیا میں ساتھ ایک چیز کے پس پیروی کی میں نے اسکی اور ابن عباس اور جابر سے بھی بخلاف روایت کی گئی ہے لیکن صحیح نہیں اور صریح نہیں ہے مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہے صحیحین میں عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقین فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر اور اگر صحیح بھی ہو حدیث علی کے حق میں تو حمل کیا جاویگا دونوں حدیثیں اوپر دو حالوں مختلف کے واسطے تطبیق دینے کی درمیان دونوں حدیثوں کے واللہ اعلم **وَعَنْ عَلِیٍّ** قَالَ کَانَتْ لِیْ مَنْزِلَۃٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ تَکُنْ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ اٰتِیْہِ بِاَعْلَی سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰی اَھْلِیْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَیْہِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے علی سے کہا تھا میرے لئے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کے نہ تھا کسی کے لئے خلائق میں سے آتا تھا میں حضرت کے پاس اول تہ سحر کے ف ح اور سحر کہتے ہیں آخر شب کے چھٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف ترجمہ پس کہتا تھا میں السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تھا پس اگر کھنکارتے تھے آنحضرت ف ع یعنے ساتھ جواب سلام کے یا بدون اسکے بنا بر اسکے کہ سلام استیذان کے لئے جواب ہے یا نہیں ترجمہ پھرتا میں طرف گھر والوں اپنے کے یعنی سمجھ کر کہ حضرت یہاں کسی کام میں مشغول ہیں اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے اور اگر نہ کھنکارتے تھے حاضر ہوتا میں آنحضرت کے پاس نقل کی نسائی نے ف ح اور یہ مرتبہ کسی کے لئے نہ تھا سوائے انکے اسلئے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تھے آنحضرت کے گھر اور اخوت اور اختلاط مصاحبت رکھتے تھے بسبب نسبت فاطمہ کے **وَعَنْہُ** قَالَ کُنْتُ شَاکِیًا فَمَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَاِنْ کَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِیْ وَاِنْ کَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَا قَالَ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ اَوِ اشْفِہٖ شَکَّ الرَّاوِیُّ قَالَ فَمَا اشْتَکَیْتُ وَجَعِیْ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے علی رض سے کہا تھا میں بیمار پس گذرے مجھ پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میں کہہ رہا تھا یعنی بسبب شدت بیماری کے یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہے پس راحت دے مجھکو یعنی مار تا راحت پاؤں میں اور خلاص ہووں سختی اس درد کے سے اور اگر اجل میں ڈھیل ہے تو پس فراخ کر زندگانی میری ف ع لفظ فارفغنی ساتھ زبر فا اور سکون غین معجمہ کے ہے یعنی فراخی کر میرے لئے زندگانی میں بسبب دینے صحت کے اور ایک نسخہ صحیح میں ساتھ عین مہملہ کے ہے ترجمہ اور اگر ہے یہ بیماری واسطے امتحان آزمائش میرے کے تو پس صبر دے مجھکو کہ جزع فزع نہ کروں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کہا تو نے پھر کہا پس پھر پڑھی حضرت علی نے سامنے آنحضرت کے وہ دعا کہ پہلے پڑھی تھی پس مارا آنحضرت نے اسکو ساتھ پاؤں اپنے کے ف ع یعنی تاکہ متنبہ ہوویں غفلت امر اپنے سے اور تاکہ باز آویں شکایت حال اپنے سے اور تاکہ پہونچے انکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہووے انکے لیے کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم ترجمہ اور دعا کی آنحضرت نے کہ یا اللہ عافیت دے اسکو یا فرمایا شفا بخش اسکو شک کیا ہے راوی نے ف ع کہ فرمایا عافہ یا فرمایا اشفہ یہ کلام کسی نیچے کے راوی کا ہے اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ کہے بیچ بیماری میں اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کے اسلئے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے ترجمہ کہا علی رض نے پس نہ بیمار ہوا میں ساتھ اس درد کے بعد اس دعا کرنے حضرت کے کی ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ع امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب رض قریشی ہیں کنیت انکی تھی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائے ہیں مردوں میں سے اور اختلاف ہے انکے سن میں اس دن بعضوں نے کہا کہ پندرہ سال سن کے تھے اور بعضوں نے کہا آٹھ برس کے اور بعضوں نے کہا دس برس کے حاضر ہوئے تھے ساتھ آنحضرت کے تمام غزووں میں سوائے تبوک کے کہ ان دنوں میں انکو آنحضرت خلیفہ کر کر چھوڑ گئے تھے بیچ اہل میں اور فرمایا انکے لئے کیا نہیں راضی ہے تو یہ کہ ہووے تو بھی بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے اور تھے حضرت علی نہایت گندم گوں بڑی آنکھوں کے قریب تر طرف ٹھنگنے پن کے اور پیٹ آپکا بڑا تھا اور بال چوڑی تھی داڑھی اور کشادہ تھا دہن آپکا اور سر اور داڑھی آپکی سفید تھی

خلیفہ ہوئے وہ دن شہید ہونے عثمان رضہ کے کہ روز جمعہ کا تھا اور اٹھارویں تاریخ ذیحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کی صبح کو ستردہویں تاریخ رمضان کی سن چالیس ہجری اور وفات ہوئی انکی بعد تین راتے کے زخمی کرنے سے اور غسل دیا انکو انکے دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین رضہ نے اور عبد اللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑھی انکے بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کے اور عمر انکی ہوئی ترسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کی اور رہی خلافت انکے چار برس اور نو مہینے **باب مناقب العشرۃ رضی اللہ عنہم** یہ باب ہے بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کے ف ح ع کہ وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید ہیں یہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کے نسبت بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو ساتھ جنت کے اور یہ سب قریشی ہیں اور انکے لیے تقدم اور مناقب اور حدیثیں ہیں کہ اوروں کے لیے نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انہیں کے لیے نہیں ہے بسبب وارد ہونے اسکے کے اہل بیت نبوت کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کے ہیں اور سوائے انکے اور صحابہ کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکے کے اسلیے ہے کہ ہوں مجمع ایک حدیث میں یا متفرق حدیثوں میں اور نیز اشارہ ہے طرف اسکے کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کے ہیں جیسا کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ میں **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کے اور وصیت کرنے کے کہ خلافت کے اصحاب شوریٰ کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کام کے یعنی خلافت کے ان چند لوگوں سے کہ وفات کئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ان سے تھے راضی ف ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا بلاشبہ یا مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکے سبب سے مستحق ہوں خلافت کے یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہاں مراد زیادہ راضی ہونا ہے بہ نسبت اور صحابہ کے بسبب ہونے انکے کے عشرہ مبشرہ سے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے ف ع حضرت عمر نے جو ان چھ ہی کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ آپ اور ابوبکر تو انمیں افضل تھے سب جانتے تھے کیا حاجت تھی انکے ذکر کرنے کی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر رضہ سے پہلے فوت ہوگئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکے چچا کے بیٹے اور بہنوئی تھے متہم ہونے کے لیے انکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا انمیں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے ان سے لیکن اہل شوریٰ میں داخل نہ کیا پھر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد ہونے اسکے کے اہل حل و عقد سے جیسے کہ ثابت ہوئی خلافت کے لیے عقد کیا تھا واسطے ابی بکر کے اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے اور خلیفہ کرنے ایک کے جو کہ لائق اسکے ہو مانند عمر کے اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اسکے کہ وہ افضل ہو اسیے بسبب اجماع علماء کے بعد خلفاء راشدین کے اور امامت معتبر کی قریش میں سے باوجود موجود ہونے افضل کے انمیں اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنے امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کے دفع کرنے میں اور رہا یہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام میں اور رہنا اسکا ہاشمی اور ظہور معجزے کا اسکے ہاتھ پر کہ جسکے جانا جاوے صدق اسکا پس یہ خرافات شیعہ کے سے اور جہالات انکی سے ہے اور ظاہر ہونا انکی گمراہیوں کی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود نہ ہونے ان چیزوں کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں بھی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کارسے اور شل ہوگیا تھا بسبب اسکے کہ بچایا تھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کے نقل کی یہ بخاری نے ف ح ع طلحہ رض نے روز احد کے اپنے تئیں آنحضرت کی سپر کیا تھا اور انکے بدن پر کچھ اوپر اسی زخم لگے تھے یہاں تک کہ انکو عضو میں

انکا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتے تو کہتے کہ وہ دن پورا طلحہ کا تھا اور طلحہ بیٹے عبید اللہ کے ہیں کنیت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہیں حاضر ہوئے سب غزووں میں سوائے بدر کے کہ حضرت نے انکو کسی کام کے لئے بھیجا تھا انکو اور تھے یہ گندم گون بہت بال والے خوبصورت قتل کئے گئے دن جمل کے بیچ مہینے جمادی الثانی کے سن چھتیس میں اور دفن کئے گئے بصرے میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی **وعن جابر** قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یاتینی بخبر القوم یوم الاحزاب قال الزبیر انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر متفق علیہ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اسکو خندق بھی کہتے ہیں کون ہے کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی ف ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے بمعنی گروہ کے کہ قریش اور یہود بنی قریظہ و بنی نضیر جمع ہو کر اور آپس میں اتفاق کر کر آنحضرت سے لڑنے کے لئے آئے تعداد کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار قریب ایک مہینے کے گرد مدینہ کے خندق کھود لی تھی اور مسلمان بہت تنگ حال تھے اور صف جنگ نہیں ہوا فقط کچھ تیر اور پتھر اندازی ہوئی تھی پھر اللہ تعالی نے ہوا بھیجی اور مدد کے لئے بھیجے اور ہوا تند کہ انسے تمام خیمہ وغیرہ انکے اکھیڑ ڈالے اور شکست ہوئی کفار کو بیچ میں آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا انمیں دشوار تھا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اس حالت میں ترجمہ کہا زبیر نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کے لئے مددگار ہوتے ہیں اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع زبیر بیٹے عوام کے کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی اور پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور زبیر قدیم الاسلام تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عذاب دیا انکو انکے چچا نے دھوئیں کا تاکہ اسلام چھوڑ دیں پس نہ چھوڑا انہوں نے اور حاضر ہوئے وہ تمام غزووں میں آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں اول تلوار انہوں ہی نے کھینچی ہے اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور تھے گورے دراز قد کچھ مائل دبلے پن کی طرف قتل کیا انکو عمر بن جرموز نے سفوان میں کہ نام ایک موضع کا ہے زمین بصرہ میں سن چھتیس میں عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کئے گئے وادی سباع میں پھر نقل کئے گئے طرف بصرہ کے اور قبر انکی مشہور ہے آج تک **وعن الزبیر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاتی بنی قریظۃ فیاتینی بخبرہم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کے پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنے والے گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پس چلا میں ف ع یعنی تاکہ لا دوں خبر انکی جاننا چاہیے کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کی طرف ہوئے اور پندرہ روز تک انکو گھیرے رکھا اور پھر فتح پائی پس یہ بات وہاں فرمائی یا غزوہ احزاب میں بھی بنو قریظہ تھے وہاں خبر انکی منگائی ہو زبیر کہتے ہیں ترجمہ پس جبکہ خبر لیکر پھرا میں جمع کئے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تیرے باپ میرا اور ماں میری نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہ تعظیم ہے انکی قدر کی اور اعتبار ہے انکے عمل کا اور یہ اسلیے ہے کہ انسان نہیں کہتا ہے ایسا مگر ایسے کے لئے کہ تعظیم کرتا ہے اسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہا انہوں نے کہ جمع کئے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار احد میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور آیا ہے کہ زبیر نے اپنے بیٹے عروہ سے کہا اے بیٹے میرے نہیں ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وعن علی** قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ یقول یوم احد یا سعد ارم فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کئے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لیے سوائے سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا میں نے حضرت سے فرماتے تھے دن غزوہ احد کے یعنی سعد کو وقت کہ وہ تیر مارتے تھے کافروں کو اے سعد پھینک تیر قربان ہوں تیرے باپ ماں میرے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہیں اسلیے کہ مالک نام ہے ابی وقاص کا اور اوپر کی روایت میں جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت نے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور یہاں حضرت علی نے ایسا کچھ فرمایا پس

تطبیق یہیں اور درمیان خبر زبیر کے یہ ہو کہ حضرت علیؓ کو اطلاع نہ ہو زبیر کے لئے فرمانے کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد علی رضہ کو یہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسی کے کہتے ہیں سنا نہیں اور یہ منافی نہیں ہے اسلیے کہ مطلع ہوئے ہوں وہ زبیر کے حق میں کہنے پر بعد اسکے غیر کے کہا مؤلف نے کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہے زہری قرشی ہیں قدیم الاسلام کہ اسلام لائے سترہ برس کی عمر میں اور کہا سعد نے کہ تھا میں ثلث الاسلام یعنی دو شخصوں کے بعد میں اسلام لایا اور اول تیر میں نے ہی مارا جہاد میں اور حاضر ہوئے ہیں سعد تمام غزوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تھے سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تھے یہیں کہ ڈرتے تھے لوگ آپ کی بد دعا سے اور امید رکھتے دعا خیر کی سبب مشہور ہونے قبولیت دعا انکی کے لوگوں کے نزدیک اور یہ اس سبب سے تھا کہ آنحضرت نے فرمایا انکے حق میں اللھم سدد سھمہ واجب دعوتہ اور جمع کئے آنحضرت نے انکے لیے اور زبیر کے لیے ماں باپ نے کہ فرمایا دونوں کے لیے فداک ابی وامی اور نہیں کہا کسی کے لیے سوا ان دونوں کے اور تھے یہ گندم گوں اور بدن پر بال بہت تھے مرے اپنے قصر میں بیچ عقیق کے قریب مدینہ کے پھر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ میں اور نماز پڑھی انکی ابن الحکم نے کہ وہ ان ایام میں حاکم تھا مدینہ کا اور دفن کیے گئے بقیع میں سنہ پچپن میں اور عمر انکی کچھ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ میں سے انکا انتقال ان سب کے بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تھا انکو عمرؓ اور عثمان رضہ نے اور روایت کیں انسے حدیثیں خلق کثیر نے صحابہ و تابعین میں سے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعد سے کہا تحقیق میں اول عربوں کا ہوں کہ پھینکا تیر خدا کی راہ میں نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی میرے پہلے کسی نے تیر راہ خدا میں نہیں مارا اور باجرا اسکا یہ تھا کہ اول سال ہجری میں آنحضرت نے ابو عبیدۃ بن الحارث کو ساتھ ساٹھ سواروں کے واسطے جنگ ابو سفیان بن حرب اور اور مشرکوں کے بھیجا لیکن انمیں کچھ لڑائی نہیں واقع ہوئی بجز اسکے کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر انکی طرف پھینکا اور یہ اول تیر تھا کہ اس امت میں راہ خدا میں گیا **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَھِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِکَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا نہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کے مدینہ میں یعنی کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعدا دین کے پس فرمایا آنحضرت نے کاش کہ ایک مرد نیکبخت نگہبانی کرے میری ناگہاں سنی ہم نے آواز ہتھیار کی تلوار و کمان وغیرہ کھٹ کھٹ جو لیتے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ کہا میں سعد ہوں فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے دل میں خوف نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تنہا ہیں مبادا اعداء دین کے کچھ ضرر پہنچا دیں پس آیا میں تا نگہبانی کروں انکی اور خدمت بجا لاؤں پس دعا کی سعد کے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آرام فرمایا نقل کی بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر امت کے ایک امانتدار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور کسی کے خیانت نہیں کرتا اور امانتدار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع اور خاص کیا انکو ساتھ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ میں بھی تھی اسلیے کہ ان میں غالب تھی یہ صفت بہ نسبت اوروں کے یا یہ کہ یہ صفت ان میں غالب تھی بہ نسبت انکی اور صفتوں کے اور مدح انکی میں کتنی ہی روایتیں آئی ہیں چنانچہ مرقات میں لکھی ہیں اور انکی نصائح میں سے یہ ایک نصیحت کیا خوب ہے بادروا السیئات القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ مھین لھا نہیں کہا مؤلف نے کہ وہ ابو عامر بن عبداللہ بن الجراح تھے قرشی ہیں اسلام لائے ساتھ عثمان بن مظعون کے اور پہلے ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پھر طرف مدینہ کے اور حاضر ہوئے سب جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ٹھہرے رہے آنحضرت کے ساتھ روز جنگ احد کے اور کڑیاں خود کی آنحضرت کے چہرہ مبارک پر گڑ گئی تھیں روز احد کے انہوں نے دانتوں سے پکڑ کر کھینچیں حتی کہ دو دانت آگے کے انکے گر پڑے تھے درازقد خوش رو سبک گوشت مرے طاعون عمواس میں بیچ اردن کے سنہ اٹھارہ میں اور دفن کیے گئے

ف [illegible]

تباہ میں اور نماز پڑھی انپر معاذ بن جبل نے ہو عمر انکی اٹھاون برس کی ہوئی۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ قَالَتْ اَبُوْبَكْرٍ فَقِيْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہا سنا میں نے عائشہ رض سے اس حال میں کہ پوچھی گئیں تھیں وہ کہ کس کو آنحضرت خلیفہ بناتے اگر فرضاً اپنے سامنے خلیفہ کرتے کسی کو صحابہ میں سے کہا عائشہ رض نے کہ ابوبکر رض کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچھا گیا کہ پھر کس کو کرتے بعد ابی بکر کے کہا عائشہ رض نے کہ عمر رض کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر رض کے کہ اسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ رض نے کہ ابوعبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع کہ امین تھے اور لائق اس کام کے اور ابوبکر صدیق رض نے بھی کہا اسوقت کہ خلیفہ کرتے تھے انکو کہ مجھکو خلافت سے کیا کام ہے یہ علی رض ہے اور عمر رض ہے اور ابوعبیدہ بن الجراح ہے جس کو چاہو انہیں خلیفہ کر دو پس کہا صحابہ رض نے کہ تم سے زیادہ کون لائق ہے پیش کیا تم کو آنحضرت نے واسطے کار دین کے یعنی امامت کے پس کون ہے کہ مؤخر کرے تم کو کار دنیا میں و اس سے معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ رض کا یہ تھا کہ ابوعبیدہ اولیٰ تھے ساتھ خلافت کے بعد شیخین رض کے بقیہ اصحاب شوریٰ سے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت تھے اور ابوبکر اور عمر رض اور عثمان رض اور علی رض اور طلحہ اور زبیر رض پس ہلا پتھر حرا کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا پس نہیں تجھ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضوں نے راویوں میں سے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بھی حرا پر تھے ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی رض کا نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد شہید سے علی رض اور عثمان رض اور طلحہ رض اور زبیر رض ہیں کہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ حرب جمل کے ہے نہ عین حرب میں بلکہ باہر اسکے از راہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے از راہ ظلم کے تو وہ شہید ہے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی رض کا اسکے بیچ جو لفظ زاد کا کہا انہیں سامحہ ہے اسلیے کہ نہیں معارضہ در مبادلہ ہے نہ زیادہ اور اور اشکال یہ لازم آتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہیں کیے گئے ہیں وہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ وادی عقیق میں تھا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہ ہے کہ فرمایا تغلیباً یعنی اکثر ان میں شہید ہی تھے پس باعتبار للاکثر حکم الکل کے ایسا کچھ فرمایا اور یا جیسے کہ سید جمال الدین نے کہا الآن یہ ہے کہ کہا جاوے کہ تھی موت انکی بسبب کسی مرض کے ایسے امراض میں سے کہ باعث ہوتے ہیں حکم شہادت کے مانند پیٹ کی بیماری وغیرہ کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رض بہشت میں ہیں اور عمر رض بہشت میں اور عثمان رض بہشت میں اور علی رض بہشت میں اور طلحہ رض بہشت میں اور زبیر رض بہشت میں عبدالرحمن بن عوف رض بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص رض بہشت میں اور سعید رض بن زید بہشت میں اور ابوعبیدہ رض بن الجراح بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے ف ع ح سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر رض کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انسے منسوب تھیں اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر رض سنہ اکیاون ہجری میں وفات پائی انکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر تھی انکی اور ایک رتبہ جہدن شہرت اور بقیہ ان دس بزرگواروں کے سے اور بشارت جنت کے یہ ہیں کہ انکی بشارت ایک حدیث میں واقع ہوئی اور اور بھی کئی حدیثیں علماء نے لکھی ہیں اور بشارت مخصوص اور منحصر نہیں ان میں نہیں ہے اور ان کے لیے بھی آئی ہے۔

صحیح بذلک العلماء اور یہان ایک نکتہ ہے کہ اُسپر تنبیہ کرنا چاہیے کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیثون مین واقع ہوا ہے سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہے اور اس سے حقیقت مذہب سنت وجماعت کی ثابت ہوتی ہے اور نہ یہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کے لائے ہون حاشا وکلا کہ تھوڑے سے تغیر اور تقدیم و تاخیر کی رعایت کرتے ہین کہ جہان مقصود مین فرق نہین آیا یہان کیونکر تغیر کرینگے جس طرح ہے اُسی طرح ادا کرتے ہین

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِیْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ اور روایت ہے انس سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مہربان ترین امت میری کا میری امت پر ابوبکرؓ ہے کہ نرمی اور لطف ونیہ سے لوگون کو خدا کی طرف بلاتے ہین اور پہنچاتے ہین اور سخت ترین امت میری کا بیچ کار دین خدا کے عمرؓ ہے کہ تشدد و سختی سے امر معروف اور نہی عن المنکر کرتے ہین اور بہت سچا انکا حیا مین عثمانؓ ہے واضح ہو کہ صفت حیا کو عثمان رضہ کے ساتھ ایک طرح کی خصوصیت اور نہایت تھا اور حیا شعبہ عظمی ہے ایمان کا اور ظاہر ہے سچا اسلیے کہا کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشری کے بھی ہوتی ہے اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق و معتبر وہ ہے کہ موافق شریعت کے اور مطابق حق کے ہو ترجمہ اور بہت فرائض دان انکے زید بن ثابت ہین ف واضح ہو کہ علم فرائض میراث یہ خوب جانتے تھے اور بڑے فقہاء صحابہ مین سے تھے اور لکھنے والے وحی کے اور جمع کرنے والے اور لکھنے قرآن کے بھی تھے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت مین ترجمہ اور بہت پڑھنے والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن مین ابی بن کعب ہے ف واضح ہو کہ یہ بھی کاتب وحی تھے اور ان چھ صحابہ مین کے تھے کہ جنہون نے قرآن یاد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین انکو سید القراء کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سید الانصار نام رکھا تھا اور عمرؓ سید المسلمین کہتے تھے اور جب سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہے کہ اسکو تجھپر پڑھون اور تجھے سناؤن اُنہون نے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا ہان تیرا نام لیا ہے پس وہ رونے آنحضرت صلعم بھی رونے لگے اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ انیس ۱۹ مین حدیثین روایت کین انسے خلق کثیر نے ترجمہ اور بہت جاننے والا انکا حلال و حرام کو معاذ بن جبل ہے ف ح یہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سے ہین اور ان ستر مومنون مین کے تھے کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت نے بھائی چارہ کروادیا تھا انمین اور عبداللہ بن مسعود مین اور بعض نے کہا انمین اور جعفر بن ابی طالب مین اور بھیجا انکو آنحضرتؐ نے معلم اور قاضی کر کر یمن مین اور اسوقت مین اٹھارہ برس کے تھے طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹھارہ مین اور عمر انکی اٹھاسی برس کی ہوئی اور اسوقت کہتے تھے خداوندا یہ رحمت ہے تیری تیرے بندون پر جدا نہ کرنا معاذ کو اور انکے اہل عیال کو اس سے محروم نہ رکھو اور آیا ہے کہ رحلت جانے کے اس عالم سے کہتے تھے خفہ کر مجکو کہ چاہیے تو قسم ہے تیری عزت کی جانتا ہے تو کہ مین تجھکو دوست رکھتا ہون یا کچھ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نے کہا تھے ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ مضمون اس آیہ کے ان ابراہیم کان امة قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتے تھے معاذ آنحضرت کے زمانہ مین اور ابوبکر کے زمانہ مین اور جب یمن بھیجے تو کہتے تھے عمر رض کہ خالی چھوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ سے اور حاضر ہوئے وہ رض اللہ عنہ جنگ بدر مین اور جہادون غیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنے یارون کو جسوقت کہ وہ رونے لگے کیون روتے ہو اور کس چیز نے رلایا تم کو کہا لوگون نے کہ روتے ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہے بسبب موت تمہاری کے کہا علم و ایمان قائم ہین روز قیامت تک لے تم حق کو جس سے کہ ہو اور رد کرو باطل کو جسپر کہ ہو مناقب انکے بہت ہین زیادہ از حد ترجمہ اور ہر امت کے لیے امین ہے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے ف واضح ہو اور ایک روایت مین ہے کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک امین ہے اور امین میرا ابو عبیدہ ہے اور انکے کمال زہد پر دلالت کرتا ہے یہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہے کہ کہا عروہ بن الزبیر نے جبکہ آئے عمرؓ بن الخطاب شام سے

ملے انسے بڑے بڑے امرا پس کہا عمرؓ نے کہ کہاں ہیں بھائی میرے لوگوں نے کہا کون کہا عمرؓ نے ابو عبیدہ کہا لوگوں نے کہ آپ آتے ہیں تمہارے پاس پس جب آئے انکے پاس اترے عمرؓ سواری سے اور گلے لگایا انکو پھر انکے گھر میں گئے پس نہ دیکھی ابو عبیدہ کے گھر میں مگر ایک چھوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابو عبیدہ کو کہ ہم کو اپنے گھر میں لے چلو پس آئے انکے گھر میں پس نہ دیکھا کچھ کہا کہاں ہے اسباب تمہارا نہیں دیکھتا ہوں مگر ایک نمدہ اور رکابی اور تلوار حالانکہ تم امیر ہو آیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہی پس اٹھے ابو عبیدہ اور گھر کے اندر گئے اور لے آئے وہاں سے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے پس روئے عمرؓ اور کہا کہ تغیر دیا ہم سب کو دنیا نے سوا تیرے اے ابو عبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قرشی ہیں نسبت واسطہ ساتھ آنحضرتؐ کے فہر بن مالک میں جمع ہوتے ہیں حاضر ہوئے ہیں تمام مشاہدہ میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا اور رسول کی محبت میں قتل کیا اور ثابت رہا ساتھ آنحضرتؐ کے روز احد کے اور کھینچے دو حلقے خود کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک میں گڑ گئے تھے اپنے دانتوں سے اور دو دانت انکے گر پڑے بسبب نکالنے کے زور سے اور انہوں نے بھی طاعون عمواس میں وفات پائی حضرت عمر رضؓ کے عہد میں اور نماز انکی پڑھی معاذ بن جبل نے اور فرماتے تھے حضرت عمرؓ اپنی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن جراح ہوتے تو سپرد کرتا میں یہ کام انکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کو انکے مشاورت کے ہاتھ تفویض کرتا میں واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور عمر کی حدیث میں آیا ہے اور حکم بحق زیادہ کرنے والا میری امت میں سے علیؓ ہے فرح احمد اسلئے حضرت عمر رضؓ نے مشاورت اور بے فتویٰ انکے کے حکم نہیں کرتے تھے اور اگر حضرت علیؓ موجود نہ ہوتے تو توقف کرتے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اقضاہم کے ہیں خوب جاننے والے احکام خصومت کے کہ محتاج ہے طرف قضا کے اور اس روایت میں افضلیت حضرت علیؓ کی ابو بکر اور عمر رضؓ پر ثابت نہیں ہوئی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں ہے انکی شان میں اور بہت نصوص آئے ہیں چنانچہ یہ آیہ صریح حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابو بکر ہی کے شان میں نازل ہوئی ہے کہ پہلے فتح مکہ کے انہوں نے اپنا مال جہاد میں صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالیٰ کہ انکے برابر کوئی نہیں ہو سکتا اور بہت روایتیں انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں حاصل یہ کہ حدیثیں متعارض ہیں اور دلیلیں متناقض پس اعتبار اسکا ہے کہ جس پر اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اوپر اہل سنت نے اور وہ یہ ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل حضرت ابو بکر رضؓ ہیں باعتبار کثرت ثواب کے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہم پھر جانے تو کہ علیؓ اور معویہ رضی اللہ عنہما میں جنگ خصومت واقع ہوئی - اور تھیں دونوں جماعتیں کہ ہر ایک تھیں بعض انکے بعض کو اور نہیں حکم کیا کسی نے انمیں سے ساتھ کفر دوسرے کے لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئے پس نہیں نسبت کفر کی کر سکتے ہیں ہم کسی کو بسبب جہل اور برا کہنے کے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ امیر المومنین علی رضؓ نے اجتہاد کیا خلافت میں اور مصیب ہوئی اجتہاد میں اور تھے وہ سزاوار تر ان لوگوں کے ساتھ خلافت کے اس وقت میں اور معاویہ نے اجتہاد کیا انمیں اور خطا کی اجتہاد میں اور نہیں تھے وہ مستحق خلافت علی رضؓ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ یعفو عنا وعنہم وحشرنا فی زمرتہم **وعن الزبیرؓ**

قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے زبیرؓ سے کہ کہا تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں روز احد کے فرع بسبب مبالغہ کے بیچ امتثال قول اللہ تعالیٰ کے خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاؤ اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ہتھیاروں کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ میں منافات ساتھ توکل کے نہیں رکھتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایسے امور واسطے تعلیم امت کے کرتے ہوں ترجمہ پس اٹھے آنحضرت اور متوجہ ہوئے طرف ایک بڑے پتھر کے کہ وہاں تھا تا اوپر چڑھیں اور دیکھیں طرف کفار کے اور دکھائی دیں ابرار کو پس نہ چڑھ سکے یعنی بسبب بوجھ زرہوں کے پس بیٹھے طلحہ نیچے آنحضرت کے یہاں تک کہ چڑھے اور قرار پکڑا آنحضرتؐ نے اس پتھر پر پس سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے واجب کی طلحہ نے نقل کی ترمذی نے فرع یعنی جنت

جیسے کہ ایک روایت مین ہے اور معنی یہ ہین کہ انہون نے ثابت کی بہشت اپنے لیے بسبب اس عمل کے یا اُس چیز کے کی اسدن کہ اپنے اوپر جو کہون اُٹھائی
کہ اپنے تئین آنحضرت کے سپر کیا یہان تک کہ تیر لگے اُنکے بدن مین اور زخمی ہوا تمام جسد انکا یہان تک کہ شل ہوگیا ہاتھ انکا اور زخم لگے انکے کچھ اوپر اسی
حتی کہ ستر مین بھی اور تھے صحابہ کہ جب ذکر کرتے روز احد کا کہتے کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عتبہ بن وقاص نے پتھر مارا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کے پس توڑا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نے زخمی کی پیشانی انکی
اور زخمی ہوا رخسارہ مبارک آپکا اور گھس گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑے رسول خدا صلعم ایک گڑھے مین ان گڑھون مین سے کہ کھودے تھے
عامر نے تاکہ گرپڑین اُنمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اُٹھایا آپ کو طلحہ بن عبید اللہ نے یہان تک کہ سیدھے
کھڑے ہوئے اور چوسا ابو سعید خدری نے خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے چوسا
خون میرا نہین مس کرے گی اُسکو آگ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰی نَحْبَہٗ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ
یَّنْظُرَ اِلٰی شَہِیْدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی دوست رکھے کہ دیکھے طرف اس شخص کی چلتا ہے روے زمین پر اس حال مین کہ تحقیق مر رہ
ہے اور یا انتظار مرنے کے ہے یعنی اگر کوئی چاہے کہ مردہ کو دیکھے کہ روے زمین پر چلتا ہے تو اُسکو چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت مین یون آیا ہے
کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہو روے زمین پر تو چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے فتح اور تحقیق لفظ نحب کی یہ ہے
کہ نحب ساتھ نون اور حے مہملہ اور بے موحدہ کے بمعنی نذر اور موت دونو کے آتا ہے اور بیچ آیہ کریمہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ
کے ساتھ دونون معنون کے تفسیر کیا ہے مفسرون نے یعنی مسلمانون مین سے ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے پس بعضون انمین سے ادا کی اور
پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا مین کی تھی یعنی شہید ہو گئے راہ خدا مین اور بعضے انتظار اسکا کر رہے ہین اور حدیث مین بھی حمل کرنا دونون معنون پر درست ہے
اور ظاہر دوسرے ہی معنی ہین جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہے شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ اُن لوگون مین سے ہے کہ پوری کی نذر اپنی اور لکھی موت اُسکی
راہ مین اگرچہ زندہ ہے اور طلحہ نے اپنے تئین سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھایل ہوئے تھے روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہو چکا ہے اور حقیقت
مین یہ اشارہ ہے طرف موت اختیاری کے کہ حاصل ہوتی ہے اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سے غایب ہونا ہے عالم شہادت سے بسبب مستغرق ہونے
کے ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب اسکے طرف اللہ تعالی کے اور یہ نتیجہ موت اختیاری کا ہے اور احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونے
شہادت کے مآل کار مین کہ دلیل ہے انکے خاتمہ بخیر ہونے کی **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا سنا
میرے کان نے آنحضرت کے منہ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہین بہشت مین فتح یہ کنایہ ہے انکے کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰھُمَّ
اشْدُدْ رَمْیَتَہٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی انکے
لیے اسدن یعنی روز احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی اسکی اور قبول کر دعا اسکی نقل کی بغوی نے شرح السنہ مین فتح مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی
کے ظاہر ہے کہ تعبیر دعا کو ساتھ تیر کے کرتے ہین جیسے کہ کہا کسی بزرگ نے مصرع از ہر کرانہ تیر دعا می کنم روان + اور گویا اجابت انکی دعا کی ایک اثر انکے تیر مارنے کی تھی

کہ پہلے راہ خدا میں انہوں نے ہی تیر مارا وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الٰہی قبول کر یعنی دعا واسطے سعد بن ابی وقاص کے جس وقت کہ دعا مانگے
تجھ سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ
اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهُ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں جمع کیا
آنحضرت نے اپنے باپ اور ماں کو کسی کے واسطے سوا سعد کے یعنے روز احد کے فرمایا واسطے اسکے روز احد کے پھینک تیر قربان ہو تیرے باپ میرا اور ماں میری
اور فرمایا واسطے اسکے یہ بھی پھینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع تھے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اس وقت میں
یہ ستر ان برس کے عمر میں تھے اور ایک وقت میں لازم کیا تھا انہوں نے اپنے گھر میں رہنا لا ایک قبہ میں بیٹھے رہتے تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ
مجھ سے لوگوں کی خبر کچھ نہ کہا کرو یہاں تک کہ جمع ہووے امت کسی امام پر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُءٌ خَالَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ
فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے سعد یعنے
آنحضرت کی مجلس مبارک میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہے ماموں میرا یعنی میری ماں کی قوم میں سے ہے پس چاہیے کہ دکھا دے مجھکو کوئی شخص ماموں اپنے
کو ف ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کے کہ میں رکھتا ہوں تا کہ کھل جاوے کہ کسی کا ماموں مانند ماموں میرے کے نہیں ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
ترمذی نے یعنی بیچ توجیہ فرمانے آنحضرت کے سعد کو ماموں اپنا اور تھے سعد بنی زہرہ میں سے کہ قبیلہ ہے قریش میں سے اور تھیں ماں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی بنی زہرہ سے ف ع اور زہرہ بیشک کسی نام ہے عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوے بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ یہ ماموں میرا ہے اور مصابیح میں ہے پس چاہیے کہ اکرام کرے ہر مرد ماموں اپنے کا جیسے کہ میں اکرام کرتا ہوں اپنے ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی ف ع
کہا ابن حجر نے کہ تصحیف ہے کہتا ہوں میں بلکہ تحریف ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ
بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ
تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰى عُمَرَ وَقَالُوْا لَا يُحْسِنُ
يُصَلِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ کہا سنا میں نے سعد بن ابی وقاص سے کہتے تحقیق میں اول ان شخصوں کا ہوں عرب میں سے
کہ پھینکا تیر راہ خدا میں اور سو دیکھا میں نے اپنے تئیں اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں تھی
ہمارے واسطے کچھ خوراک مگر پھل کیکر کے کہ مشابہ لوبیا کے ہوتا ہے اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں
یعنی خشک ہوتا تھا مانند مینگنیوں کے درحالیکہ نہیں تھی واسطے اسکے آمیزش یعنی اجزا اسکے بعضوں سے ملتے نہیں تھے بسبب خشکی کے پھر ہوئے بنو اسد کہ نام
ایک قبیلہ کا ہے ادب سکھاتے ہیں مجھکو یا توبیخ کرتے ہیں مجھکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پر اسلئے کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر ہے اسکی علی عدم شرائعہ و مراد
یہ ہے کہ ادب سکھاتے مجھکو اور تعلیم کرتے ہیں مجھکو نماز اور عار دلاتے ہیں مجھکو یہ کہ اچھی نہیں پڑھتا ہوں میں نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اس وقت
یعنی جبکہ اچھی نہ پڑھی میں نے نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور سبقت میری اسلام میں ثابت قدمی
میری دین میں اور تھے بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تھی سعد بن ابی وقاص کی نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے یعنی جبکہ عامل کیا تھا انکو حضرت عمر نے کوفہ کا

ان ایام میں وہ انکی شکایت کرو ابھی تھی لوگون کے ہاتھ بالکہ بھیجتے اور کہا تھا کہ نہیں اچھی طرح پڑھتے نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی شہر الدیار کا
باشندین نماز انکی اچھی طرح نہیں ادا کرتے اور رعایت اسکے احوال کی نہیں کرتے پس حضرت عمرؓ نے تہدید کرکے بھیجی انکو اور انہوں نے حضرت عمرؓ سے حقیقت حال
ظاہر کی یعنی انکو آنحضرتؐ کی نماز پڑھاتا ہوں کہ دراز کی کرتا ہوں پہلی دو رکعتوں میں اور تخفیف کرتا ہوں دو رکعت اخیر میں پس حضرت عمرؓ نے تصدیق
کی انکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور روکیا بنی اسد کی باتوں کو اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کا ہے
اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ علم و فضل کے اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتھ بیان واقعی کے واسطے مصلحت دینی اور رفع کرنے عار نقصان کے دین
میں جائز ہے اور صحابہ نعم آپس میں فخر کیا کرتے تھے بسبب اغراض صحیحہ مصالحہ کے **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا
اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي اَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنِّي لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعد سے
کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنے تئین اور میں تیسرا تھا اہل اسلام کا ف ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تھے تیسرا مسلمان میں ہوا اور مراد دو سے ابوبکرؓ
اور خدیجہ ہیں اور کلام اسکا باعتبار اجنبیوں میں ہے تاکہ حضرت علیؓ نکل جاویں کلام مذکور سے ت اور نہیں اسلام لایا کوئی یعنی ان لوگوں میں سے کہ اسلام
لائے پہلے میرے مگر بیچ اس دن کے کہ اسلام لایا میں تئیں اور البتہ تحقیق ٹھہرا میں سات دن اس حالت پر کہ تحقیق میں البتہ تہائی اہل اسلام کا تھا نقل کی بخاری
نے ف ح یعنی میں اسلام لایا بعد دو شخصوں کے اور بعد ازاں سات روز گذرے کہ کوئی ان سات دنوں میں اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کے اسلام لایا
جو کہ لایا کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق اسمیں اور درمیان خبر عمارؓ کے کہ کہا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسۃ اعبد وامراتان وابوبکرؓ یہ ہے اس طرح
کے ہے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین میں تاکہ نکل جاویں غلام مذکور اور علیؓ یا یہ کہ نہ مطلع ہوئے ہوں یہ اوپر **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهِ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ
قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ
الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت کرتی ہیں عائشہؓ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بی بیوں کو کہ تحقیق کام تمہارا اور حال تمہارا اس قسم سے ہے کہ فکر میں ڈالتا ہے مجھکو بعد میرے
ف ح یعنی بعد وفات میری کے کہ میراث چھوڑی نہیں ہے تمہارے لیئے اور تم نے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جسوقت کہ اختیار دیئے پس دیکھا چاہیئے کہ بعد
میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تم سے کیا معاملہ کرینگے اور کون متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاویگا ت اور صبر نہیں کرینگے اوپر تفقد
احوال تمہارے کے مگر صبر کرنے والے ف ح یعنی جو کہ صبر کرتے ہیں مخالفت نفس پر کہ اختیار کرتے ہیں قلت کو اور دیتے ہیں زیادت کو ت اور صدیق
ف ح یعنی جو کہ کامل ہیں صدق معاملہ میں اور ادائے حقوق میں اور کثیر الصدق خرچ کرتے ہیں اور سخاوت میں ت کہا عائشہؓ نے کہ مراد کہتے تھے
آنحضرت ان صابروں اور صدیقوں سے صدقہ دینے والے اور خیر کرنے والے اسلیئے کہ سوق کلام واسطے نفقات انکے ہے پھر کہا عائشہؓ نے یعنی واسطے
شکر گذاری اور اظہار منت داری عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ بیٹے اسکی کے کہ ابو سلمہ ہے اور کبار تابعین سے ہے پلا دے خدا تعالی تیرے باپ کو سلسبیل سے
کہ نام ایک چشمہ کا ہے بہشت میں اور تھا عبدالرحمن بن عوف کو کہ تحقیق تصدق کیا تھا آنحضرت کی بی بیوں پر ایک باغ کہ بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا
دینار کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور روایت میں آیا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتھ دینے ایک باغ کے واسطے ازواج مطہرہ کے
بیچا گیا چار لاکھ کو اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے ہے کہ کہا صدقہ دیا عبدالرحمن بن عوف نے آنحضرت کے عہد میں آدھا
مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پھر تصدق کیے چالیس ہزار دینار پھر صدقہ دیئے پانسو گھوڑے جہاد میں پھر صدقہ دیئے ڈیڑھ ہزار اونٹنیاں جہاد میں اور تھا

اکثر مال انکا تجارت سے اور ایک روز عبدالرحمن نے مدد دی صحابہ کو ایک بار پچاس ہزار دینار سے پھر جب رات ہوئی بیٹھے اپنے گھر میں اور لکھی ایک فرد ساتھ تفریق کرنے تمام مال کے مہاجرین اور انصار پر یہانتک کہ لکھا کہ قمیص جو میرے بدن پر ہے فلانے شخص کے لیے اور عمامہ میرا فلانے کے لیے اور نہیں چھوڑا کچھ اپنے مال میں مگر کہ لکھا اسکو فقراء کے لیے پھر جبکہ صبح کی نماز پڑھی پیچھے رسول خدا صلعم کے اترے جبرئیل اور کہا اے محمد اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میری طرف سے عبدالرحمن کو سلام اور قبول کر اس سے فرد پھر پھیرے اسکو اور کہا گیا انکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہے اور وکیل رسول اسکے کا اور چاہیے کہ کرے اپنے مال میں جو کچھ چاہے اور تصرف کرے اس میں جیسے کہ تصرف کرتا تھا پہلے اسکے اور نہیں حساب ہے اس پر اور بشارت دی اسکو جنت کی اور آیا ہے کہ تیس ہزار بردے انہوں نے آزاد کیے اور بعد وفات کے چار بیبیاں چھوڑیں تھیں اور ہر بیوی کے حصہ میں اسی اسی ہزار درہم آئے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہونچے ہر بیوی کے حصہ میں دو دو لاکھ درہم **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے بیویوں اپنی کے کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوے تم کو ساتھ لیوں اپنے کے یعنی نگاہ رکھے تم پر خرچ کرنے میں بعد وفات میری کے وہ ہے صادق الایمان صاحب احسان یا الٰہی پلا عبدالرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سے نقل کی یہ احمد نے **ف** ظاہر ہے کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسے کہ پہلی حدیث میں عائشہؓ سے مذکور ہوا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت کا ہے اسلیے کہ آنحضرت نے جانا تھا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان بہ نسبت ازواج مطہرات کے وجود میں آویگا اور یہ معجزہ آنحضرت کا ہے۔ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ بڑا صحابہ سے ہیں اور صاحب سر آنحضرت کے کہا آئے اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس **ف** نجران ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہے یمن میں کہ دسویں سال میں فتح ہوا اور نہایہ میں ہے کہ وہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے ترجمہ پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ بھیج طرف ہمارے ایک شخص امانتدار کہ ہمارے حق میں خیانت نہ کرے تا کہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ بھیجونگا میں طرف تمہارے ایک شخص امانتدار لائق اسکے کہ کہا جاوے اسکو امانتدار پس منتظر و متوقع ہوئے واسطے امارت کے لوگ **ف** کہ دیکھیے کون اس منصب کر مشرف و ممتاز ہوتا ہے اور یہ بات انکو فقط از راہ حرص حاصل کرنے صفت امانت کے تھی نہ واسطے لینے امارت کے ترجمہ کہا حذیفہ نے پس بھیجا آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ کسی کو امیر کریں ہم اپنے پر بعد وفات آپکی کے فرمایا آنحضرت نے کہ اگر امیر کروگے تم بعد میرے ابوبکر کو پاؤگے تم اسکو امانتدار یعنی حقوق دین میں یعنی نہیں حکم کریگا مگر ساتھ عدل کے بے رغبت دنیا میں راغب آخرت میں **ف** اس میں آگاہ کرنا ہے طرف اسکے کہ لائق یہ ہے کہ خلیفہ ساتھ اس صفت کے تاکہ تمام ہو واسطے اسکے اخلاص کہ موجب ہے خلاص کا اور ایک روایت میں ہے تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت میں ہے تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگے اسکو قوی بیچ امر خدا کے ضعیف اپنے نفس کے حق میں ترجمہ اور اگر امیر کروگے تم عمر کو پاؤگے تم اسکو قوی یعنی قادر اوپر اٹھانے بوجھ امارت کے امین یعنی نہیں سرزد ہوگی اس سے خیانت نہیں ڈرتا ہے بیچ جاری کرنے احکام دین خدا کے ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی سے **ف** یعنی رعایت نہیں کرتے کسی کی امر حق میں اور معنی یہ ہیں کہ وہ سخت ہیں دین میں جب شروع کرتے ہیں کوئی کام اپنے

کاموں میں سچ تو نہیں ملتے ہیں انکار کسی ہنگامے سے وہ کام کیے جاتے ہیں اور نہیں ڈرے گا ملامت کسی قائل کا اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسی لامت کرنے والے کی ایک روایت میں یہ ہی تجدہ وہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ ترجمہ اور اگر کروگے تم علی کو حاکم اور حال آنکہ تحقیق نہیں گمان کرتا ہوں میں تم کو کرنے والے یعنی یا انکو باخلاف حال خلافت انکی میں پاؤگے انکو راہ راست دکھانے والا یعنی مرشد کامل راہ راست پاکو والا کامل کہ پہنچائیگا اور لیجاویگا تم کو راہ راست کو نقل کی یہ احمد نے ف ع یعنی یہ امر سیر دہی تمہاری طرف ای راست اسلیے کہ تم میں ہو مجتہد حق کو پہنچنے والے اجتہاد میں نہیں صحیح ہے کہ تم مگر حق طرف چلو اور اس حدیث میں ذکر حضرت عثمان رضی عنہ کا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور راوی بھول گیا ہو اور بعضے نے کہا کہ ابوبکر کے پہلے ذکر کرنے میں اشارہ ہے طرف مقدم ہونے انکے کے اور نہیں ذکر کیا عثمان کو صریحا لیکن لا اراکم کہنے میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ مقدم ہیں حضرت علی پر اور ممکن ہے یہ کہا جاوے کہ معنی لا اراکم فاعلین کے یہ ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کروگے علی کو سب سے پہلے اسلیے کہ میں جانتا ہوں قضا و قدر الٰہی سے کہ عمر علی کی بہت دراز ہے اور مذکورین کی عمروں سے پس اگر وہ مقدم کیے جاویں تو فوت ہو دوروں کی خلافت باوجود اسکے مقدر ہی انکے لیے بھی خلافت پس تعین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر نہیں کرینگے پس ظن یہاں بمعنی یقین ہے انتہا اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تخصیص تعیین نہیں کی کسی کی خلافت پر اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتھ امیر کرنے کے امیر کرنا بعد آنحضرت کے ہے بیواسطہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہ بھی حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکر کو کہ نکاح کر دیا مجھسے اپنی بیٹی کا اور سوار کرلایا مجھکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کے ف ح یعنی مدینہ کے آیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی نے دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر رکھ چھوڑی تھیں کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ اسکو قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نے کہ میں سوار نہیں ہونے کا مگر یہ کہ بیچے تو میرے ہاتھ اور بدون اسکے قبول نہیں کی تب کہا میں نے پس آٹھ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نے خریدی قرضوں کو ترجمہ ساتھ رہا میرے غار میں یعنی وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے یعنی اور کیا انکو خادم آنحضرت کا رحمت کرے اللہ عمر کو کہتا ہے صرف حق اگرچہ تلخ لگے کسی کو کر دیا اسکو حق گوئی نے اس حالت میں کہ نہیں واسطے اسکے کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اسکی واسطے مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ ہمیں تو شک ہی نہیں کہ صدیق اکبر دوست جانی تھے انکے ترجمہ رحمت کرے اللہ تعالی عثمان کو حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے رحمت کرے خدا تعالی علی کو خداوندا پھیر حق کو ساتھ علی کے جدھر کو پھرے علی ف ح یہ حدیث موافق اس حدیث کے ہے کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کی ہے القرآن مع علی وعلی مع القرآن یعنی قرآن ساتھ علی کے ہے اور علی ساتھ قرآن کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی تعریف میں جاننا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کتنے ہی معانی پر آیا ہے ایک تو یہ کہ حرام ہے ان پر زکوۃ یعنی اور وہ بنی ہاشم ہیں اور یہ شامل ہیں آل عباس و آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو رضی اللہ ان سب سے اور کبھی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ہے کہ داخل ہیں انہیں ازواج مطہرات بھی اور نکال دینا آنحضرت کی بیویوں کا اہل بیت میں سے مکابرہ ہے اور مخالفت ہے سوق اس آیہ کریمہ کے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اسلیے کہ خطاب نہیں کے ساتھ ہے اول آیہ میں اور آخر آیہ میں پس نکالنا انکا اس مضمون میں سے کہ درمیان میں واقع ہوا ہے نکال دینا ہے کلام کو اتساق و انتظام سے امام محمد فخرالدین رازی نے کہا کہ یہ آیہ شامل ہے آنحضرت کی بیویوں کو اسلیے کہ سیاق آیہ پکار رہا ہے اسی کو پس نکالنا انکا اس سے اور مخصوص کرنا ساتھ غیر انکے کے صحیح نہ ہوگا

اور یہ بھی کہا کہ اولی یہ ہے کہ کہا جاوے کہ اہل بیت اولاد اور بیویاں آنحضرت کی ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی انہیں سے ہیں اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بھی
اہل بیت ہیں اسی ہیں بسبب معاشرت اور ملازمت اُنکی کے ساتھ آنحضرت کے اور کبھی اطلاق اہل بیت کا اس طرح آیا ہے کہ ظاہر میں سمجھا جاتا ہے خاص ہونا اسکا ساتھ
فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتے ہیں انس رضہ کہ آنحضرت گذرتے تھے حضرت فاطمہؓ کے گھر پر جب نکلتے بیچ فجر کے لیئے مسجد کو جاتے تھے اور کہتے تھے

الصلوٰۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ اور ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا تھی میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علیؓ اور فاطمہؓ دروازے کے آستانہ پر کھڑے ہیں پس فرمایا آنحضرتؐ نے مجھکو کنارے ہو جا پس میں گھر کے اندر چلی گئی پس آئے علیؓ
اور فاطمہؓ اُنکے ساتھ حسنؓ اور حسینؓ تھے اور وہ دونوں لڑکے چھوٹے تھے پس بٹھایا آنحضرتؐ نے حسنؓ اور حسینؓ کو اپنی گود میں مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنے ایک ہاتھ
سے اور پکڑا فاطمہؓ کو دوسرے ہاتھ سے اور چھپایا اپنے سے اور لپیٹی اُنپر کملی سیاہ کہ اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہ اہل بیت میرے
ہیں ملا طرف اپنے نہ طرف آگ کے مجھکو اور اہل بیت میرے کو اور یہ بھی ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا آنحضرتؐ نے یہ مسجد میری حرام ہے ہر حائض پر عورتوں میں سے اور ہر
اجنبی پر مردوں میں سے مگر محمد پر اور اُسکے اہل بیت پر کہ علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ ہیں نہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور تضعیف کیا حاصل
یہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان جماعتوں پاک پر شائع اور مشہور ہے اور علماء نے بیچ تطبیق ان اقوال کے اور توجیہ ان اطلاقات کے کہا ہے کہ بیت تین ہیں بیت نسب
اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبدالمطلب کی اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں نسب کی جہت سے اور جد قریب اولاد کو بیت کہتے
ہیں اور کہتے ہیں فلانے کا گھر بزرگ ہے اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورت پر بہت حال اور بہت
مشہور ہے بحسب عرف و عادت کے اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونے اہل بیت کے آنحضرت کی تمام اولاد کو علیؓ اور
فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضہ اُنکے درمیان میں سے بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و منصوص ہیں اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیوں
انکی کے حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مؤلف نے ذکر کیا ہے اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا ابراہیم
بن رسول اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اُسکے بیٹے اسامہ بن زید کو بھی ذکر کیا تقریباً واسطے کمال محبت اور عنایت آنسرور کے انپر بالسبب داخل کرنے انکے کے
اہل بیت میں اور ذکر نکیا ازواج مطہرات کو اور منعقد کیا انکے لیئے ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہیں بیچ مناقب منسوبہ کے یا اس سبب سے کہ داخل
کیجیے انکو اہل بیت میں بنابر رعایت تعارف کے کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا انہیں چار پر ہوا ہے واللہ اعلم

الفصل الاول

سعد بن ابی وقاص سے
سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا
جب اُتری یہ آیہ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن حسینؓ کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ
ہیں اہل بیت میرے نقل کی مسلم نے ف جاننا چاہیئے اس آیہ کو آیہ مباہلہ کہتے ہیں اور ابتہال بمعنی لعنت کرنے کے ہے اور بہلہ ساتھ پیش اور زبر کے بمعنی لعنت
کے اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور دعا کرنی ساتھ لعنت کے اصل ابتہال کی تو یہ ہے بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اُس دعا کے کہ کوشش کیجاوے
اُسمیں اور عادت عرب کی تھی کہ جب کوئی قوم آپسمیں اختلاف اور تکذیب ایک دوسرے کی کرتے اور ظلم کرتے تو باہر نکلتے اور لعنت کرتے ایک دوسرے کو
اور کہتے لعنۃ اللہ علی الکاذب اور الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سے کہ مباہلہ کریں ساتھ نصاریٰ کے اور یہ آیہ اتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک
من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کرے تجھسے اس قرآن میں یا دین میں پیچھے
اسکے کہ آیا ہے تجھکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور بلاؤ تم اپنے بیٹوں کو اور بلاویں ہم اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی ذاتوں کو

اور تمہاری ذاتون کو پھر دعا ہ کرین ہم پس کرین ہم لعنت خدا کی جھوٹون پر ہم ہون یا تم اتنی پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود مین لیئے ہوئے حسن رض اور حسین کو پکڑے ہوئے تھے اُن دونون مین اور فاطمہ تھین پیچھے آنحضرت کے اور علی پیچھے فاطمہ کے اور حکم کیا آنحضرت نے انکو کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا پس جب پیشوائی ترسایون نے انکو دیکھا تو کہا اپنی قوم سے اے گروہ ترسایان مین دیکھتا ہون ان موہنون کو کہ اگر خدا سے درخواست کرین کہ پہاڑ کو اسکی جگہ سے اکھیڑ دے تو اکھیڑ دے دیکھا چاہیئے کہ کیا انوار تجلی اُسوقت انکے موہنون پر چمکتے تھے کہ کافر بیگانہ نے اسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا موہن محب یگانہ کا کہ اُس نور سے آشنا ہے کیا حال ہوگا پس کہا اُس ترسانے کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتھ انکے وگرنہ ہلاک ہوجاؤ گے اور جڑ سے اکھڑ جاؤ گے پس حسن اُ تھے فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین نہ رکھتے تھے مسلمان نہ ہوئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر مباہلہ کرتے وہ مسخ کیئے جاتے بصورت بندرون اور سورون کے اور آگ ہوجاتا اُنپر تمام جنگل اور جڑ سے اکھیڑے جاتے اور جل جاتے ساتھ پرندون کے کہ درختون پر ہین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اس حال مین کہ آنحضرت پر ایک کملی تھی نقش دار سیاہ بالون کی پس آئے حسن بن علی رض پس داخل کیا آنحضرت نے انکو یعنی کملی مین پھر آئے امام حسین رض پس داخل ہوئے امام حسین ساتھ امام حسن کے پھر آئین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہ رض کو پھر آئے علی رض پس داخل کیا انکو پھر پڑھی یہ آیۃ نہین چاہتا ہے خدا تعالے مگر یہ کہ دور کرے تم سے گناہون کی پلیدی اے اہل بیت نبوت اور پاک کرے تم کو پاک کرنا نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ بیویان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی آپکی اہل بیت مین سے ہین اسلیئے کہ اسکے پہلے بھی ذکر بیویون کا ہے کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور بعد بھی انکا ذکر ہے کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کے لیئے ہے یا واسطے غلبہ دینے مردون اہل بیت کی جیسے کہ سمجھی جاتی ہے یہ بات حدیث سے اور پاک کرے تم کو یعنی آلودہ ہونے سے ساتھ پلیدیون کے اور میلون کے کہ مبتلا ہوتے ہین اسمین اکثر لوگ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہین کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹے آنحضرت کے نے کہ ماریہ قبطیہ سے تھے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق اسکے لیئے دودھ پلانے والی ہے بہشت مین نقل کی یہ بخاری نے ف ح ع یعنی اسکو بہشت مین داخل کیا اور دودھ پلانے والی اسکے لیئے مقرر ہوئی اور تھوڑی مدت شیر خوارگی مین وفات پائی تھی اور بعضون نے تاول کیا دودھ پلانے کے تمام کرنے کو ساتھ تمام کرنے حق تعالے کے لذت جنت اور نعمتون اسکی کو انکے لیئے گویا کہ بجاے دودھ پلانے کے ہے لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہے باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتھ پیش میم اور زیر ضاد کے ہے یعنی دایہ کہ پوری کرے رضاعت انکی اور ایک نسخہ صحیح مین ساتھ زبر میم اور ضاد کے ہے یعنی جگہ دودھ پلانے کامل کی جنت مین ہے یا مصدر ہے یعنی دودھ پلانے کے اور اسمین دلیل ظاہر ہے اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتے ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت وعدہ کی گئی پیدا ہوچکی ہے اور موجود ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت عائشہ سے

کہ کہا تھین ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کے قریب یا مرض الموت مین نہین چھپی تھی بیت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فـ ع یعنی کچھ بھی جیسے کہ ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز نہ ہو سکتا تھا انکی اور حضرت کی چال مین دونون جیسا ایک ہی طرح چلتے تھے ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پھر بٹھایا آنحضرت نے فاطمہ کو فـ ع یعنی حکم انکو بیٹھنے کا پاس اپنے اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹھایا یا بائین طرف ترجمہ پھر بات کی انسے چپکے سے پس روئین فاطمہ رونا شدت سے پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بے تکلفی فاطمہ کی کچھ چپکے سے کہا انسے دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسنے لگین پس جبکہ اٹھے پیغمبر خدا یعنی اس مجلس سے طہارت و نماز کے لیے پوچھا مین نے فاطمہ سے اور کہا مین نے کیا سرگوشی کی آنحضرت نے تم سے کہا فاطمہ نے نہین ہون مین کہ پراگندہ اور ظاہر کرون بھید آنحضرت کا فـ ع یعنی جو چیز آنحضرت نے چھپائی مین اسکو کیونکر ظاہر کرون اسلیے کہ وہ اگر چاہتے ظاہر کرنا اسکا تو نہ چھپاتے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی چھپانا بھید بزرگون اور دوستون کا اغیار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مین نے یعنی فاطمہ سے قسم دیتی ہون مین تجھکو ساتھ اس حق کے کہ واسطے میرے ہی اوپر تمہارے کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہین طلب کرتی مین تم سے مگر یہ کہ خبر دو تم مجھکو اس چیز کی کہ چپکے سے کہی تجھسے آنحضرت نے کہا فاطمہ نے اب یہ کہ آنحضرت اس عالم سے گئے پس ہان کہتی ہون مین تفصیل اسکی یہ ہی اما پہر جس وقت کہ چپکے سے کہا آنحضرت نے مجھسے اول بار مین پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجھکو کہ جبرئیل دور کرتے تھے مجھسے قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان میں اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآن کا اس سال مین مجھسے دوبار فـ ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تھا برس روز مین رمضان مین اس سب کا دور کرتے تھے یادداشت کے لیے اور تاکہ ظاہر ہو جائے ناسخ منسوخ دور مین اور اسمین اشارہ ہی طرف استحباب دور کے اور یہ بھی اشارہ ہی کہ یہ حدیث آنحضرت نے اپنی عمر کے اخیر رمضان کے بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی فـ ع اسلیے کہ دوبارہ دور کرنا خلاف معتاد کے شعر ہی اور پر صیبت کرنے کے تحفظ قرآن کے اور یاد کرنے احکام اسکے کے تاکامل ہو سہر دین کا اور تمام نعمت ترجمہ پس تقوی کر اے فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اسکو جہان تک کہ ہو سکے اور صبر کر یعنی طاقت پر اور معصیت سے اور بلاؤن مین خصوصا میری مفارقت پر پس تحقیق مین اچھا پیش رو ہون واسطے تیرے یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نے خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جب کہ دیکھی آنحضرت نے بے صبری میری تو سرگوشی کی مجھسے دوسری بار فرمایا اے فاطمہ راضی نہین ہی تو کہ ہووے تو بہترین عورتون کی بہشت کی عورتون مین سے یعنی تمام عورتون مین ہی یعنی تمام عورتون سے بہتر ہووے تو یا خاص اس امت کی عورتون سے یا فرمایا ہووے تو عالمین کی عورتون کی سردار یعنی دلتنگ مت رہ اور خدا سے راضی اور شاکر رہ کہ تجھکو یہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ وفات پاوینگے اس بیماری مین پس روئی مین پھر سرگوشی کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ مین اول اہل بیت انکے کی ہونگی کہ انکے پیچھے جاؤنگی مین فـ ع یعنی بعد انکے جلد ہی اس عالم سے جاؤنگی مین پس ہنسی مین جاننا چاہیے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ رضہ کے تمام مومن بیبیون پر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رضہ سے بھی اسی طرح کہا ہی سیوطی نے اور بعضی حدیثون مین مریم بنت عمران کو عموم نساء سے کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فضیلت دی ہی مستثنی کیا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کے اس امت مین مثل مریم کے ہی بیچ قوم اپنی کے یعنی فاطمہ نظیر اپنے یعنی اور ہو سکتا ہی کہ خلاف ان خبرون کا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تدریج اطلاع ہوئی ہو

... ساتھ نبی کے ... تمام پروردگار کے تو ہر کوئی کہیگا فضل اسکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضے علما عائشہ کو فضیلت
دیتے ہیں فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کے ساتھ بہشت میں ہونگی اور فاطمہ علی کے ساتھ اور یہ شک نہیں کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور
اشرف ہوگا مقام علی سے لیکن حدیثوں میں واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ میں اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام میں ہونگے اور
یہ بھی کہتے ہیں کہ عائشہ مجتہد تھیں خلفاء اربعہ کے زمانہ میں فتوی دیتی تھیں اور اجتہاد کرتی تھیں اور سیوطی فتاوی میں کہتے ہیں کہ ہمارے تین مذہب ہیں صحیح تر مذہبوں
کا یہ کہ فاطمہ زیادہ افضل ہیں عائشہ سے اور بعضے کہتے ہیں کہ برابر ہیں فاطمہ اور عائشہ اور بعضے توقف میں رہتے ہیں اور اشعری حنفیہ میں سے اور بعضے شافعیہ تفضیل کی طرف بہت مائل
ہیں اور جب امام الکسر سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہے اور نہیں فضیلت دیتا ہوں میں کسی کو رسول اللہ کے گوشت کے ٹکڑے پر اور امام
سبکی نے فرمایا ہے جو کچھ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارے کا ہے یہ ہے کہ فاطمہ افضل ہیں بعد انکے ماں انکی خدیجہ بعد انکے عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ و عائشہ
میں اختلاف رکھتے ہیں اور حق یہ ہے کہ حیثیتیں مختلف ہیں اور بعضی فضیلت یعنی کثرت ثواب کے مراد رکھتے ہیں کہ علما نے اعتبار کیا ہے ولیکن کوئی بسبب شرف ذات اور
طہارت طینت و پاکی جوہر کے فاطمہ اور حسن اور حسین کو نہیں پہونچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ماں انکی خدیجہ
ہیں اور یہ آنحضرت کی سب بیٹیوں میں چھوٹی بیٹی ہیں بموجب ایک قول کے اور یہ سردار ہیں تمام عالم کے بیبیوں کی نکاح کیا انسے علی بن ابی طالب نے سنہ
دوسرے ہجری میں رمضان کے مہینے میں اور بنا کیا یعنی شب زفاف ہوا انسے ذی الحجہ میں جنیں انسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور
رقیہ اور مریں مدینہ میں آنحضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد اور بعضوں نے کہا تین مہینے بعد اس حال میں کہ عمر انکی اٹھائیس برس کی تھی اور غسل دیا انکو علی نے اور
نماز پڑھی انپر اور دفن کی گئیں رات کو اور روایت کیں انسے حدیثیں علی نے اور انکے بیٹوں حسن اور حسین نے اور ایک جماعت نے سوائے انکے کہا عائشہ نے کہ
نہیں دیکھا میں نے کسی کو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سے سوا باپ انکے کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّىْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِىْ وَفِىْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِىْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِىْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے فرع ح یعنی وہ جزو ہیں مجھسے اور کیا خوب
کہا ہے امام مالک نے ولا افضل احد اعلی بضعۃ رسول اللہ صلی علیہ وسلم ترجمہ پس جسنے غصہ میں ڈالا اسکو پس گویا کہ غصہ میں ڈالا مجھکو فرع ح یعنی بسبب حرمت
و اتحاد کے پس یہ ہیں ایک طرح کی تشبیہ بلیغ ہے پس رفع ہوا اذیل کرنا سبکی کا اسپر کہ جسنے برا کہا فاطمہ کو کافر ہوتا ہے اسلیئے کہ ظاہر یہ ہے اس طرح کا کلام محمول
ہے اوپر کمال اتحاد و اختلاط کے اور اسی قبیل کا ہے قول علیہ السلام کا کہ جسنے ایذا دی مسلمان کو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی
اللہ کو روایت کی یہ ابن عساکر نے علی سے اور اسی قبیل کی یہ حدیث ہے کہ جسنے دوست رکھا انصار کو پس تحقیق دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جسنے دشمن رکھا
انصار کو دشمن رکھا اسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی یہ حدیث کہ دوست رکھنا قریش کا ایمان ہے اور دشمن رکھنا انکا کفر ہے اور دوست رکھنا عرب کا ایمان ہے
اور دشمن رکھنا انکا کفر ہے پس جسنے دوست رکھا عرب کو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دشمن رکھا عرب کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھکو ترجمہ لو۔ ایک روایت
میں ہے یعنی بعد قول آنحضرت کے فمن اغضبنی ما زیادہ اسپر قلق میں ڈالتے ہیں مجھکو یعنی ظاہر میں وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہے مجھکو یعنی باطن
میں وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فرع ح روایتوں میں آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابوجہل کے بھائی نے چاہا کہ نکاح
کر دے ابوجہل کی بیٹی کا کہ نام اسکا عوراء تھا ساتھ علی بن ابی طالب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ علی نے خواستگاری کی اسکی اسکے
چچا سے کہ حارث بن ہشام نام تھا اسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپنے فرمایا کہ ہرگز اذن نہیں دیتا میں اسکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہ حدیث فرمائی اور کہا میں حرام نہیں کرتا
حلال کو اور حلال نہیں کرتا حرام کو ولیکن ہرگز نہیں جمع ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی مرتضی آئے اور عذر خواہی کی

اور کہا مین ہرگز نہین کرنے کا وہ چیز کہ آپ کو ناخوش آوے یا رسول اللہ اور اس حدیث کے بہت طریق ہین اور روایت میں ہے اس حدیث کا یون آیا ہے کہ کہا
مسور نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اس حال مین کہ وہ منبر پر تھے کہ بیٹے ہشام بن مغیرہ کے ہین اذن چاہتے ہین مجھسے کہ نکاح کردین ابوجہل کی بیٹی
کا علی ابن ابی طالب سے اور نہین اذن دیتا مین پھر نہین اذن دیتا مین مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابوطالب کا یہ کہ طلاق دیدے بیٹی میری کو اور نکاح کرے بیٹی اُنکی سے
پس سوا اسکے نہین کہ فاطمہ ٹکڑا میرا ہے قلق مین ڈالتی ہے مجھکو الخ اور شرح مسلم مین لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہر حال اور بہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہوا ایذا اُس چیز سے کہ ہو اصل اُسکی مباح اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے خواص سے ہے اور حضرت علیؓ کے نکاح کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہون کے ایک تو یہ کہ نکاح اُنکا باعث تھا حضرت فاطمہؓ کی ایذا کا اور اُس سے ایذا پاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک
ہوتے علیؓ آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اُس سبب سے بسبب ہونے شفقت کے علیؓ پر اور دوسرے یہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہؓ پر بسبب غیرت کے اور بعضون
نے کہا کہ نہین تھی مراد آنحضرت کے قول سے لا اذن منع کرنا جمع اُسکی سے بلکہ معنی اُسکے یہ ہین کہ آنحضرت نے خبر دی قضاء الٰہی کی کہ مقدر یہ ہے کہ دونون نہین
جمع ہونگے اور یحییٰ بیٹے سعید بن القطان سے منقول ہے کہا ذکر کیا مین نے عبد اللہ بن داؤد سے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم کہا
ابن داؤد نے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے علی پر یہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہؓ پر اُنکی حیات مین ساتھ قول اپنے کے وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا
یعنی اور جو کچھ دیوے تم کو رسول پس لیلو اُسکو اور جس چیز سے منع کرے تم کو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اذن دیتا ہون مین تو
نہ حلال ہوا علیؓ کو یہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہؓ پر مگر یہ کہ اذن دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا مین نے عمر بن داؤد سے کہ کہتے تھے جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فاطمہؓ ٹکڑا ہے میرے گوشت کا ہے قلق مین ڈالتی ہے مجھکو وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہے اُسکو اور ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اُسکو حرام کیا اللہ نے علی پر
یہ کہ نکاح کرین فاطمہؓ پر اور ایذا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قول اپنے کے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہین لائق ہے تم کو یہ کہ ایذا دو رسول خدا
کو نقل کین یہ دونون روایتین حافظ ابو القاسم دمشقی نے اور جامع مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہؓ مجھسے ہے روک دیتی ہے دل میرا وہ چیز کہ روک دیتی ہے فاطمہ کے
دل کو اور کشادہ دل کر دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کر دیتی ہے فاطمہؓ کو اور سب منقطع ہو جاوینگے روز قیامت کے سوا نسب میرے کے اور سبب میرے کے اور سسرال میری کے
صواعق مین روایت ہے ابی ایوب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم
وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کالبرق یعنی اے اہل محشر جھکالو تم سر اپنے اور بند کرلو آنکھین اپنی یہان تک کہ
گذر جاوے فاطمہؓ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذرینگی ساتھ ستر ہزار لونڈیون حور عین کے مانند گذرنے بجلی کے اور ثوبان سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ
سفر کا کرتے تو سب سے آخر کو فاطمہؓ سے ملتے تھے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہؓ کے پاس آتے **وعن** زید بن ارقم قال قام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم
قال اما بعد الا ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما
کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ
ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ
کان علی الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ رواہ مسلم اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہون نے کہ کھڑے ہوئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرماتے ایک پانی پر یعنی ایک موضع مین کہ جسمین پانی تھا نام رکھا جاتا تھا اُس پانی کا یا اُس مکان کا خم ف
غ خم ساتھ پیش خ اور تشدید میم کے ایک موضع ہے جحفہ مین ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ف غ اور یہ گذرگاہ ہے تھا وقت رجوع کرتے آنحضرت کے مکہ سے اور

متوجہ ہونے انکے کے طرف مدینہ کے سال حجۃ الوداع مین انتہی اور شیخ نے لکھا ہی کہ غدیر خم کا ورپیچ باب مناقب علی مرتضی کے مذکور ہوا عبارت اسکی یہ ہے ہی غدیر حوض پانی کا اور خم نام اُس موضع کا ہی اور اس پانی کو خم غدیر کہتے ہین اور یہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کے ہی جحفہ مین کہ نام موضع مشہور کا ہی ترجمہ پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر اور نصیحت کی لوگون کو یعنی ساتھ اُس چیز کے کہ نفع دے اُنکو اور یاد دلایا اُنکو ثواب و عذاب خدا تعالی کا اور سنبھلایا انکو غفلت سے پھر فرمایا آنحضرت نے اسپر بعد حمد و ثنا کے آگاہ ہو اے لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہارے لیکن قریب ہی زمانہ یہ ہی کہ کہ وحی بھیجی جاتی ہی میرے طرف قریب ہی کہ آوے میرے پاس بھیجا ہوا پروردگار میرے کا ف ع یعنی جبرئیل اور انکے ساتھ عزرائیل ہون یا مراد بھیجے ہوئے سے ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ جان لینے کو آوے ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب تھی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہ واقعہ آخر ذیحجہ مین تھا بعد پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چھوڑنے والا ہون درمیان تمہارے دو چیزین بھاری ف ع ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول اللہ ہین جیسے کہ آگے بیان فرمایا ہی ثقل ساتھ زیر ث کے گرانی اور بوجھ اور ساتھ دو زبر کے اسباب سفر کا اور حشم اسکا اور ہر چیز نفیس اسی طرح ہی قاموس مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نے کہا ثقلین یعنی دو امر عظیم کے ہی کتاب اللہ اور اہل بیت کو امر عظیم کہا بسبب بڑی قدر انکی کے یا اس سبب سے کہ عمل کرنا انپر بھاری ہی اور انکے تابعین پر کہ ہر کوئی بوجھ اُسکا نہین اٹھا سکتا اور جن و انس کو بھی ثقلین کہتے ہین کہ بوجھ زمین کے ہین جیسے کہ جانور پر بوجھ لادتے ہین اور ساتھ زمین کے ہین انکے سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا انکو باعتبار نفاست کے انکی کے بہ نسبت اور حیوانات کے اور مشابہت دئے گئے ساتھ انکے اور کتاب اللہ اور اہل بیت اس بات مین کہ دین درست ہوتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکے جیسے کہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کے بعد ازان بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہونچاتا ہی اور اسمین نور ہی ف ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اس سے راہ روشن ہوتی ہی اور آسانی سے منزل مقصود کو پہونچاتا ہی یا نور قلب ہی واسطے استقامت کے یا سبب ظاہر ہونے نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کے نامون مین سے ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اس سے اور یاد کرو اسکو اور علم حاصل کرو اسکا اور چنگل مارو ساتھ اسکے ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کے یا عمل کے اور ہمہ کتاب اللہ سے عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانے حق سبحانہ تعالی کے وما آتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچھ دیوے تم کو رسول پس لو اسکو اور جس چیز سے منع کرے تم کو پس باز رہو اس سے اور فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہو اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تم کو اللہ اور ایک روایت مین یہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ یعنی پس چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور پکڑو اسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نے صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اسکی کے اور رعایت کرنے الفاظ و معانی اسکی کے اور عمل کرنے کے ساتھ اُس چیز کے کہ اسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت لانے والی چیزین کہ جو کوئی پکڑیگا اسکو اور چنگل ماریگا ساتھ اُسکے اُسکو درجے حاصل ہونگے پھر ممکن ہی کہ آنحضرت نے ڈرایا ہو ساتھ عذابون کے بھی واسطے اسکے کہ ترک کرنے والا اتباع آیتون کی اور ممکن یہ بھی ہی کہ آپنے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطے اشارت کرنے کے طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کے اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور امت انکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بھاری اور نفیس اہل بیت میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تم کو خدا کے تئین اور ڈراتا ہون مین اُسکے عذاب سے اوپر قصور کرنے تمہارے کے بیچ حق اہل بیت میرے کے ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطے مبالغہ کے اور تاکید کی اور بعید نہین ہی یہ کہ ہو مراد ایک سے آل انکی اور دوسرے سے بیبیان انکی اسلیئے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونون پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہا ثلاث مرات یعنی فرمایا اسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی یہ بھی ہی دوہا کتاب اللہ کے یون آیا ہی کہ کتاب خدا کی رسی ہی ف ع حبل لغت مین رسی کو کہتے ہین اور

یعنی عہد اور امان اور رسی چیز کی ہے کہ پہونچاوے بندہ کو اسکے رب کی طرف اور وسیلہ ہو اسکے قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اسکا ہے اور وسیلہ ہے اسکے قرب کا کہ جو کوئی ساتھ اسکے چنگل مارے عذاب خدا سے نڈر رہے اور پہونچے جناب قدس حق مین اور ترقی کرے مدارج قدس پر بہت جو کوئی پیروی کرے کتاب خدا کی فـ ع یعنی ایمان لاوے اسپر اور یاد کرے اسکو اور علم حاصل کرے اسکا اور عمل کرے اسپر اور اخلاص پیدا کرے تو ہووے وہ راستی پر اور جو کوئی چھوڑ دے اسکو یعنی کسی جہت کو جہات متعددہ سے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی مسلم نے فـ ع تشبیہ قرآن مانند رسی کے دو وجہین ہین ایک وجہ کہ وسیلہ ہے ترقی کا ایک وجہ کہ سبب ہے تنزل کا مانند نیل کے کہ پانی تھا محبوبین کے لیے اور خون تھا محجوبین کے لیے یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے القرآن حجة لک او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیرے نفع کے لیے یا تیرے ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالی نے ننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اتارتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا ہے اور رحمت ہے مومنون کے لیے اور نہین زیادہ کرتا ہے ظالمون کو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ به و رفعنا بسببه یا رب العالمین **وعن** ابن عمر انه کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواه البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ تھے جب سلام کرتے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب پر کہتے سلام تجھ پر اے بیٹے صاحب دو بازوؤن کے نقل کی یہ بخاری نے فـ ع ح ذوالجناحین لقب جعفر طیار کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم نے انکو بعد شہید ہونے کے غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کے شہرون مین سے ہے مدینہ مین دیکھا کہ دو بازو رکھتا ہے اور ملائکہ کے ساتھ اڑ رہا ہے حیران ہوئے کہ یہ کیا حال ہے بعد اسکے خبر آئی کہ وہ شہید ہوئے اور اس روز سے انکو جعفر طیار کہتے تھے اور ذوالجناحین لقب رکھا گیا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھا مین نے جعفر کو بہشت مین کہ اڑ رہا ہے ساتھ ملائکہ کے انتہی اور اسلام لائے جعفر بعد اکتیس آدمیون کے اور دس برس بڑے تھے اپنے بھائی علی بن ابی طالب سے اور آنحضرت سے خلق اور خلق مین بہت مشابہ تھے اور روایت کین حدیثین ان سے انکے بیٹے نے کہ وہ عبد اللہ ہین اور بہت سے صحابہ نے اور وہ شہید ہوئے روز موتہ کے سنہ آٹھ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور انکے بدن پر نوے زخم لگے تھے نیزے اور تلوار کے **وعن** البراء قال رایت النبی صلی اللہ علیه وسلم والحسن بن علی علی عاتقه یقول اللهم انی احبه فاحبه متفق علیه اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم کو اس حال مین کہ حسن بن علی انکے کندھے پر تھے درحالیکہ کہتے تھے آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکھتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکھ تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فـ ع اور شک نہین ہے ان انہون نے دوست رکھا انکو پس واجب ہے تخلق ساتھ اخلاق خدا کے اور تعلق ساتھ شمایل رسول اللہ کے صلی اللہ علیه وسلم وعلی آله فی جمیع احیانه واحواله کہا مولف نے کہ کنیت انکی ابو محمد تھی نواسے رسول صلی اللہ علیه وسلم کے اور ریحان یعنی پھول انکے اور سردار جوانون اہل جنت کے پیدا ہوئے پندرہوین رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہ صحیح تر روایتون کی ہے کہ نقل کی گئین انکی ولادت مین اور وفات پائی انہون نے سنہ پچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ انچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ اکیاون مین اور بعضون نے کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین روایت کین حدیثین ان سے انکے بیٹے حسن بن حسن نے اور ابوہریرہ نے اور بہت سی جماعت نے اور جب قتل کیے گئے باپ انکے علی بن ابی طالب کوفہ مین بیعت کی انسے موت پر چالیس ہزار آدمیون نے زیادہ سے اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کے جمادی الاولی کی پندرہوین بیچ سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی کنیت ابو عبد اللہ ہے پیدا ہوئے پانچوین شعبان مین بیچ چار ہجری کے اور حضرت فاطمہ کو حمل ہوا انکا حضرت حسن کے جننے کے پچاس شب بعد اور قتل کیے گئے روز جمعہ کے عاشورے کے دن سنہ اکسٹھ مین بیچ کربلا کے کہ زمین عراق سے ہے اور قتل کیا انکو سنان بن انس نخعی نے اور بعضون نے کہا قتل کیا انکو شمر ذی الجوشن نے اور خولی لیکر آیا انکی نعش و اہل بیت کو عبد اللہ بن زیاد کے پاس اور کہا بعضون نے کہ قتل کی گئی ساتھ حسین کے انکی اولاد اور بھائیون اور اہل بیت انکے تئیس مرد اور عمر حسین کی روز قتل انکے کے اٹھاون برس کی تھی **وعن** ابی هریرة قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی طائفة من النهار حتی

اَتیٰ خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا باہر نکلا میں ہمراہ آنحضرتؐ کے بیچ ایک ٹکڑے کے دن کے یہاں تک کہ آئے آنحضرت فاطمہؓ کے گھر میں پس فرمایا کہ یہاں لکع کا ہے کرر فرمایا یہ مراد رکھتے تھے آنحضرت لڑکے سے امام حسن کو اور ڈھونڈتے تھے انکو ف ح لفظ لکع ساتھ پیش لام اور زبر کاف مخفف کے کہتے ہیں معنوں کے آتا ہے ایک ان معنوں میں سے بمعنی صغیر کے بھی ہے اور یہاں یہی مراد ہے ترجمہ پس نہ درنگ کی آنحضرتؐ نے یہاں تک کہ آئے حسن دوڑتے ہوئے جیسے کہ عادت لڑکوں کی ہے یہاں تک کہ گلے سے لگ گئے ہر ایک ان دونوں میں سے صاحب اپنے سے یعنی آنحضرت امام حسن کے گلے سے لگے اور وہ آنحضرت کے گلے سے پس فرمایا آنحضرت نے خداوند تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اسکو پس دوست رکھ تو بھی اسکو اور دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یا اللہ کر تو ہم کو محب انکا اور نہ کر ہم کو مبغض انکا کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے مہربانی کرنی چھوٹوں پر کہ گلے سے لگائے انکو اور پیار کرے از راہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہے تواضع کرنی لڑکوں وغیرہ سے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابوبکرہ سے کہ کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علیؓ آنحضرت کے پہلو میں تھے یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف اور حال یہ تھا کہ آنحضرت متوجہ ہوتے تھے لوگوں پر ایک بار اور حسن بن علیؓ پر دوسری بار یعنی کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے تھے واسطے وعظ و نصیحت کے اور کبھی حسن کی طرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتے تھے آنحضرت تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی میں اور بعضوں نے کہا سید وہ کہ غالب نہ آوے اوپر غضب اسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنوں پر آتا ہے مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم اور حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور امید ہے کہ خدا صلح کرا دے بسبب اسکے درمیان دو جماعتوں بڑی کے مسلمانوں سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح ع یہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفرق مسلمانوں کے سے دو فرقوں پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتھ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کے ساتھ اور امام حسن اس وقت احق تھے ساتھ خلافت کے اسلئے کہ چھ مہینے باقی رہے تھے تیس برس میں سے کہ آنحضرت نے خبر دی تھی ساتھ قول اپنے کے الخلافة بعدی ثلثون سنة پس باعث ہوا امام حسن کو ورع انکا اور شفقت انکی اوپر امت جد انکی کے اوپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اس جہان میں کی اور نہیں تھا یہ امر بسبب قلت اور ذلت کے اسلئے کہ بیعت کی تھی انسے موت پر چالیس ہزار آدمیوں نے اور آیا ہے کہ کہا امام حسن نے واللہ نہیں چاہتا میں کہ ایک قطرہ خون کا امت محمد سے گرایا جاوے اور مشہور ہوا ہے بعضے انکے ہوا خواہوں پر یہاں تک کہ باعث ہوئی انکو حمایت اوپر کہ کہا وقت داخل ہونے کے ان پاس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نے العار خیر من النار اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر کہ دونوں فرقے ملت اسلام پر تھے باوجود اسکے کہ ایک فرقہ مصیب تھا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کے لیے صلح امام حسنؓ کی دلیل ہے اوپر حقیقت امارت معاویہ کے اور اختیار کیا ہے سلف نے ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلے کے یعنی مشاجرات صحابہ میں اور کہا کہ ان خونوں سے اللہ تعالی نے پاک رکھا ہمارے ہاتھوں کو پس نہ ملوث کریں ہم ساتھ اسکے اپنی زبانوں کو اور خصوصیت امام حسن کی تیسری فصل میں کفایت کرتا ہے فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور ابی بکرہ سے روایت ہے کہ کہا رسول خدا صلعم نماز پڑھاتے تھے ہم کو اور حسن آتے اس حال میں کہ چھوٹے سے تھے اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو یہ آنحضرت کی گردن اور پیٹھ پر چڑھ بیٹھتے پس اٹھاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہاں تک کہ اتار دیتے انکو پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکھتے ہیں ہم آپ کو کہ کرتے ہیں آپ اس لڑکے کے لئے ایسی چیز کہ نہیں دیکھا ہم نے آپکو کہ کرتے ہوں اسکو کسی کے لئے فرمایا کہ یہ پھول میرا ہے دنیا سے بلا شبہ یہ

بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ صلح کرا دیگا بسبب اسکے درمیان دو فرقوں کے مسلمانوں سے اور معاویہ سے روایت ہے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
چوستے تھے زبان حسن کی یا ہونٹھ انکے کو بلا شبہ ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ اس زبان کو یا ہونٹھ کو کہ چوسا ہو انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت
کیا اسکو احمد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَۃُ
اَحْسِبُہٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَھْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن نعم سے کہا سنا
مین نے عبد اللہ بن عمر سے اس حال مین کہ سوال کیا تھا انسے ایک شخص نے یعنی اہل عراق مین سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے عبد الرحمن سے
گمان کرتا ہون مین سائل کو کہ پوچھا انسے حکم محرم سے کہ مارتا ہے مکھی کو ف ع ح یعنی اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہے یا نہین اور بدلہ اسکا کیا ہے اور کیا لازم
آتا ہے اسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہین لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچھتے ہین مجھسے مکھی کے مارنے سے اور انکے بلانے سے یعنی وہ
ظاہر کرتے ہین کمال غایت تقوی کی حال انکا قتل کیا انہون نے رسول خدا کے بیٹے کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین کہ یہ دونون
یعنے حسنین دو پھول میرے ہین دنیا سے یا اللہ کے رزق سے ہین کہ دیا مجھکو دنیا مین نقل کی یہ بخاری نے ف ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کے
آتا ہے اور فرزند کو بھی ریحان ساتھ اسی معنی کے کہتے ہین اور ریحان بمعنی گھاس خوشبودار کے بھی آتا ہے اور ساتھ ان معنون کے بھی از راہ تشبیہ کے اطلاق
فرزند پر کر سکتے ہین اور جائز ہے کہ مراد ریحان سے مشموم یعنی سونگھنے کی چیز مانند پھول وغیرہ کے ہووے انکو ریحان اسلیئے کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتے ہین اور
بوسے لیتے ہین انکے اور ریحانی اور ریحانی ساتھ زیر نون اور جزم ی کے بھی روایت ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ
اَحَدٌ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا
کَانَ اَشْبَہَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہین تھا کوئی بہت
مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی رض سے اور کہا انس نے بیچ حسین رض کے بھی کہ تھے وہ مشابہ ترین لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی
یہ بخاری نے ف دوسری فصل مین بیچ حدیث علی رض کے تفصیل اسکی آتی ہے کہ حسن رض مشابہ ترین ساتھ آنحضرت کے سینہ سے سر تک اور حسین نیچے کے بدن مین وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِہٖ فَقَالَ اللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ملایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنے کے اور کہا یا الہی سکھلا اسکو حکمت اور ایک روایت مین ہے کہ سکھلا اسکو
کتاب اللہ نقل کی یہ بخاری نے ف ع سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اسکے کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہے اور حکمت سے مراد خوب علم و
عمل ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا یعنی دیتا ہے اللہ حکمت جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی دیا جاتا ہے حکمت
پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضونے کہا حکمت سے مراد ہے جاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اس چیز پر کہ سزاوار
ہے اور بعضونے کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری اور بعضونے کہا مراد حکمت سے سنت ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ اور پیدا
ہوئے ابن عباس رض تین برس پہلے ہجرت کے اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کے تھے اور بعضونے کہا پندرہ برس کے اور بعضونے کہا دس برس کے
اور تھے وہ بہترین اس امت کے اور بڑے عالم اس امت کے دعا کی انکے لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت و فقہ و علم تاویل کے ملنے کی اور دیکھا انہون نے
جبرئیل کو دوبارہ اور نابینا ہوئے وہ آخیر عمر مین اور مرے طائف مین سنہ ۶۸ اڑسٹھ مین بیچ ایام ابن زبیر کے اس حال مین کہ عمر انکی اکہتر برس کی تھی روایت کین انسے
حدیثین خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ

قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پاخانہ مین پس
رکھا مین نے واسطے آنحضرت کے پانی وضو کا ف ع یہ اُس رات کا احوال ہی کہ ابن عباس بیچ گھر میمونہ خالہ اپنی کے کہ ازواج مطہرات سے تھین رات کو رہے تھے اور
آنحضرت تہجد کے لیئے اٹھے اور ابن عباس جاگے ہوئے تھے جیسے کہ باب قیام اللیل مین گذرا پس جب آنحضرت پاخانہ سے نکلے فرمایا کس نے رکھا ہی یہ پانی پس
خبر دی گئی یعنی گھر کے لوگون نے کہا کہ ابن عباس نے رکھا ہی پس دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا سمجھ دے ابن عباس کو دین مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی
کر اسکو عالم بمعرفۃ الدین مین کہ اصول و فروع اسکے جانے اور نہین ہی مراد اس سے فقہ متعارف کہ مخصوص ہی ساتھ فروع معاملات اور خصومات کے کہا نووی نے کہ
اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کے لیئے اور مستحب ہونا دعا کا اسکے لیئے کہ کرے خیر اور قبول کی اللہ تعالے نے دعا آنحضرت کی ابن عباس کے
حق مین کہ بڑے فقیہ ہوئے اور حقیقت مین یہ علم و فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سے حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیئے مصرعہ
کہ مردمان زخدمت بجای رسند وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا
فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتے ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت لیتے تھے انکو اور امام حسن کو
پھر کہتے خداوندا دوست رکھ تو ان دونون کو اسلیئے کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو ف ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کے
تھے اور اسامہ بیٹے انکے تھے اور انکی مان کا نام برکہ تھا اور وہ خادمہ خاص تھین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تھین حضرت کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب
کی اور آنحضرت بعد دوست رکھنے زید کے انکے بیٹے اسامہ کو دوست رکھتے تھے کہ امام حسن کے ساتھ ایک جا جمع کرتے اور شریک انکا کرتے اور ایسا کچھ فرماتے
اور تھے اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکے سیاہ رنگ جیسے کہ خانہ زاد ہوتے ہین بیت آنکہ کرترا بہر سن کین تعارست ٭ ایام آز آفتاب مشہور ترست ٭ اور
جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تھے اور اُترے وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان رض کے اور بعضون نے کہا ہے جرف
مین کہا ابن عبدالبر نے کہ یہ نزدیک میرے صحیح ہی اور حضرت نے جو ان دونون صاحبون کے حق مین کچھ فرمایا اسمین بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی ہی
اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اسامہ بن زید نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتے مجھکو اور بٹھاتے مجھکو اپنی ران یعنی داہنی پر یا بائین پر اور بٹھاتے
حسن کو اپنی دوسری ران پر پھر ملا دیتے دونون کو یعنی مجھکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانون کو پھر فرماتے خداوندا مہربانی کر ان دونون پر اسواسطے کہ مین مہربانی کرتا ہون ان
دونون پر نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ
بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ
فِي اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ
لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِي اٰخِرِهٖ
اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ اور روایت کی عبداللہ ابن عمر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور امیر کیا اُس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضے لوگون نے یعنی منافقون نے یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تم طعن کرتے
ہو انکی امارت مین پس تحقیق تھے کہ تم طعن کرتے تھے تم بیچ امارت باپ اسکے کے پہلے اس سے ف ع یہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کیطرف بیچ غزوہ موتہ کے
کہ اُس غزوہ مین زید کو آنحضرت نے امیر کیا تھا باوجود اسکے کہ اسمین اچھے اچھے صحابی تھے اور نسائی مین عائشہ رض سے آیا ہی کہ نہ بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

زید بن حارثہ کو کسی لشکر میں مگر کہ امیر کیا انکو اسپر۔ تو قسم خدا کی تحقیق تھا باپ اسکا لائق امارت کے ف یعنی بسبب بزرگی اسکی کے اور سبقت اسکی کے اسلام میں اور بسبب قرب اسکے کے مجھ سے اور ان دونوں کی امارت میں طعن اس لیئے کرتے تھے بعضے لوگ یہ موالی سے تھے اور عرب مناسب نہیں جانتے تھے امیر کرنا موالی کا اور عار بہت کرتے تھے انکی اتباع سے پس جبکہ لایا اللہ اسلام کو اور بلند کی قدر انکی نہیں تھی قدر انکی انکے نزدیک بسبب سبقت اسلام کے اور ہجرت کے اور علم کے اور تقوی کے اور پہچاننا حق انکا دینداروں نے تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تھے اور دوست رکھتے تھے ریاست کو اعراب میں سے اور قبائل کے سرداروں میں سے انکے دلوں میں اس سے خلجان ہی رہتا تھا خصوصاً منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتے تھے اور نہایت انکار کرتے انپر اور آنحضرتؐ نے زید کو کتنے ہی لشکروں پر امیر کرکے بھیجا اور بڑا لشکر ان میں سے موتہ کا تھا اور اس لشکر میں انکے نشان کے نیچے اچھے اچھے صحابی تھے چنانچہ جعفر بن ابی طالب بھی تھے انمیں پھر بھیجتے تھے آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا انکو اپنے مرض الموت میں ایک لشکر پر کہ انمیں ایک جماعت تھی بڑے بڑے صحابہ اور فضلا صحابہ کی تھی ترجمہ اور تحقیق تھا یعنی باپ اسکا یعنی اسامہ کا زید ہی محبوب ترین لوگوں سے طرف میرے اور تحقیق یہ یعنی اسامہ بھی جملہ محبوب ترین لوگوں سے ہے نزدیک میرے پیچھے باپ اپنے کے ف جب زید غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تو آنحضرتؐ نے اسامہ کو امیر کیا تو جاویں اور اس قوم سے بدلہ اپنے باپ کا لیویں اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ انمیں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے ہمراہ اسامہ کے مقرر کیا پس کہتے ہیں ایک لوگوں نے اسمیں کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتے ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اثنا اس حال میں بیمار ہوئے کہ درد سر شروع ہوا جب لوگوں کی یہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندھی اور برآمد ہوئے اور منبر پر گئے اور خطبہ پڑھا اور کہا یا ایہا الناس اخیر حدیث تک ف مائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہ امر تمام نہ ہوا اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر جائز ہونے امارت موالی کے اور حاکم ہونے چھوٹوں کے بڑوں پر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے مانند اسکے ہے اور آخر حدیث میں یہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا وصیت کرتا ہوں میں تمکو ساتھ اسکے کہ نیکی کرو ساتھ اسکے پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سے ہے ف کہا مولف نے کہ زید بیٹے حارثہ کے ہیں اور انکی ماں کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کی کہ قبیلہ معن میں سے تھے نکلی تھی انکو لیکر ماں انکی اپنی قوم کی ملاقات کے لیے پس آنحضرتؐ کے لوگ جو ادھر گذرے ایام جاہلیت میں تو زید کو اٹھا لائے اور وہ انہی دنوں میں لڑکے تھے آٹھ برس کے پس انکو بازار عکاظ میں لاکر بیچا پس خرید انکو حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیے چار سو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کیا انہوں نے زید کو حضرت کے تئیں پس آنحضرتؐ نے قبض کیا انکو پھر انکی خبر انکے اہل کو پہنچی پس آیا باپ انکا حارثہ اور چچا انکا کعب انکے چھڑانے کے لیے کچھ دیکر پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہاں رہو میرے پاس اور چاہو اپنے اہل میں ملے جاؤ پس زید نے آنحضرت ہی کے پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکھا تھا سلوک و احسان آنحضرت کا نسبت اپنے پس اسوقت نکلے آنحضرت ساتھ زید کے طرف حجر کے اور کہا اے لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور میں وارث ہونگا اسکا پس مشہور ہوئے وہ زید بن محمد یہاں تک کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی آیت ادعوہم لاباءہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو انکو ساتھ نام باپوں انکے کے یہ بہت انصاف ہے نزدیک اللہ کے پس کہنے لگے انکو زید بن حارثہ اور اول مردوں میں اسلام لائے ہیں بموجب ایک قول کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تھے زید سے دس برس اور بعضوں نے کہا بیس برس اور نکاح کر دیا انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے پس پیدا ہوئے اس سے اسامہ پھر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھیں پھر طلاق دیدی زید نے زینب کو بسبب ناموافقی کے پھر نکاح کر لیا انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ تعالے نے قرآن شریف میں کسی صحابی کا نام نہیں لیا ہے سوا زید کے اس آیہ میں فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کیں حدیثیں انسے انکے بیٹے اسامہ نے اور صحابہ نے بھی اور قتل کیے گئے وہ غزوہ موتہ میں اس حال میں کہ امیر لشکر کے تھے جمادی الاول کے مہینے میں سنہ آٹھ میں اور عمر انکی پچپن برس کی تھی **وعنہ** قال ان زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ

إلا زيد بن محمد حتى نزل القرآن ادعوهم لآبائهم متفق عليه وذكر حديث البراء قال لعلي أنت مني في باب بلوغ
الصغير وحضانته اور یہ بھی عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہا انہون نے کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کے نہ تھے ہم پکارتے اسکو مگر زید بن محمد
ف ح ع یعنی انکو آنحضرت کا بیٹا کہتے تھے اسلیے کہ آنحضرت نے انکو منہ بولا بیٹا کر لیا تھا اور عرب منہ بولے بیٹے کو بیٹا کہتے تھے اور میراث دیتے تھے
اسوقت مین اور لانا اس حدیث کا بیچ باب بیچ واسطے آگاہ کرنے اس بات کے ہے کہ یہ ولی آدمی کا اسکے اہل بیت سے ہے ترجمہ یہان تک کہ اترا قرآن یعنی آیت اسکی ادعوهم
لآبائهم نقل کی یہ بخاری نے ف ساری آیت یون ہے وما جعل ادعياءكم ابناءكم ذلكم قولكم بافواهكم والله يقول
الحق وهو يهدي السبيل ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا آباءهم فاخوانكم في الدين ومواليكم یعنی نہین کیا منہ
بولے بیٹون تمہارے کو بیٹے تمہارے یہ باتین تمہارے منہون کی ہین اور اللہ فرماتا ہے حق بات اور وہ دکھاتا ہے راہ حق پکارو انکو انکے باپون کے نامون کے ساتھ یہ بہت
عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر نجانو تم انکے باپون کو پس بھائی ہین تمہارے دین مین اور دوست تمہارے یعنی انکے باپون کے نام نہ معلوم ہون تو اے
بھائی یا اے دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیت کے اترنے کے پہلے زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت اتری تو اس کہنے سے منع کیے گیے اور حکم ہوا کہ
اگر انکے باپون کے نام جانتے ہو تو کہا کرو انہین فلانے کے بیٹے اور انکے باپون کے نام نہ معلوم ہون تو اے بھائی یا اے دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کی جسکا سرا یہ ہے انت منی بیچ باب بلوغ صغیر و حضانتہ اسکے کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن جابر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجته يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب فسمعته
يقول يا ايها الناس اني تركت فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي رواه الترمذي روایت ہے جابر سے
کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کے اس حال مین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تھے کہ نام اسکا
قصوا تھا خطبہ پڑھتے تھے ف ح قصوا اس اونٹنی کو کہتے ہین کہ کونہ اسکے کان کا کٹا ہوا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تھی بلکہ خلقی ایسی تھی اور احتمال
ہے کہ قصوے ہو بسبب دور رہنے کے کہ نہایت دوڑنی تھی اور دور پہنچتی تھی ترجمہ پس سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو اے لوگو تحقیق مین چھوڑے ہی
ہے درمیان تمہارے دو چیز کہ اگر پکڑے رہو گے تم انکو اور عمل کرو گے تم اسپر ہرگز نہ گمراہ ہو گے تم بعد اسکے یعنی بعد پکڑنے اسکے کے چھوڑا ہے مین نے
تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنی کو یعنی اہلبیت اپنے کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتے ہین تعبیر کیا اسکو
ساتھ قول اپنے کے اہل بیتی بسبب اشارہ کرنے کے ساتھ اسکے یہ ہے عترت سے خصوص قوم اور اقربا سے ہے کہ اولاد جد قریب کی ہون یعنی اولاد اور ذریت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ ہے تمسک ساتھ کتاب کے عمل کرنا ہے اس چیز پر کہ اسمین ہے یعنی اسکے حکمون کو بجا لانا اور جن چیزون سے
منع فرمایا ہے اسمین انسے باز رہے اور معنی تمسک کے ساتھ عترت کے محبت انکی ہے اور اختیار کرنا طریقہ و سیرت انکی کا وعن زيد بن ارقم
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي احدهما
اعظم من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض وعترتي اهل بيتي ولن يتفرقا حتى
يردا علي الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما رواه الترمذي اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین چھوڑنے والا ہون
تم مین چیز کہ اگر پکڑے رہو گے تم اسکو ہرگز گمراہ نہین ہو گے پیچھے میرے یعنی بعد وفات میری کے ایک انمین سے کہ وہ کتاب اللہ ہے بڑی ہے دوسری سے کہ وہ عترت
ہے جیسے کہ بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے چھوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کے ہے دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے اور لٹکائی گئی ہے تو اسکو
پکڑیں اور آسمان پس پر چڑھیں اور عہد و امان اسکا ہے نہ ورنہ لیے اور چھوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میرے ہین ف ع اس طرح فرماتے ہین یا

اشارہ ہے اسپر کہ بعد میرے رعایت اُنکے حقوق کی خوب طرح کرنا یہ کہنا ایسا ہی جیسے باپ شفیق کہتا ہی اپنی اولاد کے حق مین کہ مین تم مین اپنی اولاد چھوڑے جاتا ہوں یعنی خوب رعایت اُنکے حقوق کی کرنا رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہان تک کہ آوینگے میرے پاس حوض کوثر پر **ف** ع یعنی موقف مین یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونے کے یہان تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آوینگے اور جسنے رعایت اُنکے حقوق کی کی ہی اُسکے شکر ادا کرینگے پس اُسوقت آنحضرت مکافات کرینگے اُس سے یعنی اُسکے بہترین سلوک اور احسان کرینگے اور اللہ تعالی جزا اُسکا کامل عطا فرماویگا اور جسنے ضایع کیا اُنکے حقوق کو اور کفران نعمت کی اُسکے ساتھ معاملہ برعکس اُسکے ہوگا اور اس تاویل پر اچھا موقع ہوا حضرت کے قول کا ترجمہ فانظروا الخ پس نظر کرو **ف** ع ح یعنی تاویل فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میری کتاب و عترت مین آیا خلف صدق ہوتے ہو یا بد حاصل یہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرنے ہو اور تمسک کرتے ہو ساتھ اُنکے بعد میرے اچھا یا برا ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہ بھی روایت ہی زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کے یعنی اُنکے حق مین فرمایا کہ مین لڑنے والا ہون اُس شخص سے کہ لڑے اُنسے اور صلح کرنے والا ہون اُس شخص سے کہ صلح کرے اُنسے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی اسکے یہ ہین کہ جسنے دوست رکھا اُنکو دوست رکھا مجھکو اور جسنے مبغوض رکھا اُنکو مبغوض رکھا مجھکو اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان دونون کے باپ کو اور ان دونون کی ماں کو ہوگا ساتھ میرے بیچ درجہ میرے کے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ ہوگا ساتھ میرے جنت مین **وَعَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ** قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَاَلْتُ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پھوپھی اپنی کے حضرت عائشہ رض کے پاس پس پوچھا مینے کونسا لوگون مین بہت پیارا ہی طرف رسول خدا ہی کہ کہا عائشہ نے کہ فاطمہ بہت پیاری تھین نزدیک آنحضرت کے پس پوچھا گیا عائشہ سے کہ مردون مین سے کون بہت پیارا تھا یعنی یہ جواب تمہارا عورتون مین سے پس مردون مین سے بہت پیارا انکا کون تھا کہا عائشہ نے خاوند انکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح یعنی علی مرتضی رض ہین یہان انصاف عائشہ صدیقہ رض کا اور صدق انکا دیکھا چاہیئے کہ کیا کہا باوجود یکہ جگہ اُسکی تھی کہ کہتی مین اور باپ میرے بہت پیارے تھے اور بعید نہین ہی کہ اگر حضرت فاطمہ رض اُسے پوچھتی تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اُنکے بہت پیارے تھے برخلاف زعم متعصبون کے اور کجروون کے کہ اُنکو آپسمین مخالف و معاند خیال کرتے ہین حاشا ثم حاشا پھر جاننا چاہیئے کہ یہ دلالت تام نہین ہی زیادہ ہونے محبت کے سے تحقیق فضیلت کا اسلیئے کہ محبت اولاد کی اور بعضے اقارب کا امر جبلی ہی کہ وجود یقینا جاتا اسباب کے غیر اولاد افضل ہوتے ہین محبت اولاد سے زیادہ رکھا کرتا ہی آدمی لیکن یہ نسبت جنبیون کے فضیلت موجب یا دلیل محبت کے ہوتی ہی پس اس سے رفع ہوجاتا ہی اشکال و اللہ اعلم بالاحوال **وَعَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَھُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْہٍ مُّبْشَرَۃٍ وَّاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتَّی احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلِ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ بیچ غضب کے لائے گئے تھے یعنی کسی نے اُنکو غصہ دلایا تھا اور کچھ ایسا کام کیا تھا یا کچھ کہا تھا کہ موجب عباس کے غضب کا ہوا اور مین تھا پاس آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کس چیز نے غضب مین ڈالا تجھکو کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا حال ہی واسطے ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کے اور واسطے قریش کے

یعنی بغیر انکے کہ جس وقت ملتے ہیں وہ آپس میں تو ملتے ہیں ساتھ چہروں تر و تازہ اور خوش کے اور جس وقت کہ ملتے ہیں ہم سے ملتے ہیں ساتھ غیر اس صفت و حالت
کے یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کے پس غصہ ہوئے آنحضرت یعنی اظہار اس حال سے یا اس صفت بد سے یہاں تک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت
کا یعنی کثرت غصہ سے پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں داخل ہوگا کسی شخص کے دل میں ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہے
اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اسکا ہے بوجہ تاکید تر کے ترجمہ یہاں تک دوست رکھے تمکو یعنی اہل بیت کو واسطے
محبت خدا اور رضا اسکی کے اور محبت رسول اسکے کے ف ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم میں سے ہوا اور اللہ جنہیں سے رسول کرنا مناسب جانتا ہے
انہیں میں سے کرتا ہے اور ابوجہل انکی نفی کرتا تھا کہ کہتا تھا جبکہ لیا بنو ہاشم نے نیزہ اور خدمت سبیل پلانے کی اور نبوت اور رسالت پس کیا باقی رہا
باقی قریش کے لیے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو اے لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو یعنی خصوصاً آپ کو یا کہ ایذا دی مجھکو اسلیئے کہ نہیں ہے چچا
مرد کا مانند باپ اسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح میں مطلب سے ہے یعنی بجاے عبد المطلب بن ربیعہ کے مطلب بن ربیعہ کہا
اور صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور
روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجھ سے ہے یعنی میرے اقربا سے یا میرے اہل بیت سے
اور میں اس سے ہوں نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع لکھا ہے علمائے کہ آنحضرت اصل ہیں باعتبار شرف اور فضل نبوت کے اور عباس اصل ہیں سبب نسب اور
چچا ہونے کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ عبارت کنایہ ہے اتحاد اور محبت اور اخلاص سے جیسے کہ امیر المومنین علی رض کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب انکے سے یہ ہے کہ جب کہا گیا انسے انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے
ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا ہو اکبر انا اسن یعنی آنحضرت بڑے ہیں باعتبار مرتبہ کے اور میں مسن ہوں یعنی باعتبار عمر کے بڑا ہوں کہا مولف نے
اور ماں انکی ایک عورت تھی قبیلہ نمر بن قاسط سے اور وہ اول عربیہ ہے کہ غلاف چڑھایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بہ طرح کے کپڑوں کا اور یہ اس سبب سے
تھا کہ عباس جاتے رہے تھے لڑکپنے میں پس منت مانی تھی انکی ماں نے کہ اگر وہ مل جاوینگے تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤنگی پس جب وہ پاگئی تو انکی ماں نے
غلاف چڑھایا اور عباس رئیس تھے جاہلیت میں اور منسوب تھی انکی طرف عمارت اور سقایہ مراد عمارت سے یہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتے تھے اسکے بنانے اور آباد
کرنے اور بھلائی کرنے اور ترک کرنے سیئات کے اور کلام بیہودہ کرنے کے اسمیں اور مراد سقایہ سے یہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتے تھے اور کہا مجاہد نے کہ آزاد کیے
عباس نے نزدیک مرنے اپنے کے ستر بردے اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کے اور مرے روز جمعہ کے بارہویں تاریخ رجب میں بیچ سن بتیس کے اور عمر انکی اٹھاسی
برس کی ہوئی دفن کیے گئے بقیع میں اور اسلام رکھتے تھے بہت مدت سے لیکن چھپاتے تھے اسکو اور نکلے ساتھ مشرکوں کے روز بدر کے جبراً پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی ملے عباس سے پس نہ قتل کرے اسکو اسلیئے کہ وہ نکلے ہیں جبراً پس قید کیا انکو ابوالیسر کعب بن عمرو نے پس انہوں نے اپنے بدلہ میں کچھ دے کر رہائی
پائی اور رجوع کی مکہ کی طرف پھر آئے طرف مدینہ کے ہجرت کر کر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ
الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا
كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جس وقت کہ صبح ہو پیر کے دن کی پس آ تو میرے پاس اور اولاد
تیری یہاں تک کہ دعا کروں میں واسطے تمہارے ساتھ دعا کے کہ نفع دے تجھکو اللہ سبب اسکے اور نفع دے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئے عباس

آنحضرت کے پاس آئے ہم یعنے سب اولاد انکی ہمراہ انکے اور اوڑھائی آنحضرت نے ہم کو چادر اپنی فـ ح گویا یہ اشارہ تھا اسپر کہ پھیلا وے خدا تعالے اپنی
رحمت اونپر جیسکہ پھیلائی ہے مینے چادر اپنی فـ پھر کہا یا الٰہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اُسکی کے اور بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چھوڑے کسی گناہ کو یا الٰہی نگاہ
رکھ اُسکو بیچ اولاد اُسکی کے فـ ع یعنی اکرام کر اُسکا اور نگاہ رکھ اُسکو آفات و بلیات سے تو کہ نہ ضایع ہووے وہ بیچ حق اولاد اپنی کے نقل کی ترمذی
نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ ایک شخص ہے ائمہ حدیث سے اُنہی روایت مین اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک و دولت باقی بیچ اولاد اُسکی کے
فـ ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیون کے گھر مین رہی یا حقیقت مین یہ حکم ہے مت کو کہ خلافت حق انکا ہے چاہیے کہ سوائے اُنکے کسی کو نصیب نہ
کرین واللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دوبار اور دعا کی انکے لیے آنحضرت نے دوبار نقل کی یہ ترمذی نے فـ ح دیکھنا
جبرئیل کو دوبار سیوطی نے جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہے کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑون مین اور آنحضرت راز کہہ رہے تھے دحیہ
کلبی سے یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ کلبی کے آئے تھے اُنسے آپ سرگوشی کر رہے تھے اور مینے نجانا کہ وہ جبرئیل تھے پس کہا جبرئیل نے آنحضرت سے کہ یا
رسول اللہ یہ ابن عباس ہے اگر سلام کرتا ہم پر تو جواب اُسکے سلام کا دیتا مین اُسکے کپڑے بہت سفید ہین اور پہنیگی اولاد اُسکی بعد اُسکے سیاہ کپڑے اور جب
چڑھ گئے جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پھرے تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کس نے باز رکھا تجھکو سلام کرنے سے جسوقت کہ گذرا تو ہمپر کہا مینے یا رسول اللہ
آپ بات کر رہے تھے اور راز کہہ رہے تھے دحیہ کلبی سے پس ناخوش رکھا مینے کہ قطع کرون مین آپ کے راز کہنے کو ساتھ جواب دینے تمہارے کے سلام کا فرمایا آنحضرت
آنحضرت نے اے وہ جبرئیل تھا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اُسکو ابن عساکر نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ قضیہ دوبار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین
کاتب ان حروف عبدالحق بن سیف الدین نے کہ پوشیدہ نہین ہے کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتے تھے اور صحابہ انکو دیکھتے تھے پس وجہ تخصیص ابن عباس کی
ساتھ اُسکے کیا ہوئی پس ظاہر ہے کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکھا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے ولیکن عالم ملکوت مین سوائے انکے صحابہ سے کسی نے نہین دیکھا اور
دیکھنا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تھا اور فرمایا آنحضرت نے ابن عباس کو کہ جسنے جبرئیل کو سوائے پیغمبر کے دیکھا بینائی اُسکی جاتی رہی اور بینائی تیری
بھی اے ابن عباس جانے والی ہے ولیکن روز وفات تیری کے بینائی تیری پھر ملجائیگی تجھکو آیا ہے کہ جب ابن عباس مرے اور انکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید
آیا اور کفن مین انکے غایب ہوا ہر چند ڈھونڈا نپایا پس عکرمہ نے جو ابن عباس کے غلام تھے کہا کیا احمق ہو تم یہ بینائی اُنکی تھی کہ وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلعم نے
کہ روز وفات اُسکے کے اُسکو پھیر دینگے اور جب ابن عباس کو لحد مین رکھا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبھون نے سنی یَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً
اخیر حدیث تک بیان کیا اور اوپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لئے دوبار ہے کہ جو کچھ گذرا انکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کے کہ آنحضرت نے لگایا انکو اپنے سینے سے
اور کہا اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَالْكِتَابَ اور دوسرے بار کی دعا بھی انکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لے گئے پاخانہ مین اور مینے پانی وضو کا رکھا پوچھا
کس نے رکھا یہ پانی کہا لوگون نے کہ ابن عباس نے رکھا فرمایا اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ یعنی یا اللہ سمجھ دے اُسکو دین مین اور احتمال ہے کہ ایکبار دعا کرتے ہوا سوقت
کہ آنحضرت میمونہ کے گھر مین رات کو رہے تھے اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نے عباس اور انکی اولاد کے لیے دعا کی وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہ انہون نے کہا دوبار دعا کی میرے
لئے رسول خدا صلعم نے یہ کہ دیوے مجھکو اللہ حکمت نقل کی یہ ترمذی نے فـ ح یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دوبار یعنی ایکبار ساتھ لفظ حکمت کے
اور ایکبار ساتھ عبارت فقہ کے یا ظاہر یہ ہے کہ دونون عام ہین دو مجلسون مین کین جیسے کہ اوپر گذرا واللہ اعلم وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ
الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي

اَلْمَسَاکِیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کرتے تھے جعفر دوست رکھتے یعنی بہت مسکینون کو اور بیٹھتے انکے پاس اور باتین کرتے انسے یعنی تواضع اور غمخواری کرتے انکی اور مسکین باتین کرتے انسے اور کنیت کرتے تھے آنحضرت انکو ابو المساکین نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی بسبب کثرت چیزون مذکورہ کے جیسے حضرت علی کو ابوتراب کہتے تھے بسبب بہت بیٹھنے اور لیٹنے انکے کے مٹی پر اور جیسے صوفی کو ابوالوقت اور ابن الوقت اور مسافر کو ابن سبیل کہتے ہین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰئِکَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور یہ بھی روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی خدا اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے جعفر کو اڑتے ہوئے بہشت مین ساتھ فرشتون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئے تھے لشکر کے نیزہ اسلام کا انکے ہاتھ مین تھا بعد زید بن حارثہ کے پس لڑے اللہ کی راہ مین یہان تک کہ کاٹے گئے دونون ہاتھ اور پاؤن انکے پس دکھائے گئے آنحضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ انکے دو پر ہین خون مین بھرے ہوئے کہ اڑتے ہین انسے جنت مین ساتھ فرشتون کے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن اور حسین دونون سردار ہین بہشت کے جوانون کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ یہ فضل ہین انسے کہ جوان مرے راہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلیئے کہ نہین ہی وجہ تخصیص فضیلت انکے کی ان لوگون پر کہ جوان مرے بلکہ یہ فضل ہین بہت سے ان لوگون سے کہ بڈھے مرے پس اولی یہ ہی کہ جو بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ یہ سردار ہین جنت کے ہین اسلیئے کہ اہل جنت سب جوان ہونگے لیکن انبیا اور خلفا راشدین مستثنی ہین یعنی انسے فضل نہین اور کہا ہی بعضو نے کہ ہو سکتا ہی کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کے ہو یعنی سردار جوانمردون کے ہین سوا انبیا اور خلفا راشدین کے یا نام رکھنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے ہو جیسے کہ باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید لکھتا ہی اگرچہ مسن اور بڈھا ہو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ نے فرمایا تحقیق حسن اور حسین وہ دونون پھول ہین میرے دنیا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور تحقیق گذری ہی حدیث پہلی فصل مین ف ع کہا سید جمال الدین نے کہ اسمین اشارہ ہی طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہتا ہون مین کہ واقع ہوتا ہی اعتراض اس طرح کہ اول روایت بخاری کی ہی کہ واقع ہوئی اپنے محل مین اور یہ روایت ترمذی کی ہی کہ لائی اپنی جگہ پر پس نہین ہی تکرار باوجود اسکے کہ لفظ دونون کے متغایر ہین فی الجملہ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَۃِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت کی اسامہ بن زید نے کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات لب سبب عرض کرنے بعض حاجت کے کہ رکھتا تھا مین پس نکلے آنحضرت یعنی اپنے گھر سے اس حال مین کہ وہ لپٹے ہوئے تھے ایک چیز پر کہ نہین جانتا تھا مین کہ کیا ہی وہ چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے کہا مینے کیا ہی یہ چیز کہ تم لپٹنے والے ہوا سپر پس کھولا آنحضرت نے اسکو پس ناگہان حسن اور حسین وپر دونون کولون انکے کے تھے یعنی دونون صاحبزادون کو دونون طرف گودمین لے کر چادر سے لپیٹ لیا تھا جیسکہ چیز نفیس و محبوب کو لپیٹ کر چلتے ہین پس فرمایا یہ دونون بیٹے میرے ہین یعنی حکما اور بیٹے بیٹی میری کے یعنی حقیقۃ ف ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسے کہ بیٹے کا بیٹا اسمین ثابت ہوا شرف نسب کا ہی ماں کی طرف سے بھی ترجمہ خداوندا بلاشبہ مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو پس دوست رکھ تو ان دونون کو اور دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے ان دونون کو نقل کی یہ

ترمذی نے ف ع شاید کہ مقصود اس دعا سے رغبت دلانی ہو اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کے وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سلمی زوجہ ابو رافع کی سے کہ کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کے کہ بیوی تھین آنحضرت کی اس حال مین کہ وہ رو رہی تھین پس کہا مین نے کس چیز نے رلایا تم کو کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھتی تھین ام سلمہ دیکھنے سے دیکھنا خواب مین یعنی آنحضرت کو خواب مین دیکھا مین نے اس حال مین کہ انکے سر اور ڈاڑھی مبارک پر خاک تھی پس کہا مین نے کیا ہوا ہے تم کو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا مین حسین کے قتل مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے ف ع اب پوشیدہ نہ رہے کہ موت ام سلمہ کی سنہ انسٹھ مین ہے اور بعضون نے کہا سنہ باسٹھ مین اور قول اول صحیح تر ہے اور شہادت حضرت امام حسین رض کی سنہ اکسٹھ مین ہے اگر قول دوسرا صحیح ہے تو کچھ اشکال نہین اور بموجب قول اول کے بھی کچھ اشکال نہین اسلیئے کہ ہو سکتا ہے کہ پہلے وقوع اس واقعہ کی انکے خواب مین یہ معاملہ دکھایا ہو اور آنفا یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اسکے کے ہے اسوقت مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت مین سے محبوب تر ہے طرف تمہارے فرمایا حسن رض اور حسین رض اور تھے آنحضرت کہ فرماتے فاطمہ کو بلا میرے لیئے دونون میرے بیٹون کو پس سونگھتے آنحضرت حسن رض اور حسین رض کو یعنی اسلیئے کہ وہ پھول تھے انکے اور گلے سے لگاتے انکو طرف اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہان آئے حسن رض اور حسین رض کہ تھے ان دونون پر کرتے سرخ چلتے تھے دونون اور گر گر پڑتے تھے زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اٹھا لیا انکو اور رکھا ان دونون کو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ نے سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یعنی محل آزمائش و امتحان تمہارے کے ہین دیکھا مین نے طرف ان دونون لڑکون کی کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کر سکا مین یعنی بسبب محبت انکی کے یہان تک کہ موقوف کی مین نے بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام و امر و نواہی کرتا تھا اور اٹھایا مین نے ان دونون کو نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود اور نسائی نے ف ع اور یہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کے بیچ قلب مبارک آنحضرت کے تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن و مستحب اور پسندیدہ حق کی ہے اور عمل خطبہ مین جائز ہے پس یہ قسم مداخل سے عبادات مین ہوا اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسے عمل کے عادت نہ پکڑین اور سہل جانین اور بہانہ نہ کرین مقام عالی سے اترنے مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہے یا یہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سے کچھ تنزل واقع ہوا ہو اور ہم کو مجال کلام کرنے کا احوال شریف مین نہین ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین رض مجھ سے ہے اور مین حسین سے ہون ف ع کہا قاضی نے کہ گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے اس خبر کو

کہ حادثہ ہونی تھی کہ قریب ہی کہ حادثہ ہوے گی درمیان انکے اور درمیان قوم کے یعنی یزید اور یزیدی لڑینگے انسے اور شہید کرینگے انکو پس خاص کرا انکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونون مانند شئی واحد کے ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت بغض اور لڑنے کے اور تاکید لانے کے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ دوست رکھے اللہ تعالے اوس شخص کو دوست رکھتا ہے حسین کو یعنی اسلیے کہ محبت انکی محبت رسول کی ہے اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہے یہ ملا علی نے لکھا ہے بموجب اسکے لفظ احب اللہ بہ ہ کے زیر سے پڑھا جاویگا اور حضرت شیخ رح نے اور مولانا اسحق نے ترجمہ اسکا کیا ہے دوست رکھے خدا تعالے اوسکو کہ دوست رکھتا ہے حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑھینگے واللہ اعلم ترجمہ حسین رض سبط ہے اسباط سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح سبط ساتھ زیر سین اور زیر ب کے یعنی بیٹا ہے میری بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سے ہے اور سبط اوس درخت کو کہتے ہین کہ جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کے ہے اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اسکی کے اور یعقوب کے سبط من الاسباط کے تفسیر مین کہا ہے کہ وہ امت ہے امتون مین سے خیر مین کہا قاضی نے کہ سبط بمعنی ولد کے ہے یعنی وہ بیٹا اولاد کی ... قبیلہ کو بھی سبط کہتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وقطعنا ہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی متفرق کیے ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ منشعب ہوگا انسے ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی انکی نسل سے خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکے کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگے اور ہوا امر ایسا ہی انتہے اور حضرت شیخ رح نے یون لکھا ہے کہ سبط ساتھ زیر سین اور جزم ب کے فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کے علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سے مانند قبائل کے ہین عرب سے اور سبط اصل مین ساتھ زیر کے درخت کہ جسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اسکی ایک اور نام رکھنا امام حسین رض کا سبط اشارہ ہے اسکی طرف کہ ہونگے انکی نسل سے خلق کثیر **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی رض سے کہ حسن رض مشابہ ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہے سر تک اور حسین رض مشابہ آنحضرت کے اوس چیز مین کہ ہے سینہ سے نیچے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کے گویا یہ دونون شاہزادے ملکر سارے آنحضرت تھے اور وجود شریف آنحضرت کے نے تقسیم پائی تھی درمیان دونون کے **وَعَنْ حُذَيْفَةَ** قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان رض سے کہا مین نے ماں اپنی کو کہ چھوڑدے مجکو یعنی اذن دے مجکو کہ جاؤن مین آنحضرت کی خدمت مین اور نماز پڑھون مین انکے ساتھ مغرب کی ف ح شاید کہ وہ ماں انکی انکو منع کرتی ہونگی اوسوقت کے جانے سے بسبب دور ہونے مکان کے واسطے خوف کے بنسبت اپنے یا بنسبت انکے ترجمہ اور سوال کرون مین انسے یہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سے واسطے میرے اور واسطے تمہارے پس اذن دیا ماں نے پس آیا مین پیغمبر خدا صلعم کے پاس اور ادا کی مین نے انکے ساتھ نماز مغرب کی پھر ادا کیے آنحضرت نے نوافل یہان تک کہ پڑھی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین فضیلت مشغول رہنے کی ہے ساتھ نوافل کے مابین مغرب اور عشا کے اور مشائخ اسکو احیا ما بین العشائین کہتے ہین ترجمہ پھر پھرے آنحضرت نماز سے اور رجوع کی گھر کی طرف پس پیچھے پیچھے چلا مین آنحضرت کے پس سنی آنحضرت نے آواز میری ف ح آواز پانون اور پاپوش کی مراد ہے یا کچھ بات کرتے ہون حذیفہ آنحضرت نے اسکو سنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ حذیفہ ہے یا تو حذیفہ ہے کہا مین نے ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہے حاجت تیری اور کیا کہتا ہے تو اور کیا چاہتا ہے تو بخشے اللہ تجکو اور تیری ماں کو تحقیق یہ ایک فرشتہ ہے کہ نہین اترا طرف زمین کے کبھی پہلے اس شب کے ف ح اسمین اشارہ ہے طرف بڑے ہونے اس امر کے کہ اترا وہ اسکے لیے

ترجمہ پروانگی طلب کی اسنے اپنے پروردگار سے کہ آوے اور سلام کرے مجھپر اور خوشخبری دے مجھکو ساتھ اسکے کہ فاطمہؓ سردار ہی بہشت کی عورتوں کی اور تحقیق حسنؓ اور حسینؓ
سردار ہین بہشت کے جوانون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائے ہوئے حسن بن علی کو
اپنے کندھے پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری پر سوار ہوا تو اے لڑکے پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچھا سوار ہی وہ نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی سواری تو اچھی ہی
ہی اور سوار بھی اچھا ہی اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسنؓ کی وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ
وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِي
إِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أُسَامَةُ
أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حِبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرؓ سے یہ کہ انہوں نے معین کی یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کے لیے بیت المال سے واسطے قوت انکی کے اور اذن دیا
بیچ ساڑھے تین ہزار درہمون کے اور معین کی اپنے بیٹے کے لیے کہ عبداللہ بن عمر ہی اور اذن دیا انکے لیے بیچ تین ہزار درہمون کے یعنی بہ نسبت اسامہ کے بیٹے کے روزینہ مین پانسو
درہم کم مقرر کیے پس کہا عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تم نے اسامہ کو مجھ پر یعنی انکا روزینہ کیون مجھسے زیادہ کیا کہ مشعر ہی زیادتی فضیلت
پر پس قسم خدا کی نہین سبقت کی ہی اسنے مجھسے طرف کسی مشہد کے ف یعنی جگہ حاضر ہونے کی خیر سے از روے علم وعمل کے اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سے جگہ حاضر
ہونے کی قتال کے لیے اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمرؓ نے اس سبب سے فضیلت دی مینے اسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تھا محبوب تر تھا نزدیک پیغمبر خدا کے
تیرے باپ سے کہ مین ہون ف اسمین دلالت ہی اس مضمون پر کہ جو ہم نے اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسی کے محبوب تر ہونے سے یہ کہ وہ افضل بھی ہو ترجمہ اور تھا
اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھسے ف اور سبب اسکا یہ تھا کہ یہ دونون اہل بیت مین سے تھے اسلیئے کہ مولی قوم کا انہین مین سے ہوتا ہی ترجمہ پس
اختیار کیا مینے یعنی ترجیح دی مینے پیغمبر خدا کے محبوب کو کہ اسامہ ہی اپنے محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی قطع نظر فضیلت سے کر دی مینے رعایت
کی آنحضرتؐ کی محبت کی بہ نسبت انکے وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِي أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ
أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے یا رسول اللہ بھیجو میرے ساتھ میرے بھائی زید کو فرمایا آنحضرتؐ نے وہ یعنی زید یہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکھتا ہی پس اگر جاوے
تیرے ساتھ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ح یعنی اسلیئے کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانے سے اور نہ کہون جانے کو وہ جانے چاہے جاوے
چاہے نہ جاوے ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تم پر یعنی تمہاری ملازمت پر کسی کو نہ بھائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نے
پس جانی مینے یعنی بعد اسکے عقل اپنے بھائی کی یعنی زید کی در باب اختیار کرنے ملازمت آنحضرتؐ کے افضل تر اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع
ح یعنی در باب لیجانے اسکے کے اپنے ساتھ اسلیے کہ آنحضرتؐ کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل کی تھی اور اصل قصہ انکا اور زید کا یہ ہی کہ زید رہنے والے تھے
یمن کے لڑکپنے مین کہ آٹھ برس کے تھے پکڑ لے آئے نبدی مین ایک قوم کے کہ عرب کی تھی پس انکو بازار مین لائے بیچنے کے لیے اور حکیم بن حزام نے کہ بھتیجے خدیجہؓ کے
تھے اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیے انکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرتؐ کے نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرتؐ کو بخشا اور آنحضرتؐ نے انکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سے

کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تھین نکاح کر دیا اور اُس سے اسامہ پیدا ہوئے بعد ازان زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین نکاح انکا کیا اور
بعضون کے نزدیک اول اسلام ہی لائی ہین اور آنحضرت سے دس برس چھوٹی تھی اور بعضے کہتے ہین بیس برس حاضر ہوئے بدر مین اور اور غزوون
مین اور نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا ہی سوائے انکے نام کے آیۃ مین فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ بھائی چارہ
انکا کر دیا تھا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئے چون برس کی عمر مین قصہ مختصر اُن ایام مین کہ آنحضرت نے زید کو آزاد کر دیا تھا اُنکے بھائی جبلہ لینے کو آئے اور
کلام مذکور درمیان مین آیا انکو لذت خدمت بابرکت کی کہان جانے دیتی تھی **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُو لِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوئے آنحضرت اُس بیماری سے کہ وفات پائی اُس سے اُترا مین اور اُترے لوگ مدینہ مین **ف** ح
یعنی اُس لشکر سے کہ آنحضرت نے مجھکو ساتھ مہاجرین اور انصار کے روانہ کیا تھا اور باہر پڑا تھا مین بعد چند روز کے بسبب سُننے خبر بیماری آنحضرت کی کے
مدینہ مین پھر آئے ہم اور ذکر ہبوط کا کہ یعنی اوپر سے نیچے کے آنے کے ہی اس سبب سے ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تھا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے
ہی کہ اُسکو جرف کہتے ہین جیسے کہ عرفات کہ مین جانب بلندی کے ہی اور عرب کلام کرنے مین عایت علو اور سفل یعنی اونچے اور نیچے کی کرتے ہین جیسے کہ اگر کہ سے
عرفات کو جاوین تو کہتے ہین صعدنا الی عرفات یعنی چڑھے ہم طرف عرفات کے اور اگر عرفات سے مکہ کو آوین تو کہتے ہین ہبطنا الی مکۃ یعنی اُترے ہم طرف مکہ کے اسیطرح
مدینہ سے جرف کو جانا صعود ہی اور وہان سے مدینہ کو آنا ہبوط ہی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کے جاوین کہ طرف عرفات کے ہی صعدنا الی باب السلام
کہتے ہین انتہے اور ملا علی نے یون لکھا ہی ہبطت یعنی اُترا مین اپنے مکان سے کہ تھا عوالی مدینہ مین وہبط الناس یعنی اور اُترے صحابہ اپنے مکانون سے طرف مدینہ
کے ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ غشی سے چپ کئے گئے تھے وہ اور طاقت کرنے کی نہین رکھتے تھے پس نہ بولے
آنحضرت پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھتے تھے دونون ہاتھ اپنے مجھ پر اور اُٹھاتے تھے اُن دونون کو یعنی مجھ پر سے پس پہچانا مین یعنی ساتھ نور ولایت
اور ظہور فراست کے یہ کہ وہ دعا کرتے ہین میرے لیئے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب **ف** ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے
اور یہ نہایت کرم و شفقت تھی آنحضرت کی اسامہ کے حق مین کہ ایسے وقت مین بھی مہربانی کی اُنپر اور دعا کی اُنکے لیے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتّٰى اَكُونَ اَنَا الَّذِي اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيهِ فَاِنِّي
اُحِبُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دور کرین اسامہ کا آب بینی یعنی ناک اُنکی پاک کرین جیسے کہ لڑکون
کی ناک پونچھتے ہین اور وہ اُسوقت مین چھوٹے تھے کہا عائشہؓ نے چھوڑ و مجھکو تو کہ مین کرون یہ کام یعنی مین ناک پونچھون اُسکی کو یا حضرت عائشہؓ نے بر عایت
ادب کے ناک پونچھنا آنحضرت کا مناسب نجانا فرمایا آنحضرتؐ نے اے عائشہ دوست رکھ تو اسامہ کو اسلیئے کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے
ف ح یعنی تو اگر بالطبع اُسکو نہین دوست رکھتی ہی تو اس سبب سے دوست رکھ کہ مین اُسکو دوست رکھتا ہون کہ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہی اور حقیقت
مین کمال محبت یہ ہی کہ محبوب سے گذر کر اُسکے متعلقون تک پہونچے اور سرایت کرے خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اُسکی ہو قسم یار و دیار سے **وَعَنْ**
اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اِسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّي اَدْرِي
اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا جِئْتُمَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا
ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی اسامہ نے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا یعنی آنحضرت کے دروازے پر ناگہاں آئے علیؓ اور عباس رضی اللہ عنہما
اس حال میں کہ چاہتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانے کے لیے پس کہا دونوں نے واسطے اسامہ کے اذن طلب کر ہمارے لیے آنحضرتؐ سے ف ع اور شاید کہ
اسامہ ان دونوں میں چھوٹی ہوں گے ترجمہ پس کہا میں نے یا رسول اللہ علیؓ اور عباسؓ پروانگی مانگتے ہیں آنے کے لیے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا
چیز لائی ہے ان دونوں کو یعنی کیوں آئے ہیں کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا آنحضرتؐ نے لیکن میں جانتا ہوں کہ کس تقریب سے آئے ہیں پروانگی دی ان دونوں کو
کہ آویں پس داخل ہوئے دونوں اور عرض کیا یا رسول اللہ آئے ہیں ہم آپکے پاس کہ پوچھیں ہم آپ سے کون شخص آپ کے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے نزدیک آپ کے
فرمایا آنحضرتؐ نے کہ محبوب ترین اہل بیت میرے کے نزدیک میرے فاطمہؓ بیٹی محمد کی ہے کہا علیؓ اور عباسؓ نے کہ نہیں آئے ہیں ہم تمہارے پاس کہ پوچھیں ہم حال اہل بیت
تمہارے سے یعنی اولاد و ازواج تمہاری کی سے بلکہ پوچھیں ہم حال اقارب و متعلقین آپ کے سے فرمایا محبوب ترین اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردوں میں سے
وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام و احسان کیا خدا تعالیٰ نے اسپر یعنی ساتھ اسلام اور ہدایت اور اکرام کے اور انعام و احسان کیا میں نے اسپر یعنی ساتھ آزاد کرنے اور متبنیٰ کرنے
اور تربیت کرنے کے وہ شخص اسامہ بن زید ہے ف ع جاننا چاہیئے کہ انعام حق جل و علا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن میں بہ نسبت زید کے کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے ولیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے آنحضرتؐ نے مصداق آیہ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اسکے بیٹے اسامہ کو حاصل یہ کہ اگرچہ ورود
آیہ کا بیچ حق زید کے ہے ولیکن بیٹا اسکا تابع اسکا ہے بیچ حاصل ہونے دونوں انعاموں کے ترجمہ کہا علیؓ و عباسؓ نے بعد انکے کون ہے فرمایا آنحضرتؐ نے علی بن ابی طالبؓ ہے ف
ع پس یہ نص جلی ہے اسپر کہ نہیں لازم آتی احبیت سے افضلیت اسلیئے کہ علیؓ افضل ہیں اسامہؓ و زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ کیا آپ نے
اپنے چچا کو آخر اہل بیت اپنے کا یعنی اگر بعد اسکے پوچھوں تو آپ مجھکو فرما دیں گے فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہ علیؓ نے سبقت کی ہے تم پر ساتھ ہجرت کرنے کے نقل
کی یہ ترمذی نے ف ع اور ایسے ہی ساتھ اسلام کے پس یہ واجب کرتا ہے تقدیم احبیت کو کہ مترتب ہے اوپر فضیلت کے اور نظیر اسکی یہ ہے کہ آئے عباسؓ اور ابو سفیان
اور بلالؓ اور سلمان طرف دروازہ عمرؓ کے اس حال میں کہ اذن چاہتے تھے انسے اندر آنیکا پس کہا عمرؓ کے خادم نے بعد آگاہ کرنے انکے کے ساتھ آنے جماعت
کے کہ داخل ہوں بلالؓ پس کہا ابو سفیان نے عباسؓ سے کہ کیا نہیں دیکھتا ہے تو یہ کہ مقدم کرتا ہے ہم پر ہمارے موالی یعنی غلاموں آزاد کو پس کہا عباسؓ نے کہ ہم نے تاخیر
کی یعنی اسلام و ہجرت میں پس یہ جزا ہماری ہے ف ع اسلام عباسؓ کا بعد از واقعہ بدر کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عباسؓ مکہ میں مسلمان تھے ولیکن مشرکوں سے
اسلام چھپاتے تھے اور باوجود اسکے ہجرت بعد اسکے کی پوشیدہ نہ رہے کہ اگر تعدد وجوہ مذکورہ کا ملحوظ نہ ہو تو تقدم اسامہ کا علیؓ پر بیچ احبیت کی کے مشکل ہوگا ہے
فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ اس مقام میں تعداد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ بسبب خدمت گذاری وغیرہ کے احب تھے اور حضرت
علیؓ باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کے پس اسامہ وجہ سے احب تھے اور حضرت علیؓ اور وجہ سے وَذُكِرَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ بیچ منقبت عباسؓ کے واقع ہے بیچ کتاب الزکوۃ کے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ
وَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن الحارثؓ سے کہا اسنے کہ نماز پڑھی
ابو بکرؓ نے عصر کی یعنی ایام خلافت اپنے میں باہر نکلے اس حال میں کہ راہ چلتے تھے اور انکے ساتھ علیؓ تھے پس دیکھا ابو بکرؓ نے حسنؓ کو کھیل رہے ہیں ساتھ لڑکوں کے پس اٹھا لیا
ابو بکرؓ نے حسنؓ کو اپنے کندھے پر اور کہا ابو بکرؓ نے یعنی از راہ خوش طبعی کے کہ فدا ہو باپ میرا یہ مشابہ ہے پیغمبر کے نہیں مشابہ ہے ساتھ علیؓ کے اور علیؓ ہنستے تھے یعنی از راہ

نحوی کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجُعِلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ وَقَالَ فِیْ حُسْنِہٖ شَیْئًا قَالَ اَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ اَشْبَھَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْءَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَضْرِبُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِہٖ وَیَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ مِنْ اَشْبَھِھِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت کی انس نے کہ لایا گیا نزدیک عبیداللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسین رض کا ف ع کہا مولف نے کہ یہ عبیداللہ بیٹا عبداللہ بن زیاد کا ہے اور وہ امیر تھا اس لشکر کا کہ بھیجا ہوا تھا واسطے قتل کرنے حسین رض کے اور وہ ان ایام میں کہ امیر تھا کوفہ کا یزید بن معاویہ کی طرف سے پھر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کے ہاتھ سے بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چھیاسٹھ میں تو رکھا گیا سر حسین رض کا بیچ طشت کے پس ہوا وہ شقی کہ چھیڑتا تھا انکے سر مبارک کو لکڑی سے کہ اسکے ہاتھ میں تھی یعنی سر چھڑی کا انکی ناک مبارک پر مارتا تھا اور کہا بیچ حسن امام حسین رض کے کچھ قدح یعنی عیب کیا انکے حسن میں اور ترمذی کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا انکے حسن و جمال میں لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کے حامل ہوئی اس بدبخت کو بسبب قتل انکے کے رنج ترجمہ کہا انس نے پس کہا میں نے قسم خدا کی تحقیق یہ تھے بہت مشابہ اہل بیت میں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور تھا سر مبارک انکا رنگا ہوا ساتھ وسمہ کے نقل کی یہ بخاری نے اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے تھا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حضرت حسین رض کا اسکے پاس پس شروع کیا مارنا ساتھ چھڑی کے امام حسین رض کی ناک میں اور کہتا تھا نہیں دیکھا میں نے مانند اسکے حسن میں پس کہا میں نے خبردار ہو تحقیق یہ تھا مشابہ تریں لوگوں کے ساتھ رسول خدا صلعم کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی نے یوں روایت کی ہے کہ پس شروع کیا عبیداللہ کہ رکھتا تھا چھڑی کہ اسکے ہاتھ میں تھی بیچ آنکھ انکی کے اور ناک انکی کے پس کہا میں یعنی انس نے اٹھا چھڑی اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکھا ہے میں نے منہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہ اسکی اور بزار کی روایت میں یوں ہے کہ کہا انس نے پس کہا میں نے عبیداللہ کو کہ بلاشبہ میں نے دیکھا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگھتے تھے جہاں کہ لگتی ہے چھڑی تیری کہا انس نے پس ہٹالی اسنے چھڑی اور ذخائر میں ہے عمارہ بن عمیر سے کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اسکے یاروں کا یعنی بعد مارے جانے کے پس تھا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہنچا میں طرف لوگوں کے اس حال میں کہ وہ کہہ رہے تھے وہ آیا پس ناگہاں ایک سانپ آیا کہ گھستا تھا سروں میں یہاں تک کہ داخل ہوا عبیداللہ بن زیاد کے نتھنے میں اور تھوڑی سی دیر ٹھہرا پھر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہوگیا پھر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کیا یہ دو بار یا تین بار روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا مُنْکَرًا اللَّیْلَۃَ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ اِنَّہٗ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ رَاَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَۃً مِّنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِکِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَۃُ الْحُسَیْنَ وَکَانَ فِیْ حِجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ کَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَۃٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُھَرِیْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا لَکَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِّنْ تُرْبَتِہٖ حَمْرَاءَ اور روایت ہے ام الفضل بیٹی حارث کی سے کہ وہ آئیں پیغمبر خدا صلعم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے دیکھا ہے ایک خواب آج کی رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے وہ خواب کہا ام الفضل نے تحقیق وہ خواب سخت ہے یعنے سنانا اسکا گویا ہی نہیں کہہ سکتی میں

پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی وہ کہا ام الفضل نے دیکھا مین نے گویا ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہی اور رکھا گیا ہی میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو نے خواب اچھا جنے گی فاطمہؓ بیٹا اگر چاہا ہی خدا نے ہوگا وہ تیری گود مین یعنی رکھینگے اسکو تیری گود مین بسبب تربیت کے تو اسکو تربیت کریگی تو پس جنی فاطمہؓ حسینؓ کو پس تھا وہ میری گود مین جیسے کہ فرمایا تھا حضرت نے پس آئی مین ایک روز آنحضرت کے پاس پس رکھدیا مین نے حسینؓ کو آنحضرت کی گود مین پھر ہوا مجھسے دیکھنا اور طرف یعنی مین دیکھنے لگے اور طرف پھر دیکھا مین نے انکی طرف پس ناگہان آنکھین آنحضرت کی ڈالتی تھین آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا مین نے اے نبی خدا قربان ہون باپ ماں میرے تم پر کیا ہوا آپکو کہ روتے ہو فرمایا آنحضرت نے آئے میرے پاس جبرئیل اور خبر دی مجھکو کہ تحقیق امت میری یعنی بعض امت نزدیک ہی کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنی از راہ ظلم کے پس کہا مین نے یعنے بطریق تعجب و استبعاد کے کہ اس بیٹے کو کہا انھون نے ہان اور دی مجھکو جبرئیل نے مٹی اسکی مٹی سے سرخ قسم یعنی اس جگہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگے اور ذخائر مین ہی سلمے سے کہ کہا آئی مین ام سلمہ کے پاس اس حال مین کہ وہ روتی تھین پس کہا مین نے کس چیز نے رولایا تجھکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اس حال مین کہ انکے سر اور ڈاڑھی مبارک پر مٹی تھی پس کہا مین نے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تھا مین قتل حسینؓ مین ابھی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہی اور روایت کی بغوی نے حسان مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ فَأُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فَأُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَأَحْمَدُ الْأَخِيرَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا انھون نے دیکھا مین نے آنحضرت کو بیچ اس حالت کے کہ دیکھتا ہی سونے والا ایک روز ایک وقت دوپہر کے پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کے ہاتھ مین ایک شیشہ ہی کہ اسمین خون ہی پس کہا مین نے باپ میرا اور ماں میری قربان ہون تمہارے کیا حال ہی یہ اور کیسا ہی یہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہ خون حسینؓ کا اور اسکے یارون کا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اسکو ابتدا سے آج کے روز سے یعنی صبح سے اب تک چنتا تھا مین خون حسینؓ کا اور اسکے یارون کا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مین نے اسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکھا مین نے اسوقت کو پس پایا مین نے یعنی دریافت کیا کہ قتل کیے گئے حسینؓ اسی وقت روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو خدا کو بسبب اس چیز کے کہ غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے قسم قسم یعنی طرح بطرح کی نعمتون سے بموجب قول اللہ تعالے کے فما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچھ تمکو ملتی ہی نعمت پس اللہ ہی کی طرف سے ہی اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اگر نہین دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالے کو مگر اسلیے کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکھو اسکو والا اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دے یا نہ دے پس بطور قول اللہ سبحانہ کے ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست رکھو مجھکو یعنی جب ثابت ہوا سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکھو مجھکو بسبب دوستی خدا کے قسم اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ رہ نے لحب اللہ کی شرح مین یہ لکھا ہی یعنی بسبب دوست رکھنے تمہارے کے خدا کو یا بسبب دوست رکھنے خدا کے مجھکو ترجمہ اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے یعنی بسبب دوست رکھنے میرے کے انکو یا بسبب دوست رکھنے تمہارے کے مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے یہ کہ انھون نے

کہا اس حال میں کہ وہ پکڑنے والے تھے کعبہ کے دروازے کو کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو حال مثل اہل بیت میرے کے تم میں
مثال کشتی نوح کے ہے جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح میں نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچھے رہا اور سوار نہ ہوا اسمیں ہلاک ہوا نقل کی یہ احمد نے فائدہ یعنی پس اسی طرح جسنے لازم پکڑا
محبت و متابعت انکی نجات پائی اُسنے دارین میں مع الاہلاک ہوا دونوں جہان میں اگرچہ خرچ کرے مال و جاہ یا ایک ان دونوں میں سے مشابہت دی دنیا
اور اُس چیز کو کہ دنیا میں ہے قسم کفر اور گمراہیوں اور بدعتوں اور جہالتوں اور اہواء زائدہ سے ساتھ دریائے عمیق کے اسمیں موج پر موج ہے اور اوپر اسکے ابر کتنے طرح
کی تاریکیاں اوپتلے اور گھیر رکھا ہو اس دریا نے ساری زمین کو اور نہیں ہے اُس سے خلاصی مگر بسبب اُس کشتی کے کہ وہ رسول خدا صلعم کے اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب
لگاؤ ہے اسکو ساتھ اس قول آنحضرت کے مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشئی منہ اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں کہ الحمد اللہ ہم جماعت
اہل سنت کے سوار ہوئے اہل بیت کی محبت کی کشتی میں اور راہ پائی ہم نے ساتھ ستاروں ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے پس امید رکھتے ہیں ہم نجات کی ہولوں
قیامت کے سے اور طبقات دوزخ کے سے اور امید رکھتے ہیں راہ پانے کی طرف پہونچنے درجات جنتوں کی اور نعیم مقیم کے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی میں
مانند خوارج کے ہلاک ہوا ساتھ ہالکین کے اول حلہ میں اور جو کوئی داخل ہوا اسمیں اور نہ راہ دیکھی ساتھ ستاروں صحابہ کے مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا
تاریکیوں میں کہ نہیں نکل سکے گا اُنسے انتہی اور روایت ہے احمد کی انس سے بطریق مرفوع کے کہ مثل علما کے زمین میں مانند مثال ستاروں کے ہے آسمان میں کہ راہ
دکھاتے ہیں بر و بحر کی تاریکیوں میں پس جب مٹ جاویں ستارے بھٹکتے پھرینگے راہوں کے چلنے والے **بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** یہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیویوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے فائدہ جاننا چاہیے کہ بیویاں آنحضرت صلعم کی ایک وقت
میں نو تھیں اور ایک وقت میں گیارہ اور نہ ایک وقت میں زیادہ اس سے اور ایک وقت میں کم اس سے جامع الاصول میں لایا ہے کہ علما اختلاف رکھتے ہیں بیچ عدد
بیویوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور بیچ ترتیب انکی کے اور بیچ عدد انکے مریں ہیں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد انکے کہ دخول کیا ہے ساتھ انکے
اور انکے کہ نہیں دخول کیا ہے ساتھ انکے اور ایک جماعت عورتوں میں سے ہیں کہ انسے پیغام نکاح کا کیا تھا آپ نے اور نکاح میں نہیں لائے انکو اور بعضی ایسی تھیں
کہ عرض کیا اپنے تئیں آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سے اور کہا صاحب جامع الاصول نے کہ ہم ذکر کرتے ہیں جو کچھ کہ مشہور ہے اقوال علما میں سے بعد ازان
ذکر کئے کئی نام انکے اور کاتب حروف نے بیچ شرح اسمار کے تاریخ نکاح اور وفات انکے کی ذکر کی ہے اور تکملہ شرح کی میں احوال بھی انکا لکھا ہے اور یہاں اوپر ذکر کرنے
ناموں اور تاریخ کے اختصار کیا اول ازواج مطہرات میں سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہیں نکاح کیا انسے آنحضرت نے اس حال میں کہ خدیجہ چالیس برس
کی تھیں اور آنحضرت پچیس برس کے وفات پائی انہوں نے تین برس پہلے ہجرت سے بموجب قول صحیح کے بعد انکے انتقال کے نکاح کیا سودہ بیٹی زمعہ کی سے مکہ میں
اور مریں وہ سنہ چون ۵۴ میں پھر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سے نکاح کیا مکہ میں اس حال میں کہ وہ جب چھ برس کی تھیں اور بنا یعنی صحبت وغیرہ کی ساتھ انکے نو
برس کی عمر میں اور وفات پائی انہوں نے سنہ پچپن ۵۵ یا اٹھاون ۵۸ میں اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سے نکاح کیا دوسرے سال یا تیسرے سال ہجری میں
اور مریں وہ سنہ پینتالیس ۴۵ یا اکتالیس ۴۱ میں اور زینب خزیمہ کی بیٹی سے نکاح کیا سنہ تین میں اور مریں وہ سنہ چار میں اور ام سلمہ بیٹی امیہ مخزومی کی
سے نکاح کیا سنہ چار یا تین میں اور مریں وہ سنہ انسٹھ ۵۹ میں اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھ ۶۲ میں اور اول صحیح تر ہے اور زینب حجش کی بیٹی سے نکاح کیا سن پانچ میں اور
مریں وہ بیس میں یا اکیس سن میں اور بعد آنحضرت کے آپ کی بیویوں میں سے اول انہیں کی وفات ہوئی ہے اور ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی اور معاویہ کی بہن کا
حال یہ ہے کہ صحیح تر اور مشہور تر یہ ہے کہ نکاح کیا انکا نجاشی نے آنحضرت کے لیے ساتھ مہر چار ہزار درہم کے سنہ چھ میں بیچ حبشہ کے کہ اسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنے
عبد اللہ بن حجش کے گئی تھیں اور عبد اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہ اپنے دین پر قائم رہیں اور جویریہ بیٹی حارث کو بندی میں پکڑا آنحضرت نے غزوہ مریسیع میں
کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں چھٹے سال میں پھر آزاد کیا اور نکاح کیا انسے اور مریں وہ سنہ چھپن ۵۶ میں اور میمونہ بیٹی حارث کی سے نکاح کیا

سن ۴ سات میں اور مرین وہ سنہ آٹھ یا اکیاون میں اور وہ خالہ ابن عباس کی ہیں اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سے نکاح کیا سنہ سات میں بیچ عزوہ خیبر کے انکو بندی میں پکڑا اور آزاد کرکے نکاح کیا اور وہ اس وقت میں سترہ برس کی تھیں وفات پائی سن پچاس میں اور بعضوں نے کہا سنہ باون میں اور بعضوں نے اور اور کچھ کہا اور ریحانہ بیٹی زید کی یہ بھی بندی میں آئیں اور آزاد کیا انکو آنحضرت نے اور نکاح کیا انسے چھٹے سن میں اور مرین وقت پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتوں سے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتوں میں سے متعدد بیس کے یا زیادہ تھیں کہ انسے نکاح کیا حضرت نے اور پہلے دخول سے مفارقت کی اور بعضوں سے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہیں کیا اور بعضوں نے وقت اترنے آیۃ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کے دنیا اختیار کی اور نکل گئیں حضرت کے پاس سے اور تفصیل انکی جامع الاصول میں مذکور ہے اور سیر میں بعضوں نے کہا ہے کہ وہ چار تھیں بہت مشہور انکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ میں مرین اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہو میں بعضوں نے کہا کہ انکو آزاد نہیں کیا اور وطی بسبب ملک یمین کے کی اور ایک لونڈی تھی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تھی اور ایک اور تھی کہ تھیں اور ہے بندی میں آئی تھی واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اور روایت ہے امیر المومنین علی سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت کو فرماتے تھے بہترین عورتوں اس امت کی سے کہ پہلی امتیں تھیں مریم بیٹی عمران کی ہیں اور بہترین عورتوں اس امت کی سے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ حفاظ حدیث سے ہے اور بیچ مرتبہ اکابر کے تھا اور قرآن انکے کے ہے طرف آسمان زمین کے فرح واسطے بیان معنی دنیا کے یعنی بہتر ہے ان سے کہ آسمان زمین کے نیچے ہیں اور اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہتر ہیں اپنی اپنی امتوں میں لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونوں کے کہ کون ہی افضل ہے اور نقل کیا گیا ہے تفسیر نسفی سے کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہیں مریم سے بموجب قول صحیح کے اسلیئے کہ مریم پیغمبر تو ہیں نہیں اور یہ بھی مقرر ہے کہ یہ امت مرحومہ بہتر ہے اور امتوں سے پھر عائشہ اور خدیجہ میں اختلاف کیا ہے اور ایسے ہی ہے بیچ فضیلت فاطمہ کے عائشہ پر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہیں اور میں پیغمبر کے جگر پارہ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا ہوں اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل میں گذر چکا

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَاْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّہَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس پس کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہیں تحقیق آئیں یعنی متوجہ ہوئیں ہیں کہ ہے ساتھ انکے ایک برتن کہ اس میں سالن ہے یعنی سالن روٹی کے یا طعام ہے یعنی مشتمل سالن روٹی پر فرح یہ شک راوی کا ہے اور آنا خدیجہ کا مکہ سے تھا غار حرا میں کہ آنحضرت وہاں خلوت میں عبادت میں تھے اور قوت چند روزہ اپنے ساتھ لیجاتے ایک روز خدیجہ آپ لے گئیں اور یہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہے بعضے شارحین نے پوشیدہ نہ رہے کہ مشہور یہ ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے اترنے جبرئیل کے سے تھا ظاہر بعد اترنے جبرئیل کے بھی کچھ دنوں وہاں رہے ہوں اور خدیجہ ان دنوں میں طعام آنحضرت کے لیئے گئیں یا یہ طعام لانا اور وقت میں ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہ خبر جبرئیل نے دی اور کہا تم جو وقت کہ آویں خدیجہ آپکے پاس پس کہو انسے پہ سلام انکے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے فرح لکھا ہے علما نے کہ اس سے فضیلت معلوم ہوئی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی حدیث میں جبرئیل ہی کے سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہے وہ حدیث اور یہاں اللہ تعالی کی طرف سے بھی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو انکو ساتھ ایک گھر کے بہشت میں موتی سے کہ اندر سے خالی ہو یعنی مقدار ایک محل کے فرح اور بہشت میں گنبد ہونگے موتی کے اور عجب جواہر کے اندر سے خالی ہو

اور حدیثون مین جو یہان ذکر معنی کا آیا ہے ترجمہ اور نہ شور شغب ہوگا اس گھر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع نفی ان دونون چیزون کی اسلیے کہ دنیا کے گھر مین جو لوگ بستے ہین تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اسکے بنانے سنوارنے مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالے نے کہ محل جنت کے خالی ہونگے ان آفات سے اور کہا ہی علمانے کہ یہ جزا اُسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلے اسلام لائی بغیر خوشی خاطر بغیر جدال کے اور منازعت و تعب کے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہین غیرت کی مین نے اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون مین سے جس قدر کہ رشک کرتی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین دیکھا تھا مین نے خدیجہ کو ولیکن تھے آنحضرت کہ بہت یاد کرتے خدیجہ کو اور اکثر ذبح کرتے بکری کو بعد اسکے ٹکڑے کرتے اسکے کہ کاٹتے ایک ایک عضو پھر بھیجتے آنحضرت اُس بکری کو یا اسکے اعضا کو اور بانٹتے اسکو بیچ اُن عورتون کے کہ دوست دار خدیجہ کی تھیں پس اکثر اوقات کہتی تھی مین آنحضرت کو گویا نہ تھی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتھ صفات حمیدہ کے مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کے کہ خدیجہ تھی ایسی اور ایسی اور ہی ایسی اور ایسی **ف** ع یعنی روزے رکھتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنے والی تھی وغیر ذلک اور اسکو مبہم فرماتی بواسطے مبالغہ اور اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ بیان اُسکی صفتون کا حد و اندازے سے باہر تھا اور فرماتے ترجمہ اور تھی میرے لیے اُس سے اولاد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سے تھی رضی اللہ عنہن سوا ابرہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے اور فاطمہ رض بھی انہین سے تھین کیا کچھ فضیلت حاصل تھی انکو اور اسمین تعریض ہی عائشہ کو کہ اُنسے کوئی فرزند نہ ہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص غرض عورتون سے اور سب سے زیادہ فایدہ انکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نے کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹے اسد کے قریشیہ تھین اول نکاح مین تھین ابن ابی ہالہ بن زرارہ کے پھر نکاح کیا اُنسے عتیق بن عائذ نے پھر نکاح کیا اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُن دنون مین اُنکی عمر تھی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اُنکے کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اُنپر کسی اور سے یہان تک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب مردون اور عورتون سے پہلے ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلے ہجرت سے اور بعضون نے کہا چار برس پہلے اور بعضون نے کہا تین برس پہلے اور گذرے تھے نبوت سے دس برس اور عمر اُنکی تھی پینسٹھ برس کی **وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَالَا اَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابو سلمہ سے کہ تحقیق عائشہ رض نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ای عائشہ یہ جبرئیل ہین پہنچاتے ہین تمکو سلام کہا عائشہ رض نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کے اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ رض نے اور آنحضرت دیکھتے تھے اُس چیز کو کہ نہین دیکھتی تھی مین اسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکھتے تھے اور عائشہ نہین دیکھتی تھین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ دکھلائی گئی تو مجھکو خواب مین تین شب لاتا تھا تجھکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑے کے سفید ریشمی کپڑے سے کہ ولایت اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا عائشہ رض نے کہ لائے جبرئیل صورت میری اپنی ہتھیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہ نکاح کرین اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہ ہی کہ صورت حریر مین تھی اور حریر ہتھیلی مین اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ دو بار لائے

ہوں جبرئیل صورت انکی ایک بار حریر میں اور ایکبار ہتھیلی میں یا یہ کہ جبرئیل ہتھیلی میں لائے ہوں اور فرشتہ حریر میں تھا پس کہا فرشتہ نے یہ صورت بیوی تیری ہی یعنی صورت انکی ہی پس اٹھایا مین نے تیری صورت کے منہ سے کپڑا پس ناگہاں تو اب وہی صورت ہی کہ دیکھی تھی مین نے یا یہ معنی ہین کہ کھولا مین نے کپڑا تیرے منہ سے وقت دیکھنے تیرے کے پس ناگہاں تو مثل اس صورت کے ہی کہ دیکھی تھی مین نے خواب مین پس کہا مین نے یعنی فرشتہ سے کے جواب مین اگر ہی یہ خواب دیکھنا نزدیک خدا کے سے جاری کریگا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فائدہ یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہونچا دیگا اسکو مجھ تک اگر کہا جاوے کہ شک بیچ ہونے اسکے کے خدا کی جانب سے کیا معنی رکھتا ہی اسلیئے کہ انبیا کا خواب حق ہی خصوصاً سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہ کہا ہی تمامی کہ اگر یہ واقعہ خواب کا پہلے نبوت سے ہو تو کچھ اشکال ہی نہین اور اگر بعد نبوت کے ہو تو مراد یہان شک نہین بلکہ اس طرح فرمانا واسطے تقریر وقوع اور تحقیق اسکے کے ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکے نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسے کہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکھیو کیا کچھ کرون گا تجھسے پھر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتھ ہونے اسکے کے پہلے نبوت سے تو جواب اسکا یہ ہی کہ دیکھنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتھ نہین خصوصاً خواب مین مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا وحی کو خدا کی طرف سے یعنی وحی پیغمبر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نے کہا کہ اصل اس خواب کی حق ہی ولیکن شک انکی تعبیر مین ہی کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچھ اور ہو خلاف ظاہر کے یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نے کہ حق تعالی نے نکاح کیا عائشہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا انسے مکہ مین شوال کے مہینے مین بیچ دسوین سال کے نبوت سے اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضون نے اور اور کچھ بھی کہا ہی اس باب مین اور عروسی کی انسے یعنی آپ کی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کے سر اٹھارہ مہینے پر اور اسوقت مین عمر انکی نو برس کی تھی اور بعضون نے کہا کہ دخول کیا حضرتؐ نے ساتھ انکے مدینہ مین بعد سات مہینے کے تشریف آنے اپنے سے اور رہین وہ ساتھ آنحضرت کے نو برس اور جب آنحضرت کی وفات شریف ہوئی تو یہ اٹھارہ برس کی تھین اور نہین نکاح کیا آنحضرتؐ نے کسی باکرہ سے سوا انکے اور تھین فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد تھین انکو آنحضرتؐ کی اور عارفہ تھین ایام اور اشعار عرب کی اور روایت کین حدیثین انسے جماعت کثیرہ نے صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن ستاون مین اور بعضون نے کہا سن اٹھاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنے سترہ دن کے رمضان سے اور حکم کیا تھا انہون نے اپنے دفن کرنے کا رات کو پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑھی انپر ابوہریرہؓ نے اور ان دنون مین مروان خلیفہ تھے مدینہ پر معویہ کے زمانہ مین **وعنها** قالت ان الناس كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالت ان نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة وصفية وسودة والحزب الاخر ام سلمة وسائر نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم حزب ام سلمة فقلن لها كلمي رسول الله صلى الله عليه وسلم يكلم الناس فيقول من اراد ان يهدي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فليهده اليه حيث كان فكلمته فقال لها لا تؤذيني في عائشة فان الوحي لم ياتني وانا في ثوب امراة الا عائشة قالت اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ثم انهن دعون فاطمة فارسلن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال يا بنية الا تحبين ما احب قالت بلى قال فاحبي هذه متفق عليه اور یہ بھی روایت ہی عائشہ سے کہ کہا لوگ قصد کرتے تھے یعنی طلب کرتے تھے زیادہ ثواب ساتھ تحفون اپنے کے بیچ روز نوبت میری کے یعنی پیشکش جو حضرت کے لیے لاتے تھے تو رہنے دیتے اس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرتؐ انکے پاس ہون خدمت بابرکت مین لیجاوین طلب کرتے تھے ساتھ اس قصد کے زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نے کہ بیویان آنحضرت کی دو گروہ تھین کہ ایک

تھا امر ہر گروہ کا اور دوسرے انکی بیچ عشرت و صحبت کے پس ایک گروہ تھا کہ انمین حضرت عائشہ و حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھین ف ع حضرت عائشہ سردار انکی تھین بسبب محبت رسول خدا کے اور وہ اور حفصہ آپسمین اتفاق رکھتی ایک دوسرے کی تھین جیسے کہ ابوبکر و عمر متفق و متحد تھے ترجمہ اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تھین یعنی اور ام سلمہ انکی سردار تھین پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنی ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ عرض کرو پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کرین لوگون سے پس فرمادین کہ جو کوئی چاہے یہ کہ تحفہ بھیجے طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بھیجے تحفہ طرف انکے جس جگہ کہ ہون یعنی خواہ عائشہ کے گھر ہون خواہ سوا اور کے گھر مین اور تخصیص عائشہ کے گھر کی نہ کرین تو لوگ اٹھ جاوے تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے اس باب مین پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دے مجھکو عائشہ کے مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کے اسلیے کہ وحی نہین آئی ہے مجھکو اس حالمین کہ مین بیچ لحاف کسی بیوی کے ہون سوائے عائشہ کے ف ع یعنی انکے لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اور کے لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوئی آیۃ انک لاتہدی من احببت اس حالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی لحاف مین کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کے آپ کی ایذا سے یعنی اس چیز سے کہ باعث آپ کے ایذا کے ہو یا رسول اللہ پھر ان عورتون نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تھین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کے یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سے اس قضیہ مین پس کلام کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میری کیا نہین دوست رکھتی تو جس کو دوست رکھتا ہون مین کہا فاطمہ نے ہان دوست رکھتی ہون مین جسکو آپ دوست رکھتے ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکھ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اس چیز کو کہ سبب کرے اہتمام اسکے کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تھا کسی کو کہ عائشہ کی باری کے دن لاوے اور حق ان عورتون کا ستانا اسکے متعلق ہوا تھا کہ آپ سے لاوے منع کیون کرین **وَذُكِرَ حَدِيثُ اَنَسٍ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ فِي بَابِ بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَايَةِ اَبِي مُوسَى** اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسکے دلیل مین ہی فضل عائشہ علی النساء ف ع اسکے بعد یون ہی کہ فضل الثرید علی سائر الاطعمۃ ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کے ساتھ روایت ابی موسی اشعری کے ف ع اور پہلے گذر چکا ہی اختلاف اسکا کہ مراد عورتون سے خاص عورتین اس کی ہین یا ازواج آنحضرت کے علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ عائشہ افضل سب عورتون سے ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اسی پر دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونے کے واسطے کمالات علمیہ و عملیہ کے کہ جنکو تعبیر کیا ہی تشبیہ مین ساتھ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا سر باب وغیرہ مین کہ ہو چکا ہی اور کچھ باقی ضروری یہان لکھا جاتا ہی پس حضرت سودہ پہلے تھین بیوی سکران کی کہ جو انکے چچا کا بیٹا تھا جب وہ مرا تو حضرت نے انسے نکاح کیا پہلے عقد عائشہ کے اور ہجرت کی انہون نے طرف مدینہ کے پھر جب بڑی عمر ہوئی انکی تو حضرت نے ارادہ انکے طلاق دینے کا کیا پس انہون نے سوال کیا حضرت سے کہ یہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کے لیے مقرر کی پس حضرت نے رہنے دیا انکو نکاح میں اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ کی مان تھین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلے نکاح مین تھین خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کی انہون نے ساتھ خاوند کے طرف مدینہ کے اور مرا خاوند انکا بعد غزوہ بدر کے پھر پیام انکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور عثمان سے پس انہون نے قبول نہ کیا پھر پیغام نکاح کا کیا انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا انسے سن تین مین بعد ازان ایک طلاق دی پھر رجوع کی انسے بسبب آنے وحی کے کہ رجوع کر تو حفصہ سے اسلیے کہ وہ بڑی روزہ دار اور شب بیدار ہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین انسے حدیثین ایک جماعت نے صحابہ و تابعین مین سے اور وفات ہوئی انکی شعبان مین بیچ سن پینتالیس کے ساٹھ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سے تھین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح مین تھین کنانہ ابن ابی الحقیق کے پھر جب وہ قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کے اور بکری آئین بندی مین تو انکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضون نے کہا آئین وہ دحیہ کلبی کے حصہ مین پھر خریدا انکو آنحضرت نے انسے پس اسلام لائین پھر آزاد کیا حضرت نے انکو اور نکاح کیا انسے اور آزاد کرنا انکا مہر ٹھہرایا انکا اور بعد وفات کے دفن ہوئین بقیع مین اور ام سلمہ کا نام ہند تھا اور تھین وہ پہلے رسول خدا صلعم کے ابو سلمہ کے نکاح مین اور دفن کی بعد وفات بقیع بیچ عمر چوراسی برس کے گئین اور زینب بنت جحش کی مان عبد المطلب کی بیٹی تھین اور پھوپھی آنحضرت کی اور تھین پہلے نکاح مین زید بن حارثہ کے کہ غلام آزاد کیے آنحضرت کے پس طلاق دی

بعد نے انکو پھر نکاح کیا انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تھا انکا برہ حضرت نے زینب نام رکھا کہا عائشہؓ نے انکی شان میں کہ نہیں تھی کوئی عورت بہتر انسے دین میں اور بہت ڈرنے والی اللہ سے اور بہت سچ بولنے والی اور بہت سلوک کرنے والی ناتے داروں سے اور بہت صدقہ دینے والی اور بہت خرچ کرنے والی اپنے نفس کو اس عمل میں کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الٰہی حاصل ہو اس سے مریں وہ مدینہ میں ترپن ۵۳ برس کی عمر میں اور ام حبیبہ کا نام تھا رملہ بنت ابی سفیان ابن صخر ابن حرب اور مریں انکی [illegible] صفیہ بیٹی ابو العاص کی پھوپھی عثمانؓ بن عفان کی اور جویریہؓ جب غزوہ مریسیع میں بندی میں آئیں تو ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں پھر ہوئیں مکاتب کیا انکو اور آنحضرت نے دین بدل کتابت انکی طرف سے ادا کیا پھر آزاد کیا انکو اور نکاح کیا انسے اور نام تھا انکا برہ حضرت نے تغییر کر کر جویریہ نام رکھا اور مریں وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور میں بیچ عمر پینسٹھ برس کے اور میمونہ کا نام بھی برہ تھا یہ نام رکھا حضرت نے انکا میمونہ اور تھیں وہ پہلے نکاح میں مسعود بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت میں پس مفارقت کی اسنے انسے پھر نکاح کیا انسے ابو رہم نے پھر جب وہ مرا تو آنحضرت نے نکاح کیا انسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور میں بیچ عمرۃ القضا کے سرف میں کہ دس کوس ہے مکہ سے اور قضاء الٰہی سے مریں بھی وہ اسی مکان میں کہ جہاں نکاح ہوا تھا انکا اور وہ بہن ہیں ام الفضل کی جو بیوی ہیں حضرت عباس کی اور بہن ہیں اسماء بنت عمیس کی اور وہ آخری بیوی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِیَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفایت کرتا ہے تجھکو جہان کی عورتوں سے پہچاننا مناقب فضائل ان چار عورتوں کا کہ اپنے غیر سے افضل ہیں مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہ ترمذی نے **فوح** ع ظاہر یہ ہے کہ مرتبہ انکے موافق ذکر انکے کے ہوں اور ذکر عائشہ کا اس حدیث میں نہ کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ ذکر انکے کے اور حدیثوں میں یا یہ کہ شاید یہ حدیث آگے ہی حصول کمال عائشہ کی اور پہونچنے انکے کے طرف وصال حضرت کے فرمائی ہو پھر دیکھا میں نے جامع الاصول میں کہ روایت کی احمد نے اور شیخین نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی موسی سے بطریق مرفوع کے کہ کامل ہوئے مردوں سے بہت اور نہیں کامل ہوئی عورتوں سے مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور بلاشبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتوں پر مانند فضیلت ثرید کے ہے سب کھانوں پر اور لفظ حسبك میں خطاب یا تو عام ہے یا انس ہی کو ہے یعنی کافی ہے تجھکو پہچاننا تیرا ان چار عورتوں کی فضیلت کا پہچاننے سب عورتوں کے سے کہا سیوطی نے نقایہ میں کہ اعتقاد رکھتے ہیں ہم یہ کہ افضل عورتوں کی مریم اور فاطمہ ہیں اور افضل امہات المومنین کی یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہؓ اور عائشہؓ ہیں اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہؓ و عائشہؓ کے کئی قول ہیں تیسرا اسکا توقف ہے کہتا ہوں میں یعنی ملا علی کو توقف سب کے حق میں اولی ہے اسلیئے کہ نہیں ہے اس مسئلہ میں کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلیں متعارض ہیں نہیں مفید واسطے عقائد کے کہ مبنی ہیں یقینیات پر **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِیْ خِرْقَةِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ جبرئیل لائے صورت انکی بیچ کپڑے ریشمی سبز کے طرف رسول خدا صلعم کے اور کہا یہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کے نقل کی یہ ترمذی نے **فوح** اس سے معلوم ہوا کہ مرتبہ جواہر حدیث میں گذرا بالخصوص ساتھ حریر سفید کے نہیں ہے یا تغیر متعدد ہے یا اشتباہ راوی کا ہے واللہ اعلم **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا ابْنَةُ یَهُوْدِیٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقَالَ مَا یُبْكِیْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَةُ اِنِّیْ ابْنَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا حَفْصَةُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہ کہ حفصہ نے کہا انکے حق میں بیٹی یہودی کی یعنی منظر انکے باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تھا پس روئیں صفیہ پھر داخل ہوئے نبی صلعم اس حال میں کہ وہ روتی تھیں پس فرمایا آپ نے

اگر کس چیز نے رولایا تجھکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا میرے حق میں حفصہ نے کہ میں بیٹی یہودی کی ہوں پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہے اور بیشک چچا تیرا البتہ نبی ہے ف ح
ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سے تھا اور حضرت ہارون بھائی تھے حضرت موسی کے پس اس حساب سے باپ یعنی
جد اعلی انکے پیغمبر ہوئے اور چچا بھی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کے نبی کی بیٹی انکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا ترجمہ اور تحقیق تو البتہ صفیہ نیچے پیغمبر کے ہے یعنی
بیوی انکی ہے اب مراد اپنی ذات شریف رکھی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز میں اور سبب کونسی فضیلت سے فخر کرتی ہے حفصہ تجھ پر ف ع مقصود دفع کرنا منقصت
کا ہے صفیہ سے اور یہ کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہیں نہ تفضیل انکی اوروں پر پس یوں کہنا چاہیئے کہ یہ صفات مخصوص ساتھ صفیہ کے نہیں ہیں بلکہ تمام
بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تم شریک ہیں ان صفات میں اسلیے کہ بیٹیاں اسمعیل کی ہیں کہ بھائی اسحق کے ہیں اور نیچے آنحضرت کے
ہیں ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینے صفیہ کے کہ اے حفصہ ڈر خدا سے یعنی اسکی مخالفت سے یا اسکی عداوت سے ساتھ ترک کرنے
ایسے کلام کے کہ عادات جاہلیت سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور نسائی نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ
عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ
ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنے پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس سرگوشی کی انسے پس روئیں فاطمہ پھر بات کی انسے یعنی خفیہ پس ہنسیں
فاطمہ رض ف ع اور اوپر گذر رہی چکا ہے کہ حضرت عائشہ رض نے حضرت فاطمہ سے یہ ماجرا پوچھا آنحضرت کی حیات میں انہوں نے نہ بتایا اور بعد وفات کے بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ
نے ساتھ قول اپنے کے فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہ ہے کہ فتح مکہ میں اس قصہ کا کہنا وہم ہے اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا مورخین کے نزدیک
وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ میں بلکہ تھا حجۃ الوداع میں یا آنحضرت کے مرض الموت میں ترجمہ پس جب وفات پائی آنحضرت نے پوچھا میں نے فاطمہ سے رونے
انکے سے پہلے اور ہنسنے انکے سے دوسری بار یعنی ان دونوں چیزوں کا سبب پوچھا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجھکو آنحضرت نے کہ وہ وفات پاوینگے
یعنی عنقریب پس روئی میں پھر خبر دی مجھکو کہ میں سردار ہوں بہشت کی عورتوں کی سوائے مریم بنت عمران کے پس ہنسی میں نقل کی یہ ترمذی نے
ف ع اور یہ منافی نہیں ہے اس روایت کے کہ کہا فاطمہ کو یہ بھی کہ اول میرے اہل بیت میں سے تو ہی ملے گی مجھسے جیسا کہ اوپر مذکور ہوئی یہ روایت اور
مناسبت اس حدیث کی ساتھ اس باب کے ظاہر نہیں ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کے ساتھ رکھتی ہے لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کے
اس فصل سے کہ ذکر کیا ہے اسمیں فاطمہ رض کا ساتھ ذکر خدیجہ اور مریم رض کے اور یہ ایک فن ہے بدیع کلام سے پس ہے کہ تفصیل اسکی واسطے بعض اس چیز کے کہ اوپر گذری اور نہیں بعید ہے
یہ کہ ہو اشارہ طرف اس مضمون کے کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت میں اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا نہیں مشتبہ ہوئی ہمپر کہ اصحاب آنحضرت کے ہیں کوئی حدیث اور کوئی بات
ہرگز پس پوچھا ہمنے حضرت عائشہ رض سے مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کے پاس اس حدیث سے اور متعلقات اسکے سے علم کہ حل اس اشکال کا کرتی تھیں بسبب وفور علم
اپنے کے کہ بسبب سننے کے آنحضرت سے اور قوت اجتہاد سے حاصل ہوا تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ
قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے
کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت فصیح عائشہ رض سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ع یہ مبالغہ کہا یا کہ حقیقۃً کہ انہوں نے

دیکھا ہو کسی کو فصیح زیادہ عائشہؓ سے **بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ** باب جامع مناقب کا فتح یعنی ذکر کیے ہیں مولف نے اس باب میں مناقب بعضوں
کی مشاہیر صحابہ سے بے تخصیص جماعت مخصوصہ کی نسبت اور بے تخصیص لکھنے باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کسی کے لیے مرتب نہیں کیا مانند خلفاء اور
اہل بیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین و انصار وغیرہم کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ
یَدِیْ سَرَقَۃً مِّنْ حَرِیْرٍ لَا اَھْوِیْ بِھَا اِلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ
اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے **ف ع** یہ قریشی عدوی ہیں اسلام لائے اپنے باپ کے ساتھ مکہ میں چھوٹی ہی عمر
میں اور حاضر ہوئے بعد خندق کے جہادوں میں اور تھے اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والے اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ نہیں تھا ہم میں سے
کوئی مگر کہ جھکی اسپر دنیا اور جھکا وہ طرف دنیا کے سوائے عمر کے اور انکے بیٹے یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نے کہ نہیں مرے ابن عمر یہاں تک کہ آزاد کیے ہزار
انسان یا زیادہ اور سب حاجیوں سے پہلے جاتے ان جگہوں میں کہ جہاں حضرت ٹھہرتے تھے عرفات وغیرہ میں اور ایک روز حجاج نے تاخیر کی نماز
فجر یا عصر میں پس کہا ابن عمر نے کہ آفتاب تیرا انتظار نہیں کرنے کا پس کہا انکو حجاج نے کہ بلا شبہ تو چاہتا ہے کہ حرکت دوں میں اس چیز کو کہ تیری آنکھوں میں
یعنی ڈھیلے نکال ڈالوں کہا ابن عمر نے کہ اگر تو ایسا کرے تو احمق مسلط ہے اور بعضوں نے کہا کہ انہوں نے چپکے سے یہ بات کہی کہ حجاج نے نہیں سنی پس حکم کیا حجاج نے ایک
شخص کو کہ اٹھا لیجا نیزہ اسکا اور زہر آلود کیا انکو راہ میں اور رکھی نیچے کی بھال انکے پشت قدم میں اور ولادت ہوئی انکی ایک برس پہلے وحی کے آنے سے
اور موت انکی سن تہتر میں ہوئی ابن زبیر کے مارے جانے کے تین مہینے پیچھے اور وصیت کی تھی کہ مجھکو دفن کرنا حل میں پس نہ ہو سکا یہ بسبب حجاج کے اور دفن
کیے گئے ذی طوی میں مہاجرین کے مقبرہ میں اور چوراسی برس کی عمر ہوئی انکی **ت** کہا ابن عمر نے کہ دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ریشمی
کپڑے کا قصد نہیں کرتا ہوں میں ساتھ اس ٹکڑے کے طرف کسی مکان کے بہشت میں یعنی چڑھنے اترنے کا مگر اڑتا ہے وہ ٹکڑا مجھکو یعنی پہونچاتا ہے طرف اس
مکان کے یعنے گویا وہ ٹکڑا مانند بازو پرندہ کے ہو پس بیان کیا میں نے یہ خواب حفصہ سے کہ بہن ابن عمر کی تھیں پھر عرض کیا حفصہ نے یہ خواب آنحضرت
سے پس فرمایا آپنے کہ بھائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہے یا فرمایا یہ کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** گویا تعبیر دی
آپ نے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اسکے ہیں کہ منازل جنت کو پہونچا دینگے **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ اِنَّ اَشْبَہَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَّھَدْیًا
بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِّنْ حِیْنِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَیْہِ لَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ
فِیْ اَھْلِہٖ اِذَا خَلَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگوں کا ازروے وقار اور میانہ روی اور طریقہ
سیدھے کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹا ام عبد کا ہے اس وقت سے کہ نکلتا ہے اپنے گھر سے اس وقت تک کہ پھرتا ہے طرف گھر کے نہیں جانتے ہم
کیا کرتا ہے اپنے گھر والوں میں اس وقت کہ تنہا ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف ع ح** یعنی ساتھ گھر والوں کے اور نہیں ہوتا اور کوئی وہاں اور لفظ دل ساتھ
زبر دال اور تشدید لام کے سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضوں نے کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہے یہ دلالت سے کہ ظاہر حال اسکا دلالت کرتا ہے نیک خصلتی پر
اور قاموس میں کہا کہ دال مانند ہدی کے ہے سکینہ اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار میں کہا دل شکل اور شمائل اور سمت ساتھ زبر سین اور جزم میم طریق اور
میانہ روی اور اکثر اطلاق اسکا اہل خیر کے طریقہ پر آتا ہے اور قاموس میں سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح میں کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی
ساتھ زبر ہ اور جزم دال کے طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہ کہ یہ تینوں لفظ قریب قریب ہیں معنی میں اور تینوں آپس میں تاکید ہوتے ہیں
اور ام عبد کے بیٹے سے مراد عبد اللہ بن مسعود ہیں کہ انکی ماں کی کنیت ام عبد تھی اس وقت سے کہ نکلتا ہے الخ یعنی ظاہر حال اسکا کہ ہمیں ظاہر ہے وہ دلالت
اوپر خوب مستقیم ہونے اسکے کے کرتا ہے اور نیکی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو ہمیں ظاہر ہے آئندہ باطن کا حال ہم جانتے نہیں الغیب عند اللہ **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی

الاشعری قال قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا ما نری الا ان عبد اللہ بن مسعود رجل من اھل بیت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لما نری من دخولہ ودخول امہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے ابوموسی
اشعری سے کہ کہا آیا میں اور بھائی میرا یمن سے یعنی مدینہ میں پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک مدینہ میں آنحضرت کے دربار پر نہیں گمان کرتے تھے ہم مگر یہ کہ
عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہونا انکا اور داخل ہونا انکی ماں کا آنحضرت کے
پاس ہر وقت بے وقت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبد اللہ بن مسعود کو حکم دے دیا تھا کہ اگر ایک شخص کو دیکھے تو کہ میرے پاس ہے
تو چلے آیا کریں اور حاجت اذن کی نہیں ہے اور کہا مؤلف نے کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہذلی تھی تھا اسلام انکا قدیم اول اسلام میں مسلمان ہوئے تھے
پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں اور چند روز پہلے اسلام لائے عمرؓ کے اور بعضوں نے کہا پانچ شخصوں کے بعد چھٹے یہ مسلمان ہوئے تھے پھر سپرد
کی آنحضرت نے انکو مسواک اور پاپوشیں اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر میں اور ہجرت کی انہوں نے طرف حبشہ کے اور حاضر ہوئے بدر میں پھر اسکے بعد غزوہ دون
میں اور گواہی دی انکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونے کی اور فرمایا کہ پسند کی میں نے اپنی امت کے لئے وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی
عبد اللہ بن مسعود نے اور ناپسند رکھی میں نے انکے لیے وہ چیز کہ ناپسند رکھی ابن ام عبد نے اور تھے وہ گندم گون دبلے ٹھگنے نحیف قریب تھا کہ لنبے آدمی
برابر ہوتے انکے بیٹھے ہوئے والی ہوئے قضا کے کوفہ میں اور اسکے بیت المال کے حضرت عمرؓ کی خلافت میں حضرت عثمانؓ کی ابتدا خلافت میں پھر آئے مدینہ میں اور وفات
پائی وہاں سنہ بتیس میں اور دفن کئے گئے بقیع میں اور عمر ہوئی انکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی روایت کیں انسے حدیثیں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ او
اور بہت سے صحابہ و تابعین نے انسے اور وہ ہمارے اماموں کے نزدیک بڑے فقیہ تھے سب صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے **وعن** عبد اللہ بن عمرو
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استقرؤا القران من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود وسالم مولی
ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن کعب سے اور معاذ بن جبل نے نقل کی یہ بخاری او
مسلم نے ف ع ان چاروں صاحبوں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سارا قرآن آنحضرتؐ سے بالمشافہہ سیکھا تھا اور حافظ قرآن تھے اور اوروں نے
اقتصار کیا تھا اوپر سیکھنے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے انکی فضیلت پر آگاہ کردیا لوگوں کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس
کے تھے اہل فارس سے شہر اصطخر کے رہنے والے اور بڑے فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے بدر میں اور امامت کرتے تھے مہاجرین اولین کی
جس وقت کہ آئے مہاجر مدینہ میں باوجودیکہ ان میں عمرؓ اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود تھے اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہے فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سے
تھے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرتؐ کے دار ارقم میں اور عبد اللہ بن مسعود بڑے قاری تھے اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑے
قاری تھے صحابہ میں انکو لوگ سید القراء کہتے تھے اور حضرت عمرؓ نے انکا نام سید المسلمین رکھا تھا اور کاتب وحی تھے اور معاذ بن جبل کے مناقب بھی
بے نہایت ہیں اور آنحضرت نے انمیں اور عبد اللہ بن مسعود میں بھائی چارہ کروا دیا تھا **وعن** علقمۃ قال قدمت الشام فصلیت
رکعتین ثم قلت اللھم یسر لی جلیسا صالحا فاتیت قوما فجلست الیھم فاذا شیخ قد جاء حتی جلس الی
جنبی قلت من ھذا قالوا ابو الدرداء قلت انی دعوت اللہ ان ییسر لی جلیسا صالحا فیسرک لی فقال من انت
قلت من اھل الکوفۃ قال اولیس عندکم ابن ام عبد صاحب النعلین والوسادۃ والمطھرۃ وفیکم
الذی اجارہ اللہ من الشیطان علی لسان نبیہ یعنی عمارا او لیس فیکم صاحب السر الذی لا یعلمہ
غیرہ یعنی حذیفۃ رواہ البخاری اور روایت ہے علقمہ تابعی سے کہ آیا میں شام میں پس نماز پڑھی میں نے دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد میں

پھر دعا کی مین نے کہ خداوندا میسر کر میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنے عالم عامل یا ذکر کرنے والا حق اللہ کا اور اُسکے بندون کا پھر آیا مین ایک قوم کے پاس اور بیٹھا مین اُنکے پاس پس ناگہان ایک بڈھا یا بزرگ قدم تھین آیا یہان تک کہ بیٹھا طرف پہلو میرے کے ف ع روایت کی گئی ہے ان اللہ یلامکر بحجر الاہل الی الاہل ت کہا مین نے یعنی لوگون سے کہ کون ہے یہ کہا لوگون نے یہ ابو درداء ہین کہا مین نے یعنی ابو درداء سے کہ بلا شبہ مین نے دعا کی تھی اللہ تعالے سے یہ کہ میسر کرے میرے لئے ہمنشین نیکبخت پس کیا تجھکو میرے لیے پس کہا ابو درداء نے کہ تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے کہا مین نے کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سے کہا ابو درداء نے کیا نہین ہے تمہارے پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود رکھنے والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چھاگل ف ع مراد یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتے تھے حضرت کے تمام حالتون مین پس ساتھ رہتے تھے حضرت کے مجلسون مین اور لے لیتے پاپوشین آپ کی جب بیٹھتے آپ اور پہناتے پاپوشین جب اٹھتے اور رہتے تھے ساتھ حضرت کے خلوتون مین پس درست کرتے بستر شریف آپکا اور رکھتے تکیہ آپکا جب ارادہ کرتے سونے کا اور موجود کرتے آپ کے لیئے پانی وضو کا جب اٹھتے آپ وضو کے لیئے اور اٹھا رکھتے اپنے ساتھ چھاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہ کہ عبد اللہ بسبب مدت ملازمت آنحضرت کے ان امور مین لائق ہین اسکے کہ ہوا انکے پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کرے طالب علم کو غیر انکے سے اور اسمین اشارہ ہے طرف اس مضمون کی کہ ذکر کیا گیا ہے بیچ ادب علم سیکھنے والے کے کہ طالب اول سب علم سیکھے علماء شہر اپنے کا پھر کوچ کرے اور شہرون کی طرف واسطے طلب زیادتی علم کے والا کیون سفر کر کر اپنے کو رنج مین ڈالے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے کہ اگر دوسرے کو اپنے سے افضل جانے تو طالب کو حوالہ اُسکا دے ت اور کیا نہین ہے تم مین وہ شخص کہ امان دی ہے اسکو خدا تعالی نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کے مراد رکھتے تھے ابو درداء ساتھ اس شخص کے عمار بن یاسر کو ف ع کہا آنحضرت نے انکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی انکے لیے اس وقت کہ عذاب کرتے تھے انکو مشرک اور جلاتے تھے اور کہا سرد و سلامت ہو جا اے آگ اوپر جیسے کہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگے تجھکو اے عمار گروہ باغیون کے بلا دیگا تو انکو بہشت کی طرف اور بلاوینگے وہ تجھکو آگ کی طرف اور سبب معنی امان دینے کے شیطان سے یہ ہے کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے رہے اور بسبب وسوسہ شیطان کے بھٹکے نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نے یون لکھا ہے کہ عمار بن یاسر تھے یعنی غلام آزاد تھے بنی مخزوم کے اور حلیف تھے اور یہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کے مقیم ہوئے مکہ مین اور حلیف یعنی ہم قسم ہوگئے ابو حذیفہ بن المغیرہ سے پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سے اس سے عمار پیدا ہوئے پھر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نے پس عمار مولیٰ ہوئے اس سبب سے اور عمار قدیم الاسلام تھے اور تھے ان مستضعفین مین سے کہ عذاب دئے گئے مکہ مین تو کہ پھر جاوین اسلام سے اور جلایا انکو مشرکون نے ساتھ آگ کے پس آنحضرت عمار پر گذرتے تھے اور پھیرتے تھے ہاتھ اپنا انپر اور فرماتے تھے یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنے اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور سلامتی عمار پر جیسے کہ ہوئی تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سے ہین اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور سب جہادون مین اور قتل کئے گئے عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابی طالب کے سن سینتیس مین اور عمر انکی ترانوے ۹۳ برس کی ہوئی ت کہا نہین ہے تم مین بھید جاننے والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہے اس بھید کو سوا اسکے مراد اس بھید جاننے والے سے حذیفہ بن الیمان ہے نقل کی ہے بخاری نے ف ع ح کہ انکو صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور ان بھیدون مین سے یہ تھا کہ آنحضرت نے انکو نام منافقون کے اور نسب اور علامتین انکی بتا دین تھین کہ یہ بھید سوا انکے کوئی نہین جانتا تھا اور روایت ہے کہ امیر المؤمنین عمر نے ایک روز انسے پوچھا کہ آیا کچھ دیکھتا ہے تو اے حذیفہ مجھ مین نشانی نفاق کی کہا حذیفہ نے قسم خدا کی کچھ نہین دیکھتا مین سوا اسکے کہ لوگ کہتے ہین کہ تمہارے دسترخوان پر رنگ رنگ کے کھانے موجود ہوتے ہین اور جب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈے تھے انکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتے تھے وفات پائی انہون نے مدینہ سنہ پینتیس ۳۵ مین اور وہین قبر ہے انکی

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ

رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی گئی مجھکو بہشت پس دیکھی میں نے بیوی ابو طلحہ کی اور
سنی میں نے آہٹ پاؤں کی آگے اپنے پس ناگہان بلال تھا کہ آگے بہشت میں جاتا ہی نقل کی یہ مسلم نے شرح ابو طلحہ کی بیوی سے مراد ام سلیم ہے ماں
انس کی اور انکے نام میں اختلاف ہے پہلے نکاح کیا انسے مالک بن نضر نے اور اُس سے انس پیدا ہوئے اور مارا گیا مالک مشرک پھر مسلمان ہوئی
ام سلیم اور ابو طلحہ نے پیغام نکاح کا کیا انسے اور وہ جب تک مشرک تھے پس انکار کیا ام سلیم نے اور دعوت کی انکو اسلام کی طرف پس قبول کیا ابو طلحہ نے
اسلام پھر ام سلیم کا نکاح ہوا انسے اور کہا ام سلیم نے کہ میں نے تیرے اسلام پر اپنے تئیں بخش دیا ہے یعنی یا مہر میرا یہی اسلام تیرا ہوا اور بلال حبشی ابو رباح کی
مولی ابوبکر صدیق کے ہیں قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہوں ہی نے کیا مکہ میں حاضر ہوئے بدر میں اور اُسکے بعد کی جہادوں میں اور سکونت
کی شام میں اخیر کو اور کوئی وارث نہیں چھوڑا انہوں نے اپنا پر روایت کیں اُنسے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ و تابعین میں سے اور وفات ہوئی انکی
دمشق میں سن بیس میں اور دفن کئے گئے باب الصغیر میں اور عمر انکی ترسٹھ برس کی ہوئی اور تھے بلال ان لوگوں میں سے کہ عذاب کیا انکو اہل مکہ
نے اسلام لانے پر اور عذاب دیا کرتا تھا انکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سے یہ ہوا کہ روز بدر کے بلال ہی کے ہاتھ سے وہ مارا گیا کہا جابر نے کہ عمر کہتے
تھے ابوبکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنی ابوبکر سردار ہمارے ہیں اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نے روایت کیا اپنی مسند میں کہ اول جنہوں نے اسلام
ظاہر کیا وہ سات تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمار اور ماں انکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکھا اللہ تعالی نے رسول خدا صلعم کو تو انکے
چچا ابو طالب کے سبب سے اور ابوبکر کو بچایا انکی قوم کی سبب سے ہے اور پس پکڑا انکو مشرکوں نے اور پہنائیں انکو لوہے کی زرہیں اور تپایا انکو دھوپ میں پس نہیں تھا انمیں سے
کوئی مگر کہ خلاص ہوئی ذی عزت کیا انکو اللہ نے سوائے بلال کے کہ حقیر ہی جان انکی اللہ عزوجل کی راہ میں اور حقیر تھی انکو قوم انکی پس پکڑا انہوں نے انکو اور حوالہ کر دیا لڑکوں کے پس پھیرتے
تھے انکو لڑکے کوچوں میں مکہ کے اور وہ کہتے تھے احد احد کذا فی الریاض وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ
فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ
وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ
رواہ مسلم اور روایت کی سعد بن وقاص نے کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ شخص پس کہا مشرکوں نے یعنی قریش کے
بعضے سرداروں نے واسطے نبی صلعم کے دور کر تو یعنی اٹھا دے اپنی مجلس سے ان لوگوں کو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کریں ہم پر ف ع یعنی نہ ہو جرات
انکو ہم پر بیچ مخالطت اور ہم کلام ہونے کی ساتھ ہمارے اگر چاہتے ہو تم کہ ایمان لاویں ہم تم پر اور آویں تمہارے پاس ترجمہ کہا سعد نے یعنی بیچ بیان
چھ آدمیوں کے کہ کون تھے وہ اور تھا میں اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سے اور بلال اور دو شخص اور کہ میں نہیں نام لیتا انکا ف ع اور کہا ہے علما
نے کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہیں اور یہ جو کہا کہ نام نہیں لیتا میں انکا بسبب مصلحت کے تھا کہ کچھ مصلحت تھی اُسمیں کلام کرنے والے کے لئے اور بعضوں نے
کہا بسبب نسیان کے نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہے عبارت کہا مولف نے خباب بن ارت کی کنیت تھی ابو عبد اللہ تمیمی اور قید ہی میں پکڑے آئے
تھے یہ جاہلیت میں پس خریدا انکو ایک عورت نے خزاعہ میں سے اور آزاد کیا انکو اسلام لائے پہلے داخل ہونے نبی صلعم کے دار ارقم میں اور یہ بھی اُن
لوگوں میں سے تھے کہ جو عذاب کئے گئے اللہ کی راہ میں اسلام لانے پر پس صبر کیا انہوں نے اور اترے کوفہ میں اور مرے وہیں سن سینتیس میں
تہتر برس کی عمر میں اور روایت کیں اُنسے حدیثیں ایک جماعت نے ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر میں جو کچھ کہ چاہا خدا نے
کہ واقع ہو یعنی چاہا آنحضرت نے کہ دور کریں انکو بسبب استمالہ مشرکوں کے دل کی بطمع اسکے کہ ایمان لاویں پس سوچے آنحضرت اپنے دل میں ف ع یعنی

انکی تالیف کے لیے یعنی دو ہو کر ہیں انکو صورت میں کہ نہ کہوں وہ حضرت کے پاس جبکہ سردار مشرکوں کے بیٹھے ہوں یا اٹھ جاویں تمام حضرت کے پاس سے جسکو دیکھیں پس ایسی کچھ تدبیر حضرت سوچ رہے تھے واسطے رعایت جانبین کے تو حکمت یہ ہے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے آنحضرت پر یہ آیہ ولا تطرد الذین الخ ترجمہ اسکا یہ ہے اور نہ ہانکا ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں اور یاد کرتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام اس حال میں کہ چاہتے ہیں اپنی عبادت سے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اور نہ کچھ غرض دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اے ابو موسیٰ دیا گیا ہے تو خوش آوازی خوش آوازیوں داؤد کی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح لفظ مزمار حدیث میں جو ہے اصل میں کہتے ہیں آلہ زمر کو کہ یعنی گانے کے ہے مانند نے اور دف اور طنبورا ور مانند اسکے کے کہ ساتھ زبان کے ہو اور یہاں مراد آواز خوب اور لحن خوش ہے اور آل داود سے مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہیں لفظ آل کا زائد ہے اسلیے کہ مشہور ساتھ خوش آوازی کے حضرت داود ہیں نہ آل داؤد اور بعضوں نے کہا آل یہاں معنی ایک شخص کے ہے اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تھے جسوقت کہ زبور خوش آوازی سے پڑھتے جنازہ کے جنازہ انکی مجلس سے نکلتے اور ابو موسیٰ اشعری بھی نہایت خوش آواز و خوش خوان تھے چنانچہ باب تلاوت میں ایک حدیث گذر چکی ہے کہ ایک دفعہ یہ قرآن پڑھتے تھے اور آنحضرت سنتے تھے اور نام انکا عبداللہ بن قیس اشعری ہے اسلام لائے مکہ میں اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے پھر آئے اہل کشتی کے ساتھ اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے والی کیا انکو عمر بن الخطاب نے مکہ کا سنہ بیس میں اور ہمیشہ یہ بصرہ ہی میں رہے حضرت عثمان کی ابتدا خلافت تک پھر معزول ہوئے بصرہ سے اور انتقال کیا طرف کوفہ کے پس اقامت کی ہاں اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم رہے یہاں تک کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان پھر انتقال کیا ابو موسیٰ نے طرف مکہ کے بعد کرنے حکومت کے پھر ہمیشہ مکہ میں رہے یہاں تک کہ مرے سن باون میں وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃٌ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَیْدٍ قِیْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کے زمانہ میں چار شخصوں نے ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نے اور زید بن ثابت نے اور ابو زید نے کہا گیا انس کو کون ہے ابو زید کہا انس نے ابو زید ایک میرے چچاؤں میں سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح ابو زید کے نام میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا سعید بن عمیر اور بعضوں نے کہا قیس بن سکن اور مراد چار شخص انصار میں سے ہیں بلکہ خزرج میں سے کہ قوم انس کی ہیں اور انس نے اسکو مقام افتخار میں کہا ہے جسوقت کہ انہوں نے فخر کیا ساتھ چار آدمیوں کے اپنی قوم میں سے اور اگر عام بھی رکھیں ہم تو ہمیں تصریح نہیں ہے اسکی کہ سوا ان چار کے نہیں ہیں اسلیے کہ مفہوم عدد کا ایسے مقاموں میں معتبر نہیں ہے اور بلا شبہہ ثابت ہوا ہے حدیثوں صحیح سے یاد کرنا بہتوں کا صحابہ میں سے تمام قرآن کو اور انجملہ صحیح حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ روز یمامہ کے قتل کیے گئے ستر صحابی انمیں سے کہ جنہوں نے سارا قرآن یاد کیا تھا اور از انجملہ خلفاء اربعہ ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا سیوطی کے اتقان میں ہے وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ ہَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰی لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِّنْہُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مَا یُکَفَّنُ فِیْہِ اِلَّا نَمِرَۃٌ فَکُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا رَاْسَہٗ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْہِ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِہَا رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْہِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَہُوَ یَہْدِبُہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے خباب بن ارت سے کہ کہا ہجرت کی ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ طلب کرتے تھے ہم ذات خدا کی اور رضا اسکی پس واقع اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالیٰ کے نزدیک یعنی اسکے فضل و کرم سے پس بعضے ہم میں سے وہ ہیں کہ گذر گئے اس عالم سے

یعنی مرگئے اور نہیں کھایا اپنے اجر سے یعنی دنیا کے اجر سے کچھ فتوح یعنی قسم غنائم وغیرہ کہ جو کچھ لیا ان لوگوں نے کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر انکا کامل ترجمہ منجملہ انکے مصعب بن عمیر ہیں مارے گئے روز احد کے پس نہ پایا گیا انکے لیے کپڑا کہ کفن دئے جاویں اسمیں مگر ایک کملی سیاہ و سفید مانند رنگ نمر یعنی چیتے کے اور وہ بھی پوری نہ تھی کہ سر سے پاؤں تک کو ڈھک سکتی پس تھے ہم جسوقت ڈھانکتے سر انکا یعنی اس کملی سے تو کھلے رہتے پاؤں انکے اور جسوقت ڈھانکتے ہم پاؤں انکے تو کھلا رہتا سر انکا یعنی پس متحیر ہوتے ہم انکے امر میں پس فرمایا نبی صلعم نے ڈھانکو اس سے سر انکا اور رکھو دوا نکے پاؤں پر اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہے کہ مکہ میں ہوتی ہے اور بعضے امور میں کام آتی ہے اور بعضے ہم میں سے وہ ہیں کہ پختہ ہوا واسطے انکے میوہ انکا پس وہ چنتے ہیں اس میوہ کو نقل کی بخاری اور مسلم نے فش ح یہ کنایہ ہے غنیمتوں سے کہ پایا اسکو ان لوگوں نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کے تھے اور یہ فقرہ لگتا ہے اس فقرہ کے ساتھ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضے ہم میں سے وہ ہیں کہ نہیں جلدی لیا اپنے ثواب میں سے کچھ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضے وہ ہیں کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی کہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں پھر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لے لیا دو تہائی اجر اپنا اور باقی رہا انکے لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمیں بیان ہے مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ انمیں سے تھے کہ نہیں ناقص ہوا انکے لیے ثواب آخرت سے کچھ کہا مولف نے کہ مصعب قرشی عبدری ہیں اجلہ صحابہ اور فضلا انکے سے ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے ان لوگوں کے ساتھ کہ اول ہجرت کی طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے بدر میں اور آنحضرت نے بھیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کے پڑھاتے تھے اہل مدینہ کو قرآن اور سمجھاتے تھے انکو اور مدینہ میں اول جمعہ انھوں ہی نے پڑھا ہے پہلے ہجرت کے اور ایام جاہلیت میں یہ بڑی چین میں تھے اور بہت اچھا لباس پہنتے تھے جب مسلمان ہوئے تو زہد دنیا حاصل ہوا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال میں کہ تسمہ بکری کے چمڑے کا کمر میں باندھے ہوئے تھے پس آنحضرت نے فرمایا کہ نگاہ کرو اس شخص کی طرف کہ روشن کیا ہے خدا تعالیٰ نے دل اسکا نور ایمان سے میں نے دیکھا ہے اسکو کہ ماں باپ اسکے کھلاتے پلاتے تھے اسکو بہترین کھانا پینا اور دیکھا ہے میں نے اسپر جوڑا کہ دو سو درہم کو خریدا تھا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول کی اس حال کے تئیں کہ دیکھتے ہو تم اور بعضوں نے کہا کہ بھیجا انکو نبی صلعم نے یعنی مدینہ میں بعد اسکے کہ بیعت کی عقبہ اولیٰ میں پس آتے تھے یہ انصار کے پاس انکے گھروں میں اور بلاتے تھے انکو طرف اسلام کے پس مسلمان ہو جاتا تھا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہاں تک کہ پھیلا اسلام انمیں پس مصعب نے لکھ کر آنحضرت سے اذن لیا جمعہ پڑھنے کا اہل مدینہ کو پھر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ان ستر آدمیوں کے کہ آتے تھے حضرت کے پاس عقبہ ثانیہ میں پھر اقامت کی مکہ میں تھوڑے دنوں اور انکے حق میں نازل ہوئی یہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تھا اسلام انکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی جابر نے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہلا عرش سبب مرنے سعد بن معاذ کے اور ایک روایت میں ہے کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنے سعد بن معاذ کے نقل کی بخاری اور مسلم نے فش ح شارحین نے اختلاف کیا ہے عرش رحمن کے ہلنے کے بیان معنی میں اور اسکے سبب میں بعضوں نے تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے فرح و نشاط عرش کے سے بسبب آنے روح پاک انکی کے حقیقۃ یا مجازا اور صواب مختار یہ ہے کہ محمول حقیقت ہی پر ہے اسلیے کہ حق جل وعلا نے جمادات میں علم و تمیز رکھا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نے فرمایا کوہ احد حق میں کہ وہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہم کو اور بعضوں نے کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہے کہ ملائکہ ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عرش ہلنے کو مجاز کیا سعد کے مرنے پر یہ عبارت کنایہ ہے عظم شان وفات انکی سے جیسے کہتے ہیں قیامت اٹھی خلائق کے مرنے سے اور کلام اس حدیث میں بیچ اواخر کتاب کے بیچ فصل میں اثبات عذاب القبر کے

گذر ہو اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سے ہیں اسلام لائے مدینہ میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اُسوقت کہ بھیجا تھا انکو آنحضرت نے پہلے ہجرت کرنے اپنی کے مدینہ میں پس مسلمان ہوئے بسبب اسلام اُنکے کے بنی عبدالاشہل اور آنحضرتؐ نے انکو سید الانصار فرمایا حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور ثابت رہے آنحضرتؐ کے ساتھ روز احد کے اور روز خندق کے اُنکے اکحل میں ایک تیر لگا اور نہ تھما خون اُنکا حتی کہ بعد ایک مہینے کے وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ میں سینتیس برس کی عمر میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اُترے اُنکی موت پر ستر ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کے **وَعَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں کہ ہدیہ بھیجا گیا واسطے آنحضرتؐ کے جوڑا ریشمی کپڑے کا **ف** ح ظاہرا ایک بادشاہ نے عجم کے بادشاہوں میں سے بھیجا تھا ترجمہ پس ہوئی یاران آنحضرتؐ کی کہ ہاتھ پھیرتے تھے اسپر اور تعجب کرتے تھے اسکی نرمی پر **ف** ع اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہتے تھے یعنے از راہ تعجب اور نہ دیکھے مانند اسکے کے کہ بھیجا گیا ہے یہ حضرتؐ پر آسمان سے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تعجب کیا کرتے ہو تم نرمی اسکی سے البتہ رومال سعد بن معاذ کے جنت میں بہتر ہیں اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع منادیل جمع مندیل کی ہے اور مندیل کہتے ہیں رومال کو کہ جس سے ہاتھ وغیرہ پونچھ لیتے ہیں پس ذکر کرنی مندیل میں مبالغہ ہے کہ جب ایسے کپڑے یہاں کے افضل کپڑوں سے افضل ہونگے تو وہاں کے افضل کپڑوں کا کیا پوچھنا ہے **وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ** اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلیم سے **ف** ح ام سلیم سات بہنیں ہیں کے ماں ہیں انس کی کہ انھوں نے انس کو صغر سن میں آنحضرتؐ کی خدمت بابرکت میں چھوڑا تھا ترجمہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپ کا ہے دعا کرو اللہ تعالٰی سے اسکے لیے یعنے دنیا کی برکتوں کی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپ کی کے حاصل ہوتا ہے کہا آنحضرتؐ نے یا الٰہی بہت کر مال اسکا اور اولاد اسکی اور برکت دے اسکے لیے بیچ اس چیز کے کہ دی ہے تو نے اسکو یعنے نعمتیں اپنی قسم آل وغیرہ سے کہا انس نے پس قسم خدا کی بلا شبہ مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہے اور تحقیق اولاد میری یعنے بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں مانند سو سے آج کے دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یعنے اسوقت کہ یہ حکایت کرتا ہوں عدد اس مقدار کو پہونچا ہے بعد ازیں زیادہ بھی ہوں چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ انس نے کہا یعنے بہت دنوں بعد نقل کرنے مضمون سابق کے کہ دفن کیے گئے ہیں مجکو میرے صلب سے سوا اولاد کی اولاد کے ایک سو پچیس کی سب لڑکے ہیں سوائے دو لڑکیوں کے یہ بسبب قول بعض کے ہے اور بلا شبہ زمین میری البتہ پھل دیتی ہے سال میں دو بار ذکر کیا یہ ابن حجر نے اور انکے بیٹے نے کہا کہ میں نے دفن کیے ہیں اُنکی اولاد صلبی سے قریب سو کے اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اموال و اولاد نعمت الٰہی ہیں اگر موجب غفلت کے ذکر حق سے اور باعث گناہ کے نہوں اور انس بن مالکؓ بن النضر خزرجی ہیں کنیت انکی ابو حمزہ حاضر ہوئے آنحضرتؐ کی خدمت فیضدرجت میں بیچ مدینہ کے بارہ برس کی عمر میں اور انتقال کیا انس نے طرف بصرہ کے حضرت عمرؓ کی خلافت میں تو کہ علم دین سکھلاویں لوگوں کو اور یہ آخران صحابہ کے ہیں کہ مرے بصرہ میں سن اکیانوے میں اور عمر انکی ایکسو تین برس کی ہوئی اور کہا ابن عبدالبر نے اور یہ بہت صحیح ہے کہ کہتے ہیں پیدا ہوئے انکے یہاں سو فرزند اور بعضوں نے کہا اسی تھے اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیاں اور روایت کیں حدیثیں اُنسے خلق کثیر نے انتہی پس جو کچھ کہ ذکر کیا ابن حجر نے ظاہر اُسکا مخالف سے پس نقل کی اور ایسی ہی مخالف ہے ظاہر حدیث کی اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ مجموع اولاد انکی اور انکی اولاد کی اولاد متجاوز ہیں سو سے نہ اولاد انکی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

نبوت کی نشانیوں میں سے ہی اور اسمین دلیل ہی انکے لیے جو فضیلت دیتے ہیں غنی کو فقیر پر اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ یہ مخصوص ہی ساتھ دعائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت کی دعا سے برکت ہوئی انکے مال مین اور جبکہ ہوئی برکت اسمین تو فتنہ اسمین سے مفقود ہوا لیکن حاصل ہوا السبب تکم اھر اور نہ تقصیر ہی او احق حد کے
اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہی جسوقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کے تو لائق ہی کہ ملا لیوے اپنی دعا کے ساتھ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز
مین برکت ہو اور محفوظ رہوں سب آفات سے **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نہین سنا مین نے
آنحضرت کو کہ فرماتے ہوں واسطے اس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہ کہ وہ اہل بہشت سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یہ اکابر
یہود اور علما انکے سے اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سے ہیں اور یہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہ صفت احترازیہ ہی کہ نکل جاوین اس سے عشرہ مبشرہ یا بعض وہ
کہ تھے پہلے انکے پس گویا کہ کہا نہین سنا مین نے واسطے اس شخص کے کہ وہ زندہ ہی اب روی زمین پر اور کہا نووی نے کہ نہین ہی یہ مخالف آنحضرت کے اس قول کے
ابو بکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیوں کی جنتی ہونیکی اور اور بعضوں کے جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد نے نفی اپنی سننے کی کی اور نفی
سننے کی نہین دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کے غیر کے لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر اور نفی بالنفی کے سننے
کے واسطے مکروہ جاننے پر تزکیہ نفس اپنے کی یا یہ کلام سعد کا پہلے بشارت دی اوروں کے سے ہو یا بعد موت مبشرین کے اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ عبد اللہ
بن سلام جیتے رہے بعد انکے اور نہین باقی رہا عشرہ مین سے بعد انکے سوائے سعد و سعید کے اور مؤید ہی اسکی حدیث دار قطنی کی **مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ** تھا یہ کہ سعد نے اپنے تئین نہین ذکر کیا اسلیے کہ انکی بشارت نہ پہونچی ہو کسی اور سے اور نہ سنے
بذات خود جیسا کہ ابتداء حدیث سے معلوم ہوا یا کسر نفسی سے اپنے تئین نہین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کے زندہ موجود ہونے مین پس اسکا دفع یون
ہو سکتا ہی کہ مراد انکے قول یمشی سے یہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کے لیے اسوقت کہ چلتے ہوں زمین پر بخلاف بشارات غیر
انکے کے اور اس سے جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ
عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ
دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ
رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا
وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ
فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ اسْتَمْسِكْ
فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ
الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت کی قیس بن عباد تابعی ثقہ نے کہ تھا مین بیٹھا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اسکے چہرہ پر نشان خشوع کا تھا یعنے سکون
اور وقار اور حضور پس کہا بعضے حاضرین نے یہ شخص اہل بہشت سے ہی پس پڑھین اسنے دو رکعتین یعنے تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار کیا انمین یعنے ہلکی کی
قراءت پھر باہر نکلا وہ اور پیچھے پیچھے اسکے چلا مین پس کہا مین نے یعنے اس سے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئے مسجد مین تو بعضوں نے کہا کہ یہ شخص اہل جنت
سے ہی کہا اس شخص نے قسم خدا کی نہین لائق ہی واسطے کسی کے یہ کہ کہے اس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجھسے کہ کیونکر ہی یہ انکار **ف** ع

کہا نووی نے کہ یہ انکار عبداللہ بن سلام نے اُنپر اس جہت سے کیا کہ اُنھون نے حکم کیا اُنکے لیے قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہی کہ اُن لوگون کو پہونچی ہو خبر سعد بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہی اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہ خبر اور احتمال یہ بھی ہی کہ ابن سلام نے مکروہ رکھی تعریف اپنی بسبب اسکے کہ تھے ازراہ تواضع اور گوشہ گزینی کے اور مکروہ رکھنے شہرت کے کہا طیبی نے پس بنا بر اُسکے اشارہ ساتھ قول اُسکے کے فسأحدثک لم ذاک طرف انکار اُسکے کے ہی اُنپر یعنے مین بیان کرتا ہون تجھسے سبب اپنے انکار کا اُنپر اور وہ یہ ہی روایت رویا الخ اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر نفس قطعی ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسے کہ نفس فرمائی میرے غیر کے لیئے حاصل یہ کہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرتؐ کے امیدوار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکھتا ہون اسلیے کہ جیسے میرے لیے بشارت دی اوروں کے لیے بھی دی ہی مجھ مین کیا ہی کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہی کہ مراد ابن سلام کی تصدیق لوگون کی ہو ساتھ اُسکے اور اشارہ ساتھ لفظ ذاک کی طرف اس قول اُنکے کے ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنے نہین لایق ہی اُس کسیکو کہ پائی ہو صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہی پس وہ جانتے ہی ہونگے اسبات کو کہ کہی اور مین بھی کچھ اُسکو جانتا ہون اور وہ یہ خواب ہی ترجمہ دیکھا مین نے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پس عرض کیا مین نے وہ خواب روبرو حضرتؐ کے اور دیکھا مین نے یعنے خواب مین گویا کہ مین بیچ ایک باغیچہ کے ہون ذکر کی اُس شخص یعنے عبداللہ بن سلام نے کشادگی اسکی اور سبزی اسکی بیچ مین اُس باغ کے ایک ستون ہی لوہے کا کہ نیچے کی جانب اسکی زمین مین ہی اور اوپر کی جانب اسکی آسمان مین اُسکے اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطے میرے چڑھ پس کہا مین نے نہین طاقت رکھتا مین یعنے چڑھنے کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اُٹھا لیے اُسنے کپڑے میرے پیچھے میرے سے پس چڑھا مین یہان تک کہ پہونچا مین اوپر اُسکے پس پکڑا مین نے حلقہ اُسکا پس کہا گیا مجھکو مضبوط پکڑے رہ اُسکو پس جاگا مین اس حال مین کہ وہ حلقہ میرے ہاتھ مین تھا **ف** یعنے جاگنا تھا حالت پکڑنے مین بغیر فاصلہ کے پس نہین مراد ہی یہ کہ وہ اُنکے ہاتھ مین رہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بھی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہی خلاف اسکا اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اثر اس خواب کا باقی تھا میرے ہاتھ مین بعد جاگنے کے کہ صبح ہوئی تو ہاتھ کی مٹھی بندھی ہوئی تھی ترجمہ پس بیان کیا مین نے اُسکو روبرو نبی صلعم کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکھا تو نے دین اسلام ہی کہ فراخ اور تروتازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہی احکام وارکان اُسکے سے کہ بناے مسلمانی کی اُنپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکھا تو نے اور پکڑا تو نے اُسکو عروۃ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی اشارہ ہی اسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ چنگل اسپر مارا اور مقام عالی پر چڑھا **ف** تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ شخص عبداللہ بن سلام تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور یہ بھی دور نہین ہی کہ ہو یہ عبداللہ بن سلام کے قول سے کہ اُنھون نے خبر دی اپنے نفس سے اور اپنے کو غائب کرکر تعبیر کیا **وَعَنْ** اَنَسٍ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے ثابت بن قیس خطیب انصار کے **ف** یعنے فصیح اُنکے نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہی نظم مین کلام کرنے والے کو ایسا ہی خطیب کہتے ہین نثر مین کلام فصیح کرنے والے کو ترجمہ پس جبکہ اوتری یہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنے اے ایمان والو نہ بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کے آخر آیۃ تک تو بیٹھ رہے ثابت اپنے گھر مین

اور بند کیا اپنے تئین آنحضرت کے پاس آنے جانے سے پوچھا آنحضرت نے سعد بن معاذ سے یعنے اسلیے کہ وہ رئیس اُنکے تھے پس فرمایا کیا حال ہے ثابت کا کہ نہین آتا اور
نہین دکھائی دیتا کیا بیمار ہے ف ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کے نے تاثیر کی اور باعث آنحضرت کے خبر پوچھنے کا ہوا کہ اُنکا حال پوچھا بیت حال خویش
چہ حاجت کہ بوی شرح دہم + کہ مرا سوز دلے ہست اثر خواہد کرد + پس گویا سعد متحیر ہوئے جواب مین کچھ جواب خوب اُنکو نہ سوجھا ترجمہ پس آئے ثابت کے پاس
اور ذکر کیا اُنسے قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچھتے تھے کہ کیا حال ہے اُسکا بیمار ہے کہ نہین آتا پس کہا سعد نے کہ نازل ہوئی یہ آیۃ یعنے یا ایہا الذین امنوا الخ
کہ جو او پر گذری کہ منع کرتی ہے آواز بلند کرنے سے اوپر آواز آنحضرت کے اور تحقیق تم جانتے ہوا ی یار و کہ مین بہت بلند ہون تم مین از روی آواز کے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنے بسبب جبلت کے پس مین اہل دوزخ سے ہون ف ع ح کہ حبط ہوئے عمل اُنکے جیسے کہ حکم کرتی ہے آیۃ کریمہ پس
ثابت یہ بات سمجھکر بیٹھ رہے اور یہ نہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہے باختیار و قصد کہ مقتضی ہو بے ادبی کا ت پس ذکر کیا سعد نے یہ قول ثابت کا
روبروے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے ایسا نہین ہے بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے اس جہت سے کہ مبالغہ کیا ادب
مین حتے کہ نہ جائز رکھا بلند کرنا آواز جبلی کا بھی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئے جنگ یمامہ مین ہمراہ ابوبکر صدیق کے آیا ہے کہ جب جنگ مسلیمہ کذاب کے
واقع ہوئی تو سیا ثابت نے کفن اپنا اور اسکو پہنکر لڑے اور کفن ہی مین مارے گئے رضی اللہ تعالے عنہ اور اس حدیث مین اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ آیۃ
مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مرے پہلے اسکے سن پانچ مین اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ جو کچھ نازل ہوا ہے قصہ ثابت کے فقط ذکر نہ بلند
کرنے آواز کا تھا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورۃ کا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہونچی یہ آیۃ
وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہ ہے کہ اور اُس جماعت سے کہ بھیجا ہے خداوند تعالے نے پیغمبر کو طرف اُنکے وہ ہین کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے
ساتھ جماعت اصحاب کے کہ امی ہین ف ع یعنے عرب ہین اور اوٹھائے گئے ہین درمیان اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا طیبی نے یعنے بھیجا اللہ تعالے
نے آنحضرت کو بیچ امیون کے کہ جو حضرت کے زمانہ مین تھے اور بیچ اور و نکے امیون مین سے کہ نہین ملے وہ ساتھ اُنکے ابتک اور خلیفہ ہونگے وہ صحابہ کے اور وہ
بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ہین یعنے تابعین ترجمہ کہا صحابہ نے کون ہین یہ جماعت کہ ہنوز نہین آئے یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ نے کہ بیٹھے تھے درمیان
ہمارے سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نے پس رکھا آنحضرت صلعم نے دست مبارک اپنا سلمان پر یعنے اُنکے مونڈھے پر پھر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے
اور پاتے اسکو کتنے شخص اُنہین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع یعنے قوم فارس مین سے اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہ ہے کہ وہ جماعت
کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے ہین اہل عجم ہین تابعین سے اور وہ ساتھ اس صفت کے ہین کہ اگر دین وایمان اسمان پر ہو تو پاوین اور پہنچین اُسکو
غرض تعریف سلمان کی ہے کہ عجمی مین اور اکثر تابعین عجم سے ہین اور صحابہ عرب سے اور بلا شبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی علم واجتہاد کی تابعین مین
کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی اُنکے غیرون مین یعنے بعد صحابہ کے اور باوجود اسکے خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کے نزدیک رکھتے تھے ظاہر ہے اور کنیت سلمان
کی ابو عبد اللہ ہے غلام آزاد تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہود سے اُنکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفاء صحابہ سے ہین اصل اُنکی فارس سے ہے قوم رام
ہرمز سے کہ گھوڑے ابلق پوجتے تھے اور وہ دین کی طلب مین رہتے تھے پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑھی کتاب اور صبر کیا

اسمین اور پرستشون بردرپے کے پھر پکڑا انکو ایک قوم نے عرب مین سے اور بیچ ڈالا انکو یہود کے ہاتھ اور کہتے ہین کہ وہ کچھ اوپر دس شخصون کی ملک مین آئے
نوبت بنوبت یہان تک کہ پہونچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ رونق افروز ہوئے آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ سلمان اہل بیت سے ہے اور یہ
ایک ہے انمین سے کہ مشتاق ہوئی انکی جنت اور بڑی عمر ہوئی انکی بعضے کہتے ہین تین سو پچاس برس کی تھی اور بعضے کہتے ہین اڑھائی سو برس کی اور صحیح
یہی ہے پس آخر عمر مین مقصود کو پہونچے کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئے اور یہ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھایا کرتے تھے اور تصدق کرتے تھے عطاء
اپنی اور مناقب اور فضائل انکے بہت ہین تعریف کی انکی نبی علیہ السلام نے اور مدح انکی بہت حدیثون مین ہے اور مرے وہ مداین مین سنہ پینتیس مین
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ
اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی محبوب گردان اس چھوٹے سے بندے اپنے کو
یعنے ابوہریرہ کو اور محبوب گردان اسکی مان کو طرف مسلمانون کے یعنے ایسا کر کہ یہ محبوب مسلمانون کے ہوں ہمیشہ فنا مراد ہین اور محبوب گردان طرف انکے مسلمانون
کو کہ یہ مسلمانون کو دوست رکھیں اور محبوب و محب مسلمانون کے ہون نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ
وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ
وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ
لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائذ بن عمرو سے کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب اموی والد معاویہ کا آیا یعنے گذرا مالت کفر مین سلمان اور صہیب رومی اور بلال حبشی پر کہ تھے
بیچ جماعت اور صحابہ کے **ف** ع اور یہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تھا بعد صلح حدیبیہ کے واسطے تجدید اور مضبوط کرنے اس عہد کے کہ مشرکان قریش نے مقدمات
غدر اور عہد شکنی کے برپا کیے تھے پس آیا ابوسفیان اور اس جماعت صحابہ نے دیکھا اسکو ترجمہ پس کہا انھون نے کہ نہین لیا خدا تعالیٰ کی تلوارون نے
یعنے بندگان خدا کی تلوارون نے کہ بحکم خدا کام کرتی تھی گردن اس دشمن خدا کی سے جگہ لینے اپنے کی کو یعنے اپنے حق اسکی گردن سے یعنے حیف کہ یہ شخص
یعنے ابوسفیان اب تک ہمارے ہاتھ سے نہین مارا گیا پس کہا ابوبکر نے یعنے الصدیق نے کہ آیا کہتے ہو تم اس بات کو واسطے شیخ قریش کے اور سردار انکے کہ ابوسفیان ہے
ف ح اور حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات کہی واسطے مائل کرنے ابوسفیان کے دل کے اور رعایت حق امان طلب کرنیکے جیسے کہ آنحضرت بھی کبھی استمالۂ خاطر
یعنے مشرکون کا کہ سردار قبیلہ کے ہوتے تھے کیا کرتے تھے **ت** پھر آئے ابوبکر صدیق حضرت کے پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان
انکے اور ان صحابہ کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے ابوبکر شاید غصہ دلایا تو نے انکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نے انکو یعنے اس جہت سے کہ وہ مومن محب
و محبوب اللہ تعالیٰ کے ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نے اپنے پروردگار کو یعنے اس جہت سے کہ رعایت کی تو نے جانب کافر کی پس آئے ابوبکرؓ انکے
پاس یعنے عذر خواہی کے لیے پس کہا اے بھائیو میرے کیا غصہ دلایا مین نے تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا انھون نے نہین غصہ دلایا تم نے ہمکو اور نہین
رنجیدہ ہین ہم تم سے بخشے تجکو خدا تعالیٰ اے بھائی میرے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع ح ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنے اے بھائی ہمارے اور
شاید کہ یہ حکایت ہے قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نے کہ ضبط کیا ہے اسکو علما نے ساتھ پیش ہمزہ کے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر ہمزہ کے انتہی
اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتون کے اصول معتمدہ سے ساتھ تصغیر کے اور زبر ی کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ اور خرم یے کے ہے اور
جائز ہے زبر اسکا بھی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے فقراء صحابہ کی اور رغبت دلائی اسمین انکی تعظیم اور تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر انکی کی سے
بلا خوش باش کا ای سلطان دین راہ بدرویشان مسکینان ہے سب بہت اور صہیب بن سنان ہوئے یعنے غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کے ہین کنیت انکی

تھی الوصلی مکان انکے تھے زمین موصل مین درمیان دجلہ اور فرات کے پس لوٹا روم نے اس جانب کو اور بندی مین پکڑ لیگئے انکو اور یہ لڑکے تھے خو ب یہاں تک شباب پر
ہوئے روم کے پھر خریدا انکو رومیون سے قبیلہ کلب نے پھر لائے کلبی انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبداللہ بن جدعان نے اور آزاد کر دیا انکو پس رہے یہ انکے ساتھ
یہاں تک کہ مرا وہ اور بعضے کہتے ہین کہ جب بڑے ہوئے یہ روم مین اور عقل آئی انکو تو بھاگے انکے پاس سے اور آئے مکہ مین اور ہم قسم ہوئے عبداللہ بن جدعان سے اور تھے
اور اسلام لائے یہ ابتداء اسلام مین بیچ مکہ کے کہتے ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک دن مین اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین
تھے بعد کچھ اوپر تیس شخصون کے اور تھے یہ ان ضعیفون مین سے کہ عذاب کیے جاتے تھے اسکی راہ مین بیچ مکہ کے پھر ہجرت کی انھون نے طرف مدینہ کے اور نازل
ہوئی انکے حق مین یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ اور مرے یہ سن انشی مین بیچ مدینہ کے ستر برس کی عمر مین اور دفن کیے گئے بقیع مین
اور ابوسفیان کا حال آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نشانی ایمان کی یعنے کمال ایمان کی محبت انصار کی ہے یعنے سب انصار کی اور نشانی
نفاق کی دشمنی انصار کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انصار جمع ناصر کی اور یا نصر کی اور مراد نصرت یعنے مدد کرنے والے آنحضرت کے ہین اور انصار
دو قبیلے ہین اوس اور خزرج کہ دو بھائی تھے کہ انصار اولاد انکی ہین اور انکے درمیان مین ایک سو بیس برس تک جنگ و عداوت تھی اور ساتھ علاقہ اسلام
و توحید کے عداوت بدل ساتھ محبت کے ہوئی اور آنحضرت نے انکا لقب انصار رکھا کہ ساتھ اسکے مشہور و ممتاز ہوئے اور بعد انکے انکی اولاد اور موالی پر یہ نام
باقی رہا اور انکی تعریف قرآن مین موجود ہے اور یہ درجہ پایا انھون نے بسبب ٹھکانا دینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنی انکی آنحضرت کے موجب عداوت
کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھ انکے پس ضرور ہوئی یہ بات کہ محبت انکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت انکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت انکی موجب
کمال ایمان کی اور نقصان محبت انکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنے انکے کے عداوت رکھی تو یقین ہے کہ موجب کفر حقیقی کے ہوگی وَعَنِ
الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ
أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی براء بن عازب انصاری نے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انصار نہین
دوست رکھتا انکو مگر مومن یعنے کامل اور نہین بغض رکھتا انسے مگر منافق یعنے منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کے پس جو کوئی
دوست رکھے انصار کو دوست رکھیگا اسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھے انکو دشمن رکھیگا اسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ
قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ
الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا
جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ
يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْأَنْصَارَ
وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ
أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى
يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق بعضے آدمیون نے انصار مین سے کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ
نے اپنے رسول کو اموال ہوازن سے کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہے وہ چیز کہ دی ف ح اس عبارت مین اشارہ ہے کثرت اس اموال پر اسلیئے کہ غنیمت

جو حاصل ہوئی اس قبیلہ سے بہت تھی چنانچہ روایتون مین آیا ہی کہ چھ ہزار بندے تھے او چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچھ او پر چالیس ہزار بکریان تھین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریون کی خارج از حصر تھی ترجمہ پس شروع کیا دینا کتنے ایک شخصون کو قریش مین سو سو اونٹ کا **ف** ع اور وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور تھے نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے اور ہنوز ایمان نے انکے دلون مین قرار نہ پکڑا تھا اور انکو مولفۃ القلوب کہتے ہین پس انکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی انکو پیدا ہو اور انھین ابوسفیان والد معاویہ کے بھی تھے اور دیتے تھے صادقین کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سو سے کم اور تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پھرنے حضرت کے طائف سے ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سے کہ بخشے خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے ہین قریش کو یعنی سب کچھ اور ترک کرتے ہین ہمکو یعنے نہین دیتے ہمکو نسبت اور تلوارین ہماری یعنے جماعت انصار کی ٹپکتی ہی انکے خونون سے **ف** ع یعنے ٹپکتے ہین خون قریش کے ہماری تلوارون سے بسبب لڑنیکے انکے اسلام لانیکے لیے اور یہ کہا انھون نے بگمان اسکے کہ آنحضرت رعایت کرتے ہین اپنی قوم کی قریش مین سے ت پس خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنے انحضرت کو خبر پہونچائی لوگون نے کہ بعضے انصار یون کہتے ہین پس کسیکو بھیجا آنحضرت نے انصار کے پاس اور جمع کیا انکو بیچ خیمہ کے کہ بنا ہوا تھا چمڑے سے اور نہ بلایا ساتھ انکے کسیکو سوائے انکے پس جب جمع ہوئے انصار آئے انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا کیا ہی یہ بات کہ پہونچی ہی مجکو تمھاری جانب سے پس کہا دانایون اور علما انکے نے ایپر عقلمندون ہماری نے یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچھ یعنے ان باتون مین سے اور ایپر کتنے ایک لوگون نے ہم مین سے کہ نئے ہین سن انکے یعنے نو عمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشے اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتے ہین قریش کو اور چھوڑتے ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین انکے خونون سے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ بلاشبہ دیتا ہون مین یعنے اس مال مین سے کتنے ایک شخصون کو کہ جدید العہد ہین ساتھ کفر کے یعنے نو مسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت انکی اسلام سے یعنے بسبب دینے مال کے نہ کچھ اور غرض کے لیے دیتا ہون کیا نہین راضی ہوتم ای انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنے غیر تمھارے مولفۃ القلوب اور پھیر و تم طرف مکانون اپنے کے مدینہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انھون نے یا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع کیا خوب کہا ہی کسی نے بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا + لنا علم وللاعداء مال + فان المال یفنی عن قریب + وان العلم باق لا یزال * وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سے **ف** ع نہین مراد ہی انتقال نسب ولادی سے اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگتر ہی سب نسبون مین بلکہ مراد اس سے نسبت بلادی ہی اور دینی ایک یعنی کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دینی اور نہ ہوتے نسبت اسکی دینی کہ نہین گنجایش رکھتا ہی مجکو ترک کرنا اسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہی کہ حکم کیا گیا تھا میں ساتھ اسکے تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمھارے کے اور پھرتا اس اسم سے طرف اسم تمھارے کے حاصل یہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور فضیلت اسکی تو انتساب کرتا مین ساتھ انصار کے اور دیار انکے کے اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سے طرف اسم انصار کے اسمین بیان ہی اکرام انصار کا اور فضیلت نسبت کا اور باوجود اسکے اسمین اشارہ ہی اوپر افضلیت ہجرت کے اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیے کہ انھون نے چھوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کاملہ ہی ولیکن ساکن تھے انصار اپنے وطن اور قبیلہ اور قرابتیون مین پس بعد ہجرت کے فضیلت نصرت کی ہی اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہوں انصار سے مگر بسبب فضیلت ہجرت کے اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انمین سے ہوتا مین

راضی ہوئے ہم قسمت جبار پر کہ ہمارے لیے علم ہی اور دشمنون کے لیے مال پس بلا شبہ مال فنا ہو جاتا ہی عنقریب اور بلا شبہ علم باقی رہیگا ۱۲

اور یہ بیان اور مثل کے ہوتا مرتبہ میں اور اسمیں نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت عزت انصار کی ہے ترجمہ اگر چلیں لوگ ایک وادی لینے راہ حسی یا معنوی اور چلیں انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب لینے وہ پہاڑ مین تو چلون مین وادی انصار مین یا شعب انصار کی مین **ف** ع اور چھوڑ دون مین چلنا تمام لوگون کی راہ مین کا اور وادی فرجہ لینے کا واکھ میان دو پہاڑون اور ٹیلون کے جمع اسکی اودیہ ہے اور ساتھ شعب زیر شین اور جزم عین کے راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان پہاڑ کے اور اودیہ ہے کہ حجاز کی زمین میں وادی اور شعب بہت تھے مین جب رئیس کسی شعب مین چلتا ہے تو اسکی قوم بھی اسکے پیچھے پیچھے وہین چلتی ہے یہان تک ہونچے دکھ پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور لوگ اور راہون مین تو مین اسی راہ مین چلون جسمین انصار چلے اسمین بیان ہے کمال عنایت کا انکی حال پر اور دوسری وجہ اسمین یہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سے رای اور مذہب ہے لینے اگر اختلاف کرین لوگ اراء و مذہب مین تو اختیار کرون مین انصار کی رائے ومذہب کے اور موافق ہون مین ساتھ انکے مقصود حسن موافقت اور رفاقت ہے ساتھ انکے بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا انسے حسن وفا اور اچھی خدمتگذاری تو یہ مراد ہے کہ مین اتباع انکا کرون اور محتاج ہون انکا اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع انکے ت انصار بمنزلہ شعار کے ہین اور باقی لوگ مانند دثار کے **ف** ع شعار شین کے زیر سے کپڑا اندر کا کہ متصل ہین اور شعر لینے بدن کے بالون کے ہوتا ہے اور دثار دال کے زیر سے کپڑا باہر کا کہ شعار کے اوپر پہنا جاتا ہے جیسے چادر اور مانند اسکے کے تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کے بہیئت اسخ ہونے صداقت انکی کے اور خلوص محبت انکی کے اور معنی یہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین تر میرے سب لوگون مین باعتبار مرتبہ ومنزلت کے ت تحقیق تم نے انصار دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح اور اختیار کرنا لوگون کا پس صبر کرنا تم یہان تک ملو تم مجھسے حوض پر نقل کی بخاری نے **ف** ع اور اثرہ ساتھ زبر ہمزہ اور ث مثلثہ کے اور ساتھ پیش ہمزہ اور جزم مثلثہ کے اور ساتھ زبر اسکے کے بھی اسم ہے ایثار سے بمعنی اختیار کرنیکے لینے لوگ اپنے تئین ترجیح دینگے اور مقدم رکھینگے تمپر اور آپ امراء ہونگے اور وہ لوگ کہ کم رتبہ ہین تمسے بالاتر اور زائد تر ہونگے بسبب امارت کے اور بلا شبہ یون ہی واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی ان مخبر صادق نے خصوصًا امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین اور اور بعضے عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آگئے یا یہ معنی ہین کہ امراء آپ ہی غنیمت وغیرہ لیا کرینگے اور اپنے تئین ترجیح فضیلت دینگے تمپر باوجودیکہ کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگے ت پس صبر کرنا تم اس ایثار پر یہان تک کہ ملو تم مجھسے حوض کوثر پر **ف** ع ح لینے پس اسوقت جبر نقصان تمہاری خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتون سے مسرور ہوگے اور یہ بشارت ہے انکے لیئے ساتھ داخل ہونے جنت کے بدلے مین انکے صبر کے اور آیا ہے کہ بعضے انصار معاویہ کے پاس انکی امارت کے زمانہ مین بعضے مہاجرین کی شکایت لیکر آئے پس کچھ تدبیر نکی انھون نے اسکی پس کہا انصاری نے کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھو گے تم پیچھے میرے اثرہ لینے اختیار وترجیح کو کہا معاویہ نے کہ تمکو کیا حکم کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا صبر کرنیکا معاویہ نے کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہے اسکا **وَعَنْهُ** قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن فتح مکہ کے پس فرمایا آپ نے جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کے گھر مین پس وہ امن مین ہے **ف** ح آیا ہے کہ جب ابوسفیان مسلمان ہوئے عباس نے کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہے کہ دوست رکھتا ہے فخر وبزرگی کو پس مقرر کیجیے انکے لیئے ایک چیز کہ اس سے مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کے گھر مین الخ اور یہ بھی کہتے ہین کہ ابوسفیان نے

بیچ پا کمینہ کے اور رسانی قریش کے آنحضرت کو امن دیا تھا لے آیا تھا آپکو اپنے گھر مین پس یہ مکافات اسکی تھی آنحضرت کی طرف سے ابوسفیان کے لیے اور ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلے سال فیل کے اور تھا اشراف قریش سے ایام جاہلیت مین اسلام لائے روز فتح مکے اور تھا مولفة القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفة القلوب کے اور جاتی رہی آنکھ انکی روز طائف کے پس ہمیشہ کانے رہے روز یرموک تک پھر لگا انکی دوسری آنکھ مین پتھر پس وہ بھی پھوٹ گئی مرے وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع مین ترجمہ جو کوئی کہ مشرکون مین سے ڈالدے ہتیار پس وہ بھی امان مین ہے پس کہا انصار نے یعنے بعضے انصار نے یعنی حضرت یعنی آنحضرت کو پکڑا ہے اسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نے اپنے بستی والون یعنے اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کے ف ح جب انصار نے دیکھی عنایت و رعایت آنحضرت کی بہ نسبت ابوسفیان کے کہ نہایت عداوت رکھتا تھا پہلے حضرت سے اور اب اسکے حق مین ایسا کچھ فرمایا متحیر ہوئے اور تعجب کیا اور از رو غیرت اور ساتگی کے کلام مذکور کیا ت اور اتری وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچھ کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلعم نے انصار سے کہ کہا تمنے ایسے پیغمبر کو پکڑا اسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت یعنے محبت نے اپنی بستی والون مین ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنے نہین ہے امر ایسا کہ جیسا کہ تمھارے وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کے خالص اللہ ہی کے لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے ت بلا شبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اسکا ف ع یعنے ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہے اسکو کہ نہ عود کرون مین طرف اس شہر کے کہ چھوڑا مینے اسکو اللہ کے لیے اور نہ رغبت کرون مین اس شہر مین کہ ہجرت کی مینے اس سے طرف اللہ کی ت ہجرت کی مینے طرف اللہ کے یعنے طرف ثواب اسکے کے یا مامور ہوکے اور طرف تمھارے ف ع یعنے طرف دیار تمھارے واسطے میل خاطر ہونے تمھاری کے طرف میرے اور طرف اور مہاجرین کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے والذین تبوا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ہاجر الیھم اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ قصد ہجرت کرنے مین تھا طرف اللہ کے اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کے دیار سے طرف دار تمھارے کے ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میرے کے زندگانی تمھاری یا جگہ زندگانی تمھاری کی ہے ف ح یعنے جدا نہین ہونگا مین تمسے نہ حیات مین اور نہ ممات مین مین ساتھ تمھارے ہون اور تم ساتھ میرے خاطر اپنی جمع رکھو ت عرض کیا انصار نے قسم ہے خدا کی نہین کہا ہمنے یعنے جو کچھ کہ کہا مگر بسبب بخل کرنیکے ساتھ خدا کے یعنے ساتھ نعمت اور فضل اسکے کے ہم پر اور رسول اسکے کے ف ح یعنے غرض ہمسائگی اور صحبت انکے کے اور غیرت کرنے اور روا نہ رکھنے میل و محبت تمھاری ساتھ اورونکے کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسائگی اور صحبت انکی سے محروم ہووین ہم اور غیرت لازم ہے محبت کو اور محب ہرگز نہین چاہتا کہ ایک دم نظر محبوب کی غیرون پر پڑے بیت غیرتم باتو چنانست کہ گر دست دہد نہ گذارم کہ درائی بخیال دگران ماحصل یہ کہ مراد انکی یہ تھی کہ تم جیسی نعمت اللہ نے ہم مین دی ہی اور آدمی مجبول ہے اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈرے ہم اس سے کہ میل کرو تم ہمسے طرف انکے پس تحریک کی ہمنے آپ ساتھ اس کلام کے اور آزمایا ہمنے آپ کو تو کہ کھل جاوے ہم پر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہے اعتراض اوپر کہ کیونکر کہا انھون نے یہ قول باوجود فرمانے اللہ تعالے کے لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنے نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنے بعضے تمھارے کے بعض کو ت فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ و رسول اسکا تصدیق کرتے ہین تمھاری اور راست گو جانتے ہین تمکو اور قبول کرتے ہین عذر تمھارے نقل کی یہ مسلم نے وعن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا و نساء مقبلین من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللھم انتم من احب الناس الی اللھم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا لڑکون اور عورتون کو یعنے انصار کے پھرے ہوئے طعام شادی یا دعوت وغیرہ کسی پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے انکی راہ پر یا انکے ملنے کے لیے پھر خطاب کیا انکی طرف ساتھ قول اپنے کے خداوندا تم محبوب تر ہو لوگون مین سے طرف میرے خداوندا تم محبوب تر ہو لوگون مین سے طرف میرے ف ع مکرر کہا اسکو

تاکید کے لیے یعنے بعضون مین الی اللہ ہی بجاے الی کے اور صحیح بخاری مین کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ موید ہی روایت الی کی ترجمہ مراد رکھتے ہی آنحضرت
قول اپنے کے اتم جماعت انصار کو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ح اور معنی اللہم کے یا تو قسم کے ہین یا یہ معنی ہین اسکے کہ خداوند تو جانتا ہی میرے صدق کو
اس چیز مین کہ کہتا ہون مین کہ جب دیکھا آنحضرت نے اس جماعت کو اور خوش ہوئے انکے دیکھنے سے اور جوش محبت ہوا خبر دی آنحضرت نے انکی اور گواہ کیا حق سبحانہ
کو اسپر بسبب کمال عنایت اور مکرمت کے وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ
مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ
مُسِيئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ بھی روایت ہی انس سے کہ کہا گزرے ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسون مین سے اس حال مین کہ اہل مجلس
رو رہے تھے یعنے آنحضرت کے ایام مرض مین پس کہا ابوبکر و عباس نے کہ کس چیز نے رولایا تمکو یعنے کیون روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے روتے ہین ہم کہ
یاد کی ہمنے مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنے پس گئے ایک انمین سے یعنے عباس یا ابوبکر آنحضرت کے پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کے رونیکی یہ سبب
یاد آنے مجلس شریف کے پس باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ تحقیق باندھا تھا اپنے سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنے بہیئت عصابہ یعنے پٹی
کے واسطے دفع درد سر کے بسبب شدت کے پس چڑھے آنحضرت منبر پر یعنے خطبہ پڑھنے کے لیے اور نہ چڑھے منبر پر اور نہ پڑھا خطبہ بعد اس دن کے یعنے یہ آخری خطبہ تھا
پس حمد کی اللہ کی یعنے شکر کیا اسکی نعمتون کا اور ثنا کی اسپر یعنے کامل پھر فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہون مین تمکو اے لوگو یا مہاجرون رعایت اور حمایت اور
احسان کرنیکی انصار پر اسلیے کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میری ہین ف ح ع کرش ساتھ زبر کاف اور زیر رے کے اوپر وزن کتف کے اور ایک نسخہ مین ساتھ جزم رے کے
شکنبہ کا یعنے بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کے لیے یعنے اوجھ اور عیبہ ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم یا اور زبر بے کے جامہ دان کہ اسکو بقچہ کہتے ہین یا اور مراد یہ ہی کہ
انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرے کے ہین تمام امور مین ان چیزون کے ساتھ مشابہت اسلیے دی کہ گائین بیل وغیرہ جمع کرتے ہین چارہ
اپنا اوجھ مین اور لوگ رکھتے ہین کپڑے اپنے جامہ دانی مین اور عرب کنایہ کرتے ہین قلب و سینہ سے ساتھ عیبہ کے اور کرش بمعنی عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور
جماعت کے بھی آیا ہی اور حمل کرنا اس معنی پر بھی درست ہی یعنے انصار جماعت میری اور اصحاب میرے ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چھوٹی میری کے ہین کہ تحمل شفقت
اور مہربانی اور غمخواری کے انکے ہوئے ہین ت و تحقیق ادا کیا انھون نے اس حق کو کہ انپر تھا ف ح ع یعنے مدد کرنی اور خیر خواہی و صرف مال حاصل یہ کہ پورا
کیا انھون نے اس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ مین ساتھ اور نے اس آیۃ کے إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے اللہ نے
خرید لیا مومنون سے انکی جانون اور مالون کو بعوض اسکے کہ انکے لیے جنت ہو کہ بیعت کی انھون نے کہ ہم مدد کرینگے نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سے
وعدہ جنت ملنے کا ہوا تھا پس فرماتے ہین پورا کیا انھون نے وعدہ اپنا کہ مدد کما حقہ کی ت اور باقی رہا جو کچھ کہ انکے لیے ہی خدا کے نزدیک یعنے ثواب
اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو انکے نیک کارون سے یعنے عذر اگر پیش کرین وہ اس بات مین کہ صادر ہوئی انسے اور درگزر کرو انکے
بد کارون کے کار بد سے کہ صادر ہوا انسے یعنے اگر عاجز ہون عذر سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ
بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حجرہ سے اپنی اس بیماری مین کہ وفات پائی انھین یہان تک بیٹھے منبر پر پس حمد کی اللہ کی

اور ثنا کہی اُسپر پھر کہا اسپر بعد حمد وثنا کے جانو کہ لوگ یعنے مسلمان بہت ہونگے یعنے روز بروز بڑھتے جاوینگے اور ہر طرف سے ہجرت کر کر آوینگے اپنے اپنے وطن
چھوڑ کر اور کم ہونگے انصار ف ح اسلیے کہ نسل اپنا نہین رکھتے کیونکہ انصار عبارت اُس جماعت صحابہ سے ہے کہ جگہ دی آنحضرت کو اور مدد کی انکی اور مسلمانون کی
اور یہ ایک چیز ہے ہوچکنے والی جو مرا پھر وہ کہان اور یہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سے ہمراہ آنحضرت کے آئے قائم ہے پس ظاہر یہ ہے کہ یہ خبر دینی غیب کی ہے آنحضرت
کی طرف ساتھ کثرت مہاجرین کے اور اولاد انکی کے اور فراخی انکے کے شہرون مین اور ظفر نے اور ملکگیری کرنی انکی کے بخلاف انصار کے کہ کم ہوگا وجود انکا اور
نہین باقی رہینگے وہ اور بلاشبہہ واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی اسکے مخبر صادق نے کہ کم ہوگا وجود انصار کا ت یہان تک کہ ہونگے لوگون مین بمنزلہ نمک کے
طعام مین ف ح اس تشبیہ مین یہ بیان ہے قلت انصار کا اور بھی اشارہ ہے انکی تعریف کی طرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ویسا ہی وجود انصار کا سنوارنے والا
اہل اسلام کا ہوگا ت پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سے یعنے ای مہاجرون مثلاً کسی چیز کا کہ ضرر پہونچاوے اسمین کسی قوم کو یعنے بدکارون کو اور نفع پہونچاوے
اسمین اور قوم کو یعنے نیک کارون کو پس چاہیے کہ قبول کرے وہ حاکم انکے نیک کار سے یعنے نیکی انکی اور چاہیے کہ درگذر کرے انکے بدکار سے یعنے انکی بدی
نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا یعنے دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی بخش واسطے انصار کے اور واسطے بیٹون
انصار کے اور واسطے پوتون انصار کے نقل کی یہ مسلم نے ت ع پہلے درجہ کے صحابہ ہوئے اور دوسرے درجہ کے تابعین اور تیسرے درجہ کے تبع تابعین
پس دعا کی تین قرنون کے لیے کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہے کہ مراد انکے بیٹے در بیٹے ہون واسطون کر قیامت تک بلکہ اگر ابناء کو اوپر
معنی اولاد کے حمل کرین تو بھی دور نہین یعنے اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بھی داخل ہوجاوینگے وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ
كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی اسید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھر انصار کے یعنے افضل
قبایل انکے کے بنو نجار ہین پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو الحارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کے بھلائی ہے نقل کی بخاری
اور مسلم نے ف ع یعنے سب افضل ہین بہ نسبت اہل مدینہ کے اور یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہے اور عسقلانی نے کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کے ہے اور خیر دوسرا
بمعنی فضل کے یعنے خیر حاصل ہے تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب انکے اور مراد بہترین گھر انصار کے سے بہترین قبایل انکے ہین اور ہر قبیلہ
رہتا تھا ایک ایک محلہ مین پس نام رکھا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلیے آیا ہے بہت سی روایتون مین بنو فلان بغیر ذکر دار کے
لکھا ہے علما نے کہ بزرگی دینی انکی بقدر سبقت انکی کے ہے اسلام مین اور اسمین دلیل ہے اوپر جائز ہونے تفضیل قبائل اور اشخاص کے
بغیر عداوت و خواہش نفسانی کے اور نہین ہوگی یہ غیبت وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا
وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا
ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا
اَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا
فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ
بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا

أموالهم وأهليهم بمكة فأحببت إذ فاتني ذلك من النسب فيهم أن أتخذ فيهم يدا يحمون بها قرابتي وما فعلت كفرا ولا ارتدادا عن ديني ولا رضى بالكفر بعد الإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه قد صدقكم فقال عمر دعني يا رسول الله أضرب عنق هذا المنافق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله اطلع على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة وفي رواية فقد غفرت لكم فأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء متفق عليه . اور روایت کی ہی علی رضی اللہ عنہ نے کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا المرثد بدلے والمقداد کے یعنے بھیجا ابو مرثد کا مذکور بدلہ ہی مقداد کے ف ع مقداد بیٹے عمرو کندی کے ہین اور چھٹے ہین اسلام مین اور مرے جرف مین کہ تین کوس ہی مدینہ سے اور انکو لوگون نے لاکر بقیع مین دفن کیا سن پینتیس مین اور وہ ستر برس کے تھے اور ابو مرثد بیٹے حصین غنوی کے حاضر ہوئے بدر مین وہ بھی اور انکا بیٹا بھی یعنے مرثد اور ابو مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سے ہین کہا محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادون مین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مرے مدینہ مین حضرت ابو بکر رض کے خلافت مین چھاسٹھ برس کی عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روانہ ہو تم یہان تک کہ پہونچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایکجگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب مدینہ کے اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتے ہین اور خاخ ساتھ خائین معجمتین کے شفتالو کو وہان درخت شفتالو کے بہت تھے ت اسلی کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوے مین بیٹھی ہوئی اسکے پاس ایک خط ہی پس لی لینا وہ خط اس سے ف ع نام اس عورت کا سارہ تھا اور بعضون نے کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تھی اور خط اسکے پاس تھا اہل مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکھا تھا ت پس روانہ ہوئے ہم درحالیکہ جلدی کرتے تھے ساتھ ہمارے یعنے دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے یعنے گھوڑے دوڑاکر چلے یہان تک کہ پہونچے ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہونچے ہم اس عورت پر پس کہا ہمنے نکال تو اے عورت خط کو کہا اس عورت نے کہ نہین ہی میرے پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنے کہ البتہ نکالے گی تو خط کو یا اوتارینگے ہم کپڑے یعنے خط نکالتی ہی تو نکال والا ننگا کر دینگے تجکو تو کہ حقیقت حال کھل جاوے پس نکالا اس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی مین سے ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ اسنے وہ خط اپنی کمر مین سے نکالا پس تطبیق اس روایت مین اور اس روایت مین یہ ہی کہ چوٹی اسکی دراز ہوگی کہ اسکی کمر تک پہونچتی ہوگی پس باندھا اسنے وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اسکو اپنی کمر مین ت پس لائے ہم اس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان اسمین تھی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کے درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتھ بعضے کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا طرف اہل مکہ کے فتح کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارادہ کا اخفا کیا تھا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کے سے ہی والا حاطب نے یہ خط اہل مکہ کو انکی خوش آمد و استمالۃ قلوب کے لیے لکھا تھا پس اس عبارت سے کیونکر لکھے کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہ ہی کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کے مدینہ سے نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور کسیکو اس حال کی حقیقت سے اطلاع نہ کی تھی اور یہ اسی مکر و خداع کی قسم سے ہی کہ لڑائی فیما بین مین مباح ہی جیسے کہ کہا ہی حضرت نظامی رح نے سے سکندر کہ با شرقیان حرب داشت ✦ در خیمہ گویند در غرب داشت ✦ اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تھے انھونے اہل مکہ کو یہ خبر لکھی اور حقیقت حال سے آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر آتے ہین ہشیار رہنا پس اوترے جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا

ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے حاطب کیا ہے یہ لکھنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجئے مجھ پر یعنے بیچ حکم کرنے کے ساتھ کفر کے اور سزا دینے کے اس عمل پر بلا شبہ میں ہوں ایک شخص چمٹا یا گیا قریش میں یعنے حلیف یعنے ہم قسم ہوا ہوں انکے اور نہیں ہوں میں خاص انہیں سے اور میں وہ لوگ کہ آپکے ساتھ ہیں مہاجرین میں سے انکے لیے قرابت ہے اہل مکہ کے ساتھ نگہبانی کرتے ہیں وہ مشرک بہ سبب اس قرابت کے مال مہاجروں کے اور اہل وعیال انکے کے مکہ میں پس چاہا میں نے کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے قریش میں یہ کہ کروں میں انکے حق میں ایسا کام کہ نگہبانی کریں وہ بہ سبب اسکے میری قرابت کے کہ مکہ میں ہے ف ح کہا طیبی نے کہ یہ مون صفۃ ہے ید اکی اور مراد ید سے یدالانعام ہے یا قدرت یعنے لوں میں اپنے نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کریں بہ سبب اسکے میری قرابت یا میری قرابتیوں کی یعنے یہ امر کیا میں نے واسطے غرض ومصلحت اپنے لوگوں کے کہ مکہ میں ہیں تو مشرک بہ سبب اس خوش آمد کے میرے لوگوں سے خبردار رہیں ت اور نہیں کیا میں نے یہ امر بسبب اسکے کہ میں کافر و منافق ہوں کہ ایمان نہیں لایا میں اور نہ اسلیے کیا ہے کہ میں مرتد ہو گیا یعنے بعد ایمان لانے کے کافر و منافق ہو گیا اور اپنے دین سے نکل گیا اور نہ کیا ہے یہ بسبب راضی ہونیکے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے کہ چاہتا ہوں میں نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نے بلاشبہ سچ کہا تمسے یعنے حقیقت حال یہی ہے جو اسنے کہی پس کہا عمرؓ نے کہ چھوڑو مجکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ماروں میں گردن اس منافق کی ف ع اور یہ کہا عمرؓ نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ خطاب کیا انکے تصدیق عذر میں اسلیے کہ عمرؓ دین میں بہت قوی تھے اور اسوقت میں بعضے لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب تھے طرف نفاق کے پس انھوں نے گمان کیا کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا انھوں نے اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی انکے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا انپر منافق ہونے کا اسلیے کہ شاید انھوں نے دلمیں اور کچھ رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کر کر انتہی حضرت شیخؒ نے کہا کہ شاید سچ بیان کرنے اس قصہ کے تقدیم و تاخیر والا کہنا عمرؓ کا اسباب کو بعد تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاطب کے بعید ہے ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر میں ف ح گویا کہ عمرؓ نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر میں حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ت اور کیا چیز معلوم کروا دی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کے اور نظر رحمت و مغفرت کی کی ہو طرف انکے پس فرمایا اللہ تعالی نے کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہوئی تمھارے لیے بہشت ف ع کرو جو کچھ چاہو یعنے اعمال صالحہ اور اشغال نافلہ سے تھوڑے ہوں یا بہت واجب ہوئی یعنے ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کے کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکھنے کے راجع ہیں طرف عمرؓ کے والا یہ امر محقق تھا آنحضرت کے نزدیک اور اقرب یہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اسپر اعتماد و تکیہ نکریں اور عمل سے باز رہیں بسبب فرمانے اعملوا ماشئتم کے اسلیے کہ مراد اس سے ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہے نہ رخصت دینی انکے لیے ہر فعل میں اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ چاہیں سو کریں ت اور ایک روایت میں ہے یعنے بجای فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم ف ع یعنے حق تعالی نے نظر رحمت و مغفرت کی کی انپر اور یہ امید زیادہ ہے بہ نسبت جملہ السابق کے چنانچہ ظاہر ہے یہ بات اور کہا نووی نے کہ یہ حکم آخرت کا ہے اور اگر دنیا میں حدود شرعی متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد افترا کی قائم ہی کی حالانکہ وہ بدری تھا اور اس حدیث میں معجزہ

ظاہر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے پردہ دری جاسوسون کی اور پڑھ لینا انکے خطون کا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا
کہ جائز ہے پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکھنے سے ایذا دینی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نہ تھی ورنہ کفر لازم آتا انکی بہ نسبت بلکہ مقصود انکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تھا اپنے قرابتیون سے بگمان اسکے کہ نہین ضرر کریگا
نبی صلعم کو اس خبر کو پہونچانا اور تصدیق کی انکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ہان قصور کیا انھون نے اپنے اجتہاد مین اس حیثیت سے
کہ اخفا کیا اپنے امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فعل کے کرنے مین واللہ اعلم ترجمہ اور نازل کی خدای تعالے نے
یعنے بیچ زجر و منع کے اس فعل سے کہ کیا حاطب نے اور مانند اسکی نے یہ آیۃ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ یعنے ای ایمان والو
نہ پکڑو دوست میرے دشمنون کو یعنے جنکو مین دشمن رکھتا ہون اور اپنے دشمنون کو یعنے جو کہ دشمنی رکھتے ہین تمسے اور وہ کافر ہین نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف ۶ اور بعد اسکے یہ ہے تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ
أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ
وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ
بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ قَدْ
كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا
اسلیے کہ داخل ہون اسمین حاطب جیسے اور بھی اور اسی لیے کہا گیا ہے العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یعنے یہ قاعدہ ہے اصول کا کہ اعتبار عموم لفظ
کا ہے نہ خصوص سبب کا یعنے ایک آیۃ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیے اوتری تو یہ نہین کہ وہ اسی کے لیے خاص ہو بلکہ سبکے حق مین بول
رہی ہے جو ویسا کریگا مصداق اسکا ہو ویگا گویا اسیکے لیے وہ اوتری ہے تنبیہ اس سے رد ہوا قول ان بزرگوارون کا کہ جو کہتے ہین کہ یہ
آیتین تو بت پرستون کے لیے اوتری ہین بزرگون کے پجاریون کے حق مین کیون انکو بیان کرتے ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ
مذکور سے اور مقام سوچنے کا ہے اکثر آیتین اوتری ہین وہین کے کفار کے حق مین پس کل کو کہینگے صاحب ایمان لانے کا اور کفر سے بچنیکا وہین کے
لوگون کے لیے حکم ہے ہمارے لیے نہین عیاذا باللہ منہ بچاوے اللہ تعالے اس نفسانیت سے ہم سبکو اور راہ حق دکھاوے وَعَنْ رِفَاعَةَ
بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ
الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہا جبرئیل نے کس مرتبہ مین رکھتے ہو تم اور کس جماعت سے گنتے ہو اہل بدر کو اپنے بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گنتے ہین
ہم انکو اپنے مین افضل مسلمانون کا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام نے جواب مین کچھ اور کلمہ کہ وہ مانند اس کلمہ کے ہے
ف ۶ اور ظاہر یہ ہے کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اور ایسے ہی یعنے ہمارے نزدیک حکم ان ملائکہ کا
ہے کہ حاضر ہوئے وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نے ف ۶ یعنے وہ افضل ہین ان ملائکہ سے کہ نہین حاضر ہوئے انمین سے بدر مین پر
ہونگے وہ افضل ملائکہ کے انکے افضلون مین سے وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ
النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حفصہ سے

کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مین البتہ امید رکھتا ہون کہ نہین پیٹھے گا آگ دوزخ مین اگر چاہا ہے خدا ے تعالے نے کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہو بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہین ہے کہ تحقیق کہا ہے خدا ے تعالے نے اور نہین کوئی تم مین سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع ح یعنے حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گزرنے کے پل صراط پر سے کہا نووی نے کہ صحیح یہ ہے کہ مراد ورود سے وارد ہونے سے گزرنا ہے پل صراط پر پس جب گذرینگے اسپر سے تو دوزخی دوزخ مین گر پڑینگے اور جنتی نجات پاوینگے اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنی وارد ہاکے داخلہا ہین یعنے داخل ہوگا اسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیون کے لیے تو نفی اسکی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے ترجمہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین سنا تو نے خدا ے تعالے کو کہ فرماتا ہے یعنے بعد اسکے پھر نجات دینگے ہم یعنے داخل ہونے سے ان لوگون کو کہ تقوی کیا ہے ف ع حضرت حفصہ نے مشکل جانے معنی حدیث کے اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان انکے غیر موافق تھا آیۃ کے پس سوال کیا نفع حاصل کرنیکے لیے نہ بطریق اعتراض کے جیسے کہ طریق ارباب مناظرہ کا ہے بلکہ بطریق اسکے کہ واجب ہے ہر اُس شخص پر کہ نہ سمجھے معنی آیۃ کے یا التطبیق درمیان آیۃ و حدیث کے وغیر ذلک یہ کہ سوال کرے کسی عالم سے جیسے فرمایا اللہ تعالے نے فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنے پس پوچھ لو تم اہل ذکر سے یعنے علما سے اگر نہین ہو تم جانتے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ نہین پیٹھے گا دوزخ مین اگر چاہا ہے خدا ے تعالے نے اصحاب شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے درخت کے نقل کی یہ مسلم نے ف ح لفظ الذین سے تفسیر ہے اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تھے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَۃٍ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَہْلِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے ہم روز حدیبیہ کے ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکے عدد کا اور وجہ توفیق اُنکی اوپر گذر چکی ہے ترجمہ فرمایا واسطے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم آج کے دن بہترین اہل زمین کے ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور اسی کے بموجب کہا بعضے علما نے چنانچہ اُنہین سے سیوطی بھی ہین یہ کہ افضل صحابہ کے خلفاء اربعہ ہین پھر باقی عشرہ کے پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل حدیبیہ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّصْعَدُ الثَّنِیَّۃَ ثَنِیَّۃَ الْمُرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَکَانَ اَوَّلُ مَنْ صَعِدَہَا خَیْلُنَا خَیْلُ بَنِی الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّکُمْ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَیْنَاہُ فَقُلْنَا تَعَالَ یَسْتَغْفِرْ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لِیْ صَاحِبُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ اوپر چڑھے یا کون شخص ہے کہ چڑھے پہاڑی پر کہ نام اسکا ثنیۃ المرار ہے ف ع ح ثنیہ ساتھ ث مثلثہ کے اور زبر نون کے اور تشدید ی کے راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتھ پیش میم کے اور یہ مشہور ہے کہا فی النہایہ اور بعضون نے میم کے زیر سے اور بعضون نے میم کے زبر سے کہا وہ ایک موضع ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اگر حدیبیہ کی راہ سے آوے پس آنحضرت نے جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ المرار کے پاس پہونچے رات کو پس لوگون کو رغبت دلائی اسپر چڑھنے کی اسلیے کہ وہ اونچی گھاٹی تھی یا ظاہرا رغبت اسلیے دلائی کہ تو مطلع ہوا اہل مکہ کے حال پر کہ کہین گھات لگائے نہ بیٹھے ہون اور بد اندیشی نہ کی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑھے ترجمہ پس تحقیق شان یہ ہے کہ جھاڑے جاوینگے اس سے گناہ جیسے جھاڑے گئے بنی اسرائیل سے ف ح اسمین اشارہ ہے طرف قول حق سبحانہ کے وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ

اسکا یہ ہر کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکے کہ نکالے گئے جنگل سے کہ چالیس برس اسمین صابر ہر اور سایہ کیا ابر نے اور بھیجا گیا انپر من و سلوے حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہر متعلقات شام سے کہ اسمین جاوین ساتھ سجدہ اور دعا اور طلب دور ہونے گناہون کے اور استغفار کے تو کہ بخشے جاوین گناہ انکے لیکن انھون نے بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ طلب کرنے مشتہیات اپنی کے اغراض دنیا سے پس نازل کیا گیا انپر عذاب پس مراد ساتھ جھاڑے جانے گناہ کے بنی اسرائیل سے وعدہ جھڑنے گناہ اور مغفرت کا ہر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کہ جو کوئی چڑھے ثنیہ مرار پر بخشے جاوینگے اور جھاڑے جاوینگے گناہ اسکے جیسے کہ وعدہ کیا گیا تھا جھڑنے گناہ کا بنی اسرائیل سے اگر وہ حکم بجالاتے پس جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ترجمہ پس تھے اُن لوگون کے کہ چڑھے اس ثنیہ پر گھوڑے ہمارے یعنی گھوڑے ہیے سوار بنی خزرج کے **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہر انصار مین سے اور جابر رضی اللہ عنہ انھین مین سے تھے اور اوس کہا گیا کہ انصار دو قبیلے تھے اوس اور خزرج کہ بھائی تھے یعنی قبیلہ اوس سے بھی اور بعضے خزرج سے **ف** پھر پے در پے چڑھے لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ہر تم مین سے بخشا گیا ہر اسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کا **ف** ع اور وہ عبد اللہ بن ابی رئیس منافقون کا تھا ترجمہ پس آئے ہم اسکے پاس اور کہا ہم نے آ تو تو بخشش مانگین تیرے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اس سرخ اونٹ والے نے کہ تحقیق اگر پاؤن مین گم ہولے اپنے کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہو طرف میرے اس سے کہ بخشش چاہے میرے لیے یار تمہارا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع اور یہ کفر صریح ہر اس سے اور اسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالے کے اس قول نے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ **وَذُكِرَ** حَدِیْثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ فِیْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمین یہ ہر کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون مین تجھپر سورۂ لم یکن الذین کفروا اس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کے مذکور ہر اور صاحب مصابیح نے اس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہر مولف نے اسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِیْ رِوَایَةِ حُذَیْفَةَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہر ابن مسعودؓ سے اُسنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرو تم اُن دو شخصون کی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگے میرے یارون سے کون ہین وہ شخص ابو بکرؓ اور عمرؓ **ف** یہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہر اور بموجب شرح ملا علی کے یون چاہیے کہ پیروی کرو اُن دو شخصون کی بعد وفات میری کے یا بعد پیروی کرنے میری کے جملہ اصحاب میرے سے کہ وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہین پس ابو بکرؓ و عمرؓ بدل ہی یا بیان اللذین کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدھی چلو ساتھ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کے **ف** ع اور اقتدا اعم ہر اہتدا سے اس جہت سے کہ متعلق ہوتا ہر ساتھ اسکے قول و فعل بخلاف اہتدا کے کہ وہ مختص ہر ساتھ فعل کے یعنے اقتدا مطلق پیروی کرنے کو کہتے ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنے کو کہتے ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہر طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کے **ف** ع یعنے ابن مسعودؓ کے قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیے اختیار کی

ہی ہمارے امام اعظم صاحب نے رعایت کی اور قول انکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کے بسبب کمال فقاہت و خالص ہونے وصیت انکی کے اور تو ربشتی نے ایسے ہی کچھ معنی بیان کر کر کہا کہ اولے میرے نزدیک یہ ہی کہ مراد انکے عہد سے امر خلافت ہی پس لعل انھون ہی نے گواہی دی صحت خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نے بجا ہونے خلافت انکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہین پیچھے ڈالتے ہین ہم اسکو کہ مقدم کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کے لیے اسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے لیے اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہی اور موید اس معنی کی مناسب ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کے اور آخر انکے کے اسلیے کہ انکے اول مین ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر اور انکے آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور ہمنے جو لکھا کہ مراد عہد ابن ام عبد سے وصیت و قول ابن مسعود کا ہی اسپر دلالت کرتا ہی یہ قول ترجمہ اور یہ روایت حذیفہ کے آیا ہی کہ جو کچھ کہ حدیث کرے تمکو اور خبر دے تمکو ابن مسعود یعنے امور دین اور احکام اسکے سے پس راست گو جانو اسکو اور یہ عبارت بدلے اس عبارت کے ہی و تمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْکُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَیْرِ مَشُوْرَۃٍ لَاَمَّرْتُ عَلَیْہِمْ اِبْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا مین امیر حاکم کرنے والا کسیکو بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا مین انپر بیٹے ام عبد کو نقل کی ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ف ح یعنے عبد اللہ بن مسعودؓ کے امیر کرنے مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہی علما نے کہ مقصود امیر کرنا انکا ہی لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کے انکے امر مین امور مین سے والا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی مخصوص ساتھ قریش کے تھی اور ابن مسعودؓ قریش نہین تھے وَعَنْ خَیْثَمَۃَ بْنِ اَبِیْ سَبْرَۃَ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَسَأَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَ لِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَأَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِیْ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَیْرَ وَاَطْلُبُہٗ فَقَالَ اَلَیْسَ فِیْکُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ مُجَابُ الدَّعْوَۃِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَھُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَیْہِ وَحُذَیْفَۃُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ یَعْنِی الْاِنْجِیْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت کی خیثمہ بن ابی سبرہؒ کہ کبار تابعین اور ثقات انکے سے ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینے اللہ سے کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنے ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت مجھے اسکی کہ بیٹھے انکے ساتھ اور استفادہ ہو انکی ہمنشینی سے پس میسر کیا خدای تعالے نے میرے لیے ابوہریرہ کو پس بیٹھا مین انکے پاس اور کہا مینے کہ مینے درخواست کی تھی خدای تعالے سے کہ میسر کرے ہمنشین نیک پس میسر کیا میرے لیے پس موافق کیا گیا تو میرے لیے اور اتفاق ہوا میرے لیے ہمنشینی تیری کا ف ح لفظ وفقت ساتھ تخفیف ف کے صیغہ مجہول کا وفق سے ہی معنی سازوار پڑنے کے اور بعضون نسخون مین جملہ فیسر لی پہلے وفقت لی کے نہین ہی ترجمہ پس کہا ابوہریرہؓ نے کہان کا ہی تو کہا مینے اہل کوفہ مین سے آیا ہون مین درحالیکہ ڈھونڈھتا ہون مین خیر کو ساتھ ہمنشینی کے اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنے نفس کے لیے ف ع مراد خیر سے علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتھ حکمت کے اللہ تعالے کے کلام پاک مین ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے اور جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبھی کہا جاتا ہی لاخیر الا خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنے نہین ہی کوئی خیر بہتر علم سے یا نہین ہی خیر سوائے اسکے ترجمہ پس کہا

ابوہریرہؓ نے کیا نہین یا ہین تم مین یعنے تمھارے شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ **ف** ح یہ وہی سعد بن ابی وقاص ہین مالک انکے باپ کا نام ہو یعنے ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان انکے مستجاب الدعوۃ ہونے کا ہو چکا ہی ترجمہ اور دوسرے عبداللہ بن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی رکھنے والے اور نعلین رکھنے والے **ف** ع ایسے ہی تکیہ وغیرہ بھی حضرت کا اُن پاس رہتا تھا اور حذیفہ راز دان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے فتنون کا حال جانتے تھے اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نے اسکو شیطان سے اوپر زبان نبی اپنے کے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہی کہ خدای تعالے عمار کو شیطان سے اور اسکے اتباع سے نگاہ رکھی اور سلمان صاحب دو کتابون کے یعنے انجیل اور قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح ع اسلیے کہ انھون نے انجیل پڑھی اور اُسپر ایمان لائے پہلے اور ترنے قرآن کے اور عمل کیا اسپر پھر قرآن پر ایمان لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر اسلام لائے اور قرآن پڑھا اور اسپر عمل کیا اور عمر انکی اڑھائی سو برس کی تھی اور لقب انکا سلمان الخیر تھا اور نام انکے باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب انکا پوچھتا تو کہتے انا ابن الاسلام یعنے مین اسلام کا بیٹا ہون **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اچھا شخص ہی ابوبکرؓ اچھا شخص ہی عمرؓ اچھا شخص ہی ابوعبیدہؓ بن جراح اچھا شخص ہی اسید بن حضیر اچھا شخص ہی ثابت بن قیس بن شماس اچھا شخص ہی معاذ بن جبل اچھا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ع ح ابو عبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوئے انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتھ تصغیر کے انصاری ہین قبیلہ اوس سے ہین اور تھے اُن صحابیون سے کہ حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور انکے مابعد کے جہادون مین روایت کین حدیثین اُنسے ایک جماعت نے صحابہ مین سے اور مرے وہ مدینہ مین سن بیس ہین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بھی اوپر ہو چکا ہی رہے معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر مین اور مرے یہ حضرت عثمان کے زمانہ مین اور غالبًا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سے رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگے پس ہر ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کے مشرف کیا یا کچھ اور تقریب ہوئی ہو انکے ذکر کرنے مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ جنت مشتاق ہی یعنے بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کے علیؓ کے اور عمارؓ کے اور سلمانؓ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح ع مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونے انکے کے یہانتک کہ بہت مشتاق ہی اور تیار اور منتظر ہی کہ کب مجھ مین آوین اور بعضون نے کہا مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملایکہ اور حور و غلمان سے کہا طیبی نے کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کے لیے ایسا ہی جیسے ہلنا عرش کا وقت مرنے سعد بن معاذ کے اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی **وعن** عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پروانگی مانگی عمار بن یاسر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے لیے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پروانگی دو اسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح یعنے باعتبار جوہر ذات

اور پاک کیے گئے کو ساتھ تہذیب صفات اور اخلاق کے انتہی اور ملا علی نے کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا اُسنے سخت ترین اُن دونون کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع ح یعنے جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا ان دونون مین سے اسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بہت آسان چیز اختیار کرتے تھے واسطے آسانی و سہل کرنیکے امت پر کرتے تھے اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دیے گیے عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا آسان تر اُن دونون کا پس منافات ہوئی اس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بنظر النفس اپنے کے ہی کہ اپنے نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تھی یہ نسبت دوسری چیز کے وہ اختیار کرتے تھے اور وہ بنظر غیر اپنے کے ہی کہ غیر کے نزدیک وہ آسان ہوتی تھی اگرچہ اُنکے نزدیک دشوار ہوتی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَۃُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَہٗ وَذٰلِکَ لِحُکْمِہٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تَحْمِلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا جبکہ اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنے اٹھایا اسکو لوگون نے اور پایا اسکو ہلکا کہا منافقون نے عجب سبک جاتا ہی جنازہ اسکا اور کہا انھون نے کہ یہ سبکی اسکے جنازہ کی بسبب حکم کرنے اُسکے کے ہی بنی قریظہ مین **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہی یہود سے قصہ اسکا یہ ہی کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کے تھا پس بسبب عہد اُنکے کے قلعہ سے اوترے اور قرار دیا کہ جو کچھ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نے سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکے حق مین سعد نے کہا کہ انکے مردون کو قتل کرنا چاہیے اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نے حکم کیا موجب حکم خداوند تعالے کے کہ جو کچھ ساتون آسمانون کے اوپر سے کہا پس منافقون نے بعد اُنکے انتقال کے راہ کلام کرنیکی پائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اسکے جنازہ کی بسبب اُس حکم کے ہی کہ ناحق کیا تھا غرض نکی نسبت جو سبکی کی اُنکی طرف حالانکہ یہ بات بیہودہ تھی کہ جو انھون نے کہی سبکی جنازہ کی ساتھ اس معنی کے کیا مناسبت رکھتی ہی ترجمہ پس پہونچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے کہ فرشتے اٹھائے لیے جاتے تھے اسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنے اس سبب سے جنازہ اسکا ہلکا معلوم ہوتا تھا لوگون کو اور یہ بھی ہی کہ بھاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونے اُسکے کے طرف دنیا کے اور سبکی اُسکی مشعر ہی طرف شوق اسکے کے واسطے مولی کے اور جلد اوڑنے روح اُسکی کے طرف مقصد اعلے کے غرضکہ منافقون کو اُس کہنے مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تھی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کہ لازم آوے اس سبکی سے تعظیم شان اُنکے کی فرمایا اللہ تعالے نے وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنے اور اللہ ہی کے لیے عزت ہی اور اسکے رسول کے لیے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین سایہ کیا آسمان سبز نے یعنے کسی پر اور نہین اوٹھایا زمین گرد آلود نے کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح ع کہ بزرگان صحابہ اور فقرا اور مجردون اُنکے سے ہین چنانچہ احوال انکا اپنے محل پر مذکور ہی اور مراد اس حصر سے تاکید و مبالغہ ہی ابوذر کے سچ بولنے مین

لامتی مارضی ہو ابن ام عبد یعنے راضی ہوا مین اپنی امت کے لیے ساتھ اس چیز کے کہ راضی ہوا ساتھ اسکے عبد اللہ بن مسعودؓ اور فرمایا تمسکو بعہد ابن ام عبد یعنے ابن مسعودؓ کے قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علماء نے کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بھی ہی اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سے کہ کہا مقدم رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو بیچ کام دین ہمارے کے کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرینگے ہم اُنکو کار دنیا اپنی مین **وعنہ** قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيمِ

اور یہ بھی روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا اُسنے نہین ہی کوئی آدمیون مین سے کہ پہونچے اُسکو فتنہ یعنے بلا اور خرابی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سے اُسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیئے کہ مین نے سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے محمد بن مسلمہ کے تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ **ف** ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئے تمام غزوون مین سوائے تبوک کے اور کہتے ہین خلیفہ پکڑا اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک مین اور تھے فضلاء صحابہ سے اور اسلام لائے مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھ پر مدینہ مین اور مرے تینتالیسوین سال یا چھیالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ مین ساتھ حکم نبوی کے اور سلامت رہے اُسکے شر اور ضرر سے **تر** ترجمہ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور سکوت کیا اُس سے **ف** ح یعنے نہ طعن کیا اُسمین اور نہ تصحیح وتحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داؤد نے اُس سے صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہو لائق دلیل پکڑنیکے جبکہ بر محل اُسکے مذکور ہی اسکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت رکھا اس حدیث کو منذری نے **ف** ح کہ علماء حدیث سے ہی اور اصل مشکوٰۃ مین بیان سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سے لکھا ہی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیر کے گھر مین چراغ **ف** ح زبیر بن العوام عشرۂ مبشرہ سے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی یعنے صفیہ کے بیٹے اور داماد ابوبکر صدیقؓ کے خاوند اسماء ابوبکر کی بیٹی کے کہ بہن تھین عائشہ رضی اللہ عنہا کی **تر** ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہی یعنے چراغ جو اسوقت جلایا ہی نشان اُسکا ہی کہ اسماء جو حاملہ تھی جنی ہی اور نہ نام رکھنا تم اُس لڑکے کا یہان تک کہ مین نام رکھون اُسکا پس نام رکھا اُسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ اور تحنیک کیا اُسکو ساتھ کھجور کے اپنے دست مبارک سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح تحنیک کہتے ہین اُسکو کہ کھجور یا اور کچھ چبا کر بچہ کے تالو مین لگا دیتے ہین اور یہ سنت ہی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکے ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سے درخواست کرے یہ کہ لڑکے کا نام رکھ دے اور تحنیک کرے اُسکو ساتھ کھجور یا شہد کے اور مانند اُنکے کے قسم شیرینی سے واسطے برکت حاصل ہونیکے اُسکے تھوک سے کہا مؤلف نے کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی اُنکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کنیت نانا اُنکے کے یعنے ابوبکر صدیقؓ کے اور نام بھی رکھا اُنکا اُنھین کے نام پر اور بعد ہجرت کے جو مہاجرین کے ہان لڑکے پیدا ہوئے اول یہی پیدا ہوئے ہین مدینہ مین پہلے سال ہجری مین اور ابوبکرؓ نے اُنکے کان مین اذان دی اور جنا اُنکو اسماء نے قبا مین اور لائین آنحضرتؐ کے پاس اور آپ کی گود مین دیا اُنکو پس منگائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور پھر چبا یا اُسکو

پھر اُنکے منھ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا اُنکو اور اول اُنکے پیٹ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی گیا ہی پھر دعا کی اُنکے لیئے اور برکت طلب کی اُنکے لیئے اور عبد اللہ کے چہرہ پر بال نہ تھے اور روزہ نماز بہت کرتے تھے اور بڑے دلاور تھے لڑائی مین اور حق گو تھے اور ناتے دارون سے سلوک کرنے والے اور باپ اُنکے زبیر خیر خواہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نے مکہ مین اور سولی پہ چڑھایا اُنکو منگل کے دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کی گئی انکی خلافت پر سن چونسٹھ مین اور پہلے اسکے نہین خطاب کیئے جاتے تھے ساتھ خلافت کے پس جمع ہوئے اُنکی فرمان برداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوا شام کے یا بعض اسکے اور حج کیئے ساتھ لوگون کے آٹھ حج اور روایت کین حدیثین اُنسے خلائق کثیر نے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے فرمایا واسطے معاویہ کے یا الٰہی کر اسکو سیدھی راہ دکھانے والا اور راہ سیدھی پایا گیا اور ہدایت کر لوگون کو بسبب اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع اور اسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اُسکا ہوا ایسا کیونکر شک کیا جاوے اُسکے حق اور شان مین کہا فرشتے نے کہ وہ اموی ہین اور مان اُنکی ہندہ بیٹی عتبہ کی تھی وہ اور باپ اُنکے یعنے ابو سفیان روز فتح مکہ کے مسلمان ہونے والون مین سے تھے پھر مولفۃ القلوب مین رہے اور وہ ایک تھے اُنمین کے کہ جو کتابت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے اور بعضون نے کہا کہ نہین لکھا انھون نے وحی مین سے کچھ ولیکن خطوط نویسی کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہان منشی تھے اور حاکم ہوئے وہ شام کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہے پھر مرے رجب مین بیچ دمشق کے اور عمر اُنکی اٹھتر برس کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تھا اُنکو اور کہتے تھے اخیر عمر اپنی مین کاشکے مین ہوتا ایک شخص قریش سے ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکھتا مین اس امر سے یعنے حکومت سے کچھ اور تھا اُنکے پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر اور قمیص اور کچھ موئی مبارک اُنکے اور ناخن آپ کے پس کہا انھون نے کہ کفنانا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص مین اور لپٹینا مجکو آپ کی چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندھنا میرے اور بھرنا میرے حلق کے گڑھے مین اور باندھنا میرے سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت صلی اللہ کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنے دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام لائے لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکے قوی **ف** ع مراد لوگون سے وہ لوگ مکہ کے ہین کہ اسلام لائے روز فتح مکہ کے بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اُنکا کہ چاہا خدا تعالے نے کامل کرنا اُنکا اور عمرو بن العاص برس دن پہلے فتح مکہ کے یا دو برس پہلے ایمان لائے بطوع و رغبت اس حال مین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کے پس یہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوتے ازراہ خوف کے اور عمرو ایمان لایا برغبت یہ طیبی وغیرہ نے ذکر کیا اور ابن ملک نے کہا تخصیص عمرو کے ساتھ ایمان لانے کے برغبت اسلیئے کہ واقع ہوا اسلام اُنکے دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی یا دشاہ حبشہ کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ ہوئے بارادہ ایمان لانے کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکے

ابلا دے کوئی انکو طرف ایمان کے پس آئے یہ طرف مدینہ کے فی الفور دوڑتے ہوئے پھر ایمان لائے پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت پر کہ انمین صدیقؓ اور فاروق بھی تھے اور یہ اسلیئے کہا کہ پہلے اسلام کے وہ بڑی عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور بہت درپے تھے آنحضرت کے صحابہ کے ہلاک کرنیکے پس جب ایمان لائے یہ تو آنحضرت نے چاہا کہ زائل کرین انکے دل سے اثر اس وحشت قدیم کا تو امن مین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور نا امید نہ ہون اللہ تعالے کی رحمت سے اور آیا ہے کہ جب چاہا عمرو نے کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتھ کھینچ لیا انھون نے آنحضرت نے فرمایا کہ کیون ہاتھ کھینچا تو نے ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہے تو کہا ایمان لاتا ہون مین بشرط اسکے کہ بخشے جاوین تمام گناہ میرے کہ پہلے اس سے کیئے ہین مین نے فرمایا نہین جانتا ہے تو ای عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہے اور ڈھانپتا ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اسکے کیے گئے اور ہجرت دور کر دیتی ہے اور ڈھانپتی ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اس سے کیئے گئے اور اور حدیث مین آیا ہے کہ عمرو بن العاص اور بھائی انکا ہشام بن العاص دونون مومن ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سے ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے انکو انک لرشید یعنے بلا شبہ تو ارجمند ہے اور فرمایا آنحضرت نے کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور بیج لاتا ہے واللہ اعلم اور تھے عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق و غبی دیکھتے کہتے سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ عمرو وقت گذرنیکے اس عالم سے خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکھتے تھے پس کہا انکو انکے بیٹے عبد اللہ نے ای باپ یہ تمام گھبراہٹ کس واسطے ہے صحبت رکھی تمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جہاد کیا تمنے ساتھ انکے کہا ای بیٹے میرے مجپر تین حالتین گذری ہین تھا مین اول امر مین کہ دشمنی رکھتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین اور صحبت رکھی مین نے ساتھ انکے پھر تھا مین امارت ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اس مین اور پہونچا مجکو بہ سبب دنیا کے جو کچھ کہ پہونچا نہین جانتا مین کہ ساتھ کس حالت کے ان حالتون مین سے میرے ساتھ معاملہ کرینگے اور کیا پیش آتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُونَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے جابر سے کہا ملے مجسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہے مجکو کہ دیکھتا ہون تجکو شکستہ اور دل گیر یعنے غمگین کہا مین نے شہید کیا گیا باپ میرا یعنے عبد اللہ غزوۂ احد مین اور چھوڑے انھون نے عیال یعنے بہت اور قرض یعنے پس جمع ہوئے ہین کئی سبب غم کے فرمایا کیا خوشخبری ندون مین تجکو ساتھ اس چیز کے کہ پیش آیا خدا عز وجل اور معاملہ کیا ساتھ اسکے تیرے باپ سے ف ح یعنے بسبب غم و اندوہ دنیا کے دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادائے قرض کے و لیکن شاد رہ ساتھ اس چیز کے کہ اسمین قرب و کرامت مولی کی ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ فضل و کرامت باپون کی سرایت کرتی ہے ان بیٹون مین کہ سیدھی راہ پر ہون اور اشارہ ہے اسپر کہ بیٹون کو ساتھ خوشی دینی باپون کے خوش ہونا چاہیے ترجمہ کہا مین نے ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کلام نہین کیا خدا تعالے نے کسی سے ہرگز مگر پردہ کے پیچھے سے ف ع کسی سے ہرگز یعنے پہلے تیرے باپ کے پس اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ بالنسبہ افضل ہین تمام اگلے شہیدون سے

اس حیثیت سے کہ نہین کلام کیا اللہ نے کسی سے اُنمین سے مگر پردہ کے پیچھے سے اسین اشارہ ہی طرف اسکے کہ قول اللہ تعالے کا وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیۃ تک مقید ہی ساتھ دنیا کے واسطے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ اور زندہ کیا خدا تعالے نے تیرے باپ کو پس کلام کیا اُس سے روبرو کہ نہ پردہ تھا بیچ مین اور نہ رسول **ف ع** اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالے کے بل احیاء عند ربہم اسلیئے کہ تقدیر اسکی یہ ہی ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نے کہ گردانی اللہ تعالے نے روح بیچ بدن جانور سبز کے پس زندہ کیا اُس جانور کو بسبب اُس روح کے پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سے زیادتی قوت روح اُسکے کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اُس قوت کے ترجمہ فرمایا خدا تعالے نے ای بندے میرے یعنے خاص بندے آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل و کرامت میری کے جو چاہ دونگا مین تجکو کہا تیرے باپ نے ای پروردگار میرے یہ آرزو رکھتا ہون او چاہتا ہون کہ زندہ کرے تو مجکو اور بھیجے تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنے تاکہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولے کا فرمایا پروردگار تبارک و تعالے نے تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق گذرا ہی حکم میرا کہ مردے نہین پھر کر آوینگے دنیا مین **ف ع** اسطرح کہ وہ جیتے رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتے رہین اُسمین طاعات پس نہین منافی ہونیکا زندہ ہونا یعنے مردون کا بسبب عیسی وغیرہ کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین پھر کر آوینگے مردے ساتھ التماس اور آرزو اپنی کے پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھ شہید دجال کے بھی اور کہا سید جمال الدین نے کہ ضمیر انہم کے پھرتے ہی اہل احد کی طرف یا مطلق شہدا کی طرف تو کہ نہ اشکال لازم آوے ساتھ قصہ عزیز کے ترجمہ پس اوتری یہ آیۃ یعنے اُسکے حق مین اور اسکے یارون کے حق مین کہ جو شہید ہوئے تھے احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اُن لوگون کو کہ مارے گئے راہ خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** کہ اسکے آگے یون ہی بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہین اسیحال مین کہ خوش ہین بسبب ملنے نعمتون الٰہی کے انکو اور وہ خوشی کر رہے ہین ساتھ اُن پس ماندون کے کہ نہین ملے اُنسے یعنے اور مومن بھائی کہ زندہ ہین بسبب اسکے کہ نہین ڈر ہی اُنپر اور نہ وہ غمگین ہونگے یعنے آخرت مین معنے یہ ہین کہ وہ خوش ہوتے ہین بسبب امن و سرور انکے کے **وَعَنْهُ** قَالَ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہ بھی روایت ہی جابر سے کہ کہا بخشش چاہی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور مؤید ہی احتمال اول کو ایک روایت انھین جابر سے کہ لفظ اسکے یہ ہین اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْبَعِیْرِ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ کہا مؤلف نے کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اُنکی ابو عبد اللہ ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سے ہین اور روائتین بہت اُنسے منقول ہین حاضر ہوئے بدر مین اور بعد اُسکے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھارہ غزوون مین اور گئے شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہوگئے تھے روایت کین حدیثین اُنسے خلق کثیر نے مرے وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوی برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مرے ہین انمین سب سے آخر یہی مرے ہین بموجب ایک قول کے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانے کپڑون کے نہین پروا کیجاتی اُنکی اور نہ التفات کیا جاتا ہی طرف اُسکے بسبب حقارت اُنکی کے اگر قسم کہا بیٹھین خدا پر اعتماد کر

یعنے قسم کھاوین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی انکو اُس قسم مین اور کردیتا ہی اُس کام کو یا قسم کھاوین اپنے فعل پر کہ ایسا کچھ کرینگے ہم
تو مہیا کر دیتا ہی اللہ تعالے اسباب اس فعل کا اور توفیق دیتا ہی انکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ انمین سے براء بن مالک ہین **ف**
ع یہ بھائی ہین انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک مان اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ اور دلیرون اور پہلوانون اُنکے سے ہین
حاضر ہوئے احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کے ہوئے اور یہ بڑے قوی اور شجاع تھے کہ سو مشرکون کو مقابلہ کی حالت مین
انھون نے مارا ہی سوائے انکے کہ شریک اورون کے ہو کر مارا انکو اور ظاہر ہوئی انسے جنگ شدید روز یمامہ کے اور شہید ہوئے بیسوین
سال مین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وَعَنْ** اَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْھَا اَھْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ
مُحْسِنِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تحقیق خاص میرے اور محل ستر و امانت میری کے کہ ٹھکانا پکڑتا ہون مین طرف انکے اہل بیت میرے ہین
ف ع معنی مفصل عیبہ کے پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کے لکھے جا چکے ہین اور وہان یہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور
یہ منافات نہین رکھتا کہ انکے غیر کے حق مین بھی وارد ہو خصوصاً اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتھ اس صفت کے ت اور تحقیق دوست
دلی میرے انصار ہین پس عفو کرو تم انکی بدکارون سے اور قبول کرو انکے نیک کارون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
حسن ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہین رکھتا انصار
کو وہ کوئی کہ ایمان رکھتا ہی ساتھ اللہ تعالے کے اور روز آخرت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ
طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَکَ السَّلَامَ فَاِنَّھُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّۃٌ صُبُرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی انس سے انھنے نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہونچا اپنی قوم کو میرے طرف سے
سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچھ کہ جانتا ہون مین پارسا ہین صبر کرنے والے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْ حَاطِبًا اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُھَا فَاِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت
کے پاس اس حال مین کہ شکایت کرتا تھا حاطب کی نزدیک آنحضرت کے پس کہا اُس غلام نے کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین
یعنے بسبب کثرت ظلم کرنیکے مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا ہی تو یعنے اس سبب سے کہ جزم کیا تو نے اور تاکید کر کر
کہا تو نے نہین داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنے اور جو کوئی حاضر ہوا ہی
ان دونون مین نہین داخل ہوگا آگ مین جزماً یا رحاءً یا اس سبب سے کہ دلالت کرتا ہی انکے ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالے کا اُسکو
بیچ عتاب کرنے اُسکے کے ساتھ قول اپنے کے بیچ کتاب اپنی کے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ آخر
آیت تک **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا
اَمْثَالَکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ ذَکَرَ اللّٰہُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ

ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کرتے ہین ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیۃ اور اگر منہ پھیرو تم یعنے ایمان لانے سے محمد پر اور مدد کرنے دین اُسکے سے لاویگا خدا تعالے تمھارے بدلہ مین ایک گروہ کو سوائے تمھارے پھر وہ گروہ نہین ہونگے مانند تمھارے یعنے بلکہ بہتر ہونگے تمسے عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر رو گردانی کرین ہم ہمارے بدلے مین اور بجای ہمارے لائے جاوین وہ پھر نہین ہونگے وہ مانند ہمارے پس مارا آنحضرتؐ نے ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہے اور قوم اسکی یعنے فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے یعنے آسمان مین تو البتہ لیتے اُسکو کتنے اشخاص فارس مین سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع لفظ فرس ساتھ پیش ف اور جزم ر کے یعنے جماعت عجم کے مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اُنکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کے ہین اور اول ظاہر تر ہے اسلیے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آگے کی وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا ذکر کیے گئے اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق ساتھ ان عجمیون کے یا بعض اُنکے کے زیادہ اعتماد رکھتا ہون یعنے محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمھارے یا بعض تمھارے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنے عربیون کے طیبی نے کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہے کہ اُنکو کہا تھا مال کے خرچ کرنیکو جہاد مین پس اُنھون نے تقاعد و تکاسل کیا انتہی بہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہے بہ نسبت اُنکے اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کے آیتون سے لکھی ہے بخوف درازگی کتاب کے اسمین سے نہین لکھا گیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے علی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ ہر پیغمبر کے لیے سات آدمی ہوتے تھے بزرگ برگزیدہ اصحاب مین سے اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اُسکے کے کہ اُسکے ساتھ ہوتے تھے اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجباء اور رقباء میرے ہین یعنے مجھکو دو چند ملے ہین ازراہ تفضلات کے کہا ہمنے کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نے وہ مین ہون اور دونون بیٹے میرے یعنے حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابو بکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کہا مولف نے کہ حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہین کنیت اُنکی ابو عمارہ ساتھ پیش عین کے چچا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرتؐ کے دودھ شریک بھائی بھی تھے کہ دودھ پلایا تھا دونون صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نے اور وہ اسد اللہ تھے اسلام قدیمی رکھتے تھے کہ دوسرے سال مین بعد نبی ہونیکے مسلمان ہوئے اور بعضون نے کہا کہ اسلام لائے حمزہ بعد داخل ہونے رسول خدا صلعم کے دار ارقم مین بیچ چھٹے سال کے نبی ہونے سے پس عزت دی اللہ تعالے نے اسلام کو بسبب اسلام اُنکے کے اور حاضر ہوئے بدر مین اور شہید ہوئے روز احد کے قتل کیا اُنکو وحشی بن حرب نے اور آنحضرتؐ سے چار برس بڑے عمر مین تھے کہا ابن عبد البر نے کہ نہین صحیح ہے یہ میرے نزدیک

اسلیے کہ وہ دودہ شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس یہ کیونکر بنے مگر یہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نے دولون صاحبون کو
دو وقتون مین اور بعضون نے کہا کہ دو برس بڑے تھے حضرت سے انتہی اور باقی صاحبون کا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہی وَعَنْ
خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكٰى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا
اَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضٰى عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهٗ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ اور روایت ہی خالد بن ولید سے
کہ کہا تھا درمیان میرے اور درمیان عمار کے کلام یعنے گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مین نے عمار سے کلام کرنے مین ف ح خالد بن
ولید اکابر قریش سے تھے اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سے خالد نے اُسکو کچھ چشم حقارت سے دیکھا اور سختی کی اسپر خالد کہتے ہین ترجمہ
پس گئے عمار بارادہ اسلیے کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سے پس آئے خالد ف ع یہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سے روایت
کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہی کہ یہ کلام خالد سے ہو بطریق التفات کے
ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہے تھے خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا راوی نے پس لگے خالد کہ سخت کہتے تھے اور زیادہ نہین کرتے تھے مگر سختی کو اور حالانکہ
نبی چپکے بیٹھے تھے بولتے نہ تھے پس روئے عمار یعنے بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنے کے اور سکوت کرنے آنحضرت کے اور کہا عمار نے یا رسول اللہ کیا
نہین دیکھتے ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمار سے یعنے ساتھ زبان
کے دشمن رکھیگا اسکو خدا اور جو کوئی بغض رکھے عمار سے یعنے ساتھ دل کے بغض رکھیگا اوس سے اللہ کہا خالد نے پس باہر نکلا مین یعنے آنحضرت کے
پاس سے بقصد راضی کرنے عمار کے بالکل پس نہ تھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے راضی ہونے عمار کے سے یعنے ایسا کام
کرون کہ عمار مجھسے راضی ہو تو مجھ مین اور اسمین محبت پیدا ہو پس پیش آیا مین عمار سے ساتھ تواضع اور انکسار اور تحفہ
بھیجنے اور عذر کرنے اور گلے لگنے وغیرہ اسباب رضاء کے پس راضی ہوئے عمار رضی اللہ عنہما وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح
سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون مین سے یعنے مانند شمشیر کے ہی
کہ کھینچا اسکو اللہ نے مشرکون پر اور مسلط کیا اسکو کافرون پر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہ کہ خوب لڑتے ہین کافرون سے
اللہ کی راہ مین اور اچھا جوان اپنے قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سے تھے کہ نام ہی ایک حی کا قریش سے روایت
کین یہ دونون حدیثین احمد نے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِيْ
اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ
يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالے نے
حکم کیا مجکو ساتھ دوستی چار شخصون کے یعنے علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ تعالے دوست رکھتا ہی انکو عرض کیا
صحابہ نے کہ نام بیان کیجیے انکا ہمارے لیے یعنے تو کہ ہم بھی دوست رکھین انکو بسبب محبت اللہ کے اور رسول کے فرمایا علی
ایک ہی انمین سے درحالیکہ فرماتے تھے آنحضرت اسکو تین بار یعنے واسطے آگاہ کرنیکے ساتھ اسکے کہ وہ افضل ہین انمین یا اسلیے تین بار

فرمایا کہ دوست رکھے انکو بقدر تین انکے کے اور ابوذر اور مقداد اور سلمان ہیں کہ حکم کیا مجکو خدا نے ساتھ محبت انکی کے اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکھتا ہے انکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھے عمر کہتے ابو بکرؓ سردار ہمارے ہیں یعنے بہتر اور افضل ہمارے ہیں اور آزاد کیا ابو بکرؓ نے سردار ہمارے کو مراد رکھتے تھے عمر سردار دوسرے بلال کو نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح یہ حضرت عمرؓ نے بطریق تواضع کے کہا اسلیے کہ عمر افضل ہیں بلال سے بالاجماع اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جملہ سرداروں سے ہے اور بعضوں نے کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر واجب نہیں ہے کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کے بس ہے اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہے پس اول میں شامل کل ہیں اور ثانی میں اکثر اور اضافہ اس فقرہ میں واسطے تخصیص کے ہے یعنے سید ہے درمیان ہمارے **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نے کہا واسطے ابی بکر کے ف ح ع اسوقت کہ ابو بکرؓ نے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے کہا بلال کو اور درخواست کی کہ میری صحبت میں رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کے لیے کہتا تھا اور بلال کو ابو بکرؓ نے خریدا تھا اور کافروں کے ہاتھ سے چھڑا کر آزاد کیا تھا اور انھوں نے بعد وفات آنحضرت کے ارادہ شام کی طرف متوجہ ہونیکا کیا تھا بسبب نہ صبر کر سکنے کے اوپر دیکھنے مسجد نبوی کے بغیر حضور آنحضرت صلعم کے اور نہ کہہ سکتے اذان کے اسمیں اور آگے آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئے اور جگہ انکی غالبًا شام ہے حاصل یہ کہ بلال نے ارادہ شام کے جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کے اور ابو بکرؓ مانع ہوئے اسوقت میں بلال نے ابو بکرؓ سے کہا ترجمہ کہ اگر ہے تو کہ نہیں خریدا ہے تو نے مجکو مگر اپنے نفس ہی کے لیے یعنے نفس کی خوشی کے لیے تو نگاہ رکھ مجکو یعنے اپنے پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہے تو کہ نہیں خریدا ہے تو نے مجکو مگر واسطے خدا کے اور طلب رضا اور ثواب اسکے کے پس چھوڑ دو مجکو ساتھ عمل خدا کے نقل کی یہ بخاری نے ف ح ع یعنے چھوڑ مجکو تو خدا کے لیے کام کرتا رہوں اور خلق سے کچھ سروکار نرکھوں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا بلالؓ نے مجکو طاقت بغیر کے جگہ دیکھنے کی بدون انکے نہیں اور بغیر انکے یہاں نہیں رہ سکتا میں **بیت** چو شکل ترا نبیند عاشق زار + کہ بیدل را نبیند جاے دلدار + پس گئے بلال ہمراہ ایک لشکر کے کہ شام کو جاتا تھا اور دمشق میں بیسویں یا اٹھارویں سال میں وفات پائی اور اس حدیث کو تخریج کرنے بلال کی پھر رجوع کرنیکا طرف مدینہ کے بعد دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں اور اذان دینے انکے کے اسمیں اور کانپنے مدینہ کے بسبب اذان انکی کے پس کچھ اصل نہیں انکی وضعی معلوم ہوتی ہے ذکرہ السیوطی فی الذیل **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اُسنے کہ مین رنج و مشقت کھینچی ہوئی ہون یعنے فقیر ہون رنج و مشقت اوٹھانا ہوا اور بھوک وغیرہ سے کہ دو مجھکو پس بھیجا آنحضرت نے کسیکو اپنی کسی بیوی کے پاس یعنے اسلیے کہ ضیافت کرے کہ اگر کچھ اُن پاس ہو تو دیوین اُسکے لیئے پس کہا اُن بیوی نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے آپکو ساتھ حق کے نہین ہے میرے پاس یعنے قسم کھانے پینے کی چیز سے مگر پانی پھر بھیجا آنحضرت نے کسیکو اور بیوی کے پاس پس کہا اُن بیوی نے بھی مانند اُسکے کہ کہا تھا پہلی بیوی نے یعنے اور اسی طرح سب بیویون کے پاس بھیجا اور کہا سب بیویون نے مانند اسکے **ف** ع اور شائد کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلے فتح ہونے خیبر وغیرہ کے اور حاصل ہونے غنائم اور اموال کے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کرے اسکی رحمت کریگا خدا تعالے اُسپر پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے کہا جاتا تھا اُسکو ابو طلحہ **ف** ع ح نام اُنکا زید بن سہل انصاری ہے خاوند ام سلیم کے کہ جو ماں تھی انس کی ترجمہ پس کہا ابو طلحہ نے مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس لیگئے ابو طلحہ اُس شخص کو طرف گھر اپنے کے پس کہا ابو طلحہ نے واسطے بیوی اپنی کے کہ وہ ماں انس کی تھین کیا ہے تیرے پاس کچھ طعام کہا اُنھنے نہین ہے کچھ ہمارے پاس طعام مگر بقدر قوت لڑکون میرے کے **ف** ع یعنے چھوٹے لڑکون کے لیے کچھ رکھ چھوڑا ہے کہ اُنکو بھوک لگتی ہے بار بار رات اور دن مین والا معلوم ہی ہے نہین کہ جائز ہے بھوکا رکھنا بچون کا اور کھلانا مہمانون کا ترجمہ کہا ابو طلحہ نے یعنے اپنی بیوی سے پس بہلا دے اُنکو ساتھ کسی چیز کے اور سُلا دے اُنکو **ف** ع گویا ابو طلحہ نے قصد کیا کہ بچے نہ دیکھین کھانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین جیسے کہ عادت بچون کی ہوتی ہے ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکھلا اسکو ظاہر مین کہ ہم کھاتے ہین **ف** ع یعنے اُس طعام مین سے اسلیے کہ مہمان جب دیکھتا ہے کہ صاحب خانہ نہین کھاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہے اُسکو اور مہمان کے سامنے آنا اُنکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ عورتیں تھین اور یہ قضیہ پردہ کے حکم ہونے سے پہلے کا ہے ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کرے مہمان اور پھیلا دے ہاتھ اپنا تو کہ کھاوے پس اوٹھنا تو طرف چراغ کے اُسکے سنوارنے اور بتی اوکسانیکے لیے پھر بجھا دینا تو اُسکو یعنے تو کہ اندھیرا ہو جاوے اور وہ ہمارے نہ کھانے سے مطلع نہون پس کیا اُس عورت نے ایسا ہی پس بیٹھی وہ یعنے وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کھایا مہمان نے اور رات گذاری ابو طلحہ نے اور اُنکی بیوی نے بھوکے پس جب صبح کی ابو طلحہ نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنے بسبب معلوم کرنیکے نور کشف سے یا طریق وحی سے البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نے یا کہا راوی نے کہ ہنسا اللہ تعالے یعنے راضی ہوا فلانے مرد اور فلانی عورت سے یعنے نام ابو طلحہ کا اور اسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابو ہریرہ سے مانند اس حدیث کے آیا ہے یعنے موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابو ہریرہ نے یعنے اُس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابو طلحہ اور بیچ آخر اُس روایت کے یہ آیا ہے پس نازل کی اللہ تعالے نے یہ آیۃ اور ترجیح دیتے ہین یعنے اپنے مہمانون کو یا اورون کو اپنے نفسون پر اگرچہ ہو اُنکو حاجت و بھوک اتفاق کی ہے بخاری اور مسلم نے **وعنه** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُولُ مَنْ هٰذَا فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ رواه الترمذي اور یہ بھی روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اوترے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے ایک منزل مین پس گذرنے لگے لوگ پیچھے ہر جانب سے پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھتے کہ کون ہے یہ کہ گزرتا ہے اے ابو ہریرہ پس کہتا مین یعنے بیان کرتا مین اسکا نام و وصف پس فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھا بندہ خدا کا ہے یہ اور فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شخص کے لیے

کہ گزرتا اور کون ہوتا یہ پس کہتا میں یہ فلانا ہے پس فرماتے آنحضرت برا بندہ خدا کا ہے یہ ف ح شاید کہ یہ فرماتے آپ کسی کے لیے کہ جانتے تھے دنیا میں فقور ہے
اسلیے کہ مومن کے لیے فرمانا اس بات کا آنحضرت سے دور تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگرچہ راہ وروش بد پر ہو اور مومن خود اسوقت میں ایسے
برے نہ تھے کہ آپ ایسا کچھ فرماتے انکے حق میں اور اگر ہو تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسی طرح سوال و جواب رہا ترجمہ یہان تک
کہ گذرے خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ پس کہا مینے یہ خالد بن ولید ہے ف ع اور اسمین اشعار ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خیمہ میں تھے اور ابوہریرہ باہر تھے خیمہ کے والا خالد بن ولید جیسے کو کیونکر نہ پہچانتے ترجمہ پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہے
خالد بن الولید ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللهِ لِكُلِّ
نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زید بن ارقم صحابی سے کہ کہا کہا انصار نے اے
نبی خدا کے ہر نبی کے لیے تابعدار تھے اور تحقیق ہمنے تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سے کہ کرے ہمارے تابع ہم میں سے ف ح یعنے ہمارے
حلفا اور موالے کو بھی ہم میں سے کرے کہ انکو بھی انصار کہا جاوے تو کہ وصیت جو لوگون کو ہمارے حق میں احسان کرنیکی ہے انکو بھی شامل ہو
جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سواے اسکے جو مناقب اور فضائل اور عنایتیں اور کرامتیں
ہمارے لیے فرمائی ہین وہ بھی انکو شریک ہوں یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجیے کہ کرے ہمارے تابعونکو ہم سے یعنے متصل ساتھ ہمارے اور پیرو ہمارے
نیکی کرنے میں اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نے
ساتھ اسکے یعنے ساتھ کرنے اتباع انکے کے انسے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا
أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى
عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا نہین پہچانتے ہم کسی قبیلہ اور قوم کو
قبایل عرب سے کہ بہت ہوں شہید انکے اور بہت عزیز ہوں روز قیامت کے انصار سے کہ شہید انکے بہت ہونگے اور عزیز تر ہونگے یعنے روز قیامت کے
محقق ہوگا کہ کس کثرت سے وہ مارے گیے ہین اور کیا عزت ہوگی انکو اور کہا انس نے مارے گیے انصار سے روز احد کے ستر شخص ف ع
ظاہر اور یہ ہے کہ انصار اور مہاجرین کے لوگ ملکر ستر مارے گئے اسلیے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے کہ علمار حدیث اور سیر سے ہے حدیث ابی
سے کہ قتل کیے گئے انصار میں سے روز احد کے چونسٹھ شخص اور مہاجرین سے چھ شخص ترجمہ اور مارے گیے روز بیر معونہ کے ستر شخص کہ انکو
قراء کہتے تھے اور قصہ انکا سیر کی کتابوں میں مذکور ہے اور ستر شخص مارے گئے روز جنگ یمامہ کے حضرت ابوبکر رض کے زمانہ میں کہ وہ مسیلمہ
کذاب کی قوم کے ساتھ لڑنے کو گئے تھے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ
خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا تھے عطاء بدر والوں کے
پانچ پانچ ہزار یعنے جو کہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے انکے ہر ہر شخص کو بیت المال میں سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتے تھے اور کہا عمر رض نے
البتہ فضیلت دیتا ہوں میں انکو انکے غیر پر مرتبہ میں نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے عطائیں انکی کامل ہوئیں بخلاف غیر انکے کے اور میں بھی فضیلت
دیتا ہوں انکو انکے غیر پر اگرچہ زیادہ کروں میں اس مقدار پر **بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ** یہ باب ہے
بیچ بیان ذکر کرنے ناموں ان صحابہ اہل بدر کے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین بیچ کتاب جامع کے واسطے بخاری کے ف ح جاننا چاہیے کہ بخاری نام
ایک جماعت کے اہل بدر سے کہ اپنی کتاب میں انکو ذکر کیا ہے اور انسے حدیثیں لایا ہے ایک باب علیحدہ میں بطریق اجمال بتفصیل کے لایا ہے تو

ساتھ معرفت نفسیات منقبت اور رجحان انکے کے اوپر فقیر بندہ کے جلدی انپر دعا ساتھ رحمت ورضوان کے کیجاوے اور کہا ہے علماء نے کہ دعا وقت ذکر
انکے کے صحیح بخاری میں قبول ہوتی ہے اور ذکر انکا اوپر ترتیب حروف ہجا کے کیا ہے سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ کے کہ انکو
مقدم کیا ہے اور باقی کو ترتیب حروف ہجا کے لایا ہے اور مؤلف نے بھی اسی روش پر اتباع انکا کیا ہے المتقی اور ملا علی قاری نے کہا کہ یعنی یہ ذکر ہے
ان اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہے صحیح بخاری میں حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہوں عثمان بھی نہ انکا کہ جنکا نہیں نام لیا گیا بخاری میں
اور نہ انکا کہ نہیں ذکر کیے گئے اسمیں اصلا کہا میرک نے کہ مراد انسے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہیں وہ ہیں کہ آیا ہے ذکر انکا صحیح بخاری میں خواہ
روایۃ انسے ہو یا انکے غیر سے باین نہج کہ وہ حاضر ہوئے ہیں بدر میں نہ صرف ذکر انکا بدون تصریح کرنے اسکے کہ وہ حاضر ہوئے ہیں بدر میں اور
ساتھ اسکے جواب دیا گیا ہے نہ ذکر کرنے انکے سے عبیدہ بن الجراح کو اسلیے کہ وہ حاضر ہوئے ہیں بدر میں باتفاق اہل حدیث اور سیر کے
اور ذکر کیا ہے انکو صحیح بخاری میں کتنی جگہ مگر کہ یہ نہیں واقع ہوا ہے اسمیں صریح ذکر اسکا کہ وہ حاضر ہوئے ہیں بدر میں تمام ہوا کلام میرک
کا اور اوپر گذر چکا ہے روایت ابی داؤد کے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلعم نکلے روز بدر کے ساتھ تین سو اور پندرہ آدمیوں کے اور ایک
روایت میں آیا ہے کہ مشرکین ہزار تھے اور صحابہ تین سو اور تیرہ تھے اول انکے اور پیشوا اور سرداروں کے اور تمام عالم کے لوگوں کے
النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ت نبی محمد بیٹے عبد اللہ کے ہاشمی ف ع ح شروع کیا حضرت کے ذکر سے تیمنا اور
تبرکا یا واسطے دفع توہم اسکے کہ وہ نہیں تھے ساتھ انکے ولادت آپکی سال فیل میں اور بعثت آپکی شروع چالیس برس پر ہوئی اور
دور نبوت آپکی کا تئیس برس اور عمر شریف آپکی ترسیٹھ برس کی آپ سردار سب رسولوں کے اور خاتم النبیین تھے صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ احزابہ اجمعین عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِيُّ ت عبد اللہ بیٹے عثمان کے
ابو بکر صدیق قریشی ہیں ف تیم بن مرہ سے ہیں جمع ہونا انکا ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچوین واسطے پر ہے یعنے پانچوین پشت
مین نسب انکا اور حضرت کا ملا ہے نام انکا جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ اور عتیق
رکھا اور کنیت انکی ابو بکر اور بعضون نے کہا کہ عتیق قدیمی نام انکا ہی آیا ہے کہ انکے مان کے یہان بچہ نہ جیتا تھا اور جب یہ پیدا ہوئے تو مان
انکی انکو خانہ کعبہ کے آگے لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سے آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نے کہا کہ عتیق انکو بسبب حسن اور جمال روے
اور اچھے ہونے قوم انکی کے کہتے تھے اسلیے کہ عتق بمعنی کرم اور جمال اور نجات کے بھی آتا ہے اور اتفاق کیا ہے امت نے اوپر نام رکھنے انکے کے
ساتھ صدیق کے بسبب جلدی تصدیق کرنے انکے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنے انکے کے سچ کو تمام احوال مین رضی اللہ عنہ
اور انکے باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تھا بیچ سال فتح مکہ کے ایمان لائے اور چودھوین سال مین حضرت ابو بکرؓ کے چھ مہینے اور چند روز بعد
وفات پائی اور عمر انکی ستانوی برس کی تھی اور خلافت صدیقؓ کی دو سال اور چند مہینے رہی اور عمر انکی ترسیٹھ برس کی موافق
عمر آنحضرت صلعم کے اور تھے وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روی تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور انکے رخساروں مین
رگین تھین سبز عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ ت عمر بیٹے خطاب کے عدوی ف ح اولاد عدی بن کعب سے ہین اور ساتھ پانچ
واسطون کے آنحضرت کے ساتھ جمع ہوتے ہین اور اشراف قریش سے تھے اور جاہلیت مین سفارت اور رسالت انھین کے نام مقرر
تھے یعنے نامہ وپیغام انھین کے ہاتھ سرداروں وغیرہ پاس کفار بھیجتے تھے اور سفید روی سرخ چشم بلند قد تھے اور اونچے تھے لوگون
سے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور وہب بن منبہ نے کہا کہ وصف انکا توریت مین یون آیا ہی

کہ قرن حدید شدید امین لینے وہ بمنزلہ چھوٹے نہاڑ کے ہی تیز ہ سخت ہ اور امانت دار ہ اور فاروق لقب انکا ہے بسبب فرق کر دینے اُنکے کے درمیان
حق و باطل کے اور کفر اور اسلام کے اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے اُنکے کے اور مہیب اور شجاع تھے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بحکم آپ کی ہجرت کے اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلے مین ڈالی اور کمان کا چلہ چڑھایا اور ہاتھ مین تیر لیے اور کعبہ مین آئے سردار قریش کے
سب وہان حاضر تھے پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کے حلقون پر جدا جدا آئے اور کہا برے ہوں منہ تمہارے جو کوئی چاہے کہ
روے اسکو مان اسکی اور یتیم ہو فرزند اسکا اور بیوہ ہو بیوی اسکی تو چاہیے کہ آوے اور ملے مجھے پیچھے اس وادی لینے مکہ کے پس کوئی اُنکے
پیچھے نہ جا سکا خلافت اُنکی ساڑھے دس برس رہی اور عمر اُنکی تریسٹھ سال کی ہوئی بحسب قول مشہور کے عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِیُّ خَلَّفَهُ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ابْنَتِهٖ رُقَیَّةَ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ ت عثمان بیٹے عفان کے قریشی پیچھے چھوڑ گئے تھے انکو حضرت مدینہ
مین نزدیک بیٹی اپنی کے کہ نام انکا رقیہ تھا اور لگایا اُنکے لیے حصہ انکا ف ح حضرت رقیہ حضرت عثمانؓ کے نکاح مین تھین جب حضرت بدر
کو جانے لگے تو حضرت رقیہ بیمار تھین پس عثمانؓ کو آنحضرت نے واسطے بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کے چھوڑا اور بدر کے غنیمت مین
انکا حصہ بھی لگایا اور اسی اعتبار کر انکو اہل بدر سے گنا اور تولد انکا چھٹے سال مین ہی سال فیل سے اسلام لائے پہلے داخل ہونیکے دار ارقم
مین بعد ابی بکرؓ اور علیؓ اور زید بن حارثہ کے اور اسلام انکا ابو بکر کی دعوت لینے ترغیب سے تھا اور جب اسلام لائے تو انکے چچا حکم بن
ابی العاص بن امیہ نے انکو باندھا اور قید کیا اور کہا باپ دادون کے دین سے نئے دین مین آیا تو واللہ نہین چھوڑونگا مین تجکو جبتک کہ
نہ چھوڑے تو اس دین کو کہا عثمانؓ نے اس دین کو ہرگز نہین چھوڑونگا اور اس سے جدا نہین ہونیکا تو جو کچھ جانے کر جب حکم نے سختی و مضبوطی
اُنکے دین کی دیکھی تو چھوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے زمانہ نبوت سے حضرت عثمانؓ کے نکاح مین تھین اور
غزوہ بدر مین مرین اور بعد انکے ام کلثوم سے آنحضرتؐ نے نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بھی مرین پس کہا آنحضرت نے اگر ہوتی
میرے پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اسکو عثمانؓ کے تئین اور کوئی شخص سواے اُنکے ایسا نہ تھا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اسکے نکاح مین
ہون اور اسی سبب ذوالنورین لقب انکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تھے حضرت عثمانؓ میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور انکے منہ پر
نشان تھے چیچک کے بزرگ ریش تھی خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرتؐ نے ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین نے تیرا ساتھ اسکے کہ بہت
مشابہ ہی لوگون مین ساتھ تیرے دادا ابراہیم علیہ السلام کے اور ساتھ باپ تیرے محمد صلعم کے اور تھی حیا اُنکی اس درجہ کی کہ گھر کے
اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتے تھے اور حیا سے بیٹھ اپنی سیدھی نہین کر سکتے تھے اور شہید ہوئے درمیان مین ایام تشریق کے
سنہ پینتیس مین اور خلافت اُنکی تیران سال رہی اور عمر اُنکی ہوئی بیاسی برس کی اور بعضون نے نراسی برس اور چھیاسی برس
کی بھی کہی ہے عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْهَاشِمِیُّ ت علی بیٹے ابی طالب کے ہاشمی ف ح ع پیغمبر خدا کے چچا کے بیٹے تھے اور بھائی
آپ کے ساتھ مواخات کے لینے بھائی چارہ بھی اُنسے ہوا تھا اور خاوند فاطمہ زہراؓ کے اور باپ حسنؓ اور حسینؓ کے اور اول ہاشمی ہین
کہ پیدا ہوئے دو ہاشمیون سے اور قدیم الاسلام تھے اور بقول جماعہ کثیر کے صحابہ سے اول اسلام بھی لائے ہین اور کہا ہے علما نے کہ
نبی ہوئے آنحضرت پیر کے دن اور اسلام لائے علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اُنکی اسوقت تین برس کی تھی یا سات برس کی
تھی اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب اُنکے لقبون مین سے ہین اور تھے
وہ رضہ میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال بہت تھے روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب

سیاہ چشم گھنی تھی ڈاڑھی اُنکی اور طویل اور عریض تھے خوب صورت خندہ دہن تھے مانند چاند چودوین رات کے قوی دل شجاع منصور یعنے اللہ کی مدد
ہوتی تھی اور فتح یاب ہوتے تھے جہان لڑنے کو جاتے واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہو کہ علی رضی اللہ
عنہ نے نیزہ لیا تھا رسول خدا صلعم کا روز بدر کے اور کہا حکم نے کہ نیزہ لیا اُنھون نے روز بدر کے اور سب غزوون مین روایت کیا اُسکو احمد نے
مناقب مین مدت اُنکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اُنکی جمعہ کو وقت سحر کے سترہوین رمضان سن اکتالیس ۴۱ھ مین اور عمر اُنکی تریسٹھ برس کی
صحیح و مختار یہی ہو پھر جاننا چاہیے کہ مصنف نے یہان تک رعایت کی مراتب رتبیہ کی پھر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا اَیَاسُ بْنُ بُکَیْرٍ ت
ایاس بیٹے بکیر کے ف ح اور بعضے نسخون مین البکیر الف لام سے ہو اور ایاس ساتھ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کے آخر مین س مہملہ اور بکیر ساتھ
پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ بتصغیر بکر کے اور بعضون نے روایت بخاری سے بکیر ساتھ زیر ب اور تشدید کاف کے ضبط کیا ہو یہ لیثے ہین
مہاجرین اولین سے حاضر ہوئے بدر مین اور اور کئی جہادون مین کہ بعد بدر کے ہین اور تھا اسلام اُنکا اور اسلام اُنکے بھائی عامر بن بکیر کا دار ارقم
مین اور وہ اور اُنکے بھائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھے اور اہل بدر سے وفات اُنکی سن چونتیس مین ہوئی بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰی
اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ت بلال بیٹے رباح کے غلام آزاد ابو بکر صدیق رض کے ف ح مؤذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کنیت اُنکی ابو عبد الرحمن ہو
اور بعضون نے ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نے ابو عبد الکریم اور بعضون نے ابو عامر اور رماں اُنکی حمامہ ساتھ زیر ح مہملہ اور تخفیف میم کے بلال قدیم
الاسلام ہین پہلے اسلام مکہ مین اُنھون ہی نے ظاہر کیا اور عذاب کیے گئے دین خدا مین اور آسان ہوا اُنپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تھا اُنکو امیہ
بن خلف جمحی کہ مالک اُنکا تھا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کے ہاتھ سے مارا گیا اُسکا قصہ طویل ہو اور کھینچتا تھا اُنکو مالک اُنکا امیہ لوہے کی زرہ مین اور
ڈال دیتا آفتاب مین اور کوٹتا تھا اُنکو لکڑی سے پس ابو بکر صدیق رض نے اُنکو خریدکیا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نے اُنکو بیچ سال فتح کے ساتھ کہنے
آذان کے اوپر کعبہ کے اور فضائل اُنکے بہت ہین اور بس ہو اُنکی فضیلت مین کہ آنحضرت نے فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال
سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تھے بلال رضی اللہ سخت گندم گون دراز قد بہت بال والے وفات پائی دمشق مین بیس
سال مین اور بعضون نے کہا اٹھارہوین سال مین اور عمر اُنکی کچھ اوپر ساٹھ برس کے تھی اور بعضون نے کہا ستر برس کی اور کچھ احوال اُنکا اوپر کے باب کی
تیسری فصل مین بھی گذرا ہو حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْھَاشِمِیُّ ترجمہ اور حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہاشمی ف ح اور لقب اُنکا سید الشہدا اور
اسد اللہ بھی آیا ہو اور مان اُنکی ہالہ بیٹی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی کہ جو والدہ تھین آنحضرت کی پس یہ خالہ زاد بھائی بھی تھے حضرت کے اور تھے
نہایت شجاع اور قوی اور احوال اُنکے شجاعت و دلاوری کے بہت ہین اور حدیث مین آیا ہو کہ دیکھا مین نے ملائکہ کو کہ غسل دیتے ہین حمزہ بن عبد المطلب
کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بھی آیا ہو کہ لکھے ہوئے ہین وہ نزدیک خدا تبارک وتعالے کے ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ
و اسد رسولہ اور باقی احوال اُنکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ حَلِیْفٌ لِقُرَیْشٍ ترجمہ حاطب بیٹے ابی بلتعہ کے ہم قسم قریش کے ف ح کنیت
اُنکی ابو عبید اللہ ہو حاضر ہوئے بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد اُنکے ہوئے وفات پائی سال تیسرے مین بیچ مدینہ کے اور
عمر اُنکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ اُنکی کتابت کا طرف اہل مکہ کے پہلے باب مین گذر چکا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیُّ
ترجمہ ابو حذیفہ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کے قریشی ف ح اور اُنکے نام مین خلاف ہو اور مشہور یہ ہو کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہو
فضلاء صحابہ سے اور مہاجرین اولین سے تھے دونون قبیلون کی طرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنے حبشہ اور مدینہ کی طرف اور تھا اسلام
اُنکا پہلے داخل ہونیکے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور اُنکے بعد کے غزوون مین شہید ہوئے روز یمامہ کے اور عمر اُنکی ترپن ۵۳ یا چون ۵۴ برس کی

حَارِثَةُ بْنُ الرُّبَيِّعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ ترجمہ حارثہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ح ربیع ساتھ پیش ر اور زبر ب اور زیر
ی مشددہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر ر اور زیر ب اور تخفیف ی کے بھی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی ہی سُرَاقَةَ كَانَ فِي النُّظَّارِ ترجمہ شہید ہوئے
روز بدر کے اور یہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا تھا یعنے وقت شہید ہونیکے بیچ نظر کرنے والون کے ف ح ربیع نام انکی مان کا ہی اور سراقہ نام انکے باپ کا
اور تھا حارثہ نظر کرنے والون مین نہ قتال کرنے والون مین جیسے کہ احمد و نسائی نے روایت کیا ہی اور حواشی مین لکھا ہی کہ تھا وہ ان لوگون مین سے
کہ بلند جگہ پر کھڑے تھے تو اوپر احوال دشمنون کے نظر کرین اور خبر دین نظارہ ساتھ زبر نون کے اور تشدید ظا کے وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہ
حارثہ نوجوان تھے کہ واسطے نظارگی کے معرکہ مین کھڑے تھے ناگہان ایک تیر پہونچا کہ پھینکنے والا اسکا معلوم نہ تھا حلق مین انکی لگا پس مان انکی
آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول خدا صلعم تحقیق جانتے ہو تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میرے کہ کسقدر پیارا تھی مجھکو مین اور کسقدر تعلق
تھا مجھکو ساتھ انکے اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین گیا تو روؤن مین اسپر جتنا ہو سکے مجھسے اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخ مین گیا
تو دیکھیگا خدا مجھسے جو کچھ کہ روؤن گی مین اسپر پس فرمایا آنحضرت نے ای ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہی کتنی ہی بہشتین ہین اوپر تلے اور تیرا
بیٹا فردوس اعلی مین ہی پس کہا اسکی مان نے کہ صبر کرونگی مین اسپر خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ خبیب بیٹے عدی کے انصاری
ف ح ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زبر ب پہلی کے اور جزمی ی کے حاضر ہوئے بدر مین اور قید کیے گئے غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسرے کے ہجرت سے
اور مکہ مین لیگئے انکو مشرک پس خریدا انکو حارث بن عامر کے بیٹون نے اور خبیب نے قتل کیا تھا حارث کافر کو روز بدر کے پس خریدا خبیب کو
حارث کے بیٹون نے تو کہ قتل کرین اسکو پس رہے وہ قیدی انکے پاس پھر سولی پر کھینچا انکو تنعیم مین اور اول سولی پر اسلام مین یہی کھینچے گئے ہین
اور اول انھون ہی نے جاری کیا طریقہ ادا کرنے دو رکعت کا وقت قتل کے اور قصہ انکا عجیب ہی چنانچہ مذکور ہی وہ صحیح بخاری مین اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ وہ وقت قتل کے کہتے تھے خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہونچا وے تو پہونچا سلام میرا انکو صلعم
پس جبرئیل آنحضرت کے پاس آئے اور سلام انکا پہونچایا ساری حدیث نقل کی یہ راوی نے خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ ترجمہ
خنیس بیٹے حذافہ سہمی کے ف ح خنیس ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زبر نون کے اور جزمی ی کے اور سین مہملہ کے آخر مین قریشی تھے اور مہاجرین مین سے
تھے حاضر ہوئے بدر مین بعد ہجرت کرنیکے طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے احد مین پھر مدینہ مین آئے اور بسبب زخم کے کہ رکھتے تھے جان دی اور وہ خاوند تھے
حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کے پہلے آنحضرت صلعم کے رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ رفاعہ بیٹے رافع کے انصاری ف ع رفاعہ ر کے زیر سے
بدری ہین اور باپ انکے سردار تھے اپنی قوم کے اور بھائی انکے مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور تمام جہادون مین رسول
خدا صلعم کے ساتھ اور حاضر ہوئے ساتھ علی کے جنگ جمل و جنگ صفین مین اور بیچ اول امارت معاویہ کے رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ
ترجمہ رفاعہ بیٹے عبد المنذر کے ابولبابہ انصاری ف ع ح یہ اوسی ہین اور سردارون مین سے تھے حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور تمام
جہادون مین اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئے بلکہ امیر کیا تھا آنحضرت نے انکو مدینہ مین اور لگایا انکا حصہ [illegible] ساتھ جیسا کہ حصہ
عثمان کے لیے لگایا تھا اور وفات انکی حضرت علی کی خلافت مین ہوئی اور قصہ انکے باندھنے کا اپنے تئین ستون مسجد سے واسطے قبول توبہ کے
اس تقصیر سے کہ واقع ہوئی تھی انسے بیچ قضیہ بنی النضیر کے مشہور ہی اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہی کہ اسکو ستون ابولبابہ کہتے ہین یہ نام انکا
اسی تقریب مذکور سے مشہور ہوا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ زبیر بیٹے عوام کے قریشی ف ح عوام ساتھ زبر عین اور تشدید واو کے
ہین اور زبیر عشرہ مبشرہ مین سے ہین جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت کے قصے مین چار واسطے کر مان انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پھوپھی آنحضرت کی ہین اور

ام المومنین خدیجہ کی بھی انکی بہن اور اسماء بیٹی ابو بکر کی بیوی انکی اسلام لائے وہ اور ماں انکی صفیہ ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر اس وقت مین سولہ برس کے تھے اور بعضے کہتے ہین پچیس برس کے اور عذاب کیا انکو انکے چچا نے ساتھ دھوین کے تو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا انھونے اور ہجرت کی حبشہ کی طرف اور حاضر ہوئے بدر مین اور غزوون مین ہمراہ انحضرت صلعم کے اور ٹھہرے رہے ساتھ انحضرت کے روز احد کے اور اول تلوار انھون ہی نے کھینچی ہے راہ خدا مین اور تھے وہ سفید رو دراز قد سبک گوشت بہت مال والے ہلکے رخسارہ شہید ہوئے روز جمل کے سن چھتیس مین اور عمر انکی چونسٹھ برس کی تھی اور دفن کیے گیے وادی السباع مین پھر لائے گئے بصرہ مین اور قبر انکی وہان مشہور ہے اور مارا انکو نماز مین ابن جرموز نے کہ امیر المومنین علیؓ کے لشکر مین تھا اور ابن جرموز حضرت علی کے پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتھ قتل زبیر کے حضرت علیؓ نے کہا بشارت ہو تجکو بھی ساتھ آگ دوزخ کے اور قصہ انکے قتل کا احادیث و سیر کی کتابون مین لکھا ہے زَیْدُ بْنُ سَہْلٍ اَبُو طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ زید بیٹے سہل کی کنیت انکی ابو طلحہ انصاری النسب ف ح ع حاضر ہوئے عقبہ مین ساتھ ستر نفر کے اور حاضر تھے بدر مین اور غزوون مین کہ بعد بدر کے ہوئے اور وہ کنیت سے کہ ابو طلحہ ہے مشہور تھے اور وہ خاوند ہین ام سلیم کے کہ ماں انس بن مالک کی ہین عمدہ تیر اندازی مین مشہور تھے اور انحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہے ایک گروہ سے اور ایک روایت مین ہے سو مرد سے اور ایک روایت مین ہے ہزار مرد سے بھائی چارہ کر دیا تھا انحضرت نے درمیان انکے اور ابو عبیدہ کے اور تھے یہ انصار کے سردارون مین سے اور انکے تونگرون مین سے اور انکے لیے فضائل بہت ہین اور وفات ہوئی انکی سن اکتیس مین اور عمر انکی ستر برس کی تھی اَبُو زَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ابو زید انصاری ف ح ع یہ ہی ایک صحابی ہین انمین سے کہ جنھونے قرآن کو جمع کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور انس کے چچاؤن مین سے ہین حاضر تھے بدر مین اور مشہور تھے ساتھ سعد قاری کے اور انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہے بعضو نے کہا سعد بن عمیر اور بعضو نے کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ سعد بیٹے مالک کے زہری ف ح یعنے سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور مالک نام ابو وقاص کا ہے زہری قریشی تھے اسلام لائے سعد ابتداء اسلام مین ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر ستراں برس کی عمر مین اور بعضو نے کہا انیس برس کی عمر مین یا اور انھونے کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنے دو کے بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول مین نے ہی تیر پھینکا راہ خدا مین حاضر تھے وہ بدر مین اور سب جہادون مین ہمراہ انحضرت کے اور جمع کیا انحضرت نے انکے لیے اپنی ماں اور باپ کو روز احد کے کہ فرمایا تیر پھینک ماں اور باپ میرے فدا ہون تجھپر اور تھے وہ ٹھنگنے فربہ کلان سر اور انگلیاں تھین انکی گندم گون پست بینی بدن پر بال تھے بہت مرے اپنے محل مین کہ عقیق مین تھا تو دیکھنے دس کوس پر پھر اوٹھا کر لائے گیے مدینہ مین اور دفن کیے گیے بقیع مین سن پچپن مین یا اٹھاون مین معویہ کے عہد مین کچھ اوپر ستر برس کے تھے اور بعضو نے کہا بیاسی برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچھے یہی مرے ہین اور فتح کی گئی انکے ہاتھ پر ملک عجم اور گری انکی سعی سے بنیاد کسریٰ کی سردارون کی اور مناقب انکے بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعد بیٹے خولہ کے قریشی ف ح ساتھ زبر خ معجمہ اور جزم واو کے بنی عامر بن لوی سے تھے اور بعضون نے کہا حلیف یعنے ہم قسم انکے تھے اور تھے حبشہ کے ہجرت کرنے والون سے ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نے کہا حاضر ہوئے بدر مین اور مرے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کے سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعید بیٹے زید کے بیٹے عمرو بن نفیل کے قریشی ف ح نفیل ساتھ پیش نون اور زبر ف اور جزم ی کے اور کنیت سعید کی ابو الاعور ہے اور وہ قریشی عدوی ہے عشرہ مبشرہ سے ہوئے عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام کہ اسلام لائے پہلے آنیکے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے تمام جہادون مین ہمراہ انحضرت کے اور تھے غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبیداللہ کے واسطے خبر لینے قافلہ قریش کے گئے تھے گندم گون دراز قد جمع ہوتے ہین ساتھ انحضرت کے گیارہوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کے اور اسلام لائے وہ بیس برس کی عمر مین اور کہا دیکھا مین نے اپنے کو کہ باندھا تھا مجکو عمرؓ نے اسلام لانے پر اور اسلام لائین بیوی انکی فاطمہ بیٹی خطاب کی بہن اپنے بھائی عمر بن الخطاب کی اور مری وہ عقیق مین قریب مدینہ کے سن اکیاون یا باون مین اور عمر انکی کچھ اوپر ستر برس کی ہوئی اور انکے باپ زید بن نفیل تھے جاہلیت مین دین

ابراہیم اختیار کیا تھا اور ذبائح مشرکون سے پرہیز کیا تھا اور آنحضرت سے بھی پہلے اترنے وحی کے ملاقات کی اور انکو موحد الجاہلیت کہتے تھے سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور جہادون مین حاضر ہوئے اور روز احد کے ساتھ آنحضرت کے ثابت رہے اور بعد آنحضرت کے مصاحب حضرت علی کے رہے امیر المومنین نے انکو مدینہ مین خلیفہ کیا پھر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین ۳۸ھ مین اڑتیسیں کی وفات پائی اور علی نے انپر نماز اور اکی ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ ما ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کے انصاری اور بھائی انکے ف ح ظہیر ساتھ زبر کے پیش ہے اور ملا علی نے کہا ساتھ تصغیر اور بھائی ظہیر کے ظہیر بن رافع اور ملا علی نے کہا مظہر نام تھا انکا ساتھ پیش میم اور ضمہ کے اور زیر مشدد کے دونون اہل بیعت ہین حاضر ہوئے بدر مین اور جہادون مین کہ بعد بدر کے ہوئے عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی ف ع ساتھ پیش کے اور ہذال کی نسبت ہے طرف قبیلہ بنی ہذیل کے غیر قبائل قریش سے اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کے زہری ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت صلعم کے کلاب بن مرہ مین چھ واسطے کر اور تھا نام انکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئے دس برس بعد سال فیل کے اسلام لائے ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر ابتداء اسلام مین اور انکی مان بھی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی انھون نے حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھ آنحضرت کے اور ثابت رہے روز احد کے اور پہونچے انکو بیس زخم یا زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے انکے پیچھے نماز ایک سفر مین اور حکم کی آپ نے نماز جو کچھ کہ باقی رہی تھی جیسے کہ حکم مسبوق کا ہے مگر غزوہ تبوک مین نہین گئے اور تلافی کی اسکے ساتھ تصدق کرنے چار ہزار دینار کی راہ خدا مین بعد ازان ساتھ چالیس ہزار دینار کے اور سوار کیا لوگون کو پانسو گھوڑون پر راہ خدا مین پھر پانسو اونٹون پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت کے اور تھا اکثر اموال انکا تجارت سے اور مناقب انکے بہت ہین اور تھے وہ دراز قد تنک چہرہ سرخ سفید لنگڑے ہو گئے تھے بسبب تیرون کے کہ انکے پاؤن مین لگے تھے اور تھے اغنیاء صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنیکے مدینہ کو فقیر تھے اور یہ خیر و برکت انکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار بیویان رکھتے تھے اور صلح کی گئین وہ جو تہائی آٹھوین حصہ پر کہ حق انکا تھا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کے اور وصیت کی وقت وفات کے ہر ایک کے لیے اہل بدر مین سے چار چار سو دینار کے دینیکی اور تقسیم کی گئی میراث انکی ایک ہزار اور ساٹھ نفر پر پس پہونچے ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنی انھون نے حدیث عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا دیکھا مین نے عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتے ہین بہشت مین اور پیٹتے ہین اسمین بطریق جو لڑکون کی چال ہے سرین پر تصدق کیے ساتھ تمام قافلہ کے کہ شام سے آیا تھا سات سو اونٹ پالانون اور جھولون سمیت بسبب شکرانہ اس بشارت دخول جنت کے اور تھے وہ رضی اللہ عنہ کہ ادا کرتے تھے نماز کو پہلے ظہر سے اور روایت ہے کہ وقت وفات کے اونہیوش ہوئے اور جب ہوش مین آئے تو کہا کہ آئے میرے پاس دو فرشتے سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگے حکم عزیز امین کے لیجاتے ہین ہم اور دو فرشتے اور آئے اور کہا کہ انکو کہان لیے جاتے ہو انھون نے کہا لیے جاتے ہین ہم اسکو آگے عزیز امین کے ان فرشتون نے کہا کہ چھوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہے سعادت نے اسمین جسوقت کہ مان کے پیٹ مین تھا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نے اور تھے فتوی دیا کرتے تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے عہد مین اور وفات پائی حضرت عثمانؓ کی خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علیؓ نے کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صاف پیا تو نے اور دور کیا گدلا پن اور مناقب انکے بہت ہین اور انکے اسلام لانے کا قصہ غریب ہے اسماء الرجال مین اسکو نقل کیا ہے مینے عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹے حارث کے قرشی ف ع کنیت انکی ابو الحارث اور بعضون نے کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹے حارث کے بیٹے عبد المطلب کے بیٹے عبد مناف کے آنحضرت سے دس برس بڑے تھے اسلام لائے پہلے آنیکے دار ارقم مین اور ہجرت کی انھون ساتھ دو بھائیون اپنے کے کہ طفیل اور حصین نام رکھتے تھے اور لڑے روز بدر کے ولید بن عتبہ سے اور دو زخم مین ہوئین درمیان انکے اور مرے عبیدہ آگے اور مارا گیا ولید بھی اسی روز روایت کی انسے علیؓ بن ابی طالب نے کہا عتبہ

الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کے انصاری ف ح انصار کے سرداروں میں سے تھے حاضر ہوئے عقبہ اولے اور ثانیہ اور ثالثہ میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور یہ ایک شخص تھے انہیں سے کہ جنہوں نے جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور تھے دراز قد جسیم خوب صورت بھیجا انکو عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں قاضی و معلم کرکر پس حمص میں اقامت کی بعد ازان فلسطین میں آرہے اور رملہ میں وفات پائی اور بعضوں نے کہا بیت المقدس میں سن چونتیس میں اور عمر ہوئی انکی بہتر برس کی اور بعضوں نے کہا کہ معویہؓ کے زمانہ تک باقی تھے عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِیْفُ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ح ع انصاری ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور سکونت اختیار کی مدینہ میں اور لاولد مرے مدینہ ہی میں بیچ آخر ایام معویہؓ کے اور تھے قدیم الاسلام اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ نازل ہوئی انکے حق میں وتری اعینہم تفیض من الدمع یعنے اور دیکھتا ہے تو آنکھیں انکی کہ جاری ہیں انکے آنسو اور روایت کی حضرتؐ سے ایک حدیث کہ فرمایا نہیں ڈرتا ہوں میں تم پر فقر سے ڈرتا ہوں میں فراخی دنیا سے الخ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری ف ع ح کنیت انکی ابو مسعود ہے اور بدری ہیں مشاہیر صحابہ سے حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ میں اور جمہور اسپر ہیں کہ نسبت انکی طرف بدر کے بسبب سکونت کے ہے کہ وہاں رہتے تھے نہ بسبب حاضر ہونیکے جنگ بدر میں وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور بعضے کہتے ہیں بعد اسکے سن اکتالیس ۴۱ یا بیالیس ۴۲ میں عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةَ الْعَنَزِیُّ ترجمہ عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی ف ح ساتھ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زے کے نسبت ہے عنزہ کی طرف کہ انکے اجداد سے ہے اور جامع الاصول میں ہے الغنوی ساتھ غین معجمہ اور وائلے حلیف بنی عدی ہے اور اسلیے اسکی نسبت میں عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف میں حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونوں ہجرتیں اور حاضر ہوے بدر میں اور سب جہادوں میں اور اسلام لائے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے اور وفات پائی سن بتیس ۳۲ یا پینتیس ۳۵ میں اور قول اول مشہور تر ہے اور ثانی موافق تر ہے ساتھ اُس مضمون کے کہ کاشف میں کہا کہ مرے پہلے عثمانؓ کے عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عاصم بیٹے ثابت کے انصاری ف ح حاضر ہوئے بدر میں اور وہ شخص ہیں کہ نگاہ رکھا انکو زنبوروں یعنے بھڑوں نے جسوقت کہ چاہا مشرکوں نے کہ سر انکا کاٹ لیں بسبب اسکے کہ مار ڈالا تھا انھوں نے کسی سردار کو انکے سرداروں میں سے اور انھوں نے دعا کی تھی خدا عزوجل سے کہ ہاتھ مشرک کا مجکو نہ پہونچے پس بھیجا خدائے تعالے نے زنبوروں کو پس بچایا انکو مشرکوں کے ہاتھ سے اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور انکو لے گئی اور یہ قضیہ غزوہ رجیع میں ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب کے ہیں رضی اللہ عنہما عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کے انصاری ف ح حاضر ہوئے دونوں عقبوں اور بدر میں اور تمام غزوں میں اور وفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور عمر انکی پینسٹھ ۶۵ یا چھیاسٹھ ۶۶ برس کی ہوئی عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عتبان بیٹے مالک کے انصاری ف ح حاضر ہوے بدر میں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انسے روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نے اور تھے وہ نابینا اور قصہ انکے عذر کرنیکا اسی مسجد میں اور آنے آنحضرت صلعم کا انکے گھر میں اور ادا کرنے نماز کا اسمیں تاکہ اسکو جگہ نماز کی پکڑیں مذکور ہے صحیح بخاری میں اور وہ خزرجی سلمی ہیں معویہؓ کے زمانہ میں وفات پائی قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ ترجمہ قدامہ بیٹے مظعون کے ف ح ساتھ زبر میم اور جزم ظا معجمہ کے اور عین مضموم کے اور قدامہ ساتھ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کے قریشی ہیں ماموں عبداللہ بن عمرؓ کے ہجرت کی حبشہ میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عامل کیا انکو عمرؓ بن الخطاب نے بحرین کا بعد ازان معزول کیا

روایت کی ہے انسے عبد اللہ بن عمر نے اور وفات پائی سن چھتیس ہجری میں اڑسٹھ برس کی عمر میں قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ قتادہ بیٹے نعمان کے انصاری ف ح ع صحابی ہیں اور مشہور قتادہ تابعی اور ہیں کہ بصری ہیں اور نابینا حافظ مفسر حافظہ خوب رکھتے تھے اپنے زمانہ میں کہ جو سنتے تھے بھولتے نہ تھے روایت رکھتے ہیں انس بن مالک سے اور حسن بصری سے اور سعید بن مسیب سے اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر میں اور انکے بعد کے جہادوں میں مرے سنہ تیئیس میں اور نماز پڑھی انپر عمر رضی اللہ عنہ نے اور تھے فضلاء صحابہ سے مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف م ع ساتھ زبر جیم اور پیش میم کے اور اخیر میں ح ہے خزرجی ہیں حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں وہ اور باپ انکے عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہیں کہ قتل کیا انھوں نے ساتھ معاذ بن عفراء کے ابو جہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم میں ہو چکا ہے مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹے عفراء کے اور بھائی انکے ف ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتھ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کے اور عفراء ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم ف کے اور ممدودہ کے نام انکی ماں کا ہے اور نام انکے باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابو جہل کا ہے باعانت اپنے بھائی معاذ کے اور معوذ نے بعد اسکے قتال کیا اور مارے گئے اور معاذ باقی رہے اور اور جہادوں میں لڑے پس معوذ اور معاذ بیٹے عفراء کے دونوں اہل بدر سے ہیں اور انکا ایک بھائی اور ہے کہ نام اسکا عوف ہے وہ بھی بدر میں مارا گیا مَالِکُ بْنُ رَبِیْعَۃَ اَبُوْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مالک بیٹے ربیعہ کے ابو اسید انصاری ف ح ساتھ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کے ابو اسید کنیت مالک کی ہے اور مشہور ہیں ساتھ کنیت کے حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور وہ ساعدی ہیں مرے سنہ ساٹھ میں پچھتر یا اٹھتر برس کی عمر میں بعد نابینا ہونیکے اور بدریوں میں سب سے پیچھے یہی مرے ہیں مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹے اثاثہ کے بیٹے عباد کے بیٹے مطلب کے بیٹے عبد مناف کے ف ح ع مسطح ساتھ زیر میم اور جزم سین اور زبر ط کے اور اثاثہ ساتھ پیش ہمزہ کے اور دو ثاء مثلثہ کے اور عباد ساتھ زبر عین اور تشدید ب کے مسطح حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور اور جہادوں میں کہ بعد انکے ہوئے اور یہ وہ ہیں کہ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں جو کچھ کہ کہا قضیہ افک یعنے بہتان زنا میں اور کوڑے مارے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں میں کہ دُرّے لگائے انکو اور کہتے ہیں کہ مسطح لقب انکا ہے اور نام انکا عوف اور وفات ہوئی انکی سن چونتیس میں اور عمر انکی چھپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ح مرارہ ساتھ پیش میم کے اور تخفیف رے کے اور ربیع ساتھ زبر را اور زیر ب کے مرارہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور یہ انھیں تینوں میں سے ہیں کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے بہت مشہور انمیں کعب بن مالک ہیں دوسرے ہلال بن امیہ اور تیسرے یہ اور توبہ قبول کی انکے حق عز وجل نے اور نازل کیں آیتیں قرآن کی انکے حق میں اور اسی سبب سے نام رکھا گیا اسکا سورۂ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹے عدی کے انصاری ف ح معن ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور عدی ساتھ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کے یہ ہم قسم ہیں بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے انکو انصاری حاضر ہوئے بدر میں اور اور جہادوں میں کہ بعد اسکے ہوئے اور حاضر ہوئے عقبہ میں اور بھائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ جو بھائی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور شہید ہوئے دونوں معارک یمامہ کے حضرت صدیق رضی کی خلافت میں مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْکِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُہْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹے عمرو کے کندی ہم قسم بنی زہرہ کے ف ح ع مقداد ساتھ زیر میم کے اور کندی ساتھ زیر کاف اور جزم نون کے اور انکو مقداد بن الاسود بھی کہتے تھے اور کندی اس سبب سے کہتے تھے کہ باپ انکا عمرو ہم قسم کندہ کا تھا اور ہم قسم ہوئے وہ خود اسود بن یغوث زہری سے

اسی سبب سے زہری کہا اور انکو ابن الاسود بھی اسی سبب کہتے تھے اور قدیم الاسلام تھے وہ اور بعض کہتے ہین بعد پانچ لوگون کے چھٹے یہ اسلام لائے اور بہت نیک
اور نیک تھے اصحاب پیغمبر خدا صلعم کے مین روایت کی ہین انسے حدیثین علی بن ابی طالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نے اور وفات پائی جرف مین
کہ ایک موضع ہے تین کوس مدینہ سے اور اٹھا کر لائے گئے طرف مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع مین سنہ تینتیس مین اور عمر انکی ساٹھ برس کی ہوئی
اور نماز ادا کی انپر عثمان بن عفانؓ نے هِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ہلال بیٹے امیہ کے انصاری ف ح ایک صحابی ہین ان
تین مین سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے اور توبہ قبول کی خدا تعالے نے انکی قذف لیے بہتان زنا کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی
حاضر ہوئے بدر مین اور روایت کی انسے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ راضی ہوا اللہ
انسے سب سے فائدہ جلیلہ جاننا چاہیے کہ اہل بدر کے نامون کی گنتی مین اختلاف ہے بعضون نے تین سو پندرہ اور بعضون نے تین
سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور ستو کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیے ہین بنیتالیس تو یہی
مین اور باقی اور ادر جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی نے ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکے مین مع فضائل و فوائد انکے کے
مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکھا ہے اسمین تین سو چھتیس لکھے ہین کتنی ہی کتابون سے لیکن لکھا ہے کہ مرجح اقوال سے
بیچ گنتی اشخاص بدر کے یہ ہے کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نے لکھا ہے پس اس عاجز نے اسماء مبارک مذکورہ
استیعاب سے نقل کیے اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کے رسالہ مذکورہ سے نقل کیے اور اسماء مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ
دعاء و توسل کر لکھا ہے میننے بھی اسی طرح لکھا اور اخیر مین اسکے ایک دعا طویل مشکل المعانی لکھی تھی اس عاجز نے بجائے اسکے ایک دعا جامع
حدیث شریف کی لکھدی ہے تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچھ انکے فضائل مین سے سنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے بشارت دی ہے انکو جنت کی
اپنی نبی صلعم کی زبان پر کہ فرمایا انکے حق مین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنے تحقیق واجب ہوئی تمھارے لیے جنت اور آور انکے فضائل مین سے یہ ہے کہ
اللہ تعالے نے بخشدیے انکے لیے انکے پچھلے گناہ انکے یہان تک کہ اگر فرض کیا جاوے صادر ہونا گناہ کا کسی سے انمین سے تو حاجت توبہ کی نہین
تھی اسکو اسلیے کہ جب واقع ہو واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا سکے فاعل پر حکم اسکا شرعًا دنیا مین اور آور انکے فضائل مین سے یہ ہے کہ
حاضر ہوئے ملائکہ ساتھ انکے جنگ بدر مین اور قتال کیا اسمین اتفاقًا اور بیچ قتال کرنے انکے کے احد اور حنین مین اختلاف ہے اور خواص انکے اسماء کے
یہ ہین کہ کہا برہان حلبی نے اپنی سیرت مین اور ذکر کیا دوانی نے کہ انھون نے سنا مشائخ حدیث سے یہ کہ دعا وقت ذکر ہونے اہل بدر کے قبول کیجاتی ہے
اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہے اور کہا شیخ عبد اللطیف نے اپنے رسالہ مین کہ ذکر کیا ہے بعضے علما نے کہ بہت اولیا دیے گئے ہین ولایت ساتھ برکت نامون
انکے کے اور بلا شبہ بہت مریضون نے مانگی اللہ تعالے سے شفا بوسیلہ اہل بدر کے بیچ شفاء بیماریون اپنے کے پس شفا دی گئی اُسکو اُس سے اور
کہا بعضے عارفین نے کہ نہین رکھا میننے ہاتھ اپنا بجائے سر پر اور پڑھے مین نے نام انکے بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اسکو اللہ نے اور اگر حاضر ہوئی
ہوتی اجل اسکی تو تخفیف دیتا اللہ اس سے اور کہا بعضون نے کہ تجربہ کیا مینے انکے نامون کا بیچ امور مہمہ کے اندر وی پڑھنے اور لکھنے کی
پس نہین دیکھی مین نے کوئی دعا جلد تر اس سے قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر بن عبد اللہ سے کہ انھون نے کہا وصیت کی
مجکو میرے والد نے رسول خدا صلعم کے اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنیکی ساتھ اہل بدر کے بیچ تمام مہمات کے اور کہا مجکو کہ اے
بیٹے میرے دعا وقت ذکر کرنے انکے کے قبول کیجاتی ہے اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گھیر لیتے ہین
بندے کو جبکہ ذکر کرتا ہے انکو یا کہا وقت دعا کرنیکے ساتھ نامون انکے کے اور تحقیق جسنے ذکر کیا انکو ہر نماز مین اور سوال کیا اللہ تعالے سے بوسیلہ

حاجت میں روا کیجاتی ہے حاجت اسکی لیکن لائق ہے اسکے لیے کہ ذکر کرے انکا بیچ قضاے مہم کے یہ کہ رضی اللہ عنہ کہے وقت ذکر کرنے نام ہر ایک کے آئین سے لیکے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح انکے آخر تک بیس اسے بہت دعا قبول ہوتی ہے اور بہت سے حکایات مقبولیت دعا کے برکت ناموں انکے کے لکھے ہیں بخوف درازگی کے اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہے انکے اسماے مبارک کا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْہَاشِمِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْقُرَشِیِّ خَلَّفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِبْنَتِہٖ وَضَرَبَ لَہٗ بِسَہْمِہٖ وَبِسَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ الْہَاشِمِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ الْبُکَیْرِ وَبِسَیِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْہَاشِمِیِّ وَبِسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ حَلِیْفِ لِقُرَیْشٍ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ حُذَیْفَۃَ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا حَارِثَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَھُوَ حَارِثَۃُ بْنُ سُرَاقَۃَ وَکَانَ فِی النَّظَّارَۃِ وَبِسَیِّدِنَا خُبَیْبِ بْنِ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَۃَ السَّہْمِیِّ وَبِسَیِّدِنَا رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا رِفَاعَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبِیْ لُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ سَہْلٍ اَبِیْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ الزُّہْرِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَۃَ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا ظُہَیْرِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیِّ وَلِاَخِیْہِ وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْہُذَلِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْہُذَلِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّہْرِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُبَیْدَۃَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِیْفِ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ وَبِسَیِّدِنَا عُقْبَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْعَنَزِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُوَیْمِ بْنِ سَاعِدَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا قُدَامَۃَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَبِسَیِّدِنَا قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَبِسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَاَخِیْہِ مَالِکِ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَبِسَیِّدِنَا مُرَارَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْکِنْدِیِّ حَلِیْفِ بَنِیْ زُہْرَۃَ وَبِسَیِّدِنَا ہِلَالِ بْنِ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَشْہَلِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْہَلِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اُسَیْدِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اُنَیْسِ بْنِ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ النَّجَّارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْہَلِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتٍ النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِیٍّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَۃَ النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا الْاَسْوَدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ غَنْمٍ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ وَدْقَۃَ الْاَنْصَارِیِّ مِنْ بَنِیْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ الْمَخْزُوْمِیِّ وَبِسَیِّدِنَا بُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا بَشِیْرِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا بَسْبَسِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا بُحَیْرِ بْنِ اَبِیْ بُحَیْرٍ الْجُہَنِیِّ النَّجَّارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا تَمِیْمِ بْنِ یَعَارٍ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ الْاَنْصَارِیِّ

مولی بنی غنم وسیدنا تمیم مولی خراش بن الصمۃ وسیدنا ثابت بن الجذع الانصاری ثم السلمی وسیدنا ثابت بن
هزال بن عمرو الانصاری العوفی وسیدنا ثابت بن عمرو بن زید النجاری الانصاری وسیدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن
النعمان النجاری الانصاری وسیدنا ثابت بن خنساء النجاری الانصاری وسیدنا ثابت بن اقرم الانصاری حلیف
بنی عمرو بن عوف وسیدنا ثابت بن زید الاشهلی الانصاری وسیدنا ثابت بن ربیعۃ الانصاری الخزرجی وسیدنا
ثابت بن عامر الانصاری وسیدنا ثابت بن عبید الانصاری وسیدنا ثابت بن الحارث الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن
غنمۃ الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن ساعدۃ الساعدی الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن عمرو النجاری الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن حاطب
الانصاری وسیدنا ثقف بن عمرو السلمی وسیدنا جابر بن خالد بن مسعود الانصاری النجاری الاشجعی وسیدنا جابر بن عبد اللہ الحرامی الانصاری
وسیدنا جبار بن صخر الانصاری وسیدنا جبیر بن ایاس الانصاری الزرقی وسیدنا حارثۃ بن النعمان النجاری الانصاری
وسیدنا حارثۃ بن مالک الانصاری الزرقی وسیدنا حارث بن حمیر الاشجعی الانصاری وسیدنا الحارثۃ بن حمیر الانصاری
وسیدنا حارث بن ہشام المخزومی القرشی وسیدنا الحارث بن عتیک النجاری وسیدنا الحارث بن قیس الانصاری
وسیدنا الحارث بن اوس الانصاری وسیدنا الحارث بن انس الاشهلی الانصاری وسیدنا الحارث بن النعمان القیسی
وسیدنا الحارث بن النعمان بن خزمۃ الخزرجی الانصاری وسیدنا حریث بن زید الخزرجی الانصاری وسیدنا الحکم بن عمیر
الثمالی وسیدنا حبیب مولی الانصاری وسیدنا الحصین بن الحارث المطلبی وسیدنا حاطب بن عمرو الاوسی وسیدنا
حرام بن ملحان النجاری وسیدنا الحباب بن المنذر الانصاری السلمی وسیدنا خالد بن البکیر وسیدنا خالد بن العاصی قتل یوم
بدر وسیدنا خالد بن قیس الانصاری العجلانی وسیدنا خلاد بن رافع العجلانی الانصاری وسیدنا خلاد بن سوید
الانصاری الخزرجی وسیدنا خلاد بن عمرو الانصاری السلمی وسیدنا خزیمۃ بن ثابت الانصاری وسیدنا خارجۃ
بن زید الانصاری الخزرجی وسیدنا خارجۃ بن حمیر الاشجعی وسیدنا خباب بن الارت الخزاعی وسیدنا خباب مولی
عتبۃ بن غزوان وسیدنا خریم بن فاتک الاسدی وسیدنا خراش بن الصمۃ الانصاری السلمی وسیدنا خولی بن
خولی العجلی الجعفی وسیدنا خبیب بن اساف الانصاری وسیدنا خوات بن جبیر الانصاری وسیدنا خیثمۃ بن الحارث
الانصاری وسیدنا خلیفۃ بن عدی الانصاری وسیدنا خلیدۃ بن قیس الانصاری وسیدنا ذکوان بن عبد قیس
الانصاری وسیدنا ذی مخبر الجشمی وسیدنا ذی الشمالین الخزاعی وسیدنا رافع بن مالک الانصاری الخزرجی
وسیدنا رافع بن الحارث الانصاری وسیدنا رافع بن المعلی الانصاری وسیدنا رافع بن عنجدۃ الانصاری العوفی وسیدنا رافع
بن سهل الانصاری وسیدنا رافع بن یزید الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری
وسیدنا رفاعۃ بن الحارث الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الجهنی وسیدنا ربعی بن رافع الانصاری وسیدنا
ربیع بن ایاس الانصاری واخیہ وسیدنا رخیلۃ بن ثعلبۃ الانصاری البیاضی وسیدنا زید بن الخطاب العدوی
وسیدنا زید بن حارثۃ الکلبی وسیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاری وسیدنا زید بن الدثنۃ الانصاری
البیاضی وسیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاری وسیدنا زیاد بن لبید الانصاری البیاضی وسیدنا زیاد بن

عمرو الانصاری ۱۵۱ وسیدنا زیاد بن کعب الانصاری ۱۵۲ وسیدنا زاہر بن حرام الاشجعی ۱۵۳ وسیدنا طلیب بن عمرو القرشی
۱۵۴ وسیدنا الطفیل بن الحارث المطلبی واخیہ ۱۵۵ قتل یوم بدر ۱۵۶ وسیدنا الطفیل بن مالک الانصاری ۱۵۷ وسیدنا کعب بن
عمرو الانصاری السلمی ۱۵۸ وسیدنا کعب بن زید النجاری الانصاری ۱۵۹ وسیدنا کعب بن جماز الانصاری ۱۶۰ وسیدنا کثار
بن حصن الانصاری ۱۶۱ وسیدنا محمد بن مسلمۃ الانصاری ۱۶۲ وسیدنا معاذ بن عفراء الانصاری ۱۶۳ وسیدنا عوف
بن العفراء قتل یوم بدر ۱۶۴ وسیدنا معوذ ۱۶۵ وسیدنا معاذ بن ماعص الانصاری ۱۶۶ وسیدنا مالک بن عمیلۃ العجلی
۱۶۷ وسیدنا مالک بن قدامۃ الانصاری ۱۶۸ وسیدنا مالک بن رافع العجلانی ۱۶۹ وسیدنا مالک بن عمرو السلمی ۱۷۰ وسیدنا مالک بن
امیۃ بن عمرو السلمی ۱۷۱ وسیدنا مالک بن ابی خولی العجلانی ۱۷۲ وسیدنا مالک بن نمیلۃ الانصاری ۱۷۳ وسیدنا
معمر بن الحارث الجمحی ۱۷۴ وسیدنا محرز بن نضلۃ الاسدی ۱۷۵ وسیدنا محرز بن عامر الانصاری ۱۷۶ وسیدنا معن بن یزید
السلمی ۱۷۷ وسیدنا معبد بن قیس الانصاری ۱۷۸ وسیدنا المنذر بن عمرو الانصاری الخزرجی ۱۷۹ وسیدنا المنذر بن الاوس
۱۸۰ وسیدنا المنذر بن قدامۃ الانصاری ۱۸۱ وسیدنا معقب بن الحمراء الانصاری ۱۸۲ وسیدنا معتب بن بشیر الانصاری
۱۸۳ وسیدنا مصعب بن عمیر القرشی ۱۸۴ وسیدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسی ۱۸۵ وسیدنا ملیل بن وبرۃ الانصاری ۱۸۶ وسیدنا
مہجع بن صالح مولی عمر بن الخطاب ۱۸۷ وسیدنا مدلج بن عمرو السلمی ۱۸۸ وسیدنا نوفل بن ثعلبۃ الانصاری ۱۸۹ وسیدنا النعمان
بن عبد النجاری ۱۹۰ وسیدنا النعمان بن عصر الانصاری ۱۹۱ وسیدنا النعمان بن عمرو الانصاری ۱۹۲ وسیدنا النعمان بن ابی خزمۃ الانصاری
۱۹۳ وسیدنا النعمان بن سنان الانصاری ۱۹۴ وسیدنا ابن نضر الحارث الانصاری الظفری ۱۹۵ وسیدنا نحاث بن ثعلبۃ الانصاری
۱۹۶ وسیدنا نعیمان بن عمرو النجاری ۱۹۷ وسیدنا صہیب سنان الرومی ۱۹۸ وسیدنا صفوان بن امیۃ بن عمرو السلمی واخیہ ۱۹۹
مالک بن امیۃ ۲۰۰ وسیدنا الضحاک بن حارثۃ الانصاری ۲۰۱ وسیدنا الضحاک بن عبد الانصاری النجاری ۲۰۲ وسیدنا عبد اللہ بن
ثعلبۃ الانصاری ۲۰۳ وسیدنا عبد اللہ بن جبیر الانصاری ۲۰۴ وسیدنا عبد اللہ بن الحمیر الاشجعی ۲۰۵ وسیدنا عبد اللہ بن رواحۃ الانصاری
۲۰۶ وسیدنا عبد اللہ بن رافع الانصاری ۲۰۷ وسیدنا عبد اللہ بن ربیع الانصاری ۲۰۸ وسیدنا عبد اللہ بن طارق الانصاری ۲۰۹ وسیدنا
عبد اللہ بن کعب الانصاری ۲۱۰ وسیدنا عبد اللہ بن مظعون الجمحی ۲۱۱ وسیدنا عبد اللہ بن النعمان الانصاری ۲۱۲ وسیدنا
عبد اللہ بن عبد اللہ بن سلول الانصاری ۲۱۳ وسیدنا عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاری ۲۱۴ وسیدنا عبد اللہ بن عامر الانصاری
۲۱۵ وسیدنا عبد اللہ بن عمیر الانصاری ۲۱۶ وسیدنا عبد اللہ بن عبس الخزرجی ۲۱۷ وسیدنا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی ۲۱۸ وسیدنا
عبد الرحمن بن کعب المازنی ۲۱۹ وسیدنا عبد الرحمن بن جبیر الانصاری ۲۲۰ وسیدنا عبد الرحمن بن عبد اللہ الانصاری
۲۲۱ وسیدنا عبد الرحمن بن سہل الانصاری ۲۲۲ وسیدنا عبید بن اوس ۲۲۳ وسیدنا عبید بن زید الانصاری ۲۲۴ وسیدنا عبد ربہ
بن حق الانصاری ۲۲۵ وسیدنا عبد یالیل بن ناشب اللیثی ۲۲۶ وسیدنا عباد بن عبید التیہان ۲۲۷ وسیدنا عباد بن قیس الانصاری
۲۲۸ وسیدنا عمیر بن حرام الانصاری ۲۲۹ وسیدنا عمرو بن قیس الانصاری ۲۳۰ وسیدنا عمرو بن ثعلبۃ الانصاری ۲۳۱ وسیدنا
سفیان بن بشر الانصاری ۲۳۲ وسیدنا سالم بن عمیر الانصاری ۲۳۳ وسیدنا سنان بن سنان الاسدی ۲۳۴ وسیدنا سماک بن
خرشۃ الانصاری ۲۳۵ وسیدنا سہل بن عتیک الانصاری ۲۳۶ وسیدنا سہیل بن رافع الانصاری ۲۳۷ وسیدنا السائب

بن مظعون الجمحي [۲۳۸] وسیدنا ابي بن کعب الانصاري النجاري [۲۳۹] وسیدنا ابي معاذ النجاري [۲۴۰] وسیدنا اسیرة بن عمرو الانصاري
النجاري [۲۴۱] وسیدنا عبد الله بن عامر الانصاري [۲۴۲] وسیدنا عائذ بن ماعص الانصاري [۲۴۳] وسیدنا عبس بن عامر الانصاري
[۲۴۴] وسیدنا عکاشة بن محصن الاسدي [۲۴۵] وسیدنا عتیک بن التیهان الانصاري [۲۴۶] وسیدنا عنترة السلمي [۲۴۷] وسیدنا
عاقل بن البکیر [۲۴۸] وسیدنا فروة بن عمرو الانصاري [۲۴۹] وسیدنا غنام بن اوس الانصاري [۲۵۰] وسیدنا الفاکه بن بشر
الانصاري [۲۵۱] وسیدنا قیس بن مخلد الانصاري [۲۵۲] وسیدنا قیس بن محصن الانصاري [۲۵۳] وسیدنا قیس بن ابي صعصعة
الانصاري [۲۵۴] وسیدنا قطبة بن عامر الانصاري [۲۵۵] وسیدنا سعد بن خیثمة الانصاري [۲۵۶] وسیدنا سعد بن الربیع
الانصاري [۲۵۷] وسیدنا سعد بن عبادة الانصاري الساعدي [۲۵۸] وسیدنا سعد بن عثمان الانصاري الزرقي [۲۵۹] وسیدنا
سعد بن زید الانصاري الاشهلي [۲۶۰] وسیدنا سفیان بن بشر الانصاري [۲۶۱] وسیدنا سالم بن عمیر العوفي [۲۶۲] وسیدنا سلیم بن
عمرو الانصاري [۲۶۳] وسیدنا سلیم بن الحارث الانصاري [۲۶۴] وسیدنا سلیم بن قیس بن فهد الانصاري [۲۶۵] وسیدنا سلیم بن
ملحان الانصاري [۲۶۶] وسیدنا سلمة بن سلامة الانصاري الاشهلي [۲۶۷] وسیدنا سلمة بن ثابت الانصاري الاشهلي [۲۶۸] وسیدنا
سهیل بن عمرو الانصاري [۲۶۹] وسیدنا سهیل بن بیضاء القرشي الفهري [۲۷۰] وسیدنا سوید بن مخشي الطائي [۲۷۱] وسیدنا
سلیط بن عمرو العامري القرشي [۲۷۲] وسیدنا سلیط بن قیس الانصاري النجاري [۲۷۳] وسیدنا سراقة بن کعب الانصاري النجاري
[۲۷۴] وسیدنا سراقة بن عمرو الانصاري النجاري [۲۷۵] وسیدنا سبیع بن حاطب الانصاري [۲۷۶] وسیدنا سواد بن غزیة الانصاري
السلمي [۲۷۷] وسیدنا سعید بن سهیل الانصاري الاشهلي [۲۷۸] وسیدنا شماس بن عثمان المخزومي [۲۷۹] وسیدنا شجاع بن ابي وهب
الاسدي حلیف عبد شمس [۲۸۰] وسیدنا هانئ بن نیار الانصاري [۲۸۱] وسیدنا هلال بن المعلی الانصاري [۲۸۲] وسیدنا هلال بن
خولي الانصاري [۲۸۳] وسیدنا همام بن الحارث [۲۸۴] وسیدنا وهب بن ابي سرح الفهري القرشي [۲۸۵] وسیدنا ودیعة بن عمرو
الانصاري [۲۸۶] وسیدنا یزید بن الحارث الانصاري [۲۸۷] وسیدنا یزید بن ثابت الانصاري [۲۸۸] وسیدنا ابي ایوب الانصاري
[۲۸۹] وسیدنا ابي الحمراء مولی العفراء [۲۹۰] وسیدنا ابي خالد الحارث بن قیس الانصاري [۲۹۱] وسیدنا ابي خزیمة بن اوس
الانصاري [۲۹۲] وسیدنا سلیم ابي کبشة مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم دوسي [۲۹۳] وسیدنا ابي ملیل الضبعي و
[۲۹۴] سیدنا ابي المنذر یزید بن عامر الانصاري [۲۹۵] وسیدنا ابي نملة الانصاري [۲۹۶] وسیدنا ابي عبیدة بن الجراح الفهري القرشي
[۲۹۷] وسیدنا ابي عبد الرحمن یزید بن ثعلبة الانصاري [۲۹۸] وسیدنا ابي عیش الحارثي الانصاري [۲۹۹] وسیدنا یزید بن الاخنس السلمي
[۳۰۰] وسیدنا ابي اسید الساعدي [۳۰۱] وسیدنا ابي اسرائیل الانصاري [۳۰۲] وسیدنا ابي الاعور بن الحارث الانصاري النجاري
[۳۰۳] وسیدنا سعد بن سهیل الانصاري [۳۰۴] وسیدنا سعد بن خولة من المهاجرین الاولین [۳۰۵] وسیدنا سعد بن خولي مولی حاطب
بن بلتعة [۳۰۶] وسیدنا سالم مولی ابي حذیفة [۳۰۷] وسیدنا سلمة بن حاطب الانصاري [۳۰۸] وسیدنا ابي مرثد الغنوي و
[۳۰۹] سیدنا ابي مسعود الانصاري [۳۱۰] وسیدنا ابي فضالة الانصاري [۳۱۱] وسیدنا عمار بن یاسر المهاجري [۳۱۲] وسیدنا طلحة بن عبید الله
القرشي [۳۱۳] وسیدنا سماک بن سعد الخزرجي رضي الله تعالی عنهم اجمعین اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا همّا
الا فرّجته ولا دینا الا قضیته ولا حاجة من حوائج الدنیا والآخرة الا قضیته یا ارحم الراحمین

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِ الْقَرَنِيِّ

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کے اور ذکر اویس قرنی کے **ف** ح یمن ساتھ دو زبر ون کے وہ شہر کہ جانب یمن لیعنے دائین کعبہ کے ہین اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتھ تخفیف ی کے منسوب طرف یمن کے اور بعضے وابی ساتھ تشدید ی کے کہا ہے اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کے ہین اور شامی اور شآم بیچ کو کہتے ہین جیسے کہ یمن بیچ جانب یمنی کے اور شام ساتھ ہمزہ اور بیچ اسکا ہمزہ کے دونون طرح آیا ہے اور قرن ساتھ زبر قا اور رے کے ایک شہر ہے یمن کے شہرون مین سے اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہے ساتھ ریم جسکے ہے وہ ایک قریہ ہے نزدیک طائف کے اور نام ہے وہان کے سارے جنگل کا اور خطائی ہے جوہری نے بیچ حرکت دینے اسکے کے اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اسکی اسلیے کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کے کہ ایک شخص ہے انکے دادائون مین سے کذا فی القاموس **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمھارے پاس یمن کی جانب سے کہا جاویگا اسکو اویس نہ چھوڑیگا یمن مین سوا ماں اپنی کے **ف** ع معنی اسکے یہ ہین کہ نہین ہے اسکے لیے اہل و عیال یمن مین سوائے ماں کے اور نہین باز رکھا ہے اسکو آنے سے طرف ہمارے مگر خدمت اسکی نے ترجمہ تحقیق تھی اسکے بدن مین سفیدی لیعنے برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالے نے اسکو مگر مقدار ایک دینار کے یا درہم کے **ف** ع یہ شک راوی ہے کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اسکا باقی رکھنا علامت کے لیے ہو جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ حق ناخن آدم کے کہ وہ نشانی تھی انکی جلد سابق کی یا کچھ اسمین سے چھوڑا گیا تو کہ ہو سبب تغیر انکے کا منع لوگون سے مارے شرم کے اور اسی لیے وہ دوست رکھتے تھے گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکھتے تھے شہرت اور خلط کو **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہے کہ یہ بسبب دعا کرنے انکے کے تھا کہ دعا کی تھی خداوندا چھوڑ میرے جسم مین کچھ اسمین سے کہ یاد کرون مین بسبب اسکے نعمت تیری ترجمہ پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم مین سے پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کرے تمھارے لیے لیعنے چاہیے کہ درخواست کرے وہ شخص اس سے کہ طلب بخشش کرے وہ اسکے لیے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا عمر نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اسکو اویس اور اسکے لیے ماں ہے اور تھی اسکے برص پس حکم کرنا اسکو اور چاہنا اس سے کہ استغفار کرے تمھارے لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح ع بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کے زمانہ مین تھے اور بسبب مانع شرعی کے حضرت کے پاس آنے سے محروم رہے تھے اور اسمین تعریف ظاہر ہے اویس قرنی کے لیے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سے اگرچہ ہو طالب افضل انسے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوش کرنے اویس کے دل کے فرمایا اور واسطے دفع توہم اسکے کہ توہم کرے کہ اویس نے تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیے کہ وہ نہ آئے آنحضرت کے پاس بسبب خاطر ماں کے اور نیکی کرنیکے ساتھ اسکے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین مین اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہین اور یہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرائع کے ہے اور یہ منافات نہین رکھتا ہے خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کے نزدیک اللہ تعالے کے اور قاموس مین کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین سے ہین اور شاید کہ لفظ حدیث بھی محمول ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی کے

آئے ہیں کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کیے ہیں میں نے بھی اُنکا ترجمہ کیا ہی اگرچہ باعث طوالت کا ہوا اسلیے کہ نزدیک ذکر کرنے اولیاے خدا کے رحمت اُترتی ہی
پس کہا سیوطی نے روایت کی اسیر بن جابر نے کہ کہا تھے عمرؓ بن الخطاب کہ جب آتی اُنکے پاس امداد اہل یمن سے پوچھتے اُنسے کہ آیا تم میں اویس بن عامر
ایک شخص ہی اُسوقت تک کہ اویس درمیان اُنکے پہونچے کہا عمرؓ نے کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نے ہان میں اویس بن عامر ہون کہا عمرؓ نے قبیلہ مراد
سے ہی تو پھر قرن سے کہا ہان اسی طرح ہی کہا کیا تھی تجکو برص پس اچھا ہوا تو اُس سے مگر جگہ درہم کے کہا ہان کہا کیا تیرے لیے ماں ہی کہا ہان کہا عمرؓ نے
نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے آوے گا تمھارے پاس اویس بن عامر ساتھ امداد اہل یمن کے مراد سے پھر قرن سے تھی اُسکے
برص پھر جاتی رہی اُس سے مگر جگہ ایک درہم کی اُسکے لیے ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اُس سے اگر قسم کھاوے خدا پر سچ کرتا ہی خدا اُسکو اگر ہو سکے تجھسے تو
استغفار طلب کرنا اُس سے پس استغفار طلب کر میرے لیے ای اویس کہا اویس نے کہ مجھ سا ایسا استغفار کرے آپ کے لیے ای امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر
میرے لیے پس استغفار کی اویس نے عمرؓ کے لیے پھر کہا عمرؓ نے کہ ای اویس کہاں جایا چاہتا ہی تو کہا اویس نے چاہتا ہون میں کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا
کچھ لکھون تیرے لیے عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کے یعنی عاجزون اور گمناموں کے لوگون سے رہون تو بہتر ہی نزدیک میرے پس سال آئندہ
ایک شخص اشراف یمن سے حج کو آیا اور ملاقات کی عمرؓ سے اور عمرؓ نے حال اویس کا پوچھا کہ کیا حال رکھتا ہی کہا اُسنے کہ چھوڑا میں نے اُسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع
پس عمرؓ نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسکے آگے پڑھی پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور استغفار طلب کی اُنسے اویس نے کہا تو بھی استغفار کر
میرے لیے کہ سفر صالح سے آتا ہی تو پھر کہا اُس شخص نے کہ استغفار کرو میرے لیے بھی اور حدیث عمرؓ کی پڑھی اور استغفار کی اویس نے اسکے لیے پس پہچانا
لوگون نے اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اُنکے کی پس وہان سے باہر نکلے اور روایت کی یہ ابن سعد نے طبقات میں اور ابو عوانہ اور رویانی نے
اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے دلائل میں اور ایک اور روایت میں بھی اسیر بن جابر سے آیا ہی کہ کہا ایک محدث تھا کوفہ میں کہ حدیث بیان کیا
کرتا تھا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سے تو متفرق ہوتے لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ پر بیٹھی رہتی اور درمیان اس جماعت کے ایک مرد تھا
کہ ایسی باتیں کرتا تھا کہ کسیکو ویسی باتیں کرتے نہیں سنا میں نے پس جایا کرتا میں اُسکے پاس پس ایک روز نہ پایا میں نے اُسکو پس کہا میں نے
اپنی یارون سے کہ پہچانتے ہو تم اُس شخص کو کہ بیٹھتا تھا ساتھ ہمارے اور باتیں کرتا تھا ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے کہ ہان
پہچانتا ہون میں اُسکو وہ اویس قرنی ہی کہا میں نے پہچانتا ہی تو مکان اُسکا کہا پہچانتا ہون پس گیا میں ساتھ اُسکے او کھٹکھٹایا میں نے
دروازہ اُسکے حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرے سے کہا میں نے ای بھائی میرے کس چیز نے باز رکھا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے اور تھے یار اُسکے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے
اُس سے اور ستاتے تھے اُسکو کہا میں نے لے یہ چادر اور اوڑھ کہا مت دے یہ اسلیے کہ جب لوگ دیکھینگے اس کپڑے کو میرے تن پر تو ایذا دینگے مجکو پس مبالغہ
کیا میں نے یہان تک کہ اوڑھی اُسنے وہ چادر پھر باہر آیا لوگون کے سامنے پس کہا لوگون نے کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑے سے اور کس سے چھین لیا ہی
یہ کہا اویس نے یعنی اسیر بن جابر راوی سے کہ دیکھا تو نے کہ کیا کہتے ہیں پس کہا میں نے لوگون سے کہ کیا چاہتے ہو تم اُس شخص سے اور کیون ایذا دیتے ہو
اُسکو آدمی کبھی ننگا ہوتا ہی اور کبھی کپڑے پہنے پس سخت دوت دبک کی میں نے اُنکو اپنی زبان سے پھر بقضای الٰہی اہل کوفہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے پس آیا
درمیان اُنکے ایک شخص اُنمین سے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے اُس سے پس کہا عمرؓ نے کہ آیا اہل قرن میں سے کوئی ہی پس لائے وہ اُس شخص کو کہ ٹھٹھا کیا
کرتا تھا اویس سے پس پڑھی عمرؓ نے حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان میں تھی کہا عمرؓ نے کہ سنا ہی میں نے کہ وہ آیا ہی
تمھارے پاس کوفہ میں اس شخص نے کہا کہ نہیں ہی ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہیں پہچانتے ہیں ہم اُسکو کہا عمرؓ نے کہ ہان ایک شخص ہی
ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اس شخص نے کہ درمیان ہمارے ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹھٹھا کیا کرتے ہیں ہم اُس سے کہا عمرؓ نے کہ چل تو

اور نہیں دیکھتا ہوں مین تجکو کہ ملے گا تو اس سے پس متوجہ ہوا وہ شخص اویس کی طرف یہان تک کہ آیا وہ اُنکے پاس پہلے اسکے کہ جاوے اپنے اہل و عیال مین پس کہا اسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری ساتھ میرے کہان سے ہی کہا اُسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی مین نے کہ تیرے حق مین ایسا ایسا کچھ کہتے تھے بخش مجکو ای اویس جو کچھ کہ کیا ہی مین نے ساتھ تیری قسم ٹھٹھے اور بے ادبی سے اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہے کسی سے جو کچھ کہ سنا ہی تو نے عمر رضی اللہ عنہ سے پس استغفار کی اُسکے لیے کہا اسیر نے کہ راوی اس خبر کا ہی بعد اسکے ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اسکو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید سے کہ انھون نے سعید بن المسیب سے انھون نے عمر بن الخطاب سے نقل کی کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ای عمر عرض کیا مین نے لبیک و سعدیک یعنے حاضر ہون اور جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مین نے کہ کسی کام کو بھیجیں گے مجکو آنحضرت فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اُسکو اویس قرنی کہینگے ہو پہنچیگی اُسکو ایک بلا جسد مین یعنے برص پس دعا کریگا خدا سے تب دور کر دیگا اسکو خدائے تعالے مگر ایک دھبہ اسکے پہلو مین رہجائیگا جب دیکھیگا اسکو تو یاد کریگا خدائے عز و جل کو پس جب ملے تو اُس سے تو کہنا اسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسلیئے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنے پروردگار کے نزدیک اگر قسم کھاوے خدا پر سچا کرے اسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کے لیکہ نام دو قبیلون کے ہین کہ بہت لوگ تھے اُنمین یعنے بہت سے لوگون کی شفاعت کریگا عمر رضی کہتے ہین کہ پس طلب کیا مین نے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مین نے اُسپر اور طلب کیا مین نے اسکو ابوبکر رضی کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مین نے اسپر اور طلب کیا مین نے اسکو اپنی امارت مین پس ڈھونڈھتا تھا مین قافلون کو کہ شہرون سے آتے تھے اور کہتا تھا مین کہ آیا ہی مراد سے آیا ہی قرن سے درمیان مین تمھارے کوئی کہ نام اسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نے قوم قرن مین سے کہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچھتا ہی تو حال ایک مرد پست رتبہ اور خوار ردّی کا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجھ جیسا شخص اُسکا حال پوچھے کہا مین نے کہ دیکھتا ہون مین تجکو اُسکے مقدمہ مین ہلاک ہونیوالون سے پس مین یہی ذکر کر رہا تھا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میرے دل مین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مین نے ای بندۂ خدا تو ہی ہی اویس قرنی کہا ہان کہا مین نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تھا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام و علیک یا امیر المومنین کہا مین نے کہ حکم کیا ہی مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو تیرے لیے بعد اسکے ملاقات کرتا تھا مین اُس سے ہر سال یعنے حج مین پس کہتا مین احوال و اسرار اپنے اُس سے اور کہتا وہ مجھسے رواہ ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر الحرمی فی فوائدہ والخطیب و ابن عساکر فی تاریخہ اور اور روایت مین حسن بصری سے آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئے تو پوچھا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہ آیا تمھارے درمیان مین ایک شخص ہی کہ نام اسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے اُنمین سے کہ کیا چاہتے ہو تم ای امیر المومنین اُس سے وہ تو ایک شخص ہی کہ کھنڈرون مین رہتا ہی اور لوگون مین نہین آتا کہا عمر رضی نے میری طرف سے اُنکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجھسے پس پہونچایا اُس شخص نے پیغام عمر رضی کا اُنکو پس آئے اویس عمر رضی کے پاس کہا عمر رضی نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیرے بدن پر سفیدی تھی اور دعا کی تو نے خدا سے اور دور کیا اُسنے اسکو تجسے پھر دعا کی تو نے کہ باقی رہی کچھ اُس مین سے تیرے بدن پر کہا ہان تجکو کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون مین تجسے کہ دعا کرے تو میرے لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر رضی کے لیے اور کہا حاجت میری تم سے ای امیر المومنین یہ ہی کہ چھپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پھر جاؤن مین یہان سے پس ہمیشہ رہے اویس پوشیدہ لوگون مین یہان تک کہ شہید ہوئے نہاوند کے روز رواہ ابن عساکر اور سعید بن المسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب رضی نے منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اُٹھے بڈھے اُس قوم کے اور کہا ہم حاضر ہین امیر المومنین کیا فرماتے ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اسکا اویس ہو پس کہا ایک بڈھے نے اُنمین سے نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا

تام ہی کہ جنگلون مین رہتا ہی نکسیکو انکے ساتھ الفت اور نہ انکو کسی کے ساتھ صحبت لیس کہا عمرؓ نے انکو چاہتا ہون مین جب قرن مین جاؤن تو انکو ڈھونڈھا
انکو پہونچا دنیا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہون مین تجکو سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر
جب وہ پہونچے قوم قرن مین تو ڈھونڈا انکو اور پایا ریگستان مین پڑا ہوا پس پہونچایا انکو سلام عمرؓ کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نے
کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلے گئے جنگل کی طرف وہ وقت مین اور پایا نہ گیا انکا پتہ نشان
یہان تک کہ پھر آئے حضرت علیؓ کے ایام مین پس لڑے انکے سامنے اور شہید ہوئے جنگ صفین مین روایت کی ابن عساکر اور صعصعہ بن صوحان سے منقول ہی کہ تھے عمر بن الخطاب
کہ پوچھا کرتے تھے قافلہ اہل کوفہ کے سے جسوقت کہ آتا تھا انکے پاس آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتے تھے کہ نہین پہچانتے ہین ہم اور اویس ایک
شخص تھے کہ رہا کرتے تھے کوفہ کی ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتے تھے اس سے اور انکا ایک چچا کا بیٹا تھا کہ ایذا دیا کرتا تھا انکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا انکا لوگون مین
کہ آئے اہل کوفہ سے پس کہا عمرؓ نے کہ آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا انکے چچا کے بیٹے نے کہ ای امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ اس مرتبہ کو پہونچے کہ
پوچھو تم اور پہچانو تم انکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون مین سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمرؓ نے وای تجپر ہلاک ہوا تو انکے مقدمہ مین پھر پڑھی عمرؓ نے
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتے تھے انکے حق مین اور کہا جب پہونچے تو وہان تو سلام میرا انکو پہونچانا لیس مشہور ہوا امر اویس کا پھر گم ہوا اور
باہر گیا روایت کی ابو یعلی وابن مندہ وابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سے آیا ہی کہ کہا دیر کی عمرؓ نے کہ نہ پوچھا احوال اویس قرنی کے سے دس برس تک
یہان تک کہ کہا موسم حج مین اے اہل یمن جو کوئی تم مین سے قبیلہ مراد سے ہی کھڑا ہو پس کھڑے ہوئے وہ لوگ کہ مراد سے تھے اور بیٹھے رہے اور لوگ پس کہا عمرؓ نے کیا
درمیان تمہارے اویس ہی پس کہا ایک شخص نے ای امیر المومنین نہین پہچانتے ہین ہم اویس کو و لیکن ایک بھتیجا میرا ہی کہ انکو اویس کہتے ہین اور وہ نہایت ۵۷
ضعیف و خوار ہی اس سے کہ تجھ جیسا پوچھے ایسے کا حال کہا عمرؓ نے وہ حرم مین ہی کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ قوم کے لیئے اسلیئے کہ لوگ جانین کہ
اونٹون کا چرانے والا ہی پس سوار ہوئے عمرؓ اور علیؓ دو گدہون پر پھر روانہ ہوئے یہان تک کہ آئے اراک کو ناگہان دیکھا انکو کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اور
لگائے ہوئے ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکھا انکو عمرؓ اور علیؓ نے کہا کہ جسکو ہم ڈھونڈتے ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی آہٹ انکی
تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئے نماز سے پس سلام علیک کی عمرؓ اور علیؓ نے انسے پھر انھون نے جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عمرؓ اور علیؓ نے
کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کرے تجکو خدائے تعالے کہا انھون نے عبد اللہ کہا علیؓ مرتضی نے جانتا ہون مین کہ جو کوئی آسمان و زمین مین ہی عبد اللہ یعنے
بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نے رکھا ہی کہا کیا چاہتے ہو تم نام میرا اویس
بن مراد ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کھول بایان پہلو اپنا پس کھولا اور دیکھا انھون نے کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر درہم کے پس دوڑے عمرؓ اور علیؓ کہ بوسہ دین
اس دہبہ کو پھر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنے آپ کی طرف سے اور سوال کرین تجسے کہ دعا کرے تو ہمارے لیئے کہا
اسنے دعا میری تمام مشرق و مغرب کے مردون مسلمانون کے لیئے ہی کہا ان دونون صاحبون نے کہ دعا کرو ہمارے لیئے بالخصوص پس دعا کی اویس نے
انکے لیئے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے پھر کہا عمرؓ نے کہ دون مین تجکو کچھ اپنے رزق سے یا اپنی عطا سے کہا دو کپڑے میرے پرانے ہو گئے ہین اور دو نون
پاپوشین گانٹھی گئی ہین اور میرے پاس چار درہم ہین جب ہو چکینگے یہ لیلیون گا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینے کی اور جو
کوئی آرزو کرتا ہی مہینے کی آرزو کرتا ہی سال بھر کی یعنے حرص و آرزو بڑھتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان پھر دیکھے قوم کو اونٹ انکے اور باہر گئے
وہان سے اور دیکھے نہ گئے بعد انکے روایت کی ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ

وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا یعنے جبکہ آئے ابو موسیٰ اشعری اور قوم اسکی اُنکے تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین از روی دل کے اور بہت نرم ہین از روی قلب کے **ف** ع یعنے بہ نسبت تمام اُن لوگون کے کہ آتے ہین تمہارے پاس اور ارق افئدۃ جو فرمایا رقۃ ضد قساوت اور غلظت کی ہے اور فواد بمعنی دل کے اور بعضون نے کہا باطن دل کا اور بعضون نے کہا ظاہر اُسکا اور معنے یہ ہین کہ وہ بہت نرمی اور رحمت رکھتے ہین جہت باطن سے اور الین قلوبا یعنے بہت نرم دل ہین واسطے قبول نصیحت و موعظت کے تمام لوگون کے دلون سے بسبب ظاہر کے اور بہت سے اقوال اسکے معنی مین نقل کیے ہین ملا علی نے اور شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ افئدہ جمع فواد کی ہے ساتھ پیش ف کے اور ہمزہ کے بمعنی دل کے اور قلوب جمع قلب کی ہے تقلب سے بمعنی پھر نیکے ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتھ ایک ہی معنی کے کہا ہے اور مکرر لانا اسکا حدیث مین تاکید کے لیے ہے اور یہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہے وہان فقط ارق افئدۃ مذکور ہے اور الین قلوبا نہین اس سے بھی متحد ہونا دونون کا ظاہر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ فواد پردہ دل کا ہے کہ جب باریک ہوتا ہے جاتی ہے اور پہنچتی ہے بات حق اسمین اور پہنچتی ہے دل کو اور دل جب نرم ہوتا ہے در آتی ہے بات حق اندر اسکے اور رقت ضد غلظت کی ہے اور لین ضد صلابت کی مثلاً شیشہ رقیق ہے اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہے آیتون اور ڈرانے والون سے وصف کیا جاتا ہے اسکو ساتھ غلظت و صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہے وصف کیا جاتا ہے ساتھ رقت و لین کے اور طیبی نے کہا احتمال رکھتا ہے کہ مراد ساتھ رقت کے جودت فہم اور ساتھ لین کے قبول کرنا حق کا ہو بغیر حیلہ وصف بیان کیا انکا یہ جو کچھ اسکے بعد بیان فرماتے ہین وہ مانند نتیجہ و غایت کے ہے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے **ف** ح یمانیہ ساتھ تخفیف ی کے ہے اور ساتھ تشدید اسکے کے بھی منقول ہے نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کے واسطے کمال ایمان کے وہان کے رہنے والون میں سے اسوقت کے اہل شرق کے مقابلہ مین اور اسکی اور بھی تاویلین ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اصحاب ابو موسیٰ اشعری اپنی قوم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوئے اور پیدائش عالم اور ابتدا کار سے پوچھا اور حکمتون اور اسرار انکے سے استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے انکو سامنے انکے جیسا کہ باب بدء الخلق مین گذرا اور ظہور اور وصول انکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری مین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کے اور اولاد ابو موسیٰ اشعری سے ہین ہوا رحمۃ اللہ علیہ اور کہا بعضون نے کہ مراد حکمت سے فقہ ہے دین مین اور بعضون نے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکھے اپنے صاحب کو بڑے سے مہلکہ مین ترجمہ اور فخر یعنے تعریف کرنی اپنی ساتھ مال و جاہ وغیرہ کے اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے چین اور آہستگی اور بوجہ وقار بکریوں والون مین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع جاننا چاہیئے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس [illegible] صحبت حیوانات کی تاثیر کرتی ہے آدمی کے نفس مین اور سرایت کرتی ہین انکی صفتین اور ہیئتین کہ مناسب انکی طبیعتون کے ہین پس [illegible] کا خلق و خو مناسب خو وغیرہ اُن جانورون کے ہوتے ہین کہ چراتا ہے انکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین قساوت و غلظت ہے اور بکری [illegible] اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہ صفتین انکے چرواہون اور مالکون مین اور اسی کے حکم مین ہے گھوڑا بلکہ زیادہ اس سے اور بعضون نے کہا [illegible] بکری والے قریب آبادی کے رہتے ہین اور اختلاط وہان کے رہنے والون سے کرتے ہین کیونکہ بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی سے اور عمل [illegible] جانا [illegible] انکی طبیعت مین نرمی اور سکونت ہے اور یہ باعث ہے فرمان برداری کی اور نکلنے کی اطاعت امام سے اور اونٹ والے دور ہونا انکا [illegible] اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا انکا خلق سے باعث ہوتا ہے اور بسختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنے کی اطاعت و انقیاد سے ایسا ہی کہا ہے شیخ نے شرح اس حدیث کے اور کہا مین نے خدا کی توفیق سے ظاہر یہ ہے کہ مال و منال جو اونٹون مین بہت ہے باعث ہوتی ہے سختی کے بخلاف بکریون کے کہ اتنی نہین رکھتین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے سر کفر کا طرف مشرق کے ہی **ف** ع سر کفر سے مراد بڑا کفر ہی ذکرہ السیوطی اور ظاہر یہ ہی کہ کہا جاوے یہ کہ منشا کفر کا جانب مشرق کے ہی کما طیبی یہ ایسا ہی
جیسے فرمایا راس الامر الاسلام یعنے ظہور کفر کا جانب مشرق سے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنے مشرق سے ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور یاجوج اور ماجوج وغیرہ
کے کہا تورپشتی نے مراد ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کے زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تھا یہ آنحضرت کے عہد میں اور آئندہ بھی ہوگا حیثیت کہ
نکلیگا دجال مشرق سے پس وہ منشا فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہی یا اہل نجد اور بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہی
ابلیس کی طرف جیسے کہ آیا ہی کہ طلوع کرتا ہی آفتاب درمیان دو قرن شیطان کے **ترجمہ** اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے والون کے اور اونٹ والون اور چلانے والون کے
کہ اونٹ کی پشتم کے خیمون کے رہنے والے ہین یعنے رہنے والے جنگل کے اور صحرا نشین اسلیے کہ انکے گھر اکثر بالون کے خیمون کے ہوتے ہین اور آرام و نرمی بکری والون
مین ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ
الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن مسعود انصاری سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آئے ہین فتنہ یعنے جو چیزین باعث شور و
شر کی ہین دین مین اور باعث امتحان لوگون کی ہین دین مین درحالیکہ اشارہ کرنے والے تھے آنحضرت ساتھ لفظ یہان کی طرف مشرق کے اور سخت زبانی
اور سخت دلی بیچ چلانے والون خیمہ نشینون کے ہین کہ جو پیچھے لگ رہے ہین اونٹون اور گایون کی دمون کے **ف** ع کہ جاتے ہین پیچھے چرانے کے لیے مراد انسے اعراب
ہین یا اور جنگلی اور مذمت کی انکی بسبب دور رہنے انکے کے شہرون اور گانون سے کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جسسے حاصل ہوتے ہین اخلاق نیک اور تمام علوم
شرعیت کے فرمایا اللہ تعالے نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ **ترجمہ** یہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے ہی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْاِيْمَانُ فِي
اَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی دلون کی اور سختی زبان کی مشرق
مین ہی یعنے بسبب ہونے انکے کے محل کفر و فتنون کا اور ایمان اہل حجاز مین ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع مراد ہی حجاز سے مکہ اور مدینہ اور طائف
اور متعلقات انکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہین اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہین کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ کے اور نجد اس زمین کا
نام ہی کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہی سوا حجاز کے جو زمین کہ متصل ہی ساتھ عراق کے اور انکے مقابل مین زمین پست کو تہامہ کہتے ہین **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا
قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ
هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہمارے کے **ف** ع شاید کہ پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسپر کہ شام مبارک ہی بالاصالہ بموجب فرمانے اللہ تعالے کے
الذی بارکنا حولہ اور انبیا بھی وہان بہت مدفون ہین اسلیے بھی پہلے ذکر کیا اسکو اور مراد برکت سے زیادتی برکت کی ہی یا برکت کہ حاصل ہی
کے اور تمام مومنون کی علی الخصوص **ترجمہ** یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہمارے کے **ف** ع مراد ہی برکت ظاہریہ اور معنویہ واسطے بیت تو تم میں اولیا
اور ظاہر ان دونون مکانون کے لیے دعا برکت کی اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انھین دونون مکانون سے آتا ہی **ترجمہ** کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے کہ
برکت دے ہمارے نجد مین **ف** ع تو کہ حاصل ہو برکت ہمارے لیے اسکی جانب سے بھی اور معنی نجد کے اوپر کی حدیث کی شرح مین لکھے گئے ہین **ف** کہا یا اللہ
برکت دے ہمارے لیے ہمارے شام مین یا الہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن مین کہا بعضے صحابہ نے کہ کہیے برکت دے ہمارے نجد مین ابن عمر کہتے مین پس گمان

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین یعنے یا دوسری بار مین اس جگہ **ف** ع یعنے جانب نجد مین اور وہی مراد ہو ساتھ قول آنحضرت کے نحو المشرق ت زلزلے ہونگے **ف** ع یعنے حسی یا معنوی اور وہ ہلنا دلون کا ہو اور بیقرار ہونا اہل اسکے کا ت اور فتنے **ف** ع یعنے بلیات اور محنتین کہ باعث ہونگے ضعف دین کی اور قلت دیانت کی پس نہین مناسب ہو دعا برکت کی واسطے اسکے لیے ت اور زمین نجد مین اور اسکے نواح مین ظاہر ہوتا ہو سینگ شیطان کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع یعنے جماعت اور مددگار اسکے اور کہا اشرف نے کہ دعا کی آنحضرت نے یمن اور شام کے لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت کی پیدائش کی مکہ ہو اور وہ یمن میں ہو اور جگہ رہنے اور دفن ہونے انکے کی مدینہ ہو اور وہ شام میں ہو اور یہ دونون چیزین کافی ہین انکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی طرف اور لائے ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے اور مکرر کی دعا تین بار **الفصل الثانی** فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کرتے ہین انس زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کے لیے اور کہا یا الٰہی متوجہ کر انکے دلون کو **ف** ع یعنے طرف ہمارے تو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تھا یمن سے اور اسی لیے اسکے بعد دعا کی برکت صاع اور مد کے واسطے غلہ کے کہ آوے طرف انکے یمن سے پس کہا ت اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع مراد ہو ان دونون سے غلہ جو ناپا جاتا ہو انمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہو کہ اسمین قریب ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہو اور مد مین چوتھائی اسکا اور کہا تورپشتی نے کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلون کے یعنے دونون جملون کے کہ ایک اللهم اقبل بقلوبهم اور دوسرا وبارك لنا الخ یہ ہو کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتے تھے پس جب دعا کی اللہ تعالیٰ سے اہل یمن کے دلون کے متوجہ ہونیکی طرف دار الہجرۃ کے اور وہ بہت تھے اور انکے آنے سے زیادہ تنگی معیشت کی متصور تھی پس دعا برکت طعام کی کی کہ اہل مدینہ کے لیے تو کہ فراخی رہے وہان کے رہنے والون کے لیے بھی اور انکے لیے بھی کہ وارد ہون وہان پس نہ تو تنگ ہو مقیم انے والے کے سبب سے اور نہ دشوار ہو اقامت اسپر کہ ہجرت کر کر آوے طرف اسکے **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَیٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہو واسطے اہل شام کے عرض کیا ہمنے کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا آپنے اسلیے کہ فرشتے رحمٰن کے پھیلائے ہوے ہین بازو اپنے زمین شام پر اور اسکے اہل پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** ع واسطے حمایت کرنیکے کفر سے اور لفظ رحمٰن مین اشارہ ہو اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین انتہی اور حضرت شیخ نے کہا کہ بازو پھیلانا فرشتون کا کنایہ ہو نچھا جانے رحمت اور آفت الٰہی سے اہل شام پر یعنے ابدال پر کہ وہان رہتے ہین یا تمام وہان کے رہنے والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کے بازوؤن سے صفات قوای ملکیہ ہین اور قیاس نکرنا چاہیے انکو پرندون کے بازوؤن پر اسلیے کہ پرندون کے سوائے تین چار بازوؤن کے نہین ہوتے ہین جیسے چھسو بازو کہ آنحضرت نے شب معراج مین جبرئیل کے دیکھے اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کے لیے ثابت کرنے چاہیین لیکن انکی کیفیت کے بیان کرنے سے باز رہنا چاہیے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہو کہ نکلے گی ایک آگ حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سے **ف** ع یہ شک راوی کا ہو اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہو ظاہر مین لیکن مقدر ہو یعنے من نحو اور من جانبہا اور مراد آگ سے یا تو یہی آگ ہو حقیقۃً چنانچہ ظاہر بھی ہو اور یا مراد اس سے فتنے ہین اور حضرموت ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ض معجمہ اور زبر ر اور زیر میم کے اور پیش میم کے بھی کہا ہو نام ایک شہر مشہور کا ہو

مین سے ت جمع کرے گی وہ آگ لوگون کو اور ہانکے گی انکو کہا ہمنے یا رسول اللہ پس کیا فرماتے ہو ہمکو یعنے کیا کرین ہم اسوقت اور کہان جاوین ہم فرمایا آنحضرت نے لازم ہے تمکو جانا شام کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح یعنے اسلیے کہ وہ سلامت رہیگی ہو پہنچنے آگ جیسا حکیم کہے ہے سبب مجاہلت کرنے ملائکہ رحمت کے اور امارات ساعت مین گذر چکا ہے ذکر آگ کا کہ ہانکے گی انکو محشر کی طرف کہ مراد اس سے شام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہانکیگی انکو طرف شام کے بے اختیار انکے کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرَضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قصہ یہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے ف ع ح معنے اسکے یہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف ... کے بعد ہجرت کے کہ ہوئی طرف مدینہ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہے اور یہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سے اور سیاق حدیث سے اور یہ اس اوقات مین ہے کہ بہت ہونگے فتنے بندو مین اور غالب ہونگے کافر شہرون مین اور کم رہینگے حمایت کرنیوالے دین کے اور قائم امر خدا پر دار الاسلام مین اور باقی رہینگے شہر شام کے محروس و محفوظ کہ نگہبانی کرینگے انکی لشکر اسلام کہ جو غالب اور مدد کرنے والے حق کے ہونگے یہان تک کہ قتال کرینگے دجال سے پس جو کوئی چاہے کہ نگاہ رکھے اپنے دین کو ہجرت کرے ان شہرون کی طرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتھ قول اپنے کے ت پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کرے طرف ہجرت کے جگہ ابراہیم کے کہ شام ہے اسلیے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کے اور ایک روایت مین ساتھ اس عبارت کے آیا ہے پس بہترین اہل مین کے وہ ہونگے کہ بہت لازم پکڑ نیکے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنے شام کو اور باقی رہینگے زمین مین بدترین اہل انکے کے یعنے کفار و فجار پھینک دیگی انکو زمینین انکی معنی اسکے یہ ہین کہ پھینک دیگی بدترین لوگون کو زمینین انکی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے کہا شارحین نے یعنے انتقال کرینگے بہترین اہل زمین کے ان زمینون سے کہ غالب ہونگے انپر کافر پس باقی رہینگے ناکارہ لوگ جانشین ہونگے ہجرت کرنے والون کے واسطے رغبت کرنیکی دنیا مین اور واسطے ڈرنیکے لڑائی سے اور واسطے حرص کرنیکے ان چیزون پر کہ ہونگے انکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سے پس وہ بسبب حسرت نفسون اپنے اور ضعف دین اپنے کے مانند چیز خوار گھناونی کے ہونگے نزدیک نفسون پاکیزہ کے اور گویا زمینین بیزار ہونگے انسے پس پھینکدینگی انکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکھیگا پس دور رکھیگا انکو مکان رحمت اپنی سے اور محل کرامت اپنے سے مانند دور رکھنے اس شخص کے کہ گھن کھاتا ہے کسی چیز سے اور نفرت کرتی ہے اس سے طبیعت انکی پس اسی لیے باز رکھیگا انکو نکلنے اور ہتھیار بندنے دیگا انکو ساتھ دشمنان دین کے مانند قول اللہ تعالے کے ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنے ولیکن مکروہ رکھا اللہ تعالے نے اٹھنا انکا پس ٹھہرا بٹھا دیا انکو ت مکروہ رکھیگی انکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی انکے ساتھ آگ رات اور دن اور جمع کریگی انکو ساتھ کافرون کے کہ وہ باعتبار چھپانے اور بڑھانے اپنے کے مانند سورون اور بندرون کے ہونگے ف یہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی رح کے لکھا گیا اور شیخ رح نے کہا ہانکے گی اور جمع کریگی انکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد انکے کی ہوگی آیا آگ کہ پیدا ہوگی اسوقت ساتھ بندرون کے اور سورون کے مراد یا تو حقیقت اور صورت انکی ہے یا معنی ہونے کے ساتھ انکے متعلق ہونا ساتھ اخلاق انکے کے اور متصف ہونا ساتھ صفات انکے کے ہے یا مراد آدمی بدخو ہیں کافرین کہ مانند بندر اور سور کے ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ رات کرینگے وہ اور قیلولہ کرے گی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ قیلولہ کرینگے وہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ح قیلولہ کہتے ہین دوپہر کے سونے کو یعنے وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور مصاحب حال انکے کی ہوگی نعوذ باللہ من ذلک **وَعَنْ** ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا

جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ
ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيَرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ
بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن حوالہ سے کہا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اسطرح پر کہ ہو گے تم لشکر جمع کیے گئے لیے کلمۃ الاسلام مین اور مختلف یعنے بیچ مراعات
احکام کے ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین ف ع یعنے عراق عرب مین اور وہ بصرہ اور کوفہ ہے یا عراق عجم مین
اور وہ ماوراے کوفہ اور بصرہ کے ہے سواے خراسان اور ماوراء النہر کے ت پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کرو میرے لیے یا رسول اللہ کہ ان لشکرون
مین سے کس لشکر کے ساتھ رہون مین اگر پاؤن مین اسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلیئے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہے زمین خدا سے
لیئے پسند کیا ہے اسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کے اخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اس زمین کے خدا یتعالے برگزیدون کو اپنے بندون مین سے پس اگر
نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہے اپنے یمن مین رہنا ف ح اضافت یمن کی انکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب عرب مین اور یمن انکی زمین سے ہے
اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہے درمیان قول آپکے علیکم بالشام اور درمیان قول آپکے ت واسقوا کے یعنے لازم کرو تم شام کا
رہنا اور پانی دو اپنے تئین اور اپنے جانورون کو اپنے حوضون سے ف ح غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زیر دال مہملہ کے جمع غدیر کے بمعنی حوض کے یعنے
چاہیئے کہ پانی دیوے ہر ایک اپنے حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اسکے اور مزاحمت اور معارضہ نکرے ساتھ غیر کے خصوصاً ایسے کہ سر حد اسلام پر بیٹھے ہین
تو ہو سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا ت اسلیئے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب خیر کے حق امت میری کے کہ محافظت کرے شام کی
اور اسکے رہنے والون کی کفار کے شر سے اور انکے غالب آنے سے اس دیار پر نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيلَ الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ
أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت کی شریح بن عبید نے یعنی
کہا کہ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علیؓ کے ف ح مراد اہل شام سے یہان مخالف علیؓ کے ہین معاویہؓ اور جو کہ انکے ساتھ تھے شام مین کہ حاکم
ملک شام کے تھے عمرؓ کے زمانہ سے آخر تک پس انکا ذکر ساتھ برائی کے کیا گیا حضرت علیؓ کے سامنے ت اور کہا گیا حضرت علیؓ سے کہ لعنت کرو انکو اے
امیر المومنین کہا علیؓ نے کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مین نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ابدال ہوتے ہین
شام مین ف ح یعنے کیونکر لعنت کرون مین انکو کہ ابدال وہان ہوتے ہین پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بھی علماے اہل سنت کے
کہتے ہین کہ یہ دفع کرنا ہے علیؓ سے اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطے دفع محاولہ کے اور یہان سے لازم نہین آتا ہے جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام
سے جیسا کہ ابتداءً سمجھا جاتا ہے اور یہ کیونکر ہو اس حال مین کہ روایت کیا گیا ہے امیر المومنینؓ سے کہ فرمایا یہ بھائی ہمارے ہین کہ بغی کی ہے
ہمپر اور آیا ہے کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفون کے لشکر والون مین سے پکڑ لاے ایک شخص نے کہا واعجبا مین جانتا تھا کہ وہ اچھا مسلمان ہے
علیؓ نے فرمایا کیا کہتا ہے تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سواے اسکے آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتے ہین انکے اسلام پر بعد ازان بیان ابدال کا
کرتے ہین ت اور ابدال چالیس مرد ہین جبکہ مرتا ہے ایک مرد لاتا ہے خدا یتعالے اسکے بدل مین ایک اور مرد کو انکے وجود و برکت سے مینھ
برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہے ساتھ مدد انکے کے دشمنون یعنے کفار سے اور دفع کیا جاتا ہے اہل شام سے ساتھ برکت انکی کے قحط ف ع ح یعنے عذاب

شہید اور تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط انکی کے ہوگی والا برکت وتصرف انکے عالم کو شامل ہے اور وجود ابدال کا اصح حدیثون مین اور وارد حدیثون مین بھی علی غیرہ سے آیا ہے اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنے ان حدیثون کے ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لایا ہے کہ فرمایا اخیار امت یعنے نیک امت کے پانسو ہر زمانہ مین اور ابدال چالیس ہین پس نہ پانسو کم ہوتے ہین اور نہ یہ چالیس جبکہ مرتا ہے ایک ابدال ابدال کرتا ہے خدا تعالے ایک کو پانسو مین سے جگہ اسکی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسے عمل انکے کہ کیا عمل کرتے ہین کہ اُس مرتبہ کو پہونچتے ہین فرمایا وہ عفو کرتے ہین اُس شخص سے کہ ظلم کرتا ہے اُنپر اور نیکی کرتے ہین اس شخص سے کہ بدی کرتا ہے انسے اور خبر گیری فقرا کی کرتے ہین اس چیز سے کہ دیا ہے خدا تعالی نے انکو اور تصدیق خدا تعالے کی کتاب مین ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنے کہانے والے غصہ کا اور عفو کرنے والے لوگون سے اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کارون کو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالے کے لیئے تین سو شخص ہین آدم کے دل پر اور انکے لیئے چالیس ہین کہ دل انکے موسے کے دل پر ہین اور انکے لیئے سات شخص ہین کہ دل انکے حضرت ابراہیم کے دل پر ہین اور انکے لیئے پانچ شخص ہین کہ دل انکے جبریل کے دل پر ہین اور انکے لیئے تین شخص ہین کہ دل انکے میکائیل کے دل پر ہین اور انکے لیئے ایک شخص ہے کہ دل اُسکا اسرافیل کے دل پر ہے جبکہ مرتا ہے وہ ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی تین مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین مین سے بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی پانچ مین سے اور جبکہ مرتا ہے پانچ مین سے ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی سات مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک سات مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی چالیس مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک چالیس مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی تین سو مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین سو مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ اسکی جگہ عوام مین سے بسبب انکے دفع کیجاتی ہے بلا اس امت سے کما قال بعض العارفین کہ نہین ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی آنحضرت کے دل پر ہوا اسلیئے کہ نہین پیدا کیا اللہ نے عالم خلق وامر مین اُسکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے پس نہین برابر ومقابل ہے انکے دل کے دل کسی کا اولیاء مین سے برابر ہے کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب

وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُیِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِیْہَا فَعَلَیْکُمْ بِمَدِیْنَۃٍ یُقَالُ لَہَا دِمَشْقُ فَاِنَّہَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُہَا مِنْہَا اَرْضٌ یُقَالُ لَہَا الْغُوْطَۃُ رَوَاہُمَا اَحْمَدُ

اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ مین سے ف ع کہ نام اُسکا معلوم نہین ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ مین نقصان نہین رکھتی کہ صحابہ سب عدول ہین ت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیئے جاوینگے شہر شام مین پس جب اختیار دیئے جاؤ تم مکانون کا انکے شہرون مین پس تمپر لازم ہے رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہے اُسکو دمشق ف ح ساتھ زیر دال اور زبر میم کے بموجب قول اکثر واضح کے کہ باتخفیف شام کا ہے ت پس تحقیق شہر دمشق جگہ پناہ مسلمانون کی ہے لڑائیون سے ف لفظ معقل ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کی عقل سے بمعنی حصین اور پناہ کے اور معنی یہ ہین کہ داخل ہوتے ہین اُسمین مسلمان اور پناہ لاتے ہین طرف اُسکے جیسے کہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف جو اونچی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کی ہے یعنے جنگ وقتال کے ت اور دمشق شہر جامع شام کا ہے ف ح فسطاط ساتھ پیش فے کے اور جزم سین کے اور کبھی فے کے زیر سے بھی آتا ہے یعنے شہر جامع کے کہ جمع کرے لوگون کو اور اسی لیئے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہین اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بھی آتا ہے ت دمشق کی زمینون مین سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اُسکو غوطہ ف ع ساتھ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کے اور طا مہملہ کے نام باغون کا اور پانیون کا ہے کہ گرد دمشق کے ہین اور بعضون نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہے نزدیک دمشق کے ت روایت کین یہ دونون حدیثین احمد نے یعنے اپنی سند مین *

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَۃُ بِالْمَدِیْنَۃِ وَالْمُلْکُ بِالشَّامِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ مین ہے ف ع یعنے غالبًا اسلیئے کہ علی رضی اللہ عنہ کوفہ مین رہتے تھے بیچ زمانہ خلافت اپنی کے یا مراد یہ ہے کہ خلافت مستقرہ مدینہ مین ہے ت اور ملک یعنے بادشاہت شام مین ہے

اور اسمین اعلام ہے ساتھ اسکے کہ حسن نے جب خلافت ترک کی اور کاروبار سپرد معاویہ کے کیا تو وہ نہین ہے خلیفہ اور موئید ہے اسکو جو کچھ کہ روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نے کہ خلافت بعد میرے بیچ امت میری کے تیس برس ہوگی پھر بادشاہت ہوگی بعد اسکے کہا بعضون نے کہ اسمین اشارہ ہے علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی طرف اور بعضون نے کہ اور حدیث مین آنحضرت کے صفتون مین واقع ہوا ہے کہ مولد انکے جگہ پیدائیش انکی کی مکہ ہے اور مہاجر یعنے جگہ ہجرت انکی کی مدینہ اور ملک انکا شام ہے مراد اس سے نبوت ودین ہے اسلیے کہ وہ شام مین اغلب و اکثر تھا والا ملک ودین انکا تمام عالم مین ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد انکے قول سے الملک بالشام یہ ہے کہ جہاد وقتال وہان ہے اسلیے کہ منقطع نہین ہوتا جہاد وبلاد شام مین اور اسمین رغبت دلانی ہے شام کی مسافرت کے واسطے پانے فضل جہاد ورباط کے واللہ اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِیْ سَاطِعًا حَتّٰی اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ایک ستون نور سے کہ باہر نکلا میرے سر کے نیچے سے درحالیکہ اٹھنے والا تھا یہان تک کہ ٹھہرا شام مین نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف** ح دلالت کرتا ہے یہ اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اسکے کے شام مین اور اسی قبیل سے ہے کھلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے پیٹ سے وقت ولادت کے اور روشن ہونا شام کے مکانون کا اس سے **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَۃِ بِالْغُوْطَۃِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ یُقَالُ لَھَا دِمَشْقُ مِنْ خَیْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی درداء سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کے یعنے جنگ دجال کے غوطہ ہے کہ بیچ جانب ایک شہر کے ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو دمشق کہ بہترین شہرون شام کے سے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ح من خیر المداین الشام صفت دمشق کی ہے اور غوطہ بھی ایک جگہ ہے نزدیک اسکے جیسا کہ گذرا اور اگلی حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کے ہے اور مضافات اور توابع اسکے سے ہے کچھ خلاف درمیان ان دونون حدیثون کے نہوا **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَیَاْتِیْ مَلِکٌ مِنْ مُلُوْکِ الْعَجَمِ فَیَظْھَرُ عَلَی الْمَدَائِنِ کُلِّھَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سے کہا نزدیک ہے کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون سے پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوائے دمشق کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ح بیان نہین کیا شارحون نے کہ وہ بادشاہ کون ہے تنبیہ جانا چاہیے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوائے انکے کے آئی ہین اور محدثون نے حکم کیا ہے اوپر اکثر انکے کے ساتھ ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ

بَابُ ثَوَابِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے **ف** ح یعنے ایسی جماعت کہ جامع ہے درمیان اجابت ومتابعت کے کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتے ہین پس تقیید مین ہے کہ متبدع نہین ہے امت سے علی الاطلاق کہا توضیح مین مراد امت مطلقہ سے اہل سنت وجماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ انکا ہے مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ انکے کے رضی اللہ عنہم اجمعین کہا صاحب تلویح نے اسلیے کہ متبدع اگرچہ ہوے اہل قبلہ سے لیکن وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کے **ف** ح فضیلت اس امت مرحومہ کی بعد کثرت ثواب انکے بنسبت اور امتون کے خارج حد حصر احاطہ بیان سے ہے اور اسکے ثابت کرنے مین بس ہے قول حق سبحانہ کا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تھے تم بہترین امت کہ نکالے گئے لوگون کے لیے اور قول اسی تعالی کا وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ اور بس ہے یہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین وسید المرسلین افضل خلائق ہین کہ تمام انبیا اور رسولون نے

آرزو کی ہے کاش کہ انکی امت ہوتے اور یہ کہ ثابت ہیں انکے لیے کمالات اور کرامات اور فضائل ایسی ایسی طرح کے کہ نہ تھے امم سابق میں اللّٰہم اجعلنا من امتہ وارزقنا محبتہم وکوننا علی دینہم وملتہم برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصارٰی کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصارٰی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی المغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصارٰی فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللّٰہ فہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللّٰہ تعالٰی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری ۔ روایت ہے ابن عمر سے کہ انہنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے مدت عمر تمہارے کی بہ نسبت عمر ان لوگون کے کہ گذرے ہیں امتون سے مگر مقدار اُس زمانہ کے کہ درمیان نماز عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک ہے ف ع اجل کہتے ہیں ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہو ایک چیز کے لیے فرمایا اللہ تعالی نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہے دنا اجلہ یعنے قریب ہو پہنچی موت اسکی ملا علی نے یہ توطیبی سے لکھا ہے اور بعد اسکے لکھا ہے کہ توضیح اسکی یہ ہے کہ اجل کبھی تعبیر کیجاتی ہے تمام وقت سے کہ معین ہے عمر کے لیے برابر ہے کہ ہو معلق یا مبرم جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالے کے ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہے اور مراد انتہاے مدت کے اور آخر اسکی کے اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کے اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنے جب آویگی موت انکی نہ تاخیر کرینگے ایک ساعت اور نہ پہل کرینگے اور مراد اجل سے بیان معنی اول ہی ہیں فرماتے ہیں مدت عمر دن قلیل تمہارے کی بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کے مقدار اُس وقت کے ہے کہ نماز عصر سے مغرب تک ہے بیچ مقابلہ اول روز کے عصر تک اور باوجود اسکے ثواب تمہارا انکے ثواب سے زیادہ ہے خلاصہ یہ کہ مدت تمہاری عمل میں تھوڑی ہے اور ثواب تمہارا بہت پھر بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کے اور درمیان یہود و نصاری کے ہے ساتھ قول اپنے کے ت اور نہیں ہے قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصارے کا بیچ ساتھ رب سبحانہ تعالے کے مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنے والون اور مزدورون کو پس کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دو پہر تک ایک ایک قیراط پر ف ح یعنے ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتے ہیں آدھے دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا ت پس کام کیا یہود نے دو پہر تک ایک ایک قیراط پر ف ح یعنے عمل کیا موسے علیہ السلام کے تابعون نے عمر دراز میں ثواب قلیل پر پس مشابہ ہیں ساتھ ان مزدورون کے کہ کام کیا دو پہر تک ایک ایک قیراط پر ت پھر کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیئے دو پہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نے یعنے عیسی علیہ السلام کے تابعون نے بعد یہود کے ایک ایک قیراط پر ف ح یعنے انہون نے کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کے مشابہ ان مزدورون کے کہ کام کیا دو پہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر ت پھر کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیئے نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ ان لوگون کے کہ کام کیا مثلا نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہارے لیے اجر ہے دوچند ف ع یعنے بہ نسبت یہود و نصارے کے اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہے اللہ تعالے کے اس قول سے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ یؤتکم کفلین یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ

اور ایمان لاؤ ساتھ رسول اسکے کے پس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سے پس اس امت نے تصدیق کی اپنے نبی کی اور اگلے نبیون کی بھی اسلیے دوہرا ثواب ملا ت پس غصہ ہوئے یہود و نصارے پس کہا انھون نے کہ ہم زیادہ مین از روے عمل کے اور کمتر ہین از روے ثواب کے **ف** ع یعنے کہا اہل کتاب نے ای رب ہمارے دیا تو نے امت محمدؐ کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال اُنکے کے اور دیا تو نے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہمارے کے اور شاید کہ وہ کہینگے یہ روز قیامت کے یا مراد رہوا انکے مثل اسکے جبکہ مطلع ہوئے اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنے کی اور بہر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہی بقدر رنج اٹھانے کے اور نہ بجہت استحقاق کے اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا ہی اپنے مولے کے نزدیک بسبب خدمت اپنی کے ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اسکو اپنے فضل سے اور پہونچتا ہی اسکو یہ کہ بہت کہ تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندون مین سے فانہ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے ہمارے علماء نے واسطے قوت دینے قول ابی حنیفہ کے یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونے سایہ ہر چیز کے دو برابر اسکے اسلیے کہ نہین متصور ہی یہ کہ ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے **ت** فرمایا اللہ تعالے نے پس کیا ظلم کیا مین نے تمپر یعنے کیا کم کیا مین نے کچھ تمھارے حق سے کہ جو مقرر کیا تھا اور وعدہ کیا تھا اسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہین ظلم کیا تو نے ہمارے حق مین سے کچھ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نے فرمایا اللہ تعالے نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر و نیاز یادتی کرم میرے کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچھ چاہتا ہون کرتا ہون نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع مراد یہود و نصارے سے یہان وہ یہود و نصارے ہین کہ ثابت رہے دین حق پر نہ کفار زمانہ کے اسلیے کہ انکے لیے نہین ہی ثواب کچھ بھی اور اسمین شبہ نہین ہی کہ نصارے جو ایمان لائے حضرت عیسیٰؑ اور انجیل پر باوجود ایمان لانیکے حضرت موسیٰؑ اور توریت پر تو نہ انکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کے کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائے تھے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہی کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت رکھنے کے مجھسے وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے پیچھے وفات میرے کے دوست رکھیگا ایک اُنمین سے اور آرزو کریگا کہ دیکھے مجکو فدا کرے اپنے اہل اور اپنے مال کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع ح یعنے ارزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کرے اگر اتفاق ہو میرے دیکھنے کا اور پہونچنے کا طرف میرے جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضے اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہوسکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوے کہ مساوی انکی فضیلت مین یا افضل ہو انسے اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماے حدیث سے ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتھ ان حدیثون کے کیا ہی اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لاے ہین باوجود اسکے کہ اجماع رکھتے ہین علماء اسپر کہ صحابہ افضل امت کے ہین اور حمل کیا ہی علماء نے ان حدیثون کو اوپر ثابت کرنے ایک جہت کے خیریت سے ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہی اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کے لیئے ولیکن کہا ہی انھون نے کہ مراد صحابہ سے یہان اخص ہین کہ صحبت انکی طویل ہو اور علم آنحضرتؐ سے بہت سیکھا ہو اور غزوات مین حاضر ہوے ہون اور اسپر معنی اعم کے کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اپنی جگہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کے اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہ ہی کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہی ساتھ صحابہ کے اور کسیکو اسمین کچھ شرکت نہین ہی اور اسپر اور فضائل علمی اور عملی مین مجال

سخن کی واسع ہو اور اولے یہ ہو کہ مطلق حکم کیا جاوے کہ صحابہ افضل ہیں سب امت میں **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معاویہ سے کہا کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت اجابت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ کے **ف** ع یعنے ساتھ امر دین اسکے کے اور احکام شریعت اسکے کے یاد کرنا کتاب اللہ کا ہے اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سے اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنی اسکے خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسے کہ اشارہ کرتا ہے طرف اسکے قول اللہ تعالیٰ کے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت کہ بلاویں طرف بھلائی کے اور حکم کریں اچھی باتوں کا اور منع کریں بری باتوں سے ترجمہ نہیں ضرر کریگا انکو یعنے انکے دین وامر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری انکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی یعنے نہ موافقت کرے انکے امر کی یہان تک کہ آوے حکم خدا کا یعنے موت انکی اور انقضاے عہد انکا اور وہ اوپر اسی کاروبار کے ہونگے **ف** ع یعنے قائم ہونگے امر خدا پر اور تائید دین پر اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ روی زمین خالی نہیں ہوگا صلحا سے کہ ثابت ہیں او امر خدا پر دور ہیں نواہی اسکے سے قائم ہیں امور شریعت پر برابر ہے انکے نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت انکی انتہی اور تفسیر کیا ہے ایک شارح نے امر اللہ کو ساتھ قیامت کے لیکن اسپر اشکال آتا ہے ساتھ حدیث لا تقوم الساعۃ حتی لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنے نہیں برپا ہوگی قیامت یہان تک کہ نہو زمین میں وہ شخص کہ کہے اللہ اور کہا ایک شارح نے کہ معنی قائمۃ بامر اللہ کے یہ ہیں کہ چنگل مارینگے ساتھ دین اسکے کے اور بعضون نے کہا مراد اس گروہ سے تعلیم کرنے والے حدیث اور علوم دینیہ ہیں کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ وہ ہیں کہ مقیم ہونگے اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہیں رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب میں تو قوی ہوگا ایک اور جانب میں اور قائم ہوگا اسکی بلند کرنے پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہیں کہ مراد غازی ہیں کہ ساتھ جہاد کرنے کے کفار سے تقویت اور تائید دین کی کرتے ہیں اور آخر زمانہ میں اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون میں آیا ہے وھم بالشام یعنے اور وہ شام میں ہونگے اور بعضی روایتون میں آیا ہے حتی یقاتل آخرھم مسیح الدجال یعنے یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر انکے مسیح دجال سے یہ روایتیں دلالت کرتی ہیں اسپر کہ مراد غازی ہیں اور ظاہر عبارت حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ أَنَسٍ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی کتاب القصاص میں حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ لابرہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال مینہ کے ہے نہیں جانا جاتا کہ اول اسکا بہتر ہے یا آخر اسکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمین ہے کہ اول امت بہتر ہے یا آخر امت اور حقیقت میں یہان مقصود نہیں بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہے جیسے کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہے پس سمجھا جاتا ہے کہ سب برابر ہیں خیر اور نافع ہونے میں پس خیر بمعنی اسم تفضیل کے نہیں ہے دین میں پس اگلون نے صحبت رکھی ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اتباع کیا انکا اور پہنچایا بلانا انکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی انکے قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اسکو اور تمام کیا اسکی بنا کو اور محکم کیا اسکے ارکان کو اور بلند کیا اسکے منار کو اور پھیلایا اسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کے کریں تو بھی درست ہو سکتا ہے باعتبار تعدد وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر برابر ہونے یا تفاضل کے وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کے یہ ہے کہ فضل کلی

ثابت ہو صحابہ کے لیے اور یہ منافات نہین رکھتا ہی ساتھ ثابت ہونے فضل کے وجوہ جزئیہ کر انکے لیے اور مراد فضل کلی سے اکثریت ثواب کی ہی اللہ تعالی کے نزدیک **ف**
ع کہا تورپشتی نے کہ نہین حمل کی جاویگی یہ حدیث اوپر تردد کے بیچ فضیلت اول کے آخر پر اسلیے کہ قرن اول افضل ہین سب قرنون سے بلا شک و بلا شبہہ
پھر وہ کہ قریب انکے ہین پھر وہ کہ قریب انکے ہین اور جو ستے مین اشتباہ ہی راوی کی جانب سے او نہین مراد ہی اس سے مگر نافع ہونا اسکا شریعت کے پھیلانے
مین اور ایسا ہی قول قاضی کا طول وطویل لکھ کر لکھا ہی کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہین حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود النفع کے بیچ بعض مینھون کے نہ بعض کے
ایسا ہی نہین حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود خیریت کے بیچ بعض افراد امت کے نہ بعض کے جمیع وجوہ سے اسلیے کہ حیثیتین مختلفۃ الکیفیات ہین وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ
هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اور باوجود اسکے پس فضل مقدم کے لیے ہی اور نہین ہی یہ مگر تسلی پچھلون کے لیے اشارہ کرنے کو طرف اسکے کہ دروازہ
اللہ کا کھلا ہوا ہی اور طلب کرنا فیض کا اسکی جناب سے متوقع ہی کہا طیبی نے کہ تمثیل امت کی ساتھ مینھ کے نہین ہی مگر بسبب ہدایت اور علم کے جیسے کہ تمثیل دی
آنحضرت نے مینھ کو ساتھ ہدایت اور علم کے پس مختص ہوگی یہ امت مشابہت دی گئی ساتھ مینھ کے ساتھ علما کے اور کاملین کے انمین سے اور کامل کرنے والون کے
واسطے غیر اپنے کے پس مستدعی ہی یہ تفسیر اسکو کہ ارادہ کیا جاوے ساتھ خیر کے نفع پس نہین لازم اتی ہی اس سے مساوات بیچ افضلیت کے انتہی مختصرا اور
خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہین خالی ہی خیر سے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے آنحضرتؐ نے ساتھ قول اپنے کے ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن بنی اسکا بنی الرحمۃ ہی
بخلاف تمام امتون کے کہ خیر منحصر ہی انکے اگلون ہی مین پھر ائے شر انکے پچھلون مین کہ بدل ڈالین انھون نے کتابین اپنی اور تحریف کر ڈالا
اس طریق کو کہ تھے اسپر اول انکے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ ۹
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا وَأَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ
مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ
تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِينٌ
اور روایت ہی امام جعفر صادقؑ سے کہ نقل کی انھون نے اپنے باپ سے یعنے امام باقر سے انھون نے نقل کی امام جعفر کے دادا سے یعنے امام زین العابدین علی
بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو و اور خوش ہو و **ف** ع مکرر فرمایا اسکو تاکید کے لیے یا ایک دنیا
کے لیے اور دوسرا آخرت کے لیے ترجمہ سوا اسکے نہین کہ حال اور قصہ افراد امت اجابت میری کا مشابہ حال اور قصہ مینھ کے ہی یعنے مشابہ حال اور
قصہ انواع مینھ کے ہی بیچ حصول منفعت کے نہین جانا جاتا کہ آخر اسکا بہتر ہی یا اول اسکا مانند ایک باغ کے ہی **ف** ع او تنویع کے لیے ہی یا تخییر کے
لیے اور معنی اسکے یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والے میوون والے کے ہی مشابہت دیا گیا ساتھ اسکے دین باعتبار شرائع اور ارکان اور فروع
اسکے کے ترجمہ کہ کھلائی گئی اس سے ایک فوج یعنے نفع اٹھایا بعض اسکے سے ایک جماعت نے ایک سال پھر کھلائی گئی بعض دیگر اس باغ کے سے
جماعت دوسری ایک اور اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا ازروی جماعت کے یعنے جماعت آخر کہ باغ سے کھایا ہو کہ چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ
جماعتون کا ازروی چوڑائی کے اور ہووے گہرا زیادہ ازروی گہرائی کے **ف** ع اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اور ہجوم اسکا ہی اور
طول نہ کہا اسلیے کہ عرض اور عمق بعد طول کے ہوتا ہی پس وجود انکا مستلزم اسکا ہی ترجمہ اور بہت اچھا اسکا ازروی خوبی کے کیونکر ہلاک ہووے یعنے
بالکل وہ امت کہ مین اول انکے ہون اور ہوگا مہدی بیچ مین انکے اور ہونگے عیسیٰ آخر اسکے ولیکن درمیان اسکے یعنے جو کچھ کہ ذکر کیا گیا اول اور
اوسط اسکا کہ متصل ہی ساتھ آخر اسکے کے ایک جماعت ہوگی کج نہین ہنگے وہ مجھ سے یعنے میرے تابعین سے اور میری راہ و روش پر اور نہ مین انمین سے ہون **ف**
ع یعنے راضی انسے اور مددگار انکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون انسے بسبب فسق اور ظلم انکے کے ترجمہ نقل کی یہ رزین نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے پوچھا صحابہ سے کہ کون سے مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمھارے از روے ایمان کے یعنے ایمان کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتے ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتے ہین کہ انکے ایمان کو بہت اچھا اور قوی جانتے ہین ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہی واسطے فرشتون کے کہ ایمان نہ لاوین حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہین یعنے وہ مقرب ہین اور دیکھتے ہین عجائب و غرائب جبروت کے پس کیا عجب و غرابت ہی انکے ایمان مین کہا انھین بعض صحابہ نے یا اور بعضون نے پس پیغمبر ہین کہ ایمان انکا بہت کامل و قوی جانتے ہین ہم ف ح اور اس سے لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ کی انبیا پر اسلیے کہ فضیلت وہان بمعنی کثرت ثواب کے ہی عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک و شبہہ مین نہ پڑین حالانکہ وحی اسمان سے اوترتی ہی انپر ف ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور بیواسطہ پیام پروردگار تعالے کا پہونچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اُسکے انوار کا کرتے ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دل مین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہی اور جو لکھکہ دوسرے کو بھیجے تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتے ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبرون پر ترجمہ کہا انھون نے پس ہم کہ اصحاب آپ کے ہین بہت قوی ہی ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاو ساتھ خدا کے اور یقین نہ کرو ساتھ احکام اور اوامر و نواہی کے حالانکہ مین درمیان تمھارے ہون ف ح اور مشاہدہ کرتے ہو انوار اور آثار وحی کے اور ایمان کے اور دیکھتے ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتے ہو جمال باکمال میرے سے انوار حق کے اور سرایت کرتے ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتے ہین تصرف اور ارشاد میرے سے بیچ ظاہر و باطن تمھارے کے کمالات و کرامات ترجمہ کہا راوی نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کے نزدیک میرے از روی ایمان کے البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے بعد میرے یعنے بعد وفات میری کے کہ وہ تابعین ہین اور اتباع انکے روز قیامت تک پاوینگے مصحف اور اجزا کہ اُسمین لکھے ہین احکام دین کے یعنے قرآن ایمان لاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ ان صحفون کے ہی ف ح ع یعنے غائبانہ ایمان لاوینگے ساتھ سننے اخبار و آثار کے بے مشاہدہ اور معائنہ انوار کے اور یہی مراد ہی ساتھ قول حق سبحانہ کے یؤمنون بالغیب ساتھ یعنے وجوہ تفسیر اسکے کے اور مؤید ہی اسکو یہ جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ بن مسعود کے یارون نے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اور انکے ایمان کا پس کہا ابن مسعودؓ نے کہ تحقیق تھا امر محمدؐ کا اور حال ان صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اسکے لیے کہ دیکھا تھا انکو پس قسم اُس ذات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سوائے اسکے نہ لایا کوئی ایمان لانے والا افضل ایمان غیب سے پھر پڑھی یہ آیت یعنے یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بھی انوار اور آثار حقانیت کے ظاہر ہین اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق کے واضح لیکن باوجود اسکے مصرعہ از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ * حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بھی ایمان بالغیب تھا لیکن باعتبار بعضے مومن بہ کے یعنے جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہی اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتے تھے بخلاف تابعین اور انکے بعد کے لوگون کے کہ انکا سارا ایمان بالغیب ہی پس اس حیثیت سے ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ

دلائل

الْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہو عبدالرحمن بیٹے علاء کے سے کہ حضرمی ہو
کہا حدیث کی مجکو اُس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق شان یہ ہو کہ نزدیک ہو کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم
کہ ہوگا ثواب اُنکے لیے مانند ثواب اول اُنکے کے کہ صحابہ ہین حکم کرینگے ساتھ شرعی باتون کے کہ پہچانا گیا ہو وجود اُنکا دین مین اور منع کرینگے
لوگون کو خلاف شرع سے کہ وجود اُسکا ناآشنا اور انکار کیا گیا ہو اور لڑینگے لینے اپنے ہاتھون یا زبانون سے فتنہ والون سے کہ باغی
اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو ابی امامہ
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو واسطے اُس شخص کو کہ دیکھا مجکو لینے اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات بار اُسکے لیے کہ نہ دیکھا مجکو اور
ایمان لایا مجپر نقل کی یہ احمد نے شیخ نے تعین عدد سات کا سپرد ہو شارع کے علم پر یا بسبب ہونے اُسکے کے عدد مبارک متعارف بیچ مبالغہ و تکثیر کے
پس مراد اس سے تکثیر ہو نہ تحدید وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہو
ابن محیریز تابعی سے کہ کہا مینے واسطے ابی جمعہ کے کہ ایک شخص تھا صحابہ مین سے روایت کر میرے لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا ہان روایت کرونگا مین تجسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دے تجکو اور بشارت بخشے تیرے تئین اور فضیلت کی کھانا چاشت کا کھایا ہمنے ساتھ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے ساتھ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سے ہین پس کہا ابو عبیدہ نے لینے واسطے اظہار شکر نعمت الٰہی کے اور
احسان ماننے انعام حضرت رسالت پناہی کے یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہو ہمسے اسلام لائے ہم لینے آپ کے ہاتھ پر اور جہاد کیا ہمنے ہمراہ آپکے فرمایا
آنحضرت نے ہان بہترین تمسے وہ لوگ ہین کہ ہونگے پیچھے تم سے ایمان لاوینگے مجپر حالانکہ نہین دیکھا مجکو شیخ نے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ بہتر ہونگے
تمسے اس حیثیت سے اگرچہ تم بہتر ہو اُنسے مسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کے جہت سے ترجمہ روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نے لینے ابن محیریز سے اور
روایت کی ابو عبیدہ کے قول اُنکے سے قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک لینے اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی وَعَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ
لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اور روایت ہو معاویہ بن قرہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے ف ح لینے قرہ بن ایاس سے کہ صحابی ہو اور معاویہ مذکور تابعی ہو عالم عامل فقیہ پیدا ہوے
اُنکی روز جمل کے ہوئی اور وفات اُنکی ایکسو تیرھوین سن مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تباہ ہووین اہل شام پس
نہین بھلائی ہوگی تم مین ف ع لینے بیٹھنے کے لیے یا متوجہ ہونے کے لیے طرف اُنکے انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہو ظاہر یہ ہو کہ مراد یہ ہو کہ اہل شام
قائم ہونگے امر خدا پر اخیر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگے اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونے قیامت کے جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی
کہ کہے لا الٰہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہو کہ قائم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کے پس خبر نہین ہوگی اسلیے کہ باقی نہین رہیگا
اُسوقت کوئی اہل خیر مین سے ترجمہ اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت سے کہ مدد کی گئی لینے غالب اعداے دین پر نہین ضرر کرے گا اُنکو

وہ شخص کہ نہ مدد کیے انکو کہ عنایت آلہی انپر بیشمار ہوگی یہانتک کہ برپا ہو قیامت ف ع یعنے قرب قیامت ہوا اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ نہین قائم ہوگی
قیامت اس حال مین کہ زمین مین ہو اللہ کہنے والا ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ اکابر محدثین سے ہے وہ جماعت اصحاب حدیث ہین ف ع یعنے محدث
کہ حفاظ حدیث کے ہین اور راوی انکے اور عمل کرنے والے سنت پر کہ بیان کرنے والے ہین کتاب کے پس مراد انسے اہل سنت وجماعت ہین ترجمہ نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءَ
وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اس چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہین یہ امیر نقل کی یہ ابن ماجہ
اور بیہقی نے ف ح ع جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کی ہے صراح مین ہے خطا نادرست نقیض صواب کے اور مقصور وممدود دونون طرح آیا ہے خطیہ یعنے گناہ
کے یا جو گناہ کہ بے قصد کے ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زبر خ اور جزم طا کے بھی بمعنی گناہ کے اور بعضون نے کہا خطا کہتے ہین اسوقت کہ قصداً کرے
اور اخطاء اسوقت کہ بے قصد نہ کرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکھے اور غیر صواب مین پڑجاوے اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کرے اس چیز کا کہ نہ کرنی
چاہیے اور کہتے ہین اس شخص کو کہ چاہتا ہے ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اس چیز مین پڑگیا خطا کی اور ساتھ اس معنے کے خطا مقابل عمد کے آتا ہے جیسے کہ
چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اسکو بخطاء یا قصد کلی کرنیکا رکھتا تھا ناگہان پانی حلق مین اوتر گیا اور مراد اس حدیث
مین یہی معنی ہین اور نسیان ضد حفظ کا ہے بمعنی فراموشی کے اور سہو بھی بمعنی نسیان کے ہے بولتے ہین کہ سہو کیا فلانے کام مین یعنے نسیان کیا اس سے
اور غافل ہوا اس سے اور گیا دل اسکا اور جگہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہ ہے کہ گناہ نہین انمین اور گنہگار نہین ہوتا بسبب انکے نہ یہ کہ مواخذہ
نہین ہوتا مطلقاً اسلیے کہ بیچ قتل خطاء کے ثابت ہے دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنے کے ساتھ خطاء کے واجب ہے قضا روزے کی اور بیچ نسیان کے
واجب نہین ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ تمام کر اپنے روزے کو اسلیے کہ نہین کھلایا اور
نہین پلایا ہے تجھکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان اور سہو نماز کے واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیچ تلف کرڈالنے مال لوگون کے ساتھ سہو کے واجب
ہوتا ہے ضمان اور لفظ وما استکرھوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنے وہ گناہ کہ طلب کیے گئے انسے بوجہ اکراہ یعنے زبردستی کے یعنے باعث ہو
انسان کو کوئی اس چیز کے کرنے پر کہ مکروہ رکھے وہ اسکو اور نہ ارادہ کرے اسکے کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اسپر ساتھ وعید کے مانند قتل کرنے کے
اور ضرب شدید کے اور اکراہ کے لیے بھی تفصیل ہے بیچ حق اللہ اور حق العباد کے چنانچہ اصول کی کتابون مین وہ تفصیل لکھے ہوئی ہے اور باوجود
اسکے گناہ مرتفع ہے اور مراد تجاوز سے یہی ہے وَعَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّۃً اَنْتُمْ خَیْرُھَا وَاَکْرَمُھَا
عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ
قشیری بصری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے حکیم بن معاویہ سے انہنے نقل کی بہز کے دادا سے یعنے معاویہ بیٹے حیدہ کے سے کہ انہنے سنا
آنحضرت سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے کہ فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تھے تم بہترین امت کے کہ ظاہر کیے گئے لوگون
کے لیے ف ع ح یعنے تھے وہ ایسے ہی بیچ علم اللہ تعالے کے اور لوح محفوظ کے یا درمیان اگلی امتون کے اور مراد تمام مؤمنین اس
امت کے ہین خواص وعوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتون پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کے ایمان مین اور زیادتی محبت کے
ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ مرتد ہونیکے اور نہ نکلنے کے ربقہ اسلام سے اور مانند انکے اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ہے یہ ساتھ

علماء اور شہدا اور صالحین کے اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد مہاجرین ہین اور وجہ تخصیص کی ظاہر نہین ہی اور حق یہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نے تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو کہ تم بہترین اُنکے اور بہت گرامی قدر اُنکے ہو اللہ کے نزدیک نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہی ف ح ع مراد عدد ستر سے تکثیر ہی نہ تحدید اور یہ عدد بمعنی تکثیر کے بہت آتا ہی یا یہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتھ اتمام کے ختم ہی یعنے جیسے کہ پیغمبر تمہارے خاتم النبیین اور سردار رسولون کے ہین تم بھی خاتم امتون کے اور اکرم اور اتم اُنکے ہو اور ذکر کیا بغوی نے ساتھ سند اپنے کے بطریق مرفوع کے قال ان الجنة حرمت على الانبياء كلهم حتى ادخلها وحرمت على الامم حتى تدخلها امتي یعنے فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہ جنت حرام ہی سب انبیا پر یہان تک کہ داخل ہوؤن مین اُسمین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہان تک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہ اشارہ ہی طرف حسن خاتمہ کے کہ مبنی ہی حسن بدایۃ جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے حق سبحانہ نے ان الذين سبقت لهم منا الحسنى پس ہم آخر ہین پیدائش مین اور اول ہین رتبے مین والحمد لله الذي جعلنا من اهل الاسلام وعلى دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات وبشكره تزيد البركات والخيرات اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کے کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہی عنایت اور کرم ختم کرنے والے کے سے ہی یعنے اللہ تعالے کے سے ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان بھی مناسب ہی واسطے عذر کرنے کے اس چیز سے کہ واقع ہوئی ہو قسم خطاء اور سہو و نسیان سے ختم الله لنا بالحسنى وتجاوز عنا ما وقع من السهو والنسيان بحرمة نبي اخر الزمان صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه ذوي الفضل والاحسان انتہی جاننا چاہیے کہ مشکوٰۃ کی شرحون مین تو مشکوٰۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضے نسخون مین یہ عبارت بھی لکھی ہی

ثم قال مؤلف الكتاب شكر الله سعيه واتم عليه نعمته وقع الفراغ من جمع الاحاديث النبوية صلى الله عليه وسلم اخر يوم الجمعة من رمضان عند رؤية الهلال شوال سنة سبع وثلاثين وسبعمائة بحمد الله وحسن توفيقه والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد واله وصحبه اجمعين پھر کہا مصنف کتاب مشکوٰۃ کے نے قدردانی کرے اللہ اُسکی سعی کی اور تمام کرے اُسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنے حدیثون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنے ہلال شوال کے سات سو سینتیسوین برس مین ساتھ حمد اللہ تعالیٰ کے اور نیک توفیق اُسکی کے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پالنے والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کے اور آل اُنکے کے اور اصحاب اُنکے کے اور تابعون اُنکے کے اور فریق اُنکے کے سب پر **الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه**

تمام ہوا یہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کے ای مولے میرے کیا بعید ہی تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرماوے اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بھول چوک سے درگذر فرماوے اور مجکو اور میرے استاد اور مان باپ کو نور قیامت کے بخشدے اور ذلیل نفرماوے یا رب العالمین مکرر یہ کہکر بھی عرض ہی کہ مجھ شرمسار کو اور میرے استاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میرے مان باپ اور سب مسلمانون کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہمارے حال پریشان بال پر ہو اللهم اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا دينا الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والاخرة الا قضيتها يا ارحم الراحمين اللهم

اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

بیت از گدایان توام شاہ بفرما مددی ✦ کہ بہ مرغان حرم ورحمت جاگیرم ✦ **نظم** اِلٰهِيْ نَجِّنِيْ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ ✦ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى مَوْلَى الْجَمِيْعِ ✦ وَهَبْ لِيْ فِيْ مَدِيْنَتِهٖ قَرَارًا ✦ بِاِيْمَانٍ وَّدَفْنٍ بِالْبَقِيْعِ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

تمّت

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خداے جل وعلا و نعت خواجہ دوسرا و منقبت آل اطہار و محبت اصحاب کبار پیروان ملت حنیفہ اور مقلدان شریعت شریفہ کو مژدہ دیا جاتا ہے کہ کتاب افادت انتساب مفید خاص و عام مشکوٰۃ شریف مصنفہ **محمد ابن عبد اللہ خطیب** کا ترجمہ **مظاہر حق** نام۔ الحق یہ وہ کتاب نایاب ہے کہ نہ محتاج ہے تعریف کی نہ آرزو مند ہے توصیف کی اگر اسکو رہنماے مسالک صدق و یقین کہیے تو بجا ہے اور اگر ہادی المسلمین اور معین المؤمنین کے نام سے اسکو تعبیر کیجیے تو روا ہے اول حضرت مولانا **محمد اسحٰق** مہاجر رحمہ اللہ نے کہ اُنکے فضائل **ظاہری** اظہر من الشمس اور کمالات باطنی ابہر من الامس ہین مشکوٰۃ شریف کے بین السطور مین ترجمہ اردو سلیس فرمایا اور ایک عمدہ شان سے انجام کو پہونچایا۔ اُسکے بعد قامع بنیاد شرک و بدعت رافع آثار کفر و ضلالات سرآمد علماے متقدمین سرخیل کملاے متاخرین گوشوارہ فرق علم اشعۂ بارقہ حلم واقف اسرار فروع و اصول آئینہ حقیقت نماے منقول و معقول مولوی **قطب الدین خان** صاحب مغفور دہلوی شاگرد ممتاز بالاعزاز حضرت مولانا مسبوق الاوصاف و محمود الاخلاق اعنی جناب محمد اسحٰق صاحب نے ترجمہ کو احادیث سے جدا کیا اور ہر باب مین بقدر ضرور مسائل فقہ کو کتب معتبرہ سے اقتباس کرکے مع دیگر فوائد موقع بموقع اضافہ کیا لیکن مؤلف ممدوح نے آخر کتاب مین ترجمۂ نام صحابی راوی حدیث اور ترجمۂ نام کتاب ماخذ حدیث بنظر اختصار قلم انداز فرماکر جلد سوم مین اسکا اشارہ کیا اور عالم باعمل فاضل بے بدل گرہ کشاے طرۂ شاہد وجود آئینۂ عکس نماے چہرۂ شہود علم ادب مین کامل بلاغت مین سحبان وائل مولوی **محمد حسین** صاحب نے باجازت مؤلف اس کمی کو بھی پورا کیا۔ مطبع علم مطلع آفتاب نامدار برگزیدۂ اعصار قدردان فضلا مربی علما متمکن چار بالش عزت و برتری مسند آراے اورنگ حشمت و سروری ممدوح اصاغر و اکابر روزگار جناب **منشی نولکشور** صاحب مالک مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج مین بماہ فروری ۱۸۸۶ء مطابق ماہ ربیع الآخر ۱۳۰۳ھ بار دوم طبع بصحت مزید ہوئی خداے عز و جل کے فضل و کرم اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لطف اتم سے یہ کتاب قابل دید ہوئی۔